ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

مکمل سیٹ 2013

ایڈیٹر

شیخ حسن الھاشمی فاضل

دارالعلوم دیوبند

مولانا سے رابطہ کا نمبر...

+919358002992

کتاب کیلئے رابطہ نمبر...

+919756726786

محمد اجمل مفتاحی مئوناتھ بھنجن یوپی انڈیا

ماہنامہ

طلسماتی دُنیا

دیوبند

جنوری، فروری ۲۰۱۳ء

JANUARY FEBUARY 2013

رِدّ اعتراضات نمبر

ردّ اعتراضات نمبر

روحانی عملیات کی لائن میں افراط وتفریط کی
پُرزور مخالفت اور راہِ اعتدال کی رہنمائی

جو حضرات تعویذ گنڈوں کی مخالفت کرتے ہیں وہ خود کو
توحید پرست اور پرہیزگار سمجھنے کی خوش فہمی میں مبتلا نہ ہوں

Rs 60\=

عاطف ہاشمی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم



پاکستان سے
زرِتعاون سالانہ
1500 سو روپے انڈین

غیر ممالک سے
سالانہ زرِتعاون
1800 سو روپے انڈین

لائف ممبری ہندوستان میں
7 ہزار روپے

جلد نمبر ۲۰
شمارہ نمبر ۱، ۲
جنوری، فروری ۲۰۱۳
سالانہ زرِتعاون ۳۰۰ روپے سادہ ڈاک سے
۵۰۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے
فی شمارہ ۲۵ روپے
اس شمارے کی قیمت -/60 ہے

دل میں تو ضعفِ عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی چھوڑے نہیں سنت کو تو کچھ غم نہ کرے

یہ رسالہ دینِ حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

آفس ہاشمی روحانی مرکز
فون 09359882674
ای میل آئی ڈی HRMARKAZ19@GMAIL.COM

پوسٹنگ منیجر
ابوسفیان عثمانی
موبائل 09756726786

ایڈیٹر
حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند
موبائل 09358002992

اطلاعِ عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ ماہنامہ 'طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

کمپوزنگ:
(عمر الٰہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
محلہ ابوالمعالی، دیوبند
فون 09359882674

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI DEOBAND 247554

ہم اور ہمارا ادارہ
مجرمین قانون اور ملک کے غداروں سے اعلان بیزاری کرتے ہیں

پتہ: ہاشمی روحانی مرکز
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U. P.)

کیا اور کہاں

اداریہ

قرآن حکیم کی تاثیرات کا انکار توحید کے منافی ہے

بقلم خاص

جھاڑ پھونک کا سلسلہ دورِ رسول ﷺ ہی سے شروع ہوگیا تھا اور بعض صحابہؓ نے قرآنی سورتوں کے ذریعے جھاڑ پھونک اور علاج کے جو تجربے کئے وہ کامیاب بھی رہے اور ان تجربوں کو سرکار دوعالم ﷺ کی تائید بھی حاصل رہی۔ بے شک قرآن حکیم مسلمانوں کے لئے بلکہ تمام انسانوں کے لئے ذریعہ شفا ثابت ہوتا رہا ہے۔ قرآن حکیم کی آیت و ننزل من القرآن ماھو شفاء و رحمة للمؤمنین اس بات کی دلیل ہے قرآن کریم جسمانی اور روحانی تمام بیماریوں کے لئے باعث شفا ثابت ہوتا ہے اور تجربہ کرنے والوں نے تجربہ کرکے دیکھا ہے کہ جو بیماری دواؤں سے اور جڑی بوٹیوں سے ٹھیک نہیں ہوتی وہ بھی قرآنی آیت کے ذریعے ٹھیک ہوجاتی ہے۔ طب روحانی اور اعمالِ قرآنی جیسی کتابیں ثابت کرتی ہیں کہ قرآن کریم کی سورتوں اور آیتوں میں ہر مرض کا علاج موجود ہے۔ لیکن ہر چیز کے لئے ایمان اور یقین شرط کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر ایمان اور یقین دل میں موجود ہو تو قرآن کریم کے ایک ایک حرف سے بھرپور استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں قرآن کریم نازل ہونے کا اصل مقصد انسانوں کی رہنمائی اور ہدایت ہے قرآن محض روحانی علاج اور جھاڑ پھونک کے لئے نازل نہیں ہوا ہے لیکن اگر اس کلام ربانی سے جھاڑ پھونک اور علاج کا فائدہ بھی اٹھالیا جائے تو اس میں حرج ہی کیا ہے؟

جب بزرگوں کے پہنے ہوئے کپڑے اور ان کی ڈاڑھی کے بال وغیرہ بھی ذریعہ برکت ثابت ہوجاتے ہیں تو قرآن کریم کے الفاظ ذریعہ برکت کیوں نہیں ہوتے ہوں گے۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ مسلمانوں میں بعض ایسے لوگ بھی موجود ہیں جنہیں اس بات کا یقین ہی نہیں آتا کہ قرآن کریم کی سورتیں اور ان سورتوں کی بعض آیتیں بعض بیماریوں کو دفع کرنے میں دواؤں سے زیادہ سودمند ثابت ہوتی ہیں۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ جو لوگ جوشاندے پر، خمیرہ مروارید پر، جوارش جالینوس پر ڈیکسا اور ٹیٹرا کیپسول پر آنکھیں بند کرکے ایمان لے آتے ہیں وہ سورۂ فاتحہ اور سورۂ یٰسین کے نقوش پر تجربوں کے بعد بھی ایمان نہیں لاتے اور ان کی افادیت پر یقین نہیں کرتے۔ کیوں کہ ان کے اپنے دماغوں میں اور دل میں میل کچیل بھرا ہوا ہے دین اسلام نے کسی بھی انسانی تجربہ کی مخالفت نہیں کی ہے۔ لیکن بعض مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ وہ عاملین کے قرآن حکیم سے متعلق ہزاروں تجربوں کا مذاق اڑاتے ہیں اور ان کی کھلے طور پر تردید کرتے ہیں جو ایک طرح کی بدنصیبی اور ایک طرح کی بددینی اور گمراہی ہے۔ بے شک اس دنیا میں کوئی بھی چیز ایسی نہیں ہے جو فی نفسہٖ موثر ہو۔ کوئی دوا، کوئی غذا، کوئی وٹامن اللہ کی مرضی کے بغیر کسی کو نہ صحت دے سکتا ہے نہ تقویت۔ دوا بھی اللہ کے حکم ہی سے باعث شفا ثابت ہوتی ہے لیکن اگر کوئی شخص یہ یقین رکھ کر کوئی تعویذ اپنے گلے میں ڈالتا ہے کہ یہ تعویذ اللہ کے حکم سے میرے لئے مفید ثابت ہوگا تو اس بات کی مخالفت کی جاتی ہے اور بعض لوگ اس کو شرک قرار دیتے ہیں۔ تعویذ صرف اس صورت میں شرک بن سکتا ہے جب اس میں اللہ کے سوا کسی اور سے استمداد اور استعانت طلب کی گئی ہو۔ اگر تعویذ قرآنی آیات اور اسماءِ الٰہی پر مشتمل ہو تو اس کو شرک سمجھنا کھلی بے وقوفی اور اعلیٰ درجہ کی ابلہی ہے۔ اللہ کے کلام سے اس یقین کے ساتھ فائدہ اٹھانا کہ اللہ کے حکم سے یہ ذریعہ نجات ثابت ہوگا عین توحید اور عین دانش مندی ہے۔ صحیح العقیدہ عاملین کے تجربات نے یہ بات ثابت کردکھائی ہے کہ بعض امراض کے علاج سے اطباء اور ڈاکٹر لوگ عاجز آچکے تھے لیکن قرآن حکیم کی آیتوں اور سورتوں کے ذریعے ان امرض سے انسانوں کو نجات مل گئی۔ دوراندیش ہیں وہ لوگ جو قرآن حکیم کی سورتوں سے اور قرآن حکیم کی آیتوں سے ہر مصیبت میں استفادہ کرتے ہیں اور یہ یقین رکھتے ہیں کہ اگر ان کا رب مصیبتوں سے نجات دلانے کا فیصلہ نہ کرے تو دنیا کی کوئی طاقت، کوئی دوا، کوئی تدبیر، کوئی فارمولہ مصیبتوں سے نجات نہیں دلاسکتا۔ ایسا یقین رکھنے والے لوگ جب کلام الٰہی پر بھروسہ کرتے ہیں تو کچھ احمق افراد اور کوڑ مغز قسم کے لوگ انہیں مشرک سمجھتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جن کو توحید وسنت کی معانی کی بھی خبر نہیں ہوتی۔ لیکن توحید وسنت کے نام پر ان لوگوں کی کرتب بازیاں جاری رہتی ہیں۔ یہ ہزار قسم کے مشرکانہ اعمال میں خود ملوث رہ کر بھی تعویذوں اور جھاڑ پھونک کی مخالفت میں لگے رہتے ہیں۔ یہ لوگ توحید کی حقیقت سے نابلد ہوتے ہیں۔ لیکن ان کی ساری تگ ودو توحید کے نام پر ہی ہوتی ہے۔ عوام کو ان لوگوں سے چوکنا رہنا چاہئے۔

مختلف پھول

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

☆ خدا جس قوم کی تباہی چاہتا ہے اس کی قیادت مصرف اور عیاش آدمیوں کے سپرد کردیتا ہے۔

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دس آدمیوں پر بھی حکمراں بنایا گیا اسے قیامت کے دن اس حالت میں لایا جائے گا کہ اس کی گردن میں طوق ہوگا، اس طوق سے اس کی گردن کو اس کا عدل ہی نجات دلائے گا اور اس کا ظلم اس کو ہلاک کرے گا۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا "اس طرح دنیا میں رہو جس طرح کوئی مسافر راستہ طے کرنے والا اور اپنی جان کو قبر کا مسکن جانو۔"

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اگر آدمی کے پاس ایک پوری وادی بھی سونے کی ہو تو وہ دوسری کے لئے ہوس کرتا ہے اور اسی طرح اس کی حرص مرنے تک باقی رہتی ہے۔"

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

ایک وقت ایسا آئے گا جب لوگ نیکی میں شرم اور برائی میں فخر محسوس کریں گے، اس وقت ہر طرح کی عیاشی میسر ہوگی، ہر گھر میں ناچ گانا ہوگا، لوگ مختلف بیماریوں اور پریشانیوں میں مبتلا ہوں گے۔ ماں اور نوکرانی میں کوئی فرق نہیں رہے گا، لوگ ایک دوسرے سے اونچی عمارتیں بنائیں گے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایسا وقت آئے تو کثرت سے استغفار پڑھنا، یہ سب سے مفید عمل ہوگا۔ میری پیاری بہنوں! شاید وہ وقت آگیا ہے، جتنا بھی ہوسکے استغفار پڑھا کرو، پتہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کس وقت سن لے اور آپ کے گناہوں کو معاف فرمادے اور شاید ہماری بخشش کا وسیلہ بھی بن جائے۔

پھول

اچھی بات کہنا نیکی بھی اور صدقۂ جاریہ بھی تو کیوں نہ ہم نیکی کے پھول ایک دوسرے کو دیں اور اپنی اور دوسروں کی زندگیوں کو گلزار بنادیں۔

اقوال زرّیں

☆ اندھیری رات چاہے جتنی ہی تاریک اور طویل کیوں نہ ہو اس کے آخری کنارے پر ایک سورج ضرور کھڑا ہوتا ہے۔

☆ بزرگوں سے کی گئی گستاخیوں کی سزا گستاخ بچوں کی شکل میں ملتی ہے۔

☆ جگنو کی طرح روشن بنو، جو اندھیرے میں اجالا کرتے ہیں۔

☆ جس کو اپنا دوست بناؤ، اس کے بارے میں کبھی دوسروں سے مت پوچھو۔

☆ جس سے محبت کی جائے، اس سے مقابلہ نہیں کیا جاتا۔

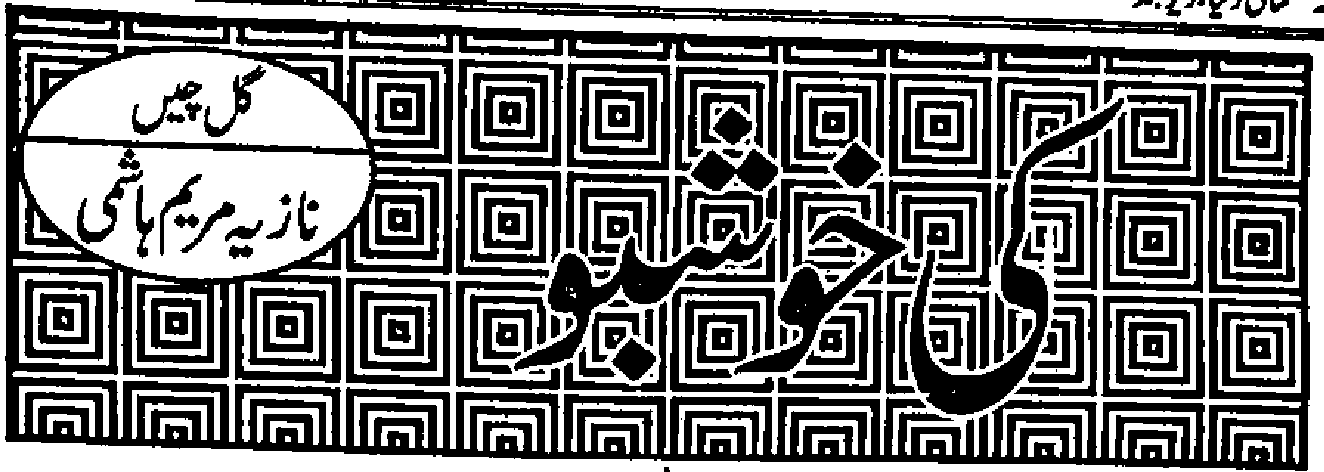
☆ کسی کو پالینا محبت نہیں بلکہ کسی کے دل میں گھر بنالینا محبت ہے۔

کسی سے روز مل کر باتیں کرنا، دوستی نہیں بلکہ اس سے بچھڑ کر اسے یاد رکھنا دوستی ہے۔

☆ خوش نصیبی ایسا پرندہ ہے جو تکبر کی منڈیر پر کبھی نہیں بیٹھتا۔

☆ ہٹ دھرمی پھیکے مشروب کی طرح ہے، یہ نہ آپ کو کچھ راحت دے گی اور نہ دوسروں کو۔

☆ اکثر محبتیں اس لئے ضائع ہوجاتی ہیں کہ ہم انہیں غلط انسان کو



سونپ دیتے ہیں۔

☆ فاصلے بڑھ جائیں تو دلوں کے بندھن کمزور ہی نہیں پڑتے بلکہ کبھی کبھی ٹوٹ بھی جاتے ہیں۔

باتوں سے خوشبو آئے

☆ جو بات کہنا چاہتے ہو اختصار سے کہو تاکہ لوگ اسے پڑھیں صاف صاف کہو تاکہ وہ اسے سمجھ سکیں، یوں کہو کہ آنکھوں کے سامنے تصویر بن جائے تاکہ وہ اسے یاد رکھیں اور سب سے اہم یہ ہے کہ جو کچھ کہو سچ کہو تاکہ لوگ اس کی روشنی میں آگے بڑھ سکیں۔

☆ انسان علم کا بوجھ اٹھانے کے باوجود اپنے آپ کو پھول کی طرح محسوس کرتا ہے۔

☆ عقل منداپنے آپ کو پست کر کے بلندی حاصل کرتا ہے اور بے وقوف اپنے آپ کو بڑھا کر ذلت اٹھاتا ہے۔

☆ کنجوس آدمی دولت کا مالک نہیں ہوتا بلکہ دولت اس کی مالک ہوتی ہے۔

☆ محنتی کا ہاتھ اسے کبھی نہ کبھی دولت مند بنا دیتا ہے۔

انمول ہیں

☆ کسی کو پالینا محبت نہیں بلکہ اس کے دل میں جگہ بنالینا محبت ہے۔

☆ جاہل کی باتوں کو برداشت کرنا عقل کی زکوٰۃ ہے۔

☆ خوش بخت کو آخرت اور بدبخت کو دنیا کا غم ہوتا ہے۔

☆ ایمان دار کو غصہ بھی جلد آتا ہے اور راضی بھی جلد ہو جاتا ہے۔

☆ اچھے لوگ وہ ہوتے ہیں جو فرض کو فرض سمجھ کر ادا کرتے ہیں۔

☆ بدترین اندھا پن دل کا اندھا پن ہے۔

☆ سعید وہ ہے جس کا دل عالم ہو، جس کی زبان شاکر ہو اور جس کا بدن صابر ہو۔

☆ جو شخص حرام کھاتا ہے اس کے تمام اعضاء گناہ میں پڑ جاتے ہیں۔

☆ غموں کو چھپا کر چہرے پر مسکراہٹ سجائے رکھنا عظمت ہے۔

☆ موت کو اپنے تکیے کے نیچے رکھ کر سویا کرو۔

☆ سونے کو آگ پرکھتی ہے جب کہ انسان کو مصائب زمانہ۔

☆ غریب چند چیزوں کا محتاج ہوتا ہے اور لالچی ہر چیز کا۔

☆ وہ تھوڑا عمل جو ہمیشہ کیا جائے اس بڑے عمل سے اچھا ہے جسے اکتا کر چھوڑ دیا جائے۔

مہکتی کلیاں

☆ برا ہے وہ انسان جو دوسروں کو برا سمجھتا ہے۔

☆ جو شخص اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاتا ہے تو سکون اس انسان سے دور چلا جاتا ہے۔

☆ جو انسان جنت کی طلب کرتا ہے، اسے چاہیے کہ وہ ہمیشہ نیکیوں کی طرف لپکے۔

☆ علم حاصل کرنا عبادت اور اسے آگے پھیلانا صدقہ جاری ہے۔

☆ جو شخص آپ کو اچھی بات کی تلقین کرے اور بری بات پر ٹوکے وہی آپ کا محسن اور اچھا دوست ہے۔

☆ ایمان اور حیا دو ایسے پرندے ہیں کہ اگر ان میں سے ایک اڑ جائے تو دوسرا خود ہی اڑ جاتا ہے۔

☆ اگر تم اسے نہ پاسکو جسے تم چاہتے ہو تو اسے ضرور پالینا جو تمہیں

چاہتا ہے کیوں کہ چاہنے سے چاہے جانے کا احساس زیادہ خوبصورت ہوتا ہے۔

☆ دعویٰ کرنا تکبر ہے، جس کو پہاڑ بھی برداشت نہیں کرسکتا۔

☆ جو شخص معرفت نفس کے لئے سعی نہیں کرتا، اس کی خدمت قبول نہیں ہوتی۔

سنہرے لوگ، سنہرے اقوال

☆ تم جو چاہتے اسے پانے کی خواہش کبھی نہ کرو، کیوں کہ جب وہ تمہارے ہاتھ آئے گی تو اپنا روپ کھودے گی، چاہے وہ چیز ہو یا کوئی انسان۔ (شیخ سعدیؒ)

☆ بلند حوصلہ انسان کے ہاتھ میں آکر مٹی بھی سونا بن جاتا ہے۔ (شیکسپیئر)

☆ محبت ایسی شیرینی ہے جس کو چکھ لینے کے بعد دیر تک اس کا ذائقہ برقرار رہتا ہے۔ (شیکسپیئر)

☆ اعتماد ہی زندگی کی معراج ہے۔ (ارسطو)

☆ جو بے انتہا قوی ہو جائیں، ان کے ذہن مسخ ہو جاتے ہیں۔ (ولیم یٹ)

فن پارے

☆ میں نے دو طرح کے لوگوں سے دھوکا کھایا ہے، ایک وہ جو میرے اپنے نہیں تھے اور ایک وہ جو میرے بہت اپنے تھے۔

☆ دل بجھ جائے تو شہر تمنا کے چراغاں سے خوشی حاصل نہیں ہوتی۔

☆ آزمائش دوست کی ہو، محبت کی ہو، یا کسی دلبر لمحے کی کبھی بھی سودمند نہیں ہوتی، کون جانے اس لمحے وہ کتنا مجبور ہو۔

☆ واقعات اور حالات محبت پر کبھی اثر انداز نہیں ہوتے۔

☆ کچھ لوگ خطوط کی طرح ہوتے ہیں کہ بار بار پڑھ کر بھی دل نہیں بھرتا، دل چاہتا ہے کہ وہ ہمیشہ ہمارے ساتھ رہیں، کچھ لوگ دعاؤں کی طرح ہوتے ہیں کہ جب ہم سجدے میں سر جھکاتے ہیں تو وہ اشکوں کی طرح آنکھوں سے ٹپک جاتے ہیں۔

☆ سورج کا گرہن وقتی ہوتا ہے لیکن اگر دلوں کو گرہن لگ جائے تو زائل کرنا بہت محال ہوتا ہے۔

☆ محبت جنہیں یاد کرتی ہے انہیں سدا سفر میں اڑائے پھرتی ہے محبت صرف جوگ ہے۔

☆ جب اعتماد و یقین ٹوٹتے ہیں تو انسان اندر سے کس طرح کرچی کرچی ہوتا ہے یہ وہی جان سکتا ہے جو اس کرب سے گزرا ہو۔

☆ ہر رابطے، رشتے اور تعلق کی ایک متعین عمر ہوتی ہے، اس پر بھی جوانی اور بڑھاپا آتا ہے، مزاج، ترجیح اور پسند مختلف ہو تو سارے رشتے تعلق اور محبتیں طبعی عمر سے پہلے اپنی عمر پوری کرلیتے ہیں۔

وقت

☆ اس کے پاؤں کی آہٹ نہیں سنی جاسکتی۔

☆ ایک ایسی زمین ہے جس میں محنت کے بغیر کچھ پیدا نہیں ہوتا۔

☆ ایسی شئے نہیں جو دولت سے خریدی جاسکے۔

☆ اسے ضائع کرتے ہوئے یہ یاد رکھو کہ وہ تم کو بھی ضائع کررہا ہے۔

☆ اس کا غلام بن جانا بہترین دانائی ہے۔

☆ زندگی کی قیمتی دولت ہے، جس نے اسے کھویا، اس نے ساری دنیا کھودی۔

☆ اس کا صحیح استعمال کامیابی کے راستے کھول دیتا ہے۔

☆ جب یہ گزر جائے تو پچھتانا بے کار ہے۔

پانچ باتوں کا عمل

ایک بزرگ کا قول ہے کہ میں نے پچاس سال میں پانچ ہزار کتابوں کا مطالعہ کیا اور ان میں صرف پانچ باتوں کو اپنے عمل کے لئے منتخب کیا۔

☆ اے نفس! خدا کے دئے ہوئے پر راضی رہ ورنہ دوسرا مالک تلاش کرلے جو اس سے زیادہ دے۔

☆ اے نفس! جن باتوں سے خدا نے منع کیا ہے، ان سے بچ ورنہ اس کے ملک سے باہر چلا جا۔

☆ اے نفس! اگر تو گناہ کرنا چاہے تو کوئی ایسی جگہ تلاش کر جہاں تجھے خدا نہ دیکھے، ورنہ گناہ مت کر۔

☆ اے نفس! تو اپنے رب کی عبادت کرتا رہ، ورنہ اس کا دیا ہوا رزق مت کھا۔

☆ اے نفس! لوگوں کے ساتھ خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آ ورنہ اپنی زبان بند رکھ اور کسی کے ساتھ تعلق نہ رکھ۔

قیمتی باتیں

☆ اپنی صبح کا آغاز صدقہ سے کریں، خواہ روٹی کا ایک ٹکڑا یا مسکراتا چہرہ ہی کیوں نہ ہو۔

☆ آپ کی مسکراہٹ صدقہ جاری ہے، اس میں بخل نہ کریں۔

☆ ہمارے روحانی بینک بے حد کمزور ہیں، کوشش کریں کہ ذکر الٰہی میں ڈوبے رہیں، اس سے آپ کو اپنے پیارے اور عظیم ترین رب کا قرب ملے گا اور بینک میں رقم جمع ہوگی۔

☆ میاں بیوی کی ازدواجی زندگی ایک عبادت ہے، اس رشتے کی بنیاد سچائی اور اعتماد پر رکھیں، یقیناً خوشیاں آپ کے آنگن میں رقص کرتی رہیں گی۔

☆ والدین کا احترام جنون کی حد تک کریں۔

سنہرے موتی

☆ فقیر کو صدقہ دے کر احسان نہ جتلا، بلکہ اس کے قبول کرنے پر خود احسان مند ہو۔ (حضرت امام غزالیؒ)

☆ سعید وہ ہے جس کا دل عالم ہو، جس کی زبان شاکر ہو اور جس کا بدن صابر ہو۔ (حضرت امام جعفر صادقؒ)

☆ تیرے سب سے بڑے دشمن تیرے برے ہم نشین ہیں۔
(سید عبدالقادر جیلانیؒ)

☆ خوش خلقی اور خاموشی ہلکی ہیں پیٹھ پر، اور بھاری ہیں میزان پر۔ (حضرت بایزید بسطامیؒ)

☆ انجام کی خرابی ابتدا کی برائی سے ہوتی ہے، لہٰذا ابتدا کو اچھا بنا۔
(حضرت فضیلؒ)

☆ آخرت کا کام آج کر، دنیا کا کام کل پر چھوڑ دے۔
(حضرت شیخ احمد سرہندیؒ)

☆ بغیر عمل کیے بہشت کی آرزو کرنا اور بغیر ادائے سنت کے امید شفاعت کرنا جہالت اور حماقت ہے۔ (حضرت معروف کرخیؒ)

☆ دل کی صفائی چاہتا ہے تو آنکھ جہاں سے بند کرلے یہی وہ سوراخ ہے جہاں سے غبار آتا ہے۔ (حضرت شفیق بلخیؒ)

☆ جو اچھی بات سنو لکھ لو اور جو لکھ لو اسے حفظ کرلو، جو حفظ ہیں، ان کو بیان کرو۔ (حضرت یحییٰ برمکیؒ)

وجودِ زن سے ہے

☆ نیک عورت امور دنیا سے نہیں بلکہ اسباب آخرت سے بھی ہے۔

☆ عورت درس ادب واخلاق کی سب سے بڑی معلمہ ہے۔

☆ عورت گلاب کا پھول ہے، جس میں خودداری کا کانٹا لگا ہوا ہے۔

☆ دنیا میں کوئی چیز اتنی نازک نہیں جتنا کہ عورت کا دل۔

☆ عورت کا فطرت مرد کی فطرت سے بالاتر ہے۔

☆ عورت کی سب سے بڑی کمزوری یہ ہے کہ بڑی جلدی اعتبار کرلیتی ہے۔

☆ عورت شبنم ہے جو پھول سے بھی زیادہ نازک ہے، مگر مرد کے منہ سے نکلے ہوئے چند الفاظ اسے شعلہ بنا سکتے ہیں۔

شمع فروزاں

☆ مصرف کا تلاش کرنا روپیہ کمانے سے دشوار ہے۔

☆ سب سے زاہد وہ ہے جو حرام کو ترک کرے۔

☆ ملازم یا کاریگر کو اپنے دماغ سے کام کرنے دو۔

☆ بددیانتی تمہارے سرمائے کو کھا جائے گی۔

☆ ملازم پر ہر وقت سوار رہنے پر وہ کام نہیں کرسکتا۔

☆ کاروبار میں اخلاق ہی کامیابی کی کنجی ہے۔

☆ ملازمین سے ہمیشہ اس طرح پیش آؤ جیسے وہ تمہارے بچے ہیں۔ ان کی خطاؤں کو اس طرح معاف کرو جس طرح تم اپنے بچوں کی خطائیں معاف کرتے ہو۔

☆ خاکساری سے بڑھ کر کوئی نیکی نہیں۔

☆ جو عقل کا مالک ہے وہ فقیر نہیں۔

☆ بدترین انسان وہ ہے جو دوسروں کو نقصان پہنچائے۔

☆ مزدور کی اجرت اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ہی ادا کرو۔

☆ جملہ کاروبار خدا کی طرف سے ہیں تیری کوشش سے نہیں۔

روشن ہے ہر بات

☆ دوستوں کے ساتھ انکساری کے ساتھ دشمنوں کے ساتھ ہوشیاری سے اور تمام لوگوں سے کشادہ روی سے ملو۔ (حضرت علیؓ)

☆ اس چھوٹی سی دنیا میں نفرتوں سے بچو اس لئے کہ زندگی کم بلکہ بہت کم ہے۔ (سقراط)

☆ تمام لوگ مساوی طور پر مغرور واقع ہوئے ہیں، فرق صرف یہ ہے کہ اظہار غرور کے طریقے الگ الگ ہیں۔ (لارڈشن)

☆ خوشی کے پھولوں سے اتنا پیار مت کرو کہ ان کی پنکھڑیوں سے غم کا عرق ٹپکنے لگے۔ (ارسطو)

مہکتی کلیاں

☆ آرزو نصف زندگی ہے اور بے حسی نصف موت۔

☆ وقت سے پہلے کبھی اپنے ارادے کا اظہار نہ کرو۔

☆ منزل کے تعین کے بغیر سفر شروع کر دیا جائے تو ہر اٹھتا قدم تھکن بڑھانے اور حوصلے پست کرنے لگتا ہے۔

☆ تنہائی کے مسافر بیمار روحوں کی طرح اذیت کی منزلیں طے کرتے ہیں۔

☆ ہمارا گزرا ہوا کل صرف آج کی یاد ہے اور آنے والا کل آج کا خواب۔

اچھی باتیں

☆ خواب ضرور دیکھئے، لیکن اتنا یاد رکھیں کہ حقیقت کو آپ کے خوابوں سے کوئی سروکار نہیں۔

☆ محبت کرو، مگر رشتوں کی تخصیص کیے بغیر۔

☆ دوسروں پر انحصار کر کے آپ خود اپنی زندگی تباہ کرتے ہیں۔

☆ کچھ لوگ گھروں کی طرح ہوتے ہیں، جو چاہے کتنے دور ہوں، دل ان کی روح میں سمٹ جانے کو بے چین رہتا ہے۔

☆ محبت جن کے ساتھ ہوتی ہے، وہ کبھی تنہا نہیں ہوتے، کبھی محبت انہیں تنہا نہیں ہونے دیتی۔

☆ جو لوگ آپ سے اختلاف رکھتے ہیں، ان کے بارے میں پریشان نہ ہوں، پریشان تو ان لوگوں کے بارے میں ہوں جو آپ سے اختلاف رکھتے ہیں لیکن ان میں یہ بتانے کی جرأت نہیں ہوتی۔

کام کی بات

☆ میں نے اللہ سے طاقت مانگی اور اس نے مجھے مضبوط کرنے کے لئے مشکلات دیں۔

☆ میں نے اللہ سے عقل مانگی اور اس نے مجھے حل کرنے کے لئے مسائل دیئے۔

☆ میں نے اللہ سے خوشحالی مانگی اور اس نے مجھے کام کرنے کے لئے دماغ دیا۔

☆ میں نے اللہ سے حوصلہ مانگا اور اس نے مجھے خطرات دیئے کہ میں ان پر قابو پاؤں۔

☆ میں نے اللہ سے محبت مانگی اور اس نے مجھے مصیبت زدہ لوگ دیئے کہ میں ان کی مدد کروں۔

☆ میں نے اللہ سے عنایات مانگی اور اس نے مجھے مواقع دیئے کہ میں ان سے فائدہ اٹھاؤں۔



حضرت علیؓ سے کسی نے پوچھا۔

"علم کیا ہے؟"

آپؓ نے فرمایا۔ "علم یہ ہے کہ اگر کوئی تم پر ظلم کرے اسے معاف کر دو، اگر کوئی تعلقات توڑے تو جوڑو، کوئی تمہیں محروم کر دے تو تم اسے نواز دو، طاقت انتقام ہو تو عفو و درگزر سے کام لو، خطا کار سامنے آجائے تو سوچو اس کی خطا بڑی ہے یا تمہارا رحم اور غصے میں بھی کوئی ایسی بات نہ کہو اور فرط غضب میں کوئی ایسی بات نہ کرو کہ بعد میں پچھتانا پڑے۔"

کچھ باتیں ہیں اچھی

☆ آخر میں ہمیں اپنے دشمنوں کے الفاظ یاد نہیں رہتے بلکہ اپنے دوستوں کی خاموشی یاد رہتی ہے۔

☆ دوست کون ہوتا ہے؟ وہ ایک ایسا فرد ہوتا ہے جس کے ساتھ آپ اپنے اصل رنگ میں نمایاں ہونے کی ہمت کر سکتے ہیں۔

☆اپنی بات کی وضاحت کبھی مت کرنا، تمہارے دوستوں کو اس کی ضرورت نہ ہوگی اور تمہارے دشمن اس پر یقین نہیں کریں گے۔
☆زندگی کا اچھا اصول یہ ہے کہ دوستانہ تعلقات کو استعمال کرو مگر دوستوں کو استعمال مت کرو۔
☆دوست کے گھر کی طرف جانے والا راستہ کبھی طویل نہیں ہوتا۔

ہے سچ یہ مگر

☆اس ماڈرن دور کی ایک واضح کمزوری یہ ہے کہ ہم اپنی خواہشات اور ضروریات میں فرق محسوس نہیں کرتے۔
☆ہم سوچنے کے لئے زندہ نہیں بلکہ ہم اس لئے سوچتے ہیں کہ زندہ رہ سکیں۔
☆ان لوگوں سے عبرت پکڑو جو دوسروں سے عبرت نہیں پکڑتے۔
☆کام سے غلطی، غلطی سے تجربہ، تجربے سے عقل، عقل سے خیال اور خیال سے نئی چیزیں وجود میں آتی ہیں۔
☆بے شک بہت دیر تک سوچو لیکن سوچنے کی بعد تمہارا فیصلہ اٹل ہونا چاہئے۔

اقوال جبران

☆کچھوے راستوں کو خرگوش سے زیادہ سمجھتے ہیں۔
☆کچلی ہوئی روح بھی فطری ضروریات سے نجات نہیں پاسکتی۔
☆اگر بھوکے کے سامنے گاؤ گے تو وہ اپنے پیٹ سے تمہارا گانا سنے گا۔
☆ایمان، دل کے صحرا میں ایک سرسبز وشاداب قطعہ زمین ہے، جہاں دلائل کے قافلے نہیں پہنچ سکتے۔
☆تم ایک نہیں دو ہو، ایک تاریکی میں بیدار اور دوسرا روشنی میں غافل۔
☆اگر تم وہی دیکھتے ہو جسے روشنی ظاہر کرتی ہے اور وہی سنتے ہو، جس کا اعلان آواز کرتی ہے تو درحقیقت نہ تم دیکھتے ہو نہ سنتے ہو۔

سنہری باتیں

☆انسان کی فطری کمزوری ہے کہ وہ اس بات کو بار بار سننا چاہتا ہے جو اسے پسند آئے۔
☆آنکھیں بند کر لینے سے سورج کی روشنی کم نہیں ہو جاتی۔
☆کبھی کبھی امیری کے خمیر سے بزدل لوگ جنم لیتے ہیں۔
☆جو شخص بات کرنے سے پہلے اِدھر اُدھر دیکھتا ہے اس کی بات ماننے سے پہلے اِدھر اُدھر دیکھ لینا چاہئے۔
☆جو شخص انتقام کے طریقوں پر عمل کرتا ہے، اس کے زخم ہمیشہ تازہ رہتے ہیں۔
☆علم دل کو اس طرح زندہ کرتا ہے، جیسا کہ بارش زمین کو۔

یاد رکھئے

☆مومن جس قدر بوڑھا ہوتا ہے اس کا ایمان طاقتور ہوتا ہے۔
☆تیرے سب سے بڑے دشمن تیرے برے دوست ہیں۔
☆موت کو یاد رکھنا نفس کی تمام بیماریوں کی دوا ہے۔
☆اوروں پر ہر دم نیک گمان رکھ اور اپنے نفس پر بدظن رہ۔
☆شروع کرنا تیرا کام ہے اور ختم کرنا اللہ کا کام ہے۔

لڑکیاں

لڑکیاں رزق کی طرح ہوتی ہیں، اپنی ہوں تو ہمیشہ خوشی اور شکر کی نگاہ ڈالو، لفظوں میں مت تولو، نگاہوں اور دل سے ان کی سلامتی چاہو، دوسروں کی ہوں تو نگاہیں جھکالو، بات کرو تو کوئی گندا خیال نگاہ اور دل کو آلودہ نہ کرے، تمہارا ہونا تحفظ کا احساس دلائے نہ کہ سامنے والے کو اپنی عزت کی فکر پڑ جائے۔

اقول حضرت ابوبکر وراق

☆اگر امرا تباہ ہو جائیں تو خلقت کی دنیا تباہ و برباد ہو جائے۔
☆اگر علماء تباہ ہو جائیں تو خلقت کا دین تباہ و برباد ہو جائے۔
☆اگر فقراء تباہ ہو جائیں تو لوگوں کے دل ہلاک ہو جائیں۔
☆انبیاء حکماء ہیں اور نبوت کے بعد حکمت کے سوا اور کسی چیز کا درجہ اتنا نہیں ہے۔
☆تمام کاموں میں صحیح فیصلہ کر کے حکم لگانا حکمت کی پہلی نشانی ہے۔
☆صرف حاجت اور ضرورت کے مطابق گفتگو کرو۔

☆ عاقلوں کی صحبت ان کی پیروی سے کرو۔
☆ زاہدوں کی صحبت ان کے ساتھ خاطر و مدارات سے کرو۔
☆ جاہلوں کی صحبت ان کے ساتھ صبر جمیل سے کرو۔
☆ اس مفلس کا دل خوش و خرم ہونا چاہئے جس پر دنیا میں حکومت کا حصول نہ ہو اور آخرت میں اللہ جبار و قہار کا حساب نہ ہو۔
☆ رات سونے سے قبل تمام دن کے افعال پر غور کرو۔
☆ وقت کی حفاظت کا سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ ہر وقت کے لئے ایک خاص کام مخصوص ہو اور اس کے خلاف نہ ہو۔

تسلیم و رضا

ایک مرتبہ حضرت ابراہیم بن ادہمؒ نے ایک غلام خریدا، گھر پہنچ کر اس غلام سے پوچھا۔ "کیا کھاؤ گے؟"
پوچھا۔ "کیا پہنو گے"
جواب دیا۔ "جو پہناؤ گے"
پوچھا۔ "کیا نام ہے؟"
جواب دیا۔ جس نام سے بلاؤ گے۔"
پوچھا۔ "کیا کام کرو گے؟"
جواب دیا۔ "جو کام کراؤ گے۔"
پوچھا۔ "کوئی درخواست۔"
جواب دیا۔ غلام کو درخواست سے کیا کام؟"
یہ سن کر حضرت ابراہیم بن ادہمؒ نے اپنا گریبان پکڑ لیا اور اپنے آپ سے بولے۔ "اے عاجز و مسکین اپنی عمر میں تو بھی اپنے مالک رب رحیم و کریم سے اسی طرح پیش آیا کر جس طرح یہ غلام کہتا ہے۔"

موتیوں جیسے لفظ

☆ آدمی دو طرح کے ہوتے ہیں، ایک وہ ہوتے ہیں کہ اگر انہیں اللہ تعالیٰ مل جائے تو سوال کریں گے کہ یہ چیز دے اور وہ چیز دے۔ دوسرے وہ ہوتے ہیں، جن کو اگر اللہ مل جائے تو عرض کرتے ہیں کہ حکم فرمائیں کہ مجھے کیا کرنا ہے، بس آپ حکم ماننے والوں میں سے بن جائیں۔
☆ بُرا انسان اپنے آپ میں تبدیلی پیدا کرنے کے لئے دوسروں پر تنقید زیادہ کرتا ہے اور خود میں تبدیلی نہیں۔
☆ اگر کوئی احمق تجھ سے یہ کہے کہ روح بھی جسم کے ساتھ ختم ہو جاتی ہے تو اس کی جہالت پر ترس کھا اور اسے بتا کہ پھول پتی پتی ہو کے ختم ہو جاتا ہے لیکن بیج ہمیشہ باقی رہتا ہے اور ہماری نظروں کے سامنے جاوداں زندگی کے اسرار منکشف کرتا ہے۔

ہمدرد

آپ کی بیزاری بھی صحیح ہے، ایک سچے اور مخلص ساتھی کی کمی رفتہ رفتہ آپ کو احساس کمتری میں مبتلا کرتی جا رہی ہے، آپ کے حوصلے ماند پڑتے جا رہے ہیں اور شوق کم۔
لوگ کہتے ہیں ایک اور ایک گیارہ، مگر میری نظر میں دو دل کر سب دنیا کے برابر ہیں۔ ایک محبوب دوست، ایک مخلص ہمراز، ایک پرخلوص آواز، پیار کی ایک نظر، پرعزم مسکراہٹ کی ایک جھلک، پرامید گفتگو کا ایک فقرہ، ہمت افزا تحریر کا ایک ورق، محبت کی پرنور شعاعوں کا جھلملاتا سا عکس، ایک ہمدرد ہاتھ کی مدد، تعاون کا ایک لفظ، انسان کو آفاق کی ان وسعتوں میں لے جاتا ہے جہاں افق کی تمام حدیں مٹ جاتی ہیں۔

شاید آپ کے لئے

☆ کوشش کیجئے جن کے ساتھ عمر گزارنے کا سودا طے کرنا ہو، ان سے دل ملیں نہ ملیں، ذہن ضرور ملتے ہوں۔
☆ کچھ چیزوں کی اہمیت وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بڑھ جاتی ہے اور کچھ چیزیں وقت گزرنے کے ساتھ اپنی اہمیت کھو بیٹھتی ہیں۔
☆ جو شخص آپ کی بے جا تعریف کرتا ہے، وہ بے جا تنقید بھی کر سکتا ہے۔
☆ وقت صرف ان سے وفا کرتا ہے جو اس کی قدر کرتے ہیں۔
☆ دور بھاگئے ایسے لوگوں سے جو کھیل کھیل میں زندگیوں سے کھیل جانے کے عادی ہوں۔
☆ اپنی غلطی تسلیم کرنا مشکل ترین کاموں سے ایک ہے، لیکن ناممکن کاموں میں سے نہیں۔
چھوٹا اور تاریک گھر قبول کر لو، لیکن چھوٹے اور تاریک ذہن کا ساتھ قبول مت کرو۔

کرن کرن روشنی

سیدنا شیخ حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

☆ جب کوئی بندہ گناہ کرتے وقت اپنے دروازوں کو بند کرکے پردے ڈال کر مخلوق سے چھپ جاتا ہے اور خلوت میں خالق کی نافرمانی کرتا ہے تو حق تعالیٰ فرماتا ہے۔

''اے ابن آدم علیہ السلام! تو اپنی طرف دیکھنے والوں میں مجھ کو ہی سب سے کمتر سمجھتا ہے اور مجھ سے مخلوق کے برابر بھی شرم نہیں کرتا۔''

☆ کسی کی دشمنی یا کینہ پروری کے خیال میں ایک رات بھی مت گزار۔

☆ مومن اپنے اہل وعیال کو اللہ رب العزت پر چھوڑتا ہے، جب کہ منافق درہم ودینار پر۔

☆ اے عمل کرنے والے اخلاص پیدا کر! ورنہ مشقت فضول ہے۔

فرشتہ اور شیطان

ایک مصور کو ایک مرتبہ فرشتے کی تصویر بنانے کا خیال آیا۔ اس نے پوری دنیا دیکھ ماری مگر اسے کوئی فرشتہ جیسا نہ ملا۔ آخر سخت کوشش کے بعد اسے ایک آٹھ سال کا نونہال ملا شکل وصورت میں کسی بھی فرشتے سے کم نہ تھا۔

مصور نے آخر اس کی تصویر بنا ڈالی، جب اس تصویر کی نمائش کی گئی تو خوب واہ واہ ہوئی۔ تیس سال بعد جب مصور بوڑھا ہوا تو اس نے سوچا، کیوں نہ مرنے سے پہلے کوئی بڑا کام کرلیا جائے۔

چنانچہ اس نے سوچنا شروع کردیا، آخر اس کے ذہن میں خیال آیا کہ کیوں نہ شیطان کی تصویر بنائی جائے، اس مقصد کے لئے اس نے شیطان کی تلاش شروع کردی، اس کام کے لئے اسے زیادہ محنت نہ کرنی پڑی۔

کیوں کہ دنیا میں شیطان بہت ہیں، ایک ڈھونڈو تو ہزار ملتے ہیں، پھر بھی اس نے جیل میں ایک ایسے قیدی کو ڈھونڈ نکالا جو نہایت خوفناک لگ رہا تھا، اس کی شکل سے دہشت ٹپک رہی تھی۔

اس کی لال لال آنکھیں اس کو اور زیادہ دہشت ناک بنا رہی تھیں، مصور نے اسے تصویر بنانے کے لئے چن لیا اور جیل کے حکام سے اجازت لے کر اس کی تصویر بنانی شروع کردی۔ مگر وہ شخص مصور کو دیکھتے ہی رونے لگا، اس نے دونوں ہاتھوں سے چہرہ چھپالیا، مصور کے پوچھنے پہ اس نے جواب دیا۔

''آج سے تیس سال پہلے آپ نے فرشتے کی تصویر بنانے کے لئے مجھے ہی پسند کیا تھا۔''

منتخب اشعار

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مرجائیں گے
مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے

☆

ہمیں یہ ڈوبتا سورج یہی پیغام دیتا ہے
بلندی پر کوئی واہب سدا قائم نہیں رہتا

☆

یہ سکت ہے ضبط غم کی نہ مجال اشکباری
یہ عجیب کیفیت ہے نہ سکوں نہ بے قراری

☆

غزل کہتے ہیں اب ہم کوئی مشکل نہیں ہوتی
تمہیں ہم پیار کرتے ہیں غزل خود بنتی جاتی ہے

☆

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے مرے ارماں لیکن پھر بھی کم نکلے

☆

گر دکھی دل کو بہت بچایا ہم نے
جس جگہ زخم ہو وہاں چوٹ سدا لگتی ہے

☆

اس قدر بھی نہ کرو ظلم تم خدا کے لئے
دل یہ مجبور نہ ہوجائے بددعا کے لئے

نوشتہ دیوار

اگر منزل تک پہنچنا چاہتے ہو تو گرنے کے بعد سنبھلنے کی عادت ڈالو۔

☆☆☆☆

ذرا سوچئے

آپ اہل حدیث ہوں یا اہل فقہ، مقلد ہوں، یا غیر مقلد، حنفی ہوں یا شافعی، مالکی ہوں یا حنبلی، وہابی ہوں یا بدعتی، دیوبندی ہوں یا بریلوی غرض کسی اسلامی فرقہ کی جانب بھی اپنے تئیں منسوب کرتے ہوں، ہر حال اور ہر صورت میں آپ کا دعویٰ یہ ہے کہ آپ ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے پیرو، ان کے سچے عاشق اور ان کے لائے ہوئے دین کے سچے متبع ہیں۔ باوجود اس دعویٰ پر متحد ہونے کے آپ ایک دوسرے کو گمراہ کہہ رہے ہیں، ایک دوسرے کے عقائد کو فاسد سمجھ رہے ہیں اور ایک دوسرے کو دولت ایمان سے تہی مایہ قرار دے رہے ہیں! اس انتشار و تفریق کے جو نتیجے ہیں، وہ سب آپ کے سامنے ہیں، لیکن آپ کہتے ہیں کہ آپ کی حق گوئی و حق شناسی آپ کو مجبور کر رہی ہے کہ آپ اپنی ہی اختیار کی ہوئی راہ پر رہیں!

بہت ٹھیک ہے، آپ اپنے مسلک پر قائم رہئے، لیکن اللہ کبھی یہ بھی تو سوچ لیجئے کہ اتباع سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تاکید صرف اختلافی جزئیات تک ہے یا متفقہ کلیات میں بھی؟ صرف انہی مسائل میں جو آپ کے اور دوسروں کے درمیان مابہ الاختلاف ہیں، یا ان میں بھی جو سب کے نزدیک یکساں مسلم و متفق علیہ ہیں اور جو بنیاد دین ہیں؟ اختلافات تو بس یہی ہیں نا کہ ایک گروہ کے نزدیک نماز میں ہاتھ سینے پر باندھنا موافق سنت ہے، دوسرے کے نزدیک ناف پر، اور تیسرے کے نزدیک سر کو کھلے رکھنا؟ یا ایک کے نزدیک گانے اور باجے کی سخت ممانعت حدیث میں وارد ہوئی ہے، دوسرے کے نزدیک گانا سننا سنت رسولؐ سے ثابت ہے؟ یا پھر ایک گروہ، وضو میں پیر دھونا سنت رسولؐ کے مطابقت میں ضروری سمجھتا ہے، دوسرے کے نزدیک صرف مسح کرنا ثابت ہے؟ جتنے اختلافات ہیں، وہ سب اسی کے چند جزئیات میں ہیں یا اس سے بڑھ کر اہم و اصولی مسائل میں بھی ہیں؟ کیا اس میں بھی کوئی اختلاف ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سچ ہی بولتے رہے؟ کیا اس میں بھی کسی گروہ نے شک کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی تقویٰ و پارسائی کے ساتھ گزری؟ کیا اس سے کسی فرقہ نے انکار کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عبادت الٰہی کے عاشق تھے؟ کیا اس کے ماننے میں کسی کو تامل رہا ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ایثار و انکسار مجسم تھے؟ کیا اس کے تسلیم کرنے میں کسی کو ایک لمحہ کے لئے بھی شبہ ہوا ہے کہ سرکار گرامی ایک پیکر خلوص و دیانت تھے؟

پھر آخر یہ کیا قیامت ہے کہ سیرت مبارک کے ان صدہا مسلم و متفق علیہ اہم واقعات کو چھوڑ کر آپ کی نظر جب پڑتی ہے تو اختلافی جزئیات ہی پر پڑتی ہے؟ یہ کیا اندھیر ہے کہ ان تمام اہم مسلمات سے قطع نظر کر کے آپ کی نگاہ چند بہت ہی غیر اہم فروع تک محدود رہ گئی ہے؟ یہ کیا خدا کا قہر ہے کہ آپ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ذوق عبادت، شوق نماز، راستی، امانت و دیانت، بے نفسی، ایثار، انکسار، فیاضی، ہمدردی، غمگساری، سادگی، بے خوفی، خشیت الٰہی، تمام "محکمات" کو بھول کر یا قصداً بھلا کر، سارا زور طبیعت، زور زبان، زور قلم چند اختلافی "متشابہات" کی موشگافی میں صرف فرما رہے ہیں اور اسی کو اپنے نزدیک دین کی خدمت سمجھ رہے ہیں!

☆☆☆☆☆☆

قسط نمبر:۱۵۷

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

بہ سلسلہ سورۂ نصر

بزرگوں سے سورۂ نصر کے بے شمار فائدے منقول ہیں۔اس سورت کے ورد کرنے سے کامیابیاں ملتی ہیں اور فتوحات حاصل ہوتی ہیں، اگر اس سورت کو روزانہ سو مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھا جائے تو کاروبار میں اضافہ ہوتا ہے اور تمام مرادیں پوری ہوتی ہیں۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد سورۂ یٰسین کی تلاوت کی جائے اور ہر مبین پر سورۂ نصر کو ۱۱ مرتبہ پڑھا جائے پھر سورۂ یٰسین مکمل ہونے کے بعد آخر میں پھر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھا جائے اور اس عمل کو ۴۱ دن تک جاری رکھا جائے تو زبردست مقبولیت ملتی ہے اور تسخیر خلائق کی دولت عطا ہوتی ہے۔

تسخیر خلائق کا ایک اور عمل بزرگوں سے منقول ہے،وہ یہ سورۂ نصر کے چار نقش روزانہ چاروں عناصر سے بنائے جائیں اور مذکورہ عمل پڑھنے کے بعد ان نقوش پر دم کردیا جائے۔اس کے بعد آبی نقش کو آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈال دیا جائے، بادی نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کرکے پھل دار درخت پر لٹکا دیا جائے، خاکی نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کرکے زمین میں دبا دیا جائے، اگر اس نقش کو کسی پھل دار درخت کی جڑ میں دبائیں تو اچھا ہے، آتشی نقش کو اپنے گھر میں دبایا جائے۔ اس عمل کو لگاتار ۱۱ دن تک کریں، گیارہویں دن ایک نقش آتشی چال سے سورۂ یٰسین کا بھی بنائیں اور ایک نقش زائد آتشی چال سے سورۂ نصر کا بھی بنائیں، پھر ان دونوں نقش کو اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں یا ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے گلے میں ڈال دیں، انشاء اللہ تسخیر خلائق کی دولت عطا ہوگی۔مخلوق مسخر ہوگی اور عزت ومقبولیت میں زبردست اضافہ ہوگا،آتشی چال سے نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۵۳۰	۱۵۳۴	۱۵۳۷	۱۵۲۳
۱۵۳۶	۱۵۲۴	۱۵۲۹	۱۵۳۵
۱۵۲۵	۱۵۳۹	۱۵۳۲	۱۵۲۸
۱۵۳۳	۱۵۲۷	۱۵۲۶	۱۵۳۸

آبی چال سے نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۵۳۷	۱۵۲۳	۱۵۳۰	۱۵۳۴
۱۵۲۹	۱۵۳۵	۱۵۳۶	۱۵۲۴
۱۵۳۲	۱۵۲۸	۱۵۲۵	۱۵۳۹
۱۵۲۶	۱۵۳۸	۱۵۳۳	۱۵۲۷

بادی چال سے نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۵۲۶	۱۵۳۲	۱۵۲۹	۱۵۳۷
۱۵۳۸	۱۵۲۸	۱۵۳۵	۱۵۲۳
۱۵۳۳	۱۵۲۵	۱۵۳۶	۱۵۳۰
۱۵۲۷	۱۵۳۹	۱۵۲۴	۱۵۳۴

خاکی چال سے اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۵۳۳	۱۵۲۷	۱۵۲۶	۱۵۳۸
۱۵۲۵	۱۵۳۹	۱۵۳۲	۱۵۲۸
۱۵۳۶	۱۵۲۴	۱۵۲۹	۱۵۳۵
۱۵۳۰	۱۵۳۴	۱۵۳۷	۱۵۲۳

سورۂ یٰسین کا نقش آتشی چال سے یہ ہے۔

۷۸۶

۵۵۳۵۲	۵۵۳۵۵	۵۵۳۵۸	۵۵۳۴۵
۵۵۳۵۷	۵۵۳۴۶	۵۵۳۵۱	۵۵۳۵۶
۵۵۳۴۷	۵۵۳۶۰	۵۵۳۵۳	۵۵۳۵۰
۵۵۳۵۴	۵۵۳۴۹	۵۵۳۴۸	۵۵۳۵۹

توجہ طلب

اس ماہ روحانی ڈاک کے کالم میں ان عنوانات کے تحت سوال وجواب پڑھئے۔

۱	طالب علمانہ اشکال
۲	خوانخواہ کی سوچ
۳	روحانی عملیات سے متعلق سوال درسوال
۴	روحانیتِ عملیات پرشبہ بھی اس کی طرف داری بھی
۵	کم فہمی کے فتنے
۶	یہ ہمارے مفتی حضرات
۷	من گھڑت باتیں
۸	پھر وہی مخالفت
۹	علماء اور علم نجوم
۱۰	روحانی زائچے کی حقیقت
۱۱	شرک اور توحید کا فرق
۱۲	علم الاعداد اور علماء
۱۳	علم نجوم پر دلائل کی طلب
۱۴	۷۸۶ اور ہرِ کرشنا
۱۵	تعویذ کی مخالفت
۱۶	یہ تقویٰ ہے یا کچھ اور
۱۷	مولانا اخلاق حسین قاسمی کی ایک گمراہ کن اصطلاح
۱۸	مولانا اخلاق حسین قاسمی کی وضاحتیں
۱۹	تعویذ گنڈہ کی شرعی حیثیت
۲۰	چھلہ، تانت اور دھاگے
۲۱	قرآن تعویذ کی حقیقت
۲۲	تعویذ اور گنڈے کے مفاسد

امداد روحانی

اکیسویں قسط

بذریعہ آیاتِ ربّانی

حسن الہاشمی

قرآن حکیم کی ایک آیت ہے۔ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ. (سورۂ یوسف)

اس آیت میں حق تعالیٰ کی کئی صفات کا تذکرہ بیان کیا گیا ہے۔ ایک صفت تو یہ ہے کہ تمام بھلائیوں کا سرچشمہ اللہ کی ذات گرامی ہے، تمام بھلائیوں اور اچھائیوں کے سوتے اسی چشمے سے پھوٹتے ہیں۔ دوسری صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ اللہ اپنے بندوں کا محافظ ہے، اس کی اگر نظر کرم نہ ہوتو کون آفتوں اور مصیبتوں سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ تیسری صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ حد سے زیادہ رحم کرنے والا اور چوتھی صفت یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ وہ تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ اپنے بندوں پر رحم کرنے والا ہے، رحم وکرم کے معاملے میں کوئی اس کی برابری نہیں کرسکتا۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص روزانہ اس آیت کا ورد سو مرتبہ رکھے گا تو وہ تمام فتنوں سے، ریشہ دوانیوں سے اور آسمانی آفتوں سے محفوظ رہے گا۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص سفر پر جانے سے پہلے اس آیت کو سات مرتبہ پڑھ کر اپنے جسم پر دم کرلے تو دوران سفر حادثوں سے اس کی حفاظت رہے۔

اکابرین کا دعویٰ یہ ہے کہ اس آیت کے بہ کثرت پڑھنے سے نہ صرف یہ کہ جسمانی امراض سے حفاظت ہوتی ہے بلکہ روحانی امراض سے بھی انسان محفوظ رہتا ہے۔ جیسے آسیبی اثرات، جادوٹونے کی لعنت، نظر بد وغیرہ۔ اس آیت کو ہر فرض نماز کے بعد تین مرتبہ پڑھنے کا بھی معمول رکھیں تو سکون وعافیت کی دولت سے سرفراز رہیں اور ناگہانی حادثوں سے بطور خاص حفاظت رہے۔

اس آیت کا نقش تمام روحانی اور جسمانی امراض سے محفوظ رکھتا ہے اور روحانی امراض، آفتوں سے ذریعہ نجات بنتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ش، ف یا ذ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۳۰	۴۴۳	۴۳۱	۴۲۸
۴۴۲	۴۳۷	۴۳۱	۴۴۳
۴۳۶	۴۳۹	۴۲۶	۴۴۲
۴۲۵	۴۴۳	۴۳۵	۴۳۰

اس آیت کا نقش ذوالکتابت یہ ہے۔

۷۸۶

فَاللّٰهُ خَيْرٌ	حَافِظًا	وَّهُوَ	اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ
۱۸	۵۸۸	۹۵۸	۹۸۹
۵۸۷	۱۵	۹۹۲	۹۵۹
۹۹۱	۹۶۰	۵۸۶	۱۶

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۸۵۴	۸۴۷	۸۵۲
۸۴۹	۸۵۱	۸۵۳
۸۵۰	۸۵۵	۸۴۸

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ص، ت، ن یا ض ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دوزانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۴۳	۴۳۹	۴۳۷	۴۴۲
۴۴۵	۴۳۶	۴۴۲	۴۳۰
۴۴۰	۴۳۲	۴۴۳	۴۳۸
۴۳۵	۴۴۶	۴۳۱	۴۴۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۸۴۸	۸۵۳	۸۵۲
۸۵۵	۸۵۱	۸۴۷
۸۵۰	۸۴۹	۸۵۴

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۴۲	۴۳۰	۴۳۸	۴۴۱
۴۳۷	۴۴۲	۴۴۳	۴۴۱
۴۳۹	۴۳۶	۴۴۲	۴۴۶
۴۳۳	۴۳۵	۴۴۰	۴۳۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۸۵۲	۸۵۳	۸۴۸
۸۴۷	۸۵۱	۸۵۵
۸۵۴	۸۴۹	۸۵۰

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، خ، ع، غ، ر یا ل ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۴۰	۴۳۵	۴۳۳	۴۴۵
۴۳۲	۴۴۶	۴۳۹	۴۳۶
۴۴۳	۴۴۱	۴۳۷	۴۴۲
۴۳۸	۴۴۱	۴۴۳	۴۳۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۸۵۰	۸۵۵	۸۴۸
۸۴۹	۸۵۱	۸۵۳
۸۵۴	۸۴۷	۸۵۲

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل مذکورہ آیت کو چالیس مرتبہ پڑھ کر ان پر دم کردے تو ان نقوش کی تاثیر دگنی ہوجائے۔
قرآن حکیم کی ایک آیت ہے۔ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ. (سورۂ بنی اسرائیل)
اس آیت کا ورد کرنے سے انسان کی تندرستی بحال رہتی ہے، اگر اس آیت کو روزانہ سو مرتبہ پڑھا جائے تو انسان تمام امراض سے محفوظ رہتا ہے۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کسی جگہ وبا یا طاعون پھیل رہا ہو تو اس آیت کو روزانہ ۱۹۶۰ مرتبہ پڑھنا چاہئے۔ جس گھر میں اس آیت کا ورد انیس سو ساٹھ مرتبہ ہوگا وہ گھر اور اس گھر کے تمام افراد وبائی بیماریوں سے محفوظ رہیں گے۔

اس آیت کا نقش تمام امراض میں وسیلۂ نجات ثابت ہوتا ہے اور انسان کو دولت شفا میسر آتی ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، ش، م، ف یا ذ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۸۹	۴۹۲	۴۹۶	۴۸۲
۴۹۵	۴۸۳	۴۸۸	۴۹۳
۴۸۴	۴۹۸	۴۹۰	۴۸۷
۴۹۱	۴۸۶	۴۸۵	۴۹۷

اس آیت کا نقش ذوالکتابت یہ ہے۔

۷۸۶

لِلْمُؤْمِنِیْنَ	وَرَحْمَةٌ	مَا هُوَ شِفَآءٌ	وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ
۴۳۳	۶۱۶	۴۵۵	۶۵۵
۶۱۷	۴۳۶	۶۵۲	۴۵۴
۶۵۳	۴۵۳	۶۱۸	۴۳۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۶۵۴	۶۴۹	۶۵۶
۶۵۵	۶۵۳	۶۵۱
۶۵۰	۶۵۷	۶۵۲

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ص، ت یا ض ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دو زانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۸۵	۴۹۰	۴۸۸	۴۹۶
۴۹۷	۴۸۷	۴۹۳	۴۸۲
۴۵۱	۴۸۴	۴۹۵	۴۸۹
۴۸۶	۴۹۸	۴۸۳	۴۹۲

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۶۵۰	۶۵۵	۶۵۴
۶۵۷	۶۵۳	۶۴۹
۶۵۲	۶۵۱	۶۵۶

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۹۶	۴۸۲	۴۸۹	۴۹۲
۴۸۸	۴۹۳	۴۹۵	۴۸۳
۴۹۰	۴۸۷	۴۸۴	۴۹۸
۴۸۵	۴۹۷	۴۹۱	۴۸۶

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۶۵۴	۶۵۵	۶۵۰
۶۴۹	۶۵۳	۶۵۷
۶۵۶	۶۵۱	۶۵۲

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، خ، ع، غ، ریا ل ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۹۱	۴۸۶	۴۸۵	۴۹۷
۴۸۴	۴۹۸	۴۹۰	۴۸۷
۴۹۵	۴۸۳	۴۸۸	۴۹۳
۴۸۹	۴۹۲	۴۹۶	۴۸۲

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۶۵۲	۶۵۷	۶۵۰
۶۵۱	۶۵۳	۶۵۵
۶۵۶	۶۴۹	۶۵۴

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل مذکورہ آیت کو چالیس مرتبہ پڑھ کر ان پر دم کردے تو ان کی تاثیر وافادیت دگنی ہوجائے، یہ نقش کالے کپڑے میں پیک ہوکر گلے میں ڈالنے چاہئیں یا بازو پر باندھنے چاہئے۔ پینے والے نقش کو بوتل میں ڈال کر اس کا پانی ۳ دن تک دن میں دوبار صبح شام پینا چاہئے۔ (باقی آئندہ)

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

مفتی سلمان صاحب منصوری پوری کے مضمون کا جائزہ

جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈوں کی مخالفت کا سلسلہ دوسرے فیشنوں کی طرح پورے شباب پر ہے، جن لوگوں کو توحید وسنت کی ہوا تک نہیں لگی وہ بھی از راہ دکھاوا تعویذ گنڈوں کی مخالفت کرکے اپنے متقی ہونے کا ثبوت فراہم کرتے رہتے ہیں، میدان مخالفت میں ایسے ہی لوگ زیادہ دندنا رہے ہیں، جن کو اللہ کے سادہ لوح بندے متقی اور پرہیزگار سمجھنے کی خوش فہمی میں مبتلا ہیں یا پھر وہ خود ہی اپنے بارے میں اس خوش گمانی کا شکار ہیں کہ وہ صاحب تقویٰ ہوچکے ہیں اور فرشتے ان کے بھیگے ہوئے دامن کو نچوڑ کر وضو کرنے کے لئے بے تاب ہیں، جب انسان اس طرح کی خوش گمانیوں میں مبتلا ہوجاتا ہے تو اس سے ہزاروں طرح کی حماقتیں سرزد ہونے لگتی ہیں لیکن مشکل یہ ہوتی ہے کہ یہ لوگ ان حماقتوں کا ادراک نہیں کرپاتے، بلکہ ان حماقتوں کو بھی وہ کرامتوں کا نام دے کر اپنی خودساختہ بزرگی میں اضافہ کرلیتے ہیں اور یہ سمجھنے لگتے ہیں عبادت اور ریاضت کے سارے داؤ پیچ سے صرف وہ اور ان کا طبقہ واقف ہے، باقی ساری دنیا نماز روزے کے نام پر جھک کررہی ہے۔ تعویذ گنڈوں کی مخالفت میں غیر مقلدین اور سلفی حضرات تو سر سے پیروں تک ظلم اور ناانصافی کے دریا میں ڈوبے ہوئے ہیں، لیکن جماعت اسلامی، تبلیغی جماعت اور دیگر جماعتوں کے بعض چھٹ بھیئے بھی اس مخالفت میں ساجھے داری کرتے نظر آتے ہیں، ان مخالفین میں زیادہ تعداد ان ہی لوگوں کی ہے جو علم ومعرفت سے قطعاً نابلد ہیں اور توحید وسنت سے کافی حد تک کورے ہیں، لیکن ہمارے دور کی مشکل یہ ہے کہ نیکی کے راستے پر چند قدم چلنے کے بعد اکثر لوگ خود کو امام ابوحنیفہ یا حسن بصری سمجھنے لگتے ہیں اور ان کا گمان اپنے بارے میں یہ ہوجاتا ہے کہ بس ان کی ساری خطائیں معاف کردی گئی ہیں اور ان کا شمار ان بزرگوں میں ہوچکا ہے جن سے آخرت میں کوئی حساب کتاب ہونے والا نہیں ہے۔

شیطان لعین نے بخشا کسی طبقے کو نہیں ہے، ضدی اور ہٹ دھرم قسم کے لوگوں نے تو تعویذ گنڈوں کا مذاق اڑایا ہی ہے، جاہل اور عقل باختہ لوگ تو اس میدان مخالفت کا شہسوار بنے ہوئے ہی ہیں لیکن صاحب علم اور صاحب تقویٰ لوگوں کی بھی ایک جماعت نہ جانے کیوں اور خدا ہی جانے کس لئے تعویذ گنڈوں کی مخالفت کرکے اپنے تئیں مگن نظر آتی ہے۔ علم سے کورے اور عقل سے پیدل لوگوں کے کسی اعتراض کو اہمیت دینا تو بجائے خود نادانی ہے اور غیر مقلدین اور سلفی حضرات سے اُلجھنا بھی ایک طرح کا دیوانہ پن ہے لیکن وہ لوگ جنہیں دنیا ارباب علم اور ارباب تقویٰ میں شمار کرتی ہے اور وہ یقیناً قابل احترام لوگوں میں گردانے جاتے ہیں اور ہم جیسے طالب علم بھی انہیں صاحب علم، صاحب رائے، صاحب معرفت اور صاحب ورع سمجھتے ہیں وہ بھی جب جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈوں کی مخالفت میں مخالفین کے ساتھ لے سے لے ملانے کی حرکت کرتے ہیں تو حیرت بھی ہوتی ہے اور افسوس بھی۔

مرادآباد کے مفتی سلمان صاحب منصور پوری کا ایک مضمون ہماری نظروں سے گزرا ہے، یہ مضمون ماہنامہ ندائے شاہی مرادآباد کے جون کے شمارے میں چھپا ہے، اس مضمون کو چھاپنے کی نیت کچھ بھی رہی ہو لیکن اس مضمون کی اشاعت سے طرح طرح کی غلط فہمیاں پیدا ہونے کے سوا اور کچھ بھی حاصل نہیں ہوگا۔

دوسری ضرورتوں کی طرح تعویذ گنڈوں کی ضرورت بھی آج گھر گھر میں محسوس ہورہی ہے اور اس ضرورت کو پوری کرنا بھی ضروری ہوگیا ہے، اگر اس ضرورت کو صحیح طریقوں سے پورا نہ کیا گیا تو پھر اللہ کے ضرورت مند بندے جو روحانی علاج کی ضرورت محسوس کریں گے وہ غلط لوگوں کی دکانوں میں پہنچیں گے اور وہاں جاکر وہ اپنے پیسے تو برباد کریں گے ہی اس کے ساتھ ساتھ اپنے عقیدوں اور اپنی غیرتوں کو بھی نیلام کرکے آئیں گے۔ آج مسلمان مردوں اور عورتوں کی ایک کھیپ کی کھیپ غلط قسم کے پنڈتوں اور بازاری قسم کے سفلی عاملوں کی چوکھٹوں کے چکر لگارہی ہے، یہ لوگ اپنی جیبیں بھی کنوا رہے ہیں اور اپنے عقائد کی بھی ایسی کی تیسی کرا رہے ہیں، جب تک صحیح عاملوں کی ایک جماعت معاشرے میں روحانی علاج کی خدمت انجام نہیں دے گی، برے اور عیار ومکار قسم کے عاملوں سے محفوظ رہنا ممکن نہیں ہوگا۔ مفتی سلمان

صاحب جیسے لوگ مخلص ہیں اور علم کے ساتھ ساتھ عقل وخرد کی دولتوں سے بھی سرفراز ہیں، انہیں اچھے برے کی تمیز بھی ہے، لیکن تعویذ گنڈوں کی مخالفت کرنے سے انہیں کیا ملتا ہے، ہمارے بالکل بالکل سمجھ میں نہیں آتا، اس طرح کے مخالفانہ مضامین سے ان سلفیوں کو کمک پہنچتی ہے جو ہمارے بزرگوں اور ہمارے علماؤں کی مخالفت میں ایک مدت سے رطب اللسان ہیں اور جو حقائق اور شواہد سے بے پرواہ ہوکر صرف مخالفت کی جگالی کرتے رہتے ہیں اور اپنے پٹارے میں سے ایسی ایسی حدیثیں نکال کر لاتے ہیں جو ذخیرۂ احادیث میں تلاش کرنے سے بھی کہیں نہیں ملتیں۔

مفتی سلمان صاحب کا مضمون تضاد سے بھرا ہوا ہے، انہوں نے تعویذ گنڈوں کی مخالفت کے ساتھ ساتھ تعویذ گنڈوں کی زبردست تائید بھی کی ہے۔

مفتی سلمان صاحب اپنے مضمون کے شروع میں رقم طراز ہیں:

جب نظر لگنا برحق ہے تو اس کے اُتارنے کی بھی تدبیر کرنی چاہئیں اور چونکہ یہ ایک غیر محسوس چیز ہے اس لئے اس کا اتارنا بھی محض حسی دواؤں سے نہیں ہوسکتا، بلکہ مؤثر کلمات سے ہی ہوگا، اسی لئے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآنی کلمات وغیرہ کے ذریعہ نظر اُتارنے کا حکم دیا ہے۔

مفتی صاحب نے اپنے مضمون کے اس پیراگراف میں یہ تو تسلیم کرلیا ہے کہ نظر لگ جانا برحق ہے اور اس کا علاج دواؤں سے ممکن نہیں ہے، لیکن انہوں نے اس پیراگراف میں یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ ایک غیر محسوس چیز ہے۔ جب کہ نظر بد محسوس ہوتی ہے، اس کو غیر محسوس کہنا غلط ہے، جب کسی کو نظر لگتی ہے تو اس کو خود محسوس ہوتا ہی ہے کہ شاید اسے کسی کی نظر لگ گئی ہے، بلکہ دوسرے دیکھنے والے بھی یہ محسوس کرلیتے ہیں کہ اس کو نظر لگ گئی ہے، کیوں کہ نظر لگنے کے بعد چہرہ مرجھا جاتا ہے، کچھ چہرے پر پیلا پن بھی ظاہر ہونے لگتا ہے اور کچھ جسم عجیب طرح کی تھکاوٹ بھی محسوس کرنے لگتا ہے، نظر بد سے صرف صحت ہی متاثر نہیں ہوتی بلکہ کاموں میں بھی خلل پیدا ہوجاتا ہے۔ نظر اگر کاروبار کو لگ جائے تو چلتا ہوا کاروبار متاثر ہوجاتا ہے، نظر لگ جانے کے بعد چلتی ہوئی دکان ٹھپ ہوجاتی ہے، جس دکان پر گراہکوں کا ہجوم لگا رہتا تھا وہاں گراہک آنے بند ہوجاتے ہیں، یہ سب کچھ نظر بد کے بعد ہوتا ہے اور یہ کچھ صاف طور پر محسوس بھی ہوتا ہے اس کو غیر محسوس کہنا کیسے درست ہوسکتا ہے، محسوس ہونے اور معلوم ہونے میں یقیناً فرق ہے، اگر مفتی صاحب یہ فرماتے کہ نظر محسوس تو ہوتی ہے لیکن معلوم نہیں ہوتی یہ کھلی آنکھوں سے دکھائی نہیں دیتی تو بھی ٹھیک ہوتا، لیکن مفتی صاحب کا یہ فرمانا کہ نظر ایک غیر محسوس چیز ہے، شاید انداز بیان کی کھلی غلطی ہے۔

ایک شاعر نے کہا تھا کہ:

محبت تیرے جلوے کتنے رنگا رنگ جلوے ہیں
کہیں محسوس ہوتی ہے کہیں معلوم ہوتی ہے

اس شعر میں شاعر محبت کے دو جلوؤں کی بات کررہا ہے کہ وہ جلوہ جو ابتدا میں صرف ہلکا سا محسوس ہوتا اور ایک وہ جلوہ جو دیوانگی کی حد تک بڑھ کر صاف طور پر معلوم ہونے لگا ہے، لیکن جو چیز عشق ومحبت کی ابتدا میں محسوس ہوتی ہے وہ بھی دوسروں کو محسوس ہوجاتی ہے اور دیکھنے والی آنکھوں کو نظر بھی آتی ہے، بے شک اس نظر بد کا علاج دواؤں سے ممکن نہیں ہے، بلکہ قرآن حکیم کی آیتوں یا اسماءِ حسنٰی ہی سے ممکن ہے۔ مفتی صاحب نے دواؤں کے ساتھ "حسّی" کا اضافہ بھی خواہ مخواہ کیا ہے کیونکہ وہ کلمات جو نظر اتارنے کا ذریعہ بنتے ہیں وہ بھی حسّی ہوتے ہیں، بلکہ ان میں حس کمال درجے تک موجود ہوتی ہے، جب کہ دوائیں تو قطعاً بے حس ہوتی ہیں، وہ صرف اللہ کے حکم سے ذریعۂ شفا بنتی ہیں، ان میں بذات خود مرض کو دفع کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔

مفتی صاحب کو یہاں یہ فرمانا چاہئے تھا کہ جو دوائیں دوسرے جسمانی امراض میں ذریعۂ نجات بن جاتی ہیں وہ نظر بد کو دور نہیں کرسکتیں کیوں کہ یہ ایک روحانی مرض ہے اور یہ مرض صرف دعا اور صرف جھاڑ پھونک کے ذریعہ ہی دور ہوسکتا ہے، لیکن چونکہ مفتی صاحب کو روحانی مرض اور جھاڑ پھونک کی مخالفت کرنی تھی اس لئے انہوں نے یہاں ان دونوں باتوں سے احتراز برتا۔

قارئین مفتی صاحب کا یہ جملہ نوٹ رکھیں کہ مفتی صاحب نے یہ لکھا ہے کہ پیغمبر علیہ السلام نے قرآنی آیات کے ذریعہ نظر اُتارنے کا حکم دیا ہے، یعنی صرف اجازت نہیں دی، بلکہ حکم دیا ہے۔ جو پیغمبر علیہ السلام کا حکم دین وشریعت کا حصہ بن جاتا ہے اور پھر اس سے مفر اختیار کرنا دین وشریعت سے بغاوت کرنے کے مترادف ہوتا ہے۔

مفتی سلمان صاحب اگلی سطور میں فرماتے ہیں:

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر میں ایک لڑکی کو دیکھا

جس کے چہرے پر نظر کا اثر تھا، یعنی پیلا پن تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے لئے جھاڑ پھونک کراؤ اسے نظر لگ گئی ہے۔(بخاری شریف:۸۵۴۱۲)

مفتی صاحب کی تحریر کردہ ان سطور سے یہ بات دو اور دو چار کی طرح واضح ہوجاتی ہے کہ نظر بد غیر محسوس چیز نہیں ہوتی، بلکہ یہ نظر زدہ انسان کے چہرے پر صاف طور پر دکھائی بھی دیتی ہے اور اندازہ کرنے والے یہ اندازہ کرلیتے ہیں کہ اس انسان کو کسی کی نظر لگ گئی ہے، کیونکہ نظر لگنے سے انسان کا چہرہ پہلے جیسا نہیں رہتا، وہ پیلا پڑجاتا ہے اور کملا جاتا ہے، اس روایت سے صاف طور پر یہ بھی مترشح ہوجاتا ہے کہ نظر لگنے پر جھاڑ پھونک کرانے کا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے، اگر اس کو حکم نہیں صرف مشورہ بھی مانیں تب بھی یہ بات ثابت ہوجاتی ہے کہ جھاڑ پھونک کرنا اور کرانا طریقۂ نبوی کا ایک حصہ ہے، اس کو ناجائز سمجھنا قطعاً غلط ہے۔ جو لوگ جھاڑ پھونک کی مخالفت کرنے میں غنڈہ گردی پہ اتر آتے ہیں ان کو چپ کرنے کے لئے بخاری شریف کی یہی ایک روایت کافی ہے۔

اس کے بعد مفتی صاحب فرماتے ہیں:

حضرت اسما بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! جعفر (رضی اللہ عنہ) کی اولاد کو بد نظر لگ گئی ہے تو میں کیا ان کے لئے رقیہ (جھاڑ پھونک) کرسکتی ہوں؟ تو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

نَعَمْ وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدَرِ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ.

(مسلم شریف:۲۲۰/۲، ابن ماجہ شریف:۲۵۱، موطا امام مالک ۳۷۴)

ہاں، جھاڑ پھونک کراؤ، کیونکہ اگر کوئی چیز قضاء قدر کو بدل سکتی ہے تو نظر ضرور بدل دیتی۔(قضاء قدر کو کوئی نہیں بدل سکتا)

اس روایت سے اور بھی اس بات کی وضاحت ہوگئی کہ نظر لگ جاتی ہے اور نظر لگنے سے تندرستی وغیرہ کو نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے اور نظر لگ جانے کی صورت میں جھاڑ پھونک کرانے کی اجازت بھی سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرحمت فرمادی ہے اور ساتھ ساتھ آپ نے یہ تک فرمادیا ہے کہ قدرت کے فیصلے کو کوئی چیز بدل دینے پر قادر ہوتی تو وہ نظر ہی ہوتی۔ اس واضح روایت کے بعد بھی وہ سلفی حضرات جو جھاڑ پھونک کے خلاف لاٹھیاں لئے نہ جانے کب سے دوڑ رہے ہیں، کس قدر غلط روش ہے، اس کا مطلب صاف طور پر یہ ہے کہ جھاڑ پھونک کی مخالفت کرنے والے حضرات احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی پرواہ نہیں کرتے، بلکہ یہ اپنے نفسوں کے غلام ہیں اور جس کو یہ پسند نہیں کرتے بس اس کے خلاف غل غپاڑہ کرنے ہی میں انہیں مزہ آتا ہے اور اس کو یہ پرہیزگاری سمجھتے ہیں جب کہ یہ پرہیزگاری نہیں بلکہ یہ ایک بیماری ہے اور بیماری بھی لاعلاج۔

مفتی صاحب فرماتے ہیں:

اور بعض روایات مین ہے کہ نظر اتارنے کے لئے جس شخص کی نظر لگ گئی ہے، اگر اس کے بدن کا دھوَن حاصل کرکے منظور الیہ پر ڈالا جائے تو اس عمل کے کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔(مسلم شریف ۲۲۰/۲)

گویا کہ نظر اتارنے کی یہ بھی ایک تدبیر ہے۔

ان حوالہ جات سے یہ اندازہ بخوبی ہوجاتا ہے کہ نظر اتارنے کے متعدد طریقے بزرگوں سے اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں اور یہ تمام طریقے جھاڑ پھونک سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان طریقوں کو رد کرنے والا وہی شخص ہوسکتا ہے جسے نہ اپنے اکابرین سے انسیت ہو اور نہ جسے احادیث رسولؐ کا پاس ہو، سلفی حضرات کا بظاہر دعویٰ تو یہ ہوتا ہے کہ وہ حدیث رسولؐ کے سوا کسی کی تقلید نہیں کرتے لیکن جب تحقیقات سامنے آتی ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ یہ لوگ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی تقلید نہیں کرپاتے، جب احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے نظر کا لگنا اور نظر اتارنے کے لئے جھاڑ پھونک کرانا ثابت ہے تو پھر مطلقاً جھاڑ پھونک کی مخالفت کرنا چہ معنی دارد؟

مفتی سلمان صاحب کا اگلا پیراگراف یہ ہے۔

علاوہ ازیں حضرات علماء و مشائخ سے نظر اتارنے کی الگ الگ تدبیریں منقول ہیں، مثلاً شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہٗ کا محبوب عمل ہے کہ جس شخص کو نظر لگ جائے تو اسے ۱۱ سرخ مرچیں ڈنٹھل سمیت لے کر ہر مرچ پر ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر پورے بدن پر اتاریں اور پھر سب مرچوں کو آگ میں جلادیں اور تین دن تک ہر روز یہی عمل کریں، تو انشاء اللہ نظر کا اثر جاتا رہے گا۔

نیز حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی کتاب اعمال قرآنی اور بہشتی زیور میں نظر اتارنے کی متعدد تدبیریں درج ہیں۔

اس کے علاوہ جو بھی طریقہ تجربہ سے مفید ہو اور اس میں ناموزوں کلمات نہ ہوں اس کے ذریعہ نظر اتارنے میں شرعاً کوئی حرج نہیں ہے۔

اس پیراگراف میں مفتی سلمان صاحب نے مزید یہ وضاحت کردی ہے کہ نظر اتارنے کے متعدد طریقے ہمارے اکابرین سے منقول ہوتے چلے آرہے ہیں اور یہ سب کے سب شرعاً جائز ہیں، انہوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ہر وہ طریقہ جو تجربتاً سودمند ہو اور جس میں ایسے کلمات شامل نہ ہو جنہیں غیر موزوں کہا جاسکے اس طریقے کو اختیار کرنے میں شرعاً کوئی مضائقہ نہیں ہے، سچ تو یہی ہے کہ روحانی امراض سے نجات حاصل کرنے کے لئے توحید وسنت کو پیش نظر رکھ کر ہمارے بزرگوں نے اپنے گہرے تجربات کا جو اثاثہ چھوڑا ہے اس پر شک کرنا یا اس کو غلط سمجھنا بہت بڑا گناہ ہے۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ اور شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ اور ان جیسے سیکڑوں اکابرین توحید باری تعالیٰ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شدت سے پابند تھے اور دانستہ اور غیر دانستہ ایسا کوئی کام نہیں کرتے تھے جو توحید وسنت کے منافی ہو، ان حضرات اکابر نے اپنی ذاتی بیاضوں میں نظر بد اور اثرات بد اتارنے کے ہزاروں طریقے امت مسلمہ تک پہنچائے ہیں اور تجربتاً یہ سب طریقے مفید اور مؤثر ثابت ہوئے ہیں، لیکن جن حضرات کے دماغوں میں خلل ہے اور جو عقل کے نام پر دیوانگی کی باتیں کرتے ہیں ان سب کا شور وہنگامہ جھاڑ پھونک کے خلاف آج بھی جاری ہے اور وہ اپنے اس غیر سنجیدہ اختلاف کو توحید وسنت کی خدمت سمجھ کر عرصہ دراز سے جاری رکھے ہوئے ہیں، حق تو یہ ہے کہ ان لوگوں کو سمجھانے کے لئے دفتر کے دفتر ناکافی ہیں، کیونکہ جب کوئی فرد یا کوئی گروہ نہ سمجھنے کا فیصلہ کرلیتا ہے تو اس کو سمجھانا قطعاً ناممکن اور بعید عقل ہوا کرتا ہے۔

جھاڑ پھونک کے بعد مفتی سلمان منصور پوری صاحب تعویذ باندھنے یا لٹکانے سے متعلق گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

> اوپر صحیح اور معتبر دلائل سے جھاڑ پھونک کا مشروع ہونا ثابت ہوچکا ہے جس سے انکار کی گنجائش نہیں اب یہاں ایک بحث یہ ہے کہ جن کلمات سے دم کیا جارہا ہے اگر ان صحیح کلمات کو لکھ کر بدن میں لٹکا دیا جائے جس کو عرف عام میں "تعویذ" کہا جاتا ہے تو شریعت میں اس کی کیا حیثیت ہے؟ تو اس بارے میں دور صحابہ ہی سے اختلاف چلا آرہا ہے۔

حضرت مفتی سلمان صاحب کی اس گفتگو سے اپنے سر میں تولہ بھر عقل رکھنے والا کوئی بھی انسان یہ سمجھ جائے گا کہ تعویذ بعد کے زمانہ میں ایجاد ہونے والی چیز نہیں ہے بلکہ تعویذوں کا سلسلہ دور صحابہ ہی سے چل رہا ہے اگر تعویذوں کا ذکر وفکر اصحاب رسولؐ کے دور میں نہ ہوتا تو پھر اس بارے میں اختلاف ہی کیوں ہوتا؟ بے شک بعض اصحاب رسول تعویذوں کے بارے میں بہت محتاط تھے وہ تعویذ باندھنے یا لٹکانے کے قائل نہیں تھے، لیکن بعض صحابہ اس بارے میں نرم گوشہ رکھتے تھے، وہ تعویذ باندھنے اور لٹکانے کے نہ صرف قائل تھے بلکہ انہوں نے خود بھی تعویذوں کا استعمال کیا ہے، اگر تعویذ مطلقاً ناجائز ہوتے تو ایک صحابی سے بھی اس بات کی امید نہیں کی جاسکتی تھی کہ وہ تعویذوں کے بارے میں نرم گوشہ رکھتے اور اس کو جائز قرار دیتے۔ جو حضرات تعویذ گنڈوں کے پیچھے لاٹھیاں اٹھائے پھر رہے ہیں اور تعویذ گنڈوں کو شرک ثابت کرنے میں پاگل پن کا مظاہرہ کررہے ہیں وہ دراصل ان صحابہ پر بھی شرک وبدعت کا الزام لگارہے ہیں جو تعویذ گنڈوں کے بارے میں نرم گوشہ رکھتے تھے، اگر تعویذ گنڈے شرک ہوتے تو کسی ایک صحابی سے بھی یہ توقع نہیں کی جاسکتی تھی کہ وہ تعویذوں کا دفاع کرے گا اور اس کو جائز قرار دے گا۔

مفتی سلمان صاحب اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

> حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف یہ رائے منسوب ہے کہ وہ مطلقاً تعویذ لٹکانے کو منع فرماتے تھے اور اس کی دلیل میں وہ واقعہ پیش کیا جاتا ہے جو ان کی اہلیہ محترمہ حضرت زینبؓ کے حوالے سے منقول ہے جسے اس مضمون کے شروع میں تحریر کیا گیا ہے لیکن اس واقعہ کے سیاق وسباق سے معلوم ہوتا ہے کہ جس ڈورے کو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کاٹ کر پھینک دیا تھا وہ ایک یہودی کا دیا ہوا تھا، جس کے بارے میں یہ تحقیق نہ تھی کہ وہ کس کلمات پر مشتمل ہے اس لئے اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پیش نظر تعویذ کا عدم جواز ان صورتوں تک محدود ہو جو یقینی طور پر کلمات حق پر مشتمل نہ ہوں۔

اس پیراگراف میں مفتی سلمان صاحب نے خود یہ فرمادیا ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنی زوجہ کے گلے میں سے جو لٹکا ہوا تعویذ نکال کر پھینک دیا تھا وہ کسی یہودی کا دیا ہوا تھا، ظاہر ہے کہ یہودی کا دیا ہوا تعویذ قرآنی کلمات پر مشتمل نہیں ہوگا، اگر اس تعویذ میں قرآن کی آیات لکھی ہوئی ہوتیں ہوتو اور پھر بھی حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ تعویذ گلے میں سے نکال کر پھینک دیتے تو پھر یہ شور مچانا درست ہوتا کہ عبداللہ ابن مسعودؓ مطلقاً تعویذ گنڈوں کے مخالف تھے۔ روایت سے یہ پتہ چلتا ہے کہ وہ تعویذ ایک یہودی کا دیا ہوا تھا اور یہودی کا دیا ہوا تعویذ کلمات حق پر مشتمل نہیں ہوگا۔ اس تعویذ کو ایک عبداللہ ابن مسعودؓ ہی کیا کوئی بھی صحابی برداشت نہیں کرسکتا تھا۔ اس روایت کے پیش نظر مخالفین کا یہ شور مچانا کہ عبداللہ ابن مسعودؓ تعویذوں کے قائل نہیں تھے اور تعویذ گلے میں سے نکال کر پھینک دیا کرتے تھے، ایک ناروابات ہے اور اس ایک روایت کو لے کر پوری امت کو مغالطے میں رکھنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

مفتی سلمان صاحب مزید حاشیہ آرائی کرتے ہیں:

> اس کے برخلاف صحابیٔ رسولؐ حضرت عبداللہ ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا معمول صراحت کے ساتھ منقول ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلیم کردہ دعائیہ کلمات لکھ کر بچوں کے گلے میں ڈال دیا کرتے تھے۔ روایت حسب ذیل ہے۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم یُعَلِّمُھُمْ مِنَ الْفَزْعِ بِکَلِمَاتِ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ غَضَبِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنَ وَکَانَ عَبْدُاللّٰہ بن عمرو یُعَلِّمُھُنَّ مَنْ عَقَلَ مِنْ بَنِیْہِ وَمَنْ لَمْ یَعْقِلْ کَتَبَہٗ فَاَعْلَقَہٗ عَلَیْہِ.

(داؤد شریف: ۲/۵۴۳)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھبراہٹ اور پریشانی کے دفعیہ کے لئے لوگوں کو یہ کلمات سکھلاتے تھے (جن کا ترجمہ یہ ہے) میں اللہ تعالیٰ کے کلماتِ تامہ کے ذریعہ اللہ کے غصے سے اور اللہ کے بندوں کے شر سے اور شیطان کے وسوسہ انگیزیوں سے اور شیطان کے سامنے آنے سے پناہ چاہتا ہوں اور حضرت عبداللہ ابن عمروؓ اپنی اولاد میں سے جو سمجھ دار بچے ہوتے تھے انہیں یہ کلمات سکھا کر زبانی یاددہانی کرادیتے تھے اور جو بچے بےشعور ہوتے تھے، ان کے گلے میں یہ کلمات لکھ کر تعویذ کے طور پر ڈال دیتے تھے۔

اس روایت کو نقل کرنے کے بعد مفتی سلمان صاحب فرماتے ہیں:

> نیز علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فتاویٰ میں نقل فرمایا ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ دردِزہ میں مبتلا عورت کے لئے ولادت میں آسانی کے واسطے ایک تعویذ لکھ کر اس کے بازو پر باندھ دیتے تھے اور بعض روایات میں ہے کہ اس تعویذ کو گھول کر پلانے اور تعویذ کے پانی کو مذکورہ عورت کی رانوں وغیرہ میں چھڑکنے کا حکم دیتے تھے۔

دیکھئے مجموعہ فتاویٰ ابن تیمیہ ۱۹/۶۴، ۶۵ (مطبوعہ الرماشۃ العامۃ لشؤان الحرمین الشریفین)

اس روایت سے نہ صرف یہ کہ تعویذ کا باندھنا جائز ثابت ہوتا ہے بلکہ تعویذ گھول کر پلانا اور اس کا پانی چھڑکنے کا جواز بھی ثابت ہوجاتا ہے۔ عقل عامہ بھی یہ بات مانتی ہے کہ جو کلمات حق ہوتے ہیں مؤثر ہوتے ہیں، ان کو برکۃً پاس رکھنا ان کو اپنے گھروں میں لٹکانا اور ان کو پانی میں گھول کر پینا اور چھڑکنا قرین عقل ہے اور اسی بنیاد پر طغرے گھروں میں آویزاں کئے جاتے ہیں اور بزرگوں کی تحریروں کو بطور تبرک سنبھال کر رکھا جاتا ہے، ان چیزوں کی مخالفت وہی لوگ کرسکتے ہیں جو نہ روایات کو تسلیم کرتے ہیں اور نہ عقل عامہ کو مانتے ہوں، ایسے لوگوں کی نفس پرستی نے امت مسلمہ میں جو مغالطے اور مخمصے پھیلائے ہیں اس سے ساری دنیا واقف ہے۔

مفتی سلمان صاحب نے یہاں تک کی گفتگو کے بعد جو ریمارک دیا ہے اس نے اختلاف بے جا کی گرد کو کافی حد تک صاف کردیا ہے اور اس سے یہ بات اظہر من الشمس ہوگئی ہے کہ تعویذات کا سلسلہ قطعاً جائز ہے اور تعویذوں کے خلاف جو شور وغل مچ رہا ہے اس کی حیثیت ناجائز ہنگامے کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔

مفتی صاحب لکھتے ہیں:

> ان روایات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان حضرات کے نزدیک صحیح کلمات پر مشتمل تعویذ لٹکانے میں کوئی حرج نہیں تھا، جمہور علماء کی رائے بھی یہی ہے، البتہ سعودی عرب کے بعض سلفی علماء بہت شدت کے ساتھ ہر طرح

کے تعویذ کا انکار کرتے ہیں، لیکن دلائل کی رو سے یہ شدت روا نہیں، خود علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے مجموعہ فتاویٰ میں صراحت کے ساتھ تعویذ کا جواز منقول ہے۔

یہاں تک کی گفتگو میں مفتی سلمان صاحب نے کھل کر تعویذوں کا دفاع کیا ہے اور ان کی تحریر حق وصداقت پر مبنی رہی ہے، اس کے بعد نہ جانے کیوں ان کے تیور کچھ بدل گئے ہیں، شاید کہ وہ سعودی عرب کے سلفی علماء سے مرعوب ہوگئے ہوں یا شاید کہ وہ انہیں ناراض کرنا خلاف مصلحت سمجھتے ہوں، انہوں نے ذرا سا رنگ بدلا اور اگلی تحریر یوں حوالۂ قرطاس کی ہے۔

البتہ یہ ضروری ہے کہ جس معاشرے میں شرائط وحدود کا لحاظ کئے بغیر بدعقیدگی کے ساتھ تعویذوں کا رواج ہوجائے تو اس کی حوصلہ افزائی نہیں ہونی چاہئے اور عوام وخواص کو آگاہ کرنا چاہئے کہ تعویذ اصل نہیں بلکہ اللہ کی قدرت اور اس کا فیصلہ ہی اصل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا اگر فیصلہ نہ ہوتو آدمی لاکھ تعویذ کرلے اس سے نہ کسی کی بگڑی بن سکتی ہے اور نہ بنی ہوئی زندگی بگڑ سکتی ہے۔

مفتی سلمان صاحب سے ادباً ہماری گزارش ہے کہ عوام کی بدعقیدگی محض تعویذوں کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ یہ بدعقیدگی غلط سوچ وفکر اور جہالت فاحشہ کی وجہ سے ہے۔ علماء کی ذمہ داری ہے کہ وہ عوام کو اس جہالت فاحشہ سے نجات دلانے کی کوشش کریں جس میں وہ عرصہ دراز سے مبتلا ہیں۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ مفتی صاحب کی اصل مرض پر نظر نہیں ہے، اصل مرض جہالت ہے، غلط طرز فکر ہے، بگڑی ہوئی ذہنیت ہے، ہمیں مسلمانوں کو اس جہالت سے نجات دلانی چاہئے، جس میں مبتلا ہوکر وہ صحیح قسم کی سوچ وفکر سے محروم ہوچکے ہیں، اگر اس مرض کا علاج کرنے کے بجائے ہم بھی سلفی علماء کی طرح تعویذوں کے خلاف غل غپاڑہ مچانے لگیں گے تو سدھار آنے کے بجائے اور مسلم معاشرہ میں نئے نئے بگاڑ پیدا ہوں گے اور نئے نئے فتنے سر ابھاریں گے۔

صرف عملیات کی لائن سے ہی نہیں جہالت بیگم نے ہر جگہ اپنا رول کھل کر ادا کیا ہے، یہ جہالت ہی ہے کہ نیکی اور تقوے کے نام پر طرح طرح کی بدعتیں مسلمانوں میں رائج ہوگئی ہیں۔ مفتی صاحب! تعویذوں کی مخالفت کے بجائے ہمیں اس غلط سوچ وفکر کی اصلاح کرنی چاہئے جس نے مسلم معاشرے میں ستم ڈھا رکھے ہیں اور جس غلط سوچ وفکر کی وجہ سے غلط قسم کے عاملین کو اپنی غلط سلط دکانیں چلانے کے مواقعات فراہم ہو رہے ہیں، اس بات کو ہم تہہ دل سے تسلیم کرتے ہیں کہ روحانی عملیات کے لائن میں غلاظت اور گندگی حد سے زیادہ بکھر چکی ہے وہ لوگ جو روحانی عملیات کی الف بے سے بھی واقف نہیں ہیں، وہ لوگ جنہیں نماز روزے کی بھی توفیق نہیں ہوتی وہ لوگ جن کے عقائد قابل مرمت ہیں اور وہ لوگ جنہیں اللہ کے بندوں سے اتنا بھی تعلق نہیں ہے جتنا تعلق صاحب دل لوگوں کو اپنی گلی کے کتے اور بلیوں سے ہوتا ہے وہ لوگ بھی اس میدان میں پوری پوری بے شرمی کے ساتھ اُچھل کود کر رہے ہیں، ایسے لوگ عقائد کی بھی مٹی پلید کررہے ہیں، لوگوں کی جیبیں بھی کاٹ رہے ہیں اور اللہ کے بندے اور بندیوں کی عزتیں بھی پامال کر رہے ہیں، بیشک اس طرح کے لوگ اس قابل ہیں کہ ان کے خلاف باقاعدہ جہاد کیا جائے اور ان کی قلعی کھول کر ان کو ایسی سزائیں دی جائیں جو دوسرے لپاٹی لوگوں کے لئے عبرتناک ہوں، غلط لوگوں کو سزائیں دینے کے بجائے غلط سلط اور مشرکانہ عملیات کے خلاف آواز اٹھانے کے بجائے اگر صحیح قسم کے تعویذ اور خداترس قسم کے عاملوں کے خلاف بھی مفتی اور مولوی حضرات چھرے اور برچھیاں اٹھا کر دوڑ پڑیں گے تو اس سے سوائے نقصان کے اور کچھ بھی حاصل ہونے والا نہیں ہے۔

محترم مفتی صاحب! ضرورت اس بات کی ہے کہ جب تعویذ اس دور کی ضرورت بن چکا ہے اور اس سے راہ فرار اب ممکن نہیں ہے تو پھر ہم صحیح عاملوں کی ایک کھیپ تیار کریں جو کلام اللہ اور اسماء حسنیٰ اور ایسے کلمات کے ذریعہ علاج کرنے کی جدوجہد جاری رکھے جو توحید وسنت سے متصادم نہ ہوں۔ ہمیں اس کا احساس ہے کہ دوسرے امور کی طرح امت اس بارے میں بھی افراط وتفریط کا شکار ہے، کچھ جیالے تو ایسے ہیں جو تعویذوں کی مخالفت کرنے ہی کو تقویٰ سمجھتے ہیں۔ ایسے لوگ عاملوں کے خلاف تو سب وشتم کرتے ہی ہیں اس کے ساتھ ساتھ یہ کلام الٰہی کی توہین کرنے سے بھی باز نہیں آتے، سورۂ فاتحہ اور سورۂ یٰسین کے نقوش کو مشرکانہ قرار دینا، کلام الٰہی کی کھلی توہین ہے۔ خدا کی قسم یہ تقویٰ نہیں ہے، یہ خبط اور پاگل پن ہے اور بوالہوسی کا ایسا کینسر ہے کہ جس کا علاج اس دنیا میں ممکن نہیں ہے۔ ان نادانوں کا اور علم صحیح عقل وخرد سے محروم لوگوں کا گمان یہ ہے کہ تعویذوں سے کوئی بھی فائدہ حاصل ہونا ممکن

نہیں ہے، اس کے برعکس ہمارے معاشرے میں ایسے لوگوں کی بھی بہتات ہے جو سر کے درد کو بھی جادو کا اثر سمجھتے ہیں اور جس دن ان کی دکان میں بکری نہیں ہوتی تو ان کو فوراً ہی یہ خیال آتا ہے کہ ان کی دکان کی بندش کردی گئی ہے، اسی طرح بے شمار عورتیں جب ان کے بچہ نہیں ہوتا تو ایک دم اس خیال بد کا شکار ہوجاتی ہیں کہ کسی نے ان کی کوکھ بندی کردی ہے وغیرہ۔ یہ دونوں قسم کے لوگ بے شک اور لاریب افراط وتفریط کا شکار ہیں، یہ سمجھ لینا کہ تعویذوں سے کچھ نہیں ہوتا اور یہ سمجھ لینا کہ تعویذوں ہی سے سب کچھ ہوتا ہے، افراط وتفریط ہے۔ اس سے ہٹ کر ایک راستہ اعتدال کا بھی ہے اور ہمارے اکابرین نے اسی راستے کو اختیار کیا تھا، ان کی سوچ یہ تھی کہ تعویذوں سے اسی طرح فائدہ پہنچنے کا امکان ہوتا ہے جس طرح دواؤں اور غذاؤں سے فائدہ پہنچنا ممکن ہوتا ہے۔ ہمارے بزرگوں نے ایسا کبھی نہ کہا نہ سوچا کہ تعویذ ہی ہر مسئلے کا حل ہے، لیکن انہوں نے یہ سوچنے اور کہنے کی بھی کبھی غلطی نہیں کی کہ تعویذوں سے کچھ بننے والا نہیں ہے اور کلام الٰہی پر مشتمل تعویذات بھی مشرکانہ طریق عمل ہے۔

مفتی صاحب! غیر مقلدین سے ہمارا اختلاف بے شمار باتوں میں ہے اور وہاں ہم کسی مصلحت کی بنا پر بھی نرم ہونے کے لئے تیار نہیں ہیں، فاتحہ خلف الامام کا مسئلہ ہو، آمین بالجہر کا مسئلہ ہو یا تراویح میں بیس رکعات کی بات ہو، کہاں، ہم شدید سے شدید تر نہیں ہیں، اگر تعویذ گنڈوں کے معاملے میں بھی ہم اپنی جگہ تنے کھڑے رہیں تو اس میں ہماری آخرت کا بگڑتا کیا ہے؟ جہاں تک غلط قسم کے عاملین اور مشرکانہ قسم کے عملیات کا تعلق ہے تو اس کے خلاف جہاد کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن اس خرافات کے خلاف جہاد اسی وقت ممکن ہے جب ہم نے صحیح عمل کرنے والوں کی ایک جماعت ان کے مقابلے میں کھڑی کردی ہو، خدا کے لئے تعویذوں کے خلاف ایسا ہلکا لفظ زبان سے نہ نکالا کیجئے جس سے مفسدوں کو تقویت مل جائے اور ہمارے سیکڑوں بزرگوں کا تقویٰ مشکوک ہوکر رہ جائے۔

مفتی صاحب! ایک تعویذوں ہی کی بات نہیں ہے، بے شمار جاہلوں اور لاتعداد صاحب علم لوگوں کی سوچ یہ ہے کہ جب وہ بیمار ہوجاتے ہیں تو فلاں ڈاکٹر کی فلاں دوا ہی سے انہیں فائدہ ہوتا ہے تو یہ سوچ بھی اگر دیکھا جائے تو مشرکانہ سوچ ہے، کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ دوا بھی جب ہی فائدہ کرتی ہے جب اللہ چاہے، اگر اللہ کسی مریض کو شفا نہ دینے کا فیصلہ کرلے تو دنیا کی کوئی دوا بھی اس کو فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ اس دنیا میں ایسے ہزاروں لوگ ہیں جنہیں اصلی گھی اور مکھن کھا کر الرجی ہوجاتی ہے کیوں؟ کیوں کہ اللہ کے حکم کی وجہ سے اصلی گھی اور مکھن ان کے لئے مفید ثابت نہیں ہوتا جب کہ عام طور پر یہ دونوں چیزیں جسم کو تقویت عطا کرتی ہیں۔

اس دنیا میں کوئی انسان کسی بھی معاملے میں کیسا بھی قابل تعریف سبب اختیار کرلے اور کتنی لاجواب قسم کی تدبیر بروئے کار لے آئے، لیکن اس کو اپنے مقصد میں کامیابی اسی وقت ملے گی جب اللہ کی مرضی شامل حال ہو، صرف تعویذوں ہی کے معاملے میں ایسا سوچنا کہ اصل اللہ کی قدرت ہے، شاید ایک طرح کی مغالطہ دہی ہے۔ اس سے ہر عامل اور ہر مفتی کو گریز کرنا چاہئے، اگر تعویذ کسی کی بگڑی کو نہیں بنا سکتے تو کوئی تدبیر، کوئی سبب، کسی بزرگ کی کوئی بھی دعا کسی کی بگڑی کو نہیں بنا سکتی۔ تعویذوں کی طرح ہر چیز اللہ کے حکم کی پابند ہے اور اللہ کے حکم کے بغیر نہ کوئی بگڑتا ہے اور نہ بنتا ہے۔ ہمیں اپنی اور عوام کی سوچ وفکر کی اصلاح کرنی چاہئے اور یقین رکھنا چاہئے کہ اگر اللہ ہمیں دینا چاہے تو کوئی طاقت ہمیں محروم نہیں کرسکتی اور اللہ ہمیں محروم رکھنا چاہے تو کوئی طاقت ہمیں عطا نہیں کرسکتی، نہ تعویذ، نہ کوئی دوا، نہ کوئی غذا، نہ کسی بزرگ کی سرپرستی اور نہ کسی مولوی اور مفتی کا دست شفقت۔

مفتی صاحب آپ کے پاس ایسے، بہت سے لوگ آتے ہوں گے جو ازراہ برکت آپ سے اپنے سر پر آپ کا ہاتھ رکھوانا چاہتے ہوں گے اور آپ رکھ بھی دیتے ہوں گے تو کیا آپ کا ہاتھ کسی کو کچھ دے سکتا ہے، اگر اللہ کی مرضی نہ ہو؟ کیا آپ نے کبھی اپنے معتقدین سے یہ بات کہی کہ میرا ہاتھ تمہیں کچھ نہیں دے سکتا، کیوں کہ اصل قدرت تو اللہ کی ہے، اللہ دینا چاہے گا تو وہ دے گا، میرے ہاتھ سے کیا ہوتا ہے، آج ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کا یہ عقیدہ بنا ہوا ہے کہ اگر ہم فلاں عالم دین سے اپنے اوپر دم کرالیں گے تو ہمارے وارے کے نیارے ہوجائیں گے اور اگر فلاں بزرگ ہمارے گھر میں قدم رکھ دیں گے تو ہمارے گھر کی نحوستیں دور ہوجائیں گی اور اگر فلاں عالم دین فلاں مفتی صاحب اور فلاں بزرگ ہمارے لئے اپنے ہاتھ اٹھادیں گے تو ہمارا بیڑہ پار ہوجائے گا تو کیا یہ ساری باتیں غلط ہیں؟ کیوں کہ اس دنیا کا نظام قدرت جب اللہ کے

ہاتھوں میں ہے تو پھر کسی مولوی، کسی مفتی، کسی بزرگ کی حقیقت کیا ہے کہ وہ نظام قدرت کو بدل سکے، لیکن ہمارا کہنا یہ ہے کہ تعویذوں سے تو باذن اللہ فائدہ ہوتا ہی ہے لیکن بزرگ کی نظر سے، ان کے دست شفقت سے، ان کی توجہ سے، بندہ اللہ کی رحمتوں کا حق دار بن جاتا ہے۔ اسی لئے تجربہ کار لوگوں نے فرمایا ہے۔

نگاہ مردمومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

مفتی صاحب! جب کوئی گھر خالی اور مدت تک لاوارث پڑا رہے تو اس میں جنات اور شیاطین اپنا قبضہ کر لیتے ہیں، عملیات کی لائن کو علماء نے مدتوں نظر انداز رکھا اور یہ لاوارث کی طرح رہی۔ اس لائن کو خالی دیکھ کر اس میں ایسے غلط لوگ گھس گئے۔ جن کے پاس نہ عقیدہ ہے، نہ خدا کا خوف ہے، نہ دنیا کی شرم ہے، یہ عاملین اپنے مفادات کی بھول بھلیوں میں کھوئے ہوئے ہیں، ان سے انخلاء کرانے کے لئے ہمیں صحیح عاملوں کی ایک جماعت پیدا کرنی پڑے گی تب ہی ان سے قبضہ لینا ممکن ہے۔ اگر آپ اچھے عاملوں کی حوصلہ افزائی سے ہم ہاتھ اٹھالیں گے تو پھر غلط عاملوں سے اللہ کے ضرورت مند بندوں کو کون بچائے گا؟ وہ کس کے دامن میں پناہ تلاش کریں گے؟ اور کس سے اپنی امیدیں وابستہ کریں گے؟

اس کے بعد اپنے مضمون میں مفتی سلمان صاحب نے جھاڑ پھونک پر نذرانہ لینے کے بارے میں روشنی ڈالی ہے کہ نذرانہ لینا جائز ہے یا ناجائز۔ اس پیراگراف کی شروعات مفتی سلمان صاحب نے اس طرح کی:

> صحیح احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ قرآنی کلمات وغیرہ کے ذریعہ علاج کرنے پر نذرانہ کی لین دین فی نفسہ درست ہے، اس بارے میں مشہور واقعہ صحابی رسول حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کی ایک جماعت سفر میں تھی، راستہ میں انہوں نے عرب کے ایک قبیلے کی آبادی کے قریب پڑاؤ ڈالا اور ان سے ضیافت کی گزارش کی، گو قبیلے والوں نے ضیافت سے صاف انکار کردیا، اتفاق یہ ہوا کہ قبیلہ کے سردار کو کسی زہریلی چیز نے ڈس لیا، پس انہوں نے اس کے علاج کی بہت کوشش کی مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا تو بعض لوگوں نے یہ رائے دی کہ یہ جماعت جو تمہارے پاس ٹھہری ہوئی ہے ہوسکتا ہے اس کے پاس اس کا کوئی علاج ہو، چنانچہ وہ لوگ ہمارے پاس آئے اور پوری تفصیل بتائی کہ سردار کو ڈس لیا گیا ہے اور کوئی علاج کارآمد نہیں ہورہا ہے تو کیا تمہارے پاس اس کی کوئی تدبیر ہے؟ تو حضرت ابوسعید خدریؓ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم میں اس کا علاج کردوں گا، لیکن چونکہ تم نے ہماری درخواست پر ضیافت سے انکار کردیا تھا اس لئے میں اس وقت تک نہیں جھاڑوں گا جب تک تم ہمارے لئے مناسب معاوضہ مقرر نہ کرو، چنانچہ بکریوں کی ایک تعداد پر معاوضہ کی بات طے ہوگئی، پھر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کرنا شروع کردیا تاآں کہ وہ شخص جوڈسا گیا تھا ایسا چست ہوگیا جیسے اسے رسّی سے کھول دیا گیا ہو اور اس طرح چلنے پھرنے لگا جیسے اسے کوئی تکلیف ہی نہ ہو، چنانچہ قبیلے والوں نے اپنے وعدے کے مطابق عوض میں بکریاں دیدیں۔ اب یہ بحث ہوئی کہ انہیں آپس میں تقسیم کرلیا جائے، لیکن حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ ابھی رکھو پیغمبر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر تحقیق کریں گے، چنانچہ جب وہ لوگ واپس ہوئے اور پورا واقعہ سنایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تمہیں یہ کیسے پتہ چلا کہ سورۂ فاتحہ بھی رقیہ ہے؟ اور جو تم نے کیا ٹھیک کیا، یہ بکریاں تقسیم کرلو اور اس میں میرا بھی حصہ رکھو۔ (بخاری شریف ۲/۲۵۵، ۸۵۶)

اسی واقعہ کے بعض طرق میں پیغمبر علیہ السلام کا یہ جملہ بھی منقول ہے کہ:

اِنَّ حَقَّ مَا اَخَذْتُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا كِتَابُ اللّٰه.

(بخاری شریف ۲/۸۵۴)

یقیناً ان چیزوں میں جن کو دم کرکے تم معاوضہ لیتے ہو، سب سے زیادہ معاوضہ کی مستحق چیز اللہ کی کتاب ہے۔ (یعنی شرکیہ کلمات وغیرہ کے مقابلہ میں قرآنی آیات پڑھ کر معاوضہ لینا زیادہ موزوں ہے)

اس واقعہ سے یہ بات ثابت ہوجاتی ہے کہ روحانی عملیات کی خدمت کرنے والے حضرات اگر اپنی محنت کا معاوضہ جسے عرف عام میں

"ہدیہ" کہتے ہیں، طلب کریں تو یہ قطعاً جائز ہے۔ لوٹ مار کرنے اور اور حد سے زیادہ پیسے وصول کرنے والوں کی مخالفت ہونی چاہئے، لیکن جو لوگ اپنا حق الخدمت لوگوں سے وصول کرتے ہیں، ان پر انگلیاں اٹھانا اور ان کی مخالفت کرنا اس روایت کی رو سے قطعاً غلط ہے۔ اس روایت سے یہ بھی ثابت ہوجاتا ہے کہ قرآن حکیم کی کسی بھی سورت کو پڑھ کر دم کرنے کے بعد معاوضہ وصول کیا جاسکتا ہے اور اس بات کی یہ کہہ کر مخالفت نہیں کرنی چاہئے کہ قرآن حکیم کی قیمت وصول کی جارہی ہے، جو لوگ جھاڑ پھونک کی مخالفت میں صدیوں سے اپنا سر دھن رہے ہیں ان کے لئے بخاری شریف کی یہ روایت بھی کوئی معنی نہیں رکھتی، دراصل جب انسان اپنے نفس کا غلام بن جاتا ہے تو اس کو رات کے اندھیرے میں تو کچھ نظر آتا ہی نہیں، دن کی روشنی میں بھی اس کو کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ جب کسی انسان کو مخالفت کی جگالی کرنے کی عادت سی پڑ جاتی ہے تو پھر وہ اس بیل کی مانند ہوجاتا ہے کہ جب اس کے منہ میں کچھ نہیں ہوتا تب بھی وہ جگالی کرنے سے باز نہیں آتا۔

مفتی سلمان صاحب مزید فرماتے ہیں:

> اسی طرح حضرت خارجہ بن صلت تمیمیؒ اپنے چچا کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو جب وہاں سے لوٹنے لگے تو راستہ میں ایک آبادی سے گزر ہوا، جہاں ایک پاگل شخص بیڑیوں سے جکڑا ہوا تھا اس کے گھر والوں نے کہا کہ آپ لوگ پیغمبر علیہ السلام کے پاس سے واپس آرہے ہو تو کیا آپ کے پاس علاج ہے جس سے اس مریض کو شفا ملے، چنانچہ میں نے سورۂ فاتحہ پڑھ کر اسے جھاڑا، جس سے وہ ٹھیک ہوگیا، پس انہوں نے مجھے سو بکریاں دیں، جنہیں لے کر میں پیغمبر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور پورا قصہ سنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم نے سورۂ فاتحہ پڑھی تھی، کچھ اور تو نہیں پڑھا تھا؟ میں نے کہا کہ "نہیں" تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ بکریاں تم لے لو کیوں کہ بہت سے لوگ تو حرام طریقے پر جھاڑ پھونک کرکے کھاتے ہیں، لیکن تم نے صحیح اور حق جھاڑ پھونک سے مال حاصل کیا ہے۔ (ابوداؤد شریف: ۲/۵۴۴)

اس روایت سے یہ بات ثابت ہوجاتی ہے کہ قرآن حکیم کی کسی سورت سے جھاڑ پھونک کرکے اور اجرت لے لینا جائز ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف صاف فرمادیا ہے کہ لوگ تو ناجائز اور حرام طریقوں سے جھاڑ پھونک کرکے اجرت لیتے ہیں، گویا کہ وہ طریقہ جائز بھی نہیں ہے، لیکن تم نے تو قرآن پڑھ کر اجرت لی ہے جو تمہارے لئے جائز ہے اور مال حلال کے مترادف ہے۔ جھاڑ پھونک پر اجرت کو جائز ثابت کرنے کے بعد مفتی سلمان صاحب نے از راہ مشورہ یہ فرمایا ہے کہ اکابر علماء کے لئے اجرت مناسب نہیں ہے۔

مفتی صاحب فرماتے ہیں:

> تاہم مقتدا حضرات یعنی، وہ علماء، جن کی طرف دینی معاملات ومسائل میں رجوع کیا جاتا ہے اور ان کے عمل کو نمونہ اور سند قرار دیا جاتا ہے ان کے لئے بہتر یہی ہے کہ وہ تعویذ گنڈوں کو ذریعۂ آمدنی نہ بنائیں، کیوں کہ اس کی وجہ سے ان کی حیثیت عرفی مجروح ہوتی ہے اور آج کل جس طرح اس کام کو ایک پیشے کی حیثیت دیدی گئی ہے اور باقاعدہ اس کی دکانیں کھل گئی ہیں اس کا ثبوت سلف صالحین کے زمانہ سے نہیں ملتا، لہٰذا احتیاط لازم ہے۔

حضرت مفتی صاحب کی بات درست ہے، وہ حضرات علماء جو خود عامل بھی نہیں ہیں انہیں اس خدمت کا کوئی معاوضہ وصول نہیں کرنا چاہئے، بلکہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ اگر ان سے کوئی تعویذ طلب کرے تو انہیں تعویذ بھی نہیں دینا چاہئے اور صاف صاف کہہ دینا چاہئے کہ میں اس لائن کا آدمی نہیں ہوں، اس خدمت کے لئے کسی عامل سے رجوع کرو، لیکن ہمارے دور میں مشکل یہ ہے کہ اگر کوئی مولوی فتویٰ دیدے تو مفتی حضرات عوام سے یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ فلاں مولوی مفتی نہیں ہے، اس لئے اس کو فتویٰ دینے کا حق نہیں ہے، لیکن اگر کوئی مفتی تعویذ دیدے تو اس پر کوئی اعتراض نہیں کرتا، جب کہ مفتی صاحب نقش لکھنے کی الف بے سے بھی واقف نہیں ہوتے اور جہاں تک عملیات کی دکانیں کھلنے کا معاملہ ہے تو سبھی کو نظر آرہا ہے اور جو دکانیں بازاری قسم کے لوگ کھول رہے ہیں اس پر سبھی کو تشویش ہے، لیکن ایک عملیات ہی کی لائن ایسی نہیں ہے جس کو پیشہ بنالیا گیا ہے، بلکہ خلوص وللّٰہیت سے پوری طرح محروم دور میں دین کا کونسا ایسا شعبہ ہے جو پیشہ بن کر نہ رہ گیا ہو، دینی مدرسے بے شک

اسلام کے قلعے ہیں، لیکن دینی مدرسے بھی اب دکانوں کی طرح کھل رہے ہیں اور حد تو یہ ہے کہ رمضان المبارک میں اعتکاف کی مجلسیں بھی اب اچھی خاصی دکانیں بن کر رہ گئی ہیں۔ آخر کس کس چیز پر انگلی اٹھائی جائے گی اور کس کس چیز کے خلاف واویلا کیا جائے گا۔ ہم حضرت مفتی صاحب سے ایک طالب علمانہ سوال کریں گے کہ یہ اجتماعی اعتکاف، یہ بخاری کا ختم شریف، یہ تبلیغی جماعت کا گشت، یہ باجماعت لاؤڈ اسپیکر پر تہجد کی نماز وغیرہ کیا یہ سب کچھ سلف صالحین کے زمانہ میں تھا؟ ان باتوں کو جن مصالح کے پیش نظر برداشت کیا جاتا ہے، ان ہی مصلحتوں کے پیش نظر روحانی عملیات کے سلسلوں کی تائید کیوں نہیں جاسکتی؟ مفتی صاحب یہ دلیرے تو عوام کالانعام کے ہیں کہ میٹھا میٹھا ہپ ہپ اور کڑوا کڑوا تھو تھو۔ اگر وہ لوگ جو نمونہ اور سند سمجھے جاتے ہیں وہ بھی ان ہی دلیروں کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیں گے تو بات کیسے بنے گی؟ اور ضرورت مند لوگ برے عاملوں کے پاس جانے سے کیسے محفوظ رہیں گے؟

مفتی سلمان صاحب نے اپنے مضمون کے آخر میں ایک عنوان قائم کیا ہے۔ جھاڑ پھونک اور تعویذ سے بالکلیہ احتراز افضل ہے، اس عنوان کے ضمن میں مفتی صاحب فرماتے ہیں:

> اوپر آمد تفصیل سے جھاڑ پھونک کا نفس جواز معلوم ہو چکا ہے، لیکن یہ بات اپنی جگہ طے شدہ ہے کہ افضل اور اعلیٰ بات یہی ہے کہ جھاڑ پھونک کا مشغلہ بالکل اختیار نہ کرے، چنانچہ امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں سے جن لوگوں کو بلا حساب وکتاب جنت میں داخلے کی بشارت دی گئی ہے ان لوگوں کی صفات میں ایک اہم صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ جھاڑ پھونک نہ کرتے ہوں اور نہ کراتے ہیں۔

تفصیلی روایت ملاحظہ فرمائیں:

"حضرت حسین ابن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں حضرت سعید ابن جبیرؒ کی خدمت میں حاضر تھا تو حضرت نے پوچھا کہ رات ستارہ ٹوٹنے کا منظر کس نے دیکھا ہے؟ تو میں نے عرض کیا کہ میں نے دیکھا ہے اور میں نماز میں نہیں تھا، بلکہ مجھے بچھو نے ڈس لیا تھا تو حضرت سعید بن جبیر نے پوچھا تو پھر تم نے کیا کیا؟ تو میں نے عرض کیا کہ مجھے امام شعبیؒ کے واسطے سے ایک حدیث پہنچی ہے تو حضرت نے فرمایا کہ امام شعبیؒ نے تم سے کیا بیان کیا؟ تو میں نے عرض کیا کہ انہوں نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت بیان کی ہے کہ "لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ" رقیہ تو صرف نظر یا ڈنک کے لئے بھی درست ہے حضرت سعید نے فرمایا کہ تم نے جو سنا وہ ٹھیک ہے، لیکن مجھ سے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خود فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میرے سامنے امتیں پیش کی گئیں پس میں نے ایک نبی کو دیکھا کہ ان کے ساتھ ایک چھوٹی سی جماعت ہے اور کسی نبی کو دیکھا کہ ان کے ساتھ ایک دو شخص ہیں اور کسی نبی کو اس حال میں دیکھا کہ ان کے ساتھ کوئی بھی نہیں ہے، پھر میرے سامنے ایک بہت بڑی جماعت پیش کی گئی تو مجھے خیال ہوا کہ یہ میری امت ہے تو بتایا گیا کہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم ہے، لیکن اوپر کی طرف نظر اٹھایئے، پس میں نے دیکھا تو ایک زبردست مجمع ہے پھر کہا گیا کہ دوسری طرف نظر اٹھایئے تو اس طرف بھی بڑا مجمع تھا تو مجھ سے کہا گیا کہ یہ آپ کی امت ہے اور ان کے ساتھ ستر ہزار ایسے لوگ ہیں جو بغیر عذاب اور بلا حساب وکتاب کے جنت میں داخل ہوں گے، یہ فرمانے کے بعد آپ اٹھ کر دولت خانہ میں تشریف لے گئے اور حاضرین صحابہ میں یہ بحث شروع ہوگئی کہ وہ خوش نصیب لوگ جو بلا حساب وکتاب جنت میں داخل ہوں گے، یہ کون لوگ ہوں گے؟ تو ان میں سے کسی نے کہا کہ یہ غالباً صحابہ کرام ہوں گے؟ اور بعض نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جو اسلام میں پیدا ہوں گے اور انہوں نے اللہ کے ساتھ کبھی شرک نہیں کیا ہوگا اور بعض دوسری آراء بھی سامنے آئیں، اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لے آئے، تو آپؐ نے پوچھا تم لوگ کیا بحث کررہے تھے؟ تو ہم نے پوری بات بتائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَرْقُوْنَ وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ (وفي رواية لا يكتوون)

وہ ایسے لوگ ہیں جو نہ جھاڑ پھونک کرتے ہیں اور نہ بدفالی کرتے ہیں وہ اپنے پروردگار پر کامل توکل کرتے ہیں اور بعض روایات میں ہے وہ آگ سے داغنے کے ذریعہ علاج نہیں کرتے۔

یہ سن کر ایک صحابی حضرت عکاشہ ابن محصنؓ نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ حضرت! میرے حق میں دعا فرمادیجئے کہ اللہ میرا شمار اس جماعت

میں فرمادیں، تو آپؐ نے فرمایا کہ تم ان ہی میں سے ہو، پھر ایک صاحب نے کھڑے ہوکر یہی درخواست کی تو ان سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمادیا کہ عکاشہ تم پر بازی لے گئے۔"

(مسلم شریف مع فتح الملہم :۱/۳۷۹،۳۸۰)

حضرت مفتی سلمان صاحب کو معلوم ہونا چاہئے کہ اس طرح کی روایات کو بیان کرکے موجودہ زمانہ کے وہ تمام حضرات جو کسی وجہ سے تعویذ گنڈوں سے تو متنفر ہیں باقی ان کے اندر تمام اخلاقی خرابیاں موجود ہیں وہ نادان اور سر پھرے لوگ یہ سمجھیں گے کہ چونکہ ہم جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈوں کے قریب نہیں گئے اس لئے ہم بے حساب جنت میں داخل ہوجائیں گے جب کہ یہ روایت اس زمانہ کی ہے جب صحابہ کرام میں تمام اخلاقی خوبیاں موجود تھیں اور وہ ایک بے مثال قسم کے مسلمان اور لاجواب قسم کے انسان تھے، اگر وہ جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈوں کے قریب نہیں تھے تو بے شک یہ بات ان کی خوبیوں میں اضافہ کرتی تھی، لیکن موجودہ زمانہ کے وہ تمام حضرات جن کے سینوں میں مسلک کے، علاقہ پرستی کے، من پسند بزرگوں کے، نسل پرستی کے، گندی سیاست کے اور گروہ بندی کے ہزاروں بت رکھے ہوئے ہوں اور جن کے قلوب اچھے خاصے بت خانہ بنے ہوئے ہوں وہ لوگ اگر تعویذ گنڈوں اور جھاڑ پھونک سے پرہیز بھی کرتے ہوں تو کیا وہ بے حساب جنت میں داخل ہوجائیں گے؟

مفتی صاحب اس طرح کی روایات کو اس دور میں بیان کرنا کسی فتنے کی بنیاد رکھنے سے کم نہیں ہے، اس طرح کی روایتوں سے صرف ان لوگوں کا بھلا ہوتا ہے جو تعویذ گنڈوں کے پیچھے تو لاٹھی لئے دوڑ رہے ہیں، لیکن اس کے سوا ان کے دامن میں کچھ نہیں ہے اور محض اس بنیاد پر کسی کا بے حساب جنت میں داخل ہوجانا امر محال ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر اس طرح کی روایتوں کو ظاہری معانی کے اعتبار سے ہمارے اکابرین نے تسلیم کیا ہوتا تو شاید ہی کوئی بزرگ اور کوئی عالم دین جھاڑ پھونک کے قریب پھٹکتا۔ ہمارے علماء کی اور دینی مدارس کی تاریخ اٹھا کر دیکھئے سب علماء اور سب مدارس تقریباً جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈوں سے بالواسطہ یا بلاواسطہ وابستہ رہے ہیں اور ہم تو یہ یقین رکھتے ہیں کہ اس "فعل مشکوک" سے آپ بھی اور آپ کا خاندان بھی محفوظ نہیں ہوگا؟

غنیمت ہے کہ مفتی سلمان صاحب نے اس روایت کو بیان کرکے اس حاشیہ نگاری کا فریضہ بھی انجام دیدیا ہے۔

مفتی صاحب کہتے ہیں:

اس حدیث کی شرح فرماتے ہوئے بعض حضرات نے یہ فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ یہ لوگ جھاڑ پھونک کو مؤثر نہیں سمجھتے اور شرکیہ کلمات والے تعویذ نہیں کرتے، لیکن اس تشریح پر یہ اشکال ہے کہ رقیہ کو مؤثر ماننے یا کلمات شرکیہ کے ذریعہ رقیہ کرنے سے تو شریعت میں مطلقاً ممانعت ہے اور اس اعتبار سے تو ہر مومن اس بشارت کا مستحق ہونا چاہئے، حالانکہ ایسا نہیں ہے، اس لئے اس کی صحیح تشریح وہ ہے جو مسند الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ سے منقول ہے کہ جنت میں بلا حساب وکتاب داخل ہونے والے حضرات توکل اور اعتماد کے اعلیٰ ترین مقام پر فائز ہوں گے، جس کا مقتضی یہ ہے کہ ان تمام اسباب کو ترک کردیا جائے کہ جن کی شریعت میں کسی بھی درجہ میں ممانعت آئی ہے گوکہ بعض صورتوں میں ان اسباب کا جواز بھی ثابت ہو، پھر بھی کمالِ توکل یہ ہوگا کہ ان کے استعمال سے احتراز کیا جائے۔

اس وضاحت سے یہ بات واضح ہوگئی کہ مذکورہ روایت کا اصل منشاء یہ نہیں ہے اور محض جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈوں سے بچنے والے کو بشارت نہیں دی گئی ہے کہ بلکہ بشارت ان لوگوں کے لئے ہے، جو کسی بھی چیز کے حاصل ہونے کے باوجود اللہ پر کامل بھروسہ اور اعتماد کرتے ہوئے ہر اس چیز کو ترک کردیں جس میں کسی بھی طرح کے شرک یا شک کا احتمال ہو اور اگر غور وفکر سے کام لیا جائے تو ہزاروں چیزیں مسلم معاشرے میں بلکہ مولویوں اور مفتیوں کے معاشرے میں ایسی پھیلی ہوئی ہیں کہ جن کو ترک کئے بغیر بے حساب جنت میں داخل ہونے کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا، کیا ایسی چیزوں کے بارے میں بھی کبھی آپ قلم اٹھانے کی زحمت فرمائیں گے؟

اس وقت مجھے ایک بات یاد آرہی ہے کہ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ کہ جن کے خاندان نے امت کو دارالعلوم دیوبند جیسا عظیم الشان مدرسہ عطا کیا ہے کہ جس کی چٹائیوں پر بیٹھ کر ہم اور آپ کسی قابل بنے ہیں وہ انگریزی دوائیں استعمال نہیں کرتے تھے، کیوں کہ وہ جانتے تھے کہ انگریزی دواؤں میں الکحل کا استعمال کیا جاتا

ہے، انھوں نے تا زندگی یونانی دواؤں کے ذریعہ اپنا علاج کیا ہے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ان کے معالج حکیم محمود صاحب مرحوم نے اس وقت جب ان کا وصال ہونے والا تھا انہیں انگریزی دوا لینے کا مشورہ دیا تو حضرت حکیم الاسلام نے سختی سے منع کر دیا اور فرمایا اس طرح کی دوائیں کھا کر تندرستی حاصل کرنے سے بیمار رہنا افضل ہے۔ ایسے لوگ اگر جھاڑ پھونک سے بھی دور رہے ہوں تو بے شک بے حساب جنت میں داخل ہوں گے، لیکن وہ تمام چھٹ بھیئے اور تقدس کے اعتبار سے وہ تمام نابالغ لوگ جو تعویذ گنڈوں اور جھاڑ پھونک سے احتراز برتتے ہوں اور ہزاروں طرح کے مشکوکات میں سر سے پیر تک ڈوبے ہوئے ہوں وہ بے حساب جنت میں کس طرح داخل ہو جائیں گے، حالانکہ یہ بات دو اور دو چار کی طرح واضح ہے کہ مذکورہ روایت کا اصل منشاء یہ ہے کہ اللہ کے بندے اگر بے حساب جنت میں داخل ہونے کے خواہش مند ہوں تو وہ تمام اخلاقی خوبیوں سے بہرہ ور ہونے کے ساتھ ساتھ اللہ پر مکمل بھروسہ اور توکل رکھیں اور ہر اس چیز سے اجتناب کریں جو شک کے دائروں میں بھی آتی ہو۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ مفتی سلمان صاحب کی نیت میں فطور ہے، بے شک انہوں نے حسن نیت کے ساتھ اس روایت کو بیان کیا ہے، لیکن اس طرح کی روایتوں سے وہ لوگ فائدہ اٹھائیں گے جنھوں نے صحیح قسم کے تعویذوں اور معتبر قسم کی جھاڑ پھونک کے خلاف بھی ایک ہنگامہ مچا رکھا ہے۔ وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کے مزاج اور ان کے طریقہ کار کو نظر انداز کر کے اس طرح کی روایتوں کو سر پر اٹھائے ہوئے ہیں اور توحید وسنت کے نام پر اپنی من مانیوں اور نفس پرستیوں کا کاروبار کر رہے ہیں، ان میں سلفی حضرات پیش پیش ہیں اور ان میں ہمارے ہی کیمپ کے وہ لوگ بھی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں جو علم وخرد سے کلیتاً محروم ہیں اور جنھیں توحید وسنت کی گہرائیوں کا کچھ بھی اندازہ نہیں ہے۔

حضرت مفتی سلمان صاحب نے اپنے مضمون کے آخر میں ایک اور ستم ڈھایا ہے۔ اس فتوے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں تھی لیکن شاید حضرت مفتی صاحب کے ذوق مخالفت کی ابھی تسکین نہیں ہوئی تھی تو انھوں نے اپنے شوق کی تکمیل کے لئے یہ حکیم الامت کا یہ فتویٰ بھی نقل کر دیا۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہٗ

سے ایک صاحب نے سوال کیا جس کا مفہوم یہ تھا کہ "میں اگر چہ کلام الٰہی کو برحق مانتا ہوں لیکن اس زمانہ کے دستور کے موافق قرآنی آیات وغیرہ سے جھاڑ پھونک مطلق نہیں کرتا تو کیا میرا عقیدہ غلط تو نہیں؟ اس پر حضرت تھانویؒ نے بہت مختصر اگر جامع اور شافی جواب ارشاد فرمایا جو اس بحث میں فیصلہ کن موقف کی حیثیت رکھتا ہے، حضرت نے فرمایا جھاڑ پھونک جائز ہے، مگر افضل یہی ہے کہ نہ کیا جائے، آپ کا عقیدہ ٹھیک ہے۔ (امداد الفتاویٰ: ۴/۸۸)

حضرت مفتی سلمان صاحب نے اس فتوے کو نقل کر کے بے شمار اکابرین کے عمل اور تقوے کو مشکوک کر دیا ہے۔ حیرت ہے کہ ایک طرف تو حضرت حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ جھاڑ پھونک کو غیر افضل قرار دے رہے ہیں اور ایک طرف جھاڑ پھونک کو کسی نہ کسی درجے میں وہ اہمیت دیتے رہے ہیں ان کی اعمال قرآنی اس بات کا بین ثبوت ہے کہ انھوں نے جھاڑ پھونک نہ صرف خود کی بلکہ کتابیں لکھ کر انھوں نے دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دی، اگر جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈے نہ کرنا ہی افضل تھا تو پھر ہمارے بے شمار بزرگوں نے جن میں شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، محدث وقت حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ، ولی کامل حضرت مولانا سید اصغر میاںؒ، شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریاؒ جیسے حضرات شامل ہیں، انھوں نے افضل کو چھوڑ کر غیر افضل طریقے کو کیوں اختیار کیا؟ آج بھی ہزاروں علماء دیوبند کا مشغلہ جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈے کرنا ہے جن میں سے مولانا افتخار کاندھلویؒ جیسے لوگ بھی شامل ہیں، جو عمر بھی تعویذ گنڈے کرتے رہے اور آج بھی کرتے ہیں۔ مولانا طلحہ صاحب جو شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریاؒ کے فرزند ارجمند ہیں وہ باقاعدہ تعویذوں کے تھیلے بھر کر بیٹھ جاتے ہیں اور عصر کے بعد کھلے عام یہ تعویذ ضرورت مند کو تقسیم کرتے ہیں، ان سب لوگوں نے اس غیر افضل طریقے کو اپنے دونوں ہاتھوں سے کیوں پکڑ رکھا ہے؟ کیا یہ لوگ اس شعور آگہی سے محروم ہیں، جس شعور وآگہی سے پوری طرح وہ لوگ بہرہ ور ہیں جنھوں نے جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈوں کی مخالفت کو اپنا نصب العین بنا رکھا ہے؟

مفتی سلمان صاحب نے اپنا مضمون ختم کرنے سے پہلے ایک وضاحت بھی کی ہے، قارئین اس کو بھی ملاحظہ کرلیں۔

مفتی صاحب فرماتے ہیں:

ترک رقیہ (یعنی جھاڑ پھونک) کے علم کے باوجود بعض اکابر سے تعویذ وعملیات میں جو اشتغال منقول ہے وہ ایک خاص مصلحت پیش نظر تھا، کہ ہندوستان کے شرکیہ ماحول میں عوام غیر مسلم جادوگروں، یا تانتر کوں اور بدکردار جاہل بدعتیوں کے جال میں آکر اپنا ایمان غارت کررہے تھے تو اس لئے ان کے ایمان کے تحفظ کے لئے ضروری ہوا کہ جائز حدود میں رہ کر انہیں متبادل جائز علاج فراہم کیا جائے، جو شرک اور اس کے جراثیم سے پاک ہو اور آیات قرآنیہ اور صحیح کلمات پر مشتمل ہو اسی جذبے کو سامنے رکھ کر بزرگوں نے یہ طریقہ مجبوراً اپنایا تھا، جس کا خاطر خواہ فائدہ بھی سامنے آیا اور بہت سے عوام کفر وشرک کے نرغے سے نکل کر راہ راست پر آگئے۔

مفتی سلمان صاحب کی گفتگو سے یعنی تمام صغریٰ اور کبریٰ ملانے کے بعد یہ بات تو ثابت ہو ہی جاتی ہے کہ جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈے شرعی طور پر جائز ہیں، جو لوگ انہیں شرک سے تعبیر کرتے ہیں انہیں جھاڑ پھونک اور تعویذات سے للّٰہی بغض ہے، جو ایمان کی کمی کی علامت ہے، لیکن مفتی صاحب نے نہ جانے کن لوگوں سے مرعوب ہوکر کہیں کہیں جو افضل اور غیر افضل کی حاشیہ نگاری کی ہے اس حاشیہ نگاری سے ہمیں شکایت ہے اور ایک ہمیں ہی کیا ہر اس انسان کو شکایت ہوگی جو دوٹوک بات سننے کا اور دوٹوک بات کرنے کا مزاج رکھتا ہوگا۔ جس زمانہ میں لوگ کلام الٰہی اور اسماء حسنیٰ سے استفادہ کرنے کو شرک اور گمراہی سے تعبیر کررہے ہوں اس زمانہ میں پھسپھسی اور ہلکی پھلکی بات کرنا ارباب علم اور اہل تقویٰ کو زیب نہیں دیتا۔ ایسے لوگوں کا کھل کر مقابلہ کرنا چاہئے تاکہ عدل وانصاف کا تقاضہ پورا ہوسکے اور دودھ کا دودھ ہو اور پانی کا پانی ہوکر سامنے آسکے۔

مفتی صاحب نے اپنے مضمون کے آخر میں جو کچھ ارشاد فرمایا ہے وہ لفظ بہ لفظ درست ہے، ہمارے سیکڑوں اکابرین نے مسلمانوں کو غلط سلط لوگوں کے پاس جانے سے روکنے کے لئے روحانی عملیات کی خدمات کو جاری رکھا تاکہ لوگ عقائد خراب کرنے والے تانتر کوں سے محفوظ رہیں اور ان کی ذہن سازی کے لئے اور ان کے دلوں میں کلام الٰہی کی عظمتیں پیدا کرنے کے لئے کلام الٰہی کے ذریعہ علاج کے سلسلے کو برقرار رکھا اور بقول مفتی صاحب اس کا خاطر خواہ فائدہ بھی ہوا۔ عوام کی روحانی ضرورتیں بھی پوری ہوئیں وہ غلط سلط جگہوں سے اور نامحمود قسم کے لوگوں سے بھی محفوظ رہے اور انہیں اس بات کا بھی اندازہ ہوا کہ قرآن حکیم تمام بیماریوں کے لئے نسخہ کیمیا کی حیثیت رکھتا ہے۔

ہمارے بزرگوں نے جس دور میں اس روحانی خدمات کی طرح ڈالی وہ دور اتنا خطرناک نہیں تھا، جتنا خطرناک یہ زمانہ ہے۔ آج اخبارات، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کی ریل پیل کی وجہ سے پروپیگنڈہ کی دنیا پوری طرح چاق وچوبند ہے۔ اس زمانہ میں شرک وبدعت پھیلانے والوں کی تعداد پہلے سے کہیں زیادہ ہے اور بری عقل پہلے سے زیادہ عیار ومکار ہوچکی ہے، دوسری طرف تعویذ گنڈوں کو طلب کرنے والوں کی تعداد میں بھی بے تحاشہ اضافہ ہوچکا ہے۔ ایسی صورت حال میں اگر عوام کی ضرورت صحیح جگہ سے اور صحیح العقیدہ قسم کے لوگوں کی طرف سے پوری نہیں ہوگی تو غلط سلط لوگوں کے پاس جانے سے علامۃ المسلمین کو کیسے روکا جاسکے گا۔ آج کے زمانہ میں پہلے سے زیادہ بلکہ کہیں زیادہ اس بات کی ضرورت ہے کہ صحیح عاملوں کی ایک کھیپ تیار کی جائے، جو لوگوں کی خدمات آیات قرآنی اور اسماء الٰہی کے ذریعہ کرسکیں اور عوام کے دلوں میں قرآن حکیم کی عظمتوں کو اجاگر کرنے کے ساتھ انہیں شرک وبدعت کی قباحتوں سے بھی آگاہ کرسکیں۔ اس دور میں اپنے اکابرین کی سنتوں کو زندہ کرنا اور انہیں ایک نئی تازگی اور تابندگی دینا عین دور اندیشی اور حق نوازی کی بات ہے، اس دور میں جب دنیا جائز وناجائز باتوں میں الجھی ہوئی ہے ان کے سامنے افضل اور غیر افضل باتوں کی تفصیل رکھ کر مخالفین عملیات کی کمر تھپتھپانا اور انہیں تقویت عطا کرنا کم سے کم دور اندیشی اور حکمت عملی کے خلاف ہے۔

اس وقت مجھے ایک بات یاد آرہی ہے وہ یہ کہ ایک بار ۳۵ برس پہلے ریاست رامپور میں ایک بزرگ سے ملنے گیا، انہوں نے مجھے دیکھ کر کہا کہ برخوردار تم دارالعلوم دیوبند میں تعلیم حاصل کررہے ہو اور اسلامی ادب سے واقف نہیں ہو، میں ان کی بات سن کر لرز گیا اور میں نے عرض کیا، حضرت مجھ سے ایسی کونسی گستاخی ہوگئی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ کہ غلاف کعبہ کا رنگ کالا ہوتا ہے اور تم نے کالا جوتا پہن رکھا ہے، میں نے عرض کیا، حضرت غلطی ہوگئی، لیکن میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ کیا کالا جوتا پہننا ناجائز ہے؟ بزرگ نے فرمایا نہیں، ناجائز نہیں ہے لیکن ادب کے خلاف ہے، آج کتنے علماء اور کتنے صلحاء اس ادب کو ملحوظ رکھتے ہیں،

میں تو آج بھی ایک طالب ہوں، لیکن ان بزرگ کی اس بات کے بعد میں نے ۳۵ سالوں سے کالا جوتا استعمال نہیں کیا، اس وقت مجھے حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی ایک بات اور یاد آگئی، حضرت حکیم الامتؒ نے فرمایا تھا کہ نائی کے گھر دعوت نہیں کھانی چاہئے، کسی حاضر نے پوچھا تھا کہ حضرت کیا یہ فتویٰ ہے؟ حکیم الامتؒ نے جواب دیا کہ فتویٰ نہیں ہے، لیکن تقویٰ یہی ہے کہ جو لوگ دن بھر لوگوں کی داڑھیاں مونڈتے ہوں ان کے دسترخوان پر کھانا نہیں کھانا چاہئے۔

محترم مفتی سلمان صاحب سے عرض یہ ہے کہ داب بے ادبی، تقویٰ اور فتویٰ، افضل اور غیر افضل بے شک یہ سب مسلم معاشرے ہی کی باتیں تھیں اور ایک زمانہ وہ بھی تھا جب صاحب ایمان لوگ ادب کو فوقیت دیتے تھے اور بے ادبی سے بڑے تو بڑے بچے بھی اجتناب کرتے تھے، فتوے کی بات تو الگ ہے، لوگ ہر معاملے میں تقوے ہی کو ترجیح دیا کرتے تھے اور مشکوک باتوں سے بھی خود کو بچانے کی حتی الامکان کوشش کرتے تھے اور ہر حالت میں اور ہر صورت میں تمام تر نقصانات کو برداشت کرتے تھے، افضل طریقے کو ہی اپنانے میں خیر سمجھتے تھے اور غیر افضل طریقوں سے خود کو ہر ممکن طور پر بچاتے تھے، لیکن حضرت مفتی صاحب یہ گزرے ہوئے دور کی باتیں ہیں جس دور میں صاحب ایمان کہلانے والے لوگ ناجائز کاموں کی بھول بھلیوں میں گم ہوکر رہ گئے ہوں، اس زمانہ میں انہیں افضل باتیں اور تقوے کی باتیں بتانے سے کیا حاصل ہوگا؟ پہلے تو ان مسلمانوں کو ناجائز اور حرام کاموں سے کسی طرح بچائیے، پھر اس کے بعد ان کو افضل اور اشرف کاموں کی ترغیب دیجئے، جو لوگ ناجائز کاموں میں ملوث ہوں انہیں افضل باتوں کی ترغیب دینے سے کیا حاصل ہوگا؟

مفتی سلمان صاحب! تعویذ گنڈوں میں وہ خرابیاں نہیں ہیں جو خرابیاں دوسرے برے کاموں میں موجود ہیں، سود خوری عام سے عام ہوتی جارہی ہے، شراب نوشی بھی اب مسلمانوں میں آندھی اور طوفان کی طرح پھیل رہی ہے، جھوٹ، غیبت، جوا، سٹے بازی، زنا کاری، اغلام پرستی، تہمت تراشی، کونسا ایسا کبیرہ گناہ ہے جو مسلم معاشرے کا ایک حصہ بن کر نہ رہ گیا ہو، ان گناہوں سے اور ان خطاؤں کے خلاف جہاد کرنے کی ضرورت ہے، کیوں کہ اب یہ خرابیاں اتنی پھیل چکی ہیں کہ "اصلاح معاشرے" کے جلسوں سے اب کچھ ہونے والا نہیں ہے اب تو جہاد اور ان بگڑے ہوئے مسلمانوں کے خلاف اعلان جنگ کرنے کی ضرورت ہے، لیکن مفتی صاحب اعلان جنگ ممکن نہیں ہے کیوں کہ معاشرے میں خرابیاں غریبوں سے زیادہ مال داروں کی پھیلائی ہوئی ہیں اور مال داروں کے خلاف آواز بلند کرنا ممکن نہیں ہے۔

ہمارے علماء کی اکثریت سال میں کئی بار ان مال داروں کے دروازے پر چندے کے لئے جاتی ہے اور ان کے سامنے اپنا ہاتھ پھیلاتی ہے، اس لئے ان کے خلاف کوئی جنگ چھیڑنا کیسے ممکن ہے؟ یہ خرابیاں عوام کی ہیں اور ذرا آپ خواص کی خرابیوں کی طرف بھی نظر اٹھا کر دیکھیں، دینی مدارس میں نفاق، چاپلوسی، تملق، خوشامد، جی حضوری، جھوٹ، غیبت، نخوت، تکبر، احساسِ برتری وغیرہ کتنی خرابیاں سر ابھار رہی ہیں، ان خرابیوں کی وجہ سے دینی مدارس کا اصل مقصد دن بہ دن فوت ہوتا دکھائی دے رہا ہے۔ کیا یہ خرابیاں اصلاح طلب نہیں ہیں؟

محترم مفتی صاحب! یہ دور تعویذ گنڈوں کی مخالفت کا دور نہیں ہے۔ یہ دور دوسری بیشمار خرابیوں کی اصلاح کے ساتھ ساتھ غلط سلط عاملین کے خلاف آواز بلند کرنے کا دور ہے اور غلط سلط عاملین کے خلاف آواز اٹھانے کا فائدہ اسی وقت ممکن ہے، جب صحیح قسم کے عاملین کی ایک جماعت آپ مسلمانوں کو فراہم کرسکیں؟ موجودہ صورت میں آپ کا یہ مضمون جو آپ نے برائے اصلاح لکھا ہے اس سے فائدہ بہت کم ہوگا اور نقصان بہت زیادہ۔ (اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائے)

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند



روحانی ڈاک

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

طالب علمانہ اشکال

سوال از: خورشید احمد ــــــــــــ کشمیر

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو سب سے بڑا علم والا ہے اور جو اپنے بندوں میں جس کو چاہتا ہے علم عطا کرتا ہے اس ذات گرامی نے آپ کو بھی کچھ ایسا علم عطا کیا ہے جو کہ بے شک قدر کے لائق ہے۔ اس کے بعد عرض یہ ہے کہ آپ کا رسالہ پچھلے کئی سالوں سے پڑھ رہا ہوں اور پڑھنے میں بہت مزہ آتا ہے، جناب میں آپ کا بہت شکرگزار ہوں کہ آپ کے علم جو کہ آپؐ نے اپنے رسالوں میں ظاہر کر کے مجھے بڑی غلط فہمیوں سے نکال کر ایک اچھی جانکاری دیدی ہے۔ اللہ آپ کو اس کے بدلے میں زیادہ ایمان اور علم عطا فرمائے۔ آمین

محترم ہاشمی صاحب! میں اس وقت بڑی الجھن میں پھنسا ہوا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ میں آپ ہی کے علم سے جو علم آپ کو اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے اس پریشانی سے نکل جاؤں۔

مسئلہ یہ ہے کہ اکثر تعویذوں میں فرشتوں سے مدد لی جاتی ہے، کیا یہ جائز ہے؟ کیوں کہ میں نے آپ کے رسالے میں (فروری، مارچ ۱۹۹۸ء، ص ۵۵ پر پڑھا ہے کہ ہر وہ عمل جس میں اللہ کے سوا کسی اور طاقت سے مدد طلب کی گئی ہو وہ شرک ہے۔ اگر تعویذ گنڈوں میں بھی کلام الٰہی کے علاوہ کوئی کلام ہو اور اس کلام میں اللہ کے سوا کسی اور کو پکارنا ہو تو پھر بے شک یہ بھی شرک ہوگا) لیکن میں نے آپ ہی کے رسالے میں بہت سے ایسے تعویذ دیکھے جن کے نیچے یہ لکھا ہوتا ہے کہ فلاں ابن فلاں کا غم دور ہو۔ فلاں ابن فلاں کی زبان بندی ہو وغیرہ تو مہربانی کر کے مجھے یہ سمجھا دیجئے کہ یہ مدد ہم کن سے طلب کرتے ہیں اور اگر یہ غیر اللہ سے طلب کرتے ہیں تو یہ کیسے جائز ہے؟

آپ میری بات کا برا مت ماننا کیوں کہ اس سوال نے مجھے بہت پریشان کر دیا ہے اور آپ سے اس سوال کا جواب تفصیل سے چاہتا ہوں تاکہ میں اس پریشانی سے نکل جاؤں اور اس رسالے کے پڑھنے والوں کو بھی جانکاری حاصل ہو جائے۔

دوسرا سوال: کوئی ایسا وظیفہ جس سے میرے دل میں اللہ کی محبت بڑھ جائے، اللہ کا دھیان نصیب ہو جائے اور جس کا ورد میں ہمیشہ کرتا رہوں۔

تیسرا سوال: میرا اسم اعظم اور کوئی وظیفہ جس سے اللہ مجھے پریشانیوں سے بچائے اور موجودہ پریشانیوں کو دور کردے۔ میرا نام جو تمام اسکولوں اور سرٹیفکٹوں میں ہے وہ خورشید احمد ہے اور اسکول میں بھی اسی نام سے پکارا جاتا تھا لیکن گھر میں سب پیار سے (ببلو) کہہ کر پکارتے ہیں اور والدہ کا نام سلیمہ ہے۔ تاریخ پیدائش اچھی طرح یاد نہیں ہے لیکن اتنا ضروری ہے کہ میں ۲۵ فروری اور ۱۰ مارچ کے درمیان پیدا ہوا ہوں۔

محترم ہاشمی صاحب! یہ تینوں سوال میری زندگی کے لئے بہت اہم اور ضروری ہیں اس لئے ان تینوں سوالوں کے جواب کا بے صبری سے اگلے رسالے میں انتظار رہے گا اور آخر میں اللہ سے آپ کے لئے دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کو ایسا علم عطا کرے جس سے کہ اللہ بھی راضی

ہو جائے اور اللہ کے بندوں کو فائدہ پہنچ جائے اور آپ سے اپنے لئے آپ کے خاص وقت میں دعا کرنے کی درخواست کرتا ہوں۔

جواب

سب سے پہلے میں اپنے رب کا شکر ادا کرتا ہوں اس بنا پر کہ آپ کو مجھ سے حسن ظن ہے اور آپ مجھے تعریف کے قابل سمجھتے ہیں اور ساتھ ساتھ میں اپنے رب سے اس بات کی دعا کرتا ہوں کہ آپ کا اور آپ جیسے بے شمار مخلصین کا حسن ظن باقی رہے اور جیسا لوگ میرے بارے میں گمان کرتے ہیں میرا رب مجھے ایسا ہی بلکہ اس سے بھی اچھا بنا دے تاکہ میں حشر کے میدان میں بھی سرخرو ہوں اور کسی شرمندگی کا شکار نہ ہو سکوں۔

اس کے بعد عرض یہ ہے کہ ہم نے طلسماتی دنیا کے ذریعہ ہمیشہ اس بات کی کوشش کی ہے کہ لوگ شرک اور گمراہی سے محفوظ رہیں اور تعویذ گنڈوں کے ذریعہ جو سفلیات اور غلاظتیں چاروں طرف بکھری ہوئی ہیں ان کا سد باب ہو، یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم دوسروں کو تو ضلالت و گمراہی سے بچانے کی داغ بیل ڈالیں اور خود گمراہی کی دلدل میں چھلانگ لگا دیں۔

ہم بہت شدت سے اس بات کے قائل ہیں کہ انسان کا سر صرف اللہ کی بارگاہ میں جھکنا چاہئے وہ دینا چاہے تو کوئی محروم نہیں کر سکتا اور اگر وہ محروم رکھنا چاہے تو کوئی عطا نہیں کر سکتا اور ہم شدت سے اس بات کے بھی قائل ہیں کہ اللہ کی بارگاہ کے علاوہ کسی دوسری جگہ اپنے دامن کو پھیلانا اپنے سر کو جھکانا اور کسی اور کو پکارنا یہ سمجھتے ہوئے کہ وہ اپنے اختیارات سے کچھ دے سکتا ہے نرا شرک ہے اور شرک دنیا کا سب سے بڑا ظلم ہے، لیکن اسی کے ساتھ ساتھ ہم اس بات کے بھی قائل ہیں کہ رب العالمین نے اپنے بندوں کی مدد کے لئے بے شمار فرشتوں کی ڈیوٹی لگا رکھی ہے اور یہ فرشتے قیامت تک نظر نہ آنے کے باوجود انسانوں کی ہمہ گیر خدمات میں مصروف ہیں۔ ان ہی فرشتوں کو ''رجال الغیب'' بھی کہا جاتا ہے۔ یہ رجال الغیب حق تعالیٰ کے حکم سے انسانوں کی خدمات میں مصروف رہتے ہیں۔ کوئی رزق پہنچانے پر مامور ہے، کسی کا کام مظلومین کی داد رسی ہے، کوئی گرتے ہوئے انسانوں کو سنبھال رہا ہے اور کوئی مریضوں کی دیکھ ریکھ کرنے میں مشغول ہے، کسی فرشتے کی ڈیوٹی یہ ہے کہ وہ انسانوں کی نیکیاں شمار کرے اور کسی کی ڈیوٹی یہ ہے کہ وہ انسانوں کی خطاؤں کا ریکارڈ مرتب کرے۔ کوئی فرشتہ رحمت باراں کی تقسیم پر لگا ہوا ہے، اور کسی فرشتے کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ علم و حکمت عطا کر رہا ہے اور چوں کہ یہ سب کچھ نظام خداوندی کے تحت ہو رہا ہے اس لئے یہ بات یقینی ہے کہ دینے والی ذات رب العالمین ہی کی ہے لیکن اس نے اپنے نظام کو مختلف شعبوں میں تقسیم کر کے فرشتوں کو قیامت تک کے لئے ذمہ داریاں سونپ دی ہیں۔

حضرت عزرائیل علیہ السلام قیامت تک انسانوں کی روح قبض کرنے پر مامور ہیں اور ان کے ماتحت ہزاروں فرشتے انسانوں کی روح قبض کرنے کا کام کرتے ہیں اور قیامت تک کرتے رہیں گے۔

تعویذات میں ان فرشتوں کا نام استعمال منجملہ شرک نہیں ہے بلکہ ان کو اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ افسر سمجھ کر ان سے اعانت کی درخواست کی جاتی ہے، یہ بالکل ایسا ہی ہے کہ جیسے ہمارے ملک میں اپنے مخصوص نظام کے تحت الگ الگ وزیر مقرر ہیں، کوئی وزیر داخلہ ہے کوئی وزیر تعلیم ہے، کوئی وزیر خارجہ ہے، کوئی وزیر ٹرانسپورٹ، اگر کوئی ہندوستانی وزیر تعلیم کی خدمات بہ سلسلۂ تعلیم حاصل کرنا چاہے اور وہ وزیر اس کی مدد بھی کر دے تو نظام حکومت کے خلاف نہ بغاوت ہے نہ اس نظام سے روگردانی۔ بندہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کے رب نے جو نظام دنیا کو چلانے کا قائم کیا ہے وہ سو فیصد درست ہے اور بندہ جب اسی نظام کا احترام کرتے ہوئے کسی فرشتے یا موکل کو ''نظر نہ آنے والا مددگار'' سمجھ کر اس یقین کے ساتھ پکارتا ہے کہ دینے والی ذات تو صرف اور صرف اللہ کی ہے لیکن اسی اللہ نے جن فرشتوں کی ڈیوٹیاں مقرر کی ہیں اسی اللہ سے لینے کے لئے ہم فرشتوں اور موکلین کی مدد چاہ رہے ہیں تو یہ سوچ و فکر شرک کے قبیل سے نہیں ہے بلکہ یہ سوچ و فکر ایک وسیع ترین نظام پر یقین اور اس کا احترام کرنے کے مترادف ہے اور یہی وجہ ہے کہ دعاؤں میں کسی بزرگ ہستی کا وسیلہ اختیار کرنے کی اجازت ہے اور اس دنیا میں ہزاروں ہستیوں کے وسیلے اور صدقے سے دعائیں مانگنے کا سلسلہ جاری ہے جو ایک مقدس سلسلہ ہے اور جس پر شبہ کرنا ایک طرح کا خبط ہے۔

اب رہا تعویذات میں فلاں ابن فلاں کا نام لکھنا تو وہ تو جس کے لئے تعویذ بنایا جا رہا ہے اس کا نام اور اس کی ماں کا نام لکھا جاتا ہے اس کا نام اس کی مدد کرنے کے لئے لکھا جاتا ہے نہ کہ اس لئے کہ عال

اس سے خود مدد طلب کر رہا ہے۔

امید ہے کہ آپ ہمارے جواب سے مطمئن ہو گئے ہوں گے اور آپ کو اندازہ ہو گیا ہوگا کہ ہم بھی شدت کے ساتھ اس بات کو مانتے ہیں کہ اللہ کی سوا کسی کو پکارنا یا کسی کو حقیقتاً مستعان سمجھنا کفر و شرک کے سوا کچھ نہیں، اسی لئے طلسماتی دنیا کے بیشتر مضامین میں اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ کسی بھی تعویذ میں ایسے الفاظ کی شمولیت کرنا جس سے توحید و ایمان پر حرف آتا ہو جائز نہیں ہے۔

آپ کے دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ اگر آپ اللہ کی محبت کو بڑھانا چاہتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ اللہ بھی آپ پر اپنی رحمتیں نازل کرے تو صرف ذکر کرنے سے بات نہیں بنے گی بلکہ ذکر کے ساتھ ساتھ اللہ کے بندوں کی محبت اور خدمت بھی آپ کو کرنی پڑے گی، زبانی ذکر کرنا آسان سی بات ہے لیکن اللہ کی رضا کے لئے دوسرے کے کام آنا اور دوسروں کی خاطر اپنی راحتیں قربان کرنا بہت مشکل کام ہے لیکن اسی مشکل راہ کو اپنا کر بندہ اللہ کی محبت اور رضا کا حق دار بن جاتا ہے۔ خدمت خلق کے ساتھ ساتھ آپ روزانہ صبح و شام "یَا وَکِیلُ یَا وَدُودُ یَا وَهَابُ" تین سو مرتبہ پڑھا کریں اور روزانہ ایک تسبیح درود شریف کی بھی پڑھ لیا کریں۔

آپ کے تیسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے جس نام کو بھی تڑپ کر پکار لیں گے بس سمجھ لیں وہ آپ کا اسم اعظم ہے۔ تاہم اگر آپ اسم اعظم کے طور پر "یاسمیع" ۱۸۰ مرتبہ پڑھیں تو آپ کو بہت فائدہ ہوگا۔

یہ چند وظائف جن کو پڑھنے میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لگے گا آپ کو مقبولیت، فراوانی، رزق، عافیت اور استحکام عطا کرنے میں بہت معین ثابت ہوں گے، یہ سب اللہ کے نام ہیں اور اللہ کے مختلف ناموں کا ذکر مختلف انداز سے قرآن حکیم میں مذکور ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ اپنی زندگی میں خوشیاں اور بہاریں لانے کے لئے آپ ہمارے مشوروں پر چلیں گے اور اس ذات گرامی کے سامنے اپنے دامن کو صبح و شام پھیلانے کا معمول بنائیں گے جو اپنے بندوں کو عطا کرنے کے لئے خود بے تاب رہتا ہے۔

خوامخواہ کی سوچ

سوال از: عبدالقیوم ———— ناندیڑ

آپ کا رسالہ "ماہنامہ طلسماتی دنیا" نظر سے گذرا، چوں کہ میں جماعت اسلامی سے متفق ہوں اور اس لٹریچر میں قرآنی آیات کو انسانوں کی ہدایت وفلاح بہبودی کے لئے استعمال ہوتے دیکھا لیکن جیسے یہ میں نے یہ رسالہ پڑھا مجھے بڑا تعجب ہوا کہ یہاں پر قرآنی آیات مجھے ورد اور نقوش کے ذریعہ استعمال ہوتی نظر آئی، چوں کہ آپ کی تحریر توحید پرستانہ ہے کیا اس طرح سے قرآن کا اصل مقصد فوت نہیں ہوتا؟ اگر نہیں ہوتا ہے تو برائے مہربانی اس کا تفصیلی جواب دیجئے اور چوں کہ میری عادت یہ ہے کہ جب تک کسی کا تحقیقی مطالعہ نہیں کرتا اس کے بارے میں رائے قائم نہیں کرتا، چوں کہ آپ نے جو عملیات اس میں بتائے ہیں اس میں کسی ایک کی اجازت کا طلب گار ہوں، اس کا صحیح طریقہ بتائیے، انشاءاللہ اس پر عمل کر کے ورد اور نقوش کے عمل کو اور اس کی حقیقت کو سمجھنا چاہتا ہوں۔

جواب

جماعت اسلامی کے لٹریچر میں آپ نے یہ پڑھا کہ قرآن انسانوں کی ہدایت کے لئے نازل ہوا ہے اور ماہنامہ طلسماتی دنیا میں آپ نے یہ دیکھا کہ ہم قرآن کی مختلف آیات کے ذریعے انسانوں کے علاج کے طریقے بتاتے ہیں اور انسانوں کو اس بات پر اکساتے ہیں کہ وہ بیمار پڑ جانے پر قرآن کی آیات کے ذریعے علاج کریں، ہمارے یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ اس میں تعجب خیز بات ہی کیا ہے اور دونوں باتوں میں ٹکراؤ کیسے پیدا ہو گیا ہے۔ آپ نے اگر کتابوں میں یہ پڑھا ہے کہ قرآن انسانوں کی ہدایت اور فلاح وبہبود کے لئے نازل ہوا ہے تو یہ بھی سچ ہے اور اگر آپ نے طلسماتی دنیا میں قرآن کے ذریعہ علاج اور تعویذ گنڈوں کی بات پڑھی ہے تو اس کی صداقت میں بھی کوئی شبہ نہیں ہے۔ دونوں ہی باتیں اپنی اپنی جگہ درست بھی ہیں اور قرین صواب بھی۔

بلاشبہ قرآن اللہ تعالیٰ کے بندوں کے لئے نسخۂ رحمت بھی ہے اور نسخۂ شفا بھی ہے۔ جو لوگ اس قرآن کی تعلیمات سے اپنی زندگیوں میں سدھار لانے کی جدوجہد کر رہے ہیں وہ بھی حق پر ہیں اور جو لوگ قرآن کی آیات کے ذریعہ جسمانی اور روحانی بیماریوں سے نجات کی راہ تلاش کرتے ہیں وہ بھی غلطی پر نہیں ہیں۔ قرآن بلاشبہ اللہ کا کلام ہے اور اللہ کے کلام اور اس کے ایک ایک نام میں ہزاروں حکمتیں پوشیدہ ہیں اور لاکھوں خزانے بھی۔ کلام الٰہی سے برکت حاصل کرنا، کلام الٰہی سے بیماریوں کی شفا چاہنا، قرآن حکیم کے ذریعہ دوسرے مقاصد میں کامیابی حاصل کرنے کی سعی کرنا، بندگی کے عین مطابق ہے اور جو لوگ

اس پر حیرت کریں ان کی عقل اور سوچ پر ہمیں حیرت ہوتی ہے اور افسوس بھی ہوتا ہے کہ دینی جماعتوں سے وابستہ ہو کر بھی انسان کی عقل گھٹنوں چلنے کے قابل بھی نہیں ہو پا رہی ہے۔ پھر اس عقل سے کسی اہم کارنامے کی توقع کیسی کی جاسکتی ہے؟

جماعت اسلامی والوں کی سوچ وفکر پر تنقید اور اعتراضات کی گھنگور گھٹائیں چھائے رہتی ہیں، اس لئے اگر مطلع عقل پر کوئی چاند طلوع بھی ہوجائے تو بھی اس چاند کی روشنی پھیلنے نہیں پاتی۔ خوشی کی بات ہے کہ آپ کسی اسلامی جماعت سے وابستہ ہیں لیکن قابل افسوس بات یہ ہے کہ آپ جماعت اسلامی سے وابستہ ہونے کے بعد اپنی سوچ وفکر میں نکھار پیدا نہ کرسکے۔ پھر بھی غنیمت ہے کہ آپ نے طلسماتی دنیا کی تحریروں کو توحید پرستانہ قرار دیا۔ ورنہ بعض حضرات کا عالم تو یہ ہے کہ وہ کلام الٰہی کے ذریعہ بنائے گئے تعویذات کو بھی شرک بتاتے ہیں، اور اس طرح کلام الٰہی کی کھلی توہین کرکے بھی اس خام خیالی میں مبتلا رہتے ہیں کہ دین اسلام کو پوری طرح بس وہی سمجھ رہے ہیں۔ ہمیں بھی اپنی آخرت کی فکر ہے اور ہم بھی آخری درجے تک شرک اور کفر سے دور رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ہم نے روحانی تحریک کی داغ بیل اسی لئے ڈالی ہے کہ اب انسانوں کی اصلاح کے لئے اس سے زیادہ موزوں اور بہتر طریقہ دوسرا نہیں ہے اور کلام الٰہی کے ذریعے علاج نہ صرف کلام الٰہی کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے بلکہ اس سے کلام الٰہی کی قدر دانی بھی ثابت ہوتی ہے۔ جو لوگ ان تعویذوں کو بھی شک کی نظروں سے دیکھتے ہیں جو شرکیہ کلمات سے محفوظ ہوں ان کی عقل کو زنگ لگا ہوا ہے، اس لئے وہ کسی بھی بارے میں صحیح فیصلہ کرنے سے محروم رہتے ہیں۔

آپ کو جس عمل کی اجازت درکار ہو اس کی وضاحت کریں تب ہی اجازت دی جائے گی۔ دعا ہے کہ اللہ آپ کو حق بات سمجھنے کی توفیق اور صلاحیت عطا فرمائے۔ آمین

روحانی عملیات سے متعلق سوال در سوال

سوال از: شارق انصاری ۔۔۔۔۔۔۔۔ کانپور

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے اس سے قبل میں تین خطوط روانہ کرچکا ہوں ایک خط کے جواب سے تشفی استفادہ ہوا شکریہ۔

اب یہ چوتھا خط روانہ کررہا ہوں آپ نے مسائل نمبر اور روحانی ڈاک نمبر نکالنے کا فیصلہ کیا ہے اللہ رب العزت آپ کو صحت اور تندرستی عطا فرمائیں آپ کو اپنے نیک ارادوں میں کامیاب وکامران فرمائیں آمین۔ اس دور میں جہاں عملیات کے کام کو اتنا مشکوک کردیا ہے کہ اللہ کی پناہ، دعا اور تعویذات حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ دعا بھی اللہ ہی سے کی جاتی ہے اور تعویذات اللہ کے کلام کے حروف واعداد سے تیار کئے جاتے ہیں پھر بھی لوگوں کی ذہانت اتنی کم علمی کا سبب بن چکی ہے کہ لوگ اس کے برے نتائج ثابت کرکے عملیات کا بیڑا غرق کئے ہوئے ہیں اور کچھ عاملین حضرات نے بھی جو عملیات کا غلط استعمال کرکے لوگوں کو اللہ سے مخاطب ہونے سے ہٹادیا ہے خدا ہم سب کو ہر نیک عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں اور اس دور جہالت سے میں جہالت سے مجتنب رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دریافت طلب بات یہ ہے کہ اگر ہم ترقی روزگار کا عمل کررہے ہیں اور اوج شمس میں کرنا ہے وقت ۱۱؍جولائی ۴ بج کر ۴۱ منٹ صبح تا ۱۲؍جولائی ۵ بج کر ۵۰ منٹ شام تک ہے۔ ماہ منقلب سرطان کا ہے۔ ہر ایک برج دن اور رات سے متعلق ہے جب کہ منقلب ماہ غیر مبارک مانے جاتے ہیں، ہم رات کو عمل برج کے مطابق کررہے ہیں کیونکہ برج سرطان رات سے متعلق ہے اب سعد ساعت کو تلاش کیا تو یہ بات کیسے معلوم کریں گے کہ رات کی جو ساعتیں چل رہی ہیں وہ سعد ہیں یا نحس؟ (تقویم سے ہم اصل ساعت تو معلوم کرلیتے ہیں)

نمبر۲: اتوار کے دن کا عمل ہے دن شمس کا ہے اگر ہم شمس کے روز اور زحل کی ساعت میں عمل کریں تو عمل باطل ہوجائے گا یا کارآمد رہے گا؟

نمبر۳: مطلب معلوم کرنا یہ ہے کہ اوج شمس کا عمل کا وقت ۴ بج کر ۴۱ منٹ صبح تا ۱۰ بج کر ۵۰ منٹ شام تک ہی دیا ہے، برج سرطان جو رات کے عمل سے متعلق ہے تو پھر کیا کرنا ہوگا۔ کواکب میں دوستی اور دشمنی بھی ہے اگر ہم شمس کے دن اور زحل کی ساعت میں عمل کریں تو اثر پذیر کا عالم کیا ہوگا۔ برائے مہربانی کے نتائج عمل سے آگاہ کریں۔

نوٹ: شمس کو زہرہ سے زحل سے دشمنی ہے (یہ وقت صرف دن تک کا ہی ہے قواعد کے حساب سے ایک برج رات سے متعلق ہے اور ایک دن سے جبکہ سرطان برج رات سے تعلق ہے یہ عمل کیسے ہوگا قواعد سے تشریح فرمائیں مہربانی ہوگی۔

نمبر۴: طالع میرا عقرب ہے ماہ منقلب سرطان یا طالع میرا اسد اور ماہ ذوجسدین مؤنث آبی حوت یہ عمل رات کا ہے ان میں باہم دوست زیادہ دشمنی ہے تو ان اعمال کو کن قواعد کے ڈھنگ سے کیا جائے۔ کوئی مثال عمل سے پوری تشریح فرما کر جواب سے متفق فرمائیں شکریہ۔

بازار میں مختلف قسم کی عملیات کی کتابیں نظر آتی ہیں یہ کتابیں قواعد سے ادھوری ہی رہتی ہیں جس کو ایک عام آدمی پڑھ کر عمل کرنے میں ناکام رہتا ہے اور اس قسم کی کتابوں کو پڑھ کر عملیات میں قدم رکھنے والے انسانوں کے دماغ ماؤف ہو جاتے ہیں۔

نمبر۵: حروف نورانی کو اگر آتشی نقش میں نہ پُر کر کے آبی، خاکی، بادی کی چال سے پُر کریں تو یہ غلط ہے یا صحیح۔ اسی طرح حروف ظلماتی کو خاکی چال سے نہ پُر کر کے آتشی چال سے پُر کر دیں تو کیا نتیجہ ہوگا۔؟

نمبر۶: اس طرح حروف نورانی کے حروف نہ لکھ کر حروف نورانی کے کلمات بنا کر تحریر کریں یا پھر حروف نورانی اور نام مع والدہ کے جو امتزاج دیا ہے ان کے کلمات یا حروف نقش کے اردگرد تحریر کر دیں۔

نمبر۷: اس طرح حروف نورانی مقصد مع والدہ کے امتزاج سے جو حروف برآمد ہوئے ہیں ان کو ان حرفوں کو کلمات یا حرفوں سے نقش نورانی کے اردگرد کر دیں یا جو نقش مربع کا عمل تقویم میں صفحہ نمبر۲۳۶ پر دیا اس مربع کے اردگرد لکھ دیں، بجائے نقش نورانی کے اردگرد لکھنے کے۔

نمبر۸: سیارے رجعت میں کب اور کیسے آتے ہیں کس کا ستارہ رجعت میں ہیں کس کا ستارہ استقامت میں ہے اس کا علم کیسے ہوتا ہے برائے مہربانی تحریر فرمائیں شکریہ ہوگا۔

نمبر۹: آپ کی مفصل عملیات کی فنی کتاب تحفۃ العاملین کا انتظار ہی رہا۔ شاید اس کتاب میں ہمارے ذہن میں ابھرنے والے مختلف سوالات کا حل نکل آئے اور ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اس کتاب کو بھرپور کامیابی اور کامرانی سے نوازے اور اس کتاب کو اس دور جہاں میں ایک اعلیٰ مقام عطا فرمائیں اور آپ کو صحت اور تندرستی کے ساتھ اچھا رکھے اور آپ کے جسمانی ضعف کو دور کر کے ایک عظیم جسمانی قوت عطا فرمائیں آمین ثم آمین۔

نمبر۱۰: اگر کوئی شخص شادی کے بعد اپنی بیوی کے ساتھ اتنا عشق محبت میں چور ہو گیا کہ وہ اپنے والدین اور بھائی بہن کی محبت کو بھول چکا ہو صرف اپنی بیوی کا غلام ہو گیا ہو اور وہ اسی کا فرماں بردار بن گیا ہو اور بیوی نے شوہر کو اپنے تابع کر لیا ہو تو اس شخص کا دل سرد کرنے کے لئے اور عشق محبت کو دور کرنے کیلئے کونسا عمل کارآمد ہوگا۔ وظیفہ اور نقش مع ساعت کے تحریر فرمادیں۔

نمبر۱۱: اعمال شر میں نقش کو کالی روشنائی سے لکھ کر اور کالے کپڑے میں پیک کر کے عمل کیا جاتا ہے۔ مثال: کسی شخص کے اوپر اثرات بد ظاہر ہو تو موافق آیت اور اسم الٰہی کا نقش بنا کر دیا جاتا ہے اثرات بد کو دور کرنے کے لئے موافق آیت اور اسم الٰہی کون سے ہیں اور اس عمل اور نقش کو کس ساعت میں لکھنا اور پڑھنا چاہئے۔

نمبر۱۲: اعمال خیر کے لئے سعد ساعت اور نقش زعفران اور گلاب سے لکھے جاتے ہیں بیماری کو دور کرنے کے لئے اگر نقش لکھا جائے تو یہ عمل اعمال شر میں لکھا جائے گا یا اعمال خیر میں کیونکہ بیمار شخص میں شر موجود ہے جس کی وجہ سے وہ بیمار رہتا ہے۔ بیماری کو دور کرنے کے لئے ساعت عطارد یا مریخ کے دن، مریخ کی ساعت کارآمد ہے۔ ''طلسماتی دنیا'' ہم یہ نہیں سمجھ پا رہے ہیں کہ بیماری کو دور کرنے کے لئے یہ عمل اعمال شر میں گنا جائے گا یا اعمال خیر میں جب اعمال شر اور خیر کی سمجھ نہ ہوگی تو سیاہی، کپڑا اور قلم ساعت کس طرح منتخب کروں گا یہی وضاحت چاہتا ہوں۔

مثال: رزق کی فراوانی کے لئے نقش ہری پینسل یا زعفران اور گلاب سے محلول کر کے لکھا جاتا ہے اور ساعت شمس، مشتری کارآمد ہے ''طلسماتی دنیا'' (یہ عمل تو خیر کا ہے)

(i) علاج معالجہ کیلئے شمس، مشتری، مریخ کی ساعت کارآمد ہوتی ہیں ''طلسماتی دنیا'' (یہ عمل خیر کا ہے یا شر کا)

(ii) بیماری کو دور کرنے کے لئے عمل کریں تو اعمال خیر سمجھ کر کریں یا اعمال شر کے تمام لوازمات ملحوظ کر کے عمل کریں۔ خط مختصر لکھنا چاہتا ہوں لیکن طویل ہو جاتا ہے نہ جانے کیوں؟

جواب

ہماری طرف سے شرط تو یہ ہے کہ ایک وقت میں تین سوالوں سے زیادہ نہ کیے جائیں اور اگر کوئی کرتا بھی ہے تو ہم اس کے تین سوالوں کا جواب دیتے ہیں اور باقی سوالوں کو رد کر دیتے ہیں لیکن روحانی مسائل نمبر میں چونکہ عوام کی الجھنوں کا حل ہمیں پیش کرنا ہے اس لئے اس نمبر کی حد تک تین سوالوں کی قید ہم نے ہٹا دی ہے اور کوئی

سائل کتنے بھی سوال کرلے اس کے سبھی سوالوں کا جواب ہمیں دینا ہے چنانچہ آپ دیکھ لیجئے کہ آپ کے ۱۲ سوالوں کا جواب ہم دے رہے ہیں آپ اپنے سوالوں کے جوابات بالترتیب پڑھ لیجئے۔

(۱) اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ کچھ لوگ روحانی عملیات کی مخالفت میں رطب اللسان ہیں اور وہ اس پاکیزہ سلسلے کو کفر وشرک سے جوڑنے کی مذموم کوشش بھی کرتے ہیں لیکن ان لوگوں کی کوشش کبھی بارآور ثابت نہیں ہوسکتی کیونکہ مسلمانوں کی اکثریت روحانی عملیات کی قائل ہے اور روحانی عملیات کے ذریعہ دین کی تبلیغ کا سلسلہ بھی جاری ہے جو صرف اندھوں کو نظر نہیں آتا باقی سب آنکھ والے اسے دیکھتے ہیں اور اس کا مشاہدہ بھی کرتے ہیں اور اسے روحانی طور پر محسوس بھی کرتے ہیں۔ کچھ ایسے لوگ بھی تعویذ گنڈوں کی مخالفت کو اپنا فریضہ سمجھ لیتے ہیں جو نئے نئے دینداری میں داخل ہوئے ہوں اور جنہیں صحیح معنوں میں توحید وسنت کا علم نہ ہو ایسے لوگ خود کو متقی اور پرہیز گار ثابت کرنے کیلئے اپنے گھروں کی عورتوں پر اپنا رعب جماتے ہیں اور تعویذ گنڈوں کی مخالفت اس طرح کرتے ہیں جیسے ان کی مخالفت کرنا دین اسلام کا کوئی جزو ہو ایسے ہی لوگ محفلوں اور مجلسوں میں خود کو دین اسلام کا چودھری ثابت کرنے کے لئے تعویذوں کی مخالفت شروع کردیتے ہیں اور اس طرح دندناتے ہیں جیسے انہوں نے پورا دین گھول کر پی لیا ہو حالانکہ انہیں دین اسلام کی ابجد کی بھی خبر نہیں۔ لیکن اس طرح کے تمام لوگ صرف غل غپاڑہ کرسکتے ہیں اور اس طرح کے غل غپاڑوں سے کوئی فائدہ حاصل ہونے والا نہیں۔ امت کے اساطین نے روحانی عملیات کو اہمیت دی ہے۔ بیسویں صدی کے بزرگوں میں حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریاؒ جیسے عظیم الشان بزرگوں نے نہ صرف یہ کہ تعویذ گنڈوں کو جائز قرار دیا ہے بلکہ مختلف کتب اس موضوع پر لکھی ہیں۔ علاوہ ازیں دوسرے طبقات میں جماعت اسلامی کے بانی سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے بھی رسائل ومسائل میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے تعویذ گنڈوں کو جائز بتایا ہے۔ بریلوی حضرات کے پیشوا حضرت مولانا احمد رضا خاںؒ نے بھی نہ صرف اس سلسلے کی توثیق کی ہے بلکہ انہوں نے بھی اس موضوع پر کافی کچھ لکھا ہے ان سب کی رائے اور کتب کو نظرانداز کرکے تعویذ گنڈوں کی مخالفت کرنا اس بات کی علامت ہے کہ مخالفت کرنے والا یا تو ناواقف دین ہے یا پھر خود کو نمایاں کرنے کی وجہ سے زبان چلا رہا ہے اور ایسے لوگوں کی بات کا نوٹس لینا بھی غلط ہے۔ انہیں ان کے حال پر چھوڑ دینا چاہئے جب ان کی اپنی کوئی اہمیت نہیں تو ان کی بات کو بھی اہم نہیں سمجھنا چاہئے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ تعویذ گنڈوں کے راستوں سے بے شمار لوگوں نے اللہ کے بندوں کو لوٹا کھسوٹا ہے۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ سیکڑوں لوگ جو روحانی عملیات کی الف کا علم بھی نہیں رکھتے وہ اس لائن کے ذریعہ عوام کا الو بنا رہے ہیں اور کما جاہل ہونے کے باوجود خود کو ''بابا'' اور ''پیر جی'' ثابت کررہے ہیں۔ بیشک ان لوگوں کی مخالفت ہونی چاہئے لیکن ان کی مخالفت کے بجائے روحانی عملیات کے سلسلے ہی کو ناجائز قرار دے دینا یا اس کو شرک سے تعبیر کرنا نہ صرف کوری جہالت ہے بلکہ کھلا ہوا ظلم وستم بھی ہے۔

کوئی بھی برج دن یا رات سے متعلق نہیں ہے البتہ بعض برج مثبت ہوتے ہیں اور بعض منقلب۔ عمل اگر مثبت ہو تو اس کو مثبت برج میں کرنا چاہئے اور اگر عمل منفی ہو تو اس کو منقلب برج میں کرنا چاہئے۔ کسی بھی تقویم کے ذریعہ دن رات کی ۲۴ ساعتوں کا اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ یہ ساعت کس ستارے کی ہے۔ تقویم سے صرف پہلی ساعت کا اندازہ نہیں بلکہ دن رات کی ۲۴ ساعتوں کا اندازہ ہوجاتا ہے۔ اور روحانی تقویم کے ذریعہ آپ کو اس بات کا بھی اندازہ ہوجائے گا کہ کونسی ساعت سعید ہے اور کونسی منحوس۔

(۲) اتوار کے دن شمس ستارے کی حکومت ہوتی ہے اس دن وہ عمل جو شمس ستارے سے متعلق ہوتے ہیں وہ بے شک بہت جلد اثر پذیر ہوتے ہیں۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ دوسری ساعتوں کا اثر اس دن باقی نہیں رہتا ہر ساعت اپنی اپنی جگہ کارآمد اور موثر ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر شمس کی ساعت میں کاروبار کی ترقی کے عمل کئے جاتے ہیں اور زحل اور مریخ کی ساعتوں میں کاروبار کی تباہی کے عمل ہوتے ہیں اگر کوئی عامل اتوار کے دن مریخ کی ساعت میں کوئی منفی عمل کرے اور کسی کو تباہ کرنے کا عمل کرے تو وہ کارگر رہے گا۔ کیونکہ وہ ایک منحوس ساعت میں کیا جارہا ہے۔

(۳) ہم عرض کرچکے ہیں کہ برج کے معاملے میں دن اور رات کی کوئی قید نہیں ہے کسی بھی برج میں کوئی بھی عمل کیا جاسکتا ہے مثلاً برج سرطان کا دائرہ حکومت ۲۲ رجون سے ۲۳ رجولائی تک پھیلا ہوا ہوتا ہے

اس دوران خواہ آپ رات کو عمل کریں خواہ دن میں، انشاء اللہ کارگر رہے گا۔ لیکن اس برج کے عرصہ حکومت میں ان لوگوں کے لئے کام نہ کریں، جن کا برج حمل، میزان یا جدی ہو کیونکہ یہ تینوں برج، برج سرطان کے لئے غیر یقینی ہیں۔ البتہ اس برج کے عرصہ حکومت میں ان لوگوں کے لئے کوئی بھی عمل بطور خاص مؤثر ہوسکتا ہے جن کی تقدیر کا ستارہ قمر ہو یا جن کے نام کا پہلا حرف ح یا ہ ہے۔

بے شک شمس کو زہرہ اور زحل سے دشمنی ہے اس لئے ساعت شمس میں ایسے لوگوں کے لئے کوئی عمل نہ کریں جن کا ستارہ زحل یا زہرہ ہو۔ البتہ باقی پانچ ستارے والوں کے لئے شمس کی ساعت میں عمل کیا جاسکتا ہے۔ کوشش یہ کرنی چاہئے کہ منفی کام دن کی ساعتوں میں نہ کریں وہ رات کی ساعتوں میں کریں اور مثبت کام دن کی ساعتوں میں کریں۔ جن بروج کا تعلق رات سے ہو تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس برج کے عرصہ حکومت میں دن میں کوئی کام ہو ہی نہیں ہوسکتا۔ بس اس کا مطلب یہ ہے کہ اس برج سے جو شخص متعلق ہے اس کے لئے رات کو کیا گیا عمل بشرطیکہ اسی برج سے متعلق ستارے کی ساعت میں ہو تو زیادہ فائدہ ہوگا۔ مثلاً اگر کسی ایسے شخص کے لئے کوئی منفی کام کرنا ہے جس کا برج سرطان ہے تو اس کیلئے رات کو قمر کی ساعت میں کام کریں گے تو جلدی نتائج برآمد ہوں گے۔

(۴) اگر برج اور ماہ میں ماہیت کے اعتبار سے کوئی اختلاف ہو تو برج کی ماہیت کو ترجیح دینی چاہئے۔ مثلاً کسی شخص کا برج سرطان ہے جو منقلب ہے اور اس کی تاریخ پیدائش شعبان کی ہے جو ثابت ہے تو ایسی صورت میں ہمیں برج کو اہمیت دینی چاہئے۔ کیونکہ ماہ قمری سے زیادہ انسان کے اوپر ماہ شمسی اثر انداز ہوتا ہے۔ اور نظام شمسی ہی سے ہمیں انسان کی قسمت کے ستارے کا اندازہ ہوتا ہے اس لئے روحانی عملیات کے معاملے میں اولاً نظام شمسی کو اہمیت دیں اور ثانیاً نظام قمری کو۔ بعض لوگوں کی رائے یہ بھی ہے کہ دنوں کے اعتبار سے ماہ قمری کو اہمیت دینی چاہئے اور مہینوں کے اعتبار سے ماہ شمسی کو اہم سمجھنا چاہئے۔

بازار میں عملیات کی جو کتابیں نظر آتی ہیں وہ اپنی اپنی جگہ سب صحیح ہیں لیکن کسی بھی ایک کتاب سے مکمل فن سمجھ میں نہیں آسکتا اس کے لئے سیکڑوں کتابوں کی ورق گردانی بھی ناکافی ہے۔ اور ہماری رائے تو یہ ہے کہ روحانی عملیات کی باریکیاں اس وقت تک سمجھ میں نہیں آسکتیں جب تک کسی مستند استاد سے رابطہ قائم نہ ہو۔ کتابوں سے علم نہیں آتا، کتابوں سے صرف معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔ علم و معرفت حاصل کرنے کے لئے کسی استاد کے سامنے زانوئے ادب تہہ کرنا ضروری ہے۔

(۵) حروف نورانی یا ظلماتی ان کا نقش کسی بھی چال سے پُر کیا جاسکتا ہے۔ نقش بھرتے وقت دیکھنا یہ چاہئے کہ ہم جس کے لئے نقش بھر رہے ہیں اس کا اپنا عنصر کیا ہے اگر طالب کا عنصر آبی ہو تو اس کو آتشی چال سے پُر کیا ہوا نقش فائدہ نہیں پہنچائے گا۔ اسی طرح جس انسان کا مزاج خاکی ہو اسکو وہ نقش فائدہ نہیں پہنچا سکتا جو بادی چال سے بھرا گیا ہو۔

نقش کے چاروں طرف جو حروف آپس میں امتزاج دے کر لکھے جاتے ہیں اس کے بہت سے طریقے رائج ہیں۔ سب سے زیادہ معتبر طریقہ یہ ہے کہ طالب و مطلوب کے نام کے حروف ان کی ماؤں کے ناموں کے حروف کے ساتھ اس عمل کے حروف بھی شامل کرلئے جائیں جن کا نقش بنایا گیا ہے پھر ان کو آپس میں امتزاج دے کر ان حروف کو نقش کے چاروں طرف لکھ دیا جائے۔ امتزاج دینے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے طالب اور اس کی ماں کا نام لکھیں۔ دوسری سطر میں مطلوب اور اس کی ماں کے نام کے حروف لکھیں اور تیسری سطر میں عمل کے حروف لکھ دیئے جائیں پھر ان کو اس طرح امتزاج دیں کہ چوتھی سطر تیار کرتے وقت سب سے پہلے سطر اول کا حرف لیں پھر دوسری سطر کا حرف اٹھائیں پھر تیسری سطر کا حرف اٹھائیں اور اس طرح چوتھی سطر تیار کرلیں۔ پھر ان حروف کو نقش کے چاروں طرف لکھ دیں۔ ان حروف کی تلخیص بھی کی جاسکتی ہے یعنی جو حروف مکرر ہوں ان کو حذف کردیں اور ہر حرف کو صرف ایک ہی بار اٹھائیں اور بغیر تلخیص کے بھی نقش کے چاروں طرف حروف نقل کئے جاسکتے ہیں سبھی طریقے عملیات میں رائج ہیں عاملوں کی اپنی اپنی سوچ کے اعتبار سے ان کا استعمال ہوتا ہے۔

(۷) ہم نے وضاحت کردی ہے کہ دونوں طریقے عملیات میں رائج ہیں عامل اپنی سوچ و فکر اور اپنے رجحان کے اعتبار سے نقش کی تکمیل کرسکتا ہے۔ ان میں سے کسی ایک طریقے کو صحیح اور کسی ایک طریقے کو غلط قرار نہیں دیا جاسکتا۔ دونوں طریقے درست ہیں سب کو اپنی صواب دید پر نقش بھرنے کا اختیار ہے۔

(۸) ان باتوں کا اندازہ لگانے کے لئے تقویم کا مطالعہ ضروری ہے۔ ہر سال تقویم میں اس بات کی وضاحت ہوتی ہے کہ کونسا ستارہ کس

عرصے میں مستقیم ہے۔اور کس عرصہ میں وہ راجع ہے۔تقویم سے اس کا اندازہ کرنے کے بعد لوگوں کے لئے کام کرنا آسان ہوجاتا ہے۔کیونکہ ہرشخص کی تقدیر کا ستارہ متعین ہوتا ہے۔وہ تقویم دیکھ کرخود بھی اس بات کا اندازہ کرسکتا ہے کہ اس کی تقدیر کا ستارہ کس زمانہ میں استقامت میں ہے اور کس زمانہ میں رجعت میں۔اس سال ہم نے بھی روحانی تقویم میں سیاروں کی رجعت واستقامت کا نقشہ نقل کردیا ہے۔تاکہ ہمارے قارئین کو اپنے بارے میں اندازہ کرنے میں دشواری نہ ہو۔

(۹) الحمد للہ تحفۃ العاملین منظر عام پر آچکی ہے اور اس کتاب کو پڑھ کر عاملین نے جن اچھے تأثرات کا اظہار کیا ہے وہ ہمارا حوصلہ بڑھانے کیلئے بہت کافی ہیں۔"تحفۃ العاملین" کو علماء ربانی کے حلقہ سے بھی بھرپور پذیرائی ملی ہے اور ان حضرات نے بھی اس کتاب کو سراہا ہے جو عملیات کی لائن میں برسہابرس سے روحانی خدمات انجام دے رہے ہیں۔اس کے لئے عوام نے بھی اس کتاب کو پسند کیا ہے،ہم امید کرتے ہیں کہ آپ بھی اس کتاب کا مطالعہ کرنے کے بعد اسی نتیجے پر پہنچیں گے کہ ہم نے عملیات کے فن پر یہ اہم کتاب پیش کی ہے۔اور اس کتاب کا مطالعہ کرنے کے بعد بہت ساری گتھیاں خود بخود سلجھ جاتی ہیں۔

(۱۰) ایسے شخص کے لئے بس اتنا ہی کافی ہے کہ اس کے لئے حب کا کوئی نقش بنا کر اس کی والدہ کے گلے میں ڈال دیں اور قُلْنَا يٰنَارُ كُونِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۳۱۳ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے اس کی ماں اس کو روزانہ یا ہفتہ میں ایک دوبار پلادیا کرے اور اس عمل کو ساعت زہرہ یا ساعت مشتری میں کریں تو بہتر ہے۔انشاء اللہ اسکے دل سے جنون والی کیفیت کم ہوجائے گی۔لیکن ایک بات یاد رکھیں کہ اس طرح کے عمل اسی وقت کریں جب تحقیق کے بعد یہ بات ثابت ہوگئی ہو کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ ظلم عظیم کررہا ہے اور ان کے حقوق کی ادائیگی میں مکمل کوتاہی اور غفلت برت رہا ہے۔کسی بھی شوہر کے لئے ایسا عمل کرنا کہ وہ اپنی بیوی سے نفرت کرنے لگے یا اس کی محبت کم ہوجائے شرعاً جائز نہیں ہے۔اگر ایسے شوہر کے دوسرے بھائی بھی ہوں یا اس کا باپ بھی زندہ ہو تو پھر اس کے لئے ایسا عمل نہیں کرنا چاہئے۔ماں کی محبت کا عمل صرف اس وقت جائز ہے جب باپ فوت ہوگیا ہو اور کوئی دوسرا بھائی ماں کی کفالت والا نہ ہو۔اگر کفالت کرنے والے دوسرے بھائی اور بیٹے موجود ہیں پھر میاں بیوی کے درمیان کسی بھی طرح نفرت کا عمل کرنا شرعاً ناجائز ہے۔

(۱۱) صرف اعمال شر میں نہیں بلکہ کالی روشنائی سے نقش امراض جسمانی میں بھی اور اثرات آسیب میں بھی اور اثرات سحر میں بھی لکھا جاتا ہے اور زعفران سے یا ہری پینسل سے نقوش محبت کے، ترقی کے، کامیابی کے، اور روزگار وغیرہ کے لئے لکھے جاتے ہیں یا وہ نقوش زعفران سے لکھے جاتے ہیں جو مریض اور مطلوب کو پلانے ہوں۔اسی طرح کالے کپڑے میں وہ نقوش پیک کئے جاتے ہیں جو امراض جسمانی کے لئے لکھے گئے ہوں۔یا ان نقوش کو بھی کالے کپڑے میں پیک کیا جاتا ہے جو کسی آسیب زدہ یا سحر زدہ انسان کے لئے لکھے گئے ہوں۔

جو نقوش کاروبار کے لئے، ترقی کے لئے، محبت وتسخیر کے لئے اور ملازمت وغیرہ کے لئے لکھے جاتے ہیں ان کو ہرے کپڑے میں پیک کیا جاتا ہے۔

تحفۃ العاملین میں مختلف آیات اور اسماء حسنیٰ کی تشریح کی گئی ہے جو مختلف مسائل میں استعمال ہوتے ہیں۔مثلاً اگر کسی کیلئے رزق و روزگار کا نقش بنایا جائے تو اسماء الٰہی یَارَزَّاقُ، یَا بَاسِطُ، یَا وَاسِعُ، یَا فَتَّاحُ، وغیرہ کے عمل اور نقوش تیار کئے جاسکتے ہیں۔ان کے اعداد بالترتیب ۳۰۸، ۷۲، ۱۳۷، اور ۴۸۹، ہوتے ہیں۔اسی طرح ان آیات کے نقوش بھی برائے روزگار دیئے جاسکتے ہیں۔۔ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ يَا اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ۔ یہاں آیت کے اعداد ۳۰۷۲ اور دوسری آیت کے اعداد ۱۲۸۷ ہیں۔

کاروبار وغیرہ کے لئے کوئی بھی نقش ساعت مشتری ساعت شمس اور ساعت قمر وعطارد میں لکھنے چاہئے اور محبت کے لئے کوئی بھی نقش ساعت زہرہ اور ساعت مشتری میں لکھنا چاہئے۔

محبت کے لئے اسماء الٰہی میں سے "یَاوَدُوْدُ، یَالَطِیْفُ، یَاجَامِعُ، یَارَؤُفُ، وغیرہ کو اہمیت دینی چاہئے ان کے اعداد بالترتیب یہ ہیں۔۲۰، ۱۲۹، ۱۱۴، اور ۲۸۶۔

محبت کے لئے آیات قرآنی میں سے وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ۔اعداد ۱۲۹۱۔یا وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ۔اعداد ۲۱۲۳ ہیں۔ان کے علاوہ بھی مذکورہ مقاصد میں

دیگر اسماء حسنیٰ اور آیات قرآنی کا استعمال عاملین کرتے ہیں۔اس کی وضاحت تحفۃ العاملین میں کردی گئی ہے۔

(۱۲) ظاہری بات ہے کہ امراض کو دفع کرنیوالے تمام اعمال اعمال خیر ہی ہوتے ہیں کسی کو بیماری سے نجات دلانے والا عمل شر نہیں ہوسکتا وہ تو کارخیر ہی ہے۔آپ کا یہ فرمانا کہ بیمار انسان کے اندر شر موجود ہے اور اسی وجہ سے وہ بیمار ہے ایک غلط بات ہے۔انسان کسی شر کی وجہ سے بیمار نہیں ہوتا بلکہ بیماری کسی نہ کسی جسمانی کمزوری کو ظاہر کرتی ہے جب کہ شر روحانی کمزوری کی طرف اشارہ کرتا ہے۔کوئی بھی انسان جب وہ مریض ہو تو اس کو شری قرار نہیں دیا جاسکتا۔اگر بیماریاں شر کا پیش خیمہ ہوا کرتیں تو پھر بیماری کو اللہ کی رحمت قرار کیوں دیا جاتا۔ہم نے تو اپنے بزرگوں سے سنا ہے کہ بیمار انسان کی دعا قبول ہوتی ہے کیونکہ جب انسان سفر میں ہوتا ہے یا وہ کسی مرض میں مبتلا ہوتا ہے تو وہ اللہ کے قریب ہوتا ہے اور اللہ اس کے قریب ہوتا ہے اس حساب سے بیماری ایک رحمت ہے نہ کہ کوئی شر۔بیماری کو دفع کرنے کے لئے جو نقوش تیار کئے جاتے ہیں انہیں زحل اور مریخ کے علاوہ کسی بھی ستارے کی ساعت میں تیار کیا جاسکتا ہے اور ہم اس بات کی بھی وضاحت کرچکے ہیں کہ امراض جسمانی کو دفع کرنے والے نقوش بھی کالے کپڑے میں پیک کرنے چاہئیں۔اور ان کو کالی روشنائی سے بھی لکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

ہم عرض کرچکے ہیں کہ رزق کی فراوانی والے نقوش ہری پینسل سے یا پھر زعفران سے لکھنے چاہئیں۔اور انہیں ہرے کپڑے میں پیک کرنے چاہئیں۔امراض جسمانی کو دفع کرنے والے تمام اعمال، اعمال خیر ہی قرار پائیں گے۔کسی کو بیماری سے نجات دلانے کی کوشش کسی بھی ذریعہ سے ہو ایک طرح کا خیر ہے اسے شر قرار نہیں دے سکتے۔شر تو یہ ہے کہ ہم کسی کو بیمار کرنے کی کوشش کریں۔

آئندہ اس بات کا خیال رکھیں کہ خط مختصر لکھیں اور ایک بات کو کئی بار نہ پوچھیں۔ہم تو طویل خطوط کے جوابات بھی دے سکتے ہیں لیکن دوسرے قارئین کا بھی خیال کرنا چاہئے۔لمبے لمبے سوال پڑھ کر قارئین کو کوفت بھی ہوسکتی ہے اور وحشت بھی۔امید ہیکہ آپ آئندہ خیال رکھیں گے اور کسی کو بھی شکایت کا موقعہ نہیں دیں گے۔

روحانیت عملیات پر شبہ بھی اس کی طرف داری بھی

سوال از: محمد عارف ـــــ رامپور

جناب مولانا صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام کہ عرض یہ ہے کہ ہم لوگوں سے کوئی خاص اردو نہیں آتی ہے لیکن طلسماتی دنیا کی وجہ سے اردو پڑھنا اور تھوڑی بہت لکھنا سیکھ لیا ہے اس لئے لکھنے میں کوئی غلطی وغیرہ ہوجائے تو اس کیلئے معاف کریں۔

یہی خط ہم آپ کو ہر ۱۵ دن میں تب تک روانہ کرتے رہیں گے جب تک آپ کا روحانی ڈاک نمبر بازار میں نہیں آجاتا تاکہ آپ کو خط ہمارا مل جائے۔

ہمیں کسی طرح کا ڈر نہیں رہے کہ آپ کو ہمارا خط ملا یا نہیں ملا۔کیونکہ اس بار روحانی ڈاک نمبر نکال رہے ہیں تو اس لئے محمد عارف اور میرے دوست کچھ اہم سوالات آپ کی خدمت میں پیش کررہے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ انشاءاللہ آپ ہمارے ان سوالوں کا جواب ضرور دینگے۔

میں B-A میں پڑھتا ہوں جب میں نے چار پانچ سال پہلے طلسماتی دنیا کو پڑھا تو مجھ کو لگا کہ اپنا وقت برباد کرنے کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوگا لیکن جیسے جیسے میں پرانا ہوتا گیا تو سمجھ میں آنے لگا کہ اس علم میں کچھ نا کچھ بات ہے پھر اس کے بعد میں نے اپنے دوستوں کو طلسماتی دنیا پڑھنے کو دی ان میں سے کچھ دوستوں نے تو کوئی خاص دلچسپی نہیں دکھائی لیکن کچھ نے دلچسپی دکھائی اور کچھ نے تو اتنا پسند کرا کہ وہ اس لائن میں آنے کے لئے باقاعدہ تیار ہوگئے۔اب ہم آپ کو یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہم اس لائن میں کیوں آنا چاہتے ہیں۔

پہلی وجہ یہ ہے کہ اس لائن میں آنے کے لئے پہلی شرط پرہیزگاری ہے اور پرہیزگاری سیدھے طور پر بندے کا رشتہ رب سے جوڑ دیتی ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ اس لائن سے خدمت خلق ہوتی ہے اور خدمت خلق بھی عبادت ہے۔یہ اور تیسری سب سے اہم وجہ یہ ہے کہ اس لائن کو روزگار کا ذریعہ بھی بنایا جاسکتا ہے اور اگر عامل اچھا ہے تو لوگوں کو پریشانیوں سے نجات دلانے کا ذریعہ تو بنتا ہی ہے ساتھ ساتھ لوگوں کے دلوں میں ایمان بڑھتا ہے۔لیکن مولانا صاحب میں تقریباً آپ کا چار پانچ سال پرانا قاری ہوں لیکن کچھ سوال میرے اور میرے دوستوں کو اس لائن میں آنے سے روک رہے ہیں۔اس لئے ہماری آپ سے بنتی ہے کہ ہمارے ان سوالوں کا جواب دے کر ہماری رہنمائی کریں۔

مجھ کو اور میرے دوستوں کو اس لائن میں آنے میں سب سے بڑی

پریشانی وہ یہ آ رہی ہے کہ میں اور میرے چاروں دوست پڑھے لکھے ہیں۔ کمپیوٹر کا دور چل رہا ہے ایسے میں کمپیوٹر سیکھنے کے بجائے جھاڑ پھونک میں پڑ جائیں تو زمانہ ہم پر ہنسے گا۔ کس کس کو سمجھائیں گے۔ آپ تو جانتے ہی ہیں کہ اس زمانے میں اچھے بھلے آدمی کو لوگ دیوانہ بنا دیتے ہیں۔

بات دراصل یہ ہے کہ روحانی عملیات کی سماج میں کوئی حیثیت نہیں ہے خاص کر پڑھے لکھے سماج میں۔ دیگر لوگوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ اگر روحانی عملیات اتنے مؤثر ہیں تو یہ لائن لکیر کی فقیر کیوں بنی ہوئی ہے ۔دنیا کا کوئی سا بھی علم لے لیجئے لگ بھگ سبھی نے ترقی کی ہے انسان چاند پر پہنچ گیا۔ آسمانوں میں اُڑنے لگا، سمندروں کی گہرائیوں میں اترتا چلا گیا وہ چیزیں جن کا خیال اور گمان بھی نہ تھا ان کی ایجاد کر دی اور ان چیزوں کو ہر شخص دیکھ رہا ہے اور ان سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔ اور جب کوئی علم ظاہر ہے تو انسان اس علم کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے اس کو پھیلانے کی کوشش کرتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ جگہ جگہ ڈاکٹری اور انجینئرنگ کالج ہیں۔ لوگ پیسہ خرچ کر رہے ہیں، وقت خرچ کر رہے ہیں دماغ لگا رہے ہیں لیکن پھر بھی مشکل سے داخلہ مل پاتا ہے۔ داخلے کے لئے لوگوں کی بھیڑ لگی ہوئی ہے اس کے برعکس ایک روحانی لائن ہے جو بہت پاک ہے اور بندے کا رشتہ رب سے جوڑتی ہے انسان میں ایمان وتقویٰ پیدا کرتی ہے اور بزرگوں کی ایجاد ہے لیکن اس کو کوئی پوچھتا بھی نہیں۔ دنیا میں آپ کو (بڑے بڑے مدرسے، کالج، اسکول ،اسپتال اور دوسرے ادارے مل جائیں گے مگر کوئی روحانی ادارہ نہیں ملے گا جس کی سماج میں کوئی حیثیت ہو) آج تک میں نے کوئی ایسا ادارہ نہیں دیکھا جہاں باقاعدہ لوگوں کی بھرتی کی جاتی ہو ان کو روحانی علم سکھایا جاتا ہو کیوں؟ میں سمجھتا ہوں اس کی شاید یہ وجہ رہی ہو کہ جس طرح ڈاکٹر وغیرہ اپنی ڈگری وغیرہ ظاہر کرتے ہیں جس سے ان کا علم ظاہر ہو جاتا ہے۔ اس طرح عامل کتنا بھی بڑا ہو اس کے علم کے بارے میں پتہ نہیں چل پاتا۔ اب آپ ہی خود ایمانداری سے بتائیں کہ جس عامل کے علم کے بارے میں کچھ پتہ نہیں ہو اس کو استاد بنانا تو دور کی بات ہے اس شخص سے علاج بھی کروانا کیا بہتر ہے؟ اور یہی وجہ ہے کہ جو لوگ ڈھونگی ہیں پاکھنڈی ہیں وہ عامل بن کر لوگوں کو بے وقوف بنا رہے ہیں۔ آخر یہ ذمہ داری بھی تو ایک عامل کی بنتی ہے خاص کر آپ جیسے لوگوں کی جن سے ہزاروں لوگ وابستہ ہیں، کہ کوئی ایسی راہ نکالیں جن سے ان ڈھونگی عامل سے لوگوں کو چھٹکارا ملے اور اس لائن کی قدر و قیمت بڑھے۔ کیا کوئی ایسا طریقہ ہے۔ یہ تو ہماری خوش نصیبی ہے کہ ایسے حالات میں اور ماحول میں طلسماتی دنیا وجود میں آیا اور اس نے لوگوں کی رہنمائی کی۔

اب آپ سے یہ گزارش ہے کہ آپ دو کام کو ضرور انجام دیں پہلا جو قاری اس لائن میں آنا چاہتے ہیں اور ان کے دل میں اس لائن کے خلاف کچھ شک وشبہ ہے تو آپ ان کو دور کر دیجئے۔ کوئی ایسا کالم شروع کیجئے یا پھر نجی طور پر رہنمائی کیجئے تاکہ وہ شمع جو طلسماتی دنیا کے روپ میں منظر عام پر آئی ہے وہ بجھنے نہ پائے بلکہ اس شمع سے ہزاروں شمع روشن ہو جائیں۔!

دوسرا کام یہ ہے کہ روحانی علم کوئی شریعت تو ہے نہیں کہ اس میں پھیر بدل نہیں کیا جا سکتا۔ یہ بھی اور علموں کی طرح ایک علم ہے اور اس میں بھی سدھار کیا جا سکتا ہے جیسے کوئی شخص روحانی علم کے ذریعے خدمت خلق کرنا چاہتا ہے اور وہ روزگار کے روپ میں بھی اس کو اپنانا چاہتا ہے اور وہ یہ چاہتا ہے کہ کم محنت کر کے کوئی ایسا روحانی علم حاصل کر لیا جائے۔ مثلاً جسم میں کہیں بھی درد ہو یا بواسیر، یرقان ہو، کھاج کھجلی الرجی وغیرہ کوئی ایسی ایک یا دو بیماریاں جن کا علاج کرنے میں روحانی مہارت حاصل ہو۔ جیسے ڈاکٹر ہوتے ہیں کوئی (BSC-MBBS) ہوتا ہے تو کوئی چھوٹا موٹا ہوتا ہے لیکن خدمت خلق تو سبھی کرتے ہیں لیکن ہم نے اس لائن میں یہی دیکھا کہ فلاں فلاں چلہ کرو، یہ کرو، وہ کرو جس سے انسان کی ہمت ٹوٹ جاتی ہے اتنی محنت دیکھ کر وہ گھبرا جاتا ہے۔ ہر انسان کی محنت کرنے کی طاقت الگ الگ ہوتی ہے اس لئے کوئی ایسی راہ نکالئے کہ جو لوگ زیادہ محنت کرنے کے لائق نہیں ہوں وہ روحانی لائن کی آسان لائن اپنا کر اسی لائن سے فائدہ اٹھا سکیں جیسے آپ نے مئی ۱۹۹۷ء میں الّم کے عامل بننے کا عمل طلسماتی دنیا میں دیا۔ اس الّم کے عمل کی زکوٰۃ میں پرہیز کسی طرح کا نہیں۔ اگر عمل کسی وجہ سے چھوٹ جاتا ہے تو ڈر کی کوئی بات نہیں ہے۔ رجعت کا اندیشہ نہیں ہے اور اس عمل کے ذریعے بھی حیرت ناک طور پر مریض کو شفاء حاصل ہوتی ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ عمل ہر لحاظ سے بہتر ہے اور ایک عام قاری اس کی زکوٰۃ ادا کر کے الّم کا عامل بن سکتا ہے۔

اب رہے وہ قاری جو اس لائن میں بہت دور تک نکل جانا چاہتے ہیں جو جن یا مؤکل تابع کرنا چاہتے ہیں جو جادو وغیرہ کا علاج کرنا چاہتے ہیں تو ایسے لوگوں کو پریکٹیکل کی بھی ضرورت ہے۔ یعنی استاد کی دیکھ ریکھ میں عمل کرنا چاہئے اب اس طرح کے عمل طلسماتی دنیا پڑھ کر تو نہیں کئے جاسکتے تو سوال یہ ہے کہ اگر کوئی قاری آپ کو رہنما بناتا ہے تو کیا آپ کے پاس اتنا وقت ہے کہ آپ کی دیکھ ریکھ میں چلاکشی کرلی جائے یا پھر کوئی اور صورت اختیار کی جائے۔ ابھی حال میں طلسماتی دنیا میں (اکتوبر نومبر ۲۰۰۹ء) غائب ہونے کا عمل شائع ہوا ہے اس عمل کو پڑھ کر تو یقین ہی نہیں ہوا کیونکہ طلسماتی دنیا میں عمل چھپا تھا اس لئے یقین کرنا پڑا لیکن اتنا قیمتی عمل ایک کونے میں بریکٹ میں تھا نہ ہی از طرف کا نام تھا۔ یہ بات کچھ سمجھ میں نہیں آئی اگر اس عمل کے بارے میں اور کوئی بات معلوم کرنا چاہیں تو کس سے معلوم کریں یا پھر آپ سے معلوم کرلیں۔ اس عمل میں کوئی پرہیز وغیرہ تو نہیں۔ کیا رجعت وغیرہ کا اندیشہ تو نہیں ہے ہم سمجھتے ہیں کہ جو لوگ جہادی تنظیموں سے جڑے ہیں ان کے لئے تو اس طرح کے عمل بہت قیمتی ہیں۔

آپ سے گزارش ہے کہ اس عمل کو کرنے کی اجازت مجھ کو دیں تاکہ میں روحانی عمل کا مشاہدہ ان کھلی آنکھوں سے کرسکوں اور ان لوگوں کی زبان پر تالا لگاسکوں جو اس لائن کو بے اثر مانتے ہیں اور برا بھلا کہتے ہیں آپ سے ایک گزارش اور ہے وہ یہ ہے کہ آپ بھی دلی، مرادآباد یا بریلی وغیرہ کا دورہ بھی کیا کریں تاکہ یہاں کے لوگ بھی آپ سے فائدہ حاصل کرسکیں۔ اس خط کے جواب کا بے صبری سے انتظار رہے گا۔

جواب

آپ کا خط پڑھ کر اس بات کا اندازہ ہوا کہ ماہنامہ طلسماتی دنیا کی روحانی تحریک پوری طرح اپنا اثر دکھارہی ہے اور لوگوں کے دلوں میں روحانی تحریک کا اثر دھیرے دھیرے ہورہا ہے اور لوگ آہستہ آہستہ اس کاروان علم وعمل میں شامل ہونے کا ارادہ کررہے ہیں جو ہماری رہنمائی میں منزل حق کی طرف دس سال پہلے رواں دواں ہوا تھا۔ جس وقت ہم نے اس روحانی تحریک کی داغ بیل ڈالی تھا اس وقت ہم اس کا گمان بھی نہیں کرسکتے تھے کہ اس طرح جوق در جوق لوگ ہماری تحریک میں شامل ہوں گے جس وقت ہم نے اس روحانی سفر کا آغاز کیا تھا اس وقت لوگوں نے ہم پر کھلی تنقید کی تھی اور بعض حضرات نے مذاق بھی اُڑایا تھا، افسوس کی بات یہ تھی کہ مذاق اڑانے والوں میں وہ لوگ بھی شامل تھے جو چھپ چھپ کر تعویذ گنڈے بھی کیا کرتے تھے لیکن جب ہم نے ان تعویذوں کی توثیق کے لئے ایک روحانی تحریک کی بنیاد ڈالی تو ان ہی لوگوں کی طرف سے اظہار تمسخر بھی ہوا اور ان ہی لوگوں نے پھبتیاں بھی کسیں لیکن ہم نے نہ کسی کی تنقید کی پرواہ کی اور نہ کسی کے مذاق کا برا مانا اور ہم نے اپنا روحانی سفر جاری رکھا۔ ہم قلم وکاغذ کے ذریعہ بھی خدمت کرتے رہے اور ہم نے علاج کے سلسلے کو بھی جاری رکھ کر عوام وخواص کے بے لوث خدمت کا ایک ادارہ ''ہاشمی روحانی مرکز'' کے نام سے قائم کیا۔ جو برابر عوام کی روحانی خدمت انجام دے رہا ہے اور اب صورت حال یہ ہے کہ ہم سے تربیت حاصل کرنے والوں کا ایک وسیع ترین حلقہ بن چکا ہے۔ جو ملک کے کونہ کونہ میں ہم سے تربیت حاصل کرکے روحانی خدمت انجام دے رہا ہے اور طلسماتی دنیا کے بعد ہزاروں لوگ اس لائن سے جڑ گئے ہیں۔ اور ہزاروں لوگوں نے ہماری دی ہوئی لائن پر کام کرنا شروع کردیا ہے یہ سب طلسماتی دنیا کا فیض ہے۔ اور یہ سب رب العالمین کا فضل وکرم ہے۔ اب ہم بجا طور پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ

میں اکیلا ہی چلا تھا جانب منزل مگر
راہرو ملتے رہے اور کارواں بنتا گیا

آپ نے یہ لکھا ہے کہ آپ کے کچھ دوست اس لائن کو اختیار کرنا چاہتے ہیں لیکن ان کے دل میں کچھ شبہات ہیں جن کی وجہ سے وہ لوگ اس لائن کو اختیار کرنے سے گریز کررہے ہیں۔ آپ نے اپنے دوستوں کا کوئی قابل ذکر اعتراض نقل نہیں کیا صرف اتنا کہا کہ دنیا کی دوسری لائنیں ترقی کررہی ہیں اور انسان ترقی کرتے ہوئے چاند تک پہنچ گیا ہے لیکن روحانی لائن نے کسی بھی طرح کی کوئی ترقی نہیں کی اس لئے آج تک کوئی روحانی ادارہ قائم نہیں ہوسکا۔

عزیزم اس میں کوئی شک نہیں کہ روحانی عملیات کرنے والوں نے اپنی لائن کا گلا خود ہی گھونٹا ہے جنہوں نے اس لائن کو اختیار کرکے اپنا پیٹ بھرا ہے انہوں نے بھی اس لائن کو فروغ دینے کی آرزو تک نہیں کی۔ دراصل اس لائن کو فروغ تو جب دیا جاتا جب اس لائن پر کام کرنے والوں نے باقاعدہ یہ فن کتابوں سے یا کسی استاد سے سیکھا ہوتا

بالعموم یہ ہوا کہ کہیں سے کوئی ایک آدھ عمل ہاتھ لگ گیا کسی نے کوئی حاضرات کا فارمولہ عطا کردیا، کسی استاد نے کوئی ایک عمل تسخیر وغیرہ کا بخش دیا یا کسی بزرگ کی کوئی بیاض ہاتھ لگ گئی اور عمل کی دکان کھول کر بیٹھ گیے۔ پھر یہ ہوا کہ کسی انسان کو بھی اپنا عمل نہیں بتایا اور ایک دن مر گئے تو علم وعمل کی اس محدود دولت کو جو کہیں سے ہاتھ لگ گئی تھی اپنے ساتھ قبر میں لے گئے، اللہ اللہ خیر صلا۔

بعض بزرگوں نے اپنے عمل کو اس لئے لوگوں سے پوشیدہ رکھا کہ کہیں ان کا عمل کسی نااہل کے ہاتھوں تک پہونچ کر اللہ کے بندوں کے لئے باعث زحمت نہ بن جائے ان بزرگوں کی نیت تو بلاشبہ درست تھی لیکن ان بزرگوں نے صحیح عمل لوگوں سے چھپا کر اچھا نہیں کیا۔ ہوا یہ کہ جب صحیح عمل لوگوں تک نہیں پہنچ سکے تو غلط سلط عمل دنیا میں رائج ہو گئے اور اس طرح غلط سلط عاملوں کی اچھی خاصی ایک کھیپ تیار ہوگئی۔

اکثر فاضلین مدرسہ کا حال یہ تھا کہ وہ سب تعویذ کرتے تھے اور سائڈ بزنس کے طور پر اس عملیات کی لائن کو اختیار کیے ہوئے تھے لیکن کسی نے بھی باقاعدہ اس فن کو نہ سیکھا تھا اور نہ سیکھنے کی تمنا کی تھی۔ اور اکثر فاضلین مدرسہ کا حال یہ بھی تھا کہ وہ چھپ چھپ کر تعویذ کیا کرتے تھے۔ جیسے کہ وہ کوئی غلط کام کررہے ہوں۔ ان کے اس طریقہ سے دیکھنے والے مخمصے میں مبتلا ہوجایا کرتے تھے۔ اور اس کام کو غلط سمجھنے لگتے تھے۔ لیکن جب سے ماہنامہ طلسماتی دنیا کی روحانی تحریک کا آغاز ہوا ہے تب سے تعویذ گنڈے کرنے والوں کے حوصلے کھل گئے ہیں اور اب اس لائن پر محنت کرنے والے لوگ کھل کر یہ خدمت انجام دے رہے ہیں اور ایک معالج اور ایک ڈاکٹر کی طرح بے خوف وخطر اس لائن کو اپنائے ہوئے ہیں۔ انشاء اللہ بہت جلد وہ وقت بھی آئے گا، روحانی عملیات کی لائن دوسری لائنوں کی طرح سب کی نظروں میں معتبر ہوجائے گی اور شک وشبہات کے بادل آہستہ آہستہ چھٹ جائیں گے۔

آپ کا یہ کہنا غلط ہے کہ روحانی عملیات کی لائن پڑھے لکھے لوگوں میں معتبر نہیں ہے۔ ہم نے تو یہ دیکھا ہے کہ پڑھے لکھے لوگوں کی ایک بڑی تعداد آج روحانی عملیات کی محتاج ہے۔ اور حد تو یہ ہے کہ مسلمانوں سے زیادہ غیر مسلم حضرات ان روحانی علوم سے مستفیض ہو رہے ہیں۔ بات وہی ہے کہ جب صحیح علم پیش کرنے والوں نے بخل سے کام لیا یا کسی مصلحت کی وجہ سے علم صحیح کو چھپایا تو پھر غلط علوم مسلم معاشرہ میں پھیل گئے اور جب صحیح عاملوں کی تعداد گھٹ گئی تو غلط قسم عاملین جو الف کے نام بے بھی نہیں جانتے تھے انہوں نے غلط عملوں سے اللہ کے بندوں کو گمراہ کیا اور خوب دولتیں غلط انداز بٹوریں اس سے روحانی عملیات کی لائن بدنام ہوگئی۔

آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ "ہاشمی روحانی مرکز" کی طرف سے باقاعدہ روحانی تعلیم وتربیت کا سلسلہ جاری ہے اور سیکڑوں کی تعداد میں ہر سال طلباء ہم سے روحانی تربیت حاصل کررہے ہیں اور انشاء اللہ وقت دور نہیں جب باقاعدہ روحانی تعلیمات کا سلسلہ عام ہوکر شہر در شہر اور قریہ در قریہ پھیل جائے گا اور وہ چراغ جو ہم نے روشن کیا تھا اس سے ہزاروں چراغ روشن ہوکر پورے عالم میں روشنی پھیلانے کی خدمت انجام دینے لگیں گے۔

آپ نے فرمایا ہے کہ روحانی عملیات کی لائن کوئی شریعت کی لائن نہیں ہے کہ اس میں کوئی تبدیلی نہ ہوسکے اور یہ فرما کر آپ نے یہ کہنا چاہا ہے کہ اس کو سکھانے کے لئے آسان طریقے تجویز کیے جائیں تاکہ لوگوں کو چلہ کشی وغیرہ میں پریشانیاں نہ ہوں۔

عزیزم۔ دنیا کا کوئی بھی کام ہو اور دنیا کی کوئی بھی لائن ہو اس پر عبور پانے کے لئے انسان کو جدوجہد تو کرنی ہی پڑتی ہے۔ ایک انسان جب سرجن بننے کی ٹھان لیتا ہے تو اس کو چھ سات سال اپنی زندگی کے کھپانے پڑتے ہیں تب وہ سرجن بن پاتا ہے۔ روحانی عملیات کی لائن جو کسی بھی طرح ڈاکٹری لائن سے کم درجہ کی نہیں ہے۔ اس کا علم حاصل کرنے کے لئے اگر زندگی کے چار پانچ سال لگ جائیں اور اس میں کچھ محنت بھی کرنی پڑ جائے تو اس میں کونسی قیامت ٹوٹ پڑتی ہے۔ مشکل تو یہ ہے کہ اس لائن میں قدم رکھنے والا محنت تو کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا اور پہلے ہی دن سے اسے موکل اور ہمزاد تابع کرنے کی لگ جاتی ہے اور بس یہی سوچ وفکر اس کو عامل بننے نہیں دیتی اس لئے کہ جب اسمیں روحانیت نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی تو وہ چند قدم چل کر ہی مایوس ہوجاتا ہے۔

کامیابی انسان کو جب ہی ملتی ہے جب انسان کسی بھی لائن میں باقاعدگی کے ساتھ اپنا سفر شروع کرے۔ ایک دم منزل تک پہنچنے کے لئے کوئی بھی چھلانگ انسان کو منزل تک نہیں پہنچاتی۔ منزل تک پہنچنے کے لئے آہستہ آہستہ اپنے قدم اٹھانے چاہئیں اور حسب ترتیب اد

حسب قاعدہ اپنے سفر کو جاری رکھنا چاہئے۔

روحانی عملیات میں کوئی بھی چلّہ ایسا نہیں ہے کہ جسے ہم ناممکن قرار دے سکیں۔ ہاں اتنا ضرور ہے کہ بعض چلوں میں جو موکل اور ہمزاد تابع کرنے کے لئے کرائے جاتے ہیں ان میں شدید محنت کرنی پڑتی ہے اور پرہیز وغیرہ بھی وہ ذرا سخت قسم کے ہوتے ہیں لیکن ان چلوں کے بعد جو کامیابی ملتی ہے وہ بھی تو حیرتناک ہوتی ہے اور کسی بھی بڑی کامیابی کے لئے بڑی محنت کرنا ایک فطری سی بات ہے۔

روحانی عملیات کی لائن میں تمام چلے شدید محنت والے نہیں ہوتے بعض چلے تو اتنے آسان ہوتے ہیں کہ انہیں بچے بھی کر سکتے ہیں۔ چند ہی چلوں میں محنت کرنی پڑتی ہے دراصل آج کے دور میں لوگ ہتھیلی پر سرسوں جمانا چاہتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ بس کوئی ایسا طریقہ ہاتھ آجائے کہ کچھ بھی نہ کرنا پڑے اور موکل اور ہمزاد خود ہی ان کے غلام بن جائیں اور انہیں خزانے لا لا کر دینے لگیں اور اس طرح کی باتیں خوابوں میں تو ممکن ہیں لیکن حقیقت میں ممکن نہیں ہیں۔

آپ نے جس عمل کی اجازت مانگی ہے۔ ہماری طرف سے آپ کو اس کی اجازت ہے لیکن ہم آپ سے بھی یہ عرض کریں گے کہ آپ اس لائن میں باقاعدگی کے ساتھ چلیں۔ آپ کو اتنی دولتیں نصیب ہوجائیں گی کہ آپ سے سمیٹی بھی نہیں جائیں گی۔ بس شرط یہی ہے کہ آپ باقاعدگی کے ساتھ تعلیم وتربیت کی شروعات کریں اور ایک دم چھلانگ لگانے سے گریز کریں۔ انشاء اللہ پھر ہر عمل میں کامیابی آپ کا مقدر بنے گی اور فتوحات اور منزلیں آپ کے قدموں کے نیچے ہوں گی۔

کم فہمی کے فتنے

سوال از محمد مبارک خاں ــــــــــ شاجاپور، ایم پی

میں طلسماتی دنیا کا بڑی شدت سے انتظار کرتا ہوں اور بڑے شوق سے پڑھتا ہوں لیکن مجھے ایک بہت بڑی پریشانی سامنے آگئی ہے، وہ یہ ہے کہ آپ کے طلسماتی دنیا میں ایک مضمون ''کرشمہ اعداد'' میں جیسے ''میری قسمت آج کل کیسی ہے؟'' میں اپنی قسمت کا حال معلوم کرسکتا ہوں مگر میرے گاؤں میں اعداد سے قسمت کا حال معلوم کرنا یا قسمت کے حال جاننے کو غلط قرار دے رہے ہیں اور اس کام کو کرنے والوں کو ایمان سے خارج کہتے ہیں۔ میں الجھن میں پڑا ہوا ہوں اور میں دنیا کی کوئی بھی کتاب کے لئے ایمان کو داؤ پر نہیں لگا سکتا۔ میرے لئے ایمان اپنی جان سے زیادہ قیمتی ہے۔ قسمت کے حال جاننے سے زیادہ قیمتی ہے تو آپ سے مہربانی کے ساتھ گذارش ہے کہ آپ یہ بتا دیجئے کہ قسمت کا حال جاننا یا اور کوئی کام کرنا کون سی حدیث سے ثابت ہے یا کون سی قرآنی آیات سے ثابت ہے۔ آپ اس کا جواب طلسماتی دنیا میں ضرور چھاپ دیں یا جوابی خط سے ضرور دیں، اس بارے میں میں بہت پریشان ہوں، آپ اس کا جواب اپنے اگلے رسالے میں ضرور چھاپیں۔ مہربانی کرکے میری مدد کریں، میری حالت ایک طرف کنواں اور ایک طرف کھائی کی سی ہے۔ میں علماء دیوبند کو اور میں ہی نہیں ساری دنیا علماء دیوبند کو مانتی ہے۔ آپ اس کا جواب اگلے رسالے میں ضرور دیں۔ ورنہ میں اپنے ایمان ویقین کو کس سے پوچھ کر صحیح کروں گا۔

مہربانی کرکے میرے یقین اور ایمان کی مدد کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہت بہت نوازے۔ آمین

جواب

آپ کی تحریر سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ دین کے معاملے میں آپ کی معلومات بہت کم ہیں اور آپ کو دین کی بنیادی باتوں کا مطالعہ کرنے کا موقع نہیں مل سکا ہے۔ اس لئے آپ جیسے سیدھے سادھے لوگوں کو بہکالینا کوئی مشکل بات نہیں ہے۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا میں ''کرشمۂ اعداد'' کے تحت ہم جو کچھ بھی شائع کررہے ہیں اس کا گمراہی اور بدعقیدگی سے دور پرے کا بھی کوئی واسطہ نہیں ہے، یہ اعداد کا علم انسانی تجربات پر مشتمل ہے اور انسانی تجربات کو شریعت نے ہر موقع پر اہمیت دی ہے، اعداد کے ذریعہ جو علم حاصل ہوتا ہے اس کی حیثیت یقینی نہیں ہوتی بلکہ اس کی حیثیت ظن اور گمان کی ہوتی ہے اور اس طرح سے حاصل کردہ ظن اور گمان کو گمراہی قرار دینا دین اسلام کی تعلیم سے نابلد ہونے کی علامت ہے۔

دور رسول اللہ ﷺ میں ایسے آلات ایجاد نہیں ہوئے تھے جن کے ذریعے انسانی جسم کے اندرونی احوال دو اور دو چار کی طرح واضح ہوجاتے ہوں۔ آج ایکسرے مشین کے ذریعے گردے میں چھپی ہوئی باریک سے باریک پتھری کا اندازہ کرلیا جاتا ہے، الٹراساؤنڈ کے ذریعے حاملہ کے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی، یہ اندازہ کرلیا جاتا ہے اور بھی بہت

سے ایسے آلات ایجاد ہوگئے ہیں جس سے دماغ میں چھپے ہوئے پوشیدہ خیالات کا ادراک ہوجاتا ہے تو کیا یہ سب کچھ شرک اور گمراہی ہے؟

قسمت یا مستقبل کا جو بھی اندازہ اعداد کے ذریعہ ہوتا ہے اس پر صرف ''قیاس'' کا حکم لگایا جاسکتا ہے اور اسی کو ہم برابر اپنے مضامین میں لکھتے ہیں، ہم نے کسی بھی مضمون میں ایسا جملہ نہیں لکھا کہ اعداد کے ذریعہ جو نتیجہ سامنے آئے اس کو وحی کا درجہ دو، بلکہ ہم بار بار لکھتے ہیں کہ اس طرح کے نتائج ایک قیاس اور اندازے کے برابر ہیں اور اکثر تجربات کی کسوٹی پر پورے اترتے ہیں۔ تاہم ان کو سو فیصد صحیح نہیں کہا جاسکتا، اس طرح کی وضاحتوں کے باوجود بھی اگر کچھ لوگ کرشمۂ اعداد کو غلط قرار دے رہیں تو ہمیں ان کی پرواہ نہیں ہے کیوں کہ دین سلام ان کی جاگیر نہیں ہے کہ وہ بات جس بات کو وہ غلط سمجھ لیں وہ غلط ہی ہوجائے۔ ہمارے دور میں ایسے مولویوں کی کمی نہیں جو مدرسہ کی سند کے حساب سے اور چہرے مہرے کے اعتبار سے شاندار معلوم ہوتے ہیں لیکن جنہیں شریعت کے تقاضوں کا علم اتنا بھی نہیں ہوتا جتنا علم پرائمری اسکول کے بچوں کو ریاضی کا ہوتا ہے، اسی طرح کے مولویوں نے مسلم معاشرے میں حد سے زیادہ بے چینی پیدا کر رکھی ہے اور ان ہی لوگوں کی وجہ سے لایعنی قسم کے اختلافات کو فروغ حاصل ہو رہا ہے۔ یہ نام نہاد قسم کے عالم دین نہ بولنے سے پہلے سوچتے ہیں اور نہ بولنے کے بعد۔ انہیں تو بس ہر معاملہ میں اعتراض کرنے سے غرض ہے۔ حالاں کہ دنیا کے کسی بھی معاملے میں اعتراض کرنا دنیا کی سب سے آسان بات ہے۔

آپ نے علمائے دین کی اہمیت کو واضح کیا ہے، تو آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ جو صحیح قسم کے علمائے دین ہیں ان کی قدر ہم بھی کرتے ہیں اور ہم خود بفضل خدا دارالعلوم دیوبند کے فارغ ہیں اور مسلک کے اعتبار سے ہم خود بھی دیوبندی ہیں لیکن ہم ان دیوبندیوں میں سے نہیں ہیں جن کا مقصد حیات مسلک کی لڑائی اور بے وزن قسم کی باتیں کرنا ہے اور جو لوگوں کو لڑا کر ہی خوشی اور راحت محسوس کرتے ہیں۔

علماء دیوبند میں سب ایسے سر پھرے نہیں ہیں ان میں کی اکثریت آج بھی سوجھ بوجھ سے بہرہ ور ہے اور دینی معاملے کو ہر جگہ ملحوظ رکھتی ہے اور ان ہی کی وجہ سے دیوبندی مسلک کا سکون برقرار ہے لیکن بدنصیبی سے ایسے علماء بھی اس مسلک سے جڑ گئے ہیں جنہیں نہ علم ہے نہ عقل اور نہ ہی انہیں دین اسلام سے کوئی لگاؤ لیکن دین اسلام کی آڑ میں ایسے لوگ ہر جگہ ہنگامے کرتے نظر آتے ہیں اور یہی لوگ دین کے نام پر دنیا کی بہاریں لوٹ رہے ہیں۔

جہاں تک ایمان کے قیمتی ہونے کا معاملہ ہے تو ہر مسلمان کے نزدیک سب سے زیادہ قیمتی چیز ایمان ہی ہے، ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ ایمان سے زیادہ قیمتی چیز کوئی نہیں ہے۔ یہ سمجھ لینا کہ بس ایمان کی پرواہ تو ہمیں ہی ہے اور کسی کو نہیں یہ بھی ایک طرح کی جہالت اور ایک طرح کا تکبر ہے اور احمقانہ قسم کی خوش فہمی ہے۔

مبارک صاحب ایسی غیر مبارک بات اپنے ذہن میں ایک منٹ کے لئے بھی لانا کہ ہم ایسے رسالے میں وہ باتیں شائع کرنے کے خوگر ہوں جو ایمان اور اسلام کے منافی ہوں یقین کرلیں یہ تو قابل گرفت قسم کی سوچ ہے، جس کا حساب دینا بھی آپ کے لئے اور ان لوگوں کے لئے مشکل ہوجائے گا جو ایمان کے نام پر لوگوں کو اچھی تحریکوں سے بدگمان کرنے کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

ہمارے دور کے محدود علم رکھنے والے علماء نے سائنس کی بھی مخالفتیں پوری شدت کے ساتھ کی تھیں، لیکن اب آکر ان ہی علماء کو یہ اندازہ ہوگیا ہے کہ سائنس سے اسلام کی حقانیت ثابت ہوئی ہے۔ کمپیوٹر نے نہ صرف یہ کہ علم الاعداد کو کافی حد تک اہمیت دی ہے بلکہ اسی کمپیوٹر کی کوششوں سے یہ بات بھی ثابت ہوگئی ہے کہ اعداد کے جچے تلے حساب پر قرآن حکیم پورا اترتا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ یہ کتاب اللہ ہی کی نازل کردہ ہے۔

کسی بھی علم کی مکمل تحقیق کئے بغیر اس علم کی مخالفت کرنا اور اس کو ایک دم ایمان کے خلاف قرار دیدینا نہ صرف جہالت ہے بلکہ ایک طرح کا ظلم وستم بھی ہے۔

آپ نے فرمایا کہ ہم قرآن کریم اور حدیث کے ذریعے یہ ثابت کرکے دکھائیں کہ اعداد کے ذریعے قسمت کا حال بتانا جائز ہے تو آپ ہماری بات مان لیں گے۔

ہماری آپ سے درخوست ہے کہ آپ قرآن کریم کی کسی آیت یا کسی حدیث رسولؐ سے یہ ثابت کرکے دکھائیں کہ آپریشن کرانا، ڈاکٹروں کے یہاں گلوکوز چڑھوانا اور انجکشن لگوانا جائز ہے تو ہم بھی آپ کی بات مان لیں گے۔ ورنہ پھر آپ یہ یقین رکھیں کہ اگر حدیث

رسولؐ یا قرآن کریم کی کسی آیت میں انجکشن اور آپریشن کا ذکر نہ ہو تو پھر یہ سب کچھ غلط اور ناجائز ہے۔

دراصل ہر معاملے میں قرآن و حدیث کی باتیں کرنا ان ہی لوگوں کا شیوہ ہے جو خود قرآن و حدیث سے نابلد ہیں اور صرف اعتراضات اور تنقید کرنے ہی کی وجہ سے معاشرے میں پہچانے جاتے ہیں۔ اگر آپ ایسے لوگوں سے خود کو نہیں بچائیں گے تو آپ کو آنے والے کل میں بہت سی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔

طلسماتی دنیا کے بارے میں یہ یقین رکھیں کہ یہ رسالہ دین اسلام کی تبلیغ میں مصروف ہے اور بڑی حد تک اپنے مقصد میں کامیاب ہے۔ جو لوگ اس کی تحریروں کو ایمان کے خلاف قرار دے رہے ہیں یہ وہی لوگ ہیں جو چہرے مہرے اور وضع قطع کے اعتبار سے صاحب علم لگتے ہیں ورنہ ان لوگوں کو اسلام کا عروج کھلتا ہے، یہ اسلام کو صرف مسجدوں اور مدرسوں تک دیکھنا چاہتے ہیں، اس سے زیادہ جب انہیں کسی بھی جگہ اسلام اور اس کی حقانیت اثر انداز ہوتی نظر آتی ہے تو ان کو فکر سوار ہو جاتی ہے اور الٹے سیدھے اعتراضات کر کے ہر اس کوشش کو ناکام بنانے کی جدوجہد کرتے ہیں جو اسلام کے لئے مختلف تہذیبوں اور مختلف قوموں میں تعارف کا ذریعہ بن رہی ہو۔

ہم نیت پر کسی کے شبہ نہیں کرتے لیکن از راہ کم فہمی اور از راہ لاعلمی مولویوں کا ایک طبقہ اسی طرح کی حرکتوں کا شکار ہے، وہ تقویٰ کے نام پر وہم اور وساوس مسلم سماج میں پھیلا رہا ہے اور توحید کے نام پر توحید ہی کی جڑیں کھوکھلی کر رہا ہے۔ مذہب اسلام نے کسی علم اور کسی بھی تجربے کی آنکھیں بند کر کے مخالفت نہیں کی ہے۔ اس نے ہر علم کی حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے اپنے اصول پیش کئے ہیں، اگر کوئی علم اور کوئی تجربہ براہ راست عقائد سے نہ ٹکرا رہا ہو تو اس کو اہمیت دینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

کرشمۂ اعداد کو پیش کرتے ہوئے ہم نے کئی بار یہ بات لکھی ہے کہ یہ صرف ایک حسابی اور اعدادی اندازہ ہے جو تجربہ اور کسوٹی پر پورا بھی اتر سکتا ہے اور نہیں بھی۔ اس پر سو فیصد بھروسہ ٹھیک نہیں ہے، اس کے باوجود کسی بھی شخص کا یہ کہنا کہ ایسا علم پیش کرنے والا ایمان سے خارج ہے، صرف شیطانی حرکت ہے، جو لوگ ایسا کہتے ہیں ان سے فرما دیجئے کہ وہ اپنے ایمان کا جائزہ بھی لیتے رہا کریں کہ ایمان ان کے گھروں میں کس قدر بے دست و پا بنا ہوا ہے اور اس پر کیا کیا قیامتیں ٹوٹ رہی ہیں۔

ہم نے کھلی ہوئی آنکھوں سے یہ دیکھا ہے کہ جو علم الاعداد اور علم نجوم کے خلاف ایسے لچھے دار اعتراضات کرتے ہیں ان کا اپنا ایمان بجائے خود بے روح نظر آتا ہے۔ صرف خاکی لباس پہن کر کوئی پولیس والا نہیں بن جاتا لیکن مسلمانوں میں سفید کپڑے پہن کر بہت سے لوگ ''اہل اللہ'' اور علماء کبار بن جاتے ہیں اور اعتراضات کی جگالی شروع کر دیتے ہیں، اس خوش فہمی کے ساتھ کہ ہم بھی ہیں اللہ والے۔

اللہ ایسے گیہوں نما جو فروشوں سے تمام سادہ لوح مسلمانوں کو محفوظ رکھے، آمین۔

ایسے لوگوں نے اپنی کم فہمی اور لاعلمی کی وجہ سے بہت سے فتنوں کو جنم دیا ہے۔

یہ ہمارے مفتی حضرات

سوال از جمشید عالم ———— پورنیہ (بہار)

امید کرتا ہوں کہ مزاج گرامی اچھے ہوں گے، میں تقریباً ایک سال سے آپ کے رسالے کا خریدار ہوں، تقریباً مجھے سارے ہی مضامین پسند آتے ہیں، ان دنوں میری نظروں سے کتب خانہ نعیمیہ دیوبند سے شائع ہونے والی ایک کتاب جو مولانا یوسف لدھیانوی کی لکھی ہوئی ہے ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' جو کہ شاید پانچ جلدوں میں شائع ہوئی ہے اسی کتاب کے پہلے حصے کے صفحہ ۳۶۸ سے صفحہ ۳۷۱ پر نظر پڑی جس میں ستاروں کا علم، علم نجوم پر اعتقاد کفر، برجوں اور ستاروں میں کوئی ذاتی تاثیر نہیں اور علم الاعداد پر یقین رکھنا گناہ ہے وغیرہ وغیرہ پڑھ کر کچھ عجیب سی کیفیت ہوئی، سوچنے پر مجبور ہوا کہ آپ کے رسالے میں جو ان چیزوں کے بارے میں اعلانیہ تصدیق کی جاتی ہے کس بنا پر درست ہے۔ ویسے ناچیز آپ کے قلم کی داد دیتا ہے فن خطاطی میں واقعی آپ کا جواب نہیں۔

امید کرتا ہوں کہ ناچیز کے خط کا جواب مع تفصیل حقائق پر مبنی دیں گے۔

جواب

جس کتاب کا آپ نے ذکر کیا ہے اور اس کتاب کے کچھ تراشے

بھی آپ نے بھیجے ہیں یہ ہماری نظروں سے نہیں گذرے، تراشے پڑھ کر یہ اندازہ ہوا کہ یہ کتاب جن مفتی صاحب کی لکھی ہوئی ہے ان کے علم میں توسع اور گہرائی نہیں ہے اور مفتی صاحب کے علم میں جب تک توسع اور گہرائی نہیں ہوگی وہ غیر معمولی مسائل پر حکیمانہ گفتگو کرنے کے مجاز نہیں ہوسکتے، لیکن آج جو لوگ مفتی بن کر افتاء کے منصب پر قائم ہیں وہ سب اپنے اپنے مسلک کی زلف گرہ گیر کا بری طرح شکار ہیں اور کسی نہ کسی مدرسے کے ملازم ہیں۔ ملازمت اور احساس ملازمت انہیں اس قابل نہیں چھوڑتا کہ وہ کھل کر عادلانہ طور پر کچھ کہہ سکیں۔ چنانچہ ہر مدرسے کا مفتی یا تو جواب اتنے مبہم انداز میں دے گا کہ معقول عقل رکھنے والوں کی پوری ٹیم بھی اس کا مطلب سمجھنے سے قاصر رہے گی۔ عوام کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے بھی یہ مفتی حضرات عربی زبان کا بے جا استعمال کرنے سے باز نہیں آتے۔

مثلاً یہ فرمائیں گے کہ وکذافی الشامی ورواہ البخاری وہذا جواب صحیح جہاں یہ خود اپنے جواب سے مطمئن نہیں ہوتے وہاں یہ لکھ کر پیچھا چھڑا لیتے ہیں واللہ اعلم بالصواب وغیرہ جیسے الفاظ دراصل راہ فرار کے انداز ہوتے ہیں لیکن یہ انداز چوں کہ عالمانہ ہوتا ہے لہٰذا لوگ اس سے مرعوب بھی ہوتے ہیں اور محظوظ بھی۔

آپ نے کتاب کے جو تراشے روانہ کئے ہیں انہیں دیکھ کر یہ اندازہ بھی ہوتا ہے کہ یہ کتاب فرضی سوالات پر مشتمل ہے گویا کہ مفتی صاحب نے خود ہی سوال قائم کرکے خود ہی جواب دیا ہے، یہ انداز بہت پرانا اور بہت ہی بچکانہ ہے اس طرح کے انداز سے تعلیم الاسلام پڑھنے والے بچے تو شاید مطمئن ہوجائیں لیکن وہ حضرات کیسے مطمئن ہوسکتے ہیں جن کی عقل سن بلوغ کو پہنچ چکی ہو۔

آپ نے جو تراشے روانہ کئے ہیں ان میں سب سے پہلا سوال دست شناسی سے متعلق ہے جسے مفتی صاحب نے بلا دلیل ناجائز قرار دیا ہے۔ اس کے بعد مفتی صاحب نے ستاروں کے علم سے متعلق گفتگو کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ستاروں کا علم یقینی نہیں اور پھر ستارے بذاتِ خود موثر بھی نہیں۔

ہم مفتی صاحب سے یہاں یہ سوال کرنے کا حق رکھتے ہیں کہ علم وحی کے علاوہ دنیا کا کون سا علم یقینی ہے اور دنیا کی کون سی چیز مؤثر بالذات ہے مؤثر بالذات اس کائنات میں بلکہ دونوں جہاں میں صرف حق تعالیٰ کی ذات گرامی ہے، ان کی ذات گرامی کے ماسوا کوئی بھی ذات اور کوئی بھی چیز موثر بالذات نہیں ہے۔ دوا بھی موثر بالذات نہیں ہوتی، لیکن دوا کھانے کو کون حرام سمجھتا ہے؟

مفتی صاحب نے ایک سوال کے جواب میں یہ فرمایا ہے کہ اسلام کے نقطۂ نظر سے چوبیس گھنٹے میں ایک وقت ایسا بھی آتا ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے لیکن اسلام میں اس کی کوئی تعیین نہیں کی گئی۔ یہ بات اسلامی نقطۂ نظر سے بالکل غلط ہے، احادیث رسول اللہ ﷺ کے مطابق عصر اور مغرب کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے، اس کے علاوہ شب کا آخری حصہ بھی مقبولیت کا درجہ رکھتا ہے اور بے شمار روایات سے تہجد کے وقت کی مقبولیت ثابت ہے۔

مفتی صاحب کا یہ فرمانا کہ دعا کی قبولیت کے لئے وقت کی تعیین نہیں کی گئی قطعاً لاعلمی کی بات ہے جسے وہ علم سمجھ کر بیان کررہے ہیں۔

نحوست سے متعلق گفتگو کرتے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا ہے کہ اسلام میں نحوست کا کوئی تصور موجود نہیں ہے۔ ہمارے خیال سے یہ بات بھی کم علمی کی دلیل ہے۔

حق تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب قرآن حکیم میں یہ ارشاد فرمایا ہے **فارسلنا علیهم ریحاً صرصراً فی ایام نحسات** (حٰم سجدہ، آیت ۱۶) ہم نے ان پر بڑی زور کی ہوا بھیجی ایسے دنوں میں جو نحوست اور مصیبت کے دن تھے۔

اس آیت کے ہوتے ہوئے کسی بھی عالم اور مفتی کا یہ فرمانا کہ اسلام میں نحوست کا کوئی تصور ہی موجود نہیں ہے کم علمی کی بات ہے۔ حق تعالیٰ نے اس دنیا میں جب مبارک چیزیں پیدا کی ہیں تو ان کو ممتاز کرنے کے لئے منحوس چیزوں کو بھی پیدا کیا ہے تاکہ مبارک چیزوں میں امتیاز ہوسکے۔ اگر غیر مبارک چیزوں کا خالق خدا کے سوا کسی اور کو مانیں گے تو سب سے بڑا شرک ہوگا، اس لئے کہ اس کائنات کی ہر اچھی بری چیز کا خالق ایک ہی ہے، اسی نے مبارک چیزیں پیدا کی ہیں اور اسی نے منحوس اور جب منحوس چیزیں اس دنیا میں موجود ہیں تو ان کا تصور بھی اسلام میں موجود ہے۔ البتہ اسلام چوں کہ اللہ کے بندوں کو توہمات سے بچانا چاہتا ہے اس لئے وہ نحوست نحوست کی رٹ لگانے کو پسند نہیں کرتا لیکن وہ نحوست کا کلیۃً انکار نہیں کرتا اور انکار کرتا تو نحوست کا تذکرہ کسی بھی انداز میں قرآن میں موجود نہ ہوتا۔

رہی یہ بات کہ جو شخص کسی نجومی کے پاس گیا اور اس سے اس نے کوئی بات پوچھی تو اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں ہوگی تو یہاں بھی مفتی صاحب نے یا تو بات کو سمجھا ہی نہیں یا پھر جان بوجھ کر مغالطہ دینے کی کوشش کی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے عہد مبارک میں جن نجومیوں کے پاس جانے سے صحابہ کرامؓ کو روکا تھا وہ سب کے سب مشرک تھے اور مشرکانہ ذہن پیدا کرنے کی تحریک چلایا کرتے تھے ان کے فال نکالنے کا طریقہ اور ستاروں کی چالوں سے مستقبل کی باتیں بتانے کا انداز قطعاً مشرکانہ تھا اور وہ اس سلسلہ میں غیر اللہ سے استمداد کیا کرتے تھے جو قطعاً کفر و شرک کا درجہ رکھتا ہے، لیکن یہ سمجھنا کہ علم نجوم کا تمام سرمایہ درجۂ شرک کی حیثیت رکھتا ہے، عالمانہ قسم کی جہالت ہے اور اس جہالت کا کوئی فائدہ امت کو پہنچنے والا نہیں بلکہ اس جہالت سے اس بات کا اندیشہ ہے کہ لوگ حق تعالیٰ کی صناعی اور حکمت عملی کو عبث سمجھنے کی حماقتوں میں مبتلا نہ ہوجائیں۔

قرآن حکیم میں حق تعالیٰ نے بار بار کائنات میں تدبر کرنے کا حکم دیا ہے۔ ستارے اور انسانی ہاتھ اسی کائنات کا ایک حصہ ہیں، ستاروں کی استقامت اور رجعت اسی کائنات کا اہم گوشہ ہے جسے حق تعالیٰ نے اپنی مخصوص حکمتوں کے ساتھ بنایا ہے اور اس کائنات میں کوئی ایک ذرہ بھی عبث اور بے فائدہ نہیں پیدا کیا گیا۔

انسانی جسم میں انسانی ہاتھ کی بناوٹ بھی حق تعالیٰ کی حکمت عملی کی طرف اشارہ کرتی ہے اور فطرت کے رازوں سے خفیہ انداز میں پردے ہٹاتی ہے۔ حق تعالیٰ نے ہر ہاتھ میں ایک انگوٹھا اور چار انگلیاں بھی کسی مقصد کے لئے پیدا کی ہیں، اس کے مقاصد ایک نہیں بے شمار ہوسکتے ہیں اور اس سے اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ جس طرح چار انگلیاں ایک انگوٹھے کے ساتھ ہیں اسی طرح ایک مرد چار نکاح کرکے چار عورتوں کو اپنے ساتھ رکھ سکتا ہے۔

ہاتھ کی سختی اور نرمی سے ہاتھ چھوٹے اور بڑے ہونے سے ہاتھ کے لمبے اور موٹے ہونے سے انسان کی شخصیت اور مزاج کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ انسان کی ہتھیلی میں جو لکیریں ہیں وہ ساری دنیا کے انسانوں کی ایک جیسی کیوں نہیں ہیں اور ہر انسان کے دائیں ہاتھ کی لکیریں اس کے بائیں ہاتھ کی لکیروں سے مختلف کیوں ہوتی ہیں، پھر یہ لکیریں حالات کے ساتھ کیوں بدلتی رہتی ہیں؟ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کوئی ایک لکیر دھندلی پڑجاتی ہے اور اس کی جگہ دوسری لکیر ابھرنے لگتی ہے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بعض لکیریں بالکل معدوم ہوجاتی ہیں اور بعض نئی لکیریں ان کی جگہ پیدا ہوجاتی ہیں۔ ان باتوں کا ایک جواب تو یہ ہے کہ یہ سب کچھ خوامخواہ ہے اور یہ سب کچھ بے مقصد ہے، اگر کہنے والا یہی کہتا ہے کہ تو وہ خدا پر بے مقصد کام کرنے کی تہمت لگاتا ہے، جب کہ اسلامی عقیدہ بہت شدت کے ساتھ اس بات کا قائل ہے کہ حق تعالیٰ نے اس کائنات میں ایک چیز بھی بغیر مقصد کے پیدا نہیں کی۔

ہاتھ کی لکیروں اور پامسٹری کا علم اگر حد سے تجاوز کرجائے اور آنے والی کل کی باتیں معلوم کرنے اور انہیں پھیلانے کی تحریک چلائے تو بلاشبہ اس سے اسلامی عقیدے پر حرف آتا ہے۔ اس سلسلے میں پہلی ٹھوس بات یہ ہے کہ ہاتھ کی لکیروں کا علم دوسرے علوم کی طرح حتمی اور یقینی نہیں ہوتا ہے، اس سے اس طرح اندازے کئے جاسکتے ہیں جس طرح ایکسرے مشین سے جسم کے اندرونی حصوں کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے اور جس طرح ایکسرے کی مشین غلط رپورٹ بھی پیش کردیتی ہے اسی طرح ہاتھ کی لکیروں کا علم رکھنے والا بھی غلطی کرسکتا ہے، اس لئے اگر کوئی بھی پامسٹری یہ دعویٰ کرے کہ وہ جو کچھ بتائے گا مستقبل میں من وعن اور حرف بحرف ایسا ہی ہوگا تو بلاشبہ اس کا یقین رکھنے والا گنا ہگار ہوگا، کیوں کہ آنے والے کل کا صحیح علم صرف باری تعالیٰ کو ہے لیکن کسی بھی علم کے ذریعے اگر کچھ اندازے کرکے انسان زندگی کے اقدامات کرتے ہوئے احتیاط کو ملحوظ رکھے اور اللہ کی دی ہوئی عقل سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے اور یہ یقین اس کے دل میں جاگزیں ہو کہ ہر چیز اللہ کے حکم کی پابند ہے۔ اسباب وعلل کی اس دنیا میں صحیح اور غلط اسباب کی ایک حقیقت ہے، البتہ نتائج اللہ کے اذن کے پابند ہوتے ہیں تو یہ سوچ اور فکر اسلامی عقائد سے ہرگز نہیں ٹکراتی بلکہ وہ سوچ جو مفتی صاحب جیسے لوگوں کی سوچ ہے اسلامی عقائد سے ٹکراتی ہے اور حق تعالیٰ پر بے مقصد کام کرنے کے الزامات عائد کرتی ہے۔

علم نجوم کی ایک حقیقت ہے اس کو بے بنیاد وہی لوگ ثابت کرسکتے ہیں کہ جنہوں نے قرآن حکیم کی کسی ایک تفسیر کا مطالعہ بھی بغور نہ کیا ہو۔

قرآن حکیم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا واقعہ پوری

تفصیل کے ساتھ بیان ہوا ہے اور اس وقعہ میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ کسی نجومی نے فرعون کو بتا دیا تھا کہ آپ کے ملک میں ایک ایسا لڑکا پیدا ہوگا جو آپ کے لئے زوالِ سلطنت کا ذریعہ بنے گا۔ چنانچہ فرعون نے اپنی پوری طاقت لڑکوں کو ختم کرنے میں صرف کردی لیکن نجومی کی بات صحیح ہوکر رہی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اور فرعون کے گھر ہی میں ان کی پرورش ہوئی اور پیشین گوئی کے مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کی غارت گری کا سبب بنے۔ اس سے یہ انداز ہوتا ہے کہ نجومی صرف بکواس نہیں کرتا وہ ستاروں کی چالوں سے اور حق تعالیٰ کی پیدا کردہ دوسری حقیقتوں کا جوڑ توڑ کرکے جو جائزہ تیار کرتا ہے اس میں اگرچہ خطا کا امکان ہوتا ہے لیکن وہ علمی طور پر درست بھی ہوسکتا ہے اور درست ہوتا بھی ہے۔ ایک دم تمام باتوں کا انکار کردینا اور ہر بات کو بدعقیدگی سے جوڑ دینا بجائے خود ایک قسم کی بدعقیدگی ہے۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ ہمارے علماء کسی بات کی تہہ میں جانے کے بجائے سطحی فکر کے ساتھ مکھی پر مکھی مارنے ہی کو تقویٰ سمجھتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی بنائی ہوئی کائنات پر نہ غور وفکر کرتے ہیں اور نہ اس کی حکمت عملی کی گہرائیوں میں جانے کی زحمت کرتے ہیں اور جس چیز کا انہیں علم نہیں ہوتا اس کو مشرکانہ بتا کر اپنا پیچھا چھڑا لیتے ہیں، اس طرح کے وطیروں سے مسلمانوں کو فائدہ نہیں نقصان پہنچا ہے۔ اللہ سب کو عقل سلیم دے اور اس تقویٰ سے محفوظ رکھے جو بجائے خود ایک وہم ہے اور امت کے لئے نقصان دہ ثابت ہورہا ہے۔

من گھڑت باتیں

سوال از: ـــــــــــ حافظ عظیم الدین عثمانی

بعد آداب وسلام عرض ایں کہ چند سوال جن کو میرے دوست اور رشتے داروں نے مجھ سے پوچھے ہیں وہی میں آپ سے پوچھ رہا ہوں، ساتھ میں جوابی لفافہ بھی ارسال کررہا ہوں، امید ہے کہ جلد از جلد جواب سے نواز کر ممنون فرمائیں گے۔

سوال: چند روز قبل ہم اپنے قریبی رشتہ دار کے ساتھ کسی کام سے شہر سے باہر نکل رہے تھے کہ اچانک راستے میں ایک نامعلوم شخص سے ملاقات ہوگئی، وہ ہم دونوں کو روک کر تعویذ گنڈے کی حقیقت بیان کرنے لگے اور اس وجہ سے کہ وہ میرے رشتے دار کے گلے میں تعویذ لٹک رہا تھا۔ بہرحال انہوں نے دورانِ گفتگو رسول اکرم ﷺ کی طرف منسوب کرتے ہوئے کہا کہ ''اگر کوئی شخص کسی کے گلے سے تعویذ توڑ کر پھینک دے گا تو اسے ایک عمرہ کا ثواب ملے گا۔'' چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا، میرے رشتے دار کے گلے سے کسی طرح تعویذ توڑ کر پھینک دیا لیکن ہم دونوں اس شخص کی اس حرکت کو خاموشی سے دیکھتے اور سنتے رہے۔ بعدہٗ انہوں نے اپنی پاکٹ سے ایک چھوٹا سا پرچہ نکال کر دیا جس میں انہوں نے تعویذ گنڈوں کو جہاں کمانے کھانے کا دھندہ اور شرک قرار دیا تھا وہیں اس کے لکھنے والوں کے متعلق ان کا نظریہ اچھا نہیں تھا۔ مزید انہوں نے تعویذ کے عدم جواز کے ثبوت میں حدیث شریف سے یہ دلیل پیش کی تھی ''**من علق تمیمة فقد اشرك**'' اس اتفاقی واقعہ کے پیش آنے کے بعد تمام رشتہ داروں اور دوستوں میں یک قسم کی ذہنی الجھن پیدا ہوکر رہ گئی ہے۔ کیوں کہ اب تک وقت ضرورت فن عملیات سے تعلق رکھنے والے مولانا صاحب سے تعویذ لے لیا کرتے تھے اور بفضل خدا اس تعویذ کے ذریعے مقصد حاصل ہوجایا کرتا تھا اور مذکورہ تعویذ بھی ایک بڑے مشہور عامل صاحب نے دیا تھا لیکن اس وقعہ کے بعد سبھی میں ایک طرح کی کھلبلی مچی ہوئی ہے، اس لئے جس کو اب تک ہم جائز اور مباح سمجھ کر کیا کرتے تھے اس پر شرک اور حرام کا حکم لگا دیا گیا ہے۔ بہرحال میں اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کو یہ بات کہہ کر اطمینان دلایا ہوں کہ بہت جلد ماہنامہ طلسماتی دنیا کے ذریعہ مکمل معلومات حاصل کرکے بتاؤں گا۔

درخواست ہے کہ مفصل جواب سے نوازیں گے، کرم ہوگا۔

جواب

جو حدیث اُن ''نامعلوم صاحب'' نے بیان کی ہے وہ من گھڑت ہے۔ صحیح حدیث میں ایسی کوئی روایت موجود نہیں ہے، جس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ اگر کسی کے گلے میں سے تعویذ نکال کر پھینک دیا جائے تو اس پر عمرے کا ثواب ملے گا، جو اسلام دین کے بنیادی امور میں زور زبردستی کا قائل نہیں ہے، جو اعلان عام کے ساتھ یہ کہتا ہے کہ لا اکراہ فی الدین، دین میں کوئی زور زبردستی نہیں، اسی اسلام کی طرف ایسی بات منسوب کرنا جو زور زبردستی کے قبیل سے ہو اسلام پر الزام تراشی کرنے کے برابر ہے۔

وہ صاحب غالباً غیر مقلد ہوں گے اور غیر مقلد کی اپنی الگ ایک

دنیا ہے، ظاہر ہے کہ وہ ہماری دنیا سے بالکل مختلف ہیں۔ ہم اپنے اکابرین کی اتباع کرنے کے پابند ہیں اور ان کے یہاں اتباع کا سرے سے کوئی درجہ نہیں ہے۔ ان کا دعویٰ یہ ہے کہ تقلید غلط در غلط ہے، جبکہ دنیا میں آج تک کوئی شخص پیدا نہیں ہوا جو تقلید سے بے نیاز ہو کر جی سکے، کسی نہ کسی کو تقلید تو کرنی ہی پڑے گی اور اگر کسی بزرگ کی نہیں تو پھر اپنے نفس کی تقلید کرنی پڑے گی۔

ہم نے رسول خدا ﷺ کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا، ہم نے اپنے بزرگوں سے جو کچھ سنا ہے ہم اس پر ایمان لائے ہیں اور اس طرح اپنے بزرگوں کی اتباع کرتے ہوئے سیرت کے گہوارے تک پہنچے ہیں۔ ہمارے وہ بے شمار اکابرین جو خدا سے ڈرنے میں پیش پیش تھے اور جن کی راتیں خوف آخرت سے سرشار تھیں جن کی آنکھوں سے خوف خداوندی کے چشمے پھوٹتے دیکھے گئے تھے ان کے نورانی چہروں پر احتساب کے اندیشے ایمان و یقین کی قوس و قزح بکھیرتے ہوئے دکھائی دیتی تھی انہوں نے بھی تعویذ کیے۔ حضرت شاہ ولی اللہؒ جیسے جلیل القدر بزرگ نے شفاء العلیل جیسی گراں قدر روحانی عملیات کی کتاب امت کو دی۔ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی علمی اور دینی خدمات کا سلسلہ بہت طویل ہے۔ انہوں نے اپنی حیات عزیز میں گیارہ سو سے زیادہ کتابیں لکھ کر اور بیس ہزار سے زیادہ تقریریں کر کے دعوت اسلام کا فرض بحسن وخوبی نبھایا۔ ان کی ولایت شہرۂ عام کا درجہ رکھتی ہے اور ان کی بزرگی پر کسی دشمن کو بھی کوئی کلام نہیں ہے۔ انہوں نے بھی اعمال قرآنی لکھ کر روحانی عملیات کے جواز پر مہر تصدیق ثبت کی ہے۔

حد تو یہ ہے کہ بعض اہل حدیث بزرگوں نے بھی تعویذات کئے ہیں اور اس موضوع پر طبع آزمائی کی ہے لیکن پھر ان کی دنیا میں ایسے چھوکرے عام طور پر نظر آجاتے ہیں جو تعویذوں کو شرک بتا کر اپنے عقل کے دیوالیہ پن کا ثبوت پیش کرتے پھرتے ہیں۔

ایک بات یاد رکھئے کہ سبھی قسم کے تعویذ فی الیقین جائز نہیں ہیں، جن تعویذوں میں غیر اللہ سے استمداد کی گئی ہو وہ یقیناً شرک کا درجہ رکھتے ہیں اور ان سے احتراز ضروری ہے۔

آنحضور ﷺ کے دور مبارک میں جو لوگ مشرف بہ اسلام ہوا کرتے تھے ان کے گلے میں عبرانی زبان کے کچھ کلمات لٹکے دیکھے گئے تھے اور ان کلمات سے شرک کی بو آتی تھی، لہٰذا آپ انہیں توڑ دیتے تھے اور ان کو توڑ دینا یقیناً ضروری تھا لیکن اللہ کے رسول ﷺ پر اس بات کا الزام لگانا کہ انہوں نے کلام ربانی کی آیات کو توڑا تھا یا کلام ربانی کے نقوش کو توڑنے پر عمرے کا ثواب کا وعدہ کیا تھا آپ پر بہت بڑا الزام ہے۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔ زبان ہلاتے ہوئے انسان یہ بھول جاتا ہے کہ میں صداقت بیانی کے زعم میں کیا بک رہا ہوں۔

کسی بھی چیز کے حلال وحرام کا فیصلہ کرنا کسی کے لئے بھی جائز نہیں ہے اور ہمیں ان لوگوں پر حیرت ہے کہ جنہوں نے کسی ایک غیر ذمہ دار انسان کی بات سن کر اپنے اکابرین ہی پر سے اعتماد اٹھالیا اور مخمصے کا شکار ہو گئے۔

ہمارا اپنا خیال یہ ہے کہ جو لوگ تعویذوں کو شرک بتاتے ہیں وہ کلام الٰہی کی توہین کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ تعویذات میں کلام الٰہی ہی کو بنیاد بنایا جاتا ہے۔ اس دور میں غیر مسلمین کو اپنی طرف مائل کرنے کے لئے تعویذات کو فروغ دینا ضروری ہے۔ آنے والے کل میں انشاء اللہ یہی طریقہ تبلیغ اسلام کا ذریعہ بنے گا۔ البتہ ضرورت اس بات کی ہے کہ تعویذات کی لائن سے جو گمراہیاں پھیلائی جارہی ہیں اور اس لائن میں جو کچے پکے لوگ دوکانیں سجا کر بیٹھ گئے ہیں ان کی گرفت کی جائے اور عوام کے اندر بیداری پیدا کی جائے، جو لوگ مشرکانہ باتیں کرتے ہیں یا اندھیرے میں تیر چلاتے ہیں یا غیب دانی کے وعدے کرتے ہیں ان سے لوگوں کو بچایا جائے۔

روحانی عملیات دوسرے علاج کے طریقوں کی طرح ایک طریقہ ہے اور اللہ کے فضل و کرم سے دوسرے طریقوں کی طرح یہ بھی موثر ثابت ہوتا ہے۔ اس طریقے کے پیچھے لاٹھی لے کر دوڑنا ارباب تعقل اور اہل تدین کا کام نہیں ہوسکتا۔ رہے بے چارے غیر مقلد تو وہ تو دوسرے معاملات میں بھی اپنی ناک کی سیدھ میں چلنے کے عادی ہیں۔ اگر آپ اُن سے نہ الجھیں تو بہتر ہے کیوں کہ ان کی بھی عقل کا ایک دائرہ ہے اور وہ دائرہ غیر محدود نہیں ہے جو بات ان کے سمجھ میں نہیں آسکی کیا ضرورت ہے کہ ہم انہیں اس بات کو سمجھانے کی فکر میں دبلے ہوں۔

ہمیں ان اکابرین کے طریقوں پر اطمینان رکھنا چاہئے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مرضیات کے بلاشبہ پابند تھے اور انہوں نے تعویذ گنڈوں کو حرام قرار نہیں دیا، بلکہ دوسرے طریقہ علاج کی طرح اس کو بھی مباح بتایا اور خود بھی اس مباح پر عمل کر کے اس کی مباحیت کی توثیق کی۔

پھر وہی مخالفت

سوال از: صلاح الدین ———— رامپور

آپ کا ماہنامہ ''طلسماتی دنیا'' تقریباً ایک سال سے پڑھ رہا ہوں اور مجھے یہ رسالہ بہت اچھا لگتا ہے، مجھے ہی نہیں میرے گھر والے بھی بہت شوق سے پڑھتے ہیں۔ میں کچھ سوال لے کر حاضر ہوا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ میرے ان سوالوں کے جواب دے کر میرے دل کو مطمئن کردیں گے۔ حالاں کہ یہ سوال آپ سے بہت لوگ کرچکے ہیں کہ تعویذ گنڈے کرنا حرام ہے۔ اسلام میں منع ہے اور آپ نے ان کا جواب بہت ہی اچھے ڈھنگ سے دیا،اب میں کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔

ایک حدیث نقل کررہا ہوں کہ جناب حضرت محمد ﷺ نے فرمایا جس نے تعویذ باندھی اس نے شرک کیا۔ (احمد وحاکم)

دوسری حدیث میں ہے جس نے تعویذ باندھی اللہ اس کو کامیاب نہ کرے اور جس نے گنڈے باندھے اللہ اسے سکون نصیب نہ کرے۔ (حاکم)

یہ حدیث ان تعویذ گنڈوں کے بارے میں ہے جن پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا ہو اور آپ نے اگست وستمبر کے شمارے میں جو جنتر پیش کرے ہیں ان پر تو اللہ کا نہ نام ہے اور نہ کلام۔ تو کیا ایسے جنتروں کو اپنا کر ہم شرک میں نہیں پڑجائیں گے۔ اس لئے آپ سے گذارش ہے کہ جب ہمارے پاس قرآن جیسا خزانہ موجود ہے تو پھر ہم ادھر ادھر ہاتھ کیوں ماریں؟ اس لئے آپ ایسے عمل فوراً بند کریں یا پھر آپ ہماری رہنمائی کریں۔

جواب

تعویذ گنڈوں کی مخالفت کرنے والوں کے علم وعقل کا حدود اربعہ کتنا ہے یہ ہم اچھی طرح جانتے ہیں۔ جب سے ہم نے طلسماتی دنیا نکالا ہے اور جب سے ہم نے روحانی مرکز کی طرف سے خدمت خلق کا بیڑا اٹھایا ہے اس وقت سے بھی قسم کے لوگوں سے روزانہ واسطہ پڑتا ہے اور آئے دن ایسے لوگوں سے سابقہ پیش آتا ہے کہ جنہیں توحید کی 'ت' اور سنت کے 'س' کی خبر نہیں۔ لیکن وہ توحید وسنت کی باتیں کرکے اپنی نادانیوں اور کم فہمیوں کا مظاہرہ کرتے رہتے ہیں۔

شیطان نے پہلے ہی دن انسانوں سے دشمنی کی ٹھان لی تھی اور یہ فیصلہ کرلیا تھا کہ دائیں سے بائیں آگے سے اور پیچھے سے وہ انسانوں کو گمراہ کرے گا اور انہیں صراط مستقیم سے ادھر ادھر کرکے ہی چین لے گا۔ چنانچہ وہ اپنی ڈیوٹی برابر انجام دے رہا ہے اور مختلف ہتھکنڈوں کے ذریعہ وہ انسانوں کو راہِ راست سے بھٹکانے کی مہم میں لگا ہوا ہے۔ وہ انسانوں کو صرف دنیا ہی کے ذریعہ گمراہ نہیں کرتا بلکہ وہ انسانوں کو دین اور توحید وسنت کے نام پر بھی دھوکہ دیتا ہے اور انسانوں کی جہالت کا خصوصیت کے ساتھ پورا پورا فائدہ اٹھاتا ہے۔

دیکھا یہ گیا ہے کہ تعویذ گنڈوں کی مخالفت کرنے والے زیادہ تر وہ لوگ ہیں جنہیں علم دین کی ہوا نہیں لگی، یا جنہوں نے مدرسوں میں شوق سے نہیں پڑھا اور کچا پکا علم حاصل کرنے کے بعد وہ خود کو رستم علم سمجھنے لگے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنے کی خدمات انجام دیتے رہے یا پھر تعویذ گنڈوں کی مخالفت ان حضرات کی طرف سے ہوتی ہے جنہوں نے بزعم خود اپنے آپ کو سنت رسول کا اجارہ دار سمجھا اور جو ہمیشہ اس خوش فہمی میں مبتلا رہے کہ ہم ہی رسول کی صحیح معنوں میں تقلید کرنے والے ہیں۔ حالاں کہ یہ صرف ان کی خام خیالی ہے، حقیقت سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

ہم نے تعویذ گنڈوں کی مخالفت ایسے لوگوں کو بھی کرتے دیکھا ہے جنہیں ایمان مجمل کی خبر نہیں تھی اور جنہیں دوسرا کلمہ بھی صحیح طور پر یاد نہ تھا لیکن تعویذ گنڈوں کی مخالفت کرنا ان کا بھی محبوب مشغلہ تھا اور وہ بھی تعویذ گنڈوں کو منجملہ شرک بتاکر جھوما کرتے تھے۔

آپ نے بھی تعویذ گنڈوں کے سلسلے میں جو انداز اختیار کیا ہے وہ قابل گرفت ہے۔ اگرچہ آپ اس سلسلے میں وضاحت چاہتے ہیں لیکن آپ کا انداز گفتگو یہ بتاتا ہے کہ بری صحبت کی وجہ سے آپ کا ذہن بھی کلام الٰہی کی طرف سے صاف نہیں ہے اور آپ بھی اس بیماری کا شکار ہیں جو تکبر اور زعم توحید سے اکثر مسلمانوں کو لگ جاتی ہے اور پھر لاعلاج ہوکر رہ جاتی ہے۔ آپ نے سنی سنائی باتوں کو حدیث بتاکر بڑا ظلم کیا ہے، شاید آپ کو نہیں معلوم کہ شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ آنحضور ﷺ کی طرف کوئی بات منسوب کرنا ہے۔ اس سے بڑا گناہ کیا ہوسکتا ہے کہ اپنے الٹے سیدھے تصورات رسول خدا ﷺ کے سر مڑھ دیں، اس دنیا میں کوئی بھی بات کسی کی طرف منسوب کردینا بھی

بہت بڑا جرم ہے اور رسول خدا ﷺ کی طرف منسوب کر دینا تو اور بھی بڑا ظلم ہے۔

آپ لکھتے ہیں کہ ''حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ جس نے تعویض باندھی اس نے شرک کیا۔'' یہ جملہ بجائے خود اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ آپ نے کسی کتاب سے کوئی عبارت نقل نہیں کی۔ اگر آپ کتاب سے عبارت نقل کرتے تو تعویض کے بجائے تعویذ لکھتے۔ کیوں تعویذ گنڈوں کی مخالفت کرنے والے بھی کم علمی اور کم عقلی کے باوجود تعویذ کو تعویض نہیں تعویذ ہی لکھتے ہیں لیکن اپ نے تو ذال کو ضاد سے بدل کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ آپ نے اس موضوع سے متعلق اردو کی کتابیں بھی غور سے نہیں پڑھیں اور جب یہ بات ہے تو پھر احمد اور حاکم کے حوالے دینا کیوں کر جائز ہو سکتا ہے۔

آپ نے نہ جانے کس شخص کی زبانی کچھ سن لیا اور اسے پوری طرح سمجھے بغیر آپ نے اسے نقل کر دیا اور حوالہ احمد وحاکم کا دیدیا۔ یہ بات ذمہ داری اور احتیاط کے برخلاف ہے کہ بات پوری طرح سمجھے بغیر اور اس کی تحقیق کے بغیر ہم کچھ بھی نقل کر دیں اور اسے کسی بھی معنی میں مراد لے لیں۔ اس طرح نہ صرف یہ کہ آں حضور ﷺ پر الزام جاتا ہے بلکہ احمد وحاکم پر بھی تہمت لگتی ہے کہ انہوں نے وہ بات بیان نہیں کی جو آپ نقل کر رہے ہیں۔

آپ نے تعویذ گنڈوں کی مخالفت میں تین روایات بیان کی ہیں اور یہ تینوں روایات عقل کے پیمانے پر پوری نہیں اترتیں۔ ان کے انداز بیان ہی سے یہ اندازہ ہو جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بات کو توڑ مروڑ کر بیان کیا جا رہا ہے اور کچھ کا کچھ بتانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

احادیث رسولؐ اور تاریخ صحابہؓ سے یہ بات ثابت ہے کہ آنحضور ﷺ کے دور مبارک میں قرآنی آیات کے نقوش کا سلسلہ شروع نہیں ہوا تھا لوگوں کے گلے میں جو تعویذ لٹکے رہتے تھے وہ دراصل عبرانی زبان کے کچھ کلمات ہوتے تھے اور ان کلمات کے بارے میں یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا تھا کہ کیا ہیں ان کے بارے میں آں حضور ﷺ کی رائے اگر مخالفانہ ہو تو بات قرین عقل ہے۔ لیکن ان تعویذوں کو قرآنی حکیم کے موجودہ نقوش پر قیاس کرنا محض ایک زیادتی ہے بلکہ جہالت فاحشہ ہے۔

روایات سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضور ﷺ نے ان منتروں کے پڑھنے کی بھی اجازت دی ہے جن میں شرکیہ کلمات کا استعمال نہ ہو۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ ان کلمات پر قدغن لگا دیتے جو خالصۃً اللہ کو پکارنے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ غور کیا جائے تو آنحضور ﷺ کی طرف ایسی باتیں منسوب کرنا بہت بڑی تہمت ہے۔ العیاذ باللہ، آپ نے دو روایات اور بھی نقل کی ہیں، ایک یہ کہ جس نے تعویذ باندھی اللہ اس کو کامیاب نہ کرے، دوسری یہ کہ جس نے گنڈے باندھے اللہ اسے سکون نصیب نہ کرے۔ یہ انداز آنحضور ﷺ کا ہے ہی نہیں۔ سیرت کا معمولی سا طالب علم جانتا ہے کہ بددعا دینا آپ کی فطرت سے بعید تھا اور آپؐ نے کبھی بددعاؤں کے ساتھ گفتگو نہیں کی ہے۔ اگر کوئی ایسی بات آپ کی طرف نقل کرتا ہے تو اس کا وہ خود ہی ذمہ دار ہے، اس کے بعد آپ نے ایک ستم اور بھی ڈھایا ہے۔ آپ لکھتے ہیں یہ حدیث ان تعویض گنڈوں کے بارے میں ہے جن پر اللہ کا نام لیا گیا ہو گویا کہ اللہ کے سامنے اللہ کا نام لینا بھی شرک ہے۔ تو پھر آپ ہی بتایئے اس دنیا میں توحید کیا ہے؟ اور خدا پرستی کسے کہتے ہیں؟

حیرت کی بات یہ ہے کہ آج کے دور ترقی میں ٹیٹرا کیپسول پر ایمان لانا شرک نہیں ہے۔ انجکشن اور آپریشن پر یقین رکھنا شرک نہیں ہے۔ دواؤں اور غذاؤں کو مؤثر اور مقوی ماننا بھی شرک نہیں ہے اور جڑی بوٹیوں کی خصوصیات پر سرخم کرنا بھی کفر نہیں ہے، البتہ ان نقوش پر یقین رکھنا آج بھی شرک ہے جن میں اللہ کا نام لکھا گیا ہو، لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم (بایں عقل و بینش بباید گریست)

آپ ''طلسماتی دنیا'' کو پابندی کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ یہ بات آپ نے خود ہی لکھی ہے، اس لئے ہم آپ سے بطور خاص یہ گذارش کریں گے کہ تعویذ گنڈوں کی مخالفت میں ایمان اور توحید کو ہاتھ سے نہ جانے دیں اور کہیں ایسا نہ ہو کہ شیطان آپ کی علمی کا ناجائز فائدہ اٹھا کر آپ کو ایسی جگہ لے جا کر کھڑا کر دے جہاں پہلے ہی سے کچھ لوگ کھڑے ہیں اور تعویذوں کی مخالفت میں تالیاں بجا کر اپنے علم وعقل کے دیوالیہ پن کا ثبوت دے رہے ہیں اور اپنے ہی طرز عمل سے اپنی قلعی کھول رہے ہیں۔

ہم پورے ہوش وحواس کے ساتھ یہ بات لکھ رہے ہیں کہ تعویذ کو اللہ کا کلام سمجھ کر گلے میں ڈالنا اور اللہ کے کلام کے ذریعہ اللہ کی استعانت طلب کرنا عین توحید ہے اور جو اس کو شرک سمجھے وہ دیوانہ بھی

ہے اور ضال ومضل بھی۔

اب رہے وہ جنتر جو اگست وستمبر کے شمارے میں دیئے گئے ہیں ان کے بارے میں بھی یہ یقین رکھیں کہ ان میں کوئی بھی جنتر مشرکانہ کلمات کا آئینہ دار نہیں ہے۔ ان میں کسی جنتری کے کسی خانہ میں کوئی ایسا حرف تحریر نہیں ہے جو اللہ کی وحدانیت کو چیلنج کرتا ہو اور یہ جنتر محض اس خیال سے نقل کیے گئے تھے کہ روحانی علاج کرنے والے حضرات ہندوؤں کو قرآنی نقوش ازراہِ مصلحت نہیں دے سکتے وہ ہندو بھائیوں کا علاج ان جنتروں کے ذریعہ کریں، اس پہ بھی تنقید کرنا اس بات کی علامت ہے کہ مسلمان کی سوچ کا دائرہ اس قدر تنگ ہو چکا ہے کہ الٰہی توبہ!

علماء اور علم نجوم

سوال از: غفار قادر ______ جنتور

وہ لوگ جو تعویذ اور عملیات کے ذریعے خدمت خلق کر رہے تھے وہ لوگوں کے سامنے ذلیل وخوار تھے، خالص مادی وسائل جن کا مذہب وایمان تھا، انہیں مادہ پرستانہ لوگوں کی طعن وتشنیع کا ہدف بننا پڑتا تھا مگر حق پر ہوتے ہوئے بھی یہ روحانی لوگ بھیگی بلی بنے رہتے تھے کیوں کہ قرآن وحدیث کی روشنی میں اپنی بات ثابت کرنے کا انہیں سلیقہ نہیں تھا۔ طلسماتی دنیا نے میدان میں آکر انہیں تحفظ فراہم کیا اب وہ ہر ایک کو منہ توڑ جواب دے سکتے ہیں مگر ایک بات اب بھی کھٹکتی ہے اور مجھ جیسے لاکھوں لوگوں کو بھی کھٹکتی ہوگی اس لئے اس کا جواب بھی لاکھوں لوگوں کی تشفی کردے گا اور لاکھوں مخالفین کے منہ بند کردے گا۔

کسی بھی دنیاوی مسئلے کو اگر ہم حل کرنے بیٹھیں تو علم نجوم اس کی بنیاد ہے۔ سعد اور نحس وقت فلاں سیارے کی حکمرانی میں یہ عمل کریں، فلاں سیارے کی حکمرانی میں تباہی وبربادی کا عمل کریں، فلاں وقت حب کے لئے درست ہے، فلاں دشمنی کے لئے، تعویذ لکھنے کے لئے بھی اوقات کی شرط ہے، کسی کا برج، سیارہ دیکھنا ہو، شریک حیات کا انتخاب کرنا ہو، شادی بیاہ کی تاریخ میں قمر در عقرب کو تو بڑے سے بڑا ناستک بھی مانتا ہے۔ غرض اگر باریکی سے جائزہ لیا جائے تو ہم پائیں گے کہ ہماری ساری زندگی علم نجوم کی مرہون منت ہے۔

سال میں آنے والی تین مقدس راتیں شب قدر، شب برأت اور شب معراج ہے۔ ان تینوں راتوں میں مسجد کی طرف کبھی نہ پھٹکنے والا بھی اس دن خاص اہتمام سے مسجد میں آتا ہے، نماز پڑھتا ہے تلاوت کرتا ہے، اس کے بعد بڑی عقیدت سے مولانا کا بیان سننے بیٹھ جاتا ہے۔ مولانا پہلے ان راتوں کی فضیلت بیان کرتے ہیں، نوافل وغیرہ کا ذکر کرنے کے بعد یہ ضرور کہتے ہیں کہ آج کی رات میں تمام کی بخشش ہو جائے گی مگر تین اشخاص کو اللہ تعالیٰ آج کی رات بھی نہیں بخشے گا وہ تین اشخاص یہ ہیں: ماں باپ کا نافرمان، سودخور اور نجومی جب کہ عملی طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ علم نجوم کے بغیر ہم سانس بھی نہیں لے سکتے۔ خود ان مولانا کے گھر میں شادی بیاہ ہو تو وہ سب سے پہلے قمر درعقرب ضرور دیکھیں گے۔ سعد ونحس اوقات میں تعویذ لکھیں گے۔ غرض کوئی بھی کام علم نجوم سے ہٹ کر نہیں کریں گے۔ مگر دوران تقریر یہ فتویٰ ضرور داغیں گے کہ نجومی کی بخشش نہیں۔

پوچھنا صرف یہ ہے کہ یہ تضاد کیوں؟ آخر نجومی کی تعریف کیا ہے؟ منجم کسے کہیں گے؟ شادی بیاہ کے وقت یہ احتیاط برتنا کہ کہیں دشمن سیارے والے میاں بیوی ایک چھت کے نیچے نہ آجائیں کیا علم نجوم نہیں؟ بہرحال اس بے چارے نجومی کی تشریح ضرور کردیں تاکہ مجھ جیسے اور بہت سارے لوگوں کی تشفی ہو سکے۔

جواب

وہ زمانے تو لد گئے جب علماء کسی بھی معاملے میں تحقیقات کی زحمت اٹھاتے تھے اور کسی بات کو منقح کرنے کے لئے کتابوں کی ورق گردانی کیا کرتے تھے، آج کل کے علماء لکھنے پڑھنے کی صلاحیت کھو بیٹھے ہیں، بصرف نام کے مولوی ہیں اور دین کی بنیادی چیزوں سے بھی وہ نابلد ہیں، ایسے علماء بالعموم لکیر کے فقیر ہوتے ہیں اور ان کی زندگی اس مینڈک کی سی ہوتی ہے جو ایک کنوئیں ہی کو عین کائنات کو سمجھ لیتا ہے، الا ماشاء اللہ کوئی بھی دور کتنا بھی گزرا کیوں نہ ہو باصلاحیت اور صاحب ہوش وحواس علماء سے خالی نہیں رہا ہے۔ خال خال ہی سہی، ہر دور میں ایسے علماء بھی موجود رہے ہیں کہ جو عقائد اسلامی کو پیش نظر رکھتے ہوئے دنیا کے سارے علوم کو اہمیت دیتے ہیں اور ان سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

سائنس کی دنیا کی بھی علماء نے ایک زمانے میں بہت مخالفت کی اور اس کو اسلام کا حریف سمجھا لیکن بعد میں یہ اندازہ ہوا کہ سائنس

اسلام کی حقانیت ثابت ہوتی ہے۔ صدیوں پہلے کے لوگ یہ بات سنتے تھے کہ جب انسان گناہ کرتا ہے تو اس کا عکس وہاں موجود رہتا ہے اور قیامت تک اس کی تصویر محفوظ کرلی جاتی ہے تاکہ انکار گناہ کی صورت میں اس کو اس کی آنکھوں سے اس کے گناہ کا مشاہدہ کرایا جاسکے۔ جب کیمرہ ایجاد ہوا تو اس وقت یہ بات بآسانی سمجھ میں آگئی کہ انسان کی تصویر کھینچی جاسکتی ہے اور جو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محفوظ کی جاسکتی ہے اس کے بعد پھر وہ جب چلتی پھرتی تصویروں کے کیمرے ایجاد ہوئے تو یہ بات بھی سمجھ میں آگئی کہ اسلام کا یہ دعویٰ بھی حق بجانب ہے کہ انسان خود اپنی آنکھوں سے خود کو گناہ کی طرف چلتے ہوئے گناہ کا مرتکب ہوتے ہوئے دیکھ سکتا ہے۔

صدیوں پہلے کون اس بات کا ادراک کرسکتا تھا کہ انسان کی چلتی پھرتی تصویر اتاری جاسکتی ہے، جو لوگ فلموں میں ڈراموں میں کام کرتے ہیں ان کے مرنے کے برسہا برس کے بعد بھی آپ انہیں اس طرح دیکھ سکتے ہیں جس طرح وہ زندہ ہوں۔ ان کی ایک ایک ادا قیامت تک ریکارڈ رہتی ہے، اس طرح ہر انسان کو پوری زندگی کا ریکارڈ اور اس کی ایک ایک حرکات وسکنات محفوظ رہتی ہیں اور انکار کی صورت میں حق تعالیٰ قیامت کے دن ان کی فلم انہیں چلا کر دکھائیں گے کہ لو اپنی آنکھوں سے اپنی نقل وحرکت کا مشاہدہ کرو۔ ٹیپ ریکارڈ کے ایجاد ہونے سے پہلے کون اس بات کا اندازہ کرسکتا تھا کہ انسان کی آواز محفوظ کی جاسکتی ہے اور برسہا برس کے بعد بھی، حد یہ ہے کہ اس کے مرنے کے بعد بھی اس کی آواز کو سنا جاسکتا ہے، اسی طرح کی اور بھی بہت سی مثالوں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ سائنس نے اسلام کی حقانیت کو ثابت کیا ہے۔ سائنس اسلام کے منافی نہیں ہے۔

معراج رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کی جاتی تھی اور عقل پرست لوگ اس کو امر محال ثابت کیا کرتے تھے لیکن جب لوگ چاند تک پہنچ گئے تو معراج رسولؐ والی بات اہل عقل کے نزدیک امر محال نہ رہی۔

ٹیلی فون، انٹرنیٹ جیسے آلات نے وحی کی حقانیت کو ثابت کردیا ہے اور اسی کے ذریعہ بے شمار امور نے یہ ثابت کیا ہے کہ اسلام ایک برحق مذہب ہے اور اس کی تائید وتصویب سائنس بھی کرتی ہے۔ اسی طرح علم نجوم اور علم الاعداد جیسے موضوعات بھی اسلام کی حقانیت اور برتری کو ثابت کرتے ہیں لیکن محتاط علماء نے ان موضوعات کے بعض حصوں کو ناجائز بتایا ہے اس لئے ان موضوعات کے ہر ہر جزء کو بالخصوص اس جزء کو جو مطلقاً غیب کی باتیں بتاتا ہے قابل ترک قرار دیا ہے۔ آنحضور ﷺ کے دور مسعود میں نجومی اور کاہن لوگ مشرکانہ عقائد رکھتے تھے اور اس فن کی افراط وتفریط کا شکار تھے اور قطعی طور پر گمراہ اور بدعقیدہ بھی تھے، ان سے ملنے میں اپنے عقائد اور اپنی پاکیزہ سوچ وفکر کے غارت ہوجانے کا خطرہ رہتا تھا، اس لئے رسول خدا ﷺ نے ان سے ملنے کی ممانعت بڑی شدومد کے ساتھ کی تھی تاکہ صحابہ کرامؓ ایسے لوگوں کے دروں پر دستک نہ دیں، لیکن علم نجوم کی کلیتاً مخالفت کسی حدیث سے ثابت نہیں ہوتی۔

روحانی عملیات ایک پاکیزہ فن ہے جس کے سوتے اکابرین اور صلحاء سے ملتے ہیں لیکن بازاری عاملین کا حال بہت ابتر ہے اور ان عاملین کے پاس اٹھنے بیٹھنے میں ایمان واسلام کی تباہی کا اندیشہ ہوتا ہے، اس صورتِ حال کو دیکھ کر اگر کوئی صاحب ہوش اور دوراندیش انسان بازاری عاملین کے یہاں آنے جانے پر پابندی لگادے تو اس کا مطلب روحانی عملیات کی مخالفت نہیں ہوگی۔

روحانی عملیات کی پاکیزگی اور عیات اپنی جگہ مسلم رہے گی، البتہ ان لوگوں سے احتراز کرنا واجب ہوگا جو عملیات کے نام پر لوگوں کے ساتھ چاندماری کررہے ہیں اور ان کے عقائد پر بھی ڈاکے ڈال رہے ہیں۔

ہمارے علماء کا فرض ہے کہ وہ علم نجوم کی باریکیوں سے پردے ہٹانے کی جدوجہد کریں اور علم نجوم کے ذریعہ تبلیغ دین کی طرح ڈالیں۔ آنے والے کل میں علم الاعداد، علم نجوم اور علوم اعداد کا مطالعہ کرکے ان کے قابل ذخیروں کو برائے خدمت اٹھالیں گے تو ممکن ہے کہ ایک دنیا کل ہماری حلقۂ بگوش ہوجائے اور پھر اس دنیا کو ہم بتائیں گے کہ ان علوم سے اسلام کی حقانیت اور عظمت کس طرح ثابت ہوتی ہے۔

قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے: ولقد جعلنا فی السماء بروجاً و زینّٰھا للنّٰظرین. و حفظنٰھا من کل شیطٰن الرجیم. (سورہ حجرات: ۱۵)

اور ہم نے آسمان میں بروج بنائے اور دیکھنے والوں کے لئے آراستہ کیا اور شیطان مردود سے ان کو محفوظ رکھا۔

علم نجوم میں بروج اور ستاروں کی بہت اہمیت ہے اور قرآن حکیم میں ان دونوں کا ذکر کئی بار ہوا ہے اور ان اصطلاحوں کا بھی ذکر کسی نہ

کسی انداز میں ہوا ہے جو نجومیوں کی مشہور و معروف اصطلاحیں ہیں مثلاً علم نجوم میں یہ بات مسلم ہے کہ ستارا سیدھی چال چلتا ہے تو اس کے اثرات اہل دنیا پر مثبت پڑتے ہیں اور ستارہ جب الٹی چال چلتا ہے تو متعلقین پر اس کے اثرات منفی پڑتے ہیں۔

قرآن حکیم میں فرمایا گیا: فلا اقسم بالخنس الجوار الکنس. (سورۂ تکویر:۸۱)

میں قسم کھاتا ہوں ان ستاروں کی جو پیچھے کو ہٹتے چلتے رہتے ہیں اور تھم جاتے ہیں۔

اہل نجوم ستاروں کی تین حالتیں بیان کرتے ہیں ان کا سیدھا چلتے رہنا، ان کا لوٹنا، ان کا ساکت ہوجانا۔ جب ستارہ اپنی سیدھی راہ چلتا ہے تو اہل نجوم اس کو استقامت سے تعبیر کرتے ہیں اور جب ستارہ منزل پر پہنچ کر تھم جاتا ہے تو اہل نجوم اس سے ساکت ہوجانا مراد لیتے ہیں اور جب ستارہ لوٹتا ہے تو اہل نجوم اس کو رجعت سے تعبیر کرتے ہیں۔

اب ذرا اس کو دوسرے انداز سے سنئے: ایک انسان کی تقدیر کا ستارہ زہرہ ہے۔ یعنی جب انسان پیدا ہوا تو اس وقت زہرہ ستارے کی حکمرانی تھی، اس لئے زہرہ ستارہ اس انسان کی تقدیر کا ستارہ سمجھا جائے گا اور ساری زندگی یہ زہرہ ستارہ اس انسان پر اثر انداز رہے گا۔ اب زہرہ ستارے کی تین حالتیں ہوں گی، جب وہ سیدھی راہ چلے گا اور سیدھی راہ چلتے چلتے مقام عروج پر پہنچے گا تو اس انسان کو جس کی تقدیر کا ستارہ زہرہ ہے دنیا میں عروج نصیب ہوگا، خوش حالی ملے گی اور قدم قدم پر کامیابیاں عطا ہوں گی اور جب یہ زہرہ ستارہ ساکت ہوجائے تو انسان کے کاروبار میں بھی ایک طرح کا ٹھہراؤ آجائے گا اور جب یہ زہرہ ستارہ حالت رجعت میں ہوگا اور رجعت کی حالت سے گزرتا ہوا مقام ہبوط میں پہنچے گا تو اس انسان کی حالت بھی ابتر ہوسکتی ہے۔ جس کی تقدیر کا ستارہ زہرہ ہو اور یہ نظام چوں کہ قدرت کا بنایا ہوا ہے اس لئے ہم یہی مانیں گے کہ اس دنیا میں اچھا یا برا جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ مشیت الٰہی کے اشاروں ہی پر ہوتا ہے ان کی مرضی کے بغیر درخت کے کسی پتے کو بھی ہلنے کی اجازت نہیں ہے۔ عروج و زوال اور نشیب و فراز کی کشمکش، ان کے بنائے ہوئے نظام کی وجہ سے ہے۔ اس لئے اس کے خلاف کسی کو چوں و چرا کرنے کا بھی کوئی حق نہیں۔ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اوپر بیان کردہ آیت کی تفسیر پر گفتگو کرتے ہوئے کشف الاسرار کا حوالہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ... سے مراد خمسہ متحیرہ یعنی زحل، مشتری، مریخ، زہرہ اور عطارد ہیں۔ آیت سے ستاروں کا راجع ہونا، مستقیم ہونا اور غروب ہونا مراد ہے۔ دیکھا جائے تو علم نجوم قدرت خداوندی کی اور نظام ارض و سما کی ... کرتا ہے اور یہ ثابت کرتا ہے کہ حق تعالیٰ نے آسمان پر ستاروں کا جال بچھایا ہے وہ صرف دیکھنے کے لئے نہیں بلکہ وہ ایک نظام ... ہے اور ایک خاص پیمانے کے ساتھ یہ نظام قیامت تک چلتا رہے گا۔

صدیوں برس پہلے علم نجوم کے بغیر علم طب بے فائدہ سمجھا جاتا تھا، اس کی وجہ یہ تھی کہ حکماء چاند کے اتار چڑھاؤ کی روشنی میں امراض کی کیفیت سمجھ کر لوگوں کا علاج کیا کرتے تھے اور اللہ کے فضل و کرم سے کامیابی سے ہم کنار ہوا کرتے تھے، اس کے ساتھ ساتھ قدیم کتب میں جڑی بوٹیوں کے خواص کے ذکر کے ساتھ منسوب سیاروں کا ذکر بھی ملتا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ سیارے دواؤں پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ علم نجوم اور علم اعداد کی گہرائی کے ساتھ مطالعہ حق تعالیٰ کی بڑائی، ان کے بنائے ہوئے نظام کے استحکام کو ثابت کرتا ہے لیکن چوں کہ دنیا کا حال اس وقت یہ ہے کہ علم کافی بڑھ گیا ہے لیکن اس سے استفادہ کرنے کی صلاحیتیں اور عقلیں دن بدن مفقود ہوتی جارہی ہیں اس لئے دنیا کے علم کے بڑے بڑے شہسوار بھی لکیر کے فقیر اور کنوئیں کے مینڈک بنے ہوئے ہیں اور ہر بات کو ناجائز ثابت کرکے زحمت تحقیق سے جان بچانے ہی میں وہ آسانی اور عافیت سمجھتے ہیں مگر آپ پریشان نہ ہوں بہت جلد وہ دور آنے والا ہے جب علماء ان علوم سے استفادہ کرنے پر مجبور ہوں گے۔

روحانی زائچے کی حقیقت

سوال از: ابوالکلام بن محمد مرتضیٰ ______ مئو ناتھ بھنجن

آپ لوگ طلسماتی دنیا اردو منتقلی میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کے لئے ستاروں کو دیکھ کر صحیح وقت سے کام لیں، بے وقت کام بے نتیجہ ہوتا ہے جبکہ مولانا صادق سردھنوی صاحب "فتح مصر" صفحہ ۱۸۴ میں لکھتے ہیں کہ جب حضرت عمرو ابن العاصؓ سے ارسطالیس نے ستاروں کی تعداد پوچھی تو عمرو بن العاصؓ نے کہا کہ ہاں میں جانتا ہوں کہ سیارے سات ہیں۔ زحل، مشتری، مریخ، شمس، زہرہ

عطارد اور قمر تو پھر ارسطا طالیس نے کہا کیا آپ ان کی تاثیرات سے بھی واقف ہیں تو عمرو ابن العاصؓ نے کہا کہ ہمارے مذہب میں ان کی تاثیرات پر یقین کرنا شرک اور گناہ ہے۔ اگر چہ میں جانتا ہوں کہ جب ایک ستارہ دوسرے ستارے سے نزدیک ہوتا ہے تو احتراق وانعکاس کا احتمال ہوجاتا ہے لیکن اکثر نہیں بھی ہوتا اور چوں کہ اللہ تعالیٰ نے ستاروں کے متعلق انسان کو بہت کم علم دیا ہے اس لئے ستاروں کی تاثیرات کو جاننے کا دعویٰ کرنے والے اکثر دھوکہ کھا جاتے ہیں اور اس لئے اس کی پیشین گوئیاں بھی غلط ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے محترم نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ کسی نجومی اور فال نکالنے والے کی بات کا اعتبار نہ کرو اور جو ایسا کرے گا وہ سخت گناہ گار ہوگا، تو کیا اس حساب سے روحانی زائچہ بنوانا اور اس پر بھروسہ کرنا صحیح ہوگا یا نہیں؟ یہ چیز تو اب میری سمجھ میں نہیں آتی۔ اگر روحانی زائچہ بنوانا اور اس پر بھروسہ رکھنا اور ستاروں پر بھروسہ رکھنا صحیح ہے تو آپ اس کا مفصل جواب طلسماتی دنیا سے دیں تاکہ اور بھی لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں اور نقصان سے بچیں۔

دوسرے یہ کہ فروری، مارچ ۹۸ء کے رسالہ صفحہ ۱۰۳ میں جو آپ نے اعداد نکالنے کی ترکیب بیان کی ہے اس آخری لائن میں آپ نے لکھا ہے کہ جو بھی نام ہو پہلے اس کے مجموعی اعداد نکال لیں، پھر انہیں باہم جوڑ کر مفرد عدد نکالیں۔ مثلاً کسی کا نام خالد ہے تو 'خ' کے اعداد ۶۰۰، الف کا ایک 'ل' کے ۳۰ اور 'د' کے ۴، مجموعی اعداد ۶۳۵ ہوئے، انہیں باہم جوڑیں گے تو ہوجائیں گے ۱۴، اس کے بعد ۴را اور ایک کو جمع کریں گے تو ۵ عدد برآمد ہوگا۔ اس طرح سے آپ کے نام کا مفرد عدد سات نکلے گا، ہمارے سمجھ میں نہیں آتی کہ جب ۵ عدد برآمد ہوا تو کیسے خالد کا مفرد عدد ۷ ہوا تو آپ ہمیں طلسماتی دنیا میں سمجھادیں اور اگر میرے لکھنے میں کوئی غلطی ہو تو آپ ہمیں معاف کریں۔

جواب

اگر آپ غور وفکر سے کام لیتے تو آپ کو اس بات کا اندازہ ہوجاتا کہ آپ کے سوال کا جواب خود آپ کے سوال ہی میں موجود ہے لیکن ایک آپ ہی نہیں عامۃ المسلمین کا حال یہ ہے کہ کسی بھی بات کی گہرائی میں جانے کی ادنی سی زحمت نہیں کرتے اور سطحی انداز سے سوچتے ہیں اور مکھی پر مکھی مارنے کو تقویٰ اور احتیاط کا نام دیتے ہیں۔ اسی بے شعوری نے جو وہم وگمان سے پیدا ہوتی ہے لیکن جسے ہم پرہیزگاری کا نام دیتے ہیں ہمارے دین کو خاصا نقصان پہنچایا ہے۔

مولانا صادق سردھنوی ایک ناول نگار تھے کوئی فقہ کے امام نہیں تھے کہ ان کی بیان کردہ ہم کسی روایت کو آنکھیں بند کرکے تسلیم کرلیں حالاں کہ ان کی روایت کو تسلیم کرلینے سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا اور ہم جو کچھ طلسماتی دنیا میں لکھ رہے ہیں اور جو کچھ روحانی زائچے کے کالموں میں بیان کررہے ہیں ان سے آپ کی نقل کردہ اور مولانا صادق سردھنوی کی بیان کردہ روایت ذرہ برابر نہیں ٹکراتی۔ ان کی بیان کردہ روایت میں حضرت عمرو بن العاصؓ یہ فرماتے ہیں کہ ہمارے مذہب میں ستاروں کی تاثیرات پر یقین رکھنا شرک اور گناہ ہے اس کا بالکل واضح مطلب یہ ہے کہ جو لوگ ستاروں کو موثر بالذات ہونے کا یقین رکھتے ہیں وہ مشرک اور گناہگار ہیں، اس لئے کہ ہر ہر معاملے میں موثر حقیقی حق تعالیٰ کی ذات ہے۔ حق تعالیٰ کے سوا پوری کائنات میں کوئی بھی چیز موثر بالذات نہیں ہے اور یہی موقف ماہنامہ طلسماتی دنیا کا ہے اور یہی بات ہم روحانی زائچے کے ایک ایک جزو میں کہ ہر چیز خواہ وہ ستاروں سے تعلق رکھتی ہو یا علم الاعداد سے وہ اللہ کے اذن ورضا کی پابند ہے۔ مسئلہ صرف ستاروں کا یا گردش لیل ونہار کا نہیں کہ ہم علم نجوم کی مخالفت میں مخلص بن جائیں اور باقی مادی چیزوں پر ایمان لانے میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کریں۔ یہ تقویٰ نہیں ہے، یہ صرف ایک بیماری ہے جسے ہم نے توحید پرستی کا نام دے ڈالا ہے، توحید یہ ہے کہ ہم دنیا کے ہر ہر معاملے میں، ہر ہر مسئلہ میں اس بات کا یقین رکھیں کہ اگر اللہ کی مرضی شامل حال نہ ہو تو کسی بھی کام اور کسی بھی طلب کی تکمیل ہونے والی نہیں ہے۔ دوا جب ہی اثر دکھاتی ہے جب اللہ چاہے اور چھری اپنا کام اسی وقت کرتی ہے جب اللہ کی رضا ہو، اسی طرح دنیا کی ہر ہر چیز اسی وقت اپنی صلاحیت واہلیت کا مظاہرہ کرتی ہے جب مالکِ کون ومکاں کی مرضی ہو۔ ان کی مرضی نہ ہو تو زہر کسی کو مار نہیں سکتا اور تریاق کسی کو زندگی نہیں دے سکتا۔

ہم نے ایک بار نہیں بلکہ ہزاروں بار ریاء، نمود کی اس دنیا میں یہ دیکھا ہے کہ جو روایات کے ظاہری معنی پر عمل کرکے اتراتے ہیں اور علم نجوم وغیرہ کی مخالفت کرکے خود کو توحید اور تقوے کا ٹھیکیدار سمجھتے ہیں ان کا اپنا کمال یہ ہے کہ وہ دوسری مادی چیزوں پر اسی طرح ایمان لاتے

ہیں جس طرح اللہ کے نیک بندے اللہ کی ذات پر ایمان رکھتے ہیں، کیا یہ شرک مبین نہیں ہے؟ کسی بھی دوا یا غذا کے بارے میں یا کسی سبب کے بارے میں یہ یقین رکھے کہ یہ نزلہ کو دفع کرنے میں موثر بالذات ہے یا کوئی لال تیل کے بارے میں یہ یقین جمالے کہ یہ تیل زخموں کو بھر دینے میں موثر بالذات ہے تو یہ کھلا ہوا شرک ہے۔ صرف ستارہ ہی کو بالذات ماننا شرک نہیں ہے بلکہ اس دنیا میں کسی بھی چیز کو خواہ وہ کتنی مقدس اور قابل اعتبار کیوں نہ ہو موثر بالذات ماننا ہی کھلا شرک ہے اور عقیدے کو مجروح کرنے والی سوچ ہے۔

حضرت عمرو بن العاصؓ جس فلسفی سے محو کلام تھے وہ صاحب ایمان نہیں تھا اس لئے اس کے سامنے انہوں نے جو کچھ کہا وہ ٹھیک کہا۔ انہوں نے اس کے ذہن کی اصلاح کے لئے یہ فرمایا کہ ہم لوگ ستاروں کی ایسی کسی تاثیر کے قائل نہیں جو اللہ کے حکم کی پابند نہ ہو۔ یہ بات انہوں نے اس لئے بھی واضح کی کہ ہر کافر و مشرک خواہ وہ اس زمانے میں ہو یا اس زمانے کی اس کی سوچ و فکر کافرانہ اور مشرکانہ ہوتی ہے اور یہ لوگ دنیا کی بے شمار چیزوں کو موثر بالذات ماننے کے خبط میں مبتلا ہوتے ہیں اس لئے ان لوگوں کے سامنے بات کرنے کا انداز اگر اپنے اندر شدت نہ رکھتا ہو تو بات کی حقیقت تبدیل ہو جاتی ہے۔ اس لئے ہمارے اکابرین نے بدعقیدہ لوگوں کے سامنے بعض مباح باتوں کو اس انداز سے بیان کیا ہے کہ وہ ''ضروری'' یا ''غیر ضروری'' محسوس ہوتی ہیں حالاں کہ وہ درجۂ اباحت سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ ایک صاحب عقل آدمی جب بھی کوئی بات کرے گا وہ سامع کی عقل اس کے علم اور اس کے عقیدے کو سامنے رکھ کر بات کرے گا۔ ایک ہی بات انداز بیاں کے بدل جانے سے اپنا مفہوم بدل دیتی ہے اور انداز سننے والے کی صلاحیت اور مزاج کے اعتبار سے متکلم طے کرتا ہے لیکن ہم مسلمان لوگ کسی بھی بات کو اور کسی بھی اپنے بزرگ کے مقولے کو بیان کرتے وقت یہ بھول جاتے ہیں کہ فلاں بات کسی موقع پر اور کسی شخص کے سامنے ارشاد فرمائی گئی تھی۔

حضرت عمرو ابن العاصؓ نے ارسطاطالیس کے سامنے ستاروں کی تاثیر کے بارے میں نفی کی شدت کو اس لئے اختیار کیا تھا کہ وہ ستاروں کے موثر بالذات ہونے کا قائل تھا اور اس کی پوری قوم اس بات پر ایمان رکھتی تھی کہ دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے وہ ستاروں کے اتصال وانفصال کا نتیجہ ہے اور بس۔ اس کے سامنے وہی جواب مناسب تھا جو صحابی رسول ﷺ نے دیا۔ اس جواب کا مطلب یہ نکالنا کہ ستاروں اور آفتاب و ماہتاب کی گردش اور ان کی استقامت و رجعت کی کوئی حیثیت ہی نہیں ہے بڑی نادانی اور غیر شعوری کی بات ہے۔ اسی طرح دور رسول اللہ ﷺ میں شگون اور فال لینے والوں کی ایک ایسی جماعت بھی موجود تھی جو عقیدے کے اعتبار سے توحید سے بالکل نابلد تھی اور خود بھی وہ گمراہ تھی اور اللہ کے بندوں کو بھی گمراہی کی دعوت دیا کرتی تھی۔ اس جماعت کی اکثریت ''علم غیب'' کی باتیں بتاتی تھی، جو باتیں سرتاپا بدعقیدگی اور ضلالت سے تعلق رکھتی تھیں ان کی مخالفت کرنا نبی کریم ﷺ کے لئے ضروری تھا لیکن ہمارے بزرگوں نے جو پیشین گوئیاں وقتاً فوقتاً کی ہیں اور جنہیں امت نے صحیح مانا ہے اس کو ہم ''علم غیب'' سے کیوں تعبیر نہیں کرتے۔ ہم ان پیشین گوئیوں کو کیوں حق سمجھتے ہیں اور کیوں ان کو بیان کر کے خوش ہوتے ہیں صرف اس لئے کہ ہم یہ جانتے ہیں کہ ان پیشین گوئیوں کو زبان سے ظاہر کرنے کے بعد بھی ہمارے بزرگوں نے ''انشاء اللہ'' کی قید سے اپنے ہر اندازے کو مقید کیا ہے اور ہر پیشین گوئی بھی کسی نہ کسی علم سے وابستہ ہے۔ وہ علم نجوم ہو، علم اعداد ہو، علم حروف ہو، یا کوئی علم ہو بغیر کسی علم کا سہارا لئے کوئی بھی پیش گوئی قابل اعتبار نہیں ہوتی اور کسی بھی علم کے بغیر اگر کوئی بات مستقبل کی بیان کی جائے گی تو وہ علم غیب ہو جائے گی اور علم غیب شرعاً حرام ہے۔

ہمیں اپنے بزرگوں سے اس بات کی امید نہیں کرنی چاہئے کہ وہ علم غیب کے دعوے کے مرتکب ہوں گے، انہوں نے جو بھی پیش گوئیاں کی ہیں وہ کسی نہ کسی علم و معرفت کا سہارا لے کر کی ہیں۔

حیرت و افسوس کی بات ہے کہ آج مسلمان اس بات پر غور نہیں کرتے کہ حق تعالیٰ نے آسمان، ستارے، بروج، منازل قمر وغیرہ کیوں پیدا کئے؟ اگر ان چیزوں کو عبث مان لیں تو ہم قرآن کے منکر ہو جائیں گے، اس لئے کہ قرآن حکیم میں فرمایا گیا وما خلقنا السماء والارض وما بینھما باطلاً ہم نے زمین و آسمان کے درمیان جو کچھ پیدا کیا ہے وہ خالی از حکمت نہیں ہے۔

آسمان پر چاند ستاروں کا جو جال بچھایا گیا ہے یہ صرف خوشنمائی کے لئے نہیں ہے بلکہ اس کے پیچھے گہری حکمتیں کارفرما ہیں، جن کا مکمل علم صرف حق تعالیٰ کو ہے لیکن انسانی تجربات اس بات کو واضح کرتے

ہیں کہ حق تعالیٰ نے چاند ستاروں کی گردش اور ان کی رفتار کو نظامِ کائنات کے لئے ایک سبب کے طور پر پیدا کیا ہے، ستارے اور چاند سورج جب حرکت میں آتے ہیں تو ان سے وہ موسم بھی بدلتے ہیں، جنہیں ہم سردی اور گرمی کا نام دیتے ہیں اور ان کی رفتار و روش سے وہ موسم بھی متغیر ہو جاتے ہیں جنہیں ہم غربت اور مالداری کا نام دیتے ہیں لیکن ایک مسلمان کو اس بات کا یقین ہر حال میں رکھنا چاہئے کہ نظام قدرت کا کوئی کارخانہ رضاء الٰہی اور حکم الٰہی کے بغیر حرکت میں نہیں آسکتا۔ چاند، ستارے ہوں یا سمندر کی لہریں، ہوائیں ہوں یا زمین کے ذرے، یہ سب کے سب حکم الٰہی کے پابند ہیں اور اسی کے حکم سے انسانوں کو گراتے ہیں اور اسی کے حکم سے انسانوں کو اٹھاتے ہیں، عروج و زوال کے تمام اسباب باری تعالیٰ کی مرضیات کے محتاج ہیں۔

قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے: **و سخر لکم اللیل و النھار والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ ان فی ذالك لآیات لقوم یعقلون.**

یعنی جتنی بھی چیزیں زمین و آسمان میں پیدا کی گئی ہے ان سب کو انسانوں کے لئے مسخر کر دیا گیا ہے۔ دن، رات، چاند، سورج اور ستارے سب انسانوں کی خدمت کے لئے مسخر کر دیئے گئے ہیں لیکن یہ بھی فرمادیا گیا کہ یہ سب کچھ اللہ کے حکم سے ہوا ہے اور ان باتوں میں عقل والوں کے لئے غور و فکر کی نشانیاں ہیں۔

قرآن و حدیث میں کسی بھی جگہ علم نجوم کی مخالفت نہیں کی گئی ہے اور جہاں کسی قدر مخالفت کا پہلو نظر آتا ہے وہ اس وقت کے معاشرے اور مشرکین عرب کی سوچ و فکر کے اعتبار سے ہے۔ وہ عمومی مخالفت نہیں ہے لیکن اس امت نے جو ہمیشہ لکیر کی فقیر بنی رہی، قرآن و حدیث کی گہرائیوں میں جانے کی زحمت نہیں کی۔ مکھی پر مکھی مارنے والے لوگ صرف الفاظ کے گورکھ دھندے میں الجھے رہے اور انہوں نے حق تعالیٰ کی پیدا کردہ نعمتوں کی گہرائی میں جھانکنے کی بھی کوشش نہیں کی، نتیجہ یہ ہوا کہ بعض ایسے علوم کی مخالفتیں بھی زور و شور کے ساتھ ہوئیں کہ جن علوم کے ذریعہ ہم دین کی تبلیغ کر سکتے تھے اور اہل دنیا پر اپنا سکہ جما سکتے تھے بلکہ ہوا یہ کہ ان علوم کو جن کو ہم نے ممنوع سمجھ کر نظر انداز کر دیا تھا وہ ان لوگوں کے ہتھوں چڑھ گئے جو خدا کے باغی تھے اور جو دین اسلام کے دشمن تھے، آج کئی پراسرار علوم کی ٹھیکیداری دشمنان اسلام کے پاس چلی گئی ہے اور وہ ان کا ناجائز استعمال کر کے اللہ کے بندوں کے عقائد پر چاند ماری کر رہے ہیں۔

صاحب روح المعانی نے سورہ صافات کی تفسیر میں یہ روایت نقل کی ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ چاند برج عقرب میں ہو تو سفر کرنا مناسب نہیں ہے۔

اس روایت سے یہ ثابت ہوتا ہے چاند جب منازل کا سفر طے کرتا ہے اس وقت دنیا کی حالت تغیر پذیر ہوتی ہے۔ سعید اور غیر سعید ساعتیں ابھرتی اور مٹتی ہیں اور انسانی احوال پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ ہر دن اور ہر ساعت ایک جیسی نہیں ہوتی۔ اگر تمام دن ایک جیسے ہوتے تو قرآن حکیم میں یہ نہ فرمایا جاتا کہ **کل یوم ھو فی شان** ہر دن کی ایک نئی شان ہے۔ اگر ہر ساعت کی ایک جیسی ہوتی تو حدیث پاک میں یہ ارشاد نہ ہوتا **کل امر مرھون باوقاتھا** ہر کام کسی خاص وقت کا مرہون منت ہوتا ہے۔ ساعت اور وقت کی ایک اہمیت ہوتی ہے اور ہر عمل اپنے صحیح وقت پر ہی قابل قدر ہوتا ہے۔ عمل کتنا ہی اچھا ہو اگر اس کو صحیح وقت پر انجام نہیں دیا گیا تو اس کی قدر و قیمت کم ہو جاتی ہے۔

ایک بار آنحضور ﷺ سے کسی صحابی نے دریافت کیا کہ یارسول اللہ ﷺ سب سے بڑی نیکی کیا ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ **الصلوٰۃ علیٰ وقتھا** نماز کو اپنے صحیح وقت پر پڑھنا، صرف نماز پڑھ لینے کو بڑی نیکی نہیں بتایا بلکہ نماز کو صحیح وقت پر ادا کرنے کو بڑی نیکی قرار دیا۔

دارالعلوم دیوبند کے سابق مہتمم حضرت مولانا یعقوب صاحب نانوتویؒ نے ایک بار ایک نقش کے بارے میں فرمایا تھا کہ اگر اس نقش کو اتوار کے دن پہلی ساعت میں لکھا جائے تو اس کی تاثیر بڑھ جاتی ہے۔

اس طرح بہت سی روایات ہم اپنے بڑوں کی نقل کر سکتے ہیں۔ ان روایات سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ دنوں کی اور ساعتوں کی ایک اہمیت ہے اور یہ اہمیت ستاروں اور لیل و نہار کی گردش سے قائم ہوتی ہے اور اسی کا نام علم نجوم ہے۔ اس کو آنکھیں بند کر کے حرام قرار دے دینا اور اقوال رسول اللہ ﷺ کی گہرائی میں نہ جانا مسلمانوں کی غلط روش ہے اور اب اس روش کو بدلنا چاہئے۔

صاحب فتح القدیر نے حضرت ابن عباسؓ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ علم نجوم ایک ایسا علم ہے کہ لوگ اس سے عاجز ہیں اور میری خواہش تھی کہ میں یہ علم حاصل کرتا۔

صاحب فتح القدیر سے سورۂ انعام کی تفسیر میں یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ علم نجوم سیکھو جو بحر و بر کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور جو اس میں غیر ضروری بات ہو اس سے رک جاؤ۔

صاحب فتح القدیر نے سورۂ انعام کی تفسیر میں آنحضور ﷺ کا بھی ایک قول اس طرح نقل کیا ہے کہ جس سے علم نجوم کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔

صاحب روح المعانی نے سورۂ صافات کی تفسیر بیان کرتے ہوئے میمون ابن ابراہیم کا یہ قول نقل کیا ہے کہ علم نجوم کے دوران جھوٹ بولنے سے بچو کیوں کہ اس کا ماخذ علم نبوت ہے۔

تفسیر مظہری نے امام غزالیؒ کا قول نقل کیا ہے کہ جس نے یہ دعویٰ کیا کہ علم نجوم جھوٹا ہے تو اس دعوی کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔

جواب بہت لمبا ہو جائے گا ورنہ اس طرح کی روایات کے ڈھیر لگائے جاسکتے ہیں، جن سے علم نجوم، چاند ستاروں کے علم کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے لیکن آپ نے ایک روایت نقل کر کے اس کی اہمیت کو فنا کرنے کی کوشش کی ہے۔

اگر روایات کے صرف ظاہری معنی پر دھیان دیا جائے تو پھر تو بے شمار مسائل خلط ملط ہو جائیں گے اور وہ دنیاوی عقائد بھی پامال ہو جائیں گے جن کو اہم ترین بنانے کے لئے امت کے بڑوں نے روایات کی جگہ جگہ تاویلات کی ہیں۔ تاویلات کا دروازہ من پسند جگہوں پر کھولنا اور ناپسند جگہوں پر بند کر دینا تقویٰ نہیں ہے بلکہ ظلم وستم ہے اور امت کو اس ظلم وستم سے بچانے کی کوشش کرنی چاہئے نہ یہ کہ انسان خود ہی اس میں مبتلا ہو جائے اور اسی کو توحید اور نیکی سمجھنے لگے۔

آپ نے فال کی کی بھی مخالفت کی ہے اور اس بارے میں بھی ایک روایت نقل کی ہے اگر آپ نے اسلامی تاریخ کا سنجیدگی کے ساتھ مطالعہ کیا ہوتا تو آپ خود ہی اس بات کا اندازہ ہو جاتا کہ آنحضور ﷺ جس معاشرے میں مبعوث ہوئے تھے وہ حد سے زیادہ شرک اور توہم پرستی کا شکار تھا اور اس وقت کے منجم اور فال بتانے والے لوگ خالصتاً کفر وشرک کے اندر مبتلا تھے، ان کے اذہان وقلوب میں کوسوں دور تک اللہ اور اللہ کی وحدانیت کا تصور تک موجود نہیں تھا، ایسے لوگوں کے پاس جانے سے ایمان اور اسلام کو زبردست خطرہ پہنچنے کا اندیشہ ہوتا تھا اور وہ صحابہ کرامؓ جو اسی معاشرے میں پلے بڑھے تھے پھر اللہ نے انہیں ہدایت کی توفیق عطا فرمادی تھی، وہ خود بھی اسی طرح خرابیوں میں عرصہ دراز تک مبتلا رہے تھے اس وقت کوئی فال نکالنے والا اور کوئی علم نجوم کے ذریعہ علاج کرنے والا صاحب ایمان موجود نہیں تھا، جو لوگ یہ کام کر رہے تھے وہ دین اسلام کے حریف تھے اور اسلام کی ترویج وترقی سے ہراساں اور پریشان تھے۔ اگر ان کے پاس جانے کو ممنوع قرار نہ دیا جاتا تو اس بات کا اندیشہ تھا کہ توہم پرستی سے نکل کر اسلام کے قلعے میں داخل ہونے والے صحابہ پھر دوبارہ کسی جہالت اور ضلالت کا شکار ہو کر اپنا وقار نہ کھو بیٹھتے اور پھر اس دولت سے کہیں محروم نہ ہو جاتے جو اللہ کی توفیق اور رسول اللہ ﷺ کی محنت سے نصیب ہوئی تھی۔

دور رسول اللہ ﷺ میں فال نکالنے کا ایک مخصوص طریقہ رائج تھا اور یہ طریقہ قطعاً مشرکانہ تھا اس کی اگر مخالفت نہ کی جاتی تو آگے چل کر امت مسلمہ کو زبردست نقصان پہنچتا۔ ان طریقوں کو اگر ذہن میں نہ رکھ کر فال وغیرہ کی مخالفت کی جائے گی تو یہ ہمارے اُن اکابرین کی زبردست توہین ہے جو خدا ترس تھے اور تقویٰ اور تقدس میں اپنا ممتاز مقام رکھتے تھے اور انہوں نے فال کی نت نئے طریقے اس امت کے لئے خود ایجاد کئے تھے۔ صحیح بات یہ ہے کہ ہر وہ طریقہ جو توحید باری تعالیٰ اور سنت رسول ﷺ سے صاف طور پر ٹکراتا ہو یا اگر کسی طریقے سے بنیادی عقیدے کی دیواریں زمیں بوس ہو جاتی ہوں تو ان طریقوں کے خلاف آواز بلند کرنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ لیکن فال کے ہر طریقے کی اگر مخالفت کی جانے لگے گی تو اس سے دین کا فائدہ نہیں ہوگا بلکہ دین کو زبردست نقصان پہنچے گا اور امت کے ان بزرگوں سے اعتماد اٹھ جائے گا جن کی نہ نیت میں کھوٹ تھا نہ سوچ وفکر میں۔

صاحب تفسیر مظہری نے ایک فال کی تفصیل پر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ازلام ساتھ تھے جو کعبے کے مجاور کے پاس رہا کرتے تھے، یہ لکڑی کے بنے ہوئے ہوتے تھے، ایک پر لکھا ہوتا تھا ''ہاں ٹھیک ہے'' دوسرے پر لکھا ہوتا تھا ''نہیں ٹھیک نہیں ہے'' ایک پر لکھا ہوتا ''تم سے'' دوسرے پر لکھا ہوتا ''تمہارے علاوہ کسی اور سے'' ایک پر لکھا ہوتا ''چسپاں'' اور دوسرے پر لکھا ہوتا ''العقل'' ایک خالی بھی تھا۔

جب لوگ کسی کام کا ارادہ کرتے تھے مثلاً سفر کا، نکاح کا، نسب جاننے کا تو بڑے بت ہبل کے پاس جاتے تھے، یہ قریش کا سب سے بڑا بت مانا جاتا تھا، ہبل کے پاس جا کر مجاور کو سو درہم دیتے اور وہ ترکش

کو گھما کر تیر نکالتا تھا جو اس تیر میں لکھا آتا لوگ اسی کام کو اہمیت دیتے تھے اور ان امور میں تمام تر توجہ ہبل کی طرف رہا کرتی تھی کہ یہ "بت اعظم" ہماری رہنمائی کرے گا۔ ظاہر ہے کہ یہ کھلا شرک تھا اور اس کی مخالفت کرنا بے حد ضروری تھا، وہ فال جس کے پیچھے یہ تصور کارفرما ہو کہ ہماری رہنمائی اللہ کی جانب سے ہوگی اور جس میں کسی بت اور کسی غیر اللہ کا کوئی تصور کارفرما نہ ہو، اس فال کو چودہ سو برس پہلے والی مشرکانہ فال کے مترادف قرار دینا ظلم عظیم اور جہل مبین ہے۔

روحانی زائچہ آپ نے جب دیکھا ہی نہیں تو اس کی مخالفت کرنا شرعاً جائز نہیں ہے، پہلے آپ اس کو ایک نظر دیکھیں اور اندازہ کریں کہ ہم روحانی زائچوں کے ذریعہ کس طرح کا ذہن بنا رہے ہیں۔ روحانی زائچہ دیکھ کر آپ کو خود اس بات کا یقین ہوجائے گا کہ ہماری تحریک کا مقصد توحید باری تعالیٰ کا جھنڈا گاڑنا ہے۔ اس کی بنیادیں کھوکھلی کرنا نہیں ہے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ آخرت کا ثواب اور اجر تو اپنی جگہ ہے لیکن دنیاوی مفادات کی خاطر بھی بندہ اپنے رب کو یاد کرے اور یہ یقین رکھے کہ جب تک اللہ نہیں چاہے گا اس وقت تک کسی کو کامیابی یا ناکامی نصیب نہیں ہوسکے گی۔

ان روحانی زائچوں کے بہت اچھے نتائج برآمد ہوئے ہیں اور اللہ کے بے شمار بندے اللہ کا ذکر کرنے لگے ہیں اور انہوں نے اپنی زندگی میں سدھار اور انقلاب لانے کی تیاریاں شروع کردی ہیں۔ ایک بار آپ بھی روحانی زائچے پر نظر ڈالیں، پھر مخالف اور مخالفت کی بات کریں۔ کسی چیز کو سمجھے بغیر اس پر تنقید کرنا اسلامی روش اور خداترسی کے منافی ہے۔

آپ نے خالد کے مفرد عدد کے بارے میں جو اعتراض اٹھایا ہے وہ درست ہے۔ محمد خالد کے اعداد سات ہوتے ہیں، مضمون نگار کی غلطی سے صرف خالد چھپ گیا ہوگا اور ذہن میں محمد خالد ہوگا، اس لئے یہ بھول چوک ہوگئی ہوگی۔ اس لئے ہم معذرت چاہتے ہیں۔ آپ اس کی تصحیح کرلیں۔

شرک اور توحید کا فرق

سوال از: عشرت نازنین ______ حیدرآباد

میں آپ کے رسالے کو بہت دلچسپی سے پڑھتی ہوں لیکن ایک مدت سے میرے دل میں یہ بات کھٹک رہی ہے کہ پیدا کرنے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے تو پھر تعویذ وغیرہ سے مدد حاصل کرنا کیا شرک نہیں ہے۔؟ جب ہم مانتے ہیں کہ ہر معاملے میں اللہ ہی کرتا ہے وہی بیماری سے شفاء دیتا ہے وہ ہی رزق کے بند دروازوں کو کھولتا ہے اور وہی اپنے بندوں کا مددگار ہے پھر ہم تعویذ وعملیات کے چکر میں کیوں پڑیں۔ اور کیا یہ سب کچھ توحید کے خلاف نہیں ہے۔؟ میں امید کرتی ہوں کہ میری اس کھٹک کو دور کرکے اپنے جواب سے مجھے مطمئن کریں گے۔ اگر میرے سوال کا جواب طلسماتی دنیا میں ہی دیں تو اچھا ہے تاکہ دوسرے لوگوں کو بھی صحیح معلومات فراہم ہوجائیں۔

جواب

حق تعالیٰ نے اس کائنات کو اسباب کے تحت پیدا کیا ہے وہ تمام اسباب کا خالق ہے اس لئے اس کو "مسبب الاسباب" کہا جاتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ مسبب الاسباب ہونے کے ساتھ قادر مطلق بھی ہے۔ اس ساری کائنات میں اس کی قدرت کے کرشمے ہزار بار دیکھنے کو ملتے ہیں۔ اس دنیا کا ذرہ ذرہ اس کے دست قدرت میں ہے۔ اس کی مرضی کے بغیر نہ چمن میں پھول کھلتے ہیں نہ سمندروں میں طوفان آتے ہیں اور نہ ہی پھولوں میں رنگ اور خوشبو پیدا ہوتی ہے۔ زمین کے ذرے ہوں یا آسمان کے ستارے سب اس کی مرضیات کے پابند ہیں۔ چاند اور سورج اس کے حکم پر دن اور رات اپنی ڈیوٹی انجام دیتے ہیں اور قیامت تک اسی طرح ڈیوٹی انجام دیتے رہیں گے۔ بے شک آسمان پر نمودار ہونے والے سیارے انسانوں کی قسمت پر اثر انداز ہوتے ہیں لیکن یہ سب بھی اللہ کی قدرت اور اس کی مرضیات کا کرشمہ ہے۔ بے شک حق تعالیٰ مسبب الاسباب ہے، خالق اکبر ہے، قادر مطلق ہے، حاجت روا بھی ہے اور مختار کل بھی ہے۔ لیکن ان باتوں کے جاننے اور ماننے کے ساتھ ہمیں یہ بھی جاننا اور ماننا چاہئے کہ اس نے ہمیں زندگی گزارنے کے لئے اسباب کا پابند کیا ہے۔ اسباب کو اہمیت نہ دینا یا اسباب کو نظرانداز کرنا اللہ کے نیک بندوں کا شیوہ کبھی نہیں رہا۔ ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ اس دنیا کی کوئی بھی چیز خواہ کیسی بھی صلاحیت اپنے اندر رکھتی ہو وہ اللہ کے حکم کی محتاج ہے۔ اور کوئی بھی چیز اس کے حکم اور اس کی مرضی کے بغیر اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ نہیں کرسکتی مثلاً آگ کا کام جلانا

ہے، آگ انگارے پیدا کرتی ہے وہ شاخوں پر پھول نہیں کھلاتی لیکن یہی آگ جب نمرود نے دہکائی اور اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ڈالا تو وہ ان کے لئے گلزار بن گئی۔ آگ کا کام جلانے کا تھا لیکن جب اللہ کی مرضی نہیں ہوئی تو اس آگ نے جلانے کے بجائے پھول کھلائے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام پوری طرح محفوظ رہے، چھری کا کام کاٹنے کا ہے لیکن جب اللہ کی مرضی نہیں ہوئی تو وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے گلے پر چل کر نہیں دی۔ چھری کھنڈی نہیں تھی وہ اتنی تیز تھی کہ جب اس چھری کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک پہاڑ کی طرف اچھالا تو اس نے ۱۲ چٹانوں کو کاٹ دیا لیکن حضرت اسماعیل علیہ السلام کا گلا کاٹنے سے وہ مجبور رہی۔ کیونکہ اللہ کی مرضی نہیں تھی۔ غرضیکہ اس دنیا کی کوئی بھی چیز ہو وہ اللہ کے حکم سے ہی اپنی صلاحیتوں کا اظہار کرتی ہے۔ اسی لئے بزرگوں نے کہا ہے کہ

مرضی مولیٰ ازہمہ اولیٰ

مالک کی مرضی تمام چیزوں اور تمام ارادوں سے بڑھ کر ہے، اللہ چاہتا ہے تو ریگ زاروں میں پھول کھلا دیتا ہے اور اگر اللہ چاہتا ہے تو طوفانوں میں زندگی مل جاتی ہے۔ فرعون نے بچوں کی پیدائش پر پابندی لگادی تھی لیکن موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش مخالفت طوفانوں میں ہوئی اور فرعون کے محل میں ان کی پرورش ہوئی۔ اس دنیا میں بارہا یہ دیکھنے کو ملا ہے کہ تریاق کھا کر مریض مرگیا اور زہر کھانے والے کو زندگی مل گئی۔ قرآن حکیم میں اسی نظریہ کی وضاحت اس طرح کی گئی ہے۔ اِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ۔

اگر اللہ تمہارے ساتھ برائی کا ارادہ کرلے تو تمہیں برائی سے کوئی بھی محفوظ نہیں رکھ سکتا اور اللہ تمہارے ساتھ خیر اور بھلائی کا ارادہ کرلے تو کون ہے جو اس کے فضل وکرم سے تمہیں محروم رکھ سکے۔ ہر صاحب ایمان کا یہ عقیدہ ہے کہ ہر حال میں اور ہر صورت میں دینے والی اور عطا کرنے والی ذات صرف اللہ کی ذات ہے باقی بظاہر جو دینے والے ہوتے ہیں وہ ایک ذریعہ ہوتے ہیں لیکن وہ انسانوں کی مدد کے لئے اپنا ہاتھ اسی وقت بڑھاتے ہیں جب اللہ کا حکم ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر اولاد کا معاملہ ہے۔ اولاد کا دینے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے اور وہ صرف اولاد پیدا کرنے ہی میں قادر مطلق نہیں ہے بلکہ اس کو اس بات کا اختیار بھی حاصل ہے کہ وہ لڑکا پیدا کرے یا لڑکی۔ قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے۔ وَيَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ۔ یعنی وہ جو چاہے پیدا کرے اس کو مکمل اختیار ہے۔ جو لڑکی پیدا ہوجانے پر عورت کو قصوروار سمجھتے ہیں اور عورت کو نظروں سے گرادیتے ہیں وہ نرے جاہل اور بدعقیدہ ہوتے ہیں کسی بھی حاملہ عورت کے لڑکا ہو یا لڑکی یہ اللہ کی مرضی پر منحصر ہے۔ باقی لڑکا پیدا کرنے کے لئے جو بھی اسباب اور ذرائع اختیار کئے جاتے ہیں وہ سب جائز ہیں اور ان کے توسل سے اکثر مراد پوری بھی ہوجاتی ہے لیکن اس صورت میں بھی عطا کرنے والی ذات اللہ ہی کی ہے۔ اسباب اور ذرائع بذات خود کسی کو کچھ نہیں دے سکتے۔ بے شک اولاد اللہ عطا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس دنیا میں ہزاروں انسانوں کو اولاد سے محروم بھی رکھتا ہے۔ ہزاروں میاں بیوی وظیفہ زوجیت ادا کرنے کے بعد بھی بچے سے محروم رہتے ہیں۔ اگر ایسا ہوتا ہے کہ مرد یا عورت میں کوئی خامی ہوتی ہے اس لئے عورت کے حمل نہیں ٹھہرتا اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ مرد اور عورت میں کسی طرح کی کوئی خامی نہیں ہوتی لیکن حمل پھر بھی نہیں ٹھہرتا کیونکہ اللہ کی مرضی نہیں ہوتی تاہم عورت اور مرد اپنی کوشش جاری رکھتے ہیں، دوائیں بھی کھاتے ہیں تعویذ بھی گلے میں لٹکاتے ہیں اور دعا بھی کرتے ہیں اور یہ سب کچھ ان اسباب میں آتا ہے جو اللہ کے پیدا کردہ ہیں۔ اور جن کو اختیار کرنا بحکم ربی ہی ہے۔ بے شک اللہ چاہے تو بغیر باپ کے بھی بچہ پیدا کرسکتا ہے جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حضرت مریم کے پیٹ سے پیدا کیا تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی باپ نہیں تھا وہ محض اللہ کے حکم سے پیدا ہوئے تھے اور اللہ چاہے تو بغیر ماں کے بھی بچہ پیدا کرسکتا ہے جیسے کہ حضرت حوا کو پیدا کیا تھا۔ حضرت حوا کو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کے جسم کی بائیں پسلی سے پیدا کیا تھا۔ حضرت حوا کے کوئی ماں نہیں تھی ان کی خلقت اللہ کی قدرت کا ایک کرشمہ ہے اور اللہ چاہے تو بغیر ماں باپ کے بھی بچہ پیدا کرسکتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بغیر ماں باپ کے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تھا۔ اس کی قدرت سے کچھ بھی بعید نہیں اس کی قدرت چاہے تو کسی بھی ناممکن چیز کو ممکن بنا سکتی ہے لیکن اسبابی طور پر اس دنیا میں بچہ اسی وقت پیدا ہوتا ہے جب عورت اور مرد شادی کرکے وظیفہ زوجیت ادا کریں۔ اگر شادی کے بعد کوئی شخص اپنی

بیوی سے دور دور رہے تو بچہ پیدا نہیں ہوسکتا۔ اس دنیا میں لوگ بیمار بھی ہوتے ہیں اور ان بیماریوں کو دفع کرنے کے لئے وہ اپنا علاج بھی کراتے ہیں تاکہ انہیں بیماریوں سے نجات ملے اور وہ پہلے کی طرح تندرست ہوجائیں۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مبارک ہے کہ جب میں بیمار ہوجاتا ہوں تو اپنا علاج کراتا ہوں اور یہ میری سنت ہے۔ اب اگر کوئی شخص بیمار ہوجانے پر ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھا رہے اور یہ ثابت کرے کہ وہ صحت کے معاملہ میں صرف اللہ پر بھروسہ کرتا ہے تو یہ وطیرہ ٹھیک نہیں ہے یہ اللہ پر بھروسہ نہیں ہے بلکہ یہ ایک طرح کا مذاق ہے۔ جو لوگ بیمار ہوجانے پر دوا کھاتے ہیں وہ اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں اور دوا کھاتے وقت ان کی زبان پر اللہ شافی ہوتا ہے کیونکہ انہیں یہ یقین ہوتا ہے کہ دوا کی کوئی اوقات نہیں ہے اگر اللہ کی مرضی صحت دینے کی نہ ہو البتہ دوا بطور سبب استعمال کی جاتی ہے اور سبب کا استعمال کرنا نہ خلاف عقل ہے نہ خلاف عقیدہ۔ یہ دنیا دارالاسباب ہے اور اس دارالاسباب میں کسی بھی چیز کو حاصل کرنے کے لئے کسی سبب کی توسط اور کسی ذریعہ کو اختیار کرنا عین دانش مندی ہے اور عین بندگی کی علامت ہے۔

ایک بات اور یاد رکھیں کہ تقویٰ اور وہم میں فرق ہوتا ہے۔ تقویٰ انسان کو اللہ کے قریب کرتا ہے اور وہم انسان کو اللہ سے دور کردیتا ہے کچھ لوگ اس دنیا میں صرف وہمی ہوتے ہیں لیکن ان کو یہ خوش گمانی ہوتی ہے کہ وہ متقی ہیں جب کہ متقی لوگ اللہ کے زیادہ ماننے والے ہوتے ہیں اور وہ اللہ کے پیدا کردہ تمام اسباب کا احترام کرنے والے ہوتے ہیں۔ توحید باری تعالیٰ ایک مسلمان کی سب سے پہلی بنیاد ہے جب تک کوئی مسلمان اس بات کا یقین نہ رکھے اس دنیا میں معبود اور مستعان صرف رب العالمین ہے تو وہ صاحب ایمان ہو ہی نہیں سکتا اس یقین کے بعد کہ دینے والی ذات صرف اللہ کی ہے اگر کوئی کسی چیز کو حاصل کرنے کے لئے کوئی سبب کوئی واسطہ اور کوئی وسیلہ اختیار کرے گا تو اس کو خلاف توحید قرار نہیں دیا جاسکتا کیونکہ اس دنیا میں جو بھی اسباب جو بھی وسائل اور جو بھی ذرائع موجود ہیں وہ سب اللہ کے پیدا کردہ ہیں۔ اگر بینائی کم ہوجائے اور کوئی اپنی آنکھوں پر عینک لگالے تو اس کو شرک نہیں کہتے۔ اسی طرح کسی بھی بیماری میں مبتلا ہوجانے پر اگر کوئی شخص دوا کھالے یا اپنے زخموں پر مرہم لگالے تو اس کو شرک نہیں کہا جاسکتا۔ البتہ اگر کوئی شخص دل میں یہ یقین رکھتا ہو کہ مجھے فلاں دوا سے شفاء ہوتی ہے یا فلاں ڈاکٹر ہی میرا علاج کرسکتا ہے تو اس میں شرک کی بو پیدا ہوجائے گی کیونکہ کوئی ڈاکٹر کوئی عامل، کوئی طبیب اور کوئی دوا فی نفسہٖ کسی کو شفاء نہیں دے سکتی۔ ان چیزوں کو ہم بطور سبب اختیار کرتے ہیں لیکن اور ہمارا بنیادی عقیدہ یہ ہونا چاہئے کہ شفاء ہمیں جب ملے گی جب ہمارے مالک کی مرضی ہو۔

تعویذ بھی ایک طرح کا سبب ہے، ایک ذریعہ ہے، ایک وسیلہ ہے، اور اگر اس تعویذ میں مشرکانہ کلمات نہ ہوں تو توحید باری تعالیٰ کے منافی نہیں ہے۔ ہم کسی منسٹر سے فون پر کسی کی سفارش کرتے ہیں یا خط لکھ کر کسی کی سفارش کرتے ہیں تو یہ ایک ہی بات ہے۔ انسان بذریعہ گفتگو کسی سے بات کرے یا بذریعہ تحریر یہ دونوں صورتیں ایک جیسی ہیں اسی طرح دعا ہے۔ ہم کسی کو زبان سے دعا دیں یا کسی کو لکھ کر دعا دیں تو اس میں حرج ہی کیا ہے جب کسی کو دعا دینا اور کسی سے دعا لینا جائز ہے تو پھر دعا اگر بذریعہ تحریر یا بذریعہ تعویذ دی جائے تو اس کو شرک کیسے کہہ سکتے ہیں جب کہ ہماری پکار بذریعہ تحریر اللہ کی بارگاہ ہی میں ہو۔

مثلاً اگر ہم ''یاشافی'' پڑھ کر کسی پر دم کردیں تو یہ قطعاً جائز ہے اور اگر ہم ''یاشافی'' لکھ کر کسی کے گلے میں ڈال دیں تو یہ ناجائز کیسے ہوسکتا ہے۔ کسی سے ہم فون پر اظہار محبت کریں یا کسی کو خط لکھ کر اظہار محبت کریں تو یہ دونوں ہی صورتیں جب ایک جیسی ہیں تو تعویذ کے معاملے میں ان کو ایک دوسرے سے الگ تھلگ کیوں سمجھا جاتا ہے اس دنیا میں ہزاروں بار ہم دوسروں سے دعاؤں کے طالب ہوتے ہیں اور جب ہمیں دعائیں ملتی ہیں تو ان کے فائدے بھی ہمیں حاصل ہوتے ہیں۔ اسی طرح اگر ہمیں کسی سے تحریری دعا وصول کرلیں جسے تعویذ اور نقش کہتے ہیں تو اس میں حرج ہی کیا ہے۔ سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کرلیں یا سورۂ فاتحہ لکھ کر گلے میں ڈال لیں تو یہ دونوں صورتیں تقریباً ایک جیسی ہیں۔ یہ بات تو مسلم ہے کہ پڑھنے کے مقابلے میں لکھ کر گلے میں ڈالنا زیادہ اچھا نہیں لیکن اس کو ناجائز یا غلط سمجھنا، غلط ہے۔

اللہ کے کلام کو اعداد کی صورت میں ڈھالنا محض اس لئے ہوتا ہے کہ اللہ کے کلام کی بے ادبی نہ ہو، لیکن وہ بھی صرف لکھنے کی حد تک۔ اگر کوئی سورۂ فاتحہ سے استفادہ کرنے کا خواہش مند ہوگا اور لکھنے کے مقابلے میں پڑھنے کو فوقیت دے گا تو اس کو حروف کے ذریعہ ہی استفادہ

کرنا ہوگا نہ کہ اعداد کے ذریعہ کیونکہ اعداد کا استعمال صرف لکھنے کی حد تک ہی درست ہے۔

تعویذ میں اگر استمداد غیر اللہ سے کی گئی ہو مثلاً اگر ہم اللہ کے ماسوا کسی شیطان سے، کسی بت سے، کسی دیوی دیوتا سے یا کسی بزرگ سے استفادہ کرنا چاہیں اور ان کے نام تعویذوں میں لکھ کر صرف ان ہی سے امداد طلب کرنا چاہیں "بے شک یہ شرک ہے۔ اسی لئے بزرگوں نے فرمایا ہے تعویذوں کے لئے غیر مسلمین کی چوکھٹ پر جانا جائز نہیں ہے کیونکہ وہ جو بھی جنتر منتر لکھ کر دیں گے ان میں اللہ کا نام یا اللہ کا کلام نہیں ہوگا بلکہ ان میں ان دیوی دیوتاؤں کے نام ہوں گے جن کو پکارنا یا جن کے سامنے دامن پھیلانا شرک ہے۔

ہم بیمار ہو جانے پر سَلامٌ قَولاً مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْم پڑھ کر خود پر دم کریں یا سَلامٌ قَولاً مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْم پڑھ کر پانی پر دم کر کے پئیں یا سَلامٌ قَولاً مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْم حرفی یا اعدادی صورت میں لکھ کر گلے میں ڈالیں تو یہ سب جائز ہے ان صورتوں میں پڑھنا افضل ہے لیکن باقی دو صورتیں بھی جائز ہے اس کو ناجائز سمجھنا یا شرک سے تعبیر کرنا غلط ہے۔

حاصل جواب یہ ہے کہ اس دنیا میں جو دارالاسباب ہے کسی سبب کو اختیار کرنا اس یقین کے ساتھ کہ یہ سبب میری نیا کو پار نہیں کرے گا۔ میری نیا کو تو اللہ ہی پار کرے گا۔ لیکن میں اس سبب کو اس لئے اختیار کر رہا ہوں کہ یہ سبب اللہ نے بنایا ہے اور اللہ کے نیک بندوں نے اسباب کو اختیار کر کے اللہ کی مدد حاصل کی قطعاً جائز ہے اور اسی کو بندگی کہتے ہیں۔ جو لوگ کسی سبب کو اختیار نہ کر کے ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے رہتے ہیں اور اس کو توکل علی اللہ سمجھتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ توکل یہ ہے کہ ہم دوا، تعویذ، غذا استعمال کرتے ہوئے یہ یقین رکھیں کہ شفاء اور تندرستی اسی وقت نصیب ہوگی جب ہمارا رب چاہے۔ یہی عین توحید ہے اور یہی بات قرین قیاس ہے اور اس کو دانش مندی کہتے ہیں۔

- امید ہے کہ تم نے توحید اور شرک کا فرق سمجھ لیا ہوگا پھر بھی اگر تشفی نہ ہو تو بندہ ہر اعتراض کا جواب دینے کے لئے حاضر ہے۔

علم الاعداد اور علماء

سوال از: مختار احمد صوفی ـــــــــــ سرینگر

ہم نے آپ کی چند کتابیں پڑھی اور دل کو بہت مسرت ہوئی ... کہ علم الاعداد پڑھ کر ایسا لگتا ہے جیسے آج ہی ہم پیدا ہوئے ہیں۔ ہماری ریاست کے علماء علم الاعداد کے بارے میں بہت کم جانتے ہیں اور کچھ علماء اس علم کو تو مانتے ہی نہیں ہیں وہ کہتے ہیں جو ہونا ہے وہ تو ہو کر ہی رہے گا۔ علم الاعداد کی اس میں کوئی جگہ ہی نہیں ہے یہ علماء اس روشن علم سے کوسوں دور ہیں اور اس علم کو پڑھنا بھی برداشت نہیں کرتے۔ اب جو علماء علم بروج یا علم حروف سے واقف ہیں وہ بچوں کے نام اس طرح رکھتے ہیں مثال کے طور پر اگر کسی کی پیدائش ۲۶ر نومبر ہے تو یہ لوگ اس کا بروج قوس نکالیں گے اور نام حرف (ف) سے نکالیں گے اور ماں کا نام جمع کریں گے باقی نام کا مجموعہ کیا ہوا اس کی فکر ہی نہیں کرتے اور بھی بہت سے طریقے نام نکالنے کے یہاں پر رائج ہیں جو کہ علم الاعداد کی رو سے بالکل غلط ہے۔ جو علماء علم بردج یا دوسرے علوم کو مانتے ہی نہیں ہے وہ مسلم بچوں کے نام بغیر کسی علم کو دیکھے بغیر رکھتے ہیں نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ مسلم معاشرہ میں بچوں کی زندگی پریشانیوں میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ اس لئے ہم آپ سے استدعا کرتے ہیں کہ اس کے بارے میں کوئی علماء قدم اٹھائے تاکہ مسلم معاشرہ اس چمکتے ہوئے روشن علم سے فیض یاب ہو جائے۔

جواب

علم الاعداد کوئی ناجائز علم نہیں ہے۔ اس علم کے ذریعہ اسی طرح اندازے لگائے جاتے ہیں جس طرح دوسرے علوم کے ذریعہ حقیقت تک پہنچنے کی کوشش کی جاتی ہے اور وہ بھی محض ایک اندازہ ہے۔ مثلاً حکیم نبض دیکھ کر دل، جگر اور گردوں کی کیفیت کا اندازہ کرتا ہے تو یہ بھی محض ایک اندازہ ہی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ حکیم کے اکثر اندازے صحیح ثابت ہوتے ہیں اسی طرح علم اعداد کے ذریعہ جو اندازے لگائے جاتے ہیں وہ بھی ۸۰ فیصد درست ہوتے ہیں لیکن جس طرح دنیا کے ہر علم میں ۲۰ فیصد غلطی کا امکان ہوتا ہے اسی طرح علم اعداد میں بھی ۲۰ فیصد غلطی کا امکان ہوتا ہے اور اس دنیا میں سو فیصد ایک ہی علم درست ہوتا ہے اور وہ ہے علم وحی۔

جو علماء علم تو رکھتے ہیں لیکن فہم اور عقل ان کے پاس محدود ہوتی ہے وہ کسی بات کی گہرائیوں میں جائے بغیر کچھ بھی بول دیتے ہیں اور ہر اس بات کا انکار کر دیتے ہیں جو ان کے پلے نہیں پڑ رہی ہے۔ بے شک تائید تو کسی بھی علم کی اس وقت کرنی چاہئے جب علم کی حقیقت کو انسان

خود سمجھ لے۔ لیکن یہ کونسی شریعت ہے کہ انسان جس بات کو خود نہ سمجھ رہا ہو اس کی آنکھیں بند کرکے مخالفت شروع کردے۔ کسی بات کی تائید نہ کرنے کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ بس اب اس بات کی مخالفت شروع کردی جائے بات پلے نہ پڑنے کی صورت میں انسان کو کف لسان کرنا چاہئے یعنی خاموشی اختیار کرلینی چاہئے۔ ہم بھی دارالعلوم دیوبند کے فارغ ہیں اور توحید وسنت کے معاملے میں ہم بھی بہت حساس ہیں۔ ہم بھی اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کی مرضی کے بغیر کسی درخت کا کوئی پتہ حرکت میں نہیں آتا۔ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ ایک مسلمان کی زندگی کی کامیابی کا دارومدار توحید وسنت پر عمل کرنے میں ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم دنیا کے دوسرے علوم کو بالکل ہی بے حیثیت اور بیکار نہیں سمجھتے اور ان علوم سے استفادہ کرنے کو خلاف شرع نہیں گردانتے۔ آج کی دنیا علم اعداد، علم قیافہ، علم فلکیات، علم پامسٹری پر ریسرچ کررہی ہے ایسے زمانہ میں اگر ہمارے علماء ان علوم کو ناجائز قرار دے کر اپنے آرام کدوں میں بیٹھے رہیں گے تو ملت کا بہت بڑا نقصان ہوگا۔ بے شک یہ تمام علوم علم شریعت وطریقت کے سامنے کم درجہ رکھتے ہیں لیکن ان کا اپنا ایک وجود ہے اور اسلام کفر وشرک کی مخالفت کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے وجود کو مانتا ہے اور ان کے وجود سے جو بھی فائدہ اٹھانا ممکن ہو اس کو جائز سمجھتا ہے بشرطیکہ وہ فائدہ شریعت کے کسی حکم سے نہ ٹکراتا ہو اور توحید سے متصادم نہ ہو۔

آج بے شمار متقی اور صاحب علم حضرات عیسائی، یہودی اور غیر مسلم ڈاکٹروں سے اپنا علاج کراتے ہیں اور ان کی سوجھ بوجھ کا احترام کرتے ہیں۔ جب کسی غیر مسلم ڈاکٹر کی رائے مان کر اس سے اپنا علاج کرانا جائز ہو تو علم اعداد کے ماہرین کی بات مان کر ان کے مشوروں کو اہمیت دینا کیسے ناجائز ہوسکتا ہے۔ ایک زمانہ میں ہمارے علماء نے انگریزی کو مطلقاً حرام قرار دے دیا تھا اور سرسید پر کفر کے فتوے تک لگادیئے تھے، آج علماء ہی کا ایک طبقہ انگریزی کو ضروری قرار دے رہا ہے اور دارالعلوم دیوبند تک میں انگریزی کی تعلیم دی جارہی ہے۔ ہمارے علماء کو چاہئے کہ اپنی زبان ہلانے سے پہلے عقل سلیم کا استعمال کرلیا کریں۔ اور اگر عقل سلیم موجود نہ ہو تو دوسرے اہل تجربہ سے مشورہ کرکے زبان چلایا کریں ہر چیز کی مخالفت تقویٰ نہیں محض ایک بیماری ہے اور اس بیماری کا علاج بہت ضروری ہے۔

نام کے سلسلے میں ہماری رائے یہ ہے کہ نام اپنے بچوں کا ایسا رکھنا چاہئے جس کے معانی اچھے ہوں جو ہلکا پھلکا بھی ہو مختصر بھی ہو اور جو علم اعداد کے اعتبار سے بھی موزوں ہو۔ اس دنیا میں اسلام کو آئے ہوئے پندرہ سو سال ہوگئے ہیں لیکن مسلمانوں کو اپنے بچوں کے نام تک رکھنے نہیں آئے اور بلاشبہ بعض نام انسان کی شخصیت کا کچومر بنا کر رکھ دیتے ہیں اس لئے ہمارا مشورہ یہی ہے کہ نام رکھتے وقت دوسری باتوں کے ساتھ ساتھ اعداد کو بھی ملحوظ رکھیں۔ علم اعداد کو لازمی تصور نہ کریں لیکن اس کو بالکل نظرانداز بھی نہ کریں۔ علم اعداد ایک تجرباتی علم ہے اور اسلام کسی بھی تجربہ کی مخالفت نہیں کرتا۔ یہ بات بھی یاد رکھیں کہ علم اعداد اس دور کی ایجاد نہیں ہے، یہ علم برسہا برس پرانا ہے اور صدیوں سے لوگ اس سے مستفیض ہورہے ہیں۔

علم نجوم پر دلائل کی طلب

سوال از: کے عبدالباری ______ وانمباڑی

عزت مآب، عالی جاہ، بحر عملیاتی فنون حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب فاضل دارالعلوم دیوبند۔ مدیر طلسماتی دنیا دیوبند

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خیریت مزاج اقدس۔ طویل عرصہ سے روحانی ڈاک میں غیر حاضری کے بعد آج پھر آپ سے استفادہ حاصل کرنے کی غرض سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں امید کہ مجھ ناچیز کے لئے میرے عملیاتی سوالات کا جواب دے کر میری حوصلہ افزائی کے ساتھ قارئین طلسماتی دنیا کو بھی فیضیابی کا موقعہ عنایت کریں گے۔ دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ رہتی دنیا تک آپ کا صدابہار عملیاتی خزانے سے بھرپور طلسماتی دنیا قائم ودائم رکھے۔ (آمین)

عملیاتی فنون کے مدرسہ سے بے دخل حضرات اور اس فن کو بہ آسانی فیضیاب ہونے والوں کی سرپرستی سے بھی محروم اشخاص، ستاروں کی گردش، ستاروں کے اثرات کے منکر ہیں۔ ازراہ کرم قرآن وحدیث کی روشنی میں قوانین نجوم کی وضاحت عنایت کریں۔

جواب

ستاروں کی گردش اور ان کے اثرات کا انکار وہی شخص کرسکتا ہے

جس نے قرآن حکیم کو غور سے نہ پڑھا ہو۔ قرآن حکیم میں متعدد مقامات پر ستاروں کا اور ان کے اثرات کا ذکر واضح انداز میں ہے اور ستاروں کی رجعت اور استقامات کا تذکرہ بھی قرآن حکیم میں موجود ہے اس کے باوجود کسی کا ستارہ گردش اور اثرات کا انکار کرنا نا علمی اور کم سمجھی کی بات ہے۔

اس دنیا میں ہزاروں چیزیں ایسی ہیں جن کے بارے میں محدود رکھنے والے علماء کو اشکال ہوتا ہے اور وہ اپنی عافیت ان چیزوں کا انکار کردینے ہی میں سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ صرف حقائق سے راہ فرار ہے۔ تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اس دنیا کی ہر چیز کا خالق رب العالمین ہے۔ اس نے اس دنیا میں جہاں اچھی چیزیں پیدا کی ہیں وہیں اس نے بری چیزیں بھی پیدا کی ہیں۔ تریاق کا خالق اللہ تعالیٰ ہے اور زہر کا خالق بھی اللہ تعالیٰ ہے لیکن تریاق ہو یا زہر کوئی بھی چیز اللہ کی مرضی اور اذن کے بغیر اپنا اثر نہیں دکھاتی۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ دوائیں انسانوں کو بیماروں سے نجات دلانے کے لئے کھلائی جاتی ہیں لیکن دوائیں کھا کر بعض مریض مر بھی جاتے ہیں وہاں ڈاکٹر لوگ یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ دواؤں نے ریکشن کردیا تھا۔ حالانکہ قرین عقیدہ بات یہ ہے کہ دوا مریض کے حلق میں اترتے ہی اپنے رب سے یہ پوچھتی ہے کہ میں اس مریض کو فائدہ پہنچاؤں یا نقصان۔؟ اور جو فیصلہ اللہ کا ہوتا ہے دوا اسی فیصلے کی پابند ہوکر اپنا اثر دکھاتی ہے۔ اسی طرح ستاروں کی گردش اور ان کے اثرات کا معاملہ ہے ستارے جو چال بھی چلتے ہیں وہ اللہ کی مرضی سے چلتے ہیں اور ستاروں کی رفتار چاند اور ستاروں کی رفتار کی طرح طے شدہ ہے۔ جس طرح چاند اور سورج نظام قدرت کو تقویت پہنچانے کے لئے طلوع اور غروب ہوتے ہیں اسی طرح دیگر سیاروں کا حال بھی یہی ہے کہ وہ نظام قدرت کو تقویت پہنچانے کے لئے کبھی سیدھی چال سے چلتے ہیں اور کبھی الٹی چال سے۔ ان کی رفتار کا کوئی حصہ اللہ کی مرضی کے خلاف نہیں ہوتا۔ ستارے اس دنیا کے نظام پر اور انسانوں کی تقدیر پر اگر اثر انداز ہوتے ہیں تو محض اللہ کی رضا کی خاطر۔ ان کی یہ مجال نہیں ہے کہ وہ اپنی مرضی سے اپنی چال متعین کرسکیں اور اللہ کی مرضی کے بغیر کبھی جنبش بھی کرسکیں۔

علم نجوم میں ستاروں کی رجعت واستقامت کا جو ذکر ہے وہ قرآن حکیم سے ماخوذ ہے قرآن حکیم ستاروں کی چالوں کا ذکر کرتے ہوئے یہ فرماتا ہے فَلَا اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ یعنی میں قسم کھاتا ہوں پیچھے ہٹ جانے والوں اور سیدھے چلنے والوں کی۔ مراد یہاں وہ ستارے ہیں جو کبھی سیدھے چلتے ہیں اور کبھی الٹے۔ جب وہ سیدھا چلتے ہیں تو اسی چال کو استقامت کہا جاتا ہے اور جب وہ الٹا چلتے ہیں تو اس چال کو حالت رجعت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس آیت کی تفسیر بیان کرنے کے لئے علامہ شبیر عثمانیؒ تفسیر عثمانی میں یوں فرماتے ہیں۔

''کئی سیاروں مثلاً زحل مشتری، مریخ اور عطارد کی چال اس ڈھپ سے ہے کہ کبھی مغرب سے مشرق کو چلیں یہ سیدھی راہ ہوئی اور کبھی ٹھٹھک کر الٹے پھریں۔''

اس آیت سے تو ستاروں کی رجعت واستقامت کی طرف اشارہ ہوتا ہے لیکن جہاں تک ستاروں کی گردش کا تعلق ہے تو چاند اور سورج مسلسل روزانہ گردش میں نظر آتے ہیں۔ اگر ان کی ہر وقت کی الٹ پھیر دیکھ کر بھی کوئی ستاروں کی گردش اور حرکت کو نہیں مانتا تو اس کو سمجھانا بے سود ہے کیونکہ جو کھلی دلیل کو جھٹلا سکتا ہے وہ کس دلیل سے مطمئن ہوگا۔

بے شک علم نجوم کے تمام اجزاء کو شریعت تسلیم نہیں کرتی اور ایک علم نجوم ہی کیا اس دنیا میں بے شمار علوم ایسے ہیں جن کی ایک حد مقرر ہے اور جب وہ ان حدود سے گزر جاتے ہیں تو شریعت ان کی تائید نہیں کرتی۔ علم نجوم کا وہ حصہ جس کا سہارا لے کر نجومی حضرات غیب کی باتوں کا اندازہ کرتے ہیں اور رازِ فطرت تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں ناجائز ہے اور اس سے احتراز ضروری ہے لیکن ستاروں کی گردش کو نہ ماننا اور ان کی چلت پھرت اور ان رجعت واستقامت کا انکار کرنا حقائق سے روگردانی کرنے کے مترادف ہے۔

مذکورہ آیت کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کشف الاسرار کے حوالے سے رقم طراز ہیں کہ اس سے مراد خمسۂ متحیرہ یعنی زحل، مشتری، مریخ، زہرہ اور عطارد ہیں۔ اس آیت سے ستاروں کا راجع ہونا مستقیم ہونا اور خراب ہونا مراد ہے۔ اس آیت کے علاوہ اور بھی دیگر قرآنی آیات سے ستاروں کی گردش کا اشارہ ملتا ہے اور یہی گردش باذن اللہ انسانوں کی تقدیر پر اثر انداز ہوتی ہے۔ چاند جب پوری تاریخوں کا ہوتا ہے تو سمندر میں طوفان اٹھتے ہیں

اور چاند کی تکمیل سمندر پر اثر انداز ہوتی ہے اسی طرح عورتوں کے مزاج میں چاند کی تاریخوں کے اعتبار سے اتار چڑھاؤ آتا ہے۔ یہ وہ حقائق ہیں جن کا انکار ممکن نہیں ہے لیکن اس دنیا میں ایک طبقہ وہ بھی ہے جو جو کنوئیں کا مینڈک بنا ہوا ہے وہ کسی بات کی گہرائی میں جانے کا نہ اہل ہے نہ اس کی ضرورت سمجھتا ہے اور ایسے لوگوں سے سر مارنا اور انہیں مطمئن کرنے کی کوشش کرنا شاید فعل عبث ہے۔

۷۸۶ اور ہر کرشنا

سوال از: ناہید ایڈوکیٹ ـــــــــــــ سہارنپور

ایک مولوی صاحب کی طرف سے ایک پمفلٹ شائع کیا گیا ہے جو برائے ایصال ثواب تقسیم کیا جارہا ہے۔ اس پمفلٹ میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ ۷۸۶ بسم اللہ کا بدل نہیں ہو سکتے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ ۷۸۶ ہری کرشنا کے اعداد ہیں۔ اور بسم اللہ کے اعداد ۱۲۱۸ ہوتے ہیں۔ انہوں نے اعداد کو یونانیوں، یہودیوں، اور رافضیوں کی سازش بتایا ہے۔ اور اس کو کفر تک قرار دیدیا۔ یہ پمفلٹ میں آپ کو بھجوا رہی ہوں۔

پمفلٹ یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا ۷۸۶

برادران اسلام!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قرآن مجید کی ایک مستقل آیت ہے اور سورۂ نمل پارہ ۱۹، آیت ۳۰ میں آیت کا جزو ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی ۱۱۳ سورتوں (سورۂ توبہ کے علاوہ) کا آغاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے فرمایا ہے۔ اس کی فضیلت میں رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر وہ کام جو اہمیت والا ہو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع نہ کیا جائے برکتوں سے خالی ہوتا ہے اور خود رسول اللہ علیہ وسلم نے اپنے مراسلات (خط وپیغام) میں بسم اللہ لکھوایا۔ بسم اللہ کی اہمیت اس لئے ہے کہ یہ آیت کریمہ اللہ تعالیٰ کی تعریف وتوصیف اور ذکر وثنا پر بڑے بلیغ اور جامع طریقہ پر دلالت کرتی ہے۔ بسم اللہ کی دینی اہمیت اور شرعی حیثیت کے باوجود ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش کے اکثر وبیشتر مسلمان اپنی لاعلمی کی وجہ سے بسم اللہ کی جگہ ۷۸۶ کا عدد لکھتے ہیں۔ کیا عدد کے نکالنے کا ثبوت قرآن اور حدیث سے ثابت ہے۔؟ اگر نہیں ہے تو پھر اس کی ضرورت کیا ہے۔؟ حالانکہ قرآن مجید اپنے الفاظ ومعانی کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اس کو ہندسوں میں تبدیل کرنا یقیناً اللہ کے مقدس کلام کی توہین ہے اور ان من گھڑت اعداد کو آیتوں کا بدل تصور کرنا قرآن میں تحریف (ردوبدل) کرنا ہے۔ بلکہ کفر کے مترادف ہے۔ حروف تہجی کے اعداد، یونانی، یہودی اور شیعی (رافضیوں کی) سازشوں کا نتیجہ ہے۔ جنہیں کاروباری ملاؤں نے فروغ دیا۔

۷۸۶ بسم اللہ کا بدل نہیں، بلکہ ہندوؤں کے بھگوان "ہری کرشنا" کا نمبر ۷۸۶ ہے۔ مسلمانو! دشمنان اسلام کی ہر قسم کی سازشوں سے اپنے ایمان کو بچاؤ۔

خبردار!!

بسم اللہ یا قرآن کی کسی آیت کو نمبر میں لکھنا قرآن میں تحریف ہے اور یہ صریح گمراہی ہے۔

ہری کرشنا	ھ	ر	ی	ک	ر	ش	ن	ا
۷۸۶	۵	۲۰۰	۱۰	۲۰	۲۰۰	۳۰۰	۵۰	۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	ھ	ر	ی	ک	ر	ش	ن	ا
۷۸۶	۵	۲۰۰	۱۰	۲۰	۲۰۰	۳۰۰	۵۰	۱

۱۲۱۸=

ر	ر	ح	م	ا	ن	ال	ر	ر	ح	ی	م
۲۰۰	۲۰۰	۸	۴۰	۱	۵۰	۳۱	۲۰۰	۲۰۰	۸	۱۰	۴۰

ابجد کے نمبرات قاعدہ بغدادی سے لئے گئے ہیں۔

ا	ب	ج	د	ھ	و	ز	ح	ط	ی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
ک	ل	م	ن	س	ع	ف	ص	ق	ر
۲۰	۳۰	۴۰	۵۰	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰
ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ		
۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰		

چلو آج سے ہم عہد کریں کہ آئندہ انشاء اللہ کبھی بھی ہم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی جگہ ۷۸۶ نہیں لکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مرتے دم تک صحیح اسلامی تعلیمات پر قائم رہنے کی

توفیق عطا فرمائے۔

حافظ و مولوی خورشید عالم

برائے ایصال ثواب

شیخ محی الدین علیہ الرحمہ و دلشاد بیگم علیہا الرحمہ

اب دریافت طلب بات یہ ہے کہ کیا ان کا دعویٰ درست ہے؟ اور کیا اعداد قرآن حکیم میں تحریف کرنے کے مترادف ہیں۔ یہ کیا بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ نہیں ہیں۔؟

ماہنامہ طلسماتی دنیا میں مفصل جواب سے ہماری تشفی فرمائیں۔ نوازش ہوگی۔

جواب

۷۸۶ پر گفتگو کرنے سے پہلے ہم علم الاعداد کے تعلق سے کچھ عرض کریں گے تاکہ آپ کو یہ اندازہ ہوجائے کہ اس علم کی حیثیت کیا ہے اور اس علم کے ذریعہ ہم کتنے مسائل حل کرسکتے ہیں۔ جب کہ اس علم کو بھی دوسرے علوم کی طرح ان علماء نے جو اپنے علم میں وسعت تو رکھتے ہیں لیکن گہرائی سے محروم ہیں، کوئی اہمیت نہیں دی ہے بلکہ بعض عاقبت نااندیش قسم کے علماء نے اسے ناجائز بھی قرار دیا ہے۔

واضح رہے کہ علم اعداد ایک سے لے کر ۹ اعداد تک اپنی وسعت رکھتا ہے گویا کہ علم اعداد میں سب سے پہلا مفرد عدد ایک ہے اور سب سے آخری مفرد عدد ۹ ہے۔ باقی دوسرے اعداد جو بھی بنتے ہیں ان سے مرکب ہوکر بنتے ہیں لیکن مفرد اعداد صرف ایک سے ۹ تک ہیں۔

ہم اسے اتفاق نہیں کہہ سکتے کہ اسماء حسنیٰ میں حق تعالیٰ کا ایک نام "اول" بھی ہے۔ اور حق تعالیٰ کا ایک صفاتی نام "آخر" بھی ہے۔ یہ تو آپ جانتے ہی ہوں گے کہ اسماء حسنیٰ سے حق تعالیٰ کے وہ صفاتی نام مراد ہیں جن کا ذکر قرآن حکیم میں آیا ہے۔ جیسے مذکورہ یہ دو نام بھی قرآن حکیم میں مذکور ہیں۔ ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْم ۔ اب آپ غور کریں کہ حق تعالیٰ کا وہ نام جو یہ ثابت کرتا ہے کہ حق تعالیٰ ازل سے ہے، وہ اول ہے۔ اس کے کل اعداد ۳۷ ہیں اور اس کا مفرد عدد ایک ہے۔ جو اعداد میں سب سے پہلا عدد ہے اور حق تعالیٰ کا وہ نام جو یہ ثابت کرتا ہے کہ حق تعالیٰ کی ذات گرامی ابد تک رہے گی۔ وہ آخر ہے اور اس کے کل اعداد ۸۰۱ ہیں اور اس کا مفرد عدد ۹ بنتا ہے۔ اندازہ کیجئے کہ حق تعالیٰ کے دو ناموں سے علم اعداد کی حقانیت کس طرح ثابت ہوتی ہے اس کے اسم اول سے ایک اور اس کے اسم آخر سے ۹ بنتا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس طرح حق تعالیٰ کی ذات گرامی ازل سے ہے اور ابد تک رہے گی اسی طرح اس کائنات کے اختتام تک ایک سے لے کر ۹ تک تمام چیزوں کا احاطہ کئے رکھیں گے اور ان کے مطالعے سے بعض ایسی چیزوں کا انکشاف ہوگا جو کسی علم ظاہر سے ممکن نہیں ہے۔ اور یہی بات قرآن حکیم میں بایں الفاظ فرمائی گئی ہے۔ وَاَحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا ۔ اور تمام چیزوں کا احاطہ اعداد کے ذریعہ کیا گیا ہے۔ حق تعالیٰ کی حکمت عملی دیکھئے کہ قرآن حکیم کی جس آیت میں یہ فرمایا گیا ہے کہ وہی ذات اول ہے وہی آخر ہے وہیں یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ وہی ذات ظاہر بھی ہے اور وہی باطن بھی۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس طرح علم اعداد میں ایک سے لے کر ۹ تک ۹ اعداد اپنی ابتدا اور انتہا کو ثابت کرتے ہیں اسی طرح دوسرے علوم سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ اس دنیا میں کچھ علوم، ظاہری ہیں اور کچھ علوم باطنی۔ اس دنیا میں انسان کو حق تعالیٰ نے اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا ہے۔ تقریباً وہ تمام صفات جو حق تعالیٰ کی ہیں کم وبیش وہ صفات انسان کی بھی ہیں اور اگر انسان میں حق تعالیٰ کی صفات پیدا کرنے کی صلاحیت نہ ہوتی تو حدیث پاک میں یہ نہ فرمایا جاتا کہ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ ۔ تم سب اللہ کے اخلاق اپناؤ اور اپنے اندر وہی صفات پیدا کرنے کی کوشش کرو جو صفات حق تعالیٰ کی ذات گرامی میں ہیں۔ اس وقت چونکہ ہم ایک خاص موضوع سے متعلق بات کررہے ہیں اس لئے تفصیل میں نہ جاتے ہوئے اجمالاً یہ عرض کریں گے کہ اس دنیا میں ظاہری علوم کے ساتھ ساتھ مخفی علوم کا بھی ایک سلسلہ ہے اور اس سلسلے کی بھی مخالفت علم اعداد ہی کی طرح کی گئی ہے۔ جب کہ دین وشریعت کسی بھی علم کی بحیثیت علم مخالفت نہیں کرتے صرف اس کے جائز وناجائز پر گفتگو کرتے ہیں لیکن ہمارے علماء کی اکثریت ایسے تمام علوم کو مسترد کردیتی ہے جو باقاعدہ اپنا وجود رکھتے ہیں اور اہل دنیا ان علوم سے باقاعدہ استفادہ بھی کررہے ہیں اور علم اعداد کی حقانیت قرآن حکیم سے بھی ثابت ہوتی ہے لیکن ہم نے گہرائی کے ساتھ کبھی غور وفکر کرنے کی زحمت ہی نہیں کی۔ دیکھئے کہ علم اعداد کی ابتدا عدد ایک سے ہوتی ہے؟ اور اس کی انتہا عدد ۹ پر ہوتی ہے۔ اور ان دونوں کا مجموعہ ۱۹ بنتا ہے۔

قرآن حکیم میں یہی مرکب عدد ایک جگہ سورۂ مدثر میں استعمال میں ہوا ہے۔فرمایا گیا ہے عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرْ اور دوزخ پر ۱۹ نگہبان مسلط ہیں۔ماہرین علم الاعداد نے جب اس انیس کے عدد پر غور وفکر کیا تو یہ بات واضح ہوئی کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے وہ حروف جو لکھنے میں آتے ہیں ان کی تعداد بھی ۱۹ ہی ہے۔ماہرین علم اعداد نے یہ بات سمجھ لی ہے کہ وہ بسم اللہ جو قرآن حکیم کی ہر سورۃ میں پڑھی جاتی ہے وہی قرآن حکیم کو پرکھنے کا ایک پیمانہ ہے۔اس کے بعد ماہرین علم اعداد نے قرآن حکیم کی مختلف سورتوں اور مختلف آیتوں کو پرکھنے کا کام کیا تو ان پر روز روشن کی طرح یہ بات واضح ہوگئی کہ یہ قرآن بے شک اللہ کی کتاب ہے۔یہ کسی انسان کی کوششوں کا نتیجہ نہیں ہے۔جب ہم قرآن حکیم کو علم الاعداد کی روشنی میں پرکھتے ہیں تو ایسے ایسے حقائق کھلتے ہیں کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔

دیکھئے قرآن حکیم میں کل سورتیں ۱۱۴ ہیں۔۱۱۴ کے اعداد ۱۹ کے عدد سے جو ایک کسوٹی کی حیثیت رکھتا ہے برابر تقسیم ہوجاتے ہیں۔

۱۹)۱۱۴(۶
۱۱۴
×

یہ بات بھی اہمیت کی حامل ہے کہ قرآن حکیم میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا استعمال بھی ۱۱۴ ہی مرتبہ ہوا ہے حالانکہ سورۂ توبہ کے ساتھ بسم اللہ نازل نہیں ہوئی تھی۔اسی لئے سورۂ توبہ قرآن حکیم میں بغیر بسم اللہ کے نقل کی گئی ہے اس طرح بسم اللہ کی تعداد ۱۱۳ بنتی ہے جب کہ سورتیں ۱۱۴ ہیں لیکن قرآن حکیم کی ایک سورۃ سورۂ نمل میں بسم اللہ الگ سے نازل کی گئی اور فرمایا گیا کہ وَاِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔اس طرح بسم اللہ کی تعداد ۱۱۴ ہی ہوگئی اور حیرتناک بات یہ ہے کہ جس سورۃ میں یہ بسم اللہ الگ سے نازل ہوئی وہ قرآن حکیم کی انیسویں سورۃ ہے۔جو قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کی حقانیت پر دلالت کرتی ہے۔

مزید دیکھئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں ۴ کلمات کا استعمال ہوا ہے۔

نمبر:ایک۔بسم۔نمبر:دو۔اللہ نمبر:۳۔الرحمٰن۔نمبر:۴۔الرحیم۔
یہ تمام کلمات بھی قرآن حکیم میں اتنی بار استعمال ہوئے ہیں کہ یہ سب ۱۹ کی تقسیم پر برابر تقسیم ہوجاتے ہیں۔

مثلاً،لفظ بسم پورے قرآن میں ۱۹ بار استعمال ہوا ہے۔اور یہ ۱۹ کی تقسیم پر برابر تقسیم ہوتا ہے۔اسم اللہ پورے قرآن میں ۲۶۹۸ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔اور یہ بھی ۱۹ کی تقسیم سے برابر کٹ جاتا ہے۔دیکھیں۔

۱۹)۲۶۹۸(۱۴۲
۱۹
۷۹
۷۶
۳۸
۳۸
×

اسم الرحمٰن قرآن حکیم میں ۵۷ مرتبہ آیا ہے۔یہ بھی ۱۹ پر برابر تقسیم ہوجاتا ہے۔

۱۹)۵۷(۳
۵۷
×

اسم الرحیم قرآن حکیم میں ۱۱۴ مرتبہ آیا ہے اور یہ بھی ۱۹ پر برابر تقسیم ہوجاتا ہے۔

۱۹)۱۱۴(۶
۱۱۴
×

مزید دیکھئے،قرآن حکیم کی سب سے پہلی وحی جو غار حراء میں نازل ہوئی تھی اس وحی میں صرف آیات لے کر حضرت جبرائیل علی السلام تشریف لائے،وہ پانچ آیات یہ ہیں۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَق ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَق ○ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِىْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ○ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ○

اس کے بعد سورۂ مدثر نازل ہوئی اور اس کی ۳۰ آیات نازل ہوئیں۔اس سورۃ کی تیسویں آیت میں فرمایا گیا۔عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرْ یعنی دوزخ پر مقرر ہیں ۱۹ فرشتے۔

اس کے بعد جب تیسری مرتبہ حضرت جبرائیل علی السلام وحی لے کر تشریف لائے تو بجائے اس کے کہ سورۂ مدثر کی بقیہ ۲۶ آیات لے کر آتے وہ سورۂ علق کی بقیہ ۱۴ آیات لے کر تشریف لائے اور اس طرح سورۂ علق کی کل آیات کی تعداد ۱۹ ہوگئی۔

قرآن حکیم کی پہلی سورۃ، سورۂ علق ہے۔جو قرآن حکیم کی پہلی سورۃ ہے یعنی جو بسم اللہ کے طور پر نازل ہوئی۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے حروف ۱۹ ہیں۔قرآن حکیم کی پہلی سورۃ، سورۂ علق کی کل آیات کی تعداد ۱۹ ہے۔قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے سورۂ نباء سے

جو ۳۰ ویں سپارہ کی پہلی سورۃ ہے۔ سورۂ علق ۱۹ ویں نمبر پر ہے۔ اس سورۃ میں کل کلمات ۷۶ ہیں جو انیس کی تقسیم پر پورے اترتے ہیں ۔ اگر قرآن حکیم کی آخری سورۃ سورۂ ناس سے الٹی گنتی شروع کریں یعنی ۱۱۴، ۱۱۳، ۱۱۲ تو جب سورۂ علق تک پہنچیں گے جو قرآن حکیم کی ۹۶ ویں سورۃ ہے تو یہ سورۃ الٹی گنتی کے اعتبار سے ۱۹ ویں نمبر پر آتی ہے۔

قرآن حکیم کی پہلی سورۃ سورۂ فاتحہ ہے اور سورۂ نمل جو ۱۹ ویں سپارے میں ہے وہ قرآن حکیم کی ۲۷ ویں سورۃ ہے۔ ۲۷ کا مفرد عدد ۹ بنتا ہے۔ پہلی سورۃ ۲۷ ویں سورۃ کے مفرد عدد ۹ کو جب برابر برابر رکھتے ہیں تو ۱۹ بنتا ہے۔ کیا یہ سب محض اتفاق ہے۔؟ ان باتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ علم الاعداد کی ایک حقیقت ہے اور علم الاعداد سے قرآن حکیم کی حقانیت اور موزونیت ثابت ہوتی ہے۔ حیرتناک بات یہ ہے کہ قرآن حکیم کی متعدد سورتوں میں جو حروف مقطعات استعمال ہوتے ہیں وہ سب بھی مختلف انداز سے ۱۹ کی تقسیم پر برابر تقسیم ہوتے ہیں۔

سورۂ شوریٰ میں حروف مقطعات حٰمٓ عٓسٓقٓ کل ۵ حروف ہیں ۔ ح، م، ع، س، ق ۔ اگر سورۂ شوریٰ میں ان پانچوں حروف کا شمار کریں تو ان کی تعداد اس طرح ہے۔

حرف، ح	۵۳ بار۔
حرف، م	۳۰۸ بار۔
حرف، ع	۹۹ بار۔
حرف، س	۵۳ بار
حرف، ق	۵۳ بار۔

ان حروف کی کل تعداد ۵۷۰ بنتی ہے جو ۱۹ پر برابر تقسیم ہو رہے ہیں۔ اسی طرح حرف صٓ قرآن حکیم کی تین سورتوں کے حروف مقطعات میں آیا ہے۔ سورۂ اعراف، سورۂ مریم، سورۂ ص ۔ ان تینوں میں حرف صاد کی تعداد یہ ہے۔

سورۂ اعراف میں حرف، ص	۹۸ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔
سورۂ مریم میں حرف، ص	۲۶ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔
سورۂ ص میں حرف، ص	۲۸ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔

ان کی مجموعی تعداد ۱۵۲ بنتی ہے۔ دیکھئے ۱۹ کی تقسیم پر برابر تقسیم ہو رہے ہیں۔

۱۹) ۱۵۲ (۹
۱۵۲
۹

سورۂ ص اور سورۂ ق میں ایک اور حیرتناک حقیقت سامنے آئی ہے وہ یہ کہ سورۂ ص میں ایک لفظ استعمال ہوا ہے بَصْطَۃً۔ اس کے معانی پھیلاؤ کے ہیں ۔ یہ حرف سورۂ بقرہ میں بھی استعمال ہوا ہے اور قرآن حکیم کی دوسری آیات میں بھی استعمال ہوا ہے لیکن اس کا صحیح تلفظ حرف صٓ سے نہیں حرف س ہے۔ لیکن سورۂ اعراف میں جب یہ لفظ استعمال ہوا ہے تو اس کو حرف ص سے لکھا گیا ہے لیکن چونکہ اس کا صحیح تلفظ س ہی سے ہے تو حرف صٓ کے اوپر سٓ بنادیا گیا ہے۔ تاکہ پڑھنے والوں کو غلط فہمی نہ ہو۔ یہاں غور کرنے کی بات یہ ہے کہ اگر بسطۃ کو حرف س ہی سے لکھ دیتے تو سورۂ اعراف میں ایک ص کم ہو جاتا ہے اور پھر اس کی مجموعی تعداد ۱۹ سے برابر تقسیم نہ ہوتی۔

اسی طرح سورۂ ق کی تلاوت کریں اس سورۃ میں حق تعالیٰ نے قوم لوط کا ذکر اخوان لوط کے ساتھ کیا ہے جب کہ قرآن حکیم میں تقریباً ۱۲ جگہوں پر یہ ذکر قوم لوط کے ساتھ ہی ہے۔ اور تاریخ سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام کا کوئی بھائی نہیں تھا۔ اور سورۂ ق میں اخوان لوط بول کر حق تعالیٰ نے قوم لوط ہی مراد لی ہے۔ لیکن اگر سورۂ ق میں اخوان لوط کے بجائے قوم لوط کا لفظ استعمال ہوتا تو ایک ق کی تعداد بڑھ جاتی اور پھر ۱۹ کی تقسیم پر برابر نہ ہوتی۔ بے شک یہ موزونیت حیرتناک ہے اور اس بات کی شہادت دیتی ہے کہ یہ کلام بے شک کلام الٰہی ہے۔ کسی انسان کے کلام میں یہ موزونیت ممکن ہی نہیں ہے۔

سورۂ اعراف حروف مقطعات الٓمٓصٓ سے شروع ہوتی ہے ۔ ان چاروں حروف مقطعات الف، ل، م، ص کی اس سورۃ میں تعداد اس طرح ہے۔

الف	۱۱۶۵
ل	۱۵۲۳
م	۲۵۷۲
ص	۹۸
ٹوٹل	۵۳۵۸

اور یہ تعداد ۱۹ سے برابر تقسیم ہو جاتی ہے۔ دیکھئے۔

۱۹)۵۳۵۸(۲۸۹
۳۸
۱۵۵
۱۵۲
۳۸
۳۸
x

سورۂ یٰسین میں حروف مقطعات یٰ اور سٓ کی مجموعی تعداد ۲۸۵ ہے اور یہ ۱۹ سے برابر تقسیم ہوجاتی ہے۔

سورۂ طٰہٰ میں حرف طٰ اور ہٰ کی مجموعی تعداد ۳۴۲ ہے۔ اور ۱۹ سے برابر تقسیم ہوتی ہے۔ اس طرح اور بھی بے شمار شواہد ایسے ہیں جن سے قرآن حکیم کی حقانیت کے ساتھ ساتھ علم الاعداد کی اہمیت بھی واضح ہوتی ہے۔ اور کھل کر یہ اندازہ ہوجاتا ہے کہ علم الاعداد بھی ایک باقاعدہ علم ہے اور اس کی جڑیں بہت گہری ہیں۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کا اگر ہم علم الاعداد کی روشنی میں مطالعہ کریں تو یہ اندازہ ہوتا ہے کہ عدد ۹ کی آپ کی زندگی پر چھاپ رہی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ جو آپ کی سب سے چہیتی بیوی تھیں ان سے آپ کا نکاح اس وقت ہوا جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی عمر ۹ سال تھی۔ سرکار دو عالم ہجرت کے بعد مدینہ منورہ ۹ سال مہینے ۹ دن ۹ گھنٹے مقیم رہے اس کے بعد فتح مکہ کا واقعہ پیش آیا۔ آپ کی عمر ۶۳ سال ہوئی۔ ۶۳ کے ۳ اور ۶ کو باہم جوڑیں تو ۹ ہی بنتے ہیں وغیرہ۔

اگر بے جا مخالفت سے کام نہ لے کر تحقیق اور ریسرچ کی بات کی جائے تو بھی اندازہ ہوتا ہے کہ علم الاعداد کی بھی ایک حقیقت ہے اور اس کی گرفت بہت مضبوط ہے۔ اسی طرح جب ہم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا مطالعہ علم الاعداد کی روشنی میں کرتے ہیں تو ہمیں ان کی زندگی آئینے کی طرح صاف شفاف نظر آتی ہے اور اس میں کسی بھی طرح کا کوئی جھول نظر نہیں آتا۔ جو لوگ آنکھیں بند کر کے اس علم کی مخالفت کرتے ہیں دراصل وہ اس علم کی حقیقت سے نابلد ہیں اور انسانی فطرت کا یہ خاصہ ہے کہ جس چیز سے یہ انسان نابلد ہوتا ہے اس کی مخالفت شروع کر دیتا ہے۔

قدیم عربی اور فارسی کی کتابوں میں جو حاشیہ ہوتا ہے وہاں حاشیہ کے ختم پر ۱۲ تحریر کر دیا جاتا ہے۔ یعنی کہ حاشیہ یہاں ختم ہے، یہ حاشیئے کی حد ہے۔ ارباب قلم حد لکھنے کے بجائے ۱۲ لکھ دیا کرتے تھے۔ علم الاعداد کے میں ح کے آٹھ ہوتے ہیں اور د کے ۴ دونوں کا ٹوٹل ۱۲ ہوتا ہے۔ مراد ہوتی تھی حد۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قدیم حاشیہ نگار علم الاعداد کے قائل تھے۔ اب کسی کا یہ کہنا کہ یہ اعداد رافضیوں، یہودیوں اور دیگر کافروں اور مشرکوں کی سازش کی بنا پر رائج کیے جارہے ہیں محض ایک جہالت اور محض ایک حماقت ہے۔ اور اس بات کی کھلی علامت ہے کہ بولنے والا تاریخ اور حقائق بالکل نابلد ہے۔

ہرے کرشنا ہندی زبان میں हरे कृष्णा لکھا جاتا ہے نہیں لکھا جاتا۔ لیکن انہوں نے ہر کرشنا کو ہری کرشنا हरय कृष्णा اسلئے لکھا ہے کہ اسکے اعداد ۷۷۶ کے بجائے ۷۸۶ ہوجائیں۔ صاحب پمفلٹ نے یہ لکھ کر کہ انہوں نے حروف کے اعداد قاعدۂ بغدادی سے نقل کیے ہیں۔ اپنے علم کی حقیقت کھول دی ہے۔ اگر وہ دیانت دار ہوتے تو اس بارے میں قلم اٹھانے سے پہلے اس فن کی کتابوں کو ٹٹولتے۔ امت کے کروڑوں لوگوں پر الزام تراشی کرنے کیلئے قاعدہ بغدادی پر قناعت کر لینا اس بات کی علامت ہے کہ انکے علم کا جغرافیہ اس سے زیادہ ہے ہی نہیں۔ اگر انہوں نے تفسیر جلالین کا مطالعہ کیا ہوتا تو انہیں یہ پڑھنے کو ملتا، مشہور مفسر اور کئی ضخیم کتابوں کے مصنف علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے تفسیر جلالین میں بسم اللہ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنے میں بے ادبی کا احتمال ہو تو علماء سلف کی نقل کی وجہ سے اسکے اعداد ۷۸۶ پر اکتفا کرنا باعث برکت ہے۔ اس عبارت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ علامہ سیوطیؒ جیسے حضرات ہی نے نہیں بلکہ علماء سلف بھی بسم اللہ کی جگہ ۷۸۶ لکھنے کو جائز سمجھتے تھے۔ اب کسی کا یہ کہنا کہ ۷۸۶ کی بیماری کافروں، مشرکوں یا قرآن حکیم میں تحریف کرنے والوں کی پھیلائی ہوئی ہے محض ایک تہمت تراشی ہے اور تہمت شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ ہے۔

ہم ثابت کر چکے ہیں کہ ہرے کرشنا کے اعداد ۷۷۶ ہوتے ہیں ۷۸۶ نہیں۔ ھرِ زیر کے ساتھ ہندی زبان میں ماترا کے ساتھ لکھا جاتا ہے یے کے ساتھ نہیں۔ جن لوگوں کو ۷۸۶ کی مخالفت کرنی تھی یہ ان کی کاریگری ہے کہ انہوں نے زیر کو یٰ میں اس لئے بدل دیا تاکہ ۱۰ عدد کا فائدہ اٹھایا جاسکے۔ تاہم اگر زور زبردستی سے یہ ثابت بھی کر دیا جائے کہ ہرے کرشنا کے اعداد بھی ۷۸۶ ہی ہیں تو بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ۷۸۶ تو ذبیح اللہ کے اعداد بھی ہوتے ہیں جو حضرت اسماعیل علیہ السلام

کالقب تھا۔لیکن ۷۸۶ لکھنے والے کی نیت نہ ہرے کرشنا کی ہوتی ہے اور نہ ہی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی بلکہ ان کی نیت تو بسم اللہ کی ہوتی ہے اور اسلام میں عمل سے زیادہ نیت کا دارومدار ہے۔صاحب پمفلٹ کو یہ بھی خبر نہیں کہ دنیا کی تمام تحریریں، تمام اقتباسات اور تمام نام ۲۸ حروف پر مشتمل ہوتے ہیں الف الف ہی ہے لیکن یہ الف جب اللہ کے شروع میں آتا ہے تو قابل احترام ہوتا ہے اور یہی الف ابلیس کے شروع میں آتا ہے تو قابل احترام نہیں ہوتا۔ب بِرّ کے شروع میں بھی ہے اور بدی کے شروع میں بھی لیکن بِرّ اور بدی ایک دوسرے کی ضد ہیں۔اسی طرح دین اسلام میں نسبت کی بھی ایک حقیقت ہے، کسی مسلمان کے بھٹے سے اینٹ آکر اگر شراب خانہ کی دیوار میں نصب ہوجائے تو وہ مسلمان کے بھٹے کی ہونے کے باوجود مردود ہوکر رہ جاتی ہے۔اور اگر کسی ہندو کے بھٹے سے اینٹ آکر کسی مسجد کی دیوار میں لگ جائے تو وہ مسجد کی نسبت کی وجہ سے قابل احترام ہوجاتی ہے۔جب کوئی شخص ۷۸۶ لکھ کر اس کی نسبت بسم اللہ کی طرف کرتا ہے تو اس کو گناہگار قرار نہیں دیا جاسکتا۔۷۸۶ کی نسبت اگر کسی برے کلمے کی طرف ہو تو اس کو قابل احترام نہیں مانیں گے لیکن ۷۸۶ کی نیت اگر کسی اچھے کلمے کی طرف ہو تو اس نسبت کو باعث برکت سمجھنا ہرگز ہرگز گناہ نہیں ہے۔

صاحب پمفلٹ نے اعداد کو بالکل ہی ناجائز قرار دے کر لاکھوں علماء کی توہین کی ہے۔حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، علامہ انور شاہ کشمیریؒ، حضرت مولانا میاں صاحبؒ دیوبندیؒ جیسے اکابرین نے تعویذوں میں اعداد کا استعمال کیا ہے۔ یہ لوگ صاحب پمفلٹ سے زیادہ متقی، پرہیزگار اور علوم شریعت کے ماننے والے تھے اگر انہوں نے اعداد کو قرآن حکیم میں تحریف کا درجہ دیا ہوتا تو یہ لوگ اپنے قلم سے کوئی تعویذ لکھنے کے مرتکب نہ ہوتے۔سچ یہ ہے کہ آج کے چھٹ بھیئے اپنی بساط سے زیادہ زبان چلارہے ہیں اور کچھ بھی لکھتے وقت اپنی اوقات کو بھول جاتے ہیں۔صاحب پمفلٹ سے ہم پوچھتے ہیں کہ جب اعداد کی کوئی حقیقت ہی نہیں ہے تو انہوں نے قاعدہ بغدادی ہی سے اعداد نکال کر بسم اللہ کے اعداد کیوں نکالے ہیں۔؟ جب یہ ایک طرح کی تحریف ہے تو اس تحریف کو انہوں نے خود شجر ممنوعہ کیوں نہیں سمجھا۔؟ جو علم وہ دوسروں کے لئے غلط سمجھتے ہیں اس کا استعمال ان کے لئے کیونکر جائز ہوسکتا ہے۔

صاحب پمفلٹ نے اپنے پمفلٹ کے شروع میں یہ لکھ کر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا۔ ہر وہ کام جو اہمیت والا ہو اس کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع نہ کیا جائے تو وہ برکتوں سے محروم ہوجاتا ہے۔

صاحب پمفلٹ کو معلوم ہونا چاہئے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہاں مراد بسم اللہ پڑھنے سے ہے۔بسم اللہ لکھنے سے نہیں ہے۔کسی بھی کام کی ابتدا بسم اللہ سے کرنی چاہئے اور لکھنے کی اگر نوبت آئے تو ۷۸۶ پر قناعت کرنا کسی بھی طرح ناجائز نہیں ہے۔لکھنے اور پڑھنے میں واضح فرق ہوتا ہے، اس فرق کو نظر انداز کرنا قطعاً غلط ہے۔

آیئے اب بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ کا جائزہ لیں جس کے بارے میں آپ نے معترضین کا یہ اعتراض لکھا ہے کہ ۷۸۶ اعداد ہرے کرشنا کے ہیں اسی لئے ان کا استعمال بجائے بسم اللہ کے ناجائز ہے۔

اس موضوع پر اگرچہ ہم متعدد مرتبہ روشنی ڈال چکے ہیں لیکن قارئین کی تسلی اور آپ کے اطمینان کی خاطر ایک بار پھر ہم اس موضوع پر مفصل گفتگو کررہے ہیں۔انشاء اللہ اس گفتگو کے بعد آپ کو خود ہی اندازہ ہوجائے گا کہ معترضین کے اعتراض کی کیا حقیقت ہے اور ان کی سوچ وفکر قطعاً غیر اسلامی ہے۔ ہمارے دور کی ایک مشکل یہ ہے کہ داڑھی منڈے لوگ گھنٹوں سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر بحث کرتے ہیں اور سنت رسولؐ کی اہمیت پر صبح سے شام تک دلائل پیش کرتے ہیں حالانکہ ان کا ایک بالشت کا چہرہ سنت رسولؐ سے محروم ہوتا ہے۔اسی طرح ہم نے سینکڑوں ایسے مسلمانوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ وہ توحید پر اظہار خیال فرمارہے ہیں اور توحید کے معاملات میں وہ اتنے ذکی الحس ہیں کہ انہیں سورۂ فاتحہ کے نقش سے بھی اور دیگر تعویذات سے بھی شرک کی بو آتی ہے لیکن ان ہی کی زبان سے ایسے کلمات بھی بارہا سننے کو ملتے ہیں کہ مجھے تو فائدہ فلاں ڈاکٹر کے علاج ہی سے ہوتا ہے اور مجھے تو فلاں غذا ہی راس آتی ہے وغیرہ۔کیا اس طرح کی باتیں خلاف توحید نہیں ہیں جب کہ غذا اور دوا دونوں ہی انسان کو فائدہ اس وقت پہنچاتی ہیں جب اللہ کی مرضی ہو۔اللہ کی مرضی کے بغیر نہ دوا انسان کو فائدہ پہنچاتی ہے اور نہ نقصان۔جو لوگ تعویذوں پر یقین نہیں رکھتے وہ آسانی سے جوشاندے پر، خمیرہ مروارید پر، ڈیکسا اور اربول پر ایمان لے آتے ہیں اور ان چیزوں کی افادیت کے شدت سے قائل

ہوتے ہیں حالانکہ ان چیزوں میں افادیت بھی اسی وقت پیدا ہوتی ہے جب اللہ کی مرضی ہو۔ اگر کوئی بھی شخص اس دنیا میں تعویذ کا استعمال یہ سوچ کر کرے کہ اللہ چاہے گا تو مجھے اس تعویذ کی برکت سے شفا ہوگی تو اس میں خلاف توحید کیا بات ہے۔؟ دنیا کی دوسری چیزیں جب اس نیت کے ساتھ استعمال کی جاسکتی ہیں اور ان کا استعمال کرنا جائز ہوتا ہے تو تعویذوں کو اسی نیت کے ساتھ استعمال کرنے میں کیا حرج ہے۔؟ وہ تعویذات جن میں غیر اللہ سے مدد مانگی گئی ہو بے شک حرام ہیں لیکن وہ تعویذات جن میں کلام الٰہی یا اسماء حسنیٰ کے ذریعہ مدد طلب کی گئی ہو ان کو بھی شرک سمجھنا ان ہی لوگوں کا کام ہوسکتا ہے جو بے چارے توحید کی حقیقت سے نابلد ہیں۔ اور جن کو اتنی بھی خبر نہیں ہے کہ کلام الٰہی سے استمداد کرنا بجائے خود اللہ سے استعانت طلب کرنے کے برابر ہے۔

بسم اللہ کے اعداد کی جو لوگ مخالفت کرتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ اعداد اور ہندسوں کی کوئی حقیقت ہی نہیں ہے انہیں ایک بار چارسوبیس کہہ کر دیکھئے پھر دیکھئے کہ وہ کس طرح آپے سے باہر ہوتے ہیں۔ حالانکہ ۴۲۰ کے اعداد کوئی گالی نہیں ہے۔ لیکن وہ جس مفہوم میں بولے جاتے ہیں وہ مفہوم اس قدر معروف ہو چکا ہے کہ ان اعداد کو اگر کسی کیلئے استعمال کریں گے تو وہ یہ سمجھے گا کہ اسے گالی دی جارہی ہے۔

کسی کا یہ کہنا کہ اعداد کی کوئی حقیقت ہی نہیں ہے صرف ناسمجھی اور ناعلمی کی بات ہے۔

آج کے دور میں جب کہ اخبارات ورسائل میں اور ٹی وی پر اعداد اور ہندسوں کے بارے میں آئے دن مضامین اور پروگرام نشر ہورہے ہیں اور دنیا ان کی افادیت کی بھی قائل ہوگئی ہے۔ اس علم کی مخالفت کرنا اور اس کو شرعاً ناجائز بتانا ایسے ہی لوگوں کا کام ہوسکتا ہے اور جو دور اندیشی سے محروم ہوں اور حکمت عملی سے بھی کوسوں دور ہوں۔ اور اگر علم الاعداد کی حقیقت کو مان لیا جائے تو پھر بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ کو تسلیم نہ کرنا خواہ مخواہ کی ضد اور ہٹ دھرمی ہے۔ بعض حضرات کا یہ کہنا کہ ۷۸۶ ہرے کرشنا کے اعداد ہیں قابل غور ہوسکتا ہے لیکن اس سے یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ اگر ہرے کرشنا کے اعداد ۷۸۶ ہیں تو بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ نہیں ہیں۔

دیکھئے بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ ہی ہیں۔

ب	۲
س	۶۰
م	۴۰
اللہ	۶۶
ال	۳۱
ر	۲۰۰
ح	۸
م	۴۰
ن	۵۰
ال	۳۱
ر	۲۰۰
ح	۸
ی	۱۰
م	۴۰
	۷۸۶

اگر ہرے کرشنا کے اعداد بھی ۷۸۶ ہی ہوں تو اس سے یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ ۷۸۶ لکھنے والوں کی نیت ہرے کرشنا لکھنے کی ہے۔ دین اسلام میں جب تمام اعمال کا دارومدار نیت ہی پر ہے تو پھر ۷۸۶ لکھنے والوں کو یہ سمجھنا کہ وہ ۷۸۶ لکھ کر ہرے کرشنا مراد لے رہے ہیں محض ایک حماقت ہے اور یہ حماقت جہالت کی کوکھ سے جنم لیتی ہے۔

بلال نام کا اگر کوئی شخص برائیوں میں اور جرائم میں مبتلا ہو اور کوئی شخص حضرت بلال حبشیؓ کی وجہ سے اسم بلال کا احترام کرتا ہو تو اس وقت کسی کا یہ کہنا کہ ہم اس بلال کو تقویت پہنچا رہے ہیں جو جرائم میں مبتلا ہے۔ یقیناً نادانی کہلائے گا کسی بھی اچھی چیز کو مناسبت حروف اور اعداد کی وجہ سے اگر بری چیز سے ہو جائے تو اچھی چیز کو ترک نہیں کیا جاسکتا۔

ہندوستان میں جتنے بھی مندر بنے ہوئے ہیں ان کا رخ خانہ کعبہ کی طرف ہی ہے۔ جب کہ تمام مساجد کا رخ بھی خانہ کعبہ ہی کی طرف ہوتا ہے۔ اگر مندروں کے رخ کو دیکھ کر جو مغرب کی طرف ہوتے ہیں مساجد کے رخ کی مخالفت کرنا کیا درست ہوگا۔؟ ظاہر ہے کہ نہیں تو پھر ۷۸۶ کی مناسبت اگر ہرے کرشنا سے ہو جاتی ہے تو اس میں حرج ہی

کیا ہے۔ آپ دنیا بھر میں کوئی ایک مسلمان ایسا دکھائیں کاغذ پر ۷۸۶ لکھتے وقت اس سے مراد ہرے کرشنا لیتا ہو۔ جہاں تک لکھنے اور پڑھنے کا تعلق ہے تو یہ بات بھی مسلم ہے کہ اگر کسی بھی کام کی شروعات میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا جائے تو افضل ہے۔ پڑھنے کی صورت میں ۷۸۶ کہنا درست نہیں ہوگا۔ یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے حضرات انبیاء کا ذکر کرتے ہوئے ان اسماء گرامی پر ؑ صرف بنادی جاتی ہے اور اس سے مراد علیہ السلام ہوتا ہے۔ اسی طرح صحابہ کرامؓ کا ذکر کرتے ہوئے رضؓ بنادیا جاتا ہے اور اس سے مراد رضی اللہ عنہ ہوتا ہے۔ اور اسی طرح اولیاء کا ذکر کرتے ہوئے رحؒ بنادیا جاتا ہے اور اس سے مراد رحمۃ اللہ علیہ ہوا کرتا ہے لیکن پڑھنے والا ؑ کو علیہ السلام اور رضؓ کو رضی اللہ عنہ اور رحؒ کو رحمۃ اللہ علیہ ہی پڑھتا ہے۔ پڑھنے کی صورت میں اور پڑھنا درست نہیں ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ پڑھنے اور لکھنے میں فرق ہے۔ ہم لکھ چکے ہیں کہ عربی کی قدیم کتابوں میں حاشیہ ہوتا ہے اس کے ختم پر ۱۲ لکھا ہوتا ہے۔ اور ۱۲ سے مراد ہوتا ہے حاشیہ کی حد۔ حد کے اعداد ۱۲ ہی ہوتے ہیں لیکن اگر کوئی حاشیہ پڑھ کر کسی کو سنا رہا ہو تو وہ ۱۲ نہیں پڑھے گا بلکہ وہ پڑھے گا حاشیہ ختم۔ کیونکہ پڑھنے اور لکھنے میں فرق ہوتا ہے۔

جو لوگ ۷۸۶ کو لے کر یوں فرماتے ہیں کہ اس سے تو لوگ بسم اللہ پڑھنے کے بجائے ۷۸۶ کہنے پر قناعت کرنے لگیں گے اور قرآنی سورتوں کی تلاوت کے بجائے ان کے اعداد بولنے پر اکتفا کرنے لگیں گے وہ عقل مند نہیں عقل زدہ لوگ ہیں۔ اور ایسے ہی لوگ درحقیقت فتنے پھیلاتے ہیں۔

آج اہل مذہب علم الاعداد کے ذریعہ اپنے اپنے مذہب اور اپنے اپنے دھرم کی سچائی ثابت کرنے کی فکر میں تگ ودو کر رہے ہیں اور ہم مسلمان اس مسئلے کو لے کر ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے میں مصروف ہیں۔ یہ بات کسی لطیفے سے کم نہیں ہے کہ بیشتر ہندو بھائی ۷۸۶ کا احترام اس لئے کرتے ہیں کہ وہ اس کو بسم اللہ کے قائم مقام ہی سمجھتے ہیں لیکن بعض مسلمانوں کی حالت یہ ہے کہ انہیں ۷۸۶ کا غم نڈھال کئے دے رہا ہے کیونکہ وہ اس فاسد خیال کا شکار ہیں کہ ۷۸۶ کا مطلب صرف ہرے کرشنا ہوتا ہے۔ مسلمانوں کی اکثریت یہ جانتی ہے سمجھتی ہے اور اس بات کی دعویدار بھی ہے کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہوتا ہے۔ ایک ہی عمل مختلف نیتوں کی وجہ سے مختلف بن جاتا ہے اور مختلف اعمال ایک ہی نیت کی وجہ سے ایک جیسے ہو جاتے ہیں۔

ایک صحابی نے اپنا گھر مسجد کے قریب بنایا تھا اور ان کی نیت یہ تھی کہ جب بھی اذان ہو ان کے گھر تک آواز آئے کیونکہ پہلے اذانیں لاؤڈ اسپیکر پر نہیں ہوتی تھیں۔ اور اذانِ بلالی سننے کے لئے ضروری تھا کہ گھر مسجد نبوی کے قریب ہو۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صحابی کے طرز عمل کی تعریف کی اور ایک دوسرے صحابی کے طرز عمل کی بھی تحسین فرمائی جب کہ ان کا طرز عمل اس سے بالکل مختلف تھا اور انہوں نے اپنا گھر مسجد نبوی سے کافی فاصلے پر بنایا تھا۔ ان سے جب کسی نے پوچھا کہ آپ نے اپنا گھر مسجد سے اتنی دور کیوں تعمیر کیا ہے تو انہوں نے جواب دیا تھا کہ محض اس لئے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ جب کوئی مسلمان نماز باجماعت پڑھنے کے لئے اپنے گھر سے مسجد کی طرف جاتا ہے تو اس کو ہر ہر قدم پر دس نیکیاں ملتی ہیں اور ہر ہر قدم پر اس کے دس گناہ معاف ہوتے ہیں تو میں نے سوچا جب میرا گھر مسجد سے فاصلے پر ہوگا اور دن میں پانچ مرتبہ میرے قدم مسجد کی طرف اٹھیں گے تو بے شمار نیکیوں کا حق دار ہو جاؤں گا، بے شمار گناہ میرے معاف ہو جائیں گے۔ دیکھئے عمل ایک دوسرے سے مختلف رہے لیکن سوچ وفکر ایک جیسی ہے اور حسن نیت دونوں عمل میں موجود ہے اس لئے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کی تعریف کی اور دونوں کو جنتی قرار دیا۔

اسی طرح کا ایک واقعہ اور بھی ہے۔ ایک مرتبہ ایک صحابی نے مسجد نبوی کے دروازے پر لکڑی کا ایک کھونٹا گاڑ دیا تھا۔ دوسرے صحابی نے اس کھونٹے کو اکھاڑ کر پھینک دیا۔ جب ان دونوں صحابیوں کے ایک دوسرے سے مختلف عمل کے بارے میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا تو آپؐ نے دونوں کے عمل کی تعریف کی اور دونوں کو اجر کا مستحق قرار دیا۔ تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ جن صحابی نے مسجد نبوی کے دروازے کے پاس کھونٹا گاڑا تھا ان کی نیت یہ تھی کہ لوگ نماز پڑھنے آتے ہیں تو بعض لوگوں کے پاس اونٹ یا بکری بھی ہوتی ہے اگر وہ اس کھونٹے سے اپنا جانور باندھ دیں گے تو انہیں اطمینان رہے گا اور وہ سکون وطمانیت کے ساتھ نماز ادا کریں گے۔ دوسرے صحابی نے اس کھونٹے کو محض اس وجہ سے اکھاڑ کر پھینک دیا کہ کسی نمازی کو اس سے ٹھوکر نہ لگ جائے اور خواہ مخواہ ان کا پیر زخمی ہو جائے۔ ان دونوں صحابہ

کا عمل ایک دوسرے سے مختلف تھا لیکن حسن نیت کی وجہ سے دونوں صحابہ اجر و ثواب کے حقدار قرار پائے۔ اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ نیت ہی پر اعمال کا دارومدار ہے چنانچہ ایک حدیث پاک میں واضح انداز میں یہ فرمایا گیا ہے کہ جس شخص نے ہجرت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کی تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسولؐ ہی کے لئے ہے اور جس نے ہجرت کی کسی دنیاوی مقصد کے لئے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لئے تو اس کی ہجرت ان ہی چیزوں کے لئے ہے اور اس کو مہاجر سمجھ لینا غلط ہے۔ جو اسلام نیت کو اعمال میں روح قرار دیتا ہو اس کے ماننے والے ۷۸۶ جیسے مسائل میں آنکھیں بند کر کے الجھے ہوئے ہیں کون بدبخت مسلمان ایسا ہوگا جو ۷۸۶ لکھ کر بسم اللہ کے بجائے کسی اور چیز کی نیت یا تصور کرتا ہو۔ اور جہاں تک بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنے کا معاملہ ہے تو اس کی افضلیت میں کوئی کلام نہیں ہے ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ افضل تو یہی ہے کہ کسی بھی تحریر کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا باسمہ تعالیٰ لکھنا چاہئے لیکن ہم ۷۸۶ کو ناجائز یا بدعت نہیں مانتے اور اس غلط فہمی کا شکار نہیں ہیں کہ ۷۸۶ لکھنے والے بسم اللہ کے بجائے ہرے کرشنا یا کسی اور کلمے کا تصور کرتے ہیں یا بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ نہیں ہیں۔ بے شک بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ ہیں اور بسم اللہ کا تصور کر کے ۷۸۶ لکھنے میں کوئی قباحت نہیں ہے جب کہ کسی بھی اہم کام کو کرتے وقت بسم اللہ کا پڑھنا واجب ہے لکھنا واجب نہیں ہے۔ صاحب پمفلٹ نے بسم اللہ کے جو حروف لکھے ہیں وہ سراسر غلط ہیں۔ ساری دنیا اس بات سے واقف ہے کہ بسم اللہ کے حروف ۱۹ ہیں لیکن صاحب پمفلٹ نے بسم اللہ کے حروف ۲۴ لکھے ہیں جو سراسر بے ایمانی ہے۔ انہوں نے حروف کی تعداد اس لئے بڑھائی ہے تاکہ اعداد ۷۸۶ سے بڑھ کر ۱۲۱۸ ہو جائیں اور انہیں تالیاں پیٹنے کا موقعہ مل جائے۔ جہاں جہاں تشدید ہے وہاں وہاں انہوں نے ایک حرف کو مکرر لکھا ہے جو اصول علم الاعداد کے منافی ہے۔ علم الاعداد میں میں زیر زبر اور پیش کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی۔ لیکن انہوں نے ہر کرشنا کو ہرے کرشنا لکھ کر دھاندلی بازی کا ثبوت دیا ہے۔ اور اس طرح ۷۷۶ کے ۷۸۶ بن گئے ہیں۔

صاحب پمفلٹ نے بسم اللہ کے حروف ۲۴ ثابت کئے ہیں جو قطعاً بددیانتی ہے۔ ساری دنیا اس بات سے باخبر ہے کہ بسم اللہ کے حروف ۱۹ ہیں لیکن صاحب پمفلٹ نے بسم اللہ کے اعداد بڑھانے کے لئے بسم اللہ کے حروف ۲۴ لکھے ہیں اور انہوں نے مشدد حروف کو ڈبل تسلیم کیا ہے جو نا علمی اور کم فہمی کی کھلی دلیل ہے۔ صاحب پمفلٹ کو ایصال ثواب کے لئے کوئی دوسرا طریقہ اختیار کرنا چاہئے۔ ایک اختلافی مسئلہ کو ''عبادت'' سمجھ کر کسی کو ایصال ثواب کرنا ایک بدعت کی ایجاد ہے اور کوئی بدعت ایصال ثواب کا ذریعہ نہیں بن سکتی۔

اللہ ہم مسلمانوں کو عقل سلیم دے خود کو طرم خاں ثابت کرنے کے لئے ہم ایسی چھلانگیں بھی لگا دیتے ہیں جنہیں دیکھ کر بندروں کو بھی شرمسار ہونا پڑتا ہے۔ انسان تو پھر انسان ہے۔

تعویذ کی مخالفت

سوال از: ندیم ＿＿＿＿ گجرات

میرے پاس ایک کتاب ہے جادو کا توڑ۔ اس میں مولانا عبدالکریم پاریکھ صاحب نے قرآن اور حدیث کی دعائیں لکھی ہیں۔ علاج کے لئے پڑھا جائے، دم کیا جائے، لکھ کر پلایا جائے لیکن وہ صفحہ نمبر:۸ پر گلے میں باندھنے کو سختی سے منع کرتے ہیں۔ کیا گلے میں تعویذ ڈالنا شرعاً ناجائز ہے؟ اگر جواب نفی میں ہے تو مولانا عبدالکریم پاریکھ کیوں سختی سے منع کرتے ہیں؟

اب موضوع بدل کر ذرا بتا دوں کہ میں جس علاقہ میں رہتا ہوں وہ مسلمانوں کا بڑا گاؤں ہے وہاں تقریباً نصف صدی سے اچھے اچھے عامل پائے جاتے ہیں۔ وہ عامل جن یا مؤکل تابع کر لیتے ہیں یا خود جن ان سے دوستی کر لیتے ہیں۔ دنیا بھر سے مایوس مریض آتے ہیں، شفاء پا جاتے ہیں۔ جنات کے بارے میں بڑے ماہر ہوتے ہیں کسی کو جنات پریشان کرتا ہو تو وہ ایسے عملیات بھی جانتے ہیں کہ اس کو حاضر کر کے پھر حصار میں لے کر اس کو پریشان کر دیتے ہیں۔ گھنٹوں تک عامل اسے مختلف طریقوں سے پریشان کرتا ہے گویا اس کے ساتھ کھیلتا ہے۔ اس کو مزہ آتا ہے۔ بالکل نہیں ڈرتے ہیں۔ پھر وہ زندگی بھر آتا نہیں اور پریشان کرتا نہیں ہے۔ اور اسی جن کو وہ غلام بنا کر رکھ لیتے ہیں۔ فیا للعجب۔

جواب

اگر تعویذ میں شرکیہ کلمات نہ ہوں تو اس کو بازو پر باندھنا یا گلے

میں ڈالنا شرعاً ممنوع نہیں ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں ان تعویذوں کو ممنوع قرار دیا گیا تھا جو شرکیہ کلمات پر مشتمل ہوتے تھے۔ مثلاً آج کے دور میں جو لوگ سفلی عمل کرتے ہیں یا سفلی نوعیت کے تعویذ کرتے ہیں ان کا استعمال کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ ان میں اللہ تعالیٰ سے نہیں بلکہ شیاطین سے استعانت طلب کی جاتی ہے اور جن عزیموں میں یا تعویذوں میں شیاطین کو اپنا مستعان بنایا جائے وہ بے شک شرک کے قبیل سے ہیں اور ان سے صاحب ایمان کو احتراز کرنا چاہئے لیکن وہ تعویذ جو آیات قرآنی یا اسماء حسنیٰ پر مشتمل ہوں یا جن تعویذوں میں مدد رب العالمین سے مانگی گئی ہو ان کی مخالفت کرنا اور انہیں شرک بتانا درست نہیں ہے۔

مولانا عبدالکریم پاریکھ ایک معتبر قسم کے عالم ہیں لیکن وہ دین اسلام کا معیار نہیں ہیں کہ وہ جو کچھ بھی کہہ دیں وہ سب درست ہو۔ ہم بھی ان کا احترام کرتے ہیں اور ان کی تحریر کو اہمیت دیتے ہیں لیکن ان کے قلم سے نکلی ہوئی ہر ہر بات کو ہم سو فی صد درست نہیں سمجھتے۔ ان کا یہ فرمانا کہ تعویذوں کو گلے میں نہیں ڈالنا چاہئے ہمارے نزدیک محض ایک مبالغہ ہے اور کسی بھی معاملہ میں مبالغہ کرنا اور کسی حلال چیز کو حرام قرار دینا احتیاط کے خلاف ہے۔

آپ نے اپنے علاقہ کے بعض عاملین کا ذکر کرکے تعجب کا اظہار کیا ہے اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں ہے جو عامل سچ مچ کے فنکار ہوتے ہیں وہ اپنے علم و عمل کے ذریعہ جنات کو قابو میں کرلیتے ہیں اور انہیں اپنے عمل کی طاقت سے بے بس کردیتے ہیں۔ انسان کو اشرف المخلوقات قرار دیا گیا ہے اور مخلوقات میں جنات بھی شامل ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ انسان کا مقام جنات سے بھی بڑا ہے۔ انسان جن کو تابع کرلیتا ہے لیکن جن انسان کو تابع نہیں کرسکتا۔ جن انسان کے جسم میں گھس کر انسان کو پریشان تو کرسکتا ہے لیکن وہ انسان کو اپنا غلام بنانے پر قادر نہیں ہے جب کہ بہت سے عالموں اور عاملوں نے جنات تابع کرکے انہیں اپنا غلام بنایا ہے اور ان کے ذریعہ اللہ کے بندوں کی خدمت بھی کی ہے۔ روحانی عملیات کی لائن میں بعض اوقات مؤکل اور ہمزاد تابع کرنا ضروری ہوجاتا ہے کیونکہ مؤکل اور ہمزاد سے تشخیص مرض میں بہت مدد ملتی ہے لیکن یہ سمجھنا کہ ان کو تابع کئے بغیر عامل اللہ کے بندوں کی خدمت نہیں کرسکتا غلط ہے۔ تشخیص کے اور بھی بہت سے طریقے ہیں ان طریقوں کے ذریعہ عامل یہ اندازہ لگا سکتا ہے کہ مریض کن عوارض کا شکار ہے۔ جو لوگ جنات تابع کرکے یا مؤکل و ہمزاد کو اپنا مطیع بنا کر اللہ کے بندوں کی خدمات میں معروف ہیں وہ سب قابل قدر ہیں لیکن اس طریقہ کار کو بہت زیادہ اہمیت نہیں دی جانی چاہئے اصل چیز صحیح تشخیص کے بعد روحانی علاج ہے اگر صحیح تشخیص کے لئے دوسرے طریقوں میں عامل کو مہارت ہو تو اس کو جن اور مؤکل تابع کرنے کے لئے اپنا وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ اپنے عمل کے ذریعہ اگر عامل مریض پر سے جن اتار کر اس کو قید کرلے اور مریض کو اس کی شرارتوں سے نجات دلادے تو یہ ایک قابل قدر بات ہے اور ایسے عامل کی پذیرائی ہونی چاہئے۔

آخیر میں گزارش ہے کہ تعویذوں کی بے جا مخالفت کرنے والوں سے دور رہیں اور انہیں وہمی سمجھ کر نظر انداز کردیں۔

یہ تقویٰ ہے یا کچھ اور

سوال از ——— محمد علیم حاجی محمد

کیا نگینہ کا استعمال جائز ہے۔ آج کل یہ عام ہو رہا ہے کہ لوگ ہاتھوں میں پتھر جڑی انگوٹھی پہنتے ہیں۔ مگر بخاری شریف (اردو ترجمہ) ایک حدیث نظر سے گزری کہ سرکار دو عالم ﷺ نے انگوٹھی کو نکال پھینکا تھا۔ جب کہ ان سے انگوٹھی سے متعلق سوال کیا گیا تھا۔

خود میں نے چند ماہ کے لئے ایک نگینہ خریدا۔ جو بعد میں سمندر میں پھینک دیا۔ وجہ صرف یہی کہ خریدنے کے بعد کام ہونے لگے۔ اور دل میں یہ کھٹکا آیا کہ پتھر کے خریدنے سے مجھے فائدہ ہوا۔ مگر کہیں پھر شرک میں مبتلا نہ ہوجاؤں۔ اس لئے اسے پھینک دیا۔ کیوں کہ ہر چیز تو اللہ کی قدرت سے ہوتی ہے۔ اور اچھی بری تقدیر پر انسان کو شاکر رہنا چاہئے۔ البتہ اسے اپنی تکالیف کو دور کرنے کے لئے دعا کرتے رہنا چاہئے۔

ہر ماہ کے ماہنامے کے آخر میں اپنے نام کا حرف دیکھ کر حالات معلوم کریں۔ یہ ہوتا ہے تو کیا یہ جائز ہیں۔

میری ناقص معلومات کے مطابق اگر کوئی کسی سے حالات معلوم کرنے جاتا ہے تو اس کی چالیس دن کی عبادت قبول نہیں ہوتی۔ اگر جائز ہے تو پھر جیسے میرا نام محمد علیم ہے۔ تو میرے نام کے

کس حرف سے دیکھا جائے گا۔ م سے یا ع سے۔ اگر کسی کا نام قیصر جہاں ہے تو ق سے یا ج سے۔

برائے مہربانی جن احادیث سے یا قرآنی آیت سے آپ ان سوالوں کا جواب دوگے تو باب نمبر، اور حدیث نمبر ضرور لکھے۔ اسی طرح قرآن کا جز نمبر، سورۃ اور آیت نمبر ضرور لکھیں۔

جواب

وہم اور تقوے کے راستے ایک دوسرے سے بہت قریب تر ہوتے ہیں۔ اگر انسان کو دین کا شعور اور توحید کی آگہی نصیب نہ ہوتو وہ عمر بھر اوہام وساوس میں مبتلا رہتا ہے۔ اور اسے خوش گمانی یہ ہوتی ہے کہ تقویٰ اور پرہیز گاری کی زندگی گزار رہا ہے۔

اس دنیا کی تمام نعمتیں حق تعالیٰ نے انسانوں کے لئے پیدا کی ہیں۔ اور ان میں اپنے فضلِ خاص سے طرح طرح کی افادیت اور متنوع قسم کی لذتیں اپنے بندوں کی ضروریات، خواہشات اور راحت وآرام کے لئے دویعت کی ہیں۔ ان نعمتوں کو ٹھکرادینا اور ان سے فائدہ اٹھانے کو شرک سمجھنا بڑی محرومی اور نادانی کی بات ہے۔

آج مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ کہیں تو شرک ومعصیت کے دریا میں گلے گلے ڈوبے نظر آتے ہیں۔ اور انہیں احساس تک نہیں ہوتا کہ وہ کتنے پانی میں ہیں۔ اور کہیں ایسا ہوتا ہے کہ ناخن تر ہونے پر بھی پریشانی لاحق ہو جاتی ہے۔ اور جائز وناجائز کی بحثیں شروع ہو جاتی ہیں۔ اور آپ یقین جانیں ایسا تب ہی ہوتا ہے۔ جب انسان دین کے شعور اور اسلام کی گہرائیوں سے نابلد ہو۔ اور اردو کی چند کتابیں پڑھ کر خود کو علامہ اور شیخ عبد القادر جیلانیؒ سمجھنے لگے۔ جو لوگ قرآن واحادیث کے صرف ترجے پڑھ رہے ہیں۔ وہ کبھی حقیقت دین کہ گہرائیوں تک نہیں پہنچ سکتے۔ وہ بسا اوقات خود بھی گمراہی میں مبتلاء ہو جاتے ہیں اور دوسروں کو بھی غلط راستے بتاتے ہیں۔ اور اس زعم میں مبتلاء رہتے ہیں کہ وہ پرہیز گار ہو گئے ہیں۔ اور یہ زعم شیطان کا پیدا کردہ ہوتا ہے۔ جو بلا شبہ ہم سب کا عدو مبین ہے۔ (وہ ہمارا کھلا ہوا دشمن ہے) اور ہم سے زیادہ علم بھی رکھتا ہے۔ ہم سے زیادہ نفسیات بھی جانتا ہے۔ اور ہم سے زیادہ تجربات بھی رکھتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ کس انسان کو کس طرح گمراہ کیا جاسکتا ہے۔ جس کو دنیا کے ذریعہ گمراہ کرنے میں کامیاب نہیں ہوتا اس کو وہ دین کے ذریعہ گمراہ کردیتا ہے۔ اور انسان کو افراط وتفریط میں مبتلا کرکے اسے وہ دین کا چھوڑتا ہے نہ دنیا کا۔ جب کہ حضرت انسان یہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ منزل ہمارے قدموں کے نیچے آگئی ہے۔ میں آپ کی معلومات میں اضافہ کرنے لئے یہ بتادوں کہ انگوٹھی پہننا سنتِ انبیاء ہے۔

روایات سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسمٰعیل علیہ السلام، حضرت اسحٰق علیہ السلام، حضرت الیاس علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت دانیال علیہ السلام، حضرت یحییٰ علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضرت ایوب علیہ السلام، حضرت لقمان علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، اور فخر کائنات رحمۃ اللعالمین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی میں چاندی کی انگوٹھی پہنی ہے۔

خدا ہی جانے آپ نے اردو کی کس کتاب میں یہ پڑھ لیا کہ آنحضور ﷺ نے انگوٹھی نکال کر پھینک دی۔ ممکن ہے کہ آپ نے کسی صحابیؓ کی انگلی میں سونے کی انگوٹھی دیکھ لی ہو۔ اور آپ نے اسے نکال کر پھینک دیا ہو۔ اس لئے کہ شریعت میں سونا مردوں کیلئے حرام ہے۔ سونے کا کسی زیور کا استعمال مردوں کے لئے جائز نہیں ہے۔ لیکن چاندی کی انگوٹھی تمام نبیوں کی سنت ہے۔ اور یہ سنت حضرت آدم سے لیکر خاتم النبیین ﷺ تک برقرار رہی۔

ایک روایت سے پتہ چلتا ہے کہ جب رب کائنات نے حضرت حوا کو پیدا فرمایا۔ اور حضرت آدم سے ان کی رسم نکاح ادا ہوئی۔ اس وقت حضرت آدمؑ کو ایک انگوٹھی پروردگار عالم کی طرف سے مرحمت ہوئی۔ جو آپ نے حضرت حواؑ کو بخش دی۔ اور حق تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کا خطبہ نکاح اپنے شایانِ شان خود ہی پڑھا۔ تب ہی سے منگنی اور نکاح کے وقت انگوٹھی دینے کی رسم چل رہی ہے۔

قصص الانبیاء میں مذکور ہے کہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام کو منجانب اللہ انگوٹھی عطا ہوئی تو پانچوں انگلیوں میں یہ بحث ہوئی کہ کون اس انگوٹھی کا مستحق ہے۔

انگوٹھے نے کہا کہ میں سرپنچ کی حیثیت رکھتا ہوں۔ اس لئے حق میرا ہے۔ کہ میں اس انگوٹھی کو پہنوں۔ انگوٹھے کی برابر والی انگلی نے کہا

کہ مجھے شہادت کی انگلی ہونے کی وجہ سے برتری حاصل ہے۔اس لئے حق میرا ہے۔درمیان کی انگلی نے کہا۔ میں سب سے بڑی ہوں اور بزرگ ہونے کی وجہ سے یہ استحقاق میرا ہے۔ بربروالی بولی کہ میری بناوٹ سب سے جداگانہ ہے۔اس لئے انگوٹھی کہ پہننے کا حق میرا ہے۔ چھوٹی انگلی چپ رہی حضرت سلیمان نے پوچھا کہ تو نے کچھ نہیں کہا۔ اس نے عرض کیا کہ اے پیغمبر خدا سب کو اپنی بڑائی اور بزرگی پر فخر ہے۔اور میں تو سب سے چھوٹی ہوں۔ بھلا مجھے اپنا حق جتانے کا کیا حق رہ جاتا ہے۔میری تو کوئی بساط ہی نہیں ہے۔اس پر وحی نازل ہوئی ۔حق تعالیٰ نے فرمایا کہ ہمیں عاجزی پسند ہے۔اس لئے اے سلیمان تم یہ انگوٹھی چھوٹی انگلی میں ہی پہنو۔

ایک روایت میں سے پتہ چلتا ہے کہ جب نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈال دیا۔تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ایک انگوٹھی لاکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پہنا دی ۔تا کہ آگ انہیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔

اس طرح کی روایات سے کتابیں بھری ہوئی ہیں۔اگر ان میں کوئی سقم ہے بھی تو چلئے انہیں نہ مانئے۔لیکن آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ صحیح ترین روایات سے یہ ثابت ہے کہ آنحضور ﷺ نے عمر بھی چاندی کی انگوٹھی استعمال کی ہے۔اور اسی کو "مہر نبوت" کہتے ہیں۔آپ ﷺ کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد یہ انگوٹھی کافی مدت تک حضرت عثمان غنیؓ کے پاس رہی۔اور جب یہ انگوٹھی ان کے پاس سے گم ہوگئی اسی وقت سے اس امت میں نئے نئے فتنوں کے دروازے کھلے۔

اس لئے اس بات کو آپ اپنے ذہن سے نکال دیں کہ انگوٹھی کا پہننا شرعاً ممنوع ہے۔اب رہی پتھروں اور نگینوں کی تاثیر کی بات تو وہ بھی رویات اور انسانی تجربات سے ثابت ہے۔

اور بعض پتھروں کا تذکرہ قرآن حکیم میں بھی آیا ہے۔

جس طرح اللہ تعالیٰ نے غذاؤں میں تندرستی اور صحت بنانے کی تاثیر پیدا کی ہے۔اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے دواؤں میں امراض کو دفع کرنے کی صلاحیت رکھی ہے۔اسی طرح اللہ تعالیٰ نے پتھروں اور نگینوں میں نفع ونقصان پہنچانے کی صلاحیت پیدا کی ہے۔اور ان کو مفید اور ذریعہ ترقی کے تصور سے پہننے میں بھی کوئی قباحت نہیں ہے۔ جب کہ ایمان ویقین یہ ہو کہ ہر چیز اور ہر تاثیر کا خالق۔خالقِ کائنات ہی ہے۔

آپ نے کسی مفید پتھر کو اس لئے نکال کر پھینک دیا کہ اس کے پہننے کے بعد آپ کو کامیابیاں ملنے لگی تھیں۔اس لئے آپ کے دل میں یہ کھٹکا پیدا ہوا کہ کہیں یہ شرک نہ ہو۔

ہمارے نزدیک آپ کا یہ کھٹکا قطعاً بے معنی تھا۔

ذرا سوچئے اگر کسی انسان کے دل میں یہ بات پیدا ہو کہ میرے جو بچہ پیدا ہوا ہے وہ بیوی سے صحبت کا نتیجہ ہے۔اس کے بعد اس کے دل میں یہ کھٹکا پیدا ہو۔یار یہ تو شرک ہو گیا۔اور پھر وہ اپنی بیوی سے صحبت کرنا چھوڑ دے یا اس کو طلاق دیدے تو کیا اس کو تقویٰ کہیں گے؟

اگر کوئی شخص نزلے کا مریض ہو کسی معالج کے مشورے پر وہ جوشاندہ پینے سے۔اور جوشاندے کے پینے سے اس کا نزلہ رفع ہوجائے ۔اس کے بعد اس کے دل میں یہ کھٹکا پیدا ہو کہ میرا نزلہ جوشاندہ پینے سے ختم ہوا ہے اور پھر وہ فوراً اس کھٹکے سے بچنے کے لئے عمر بھر یہ قسم کھالے کہ اب جوشاندہ نہیں پیوں گا۔تو کیا اس کو پرہیز گاری کا نام دیں گے؟

آج دینی مدارس والے یہ کہہ رہے ہیں کہ قرآن وحدیث ہماری وجہ سے باقی ہیں ۔جماعت والے یہ کہہ رہے ہیں کہ دین کی تبلیغ ہماری محنت کی وجہ سے ہورہی ہے۔اور دوسرے طبقات کے لوگ اس خیال میں مبتلا ہیں۔دین کی بہاریں دینداری، صحبتِ بابرکت سے اور پیری مریدی سے پھیل رہی ہیں۔۔یہ تمام چیزیں اگر نہ ہوتیں تو دینِ اسلام مٹ جاتا۔

اس طرح کی تمام باتیں یہ کھٹکا پیدا کرسکتی ہیں کہ ہم شرک میں تو مبتلا نہیں ہوگئے۔آپ کس کس چیز کا قلادہ اپنے گلے سے نکال کر پھینکیں گے۔

ہمارا خیال یہ ہے کہ اپنے ہاتھ سے انگوٹھی نکال کر پھینکنے کے بجائے اپنی سوچ بدلئے۔اگر سوچ غلط ہوگی تو خواہ ہاتھ میں کوئی انگوٹھی بھی نہ ہو۔ انسان غلط سوچ سے شرک میں مبتلاء ہوجائے گا۔

آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ اس دنیا میں مختلف چیزوں میں نفع اور نقصان پہنچانے کی جو صلاحیتیں ہیں۔وہ سب اللہ کی پیدا کردہ ہیں۔

بذاتہٖ اور فی نفسہٖ کوئی بھی چیز کسی کو نقصان پہنچاسکتی ہے اور نہ نفع۔

آگ میں جلانے کی صلاحیت یا باذن اللہ ہے۔یہی آگ بحکم خداوندی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے گلزار بن گئی تھی۔اور برف کی طرح ٹھنڈی ہوگئی تھی۔چھری کے اندر کاٹ دینے کی صلاحیت باذن اللہ ہوتی ہے۔یہی چھری جب اللہ کا حکم نہیں ہوا۔تو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی گردن کو نہ کاٹ سکی۔

بارشوں سے کھیتیاں پروان بھی چڑھتی ہیں۔ اور بارشوں سے کھیتیاں تباہ و برباد بھی ہوجاتی ہیں۔ مال سے عزت بھی ملتی ہے۔ اور مال سے انسان ذلیل وخوار بھی ہوجاتا ہے۔ اولاد ذریعہ راحت بھی بنتی ہے۔ اور اولاد زحمت وکلفت میں بھی مبتلا کردیتی ہے۔ اور عذاب جان بھی بن جاتی ہے۔

شریک حیات اس دنیا میں مثلِ جنت ہے۔ اور یہی شریک حیات انسان کے لئے دوذخ بھی بن جاتی ہے۔

دوائیں تندرستی بنانے کے لئے ہوا کرتی ہیں۔ اور یہی دوائیں ری ایکشن پیدا کر کے موت کی وجہ بھی بن جاتی ہیں۔

اس طرح کے بیشمار حقائق سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہر چیز حکم خداوندی کی پابند ہے۔ اگر چیزیں نقصان پہنچاتی ہیں تو بھی اللہ کے حکم سے اور فائدہ پہنچاتی ہیں تو بھی اللہ کے حکم سے۔

اگر آپ کسی پتھر کو ہاتھ میں پہننے کے بعد یہ یقین رکھیں کہ اسکے ذریعہ جو بھی مجھے فائدے ہوں گے وہ بفضل رب ہوں گے۔ کیوں کہ پتھروں میں نفع ونقصان پہنچانے کی صلاحیت حکمِ خداوندی کا محتاج ہے۔ تو پتھر کا پہننا ہرگز ہرگز شرک نہیں ہوسکتا۔ اور آپ یقین رکھیں کہ جس طرح دوسری چیزوں میں اللہ نے اپنی قدرت کاملہ سے تاثیرات رکھی ہیں اسی طرح اللہ نے اپنی قدرت کا مظاہرہ کرنے کے لئے بے جان پتھروں میں بھی ہزاروں قسم کی تاثیرات رکھی ہیں۔ بعض پتھروں کے پہننے سے گردے کا درد ختم ہوجاتا ہے۔

بعض پتھروں کا استعمال انسان کے دماغ ٹھنڈا رکھتا ہے۔

بعض پتھروں کا استعمال دولت وعزت کا ذریعہ بھی بنتا ہے۔ اور یہ سب کچھ اللہ کے حکم سے ہوتا ہے۔ اور جب اللہ کا حکم نہیں ہوتا۔ تو پھر تریاق زہر کا کام کرتا ہے۔ اور غذائیں اور دوائیں انسان کے جسم کے اندر تندرستی پیدا کرنے بجائے امراض پیدا کرنے لگتی ہیں۔

اچھی بری تقدیر پر شاکر رہنے کا مطلب آپ غلط لے رہے ہیں۔ اس دنیا میں جب تک انسان زندہ رہتا ہے اسے دین ودنیا کیلئے جدوجہد کرنے کا اور مختلف تدابیر اختیار کرنے کا پوراپورا حق حاصل ہے۔ جدوجہد کے بعد جو بھی نتائج سامنے آئیں۔ بس اسے ان پر شاکر رہنا چاہئے۔ اسباب وعلل کو ترک کرنا تقویٰ نہیں ہے۔ ایک طرح کی نافرمانی ہے۔ اور سنتِ انبیاءؑ کے خلاف ہے۔ اور اچھی بری تقدیر پر شاکر رہنے کا مطلب اگر یہ ہے کہ انسان کوئی بھی بھاگ دوڑ نہ کرے۔ اور کوئی تدبیر اختیار نہ کرے تو پھر دینی مدارس میں بھی تالے ڈال دینے چاہئیں۔ اور تبلیغ کرنے والے اداروں کو بھی بند کر دینا چاہئے۔ بے نمازیوں کو دیکھ کر نماز کی نصیحت بھی نہیں کرنی چاہئے۔ اور جو لوگ جہالت میں مبتلاء ہیں ان کے لئے تعلیم وتدریس کے اہتمام نہیں کرنے چاہئے۔ اور یہ سمجھنا چاہئے کہ جو کچھ بھی ہے ٹھیک ہے۔ اور یہ سب اچھی بری تقدیر کے دائرے میں آتا ہے۔

یہ سوچ بظاہر بڑی خوشنما لگتی ہے۔ لیکن اس سوچ کے تانے بانے بالآخر انسان کو غلط رخ پر لیجاتے ہیں۔ رسول خدا ﷺ نے مسلمانوں کو یہ تعلیم دی ہے کہ وہ دین ودنیا کے مسائل کے بارے میں تمام انسانی تجربات کی روشنی میں اقدامات کریں۔ اور اقدامات کے بعد جو بھی نتائج سامنے آئیں انھیں من جانب اللہ سمجھیں اور اسی کو تقدیرِ الٰہی جانیں۔ لیکن اسباب وعلل اور انسانی تجربات کو ٹھوکر مار کر اچھی بری تقدیر کی بات کرنے والا انسان اپنے اندر جمود اور تعطل پیدا کرتا ہے۔ اور اللہ کے بنائے ہوئے نظامِ کائنات کی ہنسی اڑاتا ہے۔ اور یہ تقویٰ نہیں ہے۔ بلکہ یہ تحفۂ نادانی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس طرح کی نادانیوں سے محفوظ رکھے۔ اور ہمیں دین کا شعور عطا کرے، تاکہ اللہ کے بنائے ہوئے اس نظام کائنات میں ہم ہیرو بن سکیں۔ لال بجھکو بن کر نہ رہ جائیں۔

آپ نے اپنے خط کے آخر میں ایک مسئلہ اور بھی اٹھایا ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ اپنے نام کا سرحرف دیکھ کر اپنے احوال معلوم کرنا ناجائز ہے۔ اور اس کے بعد آپ نے یہ فرمایا ہے کہ اس طرح کی معلومات حاصل کرنے والے کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں۔

بات تو بہت معقول ہے۔ لیکن از راہ جہالت اس طرح کی باتیں وبائے عام کی طرح پھیل رہی ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس موضوع پر بھی آپ سے کچھ باتیں کریں۔ تاکہ آپ کو اندازہ ہوجائے کہ آپ کے سوچنے کا انداز کتنا صحیح ہے۔ اور کتنا غلط۔

آنحضور ﷺ نے جن نجومیوں کے پاس جانے سے روکا تھا۔ وہ سب بددینی پھیلاتے تھے۔ اور شیاطین تابع کر کے ان سے کچھ باتیں معلوم کر کے انہیں سو فیصد صحیح سمجھ کر لوگوں کو بتایا کرتے تھے۔ اور یہ دعویٰ کیا کرتے تھے کہ یہ غیب کی باتیں جو ہم تمہیں بتارہے ہیں صد فیصد پیش آنے والی ہیں۔ اس طرح کی باتوں سے گمراہی پھیل جاتی تھی۔

اس لئے ان سے روکنا ضروری تھا۔

یہ حقیقت ہے کہ غیب کا علم حق تعالیٰ کے سوا کسی کو حاصل نہیں ہے۔

اور اللہ تعالیٰ اپنے فضلِ خاص کی بنا پر بعض غیب کی باتیں بعض بندوں پر ظاہر کردیتا ہے۔ چنانچہ آنحضور ﷺ کو بیشمار غیب کی باتیں بتادی گئی تھیں۔ حد یہ ہے کہ قیامت سے پہلے پیش آنے والے واقعات بھی آپ پر ظاہر کردئے گئے تھے۔ چنانچہ قیامت کی نشانیوں میں بے شمار نشانیاں آپ نے چودہ سو برس پہلے جو بتادی تھیں۔ وہ آج حرف بحرف صحیح ثابت ہورہی ہیں۔ اس کے باوجود بھی ایک صاحب ایمان کا عقیدہ یہی ہونا چاہئے کہ اگر اللہ جس کی آنکھوں سے پردہ ہٹادے اسے خود مغیبات کا علم حاصل ہوسکتا ہے۔

لیکن سوال تو یہ پیدا ہوتا ہے کہ علم غیب کہتے کسے ہیں۔؟

علم غیب درحقیقت اس علم کا نام ہے۔ جو انسان کو حواس خمسہ کے بغیر حاصل ہو۔ اور یہ قطعاً ناممکن ہے۔ اور جو حواسِ خمسہ کے ذریعہ حاصل ہوگا۔ اس پر علم غیب کا اطلاق نہیں ہوسکتا۔

اللہ نے انسان کو ۵ قسم کی قوتیں عطا کی ہیں۔ سونگنے کی قوت، دیکھنے کی قوت، چھونے کی قوت، سننے کی قوت، چکھنے کی قوت، ان قوتوں کا سہارا لیکر جو علم حاصل ہوگا۔ اس کو علم غیب نہیں کہہ سکتے۔ آپ ۲۳ دواؤں سے مرکب کوئی یونانی گولی کسی حکیم کو دیجئے۔ اور اس سے پوچھئے کہ اس گولی میں کون کون سی ادویات کا استعمال ہوا ہے۔ وہ اس گولی کو اپنی زبان کی نوک پر رکھ کر آپ کو ساری ادویات بتانا شروع کردے گا۔ مگر یہ علم غیب نہیں ہے۔ کیوں کہ وہ چکھنے کی قوت کے سہارا لیکر حقیقت کی گہرائی تک پہنچ رہا ہے۔

آپ اپنی نبض کسی کامل طبیب کو دکھائیں۔ وہ آپ کی نبض پر اپنا ہاتھ رکھ کر آپ کے جسم کے نظر نہ آنے والے اعضاء کے بارے میں بتانا شروع کردیگا۔ کہ جگر کی کیا حالت ہے؟ معدہ کس پوزیشن میں ہے۔ اور گردوں پر کیا گزر رہی ہے۔؟ کیا یہ علم غیب ہے۔؟ ہرگز ہرگز نہیں کیونکہ کہ طبیب جو کچھ بھی ارشاد فرمارہے ہیں۔ چھونے کی قوت کا سہارا لیکر ارشاد فرمارہے ہیں۔ اس لئے اس پر علم غیب کا اطلاق نہیں ہوسکتا۔

اس طرح کی مثالوں سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ جو علوم حواس خمسہ کے سہاروں سے حاصل ہوں۔ انہیں غیب کا علم قرار نہیں دیا جاسکتا۔

آج کے سائنسی دور میں مختلف آلات کا سہارا لے کر پہلے ہی یہ بتادیا جاتا ہے کہ کس علاقے میں موسلا دھار بارش ہوگی اور کس علاقے میں چھینٹے پڑیں گی۔ الٹرا ساؤنڈ کے ذریعہ حمل کے چوتھے مہینے یہ بتادیا جاتا ہے کہ عورت کے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی۔ اسپتالوں میں مہلک امراض میں مبتلا مریضوں کے بارے میں ڈاکٹر پہلے ہی بتادیتے ہیں کہ یہ شخص چار مہینے سے زیادہ نہیں جیئے گا۔

لیڈروں اور علماء کے مہینوں پہلے یہ پروگرام طے ہوجاتے ہیں کہ فلاں صاحب فلاں تاریخ میں فلاں جگہ تقریر کریں گے۔ اس طرح کی باتیں قطعاً علم غیب سے تعلق نہیں رکھتیں۔ یہ صرف انسانی تجربات کے اندازے ہوتے ہیں۔ اور یہ صحیح بھی ہوجاتے ہیں اور غلط بھی۔ ان پر سو فیصد بھروسہ کرنا شرعاً ممنوع نہیں ہے۔

اچھی بری تقدیر پر شاکر رہنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ انسان موسم کے اثرات سے بچنے کے لئے گرم اور ٹھنڈے لباس کو خلاف تقدیر اور خلاف شریعت سمجھیں۔ اور موسم سرما میں گھر کی کھڑکیاں بند نہ کرے اور بیمار ہوجائے تو اس کو تقدیر الٰہی سمجھ کر اس بیماری پر شاکر رہے۔ اور علاج نہ کرے۔ اور مختلف علوم کا سہارا لیکر مستقبل میں تدابیر احتیاط کو بروئے کار نہ لائے اور یہ سمجھے کہ انسانی اندازوں پر یقین رکھنے سے اس کی عبادت قبول نہیں ہونگی حالانکہ شریعتِ اسلامی نے کسی بھی علم اور انسانی تجربے کو بے حیثیت قرار نہیں دیا ہے۔ البتہ ان چیزوں میں الجھ کررہ جانا اور یہ سمجھنا کہ ہم تقدیر الٰہی کے خلاف کوئی تدبیر کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے۔ قطعاً غلط ہے۔ اور ناممکن ہے۔

حیرانی کی بات یہ ہے کہ جن باتوں سے انسان کا کردار مجروح ہوتا ہے اور جن باتوں سے رسول خدا ﷺ نے پورا پورا زور دے کر ان سے روکنے کی کوشش کی ہے۔ ان باتوں کی طرف مسلمانوں کا دھیان نہیں ہے۔

رسولِ خدا ﷺ کا ارشاد کہ جو انسان اللہ کے بندو کو ستائے گا اور اللہ کی نافرمانی میں مبتلا رہے گا۔ اس کی نمازیں اس کے منہ پر ماردی جائیں گی۔

آج نہ جانے کتنے مسلمان ایسے ہیں کہ ان کے پڑوسی ان سے خوش نہیں۔ ہزاروں لوگوں کے دل ان سے دکھے ہوئے ہیں۔ جھوٹ، رشوت، بدکرداری، شراب نوشی، بڑوں کی بے عزتی چھوٹوں سے بیزاری، ناپ تول میں کمی۔ امانت میں خیانت کذب بیانی، غیبت، تہمت، اور نہ جانے کتنے عیبوں کے اندر مبتلا لوگ زندگی میں ایک بار بھی یہ سوچنا گوارا نہیں کرتے۔ ان کی نمازیں ان کے منہ پر تو نہیں ماردی جائیں گی۔

دراصل نجومیوں سے بچنا آسان ہے۔ اور ان بے کرداریوں سے بچنا مشکل ہے اس لئے اس طرف دھیان دینے کی زحمت نہیں کرتے۔

رسولِ خدا ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص مقدمات میں جھوٹی گواہی

دے۔اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔لیکن اس بات کا چرچہ مسلم معاشرے میں زیادہ نہیں ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کی اکثریت مقدمات میں جھوٹی گواہیاں دینے میں مبتلا ہے۔

رسولِ خدا ﷺ نے ہزاروں بے کرداریوں کا ذکر کر کے یہ فرمایا ہے کہ جو شخص ان برائیوں میں مبتلا ہوگا۔ وہ ہم میں سے نہیں۔لیکن مسلمانوں نے نمازیں پڑھنے کے باوجود وہ برائیں نہیں چھوڑیں۔لیکن اس حدیث پر برابر عمل کرتے رہے کہ اگر کوئی کسی نجومی کے پاس گیا تو اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں ہوں گی۔ حالانکہ رسولِ خدا ﷺ نے جس وقت یہ بات ارشاد فرمائی۔اس وقت اہل عرب علمِ نجوم اور علم کہانت کی خرابیوں میں گلے گلے تک دھنسے ہوئے تھے۔اور ان باتوں سے روکنا ضروری تھا۔

آج مسلمان اس طرح کی بد عقیدگی کا بالعموم شکار نہیں ہے۔ بلکہ بالعموم وہ دوسری خرابیوں میں مبتلا ہیں۔لیکن اس طرف ان کا دھیان نہیں ہے۔حالانکہ توحید وسنت کیلئے وہ خرابیاں سمِ قاتل کی حیثیت رکھتی ہیں۔اور ان سے دور رہنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔

یہ علم نجوم ہی تو ہے جس کے ذریعہ کئی سال پہلے یہ بتا دیا جاتا ہے کہ کس تاریخ مین کس وقت سورج گرہن ہوگا۔کیا اس طرح کی معلومات حاصل کرنا گناہ ہے۔؟ کیا علمِ غیب ہے۔؟ اگر کوئی شخص صدیوں کے تجربات کی روشنی میں یہ کہہ کہ ۲۸ فروری کو سورج اتنے بجکر اتنے منٹ پر نکلے گا۔تو کیا یہ علم غیب ہے۔اور کیا اس طرح کی معلومات بتانے والے اور حاصل کرنے والے کی نمازیں قبول نہیں ہوں گی۔؟

تعجب کی بات تو یہ ہے کہ جو علم اور عقیدے کے سلسلے میں اتنے حساس ہیں۔ وہی لوگ دوسرے شرعی امور میں بالکل بے حس نظر آتے ہیں۔ہماری مراد آپ نہیں ہیں بلکہ ہماری مراد ان لوگوں سے ہے جو اس طرح کے معاملے میں لمبے چوڑے دعوے کرنے کے ساتھ ساتھ بعض ایسی خرابیوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ جو عقائد کی شہ رگ کو کاٹ دیتی ہیں۔ لیکن سطحی علم رکھنے کی وجہ سے وہ ان ہی باتو کی جگالی کرتے ہیں۔جو ان کو مرغوب طبع ہوں۔ باقی دوسری خرابیاں اور بد عقیدگیاں جو ان کا اوڑھنا بچھونا ہی ہوتی ہیں۔ان کی طرف سے وہ یکسر غافل ہوتے ہیں۔اور ان کی سنگینی کا انہیں ذرا بھی اندازہ نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ نے نظامِ کائنات چلانے کیلئے ۱۲ برج بنائے ہیں۔اور ان کا ذکر قرآن حکیم میں ارشارۃً موجود ہے۔اور دنیا میں بول چال کے لئے ۲۸ حروف پیدا کئے جو حروف تہجی کہلاتے ہیں۔ ہر حرف کسی نہ کسی برج سے تعلق رکھتا ہے۔ جب سورج اس برج میں داخل ہوتا ہے اور اس برج کے اثرات ساری دنیا پر پڑتے ہیں۔اس وقت اس سے متعلقہ حروف پر جو بن آتا ہے۔اور بعض حروف پر زوال طاری ہوتا ہے۔ وہ حروف اگر کسی انسان کے شروع میں ہوں تو ان انسانوں کی کیفیات بھی متاثر ہوتی ہیں۔ اس لئے اربابِ تجربہ یہ کہتے ہیں کہ فلاں مہینے میں وہ حضرات جن کا نام فلاں حروف سے شروع ہو۔ان پر یہ کیفیت طاری ہو سکتی ہے۔

یہ کوئی قاعدہ کلیہ نہیں ہوتا یہ صرف ایک امکانی بات ہوتی ہے۔اور کسی بھی معاملے میں کسی علم کے ذریعہ کسی بھی امکان کا اظہار کرنا شرعاً ممنوع نہیں ہے۔

اسلام کی بعثت کا جو مقصد تھا۔وہ آج مسلم معاشرے میں بالکل ہی فوت ہو چکا ہے، اور بھائی لوگ لایعنی باتوں میں الجھے ہوئے ہیں۔ جب کسی درخت کی جڑ مضبوط ہوتی ہے۔ تو اس پر برگ وبار آتے ہیں وہ ہرا ابھرا بھی ہوتا ہے۔عقائد جب صحیح ہوتے ہیں تو انسان اچھا انسان بن جاتا ہے۔اور اس کے اعضاء پر اخلاق اور انسانیت کے گل بوٹے کھلتے ہیں۔صرف باتوں کی بھول بھلیوں کھو جانے کا نام توحید نہیں ہے۔

آپ اپنے اس عقیدے کو سنبھالے رکھیں۔ کہ اس دنیا میں جو بھی نظام چل رہا ہے۔ وہ باذن اللہ چل رہا ہے۔اور انسانی تجربات بجملہ حرام نہیں ہیں۔رہی وہ باتیں جن کے بارے میں سو فیصد یقین کے ساتھ پیشگی کچھ کہا جائے۔عقائد کو خراب کرنے ولی ہیں۔البتہ کسی بھی علم اور آلے کے ذریعہ اگر کچھ معلومات ہوں تو ان کے ممکن ہونے میں اور ممکن سمجھنے میں قطعاً کوئی خرابی نہیں ہے۔اسی طرح حروف کے اثرات بھی ہوتے ہیں۔

الف، شین، ف، وغیرہ سے شروع ہونے والے نام آتشی مزاج رکھتے ہیں۔اور جنکے نام ان سے شروع ہوتا تے ہیں انکو غصہ زیادہ ہوتا ہے لیکن یہ باتیں تجرباتی ہیں۔شرعی نہیں ہیں کہ ان پر سو فیصد بھروسہ کر لیں۔ البتہ اگر انہیں امکانی بات سمجھیں تو اس میں کیا مضائقہ ہے۔؟اور اس میں کیا خلاف عقیدہ بات ہے۔؟

جب تجربات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ حروف کی الگ الگ تاثیریں ہیں۔تو یہ بھی مانئے کہ موسم کے اعتبار سے ان تاثیروں میں اتار چڑھاؤ آتا ہے۔اور اسی لئے اپنے نام کے حروف دیکھ کر مختلف اوقات میں انسان یہ اندازہ لگانے کی کوشش کرتا ہے کہ میرا کل کیسا گزرے گا۔؟ حروف اور

بروج اور ساعتوں کی روشنی میں وہ جس بھی نتیجہ پر پہنچے گا وہ صرف امکانی بات ہوگی۔ وہ علم وحی نہیں ہے کہ اس پر سو فیصد یقین کرلیا جائے۔ اور کوئی امکانی بات حرام نہیں ہوتی۔

اگر آپ کا نام محمد علیم ہے تو اس میں سر حرف م ہی ہے۔ کیوں کہ محمد آپ کے نام کا جزو ہے۔

آپ نے اپنا خط ختم کرنے سے پہلے لکھا ہے کہ ہم جو جواب دیں تو قرآن کے حوالے سے دیں۔ اور یہ بھی تشریح کریں کہ حدیث اور آیت کس صفحے پر ہے۔ تو میرے بھائی جب آپ نے اعتراض اٹھاتے وقت کسی کتاب اور صفحے کا حوالہ نہیں دیا ہے تو ہمیں آپ کیوں اس زحمت میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں۔ جب بھی آپ حوالوں کے ساتھ اعتراضات کریں گے تو انشاء اللہ ہم حوالوں کے ساتھ ہی ان کا رد کریں گے۔

آپ کو یہ بات اپنے پلّے سے باندھ لینی چاہئے کہ تقویٰ اور وہم میں بہت فرق ہے۔ انہیں آپس میں گڈ مڈ مت کیجئے ورنہ آپ کو بہت پریشانی اٹھانی پڑے گی۔ اپنی سوچ میں نکھار پیدا کرلیجئے اس یقین کو اپنے دل میں جمالیجئے کہ اس کائنات میں اللہ کی مرضی کے بغیر کچھ بھی ہونے والا نہیں۔ اور اسباب علم وتدبیر کے ذریعہ جو کچھ معلومات فراہم ہوتی ہیں اس کو غیب نہیں کہتے۔ تھرما میٹر بخار کی رہنمائی کرتا ہے یہ علم بالواسطہ ہے اس پر علم غیب کا اطلاق نہیں ہوتا۔

مولانا اخلاق حسین قاسمی کی ایک گمراہ کن اصطلاح

سوال از ـــــــــــــــ جنید احمد دہلی

جنوری کے ترجمان دار العلوم میں مولانا اخلاق حسین قاسمی کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس کا عنوان ہے ''طب نبوی میں مبالغہ آرائی''۔ اس مضمون کے ایک اقتباس میں مولانا فرماتے ہیں۔

امراض تین قسم کے ہیں۔ امراضِ جسمانی امراض روحانی، امراض دائمی،

قرآن حکیم کو امراضِ روحانی کا نسخہ شفاء کہا گیا ہے۔ شِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْر (سورۂ یونس آیت ۴۴) شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ (سورۂ بنی اسرائیل آیت نمبر ۸۲) هُدًى وَشِفَاءٌ (سورۂ فصلت آیت نمبر ۴۴) قرآن حکیم کی اصطلاح میں قلب، فواد اور صدر سے انسان کے باطنی حالات ذہنی اور فکری کیفیات اور اخلاق وعادات مراد ہیں۔ قرآن حکیم ذہن وفکر کی بیماریوں، شک نفاق، حب مال وجاہ، حسد اور طمع کے علاج کا نسخۂ شفاء ہے اور حضرات انبیاءؑ عقائدِ صحیحہ اور اعمال حسنہ کے ذریعہ ان بیماریوں کا علاج کراتے ہیں۔ اس لئے روحانی طبیب حضرات انبیاؑ اور ان کے وارث (علماء حق) ہیں۔

یہ سب کچھ لکھنے کے بعد مولانا اخلاق حسین قاسمی براہ راست عاملوں پر حملہ آور ہوتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''عوامی محاورں کے مطابق اوپری، چھپٹا، بھوت، آسیب وہمی وجود رکھتے ہیں حقیقی وجود نہیں رکھتے۔ ان وہمی امراض کو روحانی امراض کہنا صحیح نہیں ہے۔ اور نہ جھاڑ پھونک اور علوی وسفلی عملیات کرنیوالوں کو روحانی طبیب کہنا صحیح ہے۔ یہ وہمیات کے طبیب ہیں''

جھاڑ پھونک کا دھندہ کرنے والوں کو روحانی طبیب کہنا روحانی علاج (نبوت) کی توہین معلوم ہوتی ہے۔

مولانا کی یہ تحریر پڑھ کر طبیعت میں خلفشار پیدا ہوگیا ہے۔ دوستوں کے مشورہ پر میں آپ کو یہ خط لکھ رہا ہوں اور اس بات کی امید کرتا ہوں کہ آپ اس موضوع پر تفصیل سے روشنی ڈالیں گے۔ اور اس بات کی وضاحت کرنے کی زحمت کریں گے کہ مولانا کے فرمودات کس حد تک صحیح ہیں اور کس حد تک غلط۔

جواب

مولانا اخلاق حسین قاسمی معروف عالم دین ہیں۔ ہم بھی ان کی عزت کرتے ہیں۔ لیکن ہمیں یہ کہنے میں کوئی باک نہیں ہے کہ مولانا اخلاق حسین قاسمی اتنے بڑے عالم اور امام وقت نہیں ہیں کہ ان کی زبان سے جو کچھ بھی نکل جائے امت اسے مستند سمجھنے پر مجبور ہو۔ ترجمان دار العلوم ہمارے پاس بھی آتا ہے۔ اور کبھی کبھی اسے پڑھنے کی توفیق بھی ہوجاتی ہے۔ لیکن اکثر مصروفیات کی وجہ سے اس کا مطالعہ کرنے کی نوبت نہیں آتی۔ لیکن آپ کا مراسلہ موصول ہونے کے بعد ہم نے جنوری کا ترجمان دار العلوم دیکھا۔ کیونکہ آپ کا خط پڑھ کر ہمیں اس بات کا یقین نہیں آیا تھا کہ مولانا اخلاق حسین قاسمی جیسا ذی علم انسان ایسی واہی بات اپنے قلم سے نکال سکتا ہے کہ جس کی شناعت دو اور دو چار کی طرح واضح ہو۔

مولانا نے اس مضمون کے مذکورہ اقتباسات میں جو کچھ فرمایا ہے وہ کسی بھی حد تک درست نہیں ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ تعویذ گنڈوں اور جھاڑ پھونک کی مخالفت آج کے دور کا فیشن ہے۔ اور اس فیشن کو اچھے خاصے سنجیدہ لوگوں نے بھی اختیار کرلیا ہے۔ وہ لوگ جو سماجی خرابیوں کے گندے تالاب میں پانی کی تطہیر کے لئے اپنے ٹخنے بھگونا پسند نہیں کرتے اور مصلحت کی چپلیں پہن کر گناہوں کی ریت سے چپ چاپ اور آنکھیں موند کر گزر جاتے ہیں وہ نازک ترین اور معیاری قسم کا تقویٰ رکھنے کے باوجود تعویذ گنڈوں کی مخالفت میں گلے گلے تک ڈوبے نظر آتے ہیں۔ کیوں۔؟ کیا رضاء خداوندی کے لئے؟ نہیں اور ہرگز نہیں بلکہ فیشن کی گندی ندی میں غوطہ زن ہو کر نمایاں ہونے کے لئے وہ ایسا کرتے ہیں۔

ہم نے اس دنیا میں اپنی آنکھوں سے ایسے بہت سے لوگ دیکھے ہیں جو ہر مادی چیز پر ایمان لے آتے ہیں۔ ہر دلفریب چیز کے سامنے ان کا سر جھکنے لگتا ہے جو شانڈے سے لے کر خمیرہ مروارید جیسی چیزوں پر اور ایول اور ڈیکسا جیسی معمولی ٹیبلٹوں پر یقین رکھتے ہیں۔ اور ان مادّی چیزوں کے مؤثر ہونے کا عملی ثبوت پیش کرتے رہتے ہیں لیکن جب اللہ کے کلام کی تاثیرات کا ذکر آتا ہے تو اچانک ان لوگوں پر توحید کا دورہ پڑ جاتا ہے۔ اور یہ تاثیر آیات کا مذاق اڑانے لگتے ہیں۔ اور مخالفت کی جگالی شروع کردیتے ہیں۔

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ مولانا اخلاق حسین قاسمی کا شمار ان لوگوں میں نہیں ہے جو دنیا کی سب سے زیادہ آسان چیز ''اعتراض'' کو شریک حیات بنائے ہوئے ہوں اور خصوصیت کے ساتھ عملیات کے پیچھے لا ٹھی لے کر ننگے پیر دوڑے چلے جارہے ہوں۔

مولانا کا لب ولہجہ بھی اتنا گھٹیا نہیں جتنا گھٹیا لب ولہجہ ان لوگوں کو کا ہوتا ہے جو شرک ونفاق کے ماحول میں زندگی گزار رہے ہوتے ہیں۔ لیکن تعویذ گنڈوں کی مخالفت کرتے وقت وہ ایسے بھلے نظر آنے لگتے ہیں جیسے کہ مادر زاد ولی ہوں۔ اور ولایت ان کے اپنے گھر کی میراث ہو۔ لیکن مولانا اخلاق حسین قاسمی نے از خود یا کسی دلربا کے اشاروں پر جو بھی کچھ فرمایا ہے وہ اسی گھٹیا طرز فکر کی تائید کرتا ہے جو تھرڈ کلاس لوگوں کے ذہن کی پیداوار ہے۔

مولانا کا یہ فرمانا کہ امراض تین قسم کے ہوتے ہیں۔ محل نظر ہے اور انہوں نے امراض کی جو تین قسمیں بیان کی ہیں وہ بھی نا قابلِ اعتبار ہیں۔ امراض ان کے علاوہ بھی بیشمار انسانوں میں پائے جاتے ہیں۔ اور ان کے علاج کے طریقے بھی بے شمار ہیں۔ مولانا نے ان تین قسموں کو بیان کرتے ہوئے علمی خیانت کا ارتکاب کیا ہے۔ اور روحانی بیماریوں کو وہمی امراض بتا کر ایک ایسی اصطلاح گھڑی ہے کہ جس کے غلط ہونے میں کسی بھی صاحبِ ایمان اور صاحب عقیدہ کو کوئی تردّد نہیں ہوسکتا ہے۔

مولانا کو معلوم ہونا چاہئے کہ وہم مستقل ایک بیماری ہے۔ اور یہ ایسی بیماری ہے، سنا ہے کہ جس کا علاج حکیم لقمان کے پاس بھی نہیں تھا۔ جب کہ روحانی بیماریوں کا علاج عام طور پر دستیاب ہے۔ اور لاتعداد تجربوں سے یہ ثابت ہوجاتا ہے کہ روحانی عملیات کی اپنی ایک مستقل حیثیت ہے۔ اور ان بیماریوں کی بھی بلاشبہ ایک حیثیت ہے جو اوپری یا کرنی کرتوت کے ناموں سے مشہور ہیں۔

ہمارا موقف ان تین ہی آیات سے ثابت ہوجاتا ہے۔ جو مولانا اخلاق حسین قاسمی نے اپنے مضمون کے مذکورہ اقتباسات میں نقل کی ہیں۔ مثلاً سورۂ یونس کی آیت شِفَـاءٌ لِّمَـا فِی الصُّدُوْرِ. (سورۂ یونس) کے الفاظ استعمال کرکے حق تعالیٰ نے ان اخلاقی کمزوریوں اور عقیدے کی خرابیوں کا ذکر کیا ہے۔ جو برے انسانوں کے قلوب کا جزو لاینفک ہوا کرتے ہیں۔

انسان کا دل جہاں اچھائیوں کا مرکز بن سکتا ہے وہیں وہ برائیوں کا سرچشمہ بھی بن سکتا ہے۔ دل سینے میں ہوتا ہے اس لئے پروردگار نے اس آیت میں صدور کا لفظ استعمال کرکے یہاں دل ہی مراد لیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ یہ قرآن جو قلب محمد ﷺ پر نازل ہورہا ہے، یہ ان تمام برائیوں کے لئے باعث شفا بن سکتا ہے۔ جو تمہارے سینوں میں پرورش پارہی ہیں۔ یہ بات مسلم ہے کہ قرآن حکیم نے اخلاق خرابیوں کا محور روح کو نہیں قلب کو مانا ہے۔ روح انسان کے رگ وپے میں رواں رہتی ہے۔ وہ کسی ایک جگہ مقیم نہیں ہوتی۔ جب کہ دل صرف سینے میں ہوتا ہے۔ وہ خون بنکر رگ وپے میں نہیں دوڑتا۔

مولانا اخلاق حسین قاسمی نے غیر دانستہ طور پر یا دانستہ جن بیماریوں کا ذکر کیا ہے وہ روحانی نہیں بلکہ اخلاق بیماریاں ہیں۔ اور قرآن نے ان بیماریوں اور خرابیوں کا ذمہ دار روح کو نہیں انسان کے

قلب کو ٹھہرایا ہے۔ مولانا اخلاق حسین نے اخلاقی کمزوریوں کو امراضِ روحانی بول کر اپنے قارئین کو مغالطہ دینے کی کوشش کی ہے۔ جبکہ قرآن حکیم نے اخلاقی خرابیوں کا جہاں جہاں ذکر کیا ہے وہاں وہاں اس نے بالفاظِ صریح روح کو نہیں دل کو ذمہ دار قرار دیا ہے۔

سورۂ مائدہ میں فرمایا گیا ہے۔ فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰى اَنْ تُصِيْبَنَا دَائِرَةٌ. اس آیت میں فرمایا گیا ہے کہ اے محمد ﷺ تم نہیں دیکھتے کہ جن لوگوں کے دلوں میں بیماری ہے وہ لوگ بھاگ کر کفار کے گروہ میں شامل ہوجاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم کو ڈر ہے کہ ہم کو گردشِ زمانہ نہ لپٹ جائے۔

اس آیت کی تفسیر میں شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ فرماتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں شک اور نفاق کی بیماری ہے۔ جن کو خدا کے وعدوں اور مسلمانوں کی حقانیت پر اعتماد نہیں۔

اس آیت کی تفسیر میں حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ نے کھل کر یہ ارشاد فرمادیا ہے کہ اخلاق وکردار کی وہ بیماریاں جن کو رفع کرنے کی جدوجہد تمام انبیاءؑ اور ان کے وارثین نے کی ہے وہ شک، تردد، کفر، نفاق، کبائر وصغائر وغیرہ ہیں اور ان کا محور انسان کا قلب ہے۔ یہ اخلاقی کمزوریاں ہیں جو دل کے بگڑ جانے کی وجہ سے ظہور پذیر ہوتی ہیں۔ انہیں امراضِ روحانی باور کرانا آنکھوں میں دھول جھونکنے کے مترادف ہے۔

قرآن حکیم کے مطالعے سے یہ بات بھی مترشح ہوجاتی ہے۔ کہ اخلاقی خرابیاں صرف کفار اور مشرکین ہی میں نہیں بلکہ مسلمانوں میں بھی یہ خرابیاں موجود ہوتی ہیں۔ اور یہ خرابیاں شجر ایمان کی جڑ کو کھوکھلا کرتی ہیں۔

سورہ انفال میں فرمایا گیا ہے۔ اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْٓا کیا ان کے دلوں میں روگ ہے یا یہ لوگ دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں۔

علامہ عثمانیؒ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

"روگ یہ کہ خدا کے رسول ﷺ کو سچ مانا لیکن حرص نہیں چھوڑی"

اس آیت سے یہ ثابت ہوا کہ اخلاقی خرابی صرف شرک اور نفاق کو نہیں کہتے بلکہ اخلاقی خرابی سے ہر وہ چیز مراد ہے جس سے اللہ کی نافرمانی وجود میں آتی ہو۔

حرص، لالچ، غیبت، بہتان، خیانت، وغیرہ جیسے امراض، انسان کے کردار کو کھوکھلا کرتے ہیں۔ اور اللہ کی ناراضگی کا موجب بنتے ہیں۔ ان سب خرابیوں کو روحانی امراض کہہ کر روحانی عملیات کے لئے لتّے لینا شاید ان ہی لوگوں کا شیوہ ہوسکتا ہے جو فریب خوردہ ہوں یا فریب دینے کے فن میں پوری طرح ماہر ہوں۔

اخلاقی خرابی اور روحانی بیماری دو الگ الگ حقیقتیں ہیں ان دونوں کو ایک ثابت کرنا یہ تو سادہ لوحی ہے۔ ورنہ پھر فنکاری۔

سورۂ مدثر میں حق تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ۔ تاکہ کہیں وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے اور منکر لوگ۔

اس آیت کی تفسیر میں مولانا عثمانیؒ فرماتے ہیں کہ یہاں منافقین اور ضعیف الایمان لوگ مراد ہیں۔ اور کافروں سے مشرک لوگ مراد لئے گئے ہیں۔ ان آیات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قرآن حکیم نے یہ بات تسلیم کی ہے کہ جس طرح کفار ومشرکین کے قلوب بیمار ہوتے ہیں۔ اسی طرح مسلمانوں کے دل بھی مختلف بیماریوں میں مبتلاء ہوجاتے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ مسلمان کا دل کسی مہلک مرض کا شکار نہیں ہوتا۔

اس دنیا میں جہاں امراض مختلف نوعیتوں کے ہوتے ہیں۔ سر کا درد پیٹ کا درد جوڑوں کا درد، عرق النساء کا درد، ہاتھ پیروں کی سوجن، نگاہ کی کمزوری دانتوں کی بیماریاں، بالوں کا گرنا، علاوہ ازیں بخار، کھانسی، ٹی بی، ذیابطیس، عارضہ قلب، ایڈز اور کینسر وغیرہ۔ اور بھی بے شمار امراض ہیں۔ جو انسانی جسم کو دیمک کی طرح چاٹ کر اسے کھوکھلا اور بے دم کردیتے ہیں۔ ان میں بہت سے امراض معمولی ہوتے ہیں۔ اور معمولی سے علاج اور توجہ سے وہ رفع ہوجاتے ہیں۔ اور انسان پھر سے تندرست ہوجاتا ہے۔ جب کہ بعض امراض ایسے بھی ہیں کہ وہ غیر معمولی ہوا کرتے ہیں۔ اور انسان کو بالآخر ختم ہی کردیتے ہیں۔ اور اسے پیوند خاک کردیتے ہیں۔

بالکل اسی طرح انسانوں کے دل بھی مختلف امراض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اور یہ سب اخلاقی امراض ہوتے ہیں۔ جس طرح جسمانی بیماری میں اگر علاج اور پرہیز کی طرف توجہ نہ دی جائے تو بیماری بڑھتی رہتی ہے۔ اسی طرح دل کی بیماریوں میں اگر علاج کی فکر نہ کی جائے تو یہ بیماریاں بھی بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ اور ایک دن انسان مردہ ہوکر رہ جاتا ہے۔

ایک مرتبہ فخر دو جہاں نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس طرح انسان کا جسم بیمار ہوتا ہے۔ اسی طرح انسان کا دل بھی بیمار ہوتا ہے۔

اگر تم دیکھو کہ کوئی شخص بات بات پر لڑ رہا ہے۔ بات بات میں بیہودہ گوئی میں مبتلا ہے۔ امانتوں میں خیانتیں کرتا ہے۔ ہر بات میں کذب بیانی سے کام لیتا ہے تو سمجھ لو کہ اس کا دل بیمار ہے۔

ایک مرتبہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص گناہ کرتا ہے تو اس کے قلب پر ایک سیاہ نقطہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر بندہ توبہ کر لیتا ہے تو یہ کالا نقطہ مٹ جاتا ہے۔ ورنہ اس کی سیاہی بڑھتی رہتی ہے۔ یہاں تک کہ پورا دل ہی سیاہ ہو جاتا ہے۔

ہم نے یہاں دونوں روایات کا مفہوم بیان کیا ہے۔ ان روایات سے یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ اخلاقی خرابیاں ہی امراض قلوب کہلاتی ہیں۔ اور یہی انسان کی انسانیت کو پامال کرتی ہیں اور رفتہ رفتہ انسان حیوان ناطق سے حیوان ناحق بن کر رہ جاتا ہے۔

سورۂ احزاب میں ایک جگہ امت کی ماؤں آنحضور ﷺ کی ازواج سے مخاطب ہوتے ہوئے قرآن حکیم کہتا ہے۔ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ الَّذِیْ. تم لچک دار آواز میں کسی سے بات نہ کیا کرو کہ لالچ کر بیٹھے وہ شخص جس کے دل میں بیماری ہے۔ یہاں بھی ضعیف الایمان مسلمان ہی مراد ہیں۔ کیوں کہ اس بات کی امید نہیں کی جاسکتی کہ ازواج رسول ﷺ سے کفار و مشرکین آکر گفتگو کرتے ہوں۔ البتہ مسلمان آنحضور ﷺ کی غیر موجودگی میں جب در رسول ﷺ پر آتے ہوں گے تو مجبوراً پردے کی آڑ میں سے ازواج رسول ﷺ کو بات چیت اور سوال و جواب کرنے پڑتے ہوں گے۔ اس لئے انہیں تنبیہ کی کہ اگر کسی سے بات کرنی پڑ جائے تو لب ولہجہ اتنا نرم اور خوشگوار نہ ہو کہ وہ شخص جو خیالات کا اچھا نہیں ہے کسی بدگمانی کا شکار ہو جائے اور خواہ مخواہ اس کا ایمان خراب ہو۔

ان آیات کے علاوہ کفار و مشرکین کی سیاہ قلبی کا تذکرہ کرتے ہوئے قرآن حکیم نے متعدد مقامات پر یہ فرمایا ہے کہ ان کے قلوب پتھروں کی طرح سخت ہیں۔ کہیں فرمایا ہے کہ ان کے دلوں پر مہر لگادی گئی ہے۔

سورۂ بقرہ میں فرمایا گیا ہے: خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ۔ سورۂ توبہ میں فرمایا گیا ہے۔ وَطَبَعَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ سورۂ اعراف میں فرمایا گیا۔ وَنَطْبَعُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ۔ سورۂ منافقون میں فرمایا گیا ہے۔ فَطُبِعَ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ۔ ان جیسی تمام آیات میں حق تعالیٰ نے کفار و مشرکین کے بارے میں فیصلہ کن انداز میں یہ فرمایا ہے کہ ان کے دلوں پر مہر لگادی گئی ہے۔ اور ان کے اندر سوچنے سمجھنے کی صلاحیت مفقود ہو گئی ہے۔ اب انکی تندرستی اور حق کی طرف پلٹ آنے کی توقع نہیں کی جاسکتی۔ ہم کم سے کم سو ۱۰۰ آیتوں سے یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ اخلاقی کمزوریاں ہی قرآن کی زبان میں امراضِ قلوب کہلاتی ہیں۔ اور انبیاءؑ ان ہی بیماریوں سے انسان کو بچانے کے لئے مبعوث ہوتے ہیں۔ ان بیماریوں کو امراضِ روحانی کا نام دے کر، ان بیماریوں کو جو روحانی بیماری کے نام سے مشہور ہیں، وہی امراض قرار دینا اگر فنکاری نہیں ہے تو پھر نادانی ضرور ہے۔

ایک جگہ قرآن حکیم میں انداز بدل کر یوں فرمایا ہے۔ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ زَیْغٌ. الیٰ آخرہ۔ اس جگہ یہ فرمایا ہے کہ جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ متشابہات کے چکروں میں پڑ کر گمراہ ہو جاتے ہیں۔ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ تمام برائیوں کی جڑ اور تمام گناہوں کی اساس دلوں کا ٹیڑھا پن ہے جب دل بگڑ جاتا ہے تو انسان اخلاقی طور پر مریض ہو جاتا ہے اور اللہ کی نافرمانی کا مظاہرہ کرنے لگتا ہے۔ اور ان ہی عبدیت سوز مظاہروں سے بچانےکے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ سے زائد انبیاء کو اس دنیا میں روانہ کیا ہے۔ تاکہ وہ جسموں میں چھپے ہوئے قلوب کی اصلاح کا کام انجام دے سکیں۔ جو لوگ آنحضور ﷺ کی تبلیغ و تلقین سے متاثر نہیں ہوتے تھے۔ ان کے بارے میں حق تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُھَا۔ شاید ان کے دلوں پر تالے پڑ چکے ہیں۔

اس طرح کی بے شمار آیات کے ہوتے ہوئے مولانا اخلاق حسین قاسمی کا جب کہ وہ خیر سے مفسر قرآن بھی ہیں اور دہلی کی مختلف مساجد میں درس قرآن کی خدمت انجام دیتے رہے ہیں۔ انسان کی اخلاقی کمزوریوں کو امراضِ روحانی باور کرانا دور کی کوڑی لانے کے مترادف ہے۔ اور تاثیرات آیات قرآنی کے خلاف ایک شوشہ چھوڑنے کے برابر ہے جبکہ روحانی امراض کو سواد امت نے تسلیم کیا ہے۔ اور قرآن حکیم کی آیات سے علاج کی طرح سواد امت ہی نے ڈالی ہے۔ اما رازیؒ جیسا صاحب خرد انسان بھی اختلاف شدید کرنے کے باوجود

روحانی بیماریوں اور قرآن حکیم کی آیات کے ذریعہ ان کا تدارک کرنے کا قائل ہو گیا تھا۔

مولانا اخلاق حسین قاسمی نے قرآن کی جو دوسری آیت نقل کی ہے۔شفاء ورحمۃ ۔اس سے بھی ان بیماریوں کی طرف اشارہ اور اس کے علاج کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ جو مولانا اخلاق حسین کا خاص نشانہ ہیں۔ اور مولانا نے جنہیں بزعم ہدف ملامت بنانے کی کوشش کی ہے۔

قرآن حکیم کو مسلمانوں کے ہدایت اور شفا قرار دیا گیا ہے۔ قرآن ہدایت ہے ان اخلاقی بیماریوں کے لئے جو پہلے انسان کے سینے میں ہاتھ پیر پھیلاتی ہیں اس کے بعد انسان کے اعضاء پر ان کا نشوونما ہوتا ہے اور قرآن ذریعہ شفاء ثابت ہوتا ہے ان تمام امراض کے لئے جو انسان کے بدن اور اس کی تندرستی کو نقصان پہنچاتی ہیں۔ یہ بیماریاں دواؤں سے بھی رفع ہوتی ہیں اور دعاؤں سے بھی، اور ان بیماریوں پر قرآن حکیم کی مختلف آیات سے قابو پالیا جاتا ہے۔ اہل تجربہ نے صدیوں کے تجربات سے یہ بات ثابت کردی ہے کہ قرآن حکیم کی بعض مخصوص آیات بعض مخصوص امراض کے رفع کرنے میں دواؤں اور انجکشنوں سے زیادہ موثر ثابت ہوتی ہیں۔ اور ان کے حیرتناک نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

لیکن یہ بات ان لوگوں کے سمجھ میں نہیں آئے گی جو عقل زدہ ہیں۔ یا خود کو عقل کل سمجھتے ہیں یا اس خبط میں مبتلا ہیں کہ دین کو دنیا میں صرف ہم نے سمجھا ہے۔ اور ہمارے سوا سب علماء نے صرف جھک ماری ہے۔

....

حیرت ہے کہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ اور بانی دارالعلوم حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ اور عارف باللہ حضرت مولانا اصغر حسین میاں صاحبؒ جیسے اساطین امت تو روحانی امراض اور روحانی علاج کئے قائل ہوں اور قرآن حکیم کی آیات کے ذریعۂ علاج ومعالجے کی کوششوں کو حق قرار دیتے ہوں اور اس سلسلے میں کتب خانوں کو انہیں نے کتابیں بھی مرحمت کی ہوں۔ لیکن ان کے اخلاف کا حال یہ ہے کہ اپنے اسلاف کے طرز فکر کا مذاق اڑا کر یہ ثابت کرنے کے درپے ہیں کہ دین کی سوجھ بوجھ ان کے سوا کسی کو بھی نصیب نہیں ہوئی۔

مولانا اخلاق حسین قاسمی اپنے مضمون کے بین السطور میں دراصل یہ باور چاہتے ہیں کہ قرآن صرف ہدایت کے لئے نازل ہوا ہے۔ اس سے کوئی اور فائدہ اٹھانا امر محال ہے۔

یہ بات انہوں نے کھل کر نہیں کہی۔ لیکن نہیں نے اپنے مضمون میں انداز وہی اختیار کیا ہے جو تاثیرات قرآنی کی مخالفت کرنے والوں کا ہے۔ حالانکہ قرآن حکیم کو بذریعہ شفاء علماء دیوبند نے بھی مانا ہے۔ اور حکیم الامتؒ اور مفتی شفیع جیسے اکابرین نے اس موضوع پر کھل کر گفتگو کی ہے۔ اور یہ تسلیم کیا ہے کہ قرآن کی آیات سے جسمانی صحت حاصل کرنے کی کوشش عین قرین عقیدہ ہے۔ اور شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

علامہ شبیر عثانی ایک آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

یعنی جس طرح حق کے آنے سے باطل بھاگ جاتا ہے۔ قرآن کی آیات سے جو بتدریج اترتی رہتی ہیں۔ روحانی بیماریاں دور ہوتی ہیں۔ دلوں سے عقائد باطلہ اخلاق ذمیمہ اور شکوک وشبہات کے روگ مٹ کر صحت باطنی حاصل ہوتی ہے بلکہ بسا اوقات اس کی مبارک تاثیر سے بدنی صحت حاصل کی جاتی ہے۔ جیسا کہ روح المعانی اور زادالمعاد وغیرہ میں اس کا فلسفہ اور تجربہ بیان کیا گیا ہے۔ بہرحال جو لوگ ایمان لائیں یعنی اس نسخہ شفا کو استعمال کریں گے، تمام قلبی اور روحانی امراض سے نجات پاکر خدا کی رحمت خصوصی اور ظاہری اور باطنی رحمتوں سے سرفراز ہوں گے

اس تشریح کے بعد قرآن حکیم کی آیات سے جسمانی امراض کا علاج کرنیوالی روش کو ہدف ملامت بنانا صرف ان لوگوں کا شیوہ ہو سکتا ہے جو "انا ولا غیری" کے زعم میں مبتلا ہوں۔ اور خدمت علم کی آڑ میں نادانستہ شیطان کی پیروی کررہے ہوں۔

ہم یہ مانتے ہیں کہ قرآن حکیم کے نازل ہونے کا اصل مقصد انسانوں کی اصلاح ہے۔ ان کے اندر عبدیت اور بندگی کے سوائے جذبات کو جگانا ہے۔ انہیں ایک خدا کی عبادت پر اکسانا ہے اور ان کے دلوں میں رکھے ہوئے مختلف بتوں کی مخالفت کرنا ہے۔ خواہشات کے بت، علاقہ پرستی کے بت، حسب ونسب کے بت اور اللہ کی نافرمانی کے تمام بتوں اور تمام بت خانوں پر قدغن لگانے کے لئے اللہ کی آخری کتاب آسمان سے اتری ہے۔ لیکن اس سے کسی بھی طرح یہ ثابت نہیں ہوتا کہ قرآن حکیم کو اگر کسی اور جائز کام کے لئے استعمال کرلیا جائے

تو یہ خلاف عقل اور خلاف عقیدہ ہے۔

بارش کا اصل مقصد زراعت وکھیتی اور مختلف سبزوں اور باغوں کو ہریالی عطا کرنا ہے۔ سوکھی ہوئی زمین کو نئی زندگی دینے کے لئے باذن اللہ بارش برستی ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص بارش کے پانی سے اپنے گھر کے برتن دھونے لگے تو اس کے خلاف یہ کہہ کر غل غپاڑہ مچانا کہ بارش اس لئے نہیں برستی کہ اس سے برتن مانجھے جائیں کہاں کی دانش مندی ہے۔

لاریب اللہ کا کلام انسانوں کو انسانیت کا درس دینے کے لئے آیا ہے۔ لیکن اگر اس کے کلام کے حروف کی برکتوں سے دوسرے فائدے بھی اٹھالئے جائیں تو نہ خلاف عقل ہے نہ خلاف روایت۔ جب کہ یہ بات ثابت بھی پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ اس دنیا میں ایسے بھی بہت سے امراض ہیں جن کو دفع کرنے کے لئے طب یونانی بھی فیل ہے اور ایلوپیتھی بھی۔ بلکہ مجبوراً اللہ کے کلام کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے۔

آنحضور ﷺ پر لبید ابن اعصم نے جو سحر کرایا تھا۔ ظاہر ہے کہ وہ دنیا کی کسی دوا اور ٹیبلیٹ سے اور کسی جڑی بوٹی سے رفع نہیں ہوسکتا تھا اس کو رفع کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے معوذتین کو نازل کیا۔ اوران کی برکت سے آنحضور ﷺ کو اثرات سحر سے نجات ملی۔

....

مولانا اخلاق حسین قاسمی نے جسمانی امراض کے بعد دوسرے امراض کو امراضِ وہمی بتاتے ہوئے یہ سوچنا تک گوارہ نہیں کیا۔ کہ ان کی روشنائی کی چھینٹیں دامن رسول ﷺ تک بھی پہنچیں گی۔ کون باپانی مسلمان یہ سوچ سکتا ہے کہ آنحضور ﷺ پر جو سحر ہوا تھا اور جسے آپ ﷺ نے بہ نفسِ نفیس۔ خود محسوس کر یا تھا وہ حقیقت نہیں تھی۔ وہ وہم تھا یا صرف سوچ وفکر کی غلطی تھی۔ العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ۔ حیرت ہے کہ جو عالم دین برسہابرس سے قرآن حکیم کی تفسیریں بیان کرتے پھرتے ہوں انہیں یہ تک خبر نہیں کہ قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتوں کا شانِ نزول کیا ہے؟

چلئے رسول اللہ ﷺ کی بات ہم یہاں نہیں اٹھاتے۔ کیوں کہ یہ باتیں عوام وخواص کا چلن بن چکی ہیں کہ وہ سب ہی کچھ یاد رکھتے ہیں لیکن سیرت رسول ﷺ اور تاریخ اسلام کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ ممکن ہے ایسا چودہ سو سال کے طویل فاصلوں کی وجہ سے ہوتا ہو، پھر ابھی چند برس پہلے کی بات ہے جب ترجمان دارالعلوم کے باباآدم حضرت مولانا وحید الزماں کیرانویؒ یہ فرمایا کرتے تھے کہ کسی نے ان پر جادو کرادیا ہے۔

راقم الحروف کو ایک دن انہوں نے بلا کر ایک گھنٹے کی گفتگو دوران یہ یقین دلانے کی کوشش کی تھی کہ میں سفلی عمل میں مبتلا ہوں اور میرے دشمن مجھے اپنے راستے کا پتھر سمجھ کر راستے سے ہٹانا چاہتے ہیں۔

تو کیا مولانا وحید الزماںؒ کی سوچ وفکر کو زنگ لگ گیا تھا۔ کیا وہ وہم کے اندر مبتلا تھے۔؟ ابھی حال ہی میں مرکز نظام الدین میں حضرت مولانا اظہار حسین صاحب کاندھلویؒ کا انتقال ہوا۔ اوران کے بارے میں ان کے معتقدین کی رائے یہ بنی کہ ان پر بھی سحر کرایا گیا تھا۔

عالمِ اسلام کی مشہور شخصیت مفکر اسلام حضرت مولانا ابوالحسن ندوی بھی جادوگری کی ریشہ دوانی کا شکار رہے۔ جب کہ مظاہر العلوم سہارنپور کے شیخ الحدیث مولانا محمد یونس صاحب آسیبی اور سحری دونوں ہی طرح کے اثرات کا شکار ہیں۔

کیا ان حضرات اوران جیسی بے شمار شخصیات کے بارے میں یہ کہنا درست ہوگا کہ یہ سب امراضِ وہمی میں مبتلا ہیں۔؟

ہم یہ سمجھتے ہیں کہ مولانا اخلاق حسین قاسمی نے آسیب وسحر کے اثرات کو امراضِ وہمی بتا کر اپنے قلم سے ایک ایسی اصطلاح کو جنم دیا ہے جو گمراہ بھی ہے اور گمراہ کن بھی۔

انسان کی عمر میں ایک دور وہ بھی آتا ہے جب وہ بولنے کے بعد سوچتا ہے ایک دور وہ آتا ہے جب انسان بولنے سے پہلے سوچ لیتا ہے۔ لیکن انسان کی زندگی میں ایسا بھی ایک دور آتا ہے جب وہ نہ بول کر سوچتا ہے نہ سوچ کر بولتا ہے اور اسی دور سے ہمارے بزرگ مولانا اخلاق حسین گزر رہے ہیں۔ ان کے بعض دیگر مضامین بھی ایسے ہماری نظروں سے گزرے ہیں جن میں انفرادیت تو تھی لیکن حق موجود نہیں تھا وہ صرف ان کے اپنے تفردات تھے۔ جوامت مسلہ کے لئے چٹ پٹی چاٹ تو بن سکتے تھے۔ اور بنے۔ لیکن ان مضامین سے مسلمانوں کے اذہان وقلوب کی کوئی اصلاح ہونے والی نہیں تھی اور ہوئی بھی نہیں۔

مولانا نے اخیر میں جو کچھ فرمایا وہ صرف تعویذ گنڈوں کی مخالفت کا ایک نمونہ ہے اوراس طرح کے نمونوں پر ہم اس سے پہلے کئی بار مدلل گفتگو کر چکے ہیں۔ ہمارے علماء سب کچھ ماننے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن

جب آیاتِ قرآن کی تاثیرات کی بات چلتی ہے تو نہ جانے کیوں ان کے چہروں کا رنگ اڑ جاتا ہے۔ اور وہ آگ بگولہ ہو جاتے ہیں۔ خدا ہی جانے کہ یہ حق پرستی ہے یا باطل نوازی۔ جہاں تک تعویذ گنڈوں اور جھاڑ پھونک کے راستوں سے ضلالت وگمراہی پھیلنے کا معاملہ ہے تو ہمیں بھی اس سے انکار نہیں۔ ہم بار بار یہ بات لکھ چکے ہیں کہ بازاری قسم کے عاملین نے عقائد کی مٹی پلید کر کے رکھ دی ہے۔ اور روحانی عملیات کا بیوپار کرنے والے نیم ملاؤں نے توحید وسنت کو کافی نقصان پہنچایا ہے۔

اور گلی در گلی جھاڑ پھونک کی دکانیں کھول کر فنون عملیات کی زبردست توہین کی ہے اور اللہ کے سادہ لوح بندوں کو دونوں ہاتھوں سے لوٹا ہے۔ لیکن سوال تو پھر یہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ کونسی ایسی لائن ہے جہاں دھوکہ دینے والے فنکار موجود نہ ہوں۔ علم کی لائن ہو یا عملیات کی ڈاکٹری کی لائن ہو یا طبِ یونانی کی۔ مدرسہ کی لائن ہو یا درگار کی۔ تبلیغ کی لائن ہو یا تحریر کی۔ ہر لائن میں تجارت غالب آچکی ہے اور ہر لائن روزگار اور معیشت سے جڑ چکی ہے اور ہر لائن میں انگلی کٹوائے بغیر خود کو شہید اعظم کہلانے والوں کی تعداد اچھی خاصی ہے۔ ایک لے دے کر صرف عملیات کی لائن ایسی نہیں جہاں لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم ہو۔

اور بھی دوسرے اطراف میں دن دہاڑے لوٹ مار چل رہی ہے۔ اور تحریر وتقریر کے دھندے بھی ہر جگہ پورے شباب پر ہیں۔ لیکن دیکھنے میں یہ آتا ہے کہ سارا شور عملیات کے خلاف مچایا جاتا ہے اور دوسرے اطراف میں ہونے والے دھندے اور چار سو بیسیاں نہ صرف گوارہ بلکہ بڑے بڑے سورما، وقت خود بھی خیانت کی ان کیچڑ میں لت پت نظر آتے ہیں۔ جنھیں اسلامی شریعت کبھی برداشت نہیں کر سکتی۔

مولانا اخلاق حسین قاسمی کو اس پر بھی شکایت ہے کہ جھاڑ پھونک اور علوی اور سفلی عملیات کرنیوالوں کو روحانی طبیب کہنا صحیح نہیں ہے۔

جو امراض نظر نہ آرہے ہوں۔ جو امراض جسم سے زیادہ انسان کی روح اور احساسات پر اثر انداز ہو رہے ہوں۔ اگر وہ امراض، امراض روحانی نہیں ہیں۔ تو پھر کیا ہیں۔؟ اور ایسے امراض کا علاج کرنے والے حضرات اگر روحانی ڈاکٹر وطبیب نہیں ہیں تو پھر کیا ہیں۔؟

صحیح بات تو یہ ہے کہ انسان جن امور میں خود کورا ہوتا ہے وہ ان امور کی مخالفت ہی میں اپنی عافیت اور بڑائی سمجھتا ہے۔ اور ہر اس چیز کے خلاف لنگوٹ کس لیتا ہے۔ جس سے وہ خود نابلد ہے۔

اس وقت ہمیں ایک واقعہ یاد آرہا ہے۔ ماہ مبارک میں دیوبند کی مدنی مسجد میں ایک مرتبہ ایک گاؤں کا رہنے والا شخص حضرت مولانا سید اسعد مدنی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اس نے کہا۔ حضرت! میرے سینے میں درد ہے کچھ پڑھ کر دم کر دیں۔ حضرت مولانا نے پڑھ کر اسی وقت دم کر دیا۔ وقتی طور پر اس شخص کی بیماری ختم ہو گئی۔ لیکن اگلے دن وہ پھر درد کی شدت سے تڑپ اٹھا۔ پھر مولانا اسعد مدنی صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر بولا۔ حضرت ذرا توجہ دیجئے اور ایسا کوئی عمل کیجئے جس سے مجھے سکون ہو جائے اور روز روز کے درد سے نجات مل جائے۔ اس کی بات سن کر حضرت مولانا سید اسعد مدنی صاحب نے ارشاد فرمایا کہ بھائی اس معاملے میں میں اس سے زیادہ نہیں جانتا۔ بہتر ہے کہ تم کسی عامل سے رجوع کر لو۔

مولانا سید اسعد مدنی کو اپنی کم دانی کے اظہار پر ذرا بھی تامل نہیں ہوا۔ اور انہوں نے برملا اپنی عدم معلومات کا اعتراف کر کے اپنے بڑے پن کا ثبوت دیا۔ لیکن اس دنیا میں، جس دنیا میں مولانا اسعد مدنی جیسے حضرات رہتے ہیں۔ کچھ ایسے لوگ بھی رہتے ہیں جنھیں ہمہ دانی کے زعم کا شکار دیکھا گیا ہے۔ جو اس خبط میں مبتلا رہتے ہیں کہ ہم دنیا کے ہر علم سے واقف ہیں اور ہر موضوع پر طبع آزمائی کر سکتے ہیں۔ ایسے ہی لوگ علم وعمل کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ اور ایسے ہی لوگوں کی تحریروں سے مختلف فتنے پیدا ہوتے ہیں۔

مولانا اخلاق حسین قاسمی کی علمیت مسلم ہے۔ ہم بھی انہیں باضابطہ عالم سمجھتے ہیں لیکن اگر وہ صرف ان ہی موضوعات پر قلم اٹھائیں جن کی شدھ بدھ انہیں حاصل ہے تو یہ ان کے حق میں بھی اچھا ہوگا اور امت مسلمہ کے حق میں بھی نہیں۔ جس میدان میں انہوں نے کبھی دو گز کا سفر نہیں کیا۔ اس میدان میں چھلانگ لگانے سے انہیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

ہمارے جواب کا حاصل یہ ہے کہ مولانا اخلاق حسین قاسمی نے جن اخلاقی بیماریوں کو روحانی امراض بتایا ہے اس سے ہمیں اتفاق نہیں ہے۔ اگر کسی موقع پر اخلاقی کمزوریوں کو روحانی لغزش بھی کہہ دیا جائے تو حرج تو اس میں بھی کچھ نہیں، لیکن اس پر زور دینا کہ روحانی بیماری کہتے ہی اخلاقی کمزوری کو ہیں۔ صرف غلط نہیں۔ غلط در غلط ہے۔

قرآن حکیم میں کفار کے لئے مسلمانوں کے لئے بلکہ مسلمانوں

سے بھی بڑھ کر مومنین کے لئے فرمایا ہے۔
وَیَشْفِ صُدُوْرَ قَوْماً مُّؤْ مِنِیْن.
قرآن حکیم ان اخلاقی کمزوریوں کیلئے نسخۂ شفاء ہے۔ جو مومنوں کے سینے میں ہوا کرتی ہیں۔ الغرض، قرآن حکیم نے جہاں بھی ان کمزوریوں کا تذکرہ کیا ہے۔ وہاں اسے روحانی نہیں قلبی بیماری بتایا ہے۔
بھوت پریت کے اثرات احادیثِ رسول ﷺ سے بلاواسطہ ثابت ہیں۔ آنحضور ﷺ نے بتایا ہے کہ شیطان انسان کے رگ وپے میں خون کی طرح دوڑنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ جنات ابلیس ہی کی اولاد ہیں۔ یہ اگر انسان کے جسم میں داخل ہوکر رگوں میں خون کی طرح سرایت کرجائیں اور انسانی روح اور احساس پر غالب آکر بکواس کرنے لگیں تو اس میں کوئی اچھنبے کی بات نہیں ہے۔ ایسا فی الحقیقت ہوتا رہتا ہے اور اللہ کے لاکھوں بندے جنات کی حرکات سے پریشان ہیں۔ ایسی باتوں کو وہم بتانا ان سب لوگوں پر الزام تراشی کرنا ہے۔ اور انہیں کاذب ثابت کرنا ہے، جو بے چارے اس طرح کی آفتوں کا شکار ہیں۔
مولانا اخلاق حسین قاسمی نے طبِ نبوی کے سلسلے میں بھی جن خیالات کا اظہار کیا ہے وہ ناقص معلومات کا آئینہ دار ہے۔ ہم مولانا سے درخواست کریں گے کہ وہ کسی نئے موضوع پر قلم اٹھاتے وقت مطالعہ ضرور کرلیا کریں۔ بالخصوص سیرت رسول ﷺ کے کسی بھی گوشے پر زبان کھولنے سے پہلے ضروری معلومات فراہم کرلیا کریں۔ انہوں نے طبِ نبوی اور شہد کے سلسلے میں جن خیالات کو قرطاس وقلم کیا ہے ان میں بھی خاصا جھول ہے۔ آنحضور ﷺ کے ذاتی تجربے کو اہمیت نہ دینا ہمارے نزدیک گستاخی ہے۔ جب کہ مولانا اخلاق حسین قاسمی نے اس مضمون میں ایک جگہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے حوالے سے یہ فرمایا ہے۔
’’آپ سے جن دواؤں کی تعریف منقول ہے۔ وہ آپ ﷺ کے ذاتی تجربہ کی نبیاد پر ہے۔ وحی الٰہی سے اسی تعریف کا کوئی تعلق نہیں۔‘‘
یہاں ہم عرض کریں گے کہ ہم دنیا میں بوعلی سینا اور سقراط بقراط کے ذاتی تجربوں کو اہمیت دیتے ہیں۔ اور ان کے فرمودات پر ایمان لے آتے ہیں۔ تو پھر آنحضور ﷺ کے ذاتی تجربے کو اہمیت نہ دینا تقویٰ اور نیکی کی کونسی قسم ہے؟ ہمارے نزدیک محمد کا ذاتی تجربہ دنیا بھر کے حکیموں اور فلاسفروں سے زیادہ قابل قدر ہے۔ ہم اسے صرف اس بناء پر بے حیثیت نہیں سمجھ سکتے۔ کہ اس کا تعلق وحی الٰہی سے نہیں ہے۔
مولانا اخلاق حسین قاسمی خود کو مولانا لکھتے ہیں۔ جب کہ کسی بھی عالم دین کے لئے لفظ ’’مولانا‘‘ لکھنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ اس کا ترجمہ ’’ہمارے آقا‘‘ ہوتا ہے‘‘ سیدنا اور مولانا جیسے گرانقدر خطابا تیرہویں صدی تک صرف آنحضور ﷺ کے لئے وقف تھے۔ لیکن اب ہر مولوی اپنے نام سے پہلے مولانا لکھ کر اتراتا ہے۔
روحانی امراض کے معالج کو روحانی طبیب کہنے پر تو مولانا اخلاق حسین قاسمی کو اعتراض ہے۔ لیکن ’’مولانا‘‘ کے استعمالِ بے جا کے بارے میں انہیں کوئی شکایت غالباً پیدا نہیں ہوئی۔ کیوں؟ صرف اس لئے کہ وہ خود بھی مولانا کہلاتے ہیں۔؟
آپ کے سوال کے جواب میں یہ چند باتیں نوکِ قلم پر آگئی ہیں۔ اگر مولانا اخلاق حسین قاسمی نے بھی تسلیم کرلیا تو ہمارے نزدیک اگر صبح کا بھولا شام کو گھر آجائے تو بھولا نہیں کہلاتا۔ لیکن اگر انہوں نے اسے پڑھ کر بحث کا کوئی دوروازہ کھولا تو پھر ہم بھی انتہائی تفصیل کے ساتھ یہ بتلائیں گے کہ روحانی عملیات کی مخالفت کرنے کا اصل منشاء کیا ہے اور اس کے سرے کس تحریک سے جاکر ملتے ہیں۔
اور جو لوگ تعویذ گنڈوں اور آیاتِ قرآنی کی تاثیرات کے منکر ہیں ان کے عقیدے کی بساط کتنی ہے۔ اور ان کے علم وفہم کا جغرافیہ کیا ہے۔ توحید وسنت سے ہمیں بھی لگاؤ ہے۔ اور بدعت وگمراہی سے ہمیں بھی وحشت ہوتی ہے۔ تعویذ گنڈوں کے نام پر جو جہالت مسلم سماج مین بکھری ہوئی ہے اس سے ہمیں بھی اتفاق نہیں۔ لیکن جو لوگ تعویذوں کی مخالفت کرتے وقت فنِ عملیات ہی کو بے وقعت ثابت کرنے لگتے ہیں۔ اور اس علمی ذخیرے کو دریا برد کرنے کا مشورہ دیتے ہیں ہم انھیں بھی امت کا خیر خواہ نہیں سمجھتے۔
ہمارے نزدیک افراط وتفریط کی اس جنگ میں اعتدال کی راہ یہ ہے کہ ہم اپنے بڑوں کی واضح کردہ لائن سے ادھر اُدھر نہ ہوں۔ نہ تعویذوں کو موٴثر بالذات سمجھیں اور نہ بالکل ہی بے اثر۔ سمجھ میں نہیں آتا وہ کون لوگ ہیں جو مولانا اخلاق حسین قاسمی جیسے لوگوں کا استعمال کر گزرتے ہیں۔ اور امت کے اندر نئے نئے فتنوں کے دروازے چوپٹ کرادیتے ہیں۔ اللہ ہم سب پر اپنا فضل فرمائے۔ انسان کو جہالت شاید

اتنا نقصان نہیں پہنچاتی جس قدر نقصان یہ احساس پہنچاتا ہے کہ ہم ذی علم ہیں۔اور ہم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ جواب طویل ہوگیا۔ میں اس کی معذرت چاہتا ہوں۔اور یہ دعا کرتا ہوں۔

نوٹ یہ مضمون اور اس کے بعد کا مضمون پرانی روحانی ڈاک میں سے نقل کیا گیا ہے۔ اس مضمون کو ہم نے اپنے قارئین کے لئے اس لئے نقل کیا ہے تا کہ یہ اندازہ ہو سکے کہ روحانی عملیات کی مخالفت ایسے لوگوں نے بھی کی ہے جو ایک حلقے میں مستند سمجھے جاتے تھے۔

اگر ہم ایسے لوگوں کی باتوں پر آمنّا و صدقنا کہہ دیں تو پھر ان تمام حضرات کا تقویٰ اور پرہیز گاری اور علم و معرفت مشکوک ہو جاتی ہے۔ جن کو تمام مسلمانوں کی طرف سے سند ولایت حاصل ہے۔ اور جس میں شیخ عبدالقادر جیلانی، خوجہ معین الدین چشتی، حضرت نظام الدین اولیا اور بعد کے بزرگوں میں حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی، قطب وقت حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی عارف باللہ حضرت مولانا اصغر حسین صاحب وغیرھم شامل ہیں۔ حق بات یہ ہے کہ غیر مقلد حضرات سے متاثر ہو کر بعض علماء نے روحانی عملیات کے خلاف شور مچایا ہے۔

بہر کیف اب مولانا اخلاق حسین قاسمی اس دنیا میں نہیں ہیں۔ اللہ ان کی بشری خامیوں کو معاف کر کے انہیں جوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائے، اور ان کی علمی خدمات کو قبول فرمائے۔ آمین

اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ و ارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ.

مولانا اخلاق حسین قاسمی کی وضاحتیں

سوال: از ــــــــــــ مولانا اخلاق حسین قاسمی دہلی

آنجناب کے رسالہ ''طلسماتی دنیا'' میں اس ناچیز کے ایک تحقیقی مضمون پر تنقیدی مضمون شائع ہوا ہے۔

یہ مضمون ایک صاحب نے فوٹو اسٹیٹ کرا کر مجھے ارسال کیا ہے۔ اس مضمون بہت مدھم ہے۔ کچھ پڑھا گیا اور کچھ نہیں پڑھا گیا۔ مضمون نگار بڑے فاضل صاحب قلم ہیں اور انہوں نے بڑی محنت سے یہ مضمون تحریر کیا ہے۔ مضمون میں زیادہ زور وہمی امراض کی تعبیر کی تردید پر دیا گیا ہے۔ میں اختلاف رائے ہو سکتا ہے۔ البتہ فاضل محترم نے اس ناچیز کے مقصد و محرک کو سامنے نہیں رکھا۔

عملیات سے مطلقاً کون انکار کر سکتا ہے۔

میں نے حضرت میاں اصغر حسین کے عملیات کو دیکھا ہے۔ انہیں میرے اساتذہ کبار مادر زاد ولی کہتے تھے۔ میں نے اپنے شیخ مولانا مدنیؒ کی عملیات کو دیکھا ہے۔ بھلا ان حضرات کی عملیات کا آج کے شعبدہ باز عاملوں کے عملیات سے کیا واسطہ۔؟

میں نے اس میدان میں بلاشبہ دو بالشت بھی چلنے کی زحمت نہیں کی۔

لیکن میرے ارد گرد اس میدان کے بڑے بڑے شہ سوار اس دھندہ میں لگے ہوئے ہیں اور اپنی شعبدہ بازی کے کمال کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ یہ لوگ کس طرح توہم پرست مشرکین ہندوؤں کو بے وقوف بنا رہے ہیں۔ اسے تو جانے دیجئے۔ لیکن ان کے ہاتھوں ان پڑھ مسلمانوں خاص کر عورتوں کے ایمان کو شرک کی آلودگی میں جس طرح دھکیلا جا رہا ہے اس سے کلیجہ کانپ اٹھتا ہے۔

دلی کے مشہور میواتی عامل قاری دیت محمد مرحوم میرے دوست تھے انہوں نے اپنی غیب دانی کا شعبدہ مجھے دکھایا اور کہا۔ مولانا! یہ صرف ہاتھ کی صفائی ہے۔ اور کچھ نہیں۔

کونسی اخلاقی معصیت ہے جس کا ارتکاب یہ عامل لوگ نہیں کرتے۔ جھوٹ بولنا، گمراہ کن اصطلاحوں اور محاوروں سے کام لینا وغیرہ وغیرہ، اور لوگوں سے جیبیں خالی کرانا۔ ایک طوفان بدتمیزی ہے جو عملیات کے نام سے برپا ہو رہی ہے۔

میں نے ان عاملوں کی شعبدہ بازی پر ایک کتابچہ لکھا ہے اور اس کا انجام دکھایا ہے۔ کہ آج جمنا کے کنارے بیٹھے دھول اور دھواں رمائے فقیروں کے پاس مسلمان عورتوں اور مردوں کا کس قدر ہجوم نظر آتا ہے۔ اور یہ عوام عملیات کے چکروں میں کہاں تک پہنچ چکے ہیں۔؟

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

جواب

آپ کا تنقیدی مضمون پڑھنے کے بعد جس قدر افسوس ہوا تھا۔ اس سے زیادہ افسوس ہمیں آپ کا یہ خط پڑھ کر ہوا۔ گستاخی کی معافی چاہتے ہوئے میں اپنے ان الفاظ کو ایک بار پھر دہراؤں گا جو آپ کے

مضمون کی رد میں، میں نے سپردِ قلم کیے تھے۔ میں پھر بھی عرض کروں گا جب کوئی بھی عالم اس خوش فہمی یا غلط فہمی کا شکار ہو جائے کہ وہ جتنا جانتا ہے اتنا کوئی دوسرا نہیں جانتا اور اس کی ''سمجھ دانی'' میں جس قدر مغز ہے اس قدر مغز کسی اور کے کاسئہ سر میں نہیں ہے تو پھر ایسے ہی مضامین ظہور میں آتے ہیں۔ جیسا مضمون آپ نے ترجمانِ دارالعلوم کو عطا کیا تھا۔

آپ نے غیر شعوری طور پر اس خط میں بھی اپنی بڑائی کا اظہار کیا ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ ''طلسماتی دنیا'' میں ناچیز کے ایک تحقیقی مضمون پر تنقیدی مضمون شائع ہوا ہے۔

جبکہ حقیقت یہ ہے کہ طلسماتی دنیا کے جون ۱۹۹۷ء کے شمارے میں آپ نے کے تنقیدی مضمون پر ایک تحقیقی تبصرہ شائع کیا گیا ہے۔ لیکن آپ نے یہاں بھی بساط الٹ دی۔ آپ اپنی شان اور حیثیتِ عرفی کے خواہ مخواہ ہی جھنڈے گاڑنے کی کوشش کی ہے۔ جبکہ تنقید تو آپ ہی نے کی تھی نا۔؟ آپ کی چند سطری تنقید کو تحقیق کون کہہ سکتا ہے۔؟ جب کہ طلسماتی دنیا کا مضمون سیر حاصل بھی تھا اور محققانہ بھی۔ اور دلائل وبراہین سے آراستہ بھی۔

محترم میں آپ کی عالمانہ حیثیت کا قائل ہوں اور یہ بھی مانتا ہوں کہ آپ نے اپنی زندگی میں دینِ اسلام کی خاصی خدمات انجام دیں ہیں۔ لیکن میں آپ کے ان تفردات کا ہمیشہ مخالف رہا ہوں جو نہ جانے کس زعم میں آکر آپ بسا اوقات قرطاس وقلم کے حوالے کردیتے ہیں۔ اور جس سے ملت اسلامیہ کو خاصا نقصان پہنچتا ہے۔ لیکن شاید آپ کو اس کا ادراک نہیں ہو پاتا۔ کبھی فرصت ملی تو میں آپ کو بتاؤں گا کہ آپ کے قلم نے کہاں کہاں قلابازیاں کھائی ہیں۔

آپ اپنے خط میں خود ہی اس بات کا اعتراف کررہے ہیں کہ آپ نے روحانی عملیات کے میدان میں بلاشبہ دو بالشت چلنے کی زحمت گوارا نہیں کی ہے تو پھر آپ کو روحانی عملیات پر قلم اٹھانے کا کیا حق پہنچتا ہے۔ کوئی بھی ایسا شخص جو کسی معاملہ میں اپنی کم علمی کا معترف ہو اسے اس معاملے میں لب کشائی کرنے کا حق ہی کیا ہے۔؟

آپ نے خط میں یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ آپ نے عملیات کے بجائے عاملین پر تنقید کی تھی۔ حالانکہ یہ بات سراسر غلط ہے۔ آپ اپنے مضمون کو ایک بار پھر غور سے پڑھیے۔ آپ نے اس مضمون میں نام نہاد عاملین کو نشانہ بنانے کے بجائے روحانی عملیات ہی کو نشانہ بنایا ہے۔ اور آپ نے روحانی عملیات کی دیرینہ اصطلاحوں ہی پر گولی چلائی ہے۔

جہاں تک عاملین کی خرابیوں اور فریب کاریوں کا معاملہ ہے تو اس سے ہمیں بھی انکار نہیں۔ طلسماتی دنیا میں ہم متعدد مرتبہ ان عاملوں کے خلاف آوازیں اٹھا چکے ہیں جو الف کے نام بے نہیں جانتے۔ لیکن اللہ کے سیدھے سادھے بندوں کو دونوں ہاتھوں سے لوٹنے اور کھسوٹنے میں مشغول ہیں۔

بلاشبہ ایسے تمام عاملین جو روحانی عملیات کی آڑ لے کر مختلف گلیوں اور کوچوں میں تعویذ گنڈوں کا بیوپار کررہے ہیں۔ قابلِ گردن زدنی ہیں۔ اور ایسے ہی عاملوں نے روحانی عملیات کی مٹی پلید کر کے رکھدی ہے۔ ان عاملوں کے خلاف اگر آپ بغاوت کا اعلان کریں اور ان کے خلاف کسی مہم کا آغاز کریں تو ہم سب سے پہلے آپ کی آواز میں اپنی آواز ملانے کی کوشش کریں گے۔

لیکن عاملین کی دھوکے بازیوں کی دہائی دے کر روحانی عملیات کے خلاف شور وغل کرنا نہ قرین دیانت داری ہے نہ قرین عقل مندی۔ اور نہ ان باتوں سے دینِ اسلام کا کوئی فائدہ ہے بلکہ اس طرح کی باتوں سے دین میں نت نئے فتنے ابلنے کا اندیشہ ہے۔

آج مسلم سماج کا جو حال ہے وہ کسی صاحبِ نظر سے پوشیدہ نہیں۔ وہ گھرانے جو نماز روزے سے بے نیاز نہیں۔ وہ گھرانے بھی رسم ورواج کی دلدلوں میں بری طرح دھنسے ہوئے ہیں۔ معاملات کی خرابی، جوا، سٹے بازی، سودخوری، زناکاری، قتل وغارت گری، جھوٹ، غیبت، لعن طعن، گالی گلوچ وغیرہ۔ کونسا ایسا گناہ ہے جو مسلم سماج میں پرورش نہ پارہا ہو۔ ان خرابیوں اور کبیرہ گناہوں کے ریل پیل دیکھ کر اگر کوئی صاحب ہوش وحواس آدمی اسلام سے بن ظن ہوجائے اور اسلام کے خلاف قلم وکاغذ سنبھال لے تو کیا اسے سمجھ داری کہیں گے۔؟ ظاہر ہے کہ نہیں اور ہرگز ہرگز نہیں۔

تو پھر اے محترم بزرگ عاملین کی دیدہ دلیری، دنیا پرستی اور ہذیان گوئی کا دیدار کر کے روحانی عملیات ہی سے بدظن ہوجانا اور یہ سمجھ لینا کہ یہ خرابیاں روحانی عملیات کی دین ہیں۔ ہوش مندی اور ایمان داری سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔

ہوٹلوں میں گپ بازی اور بازاروں پر مٹرگشت کرنے والے پرلے درجے کے مسلمانوں کے کردار اور عمل سے اسلام کی حقانیت کا موازنہ کرنا اگر نادانی ہے تو پھر بازاری قسم کے عاملین سے روحانی عملیات کا جوڑ لگانا بھی عظیم الشان قسم کی نادانی ہے۔

ہمیں حیرت ہے کہ آپ کے دھونی رچانے والے بہروپیوں کو اس میدان کا شہسوار مانا ہے۔ میں آپ کی غلط فہمی دور کردوں گا کہ وہ تمام لوگ جو آپ کے اردگرد اور اریب قریب دھونی رچا کر لوگوں کو اُلو بنارہے ہیں وہ روحانی عملیات کے ہرگز ہرگز شہسوا نہیں ہیں۔ بلکہ وہ تو اس معاملہ میں آپ سے بھی کہیں زیادہ گئے گزرے ہیں۔ کیونکہ آپ نے اس میدان میں خود دوقدم بھی کبھی نہ اٹھائے ہوں۔ لیکن اس کا روانِ حق کے قدموں کی دھول کو ضرور دیکھا ہے جو اس راستے سے گزر کر عالمانہ وقار اور فقیرانہ شان کے ساتھ منزلِ مقصود تک پہنچے ہیں۔ اسی کاروانِ حق کے چند راہرو کا تذکرہ آپ نے اسی خط میں کیا ہے جس کا میں اس وقت جواب دے رہا ہوں۔

ان دھونی رچانے والوں نے تو کسی حق پرست عالم کا دیدار تک نہیں کیا۔ کوئی ایک آدھ کتاب تک نہیں پڑھی۔ اس لئے ان کا شمار تو بے حیثیت لوگوں میں بھی نہیں ہوتا۔

گستاخی کی ہزار بار معافی چاہتے ہوئے میں یہ عرض کروں گا کہ آپ کا اٹھنا بیٹھنا کس قماش کے لوگوں میں ہے۔؟ آپ نے جن عاملین کا تذکرہ جم کر کیا ہے ہمیں تو ان کا تصور کرتے ہوئے اور برائے مثال بھی ان کا تذکرہ کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔ اور ہمیں اس سے بھی زیادہ حیرت اس بات پر ہے کہ آپ کو اپنے اردگرد ایسے ایسے لوگ نظر آئے جو اللہ کے بندوں کو کے عقائد خراب کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ لیکن ایسے لوگوں پر آپ کی نظر کبھی نہیں اٹھی۔ جنہوں نے روحانی عملیات کا سہارا لیکر ہی نہ جانے کتنے لوگوں کی عاقبت سدھار دی ہے۔

میں ایسے بیشمار عاملین حق اور فاضلینِ دیوبند سے بخوبی واقف ہوں جو دلی میں شہر میں رہ کر روحانی عملیات کے ذریعہ اللہ کے بندوں کی بھی خدمت کررہے ہیں اور اللہ کے دین کی بھی۔

آپ سے درخواست ہے کہ آپ اپنے اردگرد سے کچھ آگے بھی جاکر دیکھیں تو آپ کو اندھیروں کے سوا انشاء اللہ کچھ روشنی بھی دکھائی دے گی۔ خرابیوں کے اس پار آپ کو کچھ خوبیاں بھی دکھائی دیں گی۔ اور آپ کو اہل حق اور اربابِ دین ودانش کا سرسری جائزہ لیکر خود اس بات کا اندازہ ہوجائے گا کہ اللہ کے بیشمار صالح بندے آج بھی روحانی عملیات کے ذریعہ دینِ ھدیٰ کی تبلیغ میں لگے ہوئے ہیں۔ عملیات کی دنیا بے شمار خرابیوں اور تہہ در تہہ کیچڑ کے باوجود آج بھی کنول کے پھول کی طرح صاف شفاف ہے۔

محترم بزرگ! میں آپ سے ایک طالب علمانہ سوال کرنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ جب آپ نے اس بات کا اعتراف بقلم خود کرلیا ہے کہ آپ کے اساتذۂ کبار نے روحانی عملیات کے سلسلوں کا قائم رکھا۔ اور اس کے ذریعہ لوگوں کی خدمات انجام دیں تو پھر آپ نے اس میدان میں دو بالشت چلنے کی بھی زحمت کیوں گوارہ نہیں کی؟ آپ نے اس لائن کو حقیر کیوں سمجھا۔؟

گستاخی مزید معافی طلب کرتے ہوئے میں عرض کروں گا کہ مذکورہ دونوں صورتوں میں یا تو آپ غلطی پر ہیں یا پھر آپ کے اساتذہ غلطی پر تھے۔ جہاں تک میری اپنی سوچ وفکر کام کرتی ہے تو وہ یہ ہے کہ آپ کے اساتذہ جو درحقیقت ہمارے اکابرین تھے وہ سب کے سب حق پر تھے اور انہیں نے روحانی عملیات کے سلسلوں کو قائم رکھ کر ہوشمندی کا ثبوت دیا تھا۔

اور جن اصاغیرین نے اپنے اکابرین کی پالیسیوں کو نظر انداز کرکے زندگی گزاری ہے۔ غلطی کا مظاہرہ انہوں نے ہی کیا ہے۔ کیونکہ وہ کتنے ہی بڑے ہوجائیں وہ اپنے اکابرین کی گرد تک بھی نہیں پہنچ سکتے۔

میں دعوئی کے ساتھ یہ بات کہتا ہوں کہ اگر آپ جیسے باصلاحیت عالمِ دین روحانی عملیات سے سے خلع لے کر یکسونہ ہوجاتے تو پھر جاہلوں کو اس میدان پر قبضہ کرنے کا اور دندنانے کا موقعہ نہ ملتا۔ جب آپ نے ازخود یہ میدان چھوڑ دیا تھا تو پھر اس میدان میں جہلاء نے اپنا ڈیرہ جمالیا ان دھونی رچانے والے حضرات کے خلاف غل غپاڑے مچانے سے پہلے ذرا یہ تو غور کرلیں کہ ان کو چھوٹ دینے کی غلطی اور حماقت کس نے کی ہے۔؟

آپنے اپنے ایک دوست کا بھی ایک واقعہ نقل کیا ہے جس نے آپ کو اپنے ہاتھ کی صفائی دکھائی تھی۔ ان باتوں سے اس کا اندازہ کرلینا مشکل نہیں ہے۔ کہ اے محترم بزرگ! آپ کا تعلق کبھی کسی

اچھے عامل سے نہیں رہا۔ آپ کا اٹھنا بیٹھنا ان عاملین میں رہا جو صرف شعبدے باز تھے۔ اسی لئے آپ روحانی عملیات کی بالیدگیوں سے نا آشنا رہے۔ اور ابھی تک نا آشنا ہیں۔ کاش آپ کو ان حضرات عاملین کی صحبت بھی نصیب ہو جاتی جنہیں دیکھ کر خدا یاد آ جاتا ہے اور جنہیں دیکھ کر انسان کو اپنی عاقبت سدھارنے کی فکر شروع ہو جاتی ہے۔

حلقۂ دیوبند میں حضرت مولانا افتخار کاندھلوی اور حضرت مولانا صدیق حسن باندوی اسی میدان کے شہسوار ہیں۔ اور انہیں دیکھ کر خدا کی یاد آتی ہے۔ اسی طرح اور بھی بے شمار بزرگ ہیں جن کا دیدار ہی وجہ اصلاح بن جاتا ہے۔ کسی تقریر اور تحریر کی ضرورت نہیں پڑتی۔

آپ نے جمنا کے کناروں پر بیٹھے ہوئے کچھ فقیروں کو دھونی رچاتے ہوئے تو دیکھا ہے۔ لیکن مسجدوں کے حجروں میں کھجور کی چٹائی پر بیٹھ کر بے لوث خدمت کرنیوالے صاحب تدین لوگوں کو نہیں دیکھا جو اس فن کے ذریعہ خدمتِ دین میں مصروف ہیں۔

اور تبلیغ کا دعویٰ نہ کر کے بھی تبلیغ دین میں لگے ہوئے ہیں اور اپنے مقصد میں پوری طرح کامیاب ہیں۔ اور غیر مسلمین کے قلوب پر بھی بذریعہ خدمت فتح پا رہے ہیں۔ اگر آپ کو میرا یقین نہ آئے تو دیوبند آیئے میں آپ کو دکھاؤں گا کہ روحانی عملیات کے ذریعہ صرف فریب کاریاں اور مکاریاں نہیں ہو رہی ہیں۔ بلکہ اللہ کے بیشمار بندے روحانی عملیات کے ذریعہ کچھ ایسے پاپڑ بھی بیل رہے ہیں۔ جو تنقید و تنقیص کا مظاہرہ کرنے والے نہیں بیل سکتے۔ تقریر اور تفسیر بیان کرنا بہت آسان ہے۔ لیکن غیروں کے دل جیت لینا۔ اور شکستہ دلوں کے کام آنا بہت مشکل ہے۔

بلاشبہ جھوٹ، مبالغے، گمراہ کن اصطلاحیں اس لائن میں بے حد وحساب ہیں۔

لیکن اے لائق صد احترام بزرگ! ان باتوں سے کونسی لائن خالی ہے۔ کیا علم وعمل کی لائن میں ریا، نفاق، حسد، ہم عصروں کی جنگ جیسے تحفے ایک دوسرے میں روزانہ تقسیم نہیں ہوتے۔ کیا دینی مدارس میں تملق، اور دکھاوے جیسی بیماری یاں پوری ریل پیل کے ساتھ موجود نہیں ہیں۔ کیا ان بیماریوں کی وجہ سے یا چند بعض غلط قسم کے فاضلین دیوبند کی وجہ سے جو راہ راست سے ادھر اُدھر ہو گئے ہوں مادر علمی یا دیگر مدارس کے خلاف علم بغاوت بلند کر دینا یا غلط قسم کے مولویوں، ملاؤں کی صحبت میں رہ کر تمام علمائے حق کو ان کے مثل سمجھ لینا ہوشمندی ہے۔؟

اگر نہیں تو پھر آپ کا جمنا کے کنارے پر بیٹھے ہوئے افیم کھا کر دھوئیں چھوڑنے والوں کو روحانی عاملین کے ہم پلّہ قرار دے کر قصر روحانیت پر طنز و حقارت کے پتھر اچھالنا کیا حیثیت رکھتا ہے۔؟ یہ کارِثواب ہے یا جرم عظیم؟ یہ صالحانہ تنقید ہے یا جارحانہ تنقیص۔؟

برائے مہربانی آپ خود ہی فیصلہ کریں۔ میں اگر عرض کروں گا تو شکایت ہوگی۔

آپ نے حضرت میاں صاحب کے بارے میں ''مادرزاد ولی'' کی جو اصطلاح استعمال کی۔ وہ شرعاً جائز نہیں ہے۔ یہ اصطلاح بجائے خود گمراہ کن ہے۔ اس لئے کہ نبوت وہبی ہوتی ہے اور ولایت وہبی نہیں ہوتی۔

جو چیز کسبی ہو وہبی نہ ہو اس کو مادر زاد ولایت سے تعبیر کرنا از روئے شرع غلط ہے۔ حضرت میاں صاحبؒ کی ولایت، بزرگی اور انکا کمالِ تقویٰ اور ان کی شانِ ایمانداری سب کچھ مسلم ہے۔ بلاشبہ وہ اپنے وقت کے ولی کامل اور عارف باللہ شخص تھے اور انہوں نے روحانی عملیات کا ایک یادگار ذخیرہ چھوڑا ہے۔ لیکن انہیں مادرزاد ولی کہنا ایک غیر شرعی اصطلاح ہے جس سے بدعت کی بو آتی ہے۔

اب ذرا سوچئے کہ جب آپ جیسا محتاط عالمِ دین اور ممتاز صاحبِ قلم زورِ خطابت۔ اور جوش لفاظی میں کسی غلط اصطلاح کو اپنی زبان پر لا سکتا ہے تو پھر ان ہی لوگوں کا کیا قصور ہے جو لوگوں کو اُلو بنانے کے لئے غلط اصطلاحیں تخلیق کر رہے ہیں۔ جب کہ وہ جاہل اور مکار بھی ہیں۔ آپ کی طرح عالم اور حقیقت پسند نہیں۔

آپ کے کسی معتقد نے آپ کو طلسماتی دنیا کے چند صفحات کی فوٹو اسٹیٹ بھجوائی ہے۔ کاش انہوں نے پندرہ روپے خرچ کر کے آپ کو طلسماتی دنیا کا پورا شمارہ بھجوا دیا ہوتا تو آپ کو ایک شمارہ پڑھ کر ہی اندازہ ہو جاتا کہ یہ رسالہ دین کی کس طرح خدمت کر رہا ہے۔ اور رطب ویابس اور افراط و تفریط کے خلاف کس طرح جہاد کر رہا ہے۔ لیکن اسی ایک بات سے اندزہ ہوتا ہے کہ آپ نے اپنے معتقدین کے مزاج کو سدھارا تو ہوگا مگر نکھارا نہیں۔

بڑی خوش آئند بات ہے کہ آپ نے بازری قسم کے عملین کے

خلاف کوئی کتابچہ بھی لکھا ہے۔ ہم آپ کا پیشگی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کیونکہ ہمارا جہاد ان لوگوں کے خلاف ہے جو عملیات کے نام پر دنیا کو الو بنا کر اپنا الو سیدھا کر رہے ہیں۔

لیکن خدانخواستہ اگر کتابچے میں آپ نے روحانی عملیات ہی کو نشانہ بنایا ہو تو ہم اس کا علمی جائزہ لیں گے۔ بہتر ہوگا کہ اگر آپ کتابچہ چھپتے ہی طلسماتی دنیا کو روانہ کردیں۔ ورنہ پھر ہم بازار سے خرید لیں گے خدا حافظ۔

آپ کے لئے دعا گو کہ اللہ آپ کو ہمیشہ راہ ہدایت پر قائم رکھے۔ اور آپ کے قدم کبھی متزلزل نہ ہونے پائیں۔ (آمین)

تعویذ گنڈہ کی شرعی حیثیت

سوال از ________ (نام مخفی)

تعویذ گنڈو کی مخالفت میں ایک طالبہ کا مضمون شائع ہوا ہے جس کی فوٹو اسٹیٹ درج ذیل ہے۔ اس مضمون کی وجہ سے کافی اشکال پیدا ہوگئے ہیں۔ آپ سے درخواست ہے اس مضمون کو لفظ بہ لفظ شائع کرکے اس کا جواب دیں۔ ان اشکالات کو رفع فرمائیں۔ جو ہمارے دماغ میں پیدا ہوگئے ہیں اس مضمون نگار کا نام ہے عائشہ مرتضیٰ جو عالمیت کے پہلے سال میں زیر تعلیم ہیں۔

اسلامی عقیدۂ توحید کو اولین بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ توحید کا اقرار کرنے کے بعد آدمی دائرۂ اسلام میں داخل ہوجاتا ہے۔ توحید کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے۔ اس کا کوئی ہمسر اور شریک نہیں۔ تنہا وہی ساری کائنات کا خالق اور مالک ومربی و پالنہار ہے۔ سب کچھ اس کے ہاتھ میں ہے۔ نفع ونقصان کا مالک صرف وہی ہے۔ اکیلا وہی عبادت کے لائق ہے۔ اس کے علاوہ کسی اور کی عبادت کرنا کسی اور کو نفع ونقصان کا مالک ماننا، مشکل کشا وحاجت روا سمجھنا اور اس سے دعا واستغاثہ کرنا ناجائز ہیں۔ بلکہ یہ کھلا ہوا شرک ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ. (سورۂ مائدہ:۷۲) نیز ارشاد خداوندی ہے۔ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ. (سورۂ زمر

:۳۸) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا من لقی اللہ لا یشرک بہ شیئا دخل الجنۃ ومن لقی اللہ یشرک بہ شیئا دخل النار: جو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا تھا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور جو شرک کرتے ہوئے ملے گا جہنم مین داخل ہوگا۔ اس کے علاوہ قرآن حدیث کی بہت سے دلائل ہیں جو انسان کو شرک سے منع کرتے ہیں۔ اور شرک کے تمام دروازے کو بند کردیتے ہیں۔

لیکن افسوس کا مقام ہے کہ اسلامی معاشرہ جس میں اکثر مسلمان شرک کے مختلف اقسام کا ارتکاب کرتے ہیں۔ اور تقرب الٰہی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ ان شرکیہ امور میں سے تعویذ وگنڈے چھلا، تانت اور دھاگہ بھی ہیں۔ جنہیں ہم ذیل کے سطور میں قرآن وحدیث کی روشنی میں واضح کریں گے۔ انساءاللہ۔

تعویذ گنڈے

بنو اسرائیل کے علماء اور مشائخ کی طرح اس امت کے پیروں اور نام نہاد عالموں نے تعویذ کا کام شروع کیا۔ آج امت مسلمہ کے افراد کے گردنوں اور جسموں کی تالاشی لی جکائے تو کسی میں کاغذی تعویذ لٹک رہا ہوگا تو کسی میں کوڑیاں اور مونگے۔ اور کسی میں چاقو اور چھری، یہ سب چیزیں ان اللہ کے بندوں کے عقیدے میں ان کو بلاؤں اور بیماریوں سے محفوظ رکھتے ہیں۔ جب کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ان الرقی والتمائم ولتولۃ شرک. بیشک جھاڑ پھونک، تعویذ اور تولہ (محبت کا تعویذ) سب شرک ہیں۔ مسند احمد میں عمران بن حصین سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کے ہاتھ میں پیتل کا ایک کڑا دیکھا، پوچھا یہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ: کمزوری دور کرنے کے لئے، آپ نے فرمایا: اسے نکال کر پھینک دو۔ یہ تمہاری کمزوری میں مزید اضافہ کرے گا۔ اگر تم اسے پہنے ہوئے مرگئے تو کبھی نجات نہ پاؤ گے۔ ایک دوسری روایت ہے کہ:

"من علق تعلق تملیمۃ فقد اشرک"

جس نے تعویذ لٹکانے والے پر بددعا کی ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔ من تعلق تمیمۃ فلا اتم اللہ وم تعلق ودعۃ فلا ودع اللہ لہٗ. جو تعویذ لٹکائے اللہ اس کی مراد پوری

نہ کرے اور جو کوڑی لٹکائے اللہ اس کو سکون راحت نصیب نہ کرے۔

چھلہ، تانت اور دھاگے

تعویذ اور گنڈے کے ساتھ ساتھ چھلہ، تانت، اور دھاگے کی بھی وبا بری طرح پھیلی ہوئی ہے۔ جب کہ اس سلسلے میں نبی کریم ﷺ کی ایک واضح حدیث ہے کہ آپ ﷺ نے ایک منادی کرنے والے کو بھیجا جو یہ اعلان کر رہا تھا کسی اونٹ کے گلے میں تانت کا پٹہ یا کوئی اور چیز ہو تو کاٹ ڈالا جائے۔ اسے باقی نہ چھوڑا جائے۔

قرآنی تعویذ کی حقیقت

آج کل جب لوگوں کو تعویذ گنڈوں سے روکا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم علماء سے تعویذیں لیتے ہیں، جو کہ قرآنی آیات پر مشتمل ہوتی ہیں۔ جب کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں ہر چیز کے تعویذ سے روکا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا ۔ (سورۂ حشر) جو رسول ﷺ تمہیں دیں اسے لے لو اور جس سے روکیں اس سے رک جاؤ۔ اور یہ معلوم ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں ہر قسم کے تعویذ اور گنڈے سے روکا ہے۔

امام نخعیؒ روایت کرتے ہیں کہ صحابہ اور تابعین سارے تعویذوں کو ناجائز سمجھتے تھے۔ چاہے قرآن سے لکھا ہو یا غیر قرآن۔

تعویذ اور گنڈے کے مفاسد

تعویذ اور گنڈہ دینے والوں سے اکثر لوگ شریعت سے عاری ہوتے ہیں۔ نماز روزہ کے تارک بلکہ بغاوت کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ بہت سے جاہل مسلمان کفار و مشرکین سے جھاڑ پھونک کروانے میں پہل کرتے ہیں۔ جب کہ وہ لوگ اپنے دیوی دیوتاؤں سے مدد لیتے ہیں۔ تعویذ دینے والے اکثر لوگ غیر اللہ کے نام نیاز کی تلقین کرتے ہیں۔ کہ مقصد حل ہو جانے کے بعد فلاں بابا کے مزار پر اگربتی سلگانا اور مٹھائی بانٹنا، اس طرح شرک کی تلقین کرتے ہیں۔ اور ان میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ جو تعویذ اور گنڈہ کے بہانے لوگوں کی عزت و آبرو سے کھیلتے ہیں۔ عام طور سے ایسے ہوتے ہیں کہ اگر کسی عورت پر آسیب، جن کا شبہ ہو یا نہ بھی ہو یہ لوگ کسی بھی بیماری کو آسیب قرار دیتے ہیں۔ اور پھر یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ اس عورت کے علاج کے لئے تنہائی میں ہونا پڑے گا۔ جب کہ وہاں کوئی نہ ہو۔ پھر اس تنہائی میں کیا ہوتا ہے اللہ ہی بہتر جانے؟ شعبدہ باز اور مکار ملاّ لوگوں کے عقیدہ و مال پر ہاتھ صاف کرتے ہیں۔ اور ان کے دین و دنیا کو برباد کر دیتے ہیں۔ پھر وہ در در کی ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ رب العالمین لوگوں کو عقل سلیم اور دین کا صحیح فہم و بصیرت عطا فرمائے۔ اور امت کو شرک و توہمات کے دلدل سے نجات بخشے۔ آمین۔

جواب

تعویذ گنڈوں کی مخالفت آج کل بطور فیشن بھی کی جارہی ہے۔ اس لئے اس طرح کی مخالفتوں کا کون اثر قبول کرتا ہے۔ پہلے اس میدان میں صرف مرد ہی دندناتے رہتے تھے۔ اب خیر سے اس میدان میں خواتین بھی کود پڑی ہیں۔ وہ خواتین جو ناقص العقل بھی ہوتی ہیں۔ اور ناقص العلم بھی۔ وہ بھی اب توحید و شرک کے موضوع پر قلم چلانے لگی ہیں۔ اسطرح کے مضامین پڑھکر دکھ ہوتا ہے۔ اور اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ ملت عقل سلیم سے دن بہ دن محروم ہوتی جارہی ہے۔ اور شیطانِ لعین توحید و سنت کے نام پر مسلمانوں سے جہالتیں پھیلانے اور حماقتیں تقسیم کرانے کا کام لے رہا ہے۔

عائشہ مرتضٰی کا مضمون اس انداز سے شروع ہے جیسے صرف ان ہی کو اس بات کا علم ہے کہ اس کائنات کا پالنہار اللہ ہے۔ اور صرف ان ہی کو یہ احساس ہے کہ صرف اللہ ہی نفع نقصان پہنچانے کی قدرت رکھتا ہے۔ باقی کسی کو اس حقیقت کا علم نہیں ہے۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے قارئین اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ طلسماتی دنیا روحانی عملیات کو فروغ دینے کا کام کر رہا ہے۔ اور تعویذ گنڈوں کی نہ صرف اشاعت کر رہا ہے بلکہ تعویذ گنڈوں کی حقانیت پر دسیوں مضامین لکھ چکا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہی طلسماتی دنیا اس بات کا بھی قائل ہے کہ اس دنیا میں نفع و نقصان پہنچانے کی قدرت ماسوا ربّ العلمین کے اور کسی میں نہیں ہے۔ اسی ذاتِ گرامی کے حکم سے ہوائیں چلتی ہیں اور اسی کے حکم سے بہاریں آتی ہیں۔۔ ان کی اگر مرضی نہ ہو تو۔ انسان سانس بھی نہیں لے سکتا۔

جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ تعویذ فی نفسہٖ مؤثر ہے۔ بلاشبہ وہ شرک کے مرتکب ہیں۔ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ دوا یا غذا فی نفسہٖ مؤثر ہے وہ بھی

بلاریب شرک اور بدعقیدگی کا شکار ہیں۔ دوا ہو یا غذا۔ دعا ہو یا تعویذ ذات ہوں باری تعالیٰ کے اذن کے بغیر اثر انداز نہیں ہو سکتے۔

طلسماتی دنیا نے اپنا موقف ان دو شعروں میں واضح کرتا ہے۔

پہلا شعر تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

دوسرا شعر سر جس پہ نہ جھک جائے اسے در نہیں کہتے
ہر در پہ جو جھک جائے اسے سر نہیں کہتے

ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ جو عاملین علمِ صحیح رکھتے ہیں اور جو شعور و آگہی کے ساتھ تعویذ گنڈوں میں لگے ہوئے ہیں انکا عقیدہ یہ ہے کہ تعویذ فی نفسہٖ اثر انداز نہیں ہوتا۔ بلکہ تعویذ کی حیثیت ایک سبب اور ذریعہ کی ہوتی ہے۔ اور یہ سبب اور ذریعہ بھی دوسرے اسباب اور ذرائع کی طرح اسی وقت اثر انداز ہوتا ہے جب رب العٰلمین کی مرضی شاملِ حال ہو۔

محترم عائشہ صاحبہ کا مضمون تعویذوں سے زیادہ شرک کی مخالفت میں ہے۔ اور شرک تو بہر حال شرک ہے۔ معمولی درجہ کا ایمان والا مسلمان بھی اس بات سے واقف ہے کہ مشرک کی بخشش نہیں ہوتی۔ پھر بار بار شرک کے بارے میں لکھنا اور دلائل دینا کہاں کی دانش مندی ہے۔

تعویذ گنڈوں کی مخالفت کرتے ہوئے عائشہ صاحبہ نے جو دلائل دیئے ہیں وہ تعویذ گنڈوں کو بے حیثیت اور ناجائز ثابت کرنے کیلئے بہت ناکافی ہیں۔ ان ناقص دلائل سے تعویذ گنڈے ہرگز ہرگز ناجائز نہیں ہوتے۔

تاریخ اسلام اس بات کی شاہد ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ نے ان ہی عملیات اور جھاڑ پھونک کی مخالفت کی ہے۔ جو شرک کے قبیل سے ہوں۔ اور جن میں اللہ کے سوا کسی اور سے استمداد طلب کی گئی ہو۔ اگر کسی کے گلے میں اللہ کا کلام پڑا ہوا ہو تو اس کو شرک سے تعبیر کرنا بہت واضح قسم کی جہالت ہے۔ یہ امر واقعہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان ہی تعویذوں کی مخالفت کی ہے جن میں مشرکانہ کلمات لکھے ہوں۔

دورِ رسول ﷺ میں جو حضرات تعویذ گلوں میں میں لٹکا کر آتے تھے وہ سب یہودیوں اور دوسری اقوام کے نمائندوں سے تعویذ لاتے تھے۔ اس وقت سورۃ فاتحہ وغیرہ کا کا نقش کسی کے گلے میں نہیں تھا۔ اسی لئے سرکار دو عالم ﷺ نے ان نقوش کو شرک سے تعبیر کیا۔

لیکن آج کل کے عقل زدہ لوگ اللہ کے کلام سے استفادہ کرنے کو بھی شرک بتا کر اپنی عقل کے دیوالیہ پن کا ثبوت پیش کر رہے ہیں۔ اور بزعم خود یہ ثابت کر رہے ہیں کہ وہ علم حدیث کو سمجھنے سے محروم ہیں۔

عائشہ صاحبہ کا کہنا ہے کہ۔

صحابہ کرام اور تابعین سارے تعویذوں ناجائز سمجھتے تے۔ چاہے قرآن لکھا گیا ہو یا غیر قرآن۔

یہ فقرہ صحابہ اور تابعین پر بہتان زنی کے مترادف ہے۔

اگر فی الوقعہ صحابہ کرام اور تابعین کرام نے ہر تعویذ کو خواہ وہ آیاتِ قرآنی پر مشتمل ہو۔ ناجائز قرار دیا ہوتا تو حضرت شاہ ولی اللہؒ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ، حضرت مولانا امام غزالیؒ جیسے اساطین امت تعویذوں کی حقانیت پر صفحات سیاہ نہ کرتے۔

محترمہ عائشہ صاحبہ کا یہ فرمانا کہ تعویذ کرنے والوں میں سے اکثر لوگ نماز روزے سے عاری ہوتے ہیں۔ اور وہ بغاوت کی زندگی گزارتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ہزاروں علماء اور صلحاء کی کھلی تذلیل ہے۔ اس طرح کے دلائل سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ اب قلم ان لوگوں کے ہاتھوں تک پہنچ گیا ہے جو قلم پکڑنے کا سلیقہ بھی نہیں رکھتے۔ اور جن کے قلم میں روشنائی بھرنی بھی نہیں آتی۔ اور افسوس کی بات یہ ہے کہ دین کے جن اداروں کی طالبات اس طرح کے مضامین لکھ رہی ہیں ان اداروں کے ذمہ دار بھی کسی نہ کسی صورت میں جھاڑ پھونک کا کام کر رہے ہیں۔ جس طرح کے دلائل محترمہ نے دیئے ہیں اس طرح کے دلائل مارو گھٹنا پھوٹے آنکھ کے برابر ہیں۔

اس دنیا میں ایسے ہزاروں ڈاکٹر ہیں جن کا کوئی واسطہ نماز روزے سے نہیں ہے۔ لیکن ان کے نماز نہ پڑھنے اور روسے نہ رکھنے سے یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ وہ ڈاکٹر ہی نہیں ہیں۔ اور ان کا علاج کرنا بے معنی ہے۔

نماز نہ پڑھنا ایک الگ خرابی ہے۔ اگر کوئی نماز نہیں پڑھتا وہ بلا شبہ گناہ گار ہے۔ اور اللہ کا نافرمان ہے۔ لیکن نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے اس کا فن بیکار نہیں ہوجاتا۔ اگر عامل روحانی عملیات کے فن سے واقف ہے اور بدنصیبی سے وہ نمازی نہیں ہے پھر بھی کسی محترمہ کو اس مذاق اڑانے کا حق نہیں ہے۔ اور یہ کہنا تو سراسر زیادتی ہے کہ عاملین کی اکثریت نماز روزے سے غافل ہے اور بغاوت کی زندگی گزار رہی ہے۔

عائشہ صاحبہ نے ان عاملین کا بھی مذاق اڑایا ہے جو کسی مریضہ کو تنہائی میں دیکھنے کی بات کرتے ہیں۔ بلاشبہ جو عاملیں عورتوں کے ساتھ منہ کالا کرتے یا انہیں ورغلانے کی نیت سے خلوت اختیار کرتے ہیں یا عورتوں کے ساتھ ناجائز قسم کی بات چیت یا چھیڑ چھاڑ کرتے ہیں۔ بلاشبہ وہ لعین ہیں۔ اور وہ اپنے روحانی پیشے کے خود ہی غدار ہیں۔

لیکن ڈاکٹر لوگ بھی مریض کو تنہائی میں دیکھتے ہیں۔ اور وہ بھی یہ سب کچھ کرتے ہیں۔ جن کی طرف عائشہ صاحبہ نے اشارے کئے ہیں۔ تو ان کے خلاف جہاد کیوں نہیں چھیڑا جاتا۔ ڈاکٹروں کی ہر برائی کس لئے برداشت کرلی جاتی ہے کیا ڈاکٹروں سے اس دنیا میں یا اُس دنیا میں کوئی حساب کتاب نہیں ہوتا۔؟

محترمہ عائشہ صاحبہ کو معلوم ہونا چاہئے کہ ڈاکٹر ہو یا عامل، حکیم ہوں یا وید۔ اگر وہ برا ہے تو قابل ملامت ہے۔ لیکن چند بُرے لوگوں کی وجہ سے کسی پیشے کے تمام افراد ایک ایک ہی لاٹھی سے ہانک دینا ظلم ہے۔ اور ظلم شرک کے بعد سب سے گناہ ہے۔

حضرت مولانا نصیر احمد خاں صاحب جو دار العلوم دیوبند کے نائب مہتمم رہ چکے ہیں۔ اور جو دار العلوم دیوبند میں بخاری پڑھاتے تھے۔ وہ ایک مضمون میں رقم طراز ہیں۔

قرآن حکیم حق تعالیٰ کا کلام ہے۔ جس کا بنیادی مقصد اگرچہ عبادات، معاملات، اخلاقیات کی اصلاح اور انسانوں کی انفرادی زندگی سے لیکر اجتماعی زندگی تک لے لئے ٹھوس اور حقیقی اصول وضوابط ہیں۔ جن پر صدق دل کے ساتھ عمل کرنے کو دینا و آخرت کی فلاح وبہود کی ضمانت قرار دیا گیا ہے۔ لیکن ہمارے اکابرین نے ان حقائق کی تشریح وتوضیح، ان پر عمل اور زندگی کے ہر شعبہ ان کے نفاذ پر پوری توجہ مبذول کرنے کے ساتھ قرآنی آیات کو تعویذات کی صورت میں مختلف النوع مقاصد کے لئے بھی استعمال کیا ہے۔

اوران کے فوائد بیان کئے ہیں۔

مختلف النوع مقاصد میں شیاطین، جنات نظر بد، سحر زدہ اور امراض میں مبتلا پریشان حال لوگوں کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کی ہیں۔ خود آنحضورﷺ کے مبارک دور میں قرآنی آیات پڑھ کر دم کرنے کے اثبات احادیث میں موجود ہیں۔ (بحوالہ رموز مقطعات، صفحہ۱۴)

اسی کتاب میں حضرت مولانا افتخار الحسن صاحب جو حضرت مولانا انعام الحسنؒ صاحب کے بھائی ہیں۔ فرماتے ہیں۔ ایسے موضوعات میں ایک معروف متبول موضوع۔ قرآن پاک کی مختلف آیات وکلمات کی ظاہری تاثیر اور مختلف ضروریات ومشکلات میں ان کا استعمال اور ان کے وہ بیش بہا اثرات وفوائد ہیں جس کا صدیوں سے متواتر مشاہدہ اور تجربہ ہورہا ہے۔

حضرت مولانا مفتی عبد الرحمٰن صاحب قاضی شریعت دار القضاء دہلی فرماتے ہیں۔

قرآن حکیم کا ایک تعارف شفاء ورحمت بھی ہے۔

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَاهُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْن.

اس لحاظ سے یہ انسانوں کی روحانی جسمانی، ذہنی اور سماجی بیماریوں کا میاب علاج بھی ہے۔

حضرت شاہ عبد القادرؒ موضح القرآن میں فرماتے ہیں۔

(اس قرآن سے) روگ چنگے ہوں۔ دل کے شبہات اور شک مٹیں اور اس کی برکت سے بدن کے روگ بھی دفع ہوں۔ احادیث میں یہ واقعہ مذکور ہے۔

ایک یہودی جادوگر لبید ابن اعصم نے خود حضورﷺ پر جادو کردیا تھا۔ جس سے آپ کو نسیان کی شکایت ہوگئی تھی۔ ان اثرات کو دور کرنے کیلئے معوذتین کا نزول ہوا۔ چنانچہ ان کو پڑھ کر دم کرنے سے سحر کے اثرات ختم ہوگئے۔

اس طرح کے ہزاروں دلائل سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ دین اسلام میں جھاڑ پھونک اور اوراد آیات قرآنی سے استفادہ کرنا قطعاً جائز ہے۔ اس کو شرک سے تعبیر کرنا ان ہی لوگوں کی کا شیوہ ہوسکتا ہے جو شرک اور توحید کی حقیقت سے ناواقف ہوں۔

تعویذات کے سلسلے میں سینکڑوں جلیل قدر علماء اور حضرات صوفیاءِ کرام نے مختلف انداز میں مؤثر خدمات انجام دی ہیں۔ اور تعویذات کی حقانیت پر سینکڑوں کتابیں قلم بندکی ہیں۔

حجۃ الاسلام حضرت امام غزالیؒ کی کتاب الاوفاق اس سلسلے کی اہم کڑی ہے۔ اس میں بعض نقوش حروف پر مشتمل ہیں۔ اور بعض نقوش اعداد پر۔

امام احمد بونیؒ کی شمس المعارف ولطائف المعارف بھی اس موضوع پر اہم تصنیف ہے۔ جو امت کی خدمات جلیلہ کے لئے لکھی گئی

تھی۔ اور جسے حد سے زیادہ مقبولیت عطا ہوئی۔ اس کتاب میں بھی اعداد پر مشتمل تعویذات کا ایک طویل سلسلہ ہے ان حضرات کے علاوہ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، حضرت شاہ عبدالغنیؒ، حضرت شاہ عبدالعزیزؒ، حضرت شاہ عبدالقادرؒ، حضرت شاہ رفیع الدینؒ، حضرت مولانا سید اصغر حسین دیوبندیؒ، حضرت مفتی عزیز الرحمٰنؒ، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ، شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ، جیسے اکابر نے حروف اور اعداد پر مشتمل آیاتِ قرآنی کے تعویذات اپنے معتقدین کو عطا کئے ہیں۔ اگر یہ تعویذات بھی شرک کا درجہ رکھتے تو ان بزرگوں سے اس کی توقع کرنا بھی محال تھا۔

تعویذ گنڈوں کے راستوں سے جو گمراہیاں اور جو بدعقیدگیاں اور جو عیاریاں سامنے آرہی ہیں ان کی جم کر مخالفت کرنی چاہئے۔ جو لوگ روحانی عملیات کی الف بے سے بھی واقف نہ ہو کر گلی گلی دھونی رچا کر بیٹھے ہیں۔ اور اللہ کے بندوں کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہے ہیں۔ اور ان کے ایمان کو بھی خراب کر رہے ہیں۔ ان کے لئے لینے چاہئیں۔ لیکن سرے سے اس فن کو بے حیثیت قرار دینا اور آیات قرآنی سے استفادہ کرنے کو شرک اور گمراہی سے تعبیر کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ اس سے ایک لحہ ضائع کئے بغیر بھی توبہ کرنی چاہئے۔

ہمیں یہ واضح کرنے میں کوئی عار نہیں ہے کہ جب علم صحیح رکھنے والوں نے تعویذ گنڈوں کے فن سے آنکھیں موند لیں تو پھر ایک سے ایک بڑا جاہل اس میدان میں کود گیا۔ اور اس نے اپنی من مانیوں سے لوگوں کو بھی گمراہ کیا۔ اور ان کی جیبیں بھی کاٹیں۔

ایسے تمام لوگوں سے ہم بھی اظہار برأت کرتے ہیں۔ جو نہ نماز پڑھتے ہیں نہ رمضان کے روزے رکھتے ہیں۔ نہ ان کا کردار درست ہے۔ نہ انداز گفتگو۔ انہیں دین اسلام سے اتنی محبت بھی نہیں ہے جتنی کسی کو اپنی پالتو بکری سے ہوتی ہے۔ اور یہ سب لوگ تعویذ گنڈوں کے ذریعہ اللہ کے بندوں کو لوٹ رہے ہیں۔ اور موقعہ مل جائے تو یہی لوگ خواتین کے ساتھ بھی بہت برا اور نازیبا سلوک کرتے ہیں۔ لیکن ان لوگوں کی برائی کی وجہ سے تعویذ گنڈوں کی مخالفت کرنا اور آیات قرآنی پر مشتمل نقوش کو بھی حصہ شرک باور کرانا بہت بڑی نادانی ہے۔

عائشہ صاحبہ کو معلوم ہونا چاہئے کہ جب تک ہم صحیح قسم کے عاملین کی حوصلہ افزائی نہیں کریں گے اس وقت تک غلط قسم کے عاملین سماج میں دندناتے رہیں گے۔ مخالفت ان لوگوں کی کرنی چاہئے جو تعویذ گنڈوں کے ذریعہ لوگوں کو گمراہ کررہے ہیں۔ ان کی مخالفت کرنیکے بجائے روحانی عملیات کے خلاف لاٹھی اٹھا کر گھر سے نکل کھڑے ہونا ایک طرح کی ناسمجھی ہے۔ اس ناسمجھی کے ارتکاب پر اگر کچھ کم علم اور کوتاہ فہم کے لوگ آپ کی کمر تھپتھپادیں تو بھی آپ کو دین و دنیا میں کچھ ملنے والا نہیں۔

عائشہ صاحبہ سے ہماری بطور خاص اور از راہِ خلوص یہ گذارش ہے کہ اس طرح کے مضامین لکھنے سے بہت زیادہ بہتر تو یہ ہے کہ آپ ہانڈی چھولہے کی ذمہ داری سنبھالیں۔ اور لکھنے لکھانے کا شوق پورا کرنا ہے تو اس طرح کے امور پر طبع آزمائی نہ کریں۔ آپ کا یہ مضمون جس کو آپ نے ایک شاہکار سمجھ کر قارئین کے لئے پیش کیا ہے یہ آپ کی قابلیت اور علمی اوقات کی قلعی کھول رہا ہے۔ آپ نے جو روایات بیان کی ہیں وہ سب محل نظر ہے سرکار دوعالم ﷺ کی طرف غلط باتیں منسوب کرنا بہت بڑا ظلم ہے۔ خدا کے لئے آئندہ احتیاط برتیں۔

ہمیں امید ہے کہ اتنی گفتگو سے سائل کی تشفی ہوگئی ہوگی۔ اگر تشفی نہ ہوئی ہو اس موضوع پر آئندہ ہم پھر قلم اٹھا سکتے ہیں۔ کیونکہ ہمارا کام صحیح بات کی تائید کرنا ہے۔ اور جہالت کے اندھیروں میں علم کی شمع جلانا ہے۔ اور ہماری خواہش یہی ہے کہ اندھیروں میں چراغ جلاتے جلاتے مرجائیں۔

☆☆☆

اعلان

روحانی ڈاک کے کالم میں حصہ لینے کے لئے خط کو مختصر اور صاف صاف لکھیں۔ انشاء اللہ بروقت آپ کو جواب ملے گا۔ کبھی مایوسی نہیں ہوگی۔

منیجر

ماہنامہ طلسماتی دنیا، ابوالمعالی، دیوبند

جادو جھاڑ پھونک اور

تعویز گنڈوں کی غیر عالمانہ مخالفت کا جائزہ

مولانا حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

یہ مضمون ماہ نامہ طلسماتی دنیا جنوری 1994ء میں شائع ہوا تھا عوام کی افادیت کی وجہ سے اس کو پھر ایک بار چھاپا جا رہا ہے۔ (حسن الہاشمی)

حیدرآباد سے شائع ہونے والے "ماہ نامہ الحق" کی اشاعت ہمارے سامنے ہے اس میں جادو کو بے اثر اور بے حقیقت ثابت کرنے کے ساتھ جھاڑ پھونک اور تعویز گنڈوں کی پرزور مخالفت کی گئی ہے۔ کسی بھی مسئلہ کی پرزور مخالفت فی نفسہ معیوب نہیں کہلا سکتی اگر وہ معرف طرز فکر اور معقول دلائل سے آراستہ ہو، لیکن اگر طرز فکر کے نام پر غبار سادہ لوحی اور دلائل کے نام پر تنگ بندیوں کا طومار کاغذ پر بکھیر دیا گیا ہو تو پھر پرزور مخالفت تو درکنار معمولی درجہ کا اختلاف اور جھڑپیں بھی اس قابل نہیں ٹھہر سکتیں کہ کوئی فہیم انسان انھیں گوارہ کر سکے۔

ماہنامہ الحق والوں نے اپنے موقف کو صحیح ثابت کرنے کے لئے دلائل کا جو ڈھیر لگایا ہے وہ ریت کی دیوار سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا، اور ہمارے نزدیک اس لائق بھی نہیں ہے کہ باقاعدگی کے ساتھ اس کا رد کیا جائے، لیکن طلسماتی دنیا کے ایک کرم فرما کی خواہش و فرمائش کا احترام کرتے ہوئے ہم طوعاً و کرھاً، اس مضموع پر قلم اٹھا رہے ہیں۔ اور اس مضمون کا رد کرنے کی ٹھان چکے ہیں جس کے نسوانی دلائل کسی بھی طور پر قابل التفات نہیں ہیں حق والوں کی کسی بات پر گرفت کرنے سے قبل ہم بطور تمہید یہ عرض کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ تعویز گنڈوں کے نام پر جو مکر و فریب اور دھاندلی پورے معاشرے میں بکھری ہوئی ہے اس کے ہم بھی سخت مخالف ہیں۔ تعویز گنڈوں کی اونچی اونچی دکانیں اور لمبے چوڑے کاروبار جو شہر در شہر گاؤں در گاؤں گلی در گلی وجود میں آ چکے ہیں اس سے ہم بھی برگشتگی و بے زاری کا اظہار کرتے ہیں اور ان عوام و خواص کا ہم ساتھ دینے کے لئے تیار نہیں کہ جو تعویز گنڈوں کی زلف گرہ گیر کے کچھ اس طرح اسیر ہو کر رہ گئے ہیں کہ جب قید حیات سے نجات ملے گی تب ہی اس زلف گرہ گیر سے بھی چھٹکارا حاصل ہوگا ورنہ چھٹکارے کا کوئی سوال ہی نہیں۔ ایسے تمام لوگوں کا حال یہ ہے کہ سر کے درد کو یہ اوپری اثر کا نام دیتے ہیں۔ ٹانگ میں اگر موچ آ جائے تو یہ کج فکرے یہ یقین کر بیٹھتے ہیں کہ کسی نے کچھ کرا دیا ہے۔ میاں بیوی کی تکرار جہاں ذرا طویل و عریض ہوئی تو یہ یقین کر لیا جاتا ہے کہ ہو نہ ہو کسی نے گھر میں تعویز گاڑ دئے ہیں۔ بالاتفاق دو چار روز جسم کے کسی حصے میں درد ہو جائے تو پھر یہ تصور قائم و دائم ہو جاتا ہے کہ حضرت آسیب جسم کے کسی حصہ میں حلول کر چکے ہیں۔ یہ سب باتیں یقیناً قابل گرفت ہیں۔ لیکن ان خرافات کو آڑ بنا کر تعویز گنڈوں کی کے پیچھے لاٹھی لے کر دوڑ پڑنا دین و دانش سے کوئی تعلق نہیں رکھتا بلکہ مارو گھٹنا پھوٹے آنکھ کے مترادف ہے۔ یہ تنقید نہیں کوری تنقیص ہے جس میں کچھ عقل زدہ لوگ بری طرح مبتلا ہیں۔

کسی دنیا مین اگر ایسے وہمی لوگ پیدا ہو جائیں جو طبیعت کے معمولی اضمحلال کو بڑا مرض خیال کرنے لگیں، اور اسی طرح کی معمولی سستی اور تھکان کو علت عظمیٰ سمجھ کر طبیبوں کا نام میں دم کر دیں تو مزاج پرسی ان ہی وہمیوں کی ہونی چاہئے نہ کہ یہ سارا نزلہ علاج و تشخیص پر بہہ جائے اور اطباء کے خلاف نعرے بلند کئے جانے لگیں۔

دیکھا جائے تو اصل خرابی تعویز گنڈوں میں نہیں بلکہ اس افراط میں ہے کہ تعویز گنڈوں پر یقین رکھنے والے جس کا شکار ہو کر رہ گئے ہیں، اور سوچا جائے تو صرف ایک تعویز گنڈوں کا معاملہ ہی لے دے کے ایسا نہیں ہے کہ جہاں افراط کی گھنگھور گھٹائیں لہرا رہی ہوں بلکہ

اور بھی ہزاروں مسائل ہیں کہ جن میں امت مسلمہ افراط وتفریط میں بری طرح ملوث ہے۔

اعتدال اور توسط کے مبین راستہ کو جب بھی مسلمانوں نے ترک کیا ہے معاشرے میں فتنہ وفساد کی ریل پیل ہو کر رہی ہے۔ تعویز گنڈوں کے سلسلے میں بھی امت نے توسط کی راہ چھوڑ کر افراط کا جو راستہ اختیار کیا ہے وہ نامحمود بھی ہے اور مضرر ساں بھی ہے۔ لیکن صرف تعویز گنڈوں میں افراط وتفریط نامحمود اور مضرت رساں نہیں بلکہ افراط وتریط کا مظاہرہ اور اعتدال وتسط سے بیزاری جہاں جہاں بھی ہے وہاں وہاں مضرت ہے نامحمودیت ہے نقصانات ہیں۔

کچھ لوگ عدم تقلید کے سلسلے میں افراط کا شکار ہیں کچھ لوگ عبادات کرنے مین اعتدال کی ڈگر سے ادھر ادھر ہو گئے ہیں کچھ لوگ اور دوسرے معاملات میں افراط وتفریط کے زر خرید غلام بن کر رہ گئے ہیں، یہ سبھی لوگ اس قابل ہیں انھیں متنبہ کر کے افراط وتفریط کے خاردار راہوں سے واپس بلانے کی کوشش کی جائے تو اصل جرم افراط ہے نہ کہ تعویز گنڈوں سے عقیدت رکھنا اور جب اصل جرم افراط ٹھہرا تو پھر ماہنامہ الحق والے بھی اس جرم سے برالذمہ قرار نہیں پاسکتے اس لئے کہ انھوں نے تعویز گنڈوں کی مخالفت میں افراط سے کام لیا ہے، اور افراط بہر حال افراط ہے خواہ وہ کسی امر کی موافقت میں ہو یا مخالفت میں۔

الحق کی اس اشاعت خاص میں پہلا مضمون محمود قیصر صاحب کی فہم کاریوں کا نتیجہ ہے انھوں نے جادو پر تبرا کرتے ہوئے یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ جادو کی سرے سے کوئی حقیقت ہی نہیں اور اگر حقیقت ہے تو صرف اتنی سی کہ دیکھنے والی آنکھیں متاثر اور متحیر ہو جاتی ہیں اور بس۔ مضمون کی ابتدائی سطور میں انھوں نے تعویز گنڈوں پر حملہ کرتے ہوئے یہ فرمایا ہے کہ چونکہ تعویذ گنڈے حقائق سے گریز کا رجحان پیدا کرتے ہیں اور مصائب ونوائب اور امراض وعلل کا مردانہ وار مقابلہ کرنے سے روکتے ہیں، لہذا ان کی قباحتوں کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے گویا کہ محمود صاحب یہ کہنا چاہتے ہیں کہ بیماریوں کا علاج دراصل ایک طرح کی بزدلی اور کم ہمتی ہے، بلند ہمتی اور مردانگی تو یہ ہے کہ اگر بخار آئے تو آدمی اس سے بغل گیر ہوتا رہے اور اسے رفع دفع کرنے کے لئے علاج ومعالجہ کی طرف مائل نہ ہو یہ شوشہ چھوڑنے کے بعد انھوں نے سحر کو بے حقیقت اور بے اثر ثابت کرنے کے لئے آیات وروایات کے ساتھ جو کھلواڑ کیا ہے اب ذرا اسے بھی ملاحظہ فرمالیجئے۔

اولاً محمود قیصر صاحب نے قرآن حکیم کی یہ تین آیتیں پیش کی ہیں۔

(۱) قَالَ اَلْقُوْا فَلَمَّا اَلْقَوْا سَحَرُوْا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَاءُوْا بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ. (۱۱۶اعراف)

(۲) قَالَ بَلْ اَلْقُوْا فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى. (۶۶طٰہ)

(۳) فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى. (۶۷طٰ)

ان آیات قرآنیہ کو نقل کرنے کے بعد محمود صاحب نے یوں گل فشانی کی ہے۔

سیاس وسباق کے تحت ان آیات قرآنی پر غور کیا جائے تو یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ فرعون کے ماہر جادوگروں (سحار علیم) کی متحدہ کوشش حضرت موسیٰ کے مقابلہ میں سوائے اس کے کچھ نہ تھی کہ ان کی لاٹھیاں اور رسیاں دوڑتے ہوئے سانپوں کی طرح نظر آنے لگی تھیں، اور جادو کے ماہرین کی جماعت حضرت موسیٰ کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکی۔

جہاں تک نقصان نہ پہنچانے والی بات ہے تو اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اعجاز موسیٰ کے سامنے جادوگروں کی جادوگری ہیچ ہو کر رہ گئی تھی اور وہ موسیٰ کا بال بھی بیکا نہ کر سکے تھے لیکن اس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا کیسے درست ہو سکتا ہے کہ جادو اپنے اندر کوئی اثر نہیں رکھتا، بندوق کی گولی انسان کی جان لے لیتی ہے لیکن بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ انسان کا سینہ گولیوں سے چھلنی ہو جاتا ہے لیکن اس کے باوجود بھی اس کی موت واقع نہیں ہوتی تو کیا اس سے یہ نتیجہ برآمد کیا جا سکتا ہے کہ کارتوس میں حقیقتاً کوئی اثر ہوتا ہی نہیں۔

ابراہیم علیہ السلام کو دہکتی ہوئی آگ میں پھینک دیا گیا تھا، لیکن آگ ان کے جسم میں معمولی درجہ کی سوزش بھی پیدا نہ کر سکی تو کیا اس واقعہ کو دلیل بنا کر یہ کہنا صحیح ہوگا کہ آگ میں جلانے کی تاثیر سرے سے ہی نہیں اور اگر ہوتی تو آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلے ابراہیم کو جلا کر راکھ کر دیتے، صحیح اور قرین عقیدہ بات یہ ہے کہ آگ ہو یا آدمی، کارتوس ہو یا جادو ان میں سے کوئی بھی چیز خداوند عالم کی رضا کے بغیر کسی کو گزند پہنچا ہی نہیں سکتی۔

موسیٰ علیہ السلام کو جادوگروں کی جماعت اگر کوئی نقصان نہ

پہنچا سکی تو اس کا سیدھا سادا مطلب صرف یہ تھا کہ اللہ کی قدرت موسیٰ کا ساتھ دے رہی تھی اور اللہ کی قدرت کے آگے نہ جادو کی کوئی حقیقت تھی نہ فرعون کے لاؤ لشکر کی۔ ان آیات سے یہ استدلال کرنا غلط در غلط ہے کہ جادو اپنے اندر کوئی تاثیر نہیں رکھتا ہے۔ اور ایک بے اثر اور بے حقیقت چیز ہے محمود صاحب نے یہ لکھ کر مغالطہ دینے کی کوشش کی ہے کہ جادو گروں کی متحدہ کوشش بجز اس کے تھی ہی کیا کہ ان کی لاٹھیاں اور رسیاں موسیٰ کو اور تمام تماشہ بین کو دوڑتے ہوئے سانپ محسوس ہونے لگیں۔

محمود صاحب نے تو یہاں بلا وجہ خامہ فرسائی کی زحمت کی ہے۔ قرآن تو خود کہہ رہا ہے سَحَرُوْا اَعْيُنَ النَّاسِ یعنی ان جادوں گروں نے لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا تھا۔ گویا جادوگروں نے صرف نظر بندی کی تھی ممکن تھا کہ وہ اس کے بعد بھی کچھ حرکت کرتے اور موسیٰ علیہ السلام کو مرعوب و مغلوب کر دیتے مگر خداوند قدوس نے موسیٰ کی مدد کی اور جس نظر بندی سے انھوں نے لوگوں کو متاثر کرنا چاہا تھا اسی نظر بندی کے ذریعہ انھیں سراسیمہ کر دیا گیا اور وہ مزید حرکتیں کرنے سے باز آئے، حیرت ہے کہ محمود صاحب نے منقولہ بالا آیات سے یہ مطلب کیسے نچوڑ لیا کہ جادو کی حقیقت فقط اتنی ہے کہ وہ انسان کی آنکھوں کو فریب اور دھوکا میں مبتلا کر سکتا ہے اپنے نچوڑے ہوئے اسی مطلب میں اور زیادہ تراوٹ پیدا کرنے کے لئے انھوں نے ذرا آگے چل کر ایک جگہ پھر یہ فرمایا کہ

"جادو کی حقیقت نظر بندی کے سوا کچھ اور نہیں، جادو سے انسان کی صرف نظر متاثر ہوتی ہے"

اور یہ بات ایسی بات ہے کہ کوئی بھی صاحب علم جس سے متفق نہیں ہو سکتا اور اگر اس فرمان سے متفق ہو جاتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اسلاف کی آرا اور تفاسیر کو دریا برد کر دے اس لئے ان کی موجودگی میں محمود صاحب کی رائے صحت مند کہلانے کی حقدار نہیں ہو سکتی۔

آیئے یہ بھی دیکھتے چلیں کہ قابل اعتماد مفسرین نے ان آیات کے ضمن میں کیا فرمایا ہے، اور سحر و نظر بندی کے سلسلے میں ان کی کیا رائے ہے، سورۂ اعراف والی آیت کے ضمن میں حضرت مولانا شبیر احمد عثانی" فرماتے ہیں۔

"ساحرین فرعون نے اس وقت جو شعبدہ دکھلایا تھا اس میں فی الواقع قلب ماہیت نہیں ہوا بلکہ وہ محض تخییل اور نظر بندی تھی اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ تمام اقسام سحر اسی میں منحصر ہوں" شاید انھوں نے یہ گمان کیا ہو کہ ہم اتنی ہی سی کاروائی سے موسیٰ کو دبالیں گے اور کچھ گنجائش ملتی تو ممکن تھا کہ وہ اس سحر عظیم سے بڑا کوئی اور سحر اعظم دکھلاتے، مگر اعجاز موسوی نے ساحروں کو پہلے ہی مورچہ پر ہی مایوس کن شکست دے دی آگے موقعہ ہی نہیں رہا کہ مزید مقابلہ جاری رکھا جاتا۔ (ترجمہ شیخ الہندؒ)

اسی آیت کے ذیل میں حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کا ارشاد گرامی یہ ہے کہ

اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ سحر کا منتہا اتنا ہی ہے کہ نظر بندی ہو جاتی ہے بلکہ بعض انواع سحر سے تبدیل حقیقت ممکن ہے۔ (بیان القرآن)

صاحب روح المعانی کی رائے بھی ملاحظہ فرمالیجئے، انھوں نے اسی آیت کے ضمن میں سحر کے موضوع پر کلام فرماتے ہوئے یہ تفصیل پیش کی ہے۔

واستدل بالآية من قال كالمعتزلة ان السحر لاحقيقة له و انما هو مجرد تخييل و فيه الهم ونهم ان ارادو ان ماوقع في القصة من السحر كان كذلك مسلم والاية تدل عليه وان ارادوا ان كل سحر تخييل فممنوع والآية لا تدل عليه والذى ذهب اليه جمهور اهل السنة ان السحر اقسام وان منه مالا حقيقة او منه ماله حقيقة (روح المعانى جلد ۹)

ویسے جمہور اہل سنت کی رائے کی رائے یہ ہے کہ سحر کی مختلف قسمیں ہیں ان میں سے بعض کی کچھ حقیقت نہیں (یعنی وہ صرف نظر کا فریب ہوتی ہے) اور بعض کی حقیقت ہے (یعنی وہ نظر کا فریب نہیں ہوتیں بلکہ وہ واقعات کی دنیا میں انکا تحقق ہوتا ہے اور وہ نفع و نقصان پہنچا سکتی ہیں) اس آیت کی تشریح میں اقوال تو اور بھی ایسے نقل کئے جا سکتے ہیں جن سے دو اور دو چار کی طرح جادو کی حقیقت کا اثبات ہو جاتا ہے مگر کیا فائدہ کاغذ سیاہ کرنے سے۔ ہمارے خیال میں تین قابل اعتماد تفسیروں کی رائے جاننے کے بعد اس کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی کہ مزید تفاسیر کی ورق گردانی کی جائے، تفسیر کشاف، تفسیر بیضاوی خازن تفسیر مدارک وغیرہ تفاسیر میں سے کوئی بھی تفسیر ایسی نہیں ہے جس میں سحر کی حقیقت کا مذاق اڑایا گیا ہو اور محمود قیصر صاحب کی طرح جادو کو بے اثر ثابت کرنے کے لئے حقائق سے روگردانی کی گئی ہو۔

ذرا آگے چل کر محمود صاحب نے موضوع سے غیر متعلق قرآن کی

چند آیات نقل کی ہیں۔ اور اس کے بعد خالص فلسفیانہ انداز میں یوں لب کشائی کی ہے۔

''بلاشبہ یہ واقعات اس حقیقت کو واشگاف کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ہستی نافع وضار نہیں۔''

خدا جانے ان سے یہ کس نے کہدیا ہے کہ جادو بذات خود نافع وضار ہے۔ یہ تو ایک ظاہری بات ہے کہ ہر معاملہ میں کارساز حقیقی خدا ہی ہوتا ہے، خدا کی ایماء اگر شامل حال نہ ہو تو دنیا کی کوئی چیز نہ نفع پہنچا سکتی ہے اور نہ نقصان یہی حال جادو کا بھی ہے وہ بھی خدا کی مرضی کے بغیر اپنا کوئی اثر نہیں قائم نہیں کرسکتا، تاہم اگر دنیا میں ایسے لوگ بھی موجود ہوں جو بذات خود جادو کو نافع اور ضار سمجھتے ہوں تو پھر ان کے کافر ومشرک ہونے میں کوئی شبہ نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن سوال تو یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک جادو ہی کی کیا تخصیص دنیا کی کسی بھی چیز اور کسی بھی ہستی کے بارے میں کسی انسان کا یہ تصور کہ وہ بذاتِ خود نفع اور نقصان پہنچاسکتی ہے اس کے کافر ومشرک ہونے کے لئے کافی ہے۔

الف اگر اس خام خیالی میں مبتلا ہے کہ آنحضور ﷺ یا حضرت علیؓ مختار کل اور مشکل کشا ہیں تو اس کے مشرک اور کافر ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔

جیم اگر اس عقیدے کا شکار ہے کہ بزرگان دین بذات خود ہر قسم کا نفع نقصان پہنچاسکتے ہیں تو اس کے بھی غیر مومن ہونے میں کوئی کلام نہیں۔

دال اگر یہ دعوا کرتا ہے کہ آگ اللہ کے اذن کے بغیر بھی جلا ڈالنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ تو اسے بدعقیدہ کہے بغیر چارہ نہ ہوگا۔ تو پھر آخر ایک جادو کے بارے میں یہ فرمادینا کیا معنی رکھتا ہے کہ وہ بذات خود نافع وضار نہیں ہے بلکہ نافع وضار تو یقیناً صرف قدرتِ خداوندی ہے۔؟

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جادو کی حقیقت کے بارے میں علماء کا اختلاف چلا آرہا ہے۔ بعض لوگ اس کی حقیقت کو تسلیم کرنے میں تذبذب کا شکار ہیں جب کہ اکثریت شدت سے اس بات کی قائل ہے کہ جادو اپنے اندر حقیقت بھی رکھتا ہے اور اثرات بھی۔ روح المعانی کی عبارت ہم ابھی نقل کرچکے ہیں اس میں بالصراحت فرمادیا گیا ہے کہ جمہور علماء جادو کی حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں۔

مفکر اسلام مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے جادو کے موضع پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔

بلاشبہ یہ بات اپنی جگہ بالکل درست ہے کہ بندوق کی گولی اور ہوائی جہاز سے گرنے والے بم کی طرح جادو کا موثر ہونا بھی اللہ کے اذن کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ مگر جو چیز ہزار ہا سال سے انسان کے تجربے اور مشاہدے میں آرہی ہو، اس کے وجود کو جھٹلا دینا محض ایک ہٹ دھرمی ہے۔ (تفہیم القرآن جلد ششم)

اس سلسلے میں مولانا حفظ الرحمنؒ یوں رقم طراز ہیں۔ جمہور علماء اہل سنت کی یہ رائے ہے کہ سحر واقعی ایک حقیقت اور مضر رساں اثرات رکھتا ہے حق تعالیٰ نے اپنی حکمت بالغہ اور مصلحت کاملہ کے پیش نظر اس میں اس طرح مضر اثرات دکھلائے ہیں جس طرح زہر میں یا دوسرے نقصان رساں ادویہ میں۔ (قصص القرآن جلد اول)

علامہ ابن کثیرؒ نے اپنی تفسیر مین ابوعبداللہ قرطبی کا..... قول نقل کیا ہے کہ ہمارے نزدیک سحر حقیقت ہے اور واقعتاً ایک شئے ہے پروردگار اس کے ذریعہ سے جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ فتح الباری کی دسویں جلد میں حافظ حجر عسقلانیؒ یوں تحریر فرماتے ہیں۔

واختلف فی السحر فقیل هو تخییل فقط ولا حقیقة له وهذا اختیار ابی جعفر الاستر ابادی من الشافعیة و ابی بکر الرازی من الحنفیة وابن حزم الظاهری وطائفة قال النووی والصحیح ان له حقیقة وبدقطع الجمهور وعلیه عامة العلماء.

ترجمہ: اور سحر کے بارے میں اختلاف ہے کہ بعض نے کہا کہ وہ بس تخیل ہے اور اس کی کوئی حقیقت نہیں اور اسی رائے کو اختیار کیا ہے ابو جعفر شافعی اور ابوبکر رازی حنفی نے اور ابن حزم ظاہری اور ایک چھوٹی سی جماعت کی بھی یہی رائے ہے۔ نووی فرماتے ہیں کہ صحیح بات یہ ہے کہ سحر ایک حقیقت ثابتہ ہے اور جمہور علماء کا قطعیت کے ساتھ یہی رائے اور یہی مسلک ہے عام علماء کا۔

ہمارے خیال میں یہ تفصیل سمجھانے کے لئے کافی ہے کہ سحر صرف خام خیالی اور نظر بندی کا نام نہیں بلکہ سحر کی ایک مسلمہ حقیقت ہے اور سحر کے ذریعے نفع بھی پہنچایا جاسکتا ہے اور نقصان بھی پہنچایا جاسکتا ہے، لیکن یہ کیا ضروری ہے کہ جو تفصیل ہمارے لئے اور تمام قارئین کے لئے کافی ہوا ہے محمود نصیر صاحب بھی اپنے لئے کافی سمجھیں۔ لہٰذا اول چاہتا ہے کہ کچھ تفصیل اور پیش کردی جائے۔ ممکن ہے کہ اس تفصیل پر نظر ڈالنے کے بعد وہ ان خیالات سے رجوع کرلیں جو اہل سنت کے خیالات سے

نما یاں نظر آتے ہیں۔

جادو کو بر حقیقت اور پر اثر ثابت کرنے کے لئے ہمارے پاس سب سے بڑی دلیل بخاری کی وہ روایت ہے جس میں آنحضورﷺ پر جادو کئے جانے اور جادو ہوجانے کی خبر دی گئی ہے، یہ روایت حضرت عائشہؓ حضرت زید ابن ارقمؓ اور حضرت عبداللہ ابن عباسؓ جیسے جلیل القدر صحابہ سے مروی ہے۔ اور اس روایت کو مختلف سندوں کے ساتھ بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجہ، احمد عبدالرزاق حمیدی ابن سعد طبرانی، بیہقی، حاکمؒ وغیرہ جیسے قابل اعتماد محدثین نے نقل کیا ہے۔ اس روایت کے ہوتے ہوئے جادو کی حقیقت و تاثیر کا انکار عین دوپہر میں سورج کے انکار کے مترادف ہے۔ روایت یہ ہے۔

عن عائشۃؓ قالت سحر رسول اللہ ﷺ رجل من نبی زریق یقال لہ لبید بن الاعصم حتی کان رسول اللہ ﷺ یخیل الیہ انہ یفعل الشئی وما فعلہ حتی اذا کان ذات یوم او ذات لیۃ وھو عندی لکنہٗ دعاو دعاثم قال یا عائشہ اشعرت ان اللہ افتانی فیما استفتیتہ فیہ اتانی رجلان فقد احمد ھما عند راسی ولآخر عند رجلی فقال احد ھما لصاحبۃ ماوجع الرجلی ؟ قال مطعوب قامن طبہ قال لبید بن الاعصم قال فی ای شئی قال فی مشط ومشا طہ وجب طلع نخلۃ ذکر قال فاین ھو قال فی بئر ذی ار اوان فاتاھا. رسول اللہ ﷺ فی انا س من اصحابہ فجاء فقال عائشہ کانّ ماء ھانقاعۃ الھناء او کان رؤس نخلھا روس الشیاطین فقلت یا رسول ﷺ علیہ وسلم افلا استخرجہٗ قال فدعانی اللہ فکرٖھت الثور علی الناس فیہ شرافامر بھا فد فنت (بخاری)

حضرت عائشہؓ راوی ہیں فرماتی ہیں کہ رسول اللہﷺ پر لبید ابن عاصم نامی شخص نے جادو کیا اس سے آپ کی یہ حالت ہوگئی کہ جس کام کو آپﷺ نے نہ کیا ہوتا اس کو کرنے کا گمان ہوجاتا۔ ایک دن یا ایک رات آپ میرے پاس تھے۔ لیکن دعا کرتے رہے۔ اس پر آپﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہؓ کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ نے مجھے وہ بتادیا ہے جو میں نے معلوم کرنا چاہا تھا، میرے پاس دو شخص آئے اور ان میں سے ایک میرے سر کے پاس اور ایک میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا۔ پھر ایک نے اپنے ساتھی سے پوچھا کہ اس آدمی کو کیا تکلیف ہے؟ دوسرے نے کہا کہ اس پر جادو کیا گیا ہے۔ پہلے والے شخص نے پوچھا کہ جادو کیا کس نے ہے۔ دوسرے شخص نے کہا لبید ابن عاصم نے۔ پہلے والے شخص نے پوچھا کہ جادو کس چیز پر کیا گیا ہے، دوسرے نے جواب دیا کہ کنگھی، سر کے بال اور تروتازہ کھجور کے خول میں۔ پہلے نے دریافت کیا یہ چیزیں ہیں کہاں؟ دوسرے نے جواب دیا کہ زرداں کے کنویں میں۔ پھر رسول اللہﷺ چند صحابہؓ کے ساتھ اس کنویں کے پاس پہنچے۔ پھر واپس تشریف لائے اور فرمایا کہ اے عائشہ! کنویں کا پانی مہندی کے نچوڑ کی طرح سرخ ہوگیا ہے اور اس کنویں کے پاس والے درخت کا سر شیطان کے سروں کی مانند تھا، قلت یا رسول اللہ، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے کہا کہ یا رسول اللہﷺ کیا میں اس کی تحقیق نہ کروں؟ آپﷺ نے فرمایا کہ مجھے اللہ نے عافیت دے دی اس لئے میں نے برا محسوس کیا کہ لوگوں میں اس کی برائی پھیلاؤں۔ پھر آپﷺ نے اس کنگھی کو دفن کرنے کا حکم دیا اور وہ دفن کردی گئی۔

جمہور علما اور مفسرین اس بات کے قائل ہیں کہ آں حضرتﷺ پر جادو کیا گیا تھا۔ اور اس کے دفاع کے لئے "معوذتین" نازل کی گئی تھیں۔ ان کے ورد سے اللہ نے آپ کو جادو کے اثرات سے نجات عطا فرمائی۔ لیکن روایتی دانش مندوں کا خیال یہ ہے کہ آنحضرتﷺ پر جادو کا اثر امر محال ہے۔

اور محمود قیصر صاحب جیسے ارباب فہم کا تصور یہ ہے کہ جادو کی کوئی حیثیت نہیں خواہ حدیث سے ثابت ہو یا قرآن سے۔ ایسے فہیم اور دانش مند لوگ دراصل اپنے توہمات و مفروضات کے کچے دھاگوں میں اس درجہ جکڑے ہوئے ہیں کہ انہیں ہر حقیقت وہم اور ہر سچائی خیال خام محسوس ہوتی ہے آنحضورﷺ پر جادو کا اثر نہ خلاف عقل ہے اور نہ منافی نبوت لیکن کیا کہا جائے دنیا میں کچھ ایسے ضرورت سے زیادہ سمجھدار اور محتاط لوگ موجود ہیں کہ جو نہ حقائق کو مانتے ہیں۔ اور نہ صحابہ کرام جیسے احتیاط پسندوں کی بات کو ایسے لوگوں کے نزدیک ہر وہ چیز وہم ہے جسے وہ وہم سمجھ لیں۔ اور ہر وہ چیز بر وجود ہے جسے وہ بر وجود خیال کریں۔

جو حضرات حضورﷺ پر جادو کے اثرات کو نہیں مانتے ہیں ان کی خدمت میں عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں جن حقائق وواقعات کو بیان فرمایا ہے کیا وہ غلط ہیں؟

کیا اللہ کی کتاب کے مقابلہ میں تاریخ وروایات کی صحت کو مانا جاسکتا ہے؟ جن کو ہمارے ہی طرح کے انسانوں

نے مرتب وجمع کیا ہے؟ (صفحہ ۹)

کاش کوئی محمود صاحب کے کانوں میں یہ بات ڈال دے کہ محترم قرآن حکیم ان پر براہِ راست نازل نہیں ہوا بلکہ یہ قرآن ان ہی لوگوں کی توسط سے آپ تک پہنچا ہے جنھیں وہ اپنے جیسا انسان کہہ کر ان کے مقام کو گھٹانے کی کوشش فرمارہے ہیں۔ صحابہ کرام اس اعتبار سے یقیناً محمود صاحب جیسے تھے کہ ان کے بھی محمود صاحب کی طرح ایک ناک تھی دو کان تھے۔ دو آنکھیں تھیں۔ دو ٹانگیں تھیں، دو ہاتھ تھے۔ ایک پیٹ تھا۔ وغیرہ۔ لیکن کیا اخلاق وکردار احتیاط وتقویٰ، اور ایمان ویقین کے اعتبار سے بھی وہ محمود یا حسن جیسے لوگ تھے۔ کیا ان میں اور ہم میں کوئی فرق نہیں۔ کوئی تفاوت نہیں۔ مغالطہ دہی کی انتہا ہے کہ محمود صاحب نے صحابہ کرام کو اپنا جیسا انسان کہہ کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ احادیث کا ذخیرہ قابلِ اعتبار نہیں۔ لیکن مغالطہ دیتے وقت وہ یہ بھول گئے کہ قرآن حکیم لوحِ محفوظ سے براہِ راست ان پر نازل نہیں ہوا بلکہ یہ آنحضور ﷺ پر اترا اور صحابہ کرام ہی کے واسطے سے ساری دنیا تک پہنچا۔ اگر صحابہ کرام کی بیان کردہ احادیث ناقابلِ اعتبار ہیں تو پھر اس قرآن ہی کا کیا اعتبار ہوسکتا ہے جسے ہم اللہ کی کتاب سمجھ کر سینے سے لگائے ہوئے ہیں۔ اس کے ایک ایک حرف اور ایک ایک نقطہ کے بارے میں ہمارا یہ عقیدہ کیوں ہے کہ برحق ہے۔ کیا خداوندِ عالم نے براہِ راست ہمارے دلوں میں اس کی حقانیت کے ثبوت پیدا کردئے ہیں۔ کیا جبرائیل امین نے ہماری کنڈیاں کھٹ کھٹا کر فرداً فرداً یہ اطلاع دی تھی کہ جس کتاب کو ہم خدا کی کتاب سمجھتے ہیں وہ واقعی خدا کی کتاب ہے اور واقعی اس کا ایک ایک حرف اور ایک ایک نقطہ برحق ہے۔ ظاہر ہے کہ نہیں بلکہ اس کو برحق سمجھنے کی ایک ہی دلیل ہمارے پاس ہے۔ اور وہ یہ کہ جن مبارک ہاتھوں سے یہ ہم تک پہنچا ہے۔ وہ دین اور روایات کے معاملہ میں سرتا پا "احتیاط" کہلانے کے مستحق تھے۔ دین کی باتیں نشر کرنے کے معاملہ وہ جتنے محتاط تھے، اتنا محتاط کوئی مسلمان چودہ سو سال میں نہ پیدا ہوا ہے نہ پیدا ہوسکتا ہے۔ ان کے بارے میں یہ فرمادینا کہ وہ ہماری طرح کے انسان تھے۔ فریب خوردگی ہے ورنہ پھر جہالت فاحشہ!!

محمود قیصر صاحب دراصل یہ فیصلہ کرچکے ہیں کہ وہ جادو اور اس کی حقیقت کو غلط ثابت کرکے رہیں گے خواہ ایسا کرنے کے لئے انھیں عقائد کی بنیادیں ڈھانی پڑجائیں۔ اسی چکر میں آکر انھوں نے احادیث پر اپنی دانش مندی کا آرا چلادیا ہے اور اپنے قارئین پر یہ تاثر چھوڑنے کی کوشش کی ہے کہ قرآن میں جادو کی حقیقت کا انکار کیا گیا ہے۔ اور صحابہ کرام یعنی ہم جیسے انسان چیخ چیخ کر کہہ رہے ہیں کہ جادو برحق ہے اور اس کا وجود امرِ واقعہ ہے۔ حالانکہ قرآن حکیم میں کسی بھی جگہ جادو اور اس کے اثر کو بے حقیقت نہیں کہا گیا ہے۔ ہم محمود صاحب سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ قرآن کریم کی کسی آیت سے یہ ثابت کریں کہ جادو قطعاً بے اثر ہوتا ہے۔ اور اس کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔

موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں جو ساحرین آئے تھے انکے ایک کرتب کو ثبوت بنا کر یہ یقین کر بیٹھنا کہ جادو کی حقیقت نظر بندی کے سوا کچھ نہیں ناسمجھی ہے، یہ تو بالکل ایسا ہی ہوگیا جیسے اثرات بیماری کا مخالف دردِ سر سے دوچار ہونے کے بعد یہ ثابت کرنے کی فکر میں اٹھ کھڑا ہو کہ بیماری کی حقیقت اس سے زیادہ کچھ نہیں کہ سر دکھنے لگتا ہے۔ ایک عام سی بات ہے کہ بیماری کا لفظ تمام بیماریوں پر محیط ہوتا ہے۔ درد سر بھی، تپ دق پر بھی کھانسی نزلہ پر بھی چیچک اور کینسر پر بھی۔ گویا کہ بیماری کا لفظ بول کر بھی بیماریاں مراد لی جاسکتی ہیں۔ اب اگر کوئی شخص دردِ سر کے بارے میں یہ خیال کر بیٹھے کہ بس بیماری کا کل جغرافیہ یہ ہی ہے، تو بالکل ایسا ہی ہوگا کہ جیسے محمود قیصر صاحب نظر بندی اور شعبدہ گری کو کل جادو سمجھ بیٹھے ہیں۔

قابلِ تعجب بات یہ ہے کہ محمد نعیم الدین جیسے لوگ، جو آنحضور ﷺ کو نور کی مخلوق سمجھتے ہیں جادو کے قائل تھے اور اس حقیقت کو تسلیم کرتے تھے کہ، نبی کریم ﷺ پر جادو کیا گیا اور آپ پر اس کا زبردست اثر ہوا تھا، اور آپ ﷺ اس کے اثر سے نہ صرف پریشان ہوتے بلکہ مسلسل اس سے نجات پانے کی دعائیں کیا کرتے تھے، چنانچہ احمد رضا خاں صاحب کے ترجمہ پر حاشیہ آرائی کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں۔

لبید ابن اعصم یہودی نے اور اس کی بیٹیوں نے حضور ﷺ پر جادو کیا اور حضور ﷺ کے جسم مبارک اور اعضائے ظاہرہ پر اس کا اثر بھی ہوا۔

اعضائے ظاہرہ کی قید تو یہاں بلاوجہ لگادی گئی ہے، صحیح بات تو یہ ہے کے حضور انور ﷺ کا ذہن بھی جادو سے متاثر تھا، البتہ آپ کا عقیدہ اور آپ کی نبوت جادو کے اثر سے بالکل محفوظ تھی۔ روایات میں آپ ﷺ کے بارے میں یہ آتا ہے کہ جن دنوں آپ جادو کے زیر اثر تھے ان دنوں آپ اکثر کاموں کے بارے میں مغالطہ اور نسیان کا شکار ہوجاتے تھے۔ جن کاموں کو نہ کیا ان کے بارے میں یہ گمان ہوتا کہ میں ان کو

کر چکا ہوں، بعض اوقات یہ بھی ہوا کہ ازواج مطہرات سے خلوت نہیں کی۔ لیکن یہ وہم ہورہا ہے کہ خلوت کر چکا ہوں۔

اس قسم کی باتیں یہ ثابت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ کا حافظہ بھی جادو کی لپیٹ میں تھا، البتہ یہ ایک یقینی بات ہے کہ آپ ﷺ کی نبوت اور آپ ﷺ کا ایمان کلیتہً محفوظ تھے، انہیں کوئی آنچ نہیں آئی تھی، کسی روایت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اس زمانہ میں آپ ﷺ نے قرآن کو غلط سلط انداز میں پڑھا ہو۔ یا آپ ﷺ کی زبان پر ناروا باتیں آئی ہوں۔ یا کوئی حرکت آپ ﷺ سے اس طرح کی سرزد ہوئی ہو جو دین وشریعت کے خلاف پڑتی ہو لہٰذا یہ وہم کرنا درست نہیں ہے کہ مسحور ہونے کی حالت میں آپ کی نبوت بھی ضرور متاثر ہوئی ہوگی۔

اس واقعۂ جادو کو مولانا مودودی نے بڑی تفصیل کے ساتھ باین الفاظ بیان کیا ہے۔

صلح حدیبیہ کے بعد جب نبی ﷺ مدینہ واپس تشریف لائے تو محرم ۷ ھ میں خیبر سے یہودیوں کا ایک وفد آیا۔ اور ایک مشہور جادوگر لبید بن اعصم سے ملا جو انصار کے قبیلہ بنی زریق سے تعلق رکھتا تھا[1] ان لوگوں نے ان سے کہا کہ (محمد ﷺ) نے ہمارے ساتھ جو کچھ کیا ہے وہ تمہیں معلوم ہے، ہم نے ان پر بہت جادو کرنے کی کوشش کی مگر کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ اب ہم تمہارے پاس آئے ہیں۔ کیوں کہ تم ہم سے بڑے جادوگر ہو۔ یہ تین اشرفیاں حاضر ہیں۔ انہیں قبول کرو، اور محمد ﷺ پر ایک زور کا جادو کرو۔

اس زمانے میں حضور ﷺ کے یہاں ایک یہودی لڑکا خدمت گار تھا، اس سے ساز باز کر کے ان لوگوں نے حضور ﷺ کی کنگھی کا ایک ٹکڑا حاصل کر لیا۔ جس میں آپ ﷺ کے موئے مبارک تھے، ان ہی بالوں اور کنگھی کے دندانوں پر جادو کیا گیا۔

بعض روایات میں یہ ہے کہ اس کی بہنیں اس سے زیادہ جادوگرنیاں تھیں، ان سے اس نے جادو کروایا تھا۔ بہر حال ان دونوں صورتوں میں سے جو بھی صورت ہو، اس جادو کو ایک نر کھجور کے خوشے کے غلاف[2] میں رکھ کر لبید نے زریق کے کنویں ذروان یا ذی ازدان نامی کی تہ میں ایک پتھر کے نیچے دبا دیا۔

اس جادو کا اثر نبی ﷺ پر ہوتے ہوتے پورا ایک سال لگا، دوسری ششماہی میں کچھ تغیر مزاج میں محسوس ہونا شروع ہوا، آخری چالیس دن سخت اور آخری تین دن زیادہ سخت گزرے، مگر اس کا زیادہ سے زیادہ جو اثر جو حضور ﷺ پر ہو وہ بس یہ تھا، کہ آپ ﷺ گھلتے جارہے تھے۔ کسی کام کے متعلق خیال فرماتے کہ وہ کر لیا ہے، مگر نہیں کیا ہوتا تھا، اپنی ازواج کے متعلق خیال فرماتے کہ آپ ان کے پاس گئے ہیں۔ مگر گئے نہیں ہوتے تھے۔ اور بعض اوقات آپ کو اپنی نظر پر بھی شبہ ہوتا تھا کہ کسی چیز کو دیکھا ہے مگر نہیں دیکھا ہوتا تھا۔

یہ تمام اثرات آپ ﷺ کی ذات تک محدود رہے حتیٰ کہ دوسرے لوگوں کو یہ تک معلوم نہ ہوسکا کہ آپ پر کیا گزر رہی ہے۔ رہی آپ کی نبی ہونے کی حیثیت تو اس میں آپ ﷺ کے فرائض کے اندر کوئی خلل پیدا نہ ہونے پایا، کسی روایت میں یہ نہیں ہے کہ اس زمانے میں آپ قرآن کی کوئی آیت بھول گئے ہوں، یا کوئی آیت آپ ﷺ نے غلط پڑھ ڈالی ہو یا اپنی صحبتوں میں اور اپنے وعظوں اور خطبوں میں آپ ﷺ کی تعلیمات کے اندر کوئی فرق واقع ہو گیا ہو۔ یا کوئی ایسا کام وحی کی حیثیت سے پیش کر دیا ہو، جو فی الواقع آپ ﷺ پر نازل نہ ہوا ہو، یا نماز آپ ﷺ سے چھوٹ گئی ہو اور اس کے متعلق بھی آپ ﷺ نے سمجھ لیا ہو کہ پڑھ لی ہے مگر نہ پڑھی ہو، ایسی کوئی بات معاذ اللہ پیش آجاتی تو دھوم مچ جاتی، اور پورا ملک عرب اس سے واقف ہوجاتا کہ نبی کو کوئی طاقت چت نہ کر سکی تھی۔ اسے ایک جادوگر کے جادو نے چت کر دیا۔

لیکن آپ کی حیثیت نبوت اس سے بالکل غیر متاثر رہی، اور صرف اپنی ذاتی زندگی میں آپ اپنی جگہ اسے محسوس کر کے پریشان تھے، کہ آپ ﷺ نے بار بار اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ اسی حالت میں نیند آگئی، یا غنودگی طاری ہوئی، اور پھر آپ ﷺ نے بیدا ہو کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ میں نے جو بات اپنے رب سے پوچھی تھی، وہ اس نے مجھے بتادی ہے، حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ وہ کیا

---

[1] بعض روایوں نے اسے یہودی کہا ہے، اور بعض نے منافق، اور یہودی کا حلیف۔ لیکن اس پر سب متفق ہیں کہ وہ بنی زریق میں سے تھا، اور یہ سب کو معلوم ہے کہ بنی زریق یہودیوں کا کوئی قبیلہ نہ تھا، بلکہ خزرج میں سے انصار کا ایک قبیلہ تھا، اس لئے یا تو وہ ان لوگوں میں سے تھا جو اہل مدینہ سے یہود ہو گئے تھے، یا یہود کا حلیف ہونے کی بنا پر بعض لوگوں نے اسے بھی یہودی شمار کر لیا۔ تاہم اس کے لئے منافق کے الفاظ استعمال ہونے سے پہلے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بظاہر وہ مسلمان بنا ہوا تھا۔

[2] ابتداء میں کھجور کا خوشہ ایک غلاف کے اندر ہوتا ہے اور نر کھجور کے غلاف کا رنگ انسان کے رنگ سے ملتا جلتا ہوتا ہے اور اس کی بو انسان کے مادہ منویہ کے جیسی ہوتی ہے

بات ہے؟ آپ نے فرمایا دو آدمی (یعنی فرشتے دو آدمی کی صورت میں) میرے پاس آئے ایک سرہانے کی طرف تھا اور ایک پائینتی کی طرف، ایک نے پوچھا انہیں کیا ہوا؟ دوسرے نے جواب دیا، ان پر جادو ہوا ہے، اس نے پوچھا کس نے کیا ہے؟ جواب دیا لبید بن اعصم نے۔ پوچھا کس چیز میں کیا ہے؟ جواب دیا کنگھی اور بالوں میں ایک نر کھجور کے کوشے کے غلاف کے اندر۔ پوچھا وہ کہاں ہے؟ جواب دیا بنی زریق کے کنویں ذیاردان (یا ذروان) کی تہ کے پتھر کے نیچے ہے۔ پوچھا اس کے لئے کیا جائے؟ جواب دیا کہ کنویں کا پانی سونت دیا جائے اور پھر پتھر کے نیچے سے اسے نکالا جائے، اس کے بعد نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عمار بن یاسرؓ اور حضرت زبیر کو بھیجا، ان کے ساتھ جبیر بن ایاسؓ الزرقی اور قیسؓ بن الزرقی (یعنی بنی زریق کے یہ دو اصحاب) بھی شامل ہو گئے، بعد میں حضور ﷺ خود بھی چند اصحاب کے ساتھ وہاں پہنچ گئے، پانی نکالا گیا اور وہ غلاف برآمد کر لیا گیا اس میں وہ کنگھی اور بالوں کے ساتھ اور ایک تانت کے اندر گیارہ گرہیں پڑی ہوئی تھیں اور ایک موم کا پتلا تھا جس میں سوئیاں چبھوئی ہوئی تھیں، جبریل علیہ السلام نے آکر بتایا کہ آپ معوذتین پڑھیں۔ چنانچہ آپ ایک ایک آیت پڑھتے جاتے تھے اور اس کے ساتھ ایک ایک گرہ کھلتی جاتی تھی، اور پتلے میں سے ایک ایک گرہ کھلتی جاتی رہی اور پتلے میں سے ایک ایک سوئی نکالی جاتی رہی۔ خاتمہ تک پہنچتے ہی ساری گرہیں کھل گئیں، ساری سوئیاں نکل گئیں اور آپ جادو کے اثر سے نکل کر ایسے ہو گئے جیسے کوئی شخص بندھا ہوا تھا کھل گیا۔

اس کے بعد آپ نے لبید کو بلا کر باز پرس کی۔ اس نے اپنے قصور کا اعتراف کر لیا اور آپ نے اسے چھوڑ دیا۔ کیوں کہ اپنی ذات کے لئے آپ نے کبھی انتقام نہیں لیا، یہی نہیں بلکہ آپ نے اس معاملہ کا چرچہ کرنے سے بھی یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ مجھے اللہ نے شفا دے دی ہے اب میں نہیں چاہتا کہ کسی کے خلاف لوگوں کو بھڑکاؤں۔ (تفہیم القرآن)

یہ تفصیل ان حضرات کے لئے کافی ہے جو انبیاء علیہ السلام کو بشر سمجھتے ہیں۔ لیکن جو لوگ انبیاء کو بشر ہی تصور نہیں کرتے شاید انہیں مندرجہ بالا تفصیل مطمئن نہ کر سکے، اور جو لوگ تفہیم القرآن کو ترچھی نظروں سے دیکھتے، اور مولانا مودودیؒ کے افکار و خیالات سے مطمئن نہیں ہو پاتے ان کے لئے مفتی شفیعؒ کی مندرجہ ذیل تحریر کافی ہو سکتی ہے مفتی صاحب سحر کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

سحر درحقیقت اسباب طبیعہ ہی کا اثر ہوتا ہے اور انبیاء علیہم السلام اسباب طبیعہ کے اثرات سے متاثر ہوتے ہیں شان نبوت کے خلاف نہیں جیسے ان کا بھوک پیاس سے متاثر ہونا، بیماری میں مبتلا ہونا اور شفا پانا۔ ظاہری اسباب سب جانتے ہیں اسی طرح جادو کے باطنی اسباب سے بھی انبیاء متاثر ہو سکتے ہیں۔ اور یہ تاثر شان نبوت کے منافی نہیں۔

رسول اللہ ﷺ پر یہودیوں کا سحر کرنا اور اس کی وجہ سے آپ پر بعض آثار کا ظاہر ہونا اور بذریعہ وحی اس جادو کا پتہ لگانا اور اس کا ازالہ کرنا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ (معارف القرآن)

آدمی ضدی اور ہٹ دھرم نہ ہو تو اس تفصیل کے بعد اسے یقین کر لینا چاہئے کہ جادو ایک ٹھوس حقیقت کا نام ہے، یہ حقیقت عوام و خواص تو درکنار انبیاء پر بھی اثر انداز ہو سکتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جادو کو برحق ثابت کرنے کے لئے ان مضبوط ترین دلیلوں کے بعد کسی دلیل کے بیان کی احتیاج محسوس نہیں ہوتی۔

ایک جگہ محمود قیصر صاحب نے جادو والی روایات کا نو طریقوں سے رد کیا ہے ملاحظہ فرمایئے، سب سے پہلے وہ یہ تحریر فرماتے ہیں۔

جادو سے حضور ﷺ کی شخصیت جب ایک سال تک متاثر رہی تو لازماً فرائض رسالت متاثر ہو جانا بھی لازمی ہے۔

کیونکہ جادو سے پہلے نظر متاثر ہو جاتی ہے پھر ذہن متاثر ہوتا ہے یہ تو اللہ کی بات ہے، جس کے خلاف کوئی بات قابل قبول نہیں ہو سکتی، جادو کے اثر سے فرائض رسالت کو غیر متاثر ثابت کرنے کے لئے حضور ﷺ کے بیمار ہونے اور زخمی ہونے کی دلیل بھی صحیح نہیں کیونکہ زخمی اور بیمار ہونے کی حالت میں بھی آپ کا ذہن صحیح سلامت رہا ہے کیا ان صورتوں میں بھی حضور ﷺ کے ذہن کی یہ ہی کیفیت ہو گئی ہو تھی، جو جادو کے اثر سے ہونا بیان کیا گیا ہے۔

دنیا میں ان گنت لوگوں کے بارے میں یہ سننے میں آیا ہے، کہ ان پر سحر کیا گیا ہے، لیکن آج تک یہ بات کسی کے بارے میں بھی سننے میں نہ آسکی کہ فلاں سحر زدہ شخص نے بوجہ سحر اپنے نظریات تبدیل کر لئے۔ اور وہ

اپنے نظریات کے خلاف آواز بلند کرنے لگا آنحضور علیہ پر سحر کا یہ مطلب نکالنا غلط ہے کہ ان کے وہ نظریات جو بحالت سحر ملت کے سامنے آئے وہ مشکوک ہیں۔

پھر اس سلسلے میں ایک عقلی دلیل اور بھی ہمارے پاس ہے جس کا سہارا لے کر یہ دعویٰ کیا جا سکتا ہے کہ سحر کا اثر آپ کی ذات تک محدود رہا اور آپ کی شان نبوت یکسر اس سے محفوظ رہی۔ دلیل یہ ہے کہ پروردگار عالم نے قرآن کے الفاظ و معانی کے تحفظ کا وعدہ فرمایا ہے کہ ہم ہی نے اسے نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ بھی ہیں۔ اس وعدے اور دعوے پر ایمان رکھنے کے بعد عقل خود یہ کہنے پر مجبور ہے کہ حضور علیہ تکالیف کے کسی بھی اسٹیج سے گذر جاتے لیکن ان کی شانِ نبوت پر کوئی آنچ آنے والی نہیں تھی۔ یہاں تو اللہ کی قدرت اور زیادہ کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ ایک نبی پر جادو کا اثر ہو رہا ہے اس کا ذہن بھی متاثر ہے اور قلب بھی۔ جسم کارواں جادو کی لپیٹ میں تھا اور کابائے نبوت پوری طرح محفوظ تھے، ان پر باذن اللہ سحر اثر انداز نہیں ہو سکا تھا۔

شق نمبر۔۵، ۶ اور ۷ کے ضمن میں قیصر صاحب، جادو کے ساتھ جھاڑ پھونک کا بھی مذاق اڑاتے چلے گئے ہیں اور ایک دلیل بھی انھوں نے ایسی پیش نہیں کی ہے جس سے ان کا موقف قابل قبول ثابت ہو سکے۔ اگر آدمی انکار ہی کرنے کا فیصلہ کرلے تو وہ پہاڑوں کے وجود کا بھی بآسانی انکار کر سکتا ہے اور اگر کوئی شخص آفتاب کی مخالفت کی ہی ٹھان لے تو وہ عین دوپہر میں سورج کے وجود کا مذاق اڑا سکتا ہے۔ انکار کرنے والوں نے بلا دلیل حقائق کا انکار کیا ہے اور اپنا انجام سوچے بغیر بار با آسمان پر تھوکنے کی حماقتیں کی ہیں۔

بالکل اسی طرح ہمارے یہ یہاں محمود قیصر صاحب بھی ہر ہر حقیقت کو جھٹلانے پر کمر بستہ نظر آتے ہیں۔ انھوں نے نہ صرف یہ کہ جادو کی پرزور مخالفت کی بلکہ جھاڑ پھونک اور تعویز گنڈوں کے پیچھے بھی لاٹھی لے کر دوڑ پڑے ہیں۔ اس کی پرواہ کئے بغیر کے ان کی لاٹھی کن کن روایات کا سر پھاڑ رہی ہے۔ اور کن کن صداقتوں کا قتل عام ہو رہا ہے۔

ہمیں افسوس ہے کہ انہوں نے اس سلسلہ میں کوئی ٹھوس دلیل پیش نہیں کی اس لئے ہم باقاعدہ ان کی ان شقوں کا رد کرکے اپنا وقت ضائع کرنا نہیں چاہتے۔ جبکہ صحیح احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ آنحضور علیہ نے بہ نفس نفیس خود جھاڑ پھونک کی ہے اور کبھی کسی صحابی کو جھاڑ پھونک سے نہیں روکا۔ شق نمبر ۸، ضمن میں محمود صاحب ارشاد فرماتے ہیں۔

تعجب ہے کہ ظہار کے سلسہ میں تو اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ کو بیداری کی حالت میں فوری وحی کے ذریعہ اپنی ایک بندی کی پریشانی وغم کو دور فرمادیا لیکن خود حضور اکرم علیہ کو ایک سال تک گھلتے رہنا پڑا، اور اللہ نے اس طویل مدت میں اس تعلق سے آپ پر توجہ نہیں فرمائی۔

اس عبارت میں طنز ظاہراً جادو کی حقیقت کو ماننے والوں پر کیا جا رہا ہے اور ان محدثین پر کیا جا رہا ہے قیصر صاحب کچھ روایات بیان کرکے حقیقت پسندی اور صداقت نوازی کے مرتکب ہوئے ہیں لیکن اگر غور وفکر سے کام لیا جائے تو طنز کا نشانہ محدثین اور علماء نہیں بلکہ باری تعالیٰ بنتے ہیں۔ قیصر صاحب نے باری تعالیٰ کو یہ سبق دینے کی کوشش کی ہے کہ جب آپ اپنی ایک معمولی بندی کی درخواست حلق سے برآمد ہوتے ہی قبول کر لیتے ہیں تو ایک عظیم پیغمبر کی دعاؤں کو قبول کرنے آپ نے میں ایک سال کیوں لگا دیا، اور ان کی پریشانی کو رفع کرنے میں ٹال مٹول اور تامل سے کام کیوں لیتے رہے۔

حیرت ہوتی ہے قیصر صاحب کی عقل پر کہ وہ نظام قدرت کے معمولی نشیب وفراز کو نہ سمجھ سکے۔ اور لنگڑی، لولی منطق کا سہارا لے کر اعتراض کی جگالی کرنے میں مشغول ہو گئے۔

ان گنت بار یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ آدمی سے کوئی بھاری چیز ٹکرائی لیکن آدمی کو گزند نہ پہنچا سکی۔ اور بعض لوگ اونچی اونچی دیواروں سے گر کر صحیح سالم رہے اور انہیں معمولی درجہ کی چوٹ بھی نہیں لگی اور دوسری طرف یہ بات بھی دیکھنے میں آئی ہے کہ خدا کا رسول ایک جنگ مین معمولی سے حملہ سے اپنا دانت شہید کر بیٹھا طائف کے سفر میں اس کے پاؤں لہولہان ہو گئے اور خدا دیکھتا رہا، جب کہ اس کے بعض بندے سنگ ریزوں اور خاردار جھاڑیوں سے بخیر وعافیت گزر جاتے ہیں۔ آخیر قیصر صاحب ان باتوں پر کیوں اعتراض نہیں ہوتا۔؟

ہر صاحب نظر اور صاحب شعور اس بات سے واقف ہے کہ یہ دنیا دار الاسباب ہے یہاں بھی اسباب کے پابند ہیں۔ خواہ وہ عوام ہوں یا خواص۔ انبیاء متقرب کہلانے کے حق دار سہی لیکن تھے وہ سب کے سب انسان ہی۔ اور ہر انسان اسباب کا پابند ہے۔ یہ ممکن نہیں ہے کہ کسی نبی کا سر پتھر سے ٹکرائے اور انہیں کوئی تکلیف نہ ہو۔

اب رہا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ظہار کے سلسلہ میں اپنی بندی کی دعا فوراً قبول کرلی اور اپنے محبوب رسول علیہ کی دعائیں ذرا تاخیر سے

قبول کیں۔ تو اس میں تحیر کی کوئی وجہ نہیں اس لئے کہ پروردگار عالم اپنے کتنے ہی صالح بندوں کو طرح طرح کی آزمائشوں سے گذارتے ہیں۔ اور اپنے گناہ گار اور بدترین بندوں کو بے انتہا نعمتیں عطا کرتے ہیں اور ان کی تمام دعائیں اور تمنائیں پوری فرمادیتے ہیں۔ کوئی نہیں سمجھ سکتا کہ ایسا کیوں ہوتا ہے اور کسی کو چون وچرا کا کوئی حق نہیں۔ اپنی مصلحتوں کو وہ ہی سمجھ سکتے ہیں۔

نمبر ۹۔ ضمن میں قیصر صاحب کے دوسرے ارشادات کا جائزہ لینے سے پہلے ہم قارئین کو یہ بتادیں کہ قیصر صاحب نے ازراہِ کرم علمی جادو سے متعلق کئی مسائل کو ایک ہی دائرہ میں سمیٹ لیا ہے۔ اور اسی کے لئے ایک سیدھی سادی بات الجھ کر رہ گئی اور حقائق گڈمڈ ہوگئے ہیں۔ جادو سے متعلق تمام مسائل پر گفتگو موقع نہیں ہے۔ البتہ مندرجہ ذیل مسائل پر گفتگو کرنا ہم ضروری سمجھتے ہیں۔

(۱) جادو کی کوئی حقیقت ہے یا نہیں؟
(۲) جادو کس قدر اثر انداز ہوتا ہے؟
(۳) جدو دی نفسہ مؤثر ہے یا نہیں؟
(۴) جادو کرنا یا کرانا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟
(۵) جادو سیکھنا یا سکھانا شرعاً کیا حیثیت رکھتا ہے؟
(۶) جادوگر کی سزا کیا ہے اور اسے مسلمان سمجھا جائے یا نہیں؟
(۷) جادوگر کی توبہ قبول ہوتی ہے یا نہیں؟

اپنے مضمون کی پہلی قسط میں تفاسیر اور کتب احادیث کے حوالوں سے ہم بتا چکے ہیں کہ جادو صرف نظر بندی اور فریب دہی کا نام نہیں بلکہ اس کی ایک حقیقت ہے اور اسے ہر دور کے علماء وعقلاء نے تسلیم کیا ہے۔ اگرچہ ہم اس بات کی ضرورت محسوس نہیں کرتے کہ مزید اس موضوع پر خامہ فرسائی کی جائے، تاہم اپنی بات میں وزن پیدا کرنے کے لئے اور قارئین کو اور زیادہ مطمئن کرنے کے لئے ہم چند تفاسیر وکتب کی ورق گردانی پھر کر رہے ہیں جادو کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے صاحب تفسیر حقانی فرماتے ہیں۔

متکلمین کی ایک جماعت کا یہی عقیدہ ہے کہ سحر کوئی اثر نہیں رکھتا۔ مگر دیگر علماء یہ کہتے ہیں کہ بے شک اسباب خفیہ سے ایک تاثیر پیدا ہوتی ہے اور اس کا انکار بدیہیات کا انکار ہے۔ (تفسیر حقانی)

اس موضوع پر کلام کرتے ہوئے علامہ بغویؒ نے فرمایا ہے کہ سحر کا وجود تمام اہل سنت والجماعت کے نزدیک مسلم ہے۔ وہ امام شافعیؒ کے حوالہ سے یہ بھی فرماتے ہیں کہ سحر کی تاثیر عجیب ہوتی ہیں یہ تندرست کو مریض کردیتا ہے، خلاف واقعہ بات کو عین واقعہ بنادیتا ہے اور بسا اوقات اس کے اثرات سے قتل تک کی نوبت پہنچ جاتی ہے (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو تفسیر مظہری کی پہلی جلد) سحروا اعین الناس کی تفسیر کرتے ہوئے مفتی شفیعؒ نے لکھا ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ ان لوگوں کا جادو ایک طرح کی نظر بندی اور تخیل تھی، دیکھنے والوں کو یہ محسوس ہونے لگا کہ یہ لاٹھیاں اور رسیاں سانپ بن کر دوڑ رہے ہیں حالانکہ وہ واقع میں اسی طرح لاٹھیاں اور رسیاں ہی تھیں۔ سانپ نہیں بنے تھے۔ یہ ایک طرح کا مسمیریزم تھا۔ لیکن اس سے یہ لازم نہیں کہ سحر صرف اسی قسم میں منحصر ہے اور سحر کے ذریعہ انقلاب ماہیت نہیں ہوسکتا کیونکہ شرعی اور عقلی دلیل اسکی نفی پر قائم نہیں بلکہ سحر کے مختلف اقسام واقعات سے ثابت ہیں۔ (معارف القرآن جلد چہار صفحہ ۳۱)

اس موضوع پر کلام کرتے ہوئے صاحب فتح القدیر نے فرمایا ہے کہ: تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ سحر کی تاثیر وحقیقت مسلم ہے اور اس سلسلہ میں کسی کی مخالفت مروی نہیں ہے ماسوا معتزلہ اور امام ابوحنیفہؒ کے (فتح القدیر جلد اوّل صفحہ ۱۰۳)

صاحب کشاف فرماتے ہیں: وذہب اہل السنۃ الی اثباتہ واثبات تاثیرہ (تفسیر کشاف جلد اوّل صفحہ ۱۲۸)

اہل سنت کی رائے یہ ہے کہ سحر ثابت ہے اور اس کی تاثیر بھی ثابت شدہ ہے۔ مولانا عبدالماجد دریابادی نے اس مسئلہ پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے: سحر کا رواج دنیا میں ہمیشہ بہت زیادہ رہا ہے اور اب بھی متعدد قوموں میں ہے۔ (تفسیر ماجدی صفحہ ۲۱۵) اس جملہ میں مولانا مرحوم نے دنیا کا لفظ استعمال کرکے اس تصور کی تردید کردی ہے کہ جادو کسی خاص ملک اور خاص علاقہ کی پیداوار نہیں بلکہ اس کا رواج دنیا بھی میں پایا جاتا ہے۔ اور دنیا بھی کے لوگ جادو کی حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں مولانا عبدالماجد صاحب نے بھی سحر کی مختلف قسمیں باور کرائی ہیں چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ سحر کی ایک قسم خیال میں تصرف کرنا بھی ہے اور مسمریزم بھی اس میں داخل ہے۔ (تفسیر ماجدی صفحہ ۳۵۰)

اس طرح یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے کہ پہلے اور بعد کے تمام محدثین اور مفسرین نے جادو کی حقیقت کو بھی مانا ہے اور اس کی چھوٹی بڑی قسموں کو بھی تسلیم کیا ہے۔ مفسرین ومحدثین کی آراء کو نظر انداز

کرکے کسی بھی شخص کا یہ دعویٰ کرنا کہ جادو کی سرے سے کوئی حقیقت ہی نہیں ہے یا جادو نظر بندی کے ماسوا کچھ بھی نہیں سڑی ہوئی قسم کی ضد اور بچکانہ ہٹ دھرمی کے علاوہ کچھ نہیں کہلا سکتی۔

اس موضوع پر مزید تفصیل جاننے کے لئے امام رازی اصفہانیؒ کی مفردات القرآن دیکھی جائے صفحہ ۲۲۵ اس موضوع پر انھوں نے بڑی مدلل اور جادو کی چھوٹی بڑی قسموں کا تعارف کرایا ہے۔

آیئے اب یہ دیکھیں کہ جادو کس حد تک اثر انداز ہوسکتا ہے۔

صاحب روح المعانی فرماتے ہیں: الجمھور علی ان لہ حقیقۃ وانہ قد یبلغ الساحر الی حیث یطیر فی الھواء ویمشی علی الماء یقتل النفس ویقلب الا نان حمارا والفاعل الحقیقی فی کل ذالک ھو اللہ تعالیٰ۔ا

اور جمہور کی رائے یہ ہے کہ جادو ایک حقیقت ہے اور جادو گرا ہوا میں پرواز کرسکتا ہے اور جہاں چاہے پہنچ سکتا ہے اور ہو پانی پر بھی چل سکتا ہے اور قتل نفس بھی کرسکتا ہے اور وہ انسان کو گدھے میں تبدیل کرسکتا ہے اور فاعل حقیقی ہر معاملہ میں اللہ تعالیٰ ہے۔

اور دیکھئے: وجوز اھل السنۃ ان یقدر الساحر علی ان یطیر فی الھاء ویقلب الانسان حمارا والحمار انسانا (شیخ زادہ۔ صفحہ ۳۶۶)

ترجمہ: اور درست سمجھتے ہیں اہل سنت والجماعت اس بات کو کہ جادو گر قادر ہوتا ہے، ہوا پر اڑنے پر اور انسان کو گدھا، اور گدھے کو انسان بنانے پر۔

صاحب فتح القدیر نے مایفرقون بہ بین المرء وزوجہ کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ جادو انسان کے قلب پر اثر انداز ہوتا ہے، اس کے ذریعہ محبت بھی پیدا کی جاسکتی ہے اور نفرت بھی یہ تفرقہ بھی کرادیتا ہے اور رفاقت بھی اس کے ذریعہ قربت بھی قائم ہوسکتی ہے اور دوری بھی۔

امام مالک میں بروایت قعقاع ابن حکیم سے منقول ہے کہ کعب بن احبار فرمایا کرتے تھے۔ لولا کلمات اقولھن لجعلتنی الیھود حمارا۔ ترجمہ: اگر میں فلاں کلمات نہ پڑھتا تو یہودی مجھے گدھا بنا دیتے۔ موطا امام مالک میں وہ کلمات بھی نقل کئے گئے ہیں جو کعب ابن احبار کے معمولات میں شامل تھے۔ اب تک کی گفتگو سے تین باتیں ثابت ہوتی ہیں۔

(۱) کہ جادو صرف وہم اور نظر بندی نہیں بلکہ یہ ایک ٹھوس حقیقت ہے۔

(۲) جادو سے تبدیل جنس بھی ممکن ہے، اور محبت والفت اور قتل وغارت گری بھی۔

(۳) جادو ٹھوس حقیقت کے باوجود فی نفسہ موثر نہیں جس طرح اس دنیا میں کوئی بھی چیز فی نفسہ موثر نہیں۔ ہر معاملہ میں فاعل حقیقی پروردگار ہی ہوتا ہے۔ جادو بھی باذن اللہ ہی اثر انداز ہوسکتا ہے۔ بذات خود اس کی حقیقت وہی ہے جو تریاق اور زہر کی ہے۔ اگر پروردگار چاہے تو یہ دونوں چیزیں اپنا اپنا اثر دکھا سکتی ہیں، ورنہ ہرگز ہرگز نہیں۔

اب رہی یہ بات کہ کسی پہ جادو کرنا یا کرانا کیسا ہے۔ تو اس بارے میں تمام ائمہ اس بات پر متفق ہیں کہ سحر کرنا اور کرانا دونوں حرام ہیں۔ جس طرح شراب پینا سود کھانا حرام ہے۔ بالکل اسی طرح کسی پر جادو کرنا اور کرانا ہی دونوں حرام ہیں۔ اگر کسی کی پر جان لینے کی غرض سے جادو کرایا گیا ہو تو یہ بھی ارادۂ قتل ہے۔ اور اس کی سزا جہنم ہے۔ یعنی کسی کو مار ڈالنے کی غرض سے جو سحر کیا جائیگا یا کرایا جائیگا تو بطور سزا اس شخص کو جہنم میں ڈالا جائیگا جہاں وہ کفار ومشرکین کی طرح ہمیشہ ہمیشہ رہیگا۔

جادو سیکھنے اور سکھانے کے بارے میں ائمہ کرام کا اختلاف ہے بعض ائمہ دفع ضرر کی غرض سے سیکھنے سکھانے کو جائز قرار دیتے ہیں۔ اور بعض ائمہ بہر حال جادو سیکھنے سکھانے کو حرام اور ناجائز قرار دیتے ہیں۔ بعض فقہا کی رائے یہ ہے کہ اگر جادو سیکھنے میں اس قسم کی عزیمتیں پڑھنی پڑیں جن میں شیاطین سے استمداد مقصود ہو تو ان کا پڑھنا قطعی طور پر حرام اور شرک ہے۔ اور ہر وہ شخص مشرک ہے جو غیر اللہ سے استمداد کا طالب ہو۔ بعض فقہاء کے نزدیک اگر عزیمت میں شرکیہ کلمات نہ ہوں تو ان کا پڑھنا اپنے اندر کوئی مضائقہ نہیں رکھتا۔

بہر حال جادو سیکھنا بعض فقہاء کے نزدیک صرف اس صورت میں حرام اور ناجائز ہے۔ جب کہ اس سے کسی کو نقصان پہنچانے کی نیت ہو۔ اگر اپنا اور دوسروں کا دفاع مقصود ہے تو جادو سیکھنے میں قطعاً کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ بشرطیکہ اس میں کفریہ کلمات کی آمیزش نہ ہو۔ اس سلسلہ کی آخری بحث یہ ہے کہ آیا جادو گر کی توبہ قبول ہوسکتی ہے یا نہیں؟ اس بارے میں بھی فقہاء کا اختلاف ہے امام شافعیؒ کے نزدیک جادو گر کی توبہ قبول ہوسکتی ہے۔ لیکن امام مالک اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جادو زندقہ ہے اور زندیق کی توبہ قبول نہیں ہوتی۔ اس بارے میں امام احمدؒ کے دو قول ہیں۔ ایک قول میں وہ امام شافعیؒ سے اور دوسرے قول میں وہ امام ابو حنیفہؒ سے اور امام مالکؒ سے قول سے اتفاق کرتے ہیں۔

بعض دیگر فقہاء کی رائے یہ ہے کہ اگر جادو گر اپنی زندگی میں تجدید ایمان کرلے تو اور اس کا تجدید ایمان کرنا واضح ہو تو پھر اس کی تکفیر نہیں کی جائے گی۔ اس لئے کہ حالت کفر وشرک سے تمام گناہ ایمان لانے کے

بعد کالعدم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے تجدید ایمان کے بعد کسی بھی شخص کو ناقابل معافی سمجھنا درست نہیں (واللہ اعلم بالصواب)

قیصر صاحب نے اپنے مضمون میں جھاڑ پھونک کا بھی خوب دل کھول کر مذاق اڑایا ہے۔ اور انھوں نے جھاڑ پھونک کرنے والوں کی خوب خوب تواضع کی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ قیصر صاحب نے احادیث کے ذخیرہ پر کبھی سرسری نگاہ ڈالنے کی بھی زحمت نہیں کی ہے۔ اس لئے وہ احادیث انکی نظروں سے نہیں گذر سکیں جنہیں مختلف محدثین حضرات نے اپنی مسندات میں نقل کیا ہے۔

اس سلسلے کی چند روایات یہ ہیں۔

(۱) امام عاصمؒ نے حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت کیا ہے کہ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کو بچھو نے کاٹ لیا۔ اور ہم سب رسول اللہ ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر تھے۔ ہم میں سے ایک شخص نے عرض کیا یارسول ﷺ اگر آپ فرمادیں تو میں اس کو جھاڑ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے اگر کوئی شخص اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکے تو ضرور پہنچائے۔

(۲) دوسری روایت میں ہے کہ آل عمرو بن حزمؓ رسول اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہم کو ایک منتر آتا ہے۔ جس سے ہم بچھو کے کاٹے کو جھاڑا کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ منتر مجھے پڑھ کر سناؤ۔ چنانچہ وہ آپ کو سنایا گیا۔ آپ ﷺ نے سن کر فرمایا کہ اس منتر میں کوئی کلمہ قابل اعتراض کلمہ نہیں ہے۔ اس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ تم میں سے اگر کوئی شخص اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے تو وہ ضرور اسے فائدہ پہنچائے۔

(۳) ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر کسی منتر میں خلاف شرع کلمات نہ ہوں تو ان کی ذریعہ جھاڑ پھونک کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ بحوالہ حیاۃ الحیوان۔

حاصل گفتگو یہ ہے کہ جھاڑ پھونک کی شریعت میں اجازت ہے بس اس شرط کے ساتھ کہ اس میں مشرکانہ کلمات نہیں ہونے چاہئیں۔ اور جو جھاڑ آج تک قرآن حکیم کی سورۃ اور آیتوں سے کی جاتی ہے ان پر شبہ کرنا یا ان کی مخالفت کرنا تو دیوانگی اور پاگل پن کی علامت ہے۔

☆☆☆

قسط نمبر:۲۱

مفتاح الارواح

حسن الہاشمی

خیر و برکت کے لئے

مندرجہ ذیل حروف مقطعات کوعشاء کی نماز کے بعد ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھیں۔اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور اس عمل کو عروج ماہ میں شروع کرکے گیارہ راتوں تک جاری رکھیں۔آخری دن جب پڑھنے سے فارغ ہوجائیں تو گلاب و زعفران سے ان حروف مقطعات کوایک سو کے نوٹ پر لکھ کر اپنے گلے یا تجوری یا الماری میں رکھ لیں۔انشاء اللہ زبردست خیر وبرکت ہوگی۔حروف مقطعات یہ ہیں: **بسم اللہ الرحمن الرحیم الٓمٓ کٓھٰیٰعٓصٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ طٰسٓ قٓ نٓ وَالقلم وما یسطرون۔**

سحر کا مؤثر ترین علاج

اگر کسی سحر زدہ شخص کا علاج کسی بھی روحانی فارمولے سے کارگر نہ ہو رہا ہو تو اس فارمولے پر عمل کریں۔انشاء اللہ مایوسی نہیں ہوگی اور مریض کو سحر سے نجات مل جائے گی۔مریض کو وضو کرا کر عامل اپنے سامنے بٹھائے اور عامل خود بھی وضو کرکے عمل شروع کرے۔سب سے پہلے تین بار درود شریف پڑھے، پھر سات مرتبہ سورۂ فاتحہ اور سات سات مرتبہ معوذتین پڑھے پھر چودہ مرتبہ سورۂ یٰسین کی آیت **سلامٌ قولاً من رب رحیم** پڑھے۔آخر میں پھر تین بار درود شریف پڑھے اور مریض کے پورے بدن پر دم کردے۔اس کے بعد مندرجہ ذیل نقش کالی روشنائی سے لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دے اور اس نقش کو موم جامہ کرکے کالے کپڑے میں پیک کرے۔نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۳۲۹	۹۳۳۳	۹۳۳۶	۹۳۲۲
۹۳۳۵	۹۳۲۳	۹۳۲۸	۹۳۳۴
۹۳۲۴	۹۳۳۸	۹۳۳۱	۹۳۲۷
۹۳۳۲	۹۳۲۶	۹۳۲۵	۹۳۳۷

الٓمٓصٓ طٰہٰ طٰسٓ کٓھٰیٰعٓصٓ یٰسٓ والقرآن الحکیم حٰمٓ عٓسٓقٓ نٓ والقلم وما یسطرون اور مندرجہ ذیل نقش گلاب وزعفران سے لکھ کر پندرہ پلادے اور مریض کو تاکید کردے کہ ایک نقش کا پانی بوتل میں ڈال کر تین دن تک دن میں تین بار پینا ہے۔صبح کو ناشتے کے بعد، شام کو عصر اور مغرب کے درمیان اور رات کو سوتے وقت۔اس حساب سے پینتالیس نقش پندرہ دن چلیں گے۔انشاء اللہ مریض کو سحر سے نجات مل جائے گی۔نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۴۴۱	۱۲۴۳۶	۱۲۴۴۳
۱۲۴۴۲	۱۲۴۴۰	۱۲۴۳۸
۱۲۴۳۷	۱۲۴۴۴	۱۲۴۳۹

الٓمٓصٓ طٰہٰ طٰسٓ کٓھٰیٰعٓصٓ یٰسٓ والقرآن الحکیم حٰمٓ عٓسٓقٓ نٓ والقلم وما یسطرون

زبان بندی کے لئے

اگر کسی شخص کے دشمن اور حاسدین اس کے خلاف بکواس کرتے رہتے ہوں اور اس مخالفت بے جا اور بکواس سے اس کا ناک میں دم ہو گیا ہو تو اس کو یہ عمل کرنا چاہئے۔ کالے رنگ کے ریشمی سات دھاگے لے کر اس پر سورۂ رحمٰن کی تلاوت شروع کریں اور جب آیت فبایِّ آلاءِ ربکما تکذبان پر پہنچیں تو گرہ لگا دیں اور ہر بار گرہ لگانے سے پہلے ایک بار یہ بھی پڑھیں بستم زبان فلاں ابن فلاں ابن فلاں فی حق فلاں ابن فلاں بحق کھیٰعص و بحق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پھر اس دھاگے کو کسی دریا یا نہر کے کنارے پر دبا دیں۔ انشاء اللہ مخالفین کی زبان بند ہو جائے گی۔

مقاصدِ حسنہ میں کامیابی کے لئے

جملہ مقاصد حسنہ میں کامیابی کے لئے اس نقش کو ہرے رنگ سے لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھیں اور نقش کے نیچے اپنا مقصد بھی لکھ دیں۔ انشاء اللہ کامیابی ملے گی اور خواہش پوری ہوگی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۱۲	۷۱۵	۷۱۸	۷۰۵
۷۱۷	۷۰۶	۷۱۱	۷۱۶
۷۰۷	۷۲۰	۷۱۳	۷۱۰
۷۱۴	۷۰۹	۷۰۸	۷۱۹

خون بند کرنے کے لئے

کسی بھی طرح کا خون جاری ہو، خونِ حیض یا نکسیر ہو یا بواسیر کا خون جاری ہو جاتا ہو سب کو بند کرنے کے لئے اس نقش کو کالی روشنائی سے لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ خون جاری ہونے کا سلسلہ بند ہو جائے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

				ص ق				
			ی ع	۱۱۷	ع س			
		ک ح	۱۲۲	ھم	۱۲۰	ی ع		
	ع س	۱۱۲	ص ق	۱۱۱	ک ح	۱۲۳	ھم	
ھم	۱۱۹	ع ع	۱۲۵	ع س	۱۱۶	ص ق	۱۱۰	ک ح
	ک ح	۱۱۴	ھم	۱۱۸	ی ع	۱۲۱	ع س	
		ص ق	۱۱۳	ک ح	۱۱۵	ھم		
			ع س	۱۲۴	ص ق			
				ی ع				

کسی بھی طرح کی بندش کو کھولنے کے لئے

بندش کسی بھی طرح کی ہو یا عقد کسی بھی نوعیت کا ہو مثلاً کسی کا کاروبار بند کر دیا گیا ہو یا کسی کی شہوت باندھ دی گئی ہو یا کسی کی شادی پر بندش لگادی گئی ہو یا میاں بیوی کی باہمی تعلق پر قدغن لگادی گئی ہو ان سب بندشوں کو کھولنے کے لئے اس نقش کو لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ ہر طرح کے عقد اور بندش سے نجات مل جائے گی۔ نقش مع آیات قرآنی اس طرح لکھیں۔

۷۸۶

[illegible]

لم ل	ب م	ق ل
لر م	ح ل	و ل
ط ن	د ن	ام

یٰسٓ والقرآن الحکیم

نٓ والقلم وما یسطرون

بسم اللہ الرحمن الرحیم لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا. هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا. مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهُ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهُ فَاٰزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا.

تسخیر حکام کے لئے

تسخیر حکام کے لئے اس نقش کو نوچندی اتوار کو شمس کی ساعت میں گلاب و زعفران سے لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

۱۱۳۵	۱۱۲۰	۱۱۳۰
۱۱۲۴	۱۱۲۸	۱۱۳۳
۱۱۲۶	۱۱۳۷	۱۱۲۲

نکاح کی رکاوٹیں دور کرنے کے لئے

اگر کسی کے نکاح میں رکاوٹیں پڑی ہوئی ہوں تو اس نقش کو نوچندی بدھ کو ساعت عطارد میں لکھ کر اپنے گلے میں ڈالیں۔ نقش کو گلاب و زعفران سے لکھیں اور ہرے کپڑے میں پیک کریں۔ انشاء اللہ بہت جلد نکاح کا پیغام آئے گا اور شادی ہو جائے گی۔

۷۸۶

۱۱۳۸	۱۱۱۶	۱۱۳۱
۱۱۲۲	۱۱۲۸	۱۱۳۵
۱۱۲۵	۱۱۴۱	۱۱۱۹

دشمن کو مغلوب کرنے کے لئے

اگر کوئی شخص اپنے دشمن کو مقہور اور مغلوب کرنے کا خواہش مند ہو تو اس نقش کو نوچندی منگل کو ساعتِ مریخ میں کالی روشنائی سے لکھ کر مہم جامہ کے بعد نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالے۔ انشاء اللہ دشمن مرعوب ہوگا۔

۷۸۶

۱۱۳۲	۱۱۱۲	۱۱۴۱
۱۱۳۷	۱۱۲۸	۱۱۲۰
۱۱۱۶	۱۱۴۵	۱۱۲۴

قوتِ حافظہ میں اضافہ کے لئے

اس نقش کو ساعتِ سعید میں لکھ کر گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ قوتِ حافظہ مضبوط ہوگا اور ذہن کھل جائے گا۔ طلباء کے لئے یہ نقش موثر ثابت ہوتا ہے۔ پس اگر اس نقش کو ساعتِ عطارد میں لکھیں تو افضل ہے۔

۷۸۶

۱۱۳۳	۱۱۰۸	۱۱۴۴
۱۱۳۹	۱۱۲۸	۱۱۱۸
۱۱۱۳	۱۱۴۹	۱۱۲۳

صلح اور محبت کے لئے

اگر کسی کے درمیان محبت اور صلح کرانی ہو تو اس نقش کو نوچندی جمعہ کو لکھ کر گھر میں یہ نقش لٹکا دیں اور نقش کے نیچے دونوں کے نام مع والدہ لکھ دیں۔ نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر لیں۔

۷۸۶

۱۱۳۴	۱۱۰۴	۱۱۴۷
۱۱۴۱	۱۱۲۸	۱۱۱۶
۱۱۱۰	۱۱۵۳	۱۱۲۲

ہر طرح کے مریض سے شفا پانے کے لئے

کوئی شخص کسی بھی مرض میں مبتلا ہو اس سے شفا پانے کے لئے اس نقش کو لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ مرض سے چھٹکارا ملے گا اور تندرستی بحال ہو جائے گی۔

۷۸۶

۱۶۹۱	۱	۱۶۹۳
۱۶۹۲	۱۶۹۰	۳
۲	۱۶۹۴	۱۶۸۹

حفاظت مکان ودکان کے لئے

کسی بھی جگہ کی حفاظت کے لئے خواہ وہ دوکان ہو یا مکان ہو، آفس ہو یا کوئی کارخانہ وغیرہ ہو اس نقش کو لکھ کر فریم میں لگا کر مغربی دیوار پر آویزاں کریں۔ یعنی مشرقی دیوار کے روبرو انشاءاللہ ہر طرح کی آفت اور جادوٹونے سے حفاظت رہے گی اور ترقیاں نصیب ہوں گی۔

۷۸۶

جبرائیل

قاضی الحاجات مجیب الدعوات والاکرام

الۤرٰ	کۤھٰیٰعۤصۤ	طٰسۤ	حٰمۤ	قۤ	نۤ
مليك ق	۳ ع	ط م	اطهر حي	۳ م	مهلك
ی اله	هی حي اله	۵ م	ع	ح ص ق	اله منعم
ع ع	۹ اله	ط س ق	مناح	عالي اعلى ى	ع م
الهی	له منعم	محمد ﷺ	ما ص ق	حٰمۤ	الۤمۤ
7 ص	ر م	طاهر طي	ر م	۲ ع	حامل حي ق

فقطلشائيل ن والقلم وما يسطرون لوبيائيل

میکائیل

اسرافیل

عزرائیل

لوح شمس

عزت ووقار کے حصول، حکومت اور اقتدار کے حصول کے لئے ملازمت اور کاروبار میں ترقی کے لئے ہر دل عزیز بننے کے لئے اور ساری دنیا پر اپنا رعب قائم کرنے کے لئے اس لوح کو چاندی کے پترے پر کندہ کرکے یا پھر گلاب وزعفران سے کاغذ پر لکھ کر اپنے گلے میں ڈالیں۔ اور قدرت الٰہی کا کرشمہ دیکھیں کہ دنیا کس طرح آپ کے قدموں میں آجائے گی۔ اس لوح کو اگر اس وقت تیار کریں جب شمس کو شرف حاصل ہوتا ہے تو اس کی تاثیر کھل کر سامنے آئے گی۔ واضح رہے کہ شمس کو شرف کو سال میں ایک بار حاصل ہوتا ہے۔ لوحِ شرف شمس یہ ہے۔

۷۸۶

الۤرٰ	طٰہٰ	ی	س	ح	م
طہ	س	م	الۤرٰ	ی	ح
ی	م	ح	طٰہٰ	الۤرٰ	س
م	ح	س	ی	طٰہٰ	الۤرٰ
س	الۤرٰ	طٰہٰ	ح	م	ی
ح	ی	الۤرٰ	م	س	طہ

لوحِ شرف قمر

یہ لوح مختلف مقاصد میں کامیابیوں سے ہم کنار کرتی ہے اور دل ودماغ کو ہر طرح کے حالات میں پُرسکون رکھتی ہے۔ اس لوح کو کاغذ پر

گلاب و زعفران سے اس وقت لکھیں جب قمر کو شرف حاصل ہوتا ہے اور یہ شرف ہر ماہ قمر کو حاصل ہوتا ہے۔ اگر اس لوح کو چاندی کی انگوٹھی پر کندہ کرا کر پہنیں تو افضل ہے۔

لوح یہ ہے۔

۷۸۶

الٓمرٓ	نٓ طسٓمٓ	حمعسق
۲۴۳	۲۳۶	۲۲۹
۱۹۴	۳۱۳	نافع

لوحِ شرف مریخ

مقابلہ کسی بھی طرح کا ہو اس میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے شرف مریخ کی لوح بفضل رب تیر بہدف ثابت ہوتی ہے اور کامیابی اور جیت سے ہمکنار کراتی ہے۔ مردانہ قوت اور قوتِ امساک کے لئے بھی یہ لوح تیر کی طرح کام کرتی ہے اور عقد شہوت کھولنے میں بھی مددگار ثابت ہوتی ہے۔ بعض ماہرین عملیات کا کہنا ہے کہ یہ لوح انسان کو باذن اللہ سحر اور آسیب کے اثرات سے بھی محفوظ رکھتی ہے۔ اس لوح کو اگر اس وقت تیار کریں جب مریخ کو شرف حاصل ہو رہا ہو تو اس لوح کے فائدے بہت جلد سامنے آتے ہیں۔ مریخ کو ہر دوسرے سال شرف حاصل ہوتا ہے۔ اس طرح اگر لوہے یا جست پر کندہ کرالیں تو بہتر ہے ورنہ سرخ کاغذ پر کالی روشنائی سے لکھیں۔

لوحِ شرف مریخ یہ ہے۔

۷۸۶

المٓصٓ	ك	هي	ع	ص	الٓمٓ	حمٓ
ص	الٓمٓ	حمٓ	المٓصٓ	ك	هي	ع
ك	هي	ع	صٓ	الم	حمٓ	المصٓ
الٓمٓ	حمٓ	المٓصٓ	ك	هي	ع	صٓ
هي	ع	صٓ	الٓمٓ	حمٓ	المٓصٓ	ك
حمٓ	المٓصٓ	ك	هي	ع	ص	الم
ع	صٓ	الٓمٓ	حمٓ	المصٓ	ك	هي

لوحِ عطارد

علم و عقل میں اضافہ کرنے کے لئے کند بچوں کو ذہین بنانے کے لئے ان کی قوت اضافہ کو مضبوط کرنے کے لئے دماغی امراض سے نجات دلوانے کے لئے وکیل حضرات کو مستعد کرنے کے لئے اور ان کی قوتِ فیصلہ میں نکھار پیدا کرنے کے لئے لوح عطارد بہت موثر ثابت ہوتی ہے۔ امتحان میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے اس کی تائید کارگر ثابت ہوتی ہے۔ اگر اس لوح کو شرف عطارد میں بنائیں تو اس کے نتائج بہت جلد برآمد ہوتے ہیں۔ بالخصوص اگر اس کو شرف عطارد کے وقت میں ساعتِ عطارد میں تیار کریں اس لوح کو کاغذ پر ہری پینسل سے لکھیں اور ہرے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالیں۔ اس لوح کا فائدہ ہر سال اٹھایا جا سکتا ہے۔

شرف عطارد کی لوح یہ ہے۔

۷۸۶

الٓرٰ	طٰسٓ	حٰمٓ	ق
۴۹	۹۹	۲۳۲	۶۸
۹۸	۴۶	۷۱	۲۳۳
۷۰	۲۳۴	۹۷	۴۷

لوحِ مشتری

دولت، استحکام، زبردست خوش حالی، تجارت اور روزگار میں اضافہ، ترقی، کامرانی اور مال وزر حاصل کرنے کے لئے لوحِ مشتری بفضل رب سب سے زیادہ موثر ثابت ہوتی ہے۔ حصولِ جائیداد اور حصولِ جاگیر کے لئے بھی اس کا اثر پائیدار ثابت ہوتا ہے۔ انعام حاصل کرنے کیلئے لاٹری کے ٹکٹ میں اپنا نمبر نکلوانے جیسے معاملات میں بھی یہ لوح بہت موثر ثابت ہوتی ہے۔ اس لوح کو شرف مشتری کے اوقات میں بنائیں تو اس کی تاثیر یقینی ہوجاتی ہے۔ شرف مشتری کا وقت ہر بارہ سال کے بعد آتا ہے۔ لوحِ شرفِ مشتری یہ ہے۔

۷۸۶

الٓمٓ	ا	ل	م	ر	ا	ل	ر
ا	ل	م	ر	ا	ل	ر	حٰمٓ
ل	م	ر	ا	ل	ر	حٰمٓ	ح
م	ر	ا	ل	ر	حٰمٓ	ح	م
ر	ا	ل	ر	حٰمٓ	ح	م	ع
ا	ل	ر	حٰمٓ	ح	م	ع	س
ل	ر	حٰمٓ	ح	م	ع	س	ق
ر	حٰمٓ	ح	م	ع	س	ق	ن

لوحِ زہرہ

عوام وخواتین میں مقبولیت، تسخیر محبوب، تسخیر دوست، رجوعِ خلقت، شادی، من پسند جگہ شادی، حسن اور کشش پیدا کرنے کے لئے لوحِ زہرہ بہت موثر ثابت ہوتی ہے۔ اس لوح کو گلاب وزعفران سے تیار کریں یا چاندی کے پترے پر کندہ کریں۔ اگر اس کو شرف زہرہ کے اوقات میں تیار کریں تو اس کی تاثیر باذن اللہ کئی گن بڑھ جائے گی۔ شرف زہرہ کا وقت تقریباً ہر سال آتا ہے۔ لوح شرف زہرہ یہ ہے۔

۷۸۶

الٓرٰ	طٰسٓمٓ	ص	ح	م
۹	۴۱	۲۳۲	۱۰۵	۹۱
۱۰۶	۸۷	۱۰	۴۲	۲۳۳
۴۳	۲۳۴	۱۰۷	۸۸	۶
۸۹	۷	۳۹	۲۳۹	حق

لوحِ زحل

تمام رکاوٹوں اور تمام نحوستوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے لوحِ زحل کا استعمال کرنا دوراندیشی ہے۔ اس لوح کو شرف زحل کے اوقات میں تیار کرنا چاہئے۔ شرف زحل ۲۹ سال میں ہوتا ہے۔ اس لوح کو سفید کاغذ پر کالی روشنائی سے مرتب کرنا چاہئے اور کالے کپڑے میں پیک کر کے استعمال کرنا چاہئے۔ لوح شرف زحل یہ ہے۔

۷۸۶

الٓمٓ	ا	ل	ر	ا	ل	م	ح	م
ح	م	م	ا	ل	الٓمٓ	ا	ل	ر
ل	ر	ا	م	م	ح	ل	الٓمٓ	ا
ل	الم	ا	ل	ر	ا	م	م	ح
م	ح	م	الم	ا	ل	ر	ا	ل
ا	ل	ر	ح	م	م	ا	ل	الٓمٓ
ا	ل	الٓمٓ	ا	ل	ر	ح	م-	م
م	م	ح	ل	الٓمٓ	ا	ل	ر	ا
ر	ا	ل	م	ح	م	الٓمٓ	ر	ل

خواصِ پنجاہ قاف

قرآن کریم کی پانچ آیات ایسی ہیں کہ ان میں سے ہر ایک آیت میں دس قاف ہیں۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ ان آیات قرآنی میں ایسے رموز اور اسرار پوشیدہ ہیں جن کو بیان کرنے سے انسان کی زبان قاصر ہے۔ یہ آیات دشمنوں کو مغلوب اور مقہور کرنے اور دوستوں اور دشمنوں پر اپنا رعب اور دبدبہ قائم کرنے میں بہت موثر ثابت ہوتی ہیں۔ اگر ان آیات کو پڑھ کر کسی ظالم افسر کے سامنے جائے تو اس کے قہر و ظلم سے انسان محفوظ رہتا ہے۔ یہ آیات جنات اور شیاطین سے بچانے کے لئے ڈھال کی حیثیت رکھتی ہیں۔ سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاءؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ پانچوں آیات روزانہ تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ بارہ ہزار فرشتے اس پر تعینات کردے گا جو ہر آفت اور ہر بلا سے اس کی حفاظت کریں گے اور جنت الفردوس میں اس کے لئے سولہ محل سرخ یاقوت کے تعمیر کئے جائیں گے۔ اکابرین نے فرمایا ہے کہ گھر میں کوئی صاحب اقتدار شخص ان آیات کی روزانہ تلاوت کرے گا اس کا اقتدار قائم رہے گا اور تمام دشمنوں پر اس کا غلبہ رہے گا اور وہ ہمیشہ موذی جانوروں کے شر سے بھی محفوظ رہے گا۔ حضرت شیخ مجدالدین کرمانیؒ فرماتے ہیں کہ دنیا میں رجال الغیب، ابدال اوتار اور اقطب وقت بھی حضرات ان ہی آیات کے ذریعہ ہی تصرفات کرتے ہیں۔ جو شخص ان آیات کو ہمیشہ پڑھے گا اور ان کا نقش اپنے پاس رکھے گا وہ بھی ظاہراً یا باطناً تصرف کرنے لگے گا۔ اور رجال الغیب اور قطب وقت سے اس کی ملاقات ضرور ہوگی۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص ان آیات کا نقش اپنے پاس رکھے گا زہر، سحر اور ہر موذی چیز سے اس کی حفاظت رہے گی اور اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لئے ایک جن مقرر کردیں گے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پانچوں آیات سفر میں اور غزوات کے موقعوں پر پڑھتے تھے اور ان ہی آیات کی برکت سے آپ کفار و مشرکین اور منافقین پر ہمیشہ غالب رہے اور حق تعالیٰ نے ہر موقعہ پر آپ کی مدد فرمائی۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جو شخص یہ پانچوں آیات پڑھ کر پانی پر دم کر کے ہر جمعہ کو پینے کا معمول رکھے گا وہ ہمیشہ صحت مند رہے گا اور مہلک

بیماریوں سے اس کی حفاظت رہے گی۔

ان آیات کا ورد، انسان کو بیماریوں سے رنج والم سے، حادثوں سے اور دشمنوں کی ریشہ دوانیوں سے اور جادو ٹونے سے محفوظ رکھتا ہے اور انسان کمالات زندگی کی بلندیوں تک پہنچ جاتا ہے۔ وہ آیات یہ ہیں:

(۱) بسم اللہ الرحمن الرحیم اَلَمْ تَرَ اِلَی الْمَلَاِ مِنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰی اِذْ قَالُوْا لِنَبِیٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَالَ هَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا قَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِیَارِنَا وَاَبْنَآئِنَا فَلَمَّا كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ بِالظّٰلِمِیْنَ. قَدِیْرٌ عَلٰی مَا یُرِیْدُ.

(۲) لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِیْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ فَقِیْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِیَآءُ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْبِیَآءَ بِغَیْرِ حَقٍّ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ. قَوِیٌّ لَایَحْتَاجُ اِلٰی مُعِیْنٍ.

(۳) اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ قِیْلَ لَهُمْ كُفُّوْا اَیْدِیَكُمْ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ یَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْیَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْیَةً وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَیْنَا الْقِتَالَ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰی اَجَلٍ قَرِیْبٍ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ وَالْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰی وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا. لِمَنْ طَغٰی وَ عَصٰی.

(۴) وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ ابْنَیْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ یُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ قَالَ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ. قُدُّوْسٌ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ.

(۵) قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قُلِ اللّٰهُ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءَ لَا یَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ اَمْ هَلْ تَسْتَوِی الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَیْهِمْ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ. اَلْقَیُّوْمُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ ذُوالْقُوَّةِ.

ہر قرآنی آیت کے بعد جو اسم الٰہی تحریر ہے، آیت کو ایک مرتبہ پڑھنے کے بعد اس اسم الٰہی کو تین مرتبہ پڑھیں۔

ان پانچوں آیت کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۶۵۹	۸۶۶۵	۸۶۷۱	۸۶۷۸	۸۶۵۳
۸۶۷۲	۸۶۷۳	۸۶۵۴	۸۶۶۰	۸۶۶۶
۸۶۵۵	۸۶۶۱	۸۶۶۷	۸۶۶۸	۸۶۷۵
۸۶۶۳	۸۶۶۹	۸۶۷۶	۸۶۵۶	۸۶۶۲
۸۶۷۷	۸۶۵۷	۸۶۵۸	۸۶۶۴	۸۶۷۰

تنگی رزق کو ختم کرنے کے لئے

تنگی رزق کو ختم کرنے کے لئے اس نقش کو گلاب و زعفران سے لکھ کر اپنے گلے میں ڈالیں۔ اس نقش کو نوچندی اتوار کو ساعت شمس میں لکھیں۔ اور ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ رزق کی فراوانی ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ولقد	فتنا	سلیمان	والقینا	علی کرسیه	جسدا	ثم اناب
فتنا	فتنا	سلیمان	والقینا	علی کرسیه	جسدا	ثم اناب
سلیمان	سلیمان	سلیمان	والقینا	علی کرسیه	جسدا	ثم اناب
والقینا	والقینا	والقینا	والقینا	علی کرسیه	جسدا	ثم اناب
علی کرسیه	علی کرسیه	علی کرسیه	علی کرسیه	علی کرسیه	جسدا	ثم اناب
جسدا	جسدا	جسدا	جسدا	جسدا	جسدا	ثم اناب
ثم اناب	ثم اناب	ثم اناب	ثم اناب	ثم اناب	ثم اناب	ثم اناب

حالات سنوارنے کے لئے

جو شخص تنگی رزق سے پریشان ہو وہ اس نقش کو نوچندی جمعرات کو گلاب و زعفران سے لکھ کر اپنے گلے میں ڈالے اور روزانہ عشاء کے بعد "یا باسط یا ودود" ۹۶ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے۔ اول و آخر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے۔ ایک سال نہیں گذرے گا کہ انشاء اللہ روزی کے دروازے ہر طرف سے کھل جائیں گے اور تنگی رزق کی شکایت دور ہو جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ب	ا	س	ط	و	د	و	د
ا	س	ط	و	و	و	د	ب
س	ط	و	د	و	د	ب	ا
ط	و	د	و	د	ب	ا	س
و	د	و	د	ب	ا	س	ط
د	و	د	ب	ا	س	ط	و
و	د	ب	ا	س	ط	و	د
د	ب	ا	س	ط	و	د	و

بے پناہ دولت کے لے

قرآن حکیم کی ایک آیت کو بزرگوں نے اکسیر قرآنی قرار دیا ہے۔ اس آیت کے ذریعہ کابرین نے زبردست دولت اور شہرت حاصل کی ہے۔ آیت یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّ یَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ وَ مَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ. اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا.

اس آیت کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے اس آیت کو روزانہ متواتر ایک سو اکیس مرتبہ لگاتار اکیس دن تک پڑھیں۔ انشاء اللہ دوران زکوٰۃ بھی رزق میں کشادگی پیدا ہوگی۔

زکوٰۃ کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ مکمل خلوت میں احرام باندھ کر بایرہیز مندرجہ ذیل نقش ذوالکتابت گیارہ عدد روزانہ لکھیں۔ اس عمل کو نوچندی

جمعرات کی رات سے شروع کریں۔ ہر نقش پر مذکورہ آیت کو سو مرتبہ پڑھ کر اول و آخر تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر دم کر دیں۔ ان تمام نقوش کو اپنے تکیہ کے نیچے رکھ کر سو جائیں۔ صبح اٹھ کر ایک کلو آٹے میں ان نقوش کی گولیاں بنائیں اور انہیں دریا میں ڈال دیں۔

دوسری رات پھر گیارہ نقش لکھیں اور حسب سابق ان پر مذکورہ آیت سو سو بار پڑھ کر اول و آخر تین بار درود شریف پڑھ کر دم کر دیں۔ ان میں سے دس نقش اور ایک دن پہلے اور نقش دریا میں ڈلیں گا۔ اسی طرح روزانہ ایک نقش بچاتے رہیں اور پچھلے نقش کے ساتھ کل گیارہ نقش کی گولیاں بنا کر دریا میں ڈالتے رہیں۔

آخری دن جو نقش بچائیں دریا میں باقی نقش ڈالنے کے بعد اس کو ہرے کپڑے میں موم جامہ کے بعد پیک کر لیں اور اپنے گلے میں ڈال لیں۔ انشاء اللہ رزق میں اس قدر کشادگی اور وسعت ہو جائے گی عقلیں حیران ہوں گی۔ یہ بات یاد رکھیں کہ اس عمل کے بعد جب رزق میں وسعت پیدا ہو تو روزانہ کچھ نہ کچھ خیرات کرتے رہیں اور مذکورہ آیت کو روزانہ گیارہ بار پڑھتے رہیں۔ نقش ذوالکتابت یہ ہے۔

قد جعل اللہ لکل شیٔ قدراً	ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ ان اللہ بالغ امرہ	ویرزقہ من حیث لا یحتسب	ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا
۱۳۳۶	۱۶۶۵	۹۶۸	۲۳۰۱
۱۶۶۶	۱۳۳۹	۲۲۹۸	۹۶۷

رزق کے لئے سورۂ فاتحہ کا عمل

نوچندی اتوار کو سورۂ فاتحہ کا نقش بنا کر اپنے گلے میں ڈال لیں اور اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر لیں اور اسی دن سے بہ نیت زکوٰۃ روزانہ سورۂ فاتحہ کے ۳۳۷ مرتبہ پڑھنا شروع کر دیں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اس عمل کو لگاتار ۲۸ دن تک جاری رکھیں اور آخری دن ۳۶۲ مرتبہ پڑھیں۔ انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی۔

سورۂ فاتحہ کے عامل کو رزق تو فراوانی کے ساتھ ملتا ہی ہے اس کے سب رنج و الم بھی دور ہو جاتے ہے اور خوش حالی اس کا مقدر بن جاتی ہے۔ ورۂ فاتحہ کا عامل جس ضرورت مند کو سورۂ فاتحہ کا نقش لکھ کر دیتا ہے اس کے سبھی کام بن جاتے ہیں۔ دولت ملتی ہے، مقبولیت حاصل ہوتی ہے اور تمام امراض سے شفا نصیب ہوتی ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد روزانہ اکیس مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھنی چاہئے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۶۵	۲۳۶۸	۲۳۷۱	۲۳۵۷
۲۳۷۰	۲۳۵۸	۲۳۶۴	۲۳۶۹
۲۳۵۹	۲۳۷۳	۲۳۶۶	۲۳۶۳
۲۳۶۷	۲۳۶۲	۲۳۶۰	۲۳۷۲

زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد کم سے کم روزانہ ایک مرتبہ اس نقش کو لکھنا چاہئے اور اس نقش کو کسی ضرورت مند کو دے بھی سکتے ہیں۔ انشاء اللہ یہ نقش ہر مرض کو دفع کرنے میں کام آئے گا۔

۷۸۶

قد جعل اللہ لکل شیٔ قدراً	ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ ان اللہ بالغ امرہ	و یرزقہ من حیث لا یحتسب	ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجاً
۱۳۳۶	۱۶۶۵	۹۶۷	۲۳۰۵
۱۶۶۶	۱۳۳۹	۲۳۰۲	۹۶۶
۲۳۰۳	۹۶۵	۱۶۶۷	۱۳۳۸

بہ سلسلہ علم الاعداد

آپ کا مفرد عدد کیا کہتا ہے؟

پہلی قسط

اپنے مکمل نام، عرفیت اور تخلص وغیرہ جو بھی آپ اپنے نام کے ساتھ لگاتے ہوں، سب کے اعداد نکال کر پھر مفرد عدد برآمد کریں، اس کے بعد اعداد کی تفصیل دیکھیں، مثلاً کسی کا نام محمد ابرار عرف منے میاں ہے، کل اعداد ہوئے: ۶۹۷، مفرد عدد ۴، اسی طرح اپنے نام کے اعداد نکال کر اندازہ کیجئے کہ آپ کی اپنی خصوصیات کیا ہیں۔

ایک عدد ستارہ شمس سے تعلق رکھتا ہے اور برج اسد کے تحت آتا ہے، اہم دن اتوار اور پیر ہوتے ہیں، مبارک نگینے، پکھراج اور نیلم ہوتے ہیں۔ جس شخص کا مفرد عدد ایک ہوتا ہے وہ فنون لطیفہ کا شوقین ہوتا ہے، اس کا مزاج شگفتہ ہوتا ہے، اس کو تفریحات سے لگاؤ ہوتا ہے، اس کی صورت اور اس کی آواز پرکشش ہوتی ہے، اس کو موسیقی اور نغمہ سرائی سے بہت دلچسپی ہوتی ہے، اس عدد کے لوگ اگر شاعر، وکیل یاجج اور بیرسٹر بن جائیں تو ان کی زندگی بہت کامیاب گزرتی ہے اور یہ لوگ دوسروں کے دل ودماغ پر چھا جاتے ہیں، ان میں زبردست صلاحیت ہوتی ہے اور یہ لوگوں کو اپنی مسحورکن باتوں سے متاثر کرنے میں ہمیشہ کامیاب رہتے ہیں، ایسے لوگ علم اور دولت کے بغیر ہی دوسرے لوگوں کے دل ودماغ پر حکومت کرتے ہیں اور ان کو اپنا مطیع بنا لیتے ہیں، ان میں زبردست قوت فیصلہ ہوتی ہے، ان کی عقل وفراست بہت تیز ہوتی ہے، انہیں تعمیری کاموں سے دلچسپی ہوتی ہے، تخریبی کاموں سے یہ بہت دور رہتے ہیں، ان میں فطری رعب ہوتا ہے، ان کے مخالف بھی ان کے سامنے ان کی مخالفت کرنے کی جرأت نہیں کر پاتے۔ ایک عدد کے لوگ بہت جذباتی ہوتے ہیں، یہ اکثر اپنے خیالات اور رجحانات پر قابو نہیں رکھ پاتے، ان کی فطرت میں آزادی ہوتی ہے، یہ آزادی کو پسند کرتے ہیں، یہ کسی کی محکومیت کو برداشت نہیں کر پاتے، یہ ہر ممکن طریقے سے دولت اور شہرت حاصل کرنے میں لگے رہتے ہیں اور اپنے مقصد میں بھرپور کامیابی حاصل کر لیتے ہیں۔ ان کے ارادے مضبوط ہوتے ہیں، ان کے عزائم میں استحکام ہوتا ہے اور یہ مستقل مزاج بھی ہوتے ہیں، ان میں کام کرنے کی لگن اور دھن ہوتی ہے جو انہیں اپنے مقاصد میں کامیابیوں سے ہمکنار کراتی ہے، یہ تندرست بھی ہوتے ہیں اور عمومی طور پر جسمانی اعضاء قوی اور مضبوط ہوتے ہیں، ان کا مزاج حاکمانہ ہوتا ہے، اگر کوئی ان کے حکم کی تعمیل نہ کرے تو یہ چراغ پا ہوجاتے ہیں، یہ حکم عدولی برداشت نہیں کر سکتے لیکن ایک عدد والے دل کے نرم ہوتے ہیں، کسی کی غلطیوں کو معاف کر کے یہ سکون محسوس کرتے ہیں، ان میں تقریر کرنے کی اور اپنی باتوں سے متاثر کرنے کی زبردست صلاحیتیں ہوتی ہیں، مشکلات سے مقابلہ کرنا ان کے لئے بہت آسان ہوتا ہے، ایک عدد کے لوگ ہر محفل میں نمایاں رہتے ہیں اور عمومی طور پر لوگ ان کی عزت کرتے ہیں، ان میں دوراندیشی بھی ہوتی ہے اور موقع شناسی بھی، یہ دوراندیشی اور موقع شناسی کا بھرپور فائدہ اٹھاتے ہیں اور اپنے ہم عصروں میں مقبول ہوتے ہیں، ایک عدد والے لوگ اگر کسی انجمن یا سوسائٹی کے صدر یا سربراہ بن جائیں تو بہت کامیاب رہتے ہیں اور انجمن اور سوسائٹی کو اصولوں کے ساتھ چلاتے ہیں اور اعلیٰ خدمت کے ذریعہ زبردست مقبولیت اور شہرت حاصل کر لیتے ہیں، یہ اپنے چاہنے والوں کا مکمل اعتماد حاصل کرنے میں ہر دور میں کامیاب رہتے ہیں اور دیانت، امانت دار، اور اصول پرستی کی وجہ سے یہ ہمیشہ سرخرو رہتے ہیں اور ان کا سر اپنے حلقے میں ہمیشہ بلند رہتا ہے، ایک عدد والے لوگ کسی قدر خوشامد پسند ہوتے ہیں، لوگوں کی چاپلوسی اور خوشامد کی وجہ سے یہ اکثر نقصان بھی اٹھاتے ہیں، لیکن اس خامی سے یہ خود کو محفوظ نہیں رکھ پاتے، یہ لوگ غیرت مند بھی ہوتے ہیں اور بیچ کے خوددار ہوتے ہیں، یہ لوگوں کو دیکھ کر خوشی محسوس کرتے ہیں، کسی کے آگے دامن پھیلا کر انہیں سکون میسر نہیں آتا، بہت بڑے حالات میں بھی یہ اپنی پریشانیوں کو چھپائے رکھتے ہیں اور کسی کے سامنے دست سوال دراز نہیں کرتے، میاں بیوی میں سے جن کا عدد ایک ہو وہ اپنے شریک حیات کے لئے ایک نعمت بن جاتا ہے، ایک عدد والے افراد اگر ۲۱ جولائی سے ۲۰ اگست کے درمیان پیدا ہوئے ہوں تو ان کی مذکورہ خصوصیات میں اور بھی چار چاند لگ جاتے ہیں، ایک عدد والے لوگ بھرپور زندگی گزارنے کے قائل ہوتے ہیں، یہ جدوجہد، جینے دو کے مصداق خود بھی زندہ دلی میں مگن رہتے ہیں اور دوسرے لوگوں کی زندہ دلی سے بھی محظوظ ہوتے ہیں، ان لوگوں کی زندگی دوسروں کے لئے ایک مثال بن جاتی ہے، اور یہ لوگ دوسروں کے لئے سبق آموز ثابت ہوتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

قسط نمبر:۲۱

واقعات القرآن

حسن الہاشمی

جب معاہدہ کے مطابق دس سال کی مدت پوری ہوگئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت شعیب علیہ السلام کی دی ہوئی بھیڑیں اکٹھی کیں اور اپنی بیوی کو لے کر اپنی والدہ اور اپنی ہمشیرہ سے ملنے کے لئے مصر روانہ ہوگئے۔ دوران سفر ایک نہایت ٹھنڈی رات کو جب ہوائیں بھی خوب چل رہی تھیں اور ٹھنڈ کی وجہ سے جسم کپکپا رہے تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام راستہ بھی بھول گئے تھے، اس وقت دونوں میاں بیوی سردی کی زیادتی کی وجہ سے بے حد پریشان تھے اور بھیڑیں بھی ٹھنڈی ہواؤں کی وجہ سے کانپ رہی تھیں، اسی وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بہت دور آگ دکھائی دی اور انہوں نے اپنی بیوی سے کہا میں اس آگ کی طرف جاتا ہوں۔ وہاں یقیناً کوئی بستی ہوگی، وہاں جاکر مجھے راستے کی رہنمائی ہوجائے گی اور میں تھوڑی سی آگ بھی لے آؤں گا تاکہ تم کچھ راحت محسوس کرسکو۔ یہ کہہ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام اس طرف چل پڑے، جدھر انہیں آگ دکھائی دی تھی، چلتے چلتے جب وہ کوہ طور پر پہنچے تو آپ نے دیکھا کہ جسے وہ آگ سمجھ رہے تھے وہ آگ نہیں تھی بلکہ وہ ایک طرح کی روشنی تھی جو ایک ہرے بھرے درخت کے اوپر نظر آرہی تھی اور جس سے پورا ماحول جگمگا رہا تھا۔ کوہ طور بالکل جنگل میں تھا، آس پاس کوئی بستی اور کوئی فرد وبشر دکھائی نہیں دے رہا تھا، روشنی بدستور قائم تھی اور پورا درخت اس روشنی کی وجہ سے پوری طرح روشن تھا۔ حضرت موسیٰ حیرت وتعجب کے ساتھ اس روشنی کی طرف دیکھ رہے تھے جو عجیب طرح کا ایک اُجالا تھا لیکن جو دہکتی ہوئی آگ محسوس ہورہی تھی۔ اچانک حضرت موسیٰ کو ایک آواز سنائی دی۔

اے موسیٰ! میں تمہارا پروردگار ہوں، یہاں تم اپنے جوتے اُتاردو، کیوں کہ تم ایک وادئ مقدس میں داخل ہوچکے ہو۔ حضرت موسیٰ نے اپنے جوتے اُتاردیئے، اس کے بعد وہی آواز پھر سنائی دی اور اس آواز نے پوچھا، اے موسیٰ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے؟

موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا یہ عصا ہے، جس پر میں ٹیک لگاتا ہوں اس عصا سے اپنی بھیڑوں کو ہنکاتا ہوں اور اس عصا سے میں اپنے کئی کام لیتا ہوں۔

آواز آئی، اس عصا کو زمین پر ڈال دو!

حضرت موسیٰ نے اس عصا کو جب زمین پر ڈال دیا تو وہ ایک ڈراؤنا سانپ بن گیا، اس کو دیکھ کر حضرت موسیٰ کے دل میں ایک خوف پیدا ہوا اور آپ نے بھاگنے کی کوشش کی، اسی وقت وہ آواز پھر بلند ہوئی، اے موسیٰ تم ڈرو مت واپس آؤ ہم اس کو پہلی والی صورت میں تبدیل کردیتے ہیں تم اس کو ہاتھ بڑھا کر پکڑلو۔

حضرت موسیٰ نے پشمینے کا جبہ پہن رکھا تھا، انہوں نے سانپ کو پکڑنے کے لئے اس جبہ کی آستین کو اپنے ہاتھ پر لپیٹ لیا اس کے بعد انہوں نے سانپ کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا۔

پھر آواز آئی۔ اپنی آستین کو ایک طرف کردو اور اے موسیٰ تم بے خوف وخطر اس سانپ کو اُٹھالو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بے خوف ہوکر جیسے ہی سانپ کو اٹھایا تو وہ ان کا عصا بن گیا۔

اس کے بعد آواز آئی اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈالو، جب آپ نے اپنا ہاتھ گریبان میں ڈالا تو وہ نہایت چمکدار بن گیا، اس سے روشنی کی کرنیں پھوٹنے لگیں، اس کے بعد آپ نے پھر اپنے ہاتھ کو گریبان میں ڈالا تو پھر اپنی اصلی حالت میں آگیا۔

پھر آواز آئی، اے موسیٰ! یہ تمہارے رب کی بہت بڑی نشانیاں ہیں، ان نشانیوں سے ہماری قدرت کا اندازہ کرو اور اب ضروری یہ ہے کہ تم فرعون کے پاس جاؤ اس کو دین حق کی دعوت دو۔

حضرت موسیٰ نے عرض کیا۔ اے پروردگار! میں نے فرعون کی قوم کے ایک فرد کو مار ڈالا تھا، اس لئے مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ وہ مجھے قصاص کے طور پر قتل نہ کرڈالے اور اے پروردگار میری زبان میں لکنت ہے، میں اپنا مدعا صاف طور پر پیش نہیں کرسکتا، اگر آپ میرے ساتھ میرے بھائی ہارون کو بھی بھیج دیں تو مجھے آسانی ہوجائے گی، میرا بھائی روانی کے ساتھ گفتگو کرلیتا ہے، وہ اچھے الفاظ میں میری تصدیق کردے گا اور فرعون کو متاثر کرنے میں ہم دونوں بھائی آپ کی مدد سے کامیاب رہیں گے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی یہ درخواست اللہ تعالیٰ نے قبول کرلی

اور ایسے حالات پیدا ہو گئے کہ حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے معاون بن گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نبوت کی دولت سے سرفراز ہو کر واپس آئے، آپ کو بھولا ہوا راستہ بھی یاد آ گیا اور آپ نے اپنے بھائی کے پاس پہنچ کر اللہ کا پیغام انہیں پہنچایا اور اس طرح اس راہ ہدایت میں حضرت ہارون علیہ السلام کی معیت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حاصل ہو گئی، اس دوران ایک غیبی ندا پھر آئی اور حضرت موسیٰ کو اس بات کا یقین دلایا گیا کہ تم فرعون کے دربار میں بے خوف وخطر جاؤ اور یہ بات یاد رکھو تم اور تمہارا ساتھ دینے والے ہی کامیابیوں سے ہمکنار ہوں گے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ملاقات اپنی والدہ اور بہن سے بھی ہو گئی، گھر والوں سے بچھڑنے کے بعد ملنے میں جو لطف آتا ہے، اس لطف سے حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی سرفراز ہوئے، حضرت موسیٰ نے اپنے نکاح کی تفصیل اپنی ماں اور بہن کو سنائی اور دوران سفر قدم قدم پر اپنے رب کی مدد کا حوالہ دیا۔ اس کے بعد یہ بھی بتایا کہ کس طرح میں آگ کی تلاش میں نکلا تھا اور کس طرح مجھے نبوت کی دولت عطا ہوئی۔

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو اس بات کا علم ہوا کہ موسیٰ کو یہ حکم ہوا ہے کہ فرعون کے دربار میں جاؤ اور دین ہدیٰ کی تبلیغ کرو، تو وہ خوف زدہ ہو گئیں، کیوں کہ وہ جانتی تھیں کہ فرعون ایک ظالم وجابر حکمراں ہے اور حضرت موسیٰ پر ایک قتل کا الزام بھی ہے اور ایک مدت سے فرعون کی پولیس حضرت موسیٰ کو تلاش کرتی رہی ہے، وہ چاہتی تھیں کہ موسیٰ فرعون سے دور رہیں لیکن خدا کے حکم کی وجہ سے انہیں خاموش ہونا پڑا۔ اپنی ماں کی دعائیں لے کر حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے دربار میں پہنچ گئے اور حضرت موسیٰ نے بے خوف ہو کر اپنا مدعا بیان کیا اور کہا۔

میں پروردگار کے حکم پر یہاں آیا ہوں، میرے لئے مناسب یہی ہے کہ میں سچ بولوں اور جو مجھے حکم ہوا ہے میں اس کی تعمیل کروں، میں پروردگار کی واضح نشانیوں کے ساتھ تمہارے دربار میں آیا ہوں اور تم سے یہ کہتا ہوں کہ تم بنی اسرائیل کو ان تمام پابندیوں سے آزاد کر دو اور ان کو میرے ساتھ جانے دو۔

فرعون نے نہایت حقارت کے ساتھ حضرت موسیٰ کی طرف دیکھا اور بولا۔ تمہارا خدا کون ہے؟

حضرت موسیٰ نے جواب دیا، میرا خدا وہ ہے جس نے ساری مخلوق کو ایک صحیح پیمانے پر پیدا کیا، ان کو رزق فراہم کیا اور ان کو زندگی کے صحیح مقاصد کی رہنمائی کی۔

فرعون نے کہا۔ جب تم بچے تھے اور کس مپرسی کا شکار تھے، کیا اس وقت ہم نے تمہاری پرورش نہیں کی؟ ہم نے تمہیں راحتیں پہنچائیں اور کئی سالوں تک تم ہمارے دربار میں ہمارے شاہی کروفر کے ساتھ رہے، تمہیں تمام خوشیاں میسر رہیں اور ہماری وجہ سے تمہیں محبت بھی ملی اور اعزاز بھی، اب تم کس خدا کی بات کر رہے ہو اور اس خدا کی حیثیت کیا ہے۔

حضرت موسیٰ نے جواباً کہا۔ تم احسان جتا رہے ہو کہ تم نے اپنے گھر میں میری پرورش کی تھی، حالانکہ حقیقت تو یہ ہے کہ تمہارے ظلم وستم کی وجہ سے جو تم نے بنی اسرائیل پر ڈھا رکھے تھے اور بچوں کی پیدائش پر پابندی عائد کر رکھی تھی، اس جبر واستبداد کی وجہ سے میری ماں نے مجھے پیدا ہوتے ہی دریائے نیل کے حوالے کر دیا تھا اور میری ماں نے نہایت رنج وحسرت کے ساتھ میری جدائی برداشت کی اور تمہارے ظلم وستم کی وجہ سے اپنی گود کو سونی کر لیا۔ اس وقت میری ماں پر جو کچھ گزری اس کی وجہ تم ہو، اور تمہارا ظلم ہے۔

فرعون نے کہا۔ یہی نہیں بلکہ اور بھی احسانات ہم نے تم پر کئے ہیں، ہماری وجہ سے تمہاری قدر ومنزلت عام تھی اور ہماری رعایا تمہارا احترام کرنے میں فخر محسوس کرتی تھی، تم نے ہماری رعایتوں کا ناجائز فائدہ اٹھایا اور ایک دن ہماری قوم کے ایک فرد کو قتل کر کے تم فرار ہو گئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ میرا اس شخص کو قتل کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا، میں نے اس کو متنبہ کرتے ہوئے ایک گھونسا رسید کیا تھا لیکن ناگہانی طور پر وہ مر گیا اور اس کی موت کا مجھے افسوس ہوا اور اے فرعون! اگر اللہ کی نظروں میں بھی میں قاتل ہوتا تو مجھے نبوت کی دولت ہرگز ہرگز عطا نہیں ہوتی۔

فرعون نے کہا۔ کان کھول کر یہ بات سن لو کہ میرے علاوہ اگر تم کسی کو اپنا خدا تسلیم کرو گے تو میں تمہیں گرفتار کر کے جیل میں ڈال دوں گا۔

فرعون اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان یہ ساری گفتگو عام لوگوں کے سامنے ہوئی تھی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو برسر عام للکارا تھا، اس لئے فرعون کے رعب اور دبدبے میں کمی آ گئی تھی اور لوگ اس کو ایک عام سا انسان سمجھنے لگے تھے، فرعون کو فکر لاحق ہوئی کہ اگر لوگوں نے اس کی حقیقت سمجھ لی تو اس کا وقار خاک میں مل جائے گا، اس نے فوراً ہی اپنے کچھ کارندوں کو شہر کی گلی کوچوں میں روانہ کیا اور یہ افواہ ہر

طرف پھیلادی کہ فرعون ضروری تیاری کر کے موسیٰ کے خدا سے جنگ لڑنے کے لئے آسمان پر جارہا ہے، اس کے ساتھ ساتھ فرعون نے اپنے وزیر خاص ہامان کو حکم دیا کہ وہ ایک بلند ترین عمارت تعمیر کرائے تا کہ فرعون اس پر چڑھ کر موسیٰ کے خدا سے جنگ کا اعلان کر سکے۔

فرعون کا یہ حربہ کسی درجے میں کامیاب رہا اور عام لوگوں میں یہ بات پھیل گئی کہ فرعون موسیٰ کے خدا سے ڈٹ کر مقابلہ کرے گا اور اس کو شکست فاش سے دوچار کرے گا۔ اس حربے سے فرعون کو یہ فائدہ پہنچا کہ نادان اور بے وقوف قسم کے لوگ فرعون کی خدائی کے قائل رہے اور ان کے دلوں میں یہ یقین جمارہا کہ فرعون ہی ان کا خدا ہے اور فرعون ہی ان کو ہر عذاب سے نجات دلانے کی طاقت رکھتا ہے۔

فرعون نے اپنی برتری قائم رکھنے کے لئے حضرت موسیٰ کو یہ دھمکیاں دینی شروع کیں کہ تم اپنی نبوت کے دعوؤں سے دستبردار نہیں ہوئے اور اگر تم نے میرے علاوہ کسی اور کو اپنا خدا تسلیم کیا اور اس خدا کا پرچار کیا تو میں تمہیں قید کرلوں گا اور تمہیں سخت سزا دوں گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے پھر ایک ملاقات کر کے کہا۔ میرے پاس اپنی حقانیت کی واضح دلیل موجود ہے۔

فرعون نے کہا۔ تمہارے پاس دلیل کیا ہے؟ تم صرف باتیں بنارہے ہو۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا زمین پر ڈال دیا، اچانک وہ اژدہا بن گیا، فرعون یہ دیکھ کر بھونچکا رہ گیا اور گھبرا کر کہنے لگا اس کے علاوہ تمہارے پاس اور دلیل کیا ہے؟

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال کر نکالا تو اس سے نور کی کرنیں پھوٹنے لگیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں سے اس قدر روشنی نکل رہی تھی کہ فرعون کی آنکھیں اس روشنی کی وجہ سے چندھیانے لگیں۔

ان نشانیوں کو دیکھ کر فرعون متاثر تو بہت ہوا لیکن اس کے دل میں حکومت اور اقتدار کی ہوس سمائی ہوئی تھی، اس لئے وہ اپنا سر جھکانے کے لئے تیار نہیں ہوا اور برابر ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتا رہا، اس نے ان معجزوں کو دیکھ کر حضرت موسیٰ پر جادوگری کا الزام لگایا اور اپنی رعایا کے لوگوں کو ورغلاتے ہوئے کہا کہ موسیٰ اور اس کا بھائی ہارون جادوگر اور شعبدہ باز ہیں اور چاہتے ہیں کہ جادو کے ذریعہ سے تمہیں اس ملک سے بے دخل کر دیں، اب تم ہی بتاؤ کہ ان دونوں کے ساتھ مجھے کیا سلوک کرنا چاہئے؟

فرعون کے درباریوں نے کہا۔ آپ ان دونوں بھائیوں کو اپنے دربار میں ہی روکے رکھیں اور مختلف شہروں میں اپنے کارندے روانہ کردیں تا کہ وہ تلاش کر کے ایسے ماہر جادوگر اور شعبدے بازوں کو بلا کر لے آئیں جو ان دونوں بھائیوں کی شعبدے بازی کا جواب اپنے علم وفن سے دے سکیں۔ درباریوں کا یہ مشورہ فرعون کو پسند آیا اور اس نے حکم دیا کہ ایسے ماہر جادوگر اور شعبدہ باز حاضر کئے جائیں جو موسیٰ اور ہارونؑ کی ان حرکتوں کا جواب دے سکیں، جلد ہی ایسے جادوگر اور شعبدے باز مہیا ہوگئے، جنہوں نے حضرت موسیٰ سے مقابلے کا اعلان کر دیا اور فرعون کی مرضی سے مقابلہ کا ایک دن بھی طے ہوگیا، مقابلے کا انتظام ایسی جگہ پر کیا گیا جہاں ہزاروں تماشائی کے بیٹھنے کی گنجائش تھی۔

شعبدہ بازوں نے میدان میں ایسی رسیاں پھینک دیں جن میں پارہ بھرا ہوا تھا، جب ان پر دھوپ پڑی تو یہ حرکت کرنے لگیں، وہ لوگوں کو ایسی دکھائی دیتی تھیں کہ جیسے بڑے بڑے اور خطرناک سانپ چل رہے ہیں، ان شعبدہ بازوں کو اپنی کامیابی کا اس قدر یقین تھا کہ یہ کہنے لگے کہ فرعون کی عزت ووقار کی قسم جیت ہماری ہوگی اور موسیٰ اور اس کا بھائی شکست فاش سے دوچار ہوں گے اور اس کے بعد فرعون کا بول بالا رہے گا۔

جس وقت فرعون کے جادوگروں نے اپنے جادو اور شعبدے بازی کے بہترین کرتب دکھا کر لوگوں کو متحیر کر رکھا تھا اس وقت حضرت موسیٰ نے اپنا عصا زمین پر پھینک دیا، اس نے ایک اژدہے کی شکل اختیار کرلی اور اس اژدہے نے جادوگروں کے بنائے ہوئے سانپوں کو نگل لیا اور پھر اس میدان میں جادوگروں کی رسیوں کا نام ونشان بھی باقی نہیں رہا۔

جب شعبدے بازوں نے یہ دیکھا کہ ان کی شعبدے بازی کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عمل سے کوئی مقابلہ نہیں ہے وہ شعبدہ بازی اور جادوگری میں ماہر تھے وہ سمجھ گئے کہ موسیٰ جادوگر نہیں ہیں، بلکہ ان کے پاس کوئی غیبی طاقت ہے جو ان کا ساتھ دے رہی ہے، انہیں یقین ہوگیا کہ حضرت موسیٰ اللہ کے نبی ہیں اور ان کا عصا درحقیقت ایک معجزہ ہے اور معجزے کا مقابلہ شعبدہ بازی سے نہیں کیا جاسکتا، تمام شعبدہ باز سجدے میں گر گئے اور انہوں نے حضرت موسیٰ کی نبوت اور اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور بزرگی کو تسلیم کرلیا اور انہوں نے برسر عام یہ اعلان کر دیا کہ وہ حضرت

موسیٰ کو اللہ کا نبی تسلیم کرتے ہیں اور اس خدا پر ایمان لانے کا اعلان کرتے ہیں جس نے موسیٰ کو دولت نبوت سے سرفراز کیا ہے۔

فرعون چراغ پا ہو گیا اور انہوں نے ان لوگوں کو للکارتے ہوئے کہا کہ تم لوگوں نے میری اجازت لئے بغیر ایمان لانے کا اعلان کردیا ہے، اب میں تمہیں اس کی سخت سزا دوں گا اور تمہارا قتل عام کروں گا تا کہ تمہارے قبیلے کے لوگوں کو ہمیشہ کے لئے عبرت ہو جائے اور وہ موسیٰ اور اس کے خدا سے دور رہیں۔

فرعون کے دربار میں کھڑے ہوئے شعبدہ بازوں نے کہا کہ اگر تم ہمارا قتل کردو گے تو ہمارا کیا بگڑے گا، ہم موسیٰ کے خدا کے جو ساری دنیا کا خدا ہے، بارگاہ میں پہنچ جائیں گے اور سرخرو ہو جائیں گے۔ انہوں نے ڈٹ کر کہا اے فرعون۔ تم ہمیں سولی پر لٹکادو، یا کوئی اور سزا دو، اب تو ہم خدا پر ایمان لا چکے ہیں اور ہم اب اس ارادے سے باز آنے والے نہیں ہیں، ہم اگر مر گئے تو ممکن ہے کہ ہمارا خدا ہمارے گناہوں کو معاف کردے اور ہمیں دار رحمت میں جگہ عطا کردے۔

فرعون کو شعبدہ بازی کے کرتب دکھا کر زبردست شکست کا سامنا کرنا پڑا، اس کھلی شکست کے بعد اس کی عزت خاک میں مل گئی اور اس کی مقبولیت کا گراف گر گیا، جنتا عام طور پر اس سے بدظن ہوگئی اور اس کا وقار مجروح ہو گیا، اس کے بعد اس نے اپنے خاص درباریوں سے مشورہ کر کے حضرت موسیٰ کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا، یہ عجیب اتفاق تھا کہ اسی مجلس میں ایک شخص ایسا بھی موجود تھا جو موسیٰ سے ہمدردی رکھتا تھا اور جو حق پرست بھی تھا، اس نے اسی وقت فرعون اور اس کے غلط قسم کے مشیروں کو متنبہ اور کہا کہ بات قطعاً مناسب نہیں ہے کہ تم لوگ کسی مقابلے میں ہارنے کے بعد ایسے شخص کو قتل کرنے کا منصوبہ بناؤ جس کی خدا پرستی واضح ہو چکی ہے، اگر تم ایسا کرو گے اور موسیٰ واقعتاً خدا کا فرستادہ ہے تو پھر تم اور تمہاری قوم کسی بڑے عذاب میں مبتلا ہو جائے گی، اس کے بعد وہ شخص فرعون کے مشیروں کی طرف مخاطب ہو کر بولا۔ بے شک آج حکومت تمہاری ہے، لیکن جب کل کے دن اللہ کا عذاب آئے گا تو ہمارا مددگار کون ہوں گا؟ مجھے ڈر ہے کہ تم پچھلی قوموں کی طرح کسی بڑے عذاب کا شکار ہو کر نیست و نابود ہو جاؤ گے اور تمہارا ساتھ دینے والوں کا حشر بھی خراب ہوگا۔

فرعون نے اس شخص کی یہ بے باکی دیکھ کر کہا کہ تم بھی گمراہ ہو گئے ہو اور تم بھی واجب القتل ہو، اس شخص نے کہا کہ میں تم سے اظہار ہمدردی کررہا ہوں اور تم بجائے میری قدر کرنے کے مجھ پر آنکھیں نکال رہے ہو، اس کی اس بے باکانہ گفتگو کو گستاخی تصور کر کے فرعون کے حواریین نے اس پر حملہ کرنا چاہا لیکن خدا نے اس کو بچالیا۔ اور وہ وہاں سے کسی طرح نکل گیا۔

فرعون کے ناپاک ارادوں سے حضرت موسیٰ کی سرگرمیوں میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی وہ تبلیغ دین کا کام پوری شدت کے ساتھ کرتے رہے اور آہستہ آہستہ حق پرستوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہا اور فرعون کی گرفت دن بہ دن اسرائیل پر ڈھیلی پڑتی رہی، اس دوران حضرت موسیٰ پر وحی نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ تم فرعون سے صاف صاف کہہ دو کہ اگر وہ اپنی سرکشی سے باز نہیں آیا تو عنقریب وہ اس کی پوری قوم ہمارے عذاب میں مبتلا ہو کر رہے گی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کی یہ وارننگ فرعون تک پہنچادی لیکن فرعون اپنی سرکشی اور تمرد سے باز نہیں آیا، اس کی ہٹ دھرمی اور اس کی خباثتیں جوں کے توں برقرار رہی۔

اس کے بعد مختلف انداز سے عذاب الٰہی کا سلسلہ شروع ہوا، قوم خشک سالی کا شکار ہوئی، فصلیں تباہ ہوگئیں، پھر زبردست طوفان آیا، باغات تباہ و برباد ہو گئے، پھر جوؤں، مینڈکوں، ٹڈیوں کے سیلاب آئے اور ان کی وجہ سے فرعون کی قوم کو طرح طرح کی سزائیں برداشت کرنی پڑیں، ایک بار خون کا طوفان بھی آیا، گھر گھر میں خون برسنے لگا، کھانے پینے کی چیزوں میں بھی خون پیدا ہونے لگا، اس طوفان سے فرعون کی قوم کا ناک میں دم ہو گیا، قوم کے لوگ بار بار حضرت موسیٰ علیہ السلام سے یہ کہتے رہے کہ اگر آپ ہمیں اس طوفان سے نجات دلادیں گے تو ہم ایمان لے آئیں گے اور آپ کی نبوت کو تسلیم کرلیں گے، حضرت موسیٰ علیہ السلام بار بار رب العالمین سے اس گمراہ قوم کی سفارش کرتے رہے اور انہیں مختلف طوفانوں سے نجات دلانے کی دعا کرتے رہے اور حضرت موسیٰ کی دعائیں قبول بھی ہوتی رہیں۔ فرعون کی قوم بار بار طوفانوں سے نجات پاتی رہی، لیکن جن کی قسمت میں ہدایت نہیں ہوتی، انہیں ہدایت نصیب نہیں ہوتی، فرعون اور اس کی قوم اللہ کے عذابوں کو محسوس کرتے رہے اور حضرت موسیٰ کی دعاؤں کی قبولیت کا بھی اندازہ کرتے رہے لیکن بدنصیبی ان پر مسلط رہی اور انہیں توبہ کرنے کی اور ہدایت حاصل کرنے کی توفیق نصیب نہ ہوسکی۔ (باقی آئندہ)

اس ماہ کی شخصیت

ادارہ

از: بنگلور

نام: محمد ذاکر حسین عرف سلیم

نام والدہ: محمودہ بیگم

تاریخ پیدائش: ۲۱ را کتوبر ۱۹۸۱ء

تعلیمی لیاقت: بی اے، ایم بی اے

آپ کا نام ۱۲ حروف پر مشتمل ہے۔ آپ کے نام کے تین جزء ہیں اور ہر جزء آتشی حرف سے شروع ہوتا ہے، جو غصے، جھنجھلاہٹ اور غیر معمولی اشتعال اور حد درجہ غیض وغضب کی علامت ہے۔ عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں دو حرف بادی، دو حرف آبی، ۴ حرف خاکی اور چار حروف آتشی ہیں۔ اس حساب سے آپ کے نام میں کسی بھی عنصر کو غلبہ حاصل نہیں ہے بلکہ عناصر میں ایک طرح کا توازن موجود ہے، تاہم چونکہ آپ کے نام کا ہر جزء آتشی حرف سے شروع ہوتا ہے اس لئے آتشی حروف کو ایک طرح کی فوقیت حاصل ہے، جو آپ کے مزاج کا ایک خاص پہلو ہے اور جس کے اثرات وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے ہوں گے۔

آپ کی عرفیت سلیم ہے، اس میں بھی چار حروف ہیں، ان حروف میں بھی ایک خاکی ہے، ایک آبی ہے، ایک بادی ہے اور ایک آتشی ہے، ان میں ایک طرح کا توازن موجود ہے اور ان حروف میں بھی عنصر کے اعتبار سے کسی کو غلبہ حاصل نہیں ہے۔

آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۱۴۱۱ ہیں۔ مرکب عدد ۱۶ ہے اور آپ کے نام کا مفرد عدد ۷ ہے، آپ کی عرفیت کا مفرد عدد ۵ ہے۔

جن حضرات کا مفرد عدد ۷ ہوتا ہے، ان کو علوم مخفیہ سے خاص لگاؤ ہوتا ہے، مثلاً علم نجوم، علم اعداد، علم پامسٹری وغیرہ سے ان کی دلچسپی بڑھی ہوئی ہوتی ہے، اس عدد کے لوگ تفریح اور سیر سپاٹوں میں بھی دلچسپی رکھتے ہیں، ان لوگوں کی طبیعت سیمابی ہوتی ہے، یہ دم میں تولہ اور دم میں ماشہ بن جاتے ہیں، رقیق القلب ہوتے ہیں، چھوٹی چھوٹی باتوں سے متاثر ہوجاتے ہیں، جذباتی مزاج ہونے کی وجہ سے ہر شخص سے بہت جلد متاثر ہوجاتے ہیں اور کسی سے بدگمان ہونے میں بھی انہیں دیر نہیں لگتی، مزاج میں سنجیدگی ہوتی ہے، تمسخر اور چھچھورپن سے یہ کوسوں دور رہتے ہیں، درد وغم کو برداشت کرلیتے ہیں لیکن اختلاف کو برداشت نہیں کرپاتے، اگر کوئی شخص ان کی رائے کے خلاف کچھ بولتا ہے تو یہ ایک دم دل برداشتہ ہوجاتے ہیں اور ان کا دل کانچ کی طرح ٹوٹ کر بکھر جاتا ہے۔

۷ عدد کے لوگ اپنی فیملی سے بہت محبت کرتے ہیں، یہ اپنی فیملی کے لئے کچھ بھی کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ ۷ عدد کے لوگ تبدیلی ہوا کے قائل ہوتے ہیں، اسی لئے یہ لوگ تفریح کے بھی شائق ہوتے ہیں اور دوران سفر ان کی طبیعت ہشاش بشاش رہتی ہے۔ ۷ عدد کے لوگ عمومی طور پر مادہ پرست نہیں ہوتے، ان میں ایک طرح کی روحانیت بھی ہوتی ہے، اس عدد کے لوگ اکثر وبیشتر بہت زیادہ مال دار نہیں ہوپاتے، لیکن اگر یہ حسن اتفاق سے مال دار ہوجائیں تو یہ خیراتی اداروں کو اور فلاحی تنظیموں کو دل کھول کر امداد دیتے ہیں اور رفاہی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ چونکہ آپ کا مفرد عدد بھی ۷ ہے، اس لئے یہ تمام خصوصیات کم وبیش آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی، آپ فطرتاً سکون اور سکوت پسند ہیں، آپ کو عام مجلسوں سے اُکتاہٹ ہوتی ہے، آپ میں نفس کشی کی صلاحیت بھی ہے، آپ ہر طرح کے حالات سے سمجھوتہ کرلیتے ہیں، آپ چونکہ صبر وضبط کی دولت سے بہرہ ور ہیں، اس لئے ہر طرح کے حالات میں آپ مطمئن رہتے ہیں اور تنگ دستی کے لمحوں میں بھی آپ کی زبان پر شکایتیں رنگتی نظر نہیں آتیں، آپ عافیت پسند ہیں، بے وجہ کے اختلافات اور بے وجہ کے بحث ومباحثہ سے آپ کو وحشت ہوتی ہے، آپ میں ایک کمزوری بھی ہے وہ یہ کہ آپ ایک طرح کی احساس کمتری میں مبتلا رہتے ہیں اور اس احساس کمتری کی وجہ سے بروقت کسی بھی معاملے میں اقدام نہیں کرپاتے اور خوشیوں اور راحتوں سے محروم ہوجاتے ہیں، تنقید مزاجی آپ کی فطرت کا جزء ہے، آپ اکثر وبیشتر ضرورت سے زیادہ حساس ہونے کی وجہ سے اپنے قرابت داروں اور اپنے دوستوں سے بدظن ہوجاتے ہیں اور ترش روئی کا شکار ہوجاتے ہیں۔ آپ کی عرفیت کا مفرد عدد ۵ ہے۔ اس عدد کی وجہ سے آپ میں

جرأت اور بہادری کا جوہر نمایاں ہوگا، منصوبہ بندی میں آپ ماہر ہوں گے، لیکن محبت اور اخلاقیات کے معاملے میں آپ کافی حد تک خشک مزاج ہوں گے، جلد بازی کا مزاج ہوگا، غصے سے بے قابو ہوجاتے ہوں گے اور کافی حد تک شکی مزاج بھی ہوں گے۔

دو دو ناموں کی یہی مشکل ہوتی ہے کہ انسان دو طرح کی خصوصیات کی وجہ سے چوں چوں کا مربہ بن کر رہ جاتا ہے، کبھی اس کی شخصیت پر کسی عدد کا غلبہ ہوجاتا ہے اور کبھی کسی عدد کا۔ ایک نام، ایک عرفیت اور ایک ہی تخلص کی وجہ سے انسان کے مزاج میں ایک طرح کا استحکام ہوتا ہے اور فطرت دو رنگی مزاج سے پوری طرح محفوظ رہتی ہے۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۵، ۷، ۱۴، ۱۶ اور ۲۵ ہیں۔ اپنے اہم کاموں کو ان تاریخوں میں انجام دینے کی کوشش کریں، انشاء اللہ کامیابی کے امکانات روشن رہیں گے، دکان کی شروعات، تجارت یا ملازمت کی شروعات، منگنی، شادی، سفر وغیرہ میں ان تاریخوں کو ترجیح دیں۔

آپ کا لکی عدد ۳ اور ۵ ہیں۔ ان عددوں کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو بطور خاص راس آئیں گی اور آپ کے لئے خوش آئندہ ثابت ہوں گی۔ آپ دوستی ۶ اور ۹ عدد کے لوگوں سے خوب جمے گی اور آپ کو ان لوگوں سے مالی فائدہ بھی پہنچے گا۔ ۷، ۸، آپ کے لئے عام سے عدد ہیں، ان عدد کے لوگوں سے فائدہ اور نقصان آپ کے حالات کے مطابق ہوگا، دراصل ان عدد والے لوگوں کو نہ دوست کہہ سکتے ہیں اور نہ دشمن، ۱، ۲، اور ۴ آپ دشمن اعداد ہیں، ان عدد کے لوگوں اور چیزوں سے آپ جس قدر احتراز کریں گے اتنا ہی آپ کے حق میں مفید ہوگا۔

آپ کے نام کا مرکب عدد ۱۶ ہے، یہ نمبر بے اطمینانی، حادثات، غداری، ذہنی الجھن، اور نت نئی پریشانیوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ اگر آپ کسی نہر، جھیل یا سمندر کے قریب رہائش اختیار کریں تو مرکب عدد کے منفی اثرات سے کافی حد تک محفوظ رہ سکتے ہیں۔

آپ کی عرفیت کا مرکب عدد ۱۴ ہے، یہ تیزی کے ساتھ خرید فروخت کرنے میں معاون ثابت ہوتا ہے، آپ کو نمبر دو کے کاروبار سے ہمیشہ احتراز کرنا چاہئے اور کسی بھی پراپرٹی کو اگر آپ نے اس کو فروخت کرنے کے لئے خریدا ہے اس کو ۵ سال سے زیادہ اپنے پاس نہ رکھیں، ورنہ زبردست نقصان سے دوچار ہوں گے، یہ نمبر اس بات کی یاد دہانی کراتا ہے کہ آپ کو ہمیشہ پانی، آگ اور ہوا سے ہوشیار رہنا چاہئے۔

اپنی زندگی کے نشیب و فراز سے اطمینان حاصل کرنے کے لئے اور مسائل پر قابو پانے کے لئے آپ کو اپنے اسم اعظم کا ورد رکھنا چاہئے، آپ کا اسم اعظم "یا حلیم" ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد ۸۸ مرتبہ روزانہ پڑھنے کا معمول رکھیں۔

آپ کی تاریخ پیدائش ۲۱ ہے، یہ تاریخ بتاتی ہے کہ آپ کے آنے والے سال آپ کو خوشیوں سے دوچار کریں گے، یہ تاریخ انسان کو ماضی کے گہرے تجربات کے بعد زندگی کے پیش آنے والے سالوں میں آسودگی اور اطمینان عطا کرتی ہے اور یہ ثابت کرتی ہے کہ بفضل رب عمر کے ۳۰ سالوں کے بعد آپ راحتوں سے دوچار ہوجائیں گے، یہ ایک موافق تاریخ ہے جو وسط عمر کے بعد کامیابی کی ضمانت بنتی ہے۔

آپ کی مجموعی تاریخ پیدائش کا عدد ۵ ہے۔ یہ آپ کی قسمت کا عدد ہے، حسن اتفاق یہ ہے کہ ۵ ہی آپ کی عرفیت کا عدد ہے اور ۵ آپ کا لکی عدد بھی ہے، یہ اتفاق آپ کو زندگی کے کسی بھی دور میں استحکام عطا کرسکتا ہے۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں ۲۲، ۲۳ اور ۲۸ ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں، کیوں کہ اگر آپ ان تاریخوں میں کسی بھی اہم کام کی شروعات کریں گے تو ناکام ہوجانے کا اندیشہ رہے گا۔

جمعہ کے دن آپ کے لئے خاص طور پر مبارک ہے، جب کہ اتوار اور پیر آپ کے لئے غیر مبارک ہیں۔ اہم کاموں کے لئے ہمیشہ جمعہ کے دن کو اہمیت دیجئے، بدھ اور سنیچر کو بھی اہمیت دے سکتے ہیں، لیکن اتوار اور پیر کے دن اہم کاموں سے احتراز برتیں۔

آپ کا برج میزان اور ستارہ زہرہ ہے۔ ہیرا، پنا اور اوپل آپ کی راشی کے پتھر ہیں، ان پتھروں میں سے کسی بھی پتھر کے استعمال سے آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب آسکتا ہے۔ ۵ گرام چاندی کی انگوٹھی میں ان میں سے کسی بھی پتھر کو جڑوا کر دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی میں پہنیں اور اللہ کے فضل و کرم پر بھروسہ رکھیں، کیونکہ اس دنیا کی ہر مفید چیز اللہ کے حکم سے ہی فائدہ پہنچاتی ہے، وہ مفید بالذات نہیں ہوتی۔

مئی، اکتوبر، نومبر میں اپنی صحت کا خیال بطور خاص رکھیں، ان مہینوں میں اگر کوئی بیماری بالخصوص درد گردہ، امراض قلب، یا امراض دماغ سے تعلق رکھتی ہو تو آپ غفلت نہ برتیں اور فوراً اس کے علاج کی طرف توجہ دیں۔

آپ کے مبارک رنگ: سفید، زرد اور سبز ہیں۔ ان رنگوں کو اہمیت

دیجئے۔ ان رنگوں کا استعمال آپ کسی بھی طرح کریں، یہ آپ کے لئے انشاءاللہ مفید ثابت ہوں گے، اگر آپ ان رنگوں کے پردے اپنے گھر کی کھڑکیوں میں لٹکادیں یا ان رنگوں کا دستی رومال اپنے ہاتھ رکھیں تو انشاءاللہ آپ پرسکون رہیں گے اور عافیت کے ساتھ ساتھ آپ خوش حالی سے بھی بہرہ ور رہیں گے۔

آپ کے نام اور عرفیت میں ۸ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے کل اعداد ۵۱۱ ہیں، اگر ان میں اسم ذات کے اعداد بھی شامل کرلئے جائیں تو کل اعداد ۵۷۷ ہو جاتے ہیں، ان کا نقش مربع بنا کر اس کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں، انشاءاللہ یہ آپ کے لئے مفید ثابت ہوگا۔

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۴۳	۱۴۷	۱۵۰	۱۳۶
۱۴۹	۱۳۷	۱۴۳	۱۴۸
۱۳۸	۱۵۲	۱۴۵	۱۴۲
۱۴۶	۱۴۱	۱۳۹	۱۵۱

آپ کے مبارک حرف ت، ث، ر اور ط ہیں۔ ان حروف سے شروع ہونے والی چیزیں آپ کے لئے مبارک ثابت ہوں گی۔ مثلاً اگر آپ بیرون ملک میں ملازمت کے خواہش مند ہوں تو ریاض میں ملازمت کرنے کو ترجیح دیں یا پھر تجارت کو اہمیت دیں وغیرہ۔ تجارت میں لکڑی کا کاروبار، پتھر اور چونے کی تجارت یا زمین کی خرید و فروخت آپ کو انشاءاللہ راس آئے گی۔

آپ کا مفرد عدد یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ کے اندر ایثار کرنے اور قربانی دینے کا جذبہ موجود ہے، لیکن آپ اکثر کچھ مفروضے ایسے قائم کرلیتے ہیں جو بالآخر آپ کو صدمات سے دوچار کرتے ہیں اور جب آپ کی امیدیں پوری نہیں ہوتیں تو آپ کو دکھ اٹھانا پڑتا ہے۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں۔ نفس کشی، سکون پسندی، خاموشی، قوت برداشت، غور وفکر کی صلاحیت، جذبہ ایثار، پراسرار دماغ وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں۔ بے اعتدالی، بے آرامی، ترش روئی، تغیر پسندی، احساس کمتری، سستی، مایوسی، نقادی وغیرہ۔ آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

۷۸۶

.		۹
۲		۸
۱۱۱۱		

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک کا عدد ۴ بار آیا ہے، جو آپ کے اندر قوت بیان حد سے زیادہ موجود ہے، آپ اپنا مدعا بہتر انداز میں بیان کرسکتے ہیں، لیکن اگر آپ کو اپنا مدعا بیان کرنے کا موقع نہ ملے تو آپ بددل ہوجاتے ہیں اور حد سے زیادہ مایوسی کا شکار ہوجاتے ہیں، آپ کھانے کے معاملے میں بھی لاپرواہ ہوسکتے ہیں، بسیار خوری کی طرف مائل ہوسکتے ہیں یا پھر یہ بھی ممکن ہے کہ خاص اوقات میں آپ کھانا بالکل ہی ترک کردیں۔

۲ کی موجودگی یہ بتاتی ہے کہ آپ کے اندر فہم وادراک موجود ہے، آپ بے حد حساس ہیں، لیکن کسی بھی مقابلے کے موقع پر آپ خود کو بے سکونی محسوس کرتے ہیں، گھبرا جاتے ہیں اور آپ اپنے انداز سے کام کرنا ہی پسند کرتے ہیں۔

۳ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کے اندر ایک طرح کی ہچکچاہٹ پائی جاتی ہے، آپ کو یہ چاہئے کہ اپنی تخلیقات، اپنی مصنوعات یا اپنے جذبات دنیا کے سامنے مکمل کر کے پیش کریں اور آپ کو اس معاملے میں کسی بھی طرح کی پس وپیش سے کام لینا نہیں چاہئے، کیونکہ بروقت اقدامات نہ کرنے سے ناکامیاں اور محرومیاں حصے میں آتی ہیں۔

۴، ۵ اور ۶ کی غیر موجودگی گھریلو ذمہ داریوں سے بیزاری کی طرف اشارہ کرتی ہے، گویا کہ آپ حالات سے سمجھوتہ کرنے کے بجائے حالات سے راہ فرار اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں، جو پست ہمتی کی علامت ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۷ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ اپنی ذات پر انحصار کرنے سے کتراتے ہیں، آپ تنہائی کو پسند کرتے ہیں، لیکن تنہائی میں آپ ایک طرح کا خوف بھی محسوس کرتے ہیں، آپ کو ذہنی اور جسمانی ورزش کی طرف دھیان دینا چاہئے۔

۸ کی موجودگی اچھی علامت ہے، آپ دوسروں کی صلاحیتوں کو

پرکھنے میں مہارت رکھتے ہیں، صفائی پسند ہیں، آپ کام شروع کرنے میں دیر کرتے ہیں، لیکن کام شروع کرنے کے بعد اس کو ختم کرنے میں آپ کو کافی پریشانی اٹھانی پڑتی ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۹ کی موجودگی آپ کی کامیابی کی طرف اشارہ کرتی ہے، لیکن اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کسی بھی وقت پیچ وتاب کھا کر خود ہی اپنے لئے نئے نئے مسائل پیدا کر لیتے ہیں اور جذباتی بن جاتے ہیں، آپ کو خواہ مخواہ کے اختلافات سے بچنا چاہئے اور احساس کمتری سے بھی پیچھا چھڑانا چاہئے، اچھے خواب دیکھنا برا نہیں ہے، لیکن اپنی ذات میں گم ہو کر رہ جانا برا ہے۔

آپ کے دستخط یہ ثابت کرتے ہیں کہ خود اعتمادی کی دولت سے آپ مالا مال ہیں، آپ کے اندر ایک طرح کا استحکام موجود ہے، لیکن آپ کا فوٹو اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ آپ زندگی کے مسائل سے اُکتا چکے ہیں اور آپ اطمینان حاصل کرنے کے لئے حالات سے بغاوت کرنے کے موڈ میں ہیں۔

ہمارا پیش کردہ خاکہ ایک علمی اندازہ ہے، اگر آپ کو اس خاکے سے اتفاق ہو تو اپنی خوبیوں میں اضافہ کیجئے اور اپنی خامیوں کو دور کرنے کی کوشش کیجئے، اس کالم کا یہی مقصد ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆



طنزیہ مضمون

اذانِ بت کدہ

ابوالخیال فرضی

اگرچہ بت ہیں اماموں کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

ایک دن صبح ہی صبح صوفی اذا جاہ کے صاحبزادے قاری فخر الزماں کا فون آیا۔ فرما رہے تھے کہ وہ کوئی سماج سدھار کمیٹی بنانے کے خواہش مند ہیں اور ان کے دماغ میں یہ آرزو بھی کروٹیں لے رہی ہے کہ وہ اس کمیٹی کا صدر مجھے بناویں، کیوں کہ ان کے نزدیک میں ہی لے دیکے اس طرح کے کاموں کے گہرے تجربے رکھتا ہوں اور لوگ مجھ پر بھروسہ نہ کرتے ہوئے بھی نہ جانے کیوں میرے نام پر کچھ مطمئن سے ہوجاتے ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ میں سنجیدہ قسم کی باتیں فون پر کرنے کا عادی نہیں ہوں، گھر آجاؤ اور روبرو بیٹھ کر اپنا مدعا بیان کرو، میں بانو سے مشورہ کرنے کے بعد ہاں یا نا کرنے کا فیصلہ کروں گا۔

ان کے فون رکھنے کے بعد دورِ جوانی کی ہزاروں یادیں صف بہ صف آکر میدانِ دماغ میں کھڑی ہوگئیں اور میں یادوں کی بھول بھلیوں میں گھر گیا۔ مجھے یاد آیا کہ ایک زمانہ میں مجھے بھی سماج کی نوک پلک درست کرنے کی فکر لاحق ہوگئی تھی، اس زمانہ میں مجھے بس ایک ہی دھن تھی کہ لوگ سدھر جائیں۔ ایک کمیٹی کی شروعات ہم نے صفائی ستھرائی کا پرچار کرتے ہوئے کی تھی اور اس وقت بڑی محنت سے ہم نے ایک نعرہ بھی تخلیق کیا تھا۔ کوڑا کرکٹ ہٹاؤ، محلہ بچاؤ، اس نعرے کی ندرت پر کئی اچھے بھلے لوگ بھی ایمان لے آئے تھے، لیکن اپنے گھر کے آگے کوڑا کرکٹ پھیلانے کے چال چلن سے کوئی بھی باز نہیں آیا تھا۔

اور میں جھوٹ کیوں بولوں، میرے گھر کے آگے بھی کوڑا کباڑ حسب معمول بڑھتا ہی جا رہا تھا جو میری بدنامی کا باعث بھی بنا، کچھ نادان قسم کے عقل مند مجھ پر بے موسم برسات کی طرح برس پڑتے تھے اور آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر یہ کہا کرتے تھے، پہلے خود کو سدھارو بعد میں سماج کو سدھارنا۔ اس کمیٹی کو کسی گدھا گاڑی کی طرح کھینچتے ہوئے ہمیں یہ تجربہ ہوا کہ لوگ صفائی ستھرائی کی باتیں کرتے ہیں لیکن عام طور پر گندگی ہی کو پسند کرتے ہیں۔ میں نے تقریبات کے دوران ٹشو پیپر سے شریف لوگوں کو ناک پونچھتے ہوئے دیکھا ہے۔ اکثر بیاہ شادی کے موقعوں پر میں نے یہ دیکھا ہے کہ لوگوں کے کپڑے صاف ستھرے ہوتے ہیں لیکن ان کے خیالات گندے ہوتے ہیں اور خیالات کی گندگی کا مظاہرہ لوگ مختلف انداز سے کرتے ہیں، دیکھتے ہی دیکھتے شادی کا پنڈال طرح طرح کی گندگیوں سے بھر جاتا ہے، خود ہماری کمیٹی کے ممبران بھی گندگی ہی کو پسند کیا کرتے تھے، حالانکہ صفائی ستھرائی کی اہمیت کو واضح کرنے کے لئے وہ سب لاجواب قسم کی تقریر کرلیا کرتے تھے۔ مسلم سماج میں کام کرنے کے دوران ہمیں بخوبی یہ اندازہ ہوگیا تھا کہ ہم بہت کچھ کہہ سکتے ہیں، لیکن کچھ کر نہیں سکتے، اس لئے باہمی مشورے سے یہ طے پایا کہ سماج سدھار کمیٹی کو بند کر کے کسی اور سوسائٹی کی بنیاد ڈالی جائے۔

یہ دل ہمارا کچھ نہ کچھ کرنے کے لئے بے چین رہا کرتا تھا، چنانچہ ایک زمانہ میں ہمیں رشتے طے کرانے کی سوجھی، شریف گھرانوں میں لڑکیاں بیٹھی ہوئی تھیں، ان کے من پسند پیغامات نہیں آرہے تھے، ہمیں خیال ہوا کہ ہم ایسا کوئی سلسلہ شروع کریں جس میں اچھے اچھے داماد شریف لوگوں کو فراہم کرسکیں، اچھا جذبہ رکھنے والے سب غریب ہی ہوتے ہیں، ہم بھی غریب ہی تھے، اچھے جذبے کے سوا ہمارے پاس کچھ بھی نہیں تھا، اِدھر اُدھر سے میز اور کرسی مستعار لے کر ہم نے اپنے دفتر کی داغ بیل ڈالی، مٹھائی تقسیم کرنے کے لئے بھی ہمارے پاس پیسے نہیں تھے، لیکن مٹھائی ضروری بھی تھی اس لئے آدھا کلو لڈو منگا کر رکھ لئے گئے تھے، تاکہ آنے والے حضرات کھا کر نہ سہی تو کم سے کم لڈوؤں کو دیکھ کر اپنا منہ میٹھا کرتے رہیں۔ جس دن دفتر کا افتتاح ہوا اس دن کافی لوگ آئے

اس بھیڑ کو دیکھ کر ہمیں یہ خوش فہمی ہوگئی تھی کہ ہماری سوسائٹی شاندار انداز میں چلے گی۔ اس دن ہم نے ایک ڈائری پر یہ لکھنا شروع کردیا تھا کہ کس گھر میں کتنی لڑکیاں اور کتنی بیوائیں موجود ہیں، سوچا تھا کہ بیواؤں کو بھی صحیح ٹھکانے پر پہنچاتے رہیں گے اور جن لوگوں کی بیویاں اس جہان فانی سے رخصت ہوگئی تھیں، ان سے ہماری ہمدردی کا سلسلہ جاری تھا، لوگ ہماری کارکردگی سے بہت خوش تھے، بعض بوڑھے بھی اپنے دلوں میں فرحت محسوس کررہے تھے کہ شاید ان کی بھی کوئی لاٹری کھل جائے۔ اس زمانہ میں ہم سے صوفی سقراط اور صوفی بقراط جیسے لوگ بھی اندھیرے میں چھپ چھپ کر مل چکے تھے، ان حضرات کو دیکھ کر ایسا لگتا تھا کہ عورتوں کو دیکھ کر انہیں خود ہی شرم آجاتی ہوگی، لیکن ایسے کئی لوگوں نے جب رازدارانہ طور پر یہ فرمائش کی کہ کسی طرح ہمارا بھی کہیں نمبر لگادیجئے تو ہمیں خدا کی قدرت پر بڑی حیرت ہوئی، واقعی وہ کرشمہ ساز ہے، اس نے ایسے بھی لوگ اس دنیا میں پیدا کئے ہیں کہ جن کی پرہیزگاری کا جغرافیہ ان کو برتے بغیر سمجھ میں نہیں آتا۔

صوفی آرپار کے سسر خواجہ اعتبار الحق نوے کی دہائی سے گزر رہے تھے، افتتاح کے اگلے دن پھر پیوند شیروانی پہن کر میرے گھر آگئے اور بولے، تم سے کیا شرم ابوالخیال، تم تو اپنی اولاد کے درجے میں ہو، تم نے یہ شادی کرانے کا سلسلہ شروع کرکے امت پر ایک احسان کیا ہے، اپنی ڈائری کے کسی حاشئے میں میرا نام بھی لکھ لینا اور یہ واضح رہے کہ میں خفیہ نکاح کا خواہش مند ہوں، میرے نواسے اور پوتے میری ایک مشت داڑھی میں لٹک جائیں گے اس لئے رازداری کا لحاظ رکھتے ہوئے مجھے بھی ایجاب وقبول کے مرحلے سے گزاردو، مرنے کے بعد بھی تمہیں دعا دیتا رہوں گا۔

افسوس کی بات یہ تھی کہ ہمارے پاس زیادہ تر درخواستیں شادی شدہ لوگوں کی آتی تھیں، یا پھر ایسے حضرات کی جن سے نکاح کرنے کے لئے حوا کی کوئی بیٹی حامی نہیں بھر سکتی تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دفتر کو بند کرنا پڑا، بہ مشکل تمام ایک دو شادیاں طے کرائیں جن کا انجام تمام شادیوں سے بھی زیادہ بدتر ہوا، اس وقت ہمیں یہ اندازہ ہوا کہ شادیاں تو آسمان پر پہلے ہی سے طے ہوتی ہیں اور جب یہ کام ازل میں اللہ میاں کرچکے ہیں تو ہم کیوں اس دور میں مغز زنی کرتے پھریں، آپ یقین کریں کہ دفتر بند ہونے کے بعد بھی کئی بوڑھے میرے گھر کے چکر لگاتے رہے اور یہ کہتے رہے کہ اگر کوئی چانس ہو تو ہمیں ضرور یاد کرلینا۔

مجھے یاد آیا کہ خدمت خلق کی خاطر ایک بار میں نیتا بھی بن گیا تھا، نیتا بننے میں مجھے کچھ بھی دیر نہیں لگی تھی، شکل تو میری نیتا جیسی ہی تھی، بس کھادی کے کپڑے اور گاندھیائی ٹوپی سر پر رکھنے کی دیر تھی، چند منٹوں ہی میں ابوالخیال فرضی سے سبھاش چندر بوس بن گیا تھا اور تو اور مجھے دیکھ کر شریف قسم کے لوگ بھی سلام کرنے لگے تھے اور بعض خواتین بھی برقعے سمیت ہاتھ کے اشاروں پر سلام کرلیا کرتی تھیں۔ نیتا بنتے ہی لوگ اس خوش فہمی میں مبتلا ہوگئے تھے کہ میں ان کے مسائل کی نیا پار لگادوں گا اور میرا اپنا دعویٰ بھی یہی تھا کہ ادھر میں کچھ بنا اور اُدھر سمجھو تمہارے الجھے ہوئے مسائل کی گتھیاں سلجھیں، لیکن شومئ قسمت، کئی بار چناؤ میں کھڑا ہوا لیکن ہر بار ضمانت ضبط ہوئی، پھر یہ سوچ کر مطمئن ہوگیا کہ آج کل شریف لوگ الیکشن میں نہیں جیتا کرتے، یار دوستوں نے بھی مجھے تسلی دیتے ہوئے یہی کہا برخوردار آج کل الیکشن میں وہی لوگ جیتتے ہیں جو خود غنڈے ہوں اور غنڈہ گردی جن کا کاروبار ہو، تم حقیقتاً جتنے شریف ہو، دیکھنے میں اس سے زیادہ شریف لگتے ہو تو تم کس طرح الیکشن میں جیت جاتے۔

ایک مرتبہ شاعری کا خبط سوار ہوا، میں شاعری کے ذریعہ بھی خدمت خلق کا جذبہ رکھتا تھا، لیکن اس لائن میں بھی اوندھے منہ گرا اور میری خداداد صلاحیتوں کے دانت بتیس کے بتیس ٹوٹ گئے، اچھے اچھے شعروں پر بھی داد نہیں ملتی تھی، اپنے شعروں کی اچھائی پر اس لئے یقین تھا کہ وہ میں بڑے بڑے شاعروں کی بیاض میں سے چرا کر لے جاتا تھا، لیکن اندازہ یہ ہوا کہ لوگ شعروں پر داد نہیں دیتے بلکہ شاعروں کو داد دیتے ہیں، اگر شعر بالکل بکواس ہو لیکن وہ شعر کسی اچھے شاعر کی زبان سے پڑھا جارہا ہو تو اس کو بے تحاشہ داد ملنی شروع ہوجاتی ہے اور داد وصول کرنے کا ایک دوسرا بھی طریقہ ہے میں اس طریقے سے واقف نہیں تھا، پھر میرے ایک دوست نے وہ طریقہ مجھے ازبر یاد کرایا۔ اس میں کچھ پیسے تو خرچ ہوئے لیکن داد موسلادھار بارشوں کی طرح برسی۔ ہوتا یہ تھا کہ کچھ لڑکوں کو دو دو روپے دے کر ادھر اُدھر بٹھادیا کرتا تھا اور پھر ادھر میں ڈائس پر آیا اور دو دو روپے کی ذمہ داری شروع اور جب ادھر اُدھر بیٹھے نابالغ لونڈے داد دینی شروع کرتے تھے تو بیسیوں بالغوں کو بھی شرم آجاتی تھی وہ بھی واہ واہ کی رٹ لگانی شروع کردیتے تھے۔

مشاعروں کے دوران یہ بھی اندازہ ہوا کہ آج کل کے شاعر دوران مشاعرہ داد کم اور خیرات زیادہ بٹورتے ہیں۔ میں بھی مشاعرہ پڑھتے پڑھتے کافی تجربہ کا ہوگیا تھا، میں ایک مصرعہ پڑھنے کے بعد، جس پر مجھے ایک بھی داد نہیں ملتی تھی، کہا کرتا تھا اگر دوسرے مصرعے پر آپ اسی طرح خاموش رہے تو میں میدان حشر میں آپ لوگوں کے خلاف مقدمہ دائر کروں گا۔ میری اس دھمکی پر لوگ لرز اٹھتے تھے اور میرا دوسرا مصرعہ پڑھنے سے پہلے ہی واہ واہ سبحان اللہ کی آوازیں فضاؤں میں بکھرنے لگتی تھیں اور جب مجھے تجربات مشاعرہ پوری طرح حاصل ہوگئے تو یہ بھی ہوا کہ اگر کسی نے میرے کسی شعر پر داد نہیں دی تو میں نے فخر سے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ آپ لوگوں نے اس شعر کا پورا پورا لطف اٹھایا ہے اور اسی لئے آپ کو داد دینے کی فرصت ہی نہیں ملی، میں آپ لوگوں کی اس گہری خاموشی کی قدر کرتا ہوں، میں آپ کو دعاؤں سے نوازتا ہوں اور براہ مہربانی اگلے شعر پر آپ دعاؤں سے نوازیں۔

میں نے کئی بار شعر پڑھنے سے پہلے یہ بھی کہا کہ اب جو شعر میں پڑھنے جارہا ہوں یہ اردوئے معلّی کی ایک حقیری کوشش ہے، لیکن اس شعر کو پرائمری میں کئی کئی بار فیل ہونے والے لوگ نہیں سمجھیں گے، یہ کہہ کر جب میں شعر پڑھتا تھا تو دھوئیں دار قسم کی داد ملتی تھی، جن لوگوں نے شعر نہ بھی سنا ہووہ بھی داد دینے لگتے تھے، کیوں کہ پرائمری اسکول میں بار بار فیل ہونے کا عیب تو سبھی کو چھپانا ہوتا تھا، میرے نستعلیق قسم کے دوستوں کے مشورے پر یہ بھی ہوا کہ ہم نے خود ہی پھولوں کے گل دستے بنا کر لڑکوں کو دیئے کہ جیسے ہی میں اپنی ناک کھجاؤں تو تم یہ اشارہ پاتے ہی زندہ باد کا شور مچاتے ہوئے اسٹیج پر کود پڑنا اور پھولوں کا گجرا میرے گلے میں ڈال دینا، میں نے اس طرح بھی مشاعروں میں اپنا لوہا منوایا ہے، لیکن دوسروں کی غزلیں کب تک چرا چرا کر پڑھتا اور کب تک مکاریوں کا سہارا لے کر شاعر بنا رہتا، ایک دن شاعری کو طلاق دے ڈالی۔ اس کے بعد بھی کئی کارنامے ایسے انجام دیئے کہ اگر اللہ نے رحم وکرم سے کام نہ لیا تو دوزخ میں جانا یقینی ہے۔ قاری فخرالزماں کا فون سننے کے بعد یادوں کی برات میرے حافظے کی دہلیز پر بجنے لگی اور میں دیر تک ان یادوں کی اُچھل کود سے محظوظ ہوتا رہا، اسی اثناء میں ملک الموت میرے کمرے میں پوری آن بان کے ساتھ داخل ہوئیں، میں عرف عام میں اپنی زوجہ کو ملک الموت کہتا ہوں کیوں کہ دونوں ہی کے اچانک آجانے سے دم گھٹنے لگتا ہے اور جس کے ساتھ ساتھ کپڑوں کو بھی پسینہ آجاتا ہے، میرے چہرے پر تبسم کی بکھری ہوئی قوس وقزح کا اندازہ کرکے وہ بولیں۔

کونسی دنیا میں کھوئے ہوئے ہو۔ خود بخود ہنس رہے ہو۔

بیگم۔ بیتے ہوئے دنوں کی یاد آگئی تھی، کیا زمانہ تھا، ذرا سی دیر میں رونے والوں کو ہنسا دیا کرتے تھے اور ہنسنے والوں کو رُلا دیا کرتے تھے، صوفی چلغوزے بھی میری حرکتوں پر ہنس دیا کرتے تھے، جب کہ انہوں نے مسکراہٹ سے کئی کوس دور رہنے کی قسم کھا رکھی تھی۔

یہ وقت یادوں میں کھونے کا نہیں ہے، آج بازار کے کئی کام ہیں، اٹھئے اور بازار سے یہ سامان لے کر آیئے۔ بانو نے ایک پرچہ میرے ہاتھ میں تھماتے ہوئے کہا۔

حکم کی تعمیل بجالانے میں مجھے کوئی عذر نہیں، لیکن برائے مہربانی ایک بات سن لیں اور اپنا کوئی نقد مشورہ عطا فرمائیں۔

کیا بات ہے؟" بانو نے مجھے استفہامیہ نظروں سے گھورا"

عرض یہ کرنا تھا کہ صوفی اذاجاء کے صاحب زادے قاری فخرالزماں ایک کمیٹی سماج سدھار کمیٹی کے نام سے شروع کررہے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ میں اس کمیٹی کی صدارت کے فرائض انجام دوں.........

پھر ان ہی خرافات میں کھوگئے جن سے آپ نے توبہ کرلی تھی۔

بیگم تم خدمت خلق کو خرافات کہتی ہو، بیگم سماج میں جو افراتفری پھیلی ہوئی ہے اور جس قدر خرابیاں لپٹس کے درختوں کی طرح اپنا سر ابھار رہی ہیں، ان سے نمٹنا ضروری ہے۔

مجھے معلوم ہے آپ کا جذبۂ سدھار اور آپ کی خدمت خلق!

شک کررہی ہو یا الزام لگا رہی ہو۔

میں شک بھی کررہی ہوں اور حقیقت کا اظہار بھی کررہی ہوں، آپ نے ایک بار صفائی ستھرائی کا نعرہ بلند کرتے ہوئے ایک کمیٹی ایسی بھی بنائی تھی کہ جو مسلمانوں کو صفائی ستھرائی پر اُکسائے گی اور انہیں پاک وصاف رہنے کی ترغیب دے گی، لیکن حال یہ تھا کہ آپ کے بیٹھنے کی جگہ پر گندگی کا ڈھیر ہوا کرتا تھا، جسے میں صاف کرتے کرتے تھک جاتی تھی اور آپ کو اس گندگی سے کوئی وحشت نہیں ہوتی تھی۔

آپ نے ایک بار شادیاں طے کرانے کی ایک تحریک بھی شروع کی تھی، اس وقت آپ کا حال یہ تھا کہ برائے منگنی جس لڑکی کا بھی فوٹو

آپ کو موصول ہوتا تو آپ اس لڑکی کا فوٹو دیکھ کر خود ہی طرح طرح کے منصوبے بنانے لگتے تھے اور اس کے ناک نقشے کی صحیح کیفیت جاننے کے لئے بیتاب سے ہو جاتے تھے۔ آپ نے شاعری بھی شروع کی تھی لیکن ہوا یہ کہ شاعری آپ کے پلے سے بندھ کر اتنی رسوا ہوئی کہ اس کو ایک دن خود ہی اپنا بوریہ بستر باندھنا پڑا اور جس زمانہ میں آپ نیتا بنے تھے اس زمانہ میں آپ گھر میں بھی ہر وقت بھاشن دیا کرتے تھے، لیکن آپ کو گھر کے کسی کام کاج کی توفیق نہیں ہوا کرتی تھی۔ وہ تو کسی پیر فقیر کی دعاؤں کی وجہ سے آپ نے نیتا گیری چھوڑ دی ورنہ اس بات کا خطرہ ہو گیا تھا کہ آپ گھر کو ایسا نگر پالیکا بنا کر رکھ دیں گے جہاں لوگوں کا دل دکھانے کے سوا اور کوئی کام نہیں ہوتا، ان بیماریوں سے آپ کو نجات مل چکی تھی، اب پھر اسی جہالت اور حماقت کے خشک تالاب میں چھلانگ لگانے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ بانو نے ایک منٹ کی خاموشی کے بعد کہا۔ قاری فخر الزماں کو میں جانتی ہوں، یہ وہی تو ہیں جو ایک لڑکی کو چھیڑنے کی خاطر جوتا بھی پٹ بھی چکے ہیں۔

بیگم، تم گڑے مردے کیوں اکھاڑتی ہو،" میں نے تلملا کر کہا" قاری فخر الزماں کا ماضی کچھ بھی رہا ہو جب سے وہ پیر ذوالفقار نقش بندی سے بیعت ہوئے ہیں دن میں پچاس بار نماز پڑھتے ہیں اور اپنی آنکھوں پر کالا چشمہ اسی لئے لگائے رکھتے ہیں تاکہ لڑکیوں کی نظر ان کی آنکھوں پر نہ پڑے۔ ان کے تقوے کی دھوم قبرستانوں تک میں پھیلی ہوئی ہے، ان کے بارے میں ایک بار کسی شخص نے کوئی غلط تبصرہ کر دیا تھا اسی وقت کراماً کاتبین نے اس کا ایمان سلب کر کے اس کو کفرستان روانہ کر دیا، بے چارہ آج تک بے ایمان ہو کر نادانی کے صحراؤں میں بھٹکتا پھر رہا ہے، تم بھی اسی وقت توبہ کرو، ورنہ ان کراماً کاتبین کا کوئی بھروسہ نہیں کہ تمہارا بھی ایمان سلب کر کے تمہیں کوہ قاف کی وادیوں میں بھٹکنے کے لئے نہ چھوڑ دیں۔

چلئے اٹھئے، دیر ہو رہی ہے، بازار سے یہ سودا لائیں، اگر قاری فخر الزماں آگئے تو گھر میں انہیں کوئی گولی دے دوں گی۔

بیگم۔ انہیں گولی نہیں دینی ہے، میں ان کے خیالات سے استفادہ کروں گا اور ان کی معیت میں خدمت خلق کی ایک نئی بنیاد ڈالوں گا۔ کیا سمجھیں؟

میں کچھ نہیں سمجھی۔ آپ بازار جائیے، ٹھیک ہے اگر وہ آگئے تو میں ان کو بیٹھک میں بٹھالوں گی اور ان کو چائے بھی پلا دوں گی، لیکن میں سب نہیں کرنے دوں گی جس کے لئے آپ اپنے پر تول رہے ہیں۔

بیگم۔ تم کبھی نہیں سدھروگی، بیگم اب چل چلاؤ کا وقت آرہا ہے، وکٹ گرنے سے پہلے جتنے رن بنالیں اچھا ہے۔ دس بیس چھکے مارے بغیر جنت نہیں ملنے والی۔

خدا کے لئے جایئے، بانو نے اس طرح مجھے گھر سے نکالا جیسے میں اس کا شوہر نہیں کوئی آلتو فالتو قسم کا انسان ہوں، میں ایک شریف النفس قسم کے شوہر کا کردار ادا کرتے ہوئے گھر سے نکل گیا اور جب سودا سلف خرید کر بازار سے واپس آیا تو قاری فخر الزماں اپنے کچھ حوارین کے ساتھ بیٹھک میں براجمان تھے اور اتنی زور سے قہقہے لگا رہے تھے کہ ان کے قہقہوں کی آواز پاکستان تک جا رہی ہوگی اور مجھے دیکھ کر ایسے چپ ہو گئے جیسے ان کی روح پرواز کئے ہوئے ۳ مہینے ہو چکے ہوں۔

میں نے بغیر سلام کئے پوچھا، کب نازل ہو گئے تھے؟

وہ کنواری لڑکی کی طرح شرماتے ہوئے بولے۔ عالی جناب، چند منٹ پہلے حاضر باش ہوئے ہیں، ان کا جواب سن کر میں گھر میں چلا گیا۔ بانو فریش نظر آرہی تھی، اس نے مسکرا کر کہا۔ میں ناشتہ تیار کرتی ہوں، لیکن آپ کو میری قسم کسی کمیٹی میں شامل ہونے کی ضرورت نہیں ہے، اب اپنے بچے بڑے ہو گئے ہیں، ان کی طرف دھیان دیں، اصلاح معاشرہ کی کوئی تنظیم گھر میں کھولیں، آپ اس کے صدر بن جائیں، بچوں میں بھی دوسرے عہدے تقسیم کریں اور مجھے اس تنظیم کا خزانچی بنادیں، آپ کا شوق بھی پورا ہو جائے گا اور گھر بھی ٹھیک ٹھاک چلتا رہے گا۔

میں کچھ بولنا ہی چاہ رہا تھا کہ بانو میرا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ بس اب آپ بیٹھک میں جائیں اور اپنے دوستوں کی اصلاح کیجئے۔

میں حیران ہوں کہ ان بیویوں کو آخر کیا گیا ہے، یہ مردوں کے پیروں میں بیڑیاں ڈال کر ہمیں کس قسم کا مجازی خدا سمجھتی ہیں۔ ہمارے سارے حقوق سلب کر کے اللہ کی رضا کی امید دلائی رہتی ہیں، اُف میرے خدا تو بھی ازدواجی زندگی کے معاملے ہم مردوں کی کوئی مدد نہیں کرتا، میں تلملاتا ہوا بیٹھک میں داخل ہوا، مجھے دیکھ کر قاری فخر الزماں چہک کر بولے آپ کی عمر بہت ہوگی فرضی صاحب۔

کیوں؟

ابھی بھی ہم آپ کا ذکر خیر کر رہے تھے، اور آپس میں ایک دوسرے کو یہ یقین دہانی کرا رہے تھے کہ اگر آپ نے سماج سدھار کمیٹی کی

ذمہ داریاں سنبھال لیں تو یہ کمیٹی بننے سے پہلے ہی کامیاب ہوجائے گی اور اس کا چرچا دودھان سبھا تک ہوگا اور کیا بعید ہے..........

سنئے۔"میں نے قاری فخر الزماں کی بات کاٹتے ہوئے کہا" ابھی اس موضوع کو مت چھیڑیئے، اندر کی فضا اچھی نہیں ہے۔ گھنگھور گھٹائیں چھائی ہوئی ہیں، بجلی کے کڑکنے کا بھی اندیشہ ہے، کالی آندھی کسی بھی وقت چل سکتی ہے اور شعلے برسنے کا بھی اندیشہ ہے۔

لیکن ابھی ہم آئے ہیں، ابھی تو آسمان صاف تھا۔" قاری فخر الزماں کے ایک ساتھی بولے۔"

آپ کون؟ "میں نے انہیں استفہامیہ نظروں سے گھورتے ہوئے پوچھا۔"

یہ میرے بہت ہی ہونہار جگری دوست ہیں، اگر میں ان سے یہ کہوں فرضی صاحب تم ابھی اسی وقت تالاب میں چھلانگ لگادو، تو چاہے تالاب دور دور تک بھی کہیں نہ ہو یہ چھلانگ لگانے کی تیاری شروع کردیتے ہیں، بہت مرمٹ قسم کے انسان ہیں۔

شکل سے بھی مرمٹ لگ رہے ہو، آپ نے کتنے دن سے کھانا نہیں کھایا؟"میں نے ان سے پوچھا۔"

عالی جناب ابوالخیال صاحب کھانا تو میں ہر وقت کھاتا ہوں لیکن نہ جانے کیوں جسم میں خون بالکل نہیں بن رہا، ان کے لہجے میں مایوسی تھی۔

تم لوگ سماج سدھار کمیٹی بنانے جارہے ہو، اور تمہارے جسموں میں خون نہیں بن رہا ہے، پھر کیسے کام چلے گا۔ ہمارے ملک میں جتنی کمیٹیاں کام کررہی ہیں ان سب کے کرتا دھرتا کیا کھا کر ٹن ٹن کی طرح موٹے ہورہے ہیں، ان کے جسموں کی بہاریں دیکھ کر سماج سدھار کمیٹیوں کو بھی فخر ہوتا ہے کہ دنیا میں کچھ ہو نہ ہو ہمیں چلانے والے تو ہرے بھرے ہورہے ہیں۔ جمعیۃ الفضلاء ہند کے کارکنوں کو دیکھ کر قوم وملت کے غم میں کس قدر موٹے ہوگئے ہیں کہ بے چاروں سے پیدل چلا نہیں جارہا ہے، مجبوراً ان کے لئے کاروں کا انتظام کیا جاتا ہے، ان کی فربہی دیکھ کر وہ منسٹر تک متاثر ہوتے ہیں جو قوم کا خون پی پی کر ایوان پارلیمنٹ میں دندناتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم سے زیادہ اس ملک کا وفادار کوئی نہیں، لیکن جب وہ جمعیۃ الفضلاء کے رہنماؤں کو دیکھتے ہیں تو ان کو احساس کمتری ہونے لگتا ہے، تم لوگوں کو دیکھ کر تو مچھر تک شرمندہ ہوجائیں گے کہ ان لوگوں کے جسموں سے کیا استفادہ کریں ان کے جسموں میں تو خون ہی نہیں ہے۔

حضرت!" قاری فخر الزماں نے پھر چونچ کھولی" ہم اسی لئے تو اس کمیٹی کی داغ بیل ڈال رہے ہیں تاکہ قوم میں بھی سدھار آئے اور ہمارے یہ دبلے پتلے جسم بھی کسی قابل بن جائیں، حضرت اب تو آئینہ بھی ہم سے کترانے لگا ہے۔

تم پیدائشی سمجھ دار لگتے ہو، تم ضرور کامیاب ہوجاؤگے، کیونکہ کمیٹیاں چلانے کے لئے چرب زبان ہونا ضروری ہے اور اس طرح کی ذمہ داریاں نبھانے کے لئے بے شرمی بھی اچھی خاصی مقدار میں ہونی ضروری ہے تاکہ ہم قوم کے سامنے اپنا ہاتھ پھیلاتے ہوئے کوئی جھجک محسوس نہ کریں۔

یعنی۔" قاری فخر الزماں بولے" دینے والے شرما جائیں لیکن وصول کرنے والوں کو کوئی شرم نہ ہو۔

بے شک "میں نے تائید کی۔"

تو حضرت اس کی تو ہم مشق کرچکے ہیں، ایک صاحب بولے جو اتنی میلی شیروانی میں تھے کہ ان کی طرف دیکھ کر مجھے جمعداروں کے جد امجد کی یاد آگئی۔

مشق؟ میں نے حیرت کا اظہار کیا۔

جی ہاں۔ ابتدائی خرچوں کے لئے دل کھول کر مانگ رہے ہیں، انشاء اللہ ابھی آپ سے بھی کچھ نہ کچھ لے ہی لیں گے۔

لیکن میں کہہ چکا ہوں کہ اندر کا موسم خوشگوار نہیں ہے۔

یہ بار بار آپ موسم کی خرابی کی بات کیوں کررہے ہیں۔"صوفی آرپار کے نواسے نے کہا۔"

دیکھو بھائیو۔"میں نے قاری عبدالباسط کے لب ولہجے میں وضاحت شروع کی۔" بے شک میں دیکھنے میں آزاد نظر آتا ہوں، لیکن میں پچھلے ۲۵ برسوں سے قید وبند کی صعوبتیں جھیل رہا ہوں۔ ایک زمانہ وہ بھی تھا کہ میں کسی بھی لڑکی کو دیکھ کر خواہ مخواہ بھی عشق شروع کردیا کرتا تھا اور نابالغ قسم کی لڑکیاں بھی میرے کردار کا جغرافیہ سمجھے بغیر مجھے اس طرح دیکھا کرتی تھیں جیسے وہ میرے ناگہانی قسم کے عشق میں مبتلا ہوگئی ہیں۔ بھائیوں آپ میرا یقین کریں کتنے ہی عشق تو میں پوری طرح بالغ ہونے سے پہلے ہی کرچکا تھا اور کتنے ہی عشق بالغ ہونے کے بعد میں نے ایسے بھی کئے ہیں کہ مجھے لڑکیوں کا نام تک معلوم نہیں ہوسکا۔ میں نے پوچھا

بھی نہیں اور انہوں نے بتلایا بھی نہیں۔

اور میرے عزیز دوستو جس زمانہ میں مجھے آزادی پوری طرح میسر تھی اسی زمانہ میں میں نے نیتا گیری بھی جم کر کی تھی، ایک ایک جلسے میں کئی کئی بار تقریر کرتا تھا اور جب لوگ مجھ پر گندے انڈے اُچھالتے تھے تو فخر سے یہ کہتا تھا کہ میں بھی ہوں پانچویں سواروں میں، کیوں کہ میرا یہ عقیدہ تھا کہ جس لیڈر پر گندے انڈے اور جوتے اُچھلتے ہیں اسی کا رتبہ سوا ہوتا ہے۔

عزیز ساتھیو ایک بار ہم نے کاہل کمیٹی بھی بنائی تھی، اس کمیٹی میں ہم نے چن چن کر ان لوگوں کو ممبر بنایا تھا جو کاہلی میں اپنی مثال آپ ہوں، اس تنظیم کا صدر ہم نے ایسے شخص کو بنایا تھا جسے پوری زندگی خود نہانے کی بھی توفیق نہیں ہوئی تھی، وہ ازراہ کاہلی خود نہیں نہاتے تھے جس دن انہیں غسل کرنا ہوتا تھا گ، دس دن وہ دوستوں کی خوشامد کرتے تھے، دوست ہی ان کے کپڑے اُتارتے تھے اور یار دوست ہی ان کے بدن پر پانی بہاتے تھے، ان کو ان کی بہنیں کھانا کھلاتی تھیں، یہ کاہلی میں سب کاہلوں سے زیادہ مشہور تھے، ان کو صدارت کی ذمہ داری سونپی گئی تھیں۔

اس کمیٹی کا ممبر بننے کی فیس یہ تھی کہ گھر سے ایک تکیہ اٹھالاؤ اور دفتر میں آکر پڑجاؤ، جب کوئی امیدوار تین دن تین رات تک ایک ہی حالت میں پڑا رہتا تھا تب اس کو ممبر بنایا جاتا تھا۔ میں تو فقیروں کی دعاؤں کی وجہ سے پندرہ دن ایک ہی حالت میں پڑا رہا تھا، لیکن صدارت منشی مروارید کے حصے میں آئی تھی کیوں کہ ان کو اٹھانے اور بٹھانے کے لئے بھی چار لوگوں کی ضرورت پڑا کرتی تھی، سب کی رائے یہ تھی کہ ان سے زیادہ آلسی کوئی نہیں ہے، لہٰذا کاہلوں کی اس تنظیم کی صدارت کے حق دار قدرتی طور پر یہی ہیں۔ وہ اپنے دستخط بھی کاہلی کی وجہ سے چار پانچ قسطوں میں کیا کرتے تھے۔ عزیز ساتھیو آج بھی جب یہ زمانہ یاد آجاتا ہے تو کلیجہ منہ کے راستوں سے باہر آکر مونڈھوں پر سوار ہوجاتا ہے اور دل اور دماغ ایک دوسرے سے گلے مل کر آنسو بہانے لگتے ہیں۔

آپ کی آزادی کسی نے سلب کرلی؟'' کسی نادان سے ساتھی نے پوچھا۔''

بیوی کے سوا کس کی مجال ہوسکتی ہے کہ ہماری آزادی چھین لے، وہ بیوی جس کو ہم نہایت کروفر کے ساتھ بیاہ کر لائے تھے آج ہمارے گھر کی وہ حکمراں بن گئی ہے اور اس کے حکم سے سرتابی کرنا ہم جیسے بہادروں کے بس کی بات نہیں ہے۔

آپ کہنا کیا چاہ رہے ہیں؟'' قاری فخر الزماں کے چہرے پر تشویش کروٹیں لے رہی تھی۔''

میں یہ عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ میں بھی اس بات کا خواہش مند تھا کہ سماج سدھار کمیٹی آنا فانا قائم ہونی چاہئے، لیکن بیوی نے سخت آرڈر جاری کردیا ہے کہ اگر آپ نے اس طرح کی کسی کمیٹی میں حصہ لیا تو وہ کہرام مچادے گی اور بیویوں کے کہرام سے ہم جیسے شریف شوہر بہت ڈرتے ہیں اور سمجھوتہ کرنے ہی میں اپنی عافیت سمجھتے ہیں۔

تو کیا ہم مایوس لوٹیں گے۔'' صوفی نونہال کے بھانجے لڈن میاں بولے۔''

نہیں مایوس نہیں جانے دوں گا۔ ابھی ناشتہ آرہا ہے۔

چلو بھئی ناشتہ ہی سہی کچھ تو ہاتھ لگے گا۔'' قاری فخر الزماں نے کہا'' ایسے ہماری دلی تمنا یہی تھی کہ اس کمیٹی کا صدر آپ کو بنادیں، آپ کی وجہ سے کمیٹی کا وجود مسلم ہوجاتا۔

چلئے میری دعائیں آپ کے ساتھ رہیں گی۔

اگر ہم اپنی بھابی سے بات کرلیں۔'' صوفی چراغ علی بولے'' ممکن ہے کہ ہماری بات وہ سن لیں اور ان کو ہم پریشان لوگوں پر رحم آجائے۔

آپ کو معلوم نہیں کہ میری بیوی ارسطو کی خالہ لگتی ہے وہ بڑے بڑے سورماؤں کی باتوں میں نہیں آتی، میں ایک جھوٹ سے سو بار پورے سماج کو متاثر کرلیتا ہوں لیکن وہ میرے سو جھوٹ بولنے پر ایک بار بھی متاثر نہیں ہوتی۔ اس کو چکمہ دینا تمہارے بس کی بات نہیں ہے۔

چند منٹ کے بعد ناشتہ آگیا، اس ناشتے پر سب اس طرح پل پڑے جیسے یہ برسہا برس سے بھوکے ہوں، میں سوچنے لگا کہ جو لوگ کھانے کے دوران پلیٹوں پر رحم نہیں کھاسکتے وہ سماجی کام کے دوران اللہ کی مخلوق پر کیا رحم کھائیں گے۔

ناشتے سے فارغ ہوتے ہی قاری فخر الزماں رسید بک میری طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

برکت کے طور پر کچھ عنایت کردیں۔

میں نے ان کے ہاتھ سے رسید لے کر کہا، میں اپنی بیوی سے ڈونیشن لاکر دیتا ہوں، ڈونیشن دینے کے معاملے میں وہ بہت فیاض ہے۔

چلئے رسید اگر بھابی جان کے نام کی کٹے گی تو اور بھی برکت ہوگی،

قاری فخرالزماں چہکے۔
میں رسید بک پکڑ کر بانو کے پاس پہنچا اور بڑے ہی عاجزانہ انداز میں میں نے درخواست کی کہ بیگم یہ سب کے سب سرتاپا مخلص محسوس ہو رہے ہیں، یہ واقعتاً سماج کو سدھارنے کے غم میں مبتلا ہیں، ان کی مدد کے لئے اپنی خاص کمائی میں سے کچھ تو عنایت کر دیجئے۔
بانو کے چہرے پر غصہ بھی تھا اور ہونٹوں پر مسکراہٹ بھی، اس نے رسید بک اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔
میں اس پر اپنے قلم سے ناشتہ لکھ دیتی ہوں۔
ناشتہ! کیا مطلب؟
مطلب یہ ہے کہ یہ جو ہم نے ابھی اتنا عمدہ ناشتہ کرایا ہے، اس کو ہماری طرف سے ڈونیشن سمجھ لیں اور ہمیں دعائیں دیں، کیش تو میرے پاس ایسے کاموں کے لئے کچھ ہے نہیں۔
بیگم! کچھ تو خیال کیجئے بڑے بڑے صوفیوں اور سورماؤں کی اولادیں ہمارے گھر سے خالی لوٹ کر جائیں تو اللہ تعالیٰ بھی کی سوچیں گے۔
اونلی اکیاون ہی کی کٹوا دیجئے۔
ہرگز نہیں کٹواؤں گی، اس نے رسید بک میرے حوالے کر دی، اور بولی ان سے کہہ دو کہ اب یہ یہاں سے نکل لیں اور آپ سے ایک بار پھر بھی کہے دیتی ہوں کہ اگر آپ نے ان سے اس طرح کے کاموں میں جڑنے کا کوئی وعدہ کیا تو میں بھائی صاحب سے آپ کی شکایت کروں گی۔
بھائی صاحب، بھائی صاحب ہیں، اس علاقے کے گورنر نہیں ہیں جو ہر بات پر ان سے ڈراتی ہو۔
انسان کو صرف خدا سے ڈرنا چاہئے۔
اور خدا سے آپ ڈرتے نہیں، اسی لئے دوسروں سے ڈرانا پڑتا ہے۔
میں پیر پٹختا ہوا واپس بیٹھک میں آیا اور اپنی جیب سے ۱۲ روپے نکال کر انہیں دیا اور یہ جھوٹ بولا کہ ہماری بیگم نے کہا ہے کہ بہت بڑی رقم بہت جلد دوں گی، پہلے تم اس کام کو شروع کرو اور سماج میں سدھار لانے کے لئے تن من کی بازی لگا دو۔
زندہ باد۔ فرضی صاحب کی بیگم زندہ باد۔ ابوالخیال فرضی پائندہ باد ''وہ سب ایک ساتھ چیخ رہے تھے'' اس کے بعد کسی نے پھر فرمائش کی۔
حضرت! اگر آپ صدارت قبول فرمالیں تو لطف آجاتا۔
میں صدارت ضرور منظور کر لیتا۔ کیوں کہ مجھے صدر بننے کا بہت شوق ہے، اگر آپ مجھے گدھوں کی یونین کا بھی صدر بناؤ گے تو میں بسر وچشم اس عہدے کو قبول کروں گا۔ ''میں نے پرزور آواز میں کہا'' لیکن میں بتا چکا ہوں کہ آج میرے گھر کا موسم انتہائی خراب ہے۔ صبح سے بادل گرج رہے ہیں، گرم گرم ہوائیں چل رہی ہیں، بجلی کڑک رہی ہے اور کسی بھی عتاب زوجہ کا میں اور آپ سب شکار ہو سکتے ہیں۔ اس لئے عافیت اسی میں ہے کہ آپ لوگ اب میرے گھر سے رفو چکر ہو جائیں اور اس موضوع کو اسی وقت ختم کر دیں۔
آخر اس موضوع سے موسم کا کیا تعلق ہے؟ ''صوفی الہلال کے صاحبزادے صوفی نزاکت علی بولے۔''
برخوردار تم نہیں سمجھوگے۔ ''میں نے کہا'' میں اللہ میاں کے بعد سب سے زیادہ اپنی بیوی سے ڈرتا ہوں اور اللہ میاں تو اپنے بندوں کی ہزار خطائیں معاف کر دیتے ہیں، لیکن یہ بیویاں اپنے شوہروں کی ایک ایک غلطی پر پوری پوری گرفت کرتی ہیں اور ایسی ایسی سزائیں دیتی ہیں کہ مرنے کے بعد بھی رونگٹے کھڑے رہتے ہیں۔
لیکن ہم نے تو یہ سنا ہے کہ آپ کی بیگم تو بہت شریف ہیں؟
تم نے بالکل صحیح سنا ہے۔ وہ بہت شریف ہے لیکن کوئی بھی بیوی ہو وہ پہلے بیوی ہوتی ہے اور بعد میں شریف، کیا سمجھے؟ ظاہر ہے کہ کچھ نہیں سمجھے ہوں گے، کیوں کہ ہزار قسم کی سزائیں بھگتنے کے بعد اور ہزار قسم کی التجائیں کرنے کے بعد میں بھی ابھی تک کچھ نہیں سمجھا ہوں۔ بس مختصر یہ سمجھئے کہ ان عورتوں کو سمجھنے نہ سمجھنے سے بات نہیں بنے گی، بس ان کے حکم کی تعمیل کرنے ہی میں دین ودنیا کا سکون ہے۔ میں آپ سے معذرت چاہتا ہوں میں آپ اس کی اس کمیٹی کی صدارت منظور نہیں کر سکتا۔ البتہ چھپ چھپا کر آپ کے لئے دعائیں کرتا رہوں گا۔
عجیب بات ہے۔ ''صوفی صواد ضواد بولے'' اتنے بھلے انسان کا گھر میں کیا حشر ہو رہا ہے۔
جب میں صبر کرتا ہوں بھائیو، تو تم سب بھی صبر کرو۔ اور اللہ سے دعا کرو کہ یا تو ہمارے جذبات ہی کو ختم کر دے یا پھر ہماری بیویوں کو نیک توفیق عطا کرے یا اگلے جنم میں ہماری شادیاں مردوں سے کراوے۔
اگر آپ چاہیں تو ہم آپ کو اس کمیٹی کا خفیہ صدر بنا سکتے ہیں؟ ''پتہ نہیں کس نے یہ مشورہ دیا''
خفیہ صدر کیسا ہوتا ہے؟

یعنی کے سامنے کوئی اور، اور درپردہ کوئی اور۔

میرے عزیز ساتھیوں ایسی صدارت سے کیا فائدہ ہوگا، کیوں کہ جب تک تم میرے نام کو نہیں اُچھالو گے تمہیں فائدہ کیسے حاصل ہوگا۔

یہ بھی آپ ٹھیک کرر ہے ہیں۔" قاری فخر الزماں نے بہت دیر کے بعد زبان کھولی۔"

چلئے تو پھر ہم سب صبر کئے لیتے ہیں، آپ اپنی بیگم کی خوشامد کرتے رہئے، جس دن انہیں آپ پر اور ہم سب پر رحم آجائے تو برائے مہربانی ایک مس کال کردیجئے، ہم پھر حاضر خدمت ہوجائیں گے اور ایک بار ناشتے کی سعادت پھر حاصل ہوجائے گی۔

ان لوگوں کے رخصت ہونے کے بعد جب میں گھر میں واپس آیا تو بانو آنکھیں پھاڑ کر طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ مجھے گھور رہی تھی۔

میں نے کسی قدر بیزاری کے ساتھ کہا۔ اب تو خوش ہو، میں نے ان تمام مخلصین کو جو سماج کی خاطر اپنی نیندیں حرام کررہے ہیں اور میری صدارت کے لئے اپنے کلیجوں کو اپنے ہاتھوں میں رکھ کر آئے تھے خالی ہاتھ ہی رخصت کردیا اور میں کرتا بھی کیا اگر صدارت منظور کرلیتا تو میری ازدواجی زندگی کو تم گھن لگادیتیں۔ واقعتاً شوہر بننا کتنا دشوار ترین مرحلہ ہے، کیسی کیسی خواہش دن دہاڑے پامال ہوجاتی ہیں اور کتنی ہی حسرتوں کو دل سے ہجرت کرنی پڑتی ہے۔

ناشکری کرتے ہو، آپ کی کتنی ہی خواہش جو نابالغ بچوں جیسی ہوتی ہیں، میں نے انہیں بھی اپنی سر آنکھوں پر رکھا ہے۔

لیکن بیگم میں پھر بھی یہی کہوں گا۔

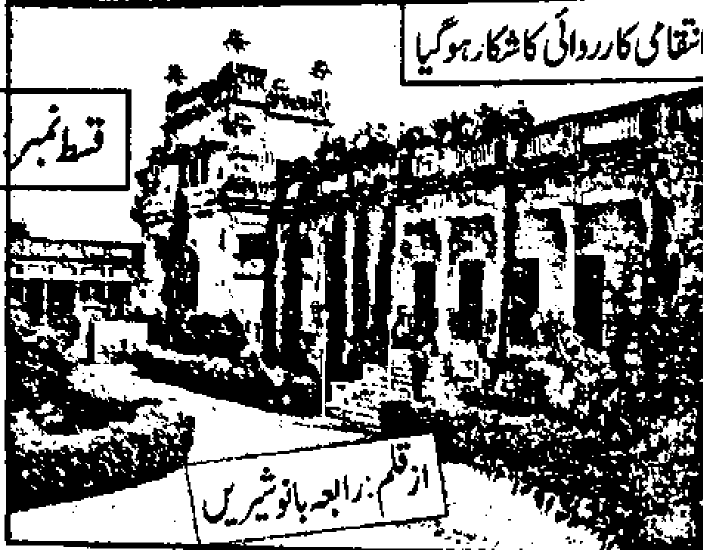
ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے مرے ارماں لیکن پھر بھی کم نکلے

(یار زندہ صحبت باقی)

ایک ایسے خاندان کی ہولناک سچی داستان جو جنات کی انتقامی کارروائی کا شکار ہو گیا

خوفناک حویلی

قسط نمبر ۱۰



اس داستان کا ایک ایک حرف پڑھئے، دوران مطالعہ آپ ڈریں گے بھی، روئیں گے بھی، خوف ودہشت سے لرزیں گے بھی، لیکن آپ کی دلچسپی داستان ختم ہونے تک برقرار رہے گی

از قلم: رابعہ بانو شیریں

آج اس حادثے کو گزرے ہوئے ایک ہفتہ ہو گیا تھا ـــــ رفتہ رفتہ سبھی مہمان جو خوشی میں شریک ہونے کے لئے قہقہے لگاتے ہوئے آئے تھے وہ رنج وغم اور ہچکیوں اور سسکیوں کے ساتھ رخصت ہو گئے۔ نئی حویلی اب ہمارے لئے خوف ناک بن چکی تھی۔ اب اس حویلی کے گوشے گوشے میں خوف اور دہشت بکھری ہوئی نظر آتی تھی۔

گڈو کی پیدائش کا دن ـــــ اس کی موت کا دن بھی ثابت ہوا ـــــ وہ بے چارہ جس تاریخ میں اس دنیا میں آیا تھا۔ اسی تاریخ میں اس دنیا سے رخصت ہو گیا۔ اس بے چارے نے اپنی سال گرہ کی رسم کفن پہن کر پوری کی ـــــ اس کی لاش کا وہ بھیانک اور وحشت ناک منظر میں ابھی تک نہیں بھولی اور شاید قیامت تک نہ بھول سکوں۔ کتنا پیارا بچہ تھا اور کس قدر دردناک انجام سے دوچار ہوا ـــــ آج جب اس کے کھلونوں پر نظر پڑتی ہے تو دل اور دماغ پر ہتھوڑے سے برسنے لگتے ہیں اور ایسا لگتا ہے کہ جیسے بار بار میری رگوں سے خون نچوڑا جا رہا ہے۔ وہ میرے لئے ایک کھلونے کی مانند تھا ـــــ درد وغم سے بھری ہوئی دنیا میں وہی میری امیدوں کا اکلوتا چراغ تھا جو اس طرح گل ہوا کہ خدا کسی دشمن کا چراغ بھی اس طرح گل نہ کرے۔ چراغ بجھ گیا اور میری کائنات میں اندھیرے چھا گئے ـــــ اب تو خودکشی کا جواز پیدا ہو گیا تھا لیکن میں نے خودکشی نہیں کی ـــــ اگر میں خودکشی کر لیتی تو آج ''طلسماتی دنیا'' کے لئے خوف ناک حویلی کی درد بھری داستان کون قلم بند کرتا۔

گڈو کی موت ایک میرے لئے ہی نہیں پورے گھر کے لئے سانحہ عظیم ثابت ہوئی ـــــ اس کی دردناک موت نے ہمارے پورے گھر کو شمشان گھاٹ بنا دیا تھا۔ ایسا لگتا تھا جیسے ہر طرف خون ابل رہا ہو اور جیسے ہر طرف شعلے بکھر رہے ہوں، ایک عجیب طرح کا کرب تھا جو چہروں پر بکھرا ہوا تھا ـــــ گھر کا ہر فرد افسردہ اور کھویا کھویا رہنے لگا۔

خالو یٰسین اور خالہ نجمہ نیم مردہ ہو کر رہ گئے ـــــ خالہ نجمہ کا سرخ وسپید چہرہ بھی ایسا لگتا تھا جیسے کسی نے اس پر ہلدی مل دی ہو۔

نانی اماں کی زبان پر تو قفل ہی چڑھ گیا تھا ـــــ اب تو وہ صرف آنسوؤں کی زبان سے بات کرتی تھیں۔ بس روتی ہی رہتی تھیں۔ مجھے بار بار لپٹاتیں اور ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کے جھرنے پھوٹ جاتے۔ میں بھی انہیں بلکتا دیکھ کر بے قابو ہو جاتی اور میری آنکھیں بھی دریا بہانے پر مجبور ہو جاتیں ـــــ اور میرا دل سینے میں ہچکولے کھانے لگتا۔ آہ میری زندگی کیا ہے ـــــ ایک دائمی ناسور، ایک درد مسلسل اور ایک نہ بھرنے والا زخم ـــــ زندگی کیا ہے ـــــ زندگی کے نام پر ایک فریب ہے، جسے میں کھا رہی ہوں اور نہ جانے کب تک کھاتی رہوں گی۔

گڈو کی موت کے بعد باجی شاہدہ اور باجی آمنہ بھی گم سم سی ہو کر رہ گئی تھیں ـــــ وہ بھی ایسی ہو گئی تھیں جیسے بہاروں کے رخصت ہونے کے بعد پھول سہمے سہمے ہو جاتے ہیں کہ نہ جانے کب نذر خزاں ہو جائیں۔ گھر کے ہر فرد کو موت رقص کرتی نظر آتی تھی۔ راتوں کی نیندیں اڑ گئی تھیں اور دن کا چین رخصت ہو گیا تھا ـــــ کوکب کے والدین آج آٹھ نو روز رہ کر لکھنؤ واپس ہوئے تھے۔ کوکب بھی چلی گئی تھی ـــــ اس نے جاتے ہوئے مجھ سے کہا تھا ـــــ تیرے ماں باپ گئے ـــــ اور اب تیرا بھائی بھی گیا ـــــ لیکن رابعہ پھر بھی تجھے جینا ہے اور اپنے آنسوؤں کو پینا ہے۔

میں نے اس کی بات سن کر جواباً کہا تھا ـــــ تو بے فکر رہ ہے ـــــ تو جب بھی دہلی آئے گی میں تجھے زندہ ملوں گی۔ سب مر جائیں گے لیکن میں نہیں مروں گی۔ میں اتنی خوش نصیب نہیں کہ موت مجھے آسانی سے گلے لگا لے ـــــ کوکب مجھے ایک اچھے دوست کی طرح تسلیاں دیتی ہوئی چلی گئی ـــــ اور آج پٹواری اصغر حسین اور ان کی بیگم بھی رخصت ہو گئے ـــــ اگر چہ یہ دونوں دہلی کے رہنے والے تھے لیکن صرف خالو کی دل بستگی کے لئے اور ہم سب کا غم غلط کرنے کے لئے آٹھ دس دن تک ہمارے گھر رہے ـــــ لیکن بے چارے کب تک ہمارا غم غلط کرتے۔ ہر شخص کے اپنے بھی کچھ غم ہیں، ہر شخص کو اپنے غموں اور مسئلوں سے بھی نمٹنا ہے۔ اس طرح رفتہ رفتہ سبھی لوگ رخصت ہو گئے ـــــ اور گھر میں صرف گھر والے ہی باقی رہ گئے۔

صاعقہ، زریں، روبینہ اور ثریا جن کی عمر ابھی کھیلنے کودنے کی تھی اور جو نہ جانے کب سے گڈو کی سالگرہ کے لئے تیاریاں کر رہی تھیں۔ وہ بھی اب بجھے ہوئے چراغوں کی طرح بے نور سی لگ رہی تھیں۔ گھر میں موت کی سی خاموشی تھی ـــــ اور قبرستان کا سا منظر تھا۔

یوسف اور یونس بھی نڈھال ہو کر رہ گئے تھے اور ماما زبیر تو بس مجھے گھورتے رہتے تھے اور مجھ پر رحم کھا کر ٹھنڈی ٹھنڈی آہیں بھرتے رہتے تھے۔ مگر کب تک ـــــ؟ کاروان زندگی کسی طوفان کے آنے سے کب رکا ہے جو اب رکتا۔ دلوں پر کچھ بھی گزر جائے لیکن انہیں تو ہر حال میں دھڑکنا ہے، آج تمام تر خاموشیوں اور اداسیوں کے باوجود میں نے خود خالہ اور خالو کی افسردگی دور کرنے کے لئے جتنے میں پہل کی ـــــ اور انہیں درد و کرب کے دوزخ سے نکالنے کی جدو جہد شروع کی۔ انہوں نے میری ادنیٰ سی کوشش کا خیر مقدم کیا اور مجھے سینے سے لگا کر پہلے تو خالو روئے اور اس کے بعد انہوں نے میرا بوسہ لیتے ہوئے مجھے ہنسانے کی کوشش کی اور ایک ایسی بات سنائی کہ میں بے اختیار ہنس پڑی اور سب گھر والے بھی ہنسنے پر مجبور ہو گئے۔

تھوڑی دیر کے بعد باہم گفتگو اور مشورے کے بعد یہ طے ہوا کہ حویلی کو باقاعدہ کسی مولوی صاحب سے کلوا دیا جائے۔

چنانچہ اس دن ایک مولوی صاحب کو اس کام کے لئے بلایا گیا۔ مولوی صاحب نے کچھ کیلیں منگا کر گھر کے تمام کونوں میں گاڑ دیں۔ کچھ پانی پڑھ کر تمام گھر کی دیواروں پر چھڑکا اور کچھ تعویذ بھی لٹکائے ـــــ اس کے بعد انہوں نے فرمایا کہ میں کسی ایک کمرے میں رات بھر کوئی عمل پڑھوں گا اور ان جنات سے جو اس حویلی میں گھسے ہوئے ہیں کوئی معاہدہ کروں گا یا پھر انہیں یہاں سے دفع کر دوں گا ـــــ چنانچہ انہیں خالو نے اس بات کی اجازت دے دی اور ایک کمرے میں ان کا ٹھکانہ کر دیا گیا اور جن چیزوں کی انہوں نے فرمائش کی مثلاً اگربتی، لوبان، ہلدی، سفید کپڑا اور نہ جانے کیا کیا اب تو مجھے یاد بھی نہیں رہا۔ ان کے لئے سب چیزیں مہیا کر دی گئیں۔

مولوی صاحب کے گھر پر سونے کی وجہ سے گھر کے افراد کو ایک طرح کی طمانیت حاصل تھی ـــــ اور بس ایسا لگ رہا تھا جیسے ہماری پریشانی آج کے بعد ختم ہو جائے گی اور ایسا ہی یقین ہمیں مولوی صاحب نے بھی دلایا تھا۔

لیکن جب صبح ہوئی تو پھر ہم سب ایک نئی مصیبت کا شکار ہو گئے۔ صبح کو سب کی آنکھ بھی دیر میں کھلی ـــــ خالو جان نے صبح اٹھتے ہی مولوی صاحب کا کمرہ کھٹکھٹایا اور کافی دیر تک کھٹکھٹاتے رہے۔ دس بجے تک جب کمرہ نہیں کھلا تو ایک مستری کو لا کر کواڑ تڑوانے پڑے۔ آس پاس کے گھروں میں بات پھیل گئی اور کواڑ ٹوٹنے کے بعد معلوم ہوا کہ مولی صاحب دنیا میں نہیں تھے، ان کی داڑھی اور چہرہ جل کر بھسم ہو چکا تھا ـــــ اور وہ بے چارے نیم برہنہ زمین پر مردہ پڑے ہوئے تھے۔

مولوی صاحب کی موت بھی جنات کی کارستانی تھی ـــــ لیکن یہ باور کرانا فوراً مشکل ہو گیا کہ اس قتل ناحق میں ہمارا کوئی ہاتھ نہیں ہے۔ ہمارے گھر میں خالو یٰسین اور ماما زبیر ہی دو مرد تھے۔ چنانچہ پولیس نے دونوں کو گرفتار کر لیا تھا۔ پھر ماما زبیر کو تو اسی وقت چھوڑ دیا تھا۔ البتہ خالو یٰسین کی ضمانت اگلے دن ہو سکی تھی۔ اس حادثہ کے کچھ ہی دنوں کے بعد خالو یٰسین نے اپنے بعض دوستوں کے مشورے پر پنڈت جی کو حویلی دکھائی۔ انہوں نے حویلی دیکھنے کے بعد یہ دعویٰ کیا کہ وہ کچھ چیزوں سے پوری حویلی میں دھونی دیں گے اور اس دھونی کے اثر سے جنات نو دو گیارہ ہو جائیں گے اور پھر کبھی پلٹ کر اس حویلی کا رُخ نہیں کریں گے۔

پنڈت جی نے حسب پروگرام حویلی میں دھونی دی ـــــ دھونی دینے کے دوران اچانک پنڈت جی کی دھوتی میں آگ لگ گئی اور پنڈت جی نے اچھا خاصا کہرام مچا دیا۔ دنیا اکٹھی ہو گئی ـــــ اور بے چارے پنڈت جی خوف و دہشت کی وجہ سے بے ہوش ہو گئے، اس حادثے کے

بعد خالو جان کو ایک دن اچانک ایک بوڑھا شخص حویلی کے باہر ٹہلتے ہوئے ملا اور اس نے خالو تیسین سے علیک سلیک کی۔

خالو تیسین کا کہنا یہ تھا کہ میں اس سے کچھ پوچھنے ہی والا تھا کہ وہ ایک دم غائب ہو گیا۔ اگلے دن یہی شخص خالو جان کو خواب میں نظر آیا اور اس نے خواب میں آ کر کہا۔

تیسین میاں! کان کھول کر ایک بات سن لو کہ اگر آئندہ تم نے کوئی عامل بلایا تو عامل کا حشر تو جو ہوگا وہ ہوگا، ہم تمہارے سب بیوی بچوں کو تہس نہس کر دیں گے۔

اس خواب کے بعد خالو جان نے پختہ ارادہ کر لیا کہ آئندہ وہ کسی مولوی یا پنڈت کو نہیں بلائیں گے ـــــ پہلے خالو ان باتوں کا یقین نہیں کرتے تھے اور اب اس طرح کی ہر بات کا یقین آ جاتا تھا ـــــ

اسی زمانہ میں ایک حد سے زیادہ ہوش اڑانے والی ایک بات یہ پیش آئی کہ خالہ نجمہ جو امید سے تھیں انہیں عجیب طرح کے دورے پڑنے شروع ہوئے۔ جب انہیں دورہ پڑتا وہ بے ہوش ہو جاتیں اور ان کے منہ سے خود بخود قہقہے نکلنے لگتے۔ آنکھیں بند ہوتیں اور زور زور سے ٹھٹے مار مار کر وہ ہنستی رہتیں ـــــ اس عارضے میں وہ زیادہ دن مبتلا نہیں رہیں۔ دس بارہ دن ان کی یہ کیفیت رہی۔ البتہ اس کے بعد جو حادثہ مسلسل ان کے جسم کا جزو بن گیا تھا وہ بڑا ہی وحشت ناک تھا اور اس کے مشاہدے سے اچھے اچھوں کے رونگٹے کھڑے ہوتے تھے ـــــ ہوتا یہ تھا کہ ان کے پیٹ میں سے بچے کے ہنسنے کی آواز آیا کرتی تھی اور ہنسی میں ایک عجیب طرح کی وحشت ہوا کرتی تھی۔ ایسا محسوس ہوا کرتا تھا کہ جیسے قبر کے اندر مردہ ہنس رہا ہو ـــــ خالہ نجمہ اس زمانہ میں اس درجہ پریشان اور خوف زدہ رہیں کہ بس اللہ کی پناہ۔ خوف اور دہشت ان کے چہرے سے ٹپکا کرتی تھی۔ وہ اس تصور سے بھی کانپا کرتی تھیں کہ معلوم نہیں جس بچے کی پیدائش سے پہلے عورت کے پیٹ میں سے ہنسنے کی آوازیں آتی ہوں، اس بچے کے بارے میں جس قدر بھی تشویش ہو، کم ہی کم ہے اور ایک دن وہ بچہ پیدا ہو ہی گیا۔ بچہ کیا تھا خالہ نجمہ کی زندگی کا بہت بڑا حادثہ تھا ـــــ یا شاید ناکردہ گناہوں کی سزا تھی جو بچے کے روپ میں انہیں ملی۔

(باقی آئندہ)



ایک منہ والا ردراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادوٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا ردراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا ردراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے۔ ایک منہ والا ردراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔ اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے۔ یہ اللہ کی ایک نعمت ہے اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہو۔

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

قسط نمبر: ۱۲۵

کاہنہ کی اس گفتگو سے ساؤل خوش ہوا اور بولا۔ اے کاہنہ تو میرے لئے اللہ کے نبی سموئیل کی روح کو حاضر کرتا کہ ان کی روح سے میں اس جنگ سے متعلق رہبری اور رہنمائی حاصل کرسکوں۔''

ساؤل کے اتنا کہنے کے بعد اس کاہنہ نے خاموشی اختیار کرلی پھر اس نے اپنے عمل کی ابتدا کی پھر وہ کاہنہ اچانک چونک پڑی اور اس کے چہرے کا رنگ سرخ ہوکر پیلا ہونے لگا۔ اس سے انہوں نے اندازہ لگالیا کہ کاہنہ سموئیل نبی کی روح کو حاضر کرنے میں کامیاب ہوگئی ہے۔ اس پر ساؤل نے استفسار کیا۔ ''اے کاہنہ کیا تو روح کو بلانے میں کامیاب ہوگئی ہے۔

کاہنہ نے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔ اس کے چہرے کے تأثرات بھی بحال ہوگئے پھر اس نے خوشیاں برساتی آواز میں کہا۔ اے ساؤل میں تمہاری مطلوبہ روح کو حاضر کرنے میں کامیاب ہوگئی ہوں۔

اپنی خوشیوں کو دباتے ہوئے ساؤل نے پوچھا۔ ''اے کاہنہ! تو کیا دیکھتی ہے؟''

کاہنہ نے کہا۔ ''میں ایک ایسی ہستی کو اپنے سامنے دیکھتی ہوں جو دیوتاؤں کی طرح قامت میں خوب اٹھی ہوئی ہے۔''

ساؤل نے پھر پوچھا۔ ''اس کی شکل کیسی ہے کاہنہ؟''

کاہنہ بولی۔ ''ایک بوڑھا میرے سامنے آرہا ہے جو جبہ پہنے ہوئے ہے۔'' اور ساتھ ہی کاہنہ نے اس کی شکل وشباہت سے متعلق بھی کچھ نمونے دیئے تب ساؤل جان گیا کہ اس وقت کاہنہ کے سامنے سموئیل نبی کی روح ہے جسے صرف کاہنہ ہی دیکھ سکتی ہے۔ تب ساؤل نے تو بڑی عاجزی اور انکسار میں سموئیل کو پکارنا شروع کیا۔

اس پر روح کی آواز ساؤل کے کانوں میں پڑی۔ ''اے ساؤل تو نے مجھے کیوں بے چین کیا اور کیوں مجھے بلوایا؟''

اس استفسار کے جواب میں ساؤل نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

''اے آقا! میں سخت پریشان ہوں، کیونکہ فلستی مجھ سے لڑنے کے لئے میری طرف بڑھ رہے ہیں اور سب سے بڑی اور بری بات یہ کہ داؤدؑ بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس فلستی لشکر میں شامل ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ میرا خداوند بھی مجھ سے علیحدہ ہوگیا اور اس مصیبت کے وقت اس نے بھی مجھے چھوڑ دیا ہے حالانکہ خداوند ہی کے حکم سے مجھے بنی اسرائیل کا بادشاہ بنایا گیا تھا، اب بتائیں میں کیا کروں؟''

ساؤل کی ان باتوں کے جواب میں سموئیل کی روح نے پھر کہا۔

''اے ساؤل تو مجھ سے کیا پوچھنا چاہتا ہے، جب خداوند نے ہی تجھے چھوڑ دیا تو کون تیری مدد کرنے کی جرأت کرسکتا ہے، خداوند جیسا چاہتا ہے ویسے ہی ہوتا ہے۔ اے ساؤل! داؤدؑ اللہ کا نبی ہے اور ایک نبی کے ساتھ تو نے ہر طرح کا براحربہ استعمال کیا ہے، دیکھ تیرے برے اعمال کے باعث بنی اسرائیل کی یہ سلطنت اب تجھ سے چھن جانے والی ہے اور عنقریب وہ وقت آرہا ہے جب داؤدؑ بنی اسرائیل کا بادشاہ بنے گا اور بنی اسرائیل کی سلطنت کو عظیم الشان بنا کر رکھ دے گا۔ اے ساؤل اب وقت آرہا ہے کہ تو اور تیرے بیٹے عنقریب مجھ سے آملیں گے۔''

سموئیلؑ نبی کی روح سے ایسی باتیں سننے کے بعد ساؤل چکرا کر زمین پر گرگیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ روح وہاں سے چلی گئی پھر کاہنہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی، اس نے اپنے خدام کو بلایا جنہوں نے کاہنہ کے اشارے پر ساؤل کو اٹھا کر ایک پلنگ پر لٹادیا، اس دوران اس کاہنہ نے ساؤل اور اس کے ساتھیوں کے لئے ایک موٹا بچھڑا ذبح کیا اور اپنے خدام کی مدد سے روٹیاں تیار کروائیں، اتنی دیر تک ساؤل نے بھی اپنے حواس پر قابو پالیا اور پلنگ سے اٹھ کر اس نے کاہنہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''اے کاہنہ تیرا شکریہ کہ تو نے میری خاطر سموئیل کی روح کو حاضر کیا۔ گو اس روح نے جو باتیں بتائی ہیں وہ میرے حق میں بہتر اور سودمند نہیں ہیں لیکن میں ان حالات میں اپنے لئے اس سے بہتر توقعات بھی

نہ رکھتا تھا۔ بہرحال سموئیل کی اس روح کے انکشافات کے مطابق جو کچھ مجھ پر گزرے گی اسے برداشت کرنا ہوگا۔“

پھر کاہنہ نے ان سب کی ضیافت کی، اس کے بعد ساؤل وہاں سے نکلا اور اپنے لشکر کے ساتھ وہ آگے بڑھ گیا۔

☆☆☆☆

لگاتار آگے بڑھتے ہوئے فلستیوں کے بادشاہ اکیس نے انیق کے مقام پر پڑاؤ کیا، اس پڑاؤ کے دوران فلستیوں کے کچھ سردار اس وقت اپنے بادشاہ اکیس کے خیمے میں داخل ہوئے جس وقت وہ اپنے خیمے میں اکیلا تھا، اکیس کے کہنے پر وہ سب سردار اس کے سامنے بیٹھ گئے، پھر اکیس نے غور سے ان کے چہروں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔”اے میرے عزیز سردارو! تم سب مجھ سے کیا کہنے آئے ہو، تم سب کے چہرے مجھے بتاتے ہیں کہ کسی اہم موضوع پر تم لوگ مجھ سے بات چیت کرنے آئے ہو۔“

اس استفسار پر ان میں سے ایک سردار بولا۔”یہ جو داؤد اور اس کے ساتھی اسرائیلی ہمارے لشکر میں شامل ہیں، ان کا یہاں کیا کام؟ ان اسرائیلیوں سے ہمارے لشکر کو آئندہ جنگ میں نقصان بھی پہنچ سکتا ہے۔“

اکیس ان کی بات کو سمجھ گیا تھا، لہٰذا اس نے داؤد اور ان کے ساتھیوں کی صفائی پیش کرتے ہوئے کہا۔”اے میرے عزیزو! یہ داؤد! یہ یوناف اور ان کے ساتھی بنی اسرائیل کے بادشاہ ساؤل کے آدمی نہیں ہیں جو جنگ میں ہمارے ساتھ فریب کریں گے۔ سنو میرے عزیزو! جب سے داؤد اور ان کے ساتھی بھاگ کر میرے پاس آئے ہیں اور صقلاج شہر کے اندر انہوں نے بود و باش اختیار کی ہے تب سے میں نے ان لوگوں کے اندر اپنے لئے اور فلستیوں کے لئے کوئی برائی نہیں دیکھی۔“

فلستی سرداروں نے اکیس کی ان باتوں پر اتفاق نہ کیا اور اس بار ایک اور سردار نے کہا۔”اے بادشاہ ہم آپ کو یہی مشورہ دیں گے کہ داؤد اور ان کے ساتھیوں کو اس جنگ میں حصہ نہ لینے دو اور انہیں یہیں سے واپس بھیج دو، ایسا نہ ہو کہ وہ جنگ میں ہماری مخالفت پر اتر کر ہمارے لئے ناقابل تلافی نقصان بن جائیں، اس لئے کہ ان کا تعلق بنی اسرائیل سے ہے اور بنی اسرائیل کی محبت میں ان کا دل ضرور دھڑکے گا اس لئے کہ ساؤل ان کا بادشاہ رہا ہے اور اپنے بادشاہ کے لئے ان کے دلوں میں ہمدردی ضرور ابھرے گی۔“

اس بار ایک اور سردار بولا۔”اے بادشاہ یہ بات بھی اپنے ذہن میں رکھو کہ داؤد وہی ہے جس نے کبھی ہمارے نامور پہلوان جالوت کو جنگ میں زیر کر کے قتل کر دیا تھا اور بنی اسرائیل کی لڑکیوں نے گانے گائے تھے کہ ساؤل نے تو ہزاروں کو اور داؤد نے لاکھوں کو مارا۔ ان حالات و واقعات کی روشنی میں ہم سب متفقہ طور پر یہی مشورہ دیں گے کہ آپ داؤد اور اس کے ساتھیوں کو اس جنگ میں حصہ نہ لینے دیں اور انہیں واپس بھجوا دیں۔“

ان سرداروں کی اس گفتگو کے بعد اکیس نے انہیں وہاں سے چلے جانے کو کہا۔

اپنے سرداروں کے چلے جانے کے بعد فلستیوں کے بادشاہ اکیس نے داؤد اور یوناف کو اپنے خیمے میں بلایا۔ جب وہ دونوں وہاں آئے تو اکیس نے انہیں بڑی عزت و احترام سے اپنے پاس ایک نشست پر بٹھایا پھر انہیں مخاطب کر کے کہا۔”اے میرے عزیزو! تم دونوں اپنے ساتھیوں کو لے کر یہیں سے اور آج ہی صقلاج شہر کی طرف لوٹ جاؤ اور اس جنگ میں تم لوگ حصہ نہ لے سکو گے جو بنی اسرائیل کے ساتھ متوقع ہے۔“

اکیس کے اس فیصلے پر داؤد نے کہا۔”اے بادشاہ! آخر ہم نے کیا کیا ہے جس کی بنا پر تم ہمیں اس جنگ میں حصہ لینے سے روک رہے ہو؟

اکیس بے چارے نے گلوگیر سی آواز میں کہا۔”میں جانتا ہوں تم لوگ ایمان دار ہو اور نیک ہو جس روز سے تم میرے پاس آئے ہو، میں نے تمہارے اندر کوئی بدی نہیں پائی۔ خداوند کی قسم تم راست گار ہو، میں تو اپنے لشکر میں تم لوگوں کو مبارک خیال کرتا ہوں، اسی لئے اپنے ساتھ بھی لے کر آیا تھا، پر میرے سردار نہیں چاہتے کہ تم لوگ اس جنگ میں شریک ہو۔

اور سنو میرے عزیزو! تم اس فیصلے کا برا نہ ماننا، دراصل میں نہیں چاہتا کہ تم لوگوں کی وجہ سے میرے لشکر کے اندر پھوٹ اور نفرت پڑ جائے، اے داؤد! میں تیری بڑی قدر کرتا ہوں اور میری نگاہ میں تو خداوند کے فرشتے کی مانند ہے، پر جو حالات میرے لشکر میں بنتے نظر آ رہے ہیں، ان کے تحت میں نہیں چاہوں گا کہ تم لوگ میرے لشکر میں شامل رہو۔ دیکھو! اب شام ہو رہی ہے، دیکھو اس وقت اپنے ساتھیوں کے ساتھ کوچ نہ کرنا ورنہ میرے لشکریوں کے دلوں میں طرح طرح کے خدشات اٹھ

کھڑے ہوں گے۔ رات تم میرے لشکر میں ہی رہو اور صبح اندھیرے منہ یہاں سے اپنے ساتھیوں کے ساتھ نکل جانا تا کہ تمہارے کوچ کی خبر عام لشکریوں کو نہ ہو۔ سو اب تم دنوں جاسکتے ہو۔

داؤدؑ اور یوناف وہاں سے اٹھ گئے۔ اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہ رات انہوں نے لشکر ہی میں گزاری اور اگلے روز صبح ہی صبح وہ صقلاج شہر کی طرف روانہ ہو گئے۔

☆☆☆☆

سورج غروب ہو رہا تھا، آسمان کے حاشئے عارضِ گل کی طرح رنگین ہو گئے تھے، اندھیرے نے زمین کو مشق خونخواری بنانے کی تیاریاں شروع کردی تھیں، ایسے میں عارب، بیوسا اور عبیطہ رامہ شہر سے باہر چہل قدمی کر رہے تھے کہ عزازیل ان کے پاس نمودار ہوا، اسے دیکھتے ہی وہ رک گئے، انہوں نے دیکھا کہ اس موقع پر عزازیل بڑا ہشاش بشاش اور خوش وخرم دکھائی دے رہا تھا، عارب اس کے قریب آیا اور پوچھا، اے آقا، آج آپ خلاف توقع کچھ زیادہ ہی خوش دکھائی دے رہے ہیں، کیا کوئی خاص وجہ ہے؟

عزازیل نے گہری مسکراہٹ سے کہا۔ ”ہاں خاص وجہ ہے، میں نے ان دنوں ایک بہت بڑی کامیابی حاصل کی ہے اور کامیابی بھی ایسے لوگوں کے خلاف جہاں ایسے کام ناممکن دکھائی دیتے ہیں۔“

بیوسا اور عبیطہ بھی عزازیل کے قریب آگئیں اور عبیطہ نہ کہا۔ ”اے آقا کیا آپ ہمیں اپنی اس کامیابی کی تفصیل بتائیں گے؟“

عزازیل نے غور سے عبیطہ کی طرف دیکھا اور پھر کہنے لگا۔ ”اے میرے عزیزو! میں بہت بڑا معرکہ سر کرنے میں کامیاب ہوا ہوں اور وہ کچھ یوں کہ تم جانو، اللہ کے نبی داؤدؑ ساؤل کے خوف سے فلستیوں کے بادشاہ اکیس کی طرف چلے گئے تھے، یوناف بھی ان کے ساتھ تھا، گزشتہ دنوں اسرائیلیوں اور فلستیوں کے تعلقات زیادہ خراب ہو گئے اور فلستیوں کا بادشاہ اکیس اپنے لشکر کو لے کر نکلا تا کہ بنی اسرائیل پر حملہ آور ہو اور اکیس نے داؤدؑ اور ان کے جنگ جو ساتھیوں کو بھی اپنے لشکر میں شامل کیا اور سنو رفیقو! جس وقت داؤد علیہ السلام اور یوناف اپنے ساتھیوں کے ساتھ اکیس کے لشکر میں شامل ہونے کے لئے نکلے تو ان کی غیر موجودگی میں صقلاج شہر کے خلاف میں حرکت میں آیا۔

اور سنو عزیزو! میں نے ایسا کیا کہ میں عمالقیوں کے ایک گروہ میں داخل ہوا، یہ جنگ جو قبائلی کا ایک بہت بڑا گروہ تھا اور جبل سونا کے کناروں کے ساتھ ساتھ خیمہ زن تھا اور یہ گروہ تجارتی کاروانوں کو لوٹ کر گزر بسر کرتا ہے، پس میں نے اس گروہ کے سردار کے نفس میں وسوسات ڈالے اور اسے صقلاج شہر پر حملہ آور ہونے کی ترغیب دی۔ میرے مسلسل وساوس ڈالنے پر اس سردار پر اثر ہوا، پس اپنے جنگجو قبائل کے ساتھ اس نے صقلاج شہر کا رخ کیا۔ اس نے شہر کی اکثر آبادی کو موت کے گھاٹ اُتار دیا ہے اور شہر کو مکمل طور پر لوٹنے کے بعد وہ صحرائے سینا کے کناروں کی طرف چلا گیا ہے۔ بہت کم عورتیں اور مرد شہر سے بھاگ کر اپنی جانیں بچانے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ یوناف، اریسہ کو بھی صقلاج میں چھوڑ کر داؤدؑ کے ساتھ اکیس کے لشکر میں شامل ہوا تھا، میں نے صقلاج شہر میں اریسہ کو بڑا تلاش کیا لیکن وہ مجھے نہیں ملی۔ میں چاہتا تھا کہ یوناف کی غیر موجودگی میں اریسہ پر غلبہ پا کر اسے ختم کردوں لیکن وہ بڑی چالاک لڑکی ہے۔ شاید اس نے ان حالات کو پہلے ہی بھانپ لیا تھا، لہٰذا شہر میں داخل ہونے سے قبل ہی وہ وہاں سے نکل گئی۔

بہر حال یہ اریسہ کب تک مجھ سے بچے گی، ایک نہ ایک روز تو یہ ضرور میری گرفت میں آئے گی اور وہاں میرے رفیقو! ایک اور کام بھی ہماری منشاء کے مطابق ہو گیا ہے اور وہ یہ کہ فلستیوں کے بادشاہ نے داؤدؑ پر عدم اعتماد کا اظہار کر کے انہیں بنی اسرائیل اور فلستیوں کی جنگ میں حصہ لینے سے روک دیا ہے۔ اکیس کے سرداروں نے اس کے ذہن میں یہ بات ڈال دی تھی کہ داؤدؑ اور اس کے ساتھی اسرائیلی ہیں، لہٰذا اسرائیل کے خلاف اس جنگ میں، وہ فلستیوں کے ساتھ دھوکا بھی کر سکتے ہیں۔ اس بنا پر اکیس نے داؤدؑ اور ان کے ساتھیوں کو جنگ میں حصہ لینے سے روک دیا ہے اور اب وہ سب صقلاج شہر کی طرف بڑھ رہے ہیں، یوناف بھی ان لوگوں کے ساتھ ہے، جب یہ لوگ صقلاج شہر میں داخل ہوں گے اور اپنی آنکھوں سے شہر کی تباہی کا منظر دیکھیں گے تو پھر ان لوگوں کو اپنی کمتری اور بے چارگی کا احساس ہوگا۔

میرے ساتھیو! یہ تو ایک کام ہے، جس کی میں تکمیل کر چکا ہوں، اب میں اپنے دوسرے کام کی ابتدا کرنے والا ہوں اور مجھے امید ہے کہ اس میں بھی مجھے کامیابی ہوگی۔

اس بار بیوسا بولی۔ ”اے آقا اگلے کام کی تفصیل بتانے سے قبل آپ ہمیں یہ بتایئے کہ آپ لوگوں کے دلوں میں کس طرح وسوسے

ڈالتے ہیں؟"

حسین بیوسا کے اس سوال پر عزازیل نے کچھ سوچا، پھر بولنا شروع کیا۔"کسی کو گمراہ کرنا یا راہ راست سے ہٹانا اور نیکی سے دور رکھنے اور بدی میں ملوث کرنے کے لئے گو میرے پاس بے شمار طریقے ہیں، لیکن ان میں سے دو بڑے اہم ہیں، جنہیں استعمال کر کے میں عموماً کامیاب ہی رہتا ہوں، ان دو میں سے ایک تو وسوسے کا عمل ہے، یہ وسوسے کا عمل بار بار یہ کرنا پڑتا ہے تب جا کر کبھی اس میں کامیابی ہوتی ہے، یوں سمجھو کہ وسوسہ عمل شر کی ابتدا ہے، جس کسی کو میں نے اپنا ہدف بنانا ہوتا ہے، پہلے اس کے ذہن میں وسوسے ڈالتا ہوں، پھر لگاتار عمل سے ان وسوسوں کو خواہش میں تبدیل کرتا ہوں، پھر خواہش کو نیت میں بدلتا ہوں، اس طرح میں آگے بڑھتا ہوں، نیت کو پھر ارادے میں، ارادے کو عزم میں اور عزم کو مکمل عمل شر میں تبدیل کر کے رکھ دیتا ہوں۔

یہ تو ایک طریقہ ہے اور کسی کو راہ راست سے ہٹانے کے لئے میرا دوسرا بڑا طریقہ یہ ہے کہ میں ایک دم کسی پر وار د ہوتا ہوں اور اسے شرک میں مبتلا کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ اگر اس میں مجھے ناکامی ہوئی اور انسان مجھ سے بچ نکلے تو پھر میں یہ کرتا ہوں کہ ایسے شخص کو بدعت میں مبتلا کرنے کی کوشش کرتا ہوں، اگر کوئی انسان اس سے بھی بچ نکلے تو میں پھر اس کے ذہن میں یہ بات ڈالتا ہوں کہ چھوٹے چھوٹے گناہ کر لینے میں کوئی حرج نہیں اور جب کوئی اس میں ملوث ہو تو پھر یہی چھوٹے چھوٹے گناہ مل کر ایک بہت بڑا گناہ بن جاتے ہیں۔

اور اگر میں ایسا کرنے میں کامیاب ہو جاؤں تو انسان کے خلاف یہ میری بہت بڑی کامیابی ہوتی ہے اور اگر میں اس میں بھی ناکام رہوں اور کسی کو چھوٹے چھوٹے گناہوں میں ملوث کرنے میں کامیاب نہ ہوں پھر میں اگلا قدم اٹھاتا ہوں اور میرا اگلا قدم یہ ہوتا ہے کہ میں نیکی کرنے والے شخص کے ذہن میں یہ بات ڈالنے کی کوشش کرتا ہوں کہ وہ نیکی کی تشہیر نہ کرے اور اپنے آپ تک محدود رکھے اور اگر اس میں مجھے کامیابی نہ ہو تو میں آخری حربہ استعمال کرتا ہوں اور وہ یہ کہ اس شخص کو معاشرے کے اندر بدنام کرنے کی کوشش کرتا ہوں اور ایسے حالات پیدا کرتا ہوں کہ لوگ اسے خوب برا بھلا کہیں اور ان پر کیچڑ اچھالیں، جب ایسا ماحول پیدا ہو جاتا ہے تو اے میرے رفیقو! تو میں پھر اس شخص کے پاس آتا ہوں اور اس کے ذہن میں یہ بات ڈالتا ہوں کہ لوگ تجھے برا بھلا کہتے ہیں اور ایسی باتیں سن کر برداشت کرنا بزدلی ہے، لہٰذا تو بھی انہیں ان جیسا جواب دے اور اگر وہ شخص غصے میں آ کر لوگوں کی میری باتوں کا جواب برائی سے دیتا ہے تو پھر میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتا ہوں۔"

اس بار عارب نے پوچھا۔"اے آقا! اگر آپ کا یہ آخری حربہ بھی ناکام ہو تب؟"

اس پر عزازیل نے برا سا منہ بنا کر کہا۔ پھر میں ایسے شخص کا پیچھا چھوڑ دیتا ہوں اور یہ سمجھ لیتا ہوں کہ وہ شخص نیکی میں پوری طرح ڈوب چکا ہے اور میرے کام کا نہیں رہا ایسے لوگوں پر میں وقت ضائع نہیں کرتا اور انہیں چھوڑ کر دوسری طرف راغب ہو جاتا ہوں۔"

عارب پھر بولا۔"اے آقا! آپ کے یہ دونوں ہی طریقے بہت عمدہ اور کسی قدر دلچسپ بھی ہیں، تھوڑی دیر قبل آپ اپنے دوسرے کام پر روشنی ڈالنے لگے تھے جس کی ابھی ابتدا کرنی ہے۔"

عزازیل نے غور سے عارب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اے عارب! میرے عزیز یہ دوسرا کام تم بیوسا اور عبیطہ مل کر کرو گے اور میں بھی تمہارے ساتھ ہوں گا۔" پھر عزازیل کہتے کہتے رک گیا اور اپنا ہاتھ فضا میں بلند کرتے ہوئے اس نے اپنے ساتھی داسم کو آواز دی، تھوڑی دیر بعد داسم عزازیل کے سامنے نمودار ہوا اور اسے دیکھتے ہی عزازیل نے اسے مخاطب کر کے کہا۔

داسم! داسم! میں عارب، بیوسا اور عبیطہ کے ساتھ ایک ایسے موضوع پر گفتگو کرنے لگا ہوں جس کی اطلاع اور بھنک کسی بھی صورت میں یوناف، ابلیکا اور اریسہ کو نہیں ہونی چاہئے، لہٰذا ہمارے اطراف کے پورے ماحول پر نگاہ رکھو، یوناف، ابلیکا اور اریسہ میں سے کوئی بھی اگر ادھر کا رخ کرے تو تم فوراً مجھے اطلاع کر دو تاکہ میں گفتگو کا یہ سلسلہ بند کر دوں۔"

عزازیل کا یہ حکم پا کر اس کا ساتھی وہاں سے روپوش ہو گیا۔ داسم کو یہ ہدایت دینے کے بعد عزازیل نے عارب، بیوسا اور عبیطہ کی طرف دیکھتے ہوئے پھر کہنا شروع کیا۔"اے میرے ساتھیو! دوسرا کام اگر ہم یہ احسن طریقے سے کرنے میں کامیاب ہو گئے تو ہم ابلیکا کو یوناف سے علیحدہ کر کے اسے اذیتوں کے ایک لامتناہی سلسلے میں ڈال کر رکھ دیں گے سنو میرے عزیزو! میرا لائحہ عمل یہ ہو گا کہ یہاں سے ہم چاروں شہر عین دور کی طرف جائیں گے۔ فلسطین کے اس شہر میں ایک کاہنہ رہتی

ے جو بے شمار علوم کے علاوہ روحوں کو اپنے سامنے حاضر کرنے کے علم سے بھی خوب واقف ہے۔ چند دن پہلے روحوں کو حاضر کرنے کا عمل اس کاہنہ کے ہاں میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اور وہ اس طرح کہ بنی اسرائیل کا بادشاہ ساؤل اس کے پاس گیا اور متوقع جنگ سے متعلق اللہ کے نبی سموئیل کی روح سے مشورہ کرنے کی خاطر اس نے اس کاہنہ کا رخ کیا، پس ساؤل کے کہنے پر اس کاہنہ نے سموئیل کی روح کو حاضر کیا اور جنگ سے متعلق اس سے مشورے کئے، پس میں نے اپنی آنکھوں سے سموئیل کی روح کو اس کاہنہ کے پاس آتے دیکھا، پس میرے عزیزو! اس کاہنہ کی مدد سے ہم بھی ایک بہت بڑا کام انجام دیں گے۔

اے میرے قدیم و کہنہ ساتھیو! اور تم تینوں بھی عین دور شہر کی اس کاہنہ کے پاس جائیں گے۔ پہلی بات تو ہم اس سے یہ کہیں گے کہ وہ ارواح حاضر کرنے کا علم ہمیں بھی سکھادے اگر وہ ایسا کرنے پر رضامند ہوجائے تو پھر تم تینوں بہن بھائی یہ علم اس سے سیکھ لینا اور اس علم کی مدد سے ہم ابلیکا کو طلب کرلیں گے اور اس پر گرفت کرکے اسے یوناف سے علیحدہ کردیں گے اور جب ابلیکا ہماری گرفت میں آجائے گی تو اسے ہم کھل کر یوناف کے خلاف استعمال کریں گے اور اگر ہم ایسا کرنے میں کامیاب ہوگئے تو یوناف کا تو ہم جینا تک حرام کردیں گے۔"

اس موقع پر عارب نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔"اے آقا! اگر عین دور کی کاہنہ نے ہمیں روحوں کا یہ علم سکھانے سے انکار کردیا تب؟"

اس پر عزازیل نے مطمئن انداز میں کہا۔"تو پھر ہم ایک اور کام کریں گے، ہم اس کاہنہ سے کہیں گے کہ وہ ابلیکا کو ہمارے لئے اسی طرح بلائے جس طرح اس نے بنی اسرائیل کے بادشاہ ساؤل کے لئے اللہ کے نبی سموئیل کی روح کو بلایا تھا۔"

مجھے امید ہے کہ وہ کاہنہ ایسا کرنے پر رضامند ہوجائے گی اور جب وہ کاہنہ ابلیکا کو حاضر کرے گی تو اسی وقت میں ابلیکا پر ایک ایسا عمل کروں گا کہ ابلیکا یوناف کی گرفت سے آزاد ہوکر ہماری گرفت میں آجائے گی، جب ایسا ہوجائے تو پھر تم لوگ دیکھنا میں ابلیکا کو کیسے یوناف کے خلاف استعمال کرتا ہوں۔"

عزازیل کی اس گفتگو پر عارب نے بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔"اگر ایسا ہوجائے تو پھر ہم یوناف پر مکمل طور پر حاوی ہوجائیں گے اس کے بعد تو یوناف کی حالت ہمارے سامنے ایک کمتر اور لاچار انسان کی سی ہوگی اور ہم اس پر اپنی مرضی کے مطابق ضرب لگانے میں کامیاب ہوجائیں گے۔ پر اے آقا! اس کام کی ابتدا ہم کب کریں گے؟"

عزازیل نے خوشی اور طمانیت میں ڈوبی ہوئی آواز میں کہا۔"اے میرے کہنہ ساتھیو! ہم ابھی اور اسی وقت عین دور کی اس کاہنہ کی طرف روانہ ہوں گے۔"

اس کے ساتھ ہی عزازیل نے اپنا ہاتھ فضا میں بلند کیا اور اپنے ساتھی داسم کو آواز دے کر اس نے طلب کیا۔ چند ہی ساعتوں میں جب داسم وہاں نمودار ہوا تو عزازیل نے اس سے پوچھا۔"اے داسم کسی اور نے تو ہماری گفتگو نہیں سنی؟"

داسم نے بڑے عزم و وثوق سے کہا۔"اے آقا! آپ کی گفتگو کسی نے نہیں سنی، اس دوران میں ابلیکا یوناف اور اریسہ میں سے کوئی بھی اس طرف نہیں آیا۔"

عزازیل نے اس بار عارب، بیوسا اور نبیطہ کو مخاطب کرکے کہا۔ "آؤاب عین دور کاہنہ کے پاس چلیں۔" اس کے ساتھ ہی وہ سب اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے اور رامہ شہر کے اس نواحی حصے سے روپوش ہوگئے۔

☆☆☆☆

فلستیوں کے بادشاہ اکیس کے لشکر سے علیحدہ ہونے کے بعد داؤدؑ اور یوناف اپنے ساتھیوں کے ساتھ تیزی سے سفر کرتے ہوئے جب صقلاج شہر کے قریب آئے تو ایک طرف سے حسین اریسہ بھاگتی ہوئی نمودار ہوئی، وہ بڑی بکھری بکھری اور پریشان حال تھی، اس کی حالت دیکھتے ہوئے داؤدؑ اپنی جگہ پر رُک گئے اور ان کے پیچھے ان کے ساتھی بھی رُک گئے، پھر یوناف نے بڑی نرمی اور ملائمت سے اریسہ کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔ اریسہ! اریسہ! کیا بات ہے تم پریشان اور پراگندہ سی کیوں دکھائی دے رہی ہو؟"

اریسہ یوناف کے اور قریب آئی اور اس نے کہنا شروع کیا۔ "آپ لوگوں کے صقلاج شہر سے نکلنے کے بعد اس شہر پر قیامت بیت گئی، جہاں تک میرا اندازہ ہے عزازیل نے کچھ عمالیقی قبائل کو صقلاج پر حملہ آور ہونے کی اکساہٹ اور ترغیب دی، پس یہ عمالیقی صقلاج پر حملہ آور ہوئے اور جس وقت وہ شہر میں داخل ہوئے اس وقت عزازیل بھی ان کے ساتھ تھا، میں اسے پہچان گئی، میں جانتی تھی کہ وہ مجھ پر گرفت

کرے گا، لہٰذا میں خود کو اس کی نگاہوں سے بچا کر صقلاج شہر میں داخل ہوئی، انہوں نے شہر کو جی بھر کے لوٹا، عورتوں، بوڑھوں اور بچوں کو انہوں نے بے دریغ قتل کیا، صقلاج کے بہت کم لوگ اِدھر اُدھر چھپ کر اپنی جانیں بچانے میں کامیاب ہو سکے تھے، گو عمالیقیوں کے چلے جانے کے بعد بچ جانے والے یہ لوگ شہر میں واپس آگئے ہیں پر شہر میں ہر وقت عجیب سنسانی اور ویرانی کا عالم رہتا ہے اور ایسا لگتا ہے صقلاج اب کوئی ہنستا بستا شہر نہیں بلکہ ایک غم کدہ ہے، جس کے مکینوں سے خوشیاں ہمیشہ کے لئے چھین لی گئی ہوں۔"

اریسہ کی یہ گفتگو سن کر داؤد اور یوناف کی حالت درد کے نیلے رخساروں اور خون ناحق کی بوند جیسی ہو کر رہ گئی تھی، پھر داؤدؑ نے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "ہمیں فوراً صقلاج پہنچ کر لوگوں کی داد رسی اور عمالیقیوں کا تعاقب کر کے ان سے انتقام لینے کی کوشش کرنی چاہئے۔"

یوناف نے داؤدؑ سے اتفاق کیا اور اس طرح وہ بڑی تیزی کے ساتھ پھر صقلاج کی طرف بڑھنے لگے تھے، جب وہ صقلاج میں داخل ہوئے تو بچے کھچے لوگ رو رو کر ان سے عمالیقیوں کے مظالم کے خلاف فریاد کرنے لگے، انہی لوگوں کی زبانی یہ بھی پتہ چلا کہ عمالیقی داؤدؑ کی دونوں بیویوں اور صقلاج کی دیگر لڑکیوں کو اسیر بنا کر اپنے ساتھ لے گئے ہیں۔

داؤدؑ اور یوناف نے ان بے کس لوگوں کو تسلی دی پھر اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہ عمالیقیوں کے تعاقب میں لگ گئے۔

داؤدؑ جب اپنے ساتھیوں کے ساتھ صحرائے سینا میں عمالیقیوں کا تعاقب کرتے ہوئے ایک ندی کے کنارے آئے تو صحرا کی خشک اس ندی کے کنارے ایک شخص بے سدھ اور نیم بے ہوش سا پڑا ہوا تھا۔ داؤدؑ نے وہاں اپنے لشکر کو روک لیا اور اپنے کچھ ساتھیوں سے کہا کہ ریت پر پڑے ہوئے اس شخص سے معلوم کریں کہ وہ کون ہے اور اس صحرا میں کیوں اس طرح بے بس اور تنہا پڑا ہوا ہے؟

جب داؤدؑ کے ساتھی اس سے قریب ہوئے تو انہوں نے دیکھا وہ شخص زندہ تھا اور اس کی سانس بڑی تیزی سے چل رہی تھی جب اس کے منہ پر چھینٹے دیئے گئے تو وہ سنبھل گیا، آنکھیں اس نے کھولیں، بڑی حیرت و پریشانی کے عالم میں اس نے داؤدؑ کے اس مختصر لشکر کی طرف دیکھا، پھر پوچھا۔ "تم لوگ کون ہو؟"

اسے اس کے اس سوال کا کوئی جواب نہ دیا گیا بلکہ اسے اٹھا کر داؤدؑ کے سامنے پیش کیا گیا۔ داؤدؑ نے اس کی طرف ترحم آمیز جذبات سے دیکھتے ہوئے کمال ہمدردی سے پوچھا۔ "اے جوان تو کون ہے اور کیوں اس صحرا میں بے بسی کی حالت میں تنہا پڑا ہوا ہے۔"

وہ جوان کچھ کہنا چاہتا تھا پر بھوک اور پیاس سے اس کی حالت ایسی ہو رہی تھی کہ اس سے بولا نہیں جا رہا تھا۔ اس کی حالت دیکھتے ہوئے داؤدؑ معاملے کو سمجھ گئے، پہلے اسے کھانے کو روٹی اور پینے کو پانی دیا، جب وہ روٹی کھا کر پانی پی کر اپنی بھوک اور پیاس بجھا چکا تب اس کی حالت بہتر ہوئی، تب داؤدؑ نے پھر اس سے اپنا سوال دہرایا، اس پر وہ جوان بولا۔

"اے میرے محسن! میرے مربی! میں نے گزشتہ تین دن سے کچھ کھایا پیا نہیں، اگر تم لوگ نہ آتے تو اس بے کنار صحرا کے اندر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جاتا۔ میرا تعلق مصر سے ہے اور میں ایک عمالیقی کا غلام ہوں، میں چونکہ اچانک بیمار ہو گیا تھا اور میری بیماری میں افاقہ نہ ہو رہا تھا اس لئے میرا آقا مجھے چھوڑ کر چلا گیا، اس کا خیال تھا کہ میں اب ٹھیک نہ ہوں گا، لہٰذا اس صحرا میں جہاں نہ کچھ کھانے کو ہے نہ پینے کو، وہ ایک طرح سے مجھے موت کے حوالے کر گیا تھا، لیکن خداوند بڑا مہربان ہے، اس صحرا میں اس نے نہ صرف یہ کہ مجھے میری بیماری سے نجات دلائی بلکہ آپ جیسے مہربان بھی بھیج دیئے اور اب میں اپنے آپ کو اپنی پہلی حالت پر پاتا ہوں۔"

اس بار یوناف نے اس مصری جوان کو مخاطب کر کے پوچھا۔ "تمہارا عمالیقی آقا! تمہیں اس دشت میں چھوڑ کر کدھر چلا گیا؟

اس جوان نے بڑے خلوص اور انکسار سے کہا۔ "میرے آقا کا تعلق عمالیقیوں کے ایک بہت بڑے گروہ سے ہے، یہ لوگ خانہ بدوش ہیں اور صحرائے سینا کے اطراف میں زندگی بسر کرتے ہیں یہ لوگ تجارتی قافلوں پر حملہ آور ہوتے ہیں، بسا اوقات بستیوں اور سراؤں کو بھی لوٹ لیتے ہیں، اسی طرح ان کی گزر بسر ہوتی ہے، گزشتہ دنوں ان خانہ بدوش عمالیقیوں نے صقلاج شہر پر حملہ کیا۔ انہوں نے صقلاج شہر کو جی بھر کے لوٹا، شہر کو آگ لگائی اور شہر کی اکثر عورتوں اور لڑکیوں کو انہوں نے اسیر بنا کر اپنے ساتھ رکھ لیا۔"

یوناف نے چونک کر کہا۔ اے جوان تو تو ہمارے لئے بڑا قیمتی اور

اصول ثابت ہوا، جن عمالیقی خانہ بدوشوں کا ذکر کر رہے ہو ہم تو ان ہی کی تلاش میں ہیں۔ ہمارا تعلق صقلاج شہر سے ہے اور ہماری غیر موجودگی میں ہمارے شہر پر حملہ کر کے عمالیقیوں نے اسے لوٹ لیا۔"

ذرا رک کر یوناف اس مصری جوان سے پھر بولا۔ "کیا تم عمالیقیوں کے ان خانہ بدوش قبائل تک ہماری رہنمائی کرسکو گے، جنہوں نے ہمارے شہر صقلاج کو تاراج کر کے رکھ دیا؟"

اس پر مصری جوان نے کچھ سوچا پھر کہا۔ "صحرائے سینا کی اس بے کنار ریت اور ٹیلوں، خوف ناک بھول بھلیوں کے درمیان میں یقیناً تم لوگوں کی مدد کرسکتا ہوں، لیکن اس کے لئے میری ایک شرط ہے۔"

اس بار داؤدؑ نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور پوچھا۔ "تمہاری شرط کیا ہے؟"

وہ مصری کہنے لگا۔ "تم لوگ مجھے عمالیقی آقا کے سپرد نہ کرو گے اس لئے کہ وہ ایک ظالم اور جابر انسان ہے وہ اپنے غلاموں سے جانوروں کا سا کام لیتا ہے اور کھانے کو بھی پورا نہیں دیتا، ایسا بے حس اور بھیڑیا صفت انسان ہے کہ میری بیماری کی وجہ سے مجھ سے چھٹکارا حاصل کرنے کی خاطر مجھے اس صحرا میں مرنے کو چھوڑ گیا، لیکن جب وہ دیکھے گا کہ میں تندرست ہو گیا ہوں تو پھر مجھ پر اپنا حق جمائے گا تاکہ پھر مجھ پر مظالم کی انتہا کر سکے۔"

داؤدؑ نے اس مصری جوان کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا۔ "اے مہربان جوان! تم مطمئن رہو ہم ہرگز تمہیں تمہارے سابقہ آقا کے حوالے نہ کریں گے بلکہ تم ہمارے گروہ میں رہ کر پر امن اور باعزت زندگی بسر کرسکو گے اور سنو! اگر تم نے ان خانہ بدوش عمالیقیوں تک ہماری رہنمائی کردی تو ہم نے عہد کر رکھا ہے کہ ان سب کا خاتمہ کردیں گے اور جب اس جنگ میں ہم تمہارے آقا کا بھی کام تمام کردیں گے تو کون تم پر حق ملکیت جتانے والا رہے گا۔"

وہ مصری جوان داؤدؑ کی اس گفتگو پر خوش ہو گیا، صحرا کے اندر اس نے رہنمائی کی حامی بھری اور پھر اس مصری جوان کے ساتھ داؤدؑ اپنے لشکر کو لے کر خانہ بدوش عمالیقیوں کی طرف بڑھنے لگے۔

☆☆☆☆

داؤدؑ نے صحرا کے اندر برق رفتاری سے سفر کیا اور رات کے پہلے پہر میں وہ صحرا کے اس حصے کے قریب پہنچ گئے جہاں ان خانہ بدوش عمالیقیوں نے پڑاؤ کر رکھا تھا، سردی کا موسم تھا، اور ان عمالیقیوں کے پڑاؤ میں جگہ جگہ آگ کے الاؤ روشن تھے۔ داؤدؑ اپنے ساتھیوں کے ساتھ عمالیقیوں کے اس پڑاؤ سے کچھ فاصلے پر صحرائی ریت پر لیٹ گئے تھے اور رات کے گزرنے کا انتظار کرنے لگے تاکہ عمالیقی سو جائیں اور وہ ان پر شب خون مار سکیں۔

رات بھاگتی جارہی تھی، ہر شئے پر سکوت و پر سوز لمحات سے بغل گیر ہوتی جارہی تھی، فضائیں دم بخود تھیں، آوارگی کے لمحوں کی طرح تیز سرد ہواؤں کے باعث ریت کے چھوٹے چھوٹے ٹیلے بگڑ بن رہے تھے، ایسا لگتا تھا جیسے صحرائے سینا گم صم لحات میں بے انت رُتوں کے عذاب اور سوچوں کے بوجھ کا شکار ہو گیا ہو، رات صدیوں کے سربستہ راز اپنے دامن میں سمیٹتی سناٹوں کی گونجوں اور سیل وقت سے لپٹی بھاگی چلی جارہی تھی۔ داؤدؑ نے جب دیکھا کہ وہ خانہ بدوش عمالیقی گہری نیند سو گئے ہیں اور آگ کے جلتے الاؤ کے پاس بیٹھے ان کے محافظ بھی اونگھنے لگے ہیں تو انہوں نے اپنے قریب لیٹے یوناف کو مخاطب کر کے کہا۔

"یوناف! یوناف! میرے عزیز! تم دیکھتے ہو کہ یہ عمالیقی اب گہری نیند سو چکے ہیں۔ میرا ارادہ ہے کہ ہم اپنے ساتھیوں کو دو حصوں میں تقسیم کرلیں، ایک کے ساتھ میں دائیں طرف سے اور دوسرے حصے کے ساتھ تم بائیں طرف سے ان پر حملہ آور ہو جاؤ، میرا ارادہ ہے کہ ان سب کا قتل عام کیا جائے، کیونکہ یہ عمالیقی بستے شہروں کے چہرے مسخ کرنے والے لوگ ہیں۔"

یوناف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ "میں آپ کی اس تجویز سے مکمل طور پر اتفاق کرتا ہوں، مجھے امید ہے کہ اپنے دو طرفہ شب خون سے ہم ان عمالیقی لٹیروں کو خاک و خون میں نہلا کر رکھ دیں گے۔"

یوناف کا جواب سن کر داؤدؑ خوش ہوئے، پھر انہوں نے اپنے قریب ہی ایک طرف لیٹے راہنمائی کرنے والے مصری جوان سے پوچھا۔ "تمہارا اس تجویز سے متعلق کیا خیال ہے؟"

مصری بولا۔ "میں بھی آپ کی اس تجویز سے مکمل اتفاق کرتا ہوں، آپ کا یہ شب خون یقیناً کامیاب رہے گا، اس لئے کہ یہ عمالیقی لوٹ، مار اور تباہی و بربادی کے بعد جشن منانے کے عادی ہیں اور اس جشن میں یہ لوگ خوب شراب پیتے ہیں، یہاں بھی ان لوگوں نے خوب جشن منایا ہوگا اور جی بھر کے شراب پی ہوگی اور میں وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ صبح

تک ان لوگوں کو کچھ ہوش نہ ہوگا کہ وہ کہاں اور کس حال میں ہیں، لہٰذا آپ کا یہ شب خون یقیناً ان عمالیقی خانہ بدوشوں کو ان ہی کے خون میں نہلا کر رکھ دے گا۔"

پھر داؤد اٹھ کھڑے ہوئے لشکر کو انہوں نے دو حصوں میں اسے تقسیم کیا، ایک حصہ انہوں نے یوناف کی سرکردگی میں دیا اور دشمن پر بائیں طرف سے ضرب لگانے کی ابتدا کرنے کو کہا۔ یوناف اپنے ساتھیوں کو لے کر آگے بڑھا، اریسہ بھی جنگی لباس میں اس کے ساتھ تھی، پھر یوناف نے اپنے کام کی ابتدا کی اور بائیں طرف سے عمالیقیوں پر وہ باعث رسوائی، خزاں کی شام، طلسم بے کراں اور برق کے نادیدہ لپکوں کی طرح حملہ آور ہوا، وہ طغیانی و جبروت، تپش و لو اور سیل وقت کی طرح عمالیقیوں کے پڑاؤ میں داخل ہوا اور ان کی قطع و برید تحریف و تلبیس کا کام شروع کر دیا۔

جس وقت یوناف کے جاں کنی کے لمحات طاری کر دینے والے حملوں سے عمالیقی چونکے اور گہری نیند سے بیدار ہو کر انہوں نے یوناف کے سامنے اپنا دفاع مکمل کرنا چاہا اس وقت داؤد اپنے ساتھیوں کے ساتھ ان کی دائیں جانب سے حملہ آور ہوئے اور اپنے سامنے آنے والے عمالیقیوں کی حالت انہوں نے ریزہ ریزہ بربادی اور دھنکی ہوئی روئی جیسی کر کے رکھ دی، داؤد اور یوناف اسے اپنا فریضۂ حیات سمجھ کر یہ جنگ لڑ رہے تھے، جلد ہی انہوں نے عمالیقیوں کے سامنے صبر کی چٹان بن کر ان کے کبر نفس کو تلخی و تاریکی اور ذلت و نکبت میں ڈال کر رکھ دیا تھا، کافی دیر یہ جنگ جاری رہی، یہاں تک کہ داؤد اور یوناف نے اپنے تیز حملوں سے عمالیقیوں کا مکمل طور پر صفایا کر کے رکھ دیا اور صحرا کے اس حصے میں فضائیں ایک بار پھر دکھوں کے عمیق زخموں، سوچوں کے بوجھ تلے دب کر خاموش و دم بخود رہ گئیں۔

عمالیقیوں پر اس ہولناک شب خون سے داؤد نے نہ صرف یہ کہ اپنی دونوں بیویوں اور دوسری اسیر عورتوں اور لڑکیوں کو چھڑا لیا بلکہ کثیر تعداد میں ان کے ہاتھ مال اور بھیڑ بکریوں کے ریوڑ لگے اس کے علاوہ خیمے، خوراک کے وسیع ذخائر، ہتھیار اور خشک گوشت پھل اور سبزیاں بھی عمالیقیوں کے اس پڑاؤ سے انہیں ملی تھیں اور ان کی ساری کارآمد اور سود مند اشیاء کو عمالیقیوں ہی کے جانوروں پر لاد کر داؤد صقلاج شہر کی طرف کوچ کر گئے، عمالیقیوں کے خلاف یہ فتح داؤد کی کامیابیوں کی ابتدا تھی۔

☆☆☆☆

فلستیوں کا بادشاہ اکیس اور بنی اسرائیل کا بادشاہ ساؤل اپنے اپنے لشکر کے ساتھ کوہستان جلبوعہ کے قریب ایک دوسرے کے سامنے صف آراء ہوئے۔ اس جنگ کی ابتدا کرتے وقت ساؤل نے ولفوذ کو بے حد یاد کیا، اسے ان ساری کوتاہیوں اور برائیوں کا بھی احساس ہوا پر اب کیا ہو سکتا تھا، داؤد کو تو وہ پہلے ہی اپنی کوتاہ اندیشی کے باعث کھو چکا تھا، جب کوہستان جلبوعہ کے پاس فلستیوں اور اسرائیلیوں کی جنگ ہوئی تو وہ کچھ ہوا جس کا بنی اسرائیل کے بادشاہ ساؤل کو اندیشہ تھا جنگ کے شروع میں ہی ساؤل کے تین بیٹے یونتن، ابینداب، اور میکشوع مارے گئے اور ان کے تھوڑے ہی دیر بعد خود بنی اسرائیل کا بادشاہ ساؤل بھی جنگ میں زخمی ہو کر موت کے گھاٹ اتر گیا، اسرائیلی لشکر نے جب دیکھا کہ ان کا بادشاہ اور اس کے بیٹے مارے گئے ہیں تو انہوں نے بھی چھوڑ دیئے اور رزم گاہ سے بھاگ کھڑے ہوئے۔

اس طرح بنی اسرائیل کو فلستیوں سے عبرت ناک شکست ہوئی، فلستیوں کے بادشاہ اکیس نے پورا پورا فائدہ اٹھایا، اپنے لشکر کے ساتھ اس نے طوفانی پیش قدمی شروع کی، انہوں نے بہت سے شہروں اور بستیوں پر قبضہ کر لیا اور اسرائیلیوں کو تہ تیغ کر کے انہوں نے وہاں فلستیوں کو آباد کر لیا، جنہوں نے وہاں ان شہروں اور بستیوں کے اندر مستقل سکونت اختیار کر لی تھی۔

☆☆☆☆

کل امر مرھون باوقاتھا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۰۱۳ء کے بہترین اوقات عملیات

حضور پُر نور الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امر مرھون باوقاتھا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودۂ پاک کے بعد کسی چون وچراں کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اسی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہٰذا بعد از بسیار تحقیق وتدقیق ۲۰۱۳ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کواکب کو استخراج کیا گیا ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہوسکیں۔

نظرات کے اثراتِ مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مد نظر رکھا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض وعداوت مٹاتی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد وترقی وغیرہ سعد اعمال کئے جائیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تسدیس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ لہٗ

یہ نظر نحس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ وجدل، مقابلہ اور عداوت کی تاثیر ہر دو ستاروں کی منسوبات میں پائی جاتی ہے۔ دو افراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ نحس اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

تربیع (ع)

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ، اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام نحس اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہوچکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قران (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، نحس ستاروں کا نحس قران ہوتا ہے۔

سعد کواکب: قمر عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کواکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کر کے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہٰذا میں اہم کواکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، مکمل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جارہے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہوکر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۴ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو ۲۴ لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا او پر والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی نحس ہوں گے۔

فہرست نظرات برائے عاملین ۲۰۱۳ء

اچھے برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں

فروری

تاریخ	سیارے	نظر	کیفیت	وقت نظر
۶/فروری	زہرہ و مشتری	تثلیث	ابتداء	۵۵-۱۵
۷/فروری	زہرہ مشتری	تثلیث	مکمل	۲۷-۱۱
۷/فروری	عطارد مریخ	قران	ابتدا	۴۸-۱۹
۸/فروری	زہرہ مشتری	تثلیث	خاتمہ	۳-۷
۸/فروری	عطارد مریخ	قران	مکمل	۲۷-۲۳
۹/فروری	عطارد مشتری	تربیع	ابتدا	۳۰-۲
۹/فروری	مریخ مشتری	تربیع	ابتدا	۵۵-۵
۹/فروری	عطارد مشتری	تربیع	مکمل	۳۸-۱۷
۱۰/فروری	عطارد مریخ	قران	خاتمہ	۳۷-۴
۱۰/فروری	عطارد مشتری	تربیع	خاتمہ	۳-۹
۱۰/فروری	مریخ مشتری	تربیع	مکمل	۴۲-۱۳
/فروری	زہرہ زحل	تربیع	ابتدا	۵۰-۱۶
۱۱/فروری	زہرہ زحل	تربیع	مکمل	۱۲-۱۲
۱۱/فروری	مریخ مشتری	تربیع	خاتمہ	۴۰-۲۲
۱۲/فروری	زہرہ زحل	تربیع	خاتمہ	۳۴-۷
۱۲/فروری	عطارد زحل	تثلیث	ابتدا	۵۳-۷
۱۳/فروری	عطارد زحل	تثلیث	مکمل	۴۵-۰۰
۱۳/فروری	عطارد زحل	تثلیث	خاتمہ	۱۷-۱۸
۱۵/فروری	مریخ زحل	تثلیث	ابتدا	۶-۱۵
۱۶/فروری	مریخ زحل	تثلیث	مکمل	۲۴-۲۱
۱۸/فروری	مریخ زحل	تثلیث	خاتمہ	۱۸-۴
۲۵/فروری	شمس مشتری	تربیع	ابتدا	۵۴-۱
۲۵/فروری	عطارد مریخ	قران	ابتدا	۳۷-۱۸
۲۶/فروری	شمس مشتری	تربیع	مکمل	۵۶-۳
۲۶/فروری	عطارد مریخ	قران	مکمل	۳۹-۱۴
۲۷/فروری	شمس مشتری	تربیع	خاتمہ	۵-۶
۲۷/فروری	عطارد مریخ	قران	خاتمہ	۵۵-۸
×	×	×	×	×
×	×	×	×	×
×	×	×	×	×

مارچ

تاریخ	سیارے	نظر	کیفیت	وقت نظر
کیم مارچ	شمس و زحل	تثلیث	ابتدا	۳۱-۲
۲/مارچ	شمس زحل	تثلیث	مکمل	۱-۲
۳/مارچ	شمس زحل	تثلیث	خاتمہ	۲۹-۱
۳/مارچ	زہرہ مشتری	تربیع	ابتدا	۲۶-۲۲
۴/مارچ	شمس عطارد	قران	ابتدا	۳۶-۶
۴/مارچ	شمس عطارد	قران	مکمل	۲۸-۱۸
۴/مارچ	زہرہ مشتری	تربیع	مکمل	۲۲-۱۹
۵/مارچ	شمس عطارد	قران	خاتمہ	۱۷-۶
۵/مارچ	زہرہ مشتری	تربیع	خاتمہ	۲۱-۱۶
۶/مارچ	عطارد زحل	تثلیث	ابتدا	۱۵-۱۲
۶/مارچ	زہرہ زحل	تثلیث	ابتدا	۴۸-۱۳
۶/مارچ	عطارد زہرہ	قران	ابتدا	۴۴-۲۳
۷/مارچ	زہرہ زحل	تثلیث	مکمل	۳۷-۸
۷/مارچ	عطارد زہرہ	قران	مکمل	۲۴-۱۰
۷/مارچ	عطارد زہرہ	تثلیث	مکمل	۴۷-۱۲
۷/مارچ	عطارد زہرہ	قران	خاتمہ	۱۰-۲۱
۸/مارچ	زہرہ زحل	تثلیث	خاتمہ	۲۵-۳
۸/مارچ	عطارد زحل	تثلیث	خاتمہ	۳۴-۱۴
۹/مارچ	عطارد مشتری	تربیع	ابتدا	۵۷-۷
۱۰/مارچ	عطارد مشتری	تربیع	مکمل	۷-۹
۱۱/مارچ	عطارد مشتری	تربیع	خاتمہ	۴-۱۳
۲۴/مارچ	شمس زہرہ	قران	ابتدا	۵۳-۲۳
۲۵/مارچ	مریخ مشتری	تسدیس	ابتدا	۱-۱
۲۶/مارچ	مریخ مشتری	تسدیس	مکمل	۵۶-۱۵
۲۷/مارچ	عطارد زحل	تثلیث	ابتدا	۴۱-۱۰
۲۸/مارچ	مریخ مشتری	تسدیس	خاتمہ	۱۹-۷
۲۸/مارچ	عطارد مشتری	تربیع	ابتدا	۳۱-۱۱
۲۸/مارچ	عطارد زحل	تثلیث	مکمل	۱۸-۱۵
۲۸/مارچ	شمس زہرہ	قران	مکمل	۳۵-۲۲
۲۹/مارچ	عطارد و زحل	تثلیث	خاتمہ	۵۰-۱۷

اپریل و مئی

تاریخ	سیارے	نظر	کیفیت	وقت نظر
۲۹/مارچ	عطارد مشتری	تربیع	مکمل	۲۶-۲۲
۳۱ مارچ	عطارد مشتری	تربیع	خاتمہ	۷-۶
کیم اپریل	شمس زہرہ	قران	خاتمہ	۵۳-۲۰
۵/اپریل	زہرہ مریخ	قران	ابتداء	۲۱-۸
۷/اپریل	زہرہ مریخ	قران	مکمل	۲۸-۱۰
۹/اپریل	زہرہ مریخ	قران	خاتمہ	۲۹-۱۲
۱۳/اپریل	شمس مریخ	قران	ابتدا	۷-۱۹
۱۸/اپریل	شمس مریخ	قران	مکمل	۵۰-۵
۲۱/اپریل	زہرہ زحل	مقابلہ	ابتدا	۵۴-۱۸
۲۲/اپریل	زہرہ زحل	مقابلہ	مکمل	۱۳-۱۳
۲۲/اپریل	شمس مریخ	قران	خاتمہ	۴-۱۶
۲۳/اپریل	عطارد مشتری	تسدیس	ابتدا	۱۸-۱۷
۲۴/اپریل	عطارد مشتری	تسدیس	مکمل	۵۵-۸
۲۷/اپریل	مریخ زحل	مقابلہ	ابتدا	۰۰-۰۰
۲۸/اپریل	شمس زحل	مقابلہ	ابتدا	۵۰-۱
۲۸/اپریل	شمس زحل	مقابلہ	مکمل	۵۷-۱۳
۲۹/اپریل	شمس زحل	مقابلہ	خاتمہ	۵۱-۱۲
۳۰/اپریل	مریخ زحل	مقابلہ	خاتمہ	۲۰-۵
کیم مئی	مریخ زحل	مقابلہ	مکمل	۴۲-۱۰
۴/مئی	عطارد و زحل	مقابلہ	ابتدا	۳۸-۱۲
۵/مئی	عطارد و زحل	مقابلہ	مکمل	۴۱-۱۶
۵/مئی	عطارد و زحل	مقابلہ	خاتمہ	۲۶-۲۱
۷/مئی	عطارد مریخ	قران	ابتدا	۳۷-۱۲
۸/مئی	عطارد مریخ	قران	مکمل	۳-۶
۸/مئی	عطارد مریخ	قران	خاتمہ	۱۸-۲۳
۱۱/مئی	شمس عطارد	قران	ابتدا	۴۶-۶
۱۲/مئی	شمس عطارد	قران	مکمل	۴۰-۲
۱۲/مئی	شمس عطارد	قران	خاتمہ	۲۸-۲۲
۲۳/مئی	عطارد زہرہ	قران	ابتدا	۴۵-۱۹
۲۵/مئی	عطارد زہرہ	قران	مکمل	۲۴-۵

شرف قمر

۱۵فروری شام ۷بجکر ۲۳منٹ سے ۱۵فروری رات ۹بجکر ۲۹منٹ تک ۱۵مارچ رات ۴بجکر ۲۸منٹ سے ۱۵مارچ صبح ۶بجکر ۲۴منٹ تک ۱۱اپریل دوپہر ۱۲بجکر ۴۲منٹ سے ۱۱اپریل دوپہر دو بجکر ۳۹منٹ تک قمر حالتِ شرف میں رہے گا۔
ان اوقات میں مثبت کاموں کو اہمیت دیں۔ انشاء اللہ نتائج جلد برامد ہوں گے۔

ہبوط قمر

۲فروری رات ۹بجکر ایک منٹ سے ۲فروری رات ۱۰بجکر ۴۷منٹ تک ۲مارچ رات ۲بجکر ۳۰منٹ سے ۲مارچ رات ۴بجکر ۴۵منٹ تک۔ ۲۹مارچ صبح ۹بجکر ۴۶منٹ سے ۲۹مارچ صبح ۱۱بجکر ۴۷منٹ تک۔ ۲۵اپریل شام ۷بجکر ۱۴منٹ سے ۲۵اپریل رات ۸بجکر ۴۵منٹ تک قمر حالتِ ہبوط میں رہے گا۔ یہ اوقات منفی کام کرنے کے لئے بہتر مانے گئے ہیں۔ عاملین اگر ان اوقات میں منفی کام انجام دیں گے تو باذن اللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے۔

تحویل آفتاب

۱۸فروری بروز پیر کو شام ۵بجکر آفتاب ۳۳منٹ پر برج حوت میں داخل ہوگا۔
۲۰مارچ بروز بدھ کو شام ۴بجکر ۳۳منٹ پر آفتاب برج حمل میں داخل ہوگا۔
۲۰اپریل بروز ہفتہ آفتاب رات ۳بجکر ۴۴منٹ پر برج ثور میں داخل ہوگا۔ یہ اوقات دعاء کی قبولیت کے لئے اہم تسلیم کئے گئے ہیں۔ اپنی خاص دعاؤں کو اپنے رب کے حضور میں رکھیں انشاء اللہ دعائیں قبول ہوں گی۔

شرف شمس

۷اپریل رات ۱۰بجکر ۶منٹ سے ۸اپریل رات ۱۰بجکر ۳۰منٹ تک کاروبار، روزگار، ترقی، حصول اقتدار، حصول منصب کے لئے بہترین وقت ہے۔

ہبوط عطارد

۱۴فروری رات ۱۰بجکر ۱۹منٹ سے ۱۵فروری شام ۶بجکر ۲۰منٹ تک کسی حصول علم اور حصول ہنر سے روکنے کے لئے، لیکن ناحق کسی کو پریشان کرنا گناہ ہے۔
عاملین منفی امور میں اپنی عاقبت کو پیش نظر رکھ کر کام کریں۔

منزلِ شرطین

۱۳فروری۔ رات ۹بجکر ۳۶منٹ پر قمر منزل شرطین میں داخل ہوگا۔
۱۲مارچ۔ دن ۴بجکر ۴۷منٹ پر قمر منزل شرطین میں داخل ہوگا۔
۹اپریل۔ رات ۱۲بجکر ۳۲منٹ پر قمر منزل شرطین میں داخل ہوگا۔
حروف تہجی کی زکوۃ نکالنے لوگ ان اوقات سے فائدہ اٹھائیں۔

سیاروں کی رجعت واستقامت

۵رفروری	عطارد	حالت استقامت	در برج حوت	رات ۸بج کر ۳۶منٹ
۲۳رفروری	عطارد	حالت رجعت	در برج حوت	دوپہر ۳بج کر ۱۲منٹ
۱۸رمارچ	عطارد	حالت استقامت	در برج حوت	رات ۲بج کر ۳منٹ
۴راپریل	عطارد	حالت استقامت	در برج حوت	صبح ۸بج کر ۷منٹ

تثلیث زہرہ مشتری

شروع ۶فروری دوپہر ۳بجکر ۵۵منٹ۔ ۷فروری مکمل صبح ۱۱بجکر ۲۷منٹ۔ ۸فروری ختم صبح ۷بجکر ۳۱منٹ (اچھے کاموں کے لئے مبارک ترین وقت)

☆☆☆☆☆

کمالات جفر (زہرہ ومشتری تثلیث)

تسخیر ورجوع خلائق

حکیم سرفراز احمد زاہد
(پاکستان)

حسب منشاء شادی

اس بات سے اہل دانش بخوبی آگاہ ہیں کہ کسی انسان کے دل کو اپنے لئے مسخر کرنا کتنا مشکل کام ہے، خاص کر عاملین کو اس سے کافی تعلق ہے۔ ہر کتاب میں ہر رسالہ میں محبت اور حاضری مطلوب کے سریع الاثر اعمال لکھے ہوتے ہیں، تا کہ جس کو دل قبول کرے اور جس پر آسانی سے حاصل ہو سکے۔ اسی عمل کو اپنے عمل میں لاکر مقصد حاصل کیا جاسکے، لیکن اساتذہ کرام بھی اس نقطہ سے بایں ہمہ متفق ہیں کہ بعض اصول ایسے ہیں جو پوشیدہ رکھے جاتے ہیں جن کی قوت تاثیر سے صاحب جفر اچھی طرح واقف ہوتا ہے، بعض دلوں میں چھپا کر رکھتے ہیں بعض تحریر میں مخفی کر دیتے ہیں، عملیات کا کام بہت نازک ہے، جتنا اسے آسان سمجھا جاتا ہے اتنا ہے نہیں، کیوں کہ ایک عمل کو مکمل قواعد عملیات پر عمل کرتے ہوئے تیار کیا جائے تو کرتا ہے اور بلکہ بعض اوقات تو تیر کی طرح کام کرتا ہے، جس سے حیران رہ جاتا ہوں اور کئی دفعہ مکمل شرائط کے ساتھ تیار کرنے کے باوجود وہی عمل ایسا ناکام ہوتا ہے کہ مطلق اثر نہیں کرتا، باوجود اس کے کہ میں باریکیوں سے کچھ نہ کچھ واقف ہوں، پھر ناکامی کا سبب کیا ہے، جب ایک عمل میں اثر ہے، طاقت ہے، پھر ناکام ہونے سے کیا مراد ہے، جہاں تک میں نے سوچا ہے میرا ایمان ہے کہ "وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰى اَمْرِهٖ" یعنی اللہ کا حکم ہر امر پر غالب ہے، اس کا کلام ہے اور وہ موثر حقیقی ہے، ذرہ ذرہ اس کے حکم کا پابند ہے، میں اور میرا علم اسی کا محتاج ہے۔

عملیات جفر میں وقت ایک بہت ضروری حصہ ہے، صحیح وقت کا استخراج ماہر جفر کے لئے اتنا ہی ضروری ہے، جتنا کہ علم جفر سے واقفیت عملیات میں علم نجوم سے مکمل بدنہ ہونا اکثر ناکامی کا سبب بنتا ہے، درست وقت ایک بہت بڑی طاقت ہے اور اس کا حصول کامیابی کی پہلی سیڑھی ہے۔ چنانچہ کہا جاسکتا ہے کہ عمل کتنا ہی طاقت ور ہو اگر مناسب وقت پر نہیں کیا گیا تو اس کی پوشیدہ روحانی قوتیں متحرک ہونے میں ناکام رہتی ہیں، اکثر عملیات حب وتالیف ورجوع قلب شرف زہرہ یا کسی اور شرف میں کرنا ضروری ہوتے ہیں، اگر یہ اوقات میسر نہ ہوں تو نظرات سے کام لیا جاتا ہے، یہ نظرات سعد بعض اوقات شرف سے زیادہ موثر ہوتی ہیں، آنے والے مہینوں میں کئی اچھی نظرات حاصل ہوں گی، ان میں حصول مقصد کے لئے کام کیا جاسکتا ہے۔ سعد نظر میں تسخیر محبوب شادی، نکاح، تسخیر افسران، حصول مال ودولت، استحکام جائیداد، ازدواجی تعلقات، کاروبار، مقدمہ، امتحان، غرض ہر نیک کام کے علاوہ تباہی دشمنان، زبان بندی، ناجائز تعلقات کا خاتمہ اور طلاق، عداوت وبغض کے اعمال تیار کئے جاسکتے ہیں، یہ سعد نظرات زہرہ ومشتری تثلیث وتسدیس وقران وغیرہ ہیں۔

یاد رکھئے اعمال حب صرف عشق ومحبت پر ہی منحصر نہیں ہیں، بلکہ انسانی زندگی میں جتنے مسائل درپیش ہوتے ہیں، ان سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے ان اعمال کی روحانیت سے کام لیا جاتا ہے، اگر ہمارا نظریہ ہو کہ دیئے گئے اور تعریف شدہ اعمال صرف جنس مخالف ومونث کو تسخیر کرنے کے لئے ہیں تو یہ ہماری خام خیالی اور محدود سوچ وعلم کی غمازی ہے، اگر بالفرض ہم اس بات کو پختہ کرلیں، تو زندگی کے دوسرے مسائل مثلاً رزق، بیماری، مقدمہ، قرض، بیرون ملک کا سفر، خاندانی جھگڑے اور مسائل زمین جائیداد، پیداوار جنس کے لئے الگ اعمال اور وظائف تخلیق کرنے پڑیں گے، ایسا نہیں ہے صرف ایک عمل ہی تصرفات کا درجہ رکھتا ہے اور یہ کرنے والے کی صوابدید اور ذہنی صلاحیت پر منحصر ہے کہ اس کی سوچ اور ادراک کتنا وسیع ہے تا کہ وہ یا ہم اس عمل کو نئے

مسائل کے مطابق تبدیل کر سکیں۔

اس سال کی سب سے پہلی طاقت ور ترین نظر زہرہ و مشتری کی تثلیث ہے، جو اس سال ۷؍فروری ۲۰۱۳ء دوپہر ۳ بج کر ۲۵ منٹ پر شروع ہوگی۔ ۷؍فروری ۲۰۱۳ء کو صبح ۱۰ بج کر ۵۷ منٹ پر مکمل ہوگی اور ۹؍فروری ۲۰۱۳ء کو صبح ۶ بج کر ۳۳ منٹ پر ختم ہوگی۔ اس دوران زہرہ کی پانچ اور مشتری کی چھ ساعتیں ہوں گی۔ مشتری کی چار ساعتیں اور زہرہ کی چار ساعتیں کام کے لئے کارآمد ہوں گی۔ اوقات اس لئے نہیں لکھ رہا ہوں کیو کہ بھارت اور پاکستان کے اوقات میں آدھے گھنٹے کا فرق ہے، آپ اپنے کام کا وقت تقویم سے نکال سکتے ہیں۔ اب اس طاقت ور وقت کے متعلق ایک لاثانی عمل لکھ رہا ہوں۔

(۱) طالب مع والدہ، شاہد حسن بن رفیقہ، اعداد	۸۲۳
مطلوب مع والدہ، زیب النساء بنت قمر النساء	۶۴۳
جاذب	۷۰۶
مجذوب	۷۵۱
حبیب	۲۲
مطیع	۱۲۹

(۲) طالب = ۸۲۳ + عدد جاذب = ۷۰۶ = ۱۵۲۹ + عدد حبیب = ۳۳۶۳۸۔

مطلوب = ۶۴۳ + عدد مجذوب = ۷۵۱ = ۱۳۹۴ + عدد مطیع ۱۲۹ = ۱۷۹۸۲۶۔

عدد آیات مبارکہ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّي (سورۂ طٰہٰ ۳۹) = ۲۱۲۳۔

تینوں اعداد کو جمع کیا۔

۳۳۶۳۸ + ۱۷۹۸۲۶ + ۲۱۲۳ = ۲۱۵۵۸۷ عدد نمبر ایک۔

(۳) عدد لفظ محبت = ۴۵۰ + ۱۹	۸۵۵۰
عدد لفظ شدید = ۳۱۸ + ۱۵	۴۷۷۰
مجموعہ	۱۳۳۲۰ عدد نمبر دو۔

اب عدد نمبر ایک سے عدد نمبر دو کو تفریق کریں گے اور ۴ پر تقسیم کریں گے۔

۲۱۵۵۸۷ - ۱۳۳۲۰ = ۲۰۲۲۶۷ (مربع پُر کرنے کے لئے ۴ پر تقسیم کریں گے) اب نقش پُر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دو خانوں میں عدد محبت جمع ہوں گے، دوسرے دو خانوں میں عدد شدید جمع ہوں گے، اسی حساب سے تمام نقش مکمل ہوگا اور اس کا وفق عدد نمبر ایک کے برابر ہوگا تو نقش درست ہے ورنہ غلط۔ اس بات کا خاص خیال رکھیں۔ (۲۰۲۲۶۷ ÷ ۴ = ۵۰۵۶۶ باقی ۳) خانہ نمبر ۵ میں اضافہ ہوگا۔

خانہ اول	۵۰۵۶۶	
عدد محبت	۴۵۰	
	۵۱۰۱۶	خانہ اول میں درج ہوگا
عدد محبت	۴۵۰	
	۵۱۴۶۶	خانہ دوم
عدد شدید	۳۱۸	
	۵۱۷۸۴	خانہ سوم
عدد شدید	۳۱۸	
	۵۲۱۰۲	خانہ سوم
عدد محبت	۴۵۰	
	۵۲۵۵۳	خانہ پنجم
عدد محبت	۴۵۰	
	۵۳۰۰۳	خانہ ششم
عدد شدید	۳۱۸	
	۵۳۳۲۱	خانہ ہفتم
عدد شدید	۳۱۸	
	۵۳۶۳۹	خانہ ہشتم
عدد محبت	۴۵۰	
	۵۴۰۸۹	خانہ نہم
عدد محبت	۴۵۰	
	۵۴۵۳۹	خانہ دہم
عدد شدید	۳۱۸	
	۵۴۸۵۷	خانہ گیارہواں
عدد شدید	۳۱۸	
	۵۵۱۷۵	خانہ بارہواں
عدد محبت	۴۵۰	
	۵۵۶۲۵	خانہ تیرہواں

عدد محبت ۴۵۰

۵۶۰۷۵ خانہ چودہواں

عدد شدید ۳۱۸

۵۶۳۹۳ خانہ پندرہواں

عدد شدید ۳۱۸

۵۶۷۱۱ خانہ سولہواں

۷۸۶

۵۲۱۰۲	۵۶۳۹۳	۵۳۵۳۹	۵۲۵۵۳
۵۳۰۸۹	۵۳۰۰۲	۵۱۷۸۳	۵۶۷۱۱
۵۳۳۲۱	۵۵۱۷۵	۵۵۶۲۵	۵۱۳۶۶
۵۶۰۷۵	۵۱۰۱۹	۵۳۶۳۹	۵۳۸۵۷

شمکائیل جبرائیل شفقیائیل الحق

الحب زینب النساء بنت قمر النساء
علی حب وعشق شاہ حسن بن رفیقہ
مسخر ومہربان گردد
العجل الساعہ الساعہ

چال نقش۔

۷۸۶

۴	۱۵	۱۰	۵
۹	۶	۳	۱۶
۷	۱۲	۱۳	۲
۱۴	۱	۸	۱۱

اس کا وفق ہر طرف سے عدد نمبر ۲۱۵۵۸۷ کے برابر ہے۔ اس کے نیچے عزیمت لکھیں۔

طریقہ استعمال یہ ہے۔ نقش مکمل اضلاع اور مقرب فرشتوں کے ساتھ لکھا جائے، یہ نقش ساعت زہرہ میں مشک وزعفران سے لکھیں، عروج ماہ ہو، شرف زہرہ میں بھی لکھا جاسکتا ہے، پانچ تعویذ لکھیں، چار عناصر کے مطابق استعمال کریں اور پانچواں سبز کپڑے میں سلائی کر کے طالب پاس رکھے یا بازو پر باندھے اور روزانہ تصور سے آیت پاک کا ورد کرے، انشاء اللہ جلد اثرات ظاہر ہوں گے۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

اکابر علماء کے گراں قدر کارنامے نئی نسل کے لئے قابل تقلید

دیوبند: مسلم پرسنل لاء بورڈ کے نائب صدر حضرت مولانا محمد سالم قاسمی صاحب مہتمم دارالعلوم وقف دیوبند نے کہا کہ اس ترقی یافتہ دور میں جدید آلات نے آسمانوں پر کمندیں ڈال دی ہیں تاہم عصر حاضر میں اس کی بڑھتی اہمیت وافادیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ انہوں نے مرکز کے ذریعے اٹھائے گئے اس قدم کو تاریخ ساز قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس کے دور رس نتائج مرتب ہوں گے اور آج کے دور میں عصری تقاضوں سے عہدہ برآ ہونا بھی دین کی بڑی خدمت ہے۔ یہ کام اخلاص سے یوں ہی چلتا رہا تو مستقبل میں تحقیق کا یہ بڑا مرکز ہوگا۔ مولانا محمد سالم قاسمی مرکز التراث الاسلامی دیوبند کے جدید ٹکنالوجی پر مشتمل سافٹ ویئر کے افتتاحی تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر مولانا موصوف نے حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحبؒ اور علامہ انورشاہ کشمیریؒ کے فرقہ باطلہ کی تردید میں عملی جدوجہد اور گراں قدر علمی کارناموں کو نئی نسل کے لئے قابل تقلید قرار دیتے ہوئے کہا کہ گمراہ کن پروپیگنڈہ کے سدباب کے لئے اس طرح کے اقدامات دور جدید کی بنیادی ضرورت ہے۔ مولانا نے امید ظاہر کی کہ اس نئے سافٹ ویئر کے آغاز سے دینی، علمی اور تحقیقی امور میں خاطر خواہ فائدہ ہوگا۔ اس موقع پر مولانا محمد سفیان قاسمی نائب مہتمم دارالعلوم وقف دیوبند نے اپنے جدامجد حکیم الاسلام اور مولانا محمد طاہر کے جاری کردہ ایک نایاب اشتہار ''حجۃ اللہ فی لارض حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ'' اور تحقیق مسئلہ ختم نبوت کا سافٹ ویر کا بٹن دبا کر اجرا کیا۔ انہوں نے کہا کہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف تھانوی علیہ الرحمہ نے ایک معمولی سے حجرے میں رہ کر جو بے بدل تصنیفی وتالیفی خدمات انجام دی ہیں اس سے پوری علمی دنیا حیرت زدہ ہے۔ اقتصادی کونسل کے چیرمین مولانا حسیب صدیقی نے کہا کہ اس تعلیم یافتہ اور تغیر پذیر دور میں ہمیں چاہئے کہ وقت کے شانہ بہ شانہ چلنے کے لئے جدید علوم سے بھی ہم آہنگ ہوں۔ انہوں نے جدید تکنیکی آلات کی افادیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ان آلات نے دوریوں کو قربتوں میں تبدیل کردیا اور خوش کن امر یہ ہے کہ یہ جدید طریقہ نظام دینی، علمی وتحقیقی ادارے بھی اس کی ضرورت کے پیش نظر اس کو اپنا رہے ہیں جو خوش آئند ہے۔ مرکز التراث الاسلامی دیوبند کے انچارج نے بتایا کہ دیوبند کے تحت کسی بھی موضوع پر ریسرچ وتحقیق کرنے والوں کے لئے اس سافٹ ویئر سے کافی مدد ملے گی۔ انہوں نے مزید بتایا کہ کتب اور نیوز کلپس کے ذخائر کی تعداد زیادہ ہوجانے کی وجہ سے نیز اس کو ریسرچ اور تحقیق کے لئے سہل بنانے کی غرض سے ۲۷ زبانوں میں یہ سافٹ ویئر تیار کرایا گیا ہے۔ ہندی، اردو اور عربی زبان کے ریسرچ اسکالر بھی اس سے فائدہ اٹھا ستے ہیں۔ واضح رہے کہ یہ سافٹ ویئر جے پور کی سافٹ ویئر کمپنی میکرو کرازم ٹیکنالوجی پرائیویٹ لمیٹیڈ کے انجینئر ابوالفیض احمد کے ہاتھوں تیار کیا گیا ہے۔

آخری صفحہ

صرف بچوں کے لئے نہیں





عمل سے زندگی بنتی ہے

کسی جنگل میں ایک کوا، طوطا اور چڑیا رہتے تھے جو ایک دوسرے کے ہم سائے تھے۔ کوا اور طوطا مالی طور سے امیر تھے جب کہ چڑیا کچھ غریب تھی۔ ہر روز کوے اور طوطے کے گھر طرح طرح کے مزیدار کھانے پکتے تھے، جن کی خوشبو چڑیا کے گھر بھی جاتی۔ چڑیا کے دو ننھے ننھے بچے تھے، جب وہ خوشبو سونگھتے تو اپنی امی سے فرمائش کرتے کہ وہ بھی ان کو ویسے ہی کھانے کھلائے جیسے کوا اور طوطا اپنے بچوں کو کھلاتے ہیں۔ یہ سنکر چڑیا بہت پریشان ہو جاتی اور اپنے بچوں کو بہلاتی کہ بہت جلد اللہ تعالیٰ انھیں بھی ایسے کھانے دے گا۔ لیکن کب امی جان؟ ہم انتظار کرتے کرتے تھک گئے ہیں۔ وہ دن کب آئیں گے۔ یہ سب باتیں اچانک بٹیر نے بھی سن لیں، اتفاق سے ادھر سے گزر رہا تھا۔ اس کے دل میں بہت رحم آیا۔ بوڑھے بٹیر کی جنگل میں سب بہت عزت کرتے تھے۔ وہ فوراً واپس اپنے گھونسلے میں گیا، اور طوطے اور کوے کو اپنے گھر بلایا۔ طوطا اور کوا اس کے گھر پہنچے تو کوے نے کہا "اور سنائیں بٹیر بھیا، خیریت تو ہے، آج کیسے ہمیں یاد کیا؟" بٹیر خاموش بیٹھا کچھ سوچ رہا تھا۔ طوطے نے پوچھا۔ بھیا کیا بات ہے جو آپ اس قدر خاموش بیٹھے ہیں۔ بٹیر نے جواب دیا: "اچھی طرح سوچ کر بتاؤ کہ تمہارے ہم سایہ میں کس کس کا گھر ہے۔" دونوں نے مل کر جواب دیا: "ہمارے سب سے نزدیکی تو چڑیا اور چڑا ہی ہیں۔" بٹیر نے کہا: "کیا کبھی تم دونوں نے اپنے ہم سایوں سے ان کا حال پوچھا ہے" کہ وہ کیسے جی رہے ہیں، ان کے یہاں دو وقت کا کھانا بھی ہے کہ نہیں اور جب تم دونوں اپنے بچوں کو مزے مزے کے کھانے کھلاتے ہو تو ان کے بچے ان دونوں کو کیسا تنگ کرتے ہیں۔ وہ دونوں بیچارے اپنے بچوں کی خواہشات پوری نہ کر سکنے کی وجہ سے کتنے پرشان ہوتے ہیں۔ بس کریں بٹیر بھیا! ہم اپنی امیری میں یہ بات بھول گئے تھے کہ ہماری وجہ سے چڑیا اور چڑا کتنے پریشان ہیں، اور ہماری لاپروائی کی وجہ سے دونوں کو اپنے بچوں کے سامنے جھوٹ کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ اب ہم جو بھی اپنے کھانے کے لئے لائیں گے، اس میں سے سب سے پہلے اپنے ہم سایوں کو دیں گے۔ شکریہ بٹیر بھیا! آپ نے ہمیں ہماری کوتاہی کا احساس دلایا۔ بٹیر نے کہا۔ مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ تم دونوں نے میری بات نہ صرف توجہ سے سنی بلکہ اس پر عمل کرنے کا وعدہ بھی کیا ہے، کیوں کہ عمل سے ہی زندگی جنت کا نمونہ بنتی ہے۔

بٹیر بھیا! ہم اپنی امیری میں یہ بات بھول گئے تھے کہ ہماری وجہ سے چڑیا اور چڑا کتنے پریشان ہیں، اور ہماری لاپروائی کی وجہ سے دونوں کو اپنے بچوں کے سامنے جھوٹ کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ اب ہم جو بھی اپنے کھانے کے لئے لائیں گے، اس میں سے سب سے پہلے اپنے ہم سایوں کو دیں گے۔ شکریہ



ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

مکمل سیٹ 2013

ایڈیٹر

شیخ حسن الھاشمی فاضل

دارالعلوم دیوبند

مولانا سے رابطہ کا نمبر...

+919358002992

کتاب کیلئے رابطہ نمبر...

+919756726786

محمد اجمل مفتاحی مئوناتھ بھنجن یوپی انڈیا

ماہنامہ دیوبند

طلسماتی دُنیا

مارچ ۲۰۱۳ء

MAR.2013

کیا آپ دنیا کو بذریعہ عمل اپنی مٹھی میں بند کرنا چاہتے ہیں؟
اگر آپ کا جواب ہاں میں ہے تو اس شمارے کو پڑھیے

خوفناک حویلی میں جنّات کی دہشت گردی

عاطف ہاشمی

Rs.25\=

کیا اور کہاں

ادار یہ

بقلم خاص

مولانا عبداللہ حسنی کی وفات ایک دنیا کی وفات ہے

ماہانہ رسالوں کے لئے بروقت تعزیتی طور پر کچھ لکھنا ممکن نہیں ہوتا، لیکن کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے گذر جانے پر کچھ نہ لکھنا خواہ وفات کو ایک ماہ گذر چکا ہو، اچھا نہیں معلوم ہوتا، یہ سطور ثابت کرتی ہیں کہ ہمارا قلم ابھی تک افسردہ اور سوگوار ہے۔

جنوری کی آخری تاریخوں میں مشہور عربی صحافی مولانا محمد حسنی کے صاحبزادے اور مسلم پرسنل لاء بورڈ کے صدر حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی کے داماد حضرت مولانا عبداللہ حسنی اس دنیائے فانی سے رخصت ہوگئے۔ مولانا عبداللہ حسنی کئی مہینوں سے علیل تھے۔ شہر کے نرسنگ ہوم میں ان کا علاج چل رہا تھا لیکن ان کی طبیعت سنبھل نہ سکی اور ایک دن ان کا وقتِ موعود آ گیا اور وہ علم کی بہت بڑی دنیا کو داغ مفارقت دے کر اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے، اناللہ وانا الیہ راجعون۔ موت تو سبھی کو آتی ہے، جو اس دنیا میں آیا ہے ایک نہ ایک دن وہ اس دنیا سے رخصت بھی ہوتا ہے لیکن بعض حضرات کی موت پورے زمانے کو سوگوار کر دیتی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ کچھ لوگ مرتے ہیں تو صرف ان کے اہل خانہ ہی افسردہ ہوتے ہیں، کچھ لوگ مرتے ہیں تو ایک خاندان رنج وغم میں ڈوبتا ہے، کچھ لوگ دنیا سے جاتے ہیں تو پورا شہر افسردہ اور رنجیدہ ہو جاتا ہے لیکن کچھ لوگ جب دنیا سے رخصت ہوتے ہیں تو پوری دنیا آنسو بہانے پر مجبور ہو جاتی ہے۔ ایسے ہی لوگوں میں شامل تھے حضرت مولانا عبداللہ حسنی ندوی جن کی وفات موت العالم موت العالم کے مصداق تھی۔ ان کے انتقال کی اندوہناک خبر سن کر ایک دنیا بلک اٹھی اور ایک عالم غمناک ہوگیا۔ حضرت مولانا عبداللہ حسنی ندوۃ العلماء کے استاذ حدیث تھے۔ انہیں مولانا رابع صاحب حسنی ندوی کے داماد ہونے کا شرف حاصل تھا۔ مفکر اسلام حضرت مولانا علی میاں ندویؒ نے ان کی تربیت کی تھی، انہیں بے شمار علماءِ وقت اور صلحاءِ زمانہ کی صحبتوں کی سعادت میسر رہی۔ ان میں بے شمار خوبیاں تھیں، وہ بہت سادہ طبیعت کے انسان تھے، وہ منکسر المزاج تھے، وہ علم وعمل کے اعلیٰ مراتب پر فائز تھے، وہ ورع اور پرہیزگاری کی دولتِ بیش بہا سے بہرہ ور تھے۔ عربی علوم وفنون پر ان کی گرفت مضبوط تھی۔ طلباء کو تعلیم اور تربیت دینے کا ان کا ڈھنگ نرالا تھا، اس لئے عمر کے آخری سانس تک وہ اپنے ہم عصروں میں ممتاز رہے اور ان کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ وہ اپنے دل میں دکھی انسانیت کا درد رکھتے تھے۔ انہوں نے اسلام کے پیغام کو صرف مسلمانوں تک پہنچانے کا فریضہ انجام نہیں دیا بلکہ انہوں نے غیر مسلم بھائیوں تک دین اسلام کا پیغام پہنچانے کی ذمہ داری بھی ادا کی۔ ان کی کوشش یہ ہوتی تھی کہ اصلاحی جلسوں میں غیر مسلم حضرات بھی شریک ہوں۔ وہ اکثر جلسوں میں شنکر آچاریہ جیسے لوگوں کو بھی مدعو کرتے تھے تاکہ ہندو بھائیوں کے رہنما حضرات اسلام کی خوبیوں سے واقف ہوسکیں۔ حضرت مولانا عبداللہ حسنی علیت کی تمام وادیوں کو اپنے علم وعمل اور اپنے تقویٰ اور پرہیزگاری کے پاکیزہ اجالے دے کر اس دنیا سے رخصت ہوگئے اور چوں کہ ان کی موت ایک اندازے کے مطابق سحر اور جادو سے واقع ہوئی اس لئے وہ درجۂ شہادت پر بھی فائز ہوگئے جو ایک مومن کے لئے عظیم الشان درجہ ہے اور یہ درجہ صاحب ایمان لوگوں کو جہادِ مسلسل کے بعد ہی حاصل ہوتا ہے۔ حق تعالیٰ ان کے مزید درجات بلند فرمائے، ان کو جوارِ رحمت میں خصوصی ٹھکانہ عطا کرے، ان کے تمام پسماندگان کو بالخصوص ان کے صاحبزادے، ان کی اہلیہ اور خصوصاً حضرت مولانا رابع صاحب ندوی مدظلہٗ کو صبر جمیل کی دولتوں سے سرفراز کرے۔ کچھ لوگ جیتے جی بھی مر جاتے ہیں اور کچھ لوگ مرنے کے بعد اور زیادہ زندہ ہو جاتے ہیں۔ مولانا عبداللہ حسنی کا شمار بھی ایسے ہی لوگوں میں ہوتا ہے۔ اگرچہ آج وہ ہمارے درمیان نہیں رہے لیکن وہ ہمارے درمیاں قیامت تک رہیں گے۔ جو لوگ انسانیت کا درد رکھتے ہوں، جو لوگ ان گنت خوبیوں سے بہرہ ور ہوں، جو لوگ دوسروں کی خاطر اپنا آرام قربان کر دیتے ہوں، ان کو کبھی موت نہیں آتی، وہ ہمیشہ زندہ رہتے ہیں اور ان کے تذکروں سے علمی اور ادبی محفلیں ہمیشہ تابندہ رہتی ہیں۔ ایسے لوگوں کو فراموش کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ جب تک یہ دنیا قائم رہے گی مولانا عبداللہ حسنی ندوی کا ذکر ہوتا رہے گا، لوگ ان کی خصوصیات بیان کرتے رہیں گے اور ان کے کردار کی مہک دینی مدرسوں میں اور مذہبی جلسوں میں ہمیشہ محسوس کی جائے گی اور آنے والے ہر دور میں ان کے قدردانوں کی طرف سے انہیں خراج عقیدت پیش کیا جاتا رہے گا۔

اس موقع پر ہم نہایت افسوس کے ساتھ اس بات پر بھی روشنی ڈالنا ضروری سمجھتے ہیں کہ حضرت مولانا عبداللہ حسنی کی وفات بظاہر سحر کی وجہ سے ہوئی۔ اس سے پہلے بھی علم وادب کی کئی نامور ہستیاں سحر اور جادو کا شکار ہو کر اپنی جان گنوا بیٹھیں۔ ہمیں افسوس ہوتا ہے کہ دوسرے علاجوں کے ساتھ اس طرف دھیان دینے میں ہمیشہ کوتاہی برتی جاتی ہے اور جب کیس بگڑ جاتا ہے تو اس طرف توجہ کی جاتی ہے۔ دوسرے علاجوں کے ساتھ ساتھ روحانی علاج کی طرف بھی شروع ہی سے توجہ دینی چاہئے اور ہمیں فی زمانہ ایسے افراد بھی تیار کرنے چاہئیں جو روحانی علاج کرنے کے پوری طرح اہل ہوں تاکہ مولانا عبداللہ حسنی جیسے باوقار اور بے مثال لوگوں کا دفاع ہو سکے۔ اللہ ہم سب کو عقل سلیم عطا کرے، اور بصارت کے ساتھ ساتھ ہمیں بصیرت بھی عطا کرے تاکہ ہم اپنے بزرگوں کیلئے بر موقع ایک ڈھال ثابت ہو سکیں۔ ☆☆

مختلف پھولوں

دس باتوں حکم

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''میرے رب نے مجھے دس باتوں کا حکم دیا ہے۔

(۱) کھلے اور چھپے ہر حال میں خدا سے ڈرو۔
(۲) کسی پر مہربان ہوں یا کسی کے خلاف غصے میں ہوں۔
(۳) دونوں حالتوں میں انصاف ہی کی بات کہو۔
(۴) اعتدال پر قائم رہوں چاہے امیر ہوں یا فقیر۔
(۵) جو مجھ سے کٹے میں اس سے جڑوں۔
(۶) جو مجھے محروم کرے میں اسے دوں۔
(۷) جو مجھ پر زیادتی کرے میں اسے معاف کروں۔
(۸) میری خاموشی غور وفکر کی خاموشی ہو۔
(۹) میری نگاہ عبرت کی نگاہ ہو۔
(۱۰) میری گفتگو ذکر الٰہی کی گفتگو ہو۔

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ''نیکی کا حکم دو یا بدی سے روکو۔

''رزق'' جو اللہ تعالیٰ نے تیرے ''مقدر'' میں لکھ دیا ہے وہ تجھے ضرور ملے گا، مگر ''صبر ومحبت'' اور ''ایمانداری'' سے حاصل کر تجھ سے کوئی نہیں چھین سکتا۔

دو چیزیں

زندگی میں وہ چیزیں بہت تکلیف دہ ہوتی ہیں۔

☆ ایک وہ، جس سے محبت نہ ہو اس کے ساتھ رہنا۔

☆ ایک وہ جس سے محبت ہو اس کے بغیر رہنا۔

کرنیں

☆ وقت ہمارے پاس اس طرح آتا ہے جس طرح دوست بھیس بدل کر اور تحفے لے کر آتا ہے، مگر جب ہم اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے تو وہ چپ چاپ اپنے تحفوں کے ساتھ چلا جاتا ہے۔

☆ زندگی کے کچھ واقعات میں حساب کی لطافت، جگنو کی چمک، کوئل کی کوکو، چاندنی کی ٹھنڈک، آبشاروں کا ترنم، جھرنوں کی جھنکار اور ہواؤں کی سرگوشیوں کے حسن سے ناآشنائی بڑھنے لگتی ہے۔

☆ محبت ایک ایسی زنجیر ہے جس میں جکڑا ہوا انسان کٹ کر ٹکڑے ٹکڑے بھی ہو جائے تو بھی آزاد نہیں ہوتا۔

☆ قوت فی العمل یہ ہے کہ آج کا کام کل پر نہ رکھے جائیں۔

☆ کسی کے خلق پر اعتماد نہ کر، تاوقتیکہ غصہ کے وقت اسے نہ دیکھ لے۔

☆ کم بولنا حکمت ہے، کم کھانا صحت، کم سونا عبادت اور عوام سے کم ملنا عافیت ہے۔

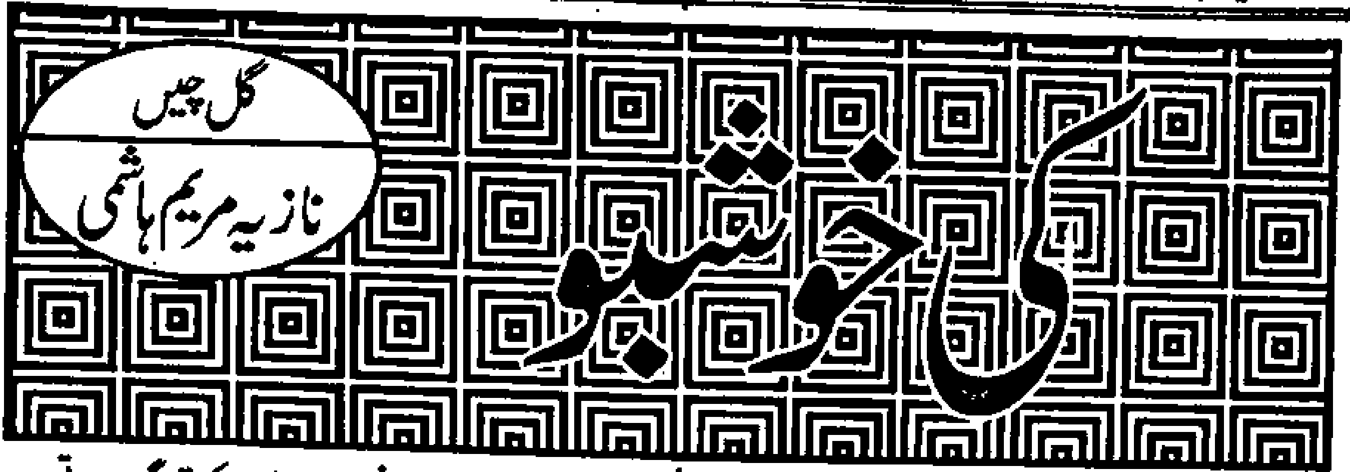
☆ بڑھاپے سے پہلے جوانی اور موت سے پہلے بڑھاپا غنیمت جان۔

☆ ظالموں کو معاف کرنا مظلوموں پر ظلم ہے۔

حاصل مطالعہ

بسیار خوری:

☆ انسان کا پیٹ اس کا کھلا دشمن ہے۔ (عربی کہاوت)
☆ جسم کی راحت طعام کی کمی میں ہے۔ (فارسی کہاوت)
☆ چھتیس بھوجن، بہتر روگ۔ (ہندی کہاوت)



☆یہ نہ سمجھ کر تو کھانے کے لئے بنا ہے بلکہ بچنے کے لئے کھالیا کر۔(اردو کہاوت)

☆پیٹو اپنے دانتوں سے اپنی قبر کھودتا ہے۔(فرانسیسی کہاوت)

☆بھرا ہوا پیٹ نصیحت نہیں سنتا۔(روسی کہاوت)

☆گو طعام بیگانہ تھا، پیٹ تو اپنا تھا۔(افغانی کہاوت)

☆گھر بیگانہ سہی، پیٹ تو اپنا ہے۔(پنجابی کہاوت)



☆ہر تجربے سے کوئی نہ کوئی سبق ضرور ملتا ہے۔

☆ہر سبق میں کوئی نہ کوئی جستجو کروٹ لیتی ہے۔

☆ہر بحث میں چند مسائل جنم لیتے ہیں۔

☆ہر مسئلے کا کوئی نہ کوئی حل ضرور ہوتا ہے۔

☆ہر نقص ہمیں اصلاح سکھاتا ہے۔



☆عقل مند ہمیشہ فکر وغم میں مبتلا رہتا ہے۔

☆ادب بہترین کمالات اور خیرات افضل ترین عبادات میں سے ہے۔

☆عقل مند خود کو پست کر کے عزت حاصل کرتا ہے اور نادان خود کو بڑھا کر ذلت اٹھاتا ہے۔

☆خندہ روئی سے پیش آنا سب سے پہلی نیکی ہے۔

☆شکر نعمت حصول نعمت کا باعث ہے۔

☆علماء اس لئے غریب و مجبور ہیں کہ جاہل لوگ زیادہ ہیں جو ان کی اہمیت نہیں سمجھتے۔

☆حرص سے روزی نہیں بڑھتی آدمی کی قدر گھٹ جاتی ہے۔



جب خوشیاں آنگن میں تھرک رہی ہوں تو یقین کیجئے کہ کوئی غم دروازے پر دستک دینے والا ہے۔



☆موت کا تعلق جسم سے نہیں احساس سے ہوتا ہے۔
(دیوجانس کلبی)

☆جسم کی موت ضمیر کی موت سے بہتر ہے۔(سقراط)

☆جرم معاشرے میں نہیں بلکہ معاشرتی اقدار میں پرورش پاتا ہے۔(مالتھس)

☆اگر روزی صرف عقل سے کمائی جاتی تو سارے بے وقوف بھوکے مرجاتے۔(مالتھس)

☆علم تلوار سے زیادہ طاقت ور ہے۔(سقراط)

☆محبت وہ سلطنت ہے جہاں کوئی حکمراں نہیں ہوتا۔
(لارڈ بائرن)

☆دل کی صفائی چاہتے ہو تو آنکھ بند کر لو یہی وہ رخنہ ہے جہاں سے غبار اندر آتا ہے۔(عربی کہاوت)

☆طلب علم میں شرم مناسب نہیں کیوں کہ جہالت شرم سے بدتر ہے۔(سقراط)



رشتے بنانا بہت آسان ہوتا ہے، لیکن رشتے نبھانا نہایت مشکل۔

خوشی

☆غم کو خوشی اور خوشی کو غم کی تمہید سمجھو گے تو دکھ سے مایوس اور سکھ سے مانوس نہ ہوسکو گے۔

☆کون جانتا ہے کہ چہرے پر کھلتی ہوئی خوشی اپنے اندر تلخیوں کے کتنے طوفان چھپائے ہوئے ہے۔

☆عظمت اس وقت جنم لیتی ہے جب دوسروں کی خوشی کی خاطر اپنی امنگوں اور آرزوؤں کا خون کرنا پڑے۔

☆خوشیوں پر اس وقت غور نہ کرو جب وہ تمہارا دامن تھام رہی ہوں، بلکہ اس وقت غور کرو، جب وہ تمہارا ساتھ چھوڑ رہی ہوں۔

☆جو دوسروں کا درد اپنے سینے میں سمیٹ لیتے ہیں، اصل خوشی کے حق دار وہی لوگ ہوتے ہیں۔

سنہری باتیں

☆جس بات کا علم ہو وہی بیان کرو اور جس بات کا علم نہیں اس پر خاموش رہو۔ (امام مالکؒ)

☆کلام میں نرمی اختیار کرو، لہجے کا اثر الفاظ سے زیادہ ہوتا ہے۔
(امام غزالیؒ)

☆داناؤں کے رجسٹر میں ''کل'' کا لفظ نہیں ملتا، البتہ بے وقوفوں کی جنتریوں میں یہ کثرت سے ملتا ہے۔

☆کوشش کرنے والے انسان کے لئے کچھ کرنا ناممکن نہیں۔
(سرسید احمد خاں)

مجلس میں زبان پر، غصے میں ہاتھ پر اور دسترخوان پر بیٹھ کر بھوک پر قابو رکھو۔

☆دنیا میں عزت چاہتے ہو تو کسی کو برا مت کہو۔ (خلیل جبران)

☆راستے سے پہلے دوست کو دیکھو اور گھر سے پہلے پڑوسی کو۔
(سقراط)

☆باہمت وہ ہے جو قسمت کی لکیریں مٹادے۔
(بیلن)

☆خوشی محنت کی قیمت دے کر ملتی ہے۔ (یونانی کہاوت)

باتوں سے خوشبو آئے

☆دوسروں کا بھلا کرتے وقت یہ یقین رکھو کہ تم اپنا بھلا کررہے ہو۔

☆محنت، عزم اور استقلال یہ وہ تین چیزیں ہیں، جن پر زندگی کی کامیابیوں کا دارومدار ہے۔

☆سکھ اور مسرت ایسے عطر ہیں، جنہیں جتنا زیادہ آپ دوسروں پر چھڑکیں گے، اتنی ہی زیادہ خوشبو آپ کے اندر سے آئے گی۔

☆اگر کسی کو کچھ دینا چاہتے ہو تو مسکراہٹ دو کیوں کہ مسکراہٹ ایسی چیز ہے جو فاصلے مٹادیتی ہے۔

مہکتی کلیاں

☆اس چھوٹی سی دنیا میں نفرت سے بچا کرو کیوں کہ زندگی کم بلکہ بہت ہی کم ہے۔

☆اچھے لوگوں کی خوشبو ہوا کی مخالف سمت میں بھی پہنچ جاتی ہے۔

☆سچی لگن کانٹوں کی پرواہ نہیں کرتی۔

☆اگر مقصد عظیم ہو تو ناکامی بھی اچھی لگتی ہے۔

☆اگر تم امن چاہتے ہو تو کان اور آنکھ استعمال کرو، زبان نہیں۔

☆الزام تراشنا آسان لیکن اس کے نقوش مٹانا بہت مشکل ہے۔

☆اپنے چہرے پر مسکراہٹ کا میک اپ اتنی خوبصورتی سے کیجئے کہ دکھوں کی جھریاں نمایاں نہ ہوسکیں۔

☆لوگوں کی توقع پوری کرو لیکن کسی سے کوئی توقع مت کرو۔

☆محبت مسکراہٹ سے شروع ہوکر آنسوؤں پر ختم ہوتی ہے۔

☆مت کرو چاند، ستاروں سے دوستی کہ وہ تمہاری پہنچ سے بہت دور ہیں۔

غور و فکر

☆تین چیزیں کوئی دوسرا نہیں چرا سکتا، تعلیم، ہنر اور علم۔

☆تین چیزیں نکل کر واپس نہیں آتیں تیر کمان سے، بات زبان سے اور جان جسم سے۔

☆ہمت ایک ایسا ہتھیار ہے جو بزدل کو بھی بہادر بنادیتی ہے۔

☆دوسروں کا عیب چھپانے والا دوستی کے قابل ہے۔

☆ مشکل وقت پر اپنے اعصاب پر کنٹرول رکھنا بہت بڑی بہادری ہے۔

☆ وہ انسان کس قدر بد بخت ہے جو اپنے عیوب پر نظر نہیں رکھتا اور دوسروں کی عیب جوئی میں مصروف رہتا ہے۔

یاد رکھنا

☆ چار شخصیات کے پاس خالی ہاتھ مت جاؤ، عیال، بیمار، فقیر اور بادشاہ۔

☆ اگر تندرست رہنا چاہتے ہو تو نیک بنو۔

☆ نیک بننا چاہتے ہو تو دانا بننے کی کوشش کرو، دانا بننا چاہتے ہو تو مذہب کا مطالعہ کرو، خدا سے محبت کرو کیوں کہ خدا کا خوف دانائی کا آغاز ہے۔

☆ خوبصورتی کی تلاش میں ہم چاہے پوری دنیا کا چکر لگا آئیں اگر وہ ہمارے اندر نہیں تو کہیں نہیں ملے گی۔

☆ بیٹا وہی ہے، جو باپ کا خدمت گزار ہے، دوست وہی ہے جس پر یقین ہو، عورت وہی ہے جس سے آرام ملے۔

☆ انسان کو دریا کی طرح سخی، سورج کی طرح شفیق اور زمین کی طرح نرم ہونا چاہئے۔

☆ جس انسان میں خودداری نہیں ہے وہ سب کچھ ہے، لیکن انسان نہیں ہے۔

☆ وہ لوگ کبھی کمزور نہیں ہوتے جن کے خیالات خوبصورت ہوں۔

☆ علم دل کو اس طرح زندہ رکھتا ہے، جیسے بارش خشک زمین کو۔

فکر و نظر

☆ کبھی جھوٹ مت بولو۔

☆ ہمیشہ دوسروں کے کام آؤ۔

☆ والدین کے فرمانبردار بنے رہو۔

☆ ہر آدمی کو اپنے سے زیادہ نیک سمجھو۔

☆ دشمن کو کبھی کمزور مت سمجھو۔

☆ ہر چیز کی طلب مت کرو۔

☆ پہلے تولو پھر بولو۔

☆ انسان کا کردار اور دل خوبصورت ہو تو ہر چہرے پر حسن نظر آتا ہے۔

☆ اپنے لمحے بھر کی خوشی کے لئے دوسروں کے ہونٹوں سے مسکراہٹ مت چھینو۔

☆ کسی کو پانے کی تمنا مت کرو بلکہ اپنے آپ کو اس قابل بناؤ کہ دنیا والے تمہیں پانے کی تمنا کریں۔

☆ زندگی ایک شعلے کی مانند ہے جو ہمیشہ روشن رہتا ہے۔

☆ جو شخص اپنا راز پوشیدہ رکھتا ہے گویا سلامتی میں رہتا ہے۔

☆ کسی سوالی کو اگر بھیک نہ دے سکو تو اسے جھڑکو بھی مت۔

اقوال زریں

☆ بہترین قول ذکر، بہترین فضل عبادت اور بہترین عادت بردباری ہے۔

☆ انسان تنہا محفوظ ہے، ہر گناہ کی تکمیل دو سے ہوتی ہے۔

☆ جاہل عالم کو نہیں جانتا، کیوں کہ وہ کبھی عالم نہیں رہا لیکن عالم جاہل کو جانتا ہے کیوں کہ وہ جاہل رہ چکا ہے۔

☆ کامیابی کے دو اہم زینے لگن اور خود اعتمادی ہیں۔

☆ خاموشی سے وقار میں اضافہ ہوتا ہے۔

خوبصورت باتیں

☆ ہماری سب سے بڑی خوبی کبھی نہ گرنے میں نہیں بلکہ ہر بار گرنے کے بعد اٹھنے میں ہے۔

☆ زبان بند رکھنا سب سے بڑی عبادت ہے۔

☆ اصل یتیم وہ ہے جس نے علم حاصل نہیں کیا۔

☆ عمل کے بغیر علم ایسا ہے جیسے جسم کے بغیر روح۔

☆ علم کے ذریعے انسان فرشتوں کے اعلیٰ درجات تک پہنچ سکتا ہے۔

☆ طوفان کے آگے چٹان بن کر کھڑے ہو جاؤ تا کہ طوفان اپنا رخ بدل دے۔

☆ دعا کے لئے ہاتھ اٹھانے سے پہلے آسمان کے دروازے کھولنے کی قوت پیدا کرو۔

☆ جانور اپنے مالک کو تو پہچانتا ہے مگر انسان اپنے خدا کو نہیں پہچانتا۔

یاد رکھنے کی باتیں

☆ اگر تم ہنستے ہو تو ساری دنیا تمہارے ساتھ ہنسے گی لیکن اگر تم روتے ہو تو تنہا ہی روؤ گے۔

☆ بہترین صبر وہ ہے جو طبیعت پر جبر کر کے کیا جائے۔

☆ امن کی فاختہ وہیں اترتی ہے جہاں پیار اور صلح کی دھوپ پھیلی ہو۔

☆ اگر تم تنہا ہو اور وقت کے دل شکن لمحات تمہارے سینے کے محسوسات کو پامال کر رہے ہیں تو کیا ہوا؟ تم اس دنیا میں اکیلے ہی آئے تھے، اکیلے ہی جاؤ گے پھر تنہائی سے کیوں گھبراتے ہو۔

☆ دل بجھ جائے تو شہر تمنا کے چراغاں سے خوشی حاصل نہیں ہوتی۔

☆ کامیابی ایک خوبصورت تتلی ہے جو اڑتی ہے تو لوگ بچوں کی طرح اس کے پیچھے بھاگتے بھاگتے بہت دور نکل جاتے ہیں۔ پھر انجام وہی کہ انسان اپنوں سے بچھڑ کر خود سے بھی بچھڑ جاتا ہے۔

انمول موتی

☆ مانگو فقیروں کی طرح مگر دو شہنشاہ کے انداز میں۔

☆ اگر کسی انسان کا اخلاق دیکھنا چاہتے ہو تو اسے غصے میں دیکھو۔

☆ لوگ بیماری کے ڈر سے غذا چھوڑ دیتے ہیں، لیکن خدا کے ڈر سے حرام چیز نہیں چھوڑتے۔

☆ حسد نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔

☆ اگر نیکی تمہیں خوش اور برائی افسردہ کر دے تو تم مومن ہو۔

☆ اس بادل کی مانند بنو جو پھولوں پر ہی نہیں، کانٹوں پر بھی برستا ہے۔

☆ امید زندگی میں نئی جان ڈالتی ہے۔

☆ کسی کا دل توڑنا ایسے ہی ہے جیسے اس بے دردی سے قتل کر دیا جائے۔

انمول باتیں

☆ ستارے سے روشن رہنے کا سبق ضرور سیکھو مگر ستارے بننے کی خواہش نہ کرو کیوں کہ یہ راستہ دکھا سکتے ہیں منزل نہیں ہوتے۔

☆ گناہ کرنے کے ساتھ ساتھ خدا کی رحمت کی امید رکھنا بدقسمتی کی علامت ہے۔

☆ رشتے اہم نہیں ہوتے ان کو سمجھنے کے طریقے اہم ہوتے ہیں۔

☆ وہ شخصیت کبھی کھوکھلی نہیں ہوتی جس میں جذبوں اور انسانی عظمت کے اوصاف موجود ہوں۔

☆ وہ شخص ہمیشہ بے فیض رہتا ہے جو اپنے استاد کی عظمت و بزرگی کا خیال نہیں رکھتا جس سے ایک نقطہ سیکھو اس کی دل سے عزت کرو۔

☆ جتنا کسی کا ساتھ پرانا ہوتا ہی اس کی بے وفائی کے لئے تیار ہونا چاہئے کیوں کہ تبدیلی کائنات کا خمیر ہے۔

مہکتی کلیاں

☆ زندگی کے دکھ ہی تو آدمی کو انسان بناتے ہیں، اس لئے دکھوں کا مقابلہ آنسوؤں سے نہیں بلکہ حوصلے سے کرنا چاہئے۔

☆ دنیا میں وہ لوگ سربلند ہیں جو تکبر اور غرور کے تاج کو دور پھینک دیتے ہیں۔

☆ انسان کو ایسا دوست تلاش کرنا چاہئے جو سونے کی مانند ہو، اگر شیشے جیسا دوست تلاش کرو گے تو وہ کسی روز ٹکڑے ہو جائے گا اور اس کی قیمت نہیں رہے گی، جب کہ سونے کے سو ٹکڑے بھی ہو جائیں تو اس کی قدر و قیمت کم نہیں ہوتی۔

☆ اگر باعزت ہونا چاہتے ہو تو بااخلاق بنو۔

☆ اگر اپنا بڑھاپا بہتر چاہتے ہو تو والدین کی خدمت کرو۔

اچھی باتیں

☆ ایک بدصورت عورت نے اپنے خوبصورت شوہر سے کہا۔ "تم مجھے دیکھ کر صبر کرتے ہو اور میں تم کو دیکھ کر شکر کرتی ہوں۔

☆ مرد اور عورت زندگی کی گاڑی کے دو پہیے ہیں، اگر دونوں پہیے ایک طرف ہی لگا دیئے جائیں تو گاڑی کا چلنا ناممکن ہو جائے۔

☆ کفر کے بعد سب سے بری چیز بد خلق اور زبان دراز عورت ہے۔

☆ تین دن تک غصہ رکھنے والے کی کوئی عبادت قبول نہ ہوگی، اس وقت تک جب تک وہ صلح نہ کر لے۔

☆اس شخص سے بد بخت کوئی نہ ہوگا جو مصیبت میں بھی رجوع اللہ نہ ہو۔(حدیث شریف)

مہکتے پھول

☆ایک مسکراہٹ پتھر دل کو موم کردیتی ہے۔

☆مصائب سے مت گھبراؤ کیوں کہ ستارے اندھیرے میں ہی چمکتے ہیں۔

☆سادگی کو انتہا تک لے جانے سے ہی خوبصورتی پیدا ہوتی ہے۔

☆جب پیسہ بولتا ہے تو سچائی ختم ہوجاتی ہے۔

☆رات کے بعد دن ضرور طلوع ہوتا ہے اور جو رات صبر سے گزاری جائے اس کی سحر بہت حسین ہوتی ہے۔

یہی تو ہے سچائی

☆ہمیں جان لینا چاہئے کہ زندگی مشکل ہے، اگر ہم اس حقیقت کو جان لیں تو مزید کسی مشکل کا سامنا کرنا نہیں پڑتا۔

☆مسئلہ یہ ہے کہ ہم جو بوتے ہیں اس کے برعکس کاٹنے کے امیدوار رہتے ہیں، حالانکہ سچ یہ ہے کہ جو بونے کے بعد گیہوں اور کانٹے بونے کے بعد پھول نہیں کاٹے جاسکتے۔

☆شکایت اور الزام تراشی کو اپنی زندگی سے ختم کردیں اور خود کو اس مقام پر لے جائیں جہاں شکایت بھی خود ہی سے ہو اور الزام بھی اپنے سوا کسی کو نہ دے سکیں۔

منتخب اشعار

خوشی سے سب پہ لٹاتے ہیں پیار کی دولت
غریب لوگ بھی کتنے امیر ہوتے ہیں

☆

تیرے ملنے کا گماں تیرے نہ ملنے کی خلش
وقت گزرے گا تو یہ زخم بھی بھرجائیں گے

☆

اب تک وہاں اترتے ہیں خوشبو کے قافلے
بھولے سے لکھ دیا تھا تیرا نام جس جگہ

ہر دھڑکتے پتھر کو لوگ دل سمجھتے ہیں
عمریں بیت جاتی ہیں دل کو دل بنانے میں

☆

اس کے لطف وکرم کا کیا کہنا
لاکھ مانگو کروڑ دیتا ہے

☆

تمنا دید کی موسیٰ کرے اور طور جل جائے
عجب دستور الفت ہے کرے کوئی بھرے کوئی

☆

ستارے بانٹتا ہے وہ ضیا تقسیم کرتا ہے
سنا ہے حبسِ موسم میں ہوا تقسیم کرتا ہے

☆

اس کی اپنی بیٹی کی ہتھیلی خشک رہتی ہے
جو بوڑھا دھوپ میں اکثر حنا تقسیم کرتا ہے

☆☆☆

ایک سیاست داں اسپتال کے احاطے میں ٹہل رہا تھا کہ نرس نے آکر مبارک بادی دی اور کہا کہ آپ کے ہاں دو جڑواں بچے ہوئے ہیں، سیاست داں اپنے خیالوں سے چونکا اور تیزی سے بولا، یہ نہیں ہوسکتا، دوبارہ گنتی کراؤ۔

☆☆☆

میری بیوی فضول خرچی کرتی ہے اور بعض اوقات بہت کفایت شعاری سے بھی کام لیتی ہے۔

دوسرا دوست: ”یہ ہو ہی نہیں سکتا، اس کی مثال پیش کرو“

پہلا دوست: میری بیوی نے اپنی چالیسویں سال گرہ کے موقع پر صرف چوبیس موم بتیاں جلائیں۔

نوشتہ دیوار

کسی شخص نے جو چیز محنت کے ذریعے حاصل کی ہے آپ اس کو محض خواہش کے ذریعہ حاصل نہیں کرسکتے۔

☆☆☆☆☆☆

ذرا سوچئے

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ○ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ○ اور جو کوئی اللہ سے تقویٰ اختیار کرتا ہے اللہ اس کے لئے کشائش پیدا کردیتا ہے اور جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا، اسے روزی دیتا ہے اور جو کوئی اللہ پر توکل رکھے، پس وہ اس کے لئے کافی ہے، یقیناً اللہ اپنا ہر کام پورا کرلیتا ہے، اللہ نے ہر شئے کا اندازہ ٹھہرا رکھا ہے۔

یہ کسی شاعر کا کلام نہیں، کسی انشاء پرداز کی عبارت آرائی نہیں، کسی انسانی دماغ سے نکلا ہوا مقولہ نہیں، زمین وآسمان کے پیدا کرنے والے تمام اشیاء کو نیست سے ہست کرنے والے، جملہ اسباب ووسائل کی باگ اپنے ہاتھ میں رکھنے والے کا ارشاد ہے، جو قرآن پاک کی سورہ طلاق کے رکوع ۲ میں وارد ہوا ہے۔ آپ کا اس کے متعلق کیا خیال ہے؟ آپ بھی دنیوی کامیابی کے لئے تقویٰ کی اس اہمیت کے قائل ہیں؟ آپ بھی توکل کو ایسی ہی اہم اور ضروری چیز خیال کرتے ہیں، یا اس کے برعکس ایک ضعیف الاعتقادی وخام خیالی؟

آیت کریمہ کا مفہوم واضح ہے، کسی تفسیر وحاشیہ کی حاجت نہیں، ارشاد ہوتا ہے کہ جو کوئی اللہ سے تقویٰ اختیار کرتا ہے، جو خوف خدا خشیت الٰہی، امانت، صداقت، دیانت کو اپنی روش زندگی بنالیتا ہے، اس کے لئے اسی مادی دنیا میں کامیابی اور کشائش کی نئی نئی راہیں اللہ پیدا کرتا رہتا ہے اور سامان معاش ومعیشت اسے اُن اُن ذرائع سے بہم پہنچاتا رہتا ہے، جن کا اسے قبل سے کچھ وہم وگمان بھی نہیں ہوتا اور جو کوئی اللہ پر توکل واعتماد رکھتا ہے، وہ اپنی مراد کو پہنچ کر رہتا ہے، اس لئے کہ اسی کی ذات پاک تو تمام اسباب کی پیدا کرنے والی اور ان پر قدرت رکھنے والی اور وہی تو ہر ضرورت اور اس کے سامان کا اندازہ داں اور اس کی بہم رسانی پر تنہا بغیر کسی کی شرکت وامداد کے قادر ہے، پس اپنے ذہن کو درمیانی واسطوں اور وسیلوں میں کیوں اتنا الجھائے ہوئے رہتے ہو، براہ راست اسی مسبب الاسباب، اسی قادر مطلق سے کیوں نہیں تعلق پیدا کرلیتے۔ اسباب کا جال بھی اسی حکیم مطلق کا پھیلایا ہوا ہے، اس لئے ان سے کام لینے کو منع نہیں فرمایا، ان سے واسطہ رکھنے کو حرام نہیں قرار دیا، لیکن ان پر تکیہ کرنے، ان پر اعتماد کرنے، ان سے دل کے اٹکانے کو یقیناً جہالت ونادانی بتایا ہے اور اس اعتماد وتوکل اس بھروسے اور سہارے کے لائق صرف اپنی ذات کو قرار دیا ہے، یہ اللہ کا فرمان تھا اور اسی کی بنا پر رسول کا یہ عمل تھا، کہ عین اس شب کو جب کہ مکہ کی ساری آبادی خون کی پیاسی ہورہی تھی اور قتل کرنے والے سازشی اور خونی، موقع کے منتظر مکان کا چکر کاٹ رہے تھے، اپنے محبوب اور عزیز ترین بھائی علی مرتضیٰ کو اپنے بستر خواب پر لٹا کر اور قرآن کی یہ آیت پڑھتے ہوئے کہ ''ہم نے ان کافروں کے آگے اور پیچھے دیواریں کھڑی کردی ہیں اور ہم نے ان کی آنکھوں پر پردے ڈال دیئے ہیں کہ وہ نہیں دیکھتے'' مکان سے باہر تشریف لے آئے اور خونیوں میں سے کوئی بھی نہ دیکھ سکا! یہ اللہ کا ارشاد اور رسول کا عمل تھا، اب اپنے دل سے دریافت ہو، کہ آپ کا خیال اور آپ کا عقیدہ، آپ کی عادت اور آپ کا عمل اس باب میں کیا ہے؟ دیکھنے میں تو یہ آیا ہے کہ آپ کو جب بھی کسی معاملے میں کامیابی حاصل ہوئی تو اسے ہمیشہ آپ نے اپنی ہی کوشش وپیروی، اپنے اثر اور جوڑ توڑ، اپنی تدبیر ودانائی کا نتیجہ قرار دیا، مقدمہ میں جب آپ کو فتح ہوئی تو اس کا سہرا ہمیشہ آپ کی دوڑ دھوپ اور آپ کے وکیل صاحب ہی کی ذہانت وقابلیت کے سر بندھا۔ ملازمت اگر آپ کو آپ کی مرضی کے موافق مل گئی تو اس پر آپ نے ہمیشہ اپنی ہی حکام رسی، اپنے ہی اعلیٰ اسناد اور اپنے ہی اثر ورسوخ کو قابل مبارک باد سمجھا۔ بیماری سے جب آپ کو شفا ہوئی تو ہمیشہ آپ نے اپنے معالج ہی کی حذاقت ومسیحائی کا کلمہ پڑھا، غرض زندگی کے ہر ہر شعبہ میں آپ نے جب جب توکل واعتماد کیا تو ہمیشہ داروغہ صاحب اور ڈپٹی صاحب، کلکٹر صاحب اور جج صاحب، ڈاکٹر صاحب اور حکیم صاحب، وکیل صاحب، بیرسٹر صاحب، راجہ صاحب اور نواب صاحب، وزیر صاحب اور لاٹ صاحب ہی پر کیا اور ان سے بڑھ کر خود اپنے دل ودماغ، اپنی عقل وتدبیر پر کیا ان تمام صاحبوں کے صاحب کا جلوہ بھی کبھی آپ نے اپنے دل کی گہرائیوں میں دیکھا؟ ان تمام جھوٹے خداؤں کے پیچھے خدا کے فضل وکرم سے کبھی آپ نے اپنے دل کو اٹکایا؟ تماشہ گاہ شہود کی ان ساری کٹھ پتلیوں کے پیچھے جو پر قوت غیبی ہاتھ ہے، کبھی اس کے چومنے اور آنکھوں میں لگانے کی گدگدی بھی آپ کے دل میں پیدا ہوئی؟ ☆☆☆

قسط نمبر:۱۵۸

تلاش بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

سورۂ کٰفرون

قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے حساب سے سورۂ کٰفرون قرآن حکیم کی ۱۰۹ ویں سورت ہے۔ اس سورت کی بہ کثرت تلاوت سے دل ودماغ شرک سے، نفاق سے محفوظ رہتے ہیں اور اس کی تلاوت کرنے والے کا خاتمہ بالخیر ہوتا ہے اور اسے اچھی موت نصیب ہوتی ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی سورۂ کٰفرون کو پڑھے گا اس کو ہر ہر حرف کے بدلے میں دس نیکیاں ملیں گی اور وہ شخص ہر طرح کے اثرات سے محفوظ رہے گا۔

بزرگوں کا ارشاد ہے کہ اگر کوئی شخص سورۂ کٰفرون کو صبح شام گیارہ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائے تو اس پر آسیب اور جادو کبھی اثر انداز نہ ہوسکیں گے۔

بزرگوں نے نے فرمایا ہے کہ اگر میاں بیوی کے درمیان ناراضگی چل رہی ہو اور دونوں ایک دوسرے سے خفا ہوں اور دونوں ایک دوسرے سے بات چیت نہ کر رہے ہوں اور کوئی خاندان میں یہ چاہتا ہو کہ دونوں کی نفرت محبت میں بدل جائے تو اس کو چاہئے کہ عروج ماہ میں کسی بھی رات کو عشاء کے بعد دو رکعت نفل پڑھے اور دونوں رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کٰفرون ایک سو مرتبہ پڑھے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد ۲۱ مرتبہ یہ پڑھے۔ اللھم قلب فلاں ابن فلاں علی حب فلاں ابن فلاں یا مقلب القلوب، اللھم قلب فلاں ابن فلاں علی حب فلاں ابن فلاں یامقلب القلوب۔ پہلے ۲۱ مرتبہ شوہر کا نام اور اس کی والدہ کا نام لے، علی حب کے بعد بیوی اور اس کی ماں کا نام لے، اس کے بعد پھر سو بار پڑھے اور پہلے بیوی اور اس کی والدہ کا نام لے اور علی حب کے بعد شوہر اور اس کی ماں کا نام لے۔ اس عمل کو تین راتوں تک کرے، انشاءاللہ ان دونوں کے درمیان محبت پیدا ہوگی اور دونوں کی ناراضگی ختم ہوجائے۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کسی شخص کی کوئی حاجت ہو تو اس کو چاہئے، عروج ماہ میں اتوار کے دن سورج نکلنے سے پہلے نماز فجر پڑھنے کے بعد اس طرح سورۂ کٰفرون سو مرتبہ پڑھے، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے یہاں تک کہ سورج نکل آئے، سورج طلوع ہونے کے بعد دو رکعت نماز نفل بہ نیت اشراق پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ سورۂ کٰفرون پڑھے، پھر نماز کے بعد اپنے مقصد کے لئے دعا مانگے۔ اس عمل کو تین دن تک کرے، انشاءاللہ حاجت پوری ہوگی اور مقصد میں کامیابی ملے گی۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ وہ برائیوں سے خطاؤں سے اور اللہ کی نافرمانیوں سے محفوظ رہے تو اس کو چاہئے کہ ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ سورۂ کٰفرون پڑھ لیا کرے، انشاءاللہ کچھ دنوں کے بعد اس کے قدم گناہوں سے اور خطاؤں سے خود بخود رک جائیں گے اور اللہ کا خاص فضل اس پر ہوگا۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص ایسی جگہ رہتا ہو جہاں ہر طرف کافروں کی اور اللہ کے نافرمانوں کی کثرت ہو اور وہاں اس کی جان محفوظ نہ ہو تو اس کو چاہئے کہ ہر فرض نماز کے بعد سورۂ کٰفرون تین مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلیا کرے اور سورۂ کٰفرون کا نقش کالے کپڑے میں پیک کرکے اپنے گلے میں ڈال لے، انشاءاللہ جان ومال محفوظ رہیں گے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۰۰	۷۱۴	۷۱۱	۷۰۷
۷۱۲	۷۰۶	۷۰۱	۷۱۳
۷۰۵	۷۰۹	۷۱۶	۷۰۲
۷۱۵	۷۰۳	۷۰۴	۷۱۰

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص نماز فجر اور نماز مغرب کی سنتوں میں پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کٰفرون اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پڑھنے کا معمول بنائے تو وہ ہمیشہ تندرست رہے گا اور مہلک بیماریوں سے اس کی حفاظت رہے گی۔

(باقی آئندہ)

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کردیتا ہے۔جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔اس کو پہننے سے بھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا ردراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔اصلی ایک منہ والا ردراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے۔جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے۔ایک منہ والا ردراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔اس ردراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے۔یہ اللہ کی ایک نعمت ہے اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہو۔

امداد روحانی

بائیسویں قسط

بذریعہ آیاتِ ربّانی

حسن الہاشمی

قرآن حکیم کی ایک آیت ہے۔ لَقَدْ جَآئَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُفٌ رَّحِيْمٌ۔ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۝ (سورۂ توبہ)

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر اس آیت کو گیارہ مرتبہ پڑھ کر اور پانی پر دم کرکے اس شخص کو پلائیں جو پیٹ کے درد میں مبتلا ہو تو فوراً اس کو افاقہ ہوگا اور پیٹ کے درد سے نجات مل جائے گی۔ اگر ان آیات کو کوئی فاسق وفاجر اور نشہ کرنے والا شخص ۱۰۰ مرتبہ روزانہ ۲۱ دن تک پڑھے تو اس کو مذکورہ تمام خرابیوں اور گناہوں سے چھٹکارا نصیب ہوجائے۔

کسی بھی طرح کی آفت اور مصیبت ہو، ان آیات کو پڑھنے سے نجات عطا ہوتی ہے اور ان آیت کا ورد رکھنے والا عزت وعافیت سے سرفراز ہوتا ہے۔ ان آیات کا روزانہ ۳ ہزار مرتبہ پڑھنا لگاتار سات دنوں تک اسم اعظم کا درجہ رکھتا ہے اور زبردست غیبی مدد حاصل ہوتی ہے۔

ان آیات کا ورد رکھنے سے تسخیر خلائق کی دولت بیش بہا بھی حاصل ہوتی ہے اور حیرتناک انداز میں شہرت ومقبولیت حاصل ہوتی ہے۔

ان آیات کا نقش تسخیر خلائق، عزت ومقبولیت، تندرستی اور آفات سے نجات دلانے میں موثر ترین ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ش، ف یا ذ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۸۸۷	۱۸۹۰	۱۸۹۳	۱۸۸۰
۱۸۹۲	۱۸۸۱	۱۸۸۶	۱۸۹۱
۱۸۸۲	۱۸۹۵	۱۸۸۸	۱۸۸۵
۱۸۸۹	۱۸۸۴	۱۸۸۳	۱۸۹۴

اس آیت کا نقش ذوالکتابت یہ ہے۔

۷۸۶

عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ	فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُفٌ رَحِيْمٌ	لَقَدْ جَآئَكُمْ رَسُوْلٌ مِنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ
۷۷۳	۲۱۲۵	۲۸۰۱	۹۸۱
۲۱۲۶	۷۷۶	۹۷۸	۲۸۰۰
۹۷۹	۲۷۹۹	۲۱۲۷	۷۷۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۲۲۸	۲۲۲۲	۲۲۳۰
۲۲۲۹	۲۲۲۷	۲۲۲۴
۲۲۲۳	۲۲۳۱	۲۲۲۶

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ص، ت، ن یا ض ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دوزانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۸۸۳	۱۸۸۸	۱۸۸۶	۱۸۹۳
۱۸۹۴	۱۸۸۵	۱۸۹۱	۱۸۸۰
۱۸۸۹	۱۸۸۲	۱۸۹۲	۱۸۸۷
۱۸۸۴	۱۸۹۵	۱۸۸۱	۱۸۹۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہنے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۲۲۸	۲۲۲۹	۲۲۲۳
۲۲۲۲	۲۲۲۷	۲۲۳۱
۲۲۳۰	۲۲۲۴	۲۲۲۶

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۸۹۰	۱۸۸۷	۱۸۸۰	۱۸۹۳
۱۸۸۱	۱۸۹۲	۱۸۹۱	۱۸۸۶
۱۸۹۵	۱۸۸۲	۱۸۸۵	۱۸۸۸
۱۸۸۴	۱۸۸۹	۱۸۹۴	۱۸۸۳

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہنے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۲۲۳	۲۲۲۹	۲۲۲۸
۲۲۳۱	۲۲۲۷	۲۲۲۲
۲۲۲۶	۲۲۲۴	۲۲۳۰

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ع، غ یا ل ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۸۹۴	۱۸۸۳	۱۸۸۴	۱۸۸۹
۱۸۸۵	۱۸۸۸	۱۸۹۵	۱۸۸۲
۱۸۹۱	۱۸۸۶	۱۸۸۱	۱۸۹۲
۱۸۸۰	۱۸۹۳	۱۸۹۰	۱۸۸۷

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہنے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۲۲۳	۲۲۳۱	۲۲۲۶
۲۲۲۹	۲۲۲۷	۲۲۲۴
۲۲۲۸	۲۲۲۲	۲۲۳۰

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل مذکورہ آیت کو سو مرتبہ پڑھ کر ان نقوش پر دم کردے تو ان کی افادیت وتاثیر دگنی ہوجائے، ان نقوش کو ہرے کپڑے میں پیک کرکے گلے میں ڈالنا چاہئے یا بازو پر باندھنا چاہئے۔

قرآن حکیم کی ایک آیت ہے۔ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ○ (سورۂ یوسف)

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اس آیت کو روزانہ ۳ مرتبہ صبح شام پڑھنے کا معمول رکھے تو خاتمہ ایمان پر ہو اور پڑھنے والے کو اچھی موت نصیب ہوگی۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی غم میں مبتلا ہو اور دل ودماغ ہر وقت غم میں ڈوبے رہتے ہوں اور کسی طرح صبر نہیں آرہا ہو تو روزانہ سورۂ یوسف کی تلاوت تین مرتبہ ۷ روز تک کرے، انشاء اللہ صبر کی دولت سے سرفراز ہوگا اور دل ودماغ کو سکون نصیب ہوگا۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص ولایت وعظمت کے مقام پر فائز ہونا چاہے تو ۷ روزے رکھے اور روزانہ سورۂ یوسف ۷ مرتبہ پڑھے اور ۷ دن کا گھر یا مسجد میں اعتکاف بھی کرے، انشاء اللہ عظمتیں عطا ہوں گی، ولایت کی دولت میسر آئے گی اور رتبہ بلند ہوگا۔

اس آیت کا نقش رنج وغم سے نجات دلانے میں اور اچھی زندگی اور اچھی موت عطا کرنے میں مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کی برکت سے دل ودماغ پرسکون رہتے ہیں اور ناگہانی حادثوں سے حفاظت رہتی ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ظ، ہ، ف، م، ش، یا ذ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کی برکت سے اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۵۹	۶۷۳	۶۷۰	۶۶۶
۶۷۱	۶۶۵	۶۶۰	۶۷۲
۶۶۴	۶۶۸	۶۷۵	۶۶۱
۶۷۴	۶۶۲	۶۶۳	۶۶۹

اس آیت کا نقش ذوالکتابت یہ ہے۔

۷۸۶

اَنْتَ وَلِیّٖ	فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ	تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا	وَاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ
۷۱۸	۴۲۵	۴۹۸	۱۰۲۸
۴۲۴	۷۱۵	۱۰۳۱	۴۹۹
۱۰۳۰	۵۰۰	۴۲۳	۷۱۶

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۸۹۳	۸۸۵	۸۹۰
۸۸۷	۸۸۹	۸۹۲
۸۸۸	۸۹۴	۸۸۶

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ص، ت، ن یا ض ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دو زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۷۳	۶۶۵	۶۶۸	۶۶۲
۶۵۹	۶۷۱	۶۶۴	۶۷۴
۶۶۶	۶۷۲	۶۶۱	۶۶۹
۶۷۰	۶۶۰	۶۷۵	۶۶۳

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۸۹۰	۸۹۲	۸۸۶
۸۸۵	۸۸۹	۸۹۴
۸۹۳	۸۸۷	۸۸۸

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔

اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۷۰	۶۶۶	۶۵۹	۶۷۳
۶۶۰	۶۷۲	۶۷۱	۶۶۵
۶۷۵	۶۶۱	۶۶۴	۶۶۸
۶۶۳	۶۶۹	۶۷۴	۶۶۲

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۸۹۰	۸۹۴	۸۸۶
۸۸۵	۸۸۹	۸۹۴
۸۹۳	۸۸۷	۸۸۸

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ر، ح، خ، ع، غ، ہر یال ہو،ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۶۹	۶۶۳	۶۶۲	۶۷۴
۶۶۱	۶۷۵	۶۶۸	۶۶۴
۶۷۲	۶۶۰	۶۶۵	۶۷۱
۶۶۶	۶۷۰	۶۷۳	۶۵۹

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۸۸۸	۸۹۴	۸۸۶
۸۸۷	۸۸۹	۸۹۲
۸۹۳	۸۸۵	۸۹۰

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل مذکورہ آیت کو سو مرتبہ پڑھ کر ان نقوش پر دم کردے تو ان نقوش کی افادیت وتاثیر دگنی ہو جائے۔
ان نقوش کو کالے کپڑے میں پیک کرکے استعمال کرنا چاہیے۔

(باقی آئندہ)



مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند



روحانی ڈاک

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لیے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

اُف یہ زندگی کی پیچیدگیاں

سوال از: محمد شارق انصاری ——— کانپور

بفضل رب العالمین امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے، رب العالمین کے فضل وکرم سے اور آپ کی نیک دعاؤں سے ہم خیریت سے ہیں۔

دیگر احوال یہ ہے کہ گھر کے حالات بدستور نہیں ہیں، چونکہ آپ کو یہ خط اس لئے لکھ رہا ہوں، ہمارے آپ سے دو رشتے ہیں، ایک میں آپ کا شاگرد بھی ہوں، دوسرے ہماری والدہ نے آپ جیسے بزرگ اور نیک علم فکر با عمل کو بھائی بنالیا، یہ ایک خوش قسمتی کی بات ہے۔ ہمارے گھر کے تمام افراد خانہ آپ سے پیار محبت کرتے ہیں، اکثر آپ کا گھر پر ذکر رہتا ہے۔ والد محترم بھی آپ کا ذکر کرتے ہیں اور کہتے ہیں تم کو ایک بار اور بھجوانا ہے لیکن حضرت جی میں کہتا ہوں اگر انسان اپنی زندگی میں فیصلے غلط کر بیٹھے تو زندگی میں کامیابی تو بہت دور کی بات ہے، زندگی گزارنا بھی محال ہے۔ میں اپنے حالات مغموم میں یہ سوچتا ہوں کہ کیا کریں کیا نہ کریں کچھ سمجھ میں نہیں آتا، ایک طرف گھر کی حالت دوسری مالی حالت خراب اور جو فیصلے ہیں وہ بھی غلط، مجبوریاں دامن گیر ہیں، اب ایک بات رہ جاتی ہے صبر، صبر بھی کسی سے ہوتا نہیں دنیا میں رہ کر راحت اور سکون کسی طرح مل جائے پر مشکل نظر آتا ہے، ہم کو گھر سے اور گھر والوں سے اتنا پیار ہے کہ ہم مشکلات کو چھوڑ کر گھر کی طرف نظر دیکھتے ہیں یہ سب کس طرح ٹھیک ہوگا، حالات بد سے بدتر بنانے میں ہمارا اپنا خود کا بہت بڑا رول ہے، آج سے کئی برس پہلے ہم ایسے جال میں پھنس گئے تھے جس سے نکل پانا محال تھا، لیکن گھر کے پیار نے مجھے وہ سزا دی کہ زندگی کا قیمتی وقت بھی ضائع ہوگیا اور رسوائی ذلت اور بدنمائی داغ بن کر رہ گئی جو میں آج تک بھگت رہا ہوں، ہماری زندگی میں ہم کو کوئی بھی شخص اچھا نہیں ملا، آج تک یہ زندگی میں لگا ہوا داغ دامن گیر بن کر رہ گیا، جب کہ حقیقت یہ ہے کہ میرا اپنا قصور کچھ بھی نہ تھا، لیکن انسان کا مزاج یہ تم ہمارے آگے جھکو، لیکن آپ سے مل کر مجھے جو تسکین اور راحت ملی وہ بیان سے باہر ہے، یہی وجہ ہے کہ میں آپ سے بے حد پیار کرتا ہوں، بس مشکل یہ ہے کہ ہم آپ سے بہت دور ہیں، ہم جب آپ کے پاس آئے تھے اپنی مشکلات کو دور کرنے کے لئے پہلی بار جب آپ کے روبرو بیٹھے مجھے ایسا محسوس ہوا کہ کوئی ہماری کھوئی ہوئی چیز مجھ کو مل گئی اور ہم اپنا اصل مدعا بتانے کے بجائے دوسری بات گھر والوں کی کہہ بیٹھے اس وقت آپ نے حالات کا جائزہ لیا اور کرسی پر بٹھانا چاہا مگر ہم اتنا تھک چکے تھے کہ کرسی پر بیٹھنا اچھا نہیں سمجھا، اس وقت کا جو فیصلہ اب تک مجھے الجھا کر رکھ دیا، لیکن ہم نے اپنے حالات کی طرف غور نہیں کیا نہ یہ معلوم تھا کہ گھر کے حالات جوں کے توں ہی رہ جائیں گے۔ حضرت جی میں آپ سے بے حد محبت کرتا ہوں اس لئے میں تحریراً آپ کو لکھ رہا ہوں، انسان کچھ کھو کر ہی پاتا ہے، یا پھر حد سے زیادہ محنت کر کے کسی بھی طرح کے حالات سے نپٹنے کے لئے دو ہی فارمولے ہیں اور وہ ہم سے ہو نہیں پائے، بس ایک ہی دھن لگی رہتی تھی کہ جلد از جلد ہمارے گھر کے حالات درست ہو جائیں، آئے دن بیماریاں تکلیف دہ ماحول گھر میں غم وفکر ستاؤ،

نا امیدیں، اداسی، گھریلو الجھنیں، شور اور ہم بے فکری کی علامت، پھر اداسی، پھر خاموشی، سوچ وفکر، اب کیا ہوگا کل کیا ہوگا۔ ہماری والدہ کی امیدوں پر پانی پھر گیا، کبھی خوشی کبھی غم، اب ان حالاتوں سے نپٹنے کے لئے صرف ایک ہی راستہ ہے، اللہ اللہ اور یا جان توڑ محنت، یہ سب کسی سے ہو نہیں پاتا، گھر پر ٹی وی چلتا، رات میں خوب دھوم سے غفلت پر غفلت، پھر افسوس پر گھر کے لوگوں میں آج تک اس بات کو نہ جان سکے کہ ہم لوگ کس بیماری کا شکار ہیں، اب تو ہمارا بھی حال یہ ہوگیا ہے کہ ہم گھر والوں کی طرح اسی رنگ میں رنگ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے اور ہم سب کو عقل کی دولت سے سرفرازی عطا فرمائے، آمین یارب العالمین۔

بگڑنے میں تو وقت کم لگتا ہے، پر سنورنے میں جو وقت لگتا ہے وہ بہت قیمتی اور عزیز ہوتا ہے، آج وقت کی قدر کرنا جانے اگر انسان تو کوئی مشکل بھی پڑے تو وہ آسان، چھوٹے بھائی محمد صادق کی تعلیم وتربیت جاری ہے۔ ٹیوشن خوب لگن سے پڑھا رہے ہیں، پر مشکل یہ ہے کہ ان کی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی ہے، محنت حد سے زیادہ کرتے ہیں، چھوٹی بہن کہکشاں بھی ٹیوشن خوب لگن سے پڑھا رہی ہیں اور اسکول بھی پابندی سے جاتی ہے، بڑی بہن شاہین بیگم بھی اسکول جاتی ہیں، لیکن ان کی بھی طبیعت علیل رہتی ہے اور سوچتی بہت ہیں۔ والد صاحب بھی اسکول جاتے ہیں، لیکن اخراجات کو کیسے پورا کریں ہر وقت اداسی میں رہتے ہیں، ہماری والدہ محترمہ کا دکھ بہت بڑا ہے، آپ سے ہماری درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس ناچیز کی والدہ کے حق میں دعا فرمادیں، کہ ہماری والدہ کو نیک تمنا جو بھی وہ ان کے دور حاضر میں پوری ہوجائے۔ کاش آج ہمارے گھر کی حالت اچھی ہوتی تو ہم بھی آپ کی سرپرستی میں علم وعمل سیکھ کر اپنی پیاس بجھا لیتے پر افسوس در افسوس کہ عجلت میں آکر تمام گھریلو حالات کو بالائے طاق کر کے رکھ دیا اور فیصلہ غلط کر بیٹھے۔ ہر کام کے لئے ایک وقت مقرر ہے کہ ارشاد نبی کی روشنی میں وقت سے پہلے یا غلط وقتوں میں کوئی کام شروع کیا تو وہ کام پائے تکمیل کو نہ پہنچ سکے گا۔ یہی ہے وہ راز لیکن کسی کام کے لئے صحیح اور موزوں وقت کا علم ہونا ہی سب سے مشکل کام ہے اور اس امر کے لئے عقل وتجربہ اور علم کا ہونا ضروری ہے، عقل کے معیار پر ہر شخص کا اندازہ لگانا مشکل ہے، تجربے کے لئے عمر کا ایک طویل حصہ صرف کرنا پڑتا ہے، پھر بھی ممکن ہے کہ ناکامی ہو اب صرف رہ جاتا ہے علم، البتہ علم ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے ہم آسانی سے اپنے مقصد کو حاصل کر سکتے ہیں، بشرطیکہ وہ علم قیاس پر مبنی نہ ہو، بلکہ حساب پر اس کی بنیاد ہو، اللہ رب العزت سے دعا کرتا ہوں کہ اے اللہ ہم کو علم کی دولت سے اپنے حبیب کے صدقہ طفیل میں سے عطا فرما اور اپنے استاد محترم کا دنیائے علم وعمل میں نام روشن کرنے کی صلاحیت اور توفیق عطا فرما اور ہمارے سارے بگڑے ہوئے کاموں کو سنوار دے تاکہ ہم اپنے مشن میں کامیاب ہوجائیں، یارب العالمین بحق سیدنا ابرار صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ طفیل سے آمین یارب العالمین۔

حضرت جی خط طویل ہوگیا اور خط کا رخ بھی بدل گیا، ہم آپ سے معذرت چاہتے ہیں، دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے گھر کے مسائل اور مصائب اور تمام بگڑے ہوئے کام سے چھٹکارا نصیب ہوجائے، ہماری والدہ کی زندگی میں خوش حال استحکام پیدا ہوجائے اور ہماری آنکھوں میں آنسو آنا بند ہوجائیں، ہمارے گھر کے حالات ایک بار پھر نظر کرم کریجئے، ہم سے گھر کا دکھ دیکھا نہیں جاتا ہے، یہ ایک طرح کی کمزوری بھی اور بہت بڑی نادانی بھی ہے۔ اللہ کے واسطے آپ ہمارے گھر میں ایک نظر ضرور کریجئے گا، ہم لوگ بہت غم اور دکھوں کے مارے ہیں۔ آپ کی سرپرستی ہم لوگوں کے لئے رہنمائی بھی ہے اور نعمت بھی ہے۔ اللہ ہمارے مفلسی کو دور کرے اور ہم کو اور ہمارے گھر والوں کو ذلت اور رسوائی سے بچائے۔ دشمنوں کے قلوب میں محبت عطا فرمائے، بغض وکینہ اور نفرتوں، عداوتوں کا بازار ٹھنڈا ہوجائے۔ اُجالا ہی اُجالا ہوجائے، ہم لوگوں کو اثرات بد سفلی اور آسیبی اثرات بد سے نجات مل جائے، جو کہ عرصہ دراز سے ہیں اور ان سے ہم پریشان ہیں۔ ہم اپنے پروردگار عالم سے دعا کرتے ہیں، اے اللہ پاک ہمارے استاد محترم کی عمر میں خیر وبرکت عطا فرما، آپ کے اہل وعیال پر اپنا فضل وکرم فرما اور آپ کے ادارہ کے کارکنان حضرات پر بھی اپنا فضل وکرم فرما اور طلسماتی دنیا کو تا حیات ایک چراغ کی مانند روشن فرما اور آپ کے والد ماجد ماسٹر محمد ہاشم صاحب کو خلد آشیانی عطا فرما، آمین یارب العالمین تو ہی ہمارا حافظ ہے تو ہی ہمارا ناصر ہے، تو ہی ہمارا مالک ہے، تو ہی ہمارا خالق ہے، تو ہی سارے عالم کا مختار کل ہے، ہم سب کو حاسدوں کے حسد سے ظالم کے ظلم سے، فاسق کے فسق وفجور سے، بدخواہوں کی بدخوئی سے، دشمنوں کے شر سے سارے عالم کے لوگوں کو محفوظ فرما، آمین یارب العالمین۔

حضرت جی خط طویل ہوگیا ہے، معذرت چاہتا ہوں، دعاؤں میں یاد رکھئے گا۔

جواب

شارق میاں! آپ یقین کریں اس کام سے اب ہمیں اُکتاہٹ سی ہونے لگی ہے کیوں کہ جب لوگوں کی امیدوں پر ہم پورے نہیں اُترتے اور انہیں غموں سے نجات دلاکر جب ہم انہیں خوشیاں عطا نہیں کرتے تو ہمیں ایک طرح کی جھلاہٹ ہوتی ہے اور دل چاہتا ہے کہ اب لوگوں کے غم سننا چھوڑ دیں۔ آپ کو شاید اندازہ نہیں ہے کہ لیل ونہار کی ۲۴ ساعتوں میں ہمیں اللہ کے بندوں کے کتنے دکھڑے سننے پڑتے ہیں۔ کسی کے گھر میں کھانے کو نہیں ہے، کسی کا شوہر اس پر ظلم کر رہا ہے، کوئی میاں بیوی اولاد سے محروم ہیں، کسی عورت کا شوہر اچھا ہے تو اس کی ساس اور اس کی نندیں اس پر ظلم توڑ رہی ہیں، کسی کو ملازمت نہیں مل رہی ہے، کسی کا قرض ادا نہیں ہو رہا ہے، کسی کی بیٹی کے رشتے نہیں آرہے ہیں، کسی پر ناحق مقدمہ چل رہا ہے، کسی پر جن چڑھا ہوا ہے، کوئی سحر اور جادو کا شکار ہے، کسی کی بیٹی بھاگ گئی ہے اور کسی کو کوئی ایسی بیماری لاحق ہے جسے معالج سمجھنے سے مجبور ہیں اور اس کا پیسہ دواؤں میں برباد ہو رہا ہے وغیرہ، کتنے غم، کتنے دکھ، کتنی الجھنیں اور کتنی بے قراریاں اس دنیا میں اہل دنیا پر مسلط ہیں، صبح شام لوگوں کے دکھ اور لوگوں کے کرب سنتے سنتے اب طبیعت اکتا گئی ہے، یہ لائن جو روحانی لائن کہلاتی ہے، اگر ایمانداری سے غور کیا جائے تو یہ لائن مخلص قسم کے عاملوں کو رنج اور کرب کے سوا کچھ نہیں دے پاتی۔ رات کو جب بستر پر لیٹتے ہیں تو ہزاروں لوگوں کے، لاکھوں غم ہمیں سونے نہیں دیتے اور ان کے لئے علاج کے سوا ہم کچھ کر بھی نہیں سکتے، کیوں کہ قسمتوں کی کلید کل بھی اللہ کے ہاتھوں میں تھی اور آج بھی اللہ کے ہاتھوں میں ہے۔

آپ کے خط پڑھ کر ہمیں رنج ہوا اور ہمارے دل میں پھر ایک دُکھ کا اضافہ ہوا لیکن اس رشتے کی بنیاد پر جو ہمارے اور آپ کے درمیان قائم ہے اور سب سے بڑا اور مضبوط رشتہ استاد اور شاگردی کا ہے، ہم آپ سے یہ گزارش کریں گے کہ اس دنیا میں کوئی بھی انسان ایسا نہیں ہے کہ جو دکھوں اور تکلیفوں سے پوری طرح محفوظ ہو۔ خوشی اور غم ہر شخص کی زندگی کے دو موسم ہوتے ہیں اور موسم ہمیشہ بدلتے رہتے ہیں۔ اس دنیا میں سردی بھی آتی ہے تو وہ ہمیشہ نہیں رہتی، پھر گرمی آتی ہے تو وہ بھی ہمیشہ نہیں رہتی، اسی طرح کسی انسان کی زندگی خوشیوں سے بھی دوچار ہوتی ہے لیکن خوشیاں دائمی نہیں ہوتیں اور انسان کو درد وغم میں بھی مبتلا ہونا پڑتا ہے اور درد وغم بھی ہمیشہ کے لئے نہیں آتے وہ بھی ایک دن رخصت ہوجاتے ہیں، کسی شاعر نے کہا تھا۔

خوشی کے ساتھ دنیا میں ہزاروں غم بھی ہوتے ہیں
جہاں بجتی ہیں شہنائی وہاں ماتم بھی ہوتے ہیں

رات آتی ہے وہ رخصت ہوجاتی ہے، پھر سورج طلوع ہوتا ہے، پھر دن نکلتا ہے اور دن پھر رخصت ہوجاتا ہے، پھر سورج غروب ہوجاتا ہے اور دنیا پھر اندھیروں اور تاریکیوں کی باہنوں میں چلی جاتی ہے۔ دن اور رات کے آنے جانے سے اور موسموں کی تبدیلی سے یہ اندازہ ہوجاتا ہے کہ اس دنیا کی ہر چیز عارضی ہے، نہ خوشی کو دوام نصیب ہے اور نہ غموں کو دوام نصیب ہے، اس لئے آپ کو بھی یہ یقین رکھنا چاہئے کہ آپ کی الجھنیں بھی ایک دن سلجھ جائیں گی اور آپ کے غم بھی ایک نہ ایک دن رخصت ہوجائیں گے۔

آپ کا خط پڑھ کر ہمیں یہ اندازہ ہوا ہے کہ آپ کسی نہ کسی درجے میں احساس کمتری کا بھی شکار ہیں اور کسی نہ کسی درجے میں آپ بے عملی کا بھی شکار ہیں، بے شک آپ کو اپنے گھر والوں سے محبت ہے، خصوصاً آپ اپنی والدہ سے بے حد پیار کرتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ ان کے سب ارمان پورے ہوں، لیکن میرے عزیز صرف چاہنے سے اور صرف خواہش کرنے سے خوشیاں نصیب نہیں ہوتیں۔ اگر واقعتاً آپ کی خواہش یہ ہے کہ آپ کی والدہ کی آرزوئیں پایۂ تکمیل کو پہنچیں، انہیں اس دنیا میں سکھ اور راحت نصیب ہو اور وہ اپنی اولاد کو پھلتا پھولتا دیکھ کر اپنے دل میں مسرت محسوس کریں تو اس کے لئے آپ کو بھاگ دوڑ کرنی چاہئے اور رزق حلال کے لئے حتی الامکان جدوجہد کرنی چاہئے، صرف خواب دیکھنا صرف منصوبے بنانا اور صرف خواہش کرنا کسی مسئلے کا حل نہیں ہے۔

یہ بات آپ کو اپنے پلے سے باندھ لینی چاہئے کہ اسباب وعلل کی اس دنیا میں انسان جب تک جدوجہد اور بھاگ دوڑ نہیں کرے گا وہ اللہ کے فضل وکرم کا حق دار نہیں بنے گا، یوں تو کبھی کبھی اللہ کا فضل ناکرو اور نکمے لوگوں پر بھی ہوجاتا ہے، لیکن صحیح طور پر اللہ کے فضل وکرم کے حق دار وہ لوگ ہوتے ہیں اور اللہ کے بنائے ہوئے اسباب کو اختیار کرتے ہیں

اور اللہ کے فضل و کرم کے مستحق بننے کے لئے ہر ممکن جدوجہد کرتے ہیں۔ عربی کا مشہور مقولہ ہے، مَنْ جَدَّ وَجَدَ، جس نے کوشش کی اس نے پایا۔ ہم یقین کرتے ہیں کہ اگر آپ کسی بھی معاملے میں بھرپور کوشش کریں گے تو آپ کی کوشش ضرور بارآور ثابت ہوں گی اور آپ کے گھر کا آنگن مرادوں کے خوشبودار پھولوں سے مہک اٹھے گا۔ خوشیوں کی یہ مہک ان رشتے داروں تک بھی پہنچے گی جو آج آپ کی غربت اور ناداری کی وجہ سے آپ سے کٹے کٹے نظر آتے ہوں گے۔

ہمیں افسوس ہے کہ آپ نے ابھی تک روحانی عملیات سے بھی کوئی فائدہ نہیں اٹھایا ہے، جب کہ ہمارے نہ جانے کتنے شاگرد روحانی عملیات کے ذریعہ اللہ کے بندوں کی بھی خدمت کررہے ہیں اور اپنے مسائل حل کرنے میں بھی پوری طرح کامیاب نظر آتے ہیں۔ شاید آپ یہ جانتے ہیں کہ جیسے ہی آپ کوئی روحانی مطب کھولیں ضرورت مندوں کی بھیڑ آپ کے ارد گرد جمع ہوجائے۔ حالانکہ یہ بات قطعاً ممکن نہیں ہے، آپ جب اس لائن میں باقاعدہ قدم رکھیں گے تو مہینوں کے بعد آپ کی شہرت ہوگی اور سالوں کے بعد آپ کو وہ مقبولیت حاصل ہوگی جو انتھک جدوجہد کے بعد عاملین کو حاصل ہوتی ہے اور اگر آپ کسی خاص وجہ سے یہ کام نہیں کرنا چاہتے تو پھر جس کام میں آپ کو دلچسپی ہو اور جس کام میں آپ کو مہارت حاصل ہو، اس کام کی شروعات کریں اور پھر جہد مسلسل کے ساتھ اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔ اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے خوب جدوجہد کریں، انشاء اللہ ایک دن کامیابیوں سے اور خوش حالیوں سے ضرور ہمکنار ہوں گے۔

یاد رکھئے کہ اس دنیا میں جو لوگ بھی کسی قابل بنے ہیں، انہوں نے سرخرو ہونے کے لئے اور قابل بننے کے لئے بہت بھاگ دوڑ کی ہے، باغ لگانے والا اپنا خون پسینہ بہا کر زمین میں بیج ڈالتا ہے، پھر جب کونپلیں پھوٹنے لگتی ہیں تو ان کی حفاظت کے لئے اپنا چین اور آرام قربان کرتا ہے۔ برسات کی بارشیں بھی اس کے سر پر برستی ہیں اور مئی اور جون کی چلچلاتی دھوپ بھی اس کے جسم کو جھلساتی ہے، راتوں کی نیند بھی وہ قربان کرتا ہے، تب کہیں جاکر درختوں کی حفاظت ہوتی ہے اور جب باغ تیار ہوجاتا ہے تو صرف وہی نہیں اس کی آنے والی نسلیں بھی اس کے پھلوں سے فیض یاب ہوتی ہے۔ کھیتیاں اور باغات تو جب میسر آتے ہیں جب قدرتی طور پر وسائل مہیا ہوں، لیکن رزق حلال کے لئے انسان کو کچھ بھی کرنا چاہئے، معمولی کام بھی انسان کو عزت کی روٹی عطا کرسکتا ہے، اگر مستقل مزاجی کے ساتھ کیا جائے، پانچوں وقت کی نماز کی پابندی کے ساتھ اور کچھ وظیفوں کی پابندی کے ساتھ اگر آپ کسی بھی کام کی بنیاد ڈالیں گے، خواہ وہ دیکھنے میں کتنا ہی معمولی کیوں نہ ہو، آپ کو خوش حالی عطا کرسکتا ہے اور آپ کے گھر کے آنگن میں بہاریں پیدا کرسکتا ہے۔

ہماری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں، اللہ آپ کے اندر حوصلے پیدا کرے، مستقل مزاجی کی دولت سے سرفراز کرے اور آپ کو ہر وہ خوشی عطا کرے جس کی تمنا ہر انسان کو ہوتی ہے۔

جن اور جادو کا تسلط

سوال از: محمد ساجد حسین ———— حیدرآباد

عرض خدمت ہے کہ میرا نام محمد ساجد حسین ہے، والد کا نام حاجی محمد غلام دستگیر صاحب مرحوم اور والدہ کا نام کریم النساء بیگم ہے۔

(۶ سال پہلے) میری پریشانی یہ ہے کہ مجھے میرے غیر مسلم دشمن نے مجھ پر کالا جادو کرکے میرے پورے خاندان کو تباہ و برباد کردیا، مجھے اس نے ایک ہندو ہوٹل لے جاکر دہی، مچھلی کھلایا اور جب سے میں پاگل ہوگیا تھا، میرا اچھا خاصا کاروبار تھا اور ذاتی مکان تھا، ہم پوری طرح سے برباد ہوچکے ہیں، گھر والے میرا علاج کئی عاملوں کے پاس کرواکر تھک چکے ہیں، میرے دماغ پر تالے لگ چکے ہیں، کچھ دنوں سے تھوڑا آرام ہے، مگر ایک مردہ (جن مجھ پر قبضہ کرکے ہے) اور مجھے بہت پریشان کررہا ہے، میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ جن کو ہٹانے کے لئے ایک آسان ومؤثر طریقہ علاج بتلائیں تو میں آپ کے حق میں دعا گو رہوں گا، جن میرے بچپن سے لے کر آج تک حالات سے واقف ہے اور روز ۲۴ گھنٹے مجھ سے بات کرتا رہتا ہے، اپنا نام کچھ نہیں بتاتا۔

جواب

آپ صبح شام لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ سو مرتبہ پڑھ کر اپنے سینے پر دم کیا کریں اور روزانہ چالیس مرتبہ قرآن حکیم کی دونوں سورتیں جنہیں معوذتین کہا جاتا ہے پڑھ کر ایک بوتل پانی پر دم کرلیا کریں اور پھر اس پانی کو دن میں ۳ مرتبہ پی لیا کریں، ایک گلاس صبح ناشتے کے بعد، ایک گلاس عصر کے بعد اور ایک گلاس سوتے وقت۔ اس عمل کو لگاتار ۴۰ دن تک کرنا ہے، اس دوران ۴ جمعراتوں کو دریا کے

کنارے جاکر دریا کے پانی سے غسل کرنا ہے، غسل کھڑے ہوکر کرے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ گھر سے بالٹی لے کر جائیں، دریا کا پانی اس بالٹی میں بھریں پھر کھڑے ہوکر غسل کرلیں، اگر غسل میں کسی کی مدد حاصل کرلیں تو کوئی حرج نہیں۔

رات کو سوتے وقت اور صبح کو بستر چھوڑنے سے پہلے سورۂ قریش ایک مرتبہ پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کرکے اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرے پر بھی مل لیا کریں۔ یہ نقش معوذتین کالے کپڑے میں پیک کرکے اپنے گلے میں ڈال لیں، یہ نقش کسی عامل سے بنوالیں۔

۷۸۶

۳۳۹۳	۳۳۹۶	۳۳۹۹	۳۳۸۵
۳۳۹۸	۳۳۸۶	۳۳۹۲	۳۳۹۷
۳۳۸۷	۳۵۰۱	۳۳۹۴	۳۳۹۱
۳۳۹۵	۳۳۹۰	۳۳۸۸	۳۵۰۰

یہ بہت ہی آسان طریقہ ہے، اگر آپ نے اس پر عمل کرلیا تو انشاءاللہ جن اور جادو دونوں سے آپ کو نجات مل جائے گی، نجات مل جانے پر شکرانے کی دو نفلیں پڑھیں اور کم سے کم سات نمازیوں کو کھانا کھلادیں۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کو اس عمل کی توفیق اور ہمت عطا کرے اور اس عمل کی برکت سے آپ کو جادو اور جنات کے اثرات سے کلی طور پر نجات عطا کرے، آمین۔

اظہار شکایت

سوال از محمد ______ دہلی

اکتوبر ۲۰۱۲ء کا شمارہ پڑھا، اس شمارے میں "طب وصحت" نام سے نیا سلسلہ شروع کیا گیا ہے، اس کے حوالے سے میں آپ سے درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ اس کالم میں حکیم صاحب نے جو اپنے تجربات بیان کئے، وہ سراسر غلط ہیں اور آپ کے قابل اعتبار رسالے کی توہین ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حکیم صاحب نے کوئی گھریلو ٹوٹکوں کی بسوں میں وغیرہ میں بکنے والی کتابوں سے نقل کئے ہیں، یہ نہ تو یونانی طب سے ثابت ہے، نہ آیوروید سے، یہ کسی غیر معالج کی اچھی اپنی رائے میں جو ریسرچ پر بالکل فیل ہے، لہٰذا حکیم صاحب سے کہئے کہ کسی ایک مرض پر اپنی رائے دیں اور مہلک امراض کے بارے میں صرف احتیاطی تدابیر بتائیں نہ کہ علاج، اگر حکیم صاحب واقعی قابلیت رکھتے ہیں تو انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ بنا آپریشن کے Gall stone نکلنا ناممکن ہے اور "جلودھر" کو Dropsy کہا جاتا ہے، اس میں جان تک جانے کا خطرہ ہے اگر وقت پر صحیح طبی امداد نہ ملے تو، اگر وہ لہسن پیاز کھاتا رہا تو ضرور قبرستان کی رونق بن جائے گا، میں کسی کی برائی پیش نہیں کررہا مگر اپنے مسلمان بھائیوں اور اپنے رسالے کو احمقانہ نقصان سے بچانا چاہتا ہوں۔

جواب

گزشتہ سال ہمارے اکثر قارئین کی یہ فرمائش تھی کہ ماہنامہ طلسماتی دنیا میں طب یونانی اور دیسی دواؤں کے بارے میں کوئی کالم آنا چاہئے اور ایسے فارمولے بھی نقل ہونے چاہئیں جو گھریلو قسم کے ہوں اور جن کو استعمال کرنے میں کوئی دقت نہ ہو۔ قارئین کی فرمائش پوری کرنے کے لئے ہم نے حکیم امام الدین ذکائی کی کتاب کو جو مارکیٹ میں موجود مقبول بھی تھی اس کو قسط وار چھاپنا شروع کیا، اس کتاب کے بارے میں اکثر قارئین نے تعریفی خطوط ہمیں لکھے اور جن لوگوں نے اس کتاب کے فارمولوں سے فائدہ اٹھایا انہوں نے بھی نہ صرف اس کتاب کی تائید کی بلکہ یہ اصرار بھی کیا ہم اس سلسلے کو جاری رکھیں، کیوں کہ اس کتاب سے قارئین فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

شاید آپ کا یہ اعتراض درست نہیں ہے کہ اس کتاب میں جو فارمولے دیئے گئے ہیں وہ بسوں اور فٹ پاتھوں پر بکنے والی کتابوں سے نقل کئے گئے ہیں، اس کتاب میں یونانی اور طب نبوی کے فارمولوں کا جو ذخیرہ جمع کیا گیا ہے وہ قابل قدر ہے اور مصنف نے اس ذخیرہ کو جمع کرنے میں کچھ نہ کچھ محنت تو کی ہے، آپ کو اس کتاب کے کچھ فارمولوں پر اعتراض ہوسکتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ کتاب میں کچھ فارمولے غیر معتبر بھی ہوں یعنی ان سے استفادہ حاصل کرنا ممکن نہ ہو، لیکن پوری کتاب کو بوگس قرار دینا اور کسی کی محنت کا مذاق اڑانا درست نہیں ہے۔

آپ نے یہ فرمایا ہے کہ بغیر آپریشن کے پتھری کا نکلنا ناممکن ہے، آپ کی یہ بات بھی درست نہیں ہے، ہمارا تجربہ ہے کہ بارش کے پانی اگر ۲۱ مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھ کر مریض کو ۲۱ دن نہار منہ پلائیں تو پتھری گردے سے پیشاب کے راستے باہر آجاتی ہے اور مریض کو پتھری نکلنے کا احساس بھی نہیں ہوتا، اسی طرح بہت سے امراض قرآن حکیم کی آیتوں

سے بغیر آپریشن کے ٹھیک ہوجاتے ہیں، ہمارے تجربے میں ٹی بی، کینسر، اور ایڈز کا علاج جسے ڈاکٹر ناممکن قرار دیتے ہیں، قرآن حکیم کی آیتوں سے تشفی بخش ہوجاتا ہے اور مریض کو مذکورہ امراض سے نجات مل جاتی ہے۔
دراصل شفا دینے والی ذات تو رب العالمین کی ہے، کبھی قیمتی دواؤں سے بھی مریض کو شفا نہیں ہوتی اور کبھی کسی فقیر کی دی ہوئی ایک چٹکی راکھ سے مریض شفایاب ہوجاتا ہے۔
سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کلونجی کے بارے میں پندرہ سو برس پہلے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ کلونجی موت کے علاوہ ہر بیماری کے لئے ذریعہ شفا بن سکتی ہے، مسلمانوں نے اس بارے میں دھیان نہیں دیا، لیکن دیگر اقوام نے قول رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش نظر کلونجی پر تحقیقات شروع کیں تو حیرت انگیز فائدے سامنے آئے، ہم نے خود اپنے مریضوں کو کلونجی اور میتھی کا پاؤڈر شوگر کے مریضوں کو پلایا تو ان کی شوگر نارمل ہوگئی۔ اس کے علاوہ کلونجی اور آس کے تیل کو مختلف قسم کے مریضوں پر آزمایا گیا تو زبردست فائدے سامنے آئے اور مریض شفایاب ہوئے۔ آپ شاید ایلوپیتھی پر زیادہ بھروسہ کرتے ہیں، لیکن ایلوپیتھی سے فائدوں کے ساتھ ساتھ جو نقصانات سامنے آرہے ہیں اس کا انکار کون کرسکتا ہے۔ انگریزی دوائیں ایک مرض کو ختم کرکے جسم میں دوسرے امراض پیدا کرتی ہیں۔
ہم اس کی قدر کرتے ہیں کہ آپ طلسماتی دنیا سے محبت کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اس کے صفحات پر معتبر قسم کے مضامین شائع ہوں، ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ اگر ہمارے دوسرے قارئین بھی کسی مضمون کی افادیت پر تنقید کریں گے تو ہم ضرور نظر ثانی کریں گے، کیوں کہ طلسماتی دنیا دراصل قارئین ہی کا رسالہ ہے اور اصل اجارہ داری اس پر قارئین ہی کی ہے ہماری نہیں ہے۔

رجال الغیب کا مسئلہ

سوال از: عبدالرشید نوری ——— بھوپال
التجا ہے مندرجہ ذیل روحانی سوال کا جواب ماہنامہ طلسماتی دنیا میں شائع کریں، نوازش و کرم ہوگا۔
سوال: جو عامل رجال الغیب کی سمتوں کا خیال نہیں رکھتے ہوئے صرف ہمیشہ کعبہ شریف اور مدینہ شریف کی سمت کی جانب رخ کرکے عمل پڑھتے ہیں، کیا یہ طریقہ صحیح ہے، اس حالت میں رجال الغیب عامل کو نقصان پہنچاتے ہیں یا فائدہ پہنچاتے ہیں، عامل کا عمل کامیاب ہوتا ہے یا اس کو رجعت ہوتی ہے۔

جواب

باموکل عمل میں خصوصاً رجال الغیب کا خیال رکھنا چاہئے اور یہ کوشش کرنی چاہئے کہ عامل کا آمنا سامنا رجال الغیب سے نہ ہو، اگر ایسا ہوگا تو رجعت کا بھی اندیشہ رہے گا اور عمل کی ناکامی بھی ممکن ہے، لیکن رجال الغیب کا خیال صرف باموکل والے عمل میں کرنا زیادہ بہتر ہے۔ یہ روحانی عملیات کا ایک اصول ہے، جو تجربہ کار لوگوں نے طے کیا ہے، اس اصول کو دوران عمل نظر انداز نہیں کرنا چاہئے، البتہ جو وظائف کامیابیوں اور برکتوں کے لئے پڑھے جاتے ہیں ان کو پڑھتے وقت اس اصول کا لحاظ رکھنا ضروری نہیں ہے۔

اسم ہادی کیا ہے؟

سوال از: (ایضاً)
اسم "ہادی" کا پڑھنے کا کیا طریقہ ہے، مندرجہ ذیل میں سے کس طریقے سے پڑھیں۔
(۱) یَا ھَادِیُ یَا اللّٰہُ (۲) یَا نَاصِرُ یَا ھَادِی (۳) یَا ھَادِیُ یَامبین (۴) یَا ھَادِیُ یَا ھَادِی. کونسا طریقہ آسان اور بافیض ہے اور سب سے بہتر ہے، اس کے پڑھنے کا مکمل طریقہ اور فائدہ سے باخبر کریں، نوازش و کرم ہوگا۔

جواب

یہ سب اللہ کے نام ہیں، اسم "ہادی" بھی اللہ کے ناموں میں شامل ہے، ہادی کا مطلب ہے، ہدایت دینے والی ذات، جیسا کہ قرآن میں فرمایا گیا ہے۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ، یعنی ہمیں سیدھا راستہ دکھایئے، یا جیسے فرمایا گیا ہے ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ. قرآن حکیم اہل تقویٰ کے لئے ہدایت کا سرمایہ ہے، یعنی جن حضرات میں اللہ سے ڈرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ قرآن حکیم ان حضرات کے لئے ہدایت کا سرچشمہ ہے، یوں سمجھئے کہ سورج سب کے لئے طلوع ہوتا ہے لیکن اس کی روشنی سے وہی لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں، جن کی بینائی موجود ہو اور جن میں دیکھنے کی

صلاحیت ہو، اندھے لوگ سورج کی روشنی کا فائدہ نہیں اٹھا پاتے، اسی طرح جن لوگوں کی بصیرت نا ہونے کے درجے میں ہو، جن کے دلوں پر کفر اور ضلالت کی مہریں لگی ہوئی ہیں قرآن ان کے لئے ذریعہ ہدایت ثابت نہیں ہوتا۔ یا جیسا کہ فرمایا گیا ہے وَھَدَیْنَاہُ النَّجْدَیْنِ ہم نے انہیں دونوں راستے دکھادئے ہیں، وہ راستہ بھی جو ہدایت کی طرف جاتا ہے اور وہ راستہ بھی جو ضلالت کی طرف جاتا ہے، اب انسان کی اپنی صوابدید پر ہے کہ وہ کس راستے کو اختیار کرے زور زبردستی کچھ نہیں ہے، ان آیات سے اور اسی طرح کی بے شمار آیات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ''ہادی'' درحقیقت حق تعالیٰ ہے۔ اس لئے ان کو ہادی کہا جاتا ہے۔

آپ نے اسم ہادی کو اللہ کے مختلف صفاتی ناموں کے ساتھ لکھا ہے جو درست ہے آپ کسی بھی طرح اس کا وظیفہ پڑھ سکتے ہیں لیکن اگر آپ ''یااللہ یاہادی'' پڑھیں اور اس وظیفے کی تعداد روزانہ ۸۶ مرتبہ رکھیں تو بہتر ہے، انشاء اللہ اس وظیفے کی برکت سے گناہوں سے گمراہیوں سے اور ہر اس عمل سے جو اللہ کو ناپسند ہو، حفاظت رہے گی اور مختلف مسئلوں میں اللہ کی طرف سے رہنمائی حاصل ہوگی۔

تسبیح فاطمۃ الزہراء

سوال از: (ایضاً)

حضرت تسبیح فاطمہ زہراؓ کے متعلق مفصل تحریر فرمادیں۔ اس تسبیح کی تعداد ۳۳، ۳۳، ۳۴ بار سے زیادہ بڑھائی جاسکتی ہے، اس کے فضائل اور ورد سے متعلق تحریر فرمادیں۔

جواب

ایک مرتبہ غریبوں کی ایک جماعت نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا کہ مال دار لوگ خوب نیکیاں بٹور رہے ہیں، کوئی جہاد ہوتا ہے یہ دل کھول کر اور گھوڑے، اونٹ اور ہاتھی آپ کو فراہم کرتے ہیں، خوب زکوٰۃ اور خیرات کے ذریعہ بھی ثواب سمیٹتے ہیں، ہم غریب لوگ کیا کریں، کس طرح اپنے نامۂ اعمال میں ثواب کا اندراج کرائیں، اس وقت آپ نے اس تسبیح کا ذکر کیا، اس سے پہلے حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ کو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تھا کہ تمہارے والد آج لوگوں کو غلام تقسیم کررہے ہیں، تم بھی ایک غلام لے لو تاکہ روزمرہ کے کاموں میں وہ ہاتھ بٹائے، جب حضرت فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچیں اور اپنا مدعا بیان کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیٹی دوسرے لوگ تم سے زیادہ مستحق ہیں، اس لئے میں تم سے معذرت چاہتا ہوں، البتہ میں تمہیں ایک تسبیح کی تلقین کرتا ہوں، اگر تم اس تسبیح کی پابندی رکھوگی تو یہ تمہارے حق میں غلام سے بہتر ہوگا۔ حضرت فاطمہؓ نے عمر بھر اس تسبیح کی پابندی رکھی اور جب یہی تسبیح صحابہ کرامؓ کو بتائی گئی تو صحابہؓ نے بھی اس تسبیح کی پابندی کو ہمیشہ ہر نماز کے بعد ملحوظ رکھا، لیکن اکابرین کا طریقہ یہ ہے کہ عصر کی نماز کے بعد اور فجر کی نماز کے بعد اس کی پابندی رکھی گئی ہے۔

اگر کوئی شخص ہر فرض نماز کے بعد بھی اس تسبیح کا اہتمام کرے تو افضل ہے، اس تسبیح میں ۳۳ مرتبہ الحمد للہ، ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر پڑھنا چاہئے، اکثر لوگ ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر اس لئے پڑھتے ہیں تاکہ سو کی تعداد مکمل ہوجائے، اس تسبیح کی پابندی سے روزانہ زکوٰۃ وخیرات کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ حدیث میں جب تعداد اس تسبیح کی مقرر ہے تو پھر اس میں اضافہ کرنے سے کیا فائدہ؟

مشورہ

سوال از: (ایضاً)

ہر ماہ آپ قرآن کی سورتوں کے فضائل اور نقشیات ماہنامہ طلسماتی دنیا میں شائع کرتے ہیں، جو سلسلہ مکمل ہونے جارہا ہے، جب مکمل ہوجائے تو اس کو کتابی شکل میں شائع کردیں، کرم ہوگا۔

(۲) طلسماتی دنیا میں روحانی ڈاک کا جو کالم شروع ہے، جب سے یہ کالم چالو ہوا ہے، ۲۰۱۲ء تک روحانی ڈاک بھی کتابی شکل میں ہوجائے تو بہت فائدہ ہوگا۔

جواب

کئی کتابیں کتابت شدہ تیار ہیں، ابھی ان کو چھاپنے کی بھی نوبت نہیں آسکی ہے، کیوں کہ کوشش ہم یہ کررہے ہیں کہ ابھی کسی بھی کتاب کو پیش کرنے سے پہلے ہم اپنے قارئین کی خدمت میں ''صنم خانۂ عملیات'' کو پیش کریں، آج کل ہم اسی کی تیاری میں مصروف ہیں، یہ وہ کتاب ہے جس کو ہم ۱۹۷۱ء سے مرتب کررہے ہیں، انشاء اللہ یہ کتاب اس فن سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کے لئے ایک قیمتی سرمایہ ثابت ہوگی۔

اس کتاب کو مکمل اور مدلل بنانے کے لئے بہت محنت کی جارہی

ہے، اللہ سے دعا کریں کہ ہماری محنت رنگ لائے اور اس کتاب کو مقبولیت عامہ میسر ہو۔ علاج بالقرآن اور روحانی ڈاک بھی انشاء اللہ ہم کتابی شکل میں ضرور پیش کریں گے۔ آپ کا یہ مشورہ اہم ہے اس پر ضرور عمل ہوگا، لیکن آپ کو ابھی انتظار کرنا پڑے گا۔ صنم خانہ عملیات کا باقاعدہ اجراء بھی ہوگا اور اس کتاب کے اجراء کے وقت ہم آپ جیسے مخلص حضرات کو بھی انشاء اللہ مدعو کریں گے اور آپ کو دیوبند آنا پڑے گا تاکہ آپ جیسے لوگوں سے ہماری ملاقات ہوجائے اور آئندہ کے لئے کچھ قیمتی مشورے بھی ہمیں مل جائیں۔ اللہ ہم سب کا ناصر ومددگار ہے اور اسی کی دی ہوئی توفیق سے انسان کچھ کرپاتا ہے۔ دعا کیجئے اللہ ہمیشہ ہماری مدد کرتا رہے تاکہ لوگوں کا حسن ظن بھی باقی رہے اور ہم بھی انتھک جدوجہد کرتے رہیں اور جدوجہد ہی کسی منزل تک پہنچنے کا اہم ذریعہ ہے۔

جنات دیکھنے کی حسرتیں

سوال از: (نام وپتہ مخفی)

اللہ تعالیٰ آپ کی خدمت کو قبول فرمائے اور مزید ترقی عطا فرمائے اور آپ کی محنت وعمر میں برکت دے آمین۔

الحمد للہ مجھ کو مصباح الارواح مل گئی ہے۔ حضرت عرض یہ ہیکہ میں پہلے جنات کا مشاہدہ کرنا چاہتا ہوں آپ نے حاضرات نمبر میں ایک عمل دیا ہے کہ سیاہ بلی کا پتہ اور سیاہ مرغی کا پتہ دونوں کو خشک کرکے سیاہ سرمہ میں ملا کر آنکھوں میں لگانے سے جنات وروحانی مخلوق کا مشاہدہ ہوگا، عمل مصباح الارواح میں سرمہ اصفہانی میں دیا ہے، جب میں اس عمل کو کرنے کے لئے ایک عامل صاحب سے ملا اور کہا فلاں سرمہ بنانا چاہتا ہوں تو انہوں نے کہا کہ پتہ تو زہریلا ہوتا ہے تو میں نے آپ کا نام لیا اور طلسماتی دنیا اور مصباح الارواح دونوں کتابوں کو پڑھ کر سنایا، انہوں نے کہا کہ مجھ کو اس کا علم نہیں ہے تو مولانا سے اس کو پڑھ کر سنایا تو مولانا سے اس کی تفصیل پوچھ لے اور پھر اس کے بعد عمل کو کرنا، کہا کہ الو کی آنکھوں کو بطور سرمہ مشاہدہ کرسکتا ہے، لیکن میں آپ سے پتہ کی تفصیل جاننا چاہتا ہوں اور ستمبر واکتوبر ۲۰۰۹ء کے شمارے میں پریوں کا مشاہدہ کی طلسم میں سرمہ ملانا ہے کہ نہیں، اس کی بھی تفصیل عطا فرمادے، کہ بطور کاجل آنکھ میں لگانا ہے، کیوں کہ میں ایک بار ناکام ہوچکا ہوں، مجھ کو مصباح الارواح میں جو کبوتر کے خون سے نقش والے عمل میں ناکامی ملی ہے۔

جواب

جہاں جہاں عمل لکھا گیا ہے وہاں وہاں عمل کی مکمل تفصیل بھی لکھی گئی ہے آپ اس کو غور سے پڑھیں، سرمہ بنانے کا طریقہ کسی حکیم سے معلوم کریں، پھر اس سرمہ میں مذکورہ چیزوں کو بھی محلول کرلیں اور حسب قاعدہ ان کو استعمال کریں، بے شک پتہ زہریلا ہوتا ہے، لیکن اس کو کھانے کی بات نہیں کہی گئی ہے۔ اس کو سرمہ میں ملا کر آنکھوں میں ڈالنے کی بات کہی گئی ہے۔

جب روحانی کتابیں مرتب کی جاتی ہیں تو ان میں سب طرح کے اعمال لکھے جاتے ہیں تاکہ موضوع کی تکمیل ہوجائے، اس میں جنات وغیرہ دیکھنے کے بھی قاعدے ہوتے ہیں، لیکن ہمارا مشورہ یہ ہے کہ آپ اس چکر میں نہ پڑیں کیوں کہ جب مخفی اور پوشیدہ مخلوق نظر آنے لگے گی تو آپ کی پریشانیوں میں اضافہ ہوگا، کیوں کہ پھر آپ کو ایسے بھی مناظر دیکھنے کو ملیں گے جنہیں آپ دیکھنا نہیں چاہیں گے اور ایسی باتیں بھی سننے کو ملیں گی جنہیں آپ سننا پسند نہیں کریں گے، یہ زندگی بہت قیمتی ہے اور بہت مختصر بھی ہے اس زندگی میں ایسے کارنامے انجام دیجئے جو آپ کو ناقابل فراموش بنادیں اور جب آپ دنیا سے رخصت ہوں تو بھی آپ کی پرچھائیاں ہرجگہ موجود ہوں اور مرنے کے بعد بھی ہر محفل میں آپ کی موجودگی کا احساس ہو۔

روحانی عملیات کے ذریعہ اللہ کے بندوں کی خدمت کیجئے، ان کو سہارا دیجئے، ان کی دستگیری کیجئے، انشاء اللہ خدمت خلق کے طفیل آپ امر ہوجائیں گے، جنات دیکھنے میں اگر آپ کامیاب ہو بھی گئے تو اس کا فائدہ کسی اور کو نہیں پہنچے گا، یہ فائدہ آپ کی ذات تک محدود رہے گا۔

☆☆☆☆☆☆

روحانی ڈاک

● کے کالم میں اپنا خط چھپوانے کیلئے چند باتوں کا خیال رکھیں۔
● خط صاف صاف تحریر کریں۔
● خط مختصر ہو۔
● خط کے ساتھ جوابی لفافہ بھی ہو۔
● خط بھیجنے کے بعد جواب کا انتظار کریں۔

(ادارہ)

قسط نمبر:۲۲

مفتاح الارواح

حسن الہاشمی

زبان بندی کا عمل

اگر کسی بدخواہوں اور بدگو کی زبان بند کرنی ہو تو حروف صوامت کے اعداد میں بدخواہ کا نام اور اس کی والدہ کے نام کے اعداد برآمد کرکے شامل کرلیں اور اس کا ایک نقش خاکی چال سے مثلث تیار کرلیں۔ اس کے علاوہ حروف صوامت اور دشمن کے نام اور والدہ کے نام کے حروف آپس میں امتزاج دے کر تکسیر کریں اور زمام برآمد کریں۔ صدر موخر کرکے جب زمام برآمد ہوجائے تو اس کے نیچے یہ عبارت لکھ دیں۔

بستم عقل وہوش ونطق وحواس واحساسِ ظاہری وباطنی فلاں ابن فلاں فی حق فلاں ابن فلاں۔

پھر ان دونوں تعویذوں کو کسی پرانی قبر میں دفن کردیں۔ انشاءاللہ اس کے بعد ایک حرف بھی زبان سے نہیں نکال سکے گا۔ حروف صوامت یہ ہیں: الف، و، ہ، د، ح، ط، ک، ل، م، س، ع، ص، ر۔

اس عمل کو زوالِ ماہ میں کریں تو بہتر ہے۔

دشمن کو مغلوب کرنا

جب چاند برج عقرب میں ہو تو اس وقت اس نقش کو لکھیں اور آگ کے نیچے کہیں رکھ کر آنچ دیں اور خیال رکھیں کہ نقش جل نہ جائے، اس نقش کو حرارت پہنچے گی تو دشمن بیمار ہوجائے گا۔ نقش کے نیچے دشمن کا نام مع والدہ لکھ دیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۴۵۶	۱۴۵۹	۱۴۶۲	۱۴۴۹
۱۴۶۱	۱۴۵۰	۱۴۵۵	۱۴۶۰
۱۴۵۱	۱۴۶۴	۱۴۵۷	۱۴۵۴
۱۴۵۸	۱۴۵۳	۱۴۵۲	۱۴۶۳

بربادیٔ دشمن کے لئے

جب چاند عقرب میں ہو اس وقت یہ نقش تیار کریں اور اس کو کسی پرانی قبر میں دبادیں، اس کے بعد تیرہ دن تک دشمن کے مجموعی اعداد کے مطابق نقش کے نیچے والی آیت پڑھتے رہیں۔ اول وآخر درود شریف نہ پڑھیں۔ دشمن برباد ہوجائے گا لیکن واضح رہے کہ اس طرح کے عمل ان دشمنوں کے لئے کرنے چاہئیں جو فاسق وفاجر ہوں اور جن کے ظلم وستم سے ناک میں دم ہوگیا ہو۔ معمولی معمولی اختلافات پر ایسے عمل سے احتیاط برتیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

انت الذی	الشدید	ذالبطش	یاقاہر
لایطاق	انت الذی	الشدید	ذالبطش
انتقامہ	لایطاق	انت الذی	الشدید
یاقاہر	انتقامہ	لایطاق	انت الذی

و القینا بینهم العداوة و البغضاء الیٰ یوم القیامة

فلاں ابن فلاں علیٰ عداوت فلاں ابن فلاں

مفرور کی واپسی کے لئے

اگر کوئی شخص گھر سے فرار ہوگیا ہو اور اس کا کوئی پتہ نہ چل پا رہا ہو تو ساعت سعید میں اس نقش کو لکھ کر قرآن کریم میں وہاں رکھ دیں جہاں سورۃ والضحیٰ ہے۔ انشاء اللہ سات دن کے اندر اندر اس کا سراغ مل جائے گا یا وہ ضرور واپس آجائے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۳۳۰	۳۳۳۳	۳۳۳۶	۳۳۲۳
۳۳۳۵	۳۳۲۴	۳۳۲۹	۳۳۳۴
۳۳۲۵	۳۳۳۸	۳۳۳۱	۳۳۲۸
۳۳۳۲	۳۳۲۷	۳۳۲۶	۳۳۳۷

مصیبت سے نجات حاصل کرنا

اگر کوئی شخص کسی مصیبت کا شکار، کسی مقدمے میں مبتلا ہو، یا ناحق قید میں پڑا ہوا ہو وغیرہ، اس طرح کی آفتوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے سورۂ مومن کی اس آیت کا ورد اپنے نام کے مجموعی اعداد کے مطابق روزانہ کرے اور اپنے نام کے مفرد عدد کے مطابق اول و آخر درود شریف پڑھے، اس عمل کو اپنے نام کے مرکب اعداد کے مطابق جاری رکھے۔ یعنی اتنے دنوں تک جاری رکھے جتنے اس کے نام کے مرکب اعداد ہوں۔ انشاء اللہ مصیبتوں سے نجات مل جائے گی۔ آیت یہ ہے: وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ. اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ بِالعِبَادِ.

برکت دکان کے لئے

ساعت سعید میں دو نقش لکھیں۔ ایک نقش دکان میں لٹکا دیں اور ایک نقش اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں اور اپنے نام کے مفرد عدد کے مطابق روزانہ دکان میں بیٹھ کر یہ پڑھا کریں قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِكَ الْخَیْرُ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. نقش یہ ہے

۷۸۶

۳۰۳۰۳	۳۰۳۰۶	۳۰۳۰۹	۳۰۲۹۶
۳۰۳۰۸	۳۰۲۹۷	۳۰۳۰۲	۳۰۳۰۷
۳۰۲۹۸	۳۰۳۱۱	۳۰۳۰۴	۳۰۳۰۱
۳۰۳۰۵	۳۰۳۰۰	۳۰۲۹۹	۳۰۳۱۰

ترقی کاروبار اور دکان کی خیروبرکت کے لئے

اگر کاروبار میں اضافے کی خواہش ہو اور یہ خواہش ہو کہ دکان میں گراہکوں کی کثرت ہو اور خوب خیروبرکت ہو تو یہ نقش دو عدد لکھیں۔ ایک نقش پانی میں گھول کر دوکان میں چھڑک دیں، ایک اپنے گلے میں ڈال لیں اور ایک نقش آٹے میں گولی بناکر دریا میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ حیرتناک فائدہ ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰۵۰	۱۳۴	۷۳۱	۵۳۰
۷۳۲	۵۲۹	۱۰۵۱	۱۳۳
۵۲۸	۷۲۹	۱۳۶	۱۰۵۲
۱۳۵	۱۰۵۳	۵۲۷	۷۳۰

کامیابی سفر کے لئے

جب بھی کسی سفر میں کسی خاص مقصد کے لئے جانا ہو تو اس نقش کو گلاب وزعفران سے لکھ کر اور اس کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں۔ انشاء اللہ سفر میں زبردست کامیابی ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

رب ادخلنی	مدخل صدق	واخرجنی	مخرج صدق
مدخل صدق	واخرجنی	مخرج صدق	رب ادخلنی
واخرجنی	مخرج صدی	رب ادخلنی	مدخل صدق
مخرج صدق	رب ادخلنی	مدخل صدق	واخرجنی
رب ادخلنی	مدخل صدق	واخرجنی	مخرج صدق

دستِ شفا کا عمل

جو شخص علاج ومعالجہ کا کام کرتا ہو اور اس کا باقاعدہ مطب ہو، علاج بذریعہ دوا کرتا ہو یا بذریعہ تعویذات اور اس کی یہ خواہش ہو کہ اس کی خدمت سے اللہ کے بندوں کو شفا ملے اور اس کی شہرت دور دور ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ نوچندی جمعرات کو بعد نماز عشاء درود تنجینا ۲۶۰ مرتبہ پڑھے اور لگاتار سات دن تک یہ عمل کرے اور روزانہ صبح کو نماز فجر کے بعد اپنے نام کے مجموعی اعداد کے مطابق قرآن کریم کی یہ آیت پڑھے۔ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْن.

ایک ہفتے کے بعد جمعرات ہی کے دن اپنے مطب میں بیٹھ کر ستر مرتبہ درود تنجینا پڑھے اور کام شروع کرے۔ انشاء اللہ مریضوں کو زبردست شفا ہوگی اور زبردست ناموری ہوگی اور دور دور تک حکیم، ڈاکٹر یا عامل کا نام پھیل جائے گا۔ معالج کو چاہئے کہ روزانہ کی آمدنی سے کچھ نہ کچھ خیرات کرتا رہے اور روزانہ قرآن حکیم کی تلاوت پنجگانہ نماز کے ساتھ ساتھ ایک مرتبہ درود تنجینا پڑھتا رہے۔

روشن ضمیری کے لئے

روشن ضمیری کا یہ ایسا فارمولہ ہے جو کبھی ناکام نہیں ہوتا، صدق دل اور یقین کامل کے ساتھ اس فارمولے کو آزمائیں گے تو انشاءا[للہ] زبردست صلاحیت پیدا ہوگی اور باطن چاند ستاروں کی طرح روشن ہوجائے گا۔ ماہ مبارک کی پہلی تاریخ سے لے کر آخر تاریخ تک یہ عمل جا[ری] رکھے، روزانہ نماز تراویح سے فارغ ہونے کے بعد ایک ہزار مرتبہ یہ اسماءِ الٰہی پڑھے "یاھادیُ یا خبیرُ یا متین یا علام الغیوبُ" اس[کے] بعد سجدے میں جاکر اپنے نام کے مجموعی اعداد کے مطابق یہ آیت پڑھیں "اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَھُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْر"
اس عمل کے بعد مریض کی کل کیفیت مریض پر خود بخود واضح ہوجائے گی۔ زبردست عمل ہے، معالجین کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

مریض کے بارے میں استخارہ

اگر کسی معالج کے مرض سمجھ میں نہ آئے اور مریض اہم ہو تو اس کے لئے یہ استخارہ کریں۔ عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نفل بہ نیت استخا[رہ] پڑھیں، اس کے بعد پاک صاف بستر پر لیٹ کر پندرہ مرتبہ سورۂ والضحٰی اور پندرہ مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھ کر اپنے سینے پر دم کرلیں اور ان دونو[ں] سورتوں کے الگ الگ دو نقش بنالیں، کوئی سا بھی ایک نقش اپنے سیدھے بازو پر باندھ لیں اور دوسرا نقش اپنے سرہانے تکیہ کے نیچے رکھ دیں [اور] سونے سے پہلے اپنے نام کے مجموعی اعداد کے مطابق "یا علیمُ یا خبیرُ یا حکیم" پڑھ کر کسی سے بات کئے بغیر سوجائیں۔ انشاءاللہ ایک مؤ[کل] خواب میں آکر مرض کے برے میں تفصیل بتائے گا اور علاج کا طریقہ بھی سمجھادے گا اور پہلے ہی ان دونوں سورتوں کے نقش کسی ایسے وقت میں [تیار] کرا اپنے پاس رکھ لیں جب قمر اور مشتری کا قران ہو تو بہتر ہے۔ قمر اور مشتری کے قران کے لئے روحانی تقویم یا کسی جنتری کا مطالعہ کریں۔
سورۂ والضحٰی کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

٣٣٣٠	٣٣٣٣	٣٣٣٦	٣٣٢٣
٣٣٣٥	٣٣٢٣	٣٣٢٩	٣٣٣٣
٣٣١٥	٣٣٢٨	٣٣٣١	٣٣٢٨
٣٣٣٢	٣٣٢٧	٣٣٢٦	٣٣٢٧

سورۂ الم نشرح کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

٣١٠٣	٣١٠٧	٣١١٠	٣٠٩٦
٣١٠٩	٣٠٩٧	٣١٠٢	٣١٠٨
٣٠٩٨	٣١١٢	٣١٠٥	٣٠١٠١
٣١٠٦	٣١٠٠	٣٠٩٩	٣١١١

کسی کام کا انجام معلوم کرنا

اگر کوئی شخص کسی کاروبار یا کسی ملازمت، کسی سفر یا کسی بھی اقدام سے پہلے یہ معلوم کرنا چاہے کہ اس کام کا انجام اس کے حق میں کیسا ہوگا اس کا طریقہ یہ ہے کہ نوچندی جمعرات کو عشاء کی نماز کے بعد سورۂ فاتحہ کا ایک نقش تیار کرکے اور اس کو اپنے ہاتھ کی ایک مٹھی میں بند کرلے اور سو

فاتحہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد ۳۳ مرتبہ پڑھے جب اھدنا الصراط المستقیم پر پہنچے تو اس کلمے کی تکرار تین مرتبہ کرے۔ جب سورۃ ختم ہو جائے تو ہر بار آمین آمین آمین تین مرتبہ کہے۔ ۳۳ مرتبہ پڑھنے کے بعد پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور اپنی مٹھی پر دم کردے۔ اس کے بعد اس نقش کو اپنے تکیہ میں رکھ کر پاک صاف بستر پر لیٹ جائے اور کسی سے بات نہ کرے۔ انشاء اللہ خواب میں حال معلوم ہو جائے گا۔ اس عمل کو اگر خدانخواستہ کامیابی نہ ملے تو لگاتار تین راتوں کرنا چاہئے۔ سورہ فاتحہ کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۶۵	۲۳۶۸	۲۳۷۱	۲۳۵۷
۲۳۷۰	۲۳۵۸	۲۳۶۴	۲۳۶۹
۲۳۵۹	۲۳۷۳	۲۳۶۶	۲۳۶۳
۲۳۶۷	۲۳۶۲	۲۳۶۰	۲۳۷۲

درد کو باندھنا

جہاں درد ہو رہا ہو مریض سے کہیں کہ وہاں اپنا ہاتھ رکھ لے اور عامل کچی زمین پر یا ریت پر یہ حروف لکھ لے۔ اگر کاغذ پر بھی لکھیں گے تو بھی ٹھیک رہے گا۔ حروف یہ ہیں: اب ج د ہ و ز ح ط ی عامل چاقو اپنے ہاتھ میں لے اور چاقو کی نوک پر مع بسم اللہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کرے، پہلے حرف کی نوک پر نوک رکھ کر مریض سے پوچھے کہ اب درد کیسا ہے؟ اس کے بعد دوسرے حرف کی نوک پر اسی طرح مع بسم اللہ سات مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر چاقو کی نوک پر دم کرے پوچھے کہ درد کیسا ہے؟ انشاء اللہ آخری حرف تک پہنچنے کی نوبت نہیں آئے گی اور درد غائب ہو جائے گا اور درد کی بندش اس طرح ہو جائے گی کہ پھر ہوگا بھی نہیں۔

مرگی، جنون اور پاگل پن کے لئے

اگر کسی شخص کو مرگی ہو، یا جنون ہو یا پاگل پن ہو تو یہ نقش تین عدد لکھیں۔ ایک نقش مریض کے گلے میں ڈال دیں، ایک نقش زیتون کے تیل میں ڈال کر مریض کے بدن کی اور سر کی مالش کریں اور تیسرا نقش بوتل میں ڈال کر اس کا پانی سات دن تک مریض کو پلائیں۔ اگر افاقہ نہ ہو تو ایک نقش گلاب و زعفران سے لکھ کر پھر سات دن تک اسی طرح پلائیں۔ انشاء اللہ مرض سے نجات ملے گی۔ بعض تجربہ کار عاملین کی رائے یہ ہے کہ پینے والے نقش چار تیار کر کے سات سات دن کے حساب سے پورے مہینے پلائے جائیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۵۰۱	۳۵۰۴	۳۵۰۷	۳۴۹۳
۳۵۰۶	۳۴۹۴	۳۵۰۰	۳۵۰۵
۳۴۹۵	۳۵۰۹	۳۵۰۲	۳۴۹۹
۳۵۰۳	۳۴۹۸	۳۴۹۶	۳۵۰۸

ہر مرض کے لئے

مریض کیسا بھی ہو یہ نقش اللہ کے فضل و کرم سے مفید ثابت ہوتا ہے۔ پانچ نقش تیار کریں۔ ایک کالے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالیں اور چار نقش بوتل میں ڈال کر سات سات دن تک مریض کو پلائیں۔ پینے والے نقش گلاب و زعفران سے لکھیں۔ انشاء اللہ اگر مرض مہلک

بھی ہوگا تو اس سے نجات ملے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

جبرائیل

کھیعص — حمعسق

ش	ا	ف	ی
۸۱	۹	۳۰۱	شفا
۸	۷۸	۳	۳۰۲
۲	۳۰۳	۷	۷۹

اسرافیل — عزرائیل

میکائیل

عرق النساء

اس نقش کو لکھ کر مریض کی کسی بھی ٹانگ کی جڑ میں باندھ دیں اور دوسرا نقش لکھ کر زیتون کے تیل میں ڈال دیں اور درد کی جگہ اس تیل سے روزانہ مالش کریں۔ انشاء اللہ چند ہی دنوں میں آرام ملے گا اور عرق النساء کے درد سے نجات ملے گی۔

۷۸۶

حسبنا	اللہ	ونعم	الوکیل
یاشافی	یاحفیظ	یاسلام	یانافع
یاباقی	یاکریم	یاغفور	یاھادی
یارحمٰن	یارحیم	یاسعید	یاجلیل

دودھ میں اضافہ کے لئے

اگر کسی عورت کے دودھ کم اترتا ہو تو سورۂ دخان دو سو گرام سفید زیرہ پر پڑھ کر دیں اور مندرجہ ذیل نقش گلاب و زعفران سے لکھ کر پانی میں گھول کر عورت کو پلائیں، صبح و شام دونوں وقت زیرہ ایک چمچہ کھلا کر یہ پانی پلادیں۔ انشاء اللہ دودھ بڑھے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

جبرائیل

کھیعص — حمعسق

۲۴۴۴۰	۳۴۴۵۴	۲۴۴۵۱	۲۴۴۴۸
۲۴۴۵۲	۲۴۴۴۷	۲۴۴۴۱	۲۴۴۵۳
۲۴۴۴۶	۲۴۴۴۹	۲۴۴۵۶	۲۴۴۴۲
۲۴۴۴۵۵	۲۴۴۴۳	۲۴۴۴۵	۲۴۴۵۰

اسرافیل — عزرائیل

میکائیل

☆☆☆

قسط نمبر: ۲۲

واقعات القرآن

حسن الہاشمی

حق تعالیٰ نے فرعون اور اس کی قوم کے لئے جو مہلت مقرر کی تھی وہ آہستہ آہستہ ختم ہو رہی تھی، لیکن فرعون اور اس کی قوم اس مہلت کا غلط فائدہ اٹھا رہے تھے اور ان کی گمراہی اور سرکشی دن بدن بڑھتی جا رہی تھی۔ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا برابر سامنا کرتے رہے اور انہیں برابر جسمانی اور ذہنی اذیتیں پہنچاتے رہے۔ کئی بار وہ مختلف قسم کے طوفانوں کا شکار ہوئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزوں کا اور اللہ کے عذاب کا کئی بار انہوں نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا لیکن انہیں ایمان لانے کی اور دل سے توبہ کرنے کی توفیق نصیب نہ ہوسکی اور بالآخر ایک دن فرعون اور اس کی قوم کو ابدی عذاب الٰہی کا شکار ہونا پڑا۔ ایک عبرتناک سزا سے یہ دوچار ہوگئے، ایسی بھیانک سزا جو تاریخ انسانی کا ایک یادگار حصہ بن کر رہ گئی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حق تعالیٰ کی طرف سے ہجرت کا حکم ہوا، اس حکم کی تعمیل کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر مصر سے مقدس سرزمین فلسطین کی طرف روانہ ہوگئے، اگرچہ انہوں نے بہت خاموشی کے ساتھ یہ سفر شروع کیا تھا، لیکن پھر بھی کچھ مخبروں کے ذریعہ یہ خبر فرعون تک پہنچ گئی کہ موسیٰ اور ان کے رفقاء مصر سے کوچ کر رہے ہیں۔ فرعون نے فی الفور اپنے سپاہیوں کو جمع کیا اور موسیٰ علیہ السلام کا تعاقب کرنے کا آرڈر جاری کیا، چنانچہ فرعون کے اہل کار اور سپاہی موسیٰ کے تعاقب میں نکل کھڑے ہوئے اور فرعون خود بھی پولیس کے ایک مخصوص دستے کے ساتھ خود بھی موسیٰ علیہ السلام کا پیچھا کرنے کے لئے مصر سے روانہ ہوا۔ موسیٰ اور بنی اسرائیل بحیرۂ احمر کے ساحل تک پہنچ چکے تھے، لیکن جس وقت آپ ساحل کے قریب پہنچے اور قوم کے لوگوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو انہیں اندازہ ہوا کہ فرعون کا لشکر ہتھیاروں سے لیس ہو کر ان کی طرف بڑھ رہا ہے۔ یہ وقت بنی اسرائیل کے دلوں کو ہلا دینے والا تھا، انہیں یقین ہوگیا کہ اب ان کی ہلاکت قریب ہے، انہیں یقین ہوگیا کہ وہ اب فرعون کے قہر وعتاب کا شکار ہو کر رہیں گے۔ اس وقت بنی اسرائیل کے کچھ لوگوں نے حضرت موسیٰ سے کہا۔ اے موسیٰ! کیا ہوا تمہارے رب کا وعدہ؟ آخر ان فرعونیوں پر اللہ کا عذاب کب آئے گا؟ تمہارے کہنے کی وجہ سے ہم نے ہجرت کا ارادہ کیا، لیکن اب تو ہم پھنس گئے ہیں، آگے سمندر ہے اور پیچھے فرعون اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ ہماری طرف آندھی اور طوفان کی طرح بڑھ رہا ہے۔ اب تو ہم سب ہلاک ہو کر ہی رہیں گے؟

حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو تسلی دی اور انہیں اطمینان دلایا کہ تم سب اللہ کے فضل سے محفوظ ہو اور فرعون اور اس کی قوم پر عذاب الٰہی نازل ہو کر رہے گا اور اسی وقت اللہ کے حکم پر موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا سمندر کے ساحل پر مارا، سمندر کا پانی پھٹ گیا اور پھر پانی پتھر بنتا ہوا محسوس ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے سمندر میں ایک راستہ بن گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کے لوگ اس راستے پر چل کر سمندر کے اس پار پہنچ گئے، اسی اثناء میں فرعون اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ سمندر کے کنارے پر پہنچ گیا۔ اس نے دیکھا کہ سمندر میں راستہ بنا ہوا ہے اور اسی راستے سے موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی سمندر کے اس پار پہنچ گئے ہیں تو اس نے بھی اس راستے پر چلنا شروع کیا اور اس کو دیکھا دیکھی اس کا لشکر بھی اس راستے پر چلنے لگا۔ فرعون حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دشمنی میں بالکل اندھا ہو چکا تھا اور اس کو موسیٰ اور ان کے ساتھیوں کو گرفتار کرنے کی ایک دھن سوار تھی اور اس دھن نے اس کی عقل کو بالکل ہی ماؤف کر دیا تھا اور وہ اس کی پوری فوج اسی راستے پر چل کر ان کی طرف بڑھ رہی ہے تو ان پر ایک بار پھر خوف طاری ہوا اور انہوں نے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ جب سمندر میں راستے کا بن جانا ہمارے لئے اللہ کا ایک کرم ہے تو پھر اسی راستے پر فرعون اور اس کی فوج کیوں عافیت کے ساتھ چل رہی ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا صبر کرو اور اللہ کے رحم وکرم پر بھروسہ رکھو وہ اپنے نیک بندوں کو ضائع نہیں ہونے دیتا، اس کی مدد ضرور آئے گی اور فرعون اور اس کے لشکر کا انجام عبرتناک ہوگا۔

ابھی موسیٰ علیہ السلام کی بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ سمندر کی ایک لہر نے اس راستے کو مسمار کر دیا جو موسیٰ علیہ السلام کے عصا مارنے سے قدرتی طور پر بن گیا تھا اور چند ہی لمحوں میں فرعون کا سارا کروفر سمندر کے پانی کی زد میں آگیا، اس کی پوری فوج سمندر میں ڈبکیاں کھانے لگی۔

جب فرعون نے دیکھا کہ عذاب الٰہی پوری شدت کے ساتھ اس

پر حملہ آور ہو چکا ہے اور اس کی فوج کو سمندر نگلنے لگا ہے تو اس کو اپنی اوقات کا اندازہ ہو گیا اور وہ بے اختیار یہ بولنے لگا۔

"میں گواہی دیتا ہوں کہ بنی اسرائیل جس خدا کو مانتے ہیں اس کے علاوہ کوئی اور خدا نہیں ہے اور میں بھی مسلمانوں میں شامل ہو گیا ہوں۔"

لیکن اب وقت گزر چکا تھا، اب اس کے ایمان لانے کا کوئی فائدہ نہیں تھا، کیوں کہ خدائی قانون یہ ہے کہ جب اللہ کا عذاب نازل ہو جاتا ہے اور موت انسانوں کو اپنے ہاتھوں کے مضبوط شکنجوں میں جکڑ لیتی ہے تو پھر توبہ قبول نہیں ہوتی اور پھر شرمندگی کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا۔

اور مؤرخین نے لکھا ہے کہ اس بات کا بھی احتمال موجود تھا کہ فرعون اب بھی جھوٹ بول رہا ہو، کیوں کہ وہ اور اس کی قوم کے لوگ اس سے پہلے بھی کئی طوفانوں کو دیکھ کر جھوٹے وعدے کر چکے تھے اور بار بار حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایمان لانے کی جھوٹی تسلیاں دیتے رہے تھے اور جب اللہ کے حکم سے اور موسیٰ علیہ السلام کی سفارش سے عذاب ٹلتا رہا تو یہ لوگ اپنے وعدوں سے مکر گئے اور یہ لوگ کفر و شرک پر جمے رہے، اس لئے اس بات کا امکان تھا کہ فرعون اس وقت بھی جب موت ہر طرف اپنے پنجے جما چکی تھی وہ جھوٹ بول رہا ہو اور اس بار بھی وہ چکمہ دینے کی کوشش کر رہا ہو۔

چند لمحوں میں فرعون کی پوری فوج غرق آلود ہو گئی، ان کی لاشوں تک پتہ نہیں چلا، البتہ چند منٹوں کے بعد فرعون کی لاش کو سمندر کی لہروں نے اُچھال کر ساحل کی طرف پھینک دیا، اللہ نے بنی اسرائیل کو دکھایا کہ وہ فرعون پورے مصر پر جس کا دبدبہ تھا، جو خدا ہونے کا دعویدار تھا، وہ کس مپرسی کا شکار ہو کر کس طرح بے حس و حرکت پڑا ہوا ہے۔ مؤرخین نے لکھا ہے کہ فرعون اس قدر گناہ گار تھا کہ اس کے گندے جسم کو سمندر بھی نہ نگل سکا اور اس نے زمین پر اٹھا کر پھینک دیا۔ فرعون کی لاش کو سامان عبرت کی طرح آج تک محفوظ رکھا گیا ہے جو اللہ کے عذاب کی ایک نشانی ہے۔ فرعون کی ناک کٹ گئی تھی اور اس کا مجسمہ آج بھی بغیر ناک کا ہی ہے۔ دنیا اپنی کھلی آنکھوں سے اس کی لاش کو اس حال میں دیکھتی ہے کہ خدائی کا دعویٰ کرنے والا انسان اپنی ناک کو بھی نہ بچا سکا۔ بے شک اس کا وجود ساری دنیا کے لئے عبرت کا ایک سامان ہے جو قہر خداوندی کا ثبوت ان تمام لوگوں کے لئے فراہم کرتا ہے جو اس دنیا میں غرور، تمرد اور اللہ کی نافرمانی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور پھر بالآخر عبرتناک انجام سے دوچار ہو جاتے ہیں۔

یہ بات بھی اللہ کی تعالیٰ کی حکمت عملی سے تعلق رکھتی تھی کہ بالآخر فرعون کی لاش کو سمندر اس ساحل پر پھینکا جہاں موسیٰ اور بنی اسرائیل کے لوگ موجود تھے تاکہ فرعون کے ہلاک ہو جانے کا انہیں یقین ہو جائے اگر فرعون کی لاش کو وہ اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیتے تو ایک طرح کا خدشہ پھر بھی دل میں موجود رہتا کہ کہیں فرعون زندہ نہ ہو اور آئندہ وہ کوئی انتقام کی کارروائی نہ کرے۔ بنی اسرائیل کو مطمئن کرنے کے لئے اس کی لاش کو سمندر نے اسی ساحل پر اُچھالا جس ساحل پر کھڑے ہو کر موسیٰ اور بنی اسرائیل فرعون قوم اور اہل مصر کے غرق ہونے کا نظارا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔ بنی اسرائیل بڑی خوشی اور مسرت اور ایک طرح کے فخر کے ساتھ فرعون کی لاش کے قریب سے گزرے اور انہوں نے خدا کا شکر ادا کیا کہ اس نے انہیں فرعون جیسے ظالم و جابر حکمراں سے نجات عطا کی اور اس کی سرکش قوم کو عبرتناک سزا دی۔

اس کے بعد موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل ایک ایسی بستی میں پہنچے جہاں کے باشندے بتوں کی پرستش کرتے تھے، چونکہ بنی اسرائیل نے ایک ایسے ملک میں زندگی گزاری تھی کہ جہاں کے لوگ بتوں کو ہی اپنا معبود سمجھتے تھے، بتوں ہی کی عبادت کرتے تھے اور بتوں کے سامنے اپنا دامن مراد پھیلایا کرتے تھے، جب انہوں نے اس بستی کے لوگوں کو بتوں کے سامنے اپنا سر جھکاتے دیکھا تو ان کے دل میں بھی بتوں کے آگے ماتھا ٹیکنے کی خواہش مچلنے لگی اور انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے یہ التجا کی کہ اے موسیٰ! تم ہمارے لئے بھی ایک بت کا تعین کر دو کہ ہم بھی اس بستی کے لوگوں کی طرح اس کی عبادت کر سکیں اور اس کے سامنے اپنا دامن پھیلا سکیں۔

یہ بات قابل افسوس تو تھی ہی لیکن قابل حیرت بھی تھی کہ بنی اسرائیل اللہ کی نعمتوں اور نشانیوں کو اتنی جلدی بھلا بیٹھے، یہ لوگ فرعون اور اس کی قوم کے ظلم کا شکار تھے اور فرعون کے ملک میں کس مپرسی کی زندگی گزار رہے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کے لئے اللہ سے دعائیں کیں اور ان کی دعائیں قبول ہوئیں اور بنی اسرائیل فرعونیوں کے ظلم و ستم سے بڑی حد تک محفوظ رہے۔ اللہ ان پر انعام و اکرام کی بارشیں کرتا رہا اور مصر سے ہجرت کے بعد جب فرعون اور اس کے لشکر نے ان کا

پہنچا کیا اور انہیں اپنی ہلاکت و بربادی کا یقین بھی ہو چلا تھا اس وقت اللہ کی مدد آئی اور فرعون اپنے لشکر سمیت دریائے احمر میں غرق ہو گیا۔ ظالموں اور جابروں کے ڈوبنے کا مشاہدہ بنی اسرائیل نے اپنی کھلی آنکھوں سے کیا اور انہیں یہ بھی یقین ہو گیا کہ موسیٰ علیہ السلام کا خدا ایک زبردست طاقت اور قدرت کا مالک ہے۔ اس کے باوجود حضرت موسیٰ سے ان کی یہ درخواست عاجلانہ بھی تھی اور احمقانہ بھی۔ حضرت موسیٰ نے انہیں سخت سست کہا اور بولے تم کتنے نادان اور بے عقل لوگ ہو، کیا تم اس خدا سے روگردانی کرنا چاہتے ہو جس نے تم پر اتنے احسان کئے ہیں کہ تم ان کو شمار بھی نہیں کر سکتے اور کیا تم اس خدا سے بیزار ہو گئے ہو جس نے تمہیں ذلت و رسوائی کی دلدل سے نکال کر عزت و راحت کی منزل تک پہنچایا ہے اور یاد رکھو، جو قوم اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت کرتی ہے وہ قوم مشرک کہلاتی ہے اور مشرکوں پر بالآخر اللہ کا عذاب نازل ہو کر رہتا ہے۔ فرعون اور اس کی سرکش قوم کا حشر تم اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہو، تم لوگوں کو شرم آنی چاہئے اس طرح کا مطالبہ کرتے ہوئے کہ جس سے کفر اور شرک کی بو آتی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ڈانٹ سن کر بنی اسرائیل خاموش ہو گئے، لیکن ان کے دلوں میں بتوں کی عبادت کرنے کی حسرت موجود رہی۔

جس زمانہ میں بنی اسرائیل مصر میں رہ رہے تھے اور فرعون ان پر پوری طرح مسلط تھا، اس زمانہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے کہا تھا کہ تم لوگ صبر کرو، میرا اللہ فرعون کو ایک دن ضرور ہلاک کرے گا اور تم لوگوں کو عزت اور سرداری ضرور ملے گی، میں اللہ کی طرف سے ایک ایسی کتاب لے کر آؤں گا جو تمہاری رہنمائی کرے گی اور اس کتاب کے ذریعہ تمہیں دین و دنیا کی دولتیں عطا ہوں گی۔ فرعون کے ہلاک ہونے کا وعدہ تو پورا ہوا، اب بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا، وہ کتاب کہاں ہے جس کا تم نے ہم سے وعدہ کیا تھا؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام خاموش ہو گئے وہ اس طرح کا مطالبہ جب بھی سنتے تو آسمان کی طرف دیکھتے تھے، ایک دن ان پر وحی نازل ہوئی کہ تم ہم سے ملنے کے لئے کوہ طور پر پہنچو۔ تیس راتیں وہاں تنہا گزارو، ہم تمہیں وہ کتاب عطا کریں گے جس کا مطالبہ تمہاری قوم تم سے کر رہی ہے۔

حضرت موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون کو اپنا جانشین مقرر کیا اور قوم سے رخصت ہو کر وہ اس مقام پر پہنچ گئے جہاں کا انہیں حکم ملا تھا، انہوں نے جبل سینا پر مکمل تنہائی میں اپنے رب کی عبادت کی۔ جب ۳۰ دن پورے ہو گئے تو وحی نازل ہوئی کہ دس دن اور عبادت کرو اور ہماری رحمت کا انتظار کرو، اس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام چالیس دن تک اپنی قوم سے غائب رہے۔

موقعہ غنیمت جان کر سامری نام کے ایک شخص نے سونے چاندی کو پگھلا کر ایک مجسمہ تیار کیا۔ اور سامری نے بنی اسرائیل کو اس مجسمے کے سامنے اپنے سر جھکانے کی ترغیب دی اور کہا کہ یہی تمہارا اور موسیٰ کا خدا ہے، اس کی عبادت کرو اور اس کے سامنے اپنی ضرورتیں بیان کرو، یہ تمہاری ضرورتوں کو پورا کرے گا۔

حضرت ہارون نے بنی اسرائیل کو بہت سمجھایا اور کہا کہ یہ شرک ہے، یہ اللہ کی نافرمانی ہے، لیکن بے سود، بنی اسرائیل کے دلوں میں تو پہلے ہی سے بتوں کو اپنا معبود بنانے کا سودا سمایا ہوا تھا، انہوں نے ہارون کی ایک نہیں سنی اور مجسمے کے سامنے سب سجدہ ریز ہو گئے۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مدت قیام پوری ہو گئی تو حق تعالیٰ نے انہیں توریت کی تختیاں عطا کیں اور بذریعہ وحی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس بات سے آگاہ کر دیا کہ تمہاری قوم نے سرکشی کا راستہ اختیار کر لیا ہے اور وہ ایک بچھڑے کے سامنے سجدے کرنے میں مصروف ہو گئی ہے جو کھلا شرک ہے اور شرک ہمیں پسند نہیں ہے۔

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور سے لوٹ کر بنی اسرائیل کے قریب آئے تو انہوں نے دور ہی سے کافی شور سنا، یہ ان لوگوں کی ملی جلی آوازیں تھیں جو سونے چاندی کے بنائے ہوئے ایک مجسمے کے سامنے جو ایک بچھڑے کی مانند تھا، عبادت کر رہے تھے اور اس کے سامنے اپنی ضرورتیں بہ آواز بلند بیان کر رہے تھے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب یہ سب خرافات اپنی آنکھوں سے دیکھیں تو انہیں بہت دکھ ہوا، انہیں ایسا لگا کہ جیسے ان کی ساری محنت پر پانی پھر گیا ہے۔ وہ قوم جس کو انہوں نے سالہا سال توحید کا درس دیا تھا اور سمجھایا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے، وہ قوم کھلم کھلا شرک کا مظاہرہ کر رہی تھی اور ایک بے جان مجسمے کے سامنے سجدے کرنے میں مصروف تھی۔ حضرت موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے رابطہ قائم کیا اور توریت کی تختیاں ایک طرف رکھ کر انہوں نے غضبناک ہو کر ہارون سے کہا، تم نے اس قوم کو گمراہ کیوں ہونے دیا؟ تمہیں ان کے خلاف جنگ

کرنی چاہئے تھی، تم نے اس فتنے کو پنپنے کیوں دیا؟

حضرت ہارون نے انتہائی دکھ اور کرب کے ساتھ کہا۔ بھائی جان! آپ مجھ پر غصہ نہ اتاریں، میرا کوئی قصور نہیں ہے، میں نے ان لوگوں کو بہت سمجھایا، انہیں اللہ کے عذاب سے بھی ڈرایا، انہیں اللہ کے احسانات گنوائے لیکن انہوں نے میری ایک نہیں سنی، اگر میں ان کے ساتھ زور زبردستی کرتا تو یہ مجھے قتل کر دیتے اور پھر ایک نئے فتنے کی بنیاد اس قوم میں پڑ جاتی اور آپ بھی یہ سمجھتے کہ میں نے اس قوم کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے اور اس پھوٹ کا میں ہی ذمہ دار ہوں، میں نے مصلحتاً اپنی مخالفت کو بند کر دیا، لیکن ان کی ان حرکتوں سے مجھے جو دکھ پہنچا اس کو میں بیان نہیں کر سکتا۔ حضرت ہارون علیہ السلام کی بات سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا اور انہوں نے مسئلہ کا حل کرنے کے لئے غور و فکر شروع کیا۔ سب سے پہلے انہوں نے سامری کو طلب کیا اور اس سے پوچھا کہ تم نے مجسمہ بنانے کی غلطی کیوں کی اور بنی اسرائیل کو گمراہ کرنے کا یہ سامان کیوں فراہم کیا؟

سامری نے جواب دیا کہ میں نے وہ چیز دیکھی تھی جو دوسروں کو نظر نہیں آئی تھی، جس دن فرعون غرق ہوا تھا، اس دن جبرائیل اپنے گھوڑے پر سوار مصر کی زمین پر اترے تھے اور انہوں نے ہی آندھی اور طوفان کو اللہ کا یہ فیصلہ سنایا تھا کہ فرعون اور اس کی قوم کو غرق کرنا ہے۔ جبرائیل کا گھوڑا جہاں کھڑا ہوا تھا، میں نے اس کے پاؤں کے نیچے کی مٹی اٹھا کر رکھ لی تھی اور جب میں نے یہ بچھڑا تیار کر لیا تو وہ مٹی میں نے بچھڑے کے منہ میں ڈال دی۔ اس مٹی کی برکت سے بچھڑا بولنے لگا، جب لوگوں نے ایک بے جان بچھڑے کو بولتے دیکھا تو انہوں نے اس کو اپنا خدا سمجھ لیا اور لوگ اس کو سجدے کرنے لگے۔

اب حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔

"اے لوگو! کیا میرے رب نے تم سے وعدہ نہیں کیا تھا کہ اگر تم لوگ ایمان پر ثابت قدم رہو گے تو بھلائی اور خوش نصیبی سے بہرہ ور ہو گے، تم نے مجھ سے کئے ہوئے عہد کو کیوں توڑا۔ کیا تم چاہتے ہو کہ دوسری سرکش قوموں کی طرح تم پر بھی خدا کا قہر اور عذاب نازل ہو؟

بنی اسرائیل نے جواب دیا۔

"ہم اپنی مرضی سے اس بچھڑے کے سامنے نہیں جھکے، ہم اپنے عہد پر ثابت قدم رہتے اگر ہمیں اس سامری نے گمراہ نہ کیا ہوتا، اس نے ہمارے ہی زیورات سے یہ بچھڑا تیار کیا اور ہمیں بہکایا، لیکن ہم شرمندہ ہیں اور ہم اس خدا سے معافی کے طلب گار ہیں کہ جس کا غصہ ہمیں کسی وقت بھی ہلاک کر سکتا ہے۔"

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا۔

تم نے بچھڑے کی عبادت کر کے خود اپنے اوپر ظلم کیا ہے، کیوں کہ شرک کا نقصان مشرک ہی کو پہنچتا ہے، اب تم اپنے رب سے اپنی غلطی کی معافی طلب کرو، وہ غفور بھی ہے اور رحیم بھی، اگر تم دل سے توبہ کرو گے تو وہ تمہیں معاف کر دے گا۔

بنی اسرائیل اپنی حرکت پر شرمندہ تھے اور انہیں اس بات کا احساس تھا کہ انہوں نے اپنا معبود منتخب کرنے میں عجلت سے کام لیا ہے اور جب انہوں نے توریت کی تختیاں ملاحظہ کیں تو انہیں اور بھی شرمندگی ہوئی کہ موسیٰ علیہ السلام کے رب نے جو ان کا بھی رب تھا، اپنا وعدہ پورا کر دکھایا اور ایک ایسی کتاب موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ انہیں عطا کر دی جو رہنمائی بھی کرتی ہے اور سعادتیں بھی اپنے ماننے والوں میں تقسیم کرتی ہے۔ بنی اسرائیل نے اپنے رب سے معافی طلب کر لی اور معبود برحق نے انہیں اسی طرح معاف کر دیا جس طرح وہ ہر گناہ گار اور ہر خطا کار کو اور شرمندگی کے ساتھ توبہ کرنے والوں کو معاف کر دیتا ہے۔

اس کے بعد اس سامری کا حشر بھی عبرتناک ہوا۔ جس نے بنی اسرائیل کو گمراہ کیا تھا، اسے عجیب طرح کی ایک بیماری لاحق ہو گئی، اس بیماری کی وجہ سے لوگ اس سے دور رہتے تھے اور وہ خود بھی کسی کے سامنے آنے کی جرأت نہیں کرتا تھا، حد تو یہ ہے کہ وہ انسانوں کی بستی سے نکل کر دور دراز جنگلوں میں چلا گیا اور وحشی جانوروں کے ساتھ اس کی زندگی گزرنے لگی، یہ سامری کے لئے دنیا کا عذاب تھا اور آخرت کا عذاب اس سے کہیں زیادہ دردناک ہوگا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس بچھڑے کو جو سامری کا بنایا ہوا تھا، آگ میں ڈال دیا اور پھر اس کی راکھ کو سمندر میں پھینک دیا اور اس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے شرک و کفر کے آثار تک مٹا دیئے، تاکہ بنی اسرائیل کو از خود یہ اندازہ ہو جائے کہ جو بت خود اپنی حفاظت نہیں کر سکتا وہ انسانوں کی حفاظت کیا کر سکے گا۔ (باقی آئندہ)

اسلام الف سے ی تک

قسط نمبر: ۱۸ تا سے قرشت (ت) مختار بدری

تقدیر

تقدیر کے لفظی معنی اندازہ کرنے اور اس اندازہ کے مطابق فیصلہ کر لینے کے ہیں، شریعت میں اللہ تعالیٰ کے اس فیصلے کو تقدیر کہا گیا ہے جو اس نے کائنات و مخلوقات اور بطور خاص انسان کے بارے میں کر دیا ہے اور آئندہ بھی کرے گا۔ ان تقدیری فیصلوں سے چونکہ ہم ناواقف ہیں، اس لئے جو بھی پیش آئے اسے فیصلہ تقدیر سمجھنے پر مجبور ہیں۔ عقائد و ایمانیات میں ساتویں چیز تقدیر ہے اور اس پر ایمان لانا بھی ہر مسلمان پر فرض ہے۔ تقدیر بھی دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک تقدیر مبرم جس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی۔ دوسری تقدیر معلق، جس کا تعلق اعمال اور دعاؤں سے ہے اور اللہ جل شانہ ان کی قبولیت پر اس میں رد و بدل بھی کر دیتا ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ صلہ رحمی سے اللہ تعالیٰ اس کی عمر بڑھا دیتا ہے۔ من احبّ ان یبسط له فی رزقه وینساه فی اثره فلیصل رحمه. (بخاری و مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (سواری پر) سوار تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اے بچے، میں تجھے چند باتوں کی تعلیم دیتا ہوں۔ (۱) اللہ (کے دین) کی حفاظت کرے گا تو اس (کی رحمت) کو اپنے سامنے پائے گا۔ جب مانگنا ہو تو اللہ سے مانگ، جب مدد کی ضرورت ہو تو اللہ سے طلب کر، جان لے کہ تجھے نفع پہنچانے پر لوگ اتفاق بھی کر لیں تو وہ تجھے نفع نہیں پہنچا سکتے مگر اسی قدر جو خدا نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے۔ اگر سب لوگ تجھے نقصان پہنچانے پر تل جائیں تو نقصان نہیں پہنچا سکتے مگر اسی قدر جو خدا کے ہاں طے ہو چکا ہے۔ (مشکوٰۃ)

ہر مسلمان کو ایمان مفصل کے ذریعے سچے دل سے اقرار کرنا ہوتا ہے۔ والقدر خیره وشره من الله تعالٰی. یعنی دنیا میں جو کچھ اچھا یا برا ہوتا ہے سب تقدیر (مشائے الٰہی) سے ہوتا ہے۔

حضرت شاہ عبدالقادر نے موضح القرآن میں لکھا ہے کہ "دنیا میں ہر چیز اسباب سے ہے، بعض ظاہر میں بعض چھپے اسباب کی تاثیر کا ایک طبعی نظام ہے، اللہ چاہے ویسے ہی رکھے، چنانچہ کبھی آدمی کنکر سے مر جاتا ہے، گولی سے نہیں مرتا اور ایک اندازہ ہر چیز کا ان اسباب کی تاثیر کا اللہ کے علم میں سے ہے جو ہرگز نہیں بدلتا۔ اندازہ کو تقدیر کہتے ہیں۔"

مولانا آزاد نے لکھا ہے۔ "فطرت نے ہر وجود کی جسمانی ساخت اور معنوی قویٰ کے لئے ایک خاص طرح کا اندازہ ٹھہرا دیا ہے، جس سے وہ باہر نہیں جاسکتا اور یہ اندازہ ایسا ہے جو اس کی زندگی اور نشو و نما کے تمام احوال و ظروف سے ٹھیک ٹھیک مناسبت رکھتا ہے۔ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا. اور اس نے تمام چیزیں پیدا کیں اور ہر چیز کے لائق اس کی حالت اور ضرورت کے مطابق خاص اندازہ ٹھہرا دیا۔ اس کا یہ قانونِ تقدیر صرف حیوانیات یا نباتات کے لئے نہیں بلکہ کائنات ہستی کی ہر چیز کے لئے ہے۔ ستاروں کا یہ پورا نظام گردش بھی اسی تقدیر کی حد بندیوں پر قائم ہے۔ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ. اور دیکھو سورج کی حرکت، اس کے ٹھہرنے کی جگہ کے لئے ہے، جو اس کے ٹھہرا دی گئی ہے اور یہی اس عزیز و علیم کی تقدیر ہے، یعنی اس کا ٹھہرایا ہوا اندازہ ہے۔ (ترجمان القرآن)

تقلید

تقلید کی شرعی معنی ہیں، کسی کے قول و فعل کو حجت بنا کر دلیل شرعی کا جائزہ لئے بغیر تسلیم کر لینا کہ وہ اہل تحقیق سے ہے اور اس کی بات شرعاً بالکل صحیح اور قابل اعتماد ہے۔ جس طرح لوگ مسائل شرعیہ میں امام اعظم ابوحنیفہؒ، یا امام شافعیؒ یا امام مالکؒ یا امام حنبلؒ کے افعال و اقوال کو اپنے لئے دلیل تصور کرتے ہیں، خواہ وہ قرآن و حدیث یا اجماع امت کو دیکھ کر

مسئلہ بیان فرمائیں یا اپنے قیاس سے حکم دیں۔

(۲) وہ جانور جو قربانی کے لئے حجاج اپنے ہمراہ لے جائیں ان جانوروں کی گردن میں بغرض امتیاز رسی وغیرہ ڈال دیتے ہیں۔ اس عمل کو تقلید کہتے ہیں، جیسے علامت کے طور پر عرب میں غلاموں کے گلے میں قلاوہ ڈالنا، قلاوہ اس حلقے کو کہتے ہیں جو علامت کے طور پر عرب میں غلاموں کے گلے میں ڈالا جاتا تھا، جس کو دیکھ کر لوگ معلوم کر لیتے کہ یہ غلام ہے۔

تقویٰ

پرہیزگاری، ڈرنا، اصطلاح قرآن میں نفس کو ہر اس چیز سے جو گناہ کی طرف لے جائے، بچانے کا نام تقویٰ ہے۔ خدا کا تقویٰ مومن کو ہر طرح کی نافرمانی سے روکتا ہے۔

(۱) گناہوں سے بچنا (۲) خدائے بزرگ و برتر کا خوف (۳) اللہ جل شانہ کے احکام پر عمل پیرا ہونا اور اسی کی عبادت کرنا۔ ایک صحابی نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں نے آپؐ کے بہت سے اشارات اور بہت سی ہدایتیں سنی اور مجھے اندیشہ ہے کہ یہ ساری ہدایتیں اور نصیحتیں یاد نہ رہ سکیں گی، اس لئے ایسی جامع نصیحت فرمائیے جو میرے لئے کافی ہو، فرمایا کہ اپنے علم اور واقفیت کی حد تک خدا سے ڈرتے رہو اور اسی ڈر اور فکر اور تقویٰ کے ساتھ زندگی گزارو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ.

اے ایمان والو، اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ (کما حقہ) اور تمہاری موت آئے تو اس حال میں کہ تم مسلم ہو۔ (۱۰۲:۳)

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ.

درحقیقت خدا کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت اور برتری والا ہے جو تم میں سب سے زیادہ اس سے ڈرنے والا ہے۔ (الحجرات:۱۳:۴۹)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَل لَّكُمْ فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ.

اے ایمان والو! اگر تم اللہ سے ڈرو گے تو اللہ تمہارے لئے کسوٹی بہم پہنچادے گا اور تمہاری برائیوں کو تم سے دور کرے گا اور تمہاری غلطیوں کو معاف کرے گا، اللہ تو بڑا فضل کرنے والا ہے۔ (۲۹:۸)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے لوگوں سے فرمایا کہ تمہارے اور اللہ کے درمیان ایک رسی ہے، اگر تم مضبوطی سے پکڑو گے تو کامیابی کی منزل تک پہنچ جاؤ گے، لوگوں نے پوچھا وہ رسی کیا ہے، جواب دیا وہ رسی تقویٰ ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دل کی طرف ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا: التقویٰ ھٰھنا۔ تقویٰ یہاں ہوتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا، آدمی تقویٰ کی اصلیت کو نہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ وہ ہر اس چیز کو چھوڑ دے جس سے دل میں کھٹک پیدا ہو۔ (بخاری)

تقیہ

کسی کے خوف سے راز کو دل میں رکھنا اور بیان نہ کرنا، ظلم سے بچنے کے لئے اپنا مذہب ظاہر نہ کرنا، جان و مال کی حفاظت یا مومن کو ظالم کے پنجے سے بچانے کے لئے ایسا دروغ مصلحت آمیز کہنا کہ مومن خطرے سے نکل جائے مگر کسی دوسرے بندہ خدا کو نقصان نہ پہنچے، مومن اگر دشمنوں کے گروہ میں پھنس جائے تو ظلم وستم کے خوف سے وہ اپنے ایمان کو چھپا سکتا ہے، اگر اس کا مسلمان ہونا ظاہر بھی ہو جائے تو وہ کافروں کے ساتھ دوستانہ رویہ اپنا سکتا ہے، حتیٰ کہ شدید خوف کے عالم میں کلمۂ کفر بھی کہہ دینے کی اجازت ہے۔

شیعہ حضرات کے عقائد میں سے ایک تقیہ ہے، یعنی کوئی شخص کسی سے محترز ہو یا اس کی زبان سے ڈرتا ہو تو اس کے لئے تقیہ کرنا روا ہے، حالانکہ ارشاد خداوندی یہ ہے۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا.

مومنو! اللہ سے ڈرو اور سچی اور درست بات کہو۔ (۷۰:۳۳)

نہج البلاغہ میں امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔

علامة الايمان ايثارك الصدق حيث يضرك على الكذاب حيث ينفعك. ایمان کی علامت یہ ہے کہ تو سچ بولنے کو مقدم کرے ایسے مقام پر جہاں تیرا ضرر متصور ہو، جھوٹ بولنے پر ایسے مقام میں

جہاں تجھ کو فائدہ پہنچنے کی امید ہو، یعنی مومن کی شان یہی ہے کہ وہ اندیشۂ ضرر کے تحت تقیہ نہ کرے، بلکہ سچ کہے!

تکبر

قرآن مجید میں ہے۔ ''اے انسان زمین پر اترا کر نہ چل، اترا کر چلنے سے تو زمین کو پھاڑ سکتا ہے نہ سینہ تان کر چلنے سے پہاڑوں کی بلندی تک پہنچ سکتا ہے، پھر تیرا غرور کس کام کا؟''

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تکبر سے بچو، تکبر ہی وہ گناہ ہے جس نے سب سے شیطان کو تباہ کیا۔ صحیح مسلم میں ہے کہ **الکبر بطر الحق و غمط الناس.** یعنی ناحق اترانا اور کسی کو حقیر سمجھنا تکبر اور غرور ہے اور یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ ابوسعید خدریؓ کا بیان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عزت خدا کا لباس ہے اور تکبر خدا کی چادر ہے۔ جو شخص ان باتوں میں مجھ سے (یعنی خدا سے) منازعت کرے گا میں اس کو عذاب دوں گا۔ (مسلم)

اسی ہدایت کا فیض تھا کہ اسلام کے گورنر اور سپہ سالاروں کی زندگی میں جباری اور کبریائی کا شائبہ تک نہ رہا اور جب وہ فاتح کی حیثیت سے کسی شہر میں داخل ہوتے تھے اس وقت بھی اکڑ اور تکبر سے اپنا رعب بٹھانے کی کوشش نہ کرتے تھے۔

تکبیر

عظمت کا اقرار کرنا، بڑائی بیان کرنا، اللہ اکبر کہنا۔ تکبیر تحریمہ وہ پہلی تکبیر جو نماز میں کھڑی ہو کر کہی جاتی ہے، رکوع اور سجدے سے پہلے بھی تکبیریں کہی جاتی ہیں۔

تکمیل السلوک: تصوف میں چالیس دن کا چلّہ کے بعد مرید تکمیل السلوک کا مرحلہ طے کرتا ہے اور حلقہ میں داخلہ کا اعزاز حاصل کرتا ہے۔

تکیہ

سہارا، بھروسہ، فقیروں کا گھر، وہ مقام جہاں صوفیاء کرام نے قیام کیا ہو، وسطی ایشیاء میں ایسے مقامات پر پتھر لگائے جاتے ہیں اور علم لہرا دیا جاتا ہے (۲) وہ مقام جہاں فقرا ٹھہرتے ہیں (۳) دمشق میں زائروں کی سرائے تکیہ کہلاتی ہے۔

تلاوت

شرعی اصطلاح میں قرأت کو کہتے ہیں، قرآن مجید کے پڑھنے کو اور پڑھ کر انہیں دل میں نقش کرنے کو تلاوت کہتے ہیں۔ مضامین قرآن پڑھ کر ان پر عمل پیرا ہونا یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ. یعنی اس کی تلاوت کرتے ہیں، جیسا کہ اس تلاوت کا حق ہے، اس سے مراد اس کی پیروی ہے، لیکن عام طور پر قرآن مجید کے پڑھنے ہی کو تلاوت کہتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''میری امت کے لئے سب سے بہتر عبادت قرآن مجید کی تلاوت ہے۔'' ایک اور جگہ فرمایا۔ ''قرآن پڑھا کرو کیوں کہ قرآن قیامت کے روز اپنے پڑھنے والوں کے لئے سفارش بن کر آئے گا۔ (مسلم)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس طرح پانی پڑنے سے لوہا زنگ آلود ہو جاتا ہے، اسی طرح دل بھی (گناہوں سے) زنگ آلود ہو جاتا ہے، پوچھا گیا۔ ''یا رسول اللہؐ! اس کی صفائی کیسے ہوگی۔'' ''فرمایا'' تلاوت قرآن اور زیادہ سے زیادہ موت کی یاد سے۔'' (بیہقی) ایک اور حدیث میں ہے کہ تلاوت قرآن خدا سے تعلق کو بڑھاتی ہے۔ (مشکوٰۃ)

تلاوت سے قبل اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. ضرور پڑھنا چاہئے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک حرف کو واضح کر کے اور ایک ایک آیت کو الگ الگ کر کے پڑھا کرتے تھے، فرمایا۔ ''قرآن مجید پڑھنے والوں سے قیامت کے روز کہا جائے گا، جس ٹھہراؤ اور خوش الحانی سے تم دنیا میں قرآن پڑھا کرتے تھے، اسی طرح قرآن پڑھو اور ہر آیت کے صلے میں ایک درجہ بلند ہوتے جاؤ، تمہارا ٹھکانہ تمہاری تلاوت کی آخری آیت کے قریب ہے۔ (ترمذی)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی سفر اور حضر میں اٹھتے بیٹھتے قرآن مجید کے حصے تلاوت فرماتے تھے، نفل نمازوں میں کئی کئی پارے تلاوت فرمایا کرتے تھے اور اس کی ترغیب دیتے تھے کہ قرآن والو، قرآن کو اس طرح پڑھو جس طرح اسے پڑھنے کا حق ہے، رات دن پڑھو اور پھیلاؤ اور اس کے مضامین پر غور کرو تاکہ کامیاب رہو۔ ''رات اور صبح کے وقت تلاوت قرآن مجید کرنا افضل ہے، ارشاد باری ہے۔ یَتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ

آناءِ اللّٰہِ. جو اللہ کی آیت کی تلاوت راتوں کے وقت کرتے ہیں۔
(۱۱۳:۳)

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوۡکِ الشَّمۡسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیۡلِ وَقُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ اِنَّ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ کَانَ مَشۡہُوۡدًا.

اور صبح کو قرآن پڑھا کرو کیوں کہ صبح کے وقت قرآن پڑھنا موجب حضور (ملائکہ) ہے۔ (۷۸:۱۷)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کو تلاوت قرآن کا بے حد شوق تھا، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قرآن مجید ایک ماہ میں ختم کیا کرو۔“ انہوں نے کہا میں اس سے زیادہ کی قوت اپنے اندر پاتا ہوں تو فرمایا: ”اچھا پندرہ روز میں ختم کیا کرو۔“ ان کے اصرار پر دس دن، پھر مزید اصرار پر سات دنوں میں قرآن ختم کرنے کا حکم دیا اور فرمایا اب اس سے زیادہ کی اجازت نہیں۔ (ابوداؤد)

تلاوت جہر و اخفاء دونوں صورتوں میں کی جاسکتی ہے، مسواک اور وضو کے بعد کسی یکسوئی کی جگہ قبلہ رو ہوکر کسی رحل یا تکیہ پر قرآن شریف کو رکھ کر حضور قلب اور خشوع کے ساتھ تلاوت کرنی چاہئے۔ تلاوت کے درمیان کسی سے کلام نہ کیا جائے، اگر کوئی ضرورت پیش آئے تو کلام کو بند کرکے بات کی جائے۔ تلاوت قرآن میں الفاظ اور اعراب کی صحت بیحد ضروری ہے، کیوں کہ اختلاف اعراب سے بعض اوقات کفر کا خوف ہوتا ہے، جیسے سورۂ فاتحہ میں اَنۡعَمۡتَ (انعام کیا تو نے) کی بجائے ”ت“ کو پیش سے (تُ) پڑھا جائے تو (انعام کیا میں نے) ہوجائے گا۔ چنانچہ یہ کفر ہوگیا۔ تِلۡکَ الرُّسُلُ میں وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ (اور اللہ دگنا کرتا ہے) اگر عین کو زبر سے پڑھے تو کفر کے معنی ہوجائیں گے۔ سبحان الذی میں وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیۡنَ (اور ہم عذاب نہیں کرتے) اگر ذال کو زبر سے پڑھے تو معنی بدل جائیں گے۔

سورۂ طٰہٰ میں وَعَصٰی آدَمُ رَبَّہٗ فَغَوٰی (اور آدم نے اپنے رب کی نافرمانی کی اس لئے گمراہ ہوگیا) میم کو زبر اور رب کو پیش سے پڑھے تو کفر ہے۔ اسی طرح بہت سی جگہوں پر حروف، الفاظ یا اعراب کے گھٹانے، بڑھانے یا بدلنے سے معنی کچھ اور ہوجاتے ہیں، اس لئے قرآن مجید کا تمام اعراب اور الفاظ کا لحاظ رکھتے ہوئے پڑھنا ضروری ہے۔

جب کوئی شخص قرآن مجید پڑھے تو یہ ضروری ہے کہ سامع یا قاری بعض مخصوص آیات کا جواب بھی دے، جیسے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ کے جواب میں لا بشیءٍ من نعمت ربنا لا نکذب ولک الحمد کہے (اے پروردگار ہم تیری نعمتوں میں سے کسی کو نہیں جھٹلاتے اور ساری تعریف تیرے ہی لئے ہے) سورۂ قیامت کی آخری آیت اَلَیۡسَ ذٰلِکَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤی اَنۡ یُّحۡیِۦَ الۡمَوۡتٰی (کیا خدا قیامت میں مردوں کو زندہ کرنے پر قادر نہیں ہے) تو جواب میں بلٰی کہنا چاہئے۔

سورۂ مومن کی آخری آیت فَبِاَیِّ حَدِیۡثٍ بَعۡدَہٗ یُؤۡمِنُوۡنَ (اب اس کے بعد کونسی بات پر یہ لوگ ایمان لائیں گے) کہ جواب میں اٰمنا باللّٰہِ (ہم خدا پر ایمان لائے) کہنا چاہئے۔ اسی طرح سَبِّحِ اسۡمَ رَبِّکَ الۡاَعۡلٰی (اپنے پروردگار عالی شان کی تسبیح کیا کرو) کے جواب میں سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡاَعۡلٰی کہنا چاہئے۔ سورۂ والتین کی آیات اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِاَحۡکَمِ الۡحٰکِمِیۡنَ (کیا خدا سب حاکموں میں بڑا حاکم نہیں ہے) کے جواب میں بَلٰی وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشّٰھِدِیۡنَ (ہاں وہ قدرت والا ہے اور میں اس پر گواہ ہوں) کہنا چاہئے (معلومات قرآن)

اور تلاوت قرآن مجید کے اسماع و انصاف کا حق تب ادا ہوگا جب قرآن مجید کی اس ہدایت پر عمل کیا جائے گا۔ وَاِذَا قُرِئَ الۡقُرۡاٰنُ فَاسۡتَمِعُوۡا لَہٗ وَاَنۡصِتُوۡا لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ.

اور جب قرآن مجید پڑھا جائے تو اس کو کان لگا کر سنو اور خاموش رہو عجب نہیں (اس کی برکت سے) تم پر رحم کیا جائے۔ (۲۰۴:۷)

تلبیہ

جواب میں کہنا، حکم کا منتظر رہنا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلبیہ کے یہ الفاظ تھے۔ لَبَّیۡکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیۡکَ لَاشَرِیۡکَ لَکَ لَبَّیۡکَ اِنَّ الۡحَمۡدَ وَالنِّعۡمَۃَ لَکَ وَالۡمُلۡکَ لَا شَرِیۡکَ لَکَ (اے اللہ میں تیری خدمت میں حاضر ہوں، حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں تیری خدمت میں حاضر ہوں، ہر قسم کی حمد و نعمت تیرے لئے ہے اور ملک و حکومت میں کوئی تیرا شریک نہیں ہے۔
(مسلم)

تلقین

سمجھانا، کوئی چیز سامنے لانا، کسی مسلمان موتی کی تدفین کے بعد تلقین پڑھتے ہیں، جب مریض میں وفات کے آثار نظر آنے لگے تو

مریض کے پاس بیٹھ کر کسی قدر بلند آواز سے لا الٰہ الا اللہ پڑھنا چاہئے تاکہ اسے سن کر مریض بھی کلمہ پڑھنے لگے اور اس کا آخری کلام لا الٰہ الا اللہ ھو۔ یہ نہایت نازک وقت میں رخصت ہونے والے کی مدد ہے۔

ابوسعید کہتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مرنے والوں کو کلمہ کی تلقین کرو۔ (مسلم) ام سلمہؓ کا بیان ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مریض یا قریب مرگ کے پاس جاؤ تو دعا کرو کیوں کہ فرشتے تمہاری دعا پر آمین کہتے ہیں۔ (مسلم)

تمثیل

مورتیاں، مجسمے، تصویریں، قوم ابراہیم کا ذکر کرتے ہوئے قرآن مجید میں آیا ہے مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِىْ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْن. یہ مورتیں کیا ہیں جس کے آگے تم جھکے بیٹھے ہو۔ (۲۱:۵۳) دوسری جگہ حضرت سلیمانؑ کے تذکرے میں کہا گیا ہے۔ يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْر.

جن ان کے واسطے جو وہ چاہتے محار بین، مجسمے، بڑے بڑے لگن بناتے، یہاں وہ تصویریں مراد ہیں جن میں انبیاء کرام و ملائکہ کو عبادت کی حالت میں دکھایا جاتا تھا یا شوکت وہیبت کے لئے جو تصویریں بنائی جاتی تھیں، وہ مراد ہیں، تخت شاہی کے نیچے دو شیر بنائے گئے تھے اور اوپر کے حصے میں دو کرگس، جب حضرت سلیمان علیہ السلام تخت شاہی پر بیٹھتے تو یہ اپنے بازوؤں کو پھیلا دیتے تاکہ وہ ان پر پاؤں رکھ کر چڑھ سکیں اور جب تشریف فرما ہوتے تو کرگس اپنے پروں کو پھیلا دیتے تاکہ سایہ ہو جائے۔

(بیضاوی)

تمت: پوری ہوئی، تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا.

تمتع: فائدہ اٹھانا، حج کے مہینوں میں پہلے عمرہ کرنا، پھر اسی سال حج کا احرام باندھ کر حج ادا کرنا۔

تمجید

بزرگی کے ساتھ نسبت کرنا، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم پڑھنا، ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے اکثر پڑھا کرو کیوں کہ یہ الفاظ جنت کے خزانوں میں سے ہیں اور خدا کے سوا کوئی پناہ نہیں، جو کوئی اس کا ورد کرے گا، خدا اس کو برائیوں سے دور رکھنے کے لئے ستر دروازے کھول دے گا اور ان برائیوں میں مفلسی بھی ہے۔

تمسخر

مذاق، ٹھٹھا، ارشاد باری تعالیٰ یہ ہے۔

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ. اے ایمان والو! کوئی گروہ تم میں سے کسی گروہ کا مذاق نہ اڑائے، ممکن ہے وہ قوم تم سے بہتر ہو۔ (۴۹:۱۱)

انسان کو صرف ظواہر احوال ہی کا علم ہوتا ہے اور ضمائر وسرائر کا علم نہیں، اللہ کے نزدیک اصل وزن ضمیر کے خلوص اور دل کے تقویٰ کا ہے اور یہ مخفی چیز ہے کہ دیکھنے والوں کی رسائی اس تک نہیں ہوتی لہٰذا کسی کو شکستہ حال، بدشکل اور بوسیدہ پرانے کپڑوں میں دیکھ کر اس کا مذاق اڑانا اور حقیر سمجھنا نہیں چاہئے۔ (کشاف)

تمسک: مذہب امامیہ کے نزدیک اہل بیت اور قرآن پاک سے وابستہ ہونا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان دو کے سوا کسی کو نہ ماننا۔

تمہید: شروعات، دیباچہ، عذر پیش کرنا، عذر قبول کرنا۔

تناسخ

آواگون، روح کا قالب بدلنا، قدیم مذاہب تناسخ کو مانتے ہیں اور اس پر بحث کرتے ہیں، اسلامی تعلیمات کے بعد عقیدہ تناسخ خود بخود ختم ہو جاتا ہے۔ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْت. ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِى الْقُبُوْر. بے شک اللہ تعالیٰ اہل قبور کو دوبارہ اٹھائے گا۔ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا. جس نے نیک کام کئے اس نے اپنے لئے کئے اور جس نے برائی کی اس کا وبال اسی پر ہوگا، نیز احادیث میں بھی اس سے متعلق کافی مواد موجود ہے، جس سے تناسخ کی نفی ہو جاتی ہے۔

تنعم

سکھ کی زندگی، اخلاق جلالی کے مصنف نے لکھا ہے کہ بچوں کی

تربیت میں یہ بات خاص طور سے شامل ہے کہ دن میں سونا، راتوں کو زیادہ دیر تک سونا، نرم کپڑے پہننا، گرمیوں میں سرد چیزیں اور سردیوں میں آگ اور کمبل کا استعمال، ان تمام چیزوں سے بچوں کو دور رکھا جائے، انہیں ورزش، پیدل چلنا، گھوڑے سواری وغیرہ سکھائی چاہئیں۔

تنعیم

مکہ سے تین میل پر تنعیم ایک مقام ہے، یہاں تک حرم کی حدود ہیں، اس پر علامات حرم کا ایک مینارہ بنا ہوا ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک حج کا احرام تو جہاں سے چاہیں باندھ لیں مگر عمرہ کا احرام حرم سے باہر جا کر باندھنا چاہئے۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا احرام باندھنے کے لئے انہیں تنعیم بھیجا تھا۔

تنور

نان پکانے کا زمین دوز ظرف، قرآن حکیم میں طوفان نوح کے تذکرے میں ارشاد ہوا ہے۔ حَتّٰى اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ.
یہاں تک کہ ہمارا حکم آپہنچا اور تنور جوش مارنے لگا۔
اس سے مراد مجازاً غضب الٰہی کا بھڑک اٹھنا ہے۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں۔ تنور کے معنی سطح زمین کے ہیں، یعنی سطح زمین سے پانی چشموں کی طرح اُبلنے لگا۔

تواضع

حدیث میں ہے: جو شخص اللہ پاک کے لئے تواضع اختیار کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو بلند مرتبہ عطا کرتا ہے اور قرآن مجید میں بھی زمین پر فروتنی، عاجزی اور انکساری کے ساتھ چلنے کی ہدایت دی گئی ہے۔
وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا.
اور خدا کے پیارے بندے زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں۔
(۶۳:۲۵)

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا.
اور تکبر میں لوگوں سے اپنے گال پھلا اور نہ زمین پر اکڑ کر چل۔
(۱۸:۳۱)

مسکنت اور تواضع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت لازم تھی۔ یہ تواضع ہی تھی کہ خچر اور حمار پر چڑھ جاتے، مسکینوں، غریبوں کی عیادت فرماتے، فقراء کے برابر جا بیٹھتے، صحابہؓ کے درمیان مل جل کر بیٹھ جاتے، ملازموں اور خادموں کے ساتھ کھانا تناول فرماتے، بازار سے سودا سلف خود اٹھا لاتے، اپنے جانوروں کو خود چارہ ڈالتے اور گھر کے چھوٹے موٹے کام اپنے ہاتھ سے کرلیا کرتے تھے۔ حج کو تشریف لے گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر جو چادر تھی اس کی قیمت چار درہم کی نہ ہوگی۔ یہود ان بنی قریظہ کی طرف حمار پر سوار ہو کر تشریف لے گئے تو اس کی باگ کھجور کے پٹے کی رسی سے بنی تھی اور اس کی پشت پر صرف کھجور کی صف پڑی ہوئی تھی، ارشاد ہوا ہے۔ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ. (۸۸:۱۵)
اس لطیف اشارہ سے مراد یہ ہے کہ خدا کے ہر بندے کو دوسرے بندے کے لئے نرم اور خوش اخلاق رہنا چاہئے اور ہر مسلمان کے ساتھ تواضع کا معاملہ کرنا چاہئے۔

توبہ

توبہ کی اصل رجوع الی اللہ ہے، بندے کی طرف سے توبہ کے معنی اس کا سرکشی سے باز آنا اور طریق بندگی کی طرف پلٹ آنا ہے اور خدا کی طرف سے توبہ کے معنی اپنے ایمان دار غلام کی رحمت کے ساتھ متوجہ ہونا ہے۔ توبہ کے تین رکن ہیں، اول اعتراف گناہ، دوسرے اپنے گناہ پر نادم ہونا اور تیسرے آئندہ گناہ سے باز رہنے کا قطعی ارادہ کرنا، اگر کوئی گناہ ناقابل تلافی ہو تو اس کی تلافی بھی لازم ہے، جیسے پچھلی چھوٹی ہوئی نمازوں کی قضا پڑھنا، بندے سے جب کوئی گناہ سرزد ہو جاتا ہے تو وہ رحمت خداوندی سے بعید ہو جاتا ہے اور وہ جب اس سے توبہ کرتا ہے تو گویا رحمت ایزدی کی سمت پلٹ آتا ہے۔
حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، گناہ سے توبہ کرنے والا، نہ گناہ کرنے والے کی مانند ہے۔ (ابن ماجہ)۔
توبہ ان کے لئے ہے جو اتفاقیہ یا بشریت کے تقاضوں کے تحت بھول چوک میں غلطی کر گئے ہوں، شیطان کے بہکاوے میں آگئے ہوں، بار بار غلطیوں کا ارتکاب کرنے والوں کے لئے توبہ نہیں ہے اور توبہ کے لئے بہترین وقت وہی ہے جب غلطیوں کا احساس ہو جائے۔
اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ

يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ.

خدا انہی لوگوں کی توبہ قبول فرماتا ہے جو نادانی سے بری حرکت کر بیٹھتے ہیں، پھر جلد توبہ کر لیتے ہیں، پس ایسے لوگوں پر خدا مہربانی کرتا ہے اور وہ سب کچھ جانتا (اور) حکمت والا ہے۔ (۴:۱۷)

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ.

ہاں جو توبہ کرتے ہیں اور اپنی حالت درست کر لیتے ہیں اور (احکام الٰہی کو) صاف صاف بیان کر دیتے ہیں تو میں ان کے قصور معاف کر دیتا ہوں اور بڑا معاف کرنے والا (اور) رحم والا ہوں۔ (۲:۱۶۰)

وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا.

اور جو شخص کوئی برا کام کر بیٹھے یا اپنے حق میں ظلم کرے، پھر خدا سے بخشش مانگے تو خدا کو بخشنے والا (اور) مہربان پائے گا۔ (۴:۱۱۰)

مگر مرتد، مشرک، عادی شرابی، نافرمان اولاد کی توبہ قبول نہیں ہوتی، اگر وہ اپنی نازیبا حرکات سے باز آ جائیں اور صدق دل سے توبہ کریں تو ممکن ہے ان کی توبہ قبول ہو۔

وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّيْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا.

اور ایسے لوگوں کی توبہ قبول نہیں ہوتی جو (ساری عمر) برے کام کرتے رہے، یہاں تک کہ ان میں سے جب کسی کی موت آ موجود ہو تو کہنے لگے کہ اب میں توبہ کرتا ہوں اور نہ ان کی (توبہ قبول ہوئی ہے) جو کفر کی حالت میں مریں، ایسے لوگوں کے لئے ہم نے عذاب الیم تیار کر رکھا ہے۔ (۴:۱۸)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا.

مومنو اللہ کے حضور میں دل سے توبہ کرو۔ (۶۶:۸)

توبہ نصوح کے بارے میں ابی کعبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس سے مراد یہ ہے کہ جب تم سے کوئی قصور ہو جائے تو اپنے گناہ پر ندامت کا اظہار کرو، پھر ندامت کے ساتھ اللہ سے مغفرت مانگو اور آئندہ کبھی اس فعل کا ارتکاب نہ کرو۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ توبہ کے بعد آدمی گناہ کا اعادہ تو درکنار اس کے ارتکاب کا ارادہ تک نہ کرے۔

(ابن جریر)

حضرت علیؓ نے دیکھا کہ ایک بدو جلدی جلدی توبہ اور استغفار کے الفاظ ادا کر رہا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ تو توبہ الکذابین ہے، پھر اسے سمجھایا کہ اس کے ساتھ چھ چیزیں ہونی چاہئیں۔ (۱) جو کچھ ہو چکا اس پر شرمسار ہو جاؤ (۲) اپنے جن فرائض سے غفلت کی ہے انہیں ادا کرو (۳) جن کی حق تلفی کی ہو اسے لوٹا دو (۴) جن کو تکلیف پہنچائی ہو ان سے معافی مانگو (۵) آئندہ کے لئے عزم کر لو کہ اس گناہ کا اعادہ نہ کرو (۶) اپنے نفس کو اطاعت خداوندی میں گھلا دو، جس طرح تم نے اب تک گناہوں کی عادت ڈال رکھی ہے، اب اس کو اطاعت کی تلخی کا مزہ چکھاؤ۔ (کشاف)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ اپنے گناہوں سے توبہ کرے اس کی توبہ پر اللہ کو اتنی خوشی ہوتی ہے جتنی کہ مسافر کو لق و دق جنگل میں سواری کم ہو جانے کے سواری کے مل جانے پر ہوتی ہے۔ (بخاری)

ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مغرب کی جانب سے آفتاب نکلنے سے پہلے (یعنی قیامت کے آنے سے پہلے) توبہ کرے گا، خدا اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ (مسلم)

توبہ کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ پہلے غسل کر لیں ورنہ وضو کر لیں اور دو رکعت نماز توبہ کی نیت سے پڑھیں، اس کے بعد درود شریف پڑھ کر استغفار کریں اور نہایت عاجزی وانکساری کے ساتھ گناہوں کی معافی طلب کریں، بندہ کو چاہئے توبہ میں جس قدر ممکن ہو جلدی کر لے، کیا خبر اسے موت مہلت دے یا نہ دے۔

توبہ کے بارے میں مشائخ کے ارشادات یہ ہیں: حضرت سہیل بن عبداللہ تستریؒ اور ایک جماعت کا مذہب یہ ہے کہ التوبہ ان لا تنسی ذنبك۔ توبہ یہ ہے کہ کئے ہوئے گناہوں کو نہ بھولو اور اس کی ندامت میں ہمیشہ غرق رہو، اگرچہ کتنے ہی زیادہ اعمال صالح ہو جائیں، ان پر غور نہ کرو اس لئے کہ برے فعل پر شرمندگی، اعمال صالح پر مقدم ہے، ایسا شخص گھمنڈ نہ کرے اور گناہ کو فراموش کرے۔ حضرت جنید بغدادیؒ اور مشائخ کی ایک جماعت کا مذہب یہ ہے۔ التوبہ ان تنسی ذنبك. کہ توبہ یہ ہے کہ کئے ہوئے گناہ کو بھول جاؤ کیوں کہ توبہ کرنے

والا اہل محبت سے ہوتا ہے اور محبت والا مشاہدے میں ہوتا ہے اور مشاہدے میں گناہ کی یاد ظلم ہے، کیوں کہ وہ کچھ عرصہ شقاوت میں رہا پھر کچھ عرصہ حالت وفا میں جفا کی یاد میں تڑپا، حالانکہ وفا میں جفا کی یاد، وفا میں حجاب ہوتا ہے اور نافرمانی سے رجوع کرنا مجاہدہ ہے اور مشاہدہ سے وابستہ ہوتا ہے۔

(کشف المحجوب)

توحید

توحید کا مفہوم یہ ہے کہ خدا کے ایک ہونے پر ایمان لایا جائے، اس کی ذات میں، اس کی صفات میں، اس کے اختیارات میں اس کے حقوق میں کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِد. تمہارا معبود ایک ہے۔(۱۶۳:۲)

نیز فرمایا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد. کہہ دو کہ اللہ ایک ہے۔(۱:۱۱۲)

توحید یہ ہے کہ بندہ اللہ کو واحد و یکتا جانے اور یہ سمجھ لے کہ وہ بے مثل ذات و صفات میں بے نظیر اور اپنے افعال میں لاشریک ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْن.

اور میں نے جن وانس کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔(۵۶:۵۱)

یہی وہ توحید ہے جسے حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر محمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء لے کر آئے۔ توحید وَحَدَ يُوَحِّدُ سے مشتق ہے۔ توحید کے لغوی معنی یہ ہیں۔ "یہ جاننا کہ فلاں شئے ایک ہے اور شرع میں توحید کی تعریف یہ ہے کہ معبود کی وحدانیت پر ایمان لایا جائے اور اس آمر و حاکم کے آگے سر تسلیم خم کر دیا جائے۔

اسلامی شریعت میں توحید کو وہی حیثیت حاصل ہے، جو جسم کے اندر قلب و روح کو ہے، جس طرح قلب و روح کے بغیر زندگی کا تصور نہیں کیا جاسکتا، اسی طرح عقیدہ توحید کے بغیر دین کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔ اسلام توحید فی الذات کو بھی فرض اور لازم قرار دیتا ہے، یعنی تمام کائنات کا الہ ایک ہے۔ اسی نے سب کو وجود عطا کیا، وہی سب کا حاجت روا ہے، وہ ساری دنیا کا بلاشریک انتظام کرتا ہے، پیدا کرنا، زندہ کرنا، رزق دینا اور مستحق عبادت ہونا یہ تمام صفات اللہ کی ذات کے ساتھ مخصوص ہیں، لہٰذا اسلام میں توحید شرک جلی اور شرک خفی کے شائبوں سے پاک اور منزہ ہے۔ قرآن اس کی پرزور وکالت کرتا ہے اور علم و دلائل کی روشنی میں یہ ثابت کرتا ہے۔ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْل. خدا ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز کا نگراں ہے۔(۶۲:۳۹)

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِذَا قَضٰى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْن.

(وہی) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے، جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو اس کو اشارہ فرما دیتا ہے کہ ہو جا تو ہو جاتا ہے۔(۱۱۷:۲)

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْن. اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْن. اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْن. اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْن.

بھلا کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور (کس نے) تمہارے لئے آسمان سے پانی برسایا (ہم نے) پھر ہم ہی نے اس سے سرسبز باغ اُگائے۔ تمہارا کام تو نہ تھا کہ تم ان کے درختوں کو اُگاتے تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے (ہرگز نہیں) بلکہ لوگ رستہ سے الگ ہو رہے ہیں، بھلا کس نے زمین کو قرارگاہ بنایا اور اس کے بیچ نہریں بنائیں اور اس کے لئے پہاڑ بنائے اور کس نے دو دریاؤں کے بیچ اوٹ بنائی (یہ سب کچھ خدا نے بنایا) تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے (ہرگز نہیں) بلکہ ان میں اکثر دانش نہیں رکھتے۔ بھلا کون بے قرار کی التجا قبول کرتا ہے، جب وہ اسے دعا کرتا اور (کون اس کی) تکلیف کو دور کرتا ہے اور کون تم کو زمین میں (اگلوں کا) جانشین بناتا ہے (یہ سب کچھ خدا کرتا ہے) تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے (ہرگز نہیں) تم بہت غور کرتے ہو، بھلا کون تم کو جنگل اور دریا کے اندھیروں میں رستہ بتاتا ہے اور (کون) ہواؤں کو اپنی رحمت کے آگے خوشخبری بنا کر بھیجتا ہے (یہ سب کچھ خدا کرتا ہے) تو کیا خدا کے سوا کوئی معبود بھی ہے (ہرگز نہیں) یہ لوگ

جوشرک کرتے ہیں خدا کی شان اس سے بلند ہے۔(۲۷: ۶۰، ۶۳)

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا.

جو شخص اپنے پروردگار سے ملنے کی امید رکھے اسے چاہئے کہ عمل نیک کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے۔
(۱۸: ۱۱۰)

اسلام توحید فی الذات کے ساتھ توحید فی الصفات اور توحید فی العبادت کو بھی فرض اور لازم قرار دیتا ہے۔ یعنی تمام کائنات کا الٰہ ایک ہے، اسی نے سب کو وجود بخشا وہی سب کا حاجت روا ہے۔ پیدا کرنا، زندہ کرنا، رزق دینا اور مستحق عبادت ہونا یہ تمام صفات اللہ کی ذات کے ساتھ مخصوص ہیں، مختصر یہ کہ اسلام میں توحید شرک جلی اور شرک خفی کے شائبوں سے پاک اور منزہ ہے۔

تورات

اس عبرانی لفظ کے معنی شریعت اور قانون کے ہیں، اس نام کا اطلاق حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پانچ کتابوں پر ہوتا ہے، یعنی سفر تکوین (در ذکر کائنات آدم وحوا، نوح، ابراہیم، اسحاق، اسماعیل، یعقوب اور یوسف) (۲) سفر خروج (در ذکر موسیٰ، فرعون، بنی اسرائیل اور قانون) (۳) سفر الاحبار (در ذکر شریعت وقانون حلال وحرام) (۴) سفر العدد (در ذکر تعداد بنی اسرائیل وقت خروج از مصر وغزوات موسیٰ اور بعض احکام شریعت) (۵) سفر الاستثناء (در ذکر قوانین واحکام شریعت)
(تاریخ ارض القرآن)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ حکم دیا کہ خداوند کے عہد نامہ کو صندوق کے پہلو میں رکھ دیں اور عہد نامہ کا یہ صندوق (تابوت سکینہ) مختلف اشخاص سے ہوتا ہوا سیکڑوں سال بعد حضرت داؤدؑ کے ہاتھ آیا اور ان کے جانشین حضرت سلیمانؑ نے تابوت کھول کر دیکھا تو پتھر کے دو لوح ملے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور سے لائے تھے۔

فلسطینیوں اور مصریوں کی غارت گری سے متذکرہ کتب توریت مفقود ہو چکی تھیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس کی تعمیر کر کے تابوت وہاں رکھ دیا اور تورات کے تمام نسخے اور مقدس صحائف جو تورات کے بعد لکھے گئے تھے مسجد اقصیٰ میں رکھ دیئے۔ ۵۰۰ء قبل مسیح بخت نصر نے مسجد اقصیٰ کو ڈھا دیا اور لاکھوں یہودیوں کو تہ تیغ کر دیا، ستر سال بعد بنی اسرائیل وطن لوٹے تو ان کے پاس توریت تو کیا کوئی بھی مذہبی کتاب نہیں تھی، وہ اپنی قدیم زبان کو بھی بھول چکے تھے اور کلدانی زبان بولنے لگے تھے۔ حضرت عزیرؑ علیہ السلام نے سلسلہ اول کی تاریخ کتب کو از سر نو مرتب کیا مگر ۱۶۸ قبل مسیح میں یونانی بادشاہ انٹیولس نے مسجد اقصیٰ کو اپنے دیوتا زیلنس کا مندر بنا ڈالا اور تمام صحائف کو نذر آتش کر دیا، البتہ اسکندریہ میں ۲۸۰ قبل مسیح میں چند اشخاص نے کتب توریت کا ترجمہ کر لیا تھا۔ ۶۵ء قبل مسیح میں یہودا مقابلیس نے زبانی روایت سے احکام وقصص کا ایک مجموعہ تیار کر کے اس کا نام توریت رکھ دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اگر آپ تقدیر و تدبیر پر یقین رکھتے ہیں تو

اپنا روحانی زائچہ بنوائیے

یہ زائچہ زندگی کے ہر موڑ پر آپ کے لئے انشاء اللہ رہنما و مشیر ثابت ہوگا

اس کی مدد سے آپ بے شمار حادثات، ناگہانی آفتوں اور کاروباری نقصانات سے محفوظ رہیں گے اور انشاء اللہ آپ کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھے گا۔

- آپ کا مزاج کیا ہے؟
- آپ کا مفرد عدد کیا ہے؟
- آپ کا مرکب عدد کیا ہے؟
- آپ کے لئے کون سا عدد لکی ہے؟
- آپ کے لئے نقصان دہ اعداد کون سے ہیں؟
- آپ کو مصائب سے نجات دلانے والے صدقات؟
- آپ کے لئے کون سی تاریخیں مبارک ہیں؟
- آپ کے لئے کون سا دن اہم ہے؟
- آپ کو کون سے رنگ اور پتھر راس آئیں گے؟
- آپ پر کون سی بیماریاں حملہ آور ہو سکتی ہیں؟
- آپ کے لئے موزوں تسبیحات؟
- آپ کا اسم اعظم کیا ہے؟ (وغیرہ)

اللہ کی بنائی ہوئی اسباب سے بھری اس دنیا میں اللہ ہی کے پیدا کردہ اسباب کو ملحوظ رکھ کر اپنے قدم اٹھایئے ——

پھر دیکھئے کہ تدبیر اور تقدیر کس طرح گلے ملتی ہیں؟ **ہدیہ -/600 روپے**

خواہش مند حضرات اپنا نام والدہ کا نام اگر شادی ہوگئی ہو تو بیوی کا نام، تاریخ پیدائش یاد ہو تو وقت پیدائش، یوم پیدائش ورنہ اپنی عمر لکھیں۔

طلب کرنے پر آپ کا **شخصیت نامہ** بھی بھیجا جاتا ہے، جس میں آپ کے تعمیری اور تخریبی اوصاف کی تفصیل ہوتی ہے، اس کو پڑھ کر آپ اپنی خوبیوں اور کمزوریوں سے واقف ہو کر اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔ ہدیہ -/400 روپے

خواہش مند حضرات خط و کتابت کریں — **ہدیہ پیشگی آنا ضروری ہے**

اعلان کنندہ : ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554 فون نمبر 01336-224748

بہ سلسلۂ علم الاعداد

آپ کا مفرد عدد کیا کہتا ہے؟

قسط: ۲

اپنے مکمل نام، عرفیت اور تخلص وغیرہ جو بھی آپ اپنے نام کے ساتھ لگاتے ہوں، سب کے اعداد نکال کر پھر مفرد عدد برآمد کریں، اس کے بعد اعداد کی تفصیل دیکھیں، مثلاً کسی کا نام محمد ابرار عرف منے میاں ہے، کل اعداد ہوئے: ۶۹۷، مفرد عدد ۴، اسی طرح اپنے نام کے اعداد نکال کر اندازہ کیجئے کہ آپ کی اپنی خصوصیات کیا ہیں۔

عدد۲ ستارہ قمر سے تعلق رکھتا ہے اور برج سرطان کے تحت آتا ہے۔ اہم دن اتوار اور پیر ہیں، مبارک نگینے اصلی موتی، موتی اسٹون، یمنی عقیق ہیں۔ ۲ عدد والوں کی زندگی میں سنہرا انقلاب لاتے ہیں اور انہیں استحکام عطا کرتے ہیں۔ ۲ کا عدد معاہدے اور سمجھوتے کی علامت ہے۔ ۲ عدد والا شخص فنون لطیفہ اور قدرتی مناظر کا شیدائی ہوتا ہے، تجربات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ ۲ عدد کے لوگ تجارت، صنعت اور دستکاری میں بہت دلچسپی رکھتے ہیں۔ ۲ عدد کے لوگوں میں صبر و تحمل بہت ہوتا ہے، اسی لئے یہ لوگ پیش آنے والی مشکلوں پر آسانی سے قابو پالیتے ہیں، لیکن اگر یہ مشکلوں پر قابو نہ پاسکیں تو پھر ان کی طبیعت متغیر ہوجاتی ہے اور یہ گہری مایوسی کا شکار ہوجاتے ہیں۔ ۲ عدد کے لوگ دور اندیش ہوتے ہیں اور ہر حال میں اور ہر صورت میں خاموشی اور شرافت کو ترجیح دیتے ہیں۔ ۲ عدد کے لوگوں کی صحت بالعموم ایک سی نہیں رہتی اکثر یہ لوگ بدہضمی کا شکار رہتے ہیں، لیکن ان کے اندر ایک خصوصیت اور بھی ہوتی ہے وہ یہ کہ یہ اپنی بیماری کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنی تکلیف کو کسی پر ظاہر نہیں کرتے، چنانچہ بالعموم یہ ہوتا ہے کہ لوگ ان کی تکالیف سے بے خبر رہتے ہیں۔ ۲ عدد کے لوگ اپنے ہم عصروں میں ممتاز رہنے کی کوشش کرتے ہیں اور خود کو نمایاں کرکے انہیں ایک طرح کی فرحت اور خوشی کا احساس ہوتا ہے۔ ۲ عدد کے لوگ اگرچہ شرمیلے ہوتے ہیں، لیکن پھر بھی خود کو نمایاں کرنے میں انہیں مسرت ہوتی ہے۔ ۲ عدد کے لوگ چاہتے ہیں کہ ان کی خدمت کو لوگ محسوس کریں، ان کے مشکور رہیں اور ان کی تعریفوں کے پل باندھیں۔ ۲ عدد کے لوگ سنجیدہ انداز میں ہر جگہ خود کو کوشش کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ لوگ ان کے وجود کو اہمیت دیں اور ان کی کارکردگی کو اہمیت دیں۔ دو عدد کے لوگ اعلیٰ قسم کے گھریلو انسان ہوتے ہیں، ان میں یہ بھی ایک خصوصیت ہوتی ہے کہ یہ اپنی تعریف کم کرتے ہیں اور دوسروں کی تعریف کرنے میں بخل سے کام نہیں لیتے، دوسروں کی کارکردگی بڑھا چڑھا کر پیش کرنا ان کی خاص عادت ہوتی ہے، بسا اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ کام یہ خود کرتے ہیں، لیکن اس کا سہرا یہ دوسروں کے سر باندھ دیتے ہیں۔ ۲ عدد کے لوگوں میں روحانیت بھی وافر مقدار میں ہوتی ہے، قوت فکر بڑھی ہوئی ہونے کی وجہ سے ان کی پیشگوئیاں اہمیت کی حامل ہوتی ہیں، یہ لوگ مہمان نواز ہوتے ہیں اور لوگوں کی خدمت کرکے راحت محسوس کرتے ہیں۔ دو عدد کی خواتین بھی خدمت خلق کرنے میں خوشی محسوس کرتی ہیں، اگر انہیں نرس بننے کا موقع ملے تو یہ پھر خدمت خلق کی اعلیٰ مثالیں قائم کردیتی ہیں اور اپنی بے لوث خدمت سے لوگوں کا دل جیت لیتی ہیں۔ دو عدد کے لوگ حد سے زیادہ حساس ہوتے ہیں، ان میں فطری شرم بھی ہوتی ہے، بے ہودہ گوئی اور خواہ مخواہ کے جھگڑوں سے انہیں وحشت ہوتی ہے، یہ امن پسند قسم کے لوگ ہوتے ہیں اور اختلافات سے دور رہنا پسند کرتے ہیں، یہ اچھے دوست، اچھے ہمدرد، غمگسار اور وفا شعار ثابت ہوتے ہیں، مادی طور پر انہیں ہمیشہ نقصانات اٹھانے پڑتے ہیں، کیوں کہ کسی بھی معاملے میں یہ اپنی شرافت، اپنے ظرف اور اپنی انسانیت کو پامال نہیں کرتے، خواہ مالی طور پر یہ خسارے میں پڑ جائیں اور اپنے اس مزاج اور اپنی فطری پاکیزگی کی وجہ سے اکثر انہیں نقصانات ہی سے دوچار ہونا پڑتا ہے اور مالی منفعت ان کے حصے میں کم آتی ہے۔ ۲ عدد والے لوگ اگر ۲۰؍جون سے ۲۱؍جولائی کے درمیان پیدا ہوئے ہوں تو ان کی مذکورہ خصوصیات میں اور بھی اضافہ ہوجاتا ہے۔ دو عدد کے لوگ اگر کسی بڑے کام کی شروعات اس عرصے میں کریں اور ۲، ۱۱، ۲۰ اور ۲۹ تاریخوں کو اہمیت دیں تو ان کے حق میں بہتر ہوگا اور زبردست ترقی کرنے کا امکان رہے گا، دنوں کے اعتبار سے اتوار، پیر یا جمعہ کو اہمیت دینی چاہئے، کیوں کہ یہ دن ان کے لئے مبارک مانے گئے ہیں۔ دو عدد والے حضرات وخواتین کو امور خانہ داری، دستکاری، تجارت عامہ، بالخصوص گھریلو ضروریات کی تجارت اور پرانی چیزوں کی خرید و فروخت میں زیادہ کامیابی ملتی ہے۔

☆☆☆

الوہاب

اس اسم کا ذاکر اللہ کے خزانوں سے رزق پاتا ہے۔

اسم الوہابؒ کے ورد کا معمول تمام اولیاء اللہ کا خاصہ تھا اور دیکھنے والے یہ دیکھ کر حیران رہ جاتے تھے کہ یہ فقیر، درویش، اپنی پریشان حالی کے باوجود دنیا کی جھولیاں بھر دیا کرتے تھے۔ جو اللہ الوہابؒ کے خزانوں سے انہیں ملتا رہتا تھا۔ وسعت رزق، حصول مقاصد، تسخیر قلوب کے ساتھ اس کا پڑھنے والا بادشاہوں کی سی زندگی گزارتا ہے۔ اللہ اسے مخلوق میں عزت اور اس کی دولت کو وسعت بخشتا ہے۔ جس شخص کو کوئی حاجت درپیش ہو وہ آدھی رات کو اٹھے، غسل کرے، پھر باوضو ہو کر دو رکعت نماز نفل برائے حاجات ادا کرے اور اس کے پڑھنے کے بعد سجدے میں سر رکھ کر ایک سو چالیس مرتبہ یاوہابؒ پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت بیان کرے۔ اللہ اس کی وہ حاجت پوری فرمائے گا۔ اس طرح حصول رزق، محبت و قرابت داری اور بے روزگاری سے نجات کے لئے جمعہ کی شب (جمعرات) کو دو رکعت نماز نفل پڑھے، ادائیگی نفل کے بد ننگے سر اسم الوہابؒ کو ۱۴۰۰ مرتبہ پڑھے اور مقصد میں کامیابی کی دعا کرے، انشاء اللہ تین شب میں مقاصد حاصل کرے گا۔

اسم الوہابؒ پر غور کرتے ہوئے ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ الوہابؒ نے جو زندگی ہمیں بخشی ہے وہی اتنی بڑی نعمت ہے کہ ہم اس کا جتنا شکر ادا کریں کم ہے۔ انسان کے لئے ہی الوہابؒ نے زمین و آسمان، دریا، پہاڑ، بحر بے کراں اور دنیا کی تمام جمادات، نباتات، حیوانات غرضیکہ کائنات کا ہر ذرہ انسان کے لئے میسر و مسخر فرمادیا، ہم ان پر حکمرانی بھی کر سکتے ہیں اور ان سے کام بھی لے سکتے ہیں۔ کائنات کے مظاہر سے الوہابؒ کی صفت گری کا تو ہر آنکھ والا یعنی صاحب بصارت و بصیرت شخص کر سکتا ہے۔ تاہم ہر انسان صرف اپنی ذات کے اندر جھانک کر دیکھے تو نظام انسانی کی کارکردگی کے لئے جو جو مشینری کام کر رہی ہے الوہابؒ کی قدرت کا حیرت انگیز کارخانہ چلتا دکھائی دے گا۔ ہمارا بولنا، چلنا، دیکھنا، سننا، کھانا، پینا، چکھنا، سونگھنا، سوچنا، سمجھنا، نظام تنفس، نظام ہضم، نظام اخراج ار نظام تولید، کیا بے مثال نعمتیں ہیں جس پر ہماری زندگی رواں دواں ہے۔

اسم الوہابؒ کی ہی برکات ہیں کہ ہم عقل و ذہانت، فہم و فراست، روح و احساس سے مالا مال ہیں۔ اس کے ساتھ اس نے ہمیں اخلاق حسنہ اور کمالات انسانی سے بھی سرفراز فرمایا جیسے سخاوت، شجاعت، صداقت اور محبت وغیرہ یہ اعلیٰ صفات ہی کیا کم تھیں کہ اللہ الوہابؒ نے ہمیں سیدھی راہ چلنے کی توفیق عطا فرمائی۔ آج کا انسان کس قدر خوش نصیب اور اعلیٰ ہے کہ اسے جو سہولیات میسر ہیں وہ سو ڈیڑھ سو سال پہلے کے بادشاہوں کو نصیب نہیں تھیں، مثلاً بجلی، گیس، فون، ذرائع آمد و رفت، ریڈیو، ٹیلی ویژن، بننے والے آلات اور سائنسی ایجادات جو بنی نوع انسان کو اس الوہابؒ کے حکم سے آرام پہنچانے کے لئے معرض وجود میں آئی ہیں۔ آج کا دور کیا کمال کا زمانہ ہے کہ بقول غالب۔

لے آئیں گے بازور سے جا کر دل و جان

اور اب تو واقعتاً دل بھی مصنوعی ایجاد ہو گئے ہیں اور جان کو تقویت دینے کا سامان بھی دستیاب ہے، اسی طرح بینائی کمزور ہوئی تو چشمہ ہے، دانت نہ رہے ہوں تو مصنوعی بتیسی بن جاتی ہے۔

اسم الوہابؒ کی روح تک پہنچنے کے لئے اللہ سے محبت کا دم بھرنے والوں کے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ اللہ سے ملاقات کیلئے تیار رہیں مگر انسان بہانہ ساز ہے، زندگی سے جڑے رہنے کے لئے وہ اعمال سے خالی ہونے کا بہانہ کرتا رہتا ہے گویا خاکی انسان خاک میں رہنے کا ہی دلدادہ ہے۔ آسمان پر جاتے ہوئے اسے ڈر لگتا ہے۔

عاملین کی شعبدے بازیاں

پھونک سے کاغذ یا کپڑا جل گیا

جی ہاں جعلی عامل اپنی پھونک سے سامنے پڑے کاغذ کو جلا دیتے ہیں، اکثر اوقات جعلی عاملوں کے آستانے پر آنے والے افراد سے کسی بات پر ناراضگی ظاہر کرنے کے لئے جعلی پیر پھونک مار کر کاغذ یا کوئی کپڑا جلانے کا شعبدہ دکھاتے ہیں، جس کے بعد اس عامل کے چیلے "حضرت" کے جلالی ہونے کی صورت میں کسی قسم کو بھسم کرنے کے قصے سنا کر ماحول بنا دیتے ہیں، یہ عمل جعلی عاملوں کے لئے آمدنی اور اعتماد قائم کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے، تاہم یہ عمل بھی بہت آسان ہے۔ یہ عمل کرنے کے لئے جعلی عاملوں، فاسفورس کو ڈلیوں کی شکل میں حاصل کرتے ہیں اور عمل سے کچھ دیر قبل ان ڈلیوں کو منہ میں رکھ کر تر کر لیتے ہیں۔ شعبدہ دکھانے کے "جلال" آنے پر جعلی حضرات پھونک مارتے ہوئے فاسفورس کی ڈلی کاغذ یا کپڑے پر گرا دیتے ہیں اور چند لمحوں میں فاسفورس کے خشک ہوتے ہی بہت تیزی سے کاغذ یا کپڑے پر آگ لگ جاتی ہے، جس کے بعد اس جعلی عامل کے جلال کو کم کرنے کے لئے نوٹوں کا نذرانہ پیش کیا جاتا ہے اور جعلی عاملوں کی دکانداری چلتی رہتی ہے۔

جن الائچی اور تعویذ لاتے ہیں

بعض آستانوں پر جعلی پیر یہ شعبدہ دکھا کر لوگوں کو قائل کرنے کی کوشش کرتے ہیں ہے، اس عمل کے دوران ایک شفاف خالی نمک دانی میں لوڈو کا چھکا نما ایک ٹین کا اسکوائر رکھ دیا جاتا ہے جس کے چاروں طرف دانے بنے ہوتے ہیں، جعلی عامل اس نمک دانی کو ہلاتے ہیں تو اسکوائر (چھکا) غائب ہو جاتا ہے اور نمک دانی میں الائچی آ جاتی ہے۔ اس الائچی کی آمد کے لئے کہا جاتا ہے کہ یہ جن لائے ہیں۔ جنات کی لائی ہوئی اس الائچی کو شہری کھانے کے لئے بڑی بڑی رقوم ادا کرتے ہیں۔ تاہم اب آپ بھی ایسے الائچی یا تعویذ منگوا سکتے ہیں۔ یہ شعبدہ دکھانے کے لئے بھی عامل کو زیادہ محنت نہیں کرنی پڑتی ہے۔ اس کے لئے ایسی نمک دانی استعمال کی جاتی ہے جو شفاف ہو اور اس کے آر پار دکھائی دے۔ تاہم اس نمک دانی کا ڈھکن لازمی طور پر الگ رنگ کا رکھا جاتا ہے۔ اس نمک دانی کی اونچائی کم از کم ایک انچ یا اس سے زائد ہوتی ہے جبکہ ٹین کا اسکوائر (چھکا) اس طرح سے خصوصی طور پر بنوایا جاتا ہے کہ اس کا پیندا رکھلا رہے اور یہ کھلا حصہ نمک دانی کے فرش پر رکھا جاتا ہے اور نمک دانی کے ڈھکن کی اندرونی سطح پر چاروں طرف سے مقناطیس کی پرت جما دی جاتی ہے۔ اسکوائر کے اندر پہلے سے الائچی ڈال دی جاتی ہے، جب جعلی عامل اسکوائر کو اچھالتا ہے تو وہ ڈھکن کے اندر مقناطیس سے چپک جاتا ہے اور الائچی مریدوں کے سامنے آ جاتی ہے اور جعلی عامل داد اور رقم ایک ساتھ وصول کرتا ہے۔ اسی طرح جن سے تعویذ منگوانے کا عمل بھی کیا جاتا ہے تا، تاہم اس عمل کے لئے جعلی عمال ایک مصنوعی انگوٹھے کا استعمال کرتے ہیں جو انسانی انگوٹھے سے مشابہ ہوتا ہے۔ جعلی عامل مصنوعی انگوٹھے کے اندر تعویذ چھپا لیتے ہیں اور غیر محسوس انداز میں زور زور سے ہاتھ ہلانے کے دوران وہ مصنوعی انگوٹھا اپنے انگوٹھے پر چڑھا لیتے ہیں اور فضا میں ہاتھ بلند کر کے دونوں ہاتھوں کو ہلا کر مٹھی بنا کر انگوٹھا اتارتے ہیں اور یوں تعویذ جن کے ذریعے جعلی عامل تک پہنچ جاتا ہے۔

جعلی عاملوں کا دعویٰ ہے کہ مرغ کو اذان دینے سے روکنا ہو تو اس کے سر پر ناریل کا تیل لگا دیں۔ ☆ سمندری جھاگ اور گندھک پیس کر روئی کی بتی بنائیں اور تلوں کے تیل میں جلائیں، چراغ آندھی اور بارش میں بھی جلے گا۔ ☆ گھڑے کے جمے ہوئے پانی میں سندھیا نمک پیس کر ڈالنے سے جما ہوا پانی اصلی حالت میں آ جاتا ہے ☆ آم کا بور خشک کر کے پیس کر شراب میں ڈالنے سے دودھ جیسا مشروب بن جاتا ہے ☆ اجوائن چبا کر کھا لیں، پھر نیم کے پتے قطعی کڑوے نہیں لگیں گے۔ ☆ دار چینی پیس کر آٹے میں ملا دیں اور کسی کتے کو کھلائیں تو وہ ناچنا شروع کر دے گا ☆ شتر مرغ کی جگہ کی مٹی سے کھاد بنا کر کسی درخت کی جڑوں میں بچھانے سے بغیر موسم کا پھل حاصل ہو سکتا ہے۔ ☆ اگر دوات میں املی کا عرق ڈال دیا جائے تو پھر اس دوات سے لکھا

نہیں جاسکتا۔ ☆بیری کا پتہ سونے پر ملنے سے اس کا رنگ تانبے جیسا ہو جاتا ہے۔

انڈا بوتل میں اور خون آلود انڈا

خود کو سچا اور بہت پہنچا ہوا ثابت کرنے کے لئے جعلی عامل بعض اوقات بہت چھوٹے سوراخ والی کسی بوتل میں انڈا داخل کرنے کا عمل کرتے ہیں۔ بعض اوقات لوگوں کو کہا جاتا ہے کہ ان کے مریض پر جن آگیا ہے جسے عامل صاحب انڈے میں بند کر کے بوتل میں ڈال دیں گے تاکہ وہ کبھی باہر نہ نکل سکے۔ اس عمل کے لئے مریض کے اہل خانہ سے ہی انڈا منگوایا جاتا ہے اور ان کے سامنے ہی جعلی عامل اس انڈے پر کچھ پھونکے مار کر اپنے قریب پہلے سے موجود گدلے پانی میں ڈال دیتے ہیں اور لوگوں کی توجہ ہٹانے کے لئے کچھ دیر تک بظاہر کچھ پڑھنے اور مریضوں کے اوپر سے انڈے والا برتن گھمانے کا کھیل کھیلنے کے بعد انڈا برتن سے نکال کر سب کے سامنے چھوٹے سوراخ والی بوتل میں ڈال دیا جاتا ہے اور اس کے بعد عامل اس انڈے پر سادہ پانی ڈال دیتے ہیں اور چند لمحوں بعد اس پانی کو بھی بوتل سے نکال دیا جاتا ہے اور سخت چھلکے والے انڈے کا انتہائی چھوٹے سوراخ سے بوتل میں داخل ہونے کا شعبدہ لوگوں کو جعلی عامل کا پکا مرید بنانے کے لئے کافی ہوتا ہے۔ تاہم اس عمل کے لئے جعلی عامل کو چند روز پہلے سے تیاری کرنی پڑتی ہے، بعض جعلی عامل تو اس قسم کے انڈے ہر وقت تیار رکھتے ہیں۔ اس عمل کے لئے جعلی عامل انڈے کو سرکہ انگوری لے کر سرکے میں نصف وزن ایسی ٹک ایسڈ ملا کر محلول تیار کیا جاتا ہے اور اس محلول میں تین دن تک انڈے کو رکھا جاتا ہے، جس کے بعد انڈا ربڑ کی طرح ہو جاتا ہے اور اسے آسانی سے تنگ منہ والی شیشے کی بوتل میں ڈالا جاسکتا ہے۔ اسی طرح جعلی عامل کسی بھی شخص کو اس کے لائے ہوئے انڈے پر کچھ پڑھ کر زمین میں سات روز تک دفن کرنے کے لئے دیتے ہیں۔ ساتویں روز انڈا زمین سے نکالنے کے بعد توڑا جاتا ہے اندر خون ہی خون بھرا ہوتا ہے۔ یہ انڈے کی قدرتی تاثیر ہے کہ مٹی میں دفن کرنے سے چند روز میں وہ خون سے بھر جاتا ہے اور یہ تجربہ کوئی بھی شخص کر سکتا ہے۔ بعض جعلی عامل لوگوں کو انڈے کی سفیدی پر تحریر لکھ کر حیران کر دیتے ہیں، یہ بھی کچھ مشکل کام نہیں، اس کام کے لئے جعلی عامل ایک اونس پھٹکری اور ایک پوائنٹ سرکہ لے کر اس کا محلول تیار کرتے ہیں اور اس محلول کو ماچس کی تیلی کا برش بنا کر انڈے کی بیرونی سطح پر تحریر کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں، کچھ دیر سوکھنے کے بعد اگر اس انڈے کو ابالا جائے تو چھلکے پر لکھی گئی تحریر سفیدی پر ظاہر ہو جاتی ہے۔ اس عمل کے ذریعے لوگوں کو بہت بے وقوف بنایا جاتا ہے۔

منہ میں آگ، پانی جم جائے گھڑے سے خشک ریت

بہت سے عامل اپنا اثر جمانے کی خاطر آگ کے دہکتے ہوئے انگارے بھی اپنے منہ میں رکھنے سے گریز نہیں کرتے اور ان عاملوں کا کہنا ہوتا ہے کہ کسی شخص کو جلانے کے لئے کیا گیا عمل وہ اپنے اوپر لے کر لوگوں کو بچاتے ہیں۔ عام شہری اس شعبدے سے بہت حیران ہوتے ہیں اور ایسے جعلی عاملوں کو بہت ''پہنچا ہوا'' تصور کرتے ہیں۔ اس عمل کے لئے جعلی عامل نوشادر اور عقرقرحا خالص کو لے کر پیس لیتے ہیں اور سفوف بنا کر رکھ لیتے ہیں۔ عمل کے وقت عامل اس سفوف کو اپنے منہ میں رکھ لیتا ہے، جس کے بعد اس سفوف کا لعاب پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے اور جعلی عامل اس لعاب کو اچھی طرح پورے منہ میں گھما کر نکال لیتے ہیں، جس کے بعد دہکتا ہوا انگارا اثر نہیں کرتا۔ اسی طرح بعض جعلی عامل بڑے مینڈک کی چربی، ع قرقرحا، پارہ اور گھیکوار کے لعاب سے تیار مرکب ہاتھ کی ہتھیلیوں پر مل کر آگ کے دہکتے ہوئے انگارے بھی اٹھا لیتے ہیں اور عام آدمی اسے بہت بڑی کرامت تصور کرتے ہیں اور فوراً مریدی میں آجاتے ہیں۔ جعلی عامل اپنی کرامتوں کا یقین دلانے کے لئے ہر طرح کے حربے استعمال کرتے ہیں۔ بعض اوقات عام شہریوں کو یہ باور کرانے کے لئے ان کے گھر میں موجود پانی پر بھی عمل کر دیا گیا ہے، وہ گھڑے میں موجود پانی کو برف بنانے کا عمل بھی کرتے ہیں اور سادہ لوح عوام ان کے جھانسے میں بہت آسانی سے آجاتے ہیں۔ اس عمل کے دوران جعلی عامل مریض کے گھر جاتے ہیں اور گھڑے یا کولر میں ہاتھ ڈال کر کچھ دیر تک عمل پڑھتے ہیں، جس کے بعد کچھ دیر میں ہی گھڑے یا کولر کا پانی برف بن جاتا ہے، اس عمل کے لئے جعلی عامل ''جل جمنی'' نامی بوٹی استعمال کرتے ہیں، یہ ایک طرح کی اپیل ہوتی ہے جس کے پتے بیضوی شکل کے ہوتے ہیں۔ یہ بوٹی پہاڑی اور سرسبز علاقوں میں پائی جاتی ہے اور اگر اس بوٹی کا رس نچوڑ کر پانی میں ڈالا جائے تو چند منٹوں میں پانی جم جاتا ہے اور اس معاملے کو جعلی عامل بہت اچھی طرح سے کیش کراتے ہیں۔ پانی جمانے کی طرح بہت سے

بھرے گھڑے میں سے خشک ریت نکالنے کا عمل بھی کرتے ہیں اور لوگ اس عمل سے بہت متاثر ہوتے ہیں جبکہ اس عمل کے لئے جعلی عامل کو زیادہ محنت بھی نہیں کرنی پڑتی۔ ریت کو موم کے قوام میں خوب اچھی طرح سے مکس کر کے چھوڑ دیا جاتا ہے اور عمل کرنے کے وقت کسی برتن یا گھڑے میں پانی ڈال کر مٹی بھر ریت میں پانی رکھ کر نکالی جاتی ہے تو ریت گیلی نہیں بلکہ خشک نکلتی ہے اور لوگ جعلی عامل کی جانب سے پانی کے اندر سے خشک ریت نکالنے کو بہت بڑی کرامت تصور کرتے ہیں۔

کیلا انگلی سے کٹے

یہ عمل بھی جعلی عامل کی دھاک بٹھانے میں بہت موثر کردار ادا کرتا ہے۔ جعلی عامل اپنے آستانے پر آئے کسی بھی شخص سے کیلا منگواتے ہیں اور سب کو انگلی یا لکڑی سے اشارہ کرتے ہیں تو وہ کیلا جس کا چھلکا بھی نہیں اتارا گیا، چھلکا اتارنے پر وہ کئی حصوں میں کٹا ہوا ہوتا ہے۔ یہ عمل دکھانے کے لئے بھی جعلی عامل باریک سی سوئی لے کر کیلے میں اس طرح داخل کرتے ہیں کہ وہ آر پار نہ ہو، بلکہ دوسری طرف چھلکے کے قریب پہنچ کر روک لی جاتی ہے اور سوئی کو دائیں سے بائیں دائرے کی شکل میں آہستہ آہستہ بڑی احتیاط سے گھمایا جاتا ہے اور پھر بائیں سے دائیں گھما کر سوئی نکال لی جاتی ہے۔ اس عمل میں سوئی کیلے کے اندر سے کاٹ دیتی ہے اور چھلکے پر اتنا باریک نشان بنتا ہے جو ان عاملوں کے آستانوں کے اندرونی کم روشنی والے ماحول میں نہیں دیکھا جاسکتا۔ بعدازاں جعلی عامل اس کیلے کو عمل کی آڑ میں تبدیل کر دیتے ہیں اور کیلے کو چھیلنے کا حکم دیتے ہیں تو وہ کئی ٹکڑوں میں کٹا ہونے پر نمک کے پانی میں ڈبو کر خشک کر لیا جائے تو ایسا کپڑا کسی صورت نہیں جلتا، یہ عمل آپ بھی کر سکتے ہیں۔

پھول رنگ بدلے، ہتھیلی پہ سرسوں جمے،

بارش میں پتنگ بازی

جعلی عامل آپ کے سامنے ہی پھول کا رنگ بدل دے گا اور اس کے بعد اسے دوبارہ اس کے اصلی رنگ میں لا کر آپ کو قائل کرنے کی کوشش کرے گا۔ اس عمل کے دوران جعلی عامل لوگوں سے پھول منگواتے ہیں اور پھر عمل کے لئے انہیں سے پہلے سے موجود دھونی کے قریب لے جا کر دھونی دیتے ہیں، جس سے اس کا رنگ بدل جاتا ہے اور لوگ حیران ہو جاتے ہیں لیکن ٹھہریئے آپ حیران نہ ہوں، اگر آپ بھی ایک رنگین پھول لے کر اسے گندھک کی دھونی دیں تو اس دھوئیں کے اثر سے پھول کا رنگ بدل جائے گا اور اگر پھول کو دوبارہ اسی رنگ میں لانا مقصود ہو تو اس پھول کو چند لمحوں کے لئے نمک کے پانی میں ڈال دیں، اصل رنگ دوبارہ آجائے گا۔ بالکل اسی طرح صاف مثال کی حد تک نہیں بلکہ ہتھیلی پر بھی سرسوں جمائی جاسکتی ہے۔ اس کے لئے مختلف جعلی عامل مٹی ہاتھ میں لے کر اس پر پانی ڈالتے ہیں اور پھر پنکھے سے ہوا لگاتے ہیں، جس کے بعد اس میں پودا پھوٹ جاتا ہے لیکن یہ سب آپ بھی کر سکتے ہیں، اس عمل کے لئے عامل ایک پیالے میں سرکہ ڈال کر اس میں سرسوں کے دانے ڈال دیتے ہیں، تین دن تک ان دانوں کو سرکہ میں بھیگا رہنے کے بعد نکالا جاتا ہے اور خشک کر لیا جاتا ہے۔ عمل کے وقت جعلی عامل ان دانوں کو اپنے ہاتھ میں چھپا کر ان پر مٹی دالتے ہیں اور پانی ڈالنے کے بعد ہوا لگاتے ہیں، جس کے بعد کچھ دیر میں پودا نکل آتا ہے۔ بعض علاقوں میں پتنگ بازی جنون کی شکل اختیار کر گئی ہے اور لوگ ہر موسم میں اپنی پتنگ اڑانے کے لئے کوئی بھی قیمت دینے پر تیار ہو جاتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے جعلی عامل اپنے آستانے سے دی گئی پتنگ کی کامیابی اور ہر قیمت پر اڑتے رہنے کی گارنٹی دے کر رقم بٹورتے ہیں، تاہم اس کے لئے وہ تلوں کا تیل روئی کی مدد سے پتنگ کے اوپر حصہ پر لگا دیتے ہیں، جس کے بعد پتنگ بارش میں بھی اڑتی رہتی ہے اور اس کا کاغذ نہیں پھٹتا۔

چراغوں کی لڑائی، لٹکتا چھلا

بعض عامل لوگوں کا دل جیتنے کے لئے چراغوں کی لڑائی کا اہتمام بھی کرتے ہیں، جس کے لئے لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ مسلمان اور کافر، جن ان چراغ میں جل رہے ہیں۔ چراغوں کی لڑائی دیکھ کر وہاں موجود لوگ دنگ رہ جاتے ہیں، تاہم اس عمل کے لئے جعلی عامل سفید حریر کی دو بتیاں بناتے ہیں، ان میں سے ایک بتی کو بکری کی چربی میں اچھی طرح ڈبو دیا جاتا ہے اور دوسری کو بھیڑیئے کی چربی میں ڈبو کر رکھ دیا جاتا ہے اور کچھ لمحوں بعد علیحدہ علیحدہ چراغوں میں دونوں بتیاں جلائی جائیں تو دونوں میں لڑائی کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور یہ لڑائی جعلی عامل کی بہترین کمائی پر جا کر ختم ہوتی ہے۔ جعلی عاملوں کی جعل سازی صرف ان اعمال تک محدود نہیں رہتی بلکہ وہ آپ کے ہاتھ میں موجود مٹی کو بھی میٹھا

کر دیتے ہیں، جس کے باعث ضعیف الاعتقاد لوگ بہت جلد ان پر یقین کر لیتے ہیں۔ جعلی عامل زمین سے اٹھائی ہوئی مٹی یا آپ کے ہاتھ سے لائے ہوئے پانی کو میٹھا کر دیتے ہیں۔ یہ عمل صرف اور صرف ''سکرین'' کی مدد سے کیا جاتا ہے اور جعلی عامل تھوڑی سی ''سکرین'' انگلی پر لگا لیتے ہیں، مٹی پر انگلی لگنے یا پانی میں لگنے سے وہ میٹھا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح بہت سے جعلی عامل ہوا سے بغیر دھاگے کے چھلا لٹکانے کا مظاہرہ کر کے اپنے مریدوں کی تعداد میں اضافے کی کوششوں میں مصروف رہتے ہیں اور اس عمل کے لئے سوت سے ایک مضبوط دھاگا تیار کرایا جاتا ہے، جسے نمک کے گاڑھے پانی میں ڈبو کر ایک گھنٹے رکھا جاتا ہے اور پھر خشک کر لیا جاتا ہے، جعلی عامل اس دھاگے سے چھلا باندھ کر لٹکا دیتے ہیں اور کسی شخص کے سامنے دھاگے کو آگ لگا دیتے ہیں، جس سے بظاہر دھاگا جل جاتا ہے، لیکن دھاگا جلنے کے باوجود چھلا ہوا میں معلق رہتا ہے اور لوگ اس جعلی عامل کی کرامتوں کے گیت گاتے ہیں جبکہ اگر اس دھاگے کو صرف چھوا بھی جائے تو چھلا نیچے گر جاتا ہے۔

خون سے بھرا لیموں، گھڑے میں بچھو

لوگوں کی جانب سے بڑی تعداد میں جعلی عاملوں سے رجوع کرنے اور ہر پریشانی جادو سے تعبیر کرنے کے معاملے نے جعلی عاملوں کی آمدنی لاکھوں میں کر دی ہے۔ کسی سادہ لوح شخص کے آنے پر جعلی عامل اکثر اسے بتاتے ہیں کہ اس پر سفلی یا کالا علم ہو گیا ہے اور اس کا پتہ لیموں کے ذریعے بھی چل سکتا ہے۔ آنے والے شخص کا یقین جیتنے کے لئے عامل اسے از خود لیموں خرید کر اپنے گھر میں ایک روز تک رکھنے کی ہدایت کرتا ہے اور ایک روز بعد سائل کی آمد پر اسے کاٹنے پر لیموں سے خون نکلنے پر اسے بتایا جاتا ہے کہ اس پر کالا علم یا سفلی کروایا گیا ہے اور اس کی نشانی لیموں سے خون آنا ہے۔ اس عمل کے بعد خوفزدہ شخص سے ہزاروں روپے بٹورے جاتے ہیں، لیموں سے خون برآمد ہونا کوئی بڑی بات نہیں۔ اس عمل کے لئے جعلی عامل بہت چالاکی سے کام لیتے ہیں۔ بلبل کے خون میں چھری کو اچھی طرح تر کر کے خشک کر لیا جاتا ہے اور اس چھری سے اگر لیموں کاٹا جائے تو اس سے نکلنے والا رس خون کی مانند ہوتا ہے۔ بعض عامل اپنے گاہکوں کو کسی صورت نہیں جانے دیتے اور انہیں اپنی کرامتوں کا یقین دلانے کے لئے بتایا جاتا ہے کہ ان کے گھر اور جسموں پر قابض جنوں کو بچھو میں تبدیل کر دیا جائے گا۔ اس مقصد کے لئے جعلی عامل سائل کے گھر پر کچھ وقت گزارتے ہیں اور اس سے خالی گھڑا منگوایا جاتا ہے۔ جعلی عامل علیحدگی میں عمل کا بہانہ کر کے اس گڑھے میں سفید یا بھورے رنگ والے گدھے کا پیشاب ڈال کر اس میں بھینس کا گوبر ڈال دیتے ہیں، جس کے بعد چند ہی دنوں میں مٹی کے گھڑے میں کیمیائی عمل کے ذریعے خطرناک قسم کے بچھو پیدا ہو جاتے ہیں اور جعلی عامل ان بچھوؤں کو اسی شخص کے ہاتھوں مروا کر اس پر سے جنات کا قبضہ ختم ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔

انڈے سے تعویذ، سوئیاں اور بال نکالنا

جعلی عامل اپنے پاس آنے والے شخص کے لائے ہوئے انڈے پر عمل شروع کرتے ہیں اور پھر سائل کو دھونے کے لئے دیتے ہیں۔ سائل کے جسم پر انڈا گھمانے کے بعد انڈا توڑا جاتا ہے تو اس میں سے تعویذی، سوئیاں اور بال وغیرہ نکلتے ہیں۔ جس کے بعد اسے بھی سفلی علم قرار دے کر اس کی کاٹ کے لئے رقم، بکرے وغیرہ کے نذرانے بتائے جاتے ہیں اور سادہ لوح اسے تسلیم بھی کر لیتے ہیں۔ اس عمل کے لئے جعلی عامل بہت مہارت سے کام لیتے ہیں اور انڈے میں بڑی صفائی اور مہارت سے سرنج ڈال دی جاتی ہے اور انڈے کا تمام مواد کھینچ کر اسے خشک کر لیا جاتا ہے۔ پھر ایک معمولی سے سوراخ کے ذریعے تعویذ، سوئیاں اور بال ڈال کر انڈے کو موم یا ایلفی سے بند کر کے اس پر سفید رنگ کر دیا جاتا ہے۔ جعلی عامل پہلے سے ایسا انڈا تیار کر کے رکھ لیتے ہیں اور غیر محسوس طریقے سے انڈا تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ اسی طرح اخروٹ کو درمیان سے توڑ کر ایک حصے کو صاف کر لیا جاتا ہے اور اس میں چھوٹا سا پتلا تعویذ و دیگر چیزیں رکھ کر اسے صمد بونڈ یا ایلفی سے جوڑ دیا جاتا ہے اور مطلوبہ وقت آنے پر یہ چیزیں برآمد کر لی جاتی ہیں۔

یہ چند شعبدے ہیں جنہیں ہند و پاک یا دنیا کے مختلف حصوں میں شعبدے بازی میں استعمال کیا جاتا ہے اور عوام کو بیوقوف بنا کر ان سے رقوم اینٹھی جاتی ہیں۔ ان کی حقیقت یہاں بیان کر دی گئی ہے تاکہ قارئین انہیں سمجھ کر ان سے محفوظ رہ سکیں۔

☆☆☆☆

راہِ طریقت

تصوف وسلوک

قسط نمبر: ایک

ازقلم: حضرت مولانا ذوالفقار علی نقش بندی مدظلہ العالی

علم تصوف کے شرعی ثبوت کے لئے تین دلائل بیان کئے جاتے ہیں۔

دلیل نمبرایک: اللہ جل شانہ کا فرمان ہے۔ وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ. (سورۂ انعام)

اور ظاہری گناہ اور پوشیدہ گناہ سب چھوڑ دو۔

تفسیر خازن میں اس آیت کے تحت مرقوم ہے۔

المراد بظاهر الاثم افعال الجوارح وباطنه افعال القلوب (تفسیر خازن، جلد دوم صفحہ ۱۴۶)

ظاہری گناہ سے مراد اعضاء وجوارح کے اعمال اور باطنی گناہوں سے مراد دل کے اعمال ہیں، لہٰذا انسانی اعمال کی تین قسمیں ہیں۔

قسم اول: وہ اعمال جن کا تعلق فقط انسان کے ظاہر سے ہے۔ مثلاً كُلُوْا وَاشْرَبُوْا (کھاؤ اور پیو اور اسراف نہ کرو) قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ. (آپ کہہ دیجئے ایمان والوں سے کہ نگاہیں نیچی رکھیں) فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيْضِ. (عورتوں سے حیض کے دوران علیحدہ رہو)

قسم دوم: وہ اعمال جن کا تعلق فقط انسان کے باطن سے ہے۔ مثلاً وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ. (اور اللہ پر توکل کرو) وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ. (میں اپنا کام اللہ کے سپرد کرتا ہوں) لَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ. (ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو)

قسم سوم: وہ اعمال جن کا تعلق انسان کے ظاہر سے بھی ہے اور باطن سے بھی، مثلاً نماز کے ظاہر کے متعلق فرمایا وَاِذَا قَامُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى. (اور جب کھڑے ہوتے ہیں نماز میں تو کھڑے ہوتے ہیں سستی کے ساتھ) اور باطن کے متعلق فرمایا يُرَاءُوْنَ النَّاسَ. (انسانوں کے دکھانے کے لئے) اعمال کے ظاہری حصے کا تعلق علم قال (فقہ) اور باطنی حصے کا تعلق علم حال (تصوف) سے ہے۔ یہ دونوں علوم صحابہ کرامؓ نے شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سیکھے جس کی تائید درج ذیل احادیث سے ہوتی ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے **حفظت من رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم وعائين. فاما احدهما فبسطته واما الاخر فلو بسطته قطع هذا البلعوم.** (مشکوٰۃ کتاب العلم)

(میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے علم کے دو برتن حفاظت میں لئے، ایک کو لوگوں میں پھیلا دیا اور دوسرا اگر پھیلاؤں تو یہ گردن کاٹ دی جائے) اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت ابوہریرہؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو علوم سیکھے یعنی ایک علم قال اور دوسرا علم حال۔

☆ سیدنا عمر بن الخطابؓ کو جب دفن کیا گیا تو حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے صحابہ کرامؓ کی ایک محفل میں کہا۔ ”آج دس میں سے نو حصے علم فوت ہو گیا“ اس پر بعض صحابہ کرامؓ نے ناگواری کا اظہار کیا تو حضرت عبداللہؓ نے فرمایا۔ ”اس سے مراد حیض ونفاس کا علم نہیں بلکہ علم باللہ ہے۔“ یہ جواب سن کر سب حضرات مطمئن اور خاموش ہو گئے۔ پس اس پر صحابہ کرامؓ کا اجماع سکوتی ثابت ہوا اور صاف ظاہر ہے کہ صحابہ کرامؓ کسی غیر شرعی بات پر ہرگز خاموش نہ رہتے۔ وہ تو باطل کے خلاف ننگی تلوار تھے۔

☆ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے علم کے ستر ابواب بتا رکھے ہیں اور میرے سوا یہ علم کسی اور کو نہیں بتایا۔ (کتاب اللمع ص ۵۴)

☆ صحابہ کرامؓ میں سے بعض حضرات ایسے بھی تھے جنہیں ایک خاص قسم کا علم خصوصیت کے ساتھ حاصل تھا، حضرت حذیفہؓ کو منجملہ اور کئی باتوں کے منافقین کے ناموں کا علم تھا، انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ علم راز میں بتایا تھا، یہاں تک کہ حضرت عمرؓ بھی ان سے دریافت کرتے تھے کہ کہیں میں تو ان میں سے نہیں ہوں۔

☆ بعض تابعین حضرات علم قال (فقہ) میں صحابہ کرامؓ سے بڑھے جا رہے تھے، چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے بعض اوقات مسئلہ پوچھا جاتا تو فرماتے۔ ”جابر بن عبداللہؓ سے پوچھو“ اہل بصریٰ ان کے فتویٰ پر عمل کریں“ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے۔ ”سعید بن المسیبؒ سے پوچھو“ حضرت انس بن مالکؓ فرمایا کرتے۔ ”حسن بصریؒ سے

پوچھو، انہوں نے مسئلے یاد کر رکھے ہیں، ہم بھول گئے'' حالانکہ یہ طے شدہ بات ہے کہ صحابہ کرامؓ کو یقین ومعرفت (علم حال) میں تابعین پر ایسی فضیلت حاصل تھی جیسا کہ سورج کو چراغ شب پر۔ صحابہ کرامؓ کے یقین کامل کا اندازہ اس روایت سے لگایا جاسکتا ہے جسے حکیم ترمذیؒ نے شان الصلوٰۃ میں اور ابن الاثیر نے اسد الغابہ میں نقل کیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ اپنے ایک صحابیؓ سے پوچھا۔

''کیف اصبحت یاحارثؓ. قال اصبحت مومنا باللّٰہ حقا. قال انظر ماتقول یا حارثؓ ان لکل شیء حقیقة فما حقیقة ایمانك. فقال عزلت نفسی وصرفتها عن الدنیا فاستویٰ عندی حجرها وذهبها ومدرها فاسهرت لیلی واظمات نهاری حتی صرت کانی انظر الی عرش بارزًا وکانی انظر الی اهل الجنة یتزاورون فیها وکانی انظر الی اهل النار یتصارعون. وفی روایة یتعادون.''

(اے حارثؓ! صبح کیسے کی؟ تو حارثؓ نے جواب دیا کہ اے اللہ کے نبیؐ! میں نے اللہ پر سچے ایمان کی حالت میں صبح کی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھ تو کیا کہہ رہا ہے؟ اے حارثؓ! بے شک ہر ایک شئے کی کوئی نہ کوئی حقیقت ہوتی ہے، تیرے ایمان کی کیا حقیقت ہے؟ تو حارثؓ نے جواب دیا، میں نے اپنے نفس سے علیحدگی اختیار کی اور اسے دنیا سے پھیر دیا، جس کے نتیجے میں میری نظر میں اس دنیا کے پتھر، مٹی، سونا اور چاندی برابر ہوگئے ہیں۔ میں رات کو جاگتا ہوں اور دن میں پیاسا رہتا ہوں، میری یہ کیفیت ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے عرش کو اپنے سامنے ظاہر دیکھ رہا ہوں اور گویا میں جنت میں اہل جنت کو ایک دوسرے سے ملتے ہوئے اور اہل جہنم کو چلاتے ہوئے دیکھ رہا ہوں)

اس پر نبی علیہ السلام نے فرمایا۔''عرفت فالزم'' (تو جان گیا ہے اور اسی پر جما رہ)

حضرت علیؓ سے منقول ہے۔''اگر جنت اور جہنم مجھے نظر بھی آجائے تو میرے یقین میں اضافہ نہ ہو'' حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بارے میں ان کی اہلیہ سے منقول ہے۔''ابوبکرؓ کو لوگوں پر فضیلت نماز اور روزہ کی کثرت کی وجہ سے نہ تھی بلکہ دل کے یقین (معرفت) کی وجہ سے تھی'' اسی یقین ومعرفت کا نام علم حال (تصوف) ہے۔ یہ علم کتابیں پڑھنے سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ خواہشات نفسانی کے ترک کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ حضرت حسن بصریؒ فرمایا کرتے تھے۔''ہم نے تصوف کا علم قیل وقال کے ذریعے سے حاصل نہیں کیا بلکہ دنیا اور اس کی لذتوں کے ترک کرنے سے حاصل کیا ہے۔'' پس ثابت ہوا کہ علم قال اور علم حال کی ندیاں سرچشمہ علوم نبوت ہی سے نکلی ہیں۔

دلیل نمبر۲: صحیح مسلم حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مجھ سے (دین کی باتیں) پوچھا کرو'' لیکن حضرات صحابہ کرامؓ ہیبت نبویؐ کے غلبہ کی وجہ سے سوال نہ کرسکے، چنانچہ ایک اجنبی آدمی مجلس میں آئے، بیٹھ گئے اور پوچھا۔''ماالایمان'' (ایمان کیا ہے؟) ''ماالاسلام'' (اسلام کیا ہے؟)''ماالاحسان'' (احسان کیا ہے؟)

یہ سوالات وجوابات حدیث جبرئیل میں معروف ہیں۔ مطلب یہ کہ غلبہ ہیبت کی وجہ سے حضرات صحابہ کرامؓ کو سوالات کرنے کی جرأت بہت کم ہوتی تھی، تعلیم حقائق دینیہ کے لئے حق تعالیٰ نے حضرت جبرائیل کو انسانی شکل میں بھیجا تاکہ وہ سوال کریں اور معلم کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جواب میں گوہر افشانی فرمائیں اور اس انداز سے صحابہ کرامؓ کا دامن علمی جواہر پاروں سے بھرپور ہو۔ سوالات کے جواب دینے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔''فانه جبرئیل اتاکم یعلمکم دینکم'' (یہ جبرائیل آئے تھے تمہیں تمہارا دین سکھانے کے لئے) اس تعبیر میں یہ بات بتادی گئی کہ علوم دینیہ کا خلاصہ ان جوابات میں موجود ہے۔ پس تمام احادیث کے علوم تین حصوں میں تقسیم ہوسکتے ہیں۔

☆ وہ احادیث جن میں دین کے اصول اور نظریات کی تعلیم ہے۔

☆ وہ احادیث جو اعمال ظاہرہ کی اصلاح سے متعلق ہیں۔

☆ وہ احادیث جو اصلاح باطن سے متعلق ہیں۔

حدیث جبرائیل میں ان تینوں قسموں کا ذکر آگیا۔''ماالایمان'' میں اصلاح عقائد کا مضمون آگیا۔''ماالاسلام'' میں اعمال ظاہرہ کی اصلاح کا مضمون آگیا اور''ماالاحسان'' میں اصلاح اخلاق کا مضمون آگیا۔ چند جملوں میں پورے دین کا خلاصہ بیان کردینا پیغمبرانہ اعجاز ہے، لہٰذا یہ حدیث''جوامع الکلم'' میں سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت انتہائی جامعیت کی حامل تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کے ان تینوں حصوں کی کماحقہ تشریح اور اشاعت کی۔ صحابہ کرامؓ میں بھی جامعیت کی شان کافی حد تک تھی، لیکن مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ جامعیت میں کمی آتی گئی۔ اس لئے علماء امت نے دین کی حفاظت وخدمت کے لئے ان شعبوں کو تین مستقل علیحدہ علیحدہ علوم میں مدون کردیا۔

☆ تصحیح عقائد کے سلسلے میں کتاب وسنت میں جو ہدایات دی گئی ان کی حفاظت وخدمت کے لئے ''علم الکلام'' مدون ہوا۔

☆ اعمال ظاہرہ کے متعلق جو راہنمائی کتاب وسنت نے کی ہے اس کی تشریح کے لئے ''علم الفقہ'' کو مدون کیا۔

☆ اصلاح باطن کے متعلق جو باتیں کتاب وسنت نے بتائی ہیں ان کی تفصیلات کے لئے علم الاحسان، علم الاخلاق، علم التصوف مدون ہوا۔

☆ ان علوم ثلاثہ میں کامل دسترس رکھنے والا ہی محقق اور کامل عالم دین کہلانے کا حق دار ہے۔ ان تفصیل سے یہ بات واضح ہوگئی کہ یہ تینوں علوم ''تیسیر علی الامۃ'' کے لئے مدون کئے گئے۔ یہ علوم قرآن وسنت سے کوئی الگ چیز یا ان کے خلاف کوئی محاذ نہیں بلکہ کتاب وسنت کی روح اور ان کے ثمرات ہیں۔ شیخ زروقؒ اپنی کتاب ''ایقاظ الہم'' میں لکھتے ہیں۔

''لنسبة التصوف من الذين نسبة الروح الى الجسد (تصوف کی نسبت دین کے ساتھ اسی طرح ہے، جیسے روح کی نسبت جسم کے ساتھ)

☆ حضرت مجدد الف ثانیؒ اپنے ایک مکتوب میں ملا حاجی محمد لاہوریؒ کو تحریر فرماتے ہیں۔ ''شریعت کے تین حصے ہیں، علم، عمل، اخلاص۔ جب تک یہ تینوں اجزاء محقق نہ ہوں شریعت محقق نہیں ہوتی۔ جب شریعت محقق ہوجاتی ہے تو حق تعالیٰ کی رضا حاصل ہوجاتی ہے جو کہ تمام دنیاوی اور اخروی سعادتوں سے بالاتر ہے۔ طریقت وحقیقت جس سے کہ صوفیاء ممتاز ہوئے ہیں دونوں (شریعت کے تیسرے حصے) یعنی اخلاص کی تکمیل میں شریعت کے خادم ہیں، پس ان کی تحصیل صرف شریعت کی تکمیل کے لئے کی جاتی ہے۔

احوال ومواجید اور علوم ومعارف، جو اثناء راہ میں حاصل ہوتے ہیں وہ مقاصد میں سے نہیں۔ ان سب سے گزر کر مقام رضا تک پہنچنا چاہئے، جو کہ سلوک کا آخری مقام ہے، اس لئے طریقت وحقیقت کی منزلوں کو طے کرنے کا مقصد تحصیل اخلاص (احسان) کے سوا کچھ نہیں ہے۔ (جلد اول مکتوب سد وششم)

☆ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں۔ ''مقصود صوفیہ کے طریقہ عالیہ کا مشاہدہ حق کا حصول ہے۔'' ''کانک تراہ'' اور اس حضور کا نام انہوں نے ''مشاہدہ بالقلب'' رکھا ہے۔ (انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ: ص ۳۹)

دلیل نمبر ۲: حدیث متواتر کی تعریف اور اس کے قطعی الثبوت ہونے کی دلیل میں اہل اصول لکھتے ہیں:

''الخبر المتواتر ما يكون له طريق بلا عدد معين، تكون العادة قد احالت تواطؤهم على الكذب'' (نخبۃ الفکر)

حدیث متواتر وہ ہے کہ اتنی بڑی تعداد نے ہر زمانہ میں اس کی روایت کی ہو کہ عقل سلیم اور انسانی عادات اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہ ہوں کہ اتنے کثیر انسانوں نے غلط بیانی اور افتراء پردازی پر اتفاق کرلیا ہے اور یہ کسی سازش کا نتیجہ ہے، چنانچہ قرن ثانی سے لے کر اس وقت تک بلا انقطاع اور بلا استثناء ہر دور اور ہر ملک کے کثیر التعداد مخلص بندوں نے علم تصوف کو حاصل کیا، خود فائدہ اٹھایا اور دوسروں کو پہنچایا۔ یہی دلیل علم تصوف کی حقانیت کو اُجاگر کرنے کے لئے کافی ہے۔

ع　مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

☆ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں۔

''صحبتنا وتعلمنا آداب الطريقة والسلوك متصلة الى رسول الله صلى الله عليه تعالى عليه وآله وسلم بالسند الصحيح المستفيض المتصل.'' (ہماری صحبت اور ہماری تعلیم جو آداب تصوف وسلوک سے تعلق رکھتی ہے، یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سند متصل صحیح اور جاری کے ذریعے ملتی ہے)

خلاصہ کلام: صحابہ نے علم ظاہری وعلم باطنی یعنی علم قال وعلم حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا اور اس وقت سے امت میں ان علوم کی اشاعت وترویج جاری وساری ہے، آج کے دور میں علم قال کو فقہ یا شریعت اور علم حال کو تصوف یا طریقت کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے، یہ دونوں علوم انسان کی ایمانی تکمیل کے لئے ضروری ہیں، جس طرح کنز وہدایہ اور شرح وقایہ پڑھنا ضروری ہے، اسی طرح ابونصر سراج کی ''کتاب اللمع'' ابوطالب مکی کی ''قوت القلوب'' امام غزالی کی ''اربعین'' شیخ سہروردی کی ''عوارف المعارف'' اور حضرت مجدد کے ''مکتوبات'' پڑھنا ضروری ہیں۔ اگر روایت میں کمال حاصل کرنے کے لئے عسقلانیؒ اور قسطلانیؒ سے استفادہ ضروری ہے تو درایت کمال حاصل کرنے کے لئے جنیدؒ وبایزیدؒ سے فیضیاب ہونا ناگزیر ہے۔

تصوف مشاهیر امت کی نظر میں: ☆ شیخ ابوطالب مکیؒ قوت القلوب میں لکھتے ہیں۔ ''هما علمان اصليان لا يستغني احدهما عن الاخر بمنزلة الاسلام والايمان مرتبط كل منهما بالاخر كالجسم والقلب لاينفك احد من صاحبه''

(دونوں علوم اصلی ہیں جو ایک دوسرے سے مستغنی نہیں ہیں، بمنزلہ اسلام اور ایمان کے۔ ہر ایک دوسرے کے ساتھ بندھا ہوا ہے، جیسے جسم اور قلب کہ ان میں سے ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوسکتا)

☆ شیخ الاسلام زکریا انصاریؒ لکھتے ہیں۔ "الشریعة ظاهر الحقیقة والحقیقة باطن الشریعة وهما متلا زمتان لایتم احدهما الا بالآخر." (شریعت حقیقت کا ظاہر ہے اور حقیقت شریعت کا باطن، دونوں لازم وملزوم ہیں، ایک کے بغیر دوسرے کی تکمیل نہیں ہوتی)

☆ حضرت امام مالک بن انسؒ فرماتے ہیں۔ من تفقه ولم یتصرف فقد تفسق ومن تصوف ولم یتفقه فقد تزندق ومن جمع بینهما فقد تحقق."

(جس نے (علم) فقہ حاصل کیا مگر (علم) تصوف حاصل نہ کیا اس نے فسق کیا، جس نے (علم) تصوف حاصل کیا مگر (علم) فقہ حاصل نہ کیا وہ زندیق ہوا، جس نے ان دونوں (علوم) کو جمع کیا پس وہ محقق ہوا)

☆ علامہ شامیؒ فرماتے ہیں۔ "الطریقة والشریعة متلا زمتان" (طریقت وشریعت دونوں لازم وملزوم ہیں)

☆ اکبر الہ آبادی مرحوم نے شریعت وطریقت کے حوالے سے چند خوبصورت اشعار پیش کئے ہیں۔

سنو دو ہی لفظوں میں مجھ سے یہ راز
شریعت وضو ہے طریقت نماز
شریعت در محفل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
شریعت عروج دل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
شریعت میں ہے صورت فتح بدر
طریقت میں ہے معنی شق صدر
شریعت میں ہے قیل وقال حبیبؐ
طریقت میں حسن وجمال حبیبؐ
نبوت کے اندر ہیں دونوں ہی رنگ
عبث ہے یہ صوفی وملا کی جنگ

پس ثابت ہوا کہ علم تصوف کوئی عجمی چیز نہیں، بلکہ خالص مکی اور مدنی چیز ہے۔ البتہ جاہل صوفیاء کی وہ باتیں جو کتاب وسنت کے خلاف ہوں ہمیشہ رد کی جائیں گی۔

☆ امام ابوالقاسم قشیریؒ فرماتے ہیں۔ "کل شریعة غیر مویده بالحقیقة فغیر مقبول وکل حقیقة غیر مقیده بالشریعة فغیر محصول." (شریعت کی ہر وہ بات جس کی تائید حقیقت سے نہ ہو وہ غیر مقبول ہے اور حقیقت کی ہر وہ بات جو شریعت کی قیود میں نہ ہو حاصل کرنے کے قابل نہیں ہے)

☆ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں۔ "کل طریقة ردته الشریعة فهو زندقة والحاد."

(طریقت کی ہر وہ بات جسے شریعت رد کرے زندقہ اور کفر ہے)

☆ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ اپنے مکتوبات میں فرماتے ہیں۔ "ہمارے مشائخ شرع شریف کے نفیس موتیوں کو بچوں کی مانند وجد حال کے جوز ومویز کے بدلے نہیں دیتے، نص سے فص کی طرف مائل نہیں ہوتے۔ فتوحات مدنیہ سے فتوحات مکیہ کی طرف التفات نہیں کرتے۔ ان کا کارخانہ بلند ہے۔"

ایک اور جگہ تحریر فرماتے ہیں۔

"وہ ریاضتیں اور مجاہدے جو تقلید سنت سے الگ ہوکر اختیار کئے جائیں معتبر نہیں ہیں، اس لئے کہ جوگی اور ہندوستان کے براہمہ اور یونان کے فلاسفہ بھی ان کو اختیار کرتے ہیں اور یہ ریاضتیں ان کی گمراہی میں اضافہ کے سوا اور کچھ نہیں کرتی ہیں۔"

(جلد اول مکتوب دوصد وبست ودوم)

☆ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ تحریر فرماتے ہیں۔

"بعض جہلاء جو کہہ دیتے ہیں، شریعت اور ہے اور طریقت اور ہے، محض ان کی کم فہمی ہے۔ طریقت بے شریعت خدا کے گھر مقبول نہیں، صفائی قلب کفار کو بھی حاصل ہوتی ہے۔ قلب کا حال مثل آئینہ کے ہے، آئینہ زنگ آلودہ ہے تو پیشاب سے بھی صاف ہوجاتا ہے اور گلاب سے بھی صاف ہوجاتا ہے، لیکن فرق نجاست وطہارت کا ہے، ولی اللہ کو پہچاننے کے لئے اتباع سنت کسوٹی ہے، جو متبع سنت ہے وہ اللہ کا دوست ہے اور اگر مبتدع ہے تو محض بے ہودہ ہے، خرق عادات تو دجال سے بھی ہوں گے۔" (رجوم المذنبین، ص:۱۲۹)

لہٰذا سالک کو چاہئے کہ علم تصوف ان حضرات سے سیکھے جن کا علم وعمل اور قال وحال کتاب وسنت کے عین مطابق ہو، جاہل وبے عمل صوفیاء کی بے ہودہ باتوں پر ہرگز ہرگز فریفتہ نہ ہو، عربی کا مشہور مقولہ ہے۔ "خذما صفا ودع ماکدر" (جو صاف ہو وہ لے لو اور جو میلا ہو وہ چھوڑ دو)

☆☆☆☆☆

اس ماہ کی شخصیت

ادارہ

از: جنشین پورہ منگولی

نام: سید فیروز

نام والدہ: مہر النساء بیگم

تاریخ پیدائش: ۲۰ رجون ۱۹۸۲ء

تعلیمی قابلیت: B.S.C

آپ کا نام ۸ حروف پر مشتمل ہے۔ ان میں ۴ حروف نقطے والے ہیں اور ۴ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں۔ عنصر کے اعتبار سے ایک حرف آتشی ہے، ۲ حرف آبی ہیں، ۲ حرف خاکی ہیں اور ۳ حروف بادی ہیں۔

آپ کے نام میں بادی حروف کو غلبہ حاصل ہے۔ آپ کے نام کا پہلا اور آخر حرف آبی ہے، آپ کا نام دو جزء پر مشتمل ہے، ایک جزء آبی حرف سے شروع ہوتا ہے اور دوسرا جزء آتشی حرف سے شروع ہوتا ہے، جب کہ پانی اور آگ میں مخاصمت ہے، اس لئے آپ کی زندگی میں اُتار چڑھاؤ کا آنا ایک فطری بات ہے۔

آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۷۲۷ ہیں مرکب عدد ۱۷ ہے اور آپ کے نام کا مفرد عدد ۸ ہے۔ ۸ کا عدد ہوشیاری اور حد سے زیادہ چستی اور پھرتی کی علامت مانا گیا ہے، جن لوگوں کا مفرد عدد ۸ ہوتا ہے، وہ اتحاد اور یک جہتی کی دولتوں سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔ ۸ عدد والے لوگ کنجوس تو نہیں ہوتے، لیکن یہ لوگ کفایت شعار ضرور ہوتے ہیں اور حتی الامکان فضول خرچی سے بچتے ہیں۔ ۸ عدد کے لوگ یا تو اپنی کامیابی کی آخری منزل حاصل کر لیتے ہیں یا پھر ناکام ہو جاتے ہیں۔

۸ عدد کے لوگ پیٹ کے بہت پکے ہوتے ہیں، یہ اپنے دل کی بات جلدی سے کسی کو نہیں بتاتے اور دوسروں کے راز بھی محفوظ رکھتے ہیں۔ ۸ عدد کے لوگ زندگی میں اہم کارنامے انجام دیتے ہیں، لیکن یہ لوگ ہمیشہ ناقدری کا شکار رہتے ہیں۔ ۸ عدد کے لوگ اگرچہ بہادر ہوتے ہیں، لیکن ان میں ایک طرح کا وہم بھی ہوتا ہے، یہ لوگ ہر وقت ایک طرح کا کھٹکا محسوس کرتے رہتے ہیں اور اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ ۸ عدد کے لوگوں کی زندگی میں حادثات بہت آتے ہیں۔ ۸ عدد کے لوگ مذہبی امور میں بہت کٹر اور متعصب ہوتے ہیں، ان کے خیالات اور رجحانات پر چاند ماری کرنا آسان نہیں ہوتا۔ ۸ عدد کے لوگ قدامت پرستی میں مبتلا رہتے ہیں، یہ لوگ مادہ پرستی اور تقدیر پرستی کا بھی کافی حد تک شکار رہتے ہیں، یہ لوگ عمر بھر ایک طرح کی ناامیدی کا شکار بھی نظر آتے ہیں، دراصل طویل ترین جدوجہد کے بعد بھی ہر چیز کے تاریک پہلو ہی پر ہی ان کی نظر ہوتی ہے۔

چونکہ آپ کا مفرد عدد ۸ ہے اس لئے کم وبیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی، آپ فطرتاً اصلاح پسند ہیں، لیکن آپ کی اصلاح پسندی کا فائدہ دوسرے لوگ اٹھائیں گے اور آپ کو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا، کیوں کہ آپ ہمیشہ ناقدری کا شکار رہیں گے، آپ کے خیالات بہت گہرے ہیں، آپ کی شخصیت زبردست ہے، لیکن آپ کی زندگی کے نشیب وفراز آپ کو احساس کمتری میں مبتلا رکھتے ہیں اور آپ کے ارادے متزلزل ہو جاتے ہیں، آپ کو تنہائی اور خاموشی اچھی لگتی ہے، آپ دکھاوے اور ریاکاری سے کوسوں دور رہتے ہیں، لیکن آپ کی اچھائیوں اور خوبیوں کا دوسرے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں اور آپ محروم کے محروم ہی رہتے ہیں، کبھی کبھی آپ کے دل میں یہ خیال بھی پیدا ہوتا ہوگا کہ ڈکٹیٹر بن جائیں اور ساری دنیا کو آگ لگادیں، آپ کا یہ ذوق انتقام بھی خود آپ ہی کو نقصان پہنچاتا ہوگا، حق وانصاف کی خاطر آپ سب سے اُلجھتے رہتے ہوں گے، لیکن اس دنیا میں ایسے لوگ کم ہوتے ہیں جو حق وانصاف کی قدر کریں، حق وانصاف کو پسند بھی کرتے ہیں، لیکن حق وانصاف کرنے والوں کی اس دنیا میں قدر بہت کم ہوتی ہے۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۸، ۱۷، اور ۲۶ ہیں، اپنے اہم کاموں کو ان تاریخوں میں انجام دینے کی کوشش کریں، انشاء اللہ کامیابی کے امکانات روشن رہیں گے، آپ کا کلی عدد ۲ ہے، ۲ عدد کی شخصیتیں اور ۲ عدد کی چیزیں بطور خاص آپ کو راس آئیں گی، آپ کی دوستی ۴ عدد کے لوگوں سے خوب جمے گی۔ ۲ اور ۸ عدد کے لوگ بھی آپ سے نباہ کریں گے،

ایک، ۵، ۷ اور ۹ عدد کے لوگ آپ کے نہ دوست ہوں گے نہ دشمن، یہ لوگ آپ کے ساتھ حالات کے مطابق معاملہ کریں گے، آپ کو ان لوگوں سے نہ خاص فائدہ پہنچے گا نہ خاص نقصان، البتہ ۳ اور ۶ عدد کے لوگ آپ کے لئے ہمیشہ مصیبت ثابت ہوں گے، ان عدد کے لوگوں سے اور ان عدد کی چیزوں سے اگر آپ احتراز ہی کریں گے تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔

آپ کا مرکب عدد ۷ ہے، یہ عدد خوشیوں اور محبتوں کا عدد تسلیم کیا گیا ہے، ان عدد کی بنا پر آپ کو اپنی زندگی کے ابتدائی سالوں میں محرومیوں کا شکار رہنا پڑے گا، زندگی کا وسطی دور جدو جہد میں اور کچھ کامیابیوں اور کچھ ناکامیوں میں گزرے گا اور زندگی کا آخری دور آپ کے لئے راحتیں لائے گا اور آپ کو مقبولیت سے بھی ہمکنار کرے گا، آپ خوش مزاج ہیں، ظریف الطبع ہیں، لیکن حد سے زیادہ حساس بھی ہیں، آپ اگر مستحکم عزائم کے ساتھ اپنے قدم اٹھائیں گے تو آپ کو سیاست میں اور زمین کی خرید وفروخت میں اور دوسرے پراپرٹی کے کاموں میں نمایاں کامیابی ملے گی۔

زندگی کی مشکلات پر قابو پانے کے لئے آپ کو پابندی کے ساتھ اپنے اسم اعظم کا ورد رکھنا چاہئے، آپ کا اسم اعظم ''یا حمید'' ہے، آپ اس اسم الٰہی کو عشاء کی نماز کے بعد ۶۲ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں، انشاء اللہ آپ کو مشکلات پر عبور حاصل ہوگا اور زندگی کے اُتار چڑھاؤ میں کمی واقع ہوگی۔ آپ کی تاریخ پیدائش کا عدد ایک ہے، یہ عدد اپنے اندر استحکام رکھتا ہے، ایک کا عدد بہت مضبوط اور مستحکم مانا گیا ہے، اس عدد کی وجہ سے آپ کو کامیابیاں بے حد و بے شمار مل سکتی ہیں، کیوں کہ ایک کا عدد آپ کی قسمت کا عدد ہے، اس عدد کی وجہ سے ۹ کا عدد بھی آپ کے لئے لکی بن جاتا ہے۔

۴، ۱۳، ۲۸ اور ۳۰ تاریخیں آپ کے لئے غیر مبارک ہیں۔ ان تاریخوں میں اہم کام کرنے سے احتیاط برتیں ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔ آپ کا برج جوزا اور ستارہ عطارد ہے، بدھ کا دن آپ کے لئے مبارک ہے، اپنے اہم کاموں کے لئے آپ بدھ کے دن کو بطور خاص اہمیت دیں، آپ جمعہ اور اتوار کو بھی اہمیت دے سکتے ہیں، البتہ پیر کا دن آپ کے لئے اچھا نہیں ہے، اس دن کوئی اہم کام کی بنیاد نہ ڈالیں تو بہتر ہوگا۔ پکھراج، ہیرا، یاقوت اور موتی آپ کی راشی کے پتھر ہیں۔ یہ پتھر باذن اللہ آپ کی زندگی میں سنہرے انقلاب کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ ۴ ماشے کی چاندی کی انگوٹھی میں ان میں سے کوئی سا بھی پتھر جڑوا کر استعمال کریں اور بھروسہ اللہ کی قدرت پر رکھیں اسی کے حکم سے خوشیاں ملتی ہیں اور اسی کے اشاروں پر دنیا میں انقلاب آتا ہے۔ کامیاب زندگی گزارنے کے لئے آپ ایسی شریک حیات کو فوقیت دیں جس کا برج سرطان، اسد، میزان، عقرب، قوس، جدی، دلو یا حوت ہو، اگر خدانخواستہ آپ کی شادی ایسی لڑکی سے ہوگئی جس کا برج سنبلہ ہو تو آپ کی شادی بری طرح ناکام ہوجائے گی۔ جنوری، فروری، جولائی اور دسمبر کے مہینوں میں بطور خاص اپنی صحت کا خیال رکھیں، اگر ان مہینوں میں کوئی معمولی بیماری بھی آپ کو لاحق ہوجائے تو اس سے غفلت نہ برتیں اور فوراً علاج کی طرف دھیان دیں۔ زرد اور کتھئی رنگ آپ کے لئے مبارک ثابت ہوں گے، ان رنگوں کو آپ ہمیشہ فوقیت دیں اور ان رنگوں کے پردے گھر میں کھڑکیوں اور دروازے پر آویزاں کریں، انشاء اللہ یہ آپ کے لئے باعث سکون وراحت ثابت ہوں گے۔ عمر کے کسی بھی دور میں آپ پر یہ بیماری حملہ آور ہوسکتی ہیں، بازوؤں کا درد، کمر کا درد، پھیپھڑوں کی بیماریاں، پٹھوں کا درد، ہڈیوں کی تکالیف، جوڑوں کی دکھن اور اعصابی کھچاؤ وغیرہ۔

آپ کے نام میں ۴ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے مجموعی اعداد ہیں ۲۷۰، اگر ان میں اسم ذات کے اعداد شامل کرلئے جائیں تو کل ۳۳۶ ہوجاتے ہیں، ان کا نقش مربع اس طرح بنے گا۔ اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کرکے اپنے گلے میں ڈال لیں، انشاء اللہ یہ آپ کے لئے مفید ثابت ہوگا۔

۷۸۶

۷۶	۹۰	۸۷	۸۳
۸۸	۸۲	۷۷	۸۹
۸۱	۸۵	۹۲	۷۸
۹۱	۷۹	۸۰	۸۶

حرف ک اور ق آپ کے مبارک حروف ہیں، ان حروف سے شروع ہونے والی ہر چیز اور ہر شہر اور ہر ملک آپ کے لئے مبارک اور خوش آئند ثابت ہوگا۔

آپ کا مفرد عدد یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ خوشی، کامیابی اور انصاف

ے متلاشی ہیں، لیکن زندگی کے اُتار چڑھاؤ اس درجہ ہیں کہ آپ کی خواہشات پوری نہیں ہو پا رہی ہیں اس لئے آپ کبھی کبھی حد سے زیادہ جھنجھلا جاتے ہیں اور خودکشی اور خودسوزی جیسی غلط باتوں کے بارے میں سوچنے لگتے ہیں جو بزدلی اور احساس کمتری اور مایوسی کا آئینہ دار ہوا کرتی ہیں، حالات کی پراگندگی اپنی جگہ لیکن مایوس ہوجانا بھی کفر ہے اور اللہ کی رحمتوں سے مایوس وہی لوگ ہوتے ہیں جنہیں اللہ پر بھروسہ نہیں ہوتا، آپ کو حالات کی پرواہ کئے بغیر اپنی جدوجہد جاری رکھنی چاہئے، جو لوگ جدوجہد کرتے ہیں ایک دن وہ کامیابی سے ہمکنار ہوجاتے ہیں۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں: گہری سوچ وفکر، اعلیٰ منصوبہ بندی، اصلاح کا جذبہ، عدل وانصاف کی خاطر جرأت مندانہ اقدام وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خرابیاں یہ ہیں: مایوسی، احساس کمتری، ڈکٹیٹر بننے کا شوق، تنزلی، خسارہ، اخلاقی گراوٹ، بغاوت اور انارکی وغیرہ۔

خامیاں اور خوبیاں سبھی کی ذات میں ہوا کرتی ہیں، اس کالم کو پڑھنے کے بعد اپنی خامیوں کو دور کرنے کی اور اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کی کوشش کریں۔ یہ بات یاد رکھیں کہ برے لوگ زندگی میں بھی مردہ ہی ہوتے ہیں اور اچھے لوگ مرنے کے بعد بھی زندہ رہتے ہیں۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

	۶	۹
۲۲		۸
۱		

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک کی موجودگی اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ آپ اپنے خیالات کا بہتر طریقے سے اظہار کرسکتے ہیں، لیکن کبھی کبھی آپ بروقت اپنا مدعا بیان نہیں کرپاتے، اس لئے آپ کو محرومی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور آپ کامیابی کے قریب پہنچ کر بھی ناکام ہوجاتے ہیں۔ آپ کے چارٹ میں ۲، دو مرتبہ آیا ہے، جو آپ کی قوت فکر اور قوت ادراک کی مضبوطی کو ظاہر کرتا ہے، لیکن یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپ اپنے وجدان کی طرف دھیان نہیں دیتے، اگر آپ اپنے وجدان کی طرف دھیان دیں تو آپ کی رہنمائی خود آپ کا وجدان اور خود آپ کی عقل کرسکتی ہے، آپ کو کہیں بھی بھٹکنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کے چارٹ میں ۳، ۴ اور ۵ موجود نہیں ہیں، اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ایک طرح کا خوف ہمیشہ آپ کے دامن گیر رہتا ہے، آپ کو اس خوف سے آزادی حاصل کرلینی چاہئے، آپ کو اپنے کاموں میں سوچ وفکر سے زیادہ عملی رویہ اختیار کرنا چاہئے، آپ کو یقین رکھنا چاہئے کہ ہمت مرداں مدد خدا۔

۵ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کو شکایتیں کرنے کا شوق ہے۔ ایک بات یاد رکھیں کہ جو لوگ اپنی ناکامیوں کا سبب یہ سمجھتے ہیں کہ دوسرے لوگوں نے ان کے ساتھ تعاون نہیں کیا اور وہ خود اپنی غلطیوں کو محسوس نہیں کرتے تو ایسے لوگ کبھی بھی کامیابیوں سے ہمکنار نہیں ہوتے، دوسروں سے شکایت کرنے کے بجائے آپ اپنی ذاتی خامیوں کو دور کیجئے اور یہ یقین رکھئے کہ انسان اس دنیا میں دوسروں سے زیادہ اپنی غلطیوں کی وجہ سے نامرادی کی دلدل میں دھنستا ہے، دوسروں سے امیدیں وابستہ کرنے والے لوگ ہمیشہ محروم رہتے ہیں اور ہمیشہ انہیں دھکے اور ہچکولے کھانے پڑتے ہیں۔ ۷ کی غیر موجودگی یہ بتاتی ہے کہ آپ کے اندر خود اعتمادی کی کمی ہے، جب کہ آپ کے اندر بے شمار صلاحیتیں موجود ہیں پھر بھی خود پر بھروسہ نہ کرنا اور اپنے بازوؤں پر اعتبار نہ کرنا احساس کمتری کی علامت ہے، اس احساس کمتری سے آپ کو پیچھا چھڑانا چاہئے۔ ۸ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسرے لوگوں کی صلاحیتوں کو جانچنے کا ہنر رکھتے ہیں اور دوسروں کی پرکھ کرنے کی اہلیت آپ کے اندر موجود ہے۔ ۹ کی موجودگی آپ کی کامیابی کی طرف اشارہ کرتی ہے، لیکن اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ کسی بھی وقت پیچ وتاب کھا کر آپ اپنے کام کو خود ہی بگاڑ لیتے ہیں اور ذرا سی بات پر مشتعل ہوکر اپنے لئے خود ہی مسائل پیدا کرلیتے ہیں۔

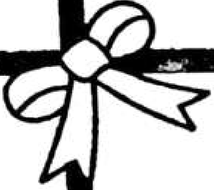
آپ کے دستخط یہ ظاہر کرتے ہیں کہ آپ کے ارادے تو بہت اونچے ہیں اور ذوق وشوق بھی زندہ وسلامت ہے اور اچھا انسان بننے کا ولولہ بھی ہے جو آپ کو ہندوستان سے باہر بھی لے جائے گا اور آپ اونچی پروازیں کرنے میں کامیاب رہیں گے، لیکن آپ کے دستخط سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ قوت ارادی آپ کی ذرا سی تکلیف سے پامال بھی ہوجاتی ہے اور آپ بہت جلد اپنے فیصلے بدل دیتے ہیں۔ آپ کی چارٹ کی کوئی بھی لائن بالکل خالی نہیں ہے جو ایک اچھی علامت ہے، لیکن آپ کی تاریخ پیدائش کی چارٹ کی کوئی لائن مکمل بھی نہیں ہے یہ بھی اچھی علامت نہیں ہے، آپ کی تقدیر ایسی سوچ کو ظاہر کرتی ہے جو احساس ناکامی سے جنم لیتی ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ آپ اس خاکے کو گہرائی کے ساتھ پڑھیں گے اور ہماری نشاندہی کو اہمیت دیں گے، اگر آپ نے اپنی خامیوں سے نجات حاصل کرلی اور اپنی فطری خوبیوں میں اضافہ کرلیا تو ہم سمجھیں گے کہ ہماری محنت رنگ لے آئی اور یہ کالم مؤثر ثابت ہوا۔ ☆☆☆☆

ممبئی کی مشہور و معروف مٹھائی ساز فرم

طھورا سوئیٹس

اسپیشل مٹھائیاں



افلاطون ★ نان خطائیاں ★ ڈرائی فروٹ برفی
ملائی مینگو برفی ★ قلاقند ★ بادامی حلوہ ★ گلاب جامن
دودھی حلوہ ★ گاجر حلوہ ★ کاجو کتلی ★ ملائی زعفرانی پیڑہ

مستورات کے لئے خاص بتیسہ لڈّو۔

ودیگر ہمہ اقسام کی مٹھائیاں دستیاب ہیں۔



طھورا سوئیٹس ®

بلاسس روڈ، ناگپاڑہ، ممبئی-۴۰۰۰۰۸ ☎ ۲۳۰۹۱۳۱۸ - ۲۳۰۸۲۷۷۳

GRAPHTECH

طب وصحت

ایک مفید سلسلہ

ایک نظر اِدھر بھی

حکیم امام الدین ذکائی

دمہ

(ASTHAMA)

پھیپھڑوں کو ہوا دینے والی نالیاں چھوٹے چھوٹے پٹھوں سے ڈھکی ہوتی ہیں۔ان پٹھوں میں نقص ہونے کے باعث جو سانس لینے میں تکلیف اور گلا سائیں سائیں کرتا ہے، اسے دمہ کہتے ہیں، شروع میں دمے کا دورہ کم اور بہت دنوں کے بعد ہوتا ہے۔آہستہ آہستہ پرانا ہونے پر روزانہ ہونے لگتا ہے، یہ بڑی تکلیف دہ اور پرانی بیماری ہے، دمہ کا دورہ ہونے پر اس کو ختم کرنے کا حل کرنا چاہئے اور اس کے بعد کہ دوبارہ دمہ نہ ہو اس کا علاج کرنا چاہئے۔صرف دوائیوں سے ہی دمہ کو ٹھیک کرنے کی امید غلط ہے، غذا اور قدرتی اصولوں کی پابندی دمہ سے مستقل علاج کے لئے ضروری ہے، دمہ کے مریض کی چھاتی کا سینک کرنے سے مریض کو آرام ملتا ہے۔خون میں "ئسوفیلیا" کے اضافے سے عموماً خشک دمہ ہوتا ہے۔

بچنے کے طریقے: پیٹ صاف رکھیں، قبض نہ ہونے دیں، سردی سے بچیں، دیر سے ہضم ہونے والی بھاری چیزیں نہ کھائیں۔رات کا کھانا سورج غروب ہونے سے پہلے، زود ہضم اور کم مقدار میں لیں، گرم پانی پئیں، صاف ہوا میں گھومنے جائیں، یہاں بیان کردہ خوردنی چیزیں باقاعدہ طور سے کچھ مہینے لگاتار استعمال کرنے سے دمہ میں فائدہ ہوتا ہے، ان کے استعمال سے دمہ ٹھیک ہوجائے گا، دمہ میں کھانسی ہو تو کھانسی میں بیان کردہ چیزیں بھی استعمال کرسکتے ہیں۔

غذا سے علاج

وٹامن ای: دمہ ٹھیک کرنے کے لئے اس وٹامن کی بہت زیادہ ضرورت ہے، یہ خون کے ذرات بنانے میں مفید ہے، فضائی آلودگی کے باعث جسم میں ہونے والے نقصان دہ عناصر کو کم کرنے میں معاون ہے۔اس کی روزانہ خوراک دس سے پندرہ ملی گرام ہے۔

یہ پستہ، سویابین، سفولا تیل، ناریل، گھی، تازہ مکھن، نماز، انگور، اور خشک پھلوں میں پایا جاتا ہے۔

کیلشیم: دمہ میں کیلشیم والی غذا فائدہ کرتی ہے، اس کی روزانہ مقدار 0.8 گرام ہے، لیکن ضرورت کے مطابق زیادہ مقدار میں بھی لے سکتے ہیں۔جسم کو جتنے کیلشیم کی ضرورت ہوتی ہے وہ روزانہ ۵۰ گرام تل کھانے سے حاصل ہوجاتی ہے۔

یہ دودھ، پالک، چولائی، سویابین، خشک پھل، آنولہ، گاجر، پنیر میں پایا جاتا ہے۔

چھوھارا: چھوہارا گرم ہے، چھاتی اور پھیپھڑوں کو قوت دیتا ہے۔بلغم اور سردی میں مفید ہے۔

دمہ کے مریض کو روزانہ ایک لیموں، دو چمچ شہد اور ایک چمچ ادرک کا رس، ایک کپ گرم پانی میں ملا کر پیتے رہنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے، یہ دمہ کے دورے کے وقت بھی لے سکتے ہیں، یہ دل کی بیماری، بلڈ پریشر، نظام ہضم کی خرابیاں اور بہترین صحت بنائے رکھنے کے لئے بھی مفید ہے۔

کھجور: دمہ میں کھجور فائدہ پہنچاتی ہے۔

گاجر: دمہ میں گاجر، اس کا رس مفید ہے، گاجر کا رس ۱۸۵ گرام، چقندر کا رس ۱۵۰ گرام، کھیرے کا رس ۱۲۵ گرام نکال کر پینے سے دمہ میں زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔

انگور: دمہ میں انگور کھانا بہت مفید ہے، اگر تھوک میں خون آتا ہو، تب بھی انگور کھانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

انجیر: دمہ، جس میں بلغم نکلتی ہو، اس میں انجیر کھانا مفید ہے، اس سے بلغم باہر آجاتی ہے اور مریض کو فوری آرام ملتا ہے۔

میتھی: دمہ ہو تو چار چمچ میتھی ایک گلاس پانی میں اُبالیں، آدھا پانی رہنے پر چھان کر گرم گرم ہی پئیں۔

کیلا: دمہ کے مریضوں کو کیلا کم کھانا چاہئے۔ خیال رکھنا چاہئے کہ کیلا کھانے سے دمہ بڑھتا ہوا محسوس ہو تو کیلا نہیں کھانا چاہئے، دمہ میں کیلے سے الرجی بھی ہو سکتی ہے۔

کریلا: کریلے کی سبزی کھانے سے دمہ میں فائدہ ملتا ہے۔

پودینہ: چوتھائی کپ پودینے کا رس اتنے ہی پانی میں ملا کر روزانہ تین بار پینے سے فائدہ ہوتا ہے۔

دودھ: دودھ میں پانچ پیپل ڈال کر گرم کریں اور چینی یا شکر ڈال کر روزانہ صبح اور شام پئیں۔

دھنیا: دھنیا اور مصری پیس کر چاولوں کے پانی کے ساتھ پلانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

تربوز: دمہ کے مریضوں کو تربوز کا رس نہیں پینا چاہئے۔

لہسن: ہومیو پیتھک ڈاکٹر ای پی ایشوز نے لہسن کو دمہ کے مریضوں کے لئے بہت مفید بتایا ہے۔ لہسن کے رس کو گرم پانی کے ساتھ دینے سے سانس دمہ میں فائدہ ہوتا ہے۔

لہسن کی ایک کلی (تری) بھون کر تھوڑا سا نمک ملا کر دوبارہ کھانے سے سانس میں فائدہ ہوتا ہے۔

ایک کپ گرم پانی میں دس بوند لہسن کا رس، دو چمچ شہد روزانہ صبح دمہ کے مریضوں کو پینا مفید ہے، اسے دورے کے وقت بھی پی سکتے ہیں۔

پیاز: پیاز کو کوٹ کر سونگھنے سے کھانسی، سانس، گلے کے امراض، ٹانسل، پھیپھڑے کی تکلیف دور ہوتی ہے۔

شلغم: شلغم، بند گوبھی اور گاجر کا رس ملا کر صبح شام دو ہفتے تک پینے سے دمہ میں فائدہ ہوتا ہے۔

گیہوں: گیہوں کے چھوٹے چھوٹے پودوں کا رس (Wheat Grass Juice) پی کر پرانے سے پرانا دمہ ٹھیک کیا جاسکتا ہے۔

گڑ: سردیوں میں گڑ اور سیاہ تل کے لڈو کھانے سے دمہ میں فائدہ ہوتا ہے، دمہ نہ ہونے پر بھی اس کے کھانے سے دمہ نہیں ہوتا۔

ہلدی: دمہ میں کف گرنے پر روزانہ تین بار پانچ گرام پسی ہوئی ہلدی گرم پانی کے ساتھ پھانک لیں، الرجک سانس امراض میں ہلدی بہت مفید ہے۔

ہلدی کو بھالو میں سینک کر پیس ایک چھوٹا چمچ دو بار گرم پانی سے دیں، ہلدی ہر طرح کی سانس کے امراض میں مفید ہے۔

سوندھا نمک: سوندھا نمک ایک حصہ، دو حصہ چینی (بورا) دونوں کو ملا کر باریک پیس لیں، آدھا چمچ روزانہ سو گرام گرم پانی کے ساتھ لینے سے فائدہ ہوتا ہے۔

چھوٹی الائچی: چھوٹی الائچی کھانا دمہ میں مفید ہے۔

اسبغول: سال چھ مہینے تک لگاتار روزانہ دو بار اسبغول کا چھلکا پھانکتے رہنے سے سب طرح کے سانس کے امراض دور ہوتے ہیں۔ چھ ماہ سے دو سال تک کے پرانے دمے میں بھی آرام آتا ہے۔

شہد: بلغمی کمزور شخص جن کے پھیپھڑے بلغم سے بھرے رہتے ہیں اور سانس لینا مشکل ہوتا ہے، ان کو پیاز کا رس یا پیاز کو کوٹ کر گرم بنائیں، اسے شہد میں ملا کر دینا پرانا نسخہ ہے۔ دمہ اور پھیپھڑے کے امراض شہد کے استعمال سے دور ہوتے ہیں۔ شہد پھیپھڑوں کو قوت دیتا ہے، کھانسی، گلے کی خشکی اور اعصابی تکالیف دور کرتا ہے، چھاتی کی گھر گھر دور ہوتی ہے، صرف شہد بھی لے سکتے ہیں۔

جو: دمہ میں ۶ گرام مصری پیس کر صبح شام گرم پانی سے پھانک لیں۔

سرسوں کا تیل: کھانسی، سانس، کف جمع ہو تو سرسوں کے تیل میں سوندھا نمک ملا کر مالش کریں، فائدہ ہوگا۔

چنا: رات کو سوتے وقت بھنے ہوئے چنے کھا کر اوپر سے گرم دودھ پینے سے سانس کی نلی میں جما ہوا کف نکل جاتا ہے۔

تلسی: دمے کے دورے کے وقت ایسی کوشش کرنی چاہئے جس سے بلغم پتلا ہو کر نکلے، بلغم نکلنے کے بعد ہی مریض کو آرام ملے گا۔ تلسی کے رس میں بلغم کو پتلا کر کے نکالنے کی خوبی ہے۔ تلسی کا رس، شہد، ادرک کا رس، پیاز کا رس ملا کر لینے سے دمے میں بہت فائدہ ہوتا ہے۔

بچوں کو سانس کی بیماریوں میں تلسی کے پتوں کا رس اور شہد ملا کر دیں۔

لونگ: لونگ منہ میں رکھنے سے بلغم آرام سے نکلتا ہے اور بلغم کی بدبو دور ہو جاتی ہے۔ منہ اور سانس کی بدبو بھی اس سے ختم ہوتی ہے۔

کافی: دمے کا دورہ پڑنے پر گرم گرم کافی بغیر دودھ، چینی کے پینے سے آرام ملتا ہے۔

پانی: دمے کا دورہ پڑنے پر ہاتھ پاؤں گرم پانی میں دس منٹ تک ڈبو کر رکھیں، اس سے بہت آرام ملتا ہے۔

شہتوت: شہتوت یا اس کا شربت بلغم کو ختم کرتا ہے۔

نمونیہ

نمونیئے میں پسلیاں تیزی سے چلتی ہیں، یہ بچوں کو زیادہ ہوتا ہے، ایک بار ہونے کے بعد بار بار ہوتا رہتا ہے۔

غذا سے علاج

لہسن: نمونیہ میں لہسن کا رس نکال کر استعمال کرنا مفید ہے۔

تلسی: نمونیئے میں تلسی کے ۲۰ سبز پتے اور ۵ سیاہ مرچ پیس کر پانی میں ملا کر پلانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

شہد: نمونیہ میں اعضائے انہضام اچھی طرح کام کرنے کے قابل نہیں رہتے۔ ابالے ہوئے پانی کے گلاس میں شہد ڈال کر مریض کو گرم گرم پلاتے رہنے سے آنتوں پر اچھا اثر پڑتا ہے، مریض کمزور نہیں ہوتا، شہد کھلاتے رہنے سے کمزوری بھی نہیں ہوتی اور علاج بھی ہو جاتا ہے۔

حاملہ کی غذا

نارنگی: حاملہ کو روزانہ دو نارنگی دوپہر کے وقت پورے حمل کے دوران کھلاتے رہنے سے ہونے والا بچہ خوبصورت پیدا ہوتا ہے۔

موسمی: موسمی میں کیلشیم زیادہ مقدار میں ملتا ہے۔ حاملہ عورتوں کی بچہ دانی میں بچے کو طاقت دینے کے لئے اس کا رس قوت بخش ہے۔

ناریل: ناریل اور مصری کھانے سے زچگی میں درد نہیں ہوتا، بچہ صحت مند پیدا ہوتا ہے۔

شہد: حمل کی حالت میں خون کی کمی آجاتی ہے، اس عرصے میں خون بڑھانے والی چیزوں کا استعمال زیادہ کیا جانا چاہئے۔ عورتوں کو دو چمچ شہد روزانہ پلاتے رہنے سے خون کی کمی نہیں آتی، قوت آتی ہے اور بچہ موٹا تازہ پیدا ہوتا ہے۔ حاملہ کو شروع ہی سے یا آخری تین مہینوں میں دودھ اور شہد پلانے سے بچہ صحت مند اور خوبصورت پیدا ہوتا ہے۔

بچے کی غذا

نوزائیدہ: اجوائن اور ہرڑ گھسا کر نیم گرم پانی میں ملا کر گھٹی کی صورت میں پلائیں۔

قبض: بچے کو قبض ہو تو ہرڑ (جو عام بڑی ہرڑ سے بہت بڑی ہوتی ہے، جسے لوگ کابلی ہرڑ بھی کہتے ہیں) ذرا سی گھسا کر اور ذرا سا سیاہ نمک گرم پانی میں ملا کر پلا دیں، یہ بہترین زود ہضم ہے۔

بچے کو دودھ پلانا: بچے کے لئے ماں کا دودھ سب سے اچھا ہے، ماں کا دودھ بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے اور قوت بڑھاتا ہے، نیز چھوت کی بیماریوں سے بچاؤ کرتے ہوئے جسم کو خوبصورت رکھتا ہے، ماں کی پرہیزگاری ہی بچے کو تندرست رکھتی ہے۔ عورت کو مباشرت کے وقت اور اس کے فوراً بعد دودھ نہیں پلانا چاہئے۔ اس سے بچے کے جسم میں گرمی چلی جاتی ہے۔ اسی طرح جب غصہ آیا ہو تو بھی بچے کو دودھ نہ پلائیں، دودھ میں "وٹامن سی" نہیں ہوتا، اس لئے نارنگی، موسمی کا رس بچوں کو ضرور پلائیں، دودھ پلانے سے اگر پندرہ منٹ پہلے اگر ماں ایک گلاس پانی پی لے، پھر اپنا دودھ پلائے، اس طرح دودھ پلانے سے بچے کو دودھ ہضم ہو جاتا ہے اور بچے کو دست وغیرہ نہیں آتے۔

دست: چھوٹے بچوں کو دست آتے ہوں تو گرم دودھ میں چٹکی بھر پسی ہوئی دال چینی ڈال کر پلائیں۔

بچوں کو دودھ سے نفرت: اگر بچہ دودھ نہیں پیتا ہے تو دودھ نہ پلائیں، دودھ کی جگہ پر دہی، چھاچھ، دودھ سے بنی دوسری چیزیں، کھیر، سوجی وغیرہ دیں، کچھ ہفتوں بعد بچہ خود دودھ پینے لگے گا، بچوں کی غذا میں تبدیلی کرتے رہنا چاہئے، کیلے کو پیس کر دودھ میں ملا کر دے سکتے ہیں۔

بچوں کی بیماریاں: پیٹ پھولنا، دست، کھانسی، سردی، زکام، قے ہونے پر تلسی کے پتوں کا رس، چینی اور پانی ملا کر شربت بنالیں، اس کا ایک چھوٹا چمچ پلائیں، اس سے بیماریاں ٹھیک ہو جائیں گی۔ باقاعدہ استعمال سے بچہ ٹھیک رہتا ہے، بچے کی اچھی صحت بنائے رکھنے کے لئے تلسی اور ادرک کا رس گرم کر کے ٹھنڈا ہونے پر شہد ملا کر پلائیں۔

بچوں کی قوت بخش غذائیں

نارنگی: چھ ہفتے کی عمر کے بعد سے ہی پھل، سبزیوں کا رس، سوپ دے سکتے ہیں، بچوں کو نارنگی کا رس پلاتے رہنے سے بچے تھوڑے

ہی عرصے میں موٹے تازے ہوجاتے ہیں اوران کا بڑھنا تیزی سے ہوتا ہے، ہڈیوں کی کمزوری اور ٹیڑھاپن دور ہوجاتا ہے اور ہڈیاں مضبوط ہوجاتی ہیں، بچہ جلدی چلنے پھرنے لگتا ہے، ڈبے یا گائے کا دودھ بوتل سے پینے والے بچوں کوتو نارنگی کا رس لگاتار پلانا ضروری ہے۔اس کے استعمال سے سوکھے مرض میں مبتلا بچے موٹے تازے ہوجاتے ہیں۔ اس کا رس آنتوں کی حرکت کو تیز کرتا ہے۔

گاجر: کمزور بچوں کو گاجر کا رس روزانہ تین بار پلانے سے بچے صحت مند رہتے ہیں، صحت مند بچوں کو پلانے سے وہ طاقتور ہوجاتے ہیں، بچے کی ماں بھی گاجر کا رس پیے، یہ بہت صحت بخش ہے۔

جن بچوں کو پیدائش ہی سے گاجر کا رس دیا جاتا ہے، وہ کبھی بیمار نہیں ہوتے، دودھ کے ساتھ گاجر کا رس پلانے سے بچے کا بڑھنا تیزی سے ہوتا ہے۔

سرسوں کا تیل: بچوں کو سرسوں کے تیل کی مالش کرکے دھوپ میں لٹانا، بٹھانا چاہئے۔

آلو: آلو کا رس دودھ پیتے بچوں اور بڑے بچوں کو پلانے سے وہ موٹے تازے ہوجاتے ہیں۔

لہسن: دو چمچ پانی میں ایک بوند لہسن کا رس، چوتھائی چمچ شہد ملا کر پلانے سے بچے کی کمزوری دور ہوجاتی ہے۔

بادام: بادام میں چونا، لوہا، فاسفورس زیادہ مقدار میں پایا جاتا ہے، جو بچوں کی ہڈیوں کو مضبوط کرتا ہے، دودھ پیتے بچوں کے لئے رات کو ایک بادام بھگودیں، صبح پیس دودھ میں ملا کر پلائیں۔

جہاں تک ہوسکے بچوں کو دوائیاں نہیں دینی چاہئیں، کھانے پینے کی عام چیزوں سے ہی علاج کرنا چاہئے۔

بالوں کی بیماریاں

بالوں کو تندرست رکھنے کے لئے، پروٹین والا کھانا مفید ہے، دودھ، پنیر، تازہ پھل، ہری سبزیاں، سلاد فائدہ مند ہیں۔

سیکری

(DANDRUFF)

سیکری تندرست بالوں کی سب سے بڑی دشمن ہے، سیکری نہ صرف بالوں کی جڑوں کو کمزور کرتی ہے، بلکہ اس سے جلد کی متعلقہ بیماریاں بھی ہوجاتی ہیں، ہماری جلد کے اندر سیلز کے ٹوٹنے اور نئے بننے کا عمل ہمیشہ جاری رہتا ہے، یہ عمل سر کی جلد میں بھی ہوتا ہے اور مردہ سیلز خود بخود جھڑ جاتے ہیں، لیکن اگر یہ مردہ سیلز زیادہ تعداد میں جھڑنے اور بننے لگیں تو یہ ایک بیماری ہے، اس کا علاج ضروری ہے۔

سیکری دو قسم کی ہوتی ہے، ایک خشک، جو کھجلانے پر جھڑتی ہے اور دوسری چکنی، جو کھوپری پر چپکی رہتی ہے، جب سر میں بہت زیادہ پپڑی جم جاتی ہے، تو بالوں کی جڑوں میں ہوا نہیں پہنچ پاتی اور بال کمزور ہوکر جھڑنے لگتے ہیں۔

وجوہات: بہت زیادہ مقدار میں سیکری کی وجوہات سر میں گندگی کا ہونا، خون کے دورے میں خرابی، انفیکشن، غیر متوازن غذا وغیرہ ہیں۔

علاج

یہ ایک چھوت کی بیماری ہے، جن لوگوں کو یہ بیماری ہوتی ہے، ان کی کنگھی، ہیئر برش، تولیہ، تکیہ وغیرہ الگ رکھنے چاہئیں، جب یہ بیماری انتہا کو پہنچ جاتی ہے تو چہرے، پپوٹوں اور پلکوں پر بھی ہوجاتی ہے۔

خشخاش: چار چمچ خشخاش دودھ میں پیس کر بالوں کی جڑوں میں لگائیں، آدھے گھنٹے بعد سر دھولیں، دھونے کے لئے شیمپو یا صابن کام میں لاسکتے ہیں، ہفتے میں دو بار یہ عمل کریں، سیکری بالوں سے نکل جائے گی۔

چنا: چار بڑے چمچ بیسن ایک بڑے گلاس میں گھول کر بالوں پر ملیں، پھر سر دھوئیں، اس سے سیکری دور ہوجائے گی۔

ارہر: رات کو ایک کپ چھلکے سمیت ارہر کی دال پانی میں بھگودیں، صبح اسے پیس کر سر میں لگائیں، آدھا گھنٹہ بعد سر دھوئیں، پھر گیلے بالوں میں ہی کنگھی کریں، سیکری نکل جائے گی۔

دہی: ایک کپ دہی میں نمک ملا کر پھینٹ لیں، اس سے بالوں کو خوب اچھی طرح مل کر دھوئیں، سیکری دور ہوجائے گی۔

آنولہ: پانچ چمچ پسے ہوئے آنولے کو رات کو آدھا کپ پانی میں بھگودیں صبح اسی پانی سے سر دھوئیں، اس سے سیکری جمنا ٹھیک ہوجائے گی۔

چقندر: چقندر کے پتوں کو پانی میں اُبال کر سر دھونے سے

بری دور ہوتی ہے، جوئیں بھی مرجاتی ہیں۔

تل: بالوں میں تل کے تیل کی مالش کریں، مالش کے آدھا گھنٹہ بعد ایک تولیہ گرم پانی میں بھگو کر سر پر لپیٹ لیں، ٹھنڈا ہونے پر دوبارہ گرم پانی میں نچوڑ کر سر پر باندھ لیں، اس طرح پانچ منٹ گرم لپیٹ کر رکھیں، پھر ٹھنڈے پانی سے سر دھولیں، اس سے سیکری دور ہوجائے گی۔

ریٹھہ: ریٹھے سے سر دھونے سے بالوں کی سیکری دور ہوجاتی ہے۔

سیاہ مرچ: ۵ سیاہ مرچ، ایک کپ دہی، ایک لیموں کے رس میں ملاکر سر میں لگائیں۔ ۲۰ منٹ بعد سر دھوئیں، اس سے جوئیں، سیکری ختم ہوجائے گی، بال زیادہ بڑھیں گے۔ یہ خیال رکھیں کہ لگاتے اور سر دھوتے وقت کسی بھی طرح سے یہ آنکھوں میں نہ جائے، سر دھوتے وقت آنکھیں بند رکھیں۔

لیموں: لیموں کو کاٹ کر بالوں کی جڑوں پر رگڑیں اور آدھا گھنٹہ بعد سر دھوئیں، اس سے بالوں میں لگا تیل نکل جاتا ہے اس سے جوئیں بھی ختم ہوجاتی ہیں۔

لہسن: لہسن کو پیس کر لیموں کے رس میں ملائیں، رات کو سوتے وقت اس کو سر پر ملیں، سویرے صابن سے سر دھوئیں، اس طرح پانچ دن لگاتار روزانہ کرنے سے جوئیں ختم ہوجاتی ہیں۔

نیم: نیم کے پتوں کو پیس کر پانی میں اُبال کر سر دھونے سے جوئیں مرجاتی ہیں۔

باتھو ساگ: بتھوے کو اُبال کر اس کے پانی سے سر دھونے سے جوئیں مرجاتی ہیں، بال صاف ہوجاتے ہیں۔

گنجاپن، بال اڑنا

(ALOPECIA)

کیلا: کیلے کے گودے کو لیموں کے رس میں پیس لیں اور سر میں لگائیں، اس سے فائدہ ہوتا ہے۔

انار: انار کے پتے پانی میں پیس کر سر پر لیپ کرنے سے گنجاپن دور ہوجاتا ہے۔

نمک: نمک کا زیادہ استعمال کرنے سے گنجاپن آجاتا ہے۔

لیموں: سر پر کہیں سے بال اڑنے کو گنج کہتے ہیں، بالوں کے گچھے اڑ کے سر میں گنج کردھبے پڑجاتے ہیں، گنج کی جگہ پر پیاز کا رس رگڑتے رہنے سے بال دوبارہ پیدا ہونے لگ جاتے ہیں اور بال گرنے بند ہوجاتے ہیں۔

نیم: سر کے بال اڑ کر چکنے ہونے پر دو تین مہینے نیم کا تیل لگانے سے بال اگ آتے ہیں۔

لہسن: بالوں کا گچھا اڑنے پر لہسن کے سینکنے سے فائدہ ملتا ہے۔

ارھر: گنج کی جگہ کھردرے کپڑے سے رگڑ کر ارہر کی دال پیس کر روزانہ بار لیپ کریں، دوسرے دن سرسوں کا تیل لگا کر دھوپ میں بیٹھیں، چار گھنٹے بعد دوبارہ لیپ کریں، اس طرح کچھ دن کرنے سے بال آجاتے ہیں۔

اڑد: اڑد کی دال اُبال کر پیس لیں، اس کو سوتے وقت سر پر گنجے پن کی جگہ لیپ کریں، بال اُگنے لگیں گے۔

دھنیا: گنج سر پر دھنئے کا رس لگانے سے بال نکلنے لگتے ہیں۔

تیل: چمیلی کے تیل سے سر درد میں آرام ملتا ہے، ناریل، آنولے کا تیل سر کے لئے بہترین ہے۔

بال سیاہ کرنا

سر میں سرسوں کا تیل بطور دوا: ایک کلو سرسوں کا تیل، رتن جوت، مہندی کے پتے، جل بھانگرہ کے پتے، آم کی گٹھلی ہر ایک سو گرام، ان سب کو کوٹ پیس لیں اور پانی میں دو دن بھگودیں، پانی اتنا ہو کہ اس میں ڈوبے رہیں، پھر اس پانی کو چھان لیں، اس پانی کو سرسوں کے تیل میں اتنا اُبالیں کہ سارا پانی جل جائے، صرف تیل ہی رہ جائے، یہ تیل روزانہ سر میں لگائیں۔

لیموں: لیموں کے رس سے سر میں مالش کرنے سے بالوں کا سفید ہونا، گرنا دور ہوجاتا ہے، لیموں کے رس میں پسا ہوا خشک آنولہ ملاکر سفید بالوں پر لیپ کرنے سے بال سیاہ ہوجاتے ہیں، اس سے بالوں کی دوسری بیماریاں بھی ٹھیک ہوجاتی ہیں۔

گھی: گھی کھائیں، بالوں کی جڑوں میں گھی کی مالش کریں۔

ترئی: ترئی کے ٹکڑوں کو چھاؤں میں خشک کرکے کوٹ پیس لیں، اب اس میں ناریل کا تیل اتنا ڈالیں کہ یہ ڈوب جائے، اس طرح چار دن تیل میں بھگوئیں، پھر اُبالیں اور چھان کر بوتل بھر لیں، اس تیل کی سر میں مالش کریں، لگائیں، بال سیاہ ہوں گے۔

گاجر: روزانہ گاجر کا رس پینے سے بال تندرست رہتے ہیں۔

پیاز: پیاز کو پیس کر بالوں پر لیپ کرنے سے بال سیاہ رنگ کے اُگنے شروع ہوجاتے ہیں۔

دہی: آدھا پاؤ دہی میں دس پسی ہوئی سیاہ مرچ، ایک لیموں نچوڑ کر ملالیں، اسے بالوں پر لگالیں اور بیس منٹ رہنے دیں، اس کے بعد سر دھولیں، اس سے بال ملائم اور سیاہ ہوجائیں گے۔

تل: جن کے بال سفید ہوگئے ہوں، بال جھڑتے ہوں، تو ان کو روزانہ تل کھانے چاہئیں تو ان کے بال لمبے، ملائم اور سیاہ ہوجائیں گے۔

میتھی: یہ بالوں کو سفید ہونے سے روکتی ہے، اسے کھائیں، اس کا رس بالوں میں لگائیں۔

گیہوں: گیہوں کے پودے کا رس پینے سے بھی بال کچھ عرصے کے بعد سیاہ ہوجاتے ہیں، رس بنانے کا طریقہ ''کینسر'' میں دیکھیں۔

سیاہ مرچ: زکام سے بال سفید ہوجاتے ہیں، اگر بال زکام سے سفید ہوگئے ہوں تو دس سیاہ مرچ روزانہ صبح بھوکے پیٹ اور شام کو چبا چبا کر نگل جائیں، اس سے کف ختم ہوگا اور سیاہ بال دوبارہ اُگنا شروع ہوجائیں گے۔ یہ نسخہ کم سے کم ایک سال تک استعمال کریں، سیاہ مرچ تل کے تیل میں ملا کر لگائیں، تو زیادہ فائدہ ہوگا۔

آنولہ: مہندی، پسا ہوا خشک آنولہ پانچ پانچ چمچ، ایک چمچ کافی، چوتھائی چمچ کتھا، ان سب کو ملا کر ان کو لوہے کے برتن میں بھگوئیں، دوسرے دن بالوں پر لیپ کریں، لیپ بیس منٹ لگا رہنے دیں، پھر سر دھوئیں، سر میں آنولے کا تیل لگائیں۔

زیادہ غصے اور پریشانی سے بال سفید ہوجاتے ہیں، متفکر نہ ہوکر ذہن کو متوازن بنائے رکھیں۔

بال گرنا، جھڑنا

بال ہر ایک انسان کے جھڑتے ہیں، یہ ایک قدرتی عمل ہے، بال اپنی پوری لمبائی تک بڑھ جانے کے بعد جھڑ جاتے ہیں، ان کی جگہ پر نئے بال اُگ آتے ہیں، لیکن اگر بہت زیادہ بال جھڑیں تو یہ ضرور ہی ایک مسئلہ ہے۔

بالوں کے ٹوٹنے کی اہم وجوہات یہ ہیں۔ خون کی کمی، بالوں کی جڑوں میں کسی بیماری کا ہونا، گرمی وغیرہ کی بیماری، سکری، بالوں کی پرورش رک جانا اور دھوپ میں ہمیشہ کھلے سر رہنا۔

بہت زیادہ بال جھڑنے کی وجہ ٹائیفائیڈ جیسی لمبی بیماری، حمل، دوائیوں کا ردعمل، بہت زیادہ خوشبودار تیلوں کا استعمال، سستے اور گھٹیا شیمپو کا استعمال، متوازن غذا میں کمی وغیرہ کو تسلیم کیا جاتا ہے۔

بالوں کے جھڑنے کی ایک وجہ ہمارے کھانے میں غذائی عناصر کی کمی بھی ہوتی ہے، اس کے لئے ضروری ہے کہ خوراک میں پروٹین کی مقدار بڑھائی جائے۔ چنا، سویا بین، راج ماش وغیرہ میں پروٹین کی مقدار زیادہ ہوتی ہے، دودھ سے بنی چیزوں کا استعمال بھی مفید ہوتا ہے۔

ہمارے جسم کی جلد میں چکنائی بنانے گلینڈز ہوتے ہیں، جو اپنی چکنائی سے بالوں کی پرورش کرتے ہیں، اس سے بال ملائم رہتے ہیں اور بڑھتے ہیں، بالوں کی پرورش خون کے دورے سے بھی ہوتی ہے، اگر خون کا دورہ ٹھیک طرح سے ہوتا رہے، تو بال جلدی بڑھتے ہیں، اور ملائم نیز چمک دار رہتے ہیں، اگر ان دونوں میں ہی کوئی خرابی ہوجائے تو بال جھڑنے لگتے ہیں۔

بالوں کے جھڑنے کا علاج

تیل: بالوں کو تندرست اور خوبصورت بنائے رکھنے کے لئے بالوں میں تیل ڈالنا ضروری ہے، آج کل لوگ اکثر بالوں کو خشک رکھتے ہیں، بالوں کو خشک رکھنے سے بالوں کی جڑیں کمزور ہوجاتی ہیں اور بال جھڑنے لگتے ہیں، تیل ڈالنے کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ بالوں میں ہیئر برش سے کچھ تیزی سے برش کی جائے، اس سے بالوں کی ورزش بھی ہوتی ہے، کھوپڑی میں خون کا دوران بڑھتا ہے، جس سے بالوں کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں اور بالوں کا جھڑنا کم ہوجاتا ہے۔

سب سے پہلے کسی اچھے تیل، جیسے ناریل یا بادام روغن کی آہستہ آہستہ بالوں میں مالش کریں، انگلی کے پوروں سے رگڑیں، خوشبودار تیلوں کے استعمال سے ہر ممکن بچنا چاہئے، اس سے بال کمزور پڑجاتے ہیں اور وقت سے پہلے ایک برتن میں گرم پانی لیں اور ایک تولیہ اس میں بھگو کر ہلکا سا نچوڑ کر سر پر لپیٹیں، ٹھنڈا ہونے پر دوسرا تولیہ لپیٹیں، اس طرح دس منٹ بھاپ دیں، بھاپ دینے سے ایک دن پہلے سر میں تیل لگائیں۔

نیم: سر کے بال گرنا شروع ہی ہوئے ہوں، تو نیم اور بیری کے پتوں کو پانی میں اُبال کر بالوں کو دھوئیں، اس سے بال گرنا بند ہوجائیں گے، بال سیاہ ہی رہیں گے اور لمبے بھی ہوں گے، اس سے جوئیں مرجاتی ہیں، احتیاط رکھیں کہ بال دھوتے وقت یہ پانی آنکھوں میں نہ جائے، سر دھوتے وقت آنکھیں بند رکھیں۔

لیموں: لیموں کے رکی سر میں مالش کر کے سر دھونے سے بال گرنا بند ہوجاتے ہیں۔

ایک گلاس پانی میں دو چمچ چائے ڈال کر اُبالیں اور پھر اسے ٹھنڈا ہونے دیں، ٹھنڈا ہونے پر چھان کر اس میں ایک لیموں نچوڑیں، بالوں کو اچھی طرح صاف کر کے دھونے کے بعد آخر میں اس پانی سے بال دھوئیں، پھر صاف پانی سے دھوئیں، اس طرح بال دھونے سے بال چمک دار، ریشم کی طرح ملائم ہوجائیں گے اور گرنے سے رُک جائیں گے۔

آنولہ: خشک آنولے کو رات کو بھگودیں، صبح اس پانی سے سر دھوئیں۔ اس سے بالوں کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں، بالوں کی قدرتی خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے، دماغ اور آنکھوں کو فائدہ ہوتا ہے۔

ناریل: ناریل کا تیل سر میں لگانے سے بال گرنا بند ہو کر لمبے ہوتے ہیں۔

چقندر: چقندر کے پتے مہندی کے ساتھ پیس کر سر پر لیپ کرنے سے بال گرنا بند ہوجاتے ہیں، تیزی سے اُگتے اور بڑھتے بھی ہیں۔

بند گوبھی: بند گوبھی کے ۵۰ گرام پتے روزانہ ایک ماہ کھانے سے گرتے ہوئے بالوں کی جگہ نئے بال اُگ آتے ہیں۔

ککڑی: ککڑی میں ''سلکون'' (Sillicon) اور سلفر زیادہ مقدار میں ہوتا ہے، یہ بالوں کو بڑھاتا ہے، ککڑی، گاجر، سلاد اور پالک، سب کو ملا کر رس پینے سے بال بڑھتے ہیں۔ ککڑی کے رس سے بال گھنے ہوتے ہیں۔

گیہوں: گیہوں کے پودوں کا رس روزانہ ایک کپ چالیس دن پینے سے بال گرنا بند ہوجاتے ہیں۔

چولائی: بال گرنے پر چولائی کا ساگ مفید ہے۔

دہی: دہی میں پسی ہوئی سیاہ مرچ ملا کر سر دھونے سے صفائی اچھی ہوتی ہے، بال ملائم اور سیاہ رہتے ہیں اور بال گرنا بند ہوجاتے ہیں۔

تلسی: کم عمر میں بال گرتے ہوں، سفید ہوگئے ہوں تو تلسی کے پتے اور آنولے کا چورن پانی میں ملا کر سر پر ملیں، دس منٹ بعد سر دھوئیں، بال گرنا بند ہوجائیں گے، بال سیاہ ہی رہیں گے اور لمبے بھی ہوں گے۔ اس سے جوئیں بھی مرجاتی ہیں۔

ہلدی: جسم میں چہرے یا کہیں دوسری جگہ پر غیر ضروری بال ہوں، تو ہلدی کا ابٹن بنا کر رگڑنے سے وہ دور ہوجائیں گے۔

تپ دق

(T.B)

علامات: مریض کو کھانسی رہنا، دن رات بخار رہنا اور شام کو بخار زیادہ ہونا، بھوک کی کمی، چھاتی میں درد، سانس لینے میں تکلیف، کمزوری بڑھتے جانا، زرد، سادہ بہت مقدار میں بلغم، کبھی کبھی بلغم میں خون کا آنا، کھانسی سے آواز نلی میں زخم ہو کر آواز بیٹھ جانا، رات کو پسینہ آنا تپ دق کی علامات ہیں۔

جسم کے متاثر اعضاء

سب سے زیادہ ٹی بی کا اثر پھیپھڑوں پر ہوتا ہے، دوسرے متاثر ہونے والے اعضاء میں ہڈیاں، آنتیں، ٹانسلز، جلد، گردے اور تولیدی اعضاء بھی شامل ہیں۔ چاہے جسم کا کوئی بھی حصہ متاثر ہو، علامات ایک جیسی ہوتی ہیں، حرارت، ہلکا شام کو بخار ہوجانا، بھوک کم، وزن گرنا، ٹی بی کی عام علامات ہیں۔

پھیپھڑوں کی ٹی بی میں کھانسی، بلغم آنا، چھاتی میں درد، سانس میں دقت، کھانسی کے ساتھ خون آنا خاص علامات ہیں۔

آنتوں کی ٹی بی میں پیٹ میں گیس کا گولہ بننا، بدہضمی، پیٹ پھولنا خاص علامات ہیں۔ عورتوں میں بچہ دانی کی ٹی بی کی خاص علامات پیٹ پھولنا، بدہضمی، اولاد کا نہ ہونا وغیرہ ہیں، گردوں کی ٹی بی میں پیشاب میں خون آنا اور گردوں

''بی، سی، جی'' (B.C.G) لگوانے سے زندگی بھر ٹی بی سے بچاؤ ہوتا ہے، یہ ٹیکہ ایک ایک دن کی عمر کے بچوں سے لے کر زندگی میں کبھی بھی لگایا جاسکتا ہے۔

ٹی بی کا مرض کئی ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ برسوں تک یہ مرض برداشت کرتے کرتے جسم ہڈیوں کا پنجرہ رہ جاتا ہے، کہ آخرکار مرض ٹھیک نہ ہو، تو مریض فوت ہو جاتا ہے، ایکسرے کرانے سے اس مرض کا علم ہو جاتا ہے۔

وجوہات: ٹی بی کے ڈیسیلس نامی جراثیم، مریض کی بلغم یا تھوک میں ہوتے ہیں، جن سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے، پانی، دودھ کے ذریعے پھیلتا ہے، گندگی ہوا، گیلے مقامات، سانس کے ساتھ دھول کے ذرات اندر جانا، زیادہ مباشرت، متوازن غذا کا نہ ہونا، قوت سے زیادہ محنت کرنا، زیادہ اولاد پیدا کرنا، شراب پینا، ٹی بی کے مریض کے ساتھ کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا وغیرہ وجوہات سے یہ مرض پھیلتا ہے۔

غذا سے علاج

ٹی بی کے مریض کی غذا پر خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے، بلکہ غذا کو بھی علاج ہی سمجھنا چاہئے۔ سورج کی روشنی، صاف ہوا، غذائیت سے بھرپور غذا اور مکمل آرام ملنا مریض کے لئے ضروری ہے۔ مباشرت اور تمباکو نوشی سے مکمل پرہیز کرنا چاہئے۔ پرہیزگاری زندگی صحت کے لئے ضروری ہے، ٹی بی کے مریضوں کو یہاں درج چیزوں سے بہت فائدہ ہوگا۔

دودھ: ایک گلاس دودھ میں ۵ پیپل ڈال کر اُبالیں اور پھر ٹھنڈا ہونے پر چینی یا شکر ڈال کر روزانہ صبح شام پئیں۔ اس سے کھانسی، زکام، دمہ، پھیپھڑوں کی کمزوری، ٹی بی کی ابتدائی حالت میں فائدہ ہوتا ہے۔

مکھن: تپ دق مرض میں مکھن، مصری میں دودھ ملا کر کھانے سے تپ دق مرض کا خاتمہ ہو کر قوت ملتی ہے۔

لیموں: تپ دق میں جنہیں لگاتار بخار رہتا ہو، انہیں گیارہ پتے تلسی، نمک، زیرہ، سونٹھ ایک گلاس گرم پانی میں لیموں کا رس ۲۵ گرام ملا کر روزانہ تین بار کچھ دن پینا چاہئیں۔

سیب: سیب کھانا تپ دق میں مفید ہے، آنتوں، جگر اور دماغ کے لئے مفید ہے۔

آم: ایک کپ آم کے رس میں ۶۰ گرام شہد ملا کر صبح شام دو بار روزانہ پلائیں، روزانہ گائے کا دودھ تین بار پلائیں، اس طرح ۲۱ دن کرنے سے تپ دق میں فائدہ ہوتا ہے۔

انگور: تپ دق میں کھانے کی صورت میں انگور کھانا چاہئے۔

منقی: منقی، پیپل، دیسی چینی ہم وزن پیس کر ایک چمچ صبح وشام کھانے سے تپ دق اور کھانسی سے نجات حاصل ہوتی ہے۔

ناریل: روزانہ ۲۵ گرام کچا ناریل کھانے سے یا پیس کر پینے سے تپ دق کے جراثیموں کا خاتمہ ہوتا ہے اور پھیپھڑوں کو قوت ملتی ہے۔

کھجور: کھجور تپ دق کے مریضوں کے لئے مفید ہے۔

لونگ: لونگ تپ دق مرض کا خاتمہ کرتا ہے۔

گاجر: ٹی بی میں گاجر کا رس پینا مفید ہے، اس میں غذ کے متوازن عنصر ہوتے ہیں۔

کیلا: کیلے کے درخت کا تازہ رس، یا سبزی بنانے والا کچا کیلا، مرض کو دور کرنے میں تیر بہدف ہے۔ جن لوگوں کو تپ دق کا مرض ہو چکا ہو، تکلیف دہ کھانسی آتی ہو، جس سے زیادہ مقدار میں بلغم نکلتی ہو، وزن بھی بہت گر چکا ہو، ان کو کیلے کے موٹے تنے کے ٹکڑے کا رس نکال کر اور چھان کر ایک دو تازہ کپ رس ہر دو گھنٹے بعد گھونٹ گھونٹ کر کے پلایا جائے، تین دن روزانہ رس پلانے سے مریض کو بہت آرام ملتا ہے، کیلے کا رس ہر چوبیس گھنٹے بعد تازہ ہی نکالنا چاہئے۔

آٹھ دس کیلے کے پتے دو سو ملی لیٹر پانی میں ڈال کر پڑے رہنے دیں، کچھ دیر کے بعد اس پانی کو چھان کر ایک بڑا چمچ دن میں تین بار پلاتے رہنے سے پھیپھڑوں میں جمی گاڑھی بلغم پتلی ہو کر نکل جاتی ہے۔

کیلے کے پتوں کا رس شہد میں ملا کر تپ دق کے مریضوں کو پلاتے رہنے سے بھی اس کے پھیپھڑوں کے زخم بھر جاتے ہیں۔

دو دوست پہاڑی علاقے میں گئے، وہاں خیمہ لگایا اور سو گئے، آدھی رات کو ایک دوست کی آنکھ کھل گئی، اس نے دوسرے کو اٹھایا اور کہا "یار اوپر دیکھو کیا نظر آرہا ہے؟" دوسرا دوست: آسمان نظر آرہا ہے۔

پہلا دوست: کیا ظاہر کر رہا ہے آسمان؟

دوسرا دوست: ستارے اچھے لگ رہے ہیں اور ان کی چمک آسمان کی خوبصورتی ظاہر کرتی ہے۔

پہلا دوست: بے وقوف اٹھو کوئی ہمارا خیمہ اتار کر لے گیا ہے۔

طنزیہ مضمون

اذانِ بت کدہ

ابوالخیال فرضی

اگرچہ بت ہیں اماموں کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

صوفی قلزم میاں اپنی بیٹی کی شادی بہت دھوم دھام سے کرنے کے خواہش مند تھے، سکینہ ان کی اکلوتی بیٹی تھی، اس لئے اس کی شادی کے موقع پر صوفی قلزم دل کھول کر اپنے ارمان نکالنا چاہتے تھے اور یہ چاہتے تھے کہ پورے شہر کو اس شادی میں مدعو کرلیں، شادی کی تاریخ طے ہونے کے بعد وہ میرے پاس برائے مشورہ تشریف لائے اور انہوں نے اپنی چنگی داڑھی پر جو بے چاری ہری بھری ہونے سے ہمیشہ محروم رہی، ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمایا۔ میری ایک ہی بیٹی ہے، اس کے ہاتھ پیلے کرنے کا وقت آگیا ہے، دل میں ارمان پوری طرح مچل رہے ہیں، سیکڑوں خواہشیں میرے سینے میں اپنا سینہ تانے کھڑی ہیں، لیکن مجبوری یہ ہے کہ میری جیب کا حال اس قبرستان کی طرح ہے، جس میں نئی قبریں بننی بند ہوگئی ہوں اور پرانی قبروں پر عرصہ دراز سے کوئی مٹی ڈالنے بھی نہ آیا ہو، یعنی ایک دم ویران اور پرہول ہناٹا۔ فرضی صاحب بتایئے میں کیا کروں؟ کسی کے گھر میں چوری کروں، کسی کی جیب کاٹوں؟ کسی سے اُدھار لوں؟ میرے تو یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ اللہ میاں غریبوں کے گھر میں بیٹیاں کیوں پیدا کرتے ہیں؟

ان کے افسردہ چہرے پر نظریں گاڑتے ہوئے میں نے عرض کیا۔ صوفی جی! آپ بہت جذباتی ہورہے ہیں اور آپ کے اس سیلاب جذبات میں آپ کا عقیدہ مجھے تنکۂ بے جان کی طرح بہتا ہوا دکھائی دے رہا ہے، عقیدے کو سنبھالئے اور ہوش وحواس کے ساتھ بات کیجئے تو خادم کوئی مفید مشورہ آپ کو دے گا، آپ کو تو معلوم ہی ہے کہ مشورے خادم کے دماغ میں موسلا دھار بارش کی طرح نازل ہوتے ہیں۔

میں اسی لئے تو آپ کے پاس آیا ہوں۔ ''انہوں نے کہا'' مجھے یقین ہے کہ آپ ہی میری گتھی سلجھا سکتے ہیں۔

دیکھئے صوفی جی، گتھی تو اللہ میاں سلجھائیں گے، میں تو آپ کو اچھا مشورہ دے سکتا ہوں، ایسا مشورہ کہ آپ کی مشکل بھی حل ہوجائے اور آپ کی صوفیت کسی گراں باری کا شکار نہ ہو، پہلے آپ مجھے یہ بتایئے کہ آپ نے اپنی اکلوتی بیٹی کے لئے کیا کچھ جوڑ جمع کر رکھا ہے، کیوں کہ میں نے تجربہ کار لوگوں کی زبانی یہ سنا ہے کہ جب کسی کے بیٹی پیدا ہوجائے تو اس کی پیدائش کے پہلے ہی دن سے اس کی شادی کی فکر شروع کردو اور اس کے لئے کچھ نہ کچھ پس انداز کرتے رہو۔

فرضی صاحب۔ مجھے اس بارے میں کچھ معلوم نہیں، ہوسکتا ہے کہ میری زوجہ نے کچھ اکٹھا کر رکھا ہو، لیکن میں نے تو کبھی اس کے نام کا ایک روپیہ بھی بینک میں نہیں ڈالا۔

کیوں؟'' میں نے حیرت کا اظہار کیا'' کیا آپ کو معلوم نہیں تھا کہ ایک دن آپ کو اپنی بیٹی کے ہاتھ پیلے کرنے پڑیں گے؟ کیا بیٹی کی شادی کے لئے آپ کسی معجزے کے منتظر تھے؟

انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا، وہ آنکھیں پھاڑے مجھے دیکھتے رہے، میں بولا، چلئے چھوڑیئے، اب آپ فکر میں دُبلے کیوں ہورہے ہیں، آپ صوفی ہیں، دنیا آپ کو صوفی سمجھتی ہے، تمام ارباب عقل بھی آپ کو صوفی کہہ کر پکارتے ہیں تو پھر ایک سچے پکے صوفی کی طرح دو چار جوڑوں میں اپنی بیٹی کو رخصت کردیجئے، کسی لمبے چوڑے پروگرام کی اور بہت بڑا جہیز دینے کی ضرورت ہی کیا ہے، شریعت کا لحاظ تو کون کرتا ہے، لیکن اگر شدید ترین غربت اور مجبوری ہی میں ہم شریعت کو گلے لگالیں تو اس میں کیا حرج ہے۔ امیر لوگ تو بے چارے اپنی مال داری کی وجہ سے مجبور اور بے بس ہوتے ہیں، کم سے کم غریب ہی لوگ اس شریعت کو اہمیت دینے لگیں۔

وہ تو ٹھیک ہے۔'' وہ عجیب سی ہنسی ہنسے'' لیکن دل تو یہ چاہتا ہے کہ جب بیٹی رخصت ہو ہی رہی ہے تو اس کو دل کھول کر ساز وسامان دیدیں اور زندگی بھر لوگوں کی دعوتیں اڑاتے رہے ہیں یہ ایک موقع آرہا ہے تو اس موقع پر ان سب کو مدعو کرلیں جو ہمیں پیٹ بھر بھر کے کھلاتے رہے ہیں۔

چلئے آپ کی بات صحیح۔'' میں نے کہا'' لیکن پھر اس کے لئے آپ کو برسہا برس پہلے سوچنا چاہئے تھا اور ایک ایک پیسہ جمع کرنا چاہئے تھا، قطرہ قطرہ جمع ہوکر دریا بنتا ہے، آپ نے ایسا کچھ بھی نہیں کیا، صرف خواہشات سے خوشیاں نہیں ملتیں، انسان کو خوشیاں حاصل کرنے کے لئے جدوجہد بھی کرنی چاہئے۔ آپ میری بات کا برا نہ مانیں، آپ نے حسب ضرورت محنت نہیں کی، صرف منصوبے بناتے رہے اور صرف منصوبے بنانے اور چادر تان کر خواب دیکھنے سے کام نہیں بنتا اور زندگی پرسکون نہیں گزرتی، اس کے بعد میں نے کہا، اب آپ جایئے کل میں آپ کے گھر آکر آپ کی زوجہ کے سامنے آپ سے بات کروں گا، کیوں کہ عورتیں اس طرح کے معاملات میں چاق وچوبند ہوتی ہیں۔

یار ناشتہ نہیں کراؤ گے؟ میں تو گھر سے چائے پی کر بھی نہیں آیا۔

بہت ہی بے شرم ہو، ایسے رنج دہ حالات میں بھی مفت خوری سے باز نہیں آؤ گے۔

اب جب انہوں نے اپنی زبان سے ناشتے کی فرمائش کردی تھی تو پھر انہیں ناشتہ کرانا ہی پڑا اور بانو سے باادب باملاحظہ عرض کرنا پڑا کہ صوفی قلزم بنارس والے آئے ہیں اور اپنی زبان مقدس سے ناشتے کی فرمائش کررہے ہیں۔

بانو نے کہا، ان کی کوئی کرامت سنایئے؟

کیا مطلب؟

آپ کی عادت ہے نا جب بھی آپ کے کوئی صوفی نما دوست آکر کھانے کی فرمائش کرتے ہیں تو مجھے متاثر کرنے کے لئے آپ ان کی کرامتیں گنوانی شروع کردیتے ہیں، تاکہ میں مرعوب ہوجاؤں اور فوراً کچن میں چھلانگ لگادوں۔

بیگم تم طنز کررہی ہو، صوفی کیسا بھی ہو وہ صوفی ہی ہوتا ہے اور دس بیس کرامتیں تو ان صوفیوں کی جیب میں ہر وقت پڑی رہتی ہیں، تم تو صوفی تکلف علی کا بھی مذاق اڑاتی تھیں جو ہر سال ایک جن کے کاندھوں پر بیٹھ کر حج کیا کرتے تھے اور جو روزانہ مغرب کی نماز مسجد نبوی میں پڑھا کرتے تھے، بطور ثبوت وہاں سے عجوہ کھجور لاتے تھے اور اپنے مریدوں میں تقسیم کرتے تھے، ساری دنیا جانتی ہے کہ عجوہ کھجور ہندوستان میں نہیں ملتی، جب ان کا انتقال ہوا تھا تو ساتویں آسمان پر فرشتوں نے غائبانہ نماز جنازہ ادا کی تھی اور ہر فرشتے نے ایک ایک قرآن ختم کرکے انہیں ایصال ثواب کیا تھا، جب ان کی قبر کھودی گئی تو اس میں جنت کی کیاریاں بنی ہوئی تھیں، یہ سب اپنی کھلی آنکھوں سے صوفی تکلف علی کے ہونہار مریدوں نے دیکھا تھا اور میں نے آکر لفظ بہ لفظ خدا کو حاضر وناظر جان کر تمہیں بتایا تھا، تم جب بھی ایسی ہنسی ہنسی تھی جیسے ان صوفیوں کا اور اللہ کے ان بندوں کا جو بے حساب جنت میں چلے جاتے ہیں، مذاق اڑا رہی ہو، آخر تمہیں کیا ہوگیا ہے تم اللہ سے کیوں نہیں ڈرتیں؟

میں بولے جارہا تھا اور بانو مجھے اس طرح گھور رہی تھی جیسے میں اس کا شوہر نہیں کوئی نابالغ بچہ ہوں، جب آپ کو صوفیوں سے اتنی محبت ہے، اس نے اپنا ڈوپٹہ سنبھالتے ہوئے کہا۔'' تو تم خود صوفی کیوں نہیں بن جاتے، دیوبند میں پیر ذوالفقار آئے تھے، سارا دیوبند ان سے بیعت ہورہا تھا، آپ کو تو اس وقت بھی ان سے بیعت ہونے کی توفیق نہیں ہوسکی، صوفی بن جائیں گے تو مجھے بھی اطمینان نصیب ہوگا کہ اب آپ سدھر گئے ہیں۔

تو کیا میں تمہیں سدھرا ہوا نظر نہیں آتا۔'' میں جھلا ہی تو گیا'' بیگم تمہیں نہیں معلوم کہ شوہر کے بارے میں اس طرح کے خیالات عورتوں کو جہنم کا ایندھن بنادیتے ہیں، بیگم تمہیں یہ یقین رکھنا چاہئے کہ میرے جیسے معتبر قسم کے شوہر فی زمانہ اب عنقا ہوکر رہ گئے ہیں، اپنے بھائی صاحب کی دکان پر جاکر دیکھو عورتوں کی کتنی بھیڑ جمع رہتی ہے، ہر عورت کو یہی شکایت ہے کہ اس کا شوہر ٹھیک نہیں ہے، دل میں کچھ ہے زبان پر کچھ ہے اور نظر میں کچھ۔ اللہ کا شکر ادا کرو کہ تمہیں کسی عامل کی دکان کے چکر کاٹنے نہیں پڑے، کیوں کہ میں نے تم سے خالص قسم کی محبت کی ہے۔

بے شک آپ بہت اچھے ہیں۔'' بانو نے مسکرا کر کہا'' بے شک کھرے سونے کی طرح ہیں، لیکن میں تو یہ چاہتی ہوں کہ اب پوری طرح کندن بن جائیں۔

پچھتاؤ گی، خدا کی قسم پچھتاؤ گی، بھول گئیں خالہ کے شوہر سچ مچ کے متقی ہوگئے تھے، مہینے کے مہینے چلوں میں رہنے لگے تھے، عید بقرعید، شب برات، کس کا جینا، کس کا مرنا، کیا عقیقہ، کیا ولیمہ سب چیزوں سے

بے نیاز انہیں تو دعوت کے کام ہی سے فرصت نہیں تھی، ایک ایک سال تک انہوں نے اپنی بیوی کا منہ نہیں دیکھا، اگر بھولے بھٹکے کبھی گھر آجاتے تھے تو تسبیح لے کر بیٹھ جاتے تھے، اگر بیوی محبت سے ہاتھ لگادیتی تھی تو لاحول ولاقوۃ پڑھتے تھے اور فوراً وضو کرلیتے تھے، بیگم اس کو کہتے ہیں پوری طرح سدھرنا اگر میں اسی طرح سدھر گیا تو خالہ بتولن کی طرح چرخہ لے کر بیٹھ جاؤ گی اور سارا دن سوت کاتنے میں گزرے گا، یہ ہنسی اور یہ کھل کھلاہٹ جو تمہارے حسن میں چار چاند لگاتی ہے، گدھے کی سر سے سینگ کی طرح غائب ہوجائے گی۔ قبرستان کے مردے تک تم پر رحم کھانے لگیں گے، خدا کا شکر کرو کہ تمہیں مجھ جیسا شوہر نصیب ہوا ہے۔ بے چاری خالہ بتولن بھری جوانی میں بوڑھی ہوگئی ہیں اور شوہر کی زندگی میں بیوہ سی لگتی ہیں۔ میری پیاری بیگم جب حضرت شوہر سچ مچ کے پرہیزگار بن جاتے ہیں تو پھر بے چاری عورتوں کا حشر یہی ہوتا ہے۔ صوفی کھنجنے کو دیکھو، ایک دن شیروانی پہن کر بھری دوپہر میں گدھے پر سوار ہوکر جارہے تھے، کسی نے ان سے پوچھا۔ حضرت یہ کیا حرکت ہے؟ فرمانے لگے کہ میں نے کسی کتاب میں پڑھا تھا کہ ہر نبی از راہ عاجزی گدھے پر بیٹھا ہے تو انبیاء کی سنت پر عمل کرنے کے لئے میں نے بھی یہ تہیہ کرلیا تھا کہ ایک نہ ایک دن گدھے پر ضرور بیٹھوں گا۔ بچے نے کہا حضرت یہ تو کسی دھوبی کا گدھا ہے، اگر سنت پر عمل کرنا ہے تو اپنا گدھا خریدو، فرمانے لگے برخوردار دھوبی سے پورے دن کے لئے کرائے پر لے کر آیا ہوں، اتنے مسائل تو مجھے بھی ازبر ہیں کہ کسی کی چیز بغیر اجازت کے استعمال نہیں کرنی چاہئے۔ بیگم جب کسی انسان پر نیکیوں کے دورے پڑنے لگتے ہیں تو پھر ایسا ہی ہوتا ہے تو وہ اسی طرح میدان پرہیزگاری میں چوکے چھکے مارنے لگتا ہے۔

یہ سن کر بانو ہنسنے لگی، میں بولا یہ ہنسنے کا نہیں رونے کا مقام ہے، جب کسی انسان پر بے وجہ پرہیزگاری مسلط ہوجاتی ہے تو پھر ایسے ایسے واقعات جنم لیتے ہیں کہ بس توبہ ہی بھلی۔ اگر تم میری پرہیزگاری برداشت کرسکو تو کل سے میں بھی تمہیں گھر کی ہر کھونٹی پر تسبیح ٹانگ کے دکھاؤں گا، تمہیں بہت شوق ہے میرے سدھرنے کا، لیکن ایک بات یاد رکھو جب میں سچا پکا صوفی بن جاؤں گا تو تمہیں میری کرامتوں کی تصدیق کرنی پڑے گی، ہر جگہ، ہر محفل میں۔

ضرور کروں گی، لیکن کرامت دیکھنے کے بعد۔" بانو نے سینہ ٹھوک کر کہا۔"

دیکھنے کے بعد تو تصدیق سبھی کرتے ہیں، اچھی بیوی تو اسے کہتے ہیں کہ جو اپنے شوہر کی کرامت کی تصدیق، کرامت دیکھے بغیر کرے، بلکہ قسمیں کھا کر لوگوں کو یہ یقین دلاتی پھرے کہ میرے شوہر سے ہر روز سیکڑوں کرامتیں سرزد ہوتی ہیں اور۔ اور۔ اور۔

بس خدا کے لئے رہنے دیجئے۔" بانو نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔" میں پہلے بھی آپ کی خاطر کئی جھوٹ بول چکی ہوں اور آپ کو بزرگ ثابت کرنے کے لئے تو میں ایک بھی جھوٹ نہیں بول سکوں گی، ہاں آپ سچ مچ کے بزرگ بن جائیں تو سب سے پہلے میں ہی آپ کی مرید بن جاؤں گی اور بغیر کرامت دیکھے بن جاؤں گی۔

اور بیگم میں اتنا بے وقوف نہیں کہ تمہیں مرید بنانے کے لئے میں باقاعدہ بزرگ بنوں۔" میں نے کہا" اور تم تو ایسے بھی میری غلام ہو اور بزرگ تو ایک دن میں ضرور بنوں گا، لیکن مرنے سے بس ایک دن پہلے۔

اسی طرح نوک جھونک میں کافی وقت گزر گیا، شام کو میں صوفی قلزم کے گھر پہنچا اور میں نے ان کی بیوی سے کسی پولیس افسر کی طرح انکوائری شروع کی اور پوچھا۔ بھابی یہ بتاؤ کہ تم نے سکینہ کے لئے کیا کیا تیاری کر رکھی ہیں۔

وہ بولیں، بھائی جان آپ سے کیا پردہ، میں نے کوئی تیاری نہیں کی اور تیاری کرتی بھی کیسے، آپ کے یہ بھائی جو ہیں انہوں نے کبھی میری سن کے نہیں دی، کئی سالوں سے کہہ رہی تھی کہ بچی سیانی ہوگئی ہے، اب اس کی شادی کی تیاریاں شروع کردو، لیکن انہوں نے میری ایک نہیں سنی، انہیں تو پان کھانے اور حقہ پینے سے فرصت ہی نہیں ملی۔

ان مردوں کی یہی مصیبت ہے۔" میں ارسطو کے لہجے میں بولا۔" یہ عورتوں کو ناقص العقل سمجھتے ہیں، لیکن خود ناقص العقل ہوتے ہیں اور اچھے خاصے نافرمان بھی، چلو چھوڑو، اب ان مردوں کی غیبت کرنے سے کیا فائدہ آپ تو یہ بتاؤ کہ اب کرنا کیا ہے، آپ لوگوں نے شادی کی تاریخ طے کردی ہے اور تیاری شادی کی کچھ بھی نہیں ہے۔ میرا مشورہ تو یہ ہے کہ دو چار جوڑے بنا کر رخصت کرو، جب پلے کچھ ہے ہی نہیں تو پھر سوچ سوچ کر اپنا دماغ کیوں خراب کرو۔

کیوں بھابی جی، کیسا ہے میرا خیال؟ مجھے یقین ہے کہ میری رائے کو پسند کریں گی۔

بھائی جان، بھلا یہ کیسے ممکن ہے، ہماری ایک ہی تو بیٹی ہے، اس کی شادی میں تو ہمیں اپنا ہر ارمان نکالنا ہے۔

ارے جب آپ لوگوں کو ارمان نکالنے ہی تھے تو اس کے لئے آپ کو بہت پہلے سے سوچنا بھی تھا اور تیاری بھی کرنی تھی، بے شک ماں باپ کی خواہش یہی ہوتی ہے کہ ان کے بچوں کی شادیاں دھوم دھام سے ہوں، لیکن صرف خواہش کرنے سے بات نہیں بنتی، ماں باپ کو اپنی اولاد کی خاطر جائز قسم کی جدوجہد کرنی چاہئے اور انہیں کچھ دینے کے لئے اپنے کل چھترو ں سے باز آجانا چاہئے۔

وہ دونوں میری تقریر سنتے رہے، کچھ دیر چپ رہ کر میں بولا، آخر اب آپ لوگوں نے سوچا کیا ہے۔ پیسہ کہاں سے آئے گا؟

ہم نے سوچا ہے کہ کسی سے قرض لے لیں۔'' صوفی قلزم کچھ جھجکتے ہوئے بولا۔''

اتنا سارا قرض کون دے گا کہ آپ اپنی بچی کی شادی میں اپنے ارمان نکال لیں، ویسے بھی جب سے مسلمانوں نے قرض لے کر قرض ادا نہ کرنے کی روش اپنائی ہے، تمام اہل عقل نے قرض دینا بند کردیا ہے۔

میں یہ چاہتا ہوں کہ کسی سے قرض حسنہ لے لو۔

قرض حسنہ! یہ کیا ہوتا ہے۔'' میں نے انجان بننے کی ایکٹنگ کی۔''

یعنی قرض دینے کے بعد آدمی بھول جائے۔'' صوفی قلزم بولے۔''

اور ادائیگی ہماری صواب دید پر ہو۔

یوں کہئے کہ آپ ایسا قرض چاہتے ہیں کہ جس کی ادائیگی قیامت کے بعد ہو، یہ کہہ کر میں ان دونوں کی طرف دیکھتا رہا۔ ان کی خاموشی یہ بتا رہی تھی کہ وہ ایسے قرض کے چکر میں تھے کہ جس قرض کی ادائیگی کم سے کم اس زندگی میں ممکن نہ ہو۔

میں نے کہا۔ صوفی جی اب لوگ اتنے بے وقوف نہیں رہے، قرض حسنہ جیسی نعمتیں اس دور میں ضرورت مندوں کو میسر نہیں جب قرض لینے والا بغیر کسی تقاضے کے قرض خود ہی ادا کردیا کرتے تھے۔ ایک بار بھی یاد دلانے کی نوبت نہیں آتی تھی، اس دور میں قرض حسنہ دے کر کون اپنے نادان ہونے کا ثبوت دے گا۔ جو قرض سود پر ملتے ہیں انہیں بھی ادا کرنے کی لوگوں کو فکر نہیں ہوتی، قرض حسنہ کو ادا کرنے کی ذمہ داری کون نبھائے گا۔

میری رائے یہ ہے کہ آپ بسم اللہ کی گنبد سے اور خوش فہمیوں کی بھول بھلیوں سے باہر آجائیں اور اب بھی کسی جدوجہد کی طرح ڈالیں تو شاید اللہ میاں کو آپ پر ترس آجائے ورنہ پھر سادگی کے ساتھ اپنی بیٹی کا نکاح کردیں، کیا ضرورت ہے کسی لمبے چوڑے پروگرام کی جب گھر میں دھنیا تک موجود نہ ہو۔

بڑی امیدوں کے ساتھ آپ سے رابطہ کیا ہے۔'' صوفی قلزم ایسی حسرت بھری نظروں سے مجھے دیکھ رہے تھے کہ مجھے بھی کچھ رحم سا آگیا اور میں انہیں تسلی دینے پر مجبور سا ہوگیا۔ میں نے کہا، چلو ہمارے شہر میں جتنے بھی مالدار ہیں ان کی ایک لسٹ بناؤ اور کل سے قرض مانگنے کی مہم شروع کردیں گے، میں نے صوفی قلزم کی بیوی سے کہا۔ بھابھی جان عورتوں میں یہ مشن آپ شروع کریں، مردوں پر دھاوا ہم بولیں گے۔ وہ اپنے منہ میں پان رکھتے ہوئے بولیں، کتنا اچھا ہو کہ اگر اس کار خیر میں آپ کی بیگم میری مدد کریں۔

میں نے جواب دیا۔ اس بارے میں میری بیوی بہت کٹر قسم کی ہے، وہ نہ تو قرض دیتی ہے نہ کسی سے قرض لیتی، نہ قرض کے معاملے میں کسی کی سفارش کرتی ہے، اگر تم اس سے فرمائش کروگی تو وہ مجھ پر بھی پابندی عائد کردے گی، اسے چھوڑو اور آپ خود ہی یہ میدان سنبھالو۔ عورتیں نرم دل ہوتی ہیں، مانگنے سے کچھ نہ کچھ ضرور دیں گی، کل جمعہ کا دن مبارک دن ہے، اس نیک کام کا آغاز انشاء اللہ کل ہی سے کریں گے کل جمعہ پڑھ کر میں حاضر ہوں گا اور ہاں ایک بات میں آپ کو سمجھا دوں میں نے صوفی قلزم کو مخاطب کیا، اگر قرض لینا ہے تو بے شرمی اختیار کرنی پڑے گی، آپ جب کچھ مانگتے ہیں، عورتوں کی طرح شرماتے ہیں، اس سے ہمارا بیڑہ غرق ہوجائے گا۔ اللہ بخشے ارسطو کے پرنانا کہا کرتے تھے۔ جس نے کی شرم اس کے پھوٹے کرم۔ (باقی اگلے شمارے میں)

☆☆☆☆☆☆☆☆

ایک ایسے خاندان کی ہولناک سچی داستان جو جنات کی انتقامی کارروائی کا شکار ہو گیا

خوفناک حویلی



قسط نمبر:۱۱

از قلم: رابعہ بانو شیریں

اس داستان کا ایک ایک حرف پڑھیے، دوران مطالعہ آپ ڈریں گے بھی، روئیں گے بھی، خوف ودہشت سے لرزیں گے بھی، لیکن آپ کی دلچسپی داستان ختم ہونے تک برقرار رہے گی

جس دن خالہ نجمہ کے بچہ پیدا ہوا اُس دن گھر کے درودیوار سے ہنسنے کی آوازیں آرہی تھیں اور ایسا محسوس ہوتا تھا کہ جیسے کچھ لوگ آپس میں سرگوشیاں کررہے ہوں۔ ہر طرف سے ہلکی ہلکی اور دھیمی دھیمی بولنے کی آواز آیا کرتی تھی۔ گھر کا ایک ایک فرد اس صورت حال سے وحشت اور خوف محسوس کررہا تھا۔

اب خالو جان بھی سراسیمہ دکھائی دیا کرتے تھے ـــــ نئی حویلی ان کے لئے گلے کی ہڈی بن چکی تھی۔ وہ اسے فروخت بھی نہیں کرسکتے تھے، اسے چھوڑ بھی نہیں سکتے تھے اور جب سے انہوں نے خواب دیکھا تھا تب سے وہ اسے کسی مولانا وغیرہ کو دکھانے کی ہمت بھی نہیں کرپاتے تھے ـــــ اب تو بس انہوں نے یہ تہیہ کرلیا تھا کہ جو کچھ بھی سب پر گزرے گی گزر جائے گی ـــــ رہنا بس اب اسی جگہ ہے۔ مریں یا جئیں۔

ان کا یہ فیصلہ انتہائی غلط تھا اور وہ خود بھی اس فیصلے کو مہلک اور تباہ کن سمجھتے۔ اگر بعد میں پیش آنے والی مصیبتوں اور خون ریزیوں کا انہیں ذرا سا بھی احساس ہوجاتا۔ وہ تو اپنی دانست میں بس یہی سمجھتے رہے کہ جو ہونا تھا وہ ہوگیا۔ اب آئندہ کوئی دُرگھٹنا اس حویلی میں پیش نہیں آئے گی۔

خالہ نجمہ کو دوران حمل اچھے ڈاکٹروں کو بھی دکھایا اور ماہر حکیموں کو بھی لیکن کسی کے بھی کوئی بات سمجھ میں نہیں آئی۔ پھر مشکل ایک اور بھی تھی جب گھر سے باہر کا کوئی بھی نجمہ خالہ کے پاس ہوتا تو ان کے پیٹ سے کسی بھی طرح کی کوئی آواز نہیں آتی۔

اور جب خالہ نجمہ کے پاس گھر کے افراد ہوتے تو ایسا لگتا تھا جیسے ان کے پیٹ میں ہنسی کے فوارے پھوٹ رہے ہوں ـــــ ہنسی کی آوازیں بالکل صاف سنائی دیتی تھیں۔ یہ نہیں تھا کہ اہل خانہ کسی وہم میں مبتلا ہوگئے ہوں۔

یہ بات جب کسی سے بیان کی جاتی تو کوئی یقین نہیں کرتا تھا۔ اس لئے کہ یہ آوازیں گھر کے باہر کے کسی بھی فرد کو سنائی نہیں دیتی تھیں ـــــ اور گھر کے سب افراد یوسف اور یونس بھی صاف طور پر ان آوازوں کو سنتے تھے اور خوف ودہشت کی وجہ سے خالہ سے دور دور رہا کرتے تھے ـــــ بہرحال خالہ نجمہ کی اس عجیب وغریب کیفیت سے گھر کے تمام ہی چھوٹے بڑے افراد کا حال خراب تھا اور ہر شخص کو یہ محسوس ہوتا تھا جیسے وہ بھوتوں کی دنیا میں زندگی گزار رہا ہے۔ خوشیاں، راحتیں، دل کا سکون سب کچھ غارت ہوچکا تھا اور ہر وقت کسی نئی مصیبت کا انتظار رہا کرتا تھا۔ درمیان میں کچھ امن ہوجاتا تو دل مطمئن ہوجاتے۔ پھر کوئی حرکت ہوئی تو دلوں پر پھر وحشت طاری ہوجاتی ـــــ بچے بھی ہر وقت خوف و دہشت میں مبتلا رہتے۔ ان کا کھیل کود، ان کے بچپن کی آزادی، ان کی تفریحات، ان کے ولولے سب غارت ہوکر رہ گئے تھے اور زندگی موت سے بھی زیادہ بدترین ہوکر رہ گئی تھی ـــــ اور جس دن خالہ نجمہ کے ولادت کا سلسلہ ہونے والا تھا اس دن ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے ہماری حویلی میں بے شمار مہمان آگئے ہیں۔ کوئی بھی چیز نظر نہیں آتی تھی لیکن محسوس یہ ہوا کرتا تھا کہ جیسے گھر میں خوب چہل پہل ہے۔ لوگ آپس میں باتیں کررہے ہیں، آپس میں چھیڑ چھاڑ ہورہی ہے اور خوب قہقہوں اور چہچہوں کا تبادلہ ہورہا ہے۔

درودیوار سے ایسا لگتا تھا کہ جیسے ہنسنے اور کھلکھلانے کی آوازیں آرہی ہیں، اس دن تو دایا نے بھی صاف طور پر یہ آوازیں سنیں ـــــ اور شام کو چار بجے جس وقت خالہ نجمہ کے ولادت ہوئی اس وقت ایک

عجیب و غریب قسم کا شور و غل گھر میں ہوا ـــــ بچے کی پیدائش کے فوراً ہی بعد دایا بے ہوش ہوگئی تھی۔

دنیا کے بچے روتے ہوئے اس دنیا میں آتے ہیں لیکن یہ بچہ قہقہے لگاتا ہوا اس دنیا میں آیا تھا ـــــ اور اس کا چہرہ اف اللہ کی پناہ ـــــ ناک چہرے پر برائے نام تھی ـــــ پیشانی پر ترشول کا نشان کھدا ہوا تھا ـــــ رنگ حد سے زیادہ کالا تھا موٹا تھا اور سامنے کے دو دانت پیدائش کے وقت موجود تھے۔ یہ بچہ پیدا ہوتے ہی آنکھیں جھا جھا کر سب کو دیکھتا تھا اور ہر وقت ہنستا رہتا تھا۔ دایا کو کچھ دیر کے بعد جب ہوش آیا تو اس نے بتایا کہ بچے کی پیدائش ہونے کے بعد مجھے چار عورتیں کمرے میں نظر آئیں جو بالکل سیاہ فام تھیں اور بالکل سفید لباس میں تھیں۔ ان عورتوں کا قد بہت لمبا تھا۔ ان کے سر چھت سے ٹکرا رہے تھے۔ ان عورتوں میں سے ایک عورت نے بچے کو میرے ہاتھ سے لینے کے لئے جب اپنا ہاتھ بڑھایا تو میں نے دیکھا کہ اس کے ناخن چیتل کی طرح چمک رہے تھے اور کالے کالے ہاتھوں میں یہ ناخن الگ سے الگ دکھائی دے رہے تھے۔ ان عورتوں کو دیکھ کر میں خوف اور ڈر کی وجہ سے بے ہوش ہوگئی تھی۔

جس وقت دایا کو ہوش آیا وہ شدید بخار میں مبتلا تھی اور کسی طرح بچے کو دیکھنے کے لئے بھی تیار نہیں تھی ـــــ شام کو وہ یہ کہہ کر رخصت ہوگئی کہ اب میں کبھی اس گھر میں نہیں آؤں گی ـــــ اور اسی رات اچانک اس کا انتقال ہوگیا۔ وہ اچھی خاصی سوئی تھی۔ سوتے وقت اس کا بخار بھی کم ہوگیا تھا۔ لیکن صبح کو وہ اپنے بستر پر مردہ پڑی ہوئی ملی ـــــ اس کی موت کا ہم سب کو بہت افسوس ہوا بے چاری ہماری خاطر دستِ اجل کا شکار ہوگئی۔

دایا کی موت کا چرچا ہمارے پورے خاندان میں ہوگیا ـــــ اور کافی دنوں تک لوگوں کی آمد و رفت رہی۔ لوگ خالہ نجمہ کے بچے کو بھی بطور خاص دیکھنے کے لئے آئے جو اچھا خاصا عجوبہ تھا۔

خالو جان نے اس بچے کا باقاعدہ کوئی نام ہی نہیں رکھا بس عجوبہ کہہ کر پکارا کرتے تھے ـــــ یہ بچہ نہ صرف یہ کہ شکل و صورت کے اعتبار سے وحشت ناک تھا بلکہ اس کی حرکتیں بھی عجیب و غریب تھیں ـــــ ہم خوف ناک حویلی میں رہتے ہوئے ہر بات کے عادی سے ہوگئے تھے لیکن جب اس بچے کی بعض باتیں ہم اپنے رشتے داروں سے بیان کرتے تو انہیں بڑی حیرت ہوتی اور اکثر لوگوں کو ان باتوں کا یقین ہی نہیں آتا تھا ـــــ مثلاً جب یہ بچہ تقریباً دس ماہ کا تھا تو ایک دن اچانک غائب ہوگیا۔ پورا گھر چھان مارا۔ لیکن وہ کہیں نظر نہیں آیا۔ اس کے غائب ہوجانے سے گھر کے سب افراد پر جو وحشت طاری ہوئی اسے بیان کرنے کے موزوں اور مناسب الفاظ اب تک میرے پاس نہیں ہیں۔ ذرا سوچئے جو بچہ صحیح طریقہ سے چل پھر نہ سکتا ہو وہ اچانک پالنے سے غائب ہوجائے تو دل پر کیا گزرے گی ـــــ بس ہر شخص کو یہ گمان تھا کہ جنات اسے اٹھا کر لے گئے ہیں ـــــ نصف شب کے قریب جب سب گھر والے مایوس اور پریشان ہوکر ہال کمرے میں بیٹھ گئے تو دفعتاً اس بچے کی ہنسنے کی آواز آئی اور حیرت و تعجب کی انتہا نہیں رہی۔ جب ہم نے اس بچے کو اسی پالنے میں بیٹھا ہوا دیکھا جہاں سے وہ غائب ہوا تھا ـــــ یہ واقعہ جب ہم نے اپنے احباب اور اقارب کو سنایا تو انہوں نے یقین نہیں کیا۔

مجھے یاد ہے کہ جس دن یہ واقعہ پیش آیا تھا اس سے اگلے روز پٹواری اصغر حسین اپنی بیگم حسنہ کو لے کر آئے تھے اور تمام دن وہ ہمارے گھر رہے ـــــ ہم نے انہیں یہ بات بتائی تو وہ سن کر ہکا بکا رہ گئے ـــــ کہنے لگے۔

یٰسین میاں! یہ حویلی تو سرکس کا پنڈال ہے۔ خدا خیر کرے کیسے کیسے تماشے یہاں ہو رہے ہیں ـــــ اماں یار تم اس حویلی کو چھوڑ کیوں نہیں دیتے۔

اصغر صاحب میں بھی اب بے حد الجھ کر رہ گیا ہوں۔" خالو یٰسین نے پٹواری اصغر حسین کی بات سن کر کہا تھا لیکن اس حویلی کو بیچنا بھی اب آسان نہیں ہے کیونکہ اب تو یہ حویلی خاصی بدنام ہوچکی ہے۔ اب کون اسے خریدنا پسند کرے گا۔

پھر کوشش کرنے میں کیا حرج ہے؟ ماما جی بولے۔ میری رائے تو یہ ہے کہ اسی کمبخت سے رابطہ کیا جائے جس سے آپ نے یہ حویلی خریدی تھی اور اگر نقصان سے بھی یہ فروخت ہوجائے تب بھی غنیمت ہے۔

بھائی صاحب ہمیں تو یہاں آتے ہوئے بہت ڈر لگنے لگا ہے۔ حسنہ ممانی نے خالو جان سے مخاطب ہوکر کہا تھا ـــــ بتایئے اگر کبھی ہم ہی غائب ہوگئے تو کیا ہوگا۔

بات یہ ہے یٰسین میاں ـــــ جو باتیں کبھی وہم و گمان میں بھی نہیں آئی تھیں۔ خدا خیر کرے اب انہیں ماننا پڑ رہا ہے اور یٰسین میاں۔

مجھے تو گڈو کی موت نے ہلا کر رکھ دیا تھا اور اس کے بعد مولی صاحب اور پنڈت جی کے ساتھ جو دُرگھٹنا پیش آئی تھی وہ بھی قیامت سے کم نہیں تھی۔
بھلا بتاؤ اُن مولوی صاحب کو ننگا ہی کر ڈالا تھا۔ بے چارے بہت دعوے کرتے ہوئے آئے تھے اور اپنی جان ہی گنوا بیٹھے اور پنڈت آسارام تو آج تک پناہ مانگتا ہے ـــــ خدا خیر کرے ایک دن اودے مندر کے پاس مل گیا تھا، کہنے لگا پٹواری جی بھگوان کی کرپا تھی جو جان بچ گئی تھی۔ ورنہ بھوتوں نے سورگ میں پہنچانے کی ٹھان لی تھی ـــــ اب اس کا یہ حال ہے کہ اس علاقے سے بھی نہیں گزر سکتا۔

دعوے بھی بہت کرتا تھا ـــــ ماما زبیر بولے۔

دعوے ـــــ ''پٹواری جی بولے۔'' نالائق یہ کہتا تھا کہ جن اور بھوت تو آسارام کا نام سنتے ہی بھاگ جاتے ہیں ـــــ بے چاروں کے جب دھوتی میں آگ لگی تو کیسے بھاگے بھاگے پھر رہے تھے ـــــ
''صاعقہ بولی۔''

کچھ دیر کی بات چیت کے بعد یہ فیصلہ ہوا کہ اس شخص سے رابطہ کیا جائے جس سے یہ حویلی خریدی تھی اور اگر ۳۵ فصد کے نقصان کے ساتھ بھی وہ اس حویلی کو واپس لے لے تو اس نقصان کو برداشت کر لیا جائے۔
جس وقت یہ گفتگو ہو رہی تھی اس وقت شام کے چار بجے تھے۔ اچانک آمنہ باجی چیختے ہوئے کمرے میں داخل ہوئیں۔ وہ بے حد خوف زدہ تھیں۔ ایک دو منٹ تک وہ بولنے کی کوشش کرتی رہیں لیکن ان سے بولا نہیں گیا ـــــ ان کی سانس پھولی ہوئی تھی اور وہ بالکل بے قابو ہوئی جا رہی تھیں ـــــ سب لوگ انہیں دیکھ کر حیران و پریشان تھے اور سمجھ رہے تھے کہ آج پھر کوئی تماشہ ہو گیا ہے ـــــ چند منٹ کے بعد انہوں نے خود پر قابو پاتے ہوئے کہا ـــــ رسوئی گھر میں جا کر دیکھئے کیا ہو رہا ہے۔

ان کی بات سن کر ہم سب رسوئی گھر کی طرف گئے ـــــ اُف میرے خدا آج بھی جب یہ باتیں یاد آتی ہیں تو دل پر ایک وحشت طاری ہو جاتی ہے۔ اس حویلی میں کیا کیا ہم نے دیکھا ہے۔
حسن الہاشمی صاحب کا اگر یہ اصرار نہ ہوتا کہ میں پوری داستان حرف بہ حرف بیان کروں تو خدا کی قسم میں کئی واقعات چھپا لیتی کیونکہ ان کو بیان کرنے سے مجھے آج بھی وحشت ہوتی ہے اور میرا جی متلاتا ہے لیکن میں نے ایڈیٹر صاحب کے اصرار کی وجہ سے اس بات کا وعدہ کیا ہے کہ میرے دل پر کچھ بھی گزرے میں ''طلسماتی دنیا'' کے قارئین کو یہ داستانِ کرب و بلا حرف بہ حرف سنا کر رہوں گی۔

ہاں تو اس دن ہوا یہ تھا کہ ہم رسوئی گھر کے پاس پہنچے تو ہم نے وہاں ایک عجیب منظر دیکھا ـــــ ایک عجیب و غریب اور وحشت ناک منظر ـــــ ایسی بات جس کا کوئی یقین نہیں کر سکتا تھا ار میں یہ سمجھتی ہوں کہ آج بھی کوئی یقین نہیں کر سکتا ـــــ ہر سننے والا کہے گا کہ یہ تو صرف من گھڑت بات ہے۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے ـــــ مگر جو کچھ مجھ پر گزری ہے اور جسے میں قسط وار بیان کر رہی ہوں۔ یہ سب کچھ سچائی اور صداقت پر مبنی ہے۔

میں ایک بات بھی اگر اپنی طرف سے شامل کروں تو غارت ہو جاؤں اور میری قبر میں کیڑے پڑیں۔

میں اللہ کی ـــــ اللہ کے رسول کی ـــــ شہدائے بدر کی اور اہل بیت کی قسم کھا کر کہتی ہوں کہ جب میں نے رسوئی گھر کا خوف ناک منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا تو مجھے تو اسی وقت قے ہو گئی ـــــ اور باقی گھر والوں کا بھی خوف و دہشت کی وجہ سے برا حال ہوا ـــــ اور نانی اماں تو چیخ مار کر بے ہوش گئی تھیں۔ آج بھی جب میں اس کریہہ منظر کا تصور کرتی ہوں تو میری روح کانپ اٹھتی ہے اور طبیعت کچکچانے لگتی ہے۔

☆☆☆☆☆

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

قسط نمبر: ۱۲۶

یوناف اور اریسہ صقلاج شہر کے اندر اپنی رہائش گاہ میں اکٹھے بیٹھے باہم گفتگو کر رہے تھے کہ اچانک ابلیکا نے یوناف کی گردن پر لمس دیا، یوناف جب بات کرتے کرتے اچانک رُک گیا تو حسین اریسہ سمجھ گئی کہ وہ ابلیکا کے ساتھ ہم کلام ہونے لگا ہے، ابلیکا نے یوناف کی گردن پر لمس دینے کے بعد اپنی مٹھاس اور رس بکھیرتی آواز میں کہا۔ ”یوناف! یوناف! میں تمہارے لئے دو اہم خبریں لے کر آئی ہوں؟“ ابلیکا بولی۔ ”پہلی خبر یہ ہے کہ فلستیوں اور اسرائیلیوں کی جنگ میں بنی اسرائیل کو شکست ہوئی ہے، اس جنگ میں ساؤل اور اس کے تین بیٹے مارے گئے ہیں، اسرائیلی لشکری اپنی جانیں بچانے کی خاطر فلستیوں کے سامنے سے بھاگ گئے، جب کہ فلستیوں نے آگے بڑھ کر بہت سی اسرائیلی بستیوں اور شہروں پر قبضہ کرلیا اور ان کے اندر آباد ہو گئے ہیں۔“

ابلیکا رُکی تو یوناف نے پوچھا۔ ”اور اے ابلیکا! دوسری خبر کیا ہے جو تم لائی ہو؟“

ابلیکا نے کہنا شروع کیا دوسری خبر پہلی خبر سے بھی زیادہ اہم اور کسی قدر عبرت خیز اور اہمیت کی حامل ہے اور اس خبر کے دو حصے ہیں، پہلا حصہ یہ کہ مصر کا قدیم ساحر اور تمہارا رقیب ایک انقلاب کا شکار ہو گیا ہے، وہ یوں کہ حجاز کی سرزمین کے عربوں کا ایک گروہ بحر کے اندر آوارہ گرد تھا، یہ لوگ بنیادی طور پر ملاح تھے اور بحیرہ قلزم کے ساحل پر آباد تھے۔ جب ان لوگوں کی آبادی وہاں بڑھ گئی تو یہ لوگ اپنی کشتیوں میں سوار ہو کر کوئی نیا ٹھکانہ تلاش کرنے کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ بحیرہ قلزم سے نکل کر یہ آوارہ گرد ملاحوں کا ٹولہ بحیرۂ روم میں داخل ہوا، یہ لوگ بڑے جفاکش، جنگ جو اور دلیر ہیں، لہٰذا بحیرہ روم کے اندر مختلف جزائر سے ہوتے ہوئے اتفاقیہ طور پر یہ یافان کے آباد کردہ جزیرے سرنا کے ساحل پر جا پہنچے۔

حجاز سے نکلنے والے ان آوارہ گرد ملاحوں اور ماہی گیروں نے جب دیکھا کہ سرنا کا وہ جزیرہ خوب آباد، سرسبز و شاداب، پررونق اور ضروریات زندگی پوری کرنے کی اشیاء سے مالا مال ہے تو رات کی تاریکی میں سرنا جزیرے پر انہوں نے حملہ کر دیا۔ یافان نے اپنی شیطانی قوتوں کی مدد سے ان نو وارد عربوں کو اس جزیرے سے مار بھگانے کی کوشش کی، لیکن یافان کو اس معاملے میں مکمل طور پر ناکامی ہوئی۔ یافان کا خیال تھا کہ اپنی نیلی دھند کی شیطانی قوتوں سے کام لے کر وہ حملہ آور عربوں کو بھاگ جانے پر مجبور کر دے گا، لیکن ایسا نہ ہوسکا، وہ عرب رات کی تاریکی میں غول بیابانی کی نیلی دھند کی شیطانی قوتوں کے سامنے بھی جم گئے اور اپنے سامنے انہیں پسپا ہونے پر مجبور کر دیا۔ جزیرہ سرنا میں جو بھی ان عربوں کی راہ میں حائل ہوا اسے انہوں نے تہہ تیغ کر دیا اور اب اس جزیرہ پر عرب مکمل طور پر قابض ہیں اور نہایت عمدہ اور احسن طریقے سے انہوں نے جزیرے کا نظم و نسق سنبھال کر پہلے کی نسبت جزیرے کی پیداواری اشیاء میں اضافہ کر دیا ہے۔

یہ تو تھا دوسری خبر کا پہلا حصہ، اب دوسری خبر کا دوسرا حصہ کچھ اس طرح ہے کہ مصر کے قدیم ساحر انحوتپ نے اہرام مصر کے اندر ایک طلسم ڈالا تھا، جس کے باعث ان اہرام کے اندر کوئی داخل نہ ہو سکتا تھا، تمہیں یاد ہوگا کہ عزازیل نے اس طلسم پر قابو پا کر اور اسے منجمد کر کے دریائے نیل میں ڈال دیا تھا، دریائے نیل سے ہوتا ہوا یہ سحر بحیرۂ روم میں داخل ہوتا ہوا اور اپنی معطل اور منجمد حالت میں بحیرہ روم میں داخل ہو گیا اور اپنی معطل اور منجمد حالت میں بحیرۂ روم کے اندر ادھر اُدھر سرگرداں رہا، یہاں تک کہ اس سحر کو ایک سیپ نے نگل لیا، جونہی اس سیپ نے اس معطل اور منجمد سحر کو نگلا تو اس سیپ کی جسمانی حرکت اور اس سیپ کی متحرک روح کے باعث یہ سحر حرکت میں آ گیا، لیکن یہ سحر اب صرف سحر ہی نہ تھا بلکہ ایک نئی اور انوکھی صورت اختیار کر گیا تھا۔

چونکہ انحوتپ کا یہ معطل اور منجمد سحر اس سیپ کی جسمانی حرارت اور

روح کی تحریک کے باعث بیدار ہوا تھا، لہٰذا اب یہ صرف سحر نہیں رہا اس لئے ایک جسمانی حرارت اور مکمل روح بھی اس میں شامل ہوگئی ہے، ایسی صورت میں اس سحر نے ایک اور انوکھی قوت وتجسیم اختیار کرلی تھی، پس یہ روح اور جسمانی حرارت اس سحر کو لے کر بحیرۂ روم کے اندر سرگرداں رہیں، اس سیپ کی روح چونکہ معصوم و بے ضرر روح تھی، لہٰذا صورت اختیار کرنے کے بعد وہ کسی کے لئے اذیت وعذاب کا باعث نہ بنی اور اس سمندر کے بے کنار پانیوں کے اندر حرکت کرتی رہی، یہاں تک کہ ساحر یافان کی نیلی دھند کی شیطانی قوتوں کو اس کی خبر ہوگئی، انہوں نے اس کی اطلاع یافان کو کردی۔ یافان چونکہ بنیادی طور پر نہ صرف یہ کہ ایک مصری باشندہ تھا، بلکہ وہ اس سحر کو تخلیق کرنے والے ساحر اخوتپ کا بھی رفیق ودم ساز تھا، لہٰذا یافان فوراً حرکت میں آیا اور اس سحر پر قبضہ کرلیا، جو اب سحر، جسمانی حرارت اور روح کی نزاکت کا ایک مجموعہ تھا۔ یافان چونکہ اس سحر کو استعمال کرنے کا فن جانتا ہے، لہٰذا اس سحر سے وہ بہت بڑا کام لینا چاہتا ہے، اخوتپ کے اس سحر کو اس نے حیرت انگیز طور پر اس سیپ کی جسمانی حرارت اور روح سے علیحدہ کرلیا ہے، اب یہ سحر پھر اس کے پاس معطل اور منجمد حالت میں ہے اور کسی طریقے سے اس کو حرکت میں لاکر وہ اسے کسی خوف ناک کام کے لئے استعمال کرے گا، اب ہمیں عزازیل اور اس کے حواریوں کے ساتھ ساتھ اپنے قدیمی دشمن یافان پر بھی نگاہ رکھنا ہوگی کہ وہ اس سحر کی وجہ سے کس بدلے کی ابتدا کرتا ہے اور ہمیں اس کی بدی کو روکنا ہوگا، میں سمجھتی ہوں یافان کے ہاتھ اخوتپ کے اس سحر کے آجانے کے باعث ہماری مصروفیات میں بھی اضافہ ہوجائے گا۔

اور ہاں یوناف! میں تم پر ایک اور انکشاف بھی کروں اور وہ یہ کہ ساحر یافان نے ایک نئے سلسلے کی ابتدا کی ہے، صدیوں پہلے یمن کی سرزمین میں تو تم نے اس یافان کی حیرت انگیز اور بے پناہ سری قوتیں رکھنے والی بیٹی اریشیا کا خاتمہ کردیا تھا، لیکن اس یافان کو اپنی اس بیٹی سے بے پناہ محبت تھی، لہٰذا صدیاں گزر جانے کے باوجود اپنی اس بیٹی کی محبت اور اس کی یادوں کو وہ اپنے دل سے نکال نہ سکا، اسے اپنی بیٹی کی انہی یادوں سے تسکین حاصل کرنے کے لئے یافان نے ایک نیا سلسلہ شروع کیا ہے، وہ یہ کہ یافان کسی انتہائی خوبصورت لڑکی کو تلاش کرتا ہے اور اس تلاش میں وہ یہ کوشش بھی کرتا ہے کہ کوئی ایسی خوب صورت لڑکی جو زیادہ سے زیادہ اس کی بیٹی اریشیا سے مشابہت رکھتی ہو، جب ایسی کوئی خوب صورت لڑکی جو زیادہ سے زیادہ اس کی بیٹی اریشیا سے مشابہت رکھتی ہو، جب ایسی کوئی لڑکی اسے مل جاتی ہے تو وہ اسے اس کے گھر سے اٹھوالیتا ہے، پھر اپنی سری قوتوں کو استعمال کرتے ہوئے یافان اس لڑکی کے دل ودماغ پر کچھ ایسے انداز میں اثر انداز ہوکر اس کے اندر ذہنی، قلبی، جذباتی، سماعتی اور بصارتی تبدیلیاں کرتا ہے کہ وہ لڑکی یافان کو اپنا باپ اور اپنے آپ کو اریشیا سمجھتے ہوئے اس سے اس طرح پیار کرنے لگتی ہے، جس طرح اس کی اپنی بیٹی اریشیا اس سے کیا کرتی تھی اور جب یافان دیکھنے لگتا ہے کہ اس لڑکی میں بڑھاپے اور ادھیڑ عمری کے آثار پیدا ہونے لگے ہیں تو وہ اس کا خاتمہ کرکے کسی دوسری لڑکی کو اپنا لیتا ہے۔ اس وقت بابل شہر میں یافان کے ساتھ جو لڑکی اس کی بیٹی کی حیثیت سے رہ رہی ہے وہ اس سلسلے کی پانچویں لڑکی ہے۔

ابلیکا جب خاموش ہوئی تب یوناف نے پوچھا۔ ”ابلیکا! ابلیکا! کیا تم مجھے بتاسکوگی کہ یافان بابل میں کس جگہ رہتا ہے؟“

ابلیکا پھر بولی۔ ”بابل کے جنوب میں دریائے فرات کے عین کنارے پر ایک بہت بڑی اور عظیم وقدیم عمارت ہے، یہ عمارت کبھی بابل کے بڑے دیوتا شاش کا معبد ہوا کرتی تھی لیکن اب بابل میں شاش دیوتا کی پرستش متروک ہوچکی ہے اور اہل بابل نے مردوک نام کا ایک نیا دیوتا اپنالیا ہے اور اب بابل شہر اور اس کی سلطنت میں شامل شہروں کے اندر ہر جگہ مردوک دیوتا ہی بت دکھائی دیتے ہیں اور لوگ ان کی پرستش و پوجا پاٹ کرتے ہیں جس کی بنا پر جس کی بنا پر دریائے فرات کے کنارے شاش دیوتا کی یہ قدیم عمارت اب ویران ہوچکی ہے، اس عمارت کے ایک طرف دریائے فرات ہے اور باقی تین اطراف میں دور دور تک بابل شہر کا قبرستان پھیل چکا ہے۔

اس عمارت سے چونکہ کچھ مافوق البشریت کہانیاں بھی وابستہ رہی ہیں، لہٰذا لوگ اس عمارت کا رخ نہیں کرتے اور اسے اس کے حال پر چھوڑ رکھا ہے، قدیم دور میں دور دور سے بڑے بڑے پتھر لاکر اس عمارت کی تعمیر کی گئی تھی جس کی بنا پر یہ عمارت اب بھی اپنی جگہ پر ویسی ہی کھڑی ہے اور عمارت کے اندر شاش اور دوسرے دیوی دیوتاؤں کے بت بھی ابھی تک محفوظ پڑے ہوئے ہیں، چوں کہ اس عمارت کا کوئی رخ نہیں کرتا، لہٰذا اس قدیم وویران عمارت کو یافان نے اپنا مسکن بنالیا ہے، اب

وہ اپنی پانچویں اپنائی ہوئی بیٹی اریشیا کے ساتھ اسی عمارت میں رہتا ہے اور اے یوناف!......" یہاں تک کہنے کے بعد ابلیکا یوں خاموش ہوئی جیسے کسی نے اچانک اس کا گلا گھونٹ دیا اور ساتھ ہی یوناف نے یہ بھی محسوس کیا کہ ابلیکا فوراً اس کی گردن سے علیحدہ ہوگئی تھی۔

اس پر یوناف نے زور سے پکارا۔"ابلیکا! ابلیکا! تم کہاں ہو؟"

لیکن یوناف کو حیرت ہوئی کہ بار بار پکارنے کے باوجود ابلیکا نے نہ ہی اس کی پکار کا جواب دیا اور نہ ہی یوناف کی گردن پر لمس دیا تھا، اس صورت حال پر یوناف کچھ پریشان سا ہوگیا، پھر اس نے اپنے پہلو میں کھڑی حسین اریسہ کی طرف دیکھتے ہوئے مدھم اور افسردہ سی آواز میں کہا۔"اریسہ! اریسہ! یہ اس ابلیکا کو نہ جانے کیا ہوا ہے، اچانک میری گردن سے اتر گئی ہے اور میری پکار کا اس نے جواب نہیں دیا۔"

اریسہ کو یوناف کی اس حالت پر بڑا رحم آیا، ایک بار اس نے پوری ہمدردی اور چاہتوں بھرے انداز میں یوناف کی طرف دیکھا، پھر اس کی ڈھارس بندھانے کی خاطر کہا۔"ہوسکتا ہے ابلیکا کو کوئی ایسا مسئلہ ہو کہ وہ آپ کو تفصیل بتائے بغیر چلی گئی ہو اور یہ اس کی مجبوری ہو۔"

یوناف نے افسوس سے کہا۔"کوئی غیر معمولی واقعہ ضرور ہوا ہے، ورنہ ابلیکا صدیوں سے میرے پاس ہے اور اس طویل رفاقت کے دوران میرے اور اس کے دوران کبھی کوئی ایسا معاملہ نہیں ہوا۔"

اریسہ کوئی جواب نہ دے سکی اور خاموش رہی، یوناف بھی تھوڑی دیر تک خاموش بیٹھا رہا، پھر دوبارہ اس نے ابلیکا کو پکارا، لیکن کوئی بھی جواب نہ ملا۔ اریسہ نے جب یوناف کی یہ پریشان کن حالت دیکھی تو اس کا ذہن بانٹنے کے لئے اس نے ایک اور موضوع پر اس سے گفتگو کرنا شروع کردی۔

☆☆☆☆☆☆

عزازیل، عارب، بیوسا اور عبیطہ شہر عین دور میں داخل ہوئے اور اس شہر کی اس کاہنہ کے دروازے پر دستک دی۔ جس سے کبھی بنی اسرائیل کے بادشاہ ساؤل نے سموئیل نبی کی روح کو بلا کر اس سے اپنی راہنمائی کے لئے سوالات کئے تھے۔ عزازیل اس وقت ایک باریش بزرگ کی صورت میں تھا اور آگے بڑھ کر اس نے ہی اس کاہنہ کے دروازے پر دستک دی تھی۔ تھوڑی دیر بعد ایک نوخیز اور خوب صورت لڑکی نے دروازہ کھولا اور لڑکی کو مخاطب کر کے عزازیل نے پوچھا۔"اے میری بیٹی! کیا یہ گھر عین دور کی مشہور کاہنہ کا ہے۔"

اس لڑکی نے دروازہ کھول کر ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔"آپ کا اندازہ درست ہے، یہ گھر اسی کاہنہ کا ہے جس کا آپ ذکر کر رہے ہیں، وہ میری ماں ہے اور میں اس کی بیٹی ہوں، میرا نام رباب ہے۔"

عزازیل پھر بولا۔"اے میری بیٹی! کیا تیری ماں اس وقت گھر پر ہی ہے۔"

لڑکی بڑی خوش طبعی سے بولی۔"ہاں وہ اس وقت گھر پر ہی ہیں آپ اندر تشریف لائیں۔"

عزازیل اپنے ساتھیوں کے ساتھ مسکراتا ہوا اندر داخل ہوگیا۔

رباب، عزازیل اور اس کے ساتھیوں کو اپنے گھر کے دیوان خانہ تک لے گئی، پھر وہ مکان کے دوسرے حصے کی طرف چلی گئی۔ عزازیل نے دیکھا، دیوان خانہ کے اندر کاہنہ بیٹھی ہوئی تھی۔ عزازیل، عارب بیوسا اور عبیطہ کے ساتھ اس کمرے میں داخل ہوا، پھر وہ چاروں مؤدب ہوکر کاہنہ کے سامنے بیٹھ گئے۔ عزازیل نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔"اے مقدس کاہنہ! ہم تیرے پاس دو عرض داشت لے کر حاضر ہوئے ہیں اور تجھ سے گزارش کرتے ہیں کہ ہمارے ان دو کاموں میں سے تو ایک ضرور کر اور اس کے لئے ہم تجھے معقول رقم دیں گے۔"

عزازیل کے خاموش ہونے پر اس کاہنہ نے غور سے عزازیل کی طرف دیکھا اور پوچھا۔"تم لوگ کون ہو اور میرے سامنے کس نوع کی عرض داشتیں لائے ہو؟"

عزازیل پھر بولا۔"اے کاہنہ! میرا نام عزازیل ہے اور یہ میرے ساتھی عارب، بیوسا اور عبیطہ ہیں، ہم لوگ رامہ شہر سے تیرے پاس آئے ہیں، ہم جانتے ہیں کہ تو نے ساؤل کی راہنمائی کے لئے سموئیل علیہ السلام نبی کی روح کو بلوایا تھا، ہم بھی اسی نوع کے کام کی خاطر حاضر ہوئے ہیں اور چاہتے ہیں، اول تو تم ہمیں روحوں کو بلانے کا عمل سکھادو۔"

اس کاہنہ نے بیچ میں بولتے ہوئے کہا۔"ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا، یہ علم تو میں کسی کو نہیں سکھاتی اور نہ سکھاؤں گی، چاہے اس میں میری جان ہی کیوں نہ چلی جائے، یہ علم پہلے میرے دادا کے پاس تھا، اس نے مرنے سے قبل میرے باپ کو سکھایا اور میرے باپ کی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی، اس لئے یہ علم اس نے مجھے سکھادیا، اب میری بھی صرف ایک بیٹی ہے اور مرنے سے قبل یہ علم میں صرف اپنی بیٹی ہی کو سکھاؤں گی۔"

عزازیل نے نرمی اور ملائمت سے کہا۔ ''اے کاہنہ! اگر تم ہم میں سے کسی کو یہ علم نہیں سکھانا چاہتیں تو پھر ایسا کرو کہ ہمارے لئے ایک روح کو بلادو۔ تاکہ ہم اپنی مرضی اور اپنی منشاء کے مطابق اس سے کام لے سکیں، اے کاہنہ! میں تمہیں یہ بھی بتاتا چلوں کہ روح کو بلانے کا فن میں خود بھی جانتا ہوں اور اس کے لئے میں سحر تعدی کا طریقہ استعمال کرتا ہوں، یعنی میں اس روح کو بلاسکتا ہوں جس کے فانی جسم کا کوئی حصہ دستیاب ہو، لیکن جس روح کو ہم بلوانا چاہتے ہیں ہمیں خبر نہیں اس کا جسم کہاں دفن کیا گیا تھا، ورنہ ہم اب تک اسے حاضر کر چکے ہوتے، تمہارا علم ہم سے بہتر ہے کیوں کہ تم روح کے جسمانی اعضاء کو استعمال کئے بغیر روح کو بلوا سکتی ہو۔''

عزازیل کے خاموش ہونے پر کاہنہ نے کہا۔ روحوں کو بلانے کا جو طریقہ تم استعمال کرتے ہو، یہ زیادہ تر جنات و شیاطین کے اندر رائج ہے اور یہی جنات و شیاطین یہ طریقہ انسان کو بھی سکھا دیتے ہیں، لیکن روحوں کو بلانے کا میرا طریقہ میرے خاندان میں نسل در نسل چلتا آرہا ہے اور یہ طریقہ بڑا آسان اور بے خطر ہے، اب تم مجھ سے اس روح کی تفصیل کہو جسے تم بلوانا چاہتے ہو۔''

عزازیل نے بتایا۔ ''جس روح کو ہم بلوانا چاہتے ہیں اس کا نام ابلیکا ہے۔''

کاہنہ نے پھر پوچھا۔ ''اس ابلیکا کے باپ کا کیا نام ہے؟''

عزازیل بے بسی سے بولا۔ ''اس کے باپ کا نام تو میں نہیں جانتا۔''

کاہنہ نے دکھ کے اظہار میں کہا۔ ''پھر اس ابلیکا کی روح کو نہیں بلوایا جاسکتا جس کے تم درپے ہو اس لئے کہ اس نام کی تو کئی ہستیاں گزر چکی ہوں گی؟

عزازیل نے کچھ سوچا پھر وہ چونک کر بولا۔ ''یہ ابلیکا ایک لڑکی تھی جو کسی دور میں مر چکی تھی ایسا لگتا ہے یہ ابلیکا اپنے وقت کی حسین ترین چار لڑکیوں میں سے ایک تھی، اس ابلیکا کی روح اس وقت یوناف نام کے ایک جوان کے پاس ہے اور یہ جوان ان دنوں صقلاج شہر میں رہتا ہے، لہٰذا انتہائی نیک روح ہے۔ یوناف نام کے اس جوان نے اس روح کو تسخیر کرکے اپنے نہیں ملایا، بلکہ یہ روح آپ سے آپ اور خود بخود اس کے ساتھ ہے، اس سے محبت کرتی ہے اور برسوں سے اس کے ساتھ ہے اور اس کے لئے کام کررہی ہے، یہ یوناف ہمارا بدترین دشمن ہے اور ابلیکا نام کی اس روح کو ہم اس یوناف سے چھین کر اسی کے خلاف استعمال کرنا چاہتے ہیں۔''

کاہنہ نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔ 'صقلاج شہر میں رہنے والے یوناف کے حوالے سے اب میں اس ابلیکا نام کی روح کو تمہارے لئے بلاسکتی ہوں لیکن دو وجوہات کی بنا پر تم اس روح کو یوناف کے خلاف استعمال کرنے میں کامیاب نہ ہوسکو گے۔ اول یہ کہ ابلیکا ایک نیک روح ہے، لہٰذا یہ بدی اور گناہ کی طرف مائل نہ ہوگی۔ دوسرے یہ کہ یوناف نے ابلیکا نام کی اس روح کو تسخیر نہیں کیا، بلکہ جیسا کہ تم نے بتایا ہے کہ یہ خود بخود اس کے ساتھ ہولی ہے۔ ایسی صورت میں لازمی ہے کہ ابلیکا نام کی یہ روح نہ صرف یہ کہ یوناف کو پسند کرتی ہوگی بلکہ اس سے بے پناہ محبت کرتی ہوگی، پھر تمہارے کہنے پر کیوں کر وہ اس کے خلاف حرکت میں آئے گی؟ میں تو صرف تمہارے لئے اسے بلالوں گی، پر اے عزازیل یہ تو کہو کہ تم اس پر قابو کیسے پاؤ گے اور کس کس طرح اس سے کام لوگے؟''

عزازیل نے ایک بار بڑے غور سے اس کاہنہ کی طرف دیکھا، پھر بولا۔ ''اے کاہنہ! میں خود بھی ایک غیر معمولی اور مافوق الفطرت شخصیت کا مالک ہوں، جب تم ابلیکا کو یہاں بلاؤ گی تو میری بصارت میں ایسی توانائی ہے کہ میں اسے دیکھ سکوں گا۔ پس اسے دیکھتے ہی میں اس پر اپنا عمل کروں گا اور اسے اپنے قبضے میں کرلوں گا، پھر ایسا کروں گا کہ اپنی لامحدود سری قوتوں کو استعمال کرتے ہوئے اس نیک روح کو میں بدی کا ارتکاب کرنے کی طرف مائل کروں گا اور مجھے امید ہے کہ میں جلد یا بدیر ایسا کرنے میں کامیاب ہوجاؤں گا۔''

کاہنہ پھر بولی۔ ''اگر تم لامحدود قسم کی سری قوتوں کے مالک ہو، تب تم تھوڑا سا ابلیکا نام کی نیک روح کو اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرسکتے ہو اور اگر ابلیکا واقعی یوناف سے محبت کرتی ہے تو پھر تم بڑی ہی مشکل سے اور بہت ہی کم درجے پر ابلیکا کو یوناف کے خلاف استعمال کرسکو گے۔''

عزازیل مسکرایا اور بولا۔ ''اے کاہنہ! میں تمہاری توقعات سے کہیں زیادہ سری قوتوں کا مالک ہوں، تم ذرا اسے بلاؤ تو سہی، مجھے امید ہے کہ اسے یوناف کے خلاف استعمال کرنے کے لئے میں اس میں ضرور اپنی خواہش کے مطابق تبدیلیاں لانے میں کامیاب ہوجاؤں گا۔''

اس بار کاہنہ نے عزازیل کو کوئی جواب نہ دیا، اس کی طرف دیکھتے ہوئے وہ معنی خیز انداز میں چند ساعتوں کے لئے مسکرائی، پھر اس نے اہلیکا کو بلانے کے لئے اپنے عمل کی ابتدا کر دی۔

تھوڑی ہی دیر بعد کاہنہ اہلیکا کو بلانے میں کامیاب ہو گئی اور یہ وہی موقع تھا جب کہ اہلیکا صقلاج شہر میں یوناف سے یافان سے متعلق گفتگو کرتے کرتے اچانک خاموش ہو گئی تھی اور پھر اس کی گردن سے علیحدہ ہو گئی تھی اور یوناف کے بار بار بلانے اور پکارنے کے باوجود بھی وہ اس کے پاس نہ جا سکی تھی۔ اس کاہنہ نے جب اہلیکا کو حاضر کر لیا تو عزازیل نے بھی اسے دیکھ لیا۔ اس نے دیکھا کہ اہلیکا ایک سفید اور انتہائی خوبصورت ہیولے کی صورت میں وہاں نمودار ہوئی ہے۔

عارب، بیوسا، اور عبیطہ میں سے کوئی بھی اسے دیکھ نہ سکا تھا، اسی لمحے اس کاہنہ کی آواز بلند ہوئی۔ ”اے عزازیل! اہلیکا نام کی جس روح کے تم متمنی ہو وہ اس وقت حاضر ہے۔“

عزازیل بھی شاید اپنے عمل کی ابتدا کر چکا تھا، لہٰذا اس نے ڈوبی ڈوبی سی آواز میں جواب دیا۔ ”اے کاہنہ! میں اہلیکا کو دیکھ رہا ہوں۔“

عزازیل کے اس جواب پر کاہنہ اپنی جگہ چونک سی پڑی اور عزازیل کی طرف دیکھتے ہوئے اور تعجب بھری آواز میں پوچھا۔ ”تم اسے کیسے اور کیوں کر دیکھ سکتے ہو، جو روح کو حاضر کرتا ہے اس کے علاوہ کسی انسان کے بس کی بات نہیں کہ روح کو دیکھ سکے، ہاں جنات اور شیاطین ضرور دیکھ سکتے ہیں۔“

عزازیل نے کاہنہ کے اس استفسار کا کوئی جواب نہ دیا، پھر وہ کچھ ایسے انداز میں اہلیکا کی طرف لپکا جس طرح ایک بھوکا درندہ بے ضرر بکری پر چھلانگ لگاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی عزازیل سب کی نظروں سے اوجھل ہو گیا، اس نئی اور غیر متوقع صورت حال پر کاہنہ پریشان اور خوفزدہ ہو گئی، کیوں کہ اب اہلیکا بھی اس کی نظروں سے اوجھل ہو گئی تھی۔

تھوڑی دیر تک ایسا ہی کا سماں رہا اور کاہنہ پریشانی کے عالم میں اپنے سامنے بیٹھے عارب، بیوسا اور عبیطہ کی طرف خوف و جستجو کے ملے جلے جذبات میں دیکھتی رہی اس کے چہرے کے تاثرات اور اس کی آنکھوں کے اندر پھیلے خوف سے ایسا لگتا تھا جیسے وہ اپنے کیے پر پچھتا رہی ہو۔“

تھوڑی ہی دیر بعد عزازیل پھر وہاں نمودار ہوا، اس کاہنہ نے دیکھا اس کے چہرے پر کسی ماہر اور کامیاب شکاری کے سے انداز تھے۔ وہ کسی آتش فشاں کی طرح ہیجان انگیز اور مخفی قوتوں کے اوہام کے بھنور جیسا خوفناک دکھائی دے رہا تھا، پھر عزازیل نے نرم آواز میں کاہنہ کو مخاطب کر کے کہا۔ ”اے کاہنہ! تیرا شکریہ کہ تو نے میری خاطر اس اہلیکا کو حاضر کیا۔ تم یہ جان کر یقیناً خوش ہو گی کہ اہلیکا اب مکمل طور پر میرے قبضے اور میری گرفت میں ہے اور اب میں اسے اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق کام میں بلانے کی کوشش کروں گا۔“

کاہنہ نے خوف زدہ اور دبی دبی سی آواز میں پوچھا۔ اے عزازیل! تیری کیا حقیقت ہے! تو کون ہے؟ کیوں کر تم نے اس روح کو دیکھ لیا اور کیسے اور اس قدر جلد تم اس پر قابو پانے میں کامیاب ہو گئے؟“

کاہنہ ذرا رکی، پھر خدشات بھری آواز میں اس نے پوچھا۔ ”کہیں تم وہ عزازیل تو نہیں ہو جسے لوگ شیطان اور ابلیس کہہ کر پکارتے ہیں؟“

کاہنہ کی اس گفتگو پر عزازیل نے خوشیاں برساتا ایک زوردار قہقہہ بلند کیا، پھر وہ سنجلا اور اپنی حقیقت ظاہر کرتے ہوئے کہا۔ ”اے کاہنہ! تیرا اندازہ درست ہے، میں شیطان اور ابلیس ہی ہوں، اب اس اہلیکا کو میں اپنی مرضی کے مطابق استعمال نہ کروں گا۔ اگر میں اسے پوری طرح اپنی مرضی کے مطابق استعمال نہ کر سکا تو کم از کم یہ یوناف سے جدا اور علیحدہ تو رہے گی اور میں کسی اور روح کو یوناف پر مسلط کر کے اس کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دوں گا، کیوں کہ اہلیکا جب اس کے ساتھ ہوتی ہے تو اس کی مدد سے وہ ہر کرب اور ہر اذیت سے بچ نکلتا ہے پر اب میں اسے ایسا نہ کرنے دوں گا۔“

کاہنہ پر ایسی بوکھلاہٹ طاری ہوئی کہ وہ فوری طور پر عزازیل کو کوئی جواب نہ دے سکی اور عزازیل، عارب، بیوسا اور عبیطہ کو لے کر وہاں سے چلا گیا۔

☆☆☆☆☆☆

داؤد علیہ السلام صقلاج شہر ہی میں مقیم تھے اور یہیں آپ کو ساؤل اور اس کے بیٹوں کے جنگ میں مارے جانے کی اطلاع ملی، اس کے بعد خداوند کی طرف سے داؤدؑ کو حکم ہوا کہ وہ صقلاج شہر سے جرون شہر کی طرف چلے جائیں، چنانچہ بحکم خداوندی صقلاج سے جرون شہر آئے اور یہاں بنی اسرائیل کے قبیلے یہودہ نے آپ کو اپنا بادشاہ تسلیم کر لیا۔ دوسری طرف ساؤل کا سپہ سالار ابنیر حرکت میں آیا اور اس نے ساؤل کے زندہ بچنے والے بیٹے اشبوست کو بنی اسرائیل کا بادشاہ بنانے کا اعلان کر دیا

اب بنی اسرائیل پر دو بادشاہ حکومت کرنے لگے تھے۔ایک داؤد اور دوسرا ساؤل کا بیٹا اشبوست۔

لیکن اشبوست زیادہ عرصے حکومت نہ کرسکا، ایک حکومت کے معاملے پر ابیز اور اشبوست کے درمیان اختلافات پیدا ہوگئے اور ابیز نے اشبوست کو چھوڑ کر داؤد کے لئے کام کرنا شروع کردیا، لیکن اسی دوران یوآب اور ابی شے دونوجوان حرکت میں آئے اور انہوں نے ابیز کو قتل کردیا، کیوں کہ ایک موقع پر اس ابیز نے یوآب اور ابی شے کے بھائی عساہیل کو قتل کیا تھا، پھر ایسا ہوا کہ چند ہی دن بعد بنی اسرائیل کے لوگ اشبوست سے بھی تنگ آگئے اور اشبوست کو بھی قتل کردیا گیا، پھر بنی اسرائیل کے سارے قبائل کے سرکردہ لوگ جرون شہر میں داؤد کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے متفقہ طور پر داؤد کو اپنا بادشاہ تسلیم کرلیا، اس طرح داؤد یروشلم کو اپنا دارالحکومت بنا کر بنی اسرائیل پر حکومت کرنے لگے۔

☆☆☆☆☆☆

رامہ شہر میں عزازیل، عارب، بیوسا اور عبیطہ کے پاس آیا اور ان کے پاس نمودار ہوتے ہی بغیر تمہید کے اس نے کہا۔"اے میرے ساتھیو! میں پچھلے کئی ماہ سے ابلیکا پر کام کررہا ہوں، میں اسے بدی اور گناہ کی طرف مائل کرنے کی کوشش کرتا رہا ہوں لیکن اس میں ابھی تک مجھے کوئی خاطر خواہ کامیابی نصیب نہیں ہوئی۔ ہم اس ابلیکا کو یوناف کے خلاف استعمال کرسکتے ہیں، لیکن وہ قابل ذکر نقصان نہ پہنچائے گی، اس لئے کہ اس نیکی کی روح کو بدی کی طرف مائل کرنا میں سمجھتا ہوں شاید میرے بس کا روگ نہیں ہے، لہٰذا میں نے سوچا ہے کہ جب تک میں ابلیکا کو مکمل طور پر اپنی خواہشوں کے مطابق ڈھالنے میں کامیاب نہیں ہوتا اس وقت تک ہمیں کسی اور خونخوار روح کو تلاش کرکے یوناف پر مسلط کردینا چاہئے، کیوں کہ جب تک ابلیکا یوناف کے ساتھ تھی وہ اس کی مدد سے ہر بری روح سے بچتا رہا تھا، اب جب کہ ابلیکا ہماری گرفت میں ہے تو میں سمجھتا ہوں پھر یوناف کو قابل تلافی نقصان پہنچا سکتے ہیں۔"

☆☆☆☆☆

جو لوگ کسی مقصد میں کامیاب ہونا چاہتے ہیں ان کو چاہئے کہ ناکامیوں کو خندہ پیشانی کے ساتھ جھیلنے کی عادت ڈالیں، ناکامیاں ہی کامیابیوں سے ہمکنار کراتی ہیں۔

خبرنامہ

عہدہ سے محرومی کے بعد بی جے پی صدر چارغ پا

ممبئی (ائی این این) بی جے پی کے صدر کا عہدہ گنوانے کے بعد نیتن گڈکری اب الگ ہی رنگ میں نظر آرہے ہیں۔ انہوں نے ان کی کمپنی کے خلاف تحقیقات کررہے انکم ٹیکس افسران کو کھلی دھمکی دی ہے اور کہا ہے کہ ہمارے پاس ان حکام کے نام ہیں اور بی جے پی کی حکومت آنے پر وہ انہیں دیکھ لیں گے۔ واضح رہے کہ بی جے پی کے صدر کے انتخابات سے ٹھیک پہلے بھی انکم ٹیکس نے ان کی کمپنی پورتی گروپ کے خلاف تفتیش شروع کردی تھی۔ گڈکری کا یہ الگ ہی رنگ پونے میں دیکھنے کو ملا، ایک ریلی میں اپنے حامیوں سے خطاب کرتے ہوئے گڈکری نے کہا کہ انکم ٹیکس ڈپارٹمینٹ نے کانگریس کے اشارے پر ان کے خلاف سازش رچی اور اب بھی کوشش کررہے ہیں۔ کبھی ناگپور، کبھی پونے تو کبھی دہلی میں بیٹھ کر انہیں پریشان کیا جارہا ہے۔ انھوں نے کہا، میرے پاس حکام کے نام ہیں۔ آدھے افسران کے بھی ساتھ ہیں، جو انہیں بتاتے رہے ہیں۔ انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ کانگریس ڈوبتی نیا ہے، اس کی حکومت تو جانی ہی جانی ہے۔ کل ہماری حکومت آئے گی، تو آپ کو بچانے کے لئے کوئی سونیا اور کوئی چدمبرم نہیں آئیں گے۔ گڈکری یہیں نہیں رُکے، انہوں نے کہا کہ وہ مرد آدمی ہیں، وہ اب دہلی کے تمام کانگریس لیڈروں کے کرپشن کو اجاگر کریں گے۔ گڈکری نے کہا کہ اب تک وہ بے جے پی کے صدر تھے لیکن اب وہ بھگوان ہوگئے ہیں۔ اب کانگریس والے جو کچھ کرنا چاہتے ہیں کرکے دکھائیں۔ یہی نہیں گڈکری نے میڈیا کو دھمکی دی۔ انہیں نے کہا کہ ان کے خلاف کچھ نے جھوٹی خبریں چلائیں۔ ایماندار لیڈروں کی زندگی برباد کرنے کا حق کسی کو نہیں ہے، گڈکری نے کہا کہ انہوں نے سب کا ریکارڈ تیار کرکھا ہے۔ غور طلب ہے کہ نیتن گڈکری کو دوسری بار بی جے پی کا صدر کا عہدہ ملنا تقریباً طے تھا لیکن ان کے الیکشن سے ٹھیک ایک دن پہلے ان کے ٹھکانوں پر انکم ٹیکس چھاپے پڑے اور اس کے بعد پارٹی نے ان کی جگہ راج ناتھ سنگھ کو آخری وقت میں اپنا صدر منتخب کرلیا۔ بدعنوانی کے الزامات کے بعد پارٹی کے اندر بھی مخالفت میں گھرے بی جے پی صدر نیتن گڈکری کو بالآخر صدر کے عہدے سے استعفی دینا پڑا تھا، منگل کو ان کی کمپنیوں پر انکم ٹیکس چھاپے کے بعد گڈکری پر دباؤ اتنا بڑھا تھا کہ انہیں خود ہی صدارت کی دوڑ سے استعفی دینا پڑا۔

گجرات ہائی کورٹ نے مایا کوڈنانی کی کیس منتقلی کی درخواست مسترد کی

احمد آباد (یو این آئی) گجرات ہائی کورٹ نے آج گجرات فسادات کے دوران نرودہ پاٹیا قتل عام کے سلسلے میں بی جے پی کی سابق وزیر ڈاکٹر مایا کوڈنانی اور دیگر دو کی عرضیوں کو مسترد کردیا ہے۔ اس قتل عام میں گیارہ بے قصور لوگوں کو مارا گیا تھا۔ عرضیوں کو نامنظور کرتے ہوئے جسٹس کے ایم ٹھاکر نے کہا کہ جج کے خلاف کوئی بنیاد نہیں ہے، اور ان کی تقرری ہائی کورٹ کے چیف جسٹس نے کی ہے اس لئے کیس کو منتقل کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ اپنی عرضیوں میں سابرمتی جیل میں عمر قید کی سزا کاٹنے والے ڈاکٹر کوڈنانی، بابو بجرنگی اور کشن کورانی نے اپنا مقدمہ جج جیوتسنا گنک کی عدالت سے کہیں اور منتقل کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔

کیوں کہ اسی جج نے ۲۰۰۲ کے نرودہ پاٹیا قتل عام کے کیس میں انہیں عمر قید کی سزا سنائی تھی۔ اب ان کے خلاف نرودہ گرام قتل عام کیس میں فوجداری کا مقدمہ چل رہا ہے۔ عرضی گزاروں نے دلیل دی ہے کہ ان کا مقدمہ جج گنک کی عدالت سے کسی دوسری عدالت میں منتقل کردیا جائے کیوں کہ وہ کئی ایسی شہادتوں کے بارے میں اپنی رائے پہلے سے ہی بنا چکی ہیں جو دونوں معاملوں میں یکساں ہیں، اس طرح نرودا پاٹیا گرام قتل عام مقدمہ میں ان کے ساتھ جانبداری برتی جاسکتی ہے۔ نرودہ گام قتل عام میں ۱۱ ملزمان کے خلاف مقدمہ چل رہا ہے۔

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

مکمل سیٹ 2013

ایڈیٹر

شیخ حسن الھاشمی فاضل

دارالعلوم دیوبند

مولانا سے رابطہ کا نمبر...

+919358002992

کتاب کیلئے رابطہ نمبر...

+919756726786

محمد اجمل مفتاحی مئو ناتھ بھنجن یوپی انڈیا

دیوبند

طلسماتی دُنیا

اپریل ۲۰۱۳ء APRIL.2013

اسلام میں تعویذ کی شرعی حیثیت

نایاب عملیات





دنیا و آخرت میں نفع کے ۲۵ اُصول

RS.25/-

کیا اور کہاں

اداریہ

آہ! نسیم فاطمہ

بقلم خاص

هزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

۴/مارچ ۲۰۱۳ء بروز پیر کو شام ۵ بج کر ۲۵ منٹ پر عصر کی نماز پڑھتے ہوئے مفکر اسلام حضرت مولانا عامر عثمانیؒ کی زوجہ محترمہ نسیم فاطمہ صاحبہ کا انتقال ہوگیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن. مرحومہ میری خوش دامن بھی تھیں اور میرے سگے تائے زاد بھائی کی صاحبزادی بھی تھیں، میرے تائے کا نام حافظ محمد ناظم تھا، یہ جنات کو دفع کرنے کے عملیات میں ماہر و کامل تھے اور انہیں اکابرین دیوبند اور اسلاف وصالحین کی سرپرستی کا شرف حاصل تھا۔ بہت مشہور واقعہ ہے کہ ایک بار دیوبند کی جامع مسجد کے بائیں مینار پر رات کو ایک چراغ جلتا تھا جس کی روشنی دور دور سے نظر آتی تھی، جب کہ اس زمانہ میں جامع مسجد کے میناروں پر لائٹ وغیرہ کا انتظام نہیں تھا اور جمعہ کے دن مؤذن حضرات میناروں پر چڑھ کر ہی اذان دیا کرتے تھے۔ دیوبند کے خواص نے اس زمانہ میں حافظ ناظم صاحبؒ سے یہ شکایت کی کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے آپ اس کی تحقیق کریں اور ممکن ہو تو اس کا کچھ ازالہ فرمائیں، چنانچہ حافظؒ نے تحقیق کے بعد بتایا کہ یہ جنات کی کارروائی ہے اور کچھ بیرونی جنات دیوبند کے جنات کے یہاں مہمان کی حیثیت سے آئے ہوئے ہیں اور ان ہی کے کچھ شریر بچے یہ حرکت کر رہے ہیں، لیکن اس سے کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا اور ایک ہفتے کے بعد یہ سلسلہ ختم ہوجائے گا، کیوں کہ ایک ہفتے کے بعد یہ جنات یہاں سے چلے جائیں گے اور ایسا ہی ہوا، آٹھ دس دن کے بعد جامع مسجد کے مینار پر چراغ جلنے کا سلسلہ بند ہوگیا۔ حافظ ناظم صاحبؒ کو جنات کے کیس کرنے میں بہت مہارت تھی اور دور دور سے لوگ ان سے علاج کرانے کے لئے دیوبند آیا کرتے تھے، ان کے دو اولادیں قابل ذکر ہیں، ان کی ایک بیٹی تھیں جن کا نام مبینہ تھا، ان مبینہ کی شادی حضرت مولانا ظہور صاحبؒ سے ہوئی تھی، ان کی نرینہ اولاد میں مولانا شکور صاحبؒ اور مولانا خورشید صاحبؒ تھے۔

مولانا خورشید صاحب دارالعلوم دیوبند وقف کے شیخ الحدیث تھے اور ابھی حال ہی میں ان کا انتقال ہوا ہے، مولانا شکور صاحب کا انتقال ۱۹۷۵ء میں ہوگیا تھا۔ حافظ ناظمؒ کے ایک بیٹے ناظر حسن تھے، ان کے ۱۹ بچے ہوئے اور ان ہی میں سے ایک نسیم فاطمہ بھی تھیں، جن کو حضرت مولانا عامر عثمانیؒ کی زوجہ بننے کا شرف حاصل ہوا۔ ۱۹۵۵ء میں مولانا عامر عثمانیؒ سے ان کا نکاح ہوا، اس وقت ان کی عمر ۱۹ سال تھی، یہ مولانا عامر عثمانیؒ کی تیسری بیوی تھیں، مولانا عامر عثمانی کی پہلی شادی ۱۹۴۱ء میں چچا کی بیٹی حسیبہ خاتون سے ہوئی تھی، ان کے بطن سے ایک بیٹی پیدا ہوئی تھی، جس کا نام حبیبہ تھا، ماں کے انتقال کے بعد حبیبہ پاکستان کراچی میں مولانا عامر عثمانی کی والدہ کے ساتھ رہیں، کراچی ہی میں حبیبہ کی شادی ہوئی اور کراچی ہی میں ان کا انتقال ہوگیا۔ مولانا عامر عثمانیؒ کی دوسری شادی ۱۹۵۲ء میں محترم مستحسن فاروقیؒ صاحب مدیر آستانہ دہلی کی بہن قدسیہ بیگم سے ہوئی اور ان کے بطن سے بھی ایک بیٹی بشریٰ رانی پیدا ہوئی جو ابھی حیات ہیں۔ مولانا کی تیسری شادی نسیم فاطمہ سے ہوئی، ان کے بطن سے ۷ لڑکیاں اور ۳ لڑکے پیدا ہوئے، ایک بیٹا جس کا نام عکرمہ تھا اور ایک بیٹی جس کا نام زینت تھا، فوت ہوگئے۔ ۶ بیٹیاں اور ۲ بیٹے ابھی حیات ہیں۔

راقم الحروف حسن الہاشمی کے والدین کی وفات ۱۹۶۰ء میں ہوگئی تھی، والدین کی وفات کے بعد میں اور میرے بہن بھائی دیوبند منتقل ہوگئے تھے، اس کے بعد جس گھر میں میری پرورش ہوئی وہ گھر بڑی حویلی کہلاتا تھا، یہ گھر مفکر اسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی کے بڑے بھائی حضرت مولانا مطلوب الرحمٰن عثمانیؒ کا تھا جو مولانا شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ کے خلیفۂ اجل تھے اور اکابرین دیوبند میں ان کا شمار ہوتا تھا، ان کے چھ صاحبزادے تھے، پاکستان بننے کے بعد ۳ صاحبزادے زبیر افضل عثمانی، عثمان عثمانی، اور یوسف عثمانی پاکستان میں منتقل ہوگئے تھے، زبیر افضل عثمانی اور عثمان عثمانی انتقال

فرما چکے ہیں، یوسف عثمانی ابھی حیات ہیں اور کراچی میں رہائش پذیر ہیں، تین بھائی بڑی حویلی دیوبند میں رہتے تھے، مولانا عامر عثمانی، عمر فاروق عثمانی، اور علی اکبر عثمانی اب تینوں بھائیوں کا انتقال ہو گیا ہے، عمر فاروق عثمانی مرحوم اور علی اکبر عثمانی مرحوم کی بیویاں جو راقم الحروف کی سگی بہنیں ہیں ابھی زندہ ہیں۔

میں ۱۹۶۰ء سے ۱۹۷۵ء تک عمر فاروق اور ان کی زوجہ رئیسہ خاتون کے ساتھ بڑی حویلی میں رہا، اس حویلی کے بالائی حصے میں مولانا عامر عثمانی مقیم تھے، راقم الحروف مولانا عامر عثمانی کی تحریروں کا عاشق تھا اور مجھے اس پر فخر ہے کہ مولانا عامر عثمانیؒ کی خصوصی نظر مجھ پر مرکوز تھی، مولانا عامر عثمانی مسائل سے متعلق خطوط کے جوابات مولانا شکور صاحب" برادر کلاں مولانا خورشید صاحب" سے دلاتے تھے، ان کے انتقال کے بعد مولانا عامر عثمانیؒ نے یہ ذمہ داری مجھے سونپ دی تھی۔ مولانا اکثر عربی عبارات کا مجھ سے ترجمہ بھی کراتے تھے اور اپنے کمرے میں رکھی ہوئی کتابوں اور رسائل کی ترتیب بھی مجھ سے کراتے تھے۔ ۱۹۶۰ء سے ۱۹۷۵ء تک بے شعوری کا دور تھا، لیکن اس بے شعوری کے دور میں بھی مولانا عامر عثمانیؒ سے حد درجہ متاثر تھا اور ان کی تحریروں سے مجھے جنون کی حد تک لگاؤ تھا، میں اس زمانہ میں تجلی کو اتنی گہرائی کے ساتھ پڑھتا تھا کہ کئی بار مولانا عامر عثمانی نے مجھ سے یہ پوچھا کہ میں نے فلاں موضوع پر تجلی کے کسی شمارے میں لکھا تھا اور میں برجستہ اس کی نشاندہی کر دیا کرتا تھا۔

۱۹۷۱ء سے ۱۹۷۵ء تک مسلسل مجھے مولانا عامر عثمانی کی قربت میسر رہی اور وہ لکھنے لکھانے کے معاملے میں ایک خاص انداز سے میری تربیت بھی کرتے رہے، مجھے لکھنے کا شوق بچپن سے ہی تھا اور طالب علمی کے زمانہ میں دوسو سے زیادہ مضامین، افسانے، مقالے اور پچاس سے زیادہ غزلیں میری مختلف اردو جرائد میں چھپ چکی تھیں۔ ماہنامہ بیسوی صدی، ماہنامہ شمع، ماہنامہ بانو، ماہنامہ کھلونا، ماہنامہ رگِ سنگ، ماہنامہ بڑھتے قدم، ماہنامہ شاعر ماہنامہ تحریک، ماہنامہ زندگی، ماہنامہ حجاب، ماہنامہ ذکریٰ اور ماہنامہ الحسنات وغیرہ میں میری تحریریں چھپ چکی تھیں اور ان میں اکثر تحریروں میں مولانا نے مجھے اپنے قلم سے اصلاح دی تھی۔ ۱۹۷۵ء میں دارالعلوم دیوبند سے فراغت کے بعد میں جودھپور بغرض ملازمت منتقل ہو گیا، دسمبر ۱۹۷۵ء میں میری شادی مولانا عامر عثمانی کی صاحبزادی زینب ناہید عثمانی سے ہوگئی، شادی کے بعد میں مدرسہ قاسمیہ نگینہ میں صدر مدرس کی حیثیت سے فائز ہو گیا اور شرح جامی، شرح وقایہ وغیرہ پڑھانے کی ذمہ داریاں مجھے سونپ دی گئیں، لیکن چند ماہ کے بعد زندگی میں دوسرا بھیانک طوفان آیا، پہلا طوفان ۱۹۶۰ء میں آیا تھا، فروری میں والدہ کا انتقال ہو گیا تھا اور ۸ ماہ کے بعد نومبر میں والد صاحب جہانِ فانی سے رخصت ہو گئے تھے، خدا سے کوئی شکایت نہیں، لیکن صورت واقعہ بیان کرنے کی غرض سے یہ عرض ہے کہ بچپن کا زمانہ رنج والم، فکرات وترددات کے ساتھ گزر گیا، ہر آن ایک سوچ رہتی تھی اور ہر لمحہ ایک فکر دامن گیر رہا کرتی تھی، کیا ہوگا؟، کیسے ہوگا؟ زندگی کیسے گزرے گی؟ اور مستقبل کا کیا بنے گا؟ اس زمانہ میں بہت لوگوں کا پیار بھی ملا، بہنوں اور بہنوئیوں کی شفقتوں سے بھی بہرہ ور رہا، لیکن اس دور رنج والم میں جس قدر اپنائیت اور جس قدر عنایت کا سلسلہ نسیم فاطمہ صاحبہ نے کیا اس کو میں اپنی زندگی کے آخری لمحوں تک فراموش نہیں کر سکتا۔ وہ عجیب انداز میں مجھ پر مہربان ہوا کرتی تھیں کہ دوسروں کے سارے لطف وکرم اور ساری مہربانی، ان کی مہربانی اور ان کی شفقتوں کے سامنے ہیچ معلوم ہوا کرتی تھیں۔ میری زندگی میں دوسرا بھیانک طوفان اس وقت آیا جب ۱۲/اپریل ۱۹۷۵ء کو مولانا عامر عثمانی ممبئی میں مشاعرہ پڑھنے گئے اور مشاعرہ پڑھتے ہی اسٹیج ہی پر انتقال کر گئے۔ اس وقت وادیٔ زندگی میں تو ایک کہرام مچ گیا، لیکن وادیٔ روح میں سناٹے سے بکھر کر رہ گئے۔ مولانا عامر عثمانیؒ جب ممبئی کے لئے روانہ ہو رہے تھے اس وقت انہوں نے اپنے بہنوئی شمس نوید عثمانیؒ کو تنہائی میں بلا کر یہ کہا تھا کہ اگر میں ممبئی سے واپس نہ آ سکا تو میرے دونوں قلم (جن سے وہ تجلی لکھا کرتے تھے) حسن کی امانت ہیں، یہ دونوں قلم ان کو سونپ دینا، یہ بات کسی کو خبر نہ تھی، لیکن جب مولانا کے انتقال کو دس دن گزر گئے اور ماہنامہ تجلی کو جاری رکھنے کی بات خاندان میں چلی تو اس وقت شمس نوید عثمانیؒ نے یہ بات کھولی کہ بھائی صاحب (مولانا عامر عثمانی) کی وصیت کے مطابق یہ دونوں قلم حسن میاں کو سونپ دیئے جائیں اور میں ان کی وصیت کی پابندی کرنے پر مجبور ہوں، مولانا عامر عثمانیؒ کی اہلیہ نسیم فاطمہ نے بھی اصرار کیا اور مجھ سے یہ عہد بھی لیا کہ اب تم ہمارا ساتھ نہیں چھوڑو گے۔ دراصل ان کے بچے بہت چھوٹے تھے اور وہ کسی ذمہ داری کو سنبھالنے کے اہل نہ تھے، اس وقت ان کو بے کسی کا شکار دیکھ کر میں نے ان سے وعدہ کر لیا کہ میں اپنی صلاحیتوں اور اپنی بساط کے بقدر تجلی کو جاری رکھنے کی کوشش کروں گا اور معیشت کے معاملے میں ان کا بھرپور ساتھ دوں گا اور اس وقت تک ان ہی کے گھر میں مقیم رہوں گا جب تک ان کی

چاروں بیٹیوں کی شادی نہیں ہوجاتی، یہ بیٹیاں اس وقت بہت چھوٹی تھیں اور سن بلوغ کو نہیں پہنچی تھیں۔ بہر حال مدرسہ قاسمیہ کی ملازمت سے میں نے استعفیٰ دے دیا اور میں نے دیوبند میں رہ کر تجلی کی باگ ڈور سنبھال لی۔ میں یہ بات بھی عرض کردوں کہ مولانا عامر عثمانیؒ کی تحریروں کی برابری تو ایک ہزار قلم کار بھی نہیں کرسکتے تھے، میں تو اس وقت صلاحیتوں کے اعتبار سے نابالغ ہی تھا۔ مولانا عامر عثمانی کی عنایت تھی کہ انہوں نے مجھے کسی قابل سمجھا اور میرے حق میں اپنے قلموں کی وصیت کی۔ مولانا کی وفات کے بعد تجلی کئی سال تک نکلتا رہا اور حلقۂ قارئین کسی نہ کسی حد تک مطمئن رہا، لیکن آہ تجلی! مالی حالات کا شکار ہوکر برسات میں نکلنے والے سورج کی طرح وقت سے پہلے چھپ گیا اور اس کی کرنیں بے موت مرگئیں، اس دوران مکتبہ تجلی بھی تقسیم ہوگیا اور خاندانی اختلافات کا ایک ایسا سلسلہ بھی شروع ہوا جو اس وقت تک جاری رہا جب تک کاروبار کی خاطر لڑنے والے ایک ہی جسم کے دو حصے بالکل ہی مفلوج ہوکر نہیں رہ گئے۔

پھر غربت، افلاس اور ناداری کا دور آیا، بچے سالن کو ترس گئے، دسترخوان پر چٹنیاں نظر آنے لگیں، وہ نسیم فاطمہ جنہوں نے مولانا عامر عثمانیؒ کے فراخی اور خوش حالی کے دور میں خاندان بھر کی پرورش کی تھی وہ خود دانے دانے کو محتاج ہوگئیں اور ہم بھی ان کی خوشی کے لئے ان کے حکم کی تعمیل کی بنا پر غربت وافلاس کی چادر اپنے جسم پر تان لی اور کوئی حرف شکایت زبان پر لائے بغیر زندگی گزارتے رہے، نہ جانے کتنے مہینوں تک یہ ہوا کہ پرانے اخباروں کی تھیلیاں گھر کے سب لوگ جن میں خود نسیم فاطمہ بھی ہوتی تھیں، بناتے تھے اور ننھے ننھے بچے بھی اس کام میں مصروف رہتے تھے اور یہ تھیلیاں صرف ۱۲ روپے میں فروخت ہوا کرتی تھیں، ان ۱۲ روپوں میں تین وقت کا کھانا نہ جانے کس طرح بنتا تھا، لیکن پورا گھر صبر وشکر کے ساتھ اسی پر اکتفا کرتا تھا، خدا گواہ ہے اس زمانہ میں کسی کو کان وکان ہمارے گھر کی پریشانیوں کی اطلاع نہیں ہوئی اور ہم میں سے کسی نے کسی کے سامنے اپنا دست سوال دراز نہیں کیا، ہم ساری زندگی مولانا عامر عثمانی کے اس قطعے پر عمل کرتے رہے۔

اوس کا ننھا سا قطرہ ہوں پھولوں میں تُل جاؤں گا
دولت کی میزان میں لیکن تول نہ پائے گا کوئی
شہر کے ہر شہ زور سے کہہ دو پوری کوشش کر دیکھے
میرے دست طلب کی مٹھی کھول نہ پائے گا کوئی

محمد اجمل انصاری

اور پھر قسمت ہمارا امتحان لیتے لیتے تھک گئی اور حالات بدلنے شروع ہوگئے، مال داری تو نہیں آئی مگر پریشانیوں کا وہ عالم نہ رہا جس کے تصور سے آج بھی کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ ان پریشانیوں کا کرب صرف وہی لوگ اپنے دکھی دل میں محسوس کرسکتے ہیں جنہوں نے غیرت اور خودداری کے ساتھ اور زبان پر کوئی شکوہ لائے بغیر عالم افلاس میں زندگی کے کچھ دن گزارے ہوں۔ جو لوگ اپنی غربت کا رونا محفلوں میں رولیتے ہیں شاید ان کا بوجھ کچھ ہلکا ہوجاتا ہو، لیکن جو لوگ کسی دُکھ اور کسی مشکل میں اور فقر وفاقہ کے لمحوں میں آہ تک نہیں کرتے ان کے کرب اور ان کے اضطراب کا کون اندازہ کرسکتا ہے؟

میری غربت اختیاری تھی، میں اس مصائب کے دور میں اپنی خوش دامن اور ان کے بچوں کے ساتھ رہا اور ان کو چھوڑنے کا تصور بھی کبھی میرے دل میں نہیں آیا، دن گزرتے رہے اور ایک دن جب مولانا عامر عثمانی کی آخری بیٹی کی شادی ہوگئی تو اس کے رخصت ہونے کے بعد میں نے اپنی خوش دامن نسیم فاطمہ سے کہا کہ میں نے اپنا وعدہ پورا کردیا ہے، میں نے آپ سے وعدہ کیا تھا کہ جب تک آپ کی سب بیٹیوں شادی نہیں ہوجائے گی میں آپ کے گھر سے نہیں جاؤں گا، اب آپ کی آخری بیٹی کی شادی ہوگئی ہے اور میرے بچے بھی اب بڑے ہوتے جارہے ہیں، کچھ دنوں کے بعد میری بیٹیوں کی شادی کی فکرات شروع ہوجائیں گی، اب آپ مجھے خوشی سے رخصت ہونے کی اجازت دے دیں، انہوں نے مجھے اپنے گھر سے رخصت ہونے کی اجازت تو دیدی لیکن اجازت دیتے وقت دو جملے بھی بولے جو آج تک میرے کانوں میں شہد کی طرح رس گھولتے ہیں اور پھر شبنم بن کر میری آنکھوں سے نکل جاتے ہیں۔ انہوں نے پہلے تو یہ کہا کاش میری دو تین بیٹیاں اور ہوتیں اور تم ان کی شادیوں تک رُکے رہتے، دوسری بات یہ کہی، حسن! اپنی بیٹیوں کو رخصت کرتے وقت اتنا غم نہیں ہوا، جتنا غم تمہیں اپنے گھر سے رخصت کرکے ہورہا ہے۔

گھر داماد بننا کس قدر مشکل ہوتا ہے اس میں عزت بھی ذلت کے کپڑوں میں لپٹ کر نصیب ہوتی ہے، انگلیاں بھی اٹھتی ہیں، طعنے بھی اُچھلتے ہیں، شکوے بھی جنم لیتے ہیں اور الزامات کی بیلیں بھی اعتراضات کے کانٹوں دار درختوں پر پھلتی پھولتی نظر آتی ہیں، لیکن میں مجبور تھا، میری کچھ ذمہ داریاں تھیں، میرے ذمہ اس شخص کی محبتوں کا قرض تھا، جس نے مجھے اپنی چہیتی بیٹی دی تھی اور مجھے اس نسیم فاطمہ کے حکم کی بھی تعمیل کرنی تھی کہ جن کی محبتوں نے اور جن کی توجہات نے مجھے زندہ رہنے کا حوصلہ بخشا تھا۔

۱۹۹۵ء میں مولانا عامر عثمانیؒ کی آخری بیٹی کی شادی کے بعد میں ان کے گھر سے رخصت ہو کر کرائے کے مکان میں چلا گیا، لیکن رخصت ہوتے وقت محترمہ نسیم فاطمہ نے مجھے اور اپنی بیٹی زینب ناہید عثمانی کو اس قدر دعائیں دیں کہ ہم دونوں اپنے دامن میں انہیں سمیٹ نہ سکے، رخصت ہوتے وقت ہمارے پاس کچھ بھی نہیں تھا، ضروری سامان کو خریدنے کے لئے بھی ہمیں سوچنا پڑا، لیکن شاید یہ ان کی دعاؤں کا نتیجہ تھا کہ ان سے رخصت ہو کر ہماری زندگی میں ایسی خوش حالیاں آئیں اور اتنی راحتیں اور عزتیں ہمیں نصیب ہوئیں کہ ہم اپنی زندگی میں آنے والے ہر غم اور ہر دکھ کو بھول گئے۔

رب العالمین نے محترمہ نسیم فاطمہ کے دعاؤں کے طفیل ہمارا ذاتی مکان بھی بنوا دیا اور وہ وہ آسانیاں بھی میسر آئیں کہ جن کی ہمیں توقع بھی نہ تھی، اللہ کا یہ فضل بیکراں لوگوں کی دعاؤں سے ہم پر ہوا اور سب سے زیادہ دعائیں ہمارے دامن میں محترمہ نسیم فاطمہ نے ڈالیں۔

زندگی میں ہر انسان اختلافات سے بھی گزرتا ہے اور خاندان کی رسہ کشی کا شکار بھی ہوتا ہے اور حاسدوں کی یلغار بھی ناک میں دم کرتی ہے ایسے ناگفتہ بہ حالات میں جب دل پریشان ہوا اور جب جب آنکھوں کے کٹورے آنسوؤں سے بھرے تو ہماری خوش دامن نے یہی تسلی دی کہ سب ٹھیک ہو جائے گا، تم اُداس نہ ہو ایک دن یہ دنیا تمہارے قدموں میں ہوگی اور میں تو آخری سانس تک تمہارا ساتھ دوں گی۔ یہ بات انہوں نے اپنی وفات سے ۲ گھنٹے پہلے بھی کہی اور پھر اس بات کے کہنے کے بعد میرے ہی غریب خانہ پر عصر کی نماز یعنی جس نماز کے بارے میں قرآن میں فرمایا گیا ہے نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص بیچ کی نماز کی، وہ نماز پڑھتے ہوئے انہوں نے اپنی زندگی کی آخری سانسیں لیں، اس طرح انہوں نے آخری سانس تک ساتھ دینے کا وعدہ نبھا دیا، وہ سورج کی طرح اچانک غروب ہو گئیں، ان کی وفات کے بعد ایک ایک کر کے ان کی اچھائیاں یاد آنے لگیں اور پورا خاندان سوگوار ہو گیا، ان کی نماز جنازہ میں شہر کے مؤقر اور معزز حضرات نے شرکت کی اور ان کی خواہش کے مطابق انہیں قبرستان قاسمی میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

میری تمام قارئین سے التجا ہے کہ وہ میرا مضمون پڑھنے کے بعد تین بار سورۂ اخلاص پڑھ کر مرحومہ نسیم فاطمہ کو ایصال ثواب کر دیں۔ مرحومہ نسیم فاطمہ میں بے شمار خصوصیات تھیں، وہ صاحب اخلاق، صاحب کردار اور بہت ملنسار قسم کی خاتون تھیں، غریبوں سے ہمدردی، اپنوں سے حسن سلوک، بڑوں کا احترام، چھوٹوں کے ساتھ محبت اور شفقت ان کا طرۂ امتیاز تھا، صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں اور صدقہ وخیرات میں وہ سب سے زیادہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں، انہیں اگر معلوم ہو جائے کہ فلاں مرد یا عورت امداد کا مستحق ہے تو وہ قرض لے کر بھی اس کی مدد کرتی تھیں، مرنے سے پہلے انہوں نے کئی مسجدوں میں صدقۂ جاریہ کی نیت سے قرآن شریف رکھوائے اور جس دن ان کی وفات ہوئی اس دن بھی وفات سے چند گھنٹوں پہلے انہوں نے کئی مستحق حضرات کی مدد کی اور نہ جانے کتنے لوگوں کو سہارا دینے کا جذبہ لے کر وہ اس جہان فانی سے رخصت ہو گئیں۔

ان کا پردہ بھی مثالی پردہ تھا، ۱۹۸۱ء میں ان کی والدہ گاندھی آئی ہوسپٹل میں ۲۵ دن داخل رہیں، نسیم فاطمہ اپنی والدہ کی خدمت کے لئے وہاں موجود رہیں، لیکن ۲۵ دنوں میں ان کا برقعہ نہیں اترا، نہ ہی ہوسپٹل کے کسی کارندے نے ان کی کوئی جھلک دیکھی۔ کاش ہمارے معاشرے کی بھی خواتین ان خصوصیات کو اختیار کریں اور مسلم معاشرے کے لئے قابل رشک بنیں۔ مولانا عامر عثمانیؒ کی وفات کے بعد تجلی کے عامر عثمانی نمبر میں میں نے ایک شعر مولانا عامر عثمانی کے لئے نقل کیا تھا جس کا مفہوم یہ تھا کہ میرے دنیا سے گزر جانے کے بعد میری خصوصیات، میرے اوصاف، میری عادتیں، میرے اطوار، میرے کارنامے، میری محبتیں، میری عنایتیں، میری شفقتیں یاد رکھی جائیں گی، میں اپنے کمالات کی بنیاد پر ہمیشہ محفلوں میں زندہ وتابندہ رہوں گا، اہل دنیا اور ارباب خاندان مجھے آسانی سے فراموش نہیں کر سکیں گے۔

آج محترمہ نسیم فاطمہ کے رخصت ہونے پر میں جگر مرادآبادی کے اس شعر کو ایک بار پھر دہرا رہا ہوں، اور اس بار یہ شعر مرحومہ نسیم فاطمہ کے لئے ہے۔

روش دہر کا ہر نقش پکارے گا مجھے
یہ نہ سمجھو کہ مجھی تک میرا افسانہ ہے

سورۂ اخلاص

قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے حساب سے سورۂ اخلاص قرآن کی ۱۱۲ ویں سورت ہے۔ یہ سورت بہت مختصر سی ہے لیکن اس کے فوائد بہت بڑے ہیں اور اس سورت کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ یہ وہ مبارک سورت ہے کہ جس کو تین مرتبہ پڑھنے سے پورے قرآن کا ثواب ملتا ہے۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے مرحوم رشتے دار کو یہ سورت تین مرتبہ پڑھ کر بخشے گا تو اس کو پورے قرآن کا ثواب پہنچے گا، اگر کوئی شخص اس سورت کو دس مرتبہ پڑھ لے تو اس کے لئے ایک عالی شان محل جنت میں تعمیر ہو جائے۔ اگر کوئی شخص اس سورت کو عشاء کی نماز کے بعد دو سو مرتبہ پڑھ لے تو اس کو دو سو برس مسلسل عبادت کرنے کا ثواب حاصل ہو جائے۔ اس سورت کا دوسرا نام سورۂ توحید بھی ہے۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اس سورت کا ورد رکھنے والے کا خاتمہ توحید اور ایمان پر ہوتا ہے، اکثر اکابرین درجۂ ولایت پر اس سورت کے بہ کثرت پڑھنے کی برکت سے پہنچے۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس بات کا خواہش مند ہو کہ اس کے قدم صراط مستقیم سے اِدھر اُدھر نہ ہو تو اس کو چاہئے کہ اس سورت کو اٹھتے بیٹھتے اور چلتے پھرتے پڑھتا رہے اور کم سے کم رات کو اس کی تلاوت گیارہ مرتبہ کرنے کا معمول بنالے۔

حضرت سہیل ابن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے اپنے فقر وفاقہ کی شکایت کی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اپنے گھر میں داخل ہوا کرو تو اپنے بیوی بچوں کو سلام کیا کرو اور ایک مرتبہ مجھ پر درود بھیج کر ایک بار سورۂ اخلاص پڑھ لیا کرو۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ ایک بار کسی شخص نے کہا یا رسول اللہ مجھے ایسا کوئی عمل بتا دیجئے کہ جس سے میرے گناہ معاف ہو جائیں، یہ سن کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم بہ کثرت سورۂ اخلاص کی تلاوت کیا کرو۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے نماز مغرب کے بعد ۲۰ رکعات پڑھیں اور ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ اور گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھی تو اس کے گھر والے اس کے بیوی بچے اس کا مال واسباب ہر آفت سے محفوظ رہیں گے، موت کی سختی سے وہ محفوظ رہے گا اور اس کا حشر صدیقین کی جماعت کے ساتھ ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مغرب کے بعد اوابین کی نفلوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھیگا تو اس کی چھ رکعات ۱۲ سال کی عبادت کے برابر قرار پائیں گی اور اس کو اتنا ثواب ملے گا، جتنا ثواب بارہ سال مسلسل عبادت کرنے سے ملتا ہے۔

حضرت معاذ ابن جبل تحریر فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار یہ ارشاد فرمایا کہ جو کوئی جمعہ کی شب میں اوابین کی نفلوں میں ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین بار سورۂ اخلاص پڑھے گا تو اس کے دل سے کینہ، حسد، فسق وفجور اور تکبر کے اثرات دور ہو جائیں گے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ اگر کوئی شخص سورۂ اخلاص پڑھنے پر ہیشگی اختیار کرے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیں گے کہ اس شخص کے لئے جنت میں ایک محل تعمیر کیا جائے اور یہ محل سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنایا جائے اور اگر پڑھنے والا سورۂ اخلاص کا ورد ترک کردے تو فرشتوں بھی تعمیر کرنی بند کر دیتے ہیں، پھر دیگر فرشتے ان سے پوچھیں گے کہ تم نے اس محل کی تعمیر کیوں روک دی تو وہ جواب دیں گے کہ صاحب عمارت نے ہمارا روزینہ روک رکھا ہے اس لئے ہم نے بھی تعمیر روک دی ہے۔

ایک بزرگ کا ارشاد ہے کہ جو شخص دینی اور دنیاوی امور میں ترقی کا خواہش مند ہو تو اس کو چاہئے کہ عشاء کی نماز کے بعد ایک ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص اس طرح پڑھے کہ پہلے اعوذ باللہ پڑھے، پھر بسم اللہ پڑھے اس کے بعد قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ ایک ہزار مرتبہ پڑھے، پھر اَللّٰهُ الصَّمَدُ کو ایک ہزار مرتبہ پڑھے، پھر لَمْ يَلِدْ سے ختم سورت تک ایک ہزار مرتبہ پڑھے، پھر اللہ سے دعا مانگے اس عمل کے اول وآخر میں ۲۱ مرتبہ درود شریف بھی پڑھے، اس عمل کی برکت سے حیرتناک ترقی عطا ہوگی۔ (باقی آئندہ)

☆☆☆

مختلف پھول

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''اللہ تعالیٰ کسی مومن پر ایک نیکی کے لئے بھی اجر کم نہ کرے گا۔ اس کا بدلہ دنیا میں دے گا اور آخرت میں بھی دے گا اور کافر کو اس کی نیکیوں کا بدلہ دنیا میں دیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب آخرت ہوگی تو اس کے پاس کوئی نیکی نہ رہے گی، جس کا اسے بدلہ دیا جائے گا۔''

ارشادات حضرت عمر رضی اللہ عنہ

☆ وہی حکومت درست رہ سکتی ہے جس میں نرمی ہو، لیکن کمزوری کی وجہ سے نہیں اور سختی ہو لیکن استبداد کی بنا پر نہیں۔

☆ جو شر پیدا کر کے غالب آیا، وہ غالب نہیں مغلوب ہے، جو ناجائز طریقے سے کامیاب ہوا وہ کامیاب نہیں ناکام ہے۔

☆ جس حاکم کے محل کے دروازے عوام کے لئے بند ہو جائیں گے وہ قصر سعد نہیں محل فساد ہے۔

☆ جس میں تکبر دیکھو، سمجھ لو کہ وہ احساس کمتری کا شکار ہے۔

☆ ایک شخص نے کہ مومن کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ کسی کو دھوکا نہیں دیتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فقرہ پورا کرو اور یوں کہو کہ مومن نہ کسی کو دھوکا دیتا ہے اور نہ کسی سے دھوکا کھاتا ہے۔

☆ ایک گورنر کو خط لکھا کہ ایسے رہو کہ امن پسند تجھ سے بے خوف اور بدقماش خوفزدہ رہیں۔

مہکتی کلیاں

☆ دنیا میں تمام چیزوں کی حد ہے، سوائے علم کے۔

☆ زندگی کے اس تپتی ریت کی مانند ہے، جس پر چلنے سے پاؤں پر آبلے تو پڑتے ہیں مگر نشان نہیں۔

☆ بول میں ایسی تاثیر پیدا کرو کہ دلوں میں اترتے چلے جائیں اور نہ چپ رہو۔

☆ ندامت کا اظہار شخص لفظوں کا محتاج نہیں، یہ رویوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔

علم

حضرت علیؓ سے کسی نے درخواست کی کہ ہم دس آدمی ہیں، ہمارا سوال تو ایک ہی ہے، لیکن ہم جواب مختلف چاہتے ہیں اور سوال یہ ہے کہ ''علم بہتر ہے یا مال؟'' حضرت علیؓ نے جواب دیا۔ ''علم بہتر ہے۔''

(۱) کیوں کہ علم انبیاء کی میراث ہے اور مال فرعون وقارون کا ترکہ ہے۔

(۲) کیوں کہ علم باعث ہردلعزیزی ہے اور مال سے بے شمار دشمن پیدا ہو جاتے ہیں۔

(۳) کیوں کہ علم کی چوری کا خدشہ نہیں جب کہ مال کو ہر وقت ہے۔

(۴) کیوں کہ علم جتنا پرانا ہو، اسے کوئی نقصان نہیں اور مال دیر تک پڑا رہے تو فرسودہ ہو جاتا ہے۔

(۵) کیوں کہ صاحب علم کریم کہلاتا ہے اور صاحب مال بخیل کہلاتا ہے۔

(۶) کیوں کہ علم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے اور مال خرچ کرنے

گل چیں
نازیہ مریم ہاشمی
کی خوشبو

سے گھٹتا ہے۔

(۷) کیوں کہ روز قیامت علم پر کوئی حساب نہ ہوگا اور مال کا حساب دینا ہوگا۔

(۸) کیوں کہ علم سے دل روشن ہوتا ہے اور مال سے کبھی دل سیاہ بھی ہوجاتا ہے۔

(۹) کیوں کہ علم تیری حفاظت کرتا ہے اور مال کی تجھے حفاظت کرنا پڑتی ہے۔

(۱۰) کیوں کہ کثرت علم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ''ماعَبدُ فاكَ حقَّ عبادَتِكَ'' کہا اور مال کی کثرت سے فرعون نے خدائی کا دعویٰ کیا۔

سوچ کا روشن در

☆ جس طرح اللہ تعالیٰ نے نظام قدرت اور نظام فطرت کی ہر شئے کو دو رخ دیئے ہیں اسی طرح تقدیر کے بھی دو رخ ہیں۔ کچھ لوگوں پر ان کی تقدیر مسکراتے ہوئے ہاتھ بھر بھر کر لٹاتی ہے، اتنا کہ وہ پاکر سیراب ہوچکنے کے بعد اللہ کی نعمتوں کی ناقدری کرنے لگتے ہیں اور کچھ لوگوں کو بے حد گڑگڑانے پر بھی ان کی تقدیر چٹکیوں سے پکڑ کر دیتی ہے اس کے باوجود احساس تشکر سے اللہ کے حضور سربسجود ہوجاتے ہیں۔

☆ صبر اور شکر کی خو انسان کو زندگی کی مشکلات اور تکلیفوں سے بے نیاز کردیتی ہے۔

☆ دنیا کی تھکن اتارنے کا سب سے مؤثر ذریعہ ذکر ربی، یعنی اللہ کی عبادت ہے۔

☆ اللہ کو دنیا میں کسی مخصوص جگہ پر ڈھونڈنے کی بجائے اپنی ذات، اپنی روح میں تلاش کیجیے، مایوسی نہیں ہوگی۔

☆ صابر اور شاکر انسان دنیا کی بجائے آخرت کے اجر پر نظر رکھتا ہے۔

☆ جس طرح ہم ریت جنگل (صحرا) کو دور سے پانی سمجھتے ہیں لیکن وہ پانی نہیں ہوتا اسی طرح ہم کچھ لوگوں کو اپنا سمجھتے ہیں لیکن قریب جانے پر کھلتا ہے وہ ہمارے نہیں ہیں۔

☆ کچھ لوگ لازوال خوشبو کی طرح ہوتے ہیں، جن کی یادیں، سوچیں ہمارے وجود کو اسی طرح مہکائے رکھتی ہیں کہ وہ ہر لمحہ اپنے آس پاس محسوس ہوتے ہیں۔

شیر خدا کی نصیحت

جب ابن ملجم ملعون نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے تلوار ماری تو حضرت حسنؓ روتے ہوئے آئے، آپؓ نے فرمایا۔

''بیٹا آٹھ باتیں یاد رکھنا۔''

امام حسنؓ نے پوچھا۔ ''وہ کیا؟''

''آپؓ نے فرمایا۔ ''سب سے بڑی تونگری عقل ہے اور سب سے زیادہ مفلسی حماقت ہے اور سب سے بڑی وحشت غرور ہے اور سب سے بڑی عزت اچھی عادت ہے۔''

امام حسنؓ نے عرض کیا۔ ''اور چار دوسری کیا ہیں؟''

آپؓ نے فرمایا۔ ''احمق کی صحبت سے بچو، کیوں کہ ارادہ تو وہ تمہیں نفع پہنچانے کا کرتا ہے مگر ضرر پہنچا دیتا ہے، جھوٹے سے پرہیز کرو کیونکہ وہ قریب کو دور اور دور کو قریب کردیتا ہے۔ بخیل سے بھی گریز کرو کیوں کہ وہ تم سے ایسے وقت منہ پھیرے گا جب تمہیں اس کی ضرورت ہوگی، بدکار سے بھی علیحدہ رہو کیوں کہ وہ تمہیں کوڑیوں کے مول فروخت کردے گا۔

فکر و عمل

جس طرح موسم بدلنے کا ایک وقت مقرر ہوتا ہے، اسی طرح وقت کے بدلنے کا بھی ایک موسم ہوتا ہے، حالات بدلتے ہی رہتے ہیں۔ حالات کے ساتھ حالت بھی بدل جاتی ہے، رات آجائے تو نیند بھی کہیں سے آہی جاتی ہے، وہ انسان کامیاب ہے، جس نے ابتلاء کی تاریکیوں میں امید کا چراغ روشن رکھا اور امید خوشی کا نام ہے، جس کے انتظار میں غم کے ایام بھی کٹ جاتے ہیں، امید کسی واقعہ کا نام نہیں ہے، یہ تو صرف مزاج کی ایک حالت ہے، قدرت کے مہربان ہونے پر یقین کا نام امید ہے۔

انسان پریشان اس وقت ہوتا ہے جب اس کے دل میں کسی بڑے مقصد کے حصول کی خواہش ہو، لیکن اس کے مطابق صلاحیت نہ ہو، سکون کے لئے ضروری ہے کہ یا تو خواہش کم کی جائے یا پھر صلاحیت بڑھائی جائے۔ ہر خواہش کے حصول کے لئے ایک عمل ہے، عمل نہ ہو تو خواہش ایک خواہش ہے۔ ہم جیسی عاقبت چاہتے ہیں، ہمیں ویسا ہی عمل کرنا چاہتے ہیں، کامیابی تو ہے ہی محنت کرنے والوں کے لئے۔

زندگی

سقراط سے پوچھا گیا کہ موت سے بھی کوئی سخت تر چیز ہے؟
سقراط نے جواب دیا۔ ”زندگی“ کیوں کہ ہر قسم کے رنج و آزار اور مشکلات زندگی میں ہی برداشت کرنا پڑتی ہیں اور موت ان سے نجات دلاتی ہے۔“

اپنی باجی کے لئے

یہ دعا ہے تیری زندگی سنور جائے
ہر نظر میں بس پیار نظر آئے
تجھے جس خوشی کی تلاش ہے
اللہ کرے وہ خوشی خود تیری تلاش میں تیرے پاس آئے، آمین۔

موتی مالا

☆ کتنے لوگ ہیں جو سمندر کی طرح بولتے ہیں، مگر ان کی سوچ گندے جوہڑوں کی طرح محدود ہے۔

☆ نہ گرنا کمال نہیں، کمال یہ ہے کہ تم گرو اور پھر از سر نو اُٹھ کھڑے ہو جاؤ۔

☆ جب آدمی کا ماضی اور حال لٹ چکا ہو اس وقت بھی اس کا مستقبل محفوظ رہتا ہے۔

☆ پہلی ناکامی سے مت گھبراؤ، کیوں کہ یہ تمہاری ناکامی نہیں بلکہ کامیابی کی پہلی سیڑھی ہوتی ہے۔

☆ سب کچھ کھونے کے بعد آپ کے اندر حوصلہ باقی ہے تو سمجھ لیں کہ آپ نے کچھ نہیں کھویا۔

☆ دنیا میں ایسا کوئی درخت نہیں جس کو ہوا نہ لگی ہو اور ایسا کوئی دل نہیں جس نے چوٹ نہ کھائی ہو۔

مہکتے الفاظ

☆ کسی آدمی کو جب اس کی بساط سے زیادہ دنیا مل جاتی ہے تو لوگوں کے ساتھ اس کا برتاؤ برا ہو جاتا ہے۔ (حکیم اقلیدس)

☆ ہم سفید کو بخوں کا ایک غول ہیں جو نیلے آسمان میں اپنی اپنی منزل کی تلاش میں نکلتے ہیں، خوش خوش، پھر کسی کو اپنی منزل خوبصورت باغ میں ملتی ہے اور کوئی رات کی سیاہی میں سخت چٹانوں سے ٹکرا کر خارزاروں میں گر پڑتی ہیں۔ (خلیل جبران)

دھوکا ہو یا دکھ تب ان کا صدمہ زیادہ اور حملہ شدید ہوتا ہے جب انسان ذہنی طور پر تیار نہ ہو۔ کئی تو اس صدمے کے نتیجے میں جان ہی ہار جاتے ہیں۔ (اختر عباس)

☆ آدمی عزت اور اس سے زیادہ محبت کا آرزومند ہوتا ہے اور یہ دونوں نعمتیں جب دولت کے بغیر ملنے لگیں تو اصل دولت ہوتی ہے۔

اچھی باتیں

☆ انسان کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ وہ اپنا دل اور زبان قابو میں رکھے۔

☆ احمق ہے وہ شخص جو دوسروں کی برائیوں کو برا سمجھے اور خود ان پر جما ہوا ہو۔

☆ صورت بغیر سیرت کے ایک پھول ہے جس میں کانٹے زیادہ

ہوں اور خوشبو بالکل نہ ہو۔
☆ ہر چیز کو اس طرح دیکھو جیسے پہلی اور آخری بار دیکھ رہے ہو، اس طرح دنیا میں تمہارا وقت بہت شادمانی سے کٹے گا۔
☆ برائی کرنے والے سے نہیں بلکہ برائی سے نفرت کرو۔
☆ اگر تم غلطیوں کو روکنے کے لئے دروازے بند کردو گے تو سچ بھی باہر رہ جائے گا۔
☆ انقلابات معمولی باتوں پر نہیں آتے لیکن یہ معمولی باتوں سے جنم لیتے ہیں۔
☆ ایک فیصد حرام، باقی ننانوے فیصد حلال بھی حرام کردیتا ہے۔
☆ کبھی اتنا زیادہ جاننے کی خواہش مت کرو کہ کچھ بھی نہ جان سکو۔
☆ اخلاق ایسا ہیرا ہے جو پتھر کو بھی کاٹ سکتا ہے۔
☆ استاد وہ آفتاب ہے جو ہر در و بام پر یکساں چمکتا ہے۔
☆ دشمن اگر دوست بھی ہو جائے تو اس پر بھروسہ مت کرو کیونکہ پانی چاہے کتنا ہی گرم کیوں نہ ہو آگ بجھانے کے لئے کافی ہے۔
☆ تم بادشاہ ہی کیوں نہ ہو تب بھی استاد اور والد کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔
☆ سن ہجری کا آغاز خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروقؓ کے دور سے ہوا۔
☆ احادیث کی چھ مشہور کتابوں کو "صحاح ستہ" کہا جاتا ہے۔

آنسو

☆ اگر بیوی کی آنکھ سے گریں تو سمجھ لو شوہر کی جیب خالی ہو گئی۔
☆ اگر باپ کی آنکھ سے گریں تو سمجھ لو اولاد جوان ہو گئی۔
☆ اگر بھائی کی آنکھ سے گریں تو سمجھ لو غیرت جوان ہو گئی۔
☆ اگر ماں کی آنکھ گریں تو سمجھ لو سسرال بڑی ہے۔
☆ اگر پرائی آنکھ سے گریں تو سمجھ لو محبت امر ہو گئی۔

حضرت لقمان کی نصیحت

☆ ایک بار حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا۔
"بیٹا! جب تم کسی سے بھائی چارہ کرنا چاہو تو پہلے آزمائش کے طور پر اسے غصہ دلاؤ، اگر اس نے غصے کی حالت میں بھی انصاف قائم رکھا تو اسے بھائی بنالو، اگر ایسا نہ ہو تو اس سے بچو، سمجھ لو کہ وہ دوستی کے قابل نہیں۔"

انوکھے مگر درست حقائق

☆ جانور آسمانی بجلی سے ہلاک ہونے والے جانداروں کو کبھی نہیں کھاتے۔
☆ مشہور سائنس داں البرٹ آئن سٹائن نے کبھی جرابیں نہیں پہنی تھیں۔
☆ بچے جب اس دنیا میں آتے ہیں تو وہ کلر بلائنڈ ہوتے ہیں۔
☆ ۱۹۶۰ء تک لمبے بالوں والے مردوں کی ڈزنی لینڈ کے اندر جانے کی اجازت نہیں تھی۔
☆ تتلی کا نام بٹر فلائی کی بجائے "فلٹر بائی" تھا۔
☆ مچھر عام رنگوں کی نسبت نیلے رنگ پر دوگنا بیٹھتا ہے۔
☆ یہ بات آج تک کسی کو معلوم نہیں کہ امریکہ کا پرچم کس نے تیار کیا تھا۔
☆ کیچوؤں کی ایسی نسلیں بھی ہیں جو خوراک نہ ملنے پر اپنے جسم کے حصے کھا جاتے ہیں۔
☆ جھوٹ بولنے والوں کی نظریں یا تو اوپر کی طرف ہوتی ہیں یا اپنے بائیں جانب۔
☆ سینڈز آنکھ جھپکے بغیر کچھ بھی نہیں نکل سکتا۔
☆ ہٹلر کی پسندیدہ فلم "کنگ کانگ" تھی۔
☆ تاج محل بائیس سال میں مکمل ہوا، اسے بیس ہزار مزدوروں نے تعمیر کیا۔
☆ بینک آف امریکہ کا اصل نام "بینک آف اٹلی" ہے۔
☆ قینچی کے موجد کا نام لیونارڈو ڈاونسی ہے۔
☆ اداکار جونی ڈیپ خود کو زخمی کرنے کی بیماری میں مبتلا ہے۔
☆ برطانیہ میں چھ سو سال تک فرانسیسی زبان سرکاری زبان رہی۔
☆ جیلی فیش ۹۵ فیصد پانی ہوتا ہے۔
☆ چیونٹیاں کبھی نہیں سوتیں۔



حضرت علیؓ سے کسی نے پوچھا۔ "علم کیا ہے؟"
آپؓ نے فرمایا۔ "علم یہ ہے کہ اگر کوئی تم پر ظلم کرے تو اسے

معاف کردو، اگر کوئی تعلقات توڑے تو تم جوڑ دو، کوئی تمہیں محروم کردے تو اسے نواز دو۔ قوت انتقام ہو تو عفو و درگزار سے کام لو۔ خطا کار سامنے آجائے تو سوچو اس کی خطا بڑی ہے یا تمہارا رحم اور غصے میں بھی کوئی ایسی بات نہ کرو کہ بعد میں تمہیں ندامت ہو۔

اقوال بزرگانؒ

☆ دولت مند پر حسد نہ کرو، دولت کی لذتیں عارضی اور فانی ہیں۔
(حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

☆ جو تجھے تیرے عیب سے آگاہ کرے وہ تیرا دوست ہے۔
(حضرت عمر فاروقؓ)

☆ عقل مند کہتا ہے کہ میں کچھ نہیں جانتا لیکن بے وقوف کہتا ہے میں سب کچھ جانتا ہوں۔ (حضرت عثمان غنیؓ)

☆ مرد او بننا چاہتے ہو تو حرمت وعمل اور جدوجہد کو اپنا معمول بناؤ۔ (امام حسینؓ)

☆ اس چیز کے درپے نہ ہو جو تم سمجھ نہیں سکتے یا پا نہیں سکتے۔
(امام حسنؓ)

انتقام کی قدرت رکھتے ہوئے غصہ پی جانا افضل ترین عبادت ہے۔ (امام جعفرؒ)

☆ انسان ہو کر ایسا کام مت کرو جس سے انسانیت کا دامن داغدار ہو جائے۔ (ثعبان ثوریؒ)

☆ بچوں پر پیار آنا اللہ تعالیٰ کی رحمت کی نشانی ہے۔
(مجدد الف ثانیؒ)

زریں اقوال

☆ جب دعا کرو تو دوسروں کو بھی یاد رکھو، ہوسکتا ہے کسی کے نصیب کی بہت سی خوشیاں آپ کی منتظر ہوں۔

☆ زندگی کی اصل خوبصورتی یہ نہیں کہ آپ کتنے خوش ہیں بلکہ زندگی کی اصل خوبصورتی یہ ہے کہ دوسرے آپ سے کتنے خوش ہیں۔

☆ جس طرح شبنم کے قطرے مرجھائے ہوئے پھول کو تازگی بخشتے ہیں، اسی طرح اچھے الفاظ مایوس دلوں کو "روشنی" بخشتے ہیں۔

☆ دشمن کے حسن سلوک پر بھروسہ مت کرو کیوں کہ پانی کو آگ سے کتنا ہی گرم کیا جائے، پھر بھی وہ اس کے بجھانے کو کافی ہے۔

جان لیجئے

☆ ہر شخص اپنے عمل اور کردار کا خود ذمہ دار ہے، کوئی دوسرا ذمہ داری نہیں اٹھا سکتا۔

☆ انسان کے لئے جس طرح نیکی ضروری ہے اسی طرح نیکیوں کی صحبت ضروری ہے۔

☆ ذرّے کو آفتاب کی کرنیں ہی چکا کرا جاگر کرتی ہیں ورنہ ریت کے ڈھیر میں اس کی کیا وقعت ہے۔

☆ خدا کے سوا کوئی چیز جو مشترکہ ملکیت ہو اس کے لئے کبھی کبھی جھگڑا جھگڑا کھڑا ہو جاتا ہے۔

☆ کچھ لوگ صرف دیکھے جانے کے لئے ہوتے ہیں، کچھ صرف گفتگو کے لئے ہوتے ہیں اور صرف چند ایک لوگوں کے ساتھ آپ زندگی گزار سکتے ہیں۔

☆ میں نے ہر رشتے کو ہمیشہ اعتماد کی نظر سے پرکھا اور پھر اس میں وقت نے جانے کیوں بے اعتباری بھر دی چپکے سے۔

عقل مند انسان کی نشانی

☆ شداد بن اوسؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عقل مند وہ ہے جس نے اپنے نفس کا محاسبہ کیا اور موت کے بعد کی زندگی کے لئے عمل کئے اور بے وقوف وہ ہے جس نے اپنے نفس کو خواہشات کا تابع کر دیا اور اللہ سے (فضل وکرم کی) امیدیں باندھ لیں۔

☆ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار چیزیں ہیں، جسے وہ میسر آگئی اسے دنیا و آخرت کی بھلائی حاصل ہوگئی۔

(۱) شکر گزار دل۔
(۲) خدا کو یاد کرنے والی زبان۔
(۳) مصیبت پر صبر کرنے والا بدن۔
(۴) ایسی بیوی جو شوہر کے مال میں خیانت نہیں کرتی۔

قابل غور

☆ گر جانا بزدلی کی بات نہیں بلکہ گر کر نہ اٹھنا بزدلی ہے۔

☆ کسی شہنشاہ کے تاج سے زیادہ قیمتی موتیوں سے زیادہ چمکدار اور چاندنی رات سے زیادہ پرکشش کوئی چیز ہے تو وہ 'وفا' ہے۔

☆ شاعر وہ سپیرا ہے جس کی پٹاری میں سانپوں کی بجائے انسانوں کے دل بند ہوتے ہیں۔

منتخب اشعار

کون کس کے اندر جھانکے اتنی فرصت کس کے پاس
اپنا اپنا دکھ ہے سب کا اپنی اپنی خاموشی

☆

باہر کی صداؤں پہ تو ہم چونک رہے ہیں
اندر کا مگر شور سنائی نہیں دیتا

☆

مجھے جاہ دے نہ جلال دے میرے فن کو ایسا کمال دے
میں ہر اک دل کی صدا بنوں کہ زمانہ میری مثال دے

☆

یارب کسی سے چھین کے مجھ کو خوشی نہ دے
جو دوسروں پہ بار ہو وہ زندگی نہ دے

☆

ہمدرد ہیں تو آگ بجھانے کی سوچئے
جلتے ہوئے مکان کا منظر نہ دیکھئے

☆

ممکن نہیں ہے شعلہ وشبنم کی دوستی
مت کیجئے گا آگ سے پانی کے تذکرے

☆

ہمارے بیچ نہ ہو جیسے کچھ شناسائی
ملی ہے یوں بھی سر راہ زندگی اکثر

☆☆☆☆

ماسٹر صاحب بچے کے والد سے کہہ رہے تھے، آپ کا بچہ حساب میں بہت کمزور ہے، میں نے کل اس سے پوچھا کہ میں دو انڈے ارسلان کو دوں اور چار خالد کو تو بتاؤں میں نے کل کتنے انڈے دیئے۔ آپ کے بچے نے شرما کر کہا، آپ انڈے دے ہی نہیں سکتے۔

دعوت دینے کا انداز یوں بھی ہونا چاہئے

مکرمی آداب!

امید ہے آپ اور اہل خانہ خوش باش ہوں گے۔ عرض احوال ہے کہ نوچشمی سمیر فاروقی الحمدللہ جواں ہوگئے، لہٰذا کھونٹے سے باندھنے کی ضرورت پڑگئی، اب آپ سے کیا پردہ، کھونٹا ہماری آدمی گھر والی شائستہ کا احسن زبیر کی سوچی گھر والی میں کے گھر سے مل گیا۔ احسن زبیر اور ہم ایک ہی زلف کے اسیر ہیں۔ بہورانی ان کی بیٹی اور ہماری لاڈو ''کنزیٰ'' معاملات نکاح ورخصتی بہ رغبت ورضامندی فریقین طے پاگئے...... ولیمہ مسنون کا اہتمام انشاء اللہ ۲۴ر جولائی علی گڑھ شادی ہال میں کیا گیا ہے...... اس تقریب سعید میں آپ کی شرکت ضروری ہے، اول اس لئے کہ آپ کی دعائیں درکار ہیں، دوئم اس لئے کہ دانے دانے پر لکھا ہے کھانے والے کا نام اور دانے کا وافر مقدار بندوبست ہوگا۔ رات دس بجے آپ نہیں آئیں گے تو احتجاجاً ہم بھی نہیں کھائیں گے اور دانے ضائع ہوجائیں گے، آیئے گا ضرور انتظار رہے گا۔

زبان کی حفاظت

☆ زبان تیر سے زیادہ خطرناک ہے، حضرت سفیان ثوریؒ فرمایا کرتے تھے کہ ''مجھے یہ بات زیادہ پسند ہے کہ میں کسی آدمی پر تیر چلاؤں (اسے زخمی کروں) بہ نسبت اس کے کہ میں اس پر زبان کے تیر چلاؤں (یعنی اپنی زبان سے اسے تکلیف پہنچاؤں) اس لئے کہ کمان کا تیر کبھی خطا بھی ہوسکتا ہے، لیکن زبان کا تیر کبھی خطا نہیں ہوتا۔

نوشتہ دیوار

جو کچھ کھویا ہے اس کو بھول جاؤ تا کہ جو کچھ باقی ہے اس کو حاصل کرسکو۔

□□□□□□

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا رودراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے رودراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا رودراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا رودراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا رودراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا رودراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے۔ ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔ اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے۔ یہ اللہ کی ایک نعمت ہے اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہو۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند
شائقین اس نمبر پر رابطہ قائم کریں۔ 9897648829-07669115493

امداد روحانی

قسط: ۲۳

بذریعہ آیاتِ ربّانی

حسن الہاشمی

قرآن حکیم کی ایک آیت ہے۔ رَبِّ لَا تَذَرْنِی فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ. (سورۂ انبیاء)

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو عورت بانجھ ہو اس کو چاہئے کہ اس آیت کو روزانہ ۳ ہزار مرتبہ چالیس دن تک پڑھے، انشاء اللہ ضرور بالضرور اولاد پیدا ہوگی۔

اگر کسی کے لڑکا نہ پیدا ہوتا ہو تو حمل ٹھہرنے کے بعد میاں بیوی دونوں کو اس آیت کا ورد تین سو مرتبہ روزانہ تا وضع حمل کرنا چاہئے، انشاء اللہ لڑکا پیدا ہوگا۔ اس آیت کا نقش قیام حمل اور نرینہ اولاد کے لئے بہت مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ط، ہ، م، ف، ش یا ذ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے، اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

۷۸۶

۹۷۸	۹۹۲	۹۸۸	۹۸۵
۹۸۹	۹۸۴	۹۷۹	۹۹۱
۹۸۳	۹۸۶	۹۹۴	۹۸۰
۹۹۳	۹۸۱	۹۸۲	۹۸۷

اس آیت کا نقش ذوالکتابت یہ ہے۔

۷۸۶

رَبِّ لَا تَذَرْنِی	فَرْدًا	وَّاَنْتَ	خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ
۴۵۸	۱۶۰۷	۱۵۹۴	۲۸۴
۱۶۰۶	۴۵۵	۲۸۷	۱۵۹۵
۲۸۶	۱۵۹۶	۱۶۰۵	۴۵۶

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۳۱۸	۱۳۱۰	۱۳۱۵
۱۳۱۲	۱۳۱۴	۱۳۱۷
۱۳۱۳	۱۳۱۹	۱۳۱۱

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ص، ت، ن یا ض ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دوزانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۹۲	۹۸۴	۹۸۶	۹۸۱
۹۷۸	۹۸۹	۹۸۳	۹۹۳
۹۸۵	۹۹۱	۹۸۰	۹۸۷
۹۸۸	۹۷۹	۹۹۴	۹۸۲

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۳۱۵	۱۳۱۷	۱۳۱۱
۱۳۱۰	۱۳۱۴	۱۳۱۹
۱۳۱۸	۱۳۱۲	۱۳۱۳

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے، اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۸۸	۹۸۵	۹۷۸	۹۹۲
۹۷۹	۹۹۱	۹۸۹	۹۸۴
۹۹۴	۹۸۰	۹۸۳	۹۸۶
۹۸۲	۹۸۷	۹۹۳	۹۸۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۳۱۱	۱۳۱۷	۱۳۱۵
۱۳۱۹	۱۳۱۴	۱۳۱۰
۱۳۱۳	۱۳۱۲	۱۳۱۸

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، خ، ع، غ، ر یا ل ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت عامل اپنا رخ جانب جنوب کر لے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۹۳	۹۸۱	۹۸۲	۹۸۷
۹۸۳	۹۸۶	۹۹۴	۹۸۰
۹۸۹	۹۸۴	۹۷۹	۹۹۱
۹۷۸	۹۹۲	۹۸۸	۹۸۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۳۱۱	۱۳۱۹	۱۳۱۳
۱۳۱۷	۱۳۱۴	۱۳۱۲
۱۳۱۵	۱۳۱۰	۱۳۱۸

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل مذکورہ آیت کو تین سو مرتبہ پڑھ کر ان نقوش پر دم کردے تو ان نقوش کی تاثیر وافادیت دگنی ہو جائے۔ اس نقش کو عورت لال کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالے اور مرد ہرے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالے یا سیدھے بازو پر باندھے۔

قرآن حکیم کی ایک آیت ہے۔ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا. (سورۂ فرقان)

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ کسی بھی طرح کی جائز خواہش ہو، اس آیت کو روزانہ تین سو مرتبہ پڑھنا چاہئے۔ تین ماہ کے اندر اندر مراد پوری ہوگی۔ کسی بھی طرح کا مرض، خوف، احساس کمتری، بزدلی، پست ہمتی یا کوئی بھی تکلیف یا حزن وملال کی کیفیت دل پر طاری ہو اس آیت کا ورد کرنے سے اس سے نجات مل جاتی ہے اور طبیعت ہشاش بشاش ہو جاتی ہے۔ کمزوری دور کرنے کے لئے بھی اس آیت کا ورد تشفی بخش ثابت ہوتا ہے، اس آیت کا ورد اگر روزانہ صبح شام سو بار کیا جائے تو ہر طرح کی تکلیف سے نجات مل جاتی ہے اور صحت برقرار رہتی ہے۔

اس آیت کا نقش ہر ہر پریشانی اور ہر بیماری کو دفع کرنے میں مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ف، ش یا ذ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کر لے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۷۲	۱۸۵	۱۸۲	۱۷۹
۱۸۳	۱۷۸	۱۷۳	۱۸۴
۱۷۷	۱۸۰	۱۸۷	۱۷۴
۱۸۶	۱۷۵	۱۷۶	۱۸۱

اس آیت کا نقش ذوالکتابت یہ ہے۔

۷۸۶

وَكَفٰى	بِرَبِّكَ	هَادِيًا	وَّنَصِيْرًا
۲۲	۳۵۶	۱۱۷	۲۲۳
۳۵۵	۱۹	۲۲۶	۱۱۸
۲۲۵	۱۱۹	۳۵۴	۲۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہنے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۴۰	۲۳۵	۲۳۳
۲۴۲	۲۳۹	۲۳۷
۲۳۶	۲۴۴	۲۳۸

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب،و،ی،ص،ت،ن یا ض ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرے اور دوزانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۷۵	۱۸۰	۱۷۸	۱۸۵
۱۸۶	۱۷۷	۱۸۳	۱۷۴
۱۸۱	۱۷۳	۱۸۳	۱۷۹
۱۷۶	۱۸۷	۱۷۳	۱۸۴

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہنے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۳۶	۲۴۲	۲۴۰
۲۴۳	۲۳۹	۲۳۵
۲۳۸	۲۳۷	۲۴۳

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج،ز،ک،س،ق،ث یا ظ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ کھڑی کر کے اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۸۵	۱۷۲	۱۷۹	۱۸۲
۱۱۸	۱۸۳	۱۸۴	۱۷۳
۱۸۰	۱۷۷	۱۷۴	۱۸۷
۱۷۵	۱۸۶	۱۸۱	۱۷۶

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہنے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۴۰	۲۴۲	۲۳۶
۲۳۵	۲۳۹	۲۴۳
۲۴۳	۲۳۷	۲۳۸

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د،ح،ع،غ،خ،ر یا ل ہو،ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۸۱	۱۷۶	۱۷۵	۱۸۶
۱۷۴	۱۸۷	۱۸۰	۱۷۷
۱۸۴	۱۷۳	۱۷۸	۱۸۳
۱۷۹	۱۸۲	۱۸۵	۱۷۲

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہنے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۳۸	۲۴۴	۲۳۶
۲۳۷	۲۳۹	۲۴۲
۲۴۳	۲۳۵	۲۴۰

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل مذکورہ آیت کو سو مرتبہ پڑھ کر ان پر دم کردے تو ان کی تاثیر وافادیت دگنی ہوجائے۔ان نقوش کو کالے کپڑے میں پیک کرکے استعمال کرنا چاہئے۔

(باقی آئندہ)



قرآنی آیات سے مسائل کا حل

(۱) دعا کی قبولیت:

رسول مقبول ﷺ ہمیشہ نماز تہجد کے بعد (پارہ نمبر ۴ ع ۱۱) اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے لے کر لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْن. تک تلاوت فرمایا کرتے تھے اور فرمایا جو بھی دعا مانگی جائے انشاء اللہ قبول ہوگی۔

(۲) سحر کے لئے مجرب دعا:

بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْم. سات عدد بیری کے پتوں پر کسی نمازی پرہیز گار مومن سے لکھوایا جائے اور اور آب زمزم سے حل کر کے پانی پلائیں انشاء اللہ العزیز بیماری اور سحر سے شفا ہو جائے گی۔

(۳) سوائے موت کے ہر مرض سے شفا:

سورۃ الحدید کی پہلی چھ آیات عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْر۔ تک سورہ حشر کی آخر چار آیات۔ سورۂ آلِ عمران آیت نمبر ۱۸ شَھِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ سے لے کر اَلْعَزِیْزُ الْحَکِیْم تک۔ اور آیت نمبر ۲۶ اور نمبر ۲۷ قُلِ اللّٰھُمَّ سے لے کر بِغَیْرِ حِسَابِ. پانی پر دم کر کے پلائیں اللہ کے حکم سے شفا ہوگی یہ عمل تیر بہدف ہے۔

(۴) آسیب سے چھٹکارا:

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا وَاَنَّکُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ فَتَعٰلَی اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ وَمَنْ یَّدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا آخَرَ لَا بُرْھَانَ لَہٗ بِہٖ فَاِنَّمَا حِسَابُہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ. جس شخص پر آسیب ہو پہلے چودہ مرتبہ نادِ علیؑ صغیر پڑھیں اور پھر یہ اوپر والی آیات تین مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلائیں۔ اور منہ پہ چھینٹا ماریں یا کان میں دم کریں انشاء اللہ فوراً شفا ہوگی۔

(۵) آسیب سے چھٹکارا:

رَبَّنَا ھَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَاماً. ہر نماز کے بعد چودہ مرتبہ پڑھ لیا کریں تو انشاء اللہ اولاد اور بیوی فرمابردار ہوگی۔

(۶) بھاگ جانے والے کی واپسی:

فَرَدَدْنٰہُ اِلٰٓی اُمِّہٖ کَیْ تَقَرَّ عَیْنُھَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ وَّلٰکِنَّ اَکْثَرَھُمْ لَا یَعْلَمُوْن۔ یہ آیت لکھیں نیچے گم شدہ شخص یا بھاگ جانے والے کا نام مع والدہ لکھیں چرخہ پر باندھیں اور ساٹھ مرتبہ روزانہ الٹا گھمائیں انشاء اللہ سات دن کے اندر واپس آئے یا اپنی خیریت سے مطلع کریگا۔ مجرب ہے۔

(۷) دوزخ کے دروازے بند:

حٰمٓ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ. حٰمٓ تَنْزِیْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. حٰمٓ عٓسٓقٓ. حٰمٓ وَالْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ اِنَّا کُنَّا مُنْذِرِیْنَ. حٰمٓ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ. ۔ جو شخص نماز عشاء کے بعد ان سات حٰمٓ کو پڑھا کریگا۔ اس پر دوزخ کے ساتوں دروازے بند ہو جائینگے۔

(۸) اولاد کی نعمت:

جس کو اولاد سے مایوسی ہو وہ دو انڈے روزانہ اُبال کر پوست دور کر کے لکھے وَالسَّمَآءَ بَنَیْنٰھَا بِاَیْدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ. یہ انڈہ مرد کھائے اور دوسرے انڈے پر لکھے۔ وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰھَا فَنِعْمَ الْمٰھِدُوْنَ. یہ عورت کھائے انشاء اللہ پنجتن پاک کے صدقے سے صاحبِ اولاد ہو جائے گا۔

(۹) افلاس سے نجات:

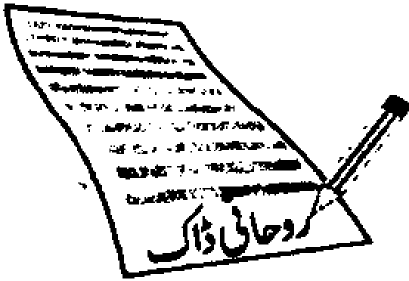
حدیث شریف میں ہے جو شخص سورۃ واقعہ کو عشاء کی نماز کے بعد ایک مرتبہ روزانہ پڑھے گا تو وہ شخص کبھی بھوکا نہ رہے گا۔



حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

مستقل عنوان

روحانی ڈاک



ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

مسائل در مسائل

سوال از: (نام مخفی)

میری زندگی الجھنوں سے بھری ہوئی ہے، شاید ہی میں آپ کو اس مختصر سے خط میں کچھ کہہ سکوں، بہرحال آپ اللہ کے فضل سے خود بخود میری تکلیف کا اندازہ کرسکتے ہیں۔

پیر صاحب میں ایک اچھا اور ہونہار طالب علم تھا جو اپنی پڑھائی کے سوا کچھ نہ جانتا تھا اور ہر کلاس میں فرسٹ آیا کرتا تھا اور آج جب کہ میں ایک پی ایچ ڈی اسکالر ہوں میری زندگی عجیب وغریب مرحلے سے گزر رہی ہے اور میں ہر لمحہ تباہی کی طرف جارہا ہوں، شاید خودکشی کے سوا میرے پاس کوئی راستہ بھی نہیں رہا ہے۔

پیر صاحب ہمارے یہاں (کشمیر) کے حالات بہت خراب ہوتے جارہے ہیں، یہاں (ہوٹ) کی وجہ سے لڑکے لڑکیاں غلط کاری اور تباہی کی طرف جارہے ہیں اور اس کا ذمہ دار خود ان کے والدین ہیں، اس کی سب سے بڑی مثال میں خود ہوں، میں ۲۷ سال کا نوجوان ہوں اور کئی سالوں سے شادی کے لئے ترس رہا ہوں لیکن نہ گھر والے میری سن رہے ہیں اور نہ ہی ان کو کوئی پرواہ ہے، یہاں گمراہ ہونا آسان ہے، لیکن شادی مشکل۔

میں خط کو مختصر کررہا ہوں، اس امید پر کہ آپ اس کو طلسماتی دنیا کے اگلے شمارے میں ضرور اور ضرور شائع کریں گے کیوں کہ یہ بندہ بہت لاچار و بےبس ہوچکا ہے اور آپ کے سہارے کی ضرورت ہے، اللہ آپ کی عمر میں برکت دے (آمین)

میں روحانی اعتبار سے بہت زیادہ ناقص اور کمزور ہوں اور اپنی زندگی سے بہت ناامید ہوچکا ہوں، میرے پاس سوائے اللہ اور اس کے رسول پر ایمان کی دولت کے سوا اور کچھ نہیں، یہ امید لے کر جی رہا ہوں کہ شاید اللہ کسی بندے کے سہارے ہی میری زندگی کو بدل دے۔ آپ سے گزارش ہے کہ آپ میری صحیح رہنمائی فرما کر مجھ ناچیز پر احسان عظیم کریں تاکہ خودکشی کا تصور میرے ذہن سے نکل جائے۔ بہت پریشان ہوں، اللہ کے واسطے میری ڈوبتی ہوئی کشتی کو کنارے پر لگادیں، پیر صاحب مندرجہ ذیل باتوں کے لئے میری رہنمائی فرمائیں۔

(۱) میں چار سال سے بہت بیمار ہوں، مرض جریان میں مبتلا ہوں، بہت علاج کروایا کوئی فائدہ نہ ہوا، نہ دوا، نہ دعا کام کررہی ہے، آپ سے گزارش ہے کہ کوئی علاج یا وظیفہ بتائیں تاکہ بیماری جسم سے رفع دفع ہوجائے۔

(۲) میری فطرت میں دوسروں کی خیرخواہی ہے اور میں دوسروں کی ہر لحاظ سے خدمت کرنا چاہتا ہوں، میں بینک میں کام کرتا تھا، وہ نوکری سود کی وجہ سے چھوڑ دی، میں اب استاد بننا چاہتا ہوں اور اپنی قوم کی خدمت کرنا چاہتا ہوں، لیکن فی الحال مجھے اپنے آپ پر آپ کے سہارے محنت کرنی ہے، آپ مدد فرمائیں، عنایت ہوگی۔

(۳) بہت شوق ہے کہ کوئی پتھر یعنی انگوٹھی میں پہن لوں، لیکن کچھ لوگ کہتے ہیں یہ شرک ہے، کیا واقعی ایسا ہے اگر نہیں تو مجھے کونسا پتھر یعنی انگوٹھی بنوانی چاہئے، کیا میں آپ کے ادارے سے انگوٹھی منگوا سکتا ہوں۔

(۴) کیا میں اپنا نام بدل سکتا ہوں، کیوں کہ میں نے سنا ہے نام کا اپنا الگ اثر ہوتا ہے، میں قلمی نام جس میں حسین اور محمد دونوں نام آجائیں اختیار کرنا چاہتا ہوں یا آپ صاحب کوئی نام تجویز کریں کیوں کہ میرا نام گھر والوں نے ایسے ہی رکھا تھا، کسی مولانا یا پیر کو نہیں بتایا تھا۔

(۵) میں لوگوں کی خدمت کے لئے آپ کی شاگردی اختیار کرنا چاہتا ہوں، لیکن فی الحال مجھے اپنی صلاحیت یعنی اپنی روحانیت کو قوت دینی ہے، میں اپنی زندگی سنوارنے کے لئے آپ کی شاگردی کا آرزومند ہوں، میری رہنمائی فرمائیں اور مجھ کو اپنی شاگردی میں لے لیں اور مجھے اس کے لئے کیا کرنا ہوگا اس کی وضاحت فرمادیں۔

جواب

کوئی بھی صاحب ایمان آدمی جب خودکشی کی باتیں کرتا ہے تو ہمیں حیرت بھی ہوتی ہے اور افسوس بھی۔ کیوں کہ خودکشی کرنا دوسرے کو قتل کرنے کے مترادف ہے اور خودکشی عمداً کی جاتی ہے اور جو قتل عمداً کیا جاتا ہے اس کی سزا جہنم ہے اور جہنم کی سزا بھی دائمی۔

جہنم میں کچھ مسلمان ازراہ تادیب داخل کئے جائیں گے اور جب وہ آگ میں تپ کر خالص سونے کی طرح کندن بن جائیں گے تو انہیں جہنم سے چھٹکارا مل جائے گا، لیکن قاتل کی خطائیں کبھی معاف نہیں کی جائیں گی، وہ کفار ومشرکین کی طرح ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم کا ایندھن بنا رہے گا اور جہنم کے شعلے اسے ہمیشہ نگلتے اور اُگلتے رہیں گے۔

قرآن حکیم میں فرمایا گیا۔

مَنْ قَتَلَ مُتَعَمِّدًا فَجَزَاہُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا ابدا.

جس نے کسی شخص کو دانستہ قتل کیا اس کی سزا یہ ہے کہ اس کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں داخل کردیا جائے گا۔

خودسوزی اور خودکشی بھی قتل ہی کا درجہ رکھتی ہے اس لئے خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ بھی نہیں پڑھنی چاہئے، اتنی سخت وعید اس لئے ہے کہ تاکہ دوسرے لوگ اس طرح کے گناہوں سے خود کو محفوظ رکھیں اور کھلم کھلا اللہ کی نافرمانیوں سے احتراز کریں۔ یہ زندگی اللہ کی امانت ہے، اس امانت کی حفاظت کرنا ہر اس شخص کے لئے ضروری ہے جو اللہ پر، اللہ کے رسول پر اور اُن تمام احکامات پر ایمان لایا ہو جو اللہ نے نازل کئے ہیں اور جن کی تشریح سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے کی ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ کبھی کبھی زندگی میں ایسے مصائب سے بھی دوچار ہونا پڑتا ہے جو انتہائی تکلیف دہ اور نہایت اذیت ناک ہوتے ہیں، لیکن ایسے حالات میں بھی مایوسی سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے اور قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے۔

لَا تَيْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يَيْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ.

اللہ کی رحمتوں سے ناامید مت ہو اور یاد رکھو اللہ کی رحمتوں سے کفار اور مشرکین ہی ناامید اور مایوس ہوتے ہیں

یہ دنیا اور اس دنیا کے لیل ونہار یہ ثابت کرتے ہیں کہ اس دنیا کی ہر چیز آنی جانی ہے، ہر چیز عارضی ہے اور کسی بھی چیز کو دوام نصیب نہیں ہے، رات آتی ہے، سارا ماحول اندھیروں میں ڈوب جاتا ہے، کبھی کبھی اندھیرا اتنا سخت ہوتا ہے کہ ہاتھ کو ہاتھ نہیں سجھائی دیتا۔ جن لوگوں کے گھروں میں لائٹ نہ ہو اور روشنی وغیرہ کا کوئی انتظام نہ ہو، ان کے لئے یہ اندھیرا تکلیف دہ بھی ہوتا ہے لیکن رات کتنی ہی طویل کیوں نہ ہو، بالآخر ختم ہوجاتی ہے اور صبح صادق طلوع ہوتی ہے، سورج نکلتا ہے اور ساری دنیا پھر روشن ہوجاتی ہے، سورج کی کرنیں ہر طرف بکھر جاتی ہیں اور تاریکی اپنی موت آپ مرجاتی ہے، لیکن پھر یہ ہر طرف بکھری ہوئی روشنی بھی دائمی نہیں ہوتی، دن آہستہ آہستہ ڈھل جاتا ہے، شام آتی ہے، پھر سورج کے غروب ہونے کا وقت آتا ہے، سورج ڈوب جاتا ہے، پھر اندھیرا ساری دنیا کو اپنی بانہوں میں لے لیتا ہے اور کائنات پھر گہری تاریکیوں میں ڈوب جاتی ہے، اسی طرح گلستانوں کو خزاں کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے وہ بہاروں سے ہمکنار بھی ہوتے ہیں، ایک وقت وہ ہوتا ہے جب درختوں کی شاخیں ہری بھری ہوجاتی ہیں، ہر پتہ تھرتھرا کر زندگی کا ثبوت دیتا ہے اور ہر غنچہ رنگ بھی کھلانے کے ساتھ ساتھ اپنی خوشبو بھی لٹانے لگتا ہے، لیکن پھر وہ زمانہ بھی آتا ہے جب پت جھڑ کا زمانہ کہتے ہیں، اس زمانہ میں شاخیں خشک ہوجاتی ہیں، پتوں پر زردیاں چھا جاتی ہیں اور پتے جھڑنے لگتے ہیں، باغ کے سارے درخت ننگے سے ہوکر رہ جاتے ہیں اور بالکل اس طرح ہر انسان کی زندگی میں خوشی اور مسرت کا زمانہ بھی آتا ہے اور ہر انسان کو غموں، دکھوں، اذیتوں اور محرومیوں کا شکار بھی ہونا پڑتا ہے، کبھی دھوپ، کبھی چھاؤں، کبھی خوشی، کبھی غم، کبھی راحتیں، کبھی کلفتیں، کبھی آسانیاں، کبھی مشکلیں، کبھی کامیابی اور کبھی ناکامی

اسی نشیب وفراز اور اسی طلوع اور غروب کا نام زندگی ہے۔ اللہ کے خاص بندے راحت سے ہمکنار ہونے پر شکر ادا کرتے ہیں اور مصیبت سے دوچار ہونے پر صبر سے کام لیتے ہیں، اس طرح ان کی بندگی کا گراف گرنے نہیں پاتا، وہ اللہ کی نظروں میں مقبول رہتے ہیں، پھر اس دنیا میں بھی انہیں اللہ کی رضا حاصل رہتی ہے اور مرنے کے بعد بھی انہیں جوار رحمت میں جگہ نصیب ہوجاتی ہے، جولوگ برے اور آزمائش کے دور میں صبر وضبط کرنے کے بجائے اللہ کی رحمتوں سے مایوس ہوجاتے ہیں اور بزدل ترین لوگوں کی طرح خودکشی کے منصوبے بنانے لگتے ہیں، ایسے لوگ نہ صرف اہل ایمان کی توہین کے مرتکب ہوتے ہیں بلکہ آدمیت اور انسانیت کو بھی شرمسار کردیتے ہیں، کسی بھی انسان کی زندگی میں اتنا برا وقت نہیں آیا کہ یہ کہنے پر مجبور ہوجائے کہ اب میرے پاس خودکشی کے سوا کوئی راستہ نہیں، ایسا کہنا اور ایسا سوچنا اس خدا پر الزام تراشی کرنا ہے جس نے ہر درد کی دوا پیدا کی ہے، جس نے ہر دکھ کا مداوا بنایا ہے اور جس نے ہر مشکل کے ساتھ ایک آسانی بھی پیدا کی ہے۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا۔ میں یہی پیغام دیا گیا ہے کہ دکھ کے ساتھ سکھ کا کوئی پہلو بھی ہے اور ہر مشکل کے ساتھ کوئی آسانی بھی ہے۔

آپ نے کشمیر کی صورت حال بھی بیان کی ہے۔ عزیزم ایک کشمیر ہی نہیں، ساری دنیا کا اس وقت عالم یہی ہے، لڑکیوں کے اچھے رشتے دستیاب نہیں ہیں اور ماں باپ بھی لڑکیوں کی شادی من پسند لڑکوں کے انتظار میں اتنا وقت لگادیتے ہیں کہ لڑکیوں کی عمر زیادہ ہوجاتی ہے اور ان کے چہروں کا بانکپن متاثر ہونے لگتا ہے۔ ان کے چہرے عمر کی وجہ سے پک جاتے ہیں، بالوں میں سفیدی نمودار ہونے لگتی ہے اور صورتوں پر عمر کی زیادتی اپنا ڈیرہ جمالیتی ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اب اچھے لڑکے دور دور تک نظر نہیں آتے، ایک مصیبت اور بھی ہوگئی ہے مسلمانوں میں لڑکے پڑھتے نہیں اور لڑکیاں ضرورت سے زیادہ تعلیم حاصل کرلیتی ہیں اور ماں باپ کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ جب ہماری بیٹی نے بی کام اور ایم کام کرلیا ہے تو اس کی شادی کسی میٹرک فیل یا ہائی اسکول سے ہم کیوں کریں، وہ پڑھے لکھے لڑکے کے انتظار میں اپنی بیٹی کی عمر گنوادیتے ہیں، یہ صرف کشمیر میں نہیں بلکہ ساری دنیا میں ہورہا ہے اور پھر اس صورت حال کی سزا دنیا بھر کے مسلمان بھگت رہے ہیں، لڑکیاں گھروں سے بھاگ رہی ہیں، خود اپنا شوہر تلاش کرنے کے لئے موبائلوں اور انٹرنیٹ کا ناجائز استعمال کررہی ہیں اور ہندو مسلم کی تفریق کے بغیر عشق ومحبت کے میدان میں اپنے گھوڑے دوڑا رہی ہیں اور ماں باپ اپنے بچوں کی ان خرافات سے بےخبر رہتے ہیں، جو آزادی انہوں نے خود اپنی اولاد کو عطا کررکھی ہے اس آزادی سے پیدا ہونے والے نتائج پر وہ ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم کے سوا اور کربھی کیا سکتے ہیں۔

اسلام نے پندرہ سو برس پہلے کہا تھا کہ جلدی کا کام شیطان کا ہوتا ہے لیکن چار چیزوں میں جلدی کرنی چاہئے، ایک یہ کہ اگر کبھی کسی سے قرض لینے کی نوبت آجائے تو قرض ادا کرنے میں جلدی کرنا چاہئے، موت کا کیا بھروسہ کہ کب آجائے، کسی بھی صاحب ایمان کا مقروض مرنا اچھا نہیں ہے۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو مقروض کی نماز جنازہ پڑھانے سے بھی انکار کردیا تھا، اگر یہ مقروض مرا ہے تو میں اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھاؤں گا، کسی اور سے پڑھوالو، تب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک مقروض شخص کی نماز جنازہ پڑھائی۔ کتنی بڑی وعید ہے، لیکن آج عمومی طور پر مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ قرض لے لیتے ہیں اور اس کی ادائیگی کی فکر نہیں کرتے، بہرحال اگر کسی مجبوری کی وجہ سے قرض لے لیا ہے تو اس کی ادائیگی میں جلدی کرنی چاہئے، اپنے اخراجات کم کرکے پیسہ پیسہ جمع کرکے قرض ادا کرنا چاہئے، دوسرے یہ اگر کوئی گناہ سرزد ہوجائے تو توبہ کرنے میں جلدی کرنی چاہئے، یہ نہیں ہونا چاہئے کہ گناہ کے بعد توبہ کا ارادہ ہی کرتا رہے اور توبہ مانگنے کی توفیق نصیب نہ ہو، سچی توبہ اسے کہتے ہیں کہ توبہ کرنے والا اللہ سے یہ وعدہ بھی کرے کہ آئندہ میں اس گناہ کا ارتکاب نہیں کروں گا، توبہ کرتے وقت ندامت اور شرمساری کا اظہار بھی کرنا چاہئے۔ تیسرے یہ کہ جب کسی کا انتقال ہوجائے تو اس کی تدفین میں جلدی کرنی چاہئے، آج کل جنازہ گھر میں رکھا رہتا ہے اور رشتے داروں کے انتظار میں اس کو دفن کرنے میں دیر کی جاتی ہے، دنیا بھر سے جب رشتہ دار حاضر ہوجاتے ہیں تب ہی جنازے کو گھر سے رخصت کیا جاتا ہے، یہ طریقہ سنت رسولؐ، عمل صحابہ کرامؓ کے خلاف ہے اور اسلام نے اس طریقے کو پسند نہیں کیا ہے۔ چوتھے یہ کہ لڑکی جوان ہوجائے تو اس کی شادی میں جلدی کرنی چاہئے، کیوں کہ لڑکا اور لڑکی کے سن بلوغ کو پہنچنے کے بعد کسی بھی گناہ میں مبتلا ہوجانے کا احتمال ہے، خصوصاً لڑکی کے والدین کو اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ جب بیٹی جوان ہوجائے تو جلد سے جلد اس کی شادی کردی

جائے، بہت زیادہ اچھے لڑکے کی خواہش میں لڑکی کو گھر میں بٹھائے رکھنے کی غلطی کرنا بہت غلط ہے، اس سے کسی فتنے میں مبتلا ہوجانے کا بھی اندیشہ رہتا ہے اور لڑکی کی عمر بھی ضائع ہوتی ہے۔ ماں باپ کو چاہئے کہ اپنی بیٹی کی شادی کے لئے دیندار نوجوان کو فوقیت دیں، جو لوگ دین دار ہوتے ہیں وہی اپنی بیوی کے حقوق صحیح معنوں میں ادا کرتے ہیں، آج کل کے والدین اپنی بیٹیوں کی شادی کسی شہزادے کے انتظار میں حد سے زیادہ دیر لگاتے ہیں جو بے شمار خرابیوں کا باعث بنتا ہے اور لڑکیاں بسا اوقات ایک غلط قدم بھی اٹھالیتی ہیں جو ماں باپ کے لئے، خاندان کے لئے اور مذہب اسلام کے لئے رسوائی کا باعث بن جاتا ہے اور سبھی اقارب واحباب کو خفت اور ندامت کا سامنا کرنا پڑتا ہے، یہ برائی صرف کشمیر میں نہیں ہے، یہ برائی آپ پورے مسلم سماج میں اور پوری دنیا میں پھیل چکی ہے۔ اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائے آمین۔ اور ان خرابیوں سے ہمیں نجات عطا کرے، جن خرابیوں میں ہم بھی مبتلا ہوچکے ہیں، الا ماشاء اللہ۔

عزیزم آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ آپ کے پاس اللہ اور اس کے رسول پر ایمان کے سوا اور کچھ نہیں ہے، لیکن شاید آپ کو اندازہ نہیں ہے کہ ایمان کی دولت بہت بڑی طاقت ہوتی ہے، جن کے پاس یہ دولت ہو اس کو مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے، جب آپ اس دولت سے بہرہ ور ہیں تو آپ کو اس دولت سے استفادہ کرنا چاہئے، صاحب ایمان لوگ جب اللہ کے آگے اپنی جھولی پھیلاتے ہیں اور اس یقین کے ساتھ پھیلاتے ہیں کہ یہ وہ دربار ہے جہاں اگر دینے کا فیصلہ کرلیا جائے تو پھر دنیا کی کوئی طاقت خوشیوں اور خوش حالیوں سے محروم نہیں کرسکتی، اس دنیا میں دینے والی ذات اسی کی ہے وہ جس کو دولت، عظمت، عزت، اقتدار اور سرداری دینا چاہے اسے کون ان چیزوں سے محروم کرسکتا ہے۔

ایسا لگتا ہے کہ آپ نے آج تک اللہ سے مانگنے کی طرح مانگا ہی نہیں اور اس کے دربار میں سر جھکانے کی طرح سر جھکایا ہی نہیں، اسی لئے آپ افسردہ اور مایوس ہیں، اب آپ نے ایک نئے ولولے اور یقین کے ساتھ اس کے سامنے اپنا دامن پھیلائیں، انشاء اللہ آپ کی مرادیں پوری ہوں گی اور تمنائیں برآئیں گی، ہم یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ آپ نے ایمان ویقین کے ساتھ اگر اللہ کے آگے اپنا دامن پھیلالیا تو آپ کی زندگی میں بہاریں آجائیں گی اور آپ کی کشتی ساحل مراد تک پہنچ جائے گی۔

آپ نے جس بیماری کا ذکر کیا ہے اس سے نجات پانے کے لئے اس نقش کو کالی روشنائی سے لکھ کر اپنے گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

۲۳۶۵	۲۳۶۸	۲۳۷۱	۲۳۵۷
۲۳۷۰	۲۳۵۸	۲۳۶۴	۲۳۶۹
۲۳۵۹	۲۳۷۳	۲۳۶۶	۲۳۶۳
۲۳۶۷	۲۳۶۲	۲۳۶۰	۲۳۷۲

اور یہ نقش گلاب وزعفران سے چینی کی پلیٹ پر لکھ کر پھر اس کو تازے پانی سے دھوکر روزانہ ایک بار صبح دس گیارہ کے درمیان پیتے رہیں، لگاتار ۲۱ دنوں تک اس عمل کو جاری رکھیں۔

پینے والا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۵	۳۹	۴۴
۳۶	۴۷	۴۱
۴۰	۴۲	۴۳

اور روزانہ "یاسلام" ۱۳۱ مرتبہ صبح شام پڑھتے رہیں۔

یہ پڑھ کر بہت خوشی ہوئی کہ آپ نے بینک کی ملازمت محض اس لئے چھوڑ دی کہ بینک میں سودی لین دین ہوتا ہے جو یقیناً حرام ہے، اس لئے علماء اور فقہاء نے بینک میں ملازمت کرنے کو ناجائز بتایا ہے۔ آپ نے دین وشریعت کی خاطر اتنی بڑی قربانی دی، ہم آپ کے اس اقدام کی قدر کرتے ہیں اور یہ یقین رکھتے ہیں کہ رب العالمین آپ کو دونوں جہاں میں اس اقدام کا بہترین صلہ عطا کریں گے اور آپ کو ایسا روزگار بخشیں گے جو آپ کے لئے نفع بخش بھی ہوگا اور پرسکون بھی، اللہ کے یہاں دیر ہوسکتی ہے لیکن اندھیر نہیں ہے۔

جہاں تک روحانی عملیات کی لائن سے خدمت خلق کا تعلق ہے تو اس کے لئے باقاعدہ آپ کو اس لائن میں قدم رکھنا ہوگا اور باضابطہ شاگردی کی راہ اختیار کرنی ہوگی۔

شاگرد بننے کے لئے ان چیزوں کو روانہ کریں۔ اپنا نام، والدین کا نام، اپنی تاریخ پیدائش یا عمر، اپنا پہچان پتر، اپنا مکمل پتہ، عارضی بھی اور

مستقل والا بھی، اپنا موبائل نمبر یا فون نمبر، اپنے ۴ فوٹو اور آٹھ سو روپے کا ڈرافٹ ہاشمی روحانی مرکز کے نام۔ ان تمام چیزوں کو ہمارے پتے پر بھجوادیں، آپ کی انٹری کرلی جائے گی اور آپ کو ایک کتابچہ بھجوایا جائے گا جس میں بہت آسان طریقے سے بنیادی ریاضتوں کی رہنمائی ہوگی، ان ریاضتوں کو ادا کئے بغیر آپ میں روحانی عملیات کرنے کی اہلیت پیدا نہیں ہوسکتی۔

آپ نے لکھا ہے کہ کچھ لوگ انگوٹھی پہننے کو شرک بتاتے ہیں، ایسے جاہل اور احمق لوگوں سے خود کو دور رکھیں، کچھ لوگوں کو یہ خبط ہوتا ہے کہ وہ خود کو متقی اور پرہیزگار ثابت کرتے ہیں، جب کہ وہ توحید وسنت کی ہجے تک نہیں کرسکتے، ایسے گمراہ لوگوں سے جس قدر دور رہیں گے اسی قدر آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔ انگوٹھی پہننا سنت انبیاء ہے اور کوئی پاگل ہی ہوگا جو سنت انبیاء کو شرک قرار دے۔ رہی پتھر پہننے کی بات، یہ بھی ارباب تجربہ کے نزدیک ایک مفید عمل ہے اور ارباب تجربہ کی کسی بھی تجربہ کو اسلام ممنوع قرار نہیں دیتا، بشرطیکہ وہ تجربہ صاف طور پر توحید باری تعالیٰ سے متصادم نہ ہو۔ تجربات یہ بتاتے ہیں کہ بعض پتھروں کے استعمال سے تندرستی قائم رہتی ہے، بعض پتھروں کے استعمال سے روزگار میں ترقی ہوتی ہے، بعض پتھروں کے استعمال سے آسیب اور سحر سے حفاظت رہتی ہے اور بعض پتھروں کا استعمال دل اور دماغ کو سکون عطا کرتا ہے، نیلم کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ اگر راس آجائے تو شہرت اور مقبولیت میں اضافے کا سبب بنتا ہے، موتی پہننے والے کی ازدواجی زندگی کامیاب گزرتی ہے، ہیرے کا استعمال کاہلی اور سستی سے بچاتا ہے، زرقون انسان کو سفر وحضر میں ناگہانی حادثوں سے محفوظ رکھتا ہے، فیروزہ علم وہنر میں اضافہ کرتا ہے اور عبادت کی طرف مائل کرتا ہے اور حادثوں سے پہلے چیخ کر خبردار کردیتا ہے، پنے کے بارے میں یہ بات مشہور عام ہے کہ اگر پنے کو مٹی کے برتن میں ڈال کر اس میں پانی بھردیں اور اس برتن کو آسمان کے نیچے تین دن تین رات تک رکھ دیں تو یہ پانی آب شفا بن جاتا ہے اور یہ آبِ شفا تمام بیماریوں میں مفید ثابت ہوتا ہے۔

یہ اور ان جیسے دوسرے پتھر اللہ کے حکم سے انسان کو فائدہ پہنچاتے ہیں اور ان پتھروں کا استعمال صدیوں سے ہورہا ہے اور دور اندیش لوگ اللہ کے بھروسے پر ان سے فائدہ اٹھارہے ہیں اور وہمی قسم کے لوگ ان کے خلاف واویلا کرکے اپنی عاقبت نااندیشی کا ثبوت فراہم کرتے پھر رہے ہیں۔ آپ یمنی عقیق چار گرام چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر اپنے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی میں پہن لیں، انشاء اللہ آپ اس کی افادیت کو محسوس کریں گے۔

نام بدلنے میں کوئی حرج نہیں ہے، اچھا نام وہ ہوتا ہے جو مختصر ہو جس کے معانی اچھے ہوں اور اس کے اعداد تاریخ پیدائش کے اعداد سے نہ ٹکراتے ہوں، آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۳ ہے، اس لئے آپ کو وہ نام راس آئے گا جس کا مفرد عدد ۳ یا ۷ ہو۔ آپ ناموں کی کسی کتاب میں سے ایسا نام تلاش کرلیں اگر ممکن ہو تو ہماری مرتب کردہ کتاب ''بچوں کے نام رکھنے کا فن'' دیکھ لیں، اگر ایسا نام رکھیں جن میں مذکورہ خصوصیت کے ساتھ ساتھ نسبت عبد کی طرف ہو، یعنی عبداللہ، عبدالرحیم، عبدالکریم، عبدالباسط وغیرہ تو بہتر ہوگا۔ ویسے عبداللہ کے اعداد ۷ ہیں، اگر یہ نام پسند ہو تو یہ رکھ لیں، ورنہ جو بھی آپ کو نام اچھا لگے اس کا انتخاب کریں۔ بس یہ بات یاد رکھیں کہ نام کا مفرد عدد یا تو تین ہو، یا سات۔

لوگوں کی خدمت سے پہلے اس فن کو باقاعدہ سیکھیں اور باقاعدہ اس کی بنیادی ریاضتوں سے خود کو گزاریں، جذبۂ خدمت خلق بہت اچھی بات ہے، خدمت خلق سے بڑی کوئی عبادت نہیں لیکن اپنے اندر خدمت خلق کی اہلیت پیدا کرنا ضروری ہے۔ جو لوگ کچھ نہ سیکھ کر اللہ کے بندوں کی خدمت کا بیڑہ اٹھاتے ہیں وہ نیم حکیم یا نیم ملاّ کہلاتے ہیں اور آپ نے سنا ہوگا کہ نیم حکیم خطرۂ جان اور نیم ملاّ خطرۂ ایمان ثابت ہوتے ہیں اور لوگوں کو فائدہ کم اور نقصان زیادہ پہنچاتے ہیں، آپ جب مذکورہ چیزیں ہمیں روانہ کریں گے ہم آپ کو اپنا شاگرد بنالیں گے۔

ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ آپ کی غیبی مدد فرمائے، آپ کے اندر حوصلہ اور قوت استقلال پیدا کرے، آپ کو تمام مصائب سے نجات دے اور آپ کو ایسی شریک حیات عطا کرے جس کے پہلو میں آپ سکون محسوس کریں اور آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب آجائے، اگر آپ روزانہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل ۴۵۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالیں تو اس وظیفے کی برکت سے بھی آپ کو کامیابیاں ملیں گی اور آپ کی زندگی کی تمام رکاوٹیں اور تمام دشواریاں رفع ہوجائیں گی۔

شاگرد بننے کی تمنا

سوال از: عبدالخلیل ــــــ بھوپال

میں طلسماتی دنیا کا ۲۰۰۰ء سے قاری ہوں، اپنی زندگی میں اس

طرح کا میگزین نظروں سے نہیں گزرا، اللہ کرے کہ آپ ہر طرح سے بخیر و عافیت رہیں، اللہ تعالیٰ آپ کے اس سایۂ عافیت کو تادیر قائم رکھے آمین یارب العالمین۔

خدمت اقدس میں عرض ہے کہ بندہ آپ کی میگزین کو خوب دل لگا کر پڑھتا ہے اور عملیات کا ذوق دل سے ہے، عمر ۴۵ سال ہے اور خدمت خلق کرنے کا ارادہ ہے، آپ کی تمام کتابیں بندہ کے پاس موجود ہیں، ہر نمبر ہے، آپ کی ہر کتاب کا مطالعہ خوب دل سے کیا ہے۔ حضرت مولانا صاحب! برائے مہربانی مندرجہ ذیل سوالات کا جواب اگلے شمارے میں شائع کردیں عنایت ہوگی۔

سوال نمبر:۱۔ زکوٰۃ کا وہ کتابچہ جو عملیاتی لائن کی پہلی بنیادی محنت ہے منگوانا چاہتا ہوں۔

سوال:۲۔ میرا نام عبدالخلیل ولد عبدالمجید اور والدہ کا نام خاتون بی ہے اور والد و والدہ دونوں کا انتقال ہوچکا ہے اور میری تاریخ پیدائش ۱۹۶۷ء-۱۱-۱۳ ہے جو آج ۴۵ سال کی عمر ہوچکی ہے، اس کے حساب سے میرا برج، ستارہ، نگینہ کیا ہے، مفرد عدد، لکی عدد کونسا ہے۔

سوال نمبر:۳۔ جناب مولانا صاحب آپ سے گزارش ہے کہ آپ میرے روزگار کے بارے میں دیکھ کر میں جو بھی کام کرتا ہوں تو دو چار ماہ تو اچھا چلتا ہے اس کے بعد کاروبار چوپٹ ہوجاتا ہے میں ۱۰ سال تک سلائی کا کام کیا، دو سال اچھا چلا اس کے بعد پچاس روپے روزانہ آمدنی نہیں ہوتی تھی اس کو ختم کرکے کرانہ کی دکان لگائی وہ بھی تین چار ماہ تو ٹھیک چلی اس کے بعد وہ بھی کمزور ہوگئی، پانچ سو روپے کا روزانہ سامان بکتا، اس میں نفع کیا نکالوں، آپ اندازہ لگایئے کہ اس طرح کام کیسے چلے گا، مہینے میں ۶ ہزار روپے کی آمدنی تو ہونا ہی چاہئے، جس سے گھر کا خرچ چل سکے۔

سوال نمبر:۴۔ جناب مولانا صاحب ایک اور آخری سوال جو بہت ہی ضروری ہے، اس کا حل بھی آپ کریں، سوال یہ ہے کہ میری ایک سوتیلی ماں بھی ہے اور وہ بھی ہمارے پاس اوپر کے کمرے میں اکیلی رہتی ہے، کیا پتہ کیا کرتی ہے، گھر سے دس دن دو دن باہر رہتی ہے، کہاں جاتی ہے، کیا کرتی ہے ہمیں نہیں معلوم، ہم سے بول چال بھی نہیں ہے، آس پاس کے محلے والوں سے بول چال رکھتی ہے، پینشن ملتی ہے، اس سے ان کا گزارہ ہوتا ہے، ان سے کسی بھی طرح کا کوئی پیسہ نہیں لیتے ہیں، پھر بھی وہ ہم سے ناخوش ہیں اور بولنا پسند نہیں کرتی ہے، ان کا نام بدرالنساء ہے، عمر ۵۰ سال ہوگی، کیا پتہ ہمارا کاروبار کی روک ٹوک تو نہیں کرتی ہے، آپ پتہ لگایئے ان کی وجہ سے ہم بہت پریشان رہتے ہیں، آپ ان کا ایسا کریں کہ وہ یہاں سے چلی جائے، آپ اس خط کا جواب آنے والے شمارے میں جواب دے کر آگاہ کریں، باقی سب ٹھیک ہے۔

جواب

ماہنامہ طلسماتی دنیا آپ پابندی کے ساتھ پڑھتے ہیں اور اس میں جو روحانی فارمولے شائع ہوتے ہیں ان پر گہری نظریں ڈالتے رہیں، انشاء اللہ ان فارمولوں سے آپ کو آگے چل کر بہت فائدہ پہنچے گا۔

شاگرد بننے کے لئے ان چیزوں کو روانہ کریں۔

اپنا مکمل نام، والدین کا نام، تاریخ پیدائش یا عمر، پہچان پتر، اپنا فون نمبر، اپنا مکمل پتہ، چار فوٹو اور آٹھ سو روپے۔ انشاء اللہ شاگردی کے رجسٹر میں آپ کی انٹری کرلی جائے گی اور ایک کتابچہ روانہ کیا جائے گا جس میں بنیادی ریاضتوں کی تفصیل ہوگی اور ان ہی بنیادوں پر روحانی عملیات کی وہ عمارت تعمیر ہوگی جس کی آپ کو خواہش ہے۔

آپ کا مفرد عدد ۳، مرکب عدد ۲۱ اور آپ کے مجموعی اعداد ۷۷۷ ہیں، آپ کے نام کی خوبی یہ ہے کہ اس کے مجموعی اعداد میں ۷ کا عدد ۳ بار آیا ہے۔ ہمارے خیال میں آپ زبردست روحانیت کی دولت سے سرفراز رہیں گے، آپ کا برج عقرب اور ستارہ مریخ ہے، آپ کا مبارک دن منگل ہے، آپ کی مبارک تاریخیں: ۳، ۱۲، ۲۱ اور ۳۰ ہیں۔ غیر مبارک تاریخیں: ۴، ۹، ۱۳، ۱۵ اور ۲۴ ہیں، آپ کا لکی عدد ۷ ہے، آپ کے غیر مبارک اعداد ۴ اور ۸ ہیں۔ آپ کی راشی کے پتھر پکھراج، ہیرا، اور موتی ہیں، آپ کا اسم اعظم "یالطیف" ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد ۱۲۹ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔

کاروبار کی ترقی اور استحکام کے لئے ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی، ۳ مرتبہ سورۂ الم نشرح، ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ اور ۳ مرتبہ سورۂ قدر پڑھنے کا معمول بنائیں، انشاء اللہ اس عمل کی پابندی سے کاروبار میں ترقی ملے گی اور روزگار میں استحکام پیدا ہوگا۔

آپ کی سوتیلی ماں آپ کی ذات میں کوئی دلچسپی تو نہیں رکھتی اور کسی نہ کسی درجے میں پرخاش رکھتی ہے اور کسی قدر اس میں حسد اور جلن کا مادّہ بھی ہے، لیکن اس کی طرف سے کرنی کرتوت کا معاملہ نہیں

ہے، آپ کسی وہم کا شکار نہ ہوں اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہوئے مذکورہ وظائف کی پابندی کریں۔

آپ خدمت خلق کا جذبہ رکھتے ہیں اور اسی مقصد کے لئے ہمارے شاگرد بننے کے خواہش مند ہیں یہ ایک اچھی سوچ اور ایک اچھا جذبہ ہے، لیکن اس لائن میں آنے سے پہلے آپ محنت وریاضت کے لئے اپنی کمر کس لیں، اس لائن کا سفر تہہ کرتے ہوئے آپ کو بسا اوقات اپنے نفس کو بھی کچلنا پڑے گا اور پابندیٔ وقت کے ساتھ ریاضتیں بھی کرنی پڑیں گی، لیکن یہ بات بھی مسلم ہے کہ اگر آپ نے چند سال محنت کرلی تو آپ کو عزت بھی ملے گی، دولت بھی اور مقبولیت عامہ سے بھی آپ انشاءاللہ بہرہ ور ہوجائیں۔

معذرت کے ساتھ عرض ہے کہ آپ کی اردو بہت کمزور ہے، آپ کے اس خط میں اردو املا کی کئی بڑی غلطی موجود تھیں، جنہیں ہم نے درست کردیا ہے، لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ روحانی عملیات کی کتابوں سے استفادہ کرنے کے لئے آپ کو اردو زبان کو اچھی طرح سیکھ لینا چاہئے، اگر آپ کی اردو درست نہیں ہوگی تو آپ کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

انسان ستاتے ہیں یا جنات؟

سوال از: ولی ______ گجرات

طلسماتی دنیا پابندی سے پڑھتے ہیں، فائدہ ہورہا ہے، عموماً لوگ سوال کرتے ہیں۔ جن کو ہم دیکھتے نہیں ہیں، وہ جن ہمیں دیکھتے ہیں، پھر ان کا انسانوں کا ستانا ایک طرح کا ظلم معلوم ہوتا ہے، ہم دیکھتے تو ہم ان کے راستے میں نہ آتے، نہ انہیں تکلیف دیتے، یہ انسانوں کے ساتھ ناانصافی ہے، بظاہر ایسا لگتا ہے۔ آپ طلسماتی دنیا میں جواب دے کر ممنون مشکور فرمائیں۔

جواب

آپ نے اس تشویشناک کا اظہار کیا ہے کہ جنات ہمیں نظر نہیں آتے اور ہم انسانوں کو ستاتے ہیں اور ظلم کرتے ہیں، جب کہ ہم ان کو دیکھتے نہیں ورنہ ہم راستوں میں نہیں آتے اور یہ سراسر ظلم اور ناانصافی ہے، بے شک بظاہر تو یہی لگتا ہے کہ جنات انسانوں کا ناک میں دم کررکھا ہے۔ یہ آسیبی ادوار پری اثرات کے چکر یہی سب کچھ ثابت کرتے ہیں، لیکن اس کی حقیقت سمجھنے کے لئے ہمیں تھوڑا گہرائی میں جانا ہوگا تب ہی یہ سمجھ میں آئے گا کہ انسان ظلم کررہا ہے یا جنات ظلم وزیادتی کا شکار ہوئے ہیں۔ وصال رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کچھ ماہ قبل جنات کا ایک وفد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے یہ عرض کیا کہ اب ہم بھی یا رسول اللہ آپؐ پر ایمان لارہے ہیں اور ہماری جنات کی قوم بھی اللہ سے ڈر کر گوش اسلام ہورہی ہے اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ انسانوں کے اور ہمارے درمیان وہ اختلاف باقی نہ رہے جو صدیوں سے چل رہا ہے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اب یہ اختلاف ختم ہوجائے اور ہم میں اور انسانوں میں موافقت ہوجائے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تجویز رکھی کہ تم لوگ اپنے مکانات ویرانوں میں بنالو، درختوں پر اپنی پناہ گاہ یا پھر کنوؤں اور تالابوں میں بنالو، اپنے مسکن قبرستانوں میں تعمیر کرلو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ زمین کے اوپر جو کچھ دولتیں ہیں ان پر انسانوں کا حق ہے اور زمین کے نیچے جو کچھ سرمایہ ہے اس پر تمہارا استحقاق ہے۔

اب ذرا غور کیجئے کہ انسانوں نے نہ کنوئیں چھوڑے نہ ویرانے چھوڑے، نہ قبرستانوں کو بخشا اور نہ درختوں کو نظر انداز کیا، جہاں بھی موقعہ ملا وہیں پلاٹنگ شروع کردی اور وہیں اپنا مکان یا کمرہ تعمیر کرلیا، بے شک انسانوں نے اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی خلاف ورزی کی، اب یہ جنات جو اللہ کی مخلوق ہیں کہاں جائیں اور کہاں ٹھکانے تلاش کریں، یہ انسانوں ہی کے گھروں میں گھس گئے۔ ستم بالائے ستم یہ کہ اب انسانوں کی ایک کھیپ زیر زمین دبے ہوئے دفینوں کے چکر میں لگی رہتی ہے اور موقع پاتے ہی برائے خزانہ زمین کی کھدائی شروع کردیتی ہے، کیا یہ کھلم کھلا حکم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خلاف ورزی نہیں ہے، بیشک جنات نظر نہیں آتے اگر نظر آجایا کرتے تو نہ جانے انسان ان کی کس انداز سے درگت بناتے۔

سچ تو یہ ہے کہ انسانوں نے جگہ جگہ سے جنات کو اُجاڑ کر اپنی بلڈنگیں تعمیر کی ہیں اور وہ بھی اس طرح کہ انہوں نے جنات سے بذریعہ بندش مکان کوئی معاہدہ کرنے کی کوشش بھی نہیں کی ہے، اگر مکان کی تعمیر کے وقت کسی عامل سے مکان کی بندش کرالی جاتی ہے تو جنات اس جگہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ منتقل ہوجاتے ہیں، لیکن ہوتا یہ ہے کہ انسان ایک بلڈنگ میں لاکھوں روپے لگادیتا ہے، لیکن بندش کے لئے چند ہزار

روپے خرچ کرتے وقت اس کا دم نکلتا ہے۔اس کے بعد جب جنات بھی اس مکان پر اپنا قبضہ کر لیتے ہیں پھر انہیں اُجاڑنے کے لئے عاملوں کو لاکر اور خوب پیسے خرچ کر کے مختلف عمل کرائے جاتے ہیں۔

اب سوچئے کہ کون کسے ستا رہا ہے اور کون کس پر زیادتی کر رہا ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ ہر جگہ انسانوں کی غلطی ہے، بے شک بعض جنات بھی بہت شریر بلکہ شرّی ہوتے ہیں اور انسانوں کا ناک میں دم کر دیتے ہیں، مجبوراً عاملین ان کو خاکستر کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور ان سے بچاؤ کی مختلف تدبیر سوچتے ہیں۔

جن گھروں میں قرآن حکیم کی تلاوت ہوتی ہے، نماز کی پابندی ہوتی ہے، صدقات وغیرہ کا سلسلہ بھی جاری ہو ان گھروں میں اللہ کی رحمت برستی ہیں اور جہاں اللہ کی رحمتیں برستی ہیں وہاں جنات کا زور باقی نہیں رہتا، اگر وہ پھر بھی موجود رہتے ہیں تو دبے رہتے ہیں اور ریشہ دوانیاں ایک حد میں کرتے ہیں۔ یاد رکھئے کہ ظلم ظلم ہے چاہے انسان جن پر کرے اور چاہے جن انسان پر کرے اور ظلم کی سزا جہنم ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی تمام مخلوقات کو انصاف کرنے کی ہدایت دے اور ظلم وستم ڈھانے سے ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

ربیع الاول کا جشن اور جلوس؟

سوال از: عبدالرشید نوری ــــــــــــــ بھوپال

۱۲ ربیع الاول شریف کو جشن عید میلاد النبی مناتے ہیں، شہر میں اکھاڑوں کے ساتھ، جلوس بھی نکالتے ہیں، جلوس عید میلاد النبی نکالنا چاہئے یا نہیں اور اس میں شرکت کرنا چاہئے یا نہیں، اس سوال کا جواب ماہنامہ طلسماتی دنیا میں دیں۔

جواب

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنا ایمان کا تقاضہ ہے، جس مسلمان کے دل میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نہیں ہوگی اس کا ایمان مکمل نہیں ہوسکتا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے اظہار کے لئے ہمیں ان کی سنتوں پر عمل کرنا چاہئے اور ہر اس چیز سے خود کو بچانا چاہئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کا سبب بنے۔

ربیع الاول کے موقع پر جو جشن منائے جاتے اور جو جلوس سڑکوں پر گشت کرتے ہیں، ان پر بدعت کا شبہ ہوتا ہے اور ان سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت متاثر ہوتی ہے۔

ہم نے دیکھا ہے کہ اکثر ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں ہرا جھنڈا ہوتا ہے جن کے چہرے پر داڑھی نہیں ہوتی اور ان چہرے مہرے سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطیع اور فرمانبردار ہوں گے۔ یہ جشن، یہ جلوس، یہ ہنگامے محض ایک رسم ہیں اور ان کے سرے بدعات سے جڑے ہوئے ہیں، اس طرح کے جشن اور جلوس نہ دور تابعین میں دیکھنے کو ملتے تھے، نہ دور صحابہ میں ان کا وجود تھا۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ عام دنوں میں جن لوگوں کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار بھی درود شریف پڑھنے کی توفیق نہیں ہوتی ایسے موقعوں پر وہی سب سے زیادہ اُودھم مچاتے ہیں اور ایسے ہی لوگوں کی قیادت میں اس طرح کے جلوس روانہ ہوتے ہیں۔

ماہ ربیع الاول میں خاص طور پر سنتوں کی پابندی کرنی چاہئے اور زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہئے۔ اکابرین کا طرز عمل یہی تھا کہ خاموشی کے ساتھ درود سلام کا اہتمام کرنا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر عمل کرنا، اگر ہر سال ہم صرف تین ایسی سنتوں کو اختیار کرنے کا منصوبہ بنائیں گے جو ہم ترک کر چکے تو دس سال میں ۳۰ سنتیں ہماری زندگی میں پھر سے داخل ہوجائیں گی، جن کو ہم نظر انداز کئے ہوئے تھے، ان جلوس اور ان اکھاڑوں میں محض تماشہ بین کی حیثیت سے شامل ہونے میں کوئی فائدہ نہیں ہے، اس سے احتراز ہی کریں تو بہتر ہے۔

☆☆☆☆☆☆

روحانی ڈاک

کے کالم میں اپنا خط چھپوانے کیلئے چند باتوں کا خیال رکھیں۔

● خط صاف صاف تحریر کریں۔

● خط مختصر ہو۔

● خط کے ساتھ جوابی لفافہ بھی ہو۔

● اگر تین ماہ میں جواب نہ ملے تو خط دوبارہ بھجوادیں۔ خط بھیجنے کے بعد جواب کا انتظار کریں،

(ادارہ)

نایاب عملیات

محمد اقبال عثمان میمن

الوف یعنی ہزار، مآت یعنی سیکڑا، عشرات یعنی دھائی ہر روز دس ہزار مرتبہ دس روز تک پڑھے۔ سب ایک لاکھ ہوئے۔ اگر مآت اختیار کرے ہر روز ہزار بار پڑھے اور اگر عشرات اختیار کرے ہر روز سو بار پڑھے۔ لیکن دعوت الوف کی بہتر ہے۔ بعد اتمام ایام معینہ کے ہر روز صد مرتبہ پڑھا کرے پھر جس امر کے واسطے پڑھے حاجت برآوے۔

ترکیب دعوت:

بسم اللہ شریف: اول ترک حیوانات جلالی کرے اور معاصی سے اجتناب کرکے عروج ماہ میں بعد نماز صبح کے دعوت شروع کرے۔ اس کے تین طریقہ ہیں وہ اوپر لکھے ہیں۔ بسم اللہ شریف کو ۷۸۶/بار ہر روز ایک اربعین تک پڑھے بعد اتمام اربعین کے ہر روز ۱۲/بار پڑھا کرے پھر جب کوئی حاجب پیش آوے ۱۹/بار وقت معینہ پر ۱۹/روز تک پڑھے۔

اجابت دعا کے کیمیز متعال ان دونوں اسموں کو ان کے عدد کے موافق یعنی ۳۷۷/بار پڑھے ایسی جگہ کہ وہاں کوئی نہ ہو دعا اس کی فوراً مقبول ہوگی! اور یہ کبریت احمر ہے۔

دیگر: ۴۰ دانہ نخود لے کر ایک دانہ پر پڑھکر دم کرے۔ (سورہ زلزال) اور ایک ایک دانہ آگ میں ڈالے یا صد بار پڑھ کر ایک ہی مرتبہ پھونک دے اور آگ میں ڈالے اس وقت منہ میں شیرینی رکھ لے اور کل مدت تین روز ہیں اگر تاثیر نہ کرے تو انتہا ایک ہفتہ تک کرے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم اذازلزلت الارض زلزالها وزلزلا شدیدا. قلب وبدو فجیع جوراح فلاں بن فلاں علی حب فلاں بن فلاں .یومئذ تحدث اخبارها . بان ربك او حیٰ لها یومئذیصدر الناس اشتاتا لیروا اعمالهم، ا لخ۔ فمن یعمل مثقال ذرة خیر یره ومن یعمل مثقال ذرة شرا یره الخ.

دیگر: جو شخص اس نقش کو جس کام کے واسطے لکھے کام برآوے اگر اپنے بازو پر باندھے آفتوں میں نہ پھنسے اگر تندرست ہو رزاق مطلق روزی غیب سے دے گا کبھی محتاج نہ رہے گا صاحب توقیر ہو دشمن دوست ہو اگر بیمار کے باندھے اچھا ہو جائے۔ اگر حاکم ظالم سے ڈرتا ہو اپنی ٹوپی یا پگڑی میں رکھے اس کے سامنے جائے مہربان ہو جائے اس نقش کی بہت خاصیتیں ہیں مختصر تحریر ہیں۔

نقش مبارک

بسم مبین ۱۰۲	اللہ وکیل ۶۶	صمد صادق الرحمن ۱۳۳	الرحیم الوحد ۲۸۹
سمیع علیم ۳۳	مبدی کبیر ۲۸۸	قطب مجید ۱۰۳	حی والی ۲۶۵
عفو سلام ۲۸۷	فاطر اول ۳۶۷	احد مجیب ۶۸	جواد ملك ۱۰۲
محیط ۶۷	مالك وهاب ۱۰۵	مهیمن ۲۸۶	ودود رزاق ۱۳۳

نیند آنے کے لئے:

کسی بیمار کو نیند نہ آتی ہو تو یہ عمل لکھ کر تکیہ کے نیچے رکھے۔ خوب نیند آئے گی اور جب تک نہ نکالا جائے گا، آنکھ نہیں کھلے گی۔ بچہ کے سرہانے رکھا جائے تو اسے بھی نیند آجائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ، ولبثو فی کهفهم ثلاث مائة سنین وزدادو تسعاً ، وتحسبهم ایقاظاوّ هم رقود وّ نقلبهم ذات الیمین وذات الشمال، هل تحس منهم من احد اوتسمع لهم رکزا.

دیگر ختم سورہ مزمل شریف

جب سورۂ مزمل شریف کا پڑھنا منظور ہو اور اس سے تین چار روز بیشتر ترک حیوانات جلالی وجمالی کرے۔ پھر جس دن پڑھنا منظور ہو

اس دن نماز فجر کے وقت غسل کرے دو رکعت نماز نفل پڑھ کر اس کا ثواب روح پرفتوح سرور عالم محمد ﷺ کو بخشے اور سورۂ مزمل شریف گیارہ مرتبہ پڑھے پھر دس دس بار ہر روز بلا ناغہ دس روز تک پڑھا کرے جس مطلوب کے واسطے پڑھے گا مطلوب برآئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اور اس طریقہ سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی ہے۔ اور بہت سہل طریقہ ہے۔

دگر دعا وظیفہ: اسم مطلوب کا (ہدیت ضروری ہے)

کہ ابتداء حرف ناریہ سے ہو اور انتہائی حرف ناریہ پر ہو اور ان حروف کو ۲۱ پرچوں کاغذ پر لکھے اور ہر پرچہ پر ایک کنکر لوبن ترکی اور تھوڑا سا یب تر رکھ کر ان پرچوں کو آگ پر چھوڑ دے۔ اور اس پر پھر فاتحہ پڑھنا شروع کرے یہاں تک کہ دودھ موقوف ہو جائے پھر ان کلمات کو پڑھے نہایت مجرب ہے۔

توکلو ایاخدّام الاخدف الناریۃ بقضا صنی حاجتی من فلان والقاءِ محبّتی ومودتی او محبۃ فلانٍ فی قلبہ بحقّ ما تلو تہٗ علیکم

کھجلی چنبل پھوڑا خارش اور ناسور کے لئے

کھجلی وخارش کے لئے گندھک کے پاؤڈر کو سرسوں کے تیل حل کر کے مالش کرنا مفید ہے ☆ خارش وچنبل اور پھوڑوں کے لئے یہ دعا پڑھی جائے اور لکھ کر بیمار کے گلے میں ڈالی جائے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وَمَثَلُ کَلِمَۃٍ خَبِیْثَۃٍ کَشَجَرَۃٍ خَبِیْثَۃٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَہَا مِنْ قَرَارٍ مِنْہَا خَلَقْنٰکُمْ وَفِیْہَا نُعِیْدُکُمْ وَمِنْہَا نُخْرِجُکُمْ تَارَۃً اُخْرٰی اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَاَنْتَ لَا تُکْبَرُ اَللّٰہُ یَبْقٰی وَاَنْتَ لَا تَبْقٰی وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

متواتر اس آیت مجیدہ کو مع دعا تلاوت کرنے سے چنبل خارش رش وکھجلی وپھوڑا اور ناسور سے جلد آرام آجاتا ہے۔

کتے کی دس پسندیدہ خصلتیں

ایک دفعہ خواجہ حسن بصریؒ نے وعظ میں فرمایا کہ کتے میں دس خصلتیں ایسی ہیں جو بہت کم انسانوں میں پائی جاتی ہیں۔ ایسا انسان جو ان خصلتوں سے یکسر عاری ہے۔ اس سے کتا ہزار درجہ بہتر ہے۔

کتے کی پہلی خصلت یہ ہے کہ وہ بھوکا رہتا ہے، یہ آداب صالحین کی علامت ہے۔

دوسری خصلت یہ ہے کہ اس کا ذاتی مکان کوئی نہیں ہوتا یہ متوکلین کی علامت ہے۔

تیسری خصلت یہ ہے کہ وہ رات کو بہت کم سوتا ہے۔ یہ علامت شب زندہ دار لوگوں کی اور محبین کی ہے۔

چوتھی خصلت یہ ہے کہ کتے کی کوئی جائداد نہیں ہوتی اور وہ کوئی میراث نہیں چھوڑتا۔ یہ صفت زاہدین کی ہے۔

پانچویں خصلت یہ ہے کہ وہ اپنے مالک سے کبھی بے وفائی نہیں کرتا خواہ وہ کتنا ہی رنجیدہ کیوں نہ ہو اور خواہ مالک اس کو کتنا ہی کیوں نہ مارے۔ یہ علامت صادقین کی ہے۔

چھٹی خصلت یہ ہے کہ وہ سب سے ادنیٰ جگہ پر بیٹھتا ہے۔ یہ علامت متواضعین کی ہے۔

ساتویں خصلت یہ ہے کہ جب اس کی جگہ چھن جاتی ہے تو وہ چپکے سے دوسری جگہ چلا جاتا ہے۔ یہ علامت راضین کی ہے۔

آٹھویں خصلت یہ ہے کہ اس کو مارنے پر جھڑکنے کے بعد پیار کریں یا اس کے سامنے روٹی ڈال دیں تو سب کچھ بھلا کر دم ہلاتا چلا جاتا ہے۔ یہ نشانی خاشعین کی ہے۔

نویں خصلت یہ ہے کہ جب اس کا مالک کھانا کھا رہا ہوتا ہے تو وہ دور بیٹھ کر دیکھتا رہتا ہے۔ یہ علامت سالکین کی ہے۔

دسویں خصلت یہ ہے کہ جب کسی جگہ کو چھوڑ دیتا ہے تو پھر کبھی اس جگہ کا خیال بھی نہیں کرتا۔ یہ نشانی مجردین کی ہے۔



قسط نمبر: ۲۳

مفتاح الارواح

حسن الہاشمی

دفع سحر کے لئے

چاروں قل کا یہ عمل تیر بہدف ثابت ہوتا ہے، مریض کے نام کے اعداد نکالیں اور ان میں اس کی ماں کے اعداد بھی شامل کرلیں، اس کے بعد چاروں قل کے اعداد بھی اس میں شامل کرلیں۔ مربع کا نقش حسب قاعدہ بنا کر مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ نقش کو مریض کے عنصر کے اعتبار سے پر کریں۔ اس کے بعد سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص کا نقش مریض کے دائیں بازو پر باندھیں اور معوذتین کا نقش مریض کے بائیں بازو پر باندھ دیں۔ اس کے علاوہ سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص دونوں چالیس مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے رکھ لیں اور یہ پانی مریض کو صبح کو پلائیں۔ معوذتین بھی چالیس مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے رکھ لیں اور یہ پانی عصر اور مغرب کے درمیان پلائیں۔ پانی لگاتار چالیس دن تک پلائیں۔ انشاء اللہ سحر سے نجات مل جائے گی۔

سورتوں کے اعداد یہ ہیں۔ سورہ کافرون (۲۸۳۲) سورۂ اخلاص (۱۰۰۲) سورۂ فلق (۸۶۷۵) سورہ ناس (۵۲۹۶)

سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص کا نقش یہ ہے۔ یہ نقش کالے کپڑے میں پیک کرکے مریض کے دائیں بازو پر باندھیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۵۸	۹۶۱	۹۶۴	۹۵۱
۹۶۳	۹۵۲	۹۵۷	۹۶۲
۹۵۳	۹۶۶	۹۵۹	۹۵۶
۹۶۰	۹۵۵	۹۵۴	۹۶۵

معوذتین کا نقش یہ ہے۔ اس نقش کو مریض کے بائیں بازو پر باندھیں، یہ نقش بھی کالے کپڑے میں پیک ہوگا۔

۷۸۶

۳۴۹۳	۳۴۹۶	۳۴۹۹	۳۴۸۵
۳۴۹۸	۳۴۸۶	۳۴۹۲	۳۴۹۷
۳۴۸۷	۳۵۰۱	۳۴۹۴	۳۴۹۱
۳۴۹۵	۳۴۹۰	۳۴۸۸	۳۵۰۰

دافع آسیب

اگر کسی گھر میں آسیب کا اثر ہوتو اس نقش کو لکھ کر مکان کے دروازے پر چسپاں کردیں۔ انشاء اللہ آسیب کے اثرات دفع ہوجائیں گے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

و کان	الشیطان	لربہٖ
کفوراً	یابدوح	کفوراً
لربہٖ	الشیطان	و کان

خشک کھانسی کے لئے

اگر کسی کو خشک کھانسی ہو اور کسی طرح ٹھیک نہیں ہو رہی ہو تو اس نقش کو گلے میں ڈالیں اور اسی نقش کو گلاب و زعفران سے لکھ کر اس کو بوتل پر ڈال کر اس کا پانی دن میں دو بار پندرہ دن تک پئیں۔ انشاء اللہ خشک کھانسی سے نجات ملے گی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۵۴	۶۶۷	۶۶۴	۶۶۱
۶۶۵	۶۶۰	۶۵۵	۶۶۶
۶۵۹	۶۶۲	۶۶۹	۶۵۶
۶۶۸	۶۵۷	۶۵۸	۶۶۳

بندش قے کے لئے

اگر کسی کی قے نہ بند ہوتی ہو تو اس نقش کو طشتری پر گلاب و زعفران سے لکھیں، اس کے بعد تھوڑا سا پودینہ کا رس، پیاز کا رس، ادرک کا رس او لیموں کا رس اس طشتری پر ڈالیں اور اس نقش کو اس ملے جلے رس سے صاف کر لیں اور پھر اس رس کو مریض کو پلا کر نیم گرم پانی پلا دیں۔ انشاء اللہ قے بند ہو جائے گی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۴۳۳	۴۴۴۷	۴۴۴۴	۴۴۴۱
۴۴۴۵	۴۴۴۰	۴۴۳۴	۴۴۴۶
۴۴۳۹	۴۴۴۲	۴۴۴۹	۴۴۳۵
۴۴۴۸	۴۴۳۶	۴۴۳۸	۴۴۴۳

یرقان سے نجات حاصل کرنے کے لئے

اگر کسی کو یرقان کا مرض ہو تو مندرجہ ذیل نقش کو دو مرتبہ کالی روشنائی سے لکھیں، ایک نقش مریض کے گلے میں ڈالیں اور ایک نقش کو پانی میں ڈال کر پانی کو خوب گرم کر لیں، اس کے بعد اس پانی کو صبح و شام مریض کو تین دن تک پلائیں۔ انشاء اللہ تین دن میں یرقان سے نجات مل جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۸۰۵	۷۸۰۸	۷۸۱۲	۷۷۹۸
۷۸۱۱	۷۷۹۹	۷۸۰۴	۷۸۰۹
۷۸۰۰	۷۸۱۴	۷۸۰۶	۷۸۰۳
۷۸۰۷	۷۸۰۲	۷۸۰۱	۷۸۱۳

احتلام، جریان اور سرعت انزال

اگر کوئی شخص ان امراض میں مبتلا ہو، اس کو ہر رات احتلام ہوتا ہو، یا اس کو جریان ہو یا وہ سرعتِ انزال میں مبتلا ہو تو اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈال لیں، انشاء اللہ مذکورہ امراض سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے

۷۸۶

۱۰۰۶۱۴	۱۰۰۶۱۷	۱۰۰۶۲۰	۱۰۰۶۰۶
۱۰۰۶۱۹	۱۰۰۶۰۷	۱۰۰۶۱۳	۱۰۰۶۱۸
۱۰۰۶۰۸	۱۰۰۶۲۲	۱۰۰۶۱۵	۱۰۰۶۱۲
۱۰۰۶۱۶	۱۰۰۶۱۱	۱۰۰۶۰۹	۱۰۰۶۲۱

کثرتِ حیض کے لئے

اگر کسی عورت کو بہ کثرت حیض آتا ہو یا زیادہ دنوں تک آتا ہو تو اس نقش کو لکھ کر سرخ رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے عورت کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ زیادتی حیض سے نجات مل جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۸۳۳۲	۲۸۳۳۶	۲۸۳۳۹	۲۸۳۲۵
۲۸۳۳۸	۲۸۳۳۶	۲۸۳۳۱	۲۸۳۳۷
۲۸۳۲۷	۲۸۳۴۱	۲۸۳۳۴	۲۸۳۳۰
۳۸۳۳۵	۲۸۳۲۹	۲۸۳۲۸	۲۸۳۴۰

بلڈ پریشر کے لئے

اگر کوئی شخص ہائی بلڈ پریشر یا لو بلڈ پریشر کی بیماری میں مبتلا ہو تو اس کو یہ عمل کرنا چاہئے۔ انشاء اللہ اس عمل کی برکت سے بلڈ پریشر کے مرض سے نجات ملے گی۔ اس عمل کے ذریعہ جوس تیار کیا جاتا ہے، اس کو تین دن تک مریض کو پلایا جائے اور ان تین دنوں تک مریض کو کچھ اور کھانے کو نہ دیا جائے، کسی طرح کا اناج بھی اس کے جسم میں نہ جائے۔ انشاء اللہ بلڈ پریشر کے مرض سے نجات مل جائے گی اور بلڈ پریشر کنٹرول ہو جائے گا۔

عمل یہ ہے: گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورۂ یٰسین پڑھنی شروع کریں۔
جب پہلے مبین پر پہنچیں تو سات مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر تین بار یہ پڑھیں: بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم الٰھی بحرمۃ یٰسین والقرآن الحکیم اور جوس پر دم کردیں۔
پھر آگے پڑھیں اور جب دوسرے مبین پر پہنچیں تو سات مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر تین مرتبہ یہ پڑھیں بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم الٰھی بعزۃ یٰسین والقرآن الحکیم اور جوس پر دم کردیں۔
پھر آگے پڑھیں جب تیسرے مبین تک پہنچیں تو سات مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر تین مرتبہ یہ کلمات پڑھیں بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم الٰھی بکرامت یٰسین والقرآن الحکیم اور جوس پر دم کردیں۔
پھر آگے پڑھیں جب چوتھے مبین پر پہنچیں تو سات مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر تین مرتبہ یہ کلمات پڑھیں بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم الٰھی بشفاعت یٰسین والقرآن الحکیم اور جوس پر دم کردیں۔
پھر آگے پڑھیں جب پانچویں مبین پر پہنچیں تو سات مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر تین مرتبہ یہ کلمات پڑھیں بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم الٰھی بعظمت یٰسین والقرآن الحکیم اور جوس پر دم کردیں۔
پھر آگے پڑھیں جب چھٹے مبین پر پہنچیں تو سات مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر تین مرتبہ یہ کلمات پڑھیں بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم الٰھی برفعت یٰسین والقرآن الحکیم اور جوس پر دم کردیں۔
پھر آگے پڑھیں جب ساتویں مبین پر پہنچیں تو سات مرتبہ سورۂ فاتحہ کے بعد تین بار یہ کلمات پڑھیں بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم الٰھی بحرمت یٰسین والقرآن الحکیم اور جوس پر دم کردیں۔
اس کے بعد یہ جوس تین دن تک مریض کو پلاتے رہیں۔ اس میں اور جوس بھی ملا سکتے ہیں۔ انشاء اللہ بلڈ پریشر کے مرض سے نجات حاصل ہوگی۔

رونے والے بچہ کے لئے

اگر بچہ ہر وقت روتا رہتا ہو اور بات بات پر ضد کرتا ہو تو اس کے گلے میں یہ تعویذ کالے کپڑے میں پیک کرکے ڈالیں، انشاء اللہ ضد یں اور رونا موقوف ہوگا۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۱۷۶	۱۲۱۷۹	۱۲۱۸۲	۱۲۱۶۹
۱۲۱۸۱	۱۲۱۷۰	۱۲۱۷۵	۱۲۱۸۰
۱۲۱۷۱	۱۲۱۸۴	۱۲۱۷۷	۱۲۱۷۴
۱۲۱۷۸	۱۲۱۷۳	۱۲۱۷۲	۱۲۱۸۳

نظر بد کے لئے

اگر کسی کو بار بار نظر لگتی ہو تو اس کو یہ تعویذ کالے کپڑے میں کرکے گلے میں ڈالنا چاہئے۔ انشاء اللہ اس کے بعد نظر نہیں لگے گی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۸۹۹	۷۹۱۲	۷۹۰۹	۸۸۰۶
۷۹۱۰	۷۹۰۵	۷۹۰۰	۷۹۱۱
۷۹۰۴	۷۹۰۷	۷۹۱۴	۷۹۰۱
۷۹۱۳	۷۹۰۲	۷۹۰۳	۷۹۰۸

سوکھے کے مرض کے لئے

جن بچوں کو سوکھے کا مرض ہو جاتا ہے، ان بچوں کے گلے میں یہ تعویذ ڈال دینا چاہئے۔ انشاء اللہ کچھ ہی دنوں میں بچے کو سوکھے کے مرض سے نجات ملے گی۔ دو نقش اور مزید بنالیں، ایک گلاب وزعفران سے اور ایک کالی روشنائی سے، گلاب وزعفران والا نقش بوتل میں ڈال کر اس کا پانی دن میں دو بار صبح وشام پلائیں اور کالی روشنائی والا نقش کو سرسوں کے تیل میں ڈال کر اس تیل سے روزانہ بچے کے جسم پر مالش کریں تو بچہ جلد فربہ ہو جائے گا۔ نقش یہ ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱	۶۲۴۷	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۶۲۴۶
۶	۹	۶۲۴۹	۳
۶۲۴۸	۴	۵	۱۰

خسرہ وچیچک کے لئے

خسرہ وچیچک جیسے امراض میں یہ نقش تیر کی طرح کام کرتا ہے اور بہت جلد امراض کو خسرہ یا چیچک سے نجات مل جاتی ہے۔ اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالنا چاہئے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

الحمد لله رب العالمين	يارحمن	يارحيم	ياكريم
ياحنان	يامنان	ياديان	يامالك الملك
ياسلطان	ياحي	ياقيوم	برحمتك
ياقدوس	يامومن	ياباری	ياخالق

خسرہ وچیچک کے لئے

اگر کسی شہر میں خسرہ یا چیچک کی وبا پھیلی ہوئی ہو تو پھر اس نقش کو بچوں اور بڑوں کے گلے میں ڈالنا چاہئے، اس نقش کی برکت سے ان امراض سے حفاظت رہے گی۔

۷۸۶

لا الہ	الرحیم	الرحمن	بسم اللہ
کنت	انی	سبحانک	الا انت
یاذالجلال	یاقیوم	یاحی	من الظالمین
یاشافی	نستغیث	برحمتک	والاکرام

اولاد کو فرماں بردار بنانے کے لئے

اگر ماں باپ کو یہ شکایت ہو کہ ان کے بچے ان کا کہنا نہیں مانتے تو ان کو چاہئے کہ اس نقش کو لکھ کر سب بچوں کے گلے میں ڈال دیں اور ایک نقش گلاب وزعفران سے لکھ کر اس کو بوتل میں ڈال کر پانی بھرلیں اور یہ پانی دن میں دوبار سب بچوں کو اکیس دن تک پلاتے رہیں۔ انشاء اللہ بچے مطیع ہوجائیں گے اور ان میں سدھار بھی آئے گا۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

فیہ	لاریب	الکتاب	تنزیل
من	فیہ	لاریب	الکتاب
رب	من	فیہ	لاریب
العالمین	رب	من	فیہ

قوت حافظہ اور امتحان میں کامیابی کے لئے

اگر کوئی بچہ کند ذہن ہو، اس کو کچھ یاد نہ رہتا ہو یا اگر کوئی بچہ امتحان گاہ میں جاکر سب کچھ بھول جاتا ہو تو ایسے بچوں کے لئے یہ نقش اللہ کے فضل سے بہت کارگر ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کی برکت سے ذہن کھل جاتا ہے، قوت حافظہ میں اضافہ ہوتا ہے اور امتحان میں زبردست کامیابی ملتی ہے اور امتحان میں ممتحن جو بھی پوچھتا ہے طالب علم بے دھڑک جواب دیتا ہے اور تحریری امتحان میں بھی زبردست کامیابی ملتی ہے۔ اس نقش کو بدھ کے دن پہلی ساعت میں دوعدد گلاب وزعفران سے لکھیں، ایک ہرے کپڑے میں کر کے گلے میں ڈالیں اور ایک بوتل میں ڈال کر اس کا پانی روزانہ پابندی کے ساتھ پیتے رہیں، انشاء اللہ زبردست فائدہ محسوس کریں گے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یسطرون	وما	والقلم	ن
ن	یسطرون	وما	والقلم
والقلم	ن	یسطرون	وما
وما	والقلم	ن	یسطرون

☆☆☆

اسلام میں تعویذ کی شرعی حیثیت، اقسام اور جدید سائنس

The Permissibility of Amulets And Ruqya in Islam or Modern Sience

انتخاب عارف صدیقی

نقش اور تعویذ کے مفید اور نفع بخش اثرات سے کون واقف نہیں؟ موجودہ سماج میں اسے دافع الامراض و بلایا کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ خالقِ ارض وسماء دافع مرض وبا نے اس خاکدان گیتی میں انسانوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ'' چوں کہ عبادت وریاضت کی کماحقہ ادائیگی اور بندگی کے کمالِ اظہار کے لئے جس طرح ایمان وعقائد کی درستگی، جسم ولباس کی طہارت و پاکیزگی ضروری ہے، اسی طرح جسم و اعضاء (Organs) کی صحت وسلامتی بھی ناگزیر ہیں۔ ظاہر ہے کہ جب جسم ضعیف ومریض ہوگا، اعضاء کمزور و ناتواں ہوں گے، قلب و روح اپنی بداعمالیوں، سحر وآسیبی آلودگیوں سے متاثر ومخلوط ہوں گے تو پورے طور پر مقاصدِ الٰہیہ کی تکمیل نہیں ہوسکتی، اسی لئے شافی مطلق نے مرض کے ساتھ ادویہ اور ادعیہ کو نازل فرمایا تاکہ بندے اس سے فائدہ و استفادا ور علاج ومعالجہ کرکے صحت یاب ہوکر ہماری عبادت کا حق ادا کرسکیں۔ علاج ومعالجہ کے دو طریقہ کار ہیں۔ ادعیہ کو خاص اہمیت حاصل ہے کہ انسان جب دواؤں سے عاجز ودرماندہ ہوکر اپنی زندگی سے مایوس ہوجاتا ہے تو چاروناچار تعویذ ودعا کا سہارا لیتا ہے۔ چنانچہ علم الٰہی میں اگر اس کی زندگی باقی ہے تو دعاؤں وتعویذات کی برکت سے اسے ضرور صحت کی عظیم ترین دولت عطا ہوتی ہے۔ روحانی قوتوں سے کام لینا، روحانی اعمال تیار کرنا تکلیف وغیرہ میں تعویذات، جھاڑ پھونک سے کام لینا زمانہ قدیم سے ہے۔ یہ نظریہ ہر قوم میں رائج ہے۔ آج جبکہ سائنس کا دور اپنی تمام تر جلوہ سامانیوں کے ساتھ موجود ہے، عصر حاضر میں اسلامی لبادہ اوڑھ کر دو جماعتوں نے تصوف کو اپنی بدگوئیوں کا نشانہ بناڈالا، تصوف کی مخالفت میں اب تک جو دو جماعتیں کھل کر سامنے آئی ہیں ان میں ایک جماعت اسلامی اور دوسری جماعت اہل حدیث (غیر مقلد) جماعت اہل حدیث کی تصوف سے دشمنی کا اندازہ اس سے لگائیے کہ ان کا ایک مقتدا غیر مقلد مرزا حیرت دہلوی اپنی کتاب ''حیاتِ طیبہ'' مطبوعہ مکتبہ التوحید دہلی میں رقم طراز ہیں:

''تصوف مسیحی فرقہ رومن کیتھولک سے نکلا ہے۔''

اس کتاب کے ص ۱۰ پر لکھتے ہیں ''شریعت محمدی کی پوری تقلید کرنے میں مذہب تصوف ہمیشہ قاصر رہا۔ جس طرح براہمن گیتا کے درس پڑھ پڑھ کر کسی بیمار پر پھونکتے تھے، اسی طرح مسلمان بھی قرآن کریم کی آیتیں پڑھ کر بیماروں اور مستانوں پر پھونکنے لگے۔'' (حیاتِ طیبہ)

بحمدہ تعالیٰ آج بے شمار لوگ موجود ہیں جو تعویذات اور شرعی جھاڑ پھونک کو تسلیم کرتے ہیں اور ان سے وقتاً فوقتاً استفادہ کرکے رب تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہیں۔ تعویذ عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی پناہ لینے کے ہیں۔ تعویذ لفظ تعوذ سے بنا، اس کی اصل ''ع، و، ذ'' ہے۔ قرآن کریم کی آخری دو سورتیں سورۂ فلق و سورۂ ناس کو معوذتین کہتے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں تعویذ قرآن وحدیث کی ان دعاؤں کو کہا جاتا ہے جو مستند روایات سے ثابت ہیں جیسے ''اعوذ باللہ'' سے معلوم ہوا کہ تعویذ ان کلماتِ مقدسہ کا نام ہے جس کے ذریعے ربِ کریم کی پناہ مانگی جائے۔ تعویذ کی اپنی ایک تاریخ ہے۔ اہل سنت کا مذہب ہے۔ تعویذ (نقش) پڑھنا، پھونکنا وغیرہ شغل مشائخ کرام اور صوفیائے عظام میں رائج و شائع ہے۔ جماعت اہل حدیث اس کی مخالفت کرتے ہیں، اس کو ناجائز بتاتے ہیں، اس لئے ضرورت محسوس ہوئی اس موضوع کو تاریخ کے حوالے سے قلم بند کیا جائے۔ ربِ تعالیٰ اپنے مقدس کلام میں ارشاد فرماتا ہے: ''اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لئے شفاء اور رحمت ہے۔''

اس آیت مقدسہ کے تحت صاوی شریف میں ہے: ''جس طرح قرآن باطنی بیماری، گمراہی و بداعتقادی کے لئے شفاء ہے ایسے ہی جسمانی وظاہری بیماریوں کے لئے شفاء ہے۔'' (صاوی)

عزیزانِ گرامی! جماعت اہل حدیث قرآن کریم کو صرف ہدایت کے لئے مان کر جسمانی امراض کے لئے اس کے شافی ہونے کے منکر

ہیں۔ وہ رب تعالیٰ کے مقدس کلام کے دامنِ رحمت کو تنگ کرنے والے ہیں اور مذکورہ آیت کے ایک طرح سے منکر ہیں۔ تعویذ، جھاڑ پھونک کا تفصیل سے مطالعہ کرنے کے لئے بخاری شریف کتاب الطب میں باب الرقی بالقرآن، باب الرقی بفاتحة الکتاب، باب رقیة الحیة والعقرب، باب رقیة النبی صلی اللہ علیہ وسلم، باب النفث فی الرقیة، باب صح الراقی فی الوجع بیدہ الیمنی اور صحیح مسلم شریف جلد ثانی میں باب الطب والمرض والرقی باب استجاب رقیة المریض، باب جواز اخذ الاجرۃ علی الرقیة اور مشکوٰۃ شریف کی کتاب الطب والرقی وغیرہ میں مذکورہ پچاس سے بھی زائد ان احادیث مبارکہ کا مطالعہ کریں کہ جن سے تعویذ، دم (جھاڑ پھونک) کا بین ثبوت ملتا ہے۔

تعویذات حدیث پاک کی روشنی میں

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں کہ ہم زمانۂ جاہلیت میں پڑھتے، پھونکتے، تعویذات کرتے تھے۔ ہم نے رحمتِ عالم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ کی کیارائے ہے؟ آپ نے فرمایا: اپنے تعویذات دکھاؤ، کیوں کہ تعویذ میں کوئی حرج نہیں اگر اس میں شرک کی کوئی بات نہ ہو۔ (مسلم شریف)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہر زہریلے جانور کے کاٹے پر پڑھنے اور پھونکنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ ایک روایت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ہے۔ آپ فرماتی ہیں: حضور کریم ﷺ کی بعض ازواجِ مطہرات جب بیمار ہوئیں تو خود رحمت دوعالم ﷺ ان کے لئے تعویذ فرماتے، اپنے دستِ مبارک کو ان کے بدن پر پھیرتے اور دعا پڑھتے۔ روایات کے مطابق خود نبی کریم ﷺ نے دو تعویذ تیار کرائے جس میں یہ کلمات مقدسہ تحریر تھے: "اعوذ بکلمات من شر کل شیطان و ھامتہ و عین الامة"

یہ تعویذ آپ علیہ السلام نے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے گلے میں نظرِ بد سے حفاظت کی غرض سے ڈالے۔ ایک روایت کے مطابق یہی کلمات مقدسہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسحاق اور حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گلوں میں ڈالے۔ یہی کلمات مقدسہ حضرت یعقوبؑ نے حضرت یوسف کے گلے میں بطور حفاظت ڈالے۔ جب نمرود لعین نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا۔ روایت میں ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نیا ایک جنتی پیرہن کا تعویذ حضرت ابراہیم علیہ السلا کے بازو میں باندھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

تعویذ اور صحابہ کرامؓ

تفسیر کبیر جلد اول میں ہے قیصرِ روم نے امیر المؤمنین سیدنا عمر ابن خطابؓ کو ایک خط لکھا جس میں لکھا تھا کہ میرے سر میں دائمی درد رہتا ہے۔ اگر آپ کے پاس کوئی دوا وغیرہ ہو تو ارسال فرمائیں۔ آپؓ نے ایک ٹوپی قیصرِ روم کو بھیج دی۔ جب یہ ٹوپی سر پر رکھتا تو سر درد ختم ہو جاتا۔ سر سے اتارتا تو درد واپس آجاتا۔ اس کو بڑا تعجب تھا، ایک دن اس نے ٹوپی کو اُدھیڑا، اس میں کاغذ کا ٹکڑا برآمد ہوا، جس پر "بسم اللہ" شریف لکھی ہوئی تھی۔ اسی تعویذ کی برکت سے سر درد غائب ہوتا تھا۔ (تفسیر کبیر)

روایت میں ہے کہ فرعون کے دروازے پر "بسم اللہ" شریف کا ایک تعویذ لگا ہوا تھا جس کی برکت سے اس پر عذاب نہ آیا۔ گھر سے باہر ہی فرعون دریائے نیل میں غرق ہو کر واصل جہنم ہوا۔ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ اپنے نابالغ بچوں پر یہ دعا پڑھ کر دم کرتے تھے، اس کا تعویذ بنا کر گلے میں ڈالتے تھے۔ "اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق"

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے آپ نے اسمائے اصحاب کہف کے تعویذ کو نو کاموں کے لئے فائدہ مند بتایا۔ (۱) بھاگے ہوئے کو بلانے کے لئے اور دشمنوں سے بچ کر بھاگنے کے لئے (۲) بچوں کے رونے اور تیسرے دن آنے والے بخار کے لئے (۳) دردِ سر کے لئے (۴) آگ بجھانے کے لئے (۵) ام الصبیان کے لئے (۶) خشکی اور سمندری سفر میں محفوظ رہنے کے لئے (۷) مال کی حفاظت کے لئے (۸) عقل بڑھنے کے لئے (۹) گنہگاروں کی نجات کے لئے۔ (عجائب القرآن، ص ۱۵۶)

تعویذ اکابرین امت کی نظر میں

قندیل نورانی : شہبازِ لامکانی شیخ عبدالقدر جیلانی قدس سرہٗ اپنی مشہور زمانہ کتاب "غنیۃ الطالبین" ص ۱۸۹ میں فرماتے ہیں حضرت امام احمد بن حنبل قدس سرہٗ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا مجھے بخار ہو گیا، تو میرے لئے اس طرح تعویذ لکھا گیا۔

"اللہ کے نام سے جو بخشنے والا نہایت مہربان ہے، اللہ کے نام سے اور اللہ سے۔ حضرت محمد ﷺ کے رسول ہیں۔ اے آگ حضرت

ابراہیم علیہ السلام پر ٹھنڈی اور سلامتی بن جا اور ان (کفار) نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ مکر وفریب کا ارادہ کیا۔ پس ہم نے ان کو نقصان اٹھانے والوں میں کر دیا۔ یااللہ حضرت جبرئیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب اس تعویذ والے کو اپنی قوت وقدرت سے شفاء عطا فرما۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔ (غنیۃ الطالبین، عربی سے اردو ترجمہ) اسی کتاب میں زچہ سے متعلق ایک تعویذ کا ذکر شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ نے کیا۔ (دیکھئے غنیۃ الطالبین)

امام اہل سنت شیخ عبدالحق بخاری محدث دہلویؒ فرماتے ہیں دم جو جھاڑ پھونک کرتے ہیں یا تعویذ جو گلے اور بازو میں باندھتے ہیں اس کا شرعی حکم یہ ہے کہ اگر آیات قرآنی یا منقول وماثور دعائیں ہوں تو جائز ہے ورنہ حرام ہے۔ (اشعۃ اللمعات)

صاحب درمختار فرماتے ہیں سفلی علم یا مشرکانہ منتروں سے بنایا گیا تعویذ پہننا حرام ہے۔ آیاتِ قرآنی سے بنایا گیا تعویذ جائز ہے۔ (درمختار، ج۵)

فاضل بریلوی علیہ الرحمہ ''فتاویٰ افریقہ'' میں رقم طراز ہیں وہ تمام تعویذ جس میں شرکیہ کلمات ہوں جس کے معنی مجہول ہوں، جو غیر زبان عربی میں ہوں کیا معلوم کہ ان میں کوئی جادو یا کوئی کفریہ وشرکیہ کلمات ہوں جائز نہیں۔ آپ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں وہ تمام تعویذات جن میں شیطانوں کے نام مثلاً فرعون، شداد، ابلیس، نمرود وغیرہ ہو۔ ان تعویذات پر پیشاب کرنا، نالی میں ڈالنا، بیت الخلاء میں بہانا، جوتے مارنا شرعاً جائز نہیں، اس میں حروف کی توہین ہے۔ کاغذ سے استنجاء کرنا، کاغذ پر پیشاب کرنا مکروہ وممنوع وسنتِ نصاریٰ ہے۔ کاغذ کی تعظیم و تکریم کا حکم ہے۔ اگرچہ سادہ ہو اور لکھا ہوا تو بدرجہ اولیٰ۔ درمختار کے حوالے سے فاضل بریلوی رقم طراز ہیں کسی احترام والی چیز پر پیشاب کرنا مکروہِ تحریمی ہے۔ اس کی ممانعت میں ورق (کاغذ) بھی آ گیا۔ کاغذ علم لکھنے کا آلہ ہے، اس لئے کاغذ کی تعظیم دین کے ادب میں ہے۔ ہمارے مذہب میں منقول ہوا ہے کہ حروف کی تعظیم ہے، اگرچہ جدا جدا لکھے ہوں اور بعض قاریوں کے نزدیک حروف تہجی ایک قرآن ہے جو حضرت ہود علیہ السلام پر اترا۔ (فتاویٰ افریقیہ)

علامہ محمد یوسف بن اسماعیل نبہانی قدس سرہ نے بھی اپنی مایہ ناز تصنیف ''سعادۃ الدارین فی الصلوۃ علی سید الکونین'' کے ص ۴۲۲ پر بہت سے نقوش (تعویذات) جو اکابرین کے معمول میں تھے قلم بند کئے ہیں۔

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ اپنی مشہور زمانہ کتاب ''بہار شریعت'' میں رقم طراز ہیں حروف تہجی (الف، با، و، جیم اور لام) ان کی تعظیم وتکریم ضروری ہے۔ پانی وتیل پر سورۂ یٰسین ودیگر آیات قرآنی اور اوراد ووظائف پڑھ کر دم کرنا، اس پانی وتیل کو پینا جائز ہے۔ صحابہ کرامؓ سے ثابت ہے۔ اسی طرح دم کیا ہوا تیل پیروں ودیگر اعضاء پر حصولِ برکت وحصولِ شفاء کے لئے مساج کرنا جائز ہے جیسے پینا جائز ہے۔ (فتاویٰ امجدیہ)

ان تمام شہادتوں سے یہ روشن ہو گیا کہ وہ تمام تعویذ جس میں کفریہ وشرکیہ کلمات نہ ہوں جائز ہیں۔

محبوبانِ خدا کے نام کے تعویذات کی شرعی حیثیت

حضرت عبدالرحمٰن جامی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں جس جگہ مچھر وشیر زیادہ ہوں وہاں حضرت علی بن ہیتی کے نام کی کثرت کرے اور ان کا نام کاغذ پر لکھ کر اپنے پاس رکھے، مچھ ومکھی دفع ہوں (بفضلہ تعالیٰ) عاملین وکاملین نے فرمایا جس کو احتلام زیادہ ہوں پریشان کن خواب نظر آتے ہوں وہ ایک کاغذ پر امیر المؤمنین عمر ابن خطابؓ کا اسم پاک لکھ کر گلے میں ڈالے۔ انشاء اللہ احتلام اور خوابوں سے نجات پائے۔ اکابرین فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کے نام کی یہ خاصیت ہے جس جگہ ہو امن وامان رہے، لڑائی جھگڑے ختم ہو جائیں، آپس میں پیار ومحبت بڑھے، مسافر پانی میں غرق نہ ہوں، حادثات ووباؤں سے حفاظت رہے۔

امام ربانی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی کو بادی کا بخار آ جائے، کسی دوا سے افاقہ نہ ہو تو وہ علاج اس طرح کرے بخا کو مخاطب کرے ''اگر تو مسلمان ہے تو تجھے رسول اللہ ﷺ کا واسطہ، اگر یہودی ہے تو موسیٰ علیہ السلام کا واسطہ، اگر نصرانی ہے تو عیسیٰ علیہ السلام کا واسطہ، اس مریض کا نہ گوشت کھانا، نہ خون پینا، نہ ہڈی توڑنا اور اسے چھوڑ کر اس کے پاس جا جو اللہ عزوجل کے سوا اور کو خدا مانتے، انشاء اللہ افاقہ ہوگا۔

امام ربانی نے فرمایا کہ جس گھر میں جنات کا خلل ہو وہاں اسمائے اصحاب کہف کا تعویذ چسپاں کر دیں، جنات گھر چھوڑ کر چلے جائیں گے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ جو عورت اولاد نرینہ کی خواہش مند ہو وہ یہ عمل کرے کہ جب حمل کو ٹھہرے تین ماہ گذر جائیں تو ہرن کی جھلی پر زعفران اور عرق گلاب سے لکھے: ''بحق مریم

عیسیٰ ابنا صالحا طویل العمر بحق محمد و آلہ" انشاء اللہ اولاد نرینہ کی نعمت ملے۔ (القول الجمیل)

امام احمد بن حنبل قدس سرہ فرماتے ہیں اگر کسی مجنون (پاگل) کے گلے میں اسمائے اصحاب کہف کا تعویذ ڈال دے اور اسمائے پاک کی تلاوت کر کے دم کرے تو انشاء اللہ جنون ختم ہو جائے۔ روایت ہے حضرت شیخ عمر بن سعید علیہ الرحمہ ایک مریض کی عیادت کو تشریف لے گئے، عیادت کے بعد آپ نے مریض کو ایک تعویذ دیا اور ارشاد فرمایا کہ اس تعویذ کو کھول کر مت دیکھنا۔ مریض نے تعویذ گلے میں ڈالا، مرض میں بفضلہ تعالیٰ افاقہ ہو گیا۔ اس سے رہا نہ گیا، تعویذ کھول کر دیکھا اس میں لکھا تھا "بسم اللہ الرحمن الرحیم" دل میں وسوسہ آیا یہ تو کوئی بھی لکھ سکتا ہے، عقیدت میں کمی آئی، مرض لوٹ آیا، گھبرا کر یہ شخص حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا، غلطی کا اعتراف کیا، آپ نے دوسرا تعویذ دیدیا، اس بار دیکھنے کی ممانعت نہ کی۔ مریض نے ڈر کر تعویذ نہ کھولا، بالآخر سال بھر بعد دیکھا، وہی "بسم اللہ" شریف لکھی ہے۔

شمس الاسلام بابا فرید گنج شکر علیہ الرحمہ نے قطب الدین بختیار کاکیؒ سے عرض کیا کہ حضور لوگ مجھ سے تعویذ مانگتے ہیں، اس متعلق آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: "تعویذ لکھنا نہ میرے ہاتھ نہ تمہارے ہاتھ، تعویذ اللہ کا نام ہے۔ لکھ کر دیدیا کرو۔

حضرت محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء نے فرمایا: میرا ایک پڑوسی تھا، اس کو ایک مرض سالوں سے لاحق تھا، کسی دوا سے افاقہ نہ ہوتا تھا، اس پڑوسی نے مجھ سے کہا کہ حضور بابا صاحب کو میرا سلام کہنا اور میرے لئے تعویذ طلب کرنا۔ چنانچہ محبوب الٰہی نے بابا صاحب کی خدمت میں پڑوسی کا سلام کر عرض کیا اور تعویذ مانگا۔ بابا صاحب نے فرمایا نظام الدین تعویذ تم لکھو، محبوب الٰہی فرماتے ہیں مے نے حکم ملتے ہی تعویذ لکھ کر بابا صاحب کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے دیکھ اور فرمایا اس کو پڑوسی کو دیدینا۔ محبوبِ الٰہی فرماتے ہیں اس تعویذ کی برکت تھی، میرے پڑوسی کو اس مرض سے نجات مل گئی۔ پھر وہ مرض لاحق نہ ہوا۔ حاضرین میں سے کسی نے پوچھا حضور آپ نے تعویذ میں کیا لکھا تھا؟ فرمایا: "اللہ شافی، اللہ کافی، اللہ المعافی"

درس ہدایت

علمائے دین فرماتے ہیں تعویذ باندھنا اور دم کرنا اسباب میں ایک سبب ہے، جس طرح ڈاکٹر یا حکیم سے علاج کراتے وقت ہم سنی مسلمان اپنے اس عقیدے پر قائم ہیں کہ شفاء دینے والا صرف اللہ وحدہٗ لاشریک کی ذات ہے، دوا یا علاج محض اس کا سبب ہے۔ اسی طرح تعویذ باندھنا اور دم کرنا بھی ایک سبب اختیار کرنا ہے۔ اسے ناجائز یا شرک کہنا جہالت اور حماقت ہے۔ تعویذات اور عملیات جس میں کوئی لفظ شرکیہ و کفریہ نہ ہو جائز ہے۔ اسی طرح گنڈے بنانا اور ان پر گرہیں لگا کر آیات قرآن اور اسماء الٰہیہ و اسمائے نبویہ پڑھ کر پھونک مارنا بھی جائز ہے۔ جمہور صحابہ اور تابعین (سلف و صالحین) اسی پر ہیں۔

علامہ ابن قیم الجوزیہ نے اپنی مایہ ناز کتاب "زاد المعاد" میں طب نبوی کے ذیل میں تحریر کیا ہے: سلف صالحین کی ایک بڑی جماعت نے ان تعویذات کی اجازت دی ہے جس میں کوئی شرکیہ کلمات نہ ہوں، ان اجازت دینے والوں میں سرفہرست حضرت عبداللہ ابن عباسؓ مجاہد اور ابوقلابہ جیسی عظیم المرتبت ہستیاں ہیں۔ بہرحال دلائل و شواہد سے ثابت ہوا کہ تعویذات کی اپنی ایک تاریخ ہے۔

دل پہ اپنے لکھ رہا ہوں نقش نام مصطفیٰ
اب تو میرے ہاتھ تعویذ اماں آنے کو ہیں

تعویذات کے اقسام

عاملین و کاملین نے تعویذ کے چار اقسام بیان کئے ہیں: آتشی، بادی، خاکی اور آبی۔

آتشی وہ تعویذ ہیں جن کا تعلق آگ سے ہو، جلانے والے تعویذ آتشی کہلاتے ہیں، بادی تعویذ کا تعلق ہوا سے ہے، درختوں میں لٹکانے والے تعویذ اس عناصر کے ہوتے ہیں۔ خاکی تعویذ کا تعلق مٹی سے ہے، وہ گاڑے و دفنائے جاتے ہیں۔ آبی وہ تعویذ ہیں جن کا تعلق پانی سے ہو۔ دریا میں ڈالنے والے تعویذ پانی میں گھولنے والے تعویذ کا تعلق اس عناصر سے ہے۔ ہر تعویذ کی اپنی ایک خاصیت ہے۔ لکھنے کا طریقہ، وقت، دن سب جدا جدا ہیں۔

تعویذ اور جدید سائنس

مغربی صوفیاء کا خیال ہے کہ انسان کے جسم سے مختلف رنگوں کی شعائیں نکلتی ہیں جو جسم کے ارد گرد ایک ہالہ سا بنا لیتی ہیں، یہ شعائیں ہر آدمی خارج کرتا ہے، خواہ وہ نیک ہو یا بد، فرق یہ ہے کہ نیک و بد کی شعاؤں کا رنگ حسب کردار مختلف ہوتا ہے، موت سے عین پہلے یہ اور اینکوں مائل بہ ساہی ہو جاتا ہے۔ ایک نظریہ یہ ہے کہ ہر انسان اپنے

اعمال کے مطابق ایک ماحول (Atmosphere) اپنے اردگرد بنالیتا ہے، بدکار کا ماحول دیوار کی طرح سخت ہوتا ہے، جس سے نہ کوئی فریاد (دعا) باہر جاسکتی ہے اور نہ کاسمک ورلڈ کے عمدہ اثرات اندر آسکتے ہیں۔ ایسا آدمی خفیہ طاقتوں کی امداد سے محروم رہتا ہے۔ ممکن ہے (بقول سائنس دانوں کے) قرآن کریم نے حجاب (پردے) غشاوہ، ختم (دیوار) اور غلف (غلاف) سے مراد یہی ماحول ہو۔

ڈاکٹر کرنگسٹن کا خیال ہے:

"Aura is an invisible magnetic radiation from the humun body which either attracts or repels"

یعنی اورہ وہ غیر مرئی مقناطیسی روشنی ہے جو انسانی جسم سے خارج ہوتی ہے، یہ تو دوسروں کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور یا پرے دھکیل دیتی ہے۔

اس قسم کی شعاؤں کا انکار ناممکن ہے کیوں کہ بعض افراد کی طرف کھنچنا اور بعض سے دور بھاگنا روزانہ کا تجربہ ہے، یہ شعائیں جسم خاکی اور جسم لطیف دونوں سے خارج ہوتی ہے۔ نیک کردار لوگ پر نیلٹی یعنی جسم لطیف کی شعاعیں سے دنیا کو کھینچتے ہیں اور دنیا عقیدتوں ایمان اور تنظیم کے تحائف لے کر ان کے یہاں جاتی ہے۔ دوسری طرف جسمانی کاسمک ولڈ ایک ایسی دنیا ہے جہاں سے روحیں آتی اور واپس جاتی ہیں۔ جن اور فرشتے یہیں رہتے ہیں۔ اس کے تین طبقے بتائے جاتے ہیں، نچلے طبقے میں گناہگار اعمال کی سزا بھگت رہے ہیں، دوسرے طبقے میں بلند مرتبے والے جس میں انبیاء، اولیاء، اصحاب رہتے ہیں۔ دعا اور عادت کی حقیقت کو سمجھنے کے لئے دو چیزوں کی تشریح (وضاحت) ضروری ہے۔ اول الفاظ

ماہرین روحانیت کے یہاں ہر حرف (Word) کا ایک خاص رنگ اور اس میں ایک خاصی طاقت ہے، غیب بینوں (Clairvoyants) نے حروف کو لکھ کر تیری آنکھ سے دیکھا تو انہیں الف کا رنگ سرخ، ب کا رنگ نیلا، دال کا رنگ سبز اور سین کا رنگ زرد نظر آیا۔ پھر ان کے اثرات کا جائزہ لیا تو بعض الفاظ سے بیماریاں جاتی رہیں، بعض سے بچھو اور سانپ کے ڈنک کی تکلیف غائب ہوئی، بعض سے سانپ تک پکڑ لئے گئے۔ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کاملین کی روحانی طاقت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ ان کے کلمات میں حیرت انگیز طاقت پائی جاتی ہے۔ اتنی طاقت کہ صاحب دل ان سے خطرناک امراض وآلام تک دور کرسکتا ہے آسمانوں میں اللہ عزوجل کے بعد سب سے بڑی طاقت روح الامین حضرت جبرئیل علیہ السلام کی ہے۔ وحی حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ کلام الٰہی ہے اور اسی لئے صحائف الہامی کا ہر لفظ قوت کا ایک خزانہ ہوتا ہے۔ یوں کہہ لیجئے کہ الہامی الفاظ (Highly energi sed) ہیں اور تعویذات کا طاقت کا راز بھی یہی ہے۔

"A Talisman or an amulet strongly, charged with magatism for a particalar purpose by some one who posses, strong magnetic power may be invaluable help."

یعنی ایک تعویذ یا ٹوٹکہ جس میں کوئی زبردست مقناطیسی شخصیت کسی خاص مقصد کے لئے مقناطیسی طاقت بھر دے بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔

پادری لیڈ بیٹر یورپ کے مشہور صوفیاء میں سے تھے، ان کی وفات ۱۹۳۵ء میں ہوئی، یہ جسم لطف میں دور دور پرواز کرتے اور مخفی اشیاء کو دیکھ سکتے تھے۔

یہ اپنی کتاب "The master and the path" میں رقم طراز ہیں:

"Each word as it is uttered makes a little from in etheric matter, The word hate for instance produces a horrible form so much so that having even it shape i never usr the word, when I saw the from it gave me affeling of acute dis comfort."

یعنی ہر لفظ ایتھر میں ایک خاص شکل اختیار کرلیتا ہے، مثلاً نفرت اس قدر بھیانک صورت اختیار کرلیتا ہے کہ ایک مرتبہ میں یہ صورت دیکھ لی اور اس کے بعد مجھے یہ لفظ استعمال کرنے کی کبھی جرات نہ ہوئی۔ اس منظر سے مجھے انتہائی ذہنی کوفت ہوئی تھی۔ اسی کتاب میں اس قسم کے دور اور واقعات درج ہیں۔ ایک محفل میں چند احباب گفتگو میں مصروف تھے اور میں ذرا دور بیٹھ کر ان کے اجسام لطیفہ کا مشاہدہ کر رہا تھا۔

ایک نے کسی بات پر زور سے قہقہہ لگایا، ساتھ ہی کوئی پھبتی کس دی اور معا اس کے جسم لطیف پر گہرے نسواری رنگ کا ایک ایسا جالا تن گیا جسے دیکھ کر انتہائی کراہت پیدا ہوئی۔ پادری لیڈبیٹر نے ایک شخص کے جسم لطیف پر دیکھا بے شمار پھوڑے اور ناسور تھے، جس میں پیپ (pus) کے چشمے رواں تھے۔ پادری نے اس شخص کو اپنے یہاں لے جا کر زبور شریف کی چند آیات مبارکہ پڑھنے کو دیں، تقریباً دو ماہ بعد جب وہ شخص پادری کو ملا تو شفایاب تھا۔ یقیناً الہامی الفاظ اور اسمائے الہیہ میں اتنی طاقت ہے کہ ان کے ورد سے بیماریاں، پریشانیاں وغیرہ دور ہو جاتی ہیں۔ پادری لیڈبیٹر لکھتا ہے: مسلمان اس لحاظ سے خوش قسمت ہیں، ان کے پاس اللہ عزوجل کے ننانوے صفاتی نام ہیں لیکن یہ سہولت دیگر مذاہب میں موجود نہیں، عیسائیوں کے پاس لفظ گاڈ، ہندوؤں کے پاس صرف اوم اور رام ہیں، پادری لیڈبیٹر کہتا ہے: الفاظ کی طاقت اصل میں حروف کی ہوتی ہے۔ اگر کسی لفظ کا ترجمہ کر دیا جائے تو وہ بات نہیں رہتی اور اثر بدل جاتا ہے۔ جو طاقت رحیم میں ہے وہ مہربان میں نہیں۔ پادری کہتا ہے کہ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ نماز کی نیت اردو کے بجائے عربی میں کریں، جو قوت و طاقت کا خزانہ الہامی الفاظ اور محمد مصطفیٰ ﷺ کی تجویز کردہ دعاؤں میں ہے ہمارے الفاظ میں نہیں ہو سکتا۔ ہر لفظ ایک یونٹ یا آئٹم ہے جو اندرونی جذبات کی بجلیاں برقاتی ہے اور اس کے اثرات اس عالم خاکی اور عالم لطیف (کاسمک یا آسٹرل ورلڈ) دونوں میں نمودار ہوتے ہیں۔ اسی کی ہلکی سی ایک مثال گالی ہے۔ گالی کسی تلوار یا توپ کا نام نہیں، بلکہ چند الفاظ کا مجموعہ ہے۔ یہ آگ کہاں سے آتی ہے، الفاظ کے مجموعہ سے۔ اس کی ایک مثال وہ کراہ اور چیخ ہے جو کسی دکھ یا درد سے منہ سے نکلتی ہے اور تمام ماحول کو بے چین کر دیتی ہے۔

بائبل میں ہے: "By the word of the lord were the heavens' made" (خدا نے ایک لفظ سے زمین و آسمان پیدا کئے)

قارئین یہ موضوع اتنا طویل ہے کہ اگر تفصیل سے لکھا جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو جائے۔ تاریخ کے اوراق روز روشن کی طرح شاہد ہیں۔

زمانہ ماضی سے لے کر آج تک ہزاروں مستند کتب اس موضوع پر لکھی جا چکیں اور یہ سلسلہ جاری و ساری ہے۔ کتاب الآفاق (امام غزالی) شمس المعارف (شیخ بونی) وغیرہ کی تصانیف کو جو شہرت ملی وہ اہل علم سے مخفی نہیں۔

شارح حدیث امام نووی حاشیہ مسلم میں فرماتے ہیں:

"وقد نقلوا الاجماع علی جواز الرقی بالآیات و اذکار اللہ تعالیٰ۔ وقد اجمعوا علی جوازہ والبعہ الجمهور من الصحابة والتابعین ومن بعدھم"

ذکر الٰہی اور آیات قرآنیہ کے ذریعہ تعویذ کرنے، پڑھنے، پھونکنے کے جائز ہونے پر ساری امت کا اجماع ہے۔ آیات مبارکہ و اذکار پڑھ کر پھونکنے کے جواز پر اجماع ہے اور جمہور صحابہ و تابعین اور بعد کے بزرگوں نے اس کو پسند فرمایا ہے۔ (شارح حدیث امام نوویؒ)

میں اپنی گفتگو ختم کروں اس سے پہلے قارئین کی خدمت میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی پیش ہے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: سواد اعظم کی پیروی کرو، اگر ان سے کٹ گئے تو داخل جہنم ہو جاؤ گے۔ جس چیز کو اہل ایمان اچھا کہیں وہ رب کریم کے یہاں بھی محبوب و مقبول ہے۔ (او کما قال رسول اللہ ﷺ)

تعویذ کی اجرت

مولانا حامد رضا علیہ الرحمہ اور مفتی وقار الدین علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اگر غیر مسلم کو تعویذ دے تو اعداد میں دے، اس سے اجرت لے سکتے ہیں۔

اکابرین امت کے نزدیک مسلم و غیر مسلم سے تعویذ کی اجرت لینا جائز ہے۔ بشرطیکہ تعویذ ایسا ہو اس میں شرعی قباحت نہ ہو۔ شرکیہ و کفریہ الفاظ پر مشتمل نہ ہو۔

حاصل گفتگو یہ ہے کہ تعویذ اور جھاڑ پھونک شرعاً جائز ہیں اور یہ سلسلہ دور رسول ﷺ سے تسلسل کے ساتھ چلا آ رہا ہے۔ تعویذ اور جھاڑ پھونک کی مخالفت محض ضد اور ہٹ دھرمی، جہالت اور حماقت کی علامت ہے یا خود کو توحید پرست اور متقی ثابت کرنے کا خبط ہے۔

تعویذ اور جھاڑ پھونک دوا کی طرح ایک سبب ہے اور ہر صورت میں شفا دینے والی وہی ذات گرامی ہے جس نے امراض اور مصائب کو پیدا کیا ہے۔

☆☆☆

قسط نمبر: ۲۳

واقعات القرآن

حسن الہاشمی

اس کے بعد ایک طویل عرصہ تک بنی اسرائیل نے خوشیوں اور راحتوں کے ساتھ اپنی زندگی بسر کی، پھر آہستہ آہستہ بنی اسرائیل مقدس سرزمین (فلسطین) کے قریب پہنچ گئے اور یہی وہ ملک تھا جس کے بارے میں خداوند تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ یہ ملک وہ بنی اسرائیل کو عطا کردے گا۔ بنی اسرائیل کو اعلیٰ اقتدار نصیب ہوگا اور جو لوگ اس سے پہلے وہاں کے حکمراں ہوں گے انہیں ذلیل وخوار ہوکر وہاں سے نکلنا پڑے گا۔

چونکہ بنی اسرائیل نے مصر میں سالہا سال تک ذلت وخواری کے دن گزارے تھے اور فرعون کے ماتحت ہوکر انہیں غلامی اور بے اختیاری کے دن رات گزارنے پڑے تھے اور جس کی وجہ سے ان کی مردانگی اور شجاعت بالکل ختم ہوکر رہ گئی تھی، وہ حد سے زیادہ بزدل ہوگئے تھے اور ان میں کسی بھی قوم کا مقابلہ کرنے کی حس ہی ختم ہوگئی تھی، جب وہ فلسطین کی طرف بڑھ رہے تھے تو حد سے زیادہ خوف زدہ تھے اور انہیں ایسا محسوس ہورہا تھا کہ جیسے موت ان کے سروں پر منڈلا رہی ہے، لیکن حضرت موسیٰ کا حکم تھا کہ اپنے قدم فلسطین کی طرف بڑھاؤ اور اگر ضرورت پڑے تو وہاں کے حکمرانوں کے ساتھ مقابلہ بھی کرو۔ اسی دوران حضرت موسیٰ کے سراغ رساں فلسطین سے واپس آئے اور انہوں نے وہاں کے باشندوں اور سپاہیوں کی ہمت اور طاقت کا ذکر کیا تو بنی اسرائیل کا خوف اور اضطراب انتہا کو پہنچ گیا اور وہ اپنے قدم فلسطین کی طرف بڑھاتے ہوئے ہچکچانے لگے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کی بزدلی اور بے چینی کو بھانپ لیا اور انہیں تاکید کی کہ کسی بھی حالت میں ہم سب کو فلسطینیوں تک پہنچنا ہے اور مردانہ وار وہاں کے حکمرانوں کا مقابلہ کرنا ہے۔ بنی اسرائیل نے جواب دیا کہ ہم اپنی جان کو ہلاکت میں نہیں ڈال سکتے۔ اے موسیٰ تم اور تمہارا خدا ان لوگوں کے خلاف جنگ کرو ہم تو یہاں بیٹھیں گے اور تمہارے جنگ جیتنے کا انتظار کریں گے، جب فلسطین کا حکمراں اس سرزمین کو خالی کردیں گے تو ہم وہاں پہنچ جائیں گے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی ضد اور ہٹ دھرمی کے سامنے بے بس ہوگئے اور انہوں نے خداوند تعالیٰ سے عرض کیا کہ اے پروردگار، میری قوم پر بزدلی اور پس ہمتی مسلط ہوچکی ہے اس وقت میں صرف اپنی ذات پر اور اپنے بھائی ہارون پر اختیار رکھتا ہوں، اب تو ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان کوئی فیصلہ فرمادے۔

تب خداوند تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی اور کہا کہ فلسطین کی سرزمین ان لوگوں پر حرام کردی گئی ہے اب یہ چالیس سال تک صحراؤں اور بیابانوں میں بھٹکتے رہیں گے۔

مؤرخین کا کہنا ہے کہ حق تعالیٰ نے چالیس سال کی مدت اس لئے طے کی تھی کہ بنی اسرائیل نے ذلت وخواری کے ماحول میں پرورش پائی تھی اور ان سے اس بات کی امید نہیں تھی کہ ان میں کسی طرح حوصلہ پیدا ہوسکے گا، بس اب اس بات کی ضرورت تھی کہ ان کی آنے والی نسلوں میں جواں مرد اور بہادر قسم کے لوگ پیدا ہوں اور آگے بڑھ کر اس سرزمین پر قبضہ کرلیں جس کا وعدہ ان کے پروردگار نے کیا تھا، چنانچہ بنی اسرائیل جنگلوں میں خانہ بدوشوں کی طرح بھٹکتے رہے، آج یہاں تو کل وہاں، دن کہیں رات کہیں گزر کر بے سروسامان کی حالت میں، پس اپنی زندگی کے دن پورے کرتے رہے۔ موسیٰ علیہ السلام کی نافرمانی کرکے انہیں راحت اور استحکام نصیب نہ ہوسکا۔

اسی دوران ایک واقعہ پیش آیا۔ بنی اسرائیل میں ایک بوڑھا شخص تھا جو نہایت دولت مند بھی تھا، اس کا ایک ہی بیٹا تھا جو اس کا تنہا وارث تھا، جب وہ فوت ہوا تو اس کا تمام ترکہ اس کے بیٹے کی طرف منتقل ہوگیا، اس صورت حال کو دیکھ کر اس کے چچازاد بھائی اس سے حسد کرنے لگے اور اپنی غربت اور تنگ دامانی کا خیال کرکے دل ہی دل میں اس جلنے اور کڑھنے لگے اور پھر انہوں نے اس کی بے پناہ دولت پر قبضہ کرنے کی ٹھانی اور ایک رات اس کو اپنے گھر کھانے پر مدعو کرلیا، وہ جب ان کے گھر کھانا کھانے آیا تو انہوں نے اس کو مار ڈالا اور اس کی لاش کو ایک سنسان

جگہ پھینک دی۔

اگلے دن انہوں نے اپنے گریبان پھاڑ ڈالے اور اپنے سروں پر خاک ڈالی اور اس محلے کے چند آدمیوں کو جو قطعاً بے قصور تھے، اپنے چچازاد بھائی کے قتل میں گرفتار کرلیا اور ان کو سزا دینے کی ٹھانی تا کہ کسی کو یہ شبہ نہ ہو کہ چچازاد بھائی کا قتل انہوں نے خود کیا ہے اس کی دولت ہڑپنے کے لئے اب ان بے گناہوں اور بے قصوروں کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے رجوع کریں اور ان سے اپنی بے گناہی کی فریاد کریں، چنانچہ ان کے خاندان والے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں پہنچے اور ان سے عرض کیا کہ وہ اس پوری صورت حال کا جائزہ لیں اور فریقین کے درمیان کوئی ایسا فیصلہ فرمائیں جس سے بے قصور لوگوں کی جان بچ جائے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس معاملے کو سمجھنے کے لئے اللہ سے دعا کی اور پھر ان لوگوں سے کہا کہ خدا تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ تم ایک گائے ذبح کرو اور اس کے جسم کا ایک خاص حصہ مقتول کے جسم پر رکھو تب وہ زندہ ہو جائے گا اور اپنے قاتل کے بارے میں وہ خود ہی سب کچھ بتادے گا۔

وہ بنی اسرائیل جن کی فطرت میں انکار، نافرمانی اور بہانہ جوئی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی بولے۔ اے موسیٰ کیا تم ہم سے مذاق کر رہے ہو؟

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ کہ میں اس طرح کے مذاق سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، جو مذاق انسان کو جاہلوں کی صف میں لے جا کر کھڑا کر دیتا ہے۔

مؤرخین نے لکھا ہے کہ اگر بنی اسرائیل بے چون وچرا اسی وقت گائے ذبح کردیتے تو انہیں کوئی پریشانی نہ اٹھانی پڑتی اور بہت آسانی سے قاتل کا پتہ چل جاتا، لیکن وہ اپنی فطری نافرمانیوں کی وجہ سے گائے کی شناخت کرنے میں مختلف قسم کی اڑیں لگاتے رہی اور خواہ مخواہ وقت کو ٹالتے رہے، پھر خدا نے بھی بذریعہ وحی ان پر سخت قسم کی شرطیں عائد کیں، جن کو پورا کرنے میں انہیں زحمت برداشت کرنی پڑیں۔

بنی اسرائیل نے کہا۔ اے موسیٰ خدا سے پوچھو کہ ہمیں کس طرح کی گائے ذبح کرنی چاہئے؟

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا، خداوند تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایسی گائے ذبح کرو جو نہ بہت زیادہ بوڑھی ہو نہ بالکل جوان، بلکہ وہ درمیانی قسم کی ہو۔

بنی اسرائیل نے کہا اے موسیٰ دریافت کرو اس گائے کا رنگ کیا ہونا چاہئے؟

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خدا سے پوچھ کر جواب دیا کہ اس کا رنگ زرد اور کھلتا ہوا ہو، جسے دیکھ کر انسان اپنے دل میں خوشی محسوس کرے۔

بنی اسرائیل کہنے لگے اے موسیٰ خدا سے دعا کرو کہ وہ اس گائے کے بارے میں مزید وضاحت کردے، کیوں کہ ہم تو اس گائے کے بارے میں شبہ میں پڑ گئے ہیں اور ہمیں اس گائے کے بارے میں شرح صدر نہیں ہو رہا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ گائے ایسی ہو کہ جو زمین میں ہل چلانے یا کنوئیں سے پانی کھینچنے کے لئے نہ پالی گئی ہو، وہ میدانی قسم کے عیبوں سے پاک ہو اور اس کا رنگ زرد ہو۔

اس کے بعد بنی اسرائیل بولے۔ اب تم نے ہمیں پوری بات بتادی ہے ہم ایسی گائے تلاش کرلیں گے، کچھ دنوں تک وہ ایسی گائے کی جستجو میں سرگرداں رہے اور بالآخر ایک دن وہ اس طرح کی گائے کی کھوج کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ اس گائے میں مذکورہ تمام خصوصیات موجود تھیں، انہوں نے اس گائے کو بھاری قیمت دے کر خرید لیا۔

اس کے بعد وہ گائے ذبح کی گئی اور اس کے جسم سے اس حصے کو جس کی وضاحت وحی میں کی گئی تھی مقتول کے جسم سے بچ کیا گیا اور اسی وقت یہ معجزہ ظاہر ہوا کہ مقتول نے خود قاتل کا نام اور پتہ بتادیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سرخروئی حاصل ہوئی اور ایک بار پھر ان کا رعب اور دبدبہ بنی اسرائیل پر قائم ہوگیا اور پوری قوم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے سر جھکانے پر مجبور ہوگئی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قرابت داری میں ایک شخص "قارون" نام کا تھا، یہ شخص شروع شروع میں کافی پرہیزگار تھا اور حلال وحرام کی بھی تمیز رکھتا تھا، لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کے اندر دولت پرستی کے جراثیم پیدا ہوگئے اور یہ دولت اور سرمائے کو ہی سب کچھ سمجھنے لگا، پھر اس کا حال یہ ہوگیا کہ یہ دولت کے پیچھے دوڑ لگانے لگا، دولت پرستی کی وجہ سے اس نے کسی سے کیمیا بنانے کا ہنر سیکھ لیا اور حسن اتفاق سے یہ کیمیا بنانے میں کامیاب ہوگیا، اس کے بعد اس نے سونا بنا بنا کر دولت کے ڈھیر اکٹھے

کر لئے، یہاں تک کہ اس کے خزانوں کی کنجیاں اتنی ہوگئیں کہ ان کو اٹھانے کے لئے اس کو طاقت ور پہلوانوں کی مدد حاصل کرنی پڑتی تھی۔

دولت کی فراوانی نے قارون کو انتہائی مغرور، متکبر اور سرکش بنادیا تھا، پھر دولت مند ہونے کی وجہ سے راندۂ درگاہ ہوکر رہ گیا، وہ صاحب ایمان لوگوں کو حقارت کی نظروں سے دیکھنے لگا اور اس کی نظروں میں موسیٰ کے تمام رفقاء جو غریب تھے معتوب اور بے حیثیت ہوکر رہ گئے، دولت پرستی نے اس کی پرہیزگاری اور اس کی شرافت کو آخری حد تک ختم کردیا اور وہ نہ صرف موسیٰ کی نظروں سے بلکہ اللہ تعالیٰ کی نظروں سے گر گیا۔ بہت سے ناعاقبت اندازلوگ جب قارون کو اور اس کی ظاہری شان وشوکت کو دیکھتے تھے تو یہ کہتے تھے کہ کاش ہمارے پاس بھی اتنی دولت ہوتی، کاش ہمارے خزانوں کی کنجیاں بھی اونٹوں پر لدا کرتیں، لیکن دور اندیش لوگوں کا خیال یہی تھا کہ قارون کی ظاہری شان وشوکت سے متأثر نہ ہو، قارون کے پاس پہلے تقوے اور پرہیزگاری کی دولت تھی اور اس دولت سے اب قارون بالکل ہی محروم ہوچکا ہے، اللہ کے نیک بندوں کی نظروں میں اب اس کی حیثیت دوکوڑی کی بھی نہیں ہے۔

بنی اسرائیل کے کچھ روشن ضمیر لوگ جب قارون کی اکڑ اور اس کے تکبر کو دیکھتے تو اس سے کہا کرتے تھے کہ اے قارون تم دنیا کے مال اور سیم وزر کے ڈھیروں پر مت اتراؤ، خدا ایسے لوگوں کو اپنا دوست نہیں بناتا جن کے پاس دولت تو ہو لیکن ایمان اور پرہیزگاری نہ ہو، تمہیں جو مال اور دولت اللہ نے عطا کی ہے اس دولت کو عارضی سمجھو اور اس دولت کو اللہ کے بندوں پر خرچ کرکے مرنے کے بعد والی راحتوں کو دائمی طور پر حاصل کرلو، اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔ اس طرح کی نصیحتیں سن کر قارون یہ جواب دیتا تھا، میں علم کیمیا سے واقف ہوں اور اس علم کی بہ دولت میں ہمیشہ دولت مند رہوں گا کیوں کہ میں سونا بنانے کے فن سے واقف ہوں، اس لئے میری دولت کبھی ختم نہیں ہوسکتی۔

وہ بے وقوف اس حقیقت سے آگاہ نہیں تھا کہ بڑے بڑے دولت مند اللہ کے عذاب کا شکار ہوکر رہ گئے ہیں، موت جب آتی ہے یا اللہ کا عذاب جب آتا ہے تو نہ غریب بچتا ہے نہ امیر بچتا ہے، بلکہ بڑی بڑی فلک بوس عمارتیں بھی پل بھر میں عذاب کی زد میں آجاتی ہیں اور طوفان غضب پہاڑوں کی بھی بنیادیں ہلا کر رکھ دیتا ہے۔

بہرکیف، کسی کی نصیحت قارون پر اثر انداز نہ ہوسکی اور اس کی سرکشی اس کی دولت کے ساتھ ساتھ بڑھتی رہی اور دن بہ دن اس کی انسانیت اپنی موت مرتی رہی اور پھر اس کی خباثتیں اتنی زیادہ ہوگئیں اور وہ بے حیائی اور بدبختی کی انتہاؤں پر پہنچ گیا۔

ایک دن حضرت موسیٰ اس کے مخصوص خیمے میں داخل ہوئے تو اس نے ان کو بھی حقارت اور تمسخر کی نظروں سے دیکھا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بڑی مہربانی اور نہایت نرم لہجے میں پوچھا کہ تم بنی اسرائیل کے اجتماع میں کیوں شریک نہیں ہوئے جو خدا کی بارگاہ میں استغفار اور توبہ کے لئے کیا گیا تھا اور اس اجتماع میں تمہارے سوا پوری قوم نے شرکت کی تھی۔

قارون نے اس سوال کا جواب ذلت اور تحقیر کے ساتھ دیا، اس کے بعد لہجے سے نفرت کی سڑیند آرہی تھی۔ موسیٰ علیہ السلام سمجھ گئے بے پناہ دولت کی وجہ سے قارون کا دماغ خراب ہوچکا ہے اور اس کے اندر انسانیت ختم ہوکر فرعونیت پیدا ہوچکی ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس کے لب ولہجے سے بہت تکلیف پہنچی، وہ اس کے خیمے سے باہر آکر ایک طرف بیٹھ گئے۔

قارون نے اپنے چچوں کو حکم دیا کہ وہ موسیٰ علیہ السلام کے کپڑوں پر گندگی ڈال دے اور ان کو رسوا کرے تاکہ آئندہ وہ اس خیمے میں آنے کی جرأت نہ کرسکیں، اس کے چچوں نے یہ نازیبا حرکت بھی کردی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے مزید غم اور افسردگی کا باعث بنی اور اس بار تو ان کی آنکھیں بھی نم ہوگئیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آسمان کی طرف دیکھ کر فرمایا اور اللہ سے قارون کے خلاف ایک طرح کا خاموش احتجاج کیا، اللہ کی رحمت جوش میں آگئی اور اللہ نے قارون کے خزانوں کو زمین میں دھنسادیا اور اس کے ذہن سے وہ علم بھی نکل گیا جس کے ذریعہ وہ کیمیا بنانے میں کامیاب ہوجاتا تھا، جب اللہ کا عذاب آتا ہے تو صرف ظاہری دولتیں ہی ختم نہیں ہوجاتیں بلکہ باطنی دولتوں سے بھی انسان محروم ہوجاتا ہے اور علم بھی اور صلاحیتیں بھی سلب ہوکر رہ جاتی ہیں۔

قارون کا یہ براحشر دیکھ کر صاحب ایمان لوگوں نے خدا کا شکر ادا کیا کہ ہم نے قارون کی اتباع نہیں کی، ورنہ ہم بھی اسی طرح عذاب خداوندی کا شکار ہوجاتے اور دنیا تو جاتی ہی ہے آخرت بھی برباد ہوکر رہ جاتی۔

تبلیغ کا دور ختم ہوگیا تھا اور جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اور

ہارون علیہ السلام کی ذمہ داریاں قریب الختم ہوگئیں تو تب یہ دونوں حضرات "کوہ ہود" پر پہنچ گئے، وہاں جا کر حضرت ہارون علیہ السلام کی وفات ہوگئی اور اسی جگہ ان کو مدفون کردیا گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب یہ اطلاع اپنی قوم کو دی اور قوم کے سرکش لوگوں نے یہ الزام لگایا کہ حضرت ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام ہی نے قتل کیا ہے، لیکن یہ الزام ابھی پوری طرح پھیل بھی نہیں پایا تھا اور حضرت موسیٰ نے ابھی کسی طرح کی عذر خواہی بھی نہیں کی تھی کہ خود رب العالمین نے بنی اسرائیل کی آنکھوں سے پردے ہٹادیئے اور وقتی طور پر ان کو غیب کی کچھ حقیقتوں کا ادراک ہوگیا اور انہیں یقین ہوگیا کہ ہارون علیہ السلام طبعی موت مرے ہیں، انہیں کسی نے قتل نہیں کیا ہے۔

کچھ عرصے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی اللہ کے حکم سے کوہ ہود کی چوٹی پر پہنچے اور وہاں جا کر انہوں نے فلسطین اور بیت المقدس پر نظر ڈالی اور اسی مقام پر ان کی روح قبض کرلی گئی، چنانچہ ان کی قبر بھی اسی علاقے میں بنادی گئی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد یوشع ابن نون جو حضرت یوسف علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے انہوں نے بنی اسرائیل کی قیادت سنبھال لی۔ ایک مدت تک وہ بنی اسرائیل کی رہنمائی کرتے رہے، لیکن بنی اسرائیل کو احکام خداوندی کی خلاف ورزی کرنے کی عادت سی پڑگئی تھی اور وہ برابر خدا کے احکامات کی خلاف ورزی کرتے رہے، پھر ان کی سرکشیاں بھی بڑھتی رہیں اور، بالآخر وہ بھی ایک دن اللہ کے عذاب میں گرفتار ہوگئے۔



تصوف و سلوک

از قلم: حضرت مولانا پیر ذوالفقار علی نقشبندی مدظلہ العالی

مشائخ نے اس سوال کے کئی جوابات دیے ہیں۔ ابراہیم بن مولد رقی نے اپنی کتاب میں اس کے ایک سو سے زائد جوابات جمع کیے ہیں۔ اختصاراً چند ایک نقل کیے جاتے ہیں۔

(۱) حضرت جنید بغدادیؒ کے استاد حضرت محمد بن علی القصابؒ سے پوچھا گیا کہ تصوف کیا ہے؟ فرمایا تصوف ان کریمانہ اخلاق کا نام ہے جو کسی کریم زمانہ میں کسی کریم شخص سے شریف لوگوں کے سامنے ظہور پذیر ہوں۔

(۲) حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا:
تصوف یہ ہے کہ تو مخلوق سے منہ موڑ لے، اللہ سے رشتہ جوڑ لے۔

(۳) حضرت رویمؒ نے فرمایا:
تصوف یہ ہے کہ تو اپنے نفس کو اللہ کے ساتھ اس طرح چھوڑ دے کہ وہ جو چاہے اس کے ساتھ کرے۔

(۴) حضرت سمنونؒ نے فرمایا:
تصوف یہ ہے کہ نہ تو کسی چیز کا مالک ہو، اور نہ کوئی چیز تمہاری مالک ہو۔

(۵) حضرت ابو محمد جریریؒ نے فرمایا:
تصوف نام ہے ہر قسم کے اچھے اخلاق کے اندر داخل ہونے کا اور ہر قسم کے کمینے اخلاق سے باہر نکل جانے کا۔

(۶) حضرت عمرو بن عثمان مکیؒ نے فرمایا:
تصوف یہ ہے کہ بندہ ہر لحہ ایسے عمل میں مشغول ہو جو اس لحہ کے لئے زیادہ مناسب ہو۔

(۷) حضرت محمد بن علی بن الحسین بن علیؓ بن ابی طالب نے فرمایا:
تصوف اچھے اخلاق کا دوسرا نام ہے جو اچھے اخلاق میں تجھ سے زیادہ ہے وہ تصوف میں زیادہ ہے۔

(۸) حضرت مرتعشؒ نے فرمایا:
تصوف اچھے اخلاق کا مجموعہ ہے۔

(۹) حضرت ابو علی قزوینیؒ نے فرمایا:
تصوف ایسے اخلاق کو کہتے ہیں کہ جن سے رب راضی ہو۔

(۱۰) حضرت ابوالحسن نوریؒ نے فرمایا:
تصوف علم و فن کا نام نہیں، مجموعہ اخلاق کا نام ہے۔

(۱۱) حضرت احمد خضرویہؒ نے فرمایا:
تصوف باطن کی گندگی اور کدورتوں سے پاکیزگی حاصل کرنے کا نام ہے۔

(۱۲) حضرت محمد بن احمد المکریؒ نے فرمایا:
تصوف اپنے احوال کو سچ پر قائم رکھنے کا نام ہے۔

(۱۳) حضرت ابو حفص نیشاپوریؒ نے فرمایا:
تصوف آداب ہی آداب ہے، ہر وقت کا ادب، ہر جگہ کا ادب، ہر حال کا ادب۔

(۱۴) حضرت معروف کرخیؒ نے فرمایا:
تصوف ہر چیز کی حقیقت جاننے اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے مایوس ہونے کا نام ہے۔

(۱۵) حضرت ابوالحسن شجہؒ نے فرمایا:
ایک وقت تھا کہ تصوف حقیقت تھی بے نام آج نام ہے بے حقیقت۔

(۱۶) حضرت ابوحمزہ بغدادیؒ نے فرمایا:
تصوف درگزر کو اختیار کرنا، اچھے کاموں کا حکم دینا اور جاہلوں سے اعراض کرنا ہے۔

(۱۷) حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند بخاریؒ نے فرمایا:
تصوف یہ ہے کہ اجمالی معاملہ تفصیلی ہو جائے اور استدلالی معاملہ کشفی ہو جائے۔

(۱۸) حضرت مجدد الف ثانیؒ نے فرمایا:

تصوف شریعت پر اخلاص سے عمل کرنے کا نام ہے۔

(۱۹) حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے فرمایا:

تصوف اپنے کو مٹا دینے کا نام ہے۔

(۲۰) حضرت شیخ الحدیث محمد زکریاؒ نے فرمایا:

تصوف کی ابتدا ہے۔ "انما الاعمال بالنیات" (بے شک اعمال کا دارومدار نیت پر ہے) اور تصوف کی انتہا۔ "ان تعبد الله کانك تراه" ہے (یہ کہ تو اللہ کی عبادت کر گویا کہ تو اس کو دیکھ رہا ہے)

(۲۱) حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ نے فرمایا:

تصوف یہ ہے کہ اللہ کو عبادت سے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطاعت سے اور مخلوق خدا کو خدمت سے راضی کرو۔

خلاصہ کلام: انسانی زندگی ایک ہیرا ہے جسے تراشنا انسان کا اپنا کام ہے۔ رب کائنات حضرت انسان کو کہیں "جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً" سے خطاب کیا، کہیں "وَلَقَدْ کَرَّمْنَا" کا تاج پہنایا اور کہیں "فَضَّلْنَا" کا ہار گلے میں ڈال کر عزت افزائی کی، انسان کو چاہئے کہ "اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ" کے میثاق کو پیش نظر رکھتے ہوئے "وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلاً" کے راستے پر چلے اور "اِلٰی رَبِّکَ مُنْتَھٰھَا" کی منزل پر پہنچ کر دم لے۔

کسی بھی گاڑی کو منزل پر پہنچنے کے لئے دو چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک تو سڑک ٹھیک ہو، دوسرا گاڑی میں پٹرول بھرا ہوا ہو، اگر سڑک ٹھیک نہ ہو تو بھی گاڑی نہیں چل سکتی، اگر پٹرول نہ ہو تو بھی گاڑی نہیں چل سکتی۔ دونوں چیزیں لازم وملزوم ہیں، پس انسان کی مثال گاڑی کی سی ہے۔ شریعت کی مثال راستے کی سی اور طریقت کی مثال پٹرول کی سی ہے۔ انسان اگر وصول الی اللہ کی منزل پر پہنچنا چاہے تو اسے شریعت کے راستے اور طریقت کے پٹرول کی ضرورت پڑے گی، لہٰذا جو لوگ شریعت وطریقت میں سے کسی ایک چیز کے بھی منکر ہیں وہ اپنی گاڑی کو راستے ہی میں رکا ہوا پائیں گے۔ کامیاب زندگی یہ ہے کہ انسان "فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰہِ" کے حکم پر لبیک کہتے ہوئے "تخلقوا باخلاق الله" کے مطابق اخلاق خداوندی سے متخلق اور اوصاف محمدیؐ سے متحلی ہو کر زندگی گزارے تا کہ "اَنَابُوْا اِلَی اللّٰہِ" کی جماعت میں شامل ہو کر "لَھُمُ الْبُشْرٰی" کی بشارت اور "وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ اَکْبَرُ" کی منزل پر پہنچے، اسی کا نام تصوف ہے۔

لفظ "صوفی" کی تحقیق

قرآن وحدیث میں مومنین کو مخاطب کرنے کے لئے کئی الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ مثلاً ذاکرین، صابرین، خاشعین، صادقین، قانتین، موقنین، مخلصین، محسنین، خائفین، وجلین، عابدین، متوکلین، متقین، مقربین، ابرار، فقراء، عباد، اولیاء۔

سلف صالحین ایک دوسرے کو مخاطب کرنے کے لئے ان میں سے مختلف الفاظ وقتاً فوقتاً استعمال کیا کرتے تھے، تاہم دو الفاظ (فقراء، عباد) نے زیادہ قبولیت پائی، دونوں کی ایک ایک مثال درج ذیل ہے۔

(۱) ایک موقع پر حضرت حسن بصریؒ نے ارشاد فرمایا:

"یامعشر الفقراء انکم تعرفون بالله وتکرمون الله فانظروا کیف تکونوا مع الله اذا خلوتم به۔"

(اے فقراء کی جماعت! بے شک تم اللہ کو پہچانتے ہو اور اللہ کی تعظیم کرتے ہو، پس دیکھو کہ جب تم خلوت میں ہو تو اللہ کے ساتھ کیسے ہو)

(۲) علامہ ابن الجوزیؒ نے سیرت عمرؓ بن الخطاب میں (صفحہ ۲۱۶) پر لکھا ہے۔ "قالت الشفاء" رأت فتیانا یقصدون فی المشی ویتکلمون رویدا قالت ماھو لاء قالوا نساك" (یعنی عباد)

(شفاءؓ بنت عبداللہ نے چند نوجوانوں کو دیکھا کہ ان کی رفتار اور گفتار میں آہستگی پائی جا رہی تھی، دریافت کیا یہ کون لوگ ہیں، بتایا گیا کہ یہ عباد ہیں)

فقراء ان لوگوں کو کہتے ہیں جن میں فقر ہو اور عباد ان لوگوں کو کہتے ہیں جو عبادت گزار ہوں، چونکہ یہ دونوں لفظ اپنے موصوف کی صفت کی طرف اشارہ کرتے تھے، لہٰذا سلف صالحین اپنی باطنی صفات ومقامات پر نام پکارے جانے میں ریاکاری سے ڈرتے تھے، طبیعت کا انشراح اور ادب کا تقاضا یہی تھا کہ عادات ظاہرہ پر نام پکارا جائے، ظاہراً ان حضرات میں قدر مشترک صوف کا لباس تھا جسے یہ سنت سمجھ کر پہنتے تھے، دو احادیث درج ذیل ہیں۔

(۱) شیخ ابوزرعہ طاہر بن محمد بن طاہر نے اپنے مشائخ کی اسناد کے حوالے سے حضرت انس بن مالکؓ کی حدیث بیان کی ہے۔

"کان النبی صلی الله علیه وسلم یلبس الصوف

ویرکب الحمار"

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اون کا لباس پہنتے اور گدھے کی سواری کرتے تھے)

(۲) حضرت علی ہجویریؒ نے کشف المحجوب میں ایک روایت نقل کی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا:

"علیکم بلبس الصوف تجدون حلاوۃ فی قلوبکم"

(تم اون کا لباس پہنو ایمان کی حلاوت اپنے دلوں میں پاؤ گے)

چونکہ صوف کا لباس (پشمینہ) پہننا انبیاء علیہم السلام کی عادت اور اولیاء و اصفیاء کا شعار تھا، لہٰذا انہیں ظاہری لباس کی طرف منسوب کردیا گیا، پس صوفی ایک مجمل اور عام نام ہوا جو ان کے تمام علوم، اعمال، اخلاق اور تمام شریف اور قابل ستائش احوال کی خبر دیتا ہے۔

حضرت ابونصر سراج طوسیؒ لکھتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خاص اصحاب کا قرآن مجید میں تذکرہ کیا تو انہیں ان کے ظاہری لباس کی طرف منسوب کیا۔"اِذْ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ" (جب حواریوں نے کہا) یہ لوگ سفید لباس پہنا کرتے تھے، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے انہیں اس کی طرف منسوب کردیا اور جن علوم و احوال سے یہ موسوم تھے، ان میں سے کسی نوع کی طرف منسوب نہیں کیا، میرے نزدیک صوفیہ کا بھی یہی معاملہ ہے۔"

(کتاب اللمع فی التصوف ص:۵۵)

مندرجہ بالا دلائل سے یہ بات ثابت ہوئی کہ صوفی کا لفظ صوف سے مشتق ہے، یہی قول اقویٰ ہے۔ شیخ ابوبکر ابراہیم بخاری القلا بازی نے اپنی کتاب "التعارف المذہب التصوف" میں لغوی تحقیق کے حوالے سے اس بات کو ثابت کیا ہے، جس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

(۱) بعض حضرات کہتے ہیں کہ صوفی کا لفظ "صفا" سے بنا ہے، وجہ یہ بیان کرتے ہوئے کہ صوفی کا مقصود صفائی باطن کا حاصل کرنا ہے، اگر ایسا ہوتا تو یہ لفظ "صفاوی" ہونا چاہئے تھا۔

(۲) بعض حضرات کہتے ہیں کہ صوفی کا لفظ "صف" سے بنا ہے، وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ یہ لوگ قیامت کے دن اگلی صفوں میں ہوں گے، اگر ایسا ہوتا تو یہ لفظ "صفی" ہونا چاہئے تھا۔

(۳) بعض حضرات کہتے ہیں کہ صوفی کا لفظ "صفہ" سے بنا ہے، وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ یہ لوگ اصحاب صفہ کی یادگار ہیں، اگر ایسا ہوتا تو یہ لفظ "صُفّی" ہونا چاہئے تھا۔

(۴) بعض حضرات کہتے ہیں کہ "صوفی" کا لفظ "صوف" سے بنا ہے، وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ یہ لوگ صوف کا لباس پہنتے تھے، اگر ایسا ہے تو یہ لفظ صوفی ہی ہونا چاہئے تھا، معلوم ہوا کہ صوفی کا لفظ مشتق "صوف" سے ہے، مقصود اس کا "صفا" ہے، نسبت اسے اصحاب "صفہ" سے ہے اور قیامت کے دن اس کا مقام "صف" اول ہوگا۔

صوفی کے لفظ کی نسبت صوف (پشمینہ) سے ہونے میں کئی حکمتیں بھی ہیں۔

(۱) پشمینہ نرم ہوتا ہے، پس صوفی وہ شخص ہے جو دل کو نرم بنانے کے لئے محنت کررہا ہو۔

(۲) پشمینہ سفید ہوتا ہے، پس صوفی وہ شخص ہے جو اپنے دل کو صوف کی طرح سفید کرنے کے لئے محنت کررہا ہو۔

(۳) پشمینہ کسی رنگ کو جلدی قبول نہیں کرتا، پس صوفی وہ شخص ہے جو "صِبْغَۃُ اللّٰہِ" اللہ کے رنگ میں ایسا رنگا جاچکا ہو کہ اب ماسوا کا رنگ اس پر اثر انداز نہیں ہوسکتا۔

صوفی کے عنوان سے متعلقہ چند مشہور سوالات کے جوابات قلم بند کئے جاتے ہیں۔

سوال نمبرا: صوفی کا لفظ جن الفاظ سے ماخوذ ہے، کیا ان کا ذکر قرآن وحدیث میں کہیں ملتا ہے؟

جواب: جی ہاں، صوفی کا لفظ جن الفاظ سے ماخوذ ہے ان کا تذکرہ قرآن وحدیث میں موجود ہے، تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) ایک قول کے مطابق صوفی کا لفظ صف سے ماخوذ ہے تو قرآن پاک میں ہے۔اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِہٖ صَفًّا کَاَنَّھُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ"

(بے شک اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پسند فرماتا ہے جو اللہ کے راستے میں صفیں باندھ کر جہاد کرتے ہیں، یوں لگتا ہے کہ وہ سیسہ پلائی ہوئی دیواریں)

(۲) دوسرے قول کے مطابق صوفی کا لفظ صفا سے ماخوذ ہے تو حدیث پاک میں ہے۔

"عن ابی جحیفۃؓ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متغیر اللون فقال ذھب صفو الدنیا وبقی کدرھا

الموت الیوم تحفة لکل مسلم" (رسالہ قشیریہ)

(حضرت ابوجحیفہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام ہم پر نکلے آپ کا رنگ متغیر تھا، آپؐ نے فرمایا کہ دنیا کی صفائی چلی گئی اور میل کچیل رہ گئی، پس آج تو موت ہر مسلمان کے لئے تحفہ ہے)

(۳) تیسرے قول کے مطابق صوفی کا لفظ صفہ سے ماخوذ ہے تو حدیث پاک میں ہے۔

"عن ابن عباسؓ وقف رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلم علی اصحاب الصفة فرای فقرھم و جھدھم وطیب قلوبھم فقال ابشروا یا اصحاب الصفة فمن بقی من امتی علی النعت الذی انتم علیه راضیا بما فیه فانه من رفقائی فی الجنة" (کشف المحجوب)

(حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اصحابِ صفہ پر تشریف لائے، آپؐ نے ان کے فقر اور مشقت کو محسوس کیا تو فرمایا خوش ہو جاؤ اہل صفہ، پس جو شخص میری امت سے تمہاری روش پر رہنا پسند کرے گا وہ بہشت میں میرا ساتھی ہوگا)

(۴) چوتھے قول کے مطابق صوفی کا لفظ صوف سے ماخوذ ہے تو حدیث پاک ہے۔"کان النبی صلّی اللّٰہ علیہ وسلم یلبس الصوف ویرکب الحمار" (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صوف کا لباس پہنتے اور گدھے کی سواری کرتے تھے)

سوال نمبر ۲: لفظ صوفی کی کوئی اہمیت ہوتی تو قرآن وحدیث میں من وعن موجود ہوتا۔

جواب: کسی لفظ کا من وعن قرآن وحدیث میں موجود نہ ہونا اس بات کی دلیل نہیں کہ وہ لفظ غیر اہم یا غیر اسلامی ہے۔ مثال کے طور پر متکلمین کا لفظ قرآن وحدیث میں من وعن کہیں موجود نہیں تو کیا علم کلام غیر اسلامی ہوگیا۔ اس کے بغیر تو اسلامی عقائد بھی ثابت نہیں کئے جاسکتے۔ اسی طرح نحو کا لفظ قرآن وحدیث میں موجود نہیں تو کیا علم النحو فضول اور غیر اہم ہے اس کے بغیر تو قرآن وحدیث کو سمجھنا بھی ممکن نہیں۔

سوال نمبر ۳: صحابہ کرامؓ کے دور میں تو کسی کو صوفی نہیں کہا جاتا تھا۔

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہنے کی ایک خاص عظمت اور خصوصیت تھی، جسے یہ نعمت نصیب ہوگئی اس پر کوئی اور نام چسپاں کرنا گستاخی تھی، صحابہ کرامؓ تو نسبت اور صحبت کی وجہ سے زاہدوں، عابدوں، متوکلوں، صابروں، اطاعت گزاروں اور فقراء کے پیشوا ہیں، تمام احوال میں سے بہترین اور بزرگ ترین حال ان کو نصیب تھا۔ اب انہیں کسی اور فضیلت کی وجہ سے فضیلت دینا نا روا ہے۔

حدیث پاک میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم"

(بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے، پھر ان لوگوں کا زمانہ جو ان کے بعد آئیں گے، اسی طرح پھر ان لوگوں کا جو ان کے بعد آئیں گے)

پس ساری دنیا کی سعادتیں اور بھلائیاں مل کر بھی صحبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نعم البدل نہیں ہوسکتیں۔ امام شافعیؒ سے پوچھا گیا کہ سیدنا امیر معاویہؓ افضل ہیں یا حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ؟ تو امام شافعیؒ نے جواب دیا کہ سیدنا امیر معاویہؓ جب نبی علیہ السلام کی معیت میں جہاد پر نکلے تو ان کے گھوڑے کی ناک میں جو مٹی گئی وہ مٹی بھی عمر بن عبدالعزیزؒ سے افضل ہے، اس لئے علماء کرام نے لکھا ہے کہ ساری دنیا کے اتقیاء، اصفیاء اور اولیاء مل کر بھی کسی ادنیٰ صحابیؓ کے درجے کو نہیں پہنچ سکتے۔

پس جن لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی وہ خوش نصیب حضرات صحابی کہلائے، جنہوں نے صحابہؓ کی صحبت پائی وہ تابعین کہلائے اور جنہوں نے تابعین کی صحبت پائی وہ تبع تابعین کہلائے، یہ تینوں نسبتیں مندرجہ بالا فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی بنا پر خیر کی غمازی کرتی تھیں، لہٰذا ہر شخص اس نسبت کے ساتھ پکارا جانا اپنی سعادت سمجھتا تھا، پس صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کے بعد امت کے مشائخ صوفیاء کے نام سے مشہور ہوئے۔ حضرت امام قشیریؒ کی تحقیق کے مطابق یہ لفظ دوسری صدی ہجری سے پہلے زبان زد عام تھا۔

سوال نمبر ۴: صوفی کا لفظ سب سے پہلے کب استعمال ہوا؟ سنا ہے کہ یہ اہل بغداد کی ایجاد ہے؟

جواب: حضرت ابونصر سراج طوسیؒ نے تاریخ مکہ کے حوالے سے محمد بن اسحاق بن یسارؒ اور دیگر لوگوں کی روایت سے یہ واقعہ بیان کیا ہے کہ "اسلام سے پہلے ایک بار مکہ خالی ہوگیا تھا، یہاں تک کہ بیت اللہ کا طواف کرنے والا کوئی نہ تھا، دور دراز سے ایک صوفی آتا اور بیت اللہ کا طواف کر کے واپس چلا جاتا۔"

تاریخ کے اس حوالے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ نام اہل عرب کو اسلام سے پہلے بھی معلوم تھا، صاحب فضیلت اور صالح لوگ اسی نام سے موصوف ہوتے تھے۔ (واللہ اعلم)

حضرت حسن بصریؒ جنہوں نے اٹھارہ بدری صحابہؓ کی صحبت کا شرف حاصل کیا اور سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے باطنی فیضان پایا۔ ان کے وقت میں صوفی کے لفظ کا مستعمل ہونا تو یقینی امر ہے۔ حضرت ابونصر سراج طوسیؒ فرماتے ہیں۔

''لوگوں کا یہ کہنا کہ یہ نام بغدادیوں نے گھڑ لیا ہے غلط ہے۔ چونکہ یہ نام تو حسن بصریؒ کے عہد میں بھی مستعمل تھا۔ حضرت حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ میں نے طواف کے دوران ایک صوفی کو دیکھا اور اسے کچھ دیا۔ اس نے نہیں لیا اور کہنے لگا، میرے پاس چار دانق پڑے ہیں اور کافی ہیں۔'' (کتاب اللمع فی التصوف، ص: ۶۵)

معلوم ہوا کہ صوفی کا لفظ تابعین کے دور میں احیاناً استعمال ہوتا تھا تبع تابعین کے دور میں نسبتاً زیادہ استعمال ہونے لگا اور ان کے بعد دوسری صدی ہجری سے پہلے زبان زد عام عام ہوگیا۔ امام سفیان ثوریؒ اپنے وقت کے ایک شیخ کو ابوہاشم صوفی کہا کرتے تھے۔ امام احمد بن حنبلؒ اپنے وقت کے ایک شیخ ابوحمزہ بغدادیؒ کو صوفی کہتے تھے۔

صوفی کون ہوتا ہے؟

☆ حضرت حسن بصریؒ کے شاگرد عبدالواحد بن زیدؒ سے پوچھا گیا صوفیاء کون ہوتے ہیں؟ فرمایا جو اپنی عقلوں کے ذریعے اپنے ارادوں پر قائم ہوتے ہیں اور اپنے دلوں سے اس پر ڈٹے رہتے ہیں اور اپنے شر سے بچنے کی خاطر اپنے آقا کو مضبوط پکڑے رہتے ہیں۔

☆ حضرت ذوالنون مصریؒ سے پوچھا گیا تو فرمایا:

''صوفی وہ ہے جسے جستجو تھکا نہ سکے اور محرومیت کی وجہ سے بے چین نہ ہو۔''

☆ حضرت ابومحمد رویمؒ سے پوچھا گیا تو فرمایا:

''جس کا کردار اس کی گفتار کے موافق ہو۔''

☆ کسی عارف نے اسی سوال کا جواب دیا:

صوفی آں باشد کہ صافی شود
از کدر پر شود از فکر
در قرب خدا منقطع شود از بشر
یکساں شود در چشم او خاک وزر

''صوفی وہ ہوتا ہے، جو میل سے صاف ہو، فکر سے پر ہو، خدا کے قریب میں مخلوق سے دور ہو اور اس کی نگاہ میں سونا اور مٹی برابر ہو۔''

☆ حضرت شبلیؒ نے فرمایا:

''صوفی وہ ہے جو مخلوق سے کٹے اور اللہ سے جڑے۔''

خلاصہ کلام: پس صوفی وہ ہوتا ہے جس کو جانوروں کی آواز، ہر ایک سوز وساز، چڑیوں کی چہک، پھولوں کی مہک، سبزے کی لہک، جواہرات کی دمک، سورج کی چمک، سماوسمک، درختوں کے رنگ، شیشہ وسنگ، پتھر کی سختی، خوشحالی وبدبختی، زمین کی نرمی، آتش کی گرمی، دریا کی روانی، کواکب آسمانی، پہاڑوں کے ابھار، بیابان ومرغزار، خزاں وبہار، غرض ہر چیز ایک نادیدہ ہستی کی یاد دلائے، اللہ اللہ اللہ۔

اطلاع نامہ بابت ماہنامہ ''طلسماتی دنیا''

مطابق فارم ایکٹ نمبر: ۴

نام	ماہنامہ طلسماتی دنیا
مقام اشاعت	ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند
وقفۂ اشاعت	ماہانہ
پرنٹر	زینب ناہید عثمانی
پبلشر	زینب ناہید عثمانی
ایڈیٹر	حسن الہاشمی
پروپرائٹر	حسن احمد صدیقی

میں حسن احمد صدیقی بہ ہوش وحواس اس بات کا اعلان کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا تفصیل میرے علم ویقین کے مطابق بالکل درست ہیں۔ دستخط

(حسن احمد صدیقی)

بہ سلسلۂ علم الاعداد

آپ کا مفرد عدد کیا کہتا ہے؟

قسط: ۳

اپنے مکمل نام، عرفیت اور تخلص وغیرہ جو بھی آپ اپنے نام کے ساتھ لگاتے ہوں، سب کے اعداد نکال کر پھر مفرد عدد برآمد کریں، اس کے بعد اعداد کی تفصیل دیکھیں، مثلاً کسی کا نام محمد ابرار عرف منے میاں ہے، کل اعداد ہوئے: ۶۹۷، مفرد عدد ۴، اسی طرح اپنے نام کے اعداد نکال کر اندازہ کیجئے کہ آپ کی اپنی خصوصیات کیا ہیں۔

عدد ۳ کا تعلق ستارہ مشتری سے ہے اور بعض ماہرین علم الاعداد کے نزدیک یہ عدد ستارہ مریخ سے منسوب ہے، جب کہ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اس سے متعلقہ برج قوس اور حوت ہے، جس کی حکمرانی ۲۱ر فروری سے ۲۱ر مارچ اور ۲۱ر نومبر سے ۲۰ر دسمبر تک ہوتی ہے۔ اس کا سعد دن منگل، جمعرات اور جمعہ ہیں۔ جن حضرات کا عدد ۳ ہوتا ہے ان کی زندگی میں نیلم اور سنہلا سنہرا انقلاب لا سکتے ہیں۔

۳ کا عدد جوش اور جولانیٔ طبع کی علامت ہے، جن لوگوں کا عدد ۳ ہوتا ہے وہ کلی طور پر آزاد رہنا پسند کرتے ہیں، کسی کی پابندی اور ماتحتی انہیں گوارہ نہیں ہوتی، ان میں حکومت کرنے کا شوق ہوتا ہے، اس لئے اکثر و بیشتر اس عدد کے لوگ اقتدار حاصل کرنے کے لئے تگ ودو کرتے رہتے ہیں یا ایسا کام کرنا چاہتے ہیں جن میں ان کی بالادستی قائم رہے اور دوسرے لوگ ان کے ماتحت رہیں۔ ۳ عدد کے لوگ قدرتی طور پر اچھے نصیب والے ہوتے ہیں، کامیابیاں ان کے قدم چومتی ہیں۔ ۳ عدد کے لوگ ضابطوں کی پابندی کرنے میں خوشی محسوس کرتے ہیں اور ان کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ دوسرے لوگ بھی ضابطوں کی پابندی کریں اور بے راہ روی کا شکار نہ ہوں، چنانچہ اگر ۳ عدد کا کوئی بھی شخص کسی جگہ کا ناظم یا افسر بن جائے تو وہ وہاں کے نظام کو درست رکھنے کے لئے ضابطوں اور قوانین کی مکمل پاسداری کرے گا، خود بھی قوانین کا پابند رہے گا اور اپنے ماتحت لوگوں کو بھی قوانین کی پابندی کرنے کی تاکید کرے گا، اسی لئے اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ ناظم اور حاکم کی حیثیت سے ۳ عدد کے لوگ لاجواب ثابت ہوتے ہیں اور انتظام اور انصرام کو بہترین انداز میں چلاتے ہیں اور مقبولیت عامہ حاصل کرنے میں پوری طرح کامیاب ہوجاتے ہیں۔ ۳ عدد کے لوگ کسی حد تک عاشق مزاج بھی ہوتے ہیں، حسن پسند ہوتے ہیں اور سیر وتفریح اور گانے بجانے سے انہیں خاصی دلچسپی ہوتی ہے، یہ لوگ غیرت مند اور خوددار بھی ہوتے ہیں اور ضدی بھی ہوتے ہیں، اگر یہ کسی ضد پر اڑ جائیں تو انہیں ٹس سے مس کرنا آسان نہیں ہوتا۔ ۳ عدد کے لوگ ہر جگہ خود کو نمایاں کرنے کی کوشش کرتے ہیں، ان کی آواز ہر مجلس اور ہر محفل میں سب سے زیادہ سنی جاتی ہے، دراصل یہ چاہتے ہیں کہ سامعین اور ناظرین ان کی طرف متوجہ ہوں اور ان کی موجودگی کو محسوس کریں اس لئے درمیان گفتگو بہ آواز بلند بول کر یہ سب کو اپنے موجودگی کا احساس دلاتے رہتے ہیں۔ ۳ عدد کے لوگ کاروبار میں بہت ہوشیار ہوتے ہیں، یہ اپنی خاص حکمت عملی کی وجہ سے اکثر بہتر نفع حاصل کرنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں، یہ دوسرے لوگوں کے پیسے سے بھی دولت کمانے کی صلاحیت رکھتے ہیں، انہیں کسی بھی طرح کا مالی نقصان پہنچانا آسان نہیں ہوتا، کیوں کہ پیسے اور نفع ونقصان کے معاملے میں یہ بہت چاق وچوبند رہتے ہیں۔ ۳ عدد کے لوگوں میں مبالغہ آمیزی کی بھی عادت ہوتی ہے، یہ کسی کی بھی تعریف یا تنقید میں حد سے آگے چلے جاتے ہیں اور کسی بھی معاملے میں کسی بھی طرح کی تشہیر سے ہرگز نہیں ہچکچاتے، اس لئے ان کی دوستی سے جہاں فائدہ پہنچتا ہے وہیں ان کی دشمنی سے لوگوں کو خاصا نقصان بھی برداشت کرنا پڑتا ہے۔ ۳ عدد کے لوگ موقع شناس بھی ہوتے ہیں اور مفاد پرست بھی، اگر انہیں یہ اندازہ ہوجائے کہ کسی شخص کی مخالفت ان کو نقصان پہنچا سکتی ہے، یہ اپنی عاجزی، انکساری، حسن اخلاق اور خوشامد کی وجہ سے کسی شخص کو اپنے قریب کرنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں، ان کی دوستی، ہمدردی اور کسی کے ساتھ حسن ملاپ صرف اپنا مطلب حاصل کرنے کے لئے ہوتا ہے اور اس طرح یہ دشمنوں کا وقتی طور پر دل جیتنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں۔ ۳ عدد کے لوگوں میں زندہ دلی ہوتی ہے، یہ خود بھی زندہ دل ہوتے ہیں اور زندہ دل لوگوں کو پسند کرتے ہیں۔ ۳ عدد کے لوگ فضول خرچ بھی ہوتے ہیں، یہ لوگ خوب پیسہ کماتے ہیں اور خوب اڑاتے ہیں، ان میں کسی حد تک منتقم مزاجی بھی ہوتی ہے، اگر یہ کسی کے مخالف ہوجائیں تو اس کو بدنام کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے، ان میں ایک طرح کا گھمنڈ اور احساس برتری بھی ہوتا ہے جس کی وجہ سے یہ جلدی سے کسی کے سامنے نہیں جھکتے اور وہاں بھی تنے کھڑے رہتے ہیں جہاں انہیں سر کو جھکا دینا چاہئے۔ بے جا غرور وتکبر کی وجہ سے یہ رسوا بھی ہوجاتے ہیں، لیکن یہ اپنی انانیت سے باز نہیں آتے۔ ۳ عدد کے لوگوں کو اپنے اہم کاموں کی شروعات منگل، جمعرات یا جمعہ کو کرنی چاہئے، کیوں کہ یہ دن ان کے لئے مبارک ہوتے ہیں، ان دنوں میں ان کے شروع ہونے والے کام کامیابی سے یقیناً ہمکنار ہوسکتے ہیں۔

ضروری اعلان

اعلامیہ نمبر-۳۱

مولانا حسن الہاشمی کے مندرجہ ذیل شاگردوں کی تفصیل موصول ہو چکی ہے۔ دیگر شاگردوں سے گذارش ہے کہ وہ جلد از جلد ایک پوسٹ کارڈ پر اپنی تفصیل روانہ کریں۔ ہاشمی روحانی مرکز، دیوبند ایک ڈائریکٹری شائع کرنے کا پروگرام بنا رہا ہے اس کے لئے ہر شاگرد کی تفصیل ہمیں موصول ہو جانی ضروری ہے۔ ڈائریکٹری میں ہر شاگرد کا مکمل پتہ اور فون نمبر بھی چھاپا جائے گا اس لئے اپنا مکمل پتہ، فون نمبر یا موبائل نمبر بھی ضرور لکھیں۔ اگرچہ ریکارڈ دفتر میں تمام شاگردوں کا موجود ہے لیکن دوبارہ ان کے پتے اور فون نمبر اس لئے منگا رہے ہیں تاکہ پتے اور فون نمبر میں اگر کوئی تبدیلی ہوگی تو واضح ہو جائے۔ جن شاگردوں کا نام ابھی تک اگر لسٹ میں نہیں چھپا ہے تو وہ فوراً ایک پوسٹ کارڈ روانہ کریں۔ ہاشمی روحانی مرکز سے جو ڈائریکٹری شائع ہوگی اس میں سب شاگردوں کے نام اور پتے ہونے ضروری ہیں۔ یہ ریکارڈ سب شاگردوں کو دائمی فائدہ پہنچائے گا۔ یہ ڈائریکٹری تمام شاگردوں کو بھی بھیجی جائے گی۔

شمار	نام	علاقہ	T. No.
844	احمد علی	دین کروہ، دایا ہری نگر، ضلع چمپارن، بہار	T/891/12
845	ذوالفقار احمد سلمانی	شاستری کالونی، گولی بار روڈ، سانتا کروز، ممبئی	T/892/12
846	عاشق الہی	ڈاگی واچا، تحصیل رفیع آباد، بارہمولہ، کشمیر	T/893/12
847	فاروق احمد شاہ	بھٹ کامپلیکس، مرکزی جامع مسجد ڈالی پورہ، پلوامہ، کشمیر	T/894/12
848	مشیر احمد	کوڑ نگر، آر ٹی نگر، پوسٹ بنگلور، کرناٹک	T/895/12
849	حافظ محمد عثمان	بیچک کی ڈھانی، بلاڑہ، جودھپور، راجستھان	T/896/12
850	عبدالمجید	کرودرسل ایڈوکیٹ کالونی، بھوپال ایم پی	T/897/12
851	محمد احمد عرف عبدالرشید	باورچی گلی، جامع مسجد، بیدر، کرناٹک	T/898/12
852	محمد عبداللہ	ٹولی چوکی، سمتا کالونی، حیدرآباد	T/899/12
853	سید محی الدین عرف محتشم	آئی آئی ایس ٹے پلی مقابل گراؤنڈ، حیدرآباد	T/900/12
854	محمد فخر الدین	ہرسور متعلقہ و ضلع گلبرگہ، کرناٹک	T/901/12
855	محمد عبدالسبحان عرف اقبال	عزیز مینشن، بی ایس مکمعہ بیگم پیٹ، حیدرآباد	T/902/12
856	رکن الدین جاگیردار	حلیم بی چال، تنکشلا نگر، کرلا ایسٹ، ممبئی	T/903/12
857	رضی احمد	علی شاہ سوسائٹی، نزد ہمالیہ بیکری، احمد آباد، گجرات	T/904/12
858	حیدر علی	خیروا، تھتنڈ ڈھاکہ، ضلع موتیہاری، چمپارن، بہار	T/905/12

شمار	نام	علاقہ	T. No.
859	محمد ابراہیم قاسمی	گولا ہلن، پوسٹ پولی ریلن، ضلع نیلور، اے پی	T/906/12
860	مختار احمد	الصبا اپارٹمنٹ، اے ونگ، کپاڑ بازار، ماہم، ممبئی	T/907/12
861	شیخ معین الدین	بی ونگ، بھارت کومپلیکس، ناچو لے روڈ، تھانہ، ایم ایس	T/908/12
862	شکیل اختر	مدرسہ تنی المسلمین، گاؤں نیا گرام، پوسٹ مدھوبنی	T/909/12
863	عنایت اللہ رحمانی	نوید کومپلکس، عائشہ مسجد، سکندر نگر، ضلع احمد نگر، ایم ایس	T/910/12
864	معروف اعظم ازہری	تالاب گنگی شکل ماڈل ہاؤس، لکھنؤ، یوپی	T/911/12
865	غازی الدین	محلہ بڈو گڑا، نلگونڈہ، اے پی	T/912/12
866	محمد ضیاء الدین	محلہ رحمت نگر، نلگونڈہ، اے پی	T/913/12
867	محمد خوشنود	ہنڈل کھیل، نزد بھرکی والی مسجد، شاہجہاں پور، یوپی	T/914/12
868	احمد اعظمی	مدرسہ احیاء العلوم، گوراچوکی، گونڈہ، یوپی	T/915/12
869	کے عبدالکریم خان	گاؤں یم سندرہ، بانگر پیٹ، ضلع کولار، کرناٹک	T/916/12
870	محمد ساجد	نزد مسجد حمزہ، کھانڈ فلسہ، جودھپور، راجستھان	T/917/12
871	غلام حشمت علی	ایم ایم کالونی، مسجد کلثوم، رام پورہ روڈ، میسور، کرناٹک	T/918/12
872	محمد یٰسین	بھیلوں کی ڈھانی، سابر، شیر گڑھ، جودھپور، راجستھان	T/919/12
873	محمد عثمان	گاؤں و ڈاکخانہ بھون، تحصیل شاملی، ضلع مظفر نگر، یوپی	T/920/12

جن شاگردوں کا ٹی نمبر ابھی تک جاری نہیں ہوا ہے وہ بھی اپنا نام و پتہ وغیرہ بھجوا دیں۔ انہیں ٹی نمبر بھیج دیا جائے گا۔

نام ________ والد ________ والدہ ________ ٹی نمبر ________

مکمل پتہ ________ فون / موبائل نمبر ________

شاگرد اپنا شناختی کارڈ (پہچان پتر) یا راشن کارڈ ضرور روانہ کریں، اس کے بغیر ڈائریکٹری میں اندراج ممکن نہیں ہے۔

(جن شاگردوں کی تفصیل موصول ہو جائے گی ان کے نام رسالے میں شائع کر دیئے جائیں گے تاکہ ان کو بھی اطمینان ہو جائے)

ہمارا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند، ضلع سہارنپور، یوپی، پن کوڈ نمبر 247554

اسلام الف سے ے تک

قسط نمبر:۱۹

تائے قرشت (ت)

مختار بدری

توکل

قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے۔ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيلًا۝
اور جو اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے تو وہ اس کے لئے کافی ہے۔
(۳:۳۳)

ایمان کا تقاضہ اور آخرت میں کامیابی کی کلید یہی ہے کہ آدمی اللہ پر توکل کرے، اللہ نے اس حیات دنیوی کے لئے جو قواعد و شواہد مرتب کئے ہیں ان کی پیروی کرے اور دنیا و آخرت کے ہر معاملے میں، ہر مرحلے میں اللہ پر توکل کرتا رہے۔ ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس بات کا متمنی ہے کہ سب انسانوں سے زیادہ طاقت ور ہو جائے اسے چاہئے کہ اللہ پر توکل کرے اور جو شخص سب سے بڑھ کر غنی ہونا چاہئے، اسے چاہئے کہ جو کچھ اللہ کے پاس ہے اس پر زیادہ بھروسہ کرے، بہ نسبت اس کے جو اس کے ہاتھ میں ہے اور جو شخص سب سے زیادہ معزز ہونا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ اللہ جل شانہ کا خوف کرے۔

توکل علی اللہ کے معنی یہ ہیں کہ بندہ کسی کام کے سلسلے میں اس کے اسباب ظاہری کو عمل میں لائے اور اس کے نتائج کو اللہ کی کارسازی پر اعتماد کر کے اس کے حوالے کر دے۔ ترمذی میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم اللہ پر توکل کرو جیسا کہ توکل کا حق ہے تو اللہ تمہیں اس طرح رزق دے، جس طرح پرندوں کو دیتا ہے، وہ صبح کو خالی پیٹ گھونسلوں سے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھرے واپس آتے ہیں۔''

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو دوسرے ہی دن اپنے کندھے پر کپڑے کا تھان رکھ کر بازار کی طرف نکل کھڑے ہوئے اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوعبیدہؓ نے پوچھا۔ ''اے صدیق، کدھر، تو جواب دیا۔'' اپنے بال بچوں کا فکر معاش کرنے بازار کو۔

''اس کا مطلب یہ ہوا کہ خود فکر ساز و سامان کرے اور اللہ تعالیٰ کی طاقت و رحمت کے بھروسہ پر توکل کرے۔

قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَا اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا هُوَ مَوْلٰنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ۝

کہہ دو کہ ہم کو کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی، بجز اس کے جو خدا نے ہمارے لئے لکھ دی وہی ہمارا کارساز ہے اور مومنوں کو خدا ہی کا بھروسہ رکھنا چاہئے۔(۵۱:۹)

تولائی: محبت رکھنے والے اہل تشیع جو تولائی اہل بیت کو جزو ایمان سمجھتے ہیں۔

تہجد

تہجد کے معنی ہیں، نیند توڑ کر اٹھنا۔ رات کے ایک حصہ میں سونے کے بعد پھر اٹھ کر جو نماز پڑھی جاتی ہے اسے تہجد کہتے ہیں۔ تہجد کی نماز فرض نہیں نفل ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے استفسار پر فرمایا کہ تم پر دن رات میں پانچ وقت کی نمازیں فرض ہیں، اس نے پوچھا کیا اس کے سوا بھی مجھ پر کوئی چیز لازم ہے تو فرمایا نہیں، الا یہ کہ تم اپنی خوشی سے کچھ پڑھو۔

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۝

اور بعض حصہ شب میں بیدار ہوا کرو (اور تہجد کی نماز پڑھا کرو)ہ (شب خیزی) تمہارے لئے (سبب) زیادت (ثواب اور نماز تہجد تم کو نفل) ہے۔ قریب ہے کہ خدا تم کو مقام محمود میں داخل کرے۔ (۱۷: ۷۹)

نماز عشاء کے بعد فجر صادق سے پہلے جو نوافل پڑھی جائیں وہ تہجد ہیں، کم سے کم اس کی دو رکعتیں ہیں اور زیادہ سے زیادہ آٹھ، امام

اعظمؒ کی تحقیق پر چار چار کر کے پڑھی جائیں تو افضل ہے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوہریرہؓ تم چاہتے ہو کہ حالت حیات و ممات میں، قبر میں اور قبر سے اٹھتے وقت، قیامت کے دن تم پر اللہ کی رحمت ہو تو رات میں اٹھ کر اپنے رب کو راضی کرنے کے لئے نماز پڑھو۔ اے ابوہریرہؓ اپنے گھر کے گوشوں میں نماز پڑھو تو تمہارے گھر کا نور آسمان پر پہنچے گا، جس طرح ستاروں کا نور زمین والوں کو محسوس ہوتا ہے۔

دولت تہجد کے حصول کے لئے چند شرائط کی پابندی ضروری ہے۔

(۱) کم کھانا، زیادہ کھانے سے پانی زیادہ پیا جائے گا، جس سے نیند غالب ہوگی اور رات کو جاگنا مشکل ہوگا (۲) دن میں سخت محنت نہ کریں، جس سے ماندگی اور کمزوری پیدا ہو جائے، اس سے بھی نیند کا غلبہ ہوگا (۳) دن میں قیلولہ ترک نہ کریں کیوں کہ رات کے قیام میں اس سے مدد ملے گی (۴) گناہوں سے اجتناب کریں کہ اس سے قلب میں قساوت پیدا ہوتی ہے۔

تہلیل: لا الٰہ الاّ اللہ کہنا۔

تہمت

کسی پر عیب لگانے کو تہمت کہتے ہیں، ہر مسلمان کو چاہئے کہ اپنے کسی بھی بھائی پر بدگمانی نہ کرے، اگر شیطان غالب آجائے تو کسی دلیل کے بغیر عیب لگانا درست نہیں ہے۔ عورتوں پر تہمت لگانے میں احتیاط کرنا ضروری ہے، شریعت اسلامیہ کی رو سے اگر اس کے لئے شہادتیں مہیا نہ کی جائیں تو اس کی پیٹھ پر حد جاری کی جائے گی، یعنی کوڑوں کی سزا دی جائے گی۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ بلال بن امیہ نے اپنی بیوی کو شریک بن سحماء کے ساتھ قذف کیا یعنی تہمت لگائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دلیل لاؤ، ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد جاری ہوگی، انہوں نے پوچھا یا رسول اللہؐ جب ہم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی پر کسی مرد کو دیکھے تو گواہ تلاش کرنے جائے، مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم برابر یہی فرماتے رہے کہ اس کے گواہ لاؤ، پھر انہوں نے لعان کی حدیث کا ذکر کیا، لعان وہ ہے کہ شوہر اپنی زوجہ پر زنا کا الزام لگائے اور گواہ نہ ہو تو دونوں قاضی کے حکم سے آپس میں لعنت کرتے ہیں اور بعد میں قاضی دونوں کو ہمیشہ کے لئے جدا کر دیتا ہے۔

تیمّم

اس کے معنی ہیں قصد کرنا نجاست حکمیہ سے پاک ہونے کی نیت سے ہاتھ اور منہ پر مخصوص طریقے سے پاک مٹی سے مسح کرنے کو تیمم کہتے ہیں۔ جب کہیں پانی نہ ہو یا ایسی حالت میں ہو کہ پانی نہ مل سکے تو پاک مٹی سے تیمم کر کے نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ غزوہ بنی المصطلق کے موقع پر ۵ھ میں تیمم کی اجازت دی گئی، تیمم اس شخص کے لئے ہے جو بیمار ہو، ایسی بیماری جو جس میں وضو اور غسل سے اس کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو (۲) جہاں چاروں طرف ایک ایک میل دور تک پانی کا پتہ نہ ہو (۳) اتنی شدید سردی ہو کہ نہانے سے مرجانے یا بیمار ہو جانے کا خوف ہو (۴) دشمن کا خوف ہو کہ اگر اس کی نظر پڑ گئی تو مار ڈالے گا یا مال چھین لے گا، یا کسی خوفناک موذی جانور کا یا پانی کے قریب جانے سے آبرو جانے کا خوف ہو (۵) جنگل میں پانی نکالنے کے لئے ڈول رسی مہیا نہ ہو (۶) پانی کے خرچ کر دینے سے خود یا دوسرے مسلمان یا اس کے جانوروں کے پیاسے رہ جانے کا اندیشہ ہو اور ایسی راہ ہو جہاں دور تک پانی کا نام و نشان نہ ہو (۷) پانی مہنگے داموں میں ملتا ہو اور پاس میں ضرورت سے زیادہ رقم نہ ہو (۸) پانی کی تلاش میں قافلہ سے چھوٹ جانے کا اندیشہ ہو (۹) وضو یا غسل میں تاخیر کی وجہ سے عید کی نماز میں شامل نہ ہونے کا گمان ہو (۱۰) نماز جنازہ کے فوت ہو جانے کا یعنی چاروں تکبیروں سے محروم ہونے کا خوف ہو، ان تمام صورتوں میں تیمم کرنا جائز ہے۔

تیمم کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ کر یہ نیت کرے کہ خدا کی خوشنودی کے لئے پاکی حاصل کر رہا ہوں، پھر دونوں ہاتھ ہتھیلی کی طرف مٹی پر مارے اور دونوں ہاتھ مٹی پر مارے اور دونوں ہاتھوں کو کہنی سمیت خود اچھی طرح ملے۔ پہلے داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ سے اور پھر بائیں ہاتھ سے منہ پر ہاتھ پھیرتے وقت داڑھی میں خلال کر لینا بھی سنت ہے۔ امام ابوحنیفہؒ، امام شافعیؒ اور امام مالکؒ اس طریقہ کو صحیح سمجھتے ہیں۔

تیمم کی سنتیں یہ ہیں۔

(۱) بسم اللہ کہنا (۲) دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارنا (۳) انگلیاں کھلی ہوئی رکھنا (۴) ہاتھوں کو جھاڑ لینا (۵) زمین پر ہاتھ مار کر الٹ دینا (۶) پہلے منہ پھر ہاتھ کا مسح کرنا (۷) دونوں کا مسح پے در پے ہونا (۸)

پہلے دایاں ہاتھ پھر بائیں ہاتھ کا مسح کرنا (۹) داڑھی کا خلال کرنا (۱۰) انگلیوں کا خلال کرنا، ہراس چیز سے جو زمین کی جنس سے ہو، تیمم ہوسکتا ہے۔ جو چیز آگ میں جل کر نہ راکھ ہوتی ہو نہ پگھلتی ہو، نہ نرم ہوتی ہو، وہ جنس زمین سے ہے۔ اس سے تیمم جائز ہے۔ ریتا، چونا، سرمہ، ہڑتال، گندھک، مردہ سنگ، گیرو، پتھر، کان سے نکلنے والا نمک، زمرد، عقیق وغیرہ جواہرات سے تیمم جائز ہے۔ جو چیز آگ میں جل کر راکھ ہوجائے جیسے لکڑی، گھانس وغیرہ یا پگھل جائے جیسے چاندی، سونا، تانبا، پیتل، لوہا وغیرہ، دھاتیں ان سے تیمم جائز نہیں۔

حضرت عائشہؓ نے حضرت اسماءؓ سے ایک ہار عاریتاً لیا تھا، وہ سفر میں کہیں گم ہوگیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تلاش میں کچھ لوگ بھیجے اور انہوں نے وہاں پانی نہ ملنے کی وجہ سے بغیر وضو کے نماز پڑھ لی اور واپسی پر اپنے بے وضو نماز پڑھنے کی بات بتائی، اس وقت تیمم کی آیت نازل ہوئی۔

وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰىٓ اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا۝

اور اگر بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی اپنی ضرورت پوری کر کے آیا ہو یا عورتوں سے مباشرت کی ہو اور اس حالت میں تم کو پانی نہ ملے تو وضو یا غسل کرو تو پھر پاک مٹی سے تیمم کرلیا کرو۔ (اس کا طریقہ یہ ہے کہ) اپنے ہاتھوں سے اپنے چہروں اور دونوں ہاتھوں کو مل لو، بلاشبہ اللہ بڑا انصاف کرنے والا اور رعایت کرنے والا ہے۔ (۴:۴۳)

اسد بن حضیر نے حضرت عائشہؓ سے کہا کہ خدا تم کو جزائے خیر دے، خدا کی قسم اس واقعہ سے اللہ جل شانہ نے نجات کا طریقہ نکال دیا اور اس واقعہ میں مسلمانوں کے لئے برکت مرحمت فرمائی۔ (مسلم)

تین

انجیر، قرآن مجید کی ایک سورت کا نام ہے۔ بیضاوی نے کہا کہ انجیر کے بڑے فوائد ہیں، ہاضمہ کے لئے اکسیر ہے، مثانہ کی پتھری کے لئے مفید ہے، جگر کی بیماریاں اس سے دور ہوتی ہیں اور بواسیر کے لئے بھی مجرب چیز ہے۔ خدائے تعالیٰ نے قرآن مجید میں انجیر اور زیتون کی قسم کھائی ہے۔ (والتین والزیتون) قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی!

ثانئ مثلہ

ثقلان: دو بھاری چیزیں، انسان اور جن کو ثقلان اس لئے کہا گیا ہے کہ اپنے وجود میں بھاری بھرکم ہیں، ان کی عقل اور مرتبہ بھی وزن دار ہیں اور ان پر تکلیف شرعیہ کا بوجھ بھی ڈالا گیا ہے۔ (بیضاوی)

ثمود

عرب بائدہ میں ایک قوم کا نام، یہ لوگ اس حصہ میں جو حجاز وشام کے درمیان وادی قریٰ تک پھیلا ہوا ہے اور جسے الحجر بھی کہتے ہیں، آباد تھے۔ اس قبیلے کے بانی تھے، ثمود بن عامر بن ارم بن سام بن نوح، یہ قوم بھی قوم عاد کی طرح فن تعمیر، سنگ تراشی ونقاشی میں بڑی مہارت رکھتی تھی، پہاڑوں کو تراش کر خوبصورت اور محفوظ مکانات یہ لوگ بناتے تھے۔ اس بت پرست قوم پر حضرت صالح علیہ السلام مبعوث کئے گئے، ان سرکش لوگوں نے ان سے معجزہ طلب کیا تو خدا نے پہاڑوں سے ایک عجیب اونٹنی نکالی، ان ظالموں نے اس اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں تو ہولناک زلزلہ کی صورت میں عذاب الٰہی نازل ہوا اور ساری قوم تباہ ہوگئی، ان کا ذکر قرآن مجید میں کئی مقامات پر آیا ہے۔

وَاٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ۝ وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ۝ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ۝ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ۝

اور (وادی) حجر کے رہنے والوں نے پیغمبروں کی تکذیب کی، ہم نے ان کو اپنی نشانیاں دیں اور وہ ان سے منہ پھیرتے ہیں اور وہ پہاڑوں کو تراش تراش کر گھر بناتے تھے (کہ) امن واطمینان سے رہیں گے تو چیخ نے ان کو صبح ہوتے ہوتے آ پکڑا اور جو کام وہ کرتے تھے وہ ان کے کچھ بھی نہ کام آئے۔ (۱۵:۸۰،۸۴)

ثواب

نتیجۂ عمل، اچھا بدلہ، نیک کام کی جزا، نیکی کا بدلہ جو آخرت میں ملے گا۔

وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَسَنَجْزِى الشّٰكِرِيْنَ۝

اور جو شخص دنیا میں (اپنے اعمال کا) بدلہ چاہے اس کو ہم یہیں بدلہ

دیں گے اور آخرت میں جو طالب ثواب ہو اس کو وہاں اجر عطا کریں گے اور ہم شکر گزاروں کو عنقریب صلہ دیں گے۔ (۳:۱۴۵)

ثَوَاباً مِنْ عِنْدِاللّٰہِ وَاللّٰہُ عِنْدَہٗ حُسْنَ الثَّوابِ۝

اور اللہ تعالیٰ کے پاس بہترین نیکی کا بدلہ ہے۔ (۳:۱۹۵)

ثنا

تعریف، مدح، ثنا میں سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ پڑھتے ہیں۔ کسی عربی شاعر نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کہا ہے:

لَا تمکن الثناء کما کان حقہٗ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کما حقہ کرنا کسی سے بھی ممکن نہیں، مختصر یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کے بعد سب سے زیادہ بزرگ آپ کی ذات بابرکت ہے۔

ثیاب

ھٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِی رَبِّھِمْ فَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَھُمْ ثِیَابٌ مِّنْ نَّارٍ یُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِھِمُ الْحَمِیْمُ۝

یہ دو (فریق) ایک دوسرے کے دشمن (اپنے) پروردگار (کے بارے) میں جھگڑتے ہیں تو جو کافر ہیں ان کے لئے آگ کے کپڑے قطع کئے جائیں گے (اور) ان کے سروں پر جلتا ہوا پانی ڈالا جائے گا۔ (۲۲:۱۹)

ثیبات: بیوہ عورتیں، واحد، ثیبہ۔

☆☆☆☆☆☆

حضرت مولانا **حسن الہاشمی** صاحب مدظلہ العالی کا فون بے حد مصروف رہتا ہے، آپ اپنے مسائل اس ای میل آئی ڈی پر ڈالیں۔

HRMARKAZ19@gmail.com

اس ماہ کی شخصیت

ادارہ

اس ماہ کی شخصیت

نام: محمد انعام الحق

نام والدہ: اکبری خاتون

تاریخ پیدائش: ۹ رجنوری ۱۹۸۰ء

تعلیمی قابلیت: مولویت

آپ کا نام ۱۳ حروف پر مشتمل ہے۔ ان میں ۲ حرف نقطے والے ہیں، باقی ۱۱ حروف بغیر نقطے کے ہیں، جو حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کا نام ۳ جزوں پر مشتمل ہے اور تینوں جزوں کی شروعات آتشی حرف سے ہوتی ہے، جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے مزاج میں غصہ ہوگا اور آپ بات بات پر مشتعل ہوجاتے ہوں گے۔ عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام کے حروف کی تفصیل یہ ہے۔

۶ حروف آتشی ہیں، ۵ حروف خاکی ہیں، ایک حرف بادی ہے اور ایک حرف آبی ہے، اس حساب سے آپ کے نام میں آتشی حروف کو غلبہ حاصل ہے۔ آپ کے نام کا مفرد عدد ۶ اور مرکب عدد ۱۵ ہے۔

جن لوگوں کا مفرد عدد ۶ ہوتا ہے وہ حسن اخلاق، حسن تہذیب اور حسن گفتگو سے مالا مال ہوتے ہیں، حسن سیرت اور حسن صورت کے اعتبار سے بھی وہ خوش قسمت ہوتے ہیں، ان میں ایک طرح کی کشش اور جاذبیت ہوتی ہے جو دوسروں کو ان کی طرف کھینچتی ہے۔ ۶ عدد کے لوگ بہت سی خوبیوں کے باوجود کسی قدر بزدل بھی ہوتے ہیں اور بزدلی کی وجہ سے یہ لوگ اکثر برے لوگوں سے بھی مفاہمت کرلیتے ہیں اور ان کے سامنے جھک جاتے ہیں، ہر کس و ناکس پر بھروسہ کرلینا ان کی فطرت ہوتی ہے، ان میں ایک خرابی یہ بھی ہوتی ہے کہ یہ لوگ اپنوں اور بیگانوں میں تمیز نہیں کرپاتے، خرچ کے معاملے میں بخل کی حد تک ان میں احتیاط ہوتی ہے، لیکن ۶ عدد کے لوگ دوسروں کا دل جیت لینے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور اپنے حسن کلام سے اپنے دشمنوں کو بھی متاثر کرلیتے ہیں۔

۶ عدد والے لوگوں کے بارے میں یہ بات مشہور عام ہے کہ یہ لوگ اپنی قوم کی بھلائی کے لئے بہت جدوجہد کرتے ہیں اور انہیں اپنی برادری اور خاندان سے بھی بہت لگاؤ ہوتا ہے، یہ لوگ تعمیر میں بھی دلچسپی لیتے ہیں اور تخریبی کاموں سے انہیں وحشت ہوتی ہے، ان میں عقل فکر اور سمجھ بوجھ کا مادہ بہت زیادہ ہوتا ہے، سیر و تفریح ان کی زندگی کا جزء ہوتی ہے۔ ۶ عدد والے بے شمار خوبیوں سے بہرہ ور ہونے کے ساتھ ساتھ کسی قدر خودغرض بھی ہوتے ہیں اور ان کی سوچ و فکر اپنے مفادات سے ادھر اُدھر نہیں ہوتی، یہ لوگ دوسروں کے کام آتے وقت بھی اپنے فائدے کو پیش نظر رکھتے ہیں، اگرچہ ان میں ایثار کا جذبہ بھی ہوتا ہے، یہ دوسروں کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی بھی دیدیتے ہیں لیکن اپنی خواہشات، اپنی ضروریات سے پیچھا چھڑالینا بھی ان کے لئے ممکن نہیں ہوتا۔

۶ عدد کے لوگوں میں مردم شناسی کی صفت نہیں ہوتی، اس لئے یہ اکثر فریب کھا جاتے ہیں اور ایسے لوگوں سے ناطہ قائم کرلیتے ہیں جو ان کے بدخواہ ہوتے ہیں اور ان کے قریب رہ کر وہ انہیں زیادہ نقصان پہنچانے میں کامیاب ہوجاتے ہیں۔

چونکہ آپ کا مفرد عدد ۶ ہے۔ اس لئے کم و بیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی، آپ کے اندر گفتگو کی اچھی صلاحیت ہوگی، لیکن اپنے مافی الضمیر کو کھل کر بیان نہیں کرپائیں گے، آپ رحم دل بھی ہیں اور خوش مزاج بھی، آپ محبت پر یقین رکھتے ہیں، نفرت اور عداوت سے آپ کوسوں دور رہتے ہیں، آپ کو جس سے نفرت ہوتی ہے، اس سے بھی نفرت کا اظہار نہیں کرپاتے، خواہ مخواہ کے اختلاف سے آپ کو وحشت ہوتی ہے اور دوستی اور محبت آپ کا مخصوص مشغلہ ہے۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۶ اور ۱۵ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے کام انجام دینے کی کوشش کریں، انشاء اللہ کامیابی کے امکانات روشن رہیں گے، آپ کا لکی عدد ۷ ہے۔ ۴ عدد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو بطور خاص راس آئیں گی، آپ کی دوستی ۳ اور ۹ عدد والے لوگوں سے بھی خوب جمے گی ۲، ۵ اور ۷ عدد والے لوگ آپ کے لئے عام سے لوگ ہوں گے، ان سے آپ کو نہ خاص فائدہ پہنچے گا نہ خاص نقصان، البتہ ایک اور ۸ عدد آپ کے دشمن عدد ہیں، ایک اور ۸ عدد کے لوگوں سے آپ کی کبھی نہیں

بنے گی اور ان اعداد کی چیزیں بھی آپ کو کبھی راس نہیں آئیں گی، ان اعداد کے لوگوں سے اور ان اعداد کی چیزوں سے اگر آپ احتیاط برتیں گے تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔

آپ کا مرکب عدد ۱۵ ہے، یہ عدد خوش نصیبی کی علامت ہے، لیکن یہ عدد بخل اور کنجوسی کی بھی نشانی ہے۔ ۱۵ عدد کے لوگ دوسروں پر اپنا پیسہ خرچ کرتے وقت ہچکچاتے ہیں، ان کی خواہش بالعموم یہ ہوتی ہے کہ دوسرے لوگ ان پر اپنا پیسہ خرچ کریں، آپ کو زندگی بھر ان اعداد سے پرہیز کرنا چاہئے۔ ۸، ۱۳، ۱۷، ۲۲، ۲۶ اور ۳۱۔ کیوں کہ ان اعداد سے آپ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ سکتا ہے۔

زندگی کی مشکلات پر قابو پانے کے لئے آپ کو ہمیشہ اپنے اسم اعظم کا ورد رکھنا چاہئے، آپ کا اسم اعظم "یا حکیم" ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد ۷۸ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۷، ۱۷، ۲۲، ۲۴، اور ۲۵ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔ آپ کا برج جدی اور ستارہ زحل ہے۔ زحل ایک کمزور ستارہ ہے جو اپنے حامل کو عمر بھر ہچکولے کھلاتا ہے۔

جو حضرات اس ستارے کی زد میں آجاتے ہیں یا وہ حد سے زیادہ خوش نصیب ہوتے ہیں یا پھر حد سے زیادہ بد نصیب۔ آپ کے لئے سنیچر مبارک دن ہے، جمعرات اور جمعہ بھی آپ کے لئے مبارک ثابت ہوں گے، آپ کے مبارک پتھر فیروزہ، ہیرا اور پنا ہیں، یہ پتھر اللہ کے حکم سے آپ کو راس آئیں گے اور ان کے استعمال سے آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب آئے گا۔

جون، ستمبر اور دسمبر کے مہینے میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھیں، ان مہینوں میں اگر کوئی معمولی بیماری بھی لاحق ہو تو اس سے غفلت نہ برتیں اور فوراً علاج کی طرف دھیان دیں، آپ کو عمر کے کسی بھی حصے میں گھٹنوں کا درد، جوڑوں کا درد، امراض کمر، امراض آنت، امراض گردہ اور اعضاء رئیسہ کی کمزوری کی شکایت ہوسکتی ہے۔ آپ کے نام میں ۵ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے کل اعداد ۱۱۵ ہیں، اگر ان میں اسم ذات کے اعداد بھی شامل کر لئے جائیں تو کل اعداد ۱۸۱ ہو جاتے ہیں، ان کا نقش مربع اس طرح بنے گا، اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں یا اپنے سیدھے بازو پر باندھیں، انشاء اللہ یہ نقش آپ کے لئے مفید ثابت ہوگا۔

۷۸۶

۴۵	۴۸	۵۱	۳۷
۵۰	۳۸	۴۴	۴۹
۳۹	۵۳	۴۶	۴۳
۴۷	۴۲	۴۰	۵۲

آپ کے مبارک حروف ج، خ اور گ ہیں، ان حروف سے شروع ہونے والی ہر چیز انشاء اللہ آپ کو راس آئے گی، آپ کا مفرد عدد یہ ثابت کرتا ہے کہ علم اور ادب سے بھی خاص لگاؤ ہے اور آپ ہر بات میں سلیقے اور قرینے کو بھی پیش نظر رکھتے ہیں۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں۔ محبت، موافقت، امید پرستی، قدرتی مناظر کی خواہش، علمی مسائل سے لگاؤ، تندرستی اور حسن کلام۔

آپ کی ذاتی خرابیاں یہ ہیں۔ بے اعتباری، خود غرضی، کنجوسی، قوت ارادی کی کمی، خامیاں اور خوبیاں سبھی انسانوں میں ہوتی ہیں، اس کالم کو پڑھنے کے بعد آپ کی کوشش یہ ہونی چاہئے کہ آپ اپنی خوبیوں کو اور نکھاریں اور اپنی خامیوں سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

		۹۹
		۸
۱۱		

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ادو بار آیا ہے، جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے اندر قوت گفتگو خاصی مقدار میں موجود ہے اور آپ اپنی سحر آفریں باتوں سے سامعین کے دل ودماغ پر چھا جاتے ہیں اور باتیں خوب بنالیتے ہیں۔

۲ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کے معاملات کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔

۳ کی غیر موجودگی احساس کمتری اور خواہ مخواہ کی ہچکچاہٹ کی طرف اشارہ کرتی ہے، آپ کو ان خامیوں سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہئے۔

۴، ۵ اور ۶ کی غیر موجودگی گھریلو مسائل اور ذمہ داریوں سے لاپرواہی برتنے کی طرف اشارہ کرتی ہے اور اس بات کی طرف بھی اشارہ

کرتی ہے کہ آپ مسائل کو نمٹانے کے لئے ان سے راہ فرار اختیار کر لیتے ہیں۔ آپ کے چارٹ میں ۷ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ اپنی ذات پر انحصار نہیں کر پاتے اور خود اعتمادی گریز کرتے ہیں، جب کہ خود اعتباری ہی انسان کو پروان چڑھاتی ہے۔

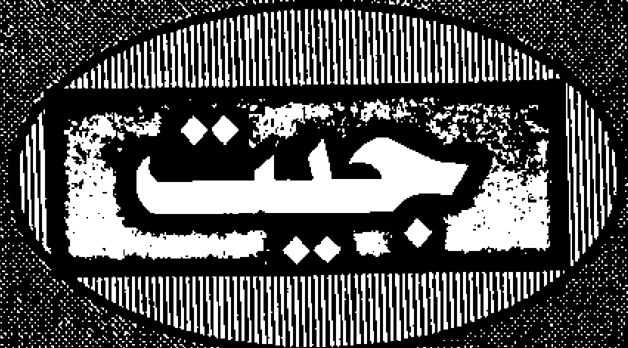
آپ کے چارٹ میں ۹، ۲ بار آیا ہے، جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ کبھی کبھی بہت زیادہ جذباتی اور مشتعل ہو جاتے ہیں اور اپنا بنا ہوا کھیل بھی بگاڑ لیتے ہیں، آپ دکھی لوگوں کی مدد کا جذبہ بھی رکھتے ہیں، لیکن اس میں اعتدال بھی ضروری ہے اور یہ جان لینا بھی ضروری ہے کہ جو خود کو دکھی ثابت کر رہا ہے وہ دکھی ہے بھی یا نہیں۔

آپ کے چارٹ کی کوئی بھی لکیر مکمل نہیں ہے اور درمیان لکیر تو بالکل ہی خالی ہے، یہ اس بات کی علامت ہے کہ آپ خواب زیادہ دیکھتے ہیں، لیکن عملی کوشش آپ سے کم ہوتی ہیں، لکیروں کا ادھورا پن زندگی کی بڑی خامیوں کی طرف اشارہ کرتا ہے اور بالکل خالی ہونا ایسی محرومی کی طرف اشارہ کرتا ہے جو اذیت ناک تو ہوتی ہی ہے لیکن اس سے نجات پانا بہت آسان نہیں ہوتا۔

آپ کے دستخط آپ کی کم علمی کا آئینہ دار ہیں، آپ نے اتنی تعلیم حاصل نہیں کی ہے جو آپ کو کامیابیوں سے ہمکنار کراتی لیکن علم حاصل کرنے کی کوئی عمر نہیں ہوتی، علم جوانی اور جوانی کے بعد بڑھاپے میں بھی حاصل کیا جا سکتا ہے، آپ کے دستخط یہ بتاتے ہیں کہ آپ کے اندر اُمنگ ہے، لیکن آپ حتی المقدور محنت نہیں کر پاتے، آپ کی تصویر آپ کے حالات کی غمازی کرتی ہے، آپ کی تصویر سے اندازہ ہوتا ہے، آپ کو ایسی خوش حالی کی کھوج ہے جو ابھی آپ سے کوسوں دور ہے۔

اگر آپ نے ہمارے اس کالم کو غور سے پڑھ کر اپنی خوبیوں میں اضافہ کر لیا اور اپنی خامیوں سے نجات حاصل کر لی تو ہم سمجھیں گے کہ ہماری محنت رنگ لے آئی، یہ کالم ایک آئینہ ہے تاکہ لوگ اس آئینے کو دیکھ کر اپنی شخصیت کے خدوخال کا اندازہ کر سکیں۔

☆☆☆☆☆



یہ جیت ثواب کے فرشتوں کی جیت نہیں بلکہ سچے دل سے توبہ کرنے والے ایک گناہ گار کی جیت تھی

کہتے ہیں کہ بنو اسرئیل میں ایک ایسا ڈاکو تھا جس نے ایک دو نہیں بلکہ ننانوے قتل کرر کھے تھے۔ مخلوق خدا اس کے نام سے کانپتی تھی۔ حکومت نے اسے زندہ یا مردہ پکڑ کر لانے کی صورت میں لاکھوں روپے کے انعامات مقرر کرر کھے تھے۔ ایک روز اس اس ڈاکو کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف جاگزیں ہوا۔ سوچا کہ مرنے کے بعد میرا کیا حشر ہوگا؟ کانپتا ہوا اپنے زمانے کے ایک عابد وزاہد کے پاس گیا اور اسے اپنے بارے میں ساری تفصیل بتائی۔ اس نے کہا ''تم نے ننانوے قتل کئے ہیں اور اس کے بعد بھی تم یہ سمجھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے گا اور تمہاری بخشش ہو جائے گی؟''

''کیا کوئی بھی ایسی صورت نہیں کہ اللہ تعالیٰ میری غلطیوں کو معاف کردے؟''

''نہیں ایسی کوئی بھی صورت نہیں''

''ڈاکو نے اپنی تلوار اٹھائی'' جب دوزخ میرا مقدر ہو چکی ہے تو کیوں نہ تمہیں بھی قتل کر کے سو کی تعداد پوری کرلوں۔''

کچھ دنوں بعد اس کے دل میں پھر وہی تڑپ پیدا ہوئی۔

''اے خدا! مرنے کے بعد میرا کیا حشر ہوگا؟ مرے گناہوں کو معاف کردے میں سچے دل سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں۔''

آخرت کے خوف اور دہشت کے باعث اس کا جسم سوکھ کر کانٹا ہو گیا۔ ہر وقت یہی خیال رہنے لگا کہ مجھ جیسے سو آدمیوں کے قاتل کی بخشش نہیں ہو سکتی۔ میں نے دنیا کی معمولی سی آگ تو برداشت نہیں کرسکتا۔ دوزخ کی آگ کیسے برداشت کرسکوں گا؟

وہ دوبارہ ایک دوسرے عابد وزاہد کے پاس گیا اور اپنا پورا قصہ بتا کر درخواست کی کہ آیا اس کی نجات اور بخشش کی کوئی صورت ممکن ہے یا نہیں؟ زاہد نے کہا ''بیشک اللہ تعالیٰ سچے دل سے گناہوں کی معافی مانگنے والوں کو پسند فرماتے ہیں اور گناہ معاف کر کے ان کے درجات بھی بلند کرتے ہیں۔

پیغمبروں کے علاوہ دنیا میں کوئی ایسا انسان ہے جس سے گناہ سرزد نہ ہوتے ہوں لیکن اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ ہم اپنے کرتوتوں کی بنا پر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہو جائیں۔ اگر تمہیں درحقیقت اپنے کئے پر ندامت ہے تو اس کا ثبوت پیش کرنے کے لئے اس بستی کو چھوڑ کر دوسرے شہر میں چلے جاؤ اور اپنی زندگی اللہ سے توبہ استغفار کر کے گزار دو۔

''بیشک مجھے اپنی غلطیوں اور گناہوں پر بے حد ندامت ہے''

ڈاکو نے کہا آپ کے حکم کے بہ موجب میں اپنے گھر جانے کے بجائے یہیں سے دوسری بستی کی جانب روانہ ہو جاتا ہوں۔ آپ بھی دعا فرمایئے کہ کہ اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کو معاف فرمادیں۔

بے چارے کو کیا معلوم تھا کہ اس کا آخری وقت آن پہنچا ہے۔ دوسرے شہر کے لئے تھوڑا سا راستہ طے کیا تھا کہ موت آگئی۔ مرتے ہی عذاب وثواب کے کے فرشتے اس کی جانب دوڑے۔

عذاب کے فرشتوں کا کہنا تھا کہ اس شخص نے تمام زندگی گناہ کئے۔ خلق خدا کو لوٹا اور قتل کیا۔ اسے دوزخ میں جانا چاہئے۔

ثواب کے فرشتے کہہ رہے تھے کہ اس نے آخری وقت میں توبہ کرلی تھی اور اب تائب ہو کر دوسرے شہر جارہا تھا۔ اگر اسے مہلت ملتی تو اپنی بقیہ زندگی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزار دیتا۔

آخر میں یہ فیصلہ ہوا کہ راستہ ناپ لیا جائے۔ اگر یہ شخص اپنی بستی کی حدود سے نکل کر دوسرے شہر کی حد میں داخل ہو چکا ہے تب تو اسے جنت میں لے جایا جائے گا اور اگر ابھی اپنی بستی کی حد ہی میں ہے تو اسے دوزخ میں ڈال دیا جائے۔

فاصلہ ناپا گیا اور ثواب کے فرشتے جیت گئے۔

یہ جیت ثواب کے فرشتوں کی جیت نہیں بلکہ سچے دل سے توبہ کرنے والے ایک گناہ گار کی جیت تھی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے گناہوں پر نادم ہو کر توبہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆

طنزیہ مضمون

اذانِ بت کدہ

ابوالخیال فرضی

اگرچہ بت ہیں اماموں کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الہ الا اللہ

اور جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے بعد بندہ صوفی قلزم میاں کے گھر پہنچ گیا اور میں نے ان سے کہا۔ جلدی سے چائے بنواؤ، چائے پی کر سب سے پہلے ہم لوگ صوفی طمطراق کے گھر جائیں گے اور ان سے دست بستہ عرض کریں گے کہ ایک معصوم بچی کی شادی ہے، اس کے لئے آپ دل کھول کر تعاون کیجئے۔

میری بات سن کر صوفی قلزم بولے۔ یار اچھا نہیں لگتا، دنیا کیا کہے گی اور خود صوفی طمطراق کیا سوچیں گے، نہ جانے کیوں مجھے تو شرم سی آتی ہے۔

میں ارسطو کے پرنانا کا قول مبارک نقل کر چکا ہوں۔" میں جھلا کر بولا" جس نے کی شرم اس کے پھوٹے کرم اور اگر آپ صوفی اتنے ہی خوددار بن رہے ہیں تو آپ نے بچی کی شادی کی تیاریاں اپنا پیٹ کاٹ کر کیوں نہیں کی۔ آپ عجیب آدمی ہیں، ایک تو آپ کے پاس کوئی تیاری نہیں ہے، دوسرے آپ شادی بھی دھوم دھام سے کرنا چاہتے ہیں اور لوگوں کے سامنے دست سوال دراز کرتے ہوئے آپ کو شرم آرہی ہے۔

تھوڑی دیر کمرے میں خاموشی رہی، پھر میں بولا۔ تو چلو پھر ایسا کر لیتے ہیں کہ رات کو جن گھروں میں تالے پڑے ہوئے ہوں انہیں توڑ ڈالیں، ان چوریوں سے ہمیں مال بھی دستیاب ہو جائے گا اور بفضل ڈکیتی ہماری خودداری بھی محفوظ رہے گی۔ ہیں، بولو کیا خیال ہے میں نے مزید کہا۔

میں نے دلوں کے سوا کبھی کسی کا کچھ نہیں چرایا، لیکن آپ کی خاطر میں یہ کام بھی کرلوں گا، کسی طرح تو آپ کے کام آؤں۔

فرضی صاحب مجھے آپ کی دوستی پر فخر ہے، لیکن میں چوری چکاری کا قائل نہیں ہوں اور آپ جیسے مادر زاد شریف آدمی سے میں اس طرح کے گھناؤنے کام نہیں کرا سکوں گا، بس آپ کا احسان ہوگا کہ آپ لوگوں سے کسی بھی طرح پیسے چاہے قرض ہی سہی دلوادیں۔

پھر قرض کی بات زبان پر لا رہے ہو قرض لوگے تو پھر قرض ادا کرنے کے لئے کسی سے اور سے قرض لینا پڑے گا، یا پھر کسی کو بلیک میل کرنا پڑے گا،" میں نے کہا" اس طرح تو آپ کی زندگی جنجال بن کر رہ جائے گی۔

چلو اٹھو، صوفی طمطراق کے گھر دھاوا بولتے ہیں، دیکھتے ہیں کہ بسم اللہ کتنی رقم سے ہوتی ہے۔

تھوڑی دیر کے بعد ہم دونوں صوفی طمطراق کے گھر پہنچ گئے۔ صوفی طمطراق ہمارے دوستوں میں وہ انسان ہیں جنہیں کبھی کسی نے ہنستے ہوئے نہیں دیکھا۔ نہ جانے کیوں انہیں مسکراتے ہوئے جھجک سی ہوتی ہے، ان کے گال سرخ سفید، بس داڑھی پر کالا خضاب لگاتے ہیں، اس لئے ۷۰ سال کی عمر میں بھی پینتالیس کے محسوس ہوتے ہیں، ان کی خوبی یہ ہے کہ ہر تقریب میں آتے ہیں اور خوب سج دھج کر آتے ہیں، لیکن آکر اس طرح بیٹھ جاتے ہیں، جیسے انہوں نے کسی سے اُدھار لے رکھا ہے اور جیسے قرض خواہ پولیس کو ساتھ لے کر آنے والا ہے، بالکل چپ اور دہم۔ ان کے بے چارے ہونٹ اس طرح مسکراہٹ کو ترستے ہیں جس طرح کوئی غریب آدمی ایک ہزار کے نوٹ کو ترستا ہے، لیکن ان کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ ہر تقریب میں سب سے پہلے آکر بیٹھ جاتے ہیں اور سب سے آخر میں محفل سے اٹھتے ہیں، میں نے اپنی آنکھوں سے یہ سب نہیں دیکھا، لیکن یار دوستوں سے سنا ہے کہ وہ محفلوں میں کھانا بھی دو تین بار کھا لیتے ہیں۔

ہم دونوں ان کے گھر پہنچ گئے اور ہم نے انہیں رنگے ہاتھوں پکڑ لیا دراصل جب ہم ان کی بیٹھک میں بلا اجازت گھسے تو وہ کچھ کھا رہے تھے، ہم نے موقعہ غنیمت جان کر خود ہی اسٹارٹ لے لیا، اس بے تکلفی پر

وہ خوش ہوگئے، لیکن کوشش کے باوجود وہ مسکرا نہ سکے۔

میں نے ہمت مردانہ انداز سے کام لیتے ہوئے عرض کیا۔ حضرت ایک معصوم بچی کا عقد مسنونہ ہے اس میں آپ کے بھرپور تعاون کی ضرورت ہے۔

صوفی طمطراق نے ہماری شکلوں کا جائزہ لیا، پھر اپنی مفصل قسم کی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولے۔ اگر معصوم بچی کی شادی سنت رسول کے مطابق ہوگی تو پھر کسی تعاون کی ضرورت نہیں ہے، بے جا رسم ورواج سے پہلوتہی کرتے ہوئے بیٹی کے ہاتھ پیلے کردینے چاہئیں، اس طرح زیر بار بھی نہیں ہوں گے اور اللہ بھی راضی رہے گا۔

ان کی مولویانہ باتیں سن کر میں نے کہا۔ حضرت ہر باپ کی تمنا ہوتی ہے کہ وہ اپنی بیٹی کو بوقت رخصت دل کھول کر ساز وسامان دے۔

بہت اچھی بات ہے۔ ''وہ بولے'' لیکن ہر باپ کو چاہئے کہ جب ان کے گھر میں بیٹی جنم لے لے تو اس کی شادی کی تیاریاں بیٹی کی پیدائش سے پہلے ہی دن سے شروع کردے، تاکہ شادی کا وقت آنے تک قطرہ قطرہ جمع ہوکر دریا بن جائے۔

آپ کا فرمانا بجا ہے۔ ''میں نے عرض کیا'' لیکن کسی وجہ سے غفلت رہی اور کچھ بھی جمع نہ ہوسکا، اب جب کہ شادی سر پر آگئی ہے تو آپ جیسے مخلصین حضرات کی طرف نظر گئی اور اس لئے آپ کی خدمت میں ہم حاضر ہوگئے ہیں، ہمیں امید ہے کہ آپ ہمیں ہماری توقع سے زیادہ نوازیں گے، انہوں نے میری بات سن کر عالمانہ انداز میں کہا۔ اس وقت مجھ سے زیادہ کی توقع مت رکھئے، ہاں جب تم لوگ آ ہی گئے ہو تو سو پچاس سے ضرور مدد کروں گا۔

حضرت سو پچاس سے کیا ہوگا۔ ''میں نے کہا'' آپ جیسے حضرات بھی اگر سو پچاس پر ٹرخادیں گے تو معصوم بچی کے ماں باپ کے دلوں پر کیا گزرے گی۔ محترم کم سے کم اتنی رقم تو عطا کریں کہ میری زبان بھی شکریہ ادا کرنے کے لئے بے تاب سی ہوجائے۔

میں اس وقت مجبور ہوں، یہ کہہ کر وہ اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ کچھ نہ کچھ تو تمہیں لاکر دوں گا ہی ورنہ تمہارا کیا بھروسہ کہ تم اذان بت کدہ میں ''حی علی الفلاح'' کہہ کر میری کچھ درگت نہ بنادو۔

وہ اندر گئے اور جب لوٹ کر آئے تو ایک ہزار کا نوٹ انہوں نے میری طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ بس اس پر قناعت کرنا اور میں دعا کروں گا کہ اللہ اس تحریک میں تمہیں کامیاب کرے۔

حضرت۔ میں بلبلایا، اس میں پانچ سو روپے کا اضافہ اور کردیں بھلے سے پھر آپ شادی کے موقع پر خالی لفافہ ہی دیدینا۔

انہوں نے مجھے گھور کر دیکھا، پھر حاکمانہ انداز میں بولے، ہرگز نہیں، اس سے زیادہ میں پھوٹی کوڑی بھی نہیں دوں گا اور اگر تم اصرار کروگے تو یہ بھی واپس لے لوں گا۔

ان کا یہ جملہ سن کر میں ڈر گیا اور میں نے نوٹ جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔ آپ کو دعوت نامہ مل جائے گا، شادی میں آپ شرکت ضرور کریں اور اس وقت اللہ آپ کو اگر توفیق دیدے تو کچھ نہ کچھ برائے برکت لفافہ میں رکھ کر ضرور دیدیں۔ اگر آپ جیسے بزرگ لوگ ہی سرپرستی نہیں کریں گے تو امت کا قافلہ منزل مقصود تک کیسے پہنچے گا۔

اُن کے گھر سے ہم چپ چاپ باہر نکلے تو میں نے صوفی قلزم کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔ بالکل نہ گھبرانا اور جب دشت طلب میں قدم رکھ دیا ہے تو پھر شیر اور چیتوں کی کیا پرواہ اور ہاں جس شرم کو اپنے قریب بھی پھٹکنے نہ دینا، یہ شرم بہت سی نیکیوں سے انسان کو محروم کردیتی ہے۔ یقین کرو جس نے کی شرم اس کے پھوٹے کرم۔

بے شرم مجھے ارسطو کے پرنانا کا یہ قول جانفزا ہمیشہ یاد رہے گا، لیکن اس قول سے زیادہ مجھے حوصلہ آپ کی دستگیری نے دیا ہے، وہ میرا ہاتھ دبا کر بولے، اگر آپ میرا ساتھ نہ دیتے تو میں اس جدوجہد کی ہمت نہ کرپاتا۔ واقعتا آپ میرے مخلص اور خیر خواہ قسم کے انسان ہیں، میں ہمیشہ آپ کا ممنون رہوں گا۔

اس کے بعد ہم صوفی زلزال کے دولت کدے پر پہنچے، یہ قوم وملت کے خیر خواہ سمجھے جاتے ہیں اور ان کا دعویٰ یہ ہے کہ ان کے خاندان کی دعاؤں کی وجہ سے ہی ہندوستان آزاد ہوا تھا، ان کی فیاضی کے چرچے ساتویں آسمان تک ہیں۔ اور سنا ہے کہ قبرستان میں رہنے، بسنے والے مردے بھی ان کی سخاوتوں کے گن گاتے ہیں، ان کے ایک مرید کہہ رہے تھے کہ ان سے اگر ایک مانگو تو یہ ایک ہزار عطا کرتے ہیں، ہمیں ان کے گھر جاتے ہوئے یہ یقین تھا کہ شادی کا آدھا بندوبست تو ان کے ذریعہ ہی ہوجائے گا۔ ہم نے اعتماد کامل کے ساتھ ان کے دروازے کی کنڈی بجائی اور اپنے چہروں پر مفلسی پوری طرح بکھیر لی تاکہ انہیں زیادہ سے زیادہ رحم آسکے اور وہ پوری طرح اپنے خزانوں کا منہ کھول دیں، جی

ہاں حد سے زیادہ مال دار ہیں اور بفضل پیری مریدی ان کی ہمیشہ بیس کی بیس کی انگلیاں تر رہتی ہیں اور صرف ہندوستان کرنسی ہی نہیں بلکہ ریال، دینا، درہم اور ڈالر وغیرہ بھی موسلا دھار بارش کی طرح ان کے گھر میں برستے ہیں۔

گھر کی کنڈی بجنے پر ان کے صاحبزادے نکل کر آگئے اور نہایت بداخلاقی کے ساتھ گویا ہوئے، آپ لوگ کون ہے اور اس وقت کیوں آئے ہیں؟

کیوں بھئی۔ ''میں بھنا گیا'' کیا یہاں آنے کا وقت مقرر ہے۔؟ اور کیا آپ نے مجھے نہیں پہچانا؟

مجھے کیا معلوم آپ کون ہیں؟ ''اس کے لہجے میں بیزاری تھی۔''

میں ہوں ابوالخیال فرضی اور میں علماء اور صلحاء کا پوسٹ مارٹم کرنے کے لئے اس دنیا میں مبعوث ہوا ہوں۔

اس نے مجھے عجیب نظروں سے دیکھا، بالکل اس طرح جس طرح دیسی پولیس چوکی کا انسپکٹر کسی پر اُچٹتی ہوئی نظر ڈالتا ہے، پھر وہ کسی بدمزہ بیوی کی طرح مسکراتا ہوا واپس گھر میں چلا گیا اور اس کے چند منٹ کے بعد صوفی زلزال نمودار ہوئے اور قہقہہ لگاتے ہوئے بولے۔ اوہو آپ ہیں؟ میں سمجھ گیا تھا کہ یہ لب ولہجہ صرف آپ ہی کا ہوسکتا ہے، یہ کہہ کر انہوں نے اپنی بیٹھک کھول دی۔

ہم دونوں بیٹھک میں داخل ہوگئے اور میں نے انتہائی بے تکلفی سے کہا۔ حضرت آپ کی سخاوت کے بہت چرچے سنے تھے۔ سوچا اس بہتی گنگا میں ہم بھی ہاتھ دھولیں۔

تم نے جو کچھ سنا صحیح سنا، لیکن آج کل گنگا خشک پڑی ہے، جب یہ بھر جائے گی آپ آکر ہاتھ دھولیجئے گا۔

حضرت، آپ تو مجھے جانتے ہی ہیں، جب میں کسی بات کا ارادہ کرلیتا ہوں تو پھر پیچھے پلٹ کر نہیں دیکھتا، ابھی تو میں ہاتھ دھونے آیا ہوں اور جب یہ پوری طرح بھر جائے گی تو میں اس گنگا میں ڈبکی لگانے آؤں گا۔

اسی اثنا میں چائے وغیرہ میں آگئی اور تھوڑی سی دیر کے لئے ہم کلوا واشربوا میں مصروف ہوگئے، پھر میں نے زبان کھولی اور عرض کیا، ایک بچی کی شادی ہے اور آپ کو اس میں جی کھول کر تعاون کرنا ہے۔

دیکھئے۔ ''وہ بولے'' میں ضرور تعاون کروں گا، لیکن اس وقت میں کچھ زیادہ نہیں کرسکتا۔ میں جو کچھ دے دوں اس کو بہت کچھ سمجھ کر اپنی جیب میں رکھ لیتا اور کسی طرح کی حجت کئے بغیر چلتے پھرتے نظر آتا۔

مجھے بہت حیرت ہوئی کہ وہ لوگ جن کے بارے میں عام جنتا کا خیال یہ ہے کہ امت مسلمہ کے بہی خواہ ہیں اور جن کی فیاضیوں کی دھوم سارے عالم میں مچی ہوئی ہے، ان لوگوں کا حال بھی یہ ہے کہ کسی کی مدد کرنے کے لئے آسانی سے تیار نہیں ہوتے۔ دنیا کچھ کہے میں تو اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ تقوے اور پرہیزگاری کا شور صرف مرید مچاتے ہیں لیکن پیری مریدی کی حقیقت بس خدا ہی جانتا ہے یا پھر ان لوگوں کو اصلیت کا اندازہ ہوتا ہے جو پیروں سے ذرا بھی قریب ہوگئے ہوں، میں نے انہیں معنی خیز نظروں سے دیکھا، وہ سمجھ گئے کہ میں ان کو بھنے کی کوشش کررہا ہوں اور بدگمانی کے گندے تالاب میں چھلانگ لگانے کے لئے پر تول رہا ہوں، انہوں نے جلدی سے دو ہزار روپے نکال کر میرے ہاتھ میں تھما دیئے اور بولے انشاء اللہ، بعد میں اس کی تلافی کردوں گا اور اتنا دوں گا کہ جتنے کی تم توقع نہیں کرسکتے۔

میں دو ہزار روپے لے کر صوفی قلزم کے حوالے لئے اور علیک سلیک کرکے ان کے گھر سے ہم لوگ باہر نکل آئے۔ صوفی قلزم بولے۔ ان سے تو مجھے بھی زیادہ کی امید تھی لیکن انہوں نے تو حد ہی کردی کم سے کم ۵ ہزار روپے تو دیتے۔

ارے بھئی، آج کل کے صوفیوں کا حال یہ ہے کہ دوسروں کے دسترخوان پر حضرت ابراہیم کی مہمان نوازی کا ذکر کرتے ہیں اور جب کوئی ان کے دسترخوان پر ہوتا ہے تو یہ حضرت عیسیٰ کے زُہد کا تذکرہ شروع کردیتے ہیں، تاکہ دال روٹی پر طبیعت قناعت کرنے لگے، ان کے لینے اور دینے کے پیمانے الگ ہوتے ہیں، تم مولوی گلفام کو دیکھ لو، ایک لاکھ سے کم کی رسید نہیں کاٹتے اور اگر ان کے دروازے پر بھولا بھٹکا کوئی فقیر آجاتا ہے تو اس کو ایک روپے سے زیادہ دینے کی غلطی نہیں کرتے۔

اب کس کے گھر کی خاک چھاننی ہے؟ صوفی قلزم نے پوچھا۔

اب خواجہ ہشاش بشاش کے گھر جائیں گے ان کے بہت بڑے بڑے فارم ہاؤس ہیں، پانچ سو بیگھہ زمین کے مالک ہیں، کئی باغات بھی ہیں جن سے لاکھوں روپے سالانہ کی آمدنی ہے۔ امید ہے کہ ان سے ہمیں جھولی بھر کر ملے گا۔ سنا ہے کہ لڑکیوں کی شادیوں میں دلچسپی لیتے ہیں اور مدد بھی خوب دل کھول کر کرتے ہیں۔ صوفی شہتوت ایک دن کہہ

رہے تھے کہ میرے تو چار لڑکے ہیں، اگر کوئی لڑکی ہوئی تو میں بھی خواجہ ہشاش بشاش سے کچھ اینٹھ لیتا۔

میری یہ چٹ پٹی باتیں سن کر صوفی قلزم کے منہ میں پان آ گیا اور ان کے منہ سے بے اختیار نکلا تو پھر تو اس تحریک کی مانگ تانگ کی بسم اللہ ہمیں ان سے ہی کرنی چاہئے تھی۔

چلو اب بھی کیا بگڑا ہے، اب جا کر قسمت آزمالیں گے، میں نے خواجہ کے گھر کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔

دس بیس منٹ کے بعد ہم خواجہ ہشاش بشاش کی کوٹھی پر پہنچ گئے اور ہم نے بغیر تمہید کے ہی ان سے عرض کر دیا کہ ایک بچی کی شادی پر اور ماں باپ کے پاس کچھ بھی انتظام نہیں ہے اس موقع پر اگر آپ حسب عادت کچھ معقول سی امداد کر دیں تو آپ ثواب دارین کے پکے حق دار بن جائیں گے۔

انہوں نے اپنے بنا داڑھی والے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھا۔

کس کی بچی ہے؟

یہ ہیں ہمارے صوفی قلزم، ان کی بچی ہے اور ان کے بارے میں تو آپ جانتے ہی ہیں کہ اللہ کے نیک بندے ہیں اور دن میں سو پچاس نیکیاں کئے بغیر ان کی روٹی ہضم نہیں ہوتی، دنیا داری سے ان بے چاروں کو کوئی سروکار نہیں ہے، اس لئے اس کے کچھ جمع بھی نہیں کر پائے اور آپ تو جانتے ہی ہیں کہ اگر کچھ لیا دیا نہ جائے تو سسرال میں لڑکیوں پر کیا گزرتی ہے۔

کس کے بیٹے سے شادی طے کی ہے؟ ''انہوں نے ایک اور سوال کر ڈالا''

پکے فرش پر رہتے ہیں، مولوی خوش نصیب، ان کا ایک ہی بیٹا ہے، اس سے نسبت ہوئی ہے، لڑکا اچھا ہے۔

مولوی خوش نصیب کا شمار تو اچھے لوگوں میں ہوتا ہے، ہمارا خیال ہے کہ وہ جہیز وغیرہ کے چکر میں تو نہیں ہوں گے۔

بظاہر تو لگتا نہیں ہے، لیکن وہ بھی ہیں تو اسی معاشرے کا ایک فرد کہ جس معاشرے کے لوگ صبح کو کچھ کہتے ہیں اور شام کو کچھ۔

جی وہ تو ٹھیک ہے۔'' وہ بولے'' اور اب تو آدمی کے ظاہر و باطن میں بہت فرق ہو گیا ہے، لوگ جن کو مسیحا سمجھتے ہیں وہی لوگوں کے گھروں میں آگ لگاتے پھرتے ہیں، مولوی نزاکت میاں قوم و ملت کے خیر خواہ گردانے جاتے تھے، انہوں نے قوم و ملت کے نام پر حکومت سے کس قدر بٹورا ہے اور قوم کا ایک کام بھی کر کے نہیں دیا۔

وہ تو پھر سیاسی ہیں اور سیاسی لوگ تو عیاری اور مکاری کا ایک پتلا ہوتے ہیں، لیکن مولوی جان جہاں کو دیکھئے، پرہیز گاری کے نقطہ نظر سے امام وقت سمجھے جاتے ہیں اور ملت کو فریب دینا ان کا خاص مشغلہ ہے، انہوں نے ہی اپنے بیٹے کی شادی کسی شریف گھرانے میں کرتے ہوئے یہ فرمایا تھا کہ جس جوڑے میں مائیوں بیٹھی ہو بس اسی جوڑے میں ہمارے گھر بھیج دینا۔

لڑکی والے سچ مچ کے شریف تھے، انہوں نے مولوی صاحب کی اس بات کو سچ سمجھا اور لڑکی کو رخصت کرتے وقت زیادہ لیا دیا نہیں، اُف توبہ اس کے بعد ان کی لڑکی پر جو ظلم مولوی نزاکت کی زوجہ نے توڑے ہیں ان کے تصور سے بھی رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ بے چاری لڑکی سوکھ کر کانٹا ہو گئی تھی۔ ایک بار مجھے بھی لڑکی والوں نے بیچ میں ڈالا تھا، میں نے ان سے کہا کہ عورتوں کی بات چھوڑو میں مولوی نزاکت سے بات کروں گا وہ بڑی منصفانہ قسم کی تقریر کرتے ہیں، ان کے لفظ لفظ میں اعتدال کی بھرمار ہوتی ہے اور ان کے اشاروں سے شرافتیں ٹپکتی محسوس ہوتی ہیں، میں نے جب ان سے کہا کہ آپ کا بیٹا اور آپ کی زوجہ بات بات پر لڑکی کو جہیز کے طعنے دیتے ہیں اور اس پر ظلم و ستم توڑ رہے ہیں تو انہوں نے عالمانہ انداز میں فرمایا تھا کہ تم دوسروں کے مسائل سے دلچسپی کیوں لیتے ہو، ہم اپنی آخرت کو پیش نظر رکھ کر جیتے موتے ہیں، ہمیں نصیحت کرنے کی ضرورت نہیں، برخوردار وہ لڑکی ٹھیک نہیں ہے، اس کا چال چلن مشکوک ہے۔

آپ لڑکی پر الزام لگا رہے ہیں۔

ہم الزام لگا رہے ہیں، ہم؟

ہاں آپ، میں نے چہرے پر غصہ طاری کرتے ہوئے کہا تھا۔ آپ تقوے اور پرہیز گاری کی باتیں کرتے ہیں اور نیکیوں کے ٹھیکے دار بنے پھرتے ہیں لیکن خدا سے نہ آپ ڈرتے ہیں اور نہ آپ کے گھر والے ڈرتے ہیں۔

انہوں نے میری کھری کھری باتیں سن کر کہا تھا۔ تم گیٹ آؤٹ ہو جاؤ ورنہ میں اتنے جوتے ماروں گا کہ تمہیں نانی اماں یاد آ جائے گی۔

محترم میں ابوالخیال فرضی ہوں اور تم جیسے لوگوں کی پرہیز گاری

سے پوری طرح واقف ہوں، اگر میں اپنی پہ آگیا تو آپ دنیا سے منہ چھپاتے پھروگے مردود الذی۔

اس وقت انہوں نے مجھے اس طرح گھور کر دیکھا تھا، جیسے وہ شیر ببر ہوں اور جیسے وہ مجھے کھا جائیں گے۔ میں نے بھی ان کو سنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی اور یہ تک کہہ کر آگیا تھا کہ آپ جیسے لوگ پرہیز گاری کی درجہ بندی کرکے اپنی داڑھی کی آڑ میں جو شکار کھیل رہے ہیں وہ آخرت میں آپ کو لے ڈوبیں گے اور اس دنیا میں بھی جس دن اللہ میاں کی لاٹھی گھوم گئی اس دن آپ کی خیروعافیت میں فرق آجائے گا۔

چلئے چھوڑیئے فرضی صاحب۔ ''خواجہ نے کہا'' ہر شخص اپنی قبر میں سوئے گا اور جو کوئی جیسا کرے گا ویسا ہی بھرے گا، لیکن یہ صحیح ہے کہ آج کل سسرال میں لڑکیوں کو بہت ستایا جارہا ہے اور وہ لوگ جو مصلوں پر صبح شام اُچھل کود کرتے نظر آتے ہیں وہ زیادہ بہوؤں پر ظلم وستم توڑتے ہیں۔

میں نے کہا آپ صحیح کہہ رہے ہیں جن لوگوں کی زبان پر ہر وقت آخرت کی باتیں ہوتی ہیں وہی لوگ معاملات کے زیادہ خراب ہوتے ہیں، اصل بات یہ ہے کہ یار لوگوں نے صرف نمازوں کو اور تسبیح وتہلیل ہی کو حاصل دین سمجھ لیا ہے۔

ابھی ہم نے پوری طرح اپنا مدعا بھی بیان نہیں کیا تھا کہ انہوں نے اپنی جیب سے دس ہزار کی گڈی نکال کردی اور فرمایا کہ میں اس سے بہت زیادہ کرتا، لیکن میری رقومات کہیں پھنسی ہوئی ہیں۔ میں دعا کروں گا کہ اللہ آپ کی مدد کرے اور آپ کی بیٹی کی شادی حسن وخوبی کے ساتھ ہوجائے اور پھر بیٹا اپنی سسرال میں خوش رہے۔

ہم خواجہ ہشاش بشاش کے گھر سے کامیاب ہوکر لوٹے تو میں نے صوفی قلزم سے کہا کہ مولویوں اور صوفیوں سے تو یہ دنیادار ہی اچھے رہے، انہوں نے تو بغیر اصرار ہی کے دس ہزار اور تھمادیئے، اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دینے کے معاملے میں ان لوگوں کا دل بہت چھوٹا ہوتا ہے جو رستم دین بنے پھرتے ہیں، جن کی زبان پر امت کی خیر خواہی اور قوم کی ہمدردی کے نعرے اور دعوے ہوتے ہیں، لیکن عمل کے معاملے میں جو صفر بٹا لڈو ہوتے ہیں اور ضرورت مندوں کو کوڑیاں دیتے ہوئے جن کا دم نکلتا ہے اور روح فنا ہوتی ہے۔

اس کے بعد ہم لوگ بہت سے ہمدردوں اور بہت سے جغادریوں سے ملے، جو بے چارے کسی بھی معاملے میں مشہور نہیں تو انہوں نے خاصا تعاون کیا، لیکن جو شہرتوں کی فیلڈ میں رہنمائے قوم کی حیثیت سے دندنا رہے تھے اور اخباری بیانات کی حد تک میدان کارزار میں چوکے اور چھکے مار رہے تھے انہوں نے معذرتیں پیش کرنے کے سوا کچھ نہیں کیا اور اگر دیا بھی تو صرف اتنا کہ جسے دیکھ کر خود ہمیں شرم محسوس ہوئی اور ایک دفعہ کو ماتم کرنے کو دل چاہا۔

ہماری یہ تحریک کافی دنوں تک چلتی رہی اور اللہ نے صوفی قلزم کی بیٹی کی شادی کے لئے اتنا تو اکٹھا کرا ہی دیا کہ یہ معاشرے میں دونوں ٹانگوں سے نہیں کم سے کم ایک ٹانگ سے تو کھڑے ہو ہی گئے۔

صوفی قلزم میرے ممنون رہے اور انہوں نے برملا مجھ سے یہ کہا بھی کہ اگر آپ میرا ساتھ نہ دیتے تو ابھی کئی سالوں میں بھی اپنی بچی کو وداع نہ کرپاتا۔ مجھے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے میں بہت شرم آتی ہے اور اپنی ذاتی مسائل کے لئے میں کسی کے سامنے دست سوال دراز نہیں کرپاتا، لیکن صوفی قلزم کی مجبوریوں اور بے بسیوں کا اندازہ کرتے ہوئے میں اپنی شرم پوری طرح اتار کر رکھ دی اور اپنے ان رشتے داری سے بھی مانگ تانگ کرنے سے باز نہیں آیا جن کی خباثتوں کو میں مرنے کے دس سال کے بعد بھی نہیں بھلاسکتا۔

صوفی قلزم کی صاحب زادی کی شادی ٹھیک ٹھاک ہوئی، ایک ہزار کے قریب مہمان آئے اور لڑکی کو گھریلو ضرورت کی تقریباً سبھی چیزیں دیدی گئیں۔ دعوت طعام بھی زوردار رہی، میرے منع کرنے کی بنا پر وہ کھڑی بڑی دعوت سے محفوظ رہے اور انہوں نے اچھے انسانوں کی طرح بٹھاکر سب کو کھانا کھلادیا۔

دیوبند کی ایک خاص بات یہ ہے کہ لڑکی کی شادی کے موقعوں پر لوگ تحفہ دل کھول کر دیتے ہیں اور لفافوں کا سلسلہ بھی نہایت اخلاص ومحبت کے ساتھ چلتا ہے۔ میری بیوی بہت خود دار ہے، وہ مجھ سے فرمائشیں کرتے وقت بھی ایک طرح کی جھجک محسوس کرتی ہے، لیکن صوفی قلزم کی بیٹی کی شادی میں وہ اپنا پرس لے کر اس طرح کھڑی رہی جس طرح گاڑی میں کوئی ٹی ٹی ٹکٹ چیک کرنے کے لئے کھڑا رہتا ہے اور بنا ٹکٹ سفر کرنے والوں سے جرمانہ سمیت رقم وصول کرتا ہے، بعض عورتوں سے تو اس نے جاتے ہوئے خود ہی بول دیا۔

بہن آپ لفافہ دینا بھول گئیں، اس طرح بانو نے ان عورتوں سے بھی پیسے وصول کرلئے جو بے چاری لفافہ لے کر ہی نہیں آئی تھیں اور جن

کی نیت میں بھی فطور تھا۔

شادی تو بہرحال ٹھیک ٹھاک نمٹ گئی، لیکن اس مانگ تانگ کی جدوجہد کے درمیان عجیب عجیب تجربے ہوئے، کسی کے سامنے دست سوال دراز کرنا کتنی بری بات ہے، اس کا اندازہ تو فدوی کو پہلے سے ہی تھا، لیکن صوفی قلزم کی خاطر جو ذلتیں مانگنے کے دوران اٹھانی گئیں اس سے یہ تجربہ ہوا کہ دنیا میں سب سے خراب بات کسی کے سامنے اپنی ضرورت رکھنا ہے، اس دوران یہ بھی اندازہ ہوا کہ ہمارے معاشرے میں ایسے لوگوں کی تعداد زیادہ ہے جن کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور ہوتے ہیں، بعض لوگ جن کی ہمدردی، خیر خواہی اور فیاضی کے شہرے تھے ان کو پکا بخیل پایا، کئی لوگوں کی ڈرامے بازی ثابت ہوئی۔ منشی اکڑفوں سے جب ہم نے اپنی ضرورت بیان کی تو اپنی چنگی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولے۔ یار اگر چار دن پہلے بتادیتے تو شادی کا سارا خرچہ میں ہی دے دیتا، ابھی ایک ہفتہ پہلے میں نے کسی لڑکی کی شادی کا مکمل بندوبست کیا ہے۔ ایک صاحب نے کہا میں اس طرح کی چیزوں میں بہت دلچسپی لیتا ہوں، لیکن صرف رمضان المبارک میں۔ کسی نے کہا کہ میرا ایک کروڑ کا ڈرافٹ آنے والا ہے، اگر وہ آگیا تو میں سارا انتظام کردوں گا۔ اس کے بعد ہم انہیں فون کرتے رہے اور انہوں نے فون ریسیو نہیں کیا۔

میں نے صوفی قلزم سے کہا۔ دیکھو بھائی! میں نے اپنے مزاج کے خلاف لوگوں کے سامنے آپ کی خاطر اپنا دامن نہایت بے شرمی کے ساتھ پھیلایا۔ لیکن مجھے بہت تکلیف ہوئی، کیوں کہ کسی سے اپنی ضرورتیں بیان کرنا اچھا نہیں ہوتا اور اس کی نوبت جب آتی ہے جب ہم خود نکمے ہوتے ہیں اور خود کچھ نہیں کرتے۔ صوفی قلزم کو بھی اس بات کا احساس تھا کہ انہوں نے بیٹی کی شادی کی تیاری خود نہ کرکے دوسروں کے سامنے ذلتیں اٹھائی اور ان پر بھی ایسے ایسے فرشتہ صفت لوگوں کی قلعی کھلی کہ جو صرف نام کے خیر خواہ اور صرف نام کے بزرگ بنے ہوئے ہیں، بلکہ کچھ دنیادار قسم کے لوگوں نے دل کھول کر تعاون کیا وہ لوگ جو قوم کے ٹھیکیدار بنے پھرتے ہیں، انہوں نے کوئی ایسی مدد نہیں کی جو قابل ذکر ہو۔ اللہ کا کرم یہ رہا کہ بیٹی کو سسرال اچھی مل گئی ورنہ آج کل مسلم معاشرے میں بیٹیوں پر سسرال میں جاکر جو گزرتی ہے اس سے سبھی واقف ہیں۔

(یار زندہ صحبت باقی)

دنیا و آخرت میں نفع کے لئے ۲۵ اصول

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ ایک شخص حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میں کچھ باتیں پوچھنے کے لئے حاضر ہوا ہوں جو مجھے دنیا و آخرت مین نفع دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو چاہے پوچھو۔ اس نے کہا:

(۱) میں سب سے بڑا عالم بننا چاہتا ہوں۔
آپ ﷺ نے فرمایا۔ تقویٰ اختیار کرو، سب سے بڑے عالم بن جاؤ گے۔

(۲) میں سب سے بڑا غنی بننا چاہتا ہوں۔
آپ ﷺ نے فرمایا: قناعت اختیار کرو، سب سے بڑے غنی بن جاؤ گے۔

(۳) اس نے کہا میں سب سے بڑا عادل بننا چاہتا ہوں۔
آپ ﷺ نے فرمایا۔ جو تجھے اپنے لئے پسند ہے وہی لوگوں کے لئے پسند کرو، سب سے بڑے عادل بن جاؤ گے۔

(۴) اس نے کہا میں سب سے اچھا آدمی بنا چاہتا ہوں۔
آپ ﷺ نے فرمایا۔ لوگوں کو نفع پہنچایا کرو، سب سے اچھے آدمی بن جاؤ گے۔

(۵) اس نے کہا میں لوگوں میں سب سے زیادہ اللہ کا خاص بندہ بننا چاہتا ہوں۔
آپ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ کا ذکر کثرت سے کرو، خاص آدمی بن جاؤ گے۔

(۶) اس نے کہا میرا ایمان کامل ہو۔
آپ ﷺ نے فرمایا۔ اپنے اخلاق اچھے کرلو، تمہارا ایمان کامل ہوجائے گا۔

(۷) اس نے کہا میں محسنین میں سے ہونا چاہتا ہوں۔
آپ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ کی عبادت ایسے کرو جیسے کہ اس کو دیکھ رہے ہو۔ اس لئے کہ اگر چہ تم اسے نہیں دیکھ رہے ہو تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

(۸) اس نے کہا میں چاہتا ہوں کہ اللہ کے فرمانبرداروں میں سے ہوجاؤں۔
آپ ﷺ نے فرمایا۔ فرائض کو ادا کرو، فرمانبرداروں میں سے ہوجاؤ گے۔

(۹) اس نے کہا میں اللہ تعالیٰ سے گناہوں سے پاک ملنا چاہتا ہوں۔
آپ ﷺ نے فرمایا۔ جنابت سے فوراً غسل کیا کرو۔

(۱۰) اس نے کہا میں چاہتا ہوں کہ قیامت کے دن نور سے اٹھوں۔
آپ ﷺ نے فرمایا۔ اپنے اوپر اور کسی پر بھی ظلم نہ کرو۔

(۱۱) اس نے کہا اللہ میرے اور پر قیامت کے دن رحم کرے۔
آپ ﷺ نے فرمایا۔ اپنے اوپر رحم کر، اور اللہ کے بندوں پر بھی رحم کر۔ اللہ تیرے اوپر قیامت کے دن رحم کرے گا۔

(۱۲) اس نے کہا میرے گناہ کم ہوں۔
آپ ﷺ نے فرمایا۔ استغفار کی کثرت کر۔ اللہ تیرے گناہ کم کردے گا۔

(۱۳) اس نے کہا میں لوگوں میں سب سے زیادہ عزت والا بنوں۔
آپ ﷺ نے فرمایا۔ مخلوق میں سے کسی کو اپنی حاجت نہ بتا۔ سب سے زیادہ عزت والا بن جائے گا۔

(۱۴) اس نے کہا میں سب سے زیادہ طاقتور بن جاؤں۔
آپ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ پر توکل کرو، سب سے زیادہ طاقتور بن جاؤ گے۔

(۱۵) اس نے کہا میرا رزق کشادہ ہوجائے۔
آپ ﷺ نے فرمایا۔ باوضو رہا کرو، تمہارا رزق کشادہ ہوجائے گا۔

(۱۶) اس نے کہا کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا محبوب بننا چاہتا ہوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔ جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو پسند ہے تو بھی اسے پسند کر، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا محبوب بندہ بن جائے گا۔

(۱۷) میں قیامت کے دن اللہ کے غصے سے بچنا چاہتا ہوں۔
آپ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ کی مخلوق پر غصہ کرنا چھوڑ دے، اللہ تجھے اپنے غصے سے بچالے گا۔

(۱۸) اس نے کہا میری دعائیں قبول ہوں۔
آپ ﷺ نے فرمایا حرام کھانا چھوڑ دے، تیری دعائیں قبول ہوں گی۔

(۱۹) اس نے کہا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ذلت سے بچالے۔
آپ ﷺ نے فرمایا۔ اپنے آپ کو زنا سے بچالے، اللہ تعالیٰ تجھے ذلتوں سے بچالے گا۔

(۲۰) اس نے کہا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ عیوب کو چھپادے۔
آپ ﷺ نے فرمایا۔ اپنے بھائیوں کے عیوب کو چھپالے، اللہ تعالیٰ تیرے عیوب کو چھپالے گا۔

(۲۱) اس نے کہا گناہوں سے کیا چیز نجات دیتے ہے۔
آپ ﷺ نے فرمایا۔ آنسو، تواضع اور امراض۔

(۲۲) اس نے کہا سب سے عظیم نیکی کیا ہے؟۔
آپ ﷺ نے فرمایا۔ اچھے اخلاق، تواضع اور مصیبت پر صبر۔

(۲۳) اس نے کہا بڑی برائی کیا ہے؟
آپ ﷺ نے فرمایا۔ بداخلاقی اور بخل۔

(۲۴) اس نے کہا اللہ کے غصے کو دنیا و آخرت میں کیا چیز بجھائے گی۔
آپ ﷺ نے فرمایا۔ چپکے چپکے صدقہ کرنا اور صلہ رحمی کرنا۔

(۲۵) اسنے کہا جہنم کی آگ کو قیامت کے دن کیا چیز بجھائے گی۔
آپ ﷺ نے فرمایا۔ دنیا میں دکھوں اور مصیبتوں پر صبر کرنا۔

(بحوالہ مسند احمد)



☆ انگور خام کا عرق آگ پر جوش کیا جائے یہاں تک کہ ایک تہائی رہ جائے پھر برابر کی شکر ڈال کر اور پکایا جائے کہ شربت قوام ہو جائے، پھر اتار کر رکھ لیا جائے، اس کے استعمال سے پٹھے مضبوط اور پیاس دور ہوتی ہے، قے رک جاتی ہے اور گرم بخار میں فائدہ ملتا ہے۔

☆ مویز منقی حافظے کو تیز کرتا ہے۔ دبلے بدن والے پر گوشت بناتا ہے اور جگر کے تمام امراض کا نافع ہے۔

☆ زیتون کے استعمال سے بواسیر دور ہوتی ہے۔ اس کا تیل لگانا بالوں اور بدن کو تقویت بخشتا ہے اور اس کا پیناز ہروں کا نافع ہے۔

☆ اگر کان میں درد ہو تو اس میں مولی کا عرق روغن بادام شیریں کے ہمراہ آگ پر گرم کر کے ڈالنے سے درد دور ہو جاتا ہے۔

☆ آنکھ میں سوائے آشوب چشم کے اگر کوئی مرض ہو تو زرد خربوزوں کے چھلکے یا اخروٹ کے چھلکے خشک کر کے پیس کر پیشانی پر لگالیے جائیں۔

☆ گائے کا گرم گرم دوہا ہوا دودھ پینا چہرے کی زردی کو دور کرتا ہے۔

☆ لہسن چھیل کر آگ پر رکھا جائے اور پھر گرم گرم داڑھ میں دبالیا جائے تو فوراً درد دور ہو جاتا ہے۔

☆ اگر زیتون کا گوند ناک یا داڑھ کے درد میں لگایا جائے تو اس سے درد دور ہو جاتا ہے۔ اس طرح نمک یا سیاہ مرچ بھی لگانا نافع ہے۔

☆ اگر کیل آگ میں گرم کر کے دودھ میں بجھائی جائے اور پھر اس دودھ کو پینے سے پرانی کھانسی دور ہو جاتی ہے۔

☆ مہندی کے پھول کپڑوں میں رکھے جائیں تو کپڑے کیڑا لگنے سے محفوظ رہتے ہیں۔

☆ انجیر شیریں کو اخروٹ اور بادام کے ساتھ کھانا درد پشت اور عرق النساء کو مفید ہے۔

☆ کوئلہ پیس کر موم اور روغن گل میں ملا کر آگ سے جلے ہوئے پر لگانا فائدہ بخش ہے۔

☆ بالوں کی جڑوں کو چقندر کے عرق سے دھونے سے جوؤں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

☆ مولی کھانے سے آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے، پرانی کھانسی دور ہو جاتی ہے، اگر اس کے چھلکے گھر میں ڈال دیئے جائیں تو بچھو بھاگ جاتے ہیں۔

☆ گیہوں کی بھوسی کو پانی میں جوش دے کر جہاں بچھو نے کاٹا ہو وہاں لگانے سے فوراً درد کو تسکین دیتا ہے۔

☆ نہار منہ مولی کا عرق پینا سنگ مثانہ کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

قسط نمبر: ۱۲۷

جب عزازیل خاموش ہوا تب عارب نے اسے مخاطب کر کے کہا۔ ''اے میرے آقا! اس سلسلے میں کسی بدروح کو تلاش کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے، ابلیکا کی غیر موجودگی میں تو خود میں اذب اور قب ہی یوناف کے لئے ہولناک بدروح ثابت ہو سکتے ہیں، لیکن اے آقا! کیا ہی اچھا ہوتا اگر ابلیکا یوناف کے خلاف حرکت میں آئی آہ وہ سماں وہ وقت ناقابل دید ہوگا جب ابلیکا اور یوناف ایک دوسرے سے ٹکرائیں گے۔''

عزازیل نے کچھ سوچا، پھر کہنے لگا، اے عارب! تو نے خوب کہا۔ ابلیکا اور یوناف کا ٹکراؤ واقعی قابل دید اور عبرت خیز ہوگا، اے میرے عزیزو! پھر کچھ ماہ اور انتظار کرو اس دوران اگر میں ابلیکا کو بدی اور گناہ کی طرف بھرپور طریقے سے مائل نہ کر سکا تو کم از کم میں اسے یوناف کے خلاف حرکت میں لانے پر تو ضرور کامیاب ہو جاؤں گا اور جب میں نے دیکھا کہ ابلیکا کو میں اس قدر تبدیل کر دیا ہے کہ وہ یوناف کے خلاف حرکت میں آسکتی ہے تو ہم ابلیکا کو یوناف سے ٹکرا دیں گے اور جب یوناف ابلیکا کے خلاف برسرپیکار ہوگا، اسی وقت ہم حسین اریسہ کے خلاف حرکت میں آئیں گے اور اس کا خاتمہ کر کے رکھ دیں گے۔''

☆☆☆☆☆☆☆☆

یروشلم شہر میں وہ پتھروں سے بنی ہوئی کافی بڑی اور ایک قدیم عمارت تھی، جس کے اندر یوناف اور اریسہ نے رہائش اختیار کر لی تھی، ایک روز جب دونوں کھانا کھا کر فارغ ہوئے تو یوناف نے اریسہ کی طرف انتہائی تاسف اور دکھ سے کہا۔ ''اریسہ! اریسہ! اس ابلیکا نے خوب کیا ہے، نہ جانے کیوں اور کس بنا پر وہ مجھے چھوڑ کر چلی گئی ہے۔''

اریسہ نے یوناف کو تسلی دینے کی خاطر اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا پھر اپنی شہد برساتی آواز میں اس نے پوچھا۔ کیا ابلیکا جیسی روح کو آپ نے تسخیر کر کے اپنا ساتھی و ہمدم بنایا تھا۔''

یوناف نے غور سے اریسہ کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا۔ ''نہیں وہ خود بخود ہی مجھ سے آن ملی تھی، اس میں میری کوئی کارکردگی اور کمال نہیں ہے۔

یوناف کی اس بات کے جواب میں اریسہ نے اپنے آلوچہ ہونٹوں پر دلکش مسکراہٹ بکھیرتے ہوئے کہا۔ جب وہ آپ کے پاس اپنی مرضی سے آئی تھی تو اب وہ اپنی مرضی ہی سے چلی گئی ہے اس میں افسردہ ہونے اور غم کرنے کی کیا بات ہے۔''

یوناف حسرت زدہ سی آواز میں بولا۔ ''افسردہ اور غمگین ہونے کی ضرورت تو ہے اس لئے کہ جب کسی کا کوئی عزیز بچھڑتا ہے تو اسے دکھ اور افسوس تو ضرور ہوتا ہے۔ ابلیکا برسوں سے میری ساتھی، میری چارہ ساز اور غمگسار چلی آرہی تھی، اس کے یوں اطلاع دیئے بغیر اچانک چلے جانے کے باعث مجھے دکھ اور صدمہ ہوا ہے، اس لئے کہ ابلیکا کو تو اب میں اپنی ذات کا ایک حصہ سمجھنے لگا تھا، اس کے چھوڑ کر جانے کے بعد میں عزازیل اور اس کے گماشتوں کے مقابلے میں اپنے آپ کو کمزور اور تنہا محسوس کرنے لگا ہوں۔ اریسہ! اریسہ! تم جانتی ہو ابلیکا کو مجھ سے جدا ہوئے کئی ماہ ہو گئے ہیں، پر میں اس کی یاد کو اپنے دل سے محو نہیں کر سکا۔''

اریسہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی پھر چاہتوں بھرے انداز میں اس نے یوناف کے دونوں شانے دباتے ہوئے کہا۔ ''میں جانتی ہوں ابلیکا ہمارے لئے کیسی کارآمد اور سودمند تھی، میں سمجھتی ہوں کوئی بات ایسی ضرور ہوئی ہے جو وہ ہمیں یوں اچانک چھوڑ کر چلی گئی ہے، اب ابلیکا کی غیر موجودگی میں عزازیل اور اس کے ساتھیوں کی طرف سے زیادہ محتاط رہنا ہوگا، کیوں کہ پہلے تو ابلیکا ان کی آمد سے آگاہ کر دیا کرتی تھی اور ہم مستعد و تیار ہو جاتے تھے، پر اب ایسا معاملہ نہ ہوگا، اب تو ہمیں خود ہی سب کچھ کرنا ہوگا۔''

اریسہ کے خاموش ہونے پر یوناف نے بکھرے بکھرے سے انداز میں کہا۔ ''اریسہ! اریسہ! میں نے فیصلہ کیا ہے کہ جب تک ابلیکا سے

متعلق ہمیں کچھ خبر نہیں ہوتی۔ اس وقت تک ہم دونوں یروشلم شہر کے اندر ہی قیام رکھیں گے اور یافان کی بدی کے خلاف حرکت میں آنے کے لئے بابل شہر کا رخ نہ کریں گے۔ ابلیکا ہمارے پاس لوٹ آئے تو پھر ہم بابل شہر کی طرف جائیں گے تاکہ یافان کی کارروائیوں کا سدباب کیا جاسکے۔"

اریسہ نے اسے اٹھاتے ہوئے کہا۔"اٹھئے پھر چل کر آرام کریں۔"

اریسہ کے کہنے پر یوناف فوراً کھڑا ہوگیا اور پھر وہ دونوں ہر خدشے کو فراموش کر کے اپنی خواب گاہ کی طرف چلے گئے۔

☆☆☆☆

جرون سے یروشلم آنے کے بعد داؤدؑ نے کچھ اور عورتوں کو بھی اپنے حرم میں داخل کیا اور ان سب بیویوں سے آپ کے ہاں کئی بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہوئیں جن کے نام سموعہ، سوباب، ابی سلوم، تمر، نافن، سلیمان، ابحار، الیسوع، نجح، بقیح، الیسمیع، الیدع، الیفلط اور امون ہیں۔ اب آپ دن بدن اپنی سلطنت کو مضبوط کرتے چلے جارہے تھے، سب سے پہلے یروشلم کے شمال میں رہنے والے یبوسیوں کو داؤدؑ کی بڑھتی اور پھیلتی ہوئی سلطنت کے خلاف حسد ہوا اور میبوسیوں کے بادشاہ نے تہیہ کرلیا کہ وہ بنی اسرائیل کی سلطنت کو کمزور اور انحطاط پذیر کر کے رہے گا، لہٰذا اس نے ایک زبردست لشکر ترتیب دیا اور داؤدؑ کے علاقوں پر چڑھائی کردی۔

داؤدؑ کو میبوسیوں کے بادشاہ کے اس حملے کی خبر ہوئی تو اپنے لشکر کے ساتھ وہ خود مقابلے پر آئے اور ایک ہولناک جنگ میں انہوں نے میبوسیوں کو شکست فاش دی، میبوسیوں کا بادشاہ اس جنگ میں مارا گیا اور اس کے لشکر کا صفایا کردیا گیا۔ داؤدؑ نے آگے بڑھ کر میبوسیوں کے مرکزی شہر صیون پر قبضہ کرلیا، یہ صورت حال دیکھتے ہوئے صور کے بادشاہ حیرام نے داؤدؑ سے تعلقات استوار کرنے کی ٹھانی، کیوں میبوسیوں کے بعد اس کی سلطنت ہی کی حدود شروع ہوتی تھیں، لہٰذا داؤدؑ کو خوش کرنے کے لئے اس کی خدمت میں عمدہ قسم کے بڑھئی اور معمار روانہ کئے، ان کے علاوہ بہت بڑی بڑی مقدار میں دیودار کی لکڑی بھی روانہ کی، ان بڑھئی اور معماروں کی مدد سے اس کو استعمال کرتے ہوئے جو صور کے بادشاہ حیرام نے بھیجی تھی۔ داؤد علیہ السلام نے صیون شہر کے اندر ایک بہترین عمارت تعمیر کروائی، چند یوم تک انہوں نے صیون شہر میں قیام کیا پھر اپنے لشکر کے ساتھ یروشلم کی طرف کوچ کرگئے۔

☆☆☆☆☆

بنی اسرائیل کے قدیم اور بدترین دشمن فلستیوں نے جب دیکھا کہ داؤد علیہ السلام کی سرکردگی میں بنی اسرائیل دن بدن اپنی سلطنت کو مضبوط سے مضبوط تر کرتے جارہے ہیں تو انہوں نے بنی اسرائیل کی طاقت وقوت کو کچل دینے کا ارادہ کرلیا، جس وقت داؤد علیہ السلام کو فلستیوں کے اس ارادے کی خبر ہوئی اس وقت یوناف بھی آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، داؤد علیہ السلام نے یوناف کو مخاطب کر کے پوچھا۔"اے رفیق دیرینہ! تیرا کیا خیال ہے، فلستیوں کے خلاف ہمیں کس طرح حرکت میں آنا چاہئے؟"

داؤد علیہ السلام کے اس استفسار پر یوناف چند ثانیوں تک گردن جھکائے سوچتا رہا، پھر بولا۔"اے آقا! ساؤل کے وقت سے تابوت سکینہ ایک کوہستانی سلسلے پر ایک شخص انبیداب کے گھر پڑا ہوا ہے، پس اس تابوت سکینہ کو جس کے اندر توریت کا اصل نسخہ ہے وہاں سے نکال کر یروشلم لایا جائے اور برکت کے لئے اس تابوت سکینہ کو لشکر میں رکھا جائے پھر فلستیوں کے خلاف جنگ کی جائے تاکہ خداوند کے نام ہمیں فتح نصیب ہو۔"

یوناف کے اس مشورے کو داؤد علیہ السلام نے پسند کیا، پہلے تابوت سکینہ کو ایک بہت بڑے ہجوم کے ساتھ یروشلم میں لایا گیا، پھر تابوت سکینہ کو اپنے لشکر میں رکھ کر داؤدؑ وادی کی طرف بڑھے، جہاں فلستی جنگ کرنے کے لئے جمع تھے، ایک ہولناک جنگ کے بعد داؤدؑ نے فسلتیوں کو شکست دی۔

فلستی جب میدان چھوڑ کر بھاگے تو داؤد علیہ السلام نے انہیں یوں نکل جانے نہیں دیا، بلکہ ان کا تعاقب ان کے علاقوں تک کیا، یہاں تک فلستیوں کے سارے علاقوں پر قبضہ کر کے انہیں اپنی سلطنت میں شامل کرلیا اور فلستیوں کو حکومت سے محروم کردیا گیا، فلستیوں کے بعد داؤدؑ نے موآبیوں کی سرکوگی کی اور ان پر بھی حملہ آور ہو کر انہیں اپنی سلطنت میں شامل کرلیا، اس کے بعد داؤدؑ نے دریائے فرات کے کنارے حکومت کرنے والے رحوب پر حملہ کیا اور اسے بھی شکست دے کر اس کے علاقوں کو اپنی سلطنت میں شامل کرلیا، اس طرح دمشق شہر بھی داؤدؑ کے زیرنگیں آگیا تھا، اس کے بعد داؤدؑ نے لگاتار عمونیوں، عمالیقوں، آرامیوں اور ادومیوں کے خلاف لشکر کشی کی اور سب کو زیر کر کے اپنی سلطنت میں شامل کرلیا، اس طرح داؤدؑ ایک وسیع وعریض سلطنت پر عدل اور انصاف

کے ساتھ حکمرانی کرنے لگے۔

اسی دوران ایسا ہوا کہ عمونیوں کا بادشاہ جو اپنے علاقے میں داؤد کے ماتحت کی حیثیت سے حکومت کرتا تھا، مرگیا۔ داؤد علیہ السلام کو جب یہ خبر ملی تو آپ نے اپنے ایلچی بھیجے تاکہ مرنے والے بادشاہ کے بیٹے حنون کو اس کا جانشین مقرر کیا جائے، حنون ایک شرارتی اور شیطان صفت انسان تھا، جب داؤد علیہ السلام کے ایلچی اس کے پاس پہنچے تو اس نے نہ صرف یہ کہ ان ایلچیوں کی توہین اور بے عزتی کی بلکہ ان کی آدھی آدھی داڑھی مونڈھوا کر اور ان کی پوشاکیں ان کے کولہوں تک پھاڑ کر واپس کردیا، ساتھ ہی اس نے موآبیوں، آرامیوں کو بھی اپنی مدد کے لئے بلالیا۔ اس طرح ایک بار پھر بنی اسرائیل اور مخالف قوتوں کے ساتھ جنگ چھڑگئی، یہ جنگ کافی طول پکڑگئی، اس جنگ میں داؤد علیہ السلام کا ایک ہردلعزیز جرنیل اوریاہ بھی مارا گیا اور اس کی موت کے بعد اس کی بیوہ بنت سبع کو بھی داؤد علیہ السلام نے اپنے حرم میں داخل کرلیا، اس جنگ میں بھی داؤد علیہ السلام فتح مند ہوئے اور ساری مخالف قوتوں کو کچل کر انہوں نے اپنی سلطنت میں امن وامان بحال کردیا، اس طرح داؤد پھر عدل وانصاف کے ساتھ حکومت کرنے لگے۔

☆☆☆☆☆☆

ایک روز یوناف اور اریسہ شام سے تھوڑی سی دیر قبل یروشلم کے نواحی کوہستانی سلسلے میں گھوم رہے تھے کہ ابلیکا نے ایک دم یوناف کی گردن پر لمس دیا، ابلیکا کی واپسی کا جان کر خوشی سے یوناف کا چہرہ تمتما اٹھا اور خوشیوں کے ہجوم کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس نے اپنے پہلو میں چلتی اریسہ کو مخاطب کرکے کہا۔ ''اریسہ! اریسہ! میں تم سے ایک خوشخبری کہوں، ابلیکا لوٹ آئی ہے اور اس وقت وہ میری گردن پر لمس دے رہی ہے۔'' پھر یوناف اپنی جگہ پر رک گیا، اچانک یوناف کے چہرے پر سیاہ رات کے پھیلاؤ، ریتلے اجاڑ بیابان اور گہرائیوں میں ڈوب جانے والے خواب کی کیفیت طاری ہونے لگی، اس کی آنکھوں میں دکھ کی لہریں، بنجر زمینوں کی سی سلگتی تنہائیاں اور خونخوار وحشتیں رقص کرنے لگی تھیں۔ یوناف کی یہ حالت دیکھ کر اریسہ فکرمند اور مغموم ہوگئی تھی، تھوڑی دیر تک وہ بڑی تکلیف دہ حالت میں یوناف کو دیکھتی رہی، پھر شاید اس کے صبر وتحمل کے بند ٹوٹ گئے، اس نے بکھری بکھری اور تقریباً روتی ہوئی آواز میں یوناف کو مخاطب کرکے پوچھا۔ ''یہ آپ ابلیکا سے متعلق بتاتے بتاتے خاموش کیوں ہوئے ہیں؟ آپ کے چہرے اور آپ کی آنکھوں کے اندر فکرمندی اور خوف وہراس کیوں پھیل گیا ہے۔''

یوناف اس بار متفکری آواز میں بولا۔ ''اریسہ! اریسہ! میں فکرمند اس لئے ہوا ہوں کہ میری گردن کے گرد ابلیکا کا لمس وہ لمس نہیں جو کبھی ہوا کرتا تھا، ماضی کا لمس بڑا نرم، ریشمی، ملائم اور حریری ہوا کرتا تھا اور ساتھ ہی ابلیکا کی شہد بھری ترنم خیز آواز بھی سنائی دیا کرتی تھی۔

اریسہ! اریسہ! اس بار ابلیکا کا لمس میری گردن پر ایسا کھردرا اور اذیت ناک ہے جیسے کوئی درندہ اپنے نوکیلے ناخنوں کے ساتھ پنجے کو میری گردن کے گرد پھیر رہا ہو۔ پھر یوناف اچانک خاموش ہوگیا اور پہلے کی نسبت زیادہ پریشان اور فکرمند ہوگیا کیوں کہ شروع میں ابلیکا نے ایک باریک سانپ کی صورت میں اس کی گردن کے گرد اپنا کھردرا لمس دیا تھا اور اب اس باریک سانپ کی جسامت بڑھنا شروع ہوگئی تھی اور اس کے کھردرے پن میں اضافہ ہوتا چلا گیا تھا اور یوناف کو ایسا محسوس ہونے لگا تھا کہ اگر اسی طرح ابلیکا اپنی جسامت میں اضافہ کرتی چلی گئی تو اس کے لئے اس کا برداشت کرنا تقریباً مشکل ہوکر رہ جائے گا، پھر یوناف کو ایسا لگا جیسے ابلیکا نے اپنی جسامت خوب بڑھانے کے بعد اپنا بہت بڑا اور ہولناک پھن فضا کے اندر بلند کرلیا ہو۔

تھوڑی دیر تک اپنے اس اٹھے ہوئے پھن کو ابلیکا فضا کے اندر لہراتی رہی، پھر اپنا پھن اس نے خوب زور سے یوناف کے منہ پر دے مارا۔ یوناف اپنے منہ پر ابلیکا کی اس کاری ضرب کو برداشت کرگیا لیکن اس ضرب کے باعث اس کی آنکھوں کے سامنے ایک بار ستارے ضرور ناچ گئے تھے، پھر دوسری بار ابلیکا نے اس زور اور قوت سے یوناف کو اپنا پھن مارا کہ یوناف زمین پر گر گیا۔ اریسہ چیخ مارتی ہوئی آگے بڑھی، یوناف کو سہارا دے کر اس نے اٹھایا اور اس کے پہلو سے لپٹتے ہوئے پوچھا۔ ''یہ آپ کو کیا ہوگیا ہے؟''

یوناف نے اریسہ کو تو کوئی جواب نہ دیا، پر اس بار اس نے ابلیکا کو مخاطب کرکے پوچھا۔ ''ابلیکا! ابلیکا! یہ آج تو میرے ساتھ کیسا سلوک کررہی ہے؟ اتنے عرصے بعد تو میرے پاس آئی بھی تو کس حالت اور کن جذبوں کے ساتھ آئی؟

ابلیکا! ابلیکا! کیا تو ان سارے رشتوں اور ان سارے تعلقات کو فراموش کرگئی ہے، جو صدیوں سے تیرے اور میرے درمیان تھے؟ ابلیکا!

ابلیکا! تجھے کیا ہوگیا ہے؟ کیا تو میرے ساتھ رفاقت کو ترک کر کے عداوت اور دشمنی پر اتر آئی ہے؟ کیا تو سارے جذبوں کو بھول کر میرے لئے اجنبی اور نا آشنا ہوگئی ہے؟ ابلیکا! ابلیکا تم خاموش کیوں ہو؟ میری بات کا جواب دو کس نے تمہیں میرے خلاف اس کام پر لگایا ہے؟ کون ہے وہ جس نے میرے اور تمہارے درمیان بیگانگی، اجنبیت اور نفرت کی دیواریں کھڑی کردی ہیں؟ کون ہے وہ جس نے تیری یہ حالت کردی ہے؟ میں اس کے خلاف حرکت میں آؤں گا اور اس سے تیری اس بیگانگی اور اجنبیت کا انتقام ضرور لوں گا۔

ابلیکا کا پھن اسی طرح یوناف کی گردن سے علیحدہ فضا کے اندر اٹھا رہا، وہ خاموش تھی، یوناف کی کسی بھی بات کا اس نے کوئی جواب نہ دیا۔

ایک بار پھر ابلیکا نے اپنا پھن فضا کے اندر لہرایا اور اس بار اس نے غضب میں یوناف کے چہرے پر اپنا پھن مارا کہ یوناف طوفان کے اندر خشک پتے کی طرح اُچھلتا ہوا ایک چٹان پر گرا اس کا سر پھٹ گیا اور خون بہنے لگا، اس کے ساتھ ہی اس پر نیم غشی کی سی کیفیت طاری ہوگئی، اسی لمحے ایک قریبی چٹان کی اوٹ سے عزازیل اور اذب نے اریسہ پر چھلانگ لگادی، اذب نے اریسہ کو دبوچ لیا اور عزازیل نے اپنی قوتوں کو برق کے کوندے کی سی تیزی کے ساتھ حرکت میں لاکر اریسہ کا خاتمہ کردیا، نیم غشی کی حالت میں یوناف یہ سارا منظر دیکھ رہا تھا، جب تک وہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاکر سنبھلتا اور عزازیل اور اذب کے مقابلے میں اٹھ کر اریسہ کی مدد کرتا، اس وقت عزازیل اور اذب اریسہ کا خاتمہ کرکے وہاں سے روپوش ہوگئے۔

بڑی مشکل اور تکلیف دہ احساسات کے ساتھ یوناف سنبھلا، اٹھ کر بیٹھا، ایک افسردہ سی نگاہ اس نے اپنے بہتے خون پر ڈالی، پھر بیٹھے ہی بیٹھے وہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا اپنی حالت اس نے سنبھالی، اب وہ پھر پہلے جیسا چاق وچوبند ہوچکا تھا۔ ابلیکا کی ضربوں کے باعث ہونے والے زخموں اور تکلیف سے اسے نجات مل گئی تھی، پھر وہ تیزی سے چل کر اس جگہ آیا جہاں اریسہ پڑی ہوئی تھی، اس نے اریسہ کی نبض پر ہاتھ رکھا، وہاں اب کیا رہ گیا تھا، اریسہ مرچکی تھی، موت اپنا کام کرچکی تھی اور اس کا جسم روح سے خالی تھا۔

اس کوہستانی سلسلے کے اندر حسین اریسہ کو مردہ حالت میں دیکھتے ہوئے یوناف کی حالت بشر گزیدہ، سنگتی تنہائی اور پتھر یلے اجاڑ ویابیان جیسی ہوکر رہ گئی تھی، اس کی آنکھوں کے اندر آگ اور زندگی کے دشت کی ویرانیاں رقص کرنے لگی تھیں، اس کی پیشانی کی سلوٹوں کے اندر طلسم بے کراں، برق کے نادیدہ کوندوں اور طغیانی وجبروت کا عمل واضح ہونے لگا تھا، پھر اس کوہستانی سلسلے کے اندر سمندر کے شور اور دریاؤں کے خروش کی طرح یوناف کی آواز بلند ہوئی۔

"اے عزازیل! اے خداوند کے مردود کئے ہوئے ابلیس! تو نے اریسہ کا خاتمہ کرکے میرے ماحول کو میرے لئے تپے ہوئے گردوں اور انگارہ زمین جیسا بنا کر رکھ دیا ہے، اے عزازیل! عنقریب میں تیرے جنونی جذبات اور تیرے سیاہ اعمال کا صفحہ تمہیں دوں گا، اب میں تیرے خلاف حرکت میں آؤں گا، تیرے فردا کو تیرے امروز سے بدتر، تیرے ذہن کو ریزہ ریزہ اور تیرے جسم واعضاء کو شل اور بوجھل بنادوں گا، ایک روز ضرور سناٹوں کی گونج کے اندر سیل وقت کی تپش اور لو کا طوفان بن کر تجھ پر وارد ہوں گا۔" یوناف تھوڑی دیر تک خاموش رہا، پھر اس نے کسی قدر مدھم اور دبے دبے لہجے میں کہا۔ "ابلیکا! ابلیکا تم نے صدیوں پرانے رشتوں کو نفرت کے گھپ اندھیرے، دوستی کی طرح اُجلے تعلقات کو تند حقارت کے سناٹے اور پیار کے امرت کو نفرت کے زہر میں تبدیل کردیا ہے۔ اے ابلیکا! اگر تو عزازیل کے ایما پر کام کررہی ہے تو پھر میں تیرے اور عزازیل دونوں کے خلاف اپنے خداوند کبیر کا نام لے کر جہاد کا اعلان کرتا ہوں۔ اے ابلیکا! تم اور عزازیل دونوں مل کر بھی میرے آہنی عزم واستقلال، میرے باطنی کیفیت اور میرے ذہن میں رنگتی نیکی کی پرچھائیوں کو تبدیل نہیں کرسکتے۔ اے ابلیکا تیری وجہ سے اریسہ ماری گئی، اگر تم مجھ پر حملہ آور نہ ہوتی تو میں عزازیل اور اذب کو تو اریسہ کے قریب تک نہ آنے دیتا۔ آہ تو نے اپنے لئے میرے دل میں نفرت کا گھور شب اندھیرا اور عداوت ودشمنی کی دہکتی آگ بھردی ہے۔ اے ابلیکا اگر تو میرے خلاف دشمنی پر اتر آئی ہے تو میں تم پر ثابت کردوں گا کہ میں تیری اور عزازیل دونوں کی دشمنی برداشت کرسکتا ہوں اور نبھا سکتا ہوں۔ اے ابلیکا! اب میں تیرے سارے تیرے ہی سلوک اور تیرے ہی عمل کے مطابق مناسب ردعمل کا اظہار کروں گا۔"

پھر یوناف خاموش ہوگیا، تھوڑی دیر تک وہ غور اور دکھ کے ملے جلے انداز میں اریسہ کی لاش کو دیکھتا رہا، اس نے محسوس کیا، اریسہ کے مردہ چہرے پر اب بھی ڈھلے ہوئے آلو بخارے جیسی تازگی اور عارضِ گل جیسی

دلہن تھی، اس کے بعد یوناف اپنی چرمی پیٹی سے اپنا بڑے اور چوڑے پھل کا خنجر علیحدہ کیا، ایک ٹیلے کے دامن میں اس نے گڑھا کھودا اور اریسہ کو بوجھل دل اور بیزار طبیعت کے ساتھ وہاں دفن کر دیا، کچھ دیر تک اس وادی کے اندر گھوم پھر کر وہ جنگلی پھول جمع کرتا رہا، جب اس کا دامن پھولوں سے بھر گیا تو وہ پھول اس نے اریسہ کی قبر پر ڈال دیئے اور خود بوجھ قدموں سے یروشلم کی طرف بڑھ گیا۔

☆☆☆☆☆

یوناف یروشلم شہر میں داخل ہونے کے بعد جب اپنی رہائش گاہ کے قریب گیا تو اس نے دیکھا کہ داؤد علیہ السلام اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ اس کی طرف آ رہے تھے، انہیں اپنی طرف آتے دیکھ کر یوناف رک گیا۔ داؤد علیہ السلام قریب آئے وہ کچھ کہنا چاہتے تھے اور ان کا چہرہ بھی چھوا اترا ہوا اور افسردہ تھا، یوناف کو غمگین اور ملول دیکھ کر وہ رک گئے اور یوناف کو مخاطب کرکے انہوں نے گہری ہمدردی اور نرمی سے پوچھا۔ "اے عزیز! کیا بات ہے، آج تو خلاف معمول اداس اور پریشان ہے، جب کہ میں نے ہمیشہ تیرے چہرے پر رونق اور تبسم ہی دیکھا ہے؟"

داؤد علیہ السلام کے اس جواب میں یوناف نے بوجھ بوجھل سے انداز اور بکھرتی ٹوٹتی آواز میں اریسہ کی موت اور یروشلم کے کوہستانی سلسلے کے اندر پیش آنے والے حالات تفصیل کے ساتھ سنا ڈالے۔ یوناف کے اس انکشاف پر داؤد علیہ السلام اور زیادہ مغموم اور پریشان ہو گئے، پھر فرمایا۔ "اے یوناف! میرے عزیز! تمہاری طرح مجھ پر بھی اچانک افتاد ٹوٹ پڑی ہے۔"

یوناف اپنا دکھ اور غم بھول گیا اور چونک کر پوچھا۔ "کیا ہوا؟"

داؤد علیہ السلام نے دلگیری آواز میں کہنا شروع کیا۔ "میرا یہ دکھ میرے بیٹے ابی سلوم کے باعث ہے تم جانتے ہی ہو کہ کچھ عرصے قبل میرا بیٹا ابی سلوم مجھ سے اجازت لے کر اپنے کچھ ساتھیوں اور بھائی امون کے ساتھ بعل حصور کی طرف گیا، تب وہاں اس نے خواہ مخواہ ایک بے بنیاد دشمنی کی بنا پر اپنے بھائی اور میرے بیٹے امون کو قتل کر دیا اور خود ابی سلوم حصور کے بادشاہ عمی ہود کے بیٹے قطمی کے پاس جا کر رہنے لگا اور پھر تم یہ بھی جانتے ہو یوناف کہ آخر میں نے رحم دلی کا مظاہرہ کیا، ابی سلوم کو معاف کر دیا اور اسے یروشلم واپس آنے کی اجازت دے دی۔

پھر چند ماہ ہوئے ابی سلوم نے مجھ سے اجازت لی کہ وہ جرون شہر کی طرف جانا چاہتا ہے اور اس کے لئے اس نے یہ عذر پیش کیا کہ جب وہ اور ہم سب جرون شہر میں رہا کرتے تھے تو اس نے منت مانگی تھی کہ اگر خداوند نے ہم سب کو جرون سے یروشلم پہنچا دیا تو وہ جرون واپس آ کر یکسوئی کے ساتھ کچھ عرصے خداوند کی عبادت میں مصروف رہے گا اور دیکھ یوناف! میں نے اپنے بیٹے ابی سلوم کو ایسا کرنے کی اجازت دیدی لیکن میں نہ جانتا تھا کہ ابی سلوم اپنے دل میں کیا بدی رکھتا ہے، لہٰذا جرون جانے کے بعد اس نے اپنے اعتبار کے آدمی اسرائیل کی ساری سلطنت کے اندر پھیلا دیئے، اس نے سازش اور نقدی خرچ کرکے بڑے بڑے سرداروں کو اپنے ساتھ ملا لیا اور جرون شہر میں اپنی بادشاہت کا اعلان کر دیا۔ اب میرے بیٹے ابی سلوم نے میری طرف قاصد بھجوایا ہے کہ بنی اسرائیل کے سب لوگ اس کے ساتھ ہیں اور اسے اپنا حقیقی بادشاہ تسلیم کرتے ہیں، لہٰذا یروشلم شہر کو اس کے لئے خالی کر دیا جائے۔

میرے بیٹے ابی سلوم نے یہ دھمکی بھی دی ہے کہ اگر یروشلم شہر کو اس کے لئے خالی نہ کیا گیا تو وہ ایک ہزار لشکر کے ساتھ یروشلم پر حملہ آور ہوگا اور شہر کی اینٹ سے اینٹ بجا کر رکھ دے گا۔ اے یوناف! میں دیکھتا ہوں کہ بہت سے شریر طبع اسرائیلی سرداروں کے دل میرے بیٹے ابی سلوم کے ساتھ مل گئے ہیں، میں نہیں چاہتا کہ بنی اسرائیل آپس میں ایک دوسرے کے خلاف برسر پیکار ہو کر خون ناحق بہائیں، لہٰذا میں نے یروشلم شہر کو خالی کر دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ان حالات میں تمہارا کیا فیصلہ ہوگا؟

یوناف نے بڑے انکسار اور ملائمت سے جواب دیا۔ "اے آقا! میرا ابی سلوم سے کیا تعلق، میں تو نیکی کا ایک نمائندہ ہونے کے ناتے آپ کا خادم ہوں، اگر آپ خیال کرتے ہیں کہ یروشلم کو خالی کر دینا ہی ایک احسن اقدام ہے تو پھر میں آپ کے ساتھ ہوں، جہاں آپ جائیں گے وہاں اپنے ساتھ آپ مجھے بھی پائیں گے۔"

یوناف کے اس جواب سے داؤد علیہ السلام خوش ہوئے، پھر فرمایا۔ "یوناف! یوناف! تو نے اپنی گفتگو سے میرا دل خوش کر دیا ہے، ویسے تو خداوند ہی سب کا مالک و مددگار اور کارساز و کارگر ہے پر تیرے اس خانہ بدوشی کے دور میں ساتھ ہونے سے مجھے ایک طرح کی ڈھارس اور تسلی رہے گی۔" سو اب تو تیاری کر کیوں کہ میں اپنے چند رفقاء کے ساتھ تھوڑی دیر تک یہاں سے کوچ کروں گا۔"

یوناف نے اداس اور دلگیری آواز میں کہا۔ "اے آقا......! مجھے کیا

تیاری کرنی ہے، میں جس حال میں اس وقت آپ کے سامنے کھڑا ہوں اسی حال میں آپ کے ساتھ ہولوں گا۔"

داؤد علیہ السلام نے بڑی نرمی اور شفقت سے کہا۔"اگر ایسا ہے تو پھر میرے ساتھ آؤ کہ میں تھوڑی دیر تک یہاں سے کوچ کرنے والا ہوں۔"

یوناف چپ چاپ داؤد علیہ السلام کے ساتھ ہولیا، تھوڑی دیر تک داؤد علیہ السلام نے یوناف کے علاوہ اپنے سرداروں میں ایک موآب، دوسرے ابیشے اور تیسرے جاتی اتی کے علاوہ اپنے دیگر رفقاء کے ساتھ یروشلم شہر سے کوچ کیا اور یروشلم کے لوگوں کو جب خبر ہوئی کہ داؤد شہر چھوڑ کر جارہے ہیں تو لوگ دھاڑیں مار مار کر رونے لگے۔

یروشلم میں اس وقت دو بڑے کاہن تھے اور یہی دونوں کاہن بنی اسرائیل کے بڑے عالم سمجھے جاتے تھے، تابوت سکینہ بھی ان دونوں کاہنوں کی نگرانی میں تھا، ان دونوں کاہنوں میں سے ایک کا نام صدوق اور دوسرے کا نام ابیاتر تھا اور ان دونوں کاہنوں کا ایک ایک بیٹا تھا، صدوق کے بیٹے کا نام اخیمعص اور ابیاتر کے بیٹے کا نام یونتن تھا۔ جب داؤد علیہ السلام شہر سے باہر نکلے تو انہوں نے دیکھا صدوق اور اس کا بیٹا اخیمعص اور ابیاتر اور اس کا بیٹا تابوت سکینہ اٹھائے داؤد علیہ السلام کے ساتھ آملے اور داؤد علیہ السلام کے ساتھ جانے کا ارادہ ظاہر کیا، انہیں وہاں دیکھ کر داؤد علیہ السلام ان کے پاس آئے اور ان چاروں کو مخاطب کر کے کہا۔"میں تم چاروں کا شکر گزار ہوں کہ تم چاروں نے تابوت سکینہ کے ساتھ میرے ساتھ چلنے کا عزم کیا ہے، لیکن میں سمجھتا ہوں کہ تم چاروں کو میرے ساتھ جانے کے بجائے یروشلم میں قیام کرنا چاہئے، اب تم پوچھو گے کہ ہم کیوں یروشلم میں قیام کریں؟"

جواب میں صدوق نے کہا۔"ہاں ہم ضرور پوچھیں گے کہ آپ کے چلے جانے کے بعد ہم چاروں یروشلم شہر میں رہ کر کیا کریں گے؟"

جو لوگ کسی مقصد میں کامیاب ہونا چاہتے ہیں ان کو چاہئے کہ ناکامیوں کو خندہ پیشانی کے ساتھ جھیلنے کی عادت ڈالیں، ناکامیاں ہی کامیابیوں سے ہمکنار کراتی ہیں۔

ایک ایسے خاندان کی ہولناک سچی داستان جو جنات کی انتقامی کارروائی کا شکار ہوگیا

خوفناک حویلی

اس داستان کا ایک ایک حرف پڑھیے، دوران مطالعہ آپ ڈریں گے بھی، روئیں گے بھی، خوف ودہشت سے لرزیں گے بھی لیکن آپ کی دلچسپی داستان ختم ہونے تک برقرار رہے گی



رسوئی گھر کے قریب جا کر ہم نے دیکھا کہ عجوبہ نے بہت موٹا چوہا پکڑ رکھا تھا اور وہ اسے اس طرح کھا رہا تھا جیسے عام لوگ سموسہ کھاتے ہیں —— کچا چوہا —— وہ مزے لے لے کر کھا رہا تھا اور بہت خوش اور مگن نظر آرہا تھا۔ اسے اس حالت میں دیکھ کر گھن تو سب کو آئی ہی تھی لیکن ساتھ ساتھ یہ بھی یقین ہوگیا تھا جسے ہم انسان کے بچے کی طرح پال رہے تھے وہ غالباً کوئی اور مخلوق تھی وہ انسان نہیں تھا۔

عجوبے کی اور بھی کئی حرکتوں نے ہمیں اچنبھے میں ڈال دیا تھا۔ ایک دن یہ ہوا کہ گھر کے سب افراد گھومنے پھرنے کے لئے نکلے اور جامع مسجد کے علاقے میں بھی پہنچے۔ بچوں کے اصرار پر ماماں زبیر سب کو جامع مسجد کے مینار پر لے کر چڑھ گئے۔ عجیب منظر تھا ایسا لگتا تھا جیسے پوری دلی نظر آرہی ہو۔ مینار پر چڑھ کر ہم سب ادھر ادھر دیکھ دیکھ خوش ہو رہے تھے کہ اچانک عجوبہ مینار پر سے نیچے گر گیا۔ اس کے گرنے سے خالہ نجمہ کی چیخیں نکل گئیں اور باقی سبھی کے ہوش وحواس خراب ہوگئے۔ اسی وقت بے تحاشہ سب نیچے اترے مینار کے اندر اندھیرا تھا لیکن گرم جوشی میں سب آنا فانا نیچے آئے —— ہم کو یقین تھا کہ عجوبہ کے جسم کی کرچیں بکھر گئی ہوں گی اور اس کی لاش مسجد کے فرش پر خون سے لت پت پڑی ہوگی لیکن ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہیں رہی۔ جب ہم نے مینار سے نیچے اتر کر دیکھا کہ عجوبہ بالکل ٹھیک تھا اور مسجد کے فرش صحن پر کھڑا ہوا عجیب انداز سے ہنس رہا تھا۔ جیسے وہ گرا نہ ہوا بلکہ اپنا کرشمہ دکھانے کے لئے کودا ہو۔

ایک بار دیکھا کہ اس کے آگے ببول کی ٹہنیاں پڑی ہوئی تھیں اور ان میں کانٹے ہی کانٹے تھے اور عجوبہ ٹہنیوں کو بکری کی طرح کھا رہا تھا —— عجوبہ کی اس طرح کی حرکتوں سے ہم سب کو بڑا ڈر لگتا تھا اور صاف ظاہر ہوتا تھا کہ عجوبہ کوئی اور مخلوق ہے جس نے خالہ نجمہ کی کوکھ سے جنم لے لیا ہے۔

خالو یٰسین اور ماماں زبیر نے بہت سے مولویوں اور مفتیوں سے جا کر یہ بات پوچھی کہ کیا انسان کی کوکھ سے جن پیدا ہوسکتا ہے؟ تو سب نے نفی میں جواب دیا تھا کہ ایسا ہرگز ہرگز ممکن نہیں ہے۔ لیکن جب ان مولویوں اور مفتیوں کو عجوبہ کی عجیب وغریب حرکتیں سنائی گئیں تو ان سب کو حیرت ہوئی اور وہ دانتوں میں انگلی دبا کر رہ گئے...... اور ایک دن عجوبہ میاں شدید بخار میں مبتلا ہوگئے اور چند گھنٹے بیمار رہ کر ان کا انتقال ہوگیا —— اگرچہ عجوبہ کو دیکھ کر سب افراد خوف کھاتے تھے۔ خالہ نجمہ بھی اس سے وہ محبت نہیں کر پاتی تھیں جو ایک ماں اپنے بچے سے کرتی ہے لیکن اس کے باوجود بھی عجوبہ کی موت پر سبھی کو صدمہ ہوا اور سبھی کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے۔

مرتے مرتے عجوبہ میاں اپنا کرشمہ دکھا گئے۔ انہیں جب غسل دیا جا رہا تھا تو وہ تھوڑا تھوڑا گھٹنے شروع ہوئے۔ یہاں تک کہ صرف دو بالشت کے برابر رہ گئے۔ ان کی لاش دیکھ کر سب دانتوں میں انگلی دبائے کھڑے تھے۔ آس پڑوس کے لوگوں کو بڑا تعجب ہو رہا تھا کہ اچانک یہ بچہ چھوٹا کیسے ہوگیا۔ لیکن ہمارے گھر کا تو ہر فرد ان کی زندگی میں بے شمار حرکتیں ایسی دیکھ چکا تھا کہ وہ سب محیر العقل تھیں۔ اس لئے ہمیں کوئی حیرت نہیں ہوئی —— اس کے بعد یہ ہوا کہ جب اسے غسل دے کر پلنگ پر لٹا دیا گیا تو اس کی لاش بڑھنی شروع ہوگئی اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک گز بڑھ گئی۔ لاش بڑھ جانے کی وجہ سے کفن چھوٹا ہوجانا چاہئے تھا

لیکن ایسا نہیں ہوا کیوں کہ لاش کفن سمیت بڑھ رہی تھی۔ یہ منظر دیکھ کر بعض لوگوں کی تو چیخیں نکل گئی تھیں۔

میں قبرستان تو نہیں گئی تھی لیکن میں نے سنا تھا کہ عجوبہ کو پٹواری جی نے قبر میں اتارا اور پھر جب وہ قبر سے باہر آنے لگے تو انہیں ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کوئی اُن کی ٹانگ پکڑ کر کھینچ رہا ہے۔ یہاں تک کہ وہ ایک بار تو قبر میں گر گئے۔ کئی بار کی کوشش کے بعد جب لوگوں نے انہیں زبردستی اوپر کھینچا تب وہ قبر سے نکل سے اور اس سلسلے کی آخری قابل حیرت بات یہ تھی کہ خالو یٹیین اور ماماں زبیر جب عجوبہ کی تدفین کے اگلے دن قبرستان فاتحہ خوانی کے لئے گئے تو عجوبہ کی قبر موقعہ پر موجود نہیں تھی جہاں اس کی قبر بنائی گئی تھی وہاں زمین بالکل برابر تھی اور قبر قطعی طور پر غائب تھی۔ ایسے ایسے ہوش ربا واقعات کو ہر قاری من گھڑت قصہ اور کہانی پر محمول کرے گا لیکن میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر اور خدائے برتر کی قسم کھا کر کہتی ہوں کہ میں جو کچھ بیان کر رہی ہوں، سب کچھ مجھ پر گزر چکی ہے اور ان میں کوئی بات بھی حقیقت کے خلاف نہیں ہے۔

عجوبہ کی زندگی میں کوئی اور حادثہ پیش نہیں آیا تھا لیکن عجوبہ کی موت کے فوراً بعد سے حویلی جنات کا خاص نشانہ بن گئی تھی اور پھر تو یہ ہوا کہ ہر ہفتے کچھ نہ کچھ مصیبت ہم لوگوں پر ٹوٹتی رہی۔

عجوبہ کے انتقال کے اگلے دن باجی آمنہ کو شدید بخار آیا اور اس کے بعد ان کی حالت بگڑنی شروع ہوئی۔ انہیں عجیب طرح کا بار بار دورہ سا پڑتا تھا۔ ڈاکٹروں کو دکھایا تو وہ کچھ بھی نہ سمجھ سکے۔ ہر ڈاکٹر اور حکیم نے بس دماغی ٹینشن بتائی اور کسی بھی دوا سے انہیں کوئی افاقہ نہیں ہوا۔

عام ملنے والوں کی رائے تھی کہ کسی عامل کو بلایا جائے لیکن خالو یٹیین عامل سے رجوع کرتے ہوئے ڈرتے تھے۔ انہوں نے یہ عزم کر لیا تھا کہ میں کسی مولوی کو اپنا گھر نہیں دکھاؤں گا۔ وہ ڈرتے تھے کہ اگر میں نے کسی مولوی سے جھاڑ پھونک کرائی تو جنات اُن کے اور سب گھر والوں کے اور مخالف ہو جائیں گے اور پھر وہ اور زیادہ جانی مالی نقصان پہنچائیں گے ـــــ لیکن لوگوں کے اصرار پر خالو یٹیین نے ایک بنگالی کو بلا ہی لیا ـــــ یہ بنگالی مولانا جس وقت ہمارے گھر آئے تو باجی آمنہ پر دورے کی کیفیت طاری تھی ـــــ چہرہ زرد ہو جاتا تھا اور منہ سے کچھ جھاگ بھی آتے تھے۔

ان جھاگوں کی وجہ سے بعض لوگوں کی یہ بھی رائے تھی کہ آمنہ کو مرگی کا اثر ہے لیکن بعد کے حالات نے یہ ثابت کر دیا تھا کہ انہیں مرگی نہیں تھی۔ مولانا بنگالی نے انہیں دیکھا پھر کپڑا وغیرہ ناپ کر انہوں نے بتایا کہ ان پر زبردست قسم کا جن مسلط ہے ـــــ انہوں نے ایک تعویذ بنایا اور باجی آمنہ کے ہاتھ میں پکڑا دیا۔ بس اس تعویذ کا پکڑانا تھا کہ قیامت آگئی ـــــ باجی آمنہ کھڑی ہو گئیں ـــــ اور چیخنے چلانے لگیں ـــــ ان کا لب و لہجہ بدلا ہوا تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ جیسے کوئی مرد بول رہا ہو۔

ہم نہیں جائیں گے ـــــ ہم بہت دور سے آئے ہیں ـــــ ہم اس کے عاشق ہیں۔

مولانا بنگالی نے پوچھا ـــــ تیرا نام کیا ہے؟

تو کون ہوتا ہے ہمارا نام پوچھنے والا ـــــ کمبخت ہم تخت سلیمانی کے وارث ہیں ـــــ ہم اس کو لینے آئے ہیں اور ہم اس کو لے کر جائیں گے۔

مولانا بنگالی نے کہا ـــــ میں تجھے جلا دوں گا۔

باجی آمنہ بولیں ـــــ ہم تجھے بھسم کر دیں گے ـــــ ہم تو بھائی ہیں۔

اس کے بعد مولانا بنگالی نے سرسوں کے تیل پر پڑھ کر دم کیا ـــــ اور پھر باجی آمنہ کے ناخونوں پر لگانے کی کوشش کی لیکن وہ بس میں نہیں آئیں۔ وہ چیخ چیخ کر کہہ رہی تھیں۔

ظالم ـــــ ہمیں چھوڑ دے ـــــ ہم سے جھگڑا مول مت لے ـــــ ہم تیرے بس میں آنے والے نہیں ـــــ مار ڈالیں گے تجھے ہم ـــــ کمبخت منحوس نابنجار۔

اور اس کے بعد انہوں نے ایک زبردست زہر آلود قسم کا قہقہہ لگایا ـــــ جسے سن کر سب لرز گئے ـــــ اور مولانا بنگالی بھی سنبھل کر کھڑے ہو گئے۔

باجی آمنہ نے مولانا بنگالی کی طرف آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

اَ ـــــ اَبے اُ ـــــ کیوں ڈرتا ہے۔

مولانا بنگالی نے جلدی جلدی کچھ پڑھنا شروع کیا۔

باجی آمنہ پر چڑھا ہوا جن بولا ـــــ کچھ نہیں ہوگا ـــــ نہیں ہے تیرے بس کا کچھ ـــــ ہم تو عاشق ہیں، تو ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔

مولانا بنگالی جھلا کر بولے۔ کل میں جلا دوں گا ـــــ کل میں

تیاری کرکے آؤں گا ـــــ کل میں تجھ سے نمٹوں گا۔

اُبے جا سالے ـــــ تو ہمیں کیا جلائے گا۔ہم تجھے ہی جلادیں گے ـــــ باجی آمنہ کے منہ سے گالی سن کر مجھے بڑی حیرت ہوئی تھی۔اس دن پہلی بار میں نے دیکھا کہ جن کس طرح انسانوں پر چڑھ جاتے ہیں اور پھر کیسی کیسی باتیں کرتے ہیں۔

تھوڑی دیر کے بعد مولانا بنگالی جب باجی پر کچھ پڑھ کر دم کررہے تھے اسی وقت اچانک کمرے میں کسی چیز کے گرنے کی آواز آئی ـــــ بڑے زور کا دھماکہ ہوا۔

ہاں ایک بات بتانا میں بھول گئی ـــــ مجوبہ کی وفات کے بعد ایک دن خالو نیمین کے تکیہ کے نیچے سے ایک لفافہ نکلا تھا۔لفافے میں ایک چھوٹا سا پرچہ تھا۔جس میں لکھا تھا۔

تم نے ہمارے مہمان کی قدر نہیں کی۔

اگر تم اس کی قدر کرتے تو ہمارے تمہارے اختلافات ختم ہوجاتے۔

اب ہم تم کو نہیں چھوڑیں گے۔

سفید کپڑا منگا کر گھر میں رکھ لو کیوں کہ اب جلدی جلدی کفن کی ضرورت پڑتی رہے گی۔

اس پرچے کو پڑھ کر گھر کا ہر فرد سہما ہوا تھا لیکن کرتے بھی کیا۔بس خدا سے دعا کرتے رہے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہے،زندگی تو بس ایک عذاب بن کر رہ گئی تھی ـــــ خون کے سے گھونٹ پیتے رہتے تھے ـــــ خالو نیمین جیسا بہادر انسان بھی ہر وقت سراسیمہ رہا کرتا تھا ـــــ اس لئے کہ نظر نہ آنے والے دشمن کا نہ مقابلہ ممکن تھا اور نہ ہی اس سے بچاؤ ممکن تھا ـــــ مولوی ملاؤں کو لاتے تو انہیں بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا۔وہ بھی بالآخر یہ کہنے پر مجبور ہوتے کہ بہت ہی ضد اور ہٹ دھرم قسم کے جنات اس حویلی میں رہتے ہیں۔انہیں قابو میں کرلینا ہر ایک کے بس کی بات نہیں۔

بہر حال میں بیان یہ کررہی تھی کہ جب مولانا بنگالی کچھ پڑھ رہے تھے اسی وقت حویلی کی مشرقی جانب سے ایک دھماکے کی آواز آئی۔ہم لوگ اس طرف بھاگے لیکن کہیں بھی کچھ نظر نہیں آیا۔پھر چند لمحوں کے بعد معلوم ہوا کہ ایک کمرے کی چار کڑیاں گرگئی ہیں۔کمال کی بات یہ تھی کہ کمرے کی چھت حد سے زیادہ مضبوط تھی۔کڑیاں بھی سال کی تھیں، بظاہر ان کے گرنے کی کوئی وجہ نہیں تھی۔

اور یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ کڑی کے پورے پر تازہ تازہ خون لگا ہوا تھا ـــــ ہم جب اس منظر کو دیکھ کر پھر باجی آمنہ کی طرف پلٹے تو وہاں باجی آمنہ اور مولانا بنگالی تھے اور پہلے ہی جیسے انداز کی باتیں چل رہی تھیں۔ہم جب وہاں پہنچے تو مولانا بنگالی کہہ رہے تھے۔

کمبخت پریشان مت کر ـــــ پھر معافی مانگے گا ـــــ اور میں تجھے معاف نہیں کروں گا ـــــ میں تجھے بوتل میں بند کردوں گا۔ تجھے جلادوں گا ـــــ تو اس پر کیوں چڑھا ہے؟

باجی آمنہ کے منہ سے آواز آئی ـــــ ہم نے بتادیا ہے کہ ہم اس کے عاشق ہیں۔ہم اس کو لے کر جائیں گے۔ہم اسے کوہ قاف لے جائیں گے ـــــ لے جائیں گے ہم کل اس کو لے جائیں گے۔تو ہمارا کچھ بھی نہ بگاڑ سکے گا۔ہم تجھے بھی ماردیں گے۔

تھوڑی دیر تک یہ سب کچھ ہوتا رہا پھر مولانا بنگالی نے خالو جان سے کہ کل میں آؤں گا۔آپ لوگ ایک نیا چراغ،ایک پاؤ سرسوں کا تیل، چار گلاب کے پھول اور ایک کوری ہانڈی منگا لینا اور کچھ سامان میں لے کر آؤں گا ـــــ اور کل میں صبح دس بجے تک آجاؤں گا۔

لیکن اگلے دن شام چار بجے تک بھی مولانا بنگالی نہ آئے،شام کو چار بجے باجی آمنہ پر پہلے دورے کی سی کیفیت ہوئی اور اس کے بعد انہوں نے بولنا شروع کیا۔

کہاں ہے وہ ملاّ ـــــ جلانے آرہا تھا ہمیں ـــــ ہم نے اسے اندھیرے کنوئیں میں پھینک دیا،اب ہم جارہے ہیں ـــــ ہم اسے لے جارہے ہیں۔ہم کسی کے بس میں نہیں آئیں گے۔دس منٹ تک اسی طرح کی باتیں باجی آمنہ کے منہ سے نکلتی رہیں۔اس کے بعد ان کی آنکھیں پھٹنی شروع ہوئیں۔ان کے منہ سے خون نکلنے لگا۔ہم سب نے رونا شروع کردیا۔فوراً ایک ڈاکٹر کو بلایا۔ڈاکٹر صاحب جب آئے باجی آمنہ بے سدھ پڑی تھیں۔ڈاکٹر صاحب نے ان کی نبض دیکھی،ناخن دیکھے،آنکھیں چیر کر دیکھیں اور انہوں نے باجی آمنہ کو مردہ قرار دے دیا۔گھر میں ایک کہرام مچ گیا۔باجی شاہدہ دھاڑیں مار مار کر رونے لگیں۔نانی اماں پتھر کا بت بن کر رہ گئیں۔خالہ نجمہ،ماماں زبیر کو لپٹ کر بلک بلک کر رونے لگیں اور میں؟ میں تو بالکل ایسی ہو کر رہ گئی تھی کہ کاٹو تو جسم میں لہو نہیں ـــــ بالکل زرد اور پیلی گیندے کے پھول کی

طرح اور یرقان کے مریض کی طرح۔

آمنہ باجی ـــــ شاہدہ باجی کی جوڑی دار تھیں۔ یہ دونوں بہنیں سچے دوستوں کی طرح ایک دوسری پر جان چھڑکتی تھیں اور ہر وقت ایک ساتھ رہتیں۔ حد یہ ہے کہ سوتی بھی ایک ہی پلنگ پر تھیں۔ لیکن زندگی کے شریک موت میں کب ایک دوسرے کے شریک ہو پاتے ہیں۔ نہ جانے کتنے جنازے قبرستان کی طرف روانہ ہوگئے اور ان کے چاہنے والوں کو موت نہیں آئی ـــــ اگر چاہنے والے بھی مر جایا کرتے تو یہ دنیا بھی نیست و نابود ہوکر رہ جاتی اور خدا کی خدائی زیروزبر ہوکر رہ جاتی۔ باجی آمنہ دنیا سے سدھار گئیں اور باجی شاہدہ انہیں رخصت کرنے کے بعد زندہ رہیں۔ حالانکہ دیکھنے والے کہا کرتے تھے کہ یہ دونوں ایک دوسرے کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتیں۔ جب ایک مرے گی تو دوسری کا بھی ہارٹ فیل ہو جائے گا۔

مجھے آج تک یہ بات یاد ہے کہ باجی آمنہ کی وفات کے بعد باجی شاہدہ کو کبھی کسی ہنستے ہوئے نہیں دیکھا تا۔ وہ تو ہر وقت بالکل مغموم اور اداس رہنے لگی تھیں ـــــ وہ زندہ تو تھیں لیکن ان کی زندگی زندہ لاش میں تبدیل ہو چکی تھی۔ ان کے بال پراگندہ رہتے۔ آنکھیں نم رہا کرتیں اور ان کے چہرے پر ہوائیاں اڑتی رہتی تھیں۔ وہ سارے گھر کے لئے سرتاپا سوالیہ نشان بن کر رہ گئی تھیں۔ اُن کے مزاج کی شگفتگی نذرِ الم ہوکر رہ گئی تھی اور ان کی زندہ دلی نے دردوغم کے کفن پہن لئے تھے۔

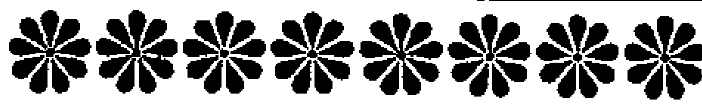
آج بھی جب ان کے اداس اور پھیکے پھیکے چہرے کا تصور بندھ جاتا ہے تو میری روح کے نہاں خانوں میں کرب واضطراب کے خاردار زاویئے بکھر جاتے ہیں اور میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگتا ہے اور ایسا لگتا ہے کہ جیسے میں قیامت کے میدان میں کھڑی خود اپنی آپ بیتی کا حساب وکتاب کر رہی ہوں۔

باجی شاہدہ، باجی آمنہ کے بعد حادثے کا شکار ہوگئیں۔ انہیں جنات نے جس انداز سے اپنا نوالہ بنایا تھا وہ بھی بڑا روح فرسا انداز کا تھا ـــــ اُف میرے اللہ ـــــ اتنی خوبصورت عورت کی کتنی بھیانک موت! ـــ فی الحقیقت ان کی موت بڑی عبرتناک موت تھی۔ ان کا سر موت کے بعد جسم کے ڈھانچے سے غائب ہوگیا تھا۔ وہ علی الصبح حسب معمول لیٹرین میں گئیں۔ تھوڑی دیر کے بعد ان کے چیخنے کی آواز آئی۔ امی جان بچاؤ ـــ دولہا بھائی بچاؤ ـــــ بھائی جان میں مری۔

خالہ نجمہ ان کے چیخنے کی آواز سن کر لیٹرین کی طرف بھاگیں۔ لیکن اس وقت تک تو باجی شاہدہ کا کام تمام ہو چکا تھا۔ وہ بیت الخلاء میں مردہ پڑی تھیں اور ان کا سر غائب تھا ـــــ ان کے کپڑے خون میں تر بتر تھے اور جگہ جگہ چاقو کے نشانات تھے۔ ان کا حادثہ بھی جنات کی کارستانی کا نتیجہ تھا اور ان کی موت سے گھر میں ایک اور خلا پیدا ہوگیا تھا ـــــ اور گھر میں بکھری ہوئی وحشتیں اور زیادہ بھیانک ہوگئی تھیں ـــــ اور نانی اماں؟

(باقی اگلے شمارے میں)

☆☆☆☆☆



طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

جیلوں میں بند چند بے گناہوں کی رہائی کا اعلان جلد

لکھنؤ: مارچ کا مہینہ اتر پردیش کے مسلمانوں کے لئے کافی اہمیت کا حامل ہوسکتا ہے، وجہ یہ ہے کہ سماج وادی پارٹی کے سپریمو ملائم سنگھ یادو دہشت گردی کے الزام میں جیلوں میں بند کچھ بے گناہ مسلم نوجوانوں کی رہائی کے فیصلہ پر مہر ثبت کرسکتے ہیں۔ شہر سماج وادی پارٹی کی جانب سے ۲ مارچ کو اقلیتی مہا سمیلن کا انعقاد کیا جارہا ہے، جبکہ دوسرے دن یعنی ۳ مارچ کو کمیونسٹ پارٹی کے لیڈران اور لالو پرساد یادو، رام ولاس پاسوان اور دیگر سیکولر لیڈران سیاسی دہشت گردی کے عنوان سے رفاہ عام کلب میں جمع ہورہے ہیں۔

اس مہم کے محرک ممبر پارلیمنٹ محمد ادیب نے سیاسی دہشت گردی کے خلاف جاری مہم کے تحت ان لیڈروں کو یہاں مدعو کیا ہے۔ اس جلسہ میں ملائم سنگھ یادو کو بھی مدعو کیا گیا ہے۔ ممبر پارلیمنٹ محمد ادیب نے بتایا کہ ابھی ملائم سنگھ یادو کی جانب سے منظوری نہیں ملی ہے۔ قوی امکانات ہیں کہ سماج وادی مسلم سملین میں بے گناہ مسلمانوں کی رہائی کا اعلان کردیا جائے تاکہ دوسرے روز ہونے والی ریلی کا کوئی جواز ہی نہ رہے۔

سماج وادی پارٹی سپریمو ملائم سنگھ یادو نے اسمبلی انتخابات سے قبل اپنے منشور میں کہا تھا کہ اگر ان کی پارٹی اقتدار میں آئی تو جیلوں میں بند مسلم بے گناہوں کو رہا کیا جائے گا۔ لیکن اقتدار میں آنے کے ایک سال بعد تک اس مسئلہ پر اکھلیش حکومت خاموش رہی، جس کی وجہ سے مسلمانوں میں بدگمانی پیدا ہونے لگی۔ حکومت قائم ہونے کے کچھ ماہ کے بعد ہی کچہری سلسلہ وار دھماکوں کے معاملہ میں گرفتار کئے طارق قاسمی اور خالد مجاہد کی گرفتاری پر جسٹس آر ڈی نمیش کمیشن کی رپورٹ پیش کردی گئی تھی، اکھلیش حکومت نے رپورٹ کو عام نہیں کیا، مسلمانوں میں حکومت کے خلاف بدگمانی میں اضافہ ہونے لگا۔ رپورٹ منظر عام پر لانے کے لئے کچھ سماجی تنظیموں کی جانب سے دھرنا، مظاہرے اور تحریک بھی چلائی گئی جس میں رہائی منچ، سوشلسٹ پارٹی علماء کونسل، سمیت کئی تنظیمیں پیش پیش تھیں، اس دوران حکومت نے ضلع انتظامیہ سے الگ الگ رپورٹ طلب کی اور سبھی اضلاع سے رپورٹ میں وہی لکھا گیا جو عام طور لکھا جاتا ہے کہ یہ خطرناک دہشت گرد ہیں، ان کی رہائی سے سماج میں دہشت پھیل سکتی ہے۔ کچھ بھگوا ذہنیت کے لوگ حکومت نے ہائی کورٹ میں رٹ داخل کرکے حکومت پر مسلم نوازی کا الزام عائد کیا اور ہائی کورٹ نے سخت رویہ اختیار کیا۔

بقول ان (محمد ادیب) کے انھوں نے اپنی یہ تحریک کئی سال قبل شروع کی تھی۔ وہ پارلیمنٹ میں بھی مسلم مسائل پر آواز بلند کرتے رہے ہیں۔ کئی تجاویز کو پاس ہونے سے روکا ہے، ان کا کہنا ہے کہ دہشت گردی کے الزام میں بند مسلمانوں کی رہائی کے لئے پہلے کئی سماجی تنظیموں کے ساتھ ملک کی مختلف جیلوں کا دورہ کیا اور ان سے ملاقات کرکے حقیقت جانی جب ان کی تحقیق سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ دہشت گردی کے الزام میں زیادہ تر بے گناہ اور تعلیم یافتہ مسلم نوجوان جیل میں بند ہیں تو انھوں نے اس کیلئے سیاسی حکمت عملی اختیار کی اور کمیونسٹ پارٹی سمیت کئی سیکولر لیڈران سے ملاقات کی۔ اس کے بعد انھوں نے اتر پردیش سے اپنی تحریک شروع کرنے کا ارادہ کیا۔

انھوں نے بتایا کہ اتر پردیش کے مقابلے میں مہاراشٹر میں مسلمانو پر زیادہ ظلم ہوا ہے۔ واضح رہے کہ ان کی پریس کانفرنس سے ایک روز قبل مسلم پرسنل لابورڈ کی اہم میٹنگ دارالعلوم ندوۃ العلماء میں ہوئی تھی، جس میں بے گناہوں کی رہائی کے لئے تحریک چلانیکا اعلان کیا گیا تھا۔ بورڈ کی میٹنگ اور حکومت کے خلاف تحریک چلانے کے اعلان کے بعد سماج وادی پارٹی کی جانب سے ۲ مارچ کو مسلم سمیلن کا اعلان شہر سماجوادی پارٹی کی جانب سے کیا گیا۔ قوی امکانات ہیں کہ ملائم سنگھ مسلم سمیلن میں ہی جیل میں بند بے گناہ مسلمانوں کی رہائی کا علان کرکے اپنے سیاسی حریفوں کو شہ مات دینے کی کوشش کریں گے۔

شرف شمس

شرف شمس کے اوقات میں تیار کئے گئے خصوصی نقش حصول عروج، حصول منصب، حصول اقتدار، حصول روزگار کے لئے تیر بہدف ثابت ہوتے ہیں، شرف شمس کے اوقات میں ایسے خاص نقش بھی بنائے جاتے ہیں جو انسان کی عزت کو بحال رکھنے میں اور اسے مقبولیت اور تسخیر خلائق کی دولت عطا کرنے میں معاون ثابت ہوتے ہیں، اس سال یہ خاص وقت ۸/اپریل کو پڑ رہا ہے، ہر سال کی طرح ادارہ اس سال بھی ضرورت مندوں کے لئے نقوش تیار کرے گا۔ اگر آپ "شرف شمس" کے اوقات میں اپنی ترقی، اقتدار، تسخیر خلائق وغیرہ کے لئے نقش بنوانا چاہیں تو ۳۱/ مارچ ۲۰۱۲ء تک ہدیہ پانچ سو روپے منی آرڈر سے روانہ کردیں۔ اپنے نام اور والدہ کے نام کی بھی وضاحت کردیں، آپ کا ہدیہ ۳۱/ مارچ تک ہمیں موصول ہوجانا ضروری ہے۔ اگر ڈرافٹ روانہ کرنا چاہیں تو ڈرافٹ Hashmi Roohani arkaz کے نام بنوا کر بھجوائیں، بینک میں رقم ڈالنے کے لئے یہ اکاؤنٹ نمبر نوٹ کرلیں۔

Tilismati Dunya

A.C/0-0134002100020854

Baranch deoband

(PNB)

تحقیق کے لئے ان فون نمبروں پر رابطہ کریں

09756726786

09897648829

منی آرڈر اور ڈرافٹ روانہ کے لئے ہمارا پتہ

ھاشمی روحانی مرکز

محلّہ ابوالمعالی دیوبند۔ پن کوڈ: ۲۴۷۵۵۴ یوپی

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

مکمل سیٹ 2013

ایڈیٹر

شیخ حسن الھاشمی فاضل

دارالعلوم دیوبند

مولانا سے رابطہ کا نمبر...

+919358002992

کتاب کیلئے رابطہ نمبر...

+919756726786

محمد اجمل مفتاحی مئوناتھبھنجن یوپی انڈیا

ماہنامہ

طلسماتی دُنیا

دیوبند

مئی ۲۰۱۳ء

MAY.2013

دولت مند بننے کے نادر فارمولے

دنیا کو اپنی مٹھی میں سمیٹنے کا فن

خوفناک حویلی میں روح فرسا واقعات

عاطف ہاشمی

RS.25/=

کیا اور کہاں

اداریہ

کیا ہم اللہ کو واقعتاً بڑا سمجھتے ہیں؟

بقلم خاص

ہر انسان کا دعویٰ یہ ہے کہ وہ اللہ سے محبت کرتا ہے اور ہر انسان یہ بھی چاہتا ہے کہ اللہ اس سے محبت کرے۔ لیکن اللہ کی محبت حاصل کرنے کے لئے وہ اللہ کے راستے میں اُن چیزوں کو خیرات کرتا ہے جو اس کے دل سے اتر چکی ہوں، جب تک کسی چیز سے اسے محبت ہوتی ہے اُس چیز کو وہ اپنا اوڑھنا بچھونا بنائے رکھتا ہے اور جب وہ چیز پرانی ہو جاتی ہے یا وہ دل سے اُتر جاتی ہے تو وہ اُس چیز کو اللہ کے کسی ضرورت مند بندے کو دے دیتا ہے۔ کیا اس طرح کوئی اللہ کی محبت حاصل کر سکتا ہے؟ کیا اس طریقہ سے اللہ کی نظروں میں انسان کا مقام بلند ہو سکتا ہے؟ ظاہر ہے کہ ہرگز نہیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار ارشاد فرمایا کہ تم اپنے بھائیوں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔ اگر تم اپنے لئے راحت پسند کرتے ہو تو اپنے بھائی کے لئے بھی راحت پسند کرو، اگر تم اپنے لئے آسانیاں پسند کرتے ہو تو اپنے بھائی کے لئے بھی آسانیاں پسند کرو۔ اسی طرح اگر تم اپنے لئے اچھے اچھے کھانے اور اچھے اچھے لباس پسند کرتے ہو تو اپنے بھائی کے لئے بھی یہی سب کچھ پسند کرو۔

انسان اللہ سے محبت دعویدار ہے لیکن اپنے لباس کو تب اللہ کے راستے میں دیتا ہے جب وہ پھٹ جائے، بوسیدہ ہو جائے یا پھر اپنے دل سے اتر جائے۔ گویا کہ انسان جو چیز اپنے لئے پسند کرتا ہے وہ چیز وہ اللہ کے لئے پسند نہیں کرتا۔ اگر انسان اللہ کی قدر کرتا، اس کی عطا کی ہوئی نعمتوں پر شکر کرنے والا ہوتا، اس میں اللہ کی محبت حاصل کرنے کا جذبہ مخلصانہ ہوتا تو پھر وہ جیسا خود کھاتا ایسا ہی اللہ کے راستے میں دیتا اور جیسا لباس خود پہنتا ایسا ہی لباس اللہ کے راستے میں خیرات کرتا۔

ایک بزرگ سے کسی شخص نے یہ فرمائش کی کہ کوئی ایسا عمل بتا دیجئے کہ اللہ کے دل میں میری محبت پیدا ہو جائے اور اس کی نظروں میں میں محبوب بن جاؤں؟

اُن بزرگ نے فرمایا کہ تم اللہ کو اپنے برابر کا سمجھ لو، اس شخص نے کہا میں تو اللہ کو اپنے سے بڑا سمجھتا ہوں اور دن میں بے شمار مرتبہ ''اللہ اکبر'' کی صدائیں بلند کرتا ہوں۔

ان بزرگ نے فرمایا کہ بے شک اللہ بڑا ہے اور بہت بڑا ہے اور بہت ہی بڑا ہے لیکن تم اس کو برابر کا سمجھو، اور برابر کا سمجھ کر کسی کے لئے جو عمل کیا جاتا ہے اس کے پابند رہو۔ اس شخص نے کہا یہ تو کوئی مشکل نہیں ہے۔ چلئے میں اللہ کو آج کے بعد اپنے برابر سمجھوں گا۔

ایک سال کے بعد اس شخص کی ملاقات پھر اُن بزرگ سے ہوئی تو بزرگ نے اس سے پوچھا کیا حال ہے؟ اور یہ بتاؤ کہ نماز وغیرہ کی پابندی چل رہی ہے؟ اس نے ''ہاں'' میں جواب دیا۔ اس کے بعد ان بزرگ نے پوچھا کہ کیا خیرات بھی کرتے رہتے ہو؟ اس نے کہا پابندی کے ساتھ کھانا کھانے کے بعد جو بچ جاتا ہے اس کو اگلے دن کے لئے نہیں رکھتا، خیرات کر دیتا ہوں اور ہر سال نیا لباس بناتا ہوں اور پرانا لباس کسی کو ازراہِ خیرات دیدیتا ہوں۔ اپنی ضرورت کے بعد جو کچھ بچتا ہے اس کو اللہ کے راستے میں خیرات کر دیتا ہوں، بینک بیلنس بڑھانے کی فکر نہیں کرتا۔

ان بزرگ نے فرمایا کہ تمہارا عمل یہ بتا رہا ہے کہ تم نے اللہ کو اپنے سے چھوٹا سمجھ رکھا ہے۔ تم اُن چیزوں کو اللہ کے راستے میں دیتے ہو جو اب تمہاری ضرورت کی یا تمہاری پسند کی نہیں رہیں۔ اگر تم اللہ کو اپنے برابر کا سمجھتے تو جیسا خود کھاتے ایسا اللہ کے راستے میں دیتے، کھانا کھانے سے پہلے اللہ کے راستے میں دیتے اور لباس بناتے وقت دو جوڑے بناتے، ایک جوڑا خود پہنتے اور ایک جوڑا اللہ کے راستے میں دیتے، بچا ہوا کھانا اللہ کے راستے میں دینا اور پھٹا یا پرانا لباس خیرات کرنا اس بات کی علامت ہے کہ تم اللہ کو اپنے سے چھوٹا سمجھتے ہو۔

مختلف پھول

مجرب اعمال

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰؓ سے ارشاد فرمایا کہ آپ رات سوتے وقت اگر چار مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ لیں تو آپ کو چار ہزار دینار کے صدقہ کے برابر ثواب ملے گا۔

☆ تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ لیا کریں تو ایک ختم قرآن کریم کے برابر ثواب ملے گا۔

☆ دس مرتبہ درود شریف پڑھ کر سوئیں تو جنت کی قیمت ادا ہوگی۔

☆ دس بار استغفار پڑھ کر سونے سے دو لڑنے والوں میں صلح کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔

☆ تیسرا کلمہ شریف ایک بار پڑھنے سے ایک لاکھ نیکیاں ملتی ہیں اور ایک لاکھ برائیاں دور ہوتی ہیں اور ایک لاکھ درجے بلند ہوتے ہیں۔

سنہرے اقوال

☆ سب سے زیادہ قریب اور سب سے بڑا دشمن تمہارا اپنا نفس ہے۔

☆ خوف الٰہی گناہوں سے دور رکھنے کا اچھا طریقہ ہے۔

☆ گناہ گار سامنے آئے تو سوچو کہ اس کا گناہ بڑا ہے یا تمہارا کرم۔

☆ مشکلیں انسان کا امتحان لینے آتی ہیں۔

☆ دو چیزوں کو انتہا تک نہیں پہنچایا جا سکتا ایک علم دوسری عقل۔

☆ اگر تم بادشاہ ہو تو تب بھی اپنے والد اور اپنے استاد کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔

☆ بوڑھے کی رائے جوان کی قوت اور زور سے اچھی ہے۔

(حضرت علیؓ)

☆ اللہ تمہاری شکل وصورت اور مال نہیں بلکہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے۔ (رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم)

مشعل راہ

☆ اپنے دل سے پوچھو نیکی وہ ہے جس سے نفس مطمئن ہو، گناہ وہ ہے جو دل میں کھٹکے اور جس سے سینے میں تردد ہو۔

☆ تم حسد سے دور بھاگو کیوں کہ حسد نیکیوں کو جلا کر بھسم کر دیتا ہے۔

☆ مسلمانوں کو گالی دینا فسق اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔

☆ دونوں پیروں سے ایک بے وقوف ہی پانی کی گہرائی معلوم کر سکتا ہے۔

☆ میں اپنے دوستوں میں حسن تلاش کرتا ہوں، واقف کاروں میں کردار اور دشمنوں میں دماغ۔

☆ بادشاہ وہ ہے جو اپنے دل کو اختیار میں رکھے۔

☆ اگر تم کچھ بننا چاہتے ہو تو ایک لمحہ بھی ضائع نہ کرو۔

☆ اپنے رب کے سوا کسی سے امید نہ رکھو۔

☆ بات وہ ہو جو دل سے نکلے اور سننے والے کے دل میں بیٹھ جائے۔

زاویہ نگاہ

☆ نفرت دل کا پاگل پن ہے۔ (بائرن)

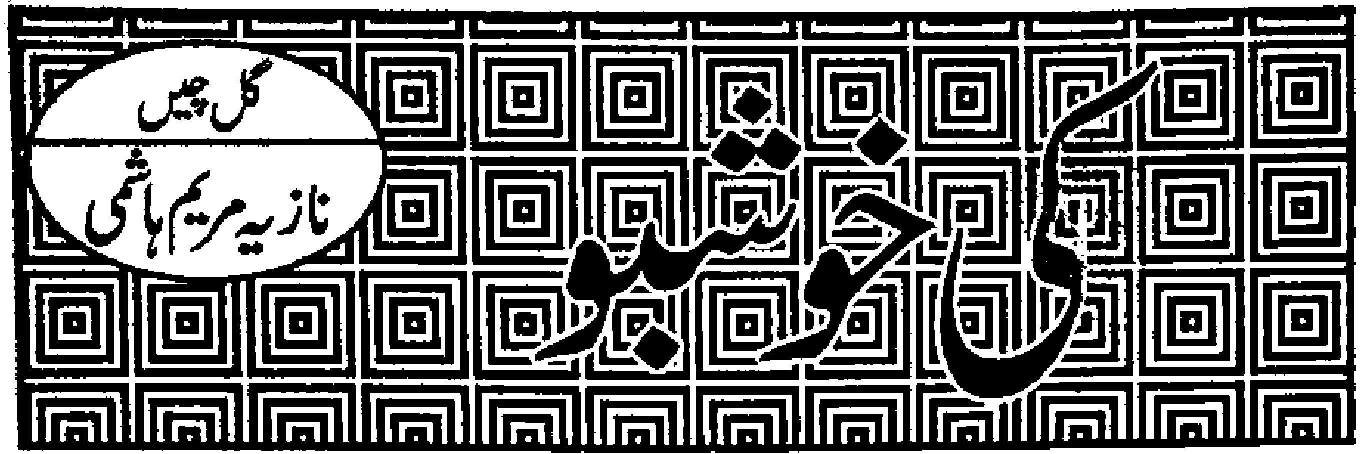
☆ انتقام ایک غیر انسانی لفظ ہے۔ (سنیکا)

☆ گالی دینے والے کو گالی سننا بھی پڑتی ہے۔ (پلان ٹس)

☆ جس دن ہم ہنسے نہیں سمجھیں وہ دن ہم نے ضائع کر دیا۔

(میڈم نیکائی)

☆ محبت اور کھانسی کو چھپایا نہیں جا سکتا۔ (جارج ہربرٹ)



☆مصروفیت اور اداسی کبھی ایک ساتھ نہیں رہتے۔
(کرسچن لودی)

☆بچت بذات خود آمدنی کا بڑا ذریعہ ہے۔(سنیکا)

☆چاہے آپ برف کی طرح صاف شفاف ہوں مگر تہمت سے نہیں بچ سکتے۔(واشنگٹن)

☆آدمی کی زندگی پر عقل مندی کی نہیں تقدیر کی حکمرانی ہے۔
(سی سیرو)

☆جو زیادہ پوچھتا ہے وہ زیادہ سیکھتا ہے(فرانس بیکن)

☆تحریر ایک خاموش زبان ہے اور قلم ہاتھ کی زبان۔(سقراط)

☆ہر مشکل انسان کا امتحان لینے آتی ہے۔(افلاطون)

اقوال حضرت علی رضی اللہ عنہ

☆علم اور بردباری یہ نہیں کہ جب عاجز ہو تو کچھ نہ کہے اور جب قدرت پائے تو انتقام لینے میں ہاتھ دکھائے۔

☆خدا تعالیٰ کے راضی ہونے کی یہ علامت ہے کہ بندہ اس کی تقدیر پر راضی ہو۔

☆اہل بصیرت کے لئے ہر ایک نگاہ میں عبرت اور ہر ایک تجربے میں نصیحت ہے۔

☆سب سے اچھا اور عملی شکریہ ہے کہ خدا اور دشمنوں میں سے دوسروں کو بھی دے۔

☆دیدہ ودانستہ غلطی ناقابل معافی نہیں ہوتی۔

☆شکریہ میں کمی کرنے سے محسن لوگ نیکی کرنے میں بے رغبت ہوجاتے ہیں۔

☆اگر کسی سوال کا جواب معلوم نہ ہو تو اس کے جواب میں لاعلم (میں نہیں جانتا) کہنا نصف علم ہے۔اپنی لاعلمی کے اظہار کو کبھی برا نہ سمجھو۔

مہکتی کلیاں

☆عورت ایک کمزوری ہے،جس کا علاج تحمل ہے۔

☆جب ہم کام کرنا چاہتے ہیں تو طاقت خود ہی آجاتی ہے۔

☆زبان بند رکھنا،سب سے بڑی عبادت ہے۔

☆اعتقاد،دعا کو زیادہ موثر بنادیتا ہے۔

☆جس طرح چمک کے بغیر موتی کسی کام کا نہیں،اسی طرح خوش خلقی کے بغیر آدمی کا وجود بے کار ہے۔

☆آرزو نصف زندگی ہے اور بے بسی نصف موت۔

☆جو لوگ ماں باپ کے نافرمان ہوتے ہیں،وہ آہستہ آہستہ خدا کے بھی نافرمان ہوجاتے ہیں۔

باتوں سے خوشبو آئے

☆چراغ کی روشنی سے فائدہ اٹھاؤ یہ مت دیکھو کہ وہ کس کے ہاتھ میں ہے۔

☆عقل مند بات کرنے سے پہلے سوچتا ہے اور کم عقل بعد میں۔

☆سچ امانت ہے اور جھوٹ خیانت ہے۔

☆دنیا کی عزت مال میں اور آخرت میں عزت اعمال میں ہے۔

☆یتیم وہ ہے،جس کو علم نہیں اور غریب وہ ہے،جس کو عقل نہیں۔

حقیقت

☆انسان کا سب سے بڑا رہنما اس کا ضمیر ہے۔

☆قدرت نے انسان کو سب سے طاقت ور بنایا ہے،بشرطیکہ اس

کی قوت ارادی مضبوط ہو۔
☆ توقعات کی کہانی کا انجام صرف دکھ ہوتا ہے۔
☆ آنکھیں روح کی کھڑکیاں ہوتی ہیں، ان میں جھانکنا سیکھئے، دھوکے سے محفوظ رہیں گے۔
☆ رشتوں اور انسانوں سے بڑھ کر کوئی اہم کام نہیں ہوتا بشرطیکہ وہ ہمارے ساتھ مخلص اور پرخلوص ہوں۔

شمع فروزاں

☆ آپ نے اپنا جو قیمتی وقت ضائع کیا ہے، اس پر پچھتا کر اپنے قیمتی وقت کے مزید لمحے ضائع نہ کریں۔
☆ جو لوگ تجھ سے زیادہ علم رکھتے ہیں، ان سے حاصل کر اور جو نادان ہیں، ان کو اپنا علم سکھا۔
☆ فقط انہی لوگوں کو جینے کا حق ہے، جو موت سے نہیں ڈرتے۔
☆ عبادت میں سب سے پہلے چیز خاموشی ہے۔
☆ کام ختم کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ کام شروع کر دیا جائے۔
☆ خوش نصیب وہ ہے جو اپنے نصیب پر خوش رہے۔
☆ عدل کا کیا ہے؟ درختوں کو پانی دینا، ظلم کیا ہے؟ کانٹوں کی پرورش کرنا۔
☆ جو تمہارے متعلق اچھا گمان رکھے، اس کے گمان کو سچ ثابت کردو۔

اقوال زریں

☆ نفرت کو نفرت سے نہیں بلکہ محبت سے ختم کرو۔
☆ مسکراہٹ روح کا دروازہ کھول دیتی ہے۔
☆ جب دشمن پہ غلبہ پالو تو اسے معاف کردو۔
☆ کبھی مظلوم کا آنسو ظالم کی تلوار سے زیادہ طاقت ور ہوتا ہے۔
☆ کسی کے ساتھ نیکی کرتے وقت بدلے کی توقع مت کرو کیوں کہ نیکی کا بدلہ انسان نہیں قدرت دیتی ہے۔
☆ آنکھ والا وہ ہے جو اپنے آپ کو دیکھے۔
☆ خوش قسمت ہے وہ شخص جو غم کو دھوپ اور خوشی کو چھاؤں سے زیادہ اہمیت نہیں دیتا۔

☆ نظر اس وقت تک پاک ہوتی ہے جب تک اٹھائی نہ جائے۔

مہکتے جملے

☆ ہر ناکامی، اپنے دامن میں کامرانی کے پھول لئے ہوئے ہے شرط صرف یہ ہے کہ ہم کانٹوں سے الجھ کر نہ رہ جائیں۔
☆ جھوٹ ایسا رشتہ ہے، جس سے دوسرے تمام رشتے ٹوٹ جاتے ہیں۔
☆ دنیا تمہیں اس وقت تک نہیں ہرا سکتی جب تک تم اپنے آپ سے نہ ہار جاؤ۔
☆ انسان کی باشعور زندگی کسی آزمائش کے بعد شروع ہوتی ہے۔

باتوں سے نور ٹپکے

☆ الفاظ اور مطالعے کا ذخیرہ وسیع تر رکھو لیکن بات مطلب کی اور مختصر کرو۔
☆ کسی کی خوبیوں اور خامیوں کو مدنظر رکھ کر اس کے قریب جاؤ، کیوں کہ بعد میں واپسی مشکل ہو جاتی ہے۔
☆ خاموشی میں الفاظ کی نسبت قوت گویائی زیادہ ہوتی ہے۔
☆ دنیا کی حقیقت آخرت کے مقابلے میں ایسی ہی ہے جیسے تم سے کوئی شخص سمندر میں انگلی ڈالے اور اس کے بعد یہ دیکھے کہ وہ کتنا پانی لے کر لوٹتی ہے، وہ پانی ہی دنیا کی حقیقت ہے۔

غور وفکر

☆ کتاب انسان کی بہترین ساتھی ہے جو نہ بولتی ہے، نہ دھوکا دیتی ہے۔
☆ زندگی صرف پانے کا نام نہیں، یہاں بہت کچھ کھونا پڑتا ہے۔
☆ اپنی زندگی کو ایک ٹائم ٹیبل کے تحت گزارئیے مگر آنے والے وقت کی بھی تیاری رکھنی چاہئے۔
☆ انسان شکل سے نہیں، عقل سے پہچانا جاتا ہے۔

روشنی

☆ جینے کے لئے مرنا تو پڑتا ہی ہے۔

☆ ایک مرد کو تعلیم دلانا صرف ایک فرد کو تعلیم دینا ہے اور ایک عورت کو تعلیم دلانا ایک کنبے کو تعلیم یافتہ بنانا ہے۔

☆ پڑوسی کو ستانے والا دوزخی ہے، اگرچہ تمام رات عبادت کرے اور تمام دن روزہ رکھے۔

☆ اس دن پر رو جو تیری عمر کا گزر گیا اور اس میں کوئی نیکی نہیں کی۔

☆ جو دوسروں کے لئے گڑھا کھودتا ہے وہ خود ہی اس میں گر جاتا ہے۔

رنگ باتیں کریں......!

☆ جیسے جیسے زندگی سمجھ میں آنے لگتی ہے تو انسانوں کا خیال رکھنے والی قدریں، باتیں اور عمل دل میں جگہ بناتے اور راہ دکھاتے ہیں۔

☆ جو چیز دل کو گھیرے وہی خوبصورت ہوتی ہے یا سمجھو کہ جس چیز سے آپ محبت کرنے لگو، وہی خوبصورت ہو جاتی ہے۔

☆ رشتے اکثر ہوائی رزق جیسے ہوتے ہیں، پرائے ہوتے وقت بتاتے بھی نہیں۔

☆ محبت کی دنیا اور ہے اور دنیا کی محبت اور شئے ہے۔

☆ چہرے کتنے عجیب ہوتے ہیں، راز ہوتے ہیں، جب انہیں پڑھنے لگیں تو یوں لگتا ہے جیسے کچھ بھی چھپا ہوا نہیں۔

☆ دوسری دفعہ نظر ڈالیں تو دوبارہ شروع سے پڑھنا پڑتا ہے یوں جیسے کتاب کا ورق الٹ گیا ہو۔

شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں

☆ شیر سے پنجہ آزمائی کرنا اور تلوار پر مکا مارنا عقل مندوں کا کام نہیں۔

☆ موتی اگر کیچڑ میں گر جائے تو بھی قیمتی ہے اور اگر گرد آسمان پر چڑھ جائے تو بھی بے قیمت ہے۔

☆ زمانہ کی گردش سے دل شکستہ ہو کر نہ بیٹھو، صبر کرو، اگرچہ کڑوا ہے، لیکن اس کا پھل میٹھا ہے۔

☆ اپنے دشمن سے ہر وقت ڈرتے رہو چاہے تم نے اس سے سو بار جنگ جیتی ہو۔

اچھی باتیں

☆ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

☆ سچا دوست ہیرے سے کم نہیں۔

☆ وقت کی قدر کرو ورنہ وقت تمہاری قدر نہیں کرے گا۔

☆ دوسروں کے واقعات سے نصیحت حاصل کرو ورنہ لوگ تمہارے واقعات سے نصیحت حاصل کریں گے۔

☆ آدمی کی قابلیت زبان میں پوشیدہ ہے۔

☆ جن لوگوں کے خیالات اچھے ہوتے ہیں وہ کبھی تنہا نہیں ہوتے۔

☆ موت سے مت ڈرو، کیوں کہ موت ہی اصل زندگی ہے۔

☆ حیا اور کم گوئی ایمان کی شاخیں ہیں۔

☆ دوست کو اپنے حالات سے اتنا ہی واقف کراؤ کہ اگر دشمن بھی ہو جائے تو نقصان نہ پہنچا سکے۔

☆ علم حاصل کرنے میں شرم محسوس نہ کرو۔

چراغ راہ

☆ تم لوگوں سے اپنی محبت کا اظہار کرو گے تو وہ بھی تم سے محبت کریں گے۔

☆ دوستی ایسا دریا ہے جس میں خلوص کا پانی بہتا ہے۔

☆ میٹھی زبان ہزار دشمنوں سے بچاتی ہے۔

☆ محتاط لوگ عموماً کم غلطیاں کرتے ہیں۔

خوف خدا

خلیفہ ہارون الرشید کے سامنے ایک باغی کو ہتھکڑیوں میں پیش کیا گیا، یہ ایک خطرناک شخص تھا۔ ہارون فیصلہ کر چکا تھا کہ اسے قتل کر دے گا۔ قتل کا حکم صادر کرنے سے پہلے ہارون نے غضب ناک آواز میں باغی سے پوچھا۔ ''تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔''

''وہی سلوک جو خدا آپ کے ساتھ کرے گا، جب آپ اس کے سامنے جائیں گے۔''

ہارون کا غصہ کافور ہو گیا، اس نے سر جھکالیا، چند لمحوں بعد درباریوں نے اس کی تھکی ہوئی آواز سنی۔

''اسے آزاد کر دیا جائے۔''

سپاہیوں نے ہتھکڑیاں کھول دیں، باغی دربار سے چلا گیا، درباریوں

میں سے کسی نے ہارون رشید سے کہا۔" امیر المومنین آپ نے باغی کا ایک ہی جملہ سن کر اسے آزاد کر دیا، یہ بھی نہ سوچا کہ اس کی گرفتاری میں سپاہیوں کو کتنی زحمت ہوئی تھی نیز اس کی آزادی سے شر پسندوں کو اور شہ مل سکتی ہے۔"

ہارون نے بے ساختہ حکم دیا۔" باغی کو دوبارہ گرفتار کر لیا جائے۔"

دوبارہ باغی ہتھکڑیوں میں پہنچا، اس نے آتے ہی ہارون رشید سے کہا۔

"حضور میرے متعلق دوسروں کی رائے پر کان نہ دھریئے، اگر اللہ آپ کے متعلق دوسروں کی رائے سنتا تو آپ ایک لمحہ بھی خلیفہ نہ رہ سکتے۔"

ہارون نے اسے پھر آزاد کر دیا۔

وردِ ہفت روزہ

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان اوراد سے بہت کچھ پایا۔

جمعہ: اللہ ھو ہزار بار پڑھنے سے تنگی دور ہو جاتی ہے۔

ہفتہ: لَا الٰہ الاَّ اللّٰہ ہزار بار پڑھنے سے غم دور ہو جاتے ہیں۔

اتوار: یَا حَیُّ یَا قَیُّوم ہزار بار پڑھنے سے روزی غیب سے پہنچتی ہے۔

پیر: یَا حَیُّ یَا قَیُّوم ہزار بار پڑھنے سے روزی بڑھتی ہے۔

منگل: صلی اللہ علیہ النبی والہ وسلم ہزار بار پڑھنے سے ہر بلا ٹل جائے گی۔

بدھ: استغفار ہزار بار پڑھنے سے عذاب قبر سے محفوظ رہے۔

جمعرات: لا الہ الا اللہ الملک المبین ہزار بار پڑھنے سے ایمان سے مالا مال ہو جائے۔

ناقابلِ فراموش باتیں

☆ دنیا میں عزت مال سے ہوتی ہے اور آخرت میں اعمال سے۔

☆ دنیا میں کوئی بھی حسن، علم کی حد میں داخل ہوئے بغیر ثبات کو نہیں پہنچتا۔

☆ دنیا کی مشکلات سے چھٹکارے کا بہترین طریقہ سوچ اور غور وفکر ہے۔

☆ دنیا میں وہی لوگ دوسروں کی نظروں میں سربلند ہوتے ہیں، جو تکبر اور غرور سے دور ہوں۔

☆ دنیا عجائبات سے بھری ہے پڑی ہے لیکن سب سے بڑا عجوبہ انسان خود ہے۔

☆ دنیا میں جو چیز عزت وتوقیر سے بہتر ہے، وہ پاک دامنی اور صداقت ہے۔

عیدیں

حضرت انس بن مالکؓ سے فرماتے ہیں کہ مومن کی پانچ عیدیں ہیں۔

(۱) جس دن وہ گناہ سے محفوظ رہے اس سے کوئی گناہ سرزد نہ ہو، وہ دن اس کے لئے عید کا دن ہے۔

(۲) جس دن وہ پل صراط سے سلامتی کے ساتھ گزر جائے۔

(۳) جس دن وہ دوزخ سے بچ کر جنت میں داخل ہو جائے۔

(۴) جس دن اپنا ایمان اور خود کو عقائد شیطان سے محفوظ رکھے۔

(۵) جس دن وہ پروردگار عالم کی رضا پائے۔

حضرت علی کا قول ھے: دوستی کی زینت ایک دوسرے کو برداشت کرنے میں ہے، بے عیب دوست تلاش مت کرو ورنہ اکیلے رہ جاؤ گے۔"



☆ ہر مشکل، انسان کا امتحان لینے آتی ہے۔

☆ وقت خام مصالحے کی مانند ہے، جس سے جو چاہو بنالو۔

شکر ہے خدا کا

درخت کی ٹہنی پر چڑیا اور چڑا چہچہا رہے تھے کہ اچانک چڑیا نے چڑے سے سوال کیا۔

"آج کا انسان پریشان حال کیوں نظر آتا ہے۔"

چڑے نے جواب دیا۔ "تلاش رزق میں۔"

چڑیا بولی۔ "تلاش رزق میں تو ہم بھی رہتے ہیں لیکن ہم پریشان

نہیں ہوتے۔"

چڑا بولا۔"دراصل ہم خدا پر بھروسہ کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ رزق خدا کی طرف سے ہی ملتا ہے جس نے ہم سب کو پیدا کیا ہے لیکن انسان اپنے آپ پر بھروسہ کرتا ہے، پھر ایک خاص بات اور ہے کہ ہمیں پیٹ بھرنے کے لئے تھوڑا بہت جو کچھ ملتا ہے ہم اس کو پا کر خدا کا شکر ادا کرتے ہیں، لیکن انسان زیادہ اور زیادہ کی حرص میں ہے، یہی وجہ ہے کہ وہ ہر وقت پریشان نظر آتا ہے۔"

چڑیا بولی۔"اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم انسان نہ ہوئے۔"

بڑے لوگوں کی بڑی باتیں

☆ جو شخص مانگنے کی عادت ڈالتا ہے اللہ اس پر محتاجی کے دروازے کھول دیتا ہے۔

☆ وہ علم ہی کیا جس سے کوئی فائدہ نہ پہنچے۔

☆ جس نعمت کی قدر نہیں کی جاتی وہ ختم ہو جاتی ہے۔

☆ جو اللہ کے کاموں میں لگ جاتا ہے اللہ اس کے کاموں میں لگ جاتا ہے۔

☆ استاد کی عزت کرو، یہ وہ ہستی ہے جو تمہیں اندھیرے سے نکال کر روشنی کی طرف راہ دکھلاتی ہے۔

☆ دولت کے بھوکے کو کبھی حقیقی راحت و سکون نہیں ملتا۔

❁❁❁❁❁❁

زندگی میں جد و جہد، مشکلات اور مصیبتیں اور پریشانیاں مایوس کرنے کے لئے نہیں بلکہ غیر معمولی ہمت تجربہ اور طاقت دینے کے لئے آتی ہیں۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆ جس شخص کے دل میں ذرہ برابر بھی غرور ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔(حضور پاک صلی اللہ علیہ وسل)

☆ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک سچا مسلمان نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہی چیز پسند نہ کرے، جو وہ اپنے لئے کرتا ہے۔(حضور پاک صلی اللہ علیہ وسل)

☆ خاموشی غصے کا بہترین علاج ہے۔(حضرت عثمانؓ)

☆ وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا پڑوسی اس کی آفتوں سے محفوظ نہ ہو۔(حضور پاک صلی اللہ علیہ وسل)

☆ دنیا کی رغبت نہ کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا لوگوں کے مال کی طرف توجہ نہ کرو تو لوگ بھی تم کو دوست رکھیں گے۔
(حضور پاک صلی اللہ علیہ وسل)

☆ اصل میں بخیل وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔(حضور پاک صلی اللہ علیہ وسل)

☆ سب سے پاکیزہ چیز جو تم کھاتے وہ تمہارے ہاتھ کی کمائی ہے۔(حضور پاک صلی اللہ علیہ وسل)

منتخب اشعار

چند لمحوں کا ہوا کرتا ہے خوابوں کا سفر
آنکھ کھلتی ہے تو صدیوں کی تھکن ہوتی ہے

☆

خون کے رشتے بھی دیکھو کس قدر بے درد ہیں
قاتل و مقتول دونوں ایک گھر کے فرد ہیں

☆

تم نے جس خون کو مقتل میں دبانا چاہا
آج وہ کوچۂ و بازار میں آنکلا ہے

☆

لفظوں کی طرح مجھ سے کتابوں میں ملا کر
دنیا کا تجھے ڈر ہو تو خوابوں میں ملا کر

☆

آسائشوں کے دور میں ہم آگئے کہاں
رکھ دی ہے رہن ہم نے بزرگوں کی آبرو

☆

جسے باسی سمجھ کر لوگ اکثر پھینک دیتے ہیں
وہی روٹی غریبوں کو بڑی مشکل سے ملتی ہے

☆

اپنی تدبیر کے رنگین کھلونوں کو نہ توڑ
کیا تجھے علم ہے کہ تقدیر میں لکھا کیا ہے

❁❁❁❁❁❁

ذرا سوچئے

آپ نے اپنی عمر میں خدا کے فضل سے نمازیں بہت سی مسجدوں میں ادا کی ہوں گی، بدآواز وخوش آواز، ہر قسم کے مؤذنوں کی آوازیں سنی ہوں گی، یہ ارشاد ہو کہ اپنے سارے تجربے میں آپ نے کسی بیرسٹر کو بھی اذان دیتے سنا ہے؟ کسی انجینئر کی زبان سے بھی الصَّلٰوۃ خیرٌ مِنَ النَّوم کی پکار آپ نے سنی ہے؟ کسی ہائیکورٹ کے جج کو آپ نے منبر پر چڑھ کر نماز کی دعوت دیتے، آپ نے دیکھا ہے؟ کوئی کونسل اور اسمبلی کے ممبر بحیثیت مؤذن کے آپ کے تجربہ میں کبھی آیا ہے؟ کسی سب جج، کسی منصف، کسی کلکٹر، کسی مجسٹریٹ، کسی کامیاب ڈاکٹر، کسی خان بہادر، کسی سی، ایس، آئی، کسی راجہ، کسی نواب، کسی ایل ایل بی، کسی ایم اے، کسی بی، ایس، سی کو آپ نے کبھی اس ہیئت میں دیکھا ہے کہ ہاتھوں کی انگلیاں کان پر ہوں اور حلق سے اللہ کے نام کی پکار بلند ہو رہی ہو؟

کیا ان عہدوں کے حاصل ہوتے ہی ان مرتبوں پر فائز ہوتے ہیں، ان امتحانات کو پاس کرتے ہی، خدانخواستہ آواز اور حلق کو کوئی صدمہ پہنچ جاتا ہے؟ اگر ایسا ہے تو کونسلوں کے ہال میں گرج گرج کر تقریریں کون کرتا ہے؟ کالج کے "کلب" اور یونیورسٹی کے "یونین" کے درو دیوار کن کی پرزور تقریروں سے گونج گونج اٹھتے ہیں! پبلک جلسوں میں عدد دم سے بےتاب ہو ہو کر ہزاروں کے مجمع تک اپنی آوازیں کون پہنچاتا رہتا ہے؟ ہر کانگریس میں، ہر کانفرنس میں، ہر لیگ میں، ہر کمیٹی میں، ہر انجمن میں چندہ کے لئے چیخ چیخ کر اپیلیں کون کرتا رہتا ہے؟ خدمت گاروں پر، چپراسیوں پر ادنیٰ ماتحتوں پر گرجنے اور برسنے کی آواز میں قوت کن کے پیدا ہو جاتی ہے؟ پھر آخر یہ کیا قیامت ہے کہ وہی آوازیں جو اپنی قوم کی، اپنے ملک، اپنے "سرکار" کی اپنے جتھے کی، اپنی پارٹی کی اور سب سے بڑھ کر خود اپنی ذات کی بڑائی کے پکارنے میں اس قدر بلند رہتی ہیں، جب اللہ کی بڑائی کے پکارنے کا وقت آتا ہے تو یہ پست ہو جاتی ہیں؟ یہ کیا خدا کا غضب ہے کہ ہر چھوٹے کی بڑائی کو پکارنے میں ہم اپنی عزت سمجھیں، اپنی وقعت سمجھیں، لیکن ایک اور اکیلے بڑے کی بڑائی کے پکارنے کے وقت ہم شرمانے لگیں اور اس میں اپنی توہین محسوس کرنے لگیں!

بندوں کی غلامی کرنا ہمارے لئے باعث فخر، کافروں کی نوکریاں اور کافروں کے دربار میں عزت و رسوخ حاصل کرنا ہمارے لئے موجب مسرت و شرف، لیکن اللہ کی وحدانیت اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی علی الاعلان گواہی دینا، ہمارے لئے باعث توہین و شرم! انجمنوں اور مجلسوں کے سکریٹری، ناظم، معتمد بننے کے ہم حریص، کسی میٹنگ اور جلسے کے لئے اپنے نام سے دعوتی کارڈ جاری کرنے کے لئے ہم بےتاب، لیکن اللہ کے آگے سر جھکانے والوں کو جمع ہونے کی دعوت دینا ہماری خودداری کے منافی، ہمارے آئین تہذیب سے خارج! لیکچروں اور کتابوں میں حضرت بلالؓ کے فضائل ومناقب پر دریا بہادینے کو تیار، لیکن روزانہ زندگی میں قدم قدم پر عمل بلالؓ کی تذلیل اور تقلید بلالؓ اپنے لئے باعث ننگ و توہین! عزیزو اور دوستو ذرا سوچو۔

ع   کیا زمانہ میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں!

اپنے اس طرز عمل پر یہ دعویٰ کہ مسلمان ترقی کریں گے! اپنی جھوٹی عزت پر مٹنے والوں اور اللہ کی بڑائی پکارنے میں اپنی کسر شان سمجھنے والو، دیکھو کہ عزت اور کبریائی والا خدا دنیا کی حقیر سے حقیر اور ذلیل سے ذلیل قوموں کے ہاتھ سے آج ہمیں کیسا ذلیل خوار کر رہا ہے!

☆☆☆☆☆☆☆

قسط نمبر: ۱۶۰

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

بہ سلسلہ سورۂ اخلاص

سورۂ اخلاص کا ایک خالص عمل جو بزرگوں سے منقول ہوتا چلا آرہا ہے جو روحانی لائن کی ایک خاص دولت ہے۔ اپنے قارئین کے لئے اس عمل کو بطور خاص پیش کیا جارہا ہے۔ اس عمل پر دسترس حاصل ہوجائے تو دنیا کی دولتیں اس عمل کے سامنے ہیچ ہیں، اس عمل کو سورۂ اخلاص عمل "معکوس" کہا جاتا ہے۔ اس عمل کے ۱۲ الفاظ ہیں اور اسی مناسبت سے اس عمل کے ۱۲ موکل ہیں اور یہ بارہ موکل عمل کی کامیابی کے عامل کے غلام اور مطیع بن جاتے ہیں اور عامل کے ہر جائز حکم کی تعمیل کرتے ہیں۔

اس عمل کے پڑھنے کی ایک خاص ترکیب ہے۔ دوران عمل اس ترکیب کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے، عامل کو چاہئے کہ وہ پنج وقتہ نمازی ہو، اگر نماز گنڈے دار پڑھے گا تو عمل میں کامیابی نہیں ملے گی۔ نماز کی پابندی کے ساتھ ساتھ شریعت کے تمام احکامات کی پابندی بھی ضروری ہے اور تمام گناہوں سے کلی طور پر اجتناب کرنا بھی ضروری ہے، بالخصوص اُن گناہوں سے دور رہنا ضروری ہے جو زبان سے تعلق رکھتے ہوں، جیسے جھوٹ، لعن طعن، غیبت، تہمت اور الزام تراشی وغیرہ۔ دوران عمل ایک ایسا خادم بھی عامل کے لئے ضروری ہے جو پابندی کے ساتھ پانچوں وقت کی نماز ادا کرتا ہو اور منکرات سے پوری طرح محفوظ ہو، عمل کے لئے عامل کو ایسی مسجد کا انتخاب کرنا چاہئے جو بستی سے باہر ہو، اگر ایسی مسجد مہیا نہ ہو تو پھر کوئی ایسا مکان ہونا یا کمرہ ہونا چاہئے جو بستی سے باہر ہو اور مکمل تنہائی اس میں موجود ہو۔ دوران عمل کسی کے خلل ڈالنے یا دخل اندازی کرنے کا اندیشہ نہ ہو۔

عمل شروع کرنے سے پہلے ان چیزوں کو جمع کرلے۔ دو جائے نماز، دو چادریں سفید رنگ کی اور ایک چٹائی جو صرف عامل کے لئے ہو۔ ایک کلو خشک میوہ، بخورات، پھول، عطریات، خوشبو اور بتاشے دس کلو بھنے ہوئے چنے، ڈھائی کلو گڑ، یہ تمام چیزیں عامل کے خادم کے پاس ہونی چاہئیں، تاکہ بوقت ضرورت وہ عامل کو دے سکے۔ خادم عامل سے الگ تھلگ سونا اور اٹھنا بیٹھنا رکھے، بے وجہ عامل سے بات چیت نہ کرے، اس عمل کی شروعات نوچندی بدھ سے ہوگی۔ طریقہ یہ ہوگا کہ عامل منگل کے دن شام کو عمل کی نیت سے غسل کرلے، نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد عامل قبلہ رو ہوکر بیٹھ جائے اور خادم کو چاہئے کہ تمام چیزوں کو عامل کے پاس رکھ دے، عامل اپنے کپڑے اُتار کر ایک چادر ٹانگوں پر باندھ لے اور چادر جسم کے اوپر کے حصے پر لپیٹ لے اور چٹائی بچھا کر اس پر بیٹھ جائے، عامل اپنے لباس کو عطر سے معطر کرلے اور خادم بخورات روشن کرے اور پھولوں کو عامل کی دائیں طرف رکھ دے اور بائیں طرف ڈھائی سو گرام چنے اور پچاس گرام گڑ رکھ دے اور کچھ بتاشے بھی رکھ لے۔ اس کے بعد عامل کامل یکسوئی کے ساتھ عمل شروع کرے، پہلے گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اس کے بعد ایک ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص معکوس پڑھے، آخر میں ۲۱ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ پہلے ہی دن عامل ۲۱ دن کے چلے کی نیت کرے اور عامل ۲۱ دن تک پرہیز جمالی اور جلالی دونوں کرے، ورنہ دوران عمل رجعت کا اندیشہ رہے گا۔

عمل معکوس یہ ہے۔ دَحَا، وَفُكُ ،هَلْ،لَكيْ مَلُوْ، دِلْوِيْ مَلُو، دَلِيْ مَلْ، وَمَصْ، واللّٰهُ، دَحَا، ہَ اللهُ، وَہْ، لَقْ.

عمل سے فارغ ہونے کے بعد عامل اسی جائے نماز پر سوجائے اور خادم چنے اور گڑ اور بتاشے بچوں کو بستی میں جاکر تقسیم کردے۔ دوران عمل عامل جَو کی روٹی استعمال کرے، اس روٹی کو صرف نمک اور پانی سے کھائے، روٹی خود پکائے ورنہ عامل کا خادم پکائے، دوران عمل وضو برقرار رکھے، عامل کو چاہئے کہ باقی اوقات میں درود شریف پڑھتا رہے، خادم سے باتیں نہ کرے۔ ۲۱ ویں دن پورا گھر روشنی سے منور ہوجائے گا اور ایک فرشتہ سونے کے تخت پر سوار ہوکر عامل کے پاس آئے گا، اس کے ساتھ کچھ اور فرشتے بھی ہوں گے وہ نہایت عاجزی کے ساتھ عامل کو سلام کریں گے اور عامل سے تعلق نبھانے کا عہد کریں گے، اس عمل کے ۱۲ موکل عامل کے تابع ہوجائیں گے اور وہ ہمیشہ چھ ماہ قبل اور چھ ماہ بعد کے احوال عامل پر ظاہر کریں گے، سورۂ اخلاص کا ایک موکل جس کا نام عبدالرحمٰن ہوگا وہ ہمیشہ عامل کی خدمت میں رہے گا اور عامل کی حکم کی تعمیل کا پابند رہے گا، عامل کے حکم پر یہ موکل دور دراز کی کوئی بھی چیز لاکر عامل کے قدموں میں ڈال دے گا، اگر ۲۱ دن میں کامیابی نہ ملے تو عامل کو چاہئے کہ اس چلے کو ۴۰ دن تک جاری رکھے، ۴۰ دن میں کامیابی یقیناً مل جاتی ہے۔ چلہ پورا ہونے کے بعد ایک سو گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص معکوس پڑھنے کا معمول رکھنا چاہئے۔ واضح رہے کہ اس چلہ کشی کے علاوہ قرآن حکیم کی کسی آیت کو معکوس پڑھنے سے گریز کرنا چاہئے اور بہتر ہے کہ اس عمل کو شروع کرنے سے پہلے کسی مفتی سے فتویٰ لے لینا چاہئے، اگر مفتی اجازت دیدے تو عمل شروع کرے ورنہ عمل کو نظر انداز کردے۔

☆☆☆

ایک منہ والا رودراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا رودراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے رودراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا رودراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے بھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا رودراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا رودراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا رودراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادوٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے۔ ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔ اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے۔ یہ اللہ کی ایک نعمت ہے اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہو۔

امداد روحانی

بذریعہ آیاتِ ربّانی

حسن الہاشمی

قسط:۲۴

قرآن حکیم کی ایک آیت ہے۔ فَتَبٰرَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ (سورۂ مومنون)

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اس آیت کا بہ کثرت ورد کرنے سے گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے، آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے اور ناگہانی نقصانات سے انسان محفوظ رہتا ہے، اگر اس آیت کو روزانہ نماز فجر کے بعد سو مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں تو کاروباری اقدامات میں بھرپور کامیابی ملے اور نئے نئے وسائل اللہ کے فضل وکرم سے پیدا ہوں جو کاروبار کی ترقی کا ذریعہ بنیں۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جن حضرات کے اولاد نہ ہوتی ہو وہ میاں بیوی اس آیت کو صبح شام تین سو مرتبہ پڑھنے کا معمول تا استقرار حمل رکھیں، انشاءاللہ اس ورد کی برکت سے چھ ماہ کے اندر اندر حمل قرار پائے گا۔

اس آیت کا نقش خیر و برکت میں اضافہ آمدنی، کاموں میں سہولت پیدا ہونے کے لئے نیز اولاد کے لئے بہت موثر ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ش، ف یا ذ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے یہ نقش دیں، اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۰۳	۴۱۷	۴۱۴	۴۱۰
۴۱۵	۴۰۹	۴۰۴	۴۱۶
۴۰۸	۴۱۲	۴۱۹	۴۰۵
۴۱۸	۴۰۶	۴۰۷	۴۱۳

اس آیت کا نقش ذوالکتابت یہ ہے۔

۷۸۶

فتبٰرکَ	اللّٰہ	احسن	الخالقین
۱۲۰	۸۲۱	۷۰۴	۶۵
۸۲۰	۱۱۷	۶۸	۷۰۵
۶۷	۷۰۶	۸۱۹	۱۱۸

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۵۵۱	۵۴۴	۵۴۹
۵۴۶	۵۴۸	۵۵۰
۵۴۷	۵۵۲	۵۴۵

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ت، ض، ن یا ص ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دو زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۱۷	۴۰۹	۴۱۲	۴۰۶
۴۰۳	۴۱۵	۴۰۸	۴۱۸
۴۱۰	۴۱۶	۴۰۵	۴۱۳
۴۱۴	۴۰۴	۴۱۹	۴۰۷

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۵۴۵	۵۵۰	۵۴۹
۵۵۲	۵۴۸	۵۴۴
۵۴۷	۵۴۶	۵۵۱

جن حضرات دخواتین کے نام کا پہلا حرف، ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کر لے اور ایک ٹانگ کھڑی کر کے اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۱۷	۳۰۳	۳۱۰	۳۱۴
۳۰۹	۳۱۵	۳۱۶	۳۰۴
۳۱۲	۳۰۸	۳۰۵	۳۱۹
۳۰۶	۳۱۸	۳۱۳	۳۰۷

مذکورہ حضرات دخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۵۴۹	۵۵۰	۵۴۵
۵۴۴	۵۴۸	۵۵۲
۵۵۱	۵۴۶	۵۴۷

جن حضرات دخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، خ، ع، غ، ر یا ل ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے یہ نقش دینا چاہئے، اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کر لے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۱۳	۳۰۷	۳۰۶	۳۱۸
۳۰۵	۳۱۹	۳۱۲	۳۰۸
۳۱۶	۳۰۴	۳۰۹	۳۱۵
۳۱۰	۳۱۴	۳۱۷	۳۰۳

مذکورہ حضرات دخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۵۴۷	۵۵۲	۵۴۵
۵۴۶	۵۴۸	۵۵۰
۵۵۱	۵۴۴	۵۴۹

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل مذکورہ آیت کو سو مرتبہ ان پر دم کر دے تو ان کی تاثیر وافادیت دگنی ہو جائے۔

قرآن حکیم کی ایک آیت ہے۔ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
(سورۂ نور)

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص "اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ" کا ورد روزانہ صبح شام سو مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائے گا اس کا باطن نورانی سے بھر جائے گا اور اس کے ظاہر میں بھی نورانیت پیدا ہوگی، اس کے کاموں میں خیر و برکت پیدا ہوگی اور اس کی گفتگو مؤثر ثابت ہوگی۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر ہر فرض نماز کے بعد اس آیت کو سات مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھا جائے تو بینائی بھی متاثر نہ ہو۔

بعض اکابرین کی رائے ہے کہ اس آیت کا صبح شام پڑھنا انسان کے اندر نور بصیرت پیدا کرتا ہے اور اس کی ذہنی اور وجدانی قوتوں میں زبردست اضافہ ہوتا ہے۔

اس آیت کو اگر پانچ سو مرتبہ روزانہ پڑھا جائے تو انسان کچھ ایام کے بعد روشن ضمیر ہو جاتا ہے اور اس کے بعد وہ کشف والہام سے بہرہ ور ہو جاتا ہے۔ اس آیت کا عامل نہ صرف یہ کہ نور بصارت سے بہرہ ور ہو جاتا ہے بلکہ نور بصیرت سے بھی سرفراز ہوتا ہے۔

اس آیت کا نقش بصارت اور بصیرت دونوں دولتیں عطا کرانے میں مؤثر ترین ذریعہ نجات بنتا ہے۔

جن حضرات دخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ش، ف یا ذ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس تعویذ کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کر لے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۷۴	۴۷۷	۴۸۰	۴۶۷
۴۷۹	۴۶۸	۴۷۳	۴۷۸
۴۶۹	۴۸۲	۴۷۵	۴۷۲
۴۷۶	۴۷۱	۴۷۰	۴۸۱

اس آیت کا نقش ذوالکتابت یہ ہے۔

۷۸۶

والأرض	السمٰوٰت	نور	اللّٰہ
۲۵۵	۶۷	۱۰۳۷	۵۳۹
۶۸	۲۵۸	۵۳۶	۱۰۳۶
۵۳۷	۱۰۳۵	۶۹	۲۵۷

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۶۳۴	۶۲۸	۶۳۶
۶۳۵	۶۳۳	۶۳۰
۶۲۹	۶۳۷	۶۳۲

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ص، ت، ن یا ض ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دوزانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۷۰	۴۷۵	۴۷۳	۴۸۰
۴۸۱	۴۷۲	۴۷۸	۴۶۷
۴۷۶	۴۶۹	۴۷۹	۴۷۴
۴۷۱	۴۸۲	۴۶۸	۴۷۷

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۶۲۹	۶۳۵	۶۳۴
۶۳۶	۶۳۳	۶۲۸
۶۳۲	۶۳۰	۶۳۷

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، یا ظ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۸۰	۴۶۷	۴۷۴	۴۷۷
۴۷۳	۴۷۸	۴۷۹	۴۶۸
۴۷۵	۴۷۲	۴۶۹	۴۸۲
۴۷۰	۴۸۱	۴۷۶	۴۷۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۶۳۴	۶۳۵	۶۲۹
۶۲۸	۶۳۳	۶۳۷
۶۳۶	۶۳۰	۶۳۲

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، خ، ع، غ، ر یا ل ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۷۶	۴۷۱	۴۷۰	۴۸۱
۴۶۹	۴۸۲	۴۷۵	۴۷۲
۴۷۹	۴۶۸	۴۷۳	۴۷۸
۴۷۴	۴۷۷	۴۸۰	۴۶۷

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۶۳۲	۶۳۷	۶۲۹
۶۳۰	۶۳۳	۶۳۵
۶۳۶	۶۲۸	۶۳۴

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل سو مرتبہ مذکورہ آیت پڑھ کر ان نقوش پر دم کردے تو ان کی تاثیر وافادیت دگنی ہوجائے۔

ان نقوش کو ہرے کپڑے میں پیک کرکے گلے میں ڈالنا چاہئے یا پھر بازو پر باندھنا چاہئے، عورتوں تاکید کرنی چاہئے کہ وہ نقش کو بائیں بازو پر باندھیں اور مردوں کو تاکید کرنی چاہئے کہ وہ نقش کو دائیں بازو پر باندھیں، پینے والے نقش گلاب اور زعفران سے لکھنے چاہئیں۔

(باقی آئندہ)

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

روحانی ڈاک



ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

خواہ مخواہ کے اندیشے

سوال از: عبدالقدوس۔

عرض گزارش یہ ہے کہ میں آپ کا شاگرد ہوں، مولانا میں چاہتا ہوں کہ آپ عاملوں کی ڈائریکٹری شائع نہ کریں، اس سے بہت سے فتنے جنم لیں گے۔

(۱) ایک عامل غلطی کرے گا زیادہ پیسے لینے کی اور دوسرے عاملوں سے پوچھ ہوگی حکومت کی طرف سے۔

(۲) بڑے عامل، چھوٹے عامل پر جنات مسلط کرسکتے ہیں، کیوں کہ ان کے دھندے پر اثر ہوگا، اس میں سفلی عامل کو شرارت کا موقع زیادہ ملے گا۔

(۳) طلسماتی دنیا دسمبر ۲۰۱۲ء صفحہ ۴۳ پر آپ کے اجازت یافتہ شاگرد شائع ہوا ہے یہ طریقہ زیادہ مفید ہے اور ڈائریکٹری کا مقصد اس سے بھی پورا ہوسکتا ہے۔

(۴) عامل کی سماج میں عزت نہیں ہے، کام نہیں ہونے پر عوام گالیاں دینا شروع کرتی ہے اور ذلیل کرتی ہے، ایک عامل کی غلطی سے سارے عاملوں پر انگلی اٹھ سکتی ہے۔

(۵) میں نے بڑے بڑے جناتی عامل کو پریشان ہوتے دیکھا ہے، یہ باطنی لائن ہے اس سے زیادہ اس کو کھولنا مناسب نہیں ہے۔

(۶) بڑے بڑے جناتی عامل حرام خور، سود خور، ظالم و جابر، غنڈوں کے دوست ہوتے ہیں اور عوام پر ظلم کرتے ہیں، زمین کا معاملہ، گھر، کھیتی کے معاملہ ہو ایسے میں چھوٹا عامل مظلوم کی مدد کرے گا تو بڑا جناتی عامل چھوٹے عامل پر جنات مسلط کردے گا۔

(۷) ہماری یہاں ایک مظاہری جناتی عامل بنے قاسمی مفتی صاحب (چھوٹے عامل) پر جنات مسلط کردیتے ہیں، معمولی غلطی پر بڑی بڑی سزا دینا یہ جناتی عامل کا کام ہے۔ مفتی صاحب برباد ہوگئے۔

میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ ڈائریکٹری شائع نہ کریں، میں شاگرد ہوں، اپنے استاد کو اپنا روحانی والد سمجھ کر خط لکھ رہا ہے۔

جواب

آپ واحد ہمارے ایسے شاگرد ہیں جس نے شاگردوں کی ڈائریکٹری شائع نہ کرنے کا مشورہ دیا ہے، جب کہ شاگردوں کی اکثریت اس بات کے حق میں ہے کہ ڈائریکٹری ضرور شائع ہونی چاہئے کیوں کہ اس ڈائریکٹری سے شاگردوں کو ایک تقویت ملے گی اور وہ مکمل حوصلے کے ساتھ خدمت خلق کرسکیں گے اور وہ حضرات جو شاگرد نہ ہوکر بھی خود کو ہمارا شاگرد باور کراتے ہیں اور خود کو عامل گردان کر عوام کا بے وقوف بنانے میں مصروف ہیں ان کو شرمساری کا سامنا کرنا پڑے گا اور ان کے حوصلے پست ہوجائیں گے۔ جب ڈائریکٹری میں ان کے نام کا اندراج نہیں ہوگا تو ان کے دعوؤں کی قلعی کھل کر رہ جائے گی اور وہ عوام کی آنکھوں سے آنکھیں ملانے کے قابل نہیں رہیں گے۔

آپ نے اس ضمن میں جن اندیشوں کا اظہار کیا ہے ہمارے نزدیک وہ خواہ مخواہ کے اندیشے ہیں، یہ دور اندیشی صرف وہم اور بے وجہ کے خوف سے تعلق رکھتی ہے اور اس طرح کے اندیشے اور وسوسے دنیا کے ہر

کام اور جرائم میں موجود ہوتے ہیں۔ اس دنیا میں روزانہ حادثے ہوتے ہیں، بسوں کا ایکسیڈنٹ ہوتا ہے، گاڑیاں اُلٹ جاتی ہیں، جہاز گر پڑتے ہیں اور سائیکلوں اور بائکوں پر سواری کرنے والے بھی ایک دوسرے سے ٹکرا کر رہ جاتے ہیں یا زخمی ہوجاتے ہیں، اس کے باوجود لوگ سفر کرتے ہیں، اگر یہ سوچ کر انسان سفر کرنا چھوڑ دے کہ وہ کہیں کسی حادثہ کا شکار نہ ہوجائے تو شاید اس میں اسی کا نقصان ہے، دنیا کے کسی نظام میں کوئی خلل پڑنے والا نہیں ہے۔

آپ کا یہ فرمانا کہ جب کوئی عامل لوگوں سے زیادہ پیسہ وصول کرے گا تو حکومت دوسرے عاملوں سے پوچھ تاچھ کرے گی یہ ایک بچکانہ سوچ ہے، آج بھی ہزاروں لاکھوں عامل لوگوں سے بے تحاشہ پیسہ وصول کررہے ہیں، حکومت ان کا کیا بگاڑ رہی ہے، صرف عاملوں ہی نے نہیں ڈاکٹروں نے بھی اس وقت جو لوٹ مار مچا رکھی ہے وہ حکومت پر عیاں بیاں ہے، حکومت ان کے خلاف کوئی قانون لاگو نہیں کرسکتی اور اگر حکومت اس طرح کے لوگوں پر کوئی قانون نافذ کر بھی دے گی تو خود اہل حکومت ہی اس قانون کے پرخچے اڑا دیں گے، کسی بھی سماج میں جب دھڑلے سے دینے والے موجود ہوں تو دھڑلے سے لینے والوں پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جب کسی کے گھر میں کوئی بیمار ہوجاتا ہے تو اس کا علاج کرتے ہوئے انسان روپے پیسے پانی کی طرح بہاتا ہے اور ڈاکٹر لوگ بھی کوئی رحم نہیں کھاتے، ایسے موقعوں پر دونوں ہاتھوں سے بٹورتے ہیں جب حکومت ان ڈاکٹروں کو پابند نہیں کرسکتی تو اس کو کیا حق ہوگا کہ وہ عاملوں پر کوئی پابندی عائد کرے۔ اور عزیزم زیادہ رقم اینٹھنے کا ڈائریکٹری سے کوئی تعلق نہیں ہے، ڈائریکٹری کے بغیر بھی لوگ خوب پیسے بٹور رہے ہیں اور دینے والے ابھی عاملین کو منہ مانگے پیسے دے رہے ہیں، کوئی بھی معاملہ ہو، لین دین ذاتی ہوتا ہے اور ذاتی لین دین پر کوئی قدغن نہیں لگائی جاسکتی۔

آپ نے اس اندیشے کا بھی اظہار کیا ہے کہ ڈائریکٹری چھپنے کے بعد بڑے عاملین چھوٹے عاملوں پر جنات مسلط کرسکتے ہیں، کیوں کہ ان کے دھندے پر اثر پڑے گا، یہ اندیشے بھی بچکانہ ہیں، آج بھی گلی کوچوں میں چھوٹے بڑے سب طرح کے عامل دھونی رچائے بیٹھے ہوئے ہیں، ایک دوسرے سے حسد ورقابت کا سلسلہ بھی برقرار ہے، لیکن کون کس پر جن مسلط کررہا ہے۔ اولاً تو یہ بات یاد رکھو کہ جن مسلط کرنا اتنا آسان نہیں ہے جتنا آپ سمجھ رہے ہیں، اور اگر اسے آسان مان بھی لیں تو ایک عامل کا دوسرے عامل پر جن مسلط کرنا ایک بے فائدہ حرکت ہے۔ عامل جن عوام پر مسلط کرے گا تو اس کو فائدہ پہنچے گا، اس لئے لوگوں کی جیبیں کاٹنے کی راہیں کھلیں گی لیکن جب وہ کسی عامل پر جن مسلط کرے گا تو اس کو دھیلے کا بھی فائدہ نہیں ہوگا کیوں کہ عامل کتنا بھی گیا گزرا کیوں نہ ہو وہ اپنے دشمن عامل کی چوکھٹ پر نہیں جائے گا، ثانیاً یہ کہ اس دور میں کسی عامل کے قبضے میں کوئی جن نہیں ہے کہ اس جن کو جس پر چاہے مسلط کردے، اس دور میں جنات تابع نہیں ہوتے اور اگر جنات تابع بھی ہوجائیں تو وہ بے وجہ کسی کو تکلیف پہنچانے میں عامل کی ہرگز ہرگز مدد نہیں کرتے۔

آپ نے ایک اور اندیشے کا اظہار کیا ہے، آپ نے فرمایا ہے کہ عاملوں کی سماج میں کوئی عزت نہیں ہے، کام نہ ہونے پر عوام گالیاں دینا شروع کردیتے ہیں اور عوام ذلیل کرتے ہیں اور ایک عامل کی غلطی سے سارے عاملوں پر انگلی اٹھتی ہے۔

ہمیں حیرت ہے کہ ہمارا شاگرد ہونے کے باوجود آپ اس طرح کی کچی پکی باتیں کررہے ہیں جن سے بے تکے پن کی بو آرہی ہے آپ کو غلط فہمی ہے کہ عاملین کی سماج میں کوئی عزت نہیں ہے، آپ کونسے عاملین کی اور کونسے سماج کی باتیں کررہے ہیں، خدا جانے۔ ہم نے تو اپنی کھلی آنکھوں سے بارہا یہ مشاہدہ کیا ہے کہ بڑے بڑے جغادری جو کسی کے آگے اپنا سر نہیں جھکاتے وہ بھی عاملین کے سامنے اپنی گردن لٹکانے پر مجبور ہوجاتے ہیں، منسٹروں سے لے کر فلمی اداکاروں تک اور علماء سے لے کر اولیاء تک سبھی عاملوں کی آؤ بھگت کرتے ہیں اور عاملین کے ٹھکانوں کے چکر کاٹتے ہیں، عزت اور ذلت اللہ کے ہاتھوں میں ہے وہ جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کرے، سب کچھ اس کے دست قدرت میں ہے اور عزت وذلت سے ہر طبقہ دوچار ہوسکتا ہے۔ بے شک عاملین میں ایسے بھی بہت سے ہوں گے جن پر صبح شام گالیاں پڑتی ہوں گی، لیکن عاملین ہی میں ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں ہے کہ جن کے سامنے اپنا سر جھکانے پر لوگ فخر کرتے ہوں گے اور آپ اپنے محدود دائرے سے باہر نکل کر ساری دنیا پر نظر ڈالیں گے تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ عزت وذلت کا فلسفہ ہر جگہ کارفرما ہے، کتنے ہی منسٹروں کی پگڑی اُچھل رہی ہے، کتنے ہی نیتاؤں کی ضمانتیں ضبط ہورہی ہیں، کتنے ہی ڈاکٹروں

کے خلاف مقدمے چل رہے ہیں، کتنے ہی ملت کے قائدین پر گندے انڈے اُچھل رہے ہیں اور کتنے ہی لوگوں پر جوتے پھینکے جارہے ہیں، عزت ودولت سے تو کوئی بھی دوچار ہوسکتا ہے، صرف عاملین ہی کو آپ کیوں ڈرا رہے ہیں، اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض عاملین عوام کو فائدہ نہیں پہنچا پاتے اور پیسہ وصول کرنے کے بعد بھی لوگوں کا کوئی کام نہیں بن پاتا، لیکن کام نہ بننے والی بات بھی صرف عاملین تک ہی محدود نہیں ہے، کتنے ہی ڈاکٹر موٹی موٹی فیس لوگوں سے وصول کرلیتے ہیں لیکن مریض کو بیماری سے نجات دلانے میں کامیاب نہیں ہوتے، کتنے ہی وکیل اپنے مؤکل سے سب کچھ وصول کرلینے کے بعد بھی اس کو مقدمہ میں نہیں جتا پاتے اور کتنے ہی منسٹر موٹی موٹی رشوت وصول کرلینے کے بعد بھی طالب کو ملازمت دلانے میں کامیاب نہیں ہوتے، جب ہمارا سماج ان سب کو برداشت کرتا ہے تو اُن عاملین کے خلاف اس سماج کو واویلا کرنے کا کیا حق ہے، جو بے چارے طلب گاروں کو کامیابیوں سے ہمکنار نہ کرسکے۔ آپ کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے مریضوں کو شفا دینا، کمزوروں کو صحت دینا، ضرورت مندوں کی ضرورتیں پوری کرنا، خواہش مندوں کی خواہشات کو تکمیل تک پہنچانا اور بے روزگاروں کو روزگار بخشنا دراصل اللہ کا کام ہے، نہ یہ عاملوں کے بس کی بات ہے اور نہ ڈاکٹروں کی۔ عامل ہوں، ڈاکٹر ہوں، وکیل ہوں یا اور کوئی ملازم خاص ہوں، یہ صرف کسی بھی معاملے میں ذریعہ اور سبب بن سکتے ہیں اور طلب گاروں کو امید دلا سکتے ہیں، کسی بھی نتیجے کا یقین دلانا کسی کے لئے بھی جائز نہیں ہے، کوئی بھی عامل اگر گارنٹی کے ساتھ کام کرتا ہے تو یہ بدعقیدگی ہے اور اگر ایسے عامل کے خلاف کوئی شور وغل بھی مچے تو جائز ہے، لیکن جو عامل اسی طرح علاج کررہا ہو جس طرح کوئی ڈاکٹر کرتا ہے اور وہ عامل اگر مریض کو تندرستی دلانے میں اسی طرح ناکام ہوجائے جس طرح ڈاکٹر ناکام ہوجاتا ہے تو اس کے خلاف کوئی بھی ہنگامہ کرنا اور اس عامل کی کسی ناکامی کے بعد دوسرے عاملین کے خلاف واویلا کرنا ان ہی لوگوں کا شیوہ ہوسکتا ہے جو عقل سے بالکل پیدل ہوں اور جن کی سوچ وفکر پر زنگ لگ چکا ہو۔

آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ آپ نے بڑے بڑے جناتی عاملین کو پریشان ہوتا دیکھا ہے، ضرور دیکھا ہوگا، ہم آپ کے اس دعوے کی تکذیب نہیں کرتے، لیکن ہم نے بھی ایسے کتنے ہی فنکاروں کو دیکھا ہے کہ ان کا فن ہی ان کی موت اور ہلاکت کا سبب بنا۔ کتنے ہی ایسے ڈاکٹر جو دل کے اسپیشلسٹ ہوتے ہیں وہ خود ہارٹ اٹیک سے مرجاتے ہیں، کتنے ہی گھوڑے سوار گھوڑے سے گر کر مرجاتے ہیں اور کتنے ہی ماہرین سیاست کو سیاست ہی کھا جاتی ہے، اس طرح تو کسی بھی لائن میں زندگی کی کوئی گارنٹی نہیں ہے، ایک عاملین ہی پر آپ کیوں اپنے اندیشوں کی بارشیں برسا رہے ہیں، جو شخص جس فن کا ماہر ہو بالآخر وہ اسی فن کے ذریعہ ختم ہوجاتا ہے، اس طرح تو انسان کو کسی بھی فن کے قریب نہیں جانا چاہئے۔ اور اپنے ہاتھ پیر توڑ کر اپنے گھر میں مقید رہنا چاہئے، کیوں کہ کچھ نہ کرنے ہی میں عافیت ہے، جو چلے گا وہی گرے گا جو بھاگے گا اسی کے منہ کے بل گرنے کا اندیشہ رہے گا۔

آپ نے یہ بھی مشورہ دیا ہے کہ یہ عملیات کی لائن ایک باطنی لائن ہے اس کو کھولنا نہیں چاہئے۔ عزیزم آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ ہمارے بزرگوں نے اس لائن کے بہت سے جوہروں کو لوگوں سے مخفی رکھا اور وہ فن روحانیت کی دولت اپنے سینوں میں دبائے اس دنیا سے رخصت ہوگئے، ان بزرگوں کی نیت بالکل صاف ستھری تھی، ہم ان پر کوئی اعتراض نہیں کرسکتے، لیکن ان کے اس عمل نے اس دنیا کو زبردست نقصان پہنچایا، کیوں کہ جب کھری دولت کسی کے ہاتھ نہیں لگی تو کھوٹی دولت ہی کے ذریعہ کچھ لوگوں نے دھندا شروع کردیا اور اللہ کے بندے اس کے ذریعہ نفع کے بجائے نقصان سے دوچار ہوئے، جب علم نافع کو کسی خوف سے چھپالیا جاتا ہے تو پھر علم ضار دنیا میں پھیلتا ہے اور لوگ اس کی زد میں آتے ہیں، حالات اور تجربات نے یہ بات ثابت کردی ہے کتمان علم سے جتنا نقصان ہوتا ہے انکشاف علم سے اتنا نقصان نہیں ہوتا۔ آپ نے یہ اعتراض بھی کیا کہ جناتی عاملین کے تعلقات غنڈوں، سودخوروں، ظالموں اور جابروں سے ہوا کرتے ہیں اور یہ لوگ عوام پر ظلم کرتے ہیں، ہم پھر وہی عرض کریں گے کہ ایسا ہر جگہ ہوتا ہے اور ہر لائن میں ہوتا ہے، ہمارے ملک میں جتنے بھی قائدین، منسٹر اور وزراء ہیں ان سب کے تعلقات غنڈوں اور ظالموں سے ہیں، کیوں کہ اس کے بغیر نہ راج نیتی چلتی ہے اور نہ قائدوں کی سرخروئی باقی رہتی ہے۔

آپ کے اعتراضات کو آمنا وصدقنا کہہ دیا جائے تو پھر زندگی میں کسی بھی انسان کو نہ وزیر بننے کی خواہش کرنی چاہئے نہ ملت کا قائد، کیونکہ کسی بھی محترم مقام تک پہنچنے کے لئے ہر انسان کو غنڈہ گردی اور گھٹیاپن کی گلی گلیوں سے گزرنا پڑتا ہے۔

آپ نے پھر جنات مسلط کرنے والی بات کو دہرایا ہے ہم پھر یہ عرض کریں گے کہ یہ صرف وہم ہے اور ایسی سوچ ہے جس سے نا بالغیت کی بو آتی ہے۔

اپنے خط کے اخیر میں آپ نے کسی مظاہری عامل کا ذکر کیا ہے کہ انہوں نے کسی قاسمی مفتی صاحب پر کوئی جن مسلط کرکے انہیں برباد کردیا، ہم اس بات کا یقین نہیں کرسکتے، کوئی بھی صاحب علم وہ دارالعلوم دیوبند سے فارغ ہوا ہو یا مظاہر العلوم سے، ایسی غلطی نہیں کرسکتا، دوسروں کو ہلاک اور برباد کرنے کا کام سفلی عاملین کرتے ہیں اور سفلی عاملین علم دین اور دولت پرہیزگاری سے محروم ہوتے ہیں۔

عزیزم آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ کچھ علماء نے دوسرے علماء کو کس قدر نقصان پہنچایا ہے کہ بس اس کی سزا اور جزا آخرت ہی میں ممکن ہے، کتنے ہی مدرسوں پر ناجائز قبضے ہوگئے، کتنی ہی مسجدوں پر اپنا تسلط ازراہ ظلم جمالیا گیا، کتنے ہی لوگوں نے ملت کے نام پر حکومت وقت سے عہدے وصول کرلئے اور کتنے ہی حسینوں پر یزیدوں کی یلغار ہوگئی اور یزید بھی ایسے جو دیکھنے میں صاحب علم اور صاحب تقویٰ محسوس ہورہے تھے، اگر ان واقعات کو ذہن میں رکھ کر چلیں تو پھر نہ کسی کو مولوی بننا چاہئے نہ مفتی بننا چاہئے اور نہ رہنمائے قوم بننا چاہئے، کیوں کہ یہ سارے برے کام ان لوگوں نے انجام دیئے ہیں جنہیں قابل اعتبار ہونے کی سند حاصل ہے۔

عزیزم اصل بات یہ ہے کہ جب کوئی بھی انسان اپنی حیثیت عرفی کا خود ہی قتل کردیتا ہے تو پھر وہ اس لائق نہیں رہتا کہ اس پر اعتبار کیا جائے وہ عامل ہو، عالم ہو، قائد ہو یا کوئی پیر مغاں ہو۔ ہر لائن میں اچھے برے لوگ ہمیشہ سے موجود ہیں۔ علماء ایسے بھی ہیں کہ فرشتے ان پر رشک کرتے ہیں اور علماء میں ایسے بھی ہیں کہ شیطان جنہیں دیکھ کر شرماتا ہے، ڈاکٹروں میں ایسے بھی ہیں کہ جن کی نبض شناسی سے اور جن کے ایثار سے اللہ کے لاکھوں بندے فیض اٹھاتے ہیں اور ڈاکٹروں میں ایسے بھی ہیں کہ جو سلطانہ ڈاکو کی طرح دن کے اُجالوں میں لوگوں کو لوٹتے ہیں اور انہیں اُف بھی نہیں کرنے دیتے، عدالتوں کے چکر کاٹ کر دیکھئے وہاں بھی آپ کو دونوں طرح کے وکیل نظر آئیں گے، کچھ وکیل تو ایسے ہوں گے جو مفت لوگوں کا مقدمہ لڑیں گے یا پھر واجبی فیس پر کچھ لوگوں کے کیس کی ذمہ داری ادا کریں گے اور کچھ وکیل ایسے بھی نظر آئیں گے جن کے بارے میں کسی شاعر نے یہ کہا تھا۔

پیدا ہوئے وکیل تو شیطان نے کہا
لو آج ہم بھی صاحب اولاد ہوگئے

آپ کسی بھی شعبے میں جھانک کر دیکھئے ہر جگہ اچھے برے لوگ آپ کو دکھائی دیں گے، کچھ پھولوں کی طرح ہوں گے جن کی خوشبو سے لوگ مستفیض ہوتے ہوں گے اور کچھ لوگ کانٹوں کی طرح ہوں گے جن کی چبھن دوسروں کے لئے اذیت دہ ثابت ہوگی، اسی طرح عاملین کے گروپ میں بھی اچھے برے دونوں طرح کے لوگ ہوتے ہیں، بہت اچھے بھی ہوتے ہیں اور بہت برے بھی۔ لیکن صرف عاملین ہی کو برا سمجھنا اور عقیدہ بنالینا کہ عاملین ہی لوگوں کو نقصان پہنچاتے ہیں اور بری چیزیں اپنے دشمنوں پر مسلط کرتے ہیں، صرف غلط نہیں بہت غلط بات ہے اور اس غلط بات سے چھٹکارا حاصل کرلینا ضروری ہے ورنہ یہ غلط بات اور یہ غلط سوچ آخرت میں بہت مہنگی پڑے گی۔

آپ کا یہ سمجھنا کہ کسی مظاہری نے کسی قاسمی کو برباد کردیا ایک غلط سی سوچ ہے اس طرح کی سوچوں سے خدا کے لئے خود کو آزاد کرالیجئے ورنہ آپ پر سوءِ ظنی کا الزام آجائے گا اور سوءِ ظنی کسی کے بارے میں بھی اچھی نہیں۔ قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے کہ بعض گمان محض گناہ ہوتے ہیں اور گناہ کی سزا انسان کو ضرور ملتی ہے، الا یہ کہ انسان اُس گناہ سے باز آجائے اور تو پھر ہم مظاہریوں اور قاسمیوں سے اس بات کی امید نہیں کرسکتے کہ وہ کسی کی تباہی اور ہلاکت کا کام کریں گے، ایسے ناجائز اور حرام کام تو سفلی عاملین کرتے ہیں، جن کی زندگی کا مقصد ہی منفی کام کرنا ہوتا ہے۔ اللہ ہم سب کو منفی کام کرنے سے کسی کو تباہ و برباد کرنے سے یا کسی کی تباہی اور بربادی کے بارے میں سوچنے سے محفوظ رکھے۔

آپ نے ہمیں اپنا بڑا سمجھ کر کچھ مشورے دیئے ہیں، یہ نئے دور کا چلن ہے، اس دور میں اولاد اپنے ماں باپ کو مشورے دے رہی ہے بجائے اس کے کہ ماں باپ کے مشورے قبول کرے اور ماں باپ کے نقش قدم پر چلے۔ آپ سے ہماری درخواست یہ ہے کہ آپ ہمت اور حوصلے کو برقرار رکھیں بزدلی اور توہمات کو اپنے قریب نہ پھٹکنے دیں اور یہ یقین رکھیں کہ ایک وقت وہ آنے والا ہے جب اچھے عاملوں کی ہر وہ شخص جستجو کرے گا جس کے پاس ہمارے نام بھی عقل ہوگی، انشاءاللہ انشاءاللہ ڈائریکٹری ہم ضرور شائع کریں گے اور یہ ڈائریکٹری بھی شاگردوں کے لئے تقویت اور حوصلے کا باعث بنے گی۔

گھر کے نشیب و فراز

سوال از: (نام مخفی)

ہم لوگوں کے یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے روزی روٹی اور کاروبار کے ذرائع بہت سے ہیں، لیکن ہمارے گھریلو حالات بالکل صحیح نہیں ہیں، جتنا پیسہ آتا ہے سب خرچ ہو جاتا ہے، کچھ بچتا نہیں ہے، ہمیشہ تنگی رہتی ہے۔ ماں باپ میں ہمیشہ لڑائی ہوتی رہتی ہے، بھائی بہنوں میں بھی تکرار ہوتی ہے، پیسے کی تنگی کی وجہ سے گھر میں ایک نہ ایک ٹینشن رہتی ہے، ہم لوگ دن رات محنت کرتے ہیں، لیکن پریشانی پھر بھی دور نہیں ہوتی، گھر کا ہر فرد کسی نہ کسی بیماری میں مبتلا ہے، ہم لوگوں نے بہت سے عاملوں کو دکھایا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا، میرے والد صاحب اپنی بیوی اور اولاد پر بالکل توجہ نہیں دیتے، گھر میں جو کچھ میری ماں سے جھگڑا وغیرہ ہوتا ہے تو گھر سے باہر محلے والوں کو اکٹھا کر کے ہم لوگوں کی اتنی شکایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ مارے شرم کے نگاہ نہیں اٹھا پاتے، ہم لوگوں کی اتنی بے عزتی کرتے ہیں کہ میں آپ کو بتا نہیں سکتی، ہم لوگوں نے بہت سے عاملوں کو دکھایا تو ان لوگوں نے بتایا کہ آپ کے گھر پر، اولاد پر، کاروبار اور جو گھریلو جانور پالے ہوئے ہیں ان سب پر بندش کی گئی ہے اور جادو وغیرہ بھی کیا جا رہا ہے جس سے ہم لوگ تباہ و برباد ہو جائیں۔

مولانا صاحب اگر واقعی میں یہ سب جادو وغیرہ کا چکر ہے تو ہم لوگوں کو کوئی ایسا وظیفہ یا عمل بتائیں جس سے وہ جادو ان سب پر الٹ جائے تاکہ ان لوگوں کو بھی معلوم ہو سکے کہ کسی کو حد سے زیادہ پریشان کرنا اچھی بات نہیں ہے۔

جواب

جن گھروں میں ہر وقت تکرار رہتی ہے اُن گھروں کی خیر و برکت اُڑ جاتی ہے اور ایسے گھر مالی ابتری کا شکار ہو جاتے ہیں، اس لئے کوشش کرنی چاہئے کہ آپسی اختلافات کا خاتمہ ہو اور گھر میں سکون و عافیت برقرار رہے۔ آپ نے اپنے گھر کی جو صورت حال لکھی ہے وہ تشویشناک ہے، میاں بیوی کا اختلاف سکون و عافیت کو غارت کر دیتا ہے اور ہر وقت کی بحث و تکرار ذہنی سکون کا بیڑہ غرق کر کے رکھ دیتی ہے اور پھر گھر میں ایک طرح کی نحوست سی چھا جاتی ہے اور جب نحوست چھا جاتی ہے تو آمدنی کتنی بھی کیوں نہ ہو مسائل منہ پھاڑے کھڑے رہتے ہیں اور روز مرہ کے اخراجات کے بارے میں بھی بار بار سوچنا پڑتا ہے۔ آپ لوگوں کو اپنی آمدنی بڑھانے سے زیادہ اس بارے میں کوئی ٹھوس قدم اُٹھانا چاہئے اور والدین کے اختلاف کو کسی بھی طرح ختم کرانا چاہئے، کیوں کہ یہ اختلاف طرح طرح کے مشکلات پیدا کرے گا اور ہمیشہ ابلیس لعین کی خوشی کا باعث بنتا رہے گا۔

یہ بات تو بہت ہی نادانی کی ہے کہ گھر کا سربراہ اپنے ماتحت لوگوں کی برائیاں گھر کے باہر کے لوگوں سے کرے، اس میں تو رسوائی خود اس کی بھی ہے جو لوگوں سے اپنے گھر والوں کی شکایت کر رہا ہے، یہ بات تو بہر کیف جگ ہنسائی کا باعث بنے گی اور گھر کی آبرو بالکل ہی پامال ہو کر رہ جائے گی، اس طرح کی باتیں سن کر افسوس ہوتا ہے۔ آج مسلمانوں کے گھر میں کیسی کیسی نادانیاں اور کیسی کیسی جہالتیں پنپ رہی ہیں اور جس طرح کی حرکتیں پہلے زمانہ میں عورتیں کیا کرتی تھیں اُس طرح کی حرکتیں اس زمانہ کے مرد کر رہے ہیں، حالانکہ دوسروں سے شکایت کرنے سے کچھ بھی حاصل ہونے والا نہیں ہے، صرف اپنے نفس کی بھڑاس نکل سکتی ہے، سننے والے خود اپنے گھر کے مسائل حل نہیں کر پاتے وہ دوسرے کے گھروں کی جلتی کو کیا بجھا پائیں گے اور ایک نہ ایک دن اپنے گھر کا اختلاف تو ختم بھی ہو جاتا ہے لیکن جو بات اپنے منہ سے نکل جاتی ہے وہ پرائی ہو جاتی ہے اور وہ بات جہاں جہاں پہنچتی ہے رسوائی اور بدنامی کا باعث بنتی ہے۔

آپ گھر میں روزانہ ایک بار سورۂ بقرہ، ایک بار سورۂ یٰسین اور ایک بار سورۂ مزمل کی تلاوت کرنے کا معمول رکھیں اور روزانہ چار سو پچاس مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ بھی پڑھا کریں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، انشاء اللہ ان وظائف کی برکت سے گھر میں کچھ سدھار پیدا ہوگا، آپسی تکرار بھی کسی حد تک ختم ہوگی اور آمدنی میں بھی اضافہ ہوگا۔

اس میں کچھ نہ کچھ کرنی کرتوت کا بھی شبہ ہوتا ہے، بہتر تو یہ ہے کہ اس بات کو اللہ پر چھوڑ دیں اور صبر کریں، اللہ ہی بہتر انتقام لینے والا ہے، لیکن اگر دشمن کی طرف اس کی کارروائی کو پلٹ دینے کی بات دل میں آرہی ہو تو پھر مغرب کی نماز کے بعد "سورۂ عبس" (سپارہ ۳۰) تین بار پڑھیں اور ہر بار سورت کے ختم پر بائیں طرف تھوک کر اِرْجِعُوْا اِرْجِعُوْا

اِرْجِعُوْا تین بار پڑھا کریں اور کسی خاص دشمن کا تصور ذہن میں نہ رکھیں، صرف اتنا ذہن میں رکھیں کہ جادو جس نے بھی کرایا ہو اس کی طرف لوٹ جائے، کیوں کہ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جس کے بارے میں یہ شک ہو کہ کرانے والا یہ ہے وہ بالکل نہیں ہوتا، یہ صرف بدگمانی ہوتی ہے اور بدگمانی کرنا گناہ ہے اور خواہ مخواہ کی بدگمانی کرنے سے اللہ کی مدد بھی نہیں آتی، دشمن کون ہے؟ یہ بات اللہ پر چھوڑ دیں، خود کسی شخص مخصوص کو دشمن سمجھ کر کوئی عمل نہ کریں، اپنا ذہن صاف رکھیں، انشاء اللہ غیبی مدد آئے گی اور آپ کے دشمنوں کو منہ کی کھانی پڑے گی۔ ہم بھی آپ کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ آپ کے گھر کے تمام مسائل کو حل کردے، گھر کی ناچاقی کو ختم کردے اور گھر میں محبت اور ہمدردی کی فضا پیدا کرے۔ ہماری دعا ہے کہ آپ کے گھر پر کرنی کرتوت کے جو اثرات بھی ظاہر ہو رہے ہیں ان سے آپ سب کو نجات عطا کرے، آمین۔

کئی کئی ناموں کی مصیبت

سوال از مشرف علی خان ــــــــــــ رامپور

میں چار سال سے لگاتار ماہنامہ پڑھ رہا ہوں، آپ کی بتائی گئی آیات کو بھی پڑھتا ہوں۔ مولانا صاحب میں رام پور یوپی میں ایک بلڈ کلکشن سینٹر چلاتا ہوں۔ میں چند سوالات کا جواب نہایت احترام سے کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے رشتے دار اہل محلہ علیم کے نام سے جانتے ہیں، کاروباری لوگ اور تعلیمی سارٹیفکٹ آئی کارڈ وغیرہ میں میرا نام مشرف ہے، لہٰذا میں کس نام سے ستارہ دیکھوں، میرا برج کیا ہوگا۔ ویسے برج حمل اور اسد ہوئے دونوں ناموں کے اس بارے میں میری رہنمائی کریں، میرا مفرد عدد کیا ہوگا۔ میرا کاروبار گزشتہ ایک سال سے کم ہوگیا ہے، کوئی کاروباری نقش لگانا پڑے گا، ویسے میں نے نقش نوری بھی لگا رکھا ہے۔ آپ کی دعاؤں کا طلب گار ہوں، میری تاریخ پیدائش ۷؍مئی ۱۹۵۵ء ہے۔

مولانا صاحب یہ اہل حدیث کون لوگ ہیں، آپ کا خصوصی نمبر آرہا ہے، انشاء اللہ خرید کر ضرور یادگار رکھوں گا، کسی قریبی شمارے میں جگہ دینے کی زحمت کریں۔

جواب

آپ کے دو نام ہیں اور ان دونوں ناموں کے مفرد عدد ایک دوسرے سے جدا ہیں، آپ کا ایک نام مشرف ہے، جس کا مفرد عدد ۸ ہے، دوسرا نام علیم ہے، اس کا مفرد عدد ۳ ہے۔ اور تین اور پانچ عددوں کے درمیان زبردست ٹکراؤ ہے، اس ٹکراؤ کی وجہ سے آپ کی زندگی میں ایک طرح کی اتھل پتھل ہوگی، جو آپ کا ناک میں دم رکھتی ہوگی، کبھی کبھی دوسرے اچھے اثرات کی وجہ سے آپ کی گاڑی لائن پر آجاتی ہوگی لیکن پھر جب ناموں کا ٹکراؤ شدت پکڑتا ہوگا پھر آپ کی کامیابی متاثر ہوجاتی ہوگی۔

کئی کئی ناموں سے شخصیت پامال ہوجاتی ہے اور اگر ناموں کے اعداد میں تصادم ہو تو انسان کو خواہ مخواہ کی کلفتوں کا شکار ہونا پڑتا ہے۔

صحیح برج تاریخ پیدائش سے ہی نکلتا ہے، نام سے جو برج اور ستارہ نکالا جاتا ہے وہ قیاسی ہوتا ہے اور یہ قیاسی برج اور ستارہ اس صورت میں کام آتا ہے جب کسی کو اپنی تاریخ پیدائش معلوم نہ ہو، آپ کی تاریخ پیدائش کے حساب سے آپ کا برج ثور اور ستارہ زہرہ ہے، جمعہ کا دن آپ کے لئے اہمیت کا حامل ہے، اپنے اہم کاموں کو جمعہ کے دن انجام دینے کی کوشش کیا کریں، اگر اپنے دونوں ناموں سے کسی ایک نام کو یکسر ختم کردیں تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا، ورنہ یہ بات یاد رکھیں کہ کسی عروج پر پہنچنے کے بعد بھی آپ خدانخواستہ اعداد کے ٹکراؤ کی وجہ سے ایک دم زوال پذیر ہوسکتے ہیں اور آپ کا کاروبار اچانک گراوٹ کا شکار ہوسکتا ہے۔ آپ ہر فرض نماز کے بعد ۱۴۷ مرتبہ "یاوہابُ" پڑھنے کا معمول رکھیں، انشاء اللہ اس وظیفے کی برکت سے آپ کے کئی بگڑے ہوئے کام بھی بن جائیں گے اور رفتہ رفتہ آپ کئی طرح کی راحتیں محسوس کریں گے۔

آپ نے پوچھا ہے کہ یہ اہل حدیث کون لوگ ہیں، اہل حدیث سے مراد وہ لوگ ہوتے ہیں جن کا دعویٰ یہ ہوتا ہے کہ وہ کسی کی تقلید نہیں کرتے، انہیں عرف عام میں غیر مقلد کہا جاتا ہے، جب کہ ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ اس دنیا میں کوئی آدمی ایسا نہیں ہے جو مقلد نہ ہو اور جو کسی نہ کسی کی تقلید نہ کرتا ہو، بس فرق یہ ہوتا ہے کہ کچھ لوگ اچھے لوگوں کی تقلید کرتے ہیں اور کچھ لوگ برے لوگوں کی۔ تقلید سے کسی کو مفر نہیں ہے، جب بچہ پیدا ہوتا ہے اور چند سالوں کے بعد شعور پکڑتا ہے تو ماں کے بتانے کی وجہ سے وہ اپنے باپ کو باپ تسلیم کرلیتا ہے اور اس طرح وہ اپنی ماں کا مقلد تو بن ہی جاتا ہے۔ بہر کیف تقلید سے دامن بچانا ممکن نہیں ہے۔ ہم سب کو دعا یہ کرنی چاہئے کہ ہمیں اچھے لوگوں کی تقلید کرنے کی توفیق عطا ہو، ہم

برے لوگوں کے یا شیطان کے مقلد بن کر رہ جائیں۔

مختلف علمی ضرورتیں

سوال از: ممتاز جہاں ــــــــــ حیدرآباد

میں آپ کا ماہنامہ طلسماتی دنیا تقریباً پانچ سال سے مسلسل ہر ماہ پڑھتی ہوں، یہ رسالہ بہت اچھا ہے، اللہ اس رسالے کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی دے۔ مولانا صاحب میں اس سے پہلے بھی خط لکھی ہوں، مگر جواب نہیں ملا، مگر اس بار ضرور دیں تو عین نوازش ہوگی۔ جواب اس ماہ یعنی آئندہ ماہ ضرور چھپوائیں۔

میں آپ کی شاگرد ہوں، میرا T/599/09 ٹی نمبر یہ ہے۔ میں آپ کی بے حد شکر گزار ہوں، اللہ آپ کو صحت دے، حیات طویل دے، آپ کے اہل و عیال کو ہمیشہ خوش رکھے، مولانا صاحب میں تقریباً ۱۰ سال سے پریشان تھی، صحت سے، معاشی حالات سے، جھگڑوں سے، اولاد کی نافرمانی سے۔ ایک دن آپ کی کتاب "طلسماتی دنیا" ملی اور صرف ۱۰ منٹ کے لئے، میں نے اس کتاب میں سے کفیل بھائی کا نمبر نوٹ کرلیا اور کفیل بھائی سے بات کی اور رودِ دراکش منگایا اور تعویذ وظیفہ وغیرہ منگا کر پڑھتی رہی، اللہ کا کرم ہے، آہستہ آہستہ میرے حالات تقریباً سدھر گئے، آپ کے وظیفہ سے اتنا فائدہ ہوا کہ اللہ اکبر کن الفاظ میں آپ کا شکریہ ادا کروں۔

مولانا صاحب ابھی مجھے قرضہ ہے، وہ ختم نہیں ہوا، اس کے لئے ایسا وظیفہ اور ذکر بتائیں کہ میرا قرضہ میری زندگی میں جلد سے جلد ادا ہوجائے۔ میری تمام قارئین سے گزارش ہے کہ طلسماتی دنیا کو اپنے رشتے داروں، دوست احباب کو بتائیں تاکہ وہ بھی فائدہ اٹھاسکیں اور ہم مرنے سے پہلے نیکی کما کر چلے جائیں۔

مولانا صاحب آپ کو تو بہت لوگوں کی دعائیں ہیں، آپ کے بتائے ہوئی آیتوں سے فائدہ ہوتا ہے، آپ کے ماں باپ نصیب والے ہیں اور آپ کے اہل و عیال کہ اللہ نے آپ جیسا بیٹا اور آپ جیسا باپ انہیں دیا۔ مولانا صاحب کچھ غلطی ہو تو معافی چاہتی ہوں۔ مولانا صاحب میرا لڑکا ہے، گٹکھا کھاتا ہے۔ وہ عادت نہیں چھوڑی، پلیز آپ اس کے لئے کوئی وظیفہ بتائیں اور علاج بتائیں اور آج کل گٹکھا کھانا عام بات ہوگئی ہے۔

مولانا صاحب اس گٹکھے کی لعنت سے چھٹکارا دلائیں، ہر ماں کی دعا آپ کے حق میں ہوگی، اس لعنت میں بہت بچے جکڑے ہیں، مولانا صاحب مجھے اس بات پر تعجب ہوتا ہے کہ لوگ عربی علاج میں بھی غلطیاں نکالتے ہیں، نکتہ چینی کرتے ہیں۔

مولانا صاحب میرے چار سوالات ہیں، جواب ضرور دیں۔

(۱) قرضہ کے لئے وظیفہ یعنی قرض ادا ہونے کا (۲) گٹکھا چھڑانے کے لئے (۳) حدیث کساء کیا ہے، مجھے معلوم نہیں ہے پلیز بتائیں (۴) امام زمانہ کس کو کہتے ہیں۔ یہ بھی مجھے معلوم نہیں، اس رسالے میں جواب دیں۔

جواب

آپ نے جن تعریفی کلمات سے مجھے نوازا اس کے لئے میں آپ کا شکر گزار ہوں اور اللہ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کے حسن ظن کو ہمیشہ باقی رکھے اور مجھے ہمیشہ ایسے نیک کاموں کی توفیق دے کہ میری آنے والی نسلیں اس پر فخر کرسکیں، میں اپنے رب کا شکر گزار ہوں کہ اس نے اپنے بندوں کے دلوں میں میری محبت پیدا کی ہے۔ میں جانتا ہوں کہ میری بساط کچھ بھی نہیں ہے، یہ سب اللہ کا فضل و کرم ہے اور یہ محبت و عقیدت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُن دعاؤں کا نتیجہ ہے جو انہوں نے اپنی حیات طیبہ میں اپنی ساری امت کے لئے کی تھیں اور ان ہی دعاؤں میں سے کچھ حصہ خاکسار کے دامن میں بھی پہنچ گیا ہے۔

آپ میری شاگرد بھی ہیں اس لئے بطور خاص آپ سے یہ درخواست ہے کرتا ہوں کہ آپ طلسماتی دنیا کو گھر گھر پہنچانے میں ہماری مدد کیجئے، آپ دیکھ رہی ہیں کہ یہ چراغ جہالت اور گمراہی کے اندھیروں سے برسرِ پیکار ہے، اس لئے اس چراغ کا گھر گھر میں روشن ہونا ضروری ہے تاکہ مسلم معاشرے میں گمراہی اور ضلالت کی جو تاریکیاں بکھری ہوئی ہیں وہ چھٹ جائیں اور گھر گھر میں نور ہدایت کا غلبہ ہوجائے۔

مسلم معاشرے میں کچھ لوگ وہ ہیں جو روحانی عملیات کے نام پر شرک اور گمراہی کا شکار ہورہے ہیں، یہ لوگ ہر چیز کو کرنی کرتوت سے جوڑ دیتے ہیں اور بازاری عاملین ان کی اس گمراہی اور غلط فہمی کا پورا پورا فائدہ اٹھا کر انہیں دونوں ہاتھوں سے لوٹتے ہیں اور انہیں مزید گمراہ کرنے کی ڈیوٹی نبھاتے ہیں، اس کے برعکس کچھ لوگ وہ ہیں جنہیں تعویذ گنڈوں سے للّٰہی بغض ہے، یہ آنکھیں بند کرکے اور ہاتھ میں نادانی اور ناواقفیت

کی لاٹھی لے کر روحانی عملیات کے خلاف شور اور ہنگامہ کرتے پھر رہے ہیں، یہ عقل باختہ اور علم صحیح سے محروم لوگ کلام الٰہی کو بھی شرک ثابت کرنے کی بھاگ دوڑ میں لگے ہوئے ہیں، ان دونوں طرح کے لوگوں سے طلسماتی دنیا جنگ لڑ رہا ہے اور اللہ کے فضل و کرم سے کافی حد تک کامیاب ہے آپ بھی اس جہاد میں ہمارا ساتھ دیجئے اور طلسماتی دنیا کی آواز کو ہر اس مقام تک پہنچانے میں ہمارا تعاون کیجئے جہاں جہاں جہالت اور گمراہی کے اندھیرے اللہ کے بندوں کو ضرر پہنچا رہے ہیں اور ان کے عقائد کی بنیادوں کو کھوکھلا کر رہے ہیں ایسے گمراہ کن لوگوں سے نمٹنا صرف ہماری نہیں ہر صاحب ایمان کی ذمہ داری ہے، اس لئے تبلیغ دین کے معاملوں میں ایک دوسرے کا تعاون کرنا چاہئے۔

قرض کی ادائیگی کے لئے بہت آسان عمل آپ کو بتاتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہر فرض نماز کے بعد سو مرتبہ اللّٰہ الصَّمَد پڑھ لیا کریں، اور مغرب کی نماز کے بعد ۱۱ مرتبہ یہ دعا پڑھا کریں۔

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِىْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِىْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ. اس دعا کو پڑھتے وقت سر میں کنگھی کرتی رہیں، انشاء اللہ چند مہینوں میں قرض سے نجات مل جائے گی۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ قرض سے نجات حاصل کرنے کے لئے چلتے پھرتے لاتعداد مرتبہ درود شریف کا ورد بھی بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔

جن بچوں کو نشے کی یا ککھا کھانے کی عادت پڑ گئی ہو ان بچوں کے کانوں میں جب وہ بے خبر سو رہے ہوں، سورۂ یٰسین پڑھ کر دم کرنا بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔

اس عمل کی برکت سے بچے تمام برائیوں سے محفوظ ہو جاتے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کریں کہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد سورۂ یٰسین پڑھنا شروع کریں اور ہر مبین پر "اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ یا ھادی" سات مرتبہ پڑھیں، ساتوں مبین پر ایسے ہی پڑھیں، سورۂ یٰسین پوری کرنے کے بعد پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور ایک بوتل پانی پر دم کر دیں، یہ پانی بچوں کو صبح شام دن میں دو بار پلائیں اور اس بوتل کو سات دن میں ختم کر لیں، ہر ہفتے اس طرح بوتل تیار کر کے سات دن میں پوری کر لیں، اس طرح سات ہفتوں تک سات بوتلوں کا پانی مذکورہ عمل سے تیار کر کے بچوں کو پلائیں، انشاء اللہ بری عادتوں سے نجات مل جائے گی۔

کچھ لوگ عقل زدہ ہوتے ہیں وہ کلام الٰہی کی بھی مخالفت کرتے ہیں اور تعویذ گنڈوں کی مخالفت کو اپنے ایمان کا حصہ سمجھتے ہیں، ایسے لوگوں کی باتوں پر دھیان نہ دیں، اگر تعویذوں میں شرکیہ کلمات شامل ہوں یا استعانت اللہ کے سوا کسی اور سے طلب کی جارہی ہو یا تعویذ دینے اور لینے والا اس خام خیالی کا شکار ہو کر عطا کرنے والی ذات خدا کے سوا کوئی اور ہے تو بے شک تعویذ کا لینا دینا ناجائز ہے، لیکن کلام الٰہی پر مشتمل نقوش کی مخالفت وہی لوگ کر سکتے ہیں جو کلام الٰہی کی عظمتوں سے ناواقف ہوں اور جو توحید باری تعالیٰ کے مفہوم سے نابلد ہوں، ایسے لوگوں کی باتوں پر اپنا خون جلانا درست نہیں ہے۔

حدیث کسا ایک طویل حدیث ہے، اس حدیث میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی حضرت فاطمہ، حضرت حسین اور حضرت حسن رضی اللہ عنہم کو کالی کملی میں سمیٹ کر یہ فرمایا تھا کہ یہ میرے اہل بیت ہیں، جن لوگوں کو مجھ سے محبت ہے، ان کے لئے ضروری ہے کہ میرے اہل بیت سے بھی محبت کرے۔

آپ نے پوچھا ہے کہ امام زمانہ کسے کہتے ہیں۔ "امام زمانہ" شیعہ حضرات کی اصطلاح ہے، یوں سمجھئے کہ بعض خطابات پر بعض جماعتیں اپنا قبضہ سا کر لیتی ہیں، پھر وہ جماعتیں اپنے من پسند لوگوں کو وہ خطابات عطا کرتی رہتی ہیں۔ جس طرح آج کل جمعیۃ العلماء نے "امیر الہند" جیسے خطاب پر اپنا قبضہ کر لیا ہے وہ اپنے من پسند بزرگوں کو یہ خطاب بے تکلف اور بے جھجک عطا کرتے ہیں، کسی کو اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں بے شک یہ خطاب اپنے اندر بہت وسعت اور گہرائی رکھتا ہے اور یہ خطاب ایسے شخص کو ملنا چاہئے جس سے ہندوستان بھر کے مسلمان بلا اختلاف محبت اور عقیدت رکھتے ہوں، لیکن دیکھنے میں یہ آرہا ہے کہ ایک جماعت کے مٹھی بھر لوگ یہ خطاب اپنے کسی بھی رشتے دار یا من پسند شخص کو دیکھ کر اس کا پروپیگنڈہ شروع کر دیتے ہیں، یہ بات شرعاً اور عقلاً جائز نہیں ہے، لیکن ہو یہی رہا ہے، اس لئے "امیر الہند" آج کل کیڑے مکوڑوں کی طرح پیدا ہو رہے ہیں۔ بالکل یہی معاملہ شیعہ حضرات کا بھی ہے، لفظ "امام" پر ان کی اجارہ داری ہے یہ جس کو اپنا امام بنا لیتے ہیں اس کو "امام زمانہ" قرار دیدیتے ہیں، دوسری جماعتوں کے لوگ اس شخص کو امام مانیں نہ مانیں لیکن شیعہ حضرات اس کو امام زمانہ ہی کہہ کر پکارتے ہیں۔

ہمارے نزدیک امام زمانہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی

دوسرا نہیں ہوسکتا، کیوں کہ ان ہی کی ذات گرامی قیامت تک پیدا ہونے والے انسانوں سے بے لوث محبت کرتی تھی اور ان کے چاہنے والوں اور ماننے والوں کی تعداد اتنی ہے کہ اتنی تعداد میں کسی کو اتنی محبت اور عقیدت دینا ممکن نہیں ہے، لیکن امام زمانہ ایک خاص اصطلاح ہے جو ایک خاص طبقے کی طرف سے ایک خاص شخص کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔

(واللہ اعلم بالصواب)

آگے کی تعلیم کی طلب

سوال از: عبدالاحد اسعدی ــــــــ نظام آباد

بعد سلام مسنون کے خدمت اقدس میں عرض تحریر یہ ہے کہ میرا نام عبدالاحد ولد عبدالصمد صاحب۔ میرا ئی نمبر T/621/09۔ میرا تعلیم وتربیت نامہ مکمل ہوگیا ہے، مجھے آگے کے لئے تعلیم وتربیت نامہ روانہ کریں تو آپ کی نوازش ہوگی، میں تعلیم وتربیت نامہ کے مطابق سورۂ یٰسین کے چلے مکمل نو ترتیب سے کیا اور درود پاک کے تین چلے بھی مکمل کیے۔ پھر حصار کی زکوٰۃ کا چلہ بھی کیا، پھر حروف تہجی کی بھی زکوٰۃ ادا کی ہے، پھر نقوش کی زکوٰۃ ادا کی، پہلے مثلث ترتیب سے عنصر آبی، پھر بادی، پھر خاکی، پھر آتشی، اسی طرح مربع، پھر مخمس کی زکوٰۃ ادا کردی۔ مجھے جلد از جلد آگے کا تعلیم وتربیت نامہ روانہ کریں تو آپ کی مہربانی ہوگی، میں نے کئی خطوط لکھے، ماہنامہ میں جواب نہ آیا، حروف تہجی کی زکوٰۃ جو تین سال ادا کرنا ہے ابھی پھر مارچ میں ادا کردوں گا اور اس کے علاوہ حضرت والا سے گزارش یہ ہے کہ جادو ٹونا نمبر کے صفحہ نمبر: ۱۱۰ پر جو عمل درج ہے، عمل نمبر بھی ۱۰ ہے، اس کی اجازت مرحمت فرمائیں اور پھر صفحہ نمبر: ۱۱۵ پر عمل نمبر: ۱۷ ہے جو عمل درج ہے ان دو عملوں کی بھی مجھے اجازت مرحمت فرمادیں تو آپ کا کرم ہوگا۔

جواب

اللہ کا فضل وکرم ہے کہ آپ نے شاگردی والے کتابچے کو مکمل کرلیا ہے، اللہ آپ کی ان ریاضتوں کو قبول فرمائے اور آپ کی روحانیت کو تقویت بخشے، اب آپ ہماری مرتب کردہ "تحفۃ العاملین" کا مطالعہ پوری گہرائی کے ساتھ کریں اور روحانی عملیات کے فن پر پورے غور وخوض کے ساتھ نظر ڈالیں اور آہستہ آہستہ اللہ کے ضرورت مندوں کی خدمت بھی شروع کریں، مریضوں کا علاج کرنے سے پہلے اپنا ذہن یہ بنالیں کہ جب تک اللہ کی مرضی نہیں ہوگی، کسی مریض کو مرض سے نجات عطا نہیں ہوگی، یہی ذہن سازی آپ مریضوں کی بھی کرتے رہیں کہ علاج ہم کررہے ہیں لیکن شفاء دینے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے۔ کسی بھی طرح کا علاج کرتے ہوئے آپ گارنٹی والے الفاظ زبان سے نہ نکالیں کیوں کہ کوئی بھی معالج خواہ وہ جسمانی ڈاکٹر ہو یا روحانی سر کے درد کو دفع کرنے کی بھی گارنٹی نہیں لے سکتا، عقائد کی حفاظت کے ساتھ آپ خدمت خلق کی شروعات کریں اور فن عملیات کی کتابوں کا مطالعہ جاری رکھیں۔ ہماری دعا ہے کہ رب العالمین آپ کے ہاتھوں میں شفاء دے اور آپ خدمت خلق کے اہل ثابت ہوسکیں، آپ نے جس عمل کی اجازت مانگی ہے اسے آپ کرسکتے ہیں، ہماری طرف سے اجازت ہے، لیکن ایک بات یاد رکھیں کہ کوئی بھی عمل کرنے سے پہلے اس کو خوب اچھی طرح پڑھ لیں، عمل کے دوران تمام شرائط وقیود کو پیش نظر رکھیں اور اللہ سے عمل کی کامیابی کی دعا بھی کرتے رہیں، باموکل عمل میں پرہیز ضروری ہوتا ہے اور مکمل تنہائی کے ساتھ ساتھ وقت اور جگہ کی پابندی بھی ضروری ہے، آپ کو مطلوبہ دونوں عمل کی اجازت دی جاتی ہے، اس دعا کے ساتھ کہ اللہ آپ کو کامیابی عطا کرے اور دوران عمل جو رکاوٹیں پیش آتی ہیں ان سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

❀❀❀❀❀❀



کے کالم میں اپنا خط چھپوانے کیلئے چند باتوں کا خیال رکھیں۔

- خط صاف صاف تحریر کریں۔
- خط مختصر ہو۔
- خط کے ساتھ جوابی لفافہ بھی ہو۔
- اگر تین ماہ میں جواب نہ ملے تو خط دوبارہ بھجوادیں۔ خط بھیجنے کے بعد جواب کا انتظار کریں۔

(ادارہ)

ہر مشکل کے حل کے لئے عظیم ترین آیت الکرسی

حمد وثناء اللہ جل شانہ کے لئے خاص ہے جو رب العالمین ہے اور بے شمار درود وسلام ہو باری برحق ساقی حوض کوثر، حضور پرنور، شافع یوم النشور، سرور کائنات، فخر موجودات، سرکار دو عالم، سید المرسلین ختم النبیین، شفیع المذنبین رحمۃ للعلمین، صاحب لولاک، جناب رسالت مآب، حبیب کبریا، رسول خدا، محمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ اور آپ کی آل، اطہار اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر۔

میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

فرمانِ حق۔ بیشک ہم نے ہی قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

لفظ قرآن ''قرأ'' سے مشتق یعنی نکلا ہے۔ قران کا مطلب ہے ''پڑھنا'' چونکہ اللہ جل شانہ کے اس پاک کلام کو بہت زیادہ پڑھا جاتا ہے اس لئے اسے ''قرآن'' کہتے ہیں۔ قرآن مجید وہ واحد کتاب ہے جو ساری دنیا میں ہر روز سب کتابوں سے زیادہ پڑھی جاتی ہے اور اس بات کا اقرار غیر مسلموں نے بھی کیا ہے۔ کوئی انسان اپنی تصنیف کردہ تحریری دوبارہ بغیر دیکھے حرف بحرف نہیں سنا سکتا مگر یہ میرے رب کے کلام کا کمال ہے کہ اسے چھ سات سال کا حافظ القرآن بچہ ''الحمد'' سے ''والناس'' تک حرف بحرف تو کیا بغیر زیروزبر کے فرق کے زبانی سنا سکتا ہے یہ قرآن مجید کی حقانیت کی زبردست دلیل ہے۔

قرآن مجید فرقان حمید کے تمام فضائل کو بیان کرنا انسان ناتواں کے بس کی بات نہیں۔ احادیث مبارکہ کی روشنی میں چند ایک فضائل درج ذیل ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا کا ارشاد گرامی ہے کہ جس شخص نے قرآن مجید بلا اعراب (تجوید کی محسنہ صفات کے بغیر) پڑھا تو اس کو ایک فرشتہ کے سپرد کر دیا جاتا ہے جو قرآن کو اس طرح لکھتا ہے جیسے نازل کیا گیا (اور) ہر حرف کے بدلہ دس نیکیاں لکھتا ہے پس اگر قرآن کے کچھ حصہ کو اعراب کے ساتھ پڑھا جائے (یعنی کچھ حسنہ والا زمہ کے ساتھ) تو اس کو دو فرشتوں کے سپرد کر دیا جاتا ہے جو اس کے لئے ہر حرف کے بدلے میں بیس نیکیاں لکھتے ہیں پس اگر کوئی شخص قرآن مجید کو مکمل اعراب کے ساتھ (یعنی تجوید سے) پڑھتا ہے تو اس کے لئے چار فرشتے مقرر کر دئے جاتے ہیں جو اس کے لئے ہر حرف کے بدلے میں ستر نیکیاں لکھتے ہیں۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ قرآن کی تلاوت سننے والے سے آخرت کا عذاب ہٹا دیا جاتا ہے کتاب اللہ کی ایک آیت کی تلاوت عرش کے نیچے کی تمام اشیاء سے افضل ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے اس کا تکلم فرمایا، جس نے اس میں بے دینی پیدا کی یا اپنی رائے داخل کی تو اس نے کفر کیا اور اگر اللہ عزوجل لوگوں کی زبان پر اسے آسان نہ کرتے تو کسی کے بس میں نہ تھا کہ کلام اللہ کو پڑھ سکتا اور اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

ترجمہ: اور ہم نے قرآن کو یاد کرنے والا اور پڑھنے کے لئے آسان کر دیا پس ہے کوئی یاد کرنے والا اور پڑھنے والا۔ فرمان رسول حق ہے جو آنکھ قرآن پڑھتے ہوئے (قرآن کی تاثیر اور خوف خدا کی وجہ سے) آنسو بہادے تو اسے قیامت کے روز ٹھنڈا کر دیا جائے گا۔ (یعنی اسے اکرم وانعام سے نواز کر جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔)

سرور کونین ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ جس گھر میں قرآن مجید کی تلاوت کی جاتی ہے اس میں فرشتے آتے اور شیطان دور ہو جاتے ہیں اور جس گھر میں قرآن کی تلاوت نہ ہو اس میں شیطان آجاتے ہیں فرشتے نکل جاتے ہیں اور وہ اپنے رہنے والوں پر تنگ ہو جاتا ہے۔ خیر

کم اور شر بہت بڑھ جاتا ہے۔ خاتم الانبیاء ﷺ کا فرمان مبارک ہے کہ بیشک مومن کے گھر عرش تک روشن ہیں ان گھروں کو ساتوں آسمانوں کے مقرب فرشتے پہچانتے (اور یہ) کہتے ہیں کہ یہ نور مومنین کے گھروں کا ہے جن میں قرآن حکیم کی تلاوت کی جاتی ہے۔ رحمتہ للعالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ وہ گھر جس میں قرآن پڑھا جاتا ہے آسمان والوں کو ایسا دکھائی دیتا ہے جیسے کہ زمین والوں کو ستارے دکھائی دیتے ہیں۔

فرمان نبوی ﷺ ہے کہ اے معاذ! اگر تمہارا سعادت مندوں کی طرح زندگی اور شہداء کی سی موت اور یوم حشر میں نجات اور روز قیامت کے سے امن اور اندھیروں کے دن نور اور گرمی کے دن سایہ اور پیاس کے دن سیرابی اور (اعمال میں) ہلکا پن کی جگہ وزن داری اور گمراہی کے دن ہدایت کا ارادہ ہے تو قرآن پاک پڑھتے رہیے، یہ رحمٰن کا ذکر ہے اور شیطان سے حفاظت کا ذریعہ ہے اور حساب کتاب کے ترازو میں جھکنے کا سبب ہے۔

رسول خدا، احمد مجتبیٰ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے خالص اللہ جل شانہ کی رضا کے لئے ایک ہزار آیات تلاوت کیں وہ قیامت کے دن انبیاء صدیقین شہداء اور صالحین میں لکھا جائیگا۔ ہادی برحق ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جس شخص نے قرآن مجید کو دیکھ کر تلات کی تو اس کو اس کی نگاہ کو نفع دیا جائیگا (یعنی اس کی بینائی کو باقی رکھا جائیگا) حضور پر نور ﷺ کا قول ہے کہ لوگوں میں زیادہ عبادت گزار قرآن مجید کی زیادہ تلاوت کرنے والے ہیں۔

شافع یوم النشور ﷺ نے فرمایا کہ قرآن مجید پڑھنے والے مومن کی مثال ترنج کی طرح ہے جس کا ذائقہ اور خوشبو عمدہ ہے۔ اور قرآن مجید نہ پڑھنے والے مومن کی مثال کھجور کی طرح ہے جس کا ذائقہ عمدہ ہے مگر خوشبو نہیں۔ اور منافق کی مثال جو قرآن مجید کی تلاوت کر رہا ہے گلدستہ کی مانند ہے جس کی خوشبو اور ذائقہ کڑوا ہے اور قرآن مجید نہ پڑھنے والے منافق کی مثال اندرائن کی طرح ہے جس کی خوشبو نہیں اور ذائقہ انتہائی کڑوا ہے۔

سرور کائنات ﷺ کا فرمان عالی ہے کہ قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرو اس کی تلاوت کرو اور آرام کرو (سو جاؤ) بے شک قرآن پاک کی مثال اس آدمی کے لئے جس نے اس کی تعلیم حاصل کی اس برتن کی مانند ہے جو کستوری سے بھرا ہوا ہو اور اس سے ہر مکان میں خوشبو مہکتی ہو۔ اور جس نے اس کی تعلیم حاصل کی پھر آرام کیا (یعنی اس پر عمل نہ کیا) جبکہ قرآن مجید اس کے اندر (دل میں) موجود ہو اس کی مثال چمڑے کے اس برتن کی طرح ہے جس میں کستوری تو موجود ہے مگر اس کے سر کو باندھ دیا جاتا ہے (جس سے خوشبو باہر نہ آتی ہو)

فخر موجودات ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جس شخص نے رات کو تیس آیات تلاوت کیں اس کو اس رات میں تکلیف دینے والا کوئی درندہ تکلیف نہیں پہنچائے گا اور نہ کوئی رات کو آنے ولا چور تکلیف پہنچائے گا، اس کو اس کی ذات اور اہل خانہ اور مال دولت میں سلامتی عطا کی جاتی ہے۔ صاحب لولاک جناب رسالتماب ﷺ کا فرمان اقدس ہے کہ جس نے قرآن حکیم کی ایک آیت تلاوت کی تو اس کے لئے جنت میں درجہ بلند ہوگا۔ اور نور کا چراغ ہوگا۔

سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے مجھے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے بیشک کلام اللہ کی آیت کا سننا بہت بڑی روٹی صدقہ کرنے سے زیادہ اجر رکھتا اور کسی آیت کا تلاوت کرنا عرش کے علاوہ ہر چیز سے افضل ہے۔

شفیع المذنبین ﷺ کا ارشاد عالی ہے جس شخص نے کتاب اللہ کی کوئی آیت تلاوت کی تو روز قیامت اس کے لئے نور ہوگی اور جو کتاب اللہ کی کسی آیت کے سننے کے لئے متوجہ ہوا تو اس کیلئے نیکی لکھی جاتی رہتی ہے۔ انہیں احادیث مبارک پر اکتفا کیا جاتا ہے ورنہ کئی اور احادیث مبارکہ بھی کلام لازوال کے فضائل کے بارے میں کتب احادیث میں مذکور ہیں۔

قرآن مجید کے جتنے بھی فضائل بیان کئے جائیں کم ہیں۔ آج کے اس نفسا نفسی کے دور میں ہر شخص کسی نہ کسی مسئلہ میں گھرا ہوا ہے وسائل کی کمی اور مسائل کی بھرمار اس قدر زیادہ ہے کہ روح اور جسم کا رشتہ باقی رکھنا مشکل ہوگیا ہے۔ مگر آپ پریشان نہ ہوں کیونکہ ہر مسئلہ کہ حل قرآن وحدیث میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اقدس ہے کہ ہم قرآن میں ایمان والوں کے واسطے شفا اور رحمت اتارتے ہیں۔ ایک اور مقام پر فرمان الٰہی ہے کہ اگر ہم قرآن ایک پہاڑ پر اتارتے تو تو دیکھ لیتا کہ وہ اللہ کے ڈر سے دب جاتا، پھٹ جاتا اور یہ مثالیں ہم لوگوں کو سناتے ہیں تاکہ وہ غور کریں۔

سورۃ الانعام میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ''اور نہ کوئی ہری چیز اور نہ کوئی سوکھی چیز مگر وہ سب کتاب مبین میں ہے'' سورۃ النمل میں رب جلیل کا فرمان ہے کہ ''بھلا بے کس کی پکار کو کون سنتا ہے جب اس کو پکارتا ہے اور سختی دور کر دیتا ہے اور زمین پر تم کو اگلوں کا نائب کرتا ہے

اللہ کے سوا کوئی حاکم ہے اس پر ہم بہت کم دھیان کرتے ہیں۔

قرآن مجید کی ایک بڑی عظیم الشان آیت ہے جس کا نام آیت الکرسی ہے، جو شخص فرض نماز کے بعد آیت الکرسی ایک مرتبہ پڑھتا ہے اس کے اور جنت کے درمیان صرف موت حائل رہتی ہے۔ حضرت ابی بن کعب سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ابوالمنذر سے دو مرتبہ پوچھا کہ اللہ کی کتاب میں کونسی عظیم ترین آیت تم کو یاد ہے۔ انہوں نے جواب میں آیت الکرسی کا نام لیا تو آپ نے ان کے سینہ پر اپنا ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ "اے ابوالمنذر! تم کو علم قرآن مبارک ہو" گویا آپ نے خوش ہو کر ان کو مبارکباد پیش کی۔

فی الواقع آیت الکرسی پڑھنے والے پر شیطان غلبہ نہیں پاسکتا۔ حضرت ایفع بن عبدالکلاعی روایت کرتے ہیں کہ کہ ایک شخص نے پوچھا تھا یا رسول اللہ ﷺ معانی ومطالب وثواب کے لحاظ سے قرآن شریف کی کون سی سورۃ اعظم ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "قل ہو اللہ احد" اس نے عرض کیا یا رسول اللہ اس طرح اور کونسی آیت اعظم ہے آپ ﷺ نے فرمایا "آیت الکرسی"۔

ذیل میں قرآن مجید کی اس عظیم الشان آیت کا وظیفہ پیش خدمت ہے۔ آپ کا کوئی بھی مسئلہ خواہ بے روزگاری، ترقی کاروبار، صحت تعلیم، تنگی رزق، ادائیگی قرض، ترقی ملازمت، سحر، حصول اولاد، نظر بد پریشانی، مقدمہ، بچوں یا بچیوں کی شادی کے متعلق یا ان کے علاوہ ہو انشاء اللہ العزیز آپ کا ہر ایک مسئلہ اللہ رب العزت کے اس پاک اور لافانی کلام کی برکت سے یقینا حل ہو جائے گا۔ وظیفہ کا مکمل طریقہ وترکیب درج ذیل ہے۔

ہر مشکل کے حل کے لئے عظیم ترین آیت الکرسی کا وظیفہ:

نوچندی جمعۃ المبارک سے بعد نماز عصر گیارہ مرتبہ، نماز والا درود شریف پڑھیں بعد تعوذ وتسمیہ آیت الکرسی تین سو تیرہ مرتبہ پڑھ کر اللہ رب العزت سے اپنے مقصد کے حصول کی دعا نہایت عاجزی وانکساری سے مانگیں۔ آخر میں دوبارہ مذکورہ درود شریف پڑھیں وظیفہ تین جمعۃ المبارک تک جاری رکھیں۔ جگہ اور وقت کی پابندی کے ساتھ ساتھ رزق حلال کمائیں اور سچ بولیں، مقصد جائز ہونا چاہئے۔ باقی دنوں میں بالعموم اور دوران وظیفہ بالخصوص پنجگانہ نماز کی پابندی اور گناہوں سے پرہیز ضروری ہے اس پر عمل کرنے سے پہلے مذکورہ وظیفہ کے کلمات صاحب مضمون یا کسی عالم دین کو سنا کر تلفظ خوب درست کرلیں تاکہ غلطی نہ ہو۔

طب نبوی ﷺ

مہندی: آپ ﷺ کو سر درد لاحق ہو جاتا تو آپ ﷺ مہندی کا استعمال کرتے اور فرماتے کہ یہ اس کے لئے اللہ کے حکم کے ساتھ فائدہ مند ہوگی۔

جو کا دلیہ: بخار کے لئے آپ ﷺ جو کا دلیہ بنانے کا حکم دیتے اور مریض کو کھلانے کی تلقین کرتے۔

ثناء: آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کسی چیز میں موت سے شفاء ہو سکتی تو وہ ثناء میں ہوتی۔

بہی: آپ ﷺ نے فرمایا۔ بہی دل کو مضبوط کرتی ہے اور روح کو نشاط بخشتی ہے، اور سینے کی گھٹن کو دور کرتی ہے۔

قسط: آپ ﷺ نے فرمایا اپنے بچوں کو گلے پڑنے پر گلا ملنے اور دبانے کا عذاب نہ دو بلکہ قسط کا استعمال کرو۔

کلونجی: آپ ﷺ نے فرمایا کلونجی ہر بیماری کے لئے شفاء ہے۔

سرکہ: آپ ﷺ نے ایک دفعہ اپنے گھر والوں سے سالن کا پوچھا، انہوں نے کہا ہمارے پاس سرکہ کے علاوہ کچھ نہیں، آپ ﷺ نے اسے طلب کیا اور فرمایا وہ گھر کبھی غریب نہیں ہوگا جس میں سرکہ موجود ہو۔

زیتون: آپ ﷺ نے فرمایا زیتون میں ۷۰ بیماریوں سے شفاء ہے۔

زمزم: آپ ﷺ نے فرمایا زمزم ہر بیماری کے لئے شفاء ہے۔

شہد: آپ ﷺ نے فرمایا شفاء کے دو مظہر ہیں شہد اور قرآن۔

التجا

ماہنامہ طلسماتی دنیا کو گھر گھر پہنچا کر تبلیغ دین اور اصلاح معاشرہ کا فرض ادا کیجئے انشاء اللہ آپ کا شمار اللہ کے اچھے بندوں میں ہوگا۔

قسط نمبر: ۲۴

مفتاح الارواح

حسن الهاشمی

فتوحات عامہ کے لئے

الٓـمٓـصٓ کا نقش فتوحات کے لئے تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔ اس کا عامل بننے کے لئے ان حروف مقطعات کو روزانہ ۱۶۱ مرتبہ پڑھیں، لگاتار ۱۲۰ دن تک پڑھتے رہیں، روزانہ اول وآخر سات سات مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ اس کے بعد روزانہ ایک تسبیح پڑھتے رہیں۔ اگر زکوٰۃ کی ادائیگی کے دوران پڑھنے کے ساتھ ساتھ ایک نقش بھی روزانہ لکھتے رہیں تو بہتر ہے۔ اس کے بعد اس نقش کو جس مقصد کے لئے بھی کسی کو دیں گے انشاء اللہ زبردست فائدہ ہوگا۔ یہ نقش حصول پیغام شادی یا حصول فتوحات اور حصول تسخیر خلائق کے لئے تیر بہدف ثابت ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ا	ل	م	ص
م	ص	ا	ل
ص	م	ل	ا
ل	ا	ص	م

محبت وتسخیر کے لئے

عمومی محبت وتسخیر کے لئے اس نقش کو گلاب وزعفران سے لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں، نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر لیں۔ انشاء اللہ ہر دل عزیزی کی دولت حاصل ہوگی اور محبت وتسخیر کی دولت سے سرفراز ہوگا۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۸	۶۱	۶۶
۶۳	۶۵	۶۷
۶۴	۶۹	۶۲

بحق کٓھٰیٰعٓصٓ

مصیبت سے چھٹکارا پانے کے لئے

اگر کوئی شخص کسی مصیبت میں گرفتار ہو اور اس مصیبت سے کسی طرح نجات نہ مل رہی ہو تو عروج ماہ کی کسی بھی جمعرات کو ساعت مشتری میں ان دونوں نقش کو لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھ لے۔ انشاء اللہ مصیبت سے نجات مل جائے گی۔

۷۸۶

ک	ه	ی
ه	ی	ع
ی	ع	ص

۷۸۶

ح	م	ع
م	ع	س
ع	س	ق

رعشہ کی بیماری سے شفا کے لئے

اگر کسی شخص کو رعشہ ہو تو اس کو چاہئے اس نقش کو کالی روشنائی سے لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لے اور اس آیت کو نمک کی ڈلی پر گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے نہار منہ روزانہ چوس لیا کرے، نمک چنے کے برابر لے، انشاء اللہ رعشہ سے نجات ملے گی۔ آیت یہ ہے:

كٓهٰيٰعٓصٓ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا.

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

كٓهٰيٰعٓصٓ

ذکر	رحمت ربك
رحمت ربك	عبدهٗ
عبدهٗ	زکریا

سحر اور پاگل پن دور کرنے کے لئے

اگر کوئی شخص جادو میں مبتلا ہو یا اس کو جنون ہو گیا ہو تو ایسے شخص کے گلے میں یہ نقش ڈالیں اور اس نقش کو ایک چینی کی پلیٹ پر گلاب و زعفران سے لکھ کر تازے پانی سے دھو کر روزانہ ایک پلیٹ پلائیں۔ اس طرح کم سے کم اس کو اکیس پلیٹیں پلائیں۔ انشاء اللہ سحر اور پاگل پن سے نجات ملے گی۔

۷۸۶

۲۶	۱۹	۲۴
۲۱	۲۳	۲۵
۲۲	۲۷	۲۰

قوت حافظہ کے لئے

چینی کی پلیٹ پر روزانہ بنس بنس بنس بنس بنس پانچ مرتبہ گلاب و زعفران سے لکھ کر تازہ پانی سے نہار منہ پینے سے حافظہ قوی ہوتا ہے۔

ہو اس عمل کی برکت سے قلب روشن ہو جاتا ہے اور باطنی قوتیں بھی عطا ہوتی ہیں۔ یہ عمل اکثر عارفین کے معمول میں شامل رہا ہے۔

عزیز خلائق کے لئے

اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ دنیا والے اس کی عزت کریں اور جو بھی دیکھے وہ محبت اور شفقت کا اظہار کرنے پر مجبور ہو تو اس کو چاہئے کہ روزانہ گیارہ مرتبہ یٰسٓ وَالْقُرْآنِ الْحَکِیْمِ پڑھ کر ایک بار پوری یٰسین پڑھے، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اس عمل کو اکتالیس دن تک جاری رکھے اور اکتالیسویں دن اس نقش کو لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لے۔ انشاء اللہ عزیز خلائق بن جائے گا۔

۷۸۶

۱۸۳	۱۸۷	۱۹۰	۱۷۶
۱۸۹	۱۷۷	۱۸۲	۱۸۸
۱۷۸	۱۹۲	۱۸۵	۱۸۱
۱۸۶	۱۸۰	۱۷۹	۱۹۱

مخلوق کی نظروں سے پوشیدہ ہونے کا عمل

اگر لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہونا چاہیں تو باوضو ہو کر زمین سے سات کنکریاں اٹھالیں، کنکری اٹھاتے وقت جب پہلی کنکری اٹھائیں تو کہیں "ف"، دوسری اٹھاتے وقت کہیں "ق" اسی طرح سات کنکری اٹھاتے وقت ہاتھ میں لیں اور یہ حروف کہیں "ف، ق، ج، م، خ، ن ت" ان کنکریوں کو بائیں ہاتھ میں رکھ کر مٹھی بند کرلیں۔ پھر دائیں ہاتھ میں ایک کنکری لے کر دس مرتبہ پڑھیں صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا اور اس کنکر کو اپنے پیچھے کی طرف پھینک دیں۔ دوسری کنکری پر پڑھیں اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّکُمْ اِلَیْنَا لَا اور اس کو اپنے پیچھے کی طرف پھینک دیں۔ تیسری کنکری پر دس مرتبہ پڑھیں وَ جَعَلْنَا مِنْ بَیْنِ اَیْدِیْھِمْ سَدًّا وَّ مِنْ خَلْفِھِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰھُمْ فَھُمْ لَا اور اس کنکری کو اپنے دائیں طرف پھینک دیں، پھر ایک کنکری اٹھا کر دس مرتبہ پڑھیں یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا اور اس کنکری کو اپنے بائیں طرف پھینک دیں۔ باقی تین کنکریوں کو اپنی ٹوپی میں رکھ لیں۔ اس کے بعد کہیں کٓھٰیٰعٓصٓ اور دائیں ہاتھ کی انگلیاں بند کرلیں، پھر کہیں حٰمٓ عٓسٓقٓ اور اپنے بائیں ہاتھ کی انگلیاں بند کرلیں۔ انشاء اللہ اسی وقت لوگوں کی نظروں سے غائب ہو جائیں گے۔ جب دونوں ہاتھ کھول دیں گے تو لوگوں کو نظر آنے لگیں گے۔

موذی امراض سے نجات

اگر کوئی شخص موذی امراض میں مبتلا ہو تو اس کو چاہئے کہ اس نقش کو لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈال لے۔ انشاء اللہ مرض کیسا بھی ہو اس سے نجات مل جائے گی۔ اس نقش کی برکت سے رنج و الم سے بھی نجات ملتی ہے اور انسان کے اندر صبر و ضبط کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۶۸	۳۷۱	۳۷۴	۳۶۱
۳۷۳	۳۶۲	۳۶۷	۳۷۲
۳۶۳	۳۷۶	۳۶۹	۳۶۶
۳۷۰	۳۶۵	۳۶۴	۳۷۵

حفاظت مکان کے لئے

اس نقش کولکھ کر فریم میں لگا کر مکان کی مشرقی دیوار میں آویزاں کردیں۔ انشاءاللہ مکان ہر طرح کی آفتوں سے اور حادثوں سے محفوظ رہے گا، چوری اور ڈکیتی سے بھی حفاظت رہے گی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷	۱۱۱۹	۱۱۲۶	۱۱۳۲	۱
۱۱۲۷	۱۱۲۸	۲	۸	۱۱۲۰
۳	۹	۱۱۲۱	۱۱۲۳	۱۱۲۹
۱۱۱۷	۱۱۲۴	۱۱۳۰	۴	۱۰
۱۱۳۱	۵	۶	۱۱۱۸	۱۱۲۵

تمام حاجات کے لئے

اس نقش کو عروج ماہ میں ساعت مشتری میں لکھ کر اپنے پاس رکھیں اور اپنی حاجت بھی نقش کے آخری خانہ میں لکھیں اور ایک خانہ میں اپنا نام اور والدہ کا نام لکھیں اور نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں۔ انشاءاللہ ہر جائز خواہش پوری ہوگی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ح	تذروه الرياح	فاصبح هشيما	به نبات الارض	السماء فاختلط	كماء انزلنه من	ك
م	الرحيم	هو الرحمن	عالم الغيب والشهادة	لا اله الا هو	هو الله الذى	ه
ع	من حميم ولا شفاع	كاظمين مالظلمين	الحناجر	اذالقلوب لدى	يوم الآزفة	ى
س	والصبح اذا تنفس	والليل اذا عسعس	الجوار الكنس	فلا اقسم بالخنس	علمت نفس ما احضرت	ع
ق	فى عزة و شقاق	كفروا	بل الذين	ذى الذكر	ص والقرآن	ص
نام مع والدہ	مالك قاهر	رحيم خبير	رحمن لطيف	رب قادر	الله فاطر	مقصد

نقش معظم

اس نقش کو فریم میں چسپاں کرکے اپنے گھر میں لگانا چاہئے۔ یہ نقش صاحب مکان کو دنیا کی نظروں میں معزز رکھتا ہے اور اس نقش کی برکت سے بفضل رب العالمین یہ صاحب مکان ارضی وسماوی آفتوں سے محفوظ رہتا ہے، رزق کی فراوانی ہوتی ہے، مال میں خیر وبرکت ہوتی ہے اور افراد خانہ آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ یہ نقش ایک لازوال قسم کا سرمایہ ہے، جو بزرگوں سے نقل ہوتا چلا آرہا ہے، اس نقش کی قدر کرنی چاہئے اور اس سے استفادہ کرکے دوراندیشی کا ثبوت دینا چاہئے۔ اس نقش کو کسی ایسے عامل سے اگر لکھوائیں جس نے حروف تہجی اور اسمائے حسنیٰ کی زکوٰۃ ادا کر رکھی ہو تو افضل ہے۔

نقش معظم یہ ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

جبرائیل

یاقاضی الحاجات یا مجیب الدعوات والاکرام

یٰسٓ والقرآن الحکیم

اسرافیل

الٓرٰ	کٓھٰیٰعٓصٓ	طٰسٓ	حٰمٓ	قٓ	نٓ
مليك ق	۳ ع	ط م	لطهر حي	۳ م	مهلك
ى اله	ع ى حي الله	ہ م	ع	ح ص ق	اله منعم
ع ع	م اله	ط س ق	مناح	عالي اعلىٰ ى	ع م
الهي	له منعم	محمد ﷺ	هاص ق	حٰمٓ	الٓمٓرٰ
۷ ص	۷م	طاهر طي	۷ م	۲ ع	حامل حي ق

قٓ والقرآن المجید

عزرائیل

فقطلشائیل ن والقلم وما یسطرون لوبیائیل

میکائیلؑ

فتوحات غیبی کے لئے

یہ عمل انتہائی مفید اور موثر ثابت ہوتا ہے، یہ سورۂ مزمل کا عمل ہے، اس عمل کو اکیس روز تک لگاتار کرنا ہے۔ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر ایک سو مرتبہ سورۂ مزمل کی تلاوت کریں، آخر میں پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، اکیس دن کے بعد روزانہ تین مرتبہ سورۂ مزمل پڑھنے کا معمول رکھیں۔ اس عمل کی برکت سے دشمن مفقود ہوں گے، بدخواہوں کو خود چین نہیں ملے گا اور جو اس عمل کے عامل کے خلاف کوئی سازش کرے گا وہ خود ہی کسی بڑی مصیبت میں پھنس جائے گا۔ اس عمل کے عامل کی تمام خواہش اور ضروریات پوری ہوں گی اور اللہ کے فضل وکرم سے صحت برقرار رہے گی۔ اس عمل کو نوچندی جمعرات سے شروع کرنا چاہئے، اگر عشاء کے بعد یا فجر کے بعد عمل کریں تو افضل ہے۔ بعض اکابرین کی رائے ہے کہ اگر عمل کے آخری دن سورۂ مزمل کا نقش بنا کر ہرے کپڑے میں پیک کرکے عامل اپنے گلے میں ڈالے یا دائیں بازو پر باندھ لے تو بہتر ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۷۳۱۲	۱۷۳۲۶	۱۷۳۲۳	۱۷۳۱۹
۱۷۳۲۳	۱۷۳۱۸	۱۷۳۱۳	۱۷۳۲۵
۱۷۳۱۷	۱۷۳۲۱	۱۷۳۲۸	۱۷۳۱۴
۱۷۳۲۷	۱۷۳۱۵	۱۷۳۱۶	۱۷۳۲۲

رزق کی کشادگی کے لئے

چالیس دن تک آیت کریمہ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کو اٹھارہ سو باسٹھ مرتبہ پڑھیں، اکتالیسویں دن پڑھنے کے بعد یہ نقش بنا کر گلے میں ڈال لیں اور اس آیت کو روزانہ سو مرتبہ پڑھنے کا معمول تاعمر رکھیں۔ انشاء اللہ اس قدر وسعت اور کشادگی ہوگی کہ عقل حیران ہوگی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۶۵	۴۷۹	۴۷۶	۴۷۲
۴۷۷	۴۷۱	۴۶۶	۴۷۸
۴۷۰	۴۷۴	۴۸۱	۴۶۷
۴۸۰	۴۶۸	۴۶۹	۴۷۵

قسط نمبر: ۲۴

واقعات القرآن

حسن الہاشمی

حضرت ایوب علیہ السلام

حضرت ایوب علیہ السلام حضرت اسحاق علیہ السلام کے پوتے اور افرائیم ابن یوسف علیہ السلام کے داماد تھے، حق تعالیٰ نے انہیں بے شمار دولت سے نوازا تھا، ان کے پاس کھیتی کی زرخیز زمین تھی، جو تاحد نظر پھیلی ہوئی تھی اور زمین میں جو غلہ پیدا ہوا کرتا تھا اس کے انبار خدا کے ہزاروں ضرورت مندوں میں تقسیم ہوا کرتے تھے۔ ہزاروں کی تعداد میں ان کے پاس مویشی تھے، دودھ دینے والی بکریوں اور بھینسوں کی کوئی تعداد نہیں تھی، بے شمار پھلوں کے باغات بھی تھے، حضرت ایوب علیہ السلام اپنے مالک کا عملی شکریہ ادا کرنے کے لئے اللہ کے بندوں کی دل کھول کر امداد کیا کرتے تھے اور ان کے دسترخوان پر کوئی نہ کوئی مہمان ہمیشہ موجود رہتا تھا، اپنے دادا کی سنت پر عمل کرنے کے لئے وہ مہمان کے ساتھ ہی کھانا کھانا پسند کرتے تھے۔ بے شمار دولت اور عوام وخواص میں بے پناہ مقبولیت کے ساتھ ساتھ ان کے پاس ایک لازوال دولت اور بھی تھی اور وہ تھی دولت نبوت۔ حق تعالیٰ نے انہیں خلعت نبوت عطا کرکے ان کا سر تمام سرمایہ داروں سے اونچا کردیا تھا۔

یہ وہ زمانہ تھا جب شیطان کو وقتی طور پر آسمان پر جانے کی اجازت مہیا تھی، جب شیطان نے دیکھا کہ ہر طرف ایوب علیہ السلا کی سخاوت کے چرچے ہورہے ہیں اور آسمان پر بھی حضرت ایوبؑ کی نیکیوں کی دھوم ہے اور فرشتے بھی حضرت ایوبؑ کی فیاضی اور شکر گزاری پر عش عش کررہے ہیں تو شیطان حضرت ایوبؑ کے پیچھے پڑ گیا، انسانیت کے اس دشمن کو یہ بات اچھی نہیں لگی کہ جس آدمؑ کی خاطر وہ جنت سے نکالا گیا تھا اسی آدمؑ کی اولاد میں اب ایک ایسا انسان پیدا ہوگیا ہے کہ جس کی تعریفیں نہ صرف یہ کہ روئے زمین کے لوگ کررہے ہیں بلکہ آسمان پر رہنے والے فرشتے بھی اس کی ریاضتوں اور اس کی سخاوتوں سے متاثر ہورہے ہیں، چنانچہ شیطان لعین نے حسد میں مبتلا ہوکر یہ فیصلہ کرلیا کہ وہ حضرت ایوبؑ کا مرتبہ زمین والوں کے ذہن میں بھی کم کرنے کی کوشش کرے گا اور آسمان والوں کی نظروں میں بلکہ خالق کائنات کی نظروں میں بھی گرانے کی کوشش جاری رکھے گا اور ایک دن آسمان پر جاکر اس نے خالق کائنات سے یہ بول ہی دیا۔ کہ اے رب کائنات تیرے بندے ایوبؑ کی طرف سے جو شکر گزاری سامنے آرہی ہے وہ اس بے پناہ دولت کی وجہ سے ہے، جس سے تو نے اسے نواز رکھا ہے، اگر یہ بے شمار نعمتیں جنسے ایوبؑ بہرہ ور ہیں تو اس سے چھین لے تو اس کا سارا جذبۂ بندگی ختم ہوجائے گا اور پھر نہ تیرا شکر کرے گا نہ تیرے سامنے اپنا سر جھکائے گا، اگر تو میرا یقین نہیں کرتا تو پھر تو مجھے اس کی اس دولت پر کچھ اختیار دیدے، پھر میں یہ ثابت کردوں گا کہ میری بات سچ ہے۔ میں اس کی دولت میں اپنے انداز سے تعریف کروں گا، اس کو ان نعمتوں سے محروم کردوں گا جن کی وجہ سے دنیا والے اس سے محبت کرتے ہیں اور وہ بھی ہر پل اور ہر لحہ تیرا شکر ادا کرکے اپنی حسن بندگی کا ثبوت پیش کرتا ہے۔ حق تعالیٰ اپنے بندوں کے تمام بھیدوں سے اور دل میں چھپے ہوئے اچھے برے خیالوں سے پوری طرح واقف ہے، ظاہر وباطن کی تمام کیفیتیں ہر وقت اس پر آشکارا رہتی ہیں، اسے اندازہ تھا کہ شیطان محض عیاری اور مکاری کا مظاہرہ کررہا ہے لیکن حق تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام کی عظمت اور ان کی ثابت قدمی ثابت کرنے کے لئے اور انہیں مزید سرخرو کرنے کے لئے شیطان کی بات مان لی اور فرمایا۔

جا میں نے تیری درخواست قبول کرلی اور میں نے ایوبؑ کے مال و دولت پر تجھے تصرف کرنے کا اختیار دے دیا۔ پھر شیطان لعین نے ایک پل ضائع کئے بغیر حضرت ایوبؑ کی دولت کو تباہ کردیا۔ جب حضرت کو اپنے مال و دولت کی تباہی کی اطلاع ملی تو ان کی شکر گزاری میں اور اضافہ ہوگیا اور حضرت ایوبؑ نے پہلے سے بھی زیادہ حمد وثنا کا اہتمام کرنا شروع کردیا، یہ دیکھ شیطان کے دل میں بغض وحسد کی آگ اور زیادہ بھڑک اٹھی، اس نے خدا سے کہا۔ تو مجھے اس کی زمینوں، اس کے باغات اور

اسکے مویشیوں پر تصرف کرنے کا اختیار دے، کیوں کہ جب تک یہ چیزیں رہیں گی ایوبؑ مطمئن رہے گا، اللہ نے شیطان کی یہ درخواست بھی قبول کرلی اور شیطان لعین نے آناً فاناً حضرت ایوبؑ کی زمینوں اور باغوں کو اور جانوروں کو جلا کر خاکستر کرڈالا، نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ حضرت ایوب علیہ السلام کے پاس دودھ دینے والی ایک بکری بھی موجود نہیں رہی اور اتنی زمین بھی باقی نہیں رہی جس سے وہ اپنا گزر بسر کرسکیں، وہ دانے دانے کو محتاج ہوگئے اور فقر وفاقہ نے ان کو اور ان کے بیوی بچوں کو پوری طرح جکڑلیا، لیکن اس حادثہ کے بعد بھی حضرت ایوبؑ صبر بھی کرتے رہے اور شکر کا مظاہرہ بھی کرتے رہے، ہر وقت ان کی زبان پر حمد وثنا کے کلمات رہتے تھے اور ہر وقت ان کا سر بارگاہِ خداوندی میں خم رہا کرتا تھا۔

شیطان لعین نے جب یہ دیکھا کہ سب کچھ چھیننے کے بعد بھی ان کے صبر وشکر میں کوئی کمی پیدا نہیں ہوئی ہے اور یہ آج بھی اپنے خدا کی عبادت نہایت پابندی کے ساتھ کررہے ہیں تو اس نے ان کی جان پر بھی حملہ کردیا اور اللہ سے اختیار حاصل کرکے ان کی صحت اور تندرستی کو آخری حد تک تباہ کردیا، وہ اس قدر لاغر ہوگئے کہ وہ اپنے ہاتھ پیر بھی نہیں ہلا سکتے تھے، ایک جگہ بے حس وحرکت پڑے رہنے کی وجہ سے ان کے جسم کے جوڑوں میں زخم ہوگئے، پھر ان زخموں میں کیڑے بھی پڑگئے۔ شیطان نے ان کے عقیدت مندوں اور ان کے قرابت داروں کو گمراہ کرنے کی ایک مہم چلائی، اس نے یہ کانا پھوسی شروع کردی کہ حضرت ایوبؑ سے ان کا خدا ان کے گناہوں کی وجہ سے ناراض ہوگیا ہے اور اسی لئے اس نے ان سے دھن دولت بھی چھین لی ہے اور ان کی ایسی حالت بنادی ہے کہ جسے دیکھ کر رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔

یہ ذہنی تکلیف تھی جو شیطان نے حضرت ایوبؑ کو پہنچانی شروع کی، آہستہ آہستہ حضرت ایوبؑ کے احباب واقارب ان سے دور ہوگئے اور مخلوق نے ان سے ملنا جلنا ترک کردیا، یہ بات حضرت ایوبؑ کے لئے اذیت ناک ثابت ہوئے، ان کے وہ رشتے دار ان کے وہ احباب جو ہر وقت ان کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑے رہتے تھے اور ان کے احسانات کی وجہ سے ان کے غلام گیری کیا کرتے تھے وہ سب ان سے بدظن ہوکر ان سے دور بھاگ گئے۔ اور انہوں نے حضرت ایوبؑ کو اللہ کا نافرمان سمجھ لیا اور یہ یقین کیا کہ ایوب علیہ السلام عتاب الٰہی کا شکار ہیں۔ حضرت ایوب علیہ السلام کو مال ودولت کی تباہی کا افسوس نہیں تھا، انہیں اپنی بیماری کا بھی کوئی قلق نہیں تھا، لیکن جب ان سے ان کے رشتے داروں نے کنارہ کشی کی اور جب انہوں نے اپنے معتقدین کی نظروں میں بدگمانی کو کلبلاتے ہوئے دیکھا تو ان کی آنکھیں نم ہوگئیں، لیکن زبان پر شکر کے کلمات پھر بھی جاری رہے، ہاں یہ ضرور ہوا کہ انہوں نے اس بستی کو خود ہی چھوڑ دیا جس بستی کے رہنے والے ان کی بے پناہ شرافت اور بے انتہا سخاوت کے باوجود ان سے بدظن ہوگئے تھے۔ حضرت ایوب علیہ السلام نے جنگل بیابان میں جاکر پہاڑ کی ایک غار میں سکونت اختیار کرلی، اس دوران بھوک پیاس کی شدت برداشت کرتے ہوئے ان کی اولاد بھی ان سے دور ہوگئی، البتہ ان کے پاس ان کی شریک حیات رحمت جن کا نام تھا، ساتھ رہیں اور دوسروں کے گھروں میں نوکری کرکے وہ حضرت ایوب علیہ السلام کی خدمت کرتی رہیں، کئی سال اسی طرح گزر گئے، گزرے ہوئے زمانہ میں جس شخص کے پاس کروڑوں کی دولت تھی، جس کی آمدنی جس کے غلے اور جس کے پھلوں پر لاکھوں انسان پلتے تھے آج اس کے پاس زندہ رہنے کے لئے چند نوالے ہوا کرتے تھے جو ان کی بیوی دن بھر کی محنت کے بعد ہاتھ لگا کرتے تھے۔ حضرت رحمت نے شوہر کی خدمت کا حق ادا کردیا، وہ اس شوہر کے ہمیشہ قریب رہیں جس کا جسم بے حس وحرکت فرش پر پڑا رہتا تھا اور اس کے جسم کے کئی حصوں میں زخموں کی زیادتی کی وجہ سے کیڑے پڑنے لگے تھے، دیکھنے والی آنکھیں یہ منظر دیکھ نہیں سکتی تھیں اور رشتے دار ان سے گھن کرنے لگے تھے اور انہیں چھوڑ کر چلے گئے۔ حضرت رحمت نے اس حالت میں بھی اپنے شوہر کو نہیں چھوڑا اور ان کی خدمت کرتی رہیں، اسی کس مپرسی میں چند سال گزر گئے۔ حضرت رحمت دن بھر محنت کرتیں، اپنے شوہر کے لئے کھانے پینے کا سامان مہیا کرتیں اور رات کو اپنے شوہر کی خدمت کرتیں اور انہیں تسلیاں بھی دیتیں اور حضرت ایوب علیہ السلام کا حال یہ تھا کہ وہ اس بری حالت میں بھی اپنے رب کا شکر ادا کرتے رہتے تھے کہ اس نے انہیں محبت اور خدمت کرنے والی ایک بیوی عطا کی ہے۔

شیطان کی ہر چال ناکام ہوگئی اور اس نے حضرت ایوبؑ کے مقابلے میں اپنی شکست تسلیم کرلی، لیکن انسانیت کے اس دشمن نے بغض وحسد کی آگ سے جھلتے ہوئے ایک بار پھر یہ ارادہ کیا کہ وہ حضرت ایوبؑ کو اللہ کی نظروں سے گرانے کے لئے کوئی اور حربہ استعمال کرے، چنانچہ اس

نے اپنے خاص چیلوں کو جمع کیا اور ان کے سامنے اپنی شکست خوردگی کا اظہار کرتے ہوئے ان سے مشورہ طلب کیا کہ ایوبؑ کو راہ استقامت سے ہٹانے کے لئے اب کیا کرنا چاہئے۔

اس کے مشیروں نے کہا کہ تم وہ حربہ استعمال کیوں نہیں کرتے جو تم نے گزشتہ امتوں کو اور خاص لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے استعمال کیا تھا۔

شیطان نے کہا کہ میں نے سبھی گر استعمال کر لئے لیکن میں تو ابھی تک ناکام ہی ہوں، اس کی شان و شوکت ختم ہوگئی، اس کی تندرستی کا بیڑہ غرق ہوگیا، یہ بستی اور رشتے داروں سے دور ہو کر اس جنگل بیابان میں پہنچ گیا لیکن اس بدترین حالت میں بھی یہ اللہ کا شکر ادا کرتا ہے۔

شیطان کے مشیروں نے کہا۔ تم نے ان کے باپ کو بہشت سے کس طرح نکلوایا تھا؟

شیطان نے کہا کہ آدم علیہ السلام کی بیوی کے ذریعہ۔

مشیروں نے کہا۔ تم وہی طریقہ اختیار کرو، تم ایوبؑ کو اس کی بیوی کے ذریعہ گمراہ کرنے کی کوشش کرو، کیوں کہ ایوبؑ کے پاس اس کی بیوی کے سوا اب کسی کی آمد و رفت نہیں ہے۔

شیطان نے یہ تجویز پسند کی اور اگلے ہی دن وہ ایک انسان کی صورت میں حضرت رحمت کے پاس پہنچا، پھر اس نے ایک وسوسے کی طرح اس کے دل میں یہ بات اُتارنے کی کوشش کی، کہ تمہاری تمام نعمتیں ختم ہوگئیں، تمہارا مال و دولت اور شان و شوکت تباہ و برباد ہوگئی، تمہاری راحتیں کلفتوں میں بدل گئیں، تمہاری اولاد بھی تم سے جدا ہوگئی اور تمہارے رشتے دار بھی ایک ایک کر کے تم سے دور بھاگ گئے، اب تمہارا شوہر مریض بھی ہے اور بالکل بوڑھا بھی ہو چکا ہے، اب یہ اندازہ ہوتا ہے کہ تمہاری یہ تکلیفیں اور پریشانیاں تمہارا ساتھ نہیں چھوڑیں گی۔

حضرت رحمت نے یہ سن کر ایک آہ بھری، اور بولیں، ہم کریں بھی کیا؟

اس وقت شیطان نے ایک بھیڑ پیش کی اور بولا۔ تم اس بھیڑ کو ایوب علیہ السلام کے پاس لے جاؤ اور اس کو ذبح کرو، لیکن ذبح کرتے وقت خدا کا نام زبان پر مت لانا، یہ ایک طرح کی بھینٹ ہے اور اگر تم خدا کا نام زبان پر لے آؤ گی تو پھر یہ بھینٹ نہیں رہے گی۔ حضرت رحمت شیطان کی باتوں سے متاثر ہوگئیں اور انہوں نے حضرت ایوبؑ کے پاس پہنچ کر کہا۔ اے ایوبؑ! تمہارا خدا کب تک تمہیں عذاب میں مبتلا رکھے گا؟ کیا اس کو کبھی تم پر رحم نہیں آئے گا؟ تمہاری ساری دولت تمہاری ساری شان و شوکت، تمہاری اولاد سب کچھ تم سے چھین لیا گیا، تمہارے چہرے کی خوبصورتی خاک میں مل گئی، تمہارے بدن میں کیڑے کلبلانے لگے؟ لیکن تمہارے خدا نے تم پر رحم نہیں کھایا، اب خدا کا نام لئے بغیر اس بھیڑ کو ذبح کر لو، تمہیں اس مصیبت سے نجات مل جائے گی؟ خدا کے بھروسے پر یوں کب تک بیٹھے رہو گے۔

حضرت ایوب علیہ السلام نے کہا۔ تف ہے تم پر، کیا دشمن خدا نے تمہیں بہکا لیا ہے؟ کیا تم راہ راست سے بھٹک گئی ہو۔ تم یہ بتاؤ جو نعمتیں اور جو راحتیں ہمیں میسر تھیں وہ ہمیں کس نے عطا کی تھیں؟

رحمت نے جواب دیا، خدا نے۔

ذرا سوچو ہم نے کتنے سالوں تک راحت و آرام کی زندگی گزاری ہے، کیا تمہیں کچھ یاد ہے؟

حضرت رحمت نے کہا، اسی سال تک۔

حضرت ایوب علیہ السلام نے پوچھا اور ہم پر یہ آفتیں کتنے سالوں سے نازل ہو رہی ہیں؟

حضرت رحمت بولیں، سات سال سے۔

حضرت ایوب علیہ السلام نے کہا۔ خدا کی بندی جب مصیبتوں کے دن راحتوں کے دن کے برابر ہو جاتے تب ہی تم صبر و ضبط کا دامن ہاتھ سے چھوڑتیں، کس قدر ناانصافی کی بات ہے کہ تم نے ابھی سے اپنے خدا کی نافرمانی اور اس سے بغاوت کا ارادہ کر لیا ہے اور تم اس بھیڑ کو خدا کا نام لئے بغیر ذبح کرنا چاہتی ہو، خدا کی قسم اگر میں تندرست ہو گیا تو میں بطور سزا تم پر سو تازیانے لگاؤں گا اور اب تم میرے پاس سے ہٹ جاؤ، اب میں تمہارے ہاتھ کی نہ کوئی چیز کھاؤں گا نہ پیوں گا۔ رحمت حضرت ایوب علیہ السلام کے پاس سے چلی گئیں اور اب حضرت ایوبؑ بالکل تنہا رہ گئے۔ اس وقت حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنی پیشانی کو خاک پر رکھا اور نہایت رقت آمیز آواز میں اپنے رب سے سرگوشی کی اور فرمایا۔

اے پروردگار عالم! تنگی اور سختی نے مجھے پوری طرح جکڑ رکھا ہے اور تو ارحم الراحمین ہے، اپنی رحمت کے دروازوں میں سے کوئی ایک دروازہ میرے لئے بھی کھول دے اور مجھے ان سختیوں سے نجات عطا فرما۔

اللہ کی رحمت کو جوش آگیا اور اللہ نے اسی وقت ان کی فریاد سن لی اور فرمایا۔ اے ایوب! تم اپنا پیر زمین پر مارو، حضرت ایوب علیہ السلام

نے اپنا پیر زمین پر مارا تو وہاں پانی کا چشمہ پھوٹنے لگا۔ انہوں نے اس پانی سے غسل کیا، اچانک ان کا جسم صحت مند ہوگیا، سارے زخم خشک ہوگئے اور ان کی تندرستی پہلے کی طرح بحال ہوگئی، وہ بالکل صحت مند اور توانا محسوس ہونے لگے اور اس کے بعد عزت وذلت دینے والی ذات نے ان کی تمام شان وشوکت ان کو پھر لوٹا دی۔

چند ہی دنوں کے بعد حضرت رحمت اپنے شوہر سے اپنی غلطی کی معافی چاہنے کے لئے واپس آئیں لیکن جب انہیں حضرت ایوبؑ نظر نہیں آئے تو وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں، انہوں نے دیکھا کہ ایوبؑ وہاں موجود نہیں ہیں اور وہاں ایک خوبصورت اور توانا نوجوان بیٹھا ہوا ہے، انہوں نے اس نوجوان سے حضرت ایوب علیہ السلام کے بارے میں پوچھنا چاہا، لیکن حیا آڑے آگئی اور وہ کچھ دریافت کئے بغیر وہاں سے چل دیں۔ اُس حضرت ایوب علیہ السلام نے رحمت سے مخاطب ہوکر کہا۔ اے عورت! تو یہاں کس کو تلاش کرنے آئی تھی؟

انہوں نے جواب دیا، میں اپنے شوہر کو تلاش کررہی ہوں جو نہایت کمزور اور مفلوج تھے اور میں انہیں اسی جگہ چھوڑ کر گئی تھی، مجھے ان کی جدائی نے پریشان کررکھا ہے، لیکن اب میں انہیں کہاں تلاش کروں؟

حضرت ایوب علیہ السلام نے کہا۔ اگر تم اپنے شوہر کو قریب سے اور غور سے دیکھ لوگی تو کیا اس کو پہچان لوگی؟

حضرت رحمت نے ایک اُچٹتی ہوئی نظر حضرت ایوبؑ پر ڈال کر کہا کہ تندرستی کے دور میں وہ قریب قریب تم جیسے ہی تھے۔

حضرت ایوب علیہ السلام بولے۔ بھلی مانس تم مجھے پہچان نہیں رہی ہو، میں وہی ایوب ہوں، اللہ نے مجھے ایک آزمائش میں مبتلا کردیا تھا میں اللہ کے فضل سے ثابت قدم رہا، اس لئے اللہ نے مجھے پھر سرخرو کردیا میری صحت بحال ہوگئی اور مجھے پھر سب کچھ عطا کرنے کا اس نے وعدہ کرلیا، لیکن تم صبر وضبط نہ کرسکیں اور تم شیطان کے بہکائے میں آکر مجھے شرک کی تلقین کرنے لگی تھیں۔

ابھی حضرت ایوب علیہ السلام اپنی بیوی رحمت سے محو گفتگو تھے کہ وحی نازل ہوئی، اے ایوب تم اپنی بیوی کو معاف کردو کیوں کہ اس نے تم سے وفا نبھائی ہے اور تمہاری خدمت کا حق ادا کیا ہے اور یہ تم سے معافی مانگنے کے لئے تمہارے پاس لوٹی تھی، البتہ تم نے اس کو سو کوڑے مارنے کی قسم کھائی تھی تم اپنی قسم پوری کرنے کے لئے ایک جھاڑو میں سو سینکیں باندھ کر آہستہ سے اس کے ایک بار ماردو تمہاری قسم پوری ہوجائے گی یہ عورت شیطان کے بہکاوے میں آگئی تو تھی، لیکن یہ عورت تمہاری وفادار ہے اور اپنی غلطی پر شرمندہ ہے۔ حضرت ایوب علیہ السلام نے اللہ کے حکم کی تعمیل میں ایسا ہی کیا۔ حضرت رحمت کو معمولی سی سزا بھی دی اور پھر دل سے معاف کرکے انہیں گلے سے لگایا۔ چند ہی دنوں میں حضرت ایوب علیہ السلام کی شان وشوکت پھر لوٹ آئی وہ پھر مال ودولت اور کھیت اور باغات سے بہرہ ور ہوگئے۔ حضرت ایوب علیہ السلام کا صبر قیامت تک پیدا ہونے والے انسانوں کے لئے ایک مثال بن گیا۔ یہ دنیا جب تک باقی رہے گی حضرت ایوب علیہ السلام کے صبر وضبط کی اور حضرت رحمت کی خدمتوں اور وفاداریوں کی مثالیں دیتی رہے گی۔

اس ماہ کی شخصیت

ادارہ

نام محمد یونس
نام والدین: سہیل النساء، محمد عثمان
تاریخ پیدائش: یکم فروری ۱۹۴۷ء
تعلیمی قابلیت: فاضل مفتاح العلوم جلال آباد

آپ کا نام ۸ حروف پر مشتمل ہے، ان میں سے ۶ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں اور ۲ حروف نقطے والے ہیں، عنصر کے اعتبار سے دو حرف آتشی، دو حرف خاکی، ۳ حروف بادی اور ایک حرف آبی ہے۔ اس حساب سے آپ کے نام میں بادی حروف کو غلبہ حاصل ہے، لیکن آپ کے نام کی شروعات چونکہ آتشی حرف سے ہورہی ہے، اس لئے آپ کا مزاج آتشی ہوگا۔ آپ کے نام کا دوسرا جزء بادی حرف سے شروع ہوتا ہے اس لئے آپ کے مزاج میں ایک لحاظ سے ہوا کو بھی فوقیت حاصل ہے۔

آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۲۱۸ ہیں، مرکب عدد ۱۱ ہے اور آپ کے نام کا مفرد عدد ۲ ہے۔

۲ کا عدد معاہدے اور سمجھوتے کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ ۲ عدد کے لوگ فنون لطیفہ اور قدرتی مناظر کے شیدائی ہوتے ہیں اور سیر و تفریح سے انہیں خاص لگاؤ ہوتا ہے، جن لوگوں کا مفرد عدد ۲ ہوتا ہے ان میں قوت صبر و ضبط ہوتی ہے اور یہ تحمل اور برداشت کے معاملے میں بے مثال ہوتے ہیں، لیکن اگر یہ لوگ کسی وجہ سے مشکلوں پر قابو نہ پاسکیں تو پھر یہ بکھر کر رہ جاتے ہیں اور ان کا مزاج حد سے زیادہ متغیر ہوجاتا ہے۔

۲ عدد کے لوگ ہر حال میں اور ہر صورت میں خاموشی اور شرافت کو ترجیح دیتے ہیں اور بدترین حالات میں بھی اپنے کردار کی حفاظت کرتے ہیں۔ ۲ عدد کے لوگ اپنے ہم عصروں میں ممتاز رہتے ہیں اور خاموشی اور سنجیدگی کے ساتھ خود کو نمایاں کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں، ان کی خواہش ہوتی ہے کہ لوگ ان کی ذات کو اہمیت دیں اور ان کے وجود کو محسوس کریں۔ دو عدد کے لوگ اگرچہ خود پسند ہوتے ہیں، لیکن زبان سے اپنی تعریف کم کرتے ہیں اور دوسروں کی تعریف میں ہرگز ہرگز بخل سے کام نہیں لیتے۔ دو عدد کے لوگ فطری طور پر شرمیلے ہوتے ہیں اور اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے ہچکچاتے ہیں، اس لئے کسی بھی معاملے میں بروقت اقدام نہیں کرپاتے اور بسا اوقات راحتوں سے اپنے اس مزاج کی وجہ سے محروم بھی رہ جاتے ہیں، چونکہ آپ کا مفرد عدد ۲ ہے اس لئے کم وبیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی، آپ فطرتاً امن پسند ہیں اور بے وجہ کے اختلافات سے دور رہنے کی کوشش کرتے ہیں، آپ کے اندر ہمدردی، غم گساری اور مظلوموں کی حمایت کرنے کا جذبہ موجود ہے، آپ کے اندر قربانی دینے کا جذبہ بھی موجود ہے اور آپ لوگوں کے فائدوں کی خاطر ہنسی خوشی خود نقصانات برداشت کرلیتے ہیں، آپ اختلافات کے دوران بھی اپنی شرم، اپنے ظرف اور اپنے معیار کو پراگندہ نہیں ہونے دیتے، دوسروں کے کارناموں کو بڑھاوا دینا بھی آپ کی شخصیت کا ایک حصہ ہے اور اپنی شخصیت کے اس حصے کی آپ بطور خاص حفاظت کرتے ہیں، آپ کے مزاج میں نرمی اور لطافت اور ایثار اس درجہ موجود ہے کہ آپ اپنے بعض کارناموں کا سہرا بھی دوسروں کے سر باندھ دیتے ہیں، آپ گھریلو زندگی میں بھی دوسروں سے ممتاز ہیں اور اپنے بیوی بچوں کے لئے ایک نعمت مترقبہ بنے ہوئے ہیں، آپ کے اندر غور وخوض کرنے کی اعلیٰ صلاحیتیں ہیں، آپ کی فطرت میں سادگی ہے، آپ کے دل ودماغ میں ایک طرح کا اضطراب رہتا ہے، آپ دوسروں کی طرف جلد مائل ہوجاتے ہیں، زود اعتباری آپ کے مزاج کا ایک حصہ ہے، لیکن زود اعتباری کی وجہ سے آپ کو کئی بار نقصانات سے بھی دوچار ہونا پڑتا ہے۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۲، ۱۱، ۲۰ اور ۲۹ ہیں۔ اپنے اہم کاموں کو ان تاریخوں میں انجام دینے کی کوشش کریں، انشاء اللہ کامیابیوں سے ہمکنار ہوں گے، آپ کا لکی عدد ۸ ہے، اس عدد کی شخصیت اور چیزیں آپ کو بطور خاص راس آئیں گی۔ آپ کی دوستی ۲، ۷ اور ۹ عدد کے لوگوں سے خوب جمے گی، ایک، ۳، ۴ اور ۶ عدد والے لوگ حالات کے اعتبار سے آپ کے لئے بہتر ثابت ہوں گے، ان لوگوں سے آپ کو نہ کوئی خاص

نقصان پہنچے گا اور نہ ہی قابل ذکر نقصان، لیکن ۵ کا عدد آپ کا دشمن عدد ہے، اس عدد کی اشیاء اور اس عدد کے لوگ آپ کو کبھی راس نہیں آئیں گے۔ ۵ عدد کے لوگوں اور چیزوں سے اگر آپ دور ہی رہیں تو بہتر ہے۔

آپ کا مرکب عدد ۱۱ ہے، یہ عدد موافق عدد نہیں ہے، اس عدد کی وجہ سے آپ کو بہت سے خطرات سے دوچار ہونا پڑے گا اور آپ کو کئی لوگ فریب دینے میں بھی کامیاب ہو جائیں گے، یہ عدد یہ بھی ثابت کرتا ہے کہ عورتوں کی دشمنی بھی آپ کے لئے کسی موقعہ پر اذیت پہنچائے گی اور خدانخواستہ آپ کے لئے رسوائی کا سبب بنے گی، آپ کے حاسدوں کی تعداد زیادہ ہوگی اور اپنے رشتے داروں سے کئی بار آپ کو صدمات برداشت کرنے پڑیں گے۔

زندگی کے نشیب و فراز پر قابو پانے کے لئے آپ کو پابندی کے ساتھ اپنے اسم اعظم کا ورد رکھنا چاہئے۔ آپ کا اسم اعظم "یاواسع" ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد ۱۳۷ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں، انشاء اللہ کچھ مہینوں کے بعد زبردست فائدے محسوس کریں گے، آپ کی مجموعی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۶ ہے، جب کہ آپ فروری کی پہلی تاریخ، ایک تاریخ کو پیدا ہوئے ہیں، ایک اور ۶ میں ٹکراؤ ہے، اس تاریخ کی وجہ سے بھی آپ کی زندگی میں اتھل پتھل رہے گی اور کسی بھی طرح کا استحکام حاصل کرنے کے لئے آپ کو بہت سی مشکلات اور رکاوٹوں سے گزرنا پڑے گا۔

آپ کے لئے غیر مبارک ۱۲، ۱۷ اور ۲۳ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں، کیوں کہ آپ ان تاریخوں میں اپنا کوئی کام شروع کریں گے تو ناکامی کا اندیشہ رہے گا، آپ کا برج دلو اور ستارہ زحل ہے، ہفتہ کا دن آپ کے لئے مبارک ہے، اپنے خاص کاموں کے لئے ہفتے کے دن کو ترجیح دیں،

آپ اپنے خاص کاموں کے لئے بدھ اور جمعہ کو بھی اہمیت دے سکتے ہیں، لیکن اتوار، پیر، منگل کو آپ خاص کام کرنے کی غلطی نہ کریں، کیوں کہ یہ دن آپ کے لئے مبارک نہیں ہیں، یاقوت اور یمنی عقیق آپ کی راشی کے پتھر ہیں، یہ پتھر اللہ کے فضل و کرم کی وجہ سے آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب لا سکتے ہیں اور آپ کو خوشیوں اور راحتوں سے ہمکنار کر سکتے ہیں، ان میں سے کسی بھی پتھر کو ۴ ماشہ کی چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر سیدھے ہاتھ کی کن انگلی کی برابر والی انگلی میں پہنیں۔

یکم رجنوری سے ۱۸ رفروری تک ۲۰ رفروری سے ۲۸ رفروری تک

اور جولائی کے پورے مہینے میں اپنی صحت کا خیال بطور خاص رکھیں، اگر ان مہینوں میں معمولی درجے کی بھی کوئی بیماری لاحق ہو جائے تو فوراً اس کے علاج کی طرف دھیان دیں اور ہرگز ہرگز غفلت نہ برتیں، آپ کو کسی بھی دور میں دانتوں کی بیماریاں، گھٹیا کا درد، آنکھوں کے امراض، دماغی امراض، پیروں اور ٹانگوں کی تکالیف، بہرہ پن خدانخواستہ لاحق ہو سکتا ہے، نیلا اور ہرا رنگ آپ کے مبارک رنگ ہیں، ان رنگوں کے پردے گھر میں آویزاں کریں، انشاء اللہ یہ پردے آپ کے لئے باعث سکون و راحت ثابت ہوں گے۔

آپ کے نام میں ۶ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں ان کے مجموعی اعداد ۱۵۸ ہیں اگر ان میں اسم ذات الٰہی کے اعداد شامل کر لئے جائیں تو کل اعداد ۲۲۴ بن جاتے ہیں۔

ان کا نقش مربع اس طرح بنے گا، یہ نقش آپ کے لئے انشاء اللہ مفید ثابت ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۵	۵۸	۶۱	۴۸
۶۰	۴۹	۵۴	۵۹
۵۰	۶۳	۵۶	۵۳
۵۷	۵۲	۵۱	۶۲

آپ کے مبارک حروف ث، س، ش اور ص ہیں، ان حروف سے شروع ہونے والی ہر چیز آپ کے لئے انشاء اللہ مبارک ثابت ہوگی، ان حروف سے شروع ہونے والا ہر شہر ہر جگہ اور ہر مقام بھی آپ کے لئے مفید اور راحت بخش ثابت ہوگا۔

آپ کا مفرد عدد یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ زندگی کو شریفانہ طریقے سے گزارنا پسند کرتے ہیں اور ہر معاملے میں تحمل اور برداشت کو فوقیت دیتے ہیں، آپ کو بچوں سے محبت ہے اور آپ چھوٹے بچوں کو بہت پیار کرتے ہیں، آپ اگرچہ تنہائی پسند ہیں، لیکن جب آپ کسی محفل میں ہوتے ہیں تو لوگوں کی نظروں میں نمایاں ہونے کی خواہش کرتے ہیں، آپ لوگوں کا احسان اٹھانا نہیں چاہئے بلکہ آپ یہ چاہتے ہیں کہ لوگ آپ کے ممنون و مشکور رہیں اس لئے وقتاً فوقتاً آپ لوگوں پر احسان

کرتے رہتے ہیں، آپ کے اندر روحانی صفات بھی موجود ہیں، آپ کو ایک طرح کی مقبولیت اور ہر دلعزیزی کی دولت میسر ہے، لیکن آپ کے بدخواہوں کی تعداد بھی اچھی خاصی ہے۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں: جذبۂ محبت، بھروسہ، قوت صبر و ضبط، سادگی، دوراندیشی، غور وفکر کی صلاحیت، وفاداری اور مقبولیت عامہ۔

آپ کی ذاتی خرابیاں یہ ہیں: بہت جلد اعتبار کرنا، بہت جلد دوسروں کی طرف مائل ہوجانا حد سے زیادہ شرمیلا پن، بے چینی، تردد اضطراب، تلون مزاجی، ٹال مٹول، مایوسی وغیرہ۔

خامیاں اور خوبیاں بھی کی ذات میں ہوا کرتی ہیں، اس کالم کو پڑھنے کے بعد اپنی خامیوں کو دور کرنے کی حتی الامکان کوشش کریں اور اپنی خوبیوں میں حتی الامکان اضافہ کرنے کی جدوجہد کریں، یہ بات یاد رکھیں کہ انسان اس دنیا میں اپنی خوبیوں اور خرابیوں سے پہچانا جاتا ہے، خوش نصیب ہوتے ہیں وہ لوگ جو زندگی میں اپنی خوبیوں کی وجہ سے ممتاز رہیں اور مرنے کے بعد بھی انہیں ان کی خوبیوں کی وجہ سے ہمیشہ یاد رکھا جائے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

۷۸۶

		۹
۲		
۱۱	۴	۷

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک دو بار آیا ہے جو اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ آپ کے اندر اپنے مافی الضمیر کو بہتر انداز سے بیان کرنے کی زبردست صلاحیت موجود ہے، آپ اپنے خیالات کا اظہار بہتر انداز میں کر سکتے ہیں۔

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ۲ ایک بار آیا ہے جو آپ کی قوت فکر اور قوت دماغ کی طرف اشارہ کرتا ہے اور آپ کے وجدان کی اکبریت کو ظاہر کرتا ہے۔

۴ کی موجودگی آپ کے وفاداری، قوت استدلال، قابل بھروسہ اور ہاتھوں کی ہنرمندی کو ثابت کرتی ہے۔ ۵ اور ۶ کی غیر موجودگی منصوبہ بندی کو عملی جامہ نہ پہنانے کی شکایت کرتی ہے کہ آپ منصوبہ بندی تو کر گزرتے ہیں لیکن اقدام نہیں کر پاتے اور آپ کو گھریلو کاموں سے کوئی خاص دلچسپی نہیں ہے۔

۷ کی موجودگی بتاتی ہے کہ آپ کے خیالات میں ایک طرح کا فلسفیانہ رنگ موجود ہے اور آپ منطقی انداز میں سوچتے ہیں اور جب بھی بات کرتے ہیں مدلل بات کرتے ہیں۔

۸ کی غیر موجودگی آپ کی کاہلی اور سرد رویے کے پیش نظر لاپرواہی کی طرف اشارہ کرتی ہے، آپ کو مادی کاموں کی طرف اپنا رجحان رکھنا چاہئے۔

۹ کی غیر موجودگی آپ کے خیالات اور سوچ وفکر کی مضبوطی کو ظاہر کرتی ہے اور یہ بھی ثابت کرتی ہے کہ آپ کے اندر محبت اور وفا کے جذبے، شدت کے ساتھ موجود ہیں، لیکن آپ ان کا برملا اظہار نہیں کر پاتے، آپ کے چارٹ میں کوئی بھی لائن پوری طرح خالی نہیں ہے اور یہ بات ایک خوش آئند بات ہے جو آپ کو بہت سارے جھمیلوں سے محفوظ رکھتی ہے۔

آپ کے دستخط یہ ثابت کرتے ہیں کہ آپ پراسرار شخصیت کے مالک ہیں، جو آپ کے دل میں ہوتا ہے وہ زبان پر نہیں ہوتا، کبھی کبھی آپ کی گفتگو اور آپ کی سوچ وفکر کے درمیان ایک طویل فاصلہ ہوتا ہے اور لوگ اس سے دھوکہ بھی کھا جاتے ہیں، آپ نے اپنی تصویر نہیں بھجوائی اس لئے چند باتوں کی وضاحت ہم نہیں کرسکیں گے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اس کالم کو پڑھنے کے بعد آپ کو اپنی شخصیت کی خامیوں اور خوبیوں کا کافی حد تک اندازہ ہوجائے گا اور آپ اس کالم کی وضاحتوں سے استفادہ کرنے کی بھرپور کوشش کریں گے تاکہ ہماری یہ محنت ٹھکانے لگ سکے۔

بہ سلسلۂ علم الاعداد

آپ کا مفرد عدد کیا کہتا ہے؟

(قسط ۳)

اپنے مکمل نام، عرفیت اور تخلص وغیرہ جو بھی آپ اپنے نام کے ساتھ لگاتے ہوں، سب کے اعداد نکال کر پھر مفرد عدد برآمد کریں، اس کے بعد اعداد کی تفصیل دیکھیں، مثلاً کسی کا نام محمد ابرار عرف منے میاں ہے، کل اعداد ہوئے: ۶۹۷، مفرد عدد ۴، اسی طرح اپنے نام کے اعداد نکال کر اندازہ کیجئے کہ آپ کی اپنی خصوصیات کیا ہیں۔

عدد ۴ ستارہ عطارد سے تعلق رکھتا ہے۔ عطارد کا تعلق برج جوزا سے ہوتا ہے اور جوزا کی حکمرانی ۲۲ر مئی سے ۲۱ر جون کے درمیان ہوتی ہے۔ بدھ کا دن ۴ عدد والوں کے لئے مبارک ہوگا ہے، ان لوگوں کو پکھراج، ہیرا، یاقوت اور موتی راس آتے ہیں اور ان کی زندگی سنہرا انقلاب لانے کا موجب بنتے ہیں۔ ۴ عدد والوں کی شخصیت زبردست ہوتی ہے، ان کی صحبت پر لطف ہوتی ہے، ان لوگوں سے بھی طبیعت خوش ہوجاتی ہے اور ان سے مل کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ملنے والا ایک زندہ دل انسان سے ملا ہے۔ ۴ عدد کے لوگوں میں بحث مباحثہ کی عادت ہوتی ہے لیکن ان گفتگو دلائل سے آراستہ ہوتی ہے اور یہ لوگ سامعین پر اپنا سکہ جمانے کی کامیاب ہوجاتے ہیں، ان کے بحث مباحثہ کی عادت انہیں اچھے دوستوں سے دور کردیتی ہے اور ان کی صاف گوئی کی وجہ سے بھی ان کے دشمنوں کی تعداد دن بہ دن بڑھتی رہتی ہے۔ ۴ عدد کے لوگ قوم کی بھلائی کو ہمیشہ پیش نظر رکھتا ہے، اس کا ہر قدم قوم کی بھلائی کے لئے اٹھتا ہے اور اصلاح لوگوں کے ہمیشہ پیش نظر رہتی ہے۔ تجربہ سے بات ثابت ہوچکی ہے کہ چار عدد کے لوگ حکومت اور مروجہ قانون سے ٹکرانے کی جسارت کرتے ہی رہتے ہیں۔ ۴ عدد کے لوگ ضدی اور انتہا پسند ہوتے ہیں، یہ دوستی اور دشمنی جم کر کرتے ہیں اور کسی بھی معاملے میں آخری حد تک پہنچ کر ہی دم لیتے ہیں۔ ۴ عدد کے لوگ روشن خیال ہوتے ہیں، لیکن ان کی رجعت پسندی بھی ضرب المثل ہوتی ہے، یہ کبھی کبھی تو اس قدر وسعت نظری کا مظاہرہ کرتے ہیں کہ دیکھنے والے حیرت میں پڑجاتے ہیں اور کبھی کبھی یہ خود کو اس قدر سکیڑ لیتے ہیں کہ ان کی تنگ نظری اور تنگ دامانی کا احساس دوسروں کو پریشان کرکے رکھ دیتا ہے۔ ۴ عدد کے لوگوں میں بحث ومباحثہ کی عادت حد سے زیادہ بڑھی ہوئی ہوتی ہے اور اس عادت کی وجہ سے یہ اچھے دوستوں سے اکثر محروم ہوجاتے ہیں۔

جن خواتین کا عدد ۴ ہوتا ہے ان کے خصائل بھی تقریباً ایسے ہی ہوتے ہیں، یہ خواتین اپنے بداطوار شوہر کے ساتھ بھی خوب نبھاتی ہیں اور اپنی قربانی اور محبت سے اس کا دل جیت لیتی ہیں، لیکن بحث ومباحثہ کی بیماری ان خواتین میں بھی ہوتی ہے، جس کی وجہ سے اکثر گھر کا ماحول گرم ہوجاتا ہے۔ ۴ عدد کے لوگ حد سے زیادہ محنتی اور جفاکش ہوتے ہیں، ان کی جفاکشی ایک مثال سی بن کر رہ جاتی ہے، یہ لوگ محتاط ہوتے ہیں، سوچ سمجھ کر قدم اٹھاتے ہیں، دوراندیش ہوتے ہیں، ان کے بارے میں مشہور یہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ اڑتی چڑیا کے پر گن لیتے ہیں، فطرتاً یہ مصلح ہوتے ہیں، اصلاح کا جذبہ ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوتا ہے، اصلاح کی خاطر یہ بڑی سے بڑی قربانی بھی دے گزرتے ہیں۔ ۴ عدد کے لوگوں میں مشکلات سے مقابلہ کرنے کا حوصلہ ہوتا ہے، یہ ہر طرح کے حالات میں ثابت قدم رہتے ہیں اور اپنے استحکام ثابت قدمی اور جرأت کی بنا پر یہ حالات پر قابو پانے میں کامیاب ہوجاتے ہیں، ان کی یہ عادت بھی ہوتی ہے کہ یہ ہر بات مخالفانہ نقطہ نظر سے دیکھتے ہیں، تنقید کرنا ان کی فطرت کا جزء ہوتا ہے، یہ حد درجہ انتہا پسند ہوتے ہیں، ان کی انتہا پسندی ان کو بہت سی راحتوں سے محروم کردیتی ہے، فضول خرچی میں بھی یہ سب سے پیش پیش رہتے ہیں اور فضول خرچی کی وجہ اکثر مقروض اور تنگ دست ہوجاتے ہیں، ان ۴ عدد کے لوگوں کی پیدائش ۲۲ر مئی سے ۲۱ر جون کے درمیان کی ہو تو مذکورہ خصوصیات میں اور بھی شدت پیدا ہوجاتی ہے، اگر یہ اپنے اہم کاموں کی شروعات ۲۲ر مئی سے ۲۱ر جون کے درمیان کریں تو کامیابی ملنے کے امکانات قوی رہتے ہیں، بدھ کا دن ان کے لئے خاص طور پر اہمیت رکھتی ہے اور جمعہ کا دن ان کے لئے مبارک ثابت ہوتا ہے۔ ۴ عدد کے لوگوں کو ۴، ۱۳، ۲۲ اور ۳۱ تاریخوں کو اہمیت دینی چاہئے۔ ۴ عدد کے لوگوں کو تعلیم وتدریس، کتابت، خطاطی، شاعری، وکالت، ججی، اخباری رپورٹر، نشر واشاعت وغیرہ جیسے کاموں میں دلچسپی لینی چاہئے، کیوں کہ ان لوگوں کو ہر وہ کام راس آتا ہے جو "قلم" سے تعلق رکھتا ہو۔

اسلام الف سے بے تک

قسط نمبر:۲۰　　**جیم تازی(ج)**　　مختار بدری

جار

ہمسایہ، پڑوسی، جار احق، دوسرے دروازے کا پڑوسی، وہ پڑوسی جو کسی گھر، کمرہ یا دیوار کا حصہ دار ہو، رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ آدمی جنت میں نہیں جائے گا جس کا پڑوسی اس کی طرف سے امن میں نہیں ہے۔

جاگیر

وہ اراضی جو سرکار سے ملے، مسلمان بادشاہ اپنے کسی ماتحت یا رعایا کو کسی مخصوص خدمت کے لئے جو خطۂ زمین عطا کرتے تھے وہ جاگیر کہلاتا تھا۔ ہندوستان میں پہلے تو انگریزوں نے دور میں اور پھر آزادی کے بعد یہ جاگیریں ختم کردی گئیں اور وہ خاندانی امانتیں بن گئیں۔

جالوت

ایک کافر عجمی بادشاہ کا نام جس سے بنی اسرائیل نبرد آزما ہوئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد جب اس قوم کے اطوار بگڑ گئے تو اللہ جل شانہ نے ان پر جالوت کو مسلط کردیا، جالوت نے قتل وغارت کرنا شروع کردیا، انہیں شہروں سے نکال دیا اور بعض کو غلام بنالیا۔ بچے کچھے لوگ بیت المقدس میں جمع ہوکر حضرت شموئیل علیہ السلام سے مدد کے خواستگار ہوئے تو انہوں نے بحکم خداوندی طالوت کو ان کا بادشاہ مقرر کیا۔ طالوت عالم وفہیم، شجاع اور ماہر فنون رزمگاہ تھے، مگر ان کی غربت کی وجہ سے بنی اسرائیل نے انہیں بادشاہ تسلیم کرنے میں تأمل کیا تو اللہ جل شانہ نے ان کی بادشاہ کی دلیل کے طور پر تابوت سکینہ کو بھیجا جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور دوسرے بزرگان بنی اسرائیل کے تبرکات تھے۔ تب بنی اسرائیل ان کے ساتھ جالوت کے خلاف صف آراء ہونے پر آمادہ ہوئے۔ طالوت نے صرف تین سو تیرہ وفادار بہادروں کا انتخاب کیا اور ان مٹھی بھر جانبازوں نے جالوت کے بڑے لشکر کا مقابلہ کیا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے جو طالوت کے ساتھ تھے، جالوت کو قتل کردیا تو طالوت نے اپنی بیٹی کا نکاح ان سے کردیا۔

جامع

جمع کرنے والا، اسم الٰہی۔

رَبَّنَا اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ○

اے ہمارے رب، بے شک تو تمام لوگوں کو ایک ایسے دن جس کے آنے میں کوئی شک نہیں جمع کرنے والا ہے، بے شک اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ (۳:۹)

جامعہ: دارالعلوم، تمام، سب۔

جان

جن کا باپ، پہلا جن، جس سے جنوں کی نسل چلی، روح، ہتھیار، طاقت، قرآن مجید میں آیا ہے:

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْئَلُ عَنْ ذَنْبِهٖٓ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ○

اس روز نہ تو کسی انسان سے اس کے گناہوں کے بارے میں پرسش کی جائے گی اور نہ کسی جن سے۔ (۵۵:۳۹)

کیوں کہ اللہ تعالیٰ کو سب کچھ معلوم ہے، بلکہ ان کو معلوم کرانے کے لئے سوال اور حساب ہوگا اور انسان کے تمام اعضاء خود ہی اپنے سرزد ہوئے گناہ بیان کرنے لگیں گے۔

جانور

جن جانوں کی غذا صرف گندگی ہے یا وہ جو شکار کرکے کھاتے

ہیں، ان سب کا کھانا حرام ہے۔ مثلاً شیر، چیتا، بھیڑیا، شغال، نیولا، سانپ، بلی، کتا، بندر، باز، شکرا، گدھا، چیل، کوا، یہ ذبح کرنے کے بعد بھی کھائے نہیں جاسکتے۔ جن جانوروں میں یہ دونوں باتیں نہ پائی جائیں وہ سب حلال ہیں۔ بشرطیکہ ان کو ذبح کرلیا گیا ہو، صرف ٹڈی ایسا پرندہ ہے جس کو بغیر ذبح کئے کھانا جائز ہے۔ بجو، گوہ، کچھوے، بھیڑ اور دوسرے حشرات الارض کا کھانا مکروہ ہے اور خچر اور گدھے کا کھانا ناجائز ہے۔ پانی کے جانوروں میں مچھلی کھانا جائز ہے، وہ جانور جس کا گلا گھونٹا گیا ہو حرام ہے، کسی چیز سے ٹکرا کر یا ضرب سے مرجانے والا جانور اوپر سے گر کر مرجانے والا جانور، دوسرے جانوروں سے لڑائی میں مارا جانے والا جانور، کسی درندے کے کاٹ لینے سے مرجانے والا جانور، غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا ہوا جانور سب حرام ہیں۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ ط

تم پر مرا ہوا جانور اور (بہتا) ہوا لہو اور سور کا گوشت اور جس چیز پر خدا کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے اور جو جانور گلا گھٹ کر مرجائے گا اور جو گر کر مرجائے اور جو سینگ لگ کر مرجائے، یہ سب حرام ہیں اور وہ جانور بھی جس کو درندے پھاڑ کھائیں مگر جس کو تم (مرنے سے پہلے) ذبح کرلو اور وہ جانور بھی جو تھان پر ذبح ہو اور یہ کہ تقسیم کرو جوئے کے تیروں سے یہ گناہ کا کام ہے۔ (۵:۳)

کتے، سور اور تمام درندے جانور، مثلاً شیر، بھیڑیا وغیرہ کا جھوٹا پانی ناپاک ہے، لیکن یہ حکم برتن کے پانی یا چھوٹے گڑھوں کا ہے، اگر دریا، ندی وغیرہ کا پانی پی لیں تو اس جگہ سے ہٹ کر پاکی حاصل کی جاسکتی ہے، اگر بلی وغیرہ نے دودھ سالن وغیرہ میں منہ ڈال دیا تو اگر اللہ نے سب کچھ دیا ہے تو اس کا نہ کھانا بہتر ہے اور اگر غریب آدمی ہو تو اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں، حلال جانوروں کا جھوٹا پاک ہے۔ اگر ان کے منہ میں کوئی گندگی، پیشاب، پاخانہ لید، گوبر وغیرہ لگ جائے اور وہ اسی حالت میں پانی پی لیں تو وہ پانی ناپاک ہوجائے گا، وہ جانور جن میں بہتا ہوا خون نہیں ہوتا، مثلاً مکھی، مچھر، بھڑ، چیونٹی وغیرہ ان کے پانی میں گر جانے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا، اسی طرح مردار جانوروں یا ذبح کئے ہوئے جانوروں کی ہڈی، سینگ یا ان کا بال وغیرہ پانی میں پڑ جائے تو پانی ناپاک نہیں ہوتا مگر سور کی ہر چیز ناپاک ہے۔

اگر کسی کا جانور رات میں یا دن میں اتفاق سے کھل گیا اور اس نے کسی کا کھیت کھالیا تو اس نقصان کا تاوان جانور کے مالک سے نہیں لیا جاسکتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جانور کے نقصان کا کوئی تاوان نہیں۔ (مسلم، بخاری) لیکن اگر اس نے قصداً کھول دیا یا اس کو کھلنے کا علم ہوا اور اس نے باندھنے کی کوشش نہیں کی یا چرواہا ساتھ تھا مگر اس کے باوجود کھیت میں جانور چر گیا تو ان تمام صورتوں میں خواہ رات ہو یا دن تاوان لیا جائے گا۔ (اسلامی فقہ)

جا نماز: فارسی لفظ، پانچ فٹ لمبا تالیچہ جس کو نماز پڑھنے کے لئے استعمال کرتے ہیں، عربی میں اسے سجادہ اور مصلیٰ کہتے ہیں۔

جب: گڑھا، اندھیرا، کنواں، جب وہ جب مرد کی وجہ سے آلۂ تناسل کھودے اور یہ شادی سے پہلے ہو تو بیوی طلاق حاصل کرسکتی ہے اور پاگل اور کوڑھی سے تو عورت کو فوری طلاق حاصل کرنے کا حق ہے۔

جب الحزن: غم کا گڑھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ جہنم کا ایک صحرا ہے جس سے جہنم خود پناہ مانگتا ہے، یہ قرآن مجید کے ان قاریوں کے لئے ہے جن کا برتاؤ سخت اور فخر آمیز ہو۔

جبت

بے حقیقت، بے فائدہ، چیز کو جبت کہتے ہیں، جادو، جیوتش، فال گیری ٹونے ٹوٹکے، شگون، مہورت اور دوسری لغویات کو جبت کہا گیا ہے۔

حدیث میں ہے:

العیافة والطرق والطیر من الجبت جانوروں کی آواز سے شگون لینا، یا زمین پر جانور کے قدموں کے نشانات سے شگون لینا، فال دیکھنا وغیرہ جبت میں سے ہیں۔

جبروت: قوت و اقتدار، تصوف کی ایک منزل۔

جبرئیلؑ

لغوی معنی ہیں، بندۂ خدا ایک جلیل القدر فرشتہ کا نام جو پیغمبروں کے پاس وحی لاتے تھے۔ جبرئیل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل افضل الملائکہ ہیں۔ قرآن مجید میں ہے:

إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ۝ ذِي قُوَّةٍ عِندَ ذِي الْعَرْشِ

مکین٥ مطاعٍ ثَمَّ امین٥

بے شک یہ (قرآن) فرشتۂ عالی مقام کی زبان کا پیغام ہے جو صاحب قوت، مالک عرش کے ہاں اونچے درجہ والا (اور) سردار (اور) امانت دار ہے۔ (۸۱:۱۹،۲۱)

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرَى لِلْمُؤْمِنِينَ ٥ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِلْكَافِرِينَ٥

کہہ دو کہ جو شخص جبرئیل کا دشمن ہو (اس کو غصہ میں مر جانا چاہئے) اس نے تو (یہ کتاب) خدا کے حکم سے تمہارے دل پر نازل کی ہے جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور ایمان والوں کے لئے ہدایت اور بشارت ہے۔ جو شخص خدا کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے پیغمبروں کا اور جبرئیل اور میکائیل کا دشمن ہو تو ایسے کافروں کا خدا دشمن ہے۔
(۲:۹۷،۹۸)

حضرت جبرئیل روح الامین، الروح المکرم، روح الالقاء، روح القدس اور روح الاعظم کے نام سے بھی پکارے جاتے ہیں۔

جبل موسیٰ: کوہ طور، وہ پہاڑ جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام خدا سے ہم کلام ہوئے۔

جبیل: پہاڑوں کا فرشتہ شیعہ کتاب ہدایت القلوب میں اس کا ذکر ہے۔

جحفہ: وہ مقام جہاں شام سے آنے والے حجاج کرام احرام باندھتے ہیں۔

جحیم

بھڑکتی ہوئی آگ، دوزخ والوں کو قرآن نے اصحاب الجحیم کہا ہے۔ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ٥

اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ جہنمی ہیں۔
(۵:۸۶)

جد: شان، عزت، کوشش، عربی مقولہ ہے من جدّ وجد، جس نے کوشش کی وہ کامیاب ہوا۔

جد: دادا یا نانا، اگر ایک باپ کوئی وصی مقرر کئے بغیر مر جائے تو اس کا باپ ولی بن جاتا ہے، مگر باپ مفلس ہے تو دادا کو چاہئے کہ وہ اپنے پوتوں اور پوتیوں کی دیکھ بھال کرے۔

جدہ: عرب کا ایک خطہ یہ میقات ہے، جہاں حاجی احرام باندھتے ہیں۔

جذعۃ: وہ اونٹنی جو پانچویں سال میں ہو، اکتالیس سے پچھتر اونٹوں تک کا مالک زکوٰۃ کے طور پر جو اونٹنی دے گا وہ جذعہ ہے۔

جر: گھسیٹ لانا، اسلامی قانون کے مطابق کسی مجرم کو عدالت کے دروازے تک لانا۔

جرز: چٹیل اور بنجر زمین۔

جرف: کھائی، کھاڑی، مدینہ سے تین میل کی دوری پر واقع ایک مقام۔

جزو: ٹکڑا، حصہ، قرآن مجید کا ایک پارہ۔

جزاء

اجر، بدلہ، صلہ۔

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ٥ أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ٥

جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار خدا ہے پھر وہ اس پر قائم رہے تو ان کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔ یہی اہل جنت ہیں کہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ (یہ) اس کا بدلہ (ہے) جو وہ کیا کرتے تھے۔
(۴۶:۱۳،۱۴)

هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ٥

بھلا کمال اطاعت کا بدلہ بجز کمال عنایت کے کچھ اور بھی ہو سکتا ہے۔ (۵۵:۶۰)

جزیہ

یہ وہ رقم ہے جو ان غیر مسلموں سے وصول کی جاتی ہے جو اسلامی حکومت میں سکونت اختیار کرتے ہیں، مسلمانوں کو زکوٰۃ، صدقہ اور خیرات دینے کے ساتھ ساتھ حکومت کی حفاظت اور بقاء کے لئے ہر قسم کی قربانی دینی پڑتی ہے اور غیر مسلموں کو جزیہ کے سوا کچھ اور دینا نہیں پڑتا۔

اگر وہ رضاکارانہ طور پر اپنی فوجی خدمات پیش کریں تو جزیہ کی رقم بھی معاف ہوجاتی ہے۔ خلفائے اسلام کے مختلف فرمانوں میں اس کی تصریحات بھی ملتی ہیں۔ خلیفۂ دوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں باب الابواب کے رئیس سے اسی شرط پر صلح ہوئی تھی۔ امام شافعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ جزیہ کا معاملہ صرف اہل کتاب کے لئے مخصوص ہے مگر وہ مجوس کو بھی اس میں شامل کرتے ہیں۔ امام مالکؒ مرتد کے سوا تمام کافروں سے جزیہ پر مصالحت کے حق میں ہیں۔ امام اعظمؒ کا مسلک یہ ہے کہ جزیہ بھی اہل کتاب سے لیا جاسکتا ہے مگر عرب کے مشرکوں سے قبول نہیں کیا جاسکتا، کیوں کہ ان کا کفر نہایت سخت ہے۔ ان کے لئے جنگ یا اسلام دونوں میں سے ایک کو چن لینا ضروری ہے، جزیہ کی مقدار امام ابوحنیفہؒ امراء کے لئے ۴۸ درہم سالانہ، متوسطین کے لئے ۲۴ درہم سالانہ اور غرباء کے لئے جو کمائی کرتے ہوں، ۱۲ درہم سالانہ ہے۔ بیکاروں، محتاجوں، فقیروں، راہبوں، کمسنوں اور غلاموں پر کچھ نہیں۔ جو جزیہ ادا کرتا ہے وہ ذمی کہلاتا ہے۔ جزیہ کی سب سے پہلی بڑی مقدار کا معاہدہ نجران کی عیسائیوں سے طے پایا، جنہوں نے اسلامی حکومت کو دو ہزار حلے سالانہ اور بوقت ضرورت جنگی سامان عاریتاً دینے کا معاہدہ کیا تھا۔ جزیہ کا اولین معاملہ حاکم ذومنۃ الجزل سے طے پایا تھا۔

جعل: محنت کا انعام یا کرایہ، کسی بھاگے ہوئے غلام کو پکڑ لانے پر دیا جانے والا انعام۔

جعل الجوف: تبوک کے قریب ایک مقام کا نام۔

جلال

بزرگی، عظمت، بلندی، اللہ جل شانہ کو صوفیائے کرام الجلال کہتے ہیں، کیوں وہ تمام مخلوقات کی تخیل سے بہت آگے عظیم اور بلند مرتبہ ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

تَبٰرَکَ اسْمُ رَبِّکَ ذِی الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ۔

تیرے رب کا نام بڑا بابرکت ہے، جو جلال اور بزرگی والا ہے۔

(۷۸:۵۵)

وَیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّکَ ذُوالْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ۔

اور تمہارے پروردگار ہی کی ذات (بابرکت) جو صاحب جلال اور عظمت ہے، باقی رہے گی۔ (۵۵:۲۷)

جلالہ

وہ جانور یا پرندے جن کی غذا غلاظت اور گندگی ہے ان کو جلالہ کہتے ہیں۔ خواہ وہ مرغی یا بطخ ہو، یا گائے، بھینس اور اونٹ ہو، ایسے پرندوں اور جانوروں کا دودھ اور گوشت مکروہ ہے۔ ان کا جھوٹا بھی ناپاک ہے۔ ان کو کچھ دن بند کرکے رکھا جائے تو ان کا دودھ اور گوشت جائز ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ کی بھی یہی رائے ہے، البتہ امام مالکؒ نجاست کھانے والے جانوروں اور پرندوں کے گوشت کو مباح کہتے ہیں اور دودھ کو مکروہ کہتے ہیں۔ (اسلامی فقہ)

جلدۃ

دُرّے لگانا، کوڑے مارنا۔

اَلزَّانِیَةُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّلَا تَاْخُذْکُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَلْیَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ۔

زانی مرد اور زانیہ عورت ان دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو اور اللہ کے دین کے معاملے میں ان کے ساتھ نرمی اور ہمدردی کا برتاؤ نہ کرو اگر تم اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو اور ان دونوں کے اس عذاب کو مسلمانوں کی ایک جماعت حاضر ہوکر دیکھے۔ (۲:۲۴)

جمادی الاوّل

اسلامی قمری سال کا پانچواں مہینہ، جماد ٹھہرنے کو اور جمے ہوئے برف کو کہتے ہیں، جب برف جمنے لگا تھا اس وقت یہ مہینہ واقع ہوا تھا اس لئے اس کا نام جمادی الاوّل رکھ دیا گیا۔

جمادی الآخر: اسلامی قمری سال کا چھٹا مہینہ، جب مہینوں کے نام تجویز کئے جارہے تھے اس وقت یہ مہینہ تب واقع ہوا جب پانی جم چکا تھا۔

جماع

قرآن مجید میں ہے:

نِسَآؤُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ فَاْتُوْا حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ۔

تمہاری بیویاں کھیتیاں ہیں، تمہیں اختیار ہے، جس طرح چاہو اپنی کھیتی میں جاؤ۔ (۲:۲۲۳)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جماع صرف فرج میں ہونا چاہئے، خواہ آگے کی طرف سے ہو یا پیچھے کی طرف سے (بخاری ومسلم) بھی فرمایا (۱) کہ عورتوں کے پچھلے حصے میں جماع نہ کرو (بیہقی، نسائی) (۲) جو شخص اپنی بیوی کے دبر میں جماع کرتا ہے اللہ اس کو نظر کرم سے نہیں دیکھے گا (ترمذی) (۳) جو لوگ اپنی بیویوں کے پچھلے حصے میں جماع کرتے ہیں، وہ ملعون ہیں۔ (ابوداؤد)

حالت حیض میں اپنی بیوی کے ساتھ جمع نہ کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهُرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ○

اور تم سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں، کہہ دو کہ وہ تو نجاست ہے، سو ایام حیض میں عورتوں سے کنارہ کش رہو اور جب تک پاک نہ ہوجائیں ان سے مقاربت نہ کرو، ہاں جب پاک ہوجائیں تو جس طریق سے خدا نے ارشاد فرمایا ہے ان کے پاس جاؤ، کچھ شک نہیں کہ خدا توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ (۲:۲۲۲)

حالت حیض میں اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے جماع کرے تو اسے ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرنا چاہئے۔ (اصحاب السنن وطبرانی)

امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک کفارہ واجب نہیں، البتہ استغفار واجب ہے۔

ایک دن یا ایک رات میں دو جماع کے درمیان وضو کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی سے جماع کرے اور دوبارہ ایسا کرنا چاہے تو اسے چاہئے کہ درمیان میں وضو کرلے (ابوداؤد) فقیہ ابواللیث نے اپنی تصنیف "بستان" میں لکھا ہے کہ جماع کے لئے بہتر وقت آخری شب کا ہے کیوں کہ اس وقت غذا بھی ہضم ہوجاتی ہے اور نیند کا غلبہ بھی ختم ہوچکا ہوتا ہے۔

جماعت

اسلام میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی بار بار تاکید کی گئی ہے، ہر عاقل، بالغ، حر، قادر پر جماعت واجب ہے۔ بلا عذر ایک بار بھی جماعت چھوڑنے والا گنہگار اور لائق تعزیر ہے اور کئی بار ترک کرے تو فاسق مردود ہے، اس کو سخت سزا دی جائے گی، اگر پڑوسیوں نے سکوت کیا تو وہ بھی گنہ گار ہوں گے۔ جو لوگ غفلت یا سستی سے جماعت میں حاضر نہیں ہوتے تھے ان کے تعلق سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ ان کے گھروں میں آگ لگادوں۔ (مسلم)

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا ثواب تنہا نماز پڑھنے سے ۲۷ گناہ زیادہ ہوتا ہے۔ (بخاری ومسلم) لیکن جماعت کی یہ تاکید اور فضیلت صرف مردوں کے لئے ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ عورتوں کو اپنے گھر میں نماز پڑھنے کا ثواب مسجد میں پڑھنے سے زیادہ ملتا ہے۔

امام کے علاوہ ایک آدمی نماز میں شریک ہوجائے تو جماعت ہوجاتی ہے، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، غلام ہو یا آزاد، بالغ ہو یا نابالغ، البتہ جمعہ وعیدین کی نماز میں امام کے سوا کم از کم تین آدمیوں کے بغیر جماعت نہیں ہوتی۔ جماعت دراصل نماز کی تکمیل میں ایک اعلیٰ درجہ کی شرط ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماری کی حالت میں بھی جماعت کو ترک نہیں فرمایا، یہاں تک دو آدمیوں کے سہارے مسجد میں تشریف لے گئے اور جماعت سے نماز ادا کی۔ عورتوں، نابالغ بچوں، مست دیوانوں، غلاموں اور مسافر شرعی پر جماعت واجب نہیں، مسجد میں جانے سے مال اور اسباب کے چوری ہوجانے کا خوف یا وہاں کسی دشمن سے مڈبھیڑ کا اندیشہ ہو، اندھیری رات میں راستہ دکھائی نہ دے یا رات کے وقت بہت سخت آندھی چل رہی ہو یا کسی مریض کی تیمارداری میں اس مریض کی تکلیف یا وحشت کا ڈر ہو یا قافلہ کے نکل جانے کا اندیشہ ہو یا بیماری کی حالت میں چلنے پھرنے سے معذور ہو تو جماعت چھوڑی جاسکتی ہے، اگر صحیح وجہ نہ ہو تو وہ شخص ظالم سمجھا جائے گا۔

جمعہ

اسلام میں جمعۃ المبارک کا دن بڑا زیادہ مبارک مانا گیا ہے، مسلمانوں کے لئے عیدالمومنین کا یہ دن ہے۔ حدیث میں ہے کہ جمعہ کے دن ہی

آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے، وہ جس دن جنت میں داخل کیے گئے وہ جمعہ کا دن تھا، جنت سے زمین پر جس دن لائے گئے وہ بھی جمعہ کا دن تھا اور اسی دن صحف آدم بھی اتارے گئے، اسی دن آدم علیہ السلام کا انتقال ہوا، اسی دن پہلا صور پھونکا جائے گا اور اسی دن دوسرا۔

بنی اسرائیل نے فرعون سے ہفتہ کے دن نجات پائی تھی، اسی لئے انہوں نے اپنی مخصوص عبادات کے لے سبت کے دن کو مقرر کیا، عیسائیوں نے اتوار کو چنا کیوں کہ ان کے عقیدہ کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اسی دن مصلوب کیا گیا تھا اور جمعہ کو مسلمانوں کے اجتماع کا دن قرار دیا گیا۔ اسے اہل عرب یوم عروبہ کہا کرتے تھے۔ اگرچہ کہ جمعہ کی فرضیت کا حکم حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے کچھ پہلے مکہ معظمہ میں نازل ہو چکا تھا، مگر ان دنوں اجتماعی عبادات کی ادائیگی ممکن نہ تھی اس لئے آپ نے مدینہ منورہ میں جمعہ قائم کرنے کا حکم لکھ بھیجا۔ اس وقت وہاں مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد جمع ہو چکی تھی۔ طبرانی میں لکھا ہے کہ حضرت مصعب بن عمیرؓ نے بارہ آدمیوں کے ساتھ مدینہ میں پہلا جمعہ پڑھا۔ حضرت کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ بنی بیاضہ میں حضرت اسعد ذرارہؓ نے چالیس آدمیوں کے ساتھ پہلا جمعہ پڑھا (ابن ماجہ) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے وقت جب بنی سالم بن عوف کے مقام پر پہنچے تو نماز جمعہ کا وقت آ گیا، آپؐ نے وہیں پہلا جمعہ ادا فرمایا۔ (ابن ہاشم) متعدد روایات سے پتہ چلتا ہے کہ آپ جمعہ کی نماز زوال کے بعد (یعنی ظہر کی نماز کے وقت) ادا فرماتے تھے۔

(نسائی، ترمذی، بخاری)

اس روز آپ ظہر کی نماز کی بجائے جمعہ کی نماز پڑھا کرتے تھے، جس کی صرف دو رکعتیں ہوتی تھیں اور اس سے پہلے خطبہ ارشاد فرماتے تھے، یہی فرق جمعہ کی نماز اور عام دنوں کی نماز ظہر میں ہوتا ہے۔ حضرت سعد ابن معاذؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ کے نزدیک سب سے بڑا، عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر سے بھی بڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جمعہ میں ایک نیک ساعت ایسی رکھی ہے کہ بندہ اس وقت کسی جائز چیز کا سوال کرے تو وہ اسے عطا فرمائے گا، اسی دن قیامت ہوگی۔

ایک اور حدیث ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر نماز کے لئے آیا اور (خطبہ) سننے کی حالت میں چپ رہا اس کے لئے مغفرت ہوگی، اس کے ان گناہوں کی جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہیں اور مزید تین دن کے گناہوں کی اور جس نے کنکری چھوئی اس نے لغو کیا، یعنی خطبہ سننے کی حالت میں اتنا کام بھی لغو میں داخل ہے کہ کنکری پڑی ہو اور اسے ہٹا دے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے روز ملائکہ مسجد میں ہر آنے والے کا نام اس کی آمد کی ترتیب سے لکھتے ہیں اور جب امام خطبہ کا آغاز کرتا ہے تو وہ نام لکھنا بند کر کے ذکر (خطبہ) میں لگ جاتے ہیں۔ (بخاری)

حضرت ابن عباسؓ اور حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم نے جمعہ کے خطبہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ لوگوں کو چاہئے جمعہ چھوڑنے سے باز آجائیں، ورنہ اللہ ان کے دلوں کو مہر کر دے گا اور وہ غافل ہو کر رہ جائیں گے۔ (مسلم، نسائی)

حضرت جابر عبداللہؓ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج سے لے کر قیامت تک جمعہ تم لوگوں پر فرض ہے، جو شخص اسے معمولی سمجھ کر اس کا حق نہ مانے اور اسے چھوڑ دے تو اللہ اس کا حال درست نہ کرے گا اور نہ اسے برکت دے گا، خوب جان لو کہ ایسے شخص کی نہ نماز، نماز ہے، نہ زکوٰۃ، زکوٰۃ ہے، نہ حج، حج ہے، نہ اس کا روزہ، روزہ ہے اور نہ اس کی کوئی نیکی، نیکی ہے۔ جب تک وہ توبہ نہ کر لے، پھر جو توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت عبداللہؓ بن عمرو العاص بیان کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جمعہ ہر اس شخص پر فرض ہے جو اس کی اذان سنے (ابوداؤد) جمعہ پڑھنے والے پر ۱۴؍ رکعتیں ہیں، پہلے چار سنت مؤکدہ پھر دو فرض، پھر چار سنت مؤکدہ، پھر دو سنت غیر مؤکدہ، پھر دو نفل۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۝

مومنو! جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو خدا کی یاد (یعنی) نماز کے لئے جلدی کرو اور (خرید و) فروخت ترک کر دو، اگر سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ (۹:۶۲)

☆☆☆☆☆☆

راہِ طریقت

قسط نمبر:۳

تصوف وسلوک

ازقلم: حضرت مولانا پیر ذوالفقار علی نقش بندی مدظلہ العالی

بیعت طریقت کا شرعی ثبوت

آج امت مسلمہ کی زبوں حالی اس انتہا کو پہنچ چکی ہے کہ جھوٹ سچ سے اور کھوٹا کھرے سے بالکل پیوست نظر آتا ہے۔

ع ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیے

جس طرح علم ظاہر کے حامل علمائے حق کی صفوں میں علمائے سوء داخل ہو چکے ہیں اسی طرح علم باطن کے حامل مشائخ حق پرست کے بھیس میں نفس پرست لوگ شامل ہو چکے ہیں۔ عوام الناس کی روحانی اور باطنی تنزلی کی انتہا یہاں تک ہو چکی ہے کہ ایک طبقے نے بیعت طریقت کو لازم قرار دے کر فرائض کے ترک کرنے اور شریعت وطریقت کو الگ الگ ثابت کرنے کا بہانہ بنالیا۔ "ضلوا فاضلوا" (خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا)

دوسرے طبقے نے بیعت طریقت کو بدعت وگمراہی سمجھ کر اس کی مخالفت کا بیڑا اٹھالیا۔ ویا اسفی"

ان حالات میں اہل حق کے لئے افراط وتفریط کے شکار ان دونوں طبقوں سے چومکھی لڑائی لڑنے کے سوا چارہ نہیں، تا کہ احکام شریعت کو نکھار کر پیش کیا جائے اور حق وباطل کی حد فاصل کو واضح کیا جائے، درج ذیل میں بیعت طریقت کی شرعی حیثیت کو پیش کیا جاتا ہے۔

بیعت کی تعریف

شریعت کی کسی بات کے لئے لوگوں سے عہد لیا جائے کہ وہ اس کام کو سرانجام دیں گے، خواہ پوری شریعت کا عہد لیا جائے یا کسی خاص بات کا عہد لیا جائے، اس کو بیعت کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس امر کو بہت سے مواقع پر سرانجام دیا، صحابہ کرامؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے چار طرح کی بیعت کی جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) بیعت اسلام

جب کوئی دین اسلام میں داخل ہونا چاہتا اور کفر وشرک سے بیزاری کا اظہار کرنا چاہتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بیعت لیتے تھے۔ روایات سے ثابت ہے کہ ہجرت سے قبل حج کے موقع پر مدینہ طیبہ کے لوگ حاضر خدمت ہو کر بیعت ہوئے، بیعت عقبہ اولیٰ اور بیعت عقبہ ثانی کا تذکرہ حدیث کی معتبر کتب میں موجود ہے۔

(۲) بیعت جہاد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کی لڑائی کے وقت صحابہ کرامؓ سے عہد لیا تھا کہ اگر دشمن سے مقابلے کی نوبت آئی تو بھاگیں گے نہیں بلکہ جب تک زندہ رہیں گے، دشمنوں کا مقابلہ کریں گے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

(سورۃ الفتح، آیت نمبر:۱۸)

(بالتحقیق اللہ تعالیٰ ان مسلمانوں سے خوش ہوا جب کہ یہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت کے نیچے بیعت کرتے تھے)

☆ حضرت سلمہ بن اکوعؓ اس بیعت میں شریک تھے، ایک مرتبہ ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے درخت (سمرہ) کے نیچے کس بات پر بیعت کی تھی، فرمایا۔ "علی الموت" یعنی ہم مرجائیں گے بھاگیں گے نہیں، یہ عمل اللہ تعالیٰ کو اتنا پسند آیا کہ ارشاد ہوا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ

ایدیہم۔ (الفتح، آیت ۱۰)
(جولوگ آپ سے بیعت کررہے ہیں تو وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ سے بیعت کررہے ہیں، ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے)
☆غزوہ احزاب میں خندق کھودتے ہوئے صحابہ کرامؓ نے اشعار پڑھے۔

نحن الذین بایعوا محمدا
علی الجہاد ما بقینا ابدا

(ہم وہ لوگ جنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی ہے، جہاد کرنے پر جب تک زندہ رہیں گے)

(۳) بیعت ہجرت

حارث بن زیادہ ساعدیؓ فرماتے ہیں کہ میں یوم خندق میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے ہجرت پر بیعت لے رہے تھے۔ میرا گمان ہوا کہ یہ لوگ بیعت کے لئے بلائے جارہے ہیں۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بھی ہجرت پر بیعت لے لیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! یہ کون ہیں؟ میں نے کہا کہ میرے چچیرے بھائی حوط بن یزید ہیں یا یزید بن حوط۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! میں تم لوگوں سے بیعت نہیں لیتا، لوگ تو تمہاری طرف ہجرت کرکے آتے ہیں، تم لوگوں کی طرف ہجرت کرکے نہ جاؤگے، الیٰ آخرہ۔ اس کو احمد، ابونعیم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

(۴) بیعت توبہ (بیعت طریقت)

امت کی تعلیم کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض اوقات صحابہ کرامؓ سے بعض گناہوں کے نہ کرنے پر بیعت لی۔
امام بخاری ومسلم نے حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت کی ہے۔

"عن عبادۃ بن صامتؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحولہ عصابۃ من اصحابہ بایعونی علی ان لا تشرکوا باللہ شیئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا اولادکم ولا تاتوا ببہتان تفترونہ بین ایدیکم وارجلکم ولا تعصوا فی معروف فمن وفی منکم فاجرہ علی اللہ ومن اصاب من ذلک شیئا فعوقب بہ فی الدنیا فھو کفارۃ لہ ومن اصاب من ذلک شیئا ثم ستره اللہ علیہ فھو الی اللہ ان شاء عفا عنہ وان شاء عاقبہ فبایعناہ علی ذلک" (متفق علیہ)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میری بیعت کرو۔ "وحولہ عصابۃ من اصحابہ" (اور ان کے گرد صحابہ کی ایک جماعت تھی) یہاں اصحابہ کا لفظ اس بات کی نشاندہی کررہا ہے کہ یہ وہ لوگ تھے جو بیعت اسلام سے پہلے ہی مشرف ہوچکے تھے ان کے دل ایمان کی دولت سے مالا مال ہوچکے تھے۔ رحمۃ للعالمین کی نظر رحمت نے ان کو روحانیت کی ان بلندیوں تک پہنچادیا تھا کہ امت کے اولیاء ان کے مرتبہ تک ہرگز نہیں پہنچ سکتے، ان صحابہ کرام سے بیعت توبہ لی گئی۔ یہاں پر ذہن میں چند سوالات پیدا ہوتے ہیں جن کے جوابات قلمبند کئے جاتے ہیں۔

سوال نمبر ۱: صحابہ کرامؓ کو ایمان کی ان بلندیوں پر پہنچنے کے بعد پھر اس بیعت کی کیا ضرورت تھی؟

جواب: ایک تو یہ امت کی تعلیم کے لئے تھی اور دوسرے گناہوں سے بچنے کے لئے (بیعت توبہ) تھی، روایت کے الفاظ میں "ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا اولادکم" (نہ چوری کروگے، نہ زنا کروگے اور نہ ہی اولاد کو قتل کروگے) پس ثابت ہوا کہ کبائر سے اجتناب کے لئے بیعت تھی۔

سوال نمبر ۲: صحابہ کرامؓ کو اس بیعت کا کیا فائدہ تھا؟

جواب: اللہ تعالیٰ سے اجر وثواب کا امیدوار بننا تھا، چنانچہ روایت کے الفاظ ہیں۔ "فمن وفی منکم فاجرہ علی اللہ" (جو کوئی تم میں سے اس عہد پر قائم رہا تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے)

سوال نمبر ۳: کبائر سے بچنا تو ایمان والوں کے لئے کلمہ پڑھ لینے کے بعد ویسے ہی ضروری تھا تو بیعت کے ذریعے اور وہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر ان گناہوں سے بچنے کا عہد ایک قابل عمل نظر آتا ہے؟

جواب: قرآن پاک میں سورۃ الممتحنہ میں صحابیاتؓ سے بھی اس طرح کی بیعت کا تذکرہ ہے وہاں نبی علیہ السلام کو ارشاد فرمایا گیا ہے۔ "فبایعھن واستغفر لھن اللہ" (آپ انہیں بیعت کرلیجئے اور

ان کے لئے استغفار کیجئے) معلوم ہوا کہ ان گناہوں سے توبہ تو وہ لوگ گھر بیٹھ کر تنہائی میں بھی کر سکتے تھے، مگر نبی علیہ السلام سے بیعت کرنے میں ایک بے بدل فائدہ یہ تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان فیض ترجمان سے بھی ان حضرات کے بارے میں استغفار کے کلمات ادا ہوتے تھے، جس کا نتیجہ یہ نکلتا تھا کہ "وَاللّٰہُ غَفُورٌ رَّحِیم" (اور اللہ غفور اور رحیم ہے) کی پس مغفرت اور رحمت کی بارش ہو جاتی تھی۔

قرآن پاک میں بھی اسی عنوان سے متعلقہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا.

اس آیت کریمہ میں "فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہ" (وہ اللہ سے استغفار کرنے) کے ساتھ "وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْل" (ان کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی استغفار کرتے) بھی ہے اور آخر میں فرمایا گیا۔ "لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا" (یہ پاتے اللہ کو توبہ قبول کرنے والا اور رحمت کرنے والا) نتیجہ یہ نکلا کہ نبی علیہ السلام کے مبارک ہاتھوں پر بیعت کرنے کا یہ فائدہ تھا کہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کی مغفرت کے لئے استغفار کریں اور اسی کو بہانہ بنا کر ان کے گناہوں کی بخشش کر دی جائے، اسی بیعت توبہ کا نام آج طریقت ہے۔

سوال نمبر ۴: اس بیعت توبہ کے بارے میں اور بھی روایات ہیں یا نہیں؟

جواب: اس طرح کی کئی احادیث موجود ہیں۔ مسلم شریف میں حضرت عوفؓ بن مالک اشجعی سے ایک روایت ہے اور ابن ماجہ میں بھی روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے چند غریب مہاجرین سے بیعت لی کہ وہ کسی سے سوال نہ کریں گے۔ ایک روایت میں حضرت جریرؓ بن عبداللہ سے بیعت لی کہ وہ مسلمانوں کی خیر خواہی کریں گے۔ ایک روایت میں انصاری عورتوں سے بیعت لی کہ وہ میت پر بیان بازی نہیں کیا کریں گی۔

بخاری شریف کی روایت ہے کہ ابن عمرؓ فرماتے تھے کہ ہم لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کیا کرتے تھے۔

سوال نمبر ۵: اگرچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی طرح کی بیعتیں ثابت ہیں، مگر صحابہ کرامؓ کے زمانہ میں بیعت خلافت اور بیعت جہاد کے سوا اور کسی بیعت کا ثبوت نہیں ملتا؟

جواب: اس کا الزامی جواب تو بہت آسان ہے کہ جب ایک فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے تو کسی اور سے نقل کرنے کی کیا ضرورت ہے تاہم تحقیقی جواب یہ ہے کہ حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ اور حضرت سیدنا علیؓ سے ثابت ہے اسی لئے تمام اہل طریقت حضرات کے پاس مستند شجرہ سلسلہ موجود ہے۔ خلفائے راشدین جب بیعت خلافت لیتے تھے تو اسی میں بیعت توبہ شامل ہوتی تھی۔ خلیفہ وقت کے علاوہ دوسرے صحابہ کرامؓ اس لئے بیعت نہ لیتے تھے کہ کہیں بیعت خلافت میں شبہ نہ پڑ جائے اور فتنہ نہ کھڑا ہو جائے۔ فقط صحبت پر اکتفا ہوتا تھا جب خلفائے راشدین کا دور ختم ہوا اور خلافت کا معاملہ امور مملکت کے انتظام و انصرام اور نظم و نسق تک سمٹ کر رہ گیا تو سلف صالحین نے بیعت توبہ (بیعت طریقت) والی سنت کو زندہ کیا، الحمدللہ آج بھی یہ سنت امت میں جاری و ساری ہے۔

سوال نمبر ۶: بیعت توبہ کا حکم کیا ہے، یہ فرض ہے یا واجب ہے؟

جواب: نہ یہ فرض ہے نہ واجب ہے، بلکہ سنت عمل ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ اس سنت پر عمل کرنے سے فرائض زندہ ہوتے ہیں۔

سوال نمبر ۷: اگر کوئی آدمی یہ بیعت نہ کرے تو کیا ہوتا ہے؟

جواب: اس سنت کی برکات سے محروم ہو جاتا ہے۔

حدیث پاک میں ہے:

"من تمسك بسنتي عند فساد امتي فله اجر مائة شهيد" (جس نے فسادات کے وقت میں میری ایک سنت پر عمل کیا اس کے لئے سو شہیدوں کا ثواب ہوگا)

سوال نمبر ۸: کیا ہر عالم اور صوفی یہ بیعت لے سکتا ہے؟

جواب: جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا صدیق اکبرؓ کو خلافت سپرد فرمائی اور باطنی نعمت بھی منتقل فرمائی، جیسا کہ حدیث پاک میں ہے۔

"ماصب الله فى صدرى الا وقد صببته فى صدر ابى بكر" (اللہ نے میرے سینے میں جو کچھ ڈالا میں نے اسے ابو بکرؓ کے سینے میں ڈال دیا)

اس طرح حضرت ابوبکر صدیقؓ سے یہ سلسلہ آگے چلا اور آج تک

اولیائے امت میں یہ نعمت سینہ بہ سینہ منتقل ہوتی چلی آرہی ہے، پس بیعت صرف وہ شخص لے سکتا ہے جس نے کسی ولی اللہ کی صحبت میں رہ کر نعمت باطنی حاصل کی ہو اور ان بزرگوں نے انہیں اس کام پر مامور کیا ہو، جو آدمی از خود بیعت لینا شروع کردے، اس کی مثال "ٹپکے کے آم" کی سی ہے، جس کے نسب کا پتہ نہیں ہوتا، پس ایسے شخص سے بیعت نہ کرنی چاہئے۔

سوال نمبر ۹: کیا کوئی عورت بھی بیعت لے سکتی ہے؟

جواب: اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ عورت ولایت کے اعلیٰ سے اعلیٰ ترین مراتب تک پہنچ سکتی ہے، مگر شریعت نے رشد وہدایت کے منصب کی ذمہ داریاں اس کے نازک کندھوں پر نہیں ڈالیں اس لئے کبھی کوئی عورت نبی نہیں بنائی گئی، گوکہ اسے نبیوں کی ماں ہونے کا شرف نصیب ہے، اللہ تعالیٰ نے منصب نبوت کا بوجھ مردوں کے کندھوں پر رکھا اس لئے انبیاءؑ کی وراثت بھی مردوں ہی کے سپرد کی گئی، پس کوئی عورت بیعت نہیں لے سکتی۔

سوال نمبر ۱۰: کیا بیعت کے لئے ہاتھ میں ہاتھ دے کر کلمات پڑھنا ضروری ہے؟

جواب: ہاتھ میں ہاتھ دے کر کلمات پڑھنا سنت ہے، اس پر ضرور عمل کرنا چاہئے، اگر لوگ بہت زیادہ ہوں تو چادر پھیلا کر سب اسے پکڑلیں، یہ بھی عمل نبوی ہے کہ بیت اللہ کی تعمیر کے وقت پتھر چھوٹا تھا، اٹھانے کی سعادت حاصل کرنے والے زیادہ تھے تو نبی علیہ السلام نے اسے اپنی چادر میں رکھ دیا اور سب لوگوں نے چادر پکڑ کر حجر اسود کو اٹھایا۔ اگر مجمع اس سے بھی زیادہ ہو تو فقط کلمات پڑھا کر نیت کر کے بیعت لی جاسکتی ہے۔ صحابہ کرامؓ نے مجاہدین سے اسی طرح جہاد پر بیعت لی۔

سوال نمبر ۱۱: کیا عورتیں بھی ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت کریں؟

جواب: ہرگز نہیں، نبی علیہ السلام کی عادت شریفہ تھی کہ عورتوں کو پردے میں بغیر ہاتھ مس کئے بیعت فرماتے تھے۔

ایک روایت میں ہے:

"عن عائشة قالت ما مس رسول الله صلى الله عليه وسلم يده امرأة قط الا ان ياخذ عليها فاذا اخذ عليها فاعطه قال اذهبى فقد بايعتك"

(حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ بوقت بیعت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی عورت کا ہاتھ نہیں پکڑا بلکہ ایک کپڑا پکڑوا دیتے ہیں اور (وعظ وتلقین کے بعد) ارشاد فرماتے کہ جاؤ تمہاری بیعت ہوگئی)

سوال نمبر ۱۲: بچوں کی بیعت کا کیا جواز ہے؟

جواب: مسلم شریف کی روایت ہے کہ حضرت زبیرؓ کو بیعت کے لئے لایا گیا، عمر سات آٹھ سال ہوگی، پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر مسکرائے اور پھر بیعت کی۔

سوال نمبر ۱۳: کیا غائبانہ بھی بیعت کی جاسکتی ہے؟

جواب: جی ہاں، جس طرح نبی علیہ السلام نے صلح حدیبیہ کے موقع پر درخت کے نیچے صحابہ کرام سے بیعت لی، تو اس وقت حضرت عثمان غنیؓ کو بھی غائبانہ بیعت میں شامل کیا، حالانکہ وہ تو اس وقت مکہ مکرمہ میں تھے، لہٰذا غائبانہ بیعت کا ثبوت ملتا ہے۔

سوال نمبر ۱۴: کیا خط کے ذریعہ یا ٹیلی فون پر بیعت کی جاسکتی ہے؟

جواب: جی ہاں، جب غائبانہ بیعت ثابت ہے تو خط کے ذریعے بیعت اسی میں شامل ہے، ٹیلی فون کے ذریعے بیعت تو بدرجہ اولیٰ جائز ہے۔

سوال نمبر ۱۵: کیا ایک وقت میں کئی حضرات سے بیعت کی جاسکتی ہے؟

جواب: نہیں، ایک وقت میں ایک ہی شیخ کے ہاتھ پر بیعت کرنی چاہئے، جگہ جگہ بیعت کرنے والے کی مثال چمچے کی مانند ہے، جو طرح طرح کے کھانوں میں ڈوبا رہتا ہے، مگر ذائقے سے محروم رہتا ہے۔

ع　　یک در گیر محکم گیر

سوال نمبر ۱۶: کیا ایک شیخ کی وفات کے بعد کسی دوسرے شیخ سے بیعت کرنا ضروری ہے؟

جواب: جی ہاں، اگر تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب کا حصول نہیں ہوا تو تجدید بیعت ضروری ہے، مثلاً ایک طالب علم کسی قاری صاحب سے قرآن پاک پڑھ رہا ہو اور وہ قاری صاحب فوت ہوجائیں تو طالب علم قرآن پاک پڑھنا بند نہیں کرتا، بلکہ کسی دوسرے استاد سے پڑھنا اور قرآن پاک مکمل کرنا ضروری سمجھتا ہے، البتہ جن حضرات کو نسبت کے

حصول کی بشارت مل چکی ہو اُنکس تجدید بیعت کرنا ضروری نہیں۔

سوال نمبر ۱۷: جو لوگ بیعت کے مخالف ہیں کیا انہوں نے یہ حدیثیں نہیں پڑھیں؟

جواب: پڑھی تو یقیناً ہوں گی مگر سمجھی یقیناً نہیں، ورنہ اتنے واضح مسنون عمل پر یوں اعتراض نہ کرتے۔ بیعت طریقت کی مخالفت کرنے والوں کا حال چند الفاظ میں یوں بیان کیا جاسکتا ہے۔ ''و کذ بوا بما لم یحیطوا بعلمہ'' (سورۂ یونس، آیت:۳۹)

(ایسے کلام کو جھٹلانے لگے جس کے علم کا ابھی تک انہوں نے احاطہ بھی نہیں کیا)

سوال نمبر ۱۸: بیعت طریقت کی غرض و غایت کیا ہوتی ہے؟

جواب: بیعت کے اغراض و مقاصد وضاحت سے بیان کئے جاتے ہیں۔

(۱) نہ اس میں کشف و کرامات کا حاصل ہونا ضروری ہے۔

(۲) نہ قیامت میں بخشوانے کی ذمہ داری ہے۔

(۳) نہ دنیاوی کاموں میں کامیابی، مثلاً غلبہ ہو، مقدمات فتح ہوں وغیرہ ضروری ہے۔

(۴) نہ تصرفات لازم ہیں کہ گناہ کا خیال ہی نہ آئے۔

(۵) نہ ایسی محویت کا حاصل ہونا لازمی کہ اپنے پرائے کی خبر نہ ہو۔

(۶) نہ ہی رنگوں اور انوار کا نظر آنا ضروری ہے۔

(۷) نہ عمدہ خوابوں کا نظر آنا ضروری ہے۔

بلکہ اصل مقصد تو شریعت کے احکام پر عمل کرا کہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا ہے۔

سوال نمبر ۱۹: بیعت کی افادیت کے لئے عقلی دلائل پیش کریں؟

جواب: تین دلائل سے یہ بات واضح کی جاتی ہے۔

☆ جس طرح ایک نوجوان فوج میں ملازمت اختیار کرے اور وردی پہن کر کسی جگہ ڈیوٹی سرانجام دے رہا ہو تو ہر آدمی اس کی عزت کرتا ہے اور اس کی بات مانتا ہے، اس کی عزت فوج کی عزت اور اس کی ذلت فوج کی ذلت سمجھی جاتی ہے۔ کوئی یہ نہیں پوچھتا کہ تم کس قبیلے یا خاندان سے ہو؟ فوج کی نسبت اور وردی کی عزت کام آتی ہے اسی طرح جو شخص مشائخ طریقت سے بیعت ہو جاتا ہے اس کو سلسلہ کے بزرگوں سے روحانی تعلق نصیب ہو جاتا ہے۔ اللہ رب العزت کے ہاں اس نسبت کی وجہ سے اس کی عزت و قدر بڑھ جاتی ہے۔

☆ دو اینٹیں ایک ہی جگہ بن کر تیار ہوئیں، ایک کو مسجد کے فرش میں لگا دیا گیا، دوسری کو بیت الخلا میں لگا دیا گیا، ایک کا مرتبہ اتنا بڑھا کہ وہاں پیشانی ٹیکتے پھرتے ہیں اور دوسری کا مرتبہ اتنا گرا کہ بیت الخلا میں ننگے پاؤں جانا گوارا نہیں کرتے، یہ نسبت تھی، اچھی نسبت نے عزت بخشی اور بری نسبت ذلت کا سبب بنی۔ اسی طرح جو شخص مشائخ طریقت سے بیعت ہو جاتا ہے اسے اچھی نسبت مل جاتی ہے، اللہ رب العزت کے ہاں اس کا اکرام ہوتا ہے۔

☆ قرآن پاک پر اگر ایک سادہ گتہ جلد کی شکل میں چڑھا دیا جائے تو اگرچہ اس پر کوئی آیت یا کوئی لفظ نہیں لکھا ہوا ہوتا، اس کے باوجود فقہاء نے مسئلہ لکھا ہے کہ جس طرح آیات لکھے ہوئے صفحات کو بے وضو ہاتھ نہیں لگا سکتے اسی طرح اس گتے کو بھی بے وضو نہیں چھو سکتے۔ کہنے کو وہ گتہ ہے، مگر قرآن پاک کے ساتھ یک جان ہونے سے اس کا مرتبہ بڑھ گیا، سبحان اللہ۔

جو شخص مشائخ طریقت سے بیعت کے ذریعے جڑ جاتا ہے اسے بھی ان اہل اللہ سے نسبت رکھنے کی وجہ سے عزت نصیب ہوتی ہے، انشاء اللہ اسی نسبت کی وجہ سے رحمت و کرم کا معاملہ ہوگا، بقول شخصے۔

عمل کی اپنے اساس کیا ہے بجز ندامت کے پاس کیا ہے
رہے سلامت تمہاری نسبت مرا تو بس آسرا یہی ہے

سوال نمبر ۲۰: ایک آدمی بیعت کے کلمات تو پڑھ لیتا ہے مگر زندگی نہیں بدلتا تو کیا فائدہ؟

جواب: گو ایسے شخص نے بیعت سے پورا فائدہ تو حاصل نہ کیا مگر بالکل خالی بھی نہ رہا کم از کم دو فائدے ضرور ملے، ایک تو یہ کہ بیعت کے وقت جو توبہ کے کلمات پڑھے، اس کی برکت سے انشاء اللہ پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ مشائخ طریقت نے احادیث کی روشنی میں کہا ہے کہ جو آدمی سچے دل سے بیعت کے کلمات پڑھ لیتا ہے، سو سال کا کافر اور مشرک کیوں نہ ہو، اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو بھی معاف کر دیتا ہے، سر سے اتنے بوجھ کا دور ہو جانا معمولی بات تو نہیں ہے۔ دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ موت کے وقت جب دنیا کا تعلق کمزور ہو جاتا ہے اور آخرت کے احوال سامنے کھلنے لگ جاتے ہیں، اس وقت یہ نسبت کام آتی ہے کہ کسی کو بری موت، ایمان اور اسلام پر آتی ہے۔ علمائے کرام نے لکھا ہے کہ اکثر

آخرت کے ساتھ دنیا کا ہوش جمع ہوسکتا ہے۔ فرعون نے آخرت کی جھلکی دیکھی مگر اسے بنی اسرائیل کے حالات یاد تھے، کہنے لگا "آمنت بالذی آمنت به بنو اسرائیل" ممکن ہے اسی لئے حضرت خواجہ فضل علی قریشی نے فرمایا کہ جس قلب پر یہ انگلی لگ گئی (یعنی اللہ اللہ کی نسبت مل گئی) اسے ذکر کے سوا موت نہیں آسکتی۔

خلاصہ کلام

بیعت طریقت کرنے سے انسان کو اپنے مشائخ سلسلہ کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک سے ایک روحانی تعلق نصیب ہوجاتا ہے، وضاحت کے لئے دو مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

(۱) ایک آدمی نیا گھر بنوائے، خوب سجائے، وائرنگ کروائے، فانوس لگوائے، مگر اس کے فانوس میں اس وقت تک روشنی نہیں آسکتی جب تک وہ وائرنگ کا کنکشن پاور ہاؤس نہ جوڑے، اسی طرح انسان جب دل کے فانوس کا کنکشن سلسلے کے مشائخ کی وائرنگ کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک سے جوڑتا ہے جو رحمتوں کا خزینہ ہے تو پھر سالک کے دل میں روشنی آتی ہے، انوار و برکات نبی علیہ السلام کے قلب مبارک سے مشائخ کے قلوب سے ہوتے ہوئے سالک کے قلب میں آتے ہیں۔

(۲) ایک ٹرین کئی ڈبوں پر مشتمل ہوتی ہے، اگر اس کے ساتھ ایک اور ڈبہ جوڑ دیا جائے تو جہاں ٹرین پہنچے گی، وہ ڈبہ بھی پہنچ جائے گا، یوں سوچئے کہ سلسلہ کے مشائخ ٹرین کی مانند نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس ٹرین کے انجن کی مانند اور سالک اس سے جڑنے والے ڈبے کی مانند، یہ ٹرین اللہ کی رضا والے اسٹیشن پر جارہی ہے اگر یہ ڈبہ جڑا رہے گا تو جہاں انجن منزل پر پہنچے گا اس تھرڈ کلاس ڈبے کو بھی منزل پر پہنچنا نصیب ہوگا۔

ع لذیذ بود حکایت دراز تر گفتیم

آمدم برسر مطلب وہ حضرات جو اب تک بیعت کے متعلق شکوک وشبہات کا شکار رہے ہیں، انہیں چاہئے کہ اس سعادت عظمیٰ کے حصول میں دیر نہ لگائیں بلکہ کسی جامع الشریعت والطریقت ہستی سے اپنے باطنی رشتے کو جوڑیں۔ حقیقت یہی ہے کہ آج کے پرفتن دور میں کسی شیخ کامل کے ذریعے سلسلے میں داخل ہونے والے کی مثال۔ "وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا" (اور جو اس میں داخل ہوا امن پایا گیا) کا مصداق ہے۔

ع شاید کہ ترے دل میں اتر جائے میری بات

طب و صحت

ایک مفید سلسلہ

ایک نظر ادھر بھی

حکیم امام الدین ذکائی

پیاز: تپ دق کے لئے بہت سال پہلے انگلینڈ کے ڈاکٹر پرس کچا پیاز بتایا کرتے تھے۔ ڈاکٹر ڈبلیو، سی، منجن نے کہا ہے کہ جسم پر تپ دق کے جراثیموں کے حملے کو پیاز کا رس روکتا ہے، کچے پیاز کھانے سے بھی یکساں اثر ہوتا ہے۔ یہ صحت کا محافظ جراثیم کش ہے، کچے پیاز پر نمک ڈال کر کھانے سے تپ دق میں فائدہ ہوتا ہے۔

لہسن: ڈاکٹر ای، پی، اینٹوز ہومیو پیتھک نے لکھا ہے کہ لہسن کھانے والے کو تپ دق مرض نہیں ہوتا۔ اس کے استعمال سے تپ دق کے جراثیم ختم ہو جاتے ہیں، تپ دق مرض کے لئے لہسن ایک قدرت کا عطیہ ہے، ہر طرح کے تپ دق مرض کو دور کرنے کے لئے لہسن امرت سے کم نہیں ہے، لہسن میں سلفیورک ایسڈ ہوتا ہے، جو تپ دق کے جراثیموں کا خاتمہ کرتا ہے۔

پھیپھڑوں کے تپ دق میں اس کے استعمال سے بلغم کرنی کم ہوتی ہے، بیدات کو نکلنے والے پسینے کو روکتا ہے، بھوک بڑھ جاتا ہے اور نیند آرام سے آتی ہے، پھیپھڑوں میں تپ دق ہونے پر اس کے رس سے روئی تر کر کے سونگھنا چاہئے تاکہ سانس کے ساتھ مل کر اس کی بو پھیپھڑوں تک پہنچ جائے، اسے بہت دیر تک سونگھتے رہنا چاہئے۔ اس کی بو ہی ہے، جو طاقتور سے طاقت ور جراثیموں اور ٹھیک نہ ہونے والے امراض کا خاتمہ کرتی ہے کھانا کھانے کے بعد لہسن کا استعمال بھی کرنا چاہئے۔

پھول گوبھی: پھول گوبھی کی سبزی کھانے سے یا کچی ہی کھانے سے خون کی قے آنا بند ہو جاتی ہے، تپ دق کے مریض اسے لیں۔

لوکی: تازہ لوکی پر جو کے آٹے کا لیپ کریں اور کپڑ الپیٹ کر آگ میں دبا دیں، جب بھرتہ ہو جائے تو پانی نچوڑ کر طاقت کے مطابق پلاتے رہیں، ایک مہینہ تک پلانے سے مریض تپ دق سے نجات حاصل کر لیتا ہے۔

مکئی: جسے تپ دق کی ابتدائی حالت ہو اسے مکئی کی روٹی کھانا چاہئے۔

اخروٹ: اخروٹ اور لہسن ہم وزن پیس کر گائے کے گھی میں بھون کر کھانے سے تپ دق میں فائدہ ہوتا ہے۔

شہد: تپ دق کے مریض کو ۲۵ گرام شہد، ۱۰۰ گرام مکھن میں ملا کر دینا چاہئے۔

بخار
(FEVER)

بخار ہونے پر گھبرا کر فوراً ڈاکٹر کے پاس جا کر دوائی نہ لیں، یہ معمولی مرض ہے، اس کا قوت سے سامنا کریں۔ بخار کئی طرح کے ہوتے ہیں، کیسا بھی بخار ہو، جہاں تک ہو سکے بخار کے دوران کھانا نہیں دینا چاہئے، عام ہلکی غذا جیسے دودھ، مونگ کی دال، پانی، حقی، سا گودانہ، دلیہ، گلوکوز، موسمی، رقیق چیزیں، رس دار پھل، سبزیاں، گرم پانی وغیرہ دے سکتے ہیں، بخار ختم ہونے پر دو چار دن بعد بھی ہلکی غذا ہی دی جانی چاہئے، تلی ہوئی چیزیں، بھاری کھانے، مٹھائیاں بالکل بند کر دینی چاہئیں، کھیرے اور میتھی کا استعمال بخار میں مفید ہے۔

تیز بخار ہونے پر جسم کی زیادہ کیلوری ختم ہوتی ہے، اس لئے اس کی ضرورت بھی بڑھ جاتی ہے، حالانکہ جب بخار شدید تر ہوتا ہے، تو مریض کو کچھ بھی کھانے کی خواہش نہیں ہوتی اور جیسے ہی بخار کچھ کنٹرول میں آئے مریض کو وقفے وقفے پر کھانے کو ضرور دیں۔

بخار سے سیلز کے تباہ ہو جانے سے مریض کو وافر مقدار میں پروٹین کی ضرورت ہوتی ہے، ایسے میں ۵۰ فیصد زائد پروٹین لینی چاہئے، پروٹین دیتے وقت خیال رکھیں کہ یہ زود ہضم ہو، گوشت جیسی بھاری پروٹین نہیں دینی چاہئے۔

پروٹین دودھ کی صورت میں لی جا سکتی ہے۔

کاربو ہائیڈریٹ کو ہمیشہ گلوکوز کی صورت میں لینا چاہئے یہ آسانی سے ہضم ہو جاتا ہے۔ بخار کے دوران مریضوں کو صرف دودھ اور پھلوں کا

رس ہی دینا چاہئے۔

مریض کو مکھن، گھی، تیل وغیرہ کی صورت میں چکنائی نہیں دینی چاہئے، بخار ٹھیک ہونے پر چکنائی کی مقدار میں اضافہ کر دینا چاہئے۔

غذا سے علاج

لیموں: مریض کو اگر بار بار پیاس لگے تو اُبلتے پانی میں لیموں نچوڑ کر نیم گرم پانی پلانے سے بخار کا درجہ حرارت گر جاتا ہے اور پیاس لگنا کم ہو جاتا ہے۔

لیموں میں سوندھا نمک اور سیاہ مرچ بھر کر گرم کر کے چوسنے سے بخار میں فائدہ ملتا ہے۔

املی: گرمی کا بخار ہونے پر املی کا پانی پلانا مفید ہے۔

دھنیا: دھنئے کی گری سے بخار اترتا ہے، گرمی سے بخار ہو تو دھنئے کی گری کا استعمال مفید ہے۔

ٹماٹر: بخار میں خون میں نقصان دہ عناصر بڑھ جاتے ہیں، ٹماٹر کا سوپ ان عناصر کو نکال دیتا ہے، اس سے مریض کو آرام ملتا ہے، ہر بخار میں ٹماٹر کا رس بخار کی گرمی کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بے چینی دور کرتا ہے، پیاس بجھاتا ہے اور پھرتی عطا کرتا ہے۔

ناریل: ناریل کا پانی پینے سے بخار کی حرارت کم ہوتی ہے، تیز بخار کم ہوتا ہے۔

ٹینڈہ: ہلکے بخار کو یہ ٹھیک کرتا ہے، سے اُبال کر عام مصالحے میں ڈال کر کھائیں۔

میتھی: یہ بخار دور کرتی ہے، میتھی کے پتوں کو پیس کر بیرونی لیپ کرنے سے جلن وغیرہ دور ہوتی ہے۔

لونگ: ایک لونگ پیس کر گرم پانی کے ساتھ پھانک لیں، اس طرح روزانہ تین بار لینے سے عام بخار اتر جاتا ہے۔

جو: ایک کپ جو، ایک کلو پانی میں اُبال کر ٹھنڈا کر کے پئیں، بخار میں مفید ہے۔

چائے: سردی، نزلہ زکام کی وجہ سے بخار ہونے پر چائے مفید ہے

پانی: تیز بخار میں ٹھنڈے پانی کا اسپنج فائدہ مند ہے، ٹھنڈے پانی میں تولیہ بھگو کر سر پر رکھیں اور سارے جسم کو گیلے کپڑے سے پونچھیں، پونچھتے وقت جسم کو ہوا نہ لگنے دیں، جسم کو ڈھانپ کر رکھیں۔

گاجر: گاجر کا رس جسم سے گندے عناصر کو باہر نکالتا ہے، گاجر کا رس ۱۲۵ گرام، چقندر کا رس ۱۵۰ گرام، کھیرے یا ککڑی کا رس ۱۲۵ گرام ملا کر مریض کو پلائیں۔

لہسن: تیز بخار ہونے پر لہسن پیس کر تھوڑا پانی ملا کر پٹی بنا کر سنگھائیں، اس سے بخار کی تیزی دور ہو جاتی ہے۔

لہسن کا رس ۶ گرام، صبح دوپہر اور شام تین بار پلانے سے بخار اتر جاتا ہے۔

سونف: تیز بخار ہونے پر سونف پانی میں اُبال کر دو دو چمچ بار بار پلاتے رہنے سے بخار کا درجہ حرارت زیادہ نہیں ہوتا۔

سیاہ مرچ: اگر بخار میں جمائیاں آتی ہوں، جسم میں درد ہو، کمزوری اور سستی ہو تو صبح اور شام میں سیاہ مرچ پیس کر ایک گلاس پانی میں اُبالیں، چوتھائی پانی رہنے پر مریض کو پلائیں، اس سے بخار کا خاتمہ ہوگا۔

پودینہ: پودینے کی چائے میں تھوڑا سا نمک ڈال کر پینے سے بخار میں فائدہ ملتا ہے۔

مونگ کی دال: بخار میں مونگ کی دال لینا بہترین ہے، یہ چھلکے سمیت استعمال میں لانی چاہئے۔

نمک: سوندھا نمک ایک گرام، دیسی چینی چار گرام، دونوں ملا کر باریک پیس لیں، آدھا چمچ روزانہ تین بار گرم پانی کے ساتھ دینے سے موسمی بخار میں فائدہ ہے۔

تلسی: پرانا بخار ہو اور ساتھ ہی ایسی کھانسی ہو، جس سے چھاتی میں درد ہو، تو تلسی کے پتوں کے رس میں مصری ملا کر لینے سے پرانے بخار میں فائدہ ہے۔

تین گرام تلسی کا رس، چھ گرام مصری، تین گرام سیاہ مرچ، ان سب کو ملا کر لینے سے پرانے بخار میں فائدہ ہے۔

دس تلسی کے پتے، تین گرام سونٹھ، پانچ لونگ، بائیس سیاہ مرچ، ذائقہ کے مطابق چینی ڈال کر اُبالیں، جب پانی آدھا رہ جائے تو مریض کو پلائیں، بخار اتر جائے گا، اگر بخار میں گھبراہٹ ہو تو تلسی کے پتوں کے رس میں چینی ملا کر پلائیں۔

بیس تلسی کے پتے، بیس سیاہ مرچ، تھوڑا سا ادرک اور دار چینی، ان

ب کو ایک گلاس پانی میں چائے کی طرح اُبال کر چینی ملا کر گرم گرم پینے سے ہر طرح بخار میں فائدہ ملتا ہے۔

بارہ گرام تلسی کے پتوں کا رس روزانہ پینے سے بخار ٹھیک ہو جاتا ہے۔

زیرہ: کچا پپیا ہوا زیرہ ایک گرام اور ایک گرام گڑ میں ملا کر تین بار روزانہ لیتے رہنے سے پرانا بخار ٹھیک ہو جاتا ہے۔

برف: تیز بخار ہونے پر برف کے پانی میں کپڑا بھگو کر سر سے پاؤں تک بار بار جسم پونچھیں، سر اور پیٹ پر گیلا کپڑا رکھیں۔

نیم: پرانے بخار میں اکیس گرام نیم کے پتے اور اکیس سیاہ مرچ، دونوں کو ململ کے کپڑے میں پوٹلی باندھ کر آدھا کلو پانی میں اُبالیں، چوتھائی پانی رہنے پر ٹھنڈا ہونے پر صبح و شام مریض کو پلائیں۔

مٹی: گیلی مٹی کی پٹی پیٹ پر باندھیں، ہر گھنٹے بعد اسے تبدیل کریں، اس سے بخار کی گرمی دور ہو جائے گی۔

گنے کا رس: ہلکے بخار میں گنے کا رس پینا مفید ہے۔

جو: ایک کپ جو، ایک کلو پانی میں اُبال کر ٹھنڈا کر کے پلائیں، بخار میں فائدہ ہوگا۔

تپ محرقہ (معیادی بخار)

(TYPHOID)

تپ محرقہ میں جمع شدہ گلوکوز کی تیزی سے کمی ہوتی ہے اور پانی کا توازن بگڑ جاتا ہے، آنتوں کی نلی پھول جاتی ہے اور دست شروع ہو جاتے ہیں، اس لئے زیادہ مقدار میں پروٹین والی غذا نہیں دینی چاہئے، ایسے میں انڈا اور گوشت مکمل طور پر منع ہے۔

بخار ٹھیک ہونے اور کمزوری ختم ہونے کے بعد وافر مقدار میں پروٹین لینی چاہئے، تا کہ جسم میں ٹوٹے ٹشوز کی مرمت ہو سکے۔

غذا سے علاج

موسمی: تپ محرقہ میں موسمی فائدہ مند ہے۔

لونگ: تپ محرقہ میں لونگ کا پانی پلائیں، پانچ لونگ دو کلو پانی میں اُبال لیں، آدھا پانی رہنے پر چھان لیں، اس پانی کو روزانہ بار بار پلائیں، پانی بھی اُبال کر ٹھنڈا کر کے پلائیں۔

نمک: ایک چمچ نمک سینک کر ایک گلاس گرم پانی میں گھول کر ایک بار روزانہ تین دن پلائیں، اگر تیز پیاس لگنے لگے، تو نہ پلائیں، زبان تر رکھنے کے لئے گھونٹ گھونٹ پانی پلائیں، زیادہ پانی نہ پلائیں، اس سے بخار نارمل ہو جاتا ہے اور تپ محرقہ اپنی مدت پوری کرنے سے پہلے ہی اتر جاتا ہے۔

نارنگی: نارنگی بخار کی گرمی اور خشکی دور کرتی ہے، مریض کو دودھ میں نارنگی کا رس ملا کر پلائیں، یا دودھ پلا کر نارنگی کھلائیں، دن میں کئی بار نارنگی کھلانا چاہئے، اس سے تپ محرقہ میں فائدہ ملتا ہے۔

سیب: اس کا پانی پینا تپ محرقہ میں مفید ہے۔

کیلا: تپ محرقہ کے مریضوں کے لئے کیلا مثالی غذا ہے، یہ بھوک پیاس کم کرتا ہے۔

شہد: تپ محرقہ اور نمونیہ میں انہضام اعضاء پوری طرح کام نہیں کرتے اور نا اہل ہو جاتے ہیں۔ اُبلے ہوئے پانی میں شہد ڈال کر مریض کو گرم گرم پلاتے رہنے سے تپ محرقہ میں آنتوں پر اچھا اثر پڑتا ہے، مریض کو ٹھوس غذا نہیں دینی چاہئے، شہد کھلانے سے کمزوری نہیں آتی، علاج بھی ہوتا ہے۔

ملیریا (باری کا بخار)

MALARIA

ملیریا بخار سردی دے کر آتا ہے، اور پسینہ دے کر جاتا ہے، یہ مچھروں کے کاٹنے سے ہوتا ہے، ملیریا کے بعد کچھ دنوں تک چاول نہیں کھانے چاہئیں۔

غذا سے علاج

لیموں: پیریا نمک سیاہ مرچ، لیموں میں بھر کر گرم کر کے چوسنے سے بخار کی گرمی دور ہو جاتی ہے۔

دو لیموں کا رس، لیموں کے چھلکوں سمیت پانچ سو گرام پانی میں ملا کر مٹی کی ہانڈی میں رات کو اُبال کر آدھا رہنے پر رکھ دیں، صبح اسے پینے سے ملیریا بخار آنا بند ہو جاتا ہے۔

پانی میں لیموں نچوڑ کر حسب ذائقہ چینی ملا کر پلانے سے چار دن میں ملیریا بخار آنا بند ہو جاتا ہے۔

سیب: بخار میں سیب کھانے سے بخار جلدی ٹھیک ہو جاتا

ہے۔ ملیریا میں بخار آنے سے پہلے سیب کھانے سے بخار آنے کے وقت بخار نہیں آتا۔

امرود: ملیریا میں امرود فائدہ پہنچاتا ہے۔

زیرہ: ایک گرام زیرہ پیس لیں، اس سے تین گنا گڑ اس میں ملا کر اس کی تین گولیاں بنائیں، مقررہ وقت پر سردی لگ کر آنے والے ملیریا بخار کے آنے سے پہلے ایک گھنٹے میں ایک ایک گولی کھلائیں۔

دھنیا: دھنیا اور سونٹھ دونوں پسی ہوئی ہم وزن ملا کر روزانہ تین بار پانی سے پھانک لیں، بخار اس سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔

چھاچھ: چھاچھ پینے سے ہر چوتھے دن آنے والا ملیریا ٹھیک ہوتا ہے۔

لہسن: اگر ملیریا روزانہ مقررہ وقت پر آتا ہو تو لہسن کا رس ہاتھ پاؤں کے ناخنوں پر بخار آنے سے پہلے لیپ کریں، ایک چمچ لہسن کا رس، ایک چمچ تل کا تیل میں ملا کر جب تک بخار نہ آئے، ایک ایک گھنٹے سے دس دس بوند زبان پر ڈال کر چوسیں، اس طرح چار دن لگاتار کرنے سے ملیریا ٹھیک ہو جاتا ہے۔

پھٹکڑی: ایک گرام پھٹکری، دو گرام چینی میں ملا کر ملیریا آنے سے پہلے دو دو گھنٹے سے دو بار دیں، ملیریا نہیں آئے گا اور آئے گا تو کم آئے گا اور پھر دوسری بار بھی جب ملیریا آنے والا ہو تو اسی طرح سے دیں، مریض کو قبض نہیں ہونا چاہئے، اگر قبض ہو تو پہلے قبض دور کریں۔

سبز مرچ: ایک سبز مرچ کے بیج نکال کر محض خول کو ملیریا آنے سے دو گھنٹے پہلے انگوٹھے میں پہنا کر باندھ دیں۔ اس طرح دو تین بار باندھنے سے ملیریا بخار آنا بند ہو جاتا ہے۔ سبز مرچ باندھنے سے جلن ہوتی ہے، اس لئے جتنی دیر برداشت ہو، باندھیں رکھیں، پھر کھول دیں۔

نمک: سوندھا نمک ایک حصہ، سونکی چینی چار حصے دونوں کو ملا کر باریک پیس لیں، آدھا چمچ روزانہ تین بار گرم پانی سے لینے سے ملیریا بخار آنا بند ہو جاتا ہے۔

تلسی: تلسی کے استعمال سے ہر قسم کے بخاروں میں فائدہ ہوتا ہے، روزانہ تلسی کے پتے کھانے سے ملیریا نہیں آتا، اگر ملیریا ہو جائے تو بخار اترنے پر بائیس تلسی کے پتے اور بیس پسی ہوئی سیاہ مرچ کو دو کپ پانی میں چائے کی طرح ابالیں، چوتھائی پانی رہنے پر مصری ملا کر ٹھنڈا کر کے پلائیں، اگر یہ ممکن نہ ہو تو تلسی کے پتے اور سیاہ مرچ چبا سکتے ہیں۔

نیم: ساٹھ گرام نیم کے سبز پتے، چار سیاہ مرچ، دونوں کو پیس کر ایک سو پچیس گرام پانی میں چھان کر پلا دیں، ملیریا ٹھیک ہو جائے یہ آزمودہ نسخہ ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ادائیگی قرض کے لئے وظیفہ

حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان چشتی نظامی تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ خاص شمس العارفین حضرت مولانا شمس الدین سیالوی" کا ارشاد مبارک ہے کہ ادائیگی قرض وسلامتی ایمان کے لئے نماز فجر کے بعد روزانہ ستر بار یہ اسم مبارک یا وہاب پڑھتے رہیں نیز ادائیگی قرض کے لئے لوح زحل بنوا کر استعمال کریں۔

طنزیہ مضمون

اذانِ بت کدہ

ابوالخیال فرضی

اگرچہ بت ہیں اماموں کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

ابوالخیال فرضی کی ڈائری کے چند اوراق

[illegible] مارچ [illegible] آج صبح ہی سے دل اُداس تھا، روح پر کالی کالی گھٹائیں چھائی ہوئی تھیں، دماغ کی وادیوں میں سناٹے سے بکھرے ہوئے تھے، نس نس میں افسردگی تھی، آنکھوں سے ہلکی پھلکی پھنیئیں برسنے کا اندیشہ تھا، میں اپنے اُس کمرے میں چادر تانے لیٹا ہوا تھا، جس کی دیواریں سجدۂ سہو کرنے کے لئے بے تاب تھیں، ان دیواروں کو ان کے اس ارادۂ حسنہ سے روکنے کے لئے مجھے کئی بزرگوں سے دعائیں کرانی پڑی تھیں اور تبلیغی جماعت کے لوگوں سے بھی دعا کی درخواست کی تھی کہ جب تک پیسوں کا انتظام نہ ہو یہ دیواریں دیوارِ چین کی طرح قائم ودائم رہیں، میں نے سنا تھا کہ جماعت والوں کی دعاؤں کو عرش الٰہی تک پہنچنے میں فرشتے بھی مخل نہیں ہوتے، یہ دعائیں براہ راست اللہ میاں تک پہنچ جاتی ہیں اور شاید میری دعائیں قبول ہی ہوگئی تھیں جو آج تک میرے گھر کی دیواروں کو سجدۂ سہو کرنے کی توفیق نہ ہوسکی۔ یہ ہر موسم کا حملہ ہنسی خوشی برداشت کررہی ہیں اور ان کے خشوع وخضوع میں کوئی فرق واقع نہیں ہوا ہے۔ میں نے کئی بار اپنے آقا حضرت حسن الہاشمی سے کہا۔ للہ فاللہ کچھ مدد کیجئے کہ میں اپنے گھر کی نوک پلک درست کرلوں، لیکن انہوں نے مجھے اس طرح گھور کر دیکھا کہ جیسے میں نے ان سے ہفت اقلیم کا مطالبہ کردیا ہو، وہ بہت اچھے انسان ہیں، لیکن جب ان سے کچھ طلب کروتو وہ عام مولویوں کی طرح بداخلاق اور تھکو سے بن جاتے ہیں اور اس طرح گھورنے لگتے ہیں کہ بے چارہ پیشاب خطا ہوتے ہوتے رہ جاتا ہے، پھر وہ فلسفیانہ انداز میں فرماتے ہیں، صبر کرو، اس کے بعد قناعت کرو اس کے بعد اللہ کی رحمت کا انتظار کرو وغیرہ وغیرہ۔ گویا کہ اس رنگ برنگے دور میں فضیل ابن عیاضؒ اور حسن بصریؒ بن کر رہ جاؤ۔ کئی بار میں نے سوچا بھی کہ تمام تمناؤں کا گلا گھونٹ دوں، اور تمام ارمانوں کا قتل عام کردوں، لیکن جب علماءِ حق کو قیمتی قیمتی کاروں میں آتے جاتے دیکھتا ہوں اور جب ان کی کئی کئی کوٹھیاں تعمیر ہوتی ہوئی نظر آتی ہیں تو اپنا ارادہ بدلنا پڑتا ہے اور پھر یہ سوچنے لگتا ہوں کہ کبھی تو مجھے چھکا مارنے کا موقع ملے گا اور کبھی تو میرے خزانوں کی کنجیاں وقت کے معتبر شخصیتوں کی طرح ۴۰ اونٹوں پر لدیں گی۔

میں چادر میں اپنا سر دیئے وہ حسین خواب دیکھ رہا تھا جو روزانہ آنکھ کھلنے پر اور میلے کچیلے بستروں پر سورج نکلنے کے بعد دیکھے جاتے ہیں کہ اچانک ایک بجلی سی کوندی، میں ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔ میں نے دیکھا بانو چائے کی پیالی لئے سامنے کھڑی تھی، کسی مادر زاد ولی کے سے انداز میں کہہ رہی تھی، آج آپ کی نماز پھر قضا ہوگئی، سورج نکل گیا ہے اور آپ پڑے سو رہے ہیں۔

بیگم۔ میں خواب میں ملت کے مسائل حل کررہا تھا اور ارباب خرد مجھے امیر الہند بنانے کا منصوبہ بنارہے تھے کہ تمہاری گرج دار آواز نے مجھے جگادیا اور میرے حسین خوابوں کی فاختائیں اڑ کر حقیقت کے کسی کھردرے پہاڑ پر جابیٹھیں۔ ذرا سوچو کتنا بڑا نقصان ہوا؟ کیا بعید ہے کہ آج میں آناً فاناً امیر الہند بن ہی جاتا اور ملت کے بے شمار مسائل چٹکی بجاتے ہوئے اسی طرح حل کردیتا جس طرح اس دور کے ہزاروں [illegible] منٹوں سیکنڈوں پر حل نہ کرکے بھی حل کررہے ہیں اور ان کے بارے میں ہر طرف اخباری پروپیگنڈہ ہورہا ہے، ملک کے لئے یہ بہتر امارا اور قوم کے لئے وہ قلابازی کھائی۔

چھوڑیئے ان خرافات کو" بانو نے جھنجھلا کر کہا" اور اٹھ جایئے، چائے پی لیں، اس کے بعد نماز پڑھیں، پھر ناشتہ دوں گی، ورنہ ناشتہ نہیں دوں گی، بھوکے پیاسے ڈیوٹی پر جانا پڑے گا۔

جی ہاں، یہ ہے میری بیگم کا لب ولہجہ، یہ صبح کی نماز نہ پڑھنے پر اکثر میرا ناشتہ ہی بند کردیتی ہے، میں سوچتا ہوں جب رحمت کی بارشیں برستی ہیں تو اللہ نمازی کے کھیت میں بھی بارش برساتا ہے اور بے نمازی کے

کھیت میں بھی مگر ہماری بیویوں کا مزاج اللہ میاں کے مزاج سے کتنا مختلف ہے، یہ ایک وقت کی نماز نہ پڑھنے پر ناشتہ بھی بند کر دیتی ہے اور اپنا لب ولہجہ بھی بدل لیتی ہیں، یہ آج کل کی بیویاں اچھی خاصی ہٹلر بنی ہوئی ہیں اور ایک ہم ہیں اولیاء وقت کی طرح ان کو برداشت کئے جارہے ہیں۔

۲ مارچ ۲۰۱۰ء آج صوفی اذا جاء سے ملاقات ہوئی، انہوں نے مجھے چائے پر بلا رکھا تھا، عصر کی نماز پڑھ کر میں ان کے دولت کدہ پر پہنچا، وہاں چند احباب اور بھی موجود تھے، ان میں سے کچھ کو بلایا گیا تھا اور کچھ بلائے بغیر آگئے تھے، ہمارے اکثر دوستوں کی یہی خوبی ہے کہ وہ دعوت کے لئے دعوت نامے کا انتظار نہیں کرتے، بس ان کے پاس کپڑوں کا ایک جوڑا دُھلا ہوا ہونا چاہئے اور کس طرح یہ اطلاع مل جانی چاہئے کہ فلاں جگہ کھانے پینے کا پروگرام ہے پھر یہ اس طرح آتے ہیں کہ شرم ان کے آس پاس بھی نہیں ہوتی، البتہ ان کے حصے کی شرم بھی میزبان کے چہرے پر ہی اُچھل کود کرتی نظر آتی ہے، میزبان ایک نہیں بے چارہ دو وجہ سے شرماتا ہے، ایک تو اس لئے کہ اس نے انہیں مدعو نہیں کیا ہوتا، وہ بے چارہ یہ سمجھتا ہے کہ آج میں رنگے ہاتھوں پکڑا گیا اور دوسرے اس لئے کہ اس نے چار لوگوں کا انتظام کیا ہوتا ہے اور کسی شان نزول کے بغیر ہی آٹھ نازل ہو جاتے ہیں، ظاہر ہے کہ نقصان دوسرے مہمانوں کو بھگتنا پڑتا ہے، ایک مـ ـ میں چار سمو[illegible] بانے والے جیالوں کو ایک ہی سموسے پر قناعت کرنی پڑتی ہے۔ میزبان کے ولولوں کا انتقال ہو جاتا ہے اور مہمان ایک دوسرے کو اس طرح دیکھتے ہیں جیسے ایک دوسرے سے تعزیت کرنے کے لئے ان کے پاس الفاظ ہی نہ ہوں۔

میں جس وقت صوفی اذا جاء کے گھر پہنچا، سب بے چینی سے میرا انتظار کر رہے تھے، خدا ہی جانے میرے اندر کیا کشش ہے کہ جہاں بھی جاتا ہوں، "ہیرو" میں ہی قرار دیا جاتا ہوں، بڑے بڑے جغادریوں کی موجودگی میں اہمیت مجھے ہی دی جاتی ہے، اس مجلس خورد ونوش میں علامہ دودھاری تلوار بھی موجود تھے، اب تو یہ بوڑھے ہو گئے ہیں، جس وقت یہ جوان تھے ان کو دیکھ کر بے نمازیوں کی دونوں رومالیاں تر بہ تر ہو جایا کرتی تھیں، دراصل یہ بے نمازیوں کو اٹھا کر مسجد کے صحن میں لے جا کر پھینک دیا کرتے تھے اور زبردستی ان سے رکوع سجود کراتے تھے، ان کا یہ جہاد سارے عالم میں مشہور ہو چکا تھا، گندے دار نماز پڑھنے والے ان کا غصے سے بھرا ہوا چہرہ دیکھ کر اس طرح بھاگتے تھے جس طرح چور کسی داروغہ کو دیکھ کر بھاگتا ہے۔ اب جب سے ان پر بڑھاپا آیا ہے تو ان کا جوش کم ہو گیا ہے، اب تو دن میں بس ۶ مرتبہ گشت کرنے پر اکتفا کرتے ہیں، لیکن دوران گشت دو چار مرتبہ عمر فاروق اعظم بننے کی کوشش ضرور کرتے ہیں، ہمارے حلقے میں ان کا بہت احترام کیا جاتا ہے، سنا ہے کہ انہیں غازی اور مجاہد وقت کا خطاب فرشتوں نے آپسی مشورے کے بعد دیا تھا، ان کے گھر کی ہر دیوار پر، ہر دروازے اور ہر کھڑکی پر یہ جملہ لکھا ہوا ہے۔ تعجب ہے کہ تمہیں نماز پڑھنے کی فرصت نہیں۔

جیسے ہی میں صوفی اذا جاء کے گھر میں داخل ہوا، سب سے پہلے علامہ دودھاری تلوار کی نظر ہی مجھ پر پڑی، مجھے دیکھ کر وہ چیخ اُٹھے، آئیے ابوالخیال صاحب، بہت دنوں سے آپ کو دیکھنے کے لئے دل مچل رہا تھا، آج آپ کو دیکھ کر طبیعت باغ باغ ہو گئی، یہ کہہ کر وہ مجھے اس طرح لپٹے کہ مجھے پسینہ ہی تو آگیا، وہ ہیں بھی تو اتنے موٹے تازے کہ ان سے معانقہ کرتے وقت روح فنا ہو جاتی ہے، صرف جسم باقی رہ جاتا ہے اور خالی جسم کی کیا اوقات ہوتی ہے یہ آپ بھی جانتے ہیں، مجھے دیکھ کر سب اس طرح خوش ہو گئے جیسے انہیں جیتے جی جنت مل گئی ہو، میرے پہنچتے ہی کھانے پینے کا پروگرام شروع ہو گیا اور حاضرین چیل کوؤں کی طرح ناشتے پر ٹوٹ پڑے۔

یہ دوستوں کی محفل بھی کتنی عجیب وغریب ہوتی ہے، اس محفل میں تہذیب اور شرافت کسی تنگ گلی سے نکل کر رفو چکر ہو جاتی ہیں اور یار دوستوں کو بالکل اسی طرح تنہا چھوڑ دیتی ہیں جیسا کہ کسی تہذیب پرست شاعر نے کہا تھا۔

اچھا ہے دل کے پاس رہے پاسبان عقل
لیکن کبھی کبھی اسے تنہا بھی چھوڑ دے

شرافت اور تہذیب سے بالکل بے پرواہ ہو کر میدان خورد ونوش میں جب گھوڑے دوڑے تو یہ اندازہ مشکل ہو گیا کہ کس کا گھوڑا آگے نکل رہا ہے، بقسم صوفی نور الہدیٰ تو اس طرح ٹوٹے پڑے تھے جیسے پیدا ہونے کے بعد پہلی بار دعوت کھا رہے ہوں، میری خوراک قدرتی کم ہے اس طرح کے کھلاڑیوں کو دیکھ کر مجھے بہت رشک آتا ہے، کہ کاش ہم بھی اس طرح کے فنکار ہوتے، کاش ہمیں بھی دسترخوان کو پسینے چھڑا کر فخر کرنے کی توفیق عطا ہوتی، کلوا واشربوا کے معاملے میں مولوی چاق وچوبند بھی صلاحیتوں کے ہونہار سمجھے جاتے ہیں اور اگر زیادہ کھانے والوں کی کوئی یونین کبھی ارباب عقل وہوش نے بنانے کی ٹھان لی اور پھر کسی میدان میں اپنا کرتب دکھانے کی نوبت آگئی تو مولوی نور الہدیٰ بلا اختلاف ائمہ اربعہ

...کے حق دار قرار پائیں گے۔

۱۷؍مارچ ۲۰۱۳ء سیرت کے ایک جلسے میں شرکت کا موقع ملا، اس جلسے میں بار بار نعرۂ رسالت، یا رسول اللہؐ کے نعرے لگ رہے تھے، حاضرین اس بات کے قائل تھے کہ رسول خداؐ اس مجلس بابرکت میں حاضر و ناظر ہیں، لیکن حیرت کی بات یہ تھی کہ جتنے بھی داڑھی منڈے تھے اور جتنے بھی سنت رسول کا قتل کرنے والے تھے وہ سب یہاں پہلی صف میں بیٹھے ہوئے تھے اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مجلس میں حاضر ہوں گے تو انہیں کتنی تکلیف ہورہی ہوگی کہ ان کے امت کے نوجوان کتنے بے حیا اور کتنے لاپرواہ ہیں کہ رسول کی موجودگی میں بھی انہیں داڑھیاں منڈاتے ہوئے اور ناپسندیدہ لباس پہنتے ہوئے بھی کوئی شرم نہیں آتی، سچ تو یہ ہے کہ ہماری عقیدتیں اور محبتیں صرف جلسوں، جلوسوں اور نعروں ہی تک محدود ہیں، جنہیں پورے سال میں ایک بار بھی درود شریف کی توفیق نہیں ہوتی وہ جھنڈا پکڑے سب سے آگے نظر آتے ہیں جنہیں سال بھر کسی نیکی کی توفیق نہیں ہوتی، سب سے زیادہ نعروں کا شوروغل اسی کے منہ سے خارج ہوتا ہے۔

۱۹؍مارچ ۲۰۱۳ء آج صبح ہی صبح خالہ بتولن ہمارے گھر آگئیں اور بولیں او بہو آج پان کھانے کو طبیعت چاہ رہی تھی، سوچا بانو کے گھر جاؤں گی جتنا بڑا پان خوب ساز وسامان کے ساتھ تم کھلاتی ہو اتنا بڑا پان تو مجھے اپنی شادی کے وقت بھی نصیب نہیں ہوا تھا، ان کی وہ شکل جس پر صبح ۸ بجے بھی ساڑھے ۱۲ بج رہے تھے دیکھ کر میں نے کہا۔

بیگم۔ ان سے کہو کہ گھر میں آکر پہلے سلام کیا کرتے ہیں، بعد میں کلام۔ یہ گھر میں داخل ہوتے ہی فرمائشیں شروع کردیتی ہیں۔ بانو نے میری طرف دیکھ کر کہا، کیا ہوگیا آپ کو، گھر میں آنے والوں کو اس طرح نہیں کہا کرتے، اس کے فوراً بعد، بانو نے خالہ بتولن کے قریب جاکر ان سے سر پر ہاتھ رکھوایا پھر بولی، میں تو آپ کو یاد ہی کررہی تھی، اتنے دنوں تک کہاں غائب تھیں، میں ڈائری پڑھنے والوں کو یہ بتاتا چلوں، خالہ بتولن ہمارے سماج کی ایک مشہور ترین خاتون ہیں، ان کا کمال یہ ہے کہ برقعہ اوڑھے سارے دیوبند کا چکر لگاتی ہیں اور ادھر کی اُدھر کرنے میں بس اپنی مثال آپ ہیں، جس بات کو پوری دنیا میں پھیلانا ہو وہ بات اگر خالہ بتولن کے کان میں کہہ دی جائے تو وہ بات آناً فاناً پورے شہر میں پھیل جاتی ہے اور اگر ان کے کان میں بات کہہ کر یہ بھی کہہ دیا جائے کہ آپ یہ بات کسی کو نہ بتائیں تو پھر تو وہ بات پورے ملک میں پھیل جاتی ہے، ان کا طرۂ امتیاز یہ بھی ہے کہ وہ بات دوسروں سے صرف اتنی نہیں نقل کرتیں جتنی انہیں بتائی گئی ہو، بلکہ اپنی طرف سے اس میں بہت سے حاشئے بھی چڑھا دیتی ہیں، دنیا والے بھی بہت چالاک ہیں اب ان کے سامنے لوگ وہی بات کرتے ہیں جس کو وہ سارے معاشرے میں پھیلانا چاہتے ہوں وہ اتنی ذمہ داری سے افواہیں پھیلاتی ہیں کہ دنیا کی ہر آکاش وانی ان کے سامنے بالکل فیل ہے۔

وہ تخت پر چوکڑی مار کر بیٹھ گئیں اور خیریت پوچھتے پوچھتے بولیں، نجمہ کی بیٹی سنبل کے رشتے کو جواب ہوگیا، سنا ہے کہ لڑکا نامرد ہے۔

بانو نے ان کی بات کاٹ کر کہا۔ آپا چھوڑو، ہم کیوں اس طرح کی باتوں میں دلچسپی لیں، آپ اپنی بتاؤ کہ کیسی گزر رہی ہے اور ہفتہ واری اجتماع میں جارہی ہو یا نہیں؟

ہاں بہو، اجتماع میں پابندی سے جارہی ہوں، لیکن وہاں بھی کچھ باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ ہفتے بھر تک مجھے یاد رکھنی پڑتی ہیں اور ان باتوں کا پارسل بھی اِدھر اُدھر بھجوانا پڑتا ہے، کیا کروں اللہ نے خبریں پہنچانے کی ذمہ داری جب مجھ پر ڈال ہی دی تو میں ہی کیوں اس ذمہ داری سے منہ موڑوں۔

خالہ بتولن سارا الزام اللہ میاں پر ڈال دیا کہ انہوں نے مجھے خبر پھیلانے کی ذمہ داری سونپی ہے تو میں کیوں جان چراؤں۔ ان کے جانے کے بعد میں نے بانو سے پوچھا، کہ شادی سے پہلے یہ کیسے معلوم ہوا کہ سنبل کا ہونے والا شوہر نامرد تھا، چھوڑیئے آپ ایسی باتوں پر غور کیوں کرتے ہیں؟

۲۱؍مارچ ۲۰۱۳ء آج سر راہ چلتے چلتے مولوی غمناک علی سے ملاقات ہوگئی، یہ بھی بہت عجیب وغریب قسم کے مولوی ہیں، ان کی داڑھی کا حدود اربعہ اس قدر وسیع ہے کہ اچھی خاصی عقل رکھنے والے حضرات کو بھی یہ اندازہ نہیں ہو پاتا تھا کہ داڑھی کہاں سے شروع ہوکر کہاں ختم ہورہی ہے، دراصل یہ بذات خود بھی تقوے اور پرہیزگاری کا ایسا دریا ہیں کہ جس کا کوئی کنارا نہیں ہے۔ تعویذ گنڈوں کے مخالف ہیں، ان کا معتبر حلیہ دیکھ کر اگر کوئی تعویذ کے لئے زیادہ ضد کرتا ہے تو اپنی داڑھی کا ایک بال توڑ کر دیتے ہیں اور فرماتے ہیں جاؤ اس کو گھر میں لٹکا دینا، گھر کی ساری نحوستیں دور ہوجائیں گی، بہت موٹے ہیں۔ ان کے سامنے ہر فربہ انسان احساس کمتری کا شکار رہتا ہے، کچھ عاقبت نااندیش قسم کے لوگ انہیں گوشت کا پہاڑ کہتے ہیں، لیکن صاحب عقیدہ حکیموں کی رائے یہ ہے کہ یہ مٹاپا ملت کے غم میں

گُھل گُھل کر ہورہا ہے اور اس کا علاج ممکن نہیں ہے۔ اطباء کا دعویٰ ہے کہ جب تک ملت تمام غموں سے نجات حاصل نہیں کر لیتی اور حضرت کو ملت کے غم سے چھٹکارا نصیب نہیں ہوجاتا اس وقت تک ان کے بدن میں پھیلنے والی چربی کو روکا نہیں جاسکتا۔ آج بہت دنوں کے بعد ان کے دیدار ہوئے تھے۔ میں ان کے سامنے ایسا لگتا ہوں جیسے سنترے کے سامنے لیموں، میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے جواب کی ذمہ داری سے فارغ ہوکر فرمایا، کئی دن سے تمہیں خواب میں دیکھ رہا ہوں ان کا ایک مرید بولا۔ اولیاء وقت کے خوابوں کی یہی شان ہے۔ ادھر خواب دیکھا اُدھر تعبیر پوری ہوئی۔

حضرت نے فرمایا۔ فرضی صاحب کسی وقت گھر آیئے تاکہ تو ملت کے مسائل پر کچھ تبصرہ ہوجائے، میں ضرور حاضر ہوں گا، آپ دعا فرمایئے کہ فرصت مل جائے، انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہا۔ کہ ہم ابھی دعا کر دیتے ہیں، ان کے ایک مرید بولے، فرضی صاحب سمجھو دعا قبول ہوگئی۔ ہمارے حضرت کا یہی کمال ہے، براہ راست اللہ میاں سے کنکشن ہے، ایک دم کن فیکون والا معاملہ ہے۔ میں بولا، چشم بددور۔ ان سے صبح ملاقات ہوئی تھی، اب رات ہوگئی ہے اور میں ابھی تک یہ سوچ رہا ہوں، ہمارے مولوی حضرات بذات خود اتنے بگڑے ہوئے نہیں ہوتے جتنا ان کے مرید انہیں چڑھا دیتے ہیں اور مولوی حضرات کو مریدوں اور چمچوں کا چسکہ ایسا پڑجاتا ہے کہ چاہے ایمان جائے پر پیری مریدی والی آن بان نہ جائے۔

۲۶؍مارچ ۲۰۱۳ء آج ایک مدرسہ کا افتتاح تھا، بہت سے شریف لوگوں کے ساتھ مجھے بھی مدعو کیا گیا تھا، جب میں وہاں پہنچا تو صوفی زلزال ربن کاٹ کر مدرسہ کا افتتاح فرمارہے تھے، میں اس مبارک موقع پر معشوق ملت حضرت مولانا در بدر اجمیری ثم مدنی سے کہا۔ بہت خوشی ہوتی ہے ایسا رنگ برنگا ماحول دیکھ کر کہ شروعات تو مدرسہ کی ہے، لیکن ربن کاٹ کر ہمارے اکابر اہل یورپ کو بھی مطمئن کررہے ہیں، وہ چونک کر بولے۔ اچھا ابوالخیال فرضی۔ بھائی کیسے ہو؟ میں نے کہا حضرت ٹھیک ہی ہوں، لیکن اس طرح کی چیزیں دیکھ کر روح کو جھٹکا پہنچتا ہے اور ضمیر اندورن بدن میں اُچھل کود شروع کردیتا ہے۔ وہ بولے ضمیر کو یہ سمجھاؤ، یہ کب تک نابالغ رہے گا، دیکھو فرضی صاحب ہمیں جن لوگوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ہے ان کے رنگ میں کسی نہ کسی درجے میں تو رنگنا ہی پڑے گا، اس دور میں ہم صِبغَۃَ اللّٰہِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰہِ صِبغَۃ کہہ کر اپنا مذاق نہیں اُڑا سکتے۔ یہ نیا دور ہے، اس دور میں مولویوں کو بھی بدلنا پڑے گا اگر ہم کنوئیں کے مینڈک بنے رہے ہیں تو پھر بات کیسے بنے گی، میں معشوق ملت کے چہرے کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا، ان کی خراش تراش بزرگوں جیسی تھی، لیکن ان کے منہ سے جو الفاظ نکل رہے تھے وہ خود شرمندہ شرمندہ سے تھے، میں سوچ رہا تھا کہ دولت کی ریل پیل اور زر پرستی اور اقتدار پرستی نے ہمارے علماء کو کس قدر متغیر کردیا ہے، ان کا حلیہ اور ان کا ظاہر تو ابھی تک جوں کے توں قائم ہے، کیوں کہ یہی ٹائٹل ہے اور یہی کاروباری بورڈ ہے، اس کو بدلنے سے تو سارے کاروبار، پرہیزگاری کا بیڑہ غرق ہوجائے گا، لیکن اندرون کا حال بہت ابتر ہوچکا ہے، بے جا رسومات کو سینے سے لگائے ہوئے اس دور کے مولویوں کو اتنی شرم بھی نہیں آتی جتنی شرم گزرے ہوئے دور کے چوروں کو چوری کرتے ہوئے آجاتی تھی۔

۲۷؍مارچ ۲۰۱۳ء آج خاندان کا ایک معمولی سا میٹر لے کر میری بانو سے جھڑپ ہوگئی۔

کافی دنوں سے اس کے اور میرے درمیان تو تو میں میں نہیں ہوئی تھی، اس لئے ایک عجیب طرح کی کڑھن میں اپنے دل میں محسوس کررہا تھا، آج اس سے دو دو ہاتھ ہوگئی، کچھ اس نے کہہ لی کچھ میں نے سنادی تو دل ودماغ کا سارا غبار چھٹ گیا اور اس وقت ڈائری لکھتے وقت میں خود کو بہت ہلکا پھلکا محسوس کررہا ہوں، اللہ میاں نے میاں بیوی کا تعلق بھی عجیب بنایا ہے، اس تعلق کے بارے میں جتنا بھی غور کرو، گتھی اور الجھ جاتی ہے، ہم دونوں کا حال یہ ہے کہ جب دونوں اپنا اپنا محاذ سنبھال لیتے ہیں تو لڑائی نہیں ہوتی اور جب یہ منصوبہ بناتے ہیں کہ اب نہیں لڑیں گے تو ہر پل جھڑپ ہوتی ہے۔ آج صبح اس نے یہ کہا تھا۔ خاندان واندان کچھ نہیں ہوتا، اصل چیز بس اپنا گھرانہ ہے، اتنی سی بات پر میں نے لنگی چڑھالی اور حضرت نوائے ملت مرحوم کے انداز میں بولا۔

خاندان ہی سے قومیں بنتی ہیں اور قوموں ہی سے ملک تعمیر ہوتے ہیں، لیکن تم ان باریکیوں کو کیا سمجھوگی، تم کیا جانو قومیں کس طرح بنتی ہیں اور ملک کس طرح تعمیر ہوتے ہیں۔ بانو نے یہ سب کچھ سن کر اس طرح ہنسنے لگی جیسے کہ مجھے ابھی بالغ ہونے میں کئی برس لگے گیں، اُف زوجاؤں کے ہاتھ ہم شیر خدا کی یہ دُرگت! اور ہم مجازی خداؤں کی یہ افسوسناک حالت۔

۲۹؍مارچ ۲۰۱۳ء آج صوفی شہتوت کے داماد صوفی چلغوزے کی بیٹی کی شادی میں جانے کا اتفاق ہوا، صوفی چلغوزے، مرغی کے بچے کی طرح معصوم سے لگتے ہیں اور بولتے بھی اس طرح ہیں جیسے چیں چیں کررہے ہوں، لیکن آج وہ رنگ برنگی شیروانی میں ملبوس دکھائی دے رہے تھے، ان کی شیروانی کی ایک ایک آستین کالی اور ایک آستین سفید تھی، اس

شیروانی کا ایک حصہ سفید اور ایک حصہ کالا تھا، ایسا لگ رہا تھا جیسے درزی نے بھول سے دو شیروانیوں کو ایک جگہ جوڑ دیا ہے، میں نے انہیں غور سے دیکھا لیکن وہ تو بہت چہک رہے تھے اور ان کے چہرے پر کسی طرح کی ندامت نظر نہیں آرہی تھی، میں نے ہمت مردانہ سے کام لیتے ہوئے پوچھا۔ حضور! یہ شیروانی؟ یہ تو دن اور رات کا منظر پیش کررہی ہے، یہ فیشن کب ایجاد ہوا؟ وہ میرے اس سوال کا جواب نہ دے سکے، لیکن صوفی قل میرے برابر میں سے گزرتے ہوئے بولے، یہ فیشن اصحاب کہف کے دور میں تھا پھر اس پر پابندی لگ گئی تھی، اب یہ فیشن اس سائنس کے دور میں مولویوں کی خوش نصیبی سے پھر ایجاد ہوگیا ہے، واقعی یہ عجیب فیشن ہے اس فیشن کی بدولت سارا مجمع صوفی چلغوزے ہی کی طرف متوجہ تھا، خواتین بھی پلٹ پلٹ کر صوفی چلغوزے کو گھور رہی تھیں۔ اس شادی میں موجودہ روایت کے مطابق سب کھڑے ہوکر کھانا کھارہے تھے اور مولوی حضرات بھی اس طرح خوش بہ خوش تھے جیسے نئی تہذیب کے گلے مل کر انہیں روحانی سکون مل رہا ہے۔

اس طرح کی شادیوں کا کمال یہ ہوتا ہے کہ یہاں ائمہ اربعہ کا خیال تک نہیں آتا اور یہاں بالغ اور نابالغ سب ایک طریقے پر متفق ہوجاتے ہیں جوان اور بوڑھے تک کا فرق مٹ جاتا ہے، صوفی صواد ضواد پانی تاشوں پر اس طرح لپٹے ہوئے تھے جیسے اس شادی کے فوراً بعد قیامت آجائے گی اور پھر دوبارہ پانی بتاشے کھانے کا موقع نہیں مل سکے گا، ایک ایک دفعہ میں دو دو بتاشے منہ میں سوڑ رہے تھے اور یہ سمجھ رہے تھے کہ انہیں کوئی دیکھ نہیں رہا ہے، قاری جمشید اس طرح چاٹ پر پلے پڑے ہوئے تھے کہ چاٹ کھاتے وقت ان کی داڑھی بھی دہی اور کھٹائی سے مستفید ہورہی تھی اور اس کے ساتھ آنکھیں اور ناک بھی اپنا فریضہ انجام دے رہی تھیں، میں نے اس محفل طعام میں صرف صوفی گلزار کو کھاتے ہوئے شرمندہ شرمندہ سا محسوس کیا، وہ اس طرح ایک کونہ میں دیوار کی طرف منہ کرکے کھا رہے تھے کہ کسی بھی اللہ کے نیک بندے کو ان پر رحم آسکتا تھا، بقول خالہ ابابیل کے میں بھی اس دور میں اللہ کا نیک بندہ ہوں، اس لئے مجھے بھی ان پر رحم سا آگیا اور میں نے ان کے قریب جاکر کہا، کیا بات اس طرح چوروں کی طرح کیوں کھارہے ہو؟ کیا بغیر دعوت نامے کے آگئے ہو؟ فرضی صاحب بات یہ ہے وہ منہ میں نوالہ رکھتے ہوئے بولے۔ کھڑے ہوکر کھانا کھاتے ہوئے شرم آتی ہے؟ میں ان کی زبان سے یہ جملہ سن کر اپنے رب کا شکر ادا کیا اور سوچا بے حیائی کے اس دور میں کوئی تو شخص سنت رسول کا قتل کرتے ہوئے شرم محسوس کررہا ہے۔ ورنہ مسلم معاشرے کا عمومی حال تو یہ ہے کہ سنتوں کو پامال کرتے ہوئے اس طرح مگن دکھائی دیتے ہیں جیسے اللہ میاں شادیوں کی تقریبات کا کوئی حساب نہیں لیں گے اور فرشتے دعوت ولیمہ اور دعوت شادی کی بھولے سے ہی کوئی ویب سائٹ تیار نہیں کریں گے۔

۱۳ مارچ ۲۰۱۳ء آج کی سب سے اہم خبر یہ تھی کہ صوفی شان تصوف کو کسی خاتون سے عشق ہوگیا ہے، اس طرح کی خبروں سے مجھے بہت دلچسپی ہے، کیوں کہ ایک زمانہ میں بھی اسی میدان محبت کا کھلاڑی رہا ہوں، میں بچپن میں بہت حساس تھا، کسی بھی لڑکی کو ایک بار دیکھتے ہی مجھے اچانک اس سے کئی بار عشق ہوجاتا تھا اور میری مجبوری یہ تھی کہ آگے پیچھا سوچے بغیر میں اظہار عشق بھی کردیا کرتا تھا، عشق ومحبت کے معاملے میں بالغ ہونے سے پہلے ہی میں اتنا بدنام ہوگیا تھا لڑکیاں تو لڑکیاں سو سو سال کی بوڑھیوں نے بھی مجھ سے پردہ کرنا شروع کردیا تھا، کہ نہ جانے کب مجھ پر محبت کا دورہ پڑجائے اور نہ جانے کب میں کسی بوڑھی عورت کا ہاتھ پکڑ کر عشق کا اظہار کردوں۔

صوفی شان تصوف کی یہ گرما گرم خبر سن کر میں ان کے گھر پہنچا اور بولا میں نے ایک اخبار میں پڑھا ہے کہ آپ کا اس عمر میں کسی خاتون پر دل آگیا ہے؟ وہ بغیر شرمائے بولے فرضی صاحب! محبت کے لئے کسی عمر کی کوئی قید نہیں ہوتی، محبت تو ایک بیماری ہے اور بیماری کا حملہ تو انسان پر کسی بھی وقت ہوسکتا ہے، میں نے عرض کیا۔ لیکن اس طرح کی بیماریاں انسان کے لئے آبرو لیوا بھی بن جاتی ہیں۔

اماں آبرو تو سلامت ہے، آبرو کا کیا بگڑتا ہے، البتہ بیوی نے گھر میں ہنگامہ کر رکھا ہے، بھلا بتاؤ، محبت ارادے سے کب کی جاتی ہے یہ تو خود بخود ہوجاتی ہے، اتنی آسان بات میری بیوی کے پلے ہی نہیں پڑی بہت کوڑ مغز ہے وہ۔

فرضی صاحب یہ عورتیں ناقص العقل ہوتی ہیں یہ شوہروں کے جذبات کو نہیں سمجھ پاتیں۔

جی ہاں بالکل ناقص العقل ہوتی ہیں، جب ہی تو کوئی عورت آپ کی محبت کا یقین کربیٹھی ہے۔ اس بے وقوف کے یہ سمجھ میں نہیں آئی کہ جو صوفی پچاس سال میں اپنی بیوی کا نہ ہوسکا وہ اس کا کیا ہوسکے گا۔ وہ مجھے گھورنے لگے، میری دم تو تھی نہیں میں ہلاتی دبا کر وہاں سے چلا آیا اور میں شان تصوف کے بارے میں سوچنے لگا، دیکھنے میں کتنے نیک لگتے ہیں اور اس عمر میں بھی دل پھینک کھیلوں میں ملن ملانے کی کوشش کرتے ہیں۔

باقی آئندہ

کمالات جفر (حصول ملازمت شرطیہ)

بنام شاہد حسن یوپی کے نام

حکیم سرفراز احمد زاہد
موبائل 0300-6331210

قارئین طلسماتی دنیا میں حکیم سرفراز احمد زاہد ملتان (پاکستان) سے بارہ سال بعد سلام پیش کرتا ہے، بات یہ ہے کہ میں عرصہ تیس سال سے پاکستان کے مستند روحانی رسائل بشمول آئینہ قسمت لاہور میں علم جفر کے حصہ اخبار اور آثار (جفری عملیات) پر عنوان بالا کے تحت لکھ رہا ہوں۔ علم جفر کے قواعد پر "انکشافات جفر" کتاب لکھی جو الحمد للہ سابقین کی کتب جفر پر منفرد حیثیت رکھتی ہے۔ میں نے پہلی مرتبہ طلسماتی دنیا کے خاص نمبر جنوری فروری ۲۰۰۰ء میں صفحہ ۸۱ میں ایک سادہ سا عمل لکھا تھا اور وہ شمارہ کسی دوست کی وساطت سے ملا تھا۔ لیکن اس کے بعد نہ شمارہ مل سکا اور سلسلہ تحریر منقطع ہوگیا، کیوں کہ مجھے کیسے پتہ چلے کہ میرا مضمون شائع ہوا ہے، اس دوران میرے محترم دوست حکیم سرور شباب صاحب حویلی لکھا (پاکستان) نے بھی کہا کہ حکیم صاحب اب ہم تم سابقہ ماہرین میں سے رہ گئے ہیں، اپنی تحریروں کو کتابی شکل میں لاؤ اور ہندوستان میں بھی رسالہ میں لکھو، جناب حسن الہاشمی صاحب بہت قدر کرتے ہیں۔ میں نے پھر وہی مجبوری بیان کی کہ شباب صاحب بھی چپ ہوگئے اور میں بھی اپنی دنیا میں مگن ہوگیا۔ اس سال ۲۰۱۲ء میں ماہنامہ آئینہ قسمت لاہور میں مسلسل جفری عملیات کے منفرد قواعد کافی محنت اور ریسرچ کے بعد شائع کرائے جن کو اپنے ملک میں بہت سراہا گیا، یہ نہیں معلوم تھا کہ ہمسایہ ملک ہندوستان میں بھی میرے جفری عملیات کو پسند کیا جاتا ہے۔ وہ ایسے معلوم ہوا کہ آج ۱۸ دسمبر ۲۰۱۲ء کو صبح تقریباً نو بجے ہندوستان سے محترم شاہد حسن گاؤں ملک لنگورہ، پوسٹ باکھل پور ڈسٹرکٹ بجنور یوپی کا فون آیا اور تعارف کے بعد کہنے لگے کہ حکیم صاحب ہم آپ کے علم کے بہت بڑے قاری ہیں اور کئی سالوں سے آئینہ قسمت لاہور میں آپ کے مضامین پڑھتے ہیں۔ لیکن ایک تو ہندوستان میں رسالہ دیر سے ملتا ہے، اس وقت تک عملیات جفری متعلقہ نظرات یا اوقات کا وقت نکل چکا ہوتا ہے۔ آپ براہ کرم میرے نام سے آسان جفری عمل برائے ملازمت لکھ کر پیش کریں، میں بہت ممنون ہوں گا۔ اس کے علاوہ کہنے لگے کہ ہمارے یہاں رسالہ ماہنامہ طلسماتی دنیا چھپتا ہے، آپ اس میں لکھیں، پاکستان سے حکیم سرور شباب صاحب مستقل لکھتے ہیں۔ میں نے ان کرم فرما کو اوپر بیان کردہ عذر پیش کیا، وہ (شاہد حسن) صاحب فرمانے لگے کہ آپ لازمی لکھیں، جناب حسن الہاشمی صاحب بہت اچھے انسان ہیں، وہ آپ کو مایوس نہیں کریں گے اور ساتھ میسج سے رسالہ کا ایڈریس بھی بھیج دیا۔ یہ واقعہ مجھے دوبارہ طلسماتی دنیا میں لکھنے کے لئے مجبور کرکے لے آیا اور اب یہ محترم المقام حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب مدظلہٗ پر منحصر ہے کہ وہ کس طرح میرا خیال رکھتے ہیں اور کیسے شفقت سے نوازتے ہیں۔

یہ مضمون جناب شاہد حسن کے نام ہے اور ان کے نام سے حل کر رہا ہوں، ان کی خواہش ہے کہ ملازمت کے حصول کا آسان عمل حل کیا جائے تو حاضر ہے۔ اس عمل کی برکت سے لازمی ملازمت حاصل ہوگی، آزمائش شرط ہے، بے روزگاروں کے لئے تحفہ ہے۔

آزمودہ علم جفر کا نسخہ ہے۔

نام مع والدہ کے ابجد قمری سے اعداد نکال کر اس میں ۲۲۲۸ کا اضافہ کریں۔ مربع مندرجہ ذیل سے پر کریں۔ کسی خاص قلم، دوات کی ضرورت نہیں ہے۔ مربع کے اوپر یہ لکھیں اَجِبْ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ بحق بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور دائیں طرف یہ لکھیں یَا حَیُّ یَا کَنِیْقُول اور بائیں طرف یہ لکھیں یَا قَیُّوْمُ یا علیقول مربع لکھنے سے قبل غسل یا کم از کم وضو ضرور کرلیں، خوشبو لگائیں، نقش موم جامہ کرکے سیدھے بازو پر باندھ لیں، یہ آیت ستر مرتبہ پڑھیں رَبِّ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ اول و آخر درود پاک تین تین مرتبہ، یہ سب نقش لکھنے کے بعد پڑھ کر دم کرنا ہے۔ اب روزانہ بھی آیت پاک ستر مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ اس عمل کی میعاد ستر دن ہے، خدا کے حکم سے اسی دوران آپ کو کامیابی ہوگی۔ مثال:

نام سائل: شاہد حسن بن رفیقہ بیگم ۸۹۵

اعداد قانون ۲۲۲۸ : ۳۱۲۳-۳۰=۳۰۹۳÷۴= ۷۷۳ باقی

اخانہ ۱۳ میں اضافہ۔

اجب یارب العالمین بحق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جبرائیل

۷۸۶	۷۷۴	۷۷۹	۷۸۴
۷۷۵	۷۸۹	۷۸۱	۷۷۸
۷۸۲	۷۷۷	۷۷۶	۷۸۸
۷۸۰	۷۸۳	۷۸۷	۷۷۳

عزرائیل

الٰہی اس نقش معظم کی برکت سے شاہد حسن بن رفیقہ بیگم

کی ملازمت کے اسباب پیدا فرما بحق ربی انی مغلوب فانتصر

یا اللہ العجل ۱۳ الساعۃ ۱۳ الوحا ۱۲

چال نقش

۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵
۸	۱۱	۱۴	۱

نماز کن فیکون: اگر کوئی اہم ترین کام ہو یا مشکل کام ہو، بیماری یا تنگ دستی ہو، شب جمعہ کو غسل کرے اور خلوص کامل کے ساتھ اس عمل کو انجام دے۔

طریقہ عمل: ۴ رکعت نماز دو دو رکعت کر کے ادا کرے۔

پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سو مرتبہ کہے وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ (المؤمن:۴۴) دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سو مرتبہ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَ فَتْحٌ قَرِیْبٌ (الصف:۱۳) پڑھ کر نماز مکمل کرے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سو مرتبہ کہے اَلَآ اِلَی اللّٰہِ تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ (الشوریٰ:۵۳) دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سو مرتبہ اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا پڑھ کر نماز مکمل کرے۔

کسی سے کلام کئے بغیر سو مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ پڑھ کر سجدے میں سر رکھ کر سو مرتبہ غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَ اِلَیْکَ الْمَصِیْرُ سجدے سے سر اٹھانے سے پہلے اس کی حاجت پوری ہو جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

جدول ایام ہفتہ سعد و نحس

جمعہ: تمام دنوں کا سردار ہے، مبارک ہے واسطے تزویج اور نکاح کے، نماز جمعہ سے قبل سفر کرنا مکروہ ہے۔ ساعت اوّل میں بعد نماز فجر (۲۵۶) مرتبہ یَا نُوْرُ پڑھے تو چشم خلائق میں عزیز ہوگا۔ اگر کوئی چیز گم ہو جائے تو بوقت شب دو رکعت نماز پڑھ کر یَا نُوْرُ ۲۵۶ مرتبہ پڑھے تو ممکن ہے کہ خواب میں معلوم ہو جائے کہ چور کون ہے؟

شنبہ (ہفتہ) سب کاموں کے واسطے خوب ہے۔ خصوصاً سفر کے لئے بعد نماز فجر ۱۰۶۰ مرتبہ یَا غَنِیُّ پڑھے تو بارگاہ خداوندی سے بے حد مال عطا ہوگا۔

یک شنبہ (اتوار) عمارت بنانے اور شادی کرنے کے لئے خوب ہے، اکثر کاموں کے لئے میانہ ہے۔ بعد نماز فجر ساعت اوّل میں یَا فَتَّاحُ ۴۸۹ مرتبہ پڑھے تو فتح و نصرت حاصل ہوگی۔

دوشنبہ (سوموار) نحس ترین دن ہے، کسی کام کے لئے مبارک نہیں ہے۔ اگر ساعت اوّل میں بعد نماز فجر ۱۲۹ مرتبہ یَا لَطِیْفُ پڑھے تو باری تعالیٰ اپنی رحمت سے مالا مال فرمائے گا۔

سہ شنبہ (منگل) میانہ ہے، اکثر کاموں کے واسطے، سفر کے لئے خوب ہے۔ اس روز نیا لباس پہننا خوب ہے۔ طلب حاجت کے لئے خوب ہے۔ اگر ساعت اول میں بعد نماز فجر ۹۰۳ مرتبہ یَا قَابِضُ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو وہ چیز عطا کرے گا جس کی خواہش ہوگی۔

چہار شنبہ (بدھ) اکثر کاموں کے واسطے نیک نہیں، تعمیر مکان کے لئے نیک ہے۔ بعد نماز صبح ساعت اوّل میں یَا مُتَعَالُ ۵۴۱ بار پڑھنے سے عزت دنیا و آخرت حاصل ہو۔

پنج شنبہ (جمعرات) مبارک ہے سب کاموں کے لئے خوب ہے، خصوصاً طلب حاجت اور سفر کے واسطے۔ اگر ساعت اوّل میں بعد نماز فجر یَا رَزَّاقُ ۳۰۸ مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ بے حد مال عطا فرمائے گا۔

☆☆☆

شریک حیات (فلکیاتی رائے اور ایک علمی اندازہ)

بزرگوں نے میاں بیوی کو ایک گاڑی کے دو پہیے قرار دیا ہے، لفظ دو پہیے نے ایک جوڑے کے تعلقات پر اس قدر روشنی ڈال دی ہے کہ مزید تشریح یا توضیح کی ضرورت باقی نہیں رہی، لہٰذا یہ واضح ہے کہ یہ دو پہیے کیسے کام کرتے ہیں اور کیسے کام کرنا چاہیے۔ دنیا میں آئے دن کے واقعات یہ ثابت کرتے ہیں کہ ایک اچھی بیوی یا اچھا شوہر اپنے دوسرے ساتھی کے لئے "اس دنیا میں جنت" سے کم نہیں لیکن اگر حالات متضاد ہو جائیں تو اس کا نتیجہ؟؟

اس مضمون میں علم نجوم کی رو سے اپنے زوج (زن و شوہر) کو سمجھنے اور اسے خوش رکھنے کے اصول تحریر کئے جا رہے ہیں۔ ان اصولوں کو اپنا کر سمجھ دار زن و شوہر اپنی زندگی کو ایک مثالی زندگی بنا سکتے ہیں۔ یہاں بروج کے تحت حالات اختصار کے ساتھ درج ہیں۔

حمل : وہ لوگ جو ۲۱ مارچ اور ۲۰ اپریل کے دوران کسی بھی سال میں پیدا ہوئے ہیں ان کا برج حمل اور ستارہ مریخ ہوتا ہے۔

برج حمل کے تحت شوہر : اگر بیوی یہ جان جائے کہ اس کا شوہر برج حمل کے تحت پیدا ہوا ہے تو اسے چاہئے کہ اپنے خاوند کی بے جا تنقید نہ کرے۔ اگر کوئی موقع ایسا آجائے کہ تنقید ضروری ہے تو اس کے لئے بہت سوچ سمجھ کر قدم اٹھائے، خاوند کی چاپلوسی کرے، شوہر کے خیالات کو قبول کرے اور Yes Woman بن جائے۔ اگر بیوی برج اسد کے تحت پیدا ہوئی ہوگی تو زندگی خوب نبھے گی ستارہ مشتری کے تحت والی بیوی بھی کافی حد تک اچھی رہتی ہے۔

بیوی : ایسی عورت جو برج حمل کے تحت پیدا ہوئی ہو اس کے شوہر کو چاہئے کہ اپنی بیوی کی تعریف کرے، ایسی بیوی سیارہ مریخ کے اثرات کی وجہ سے مشکلات سے گھبراتی نہیں جاتی، لہٰذا اگر مشکل کام اور فرائض اسے سونپ دیئے جائیں تو ان کاموں کو جان جوکھم میں ڈال کر بھی پورا کرتی ہے۔ سیر و تفریح کی شائق ہوتی ہے، لہٰذا اس پر تفریح وغیرہ کی قدغن لگانا اپنی زندگی کو عذاب بنانے کے مترادف ہے۔

مریخ والوں کو مبارک عدد ۹، رنگ سرخ اور دن منگل ہے۔ جبکہ عدد ۶، رنگ نیلا اور دن جمعہ اچھے نہیں ہیں۔

برج ثور : جو لوگ کسی بھی سال میں ۲۱ اپریل اور ۱۹ مئی کے دوران پیدا ہوتے ہیں ان کا برج ثور اور ستارہ زہرہ ہوتا ہے، اس کا ستارے کا مبارک عدد ۶، رنگ نیلا اور دن جمعہ ہے، جبکہ دن منگل عدد ۹ اور رنگ گہرا سرخ اچھا نہیں ہے۔

شوہر : برج ثور کے تحت پیدا ہونے والے شوہر کی بیوی کو چاہئے کہ اپنے آپ کو ایک فنکارہ کی حیثیت سے پیش کرے، اسے ہر معاملے میں خوش رکھے، گھر کو خوب سجا کر رکھے، ہر وقت خوبصورت نظر آئے، رنگوں، کھانوں اور دیگر پروگراموں وغیرہ میں اسی کی پسند کو مدنظر رکھے۔

بیوی : ثوری بیوی کے شوہر کو چاہئے کہ ہر وقت تعریف سے کام لے، گھر پر اور گھر سے باہر اس کی پسند کا خیال رکھے، ایسے تحائف پیش کرے جن میں آرٹ کا پہلو نمایاں ہو۔

برج جوزا : جو لوگ کسی بھی سال میں ۲۰ مئی اور ۱۹ جون کے دوران پیدا ہوتے ہیں، ان کا برج جوزا اور ستارہ عطارد ہوتا ہے، ان کے لئے مبارک عدد ۵، دن بدھ اور رنگ زرد اور سبز مبارک ہیں، جبکہ ہفتہ عدد ۷، اور رنگ سیاہ اچھا نہیں۔

شوہر : ایسا شوہر جو برج جوزا کے تحت پیدا ہو، اس کی بیوی ہر معاملہ میں بے فکری سے کام کرتی رہے، اگر اس کا شوہر اختلاف کرے تو اسے دلائل سے سمجھائے، وہ سمجھ کر آپ کا ہمنوا بن جائے گا، آپ کی تنقید کا بھی برا نہیں مانے گا، ستارہ زہرہ اور زحل کے تحت پیدا ہونے والے ثوری فرد کے بہترین ساتھ ثابت ہوتے ہیں۔

بیوی : ایسی بیوی کے شوہر کو اپنی بیوی کو کسی بات پر قائل کرنے کے لئے زیادہ مشکلات کا سامنا نہیں کرنا پڑتا، البتہ بیوی کے ہر دم بدلتے خیالات کا برا نہ مانے تو بہتر رہے گا کیوں کہ یہ اس کی فطرت ہے۔

برج سرطان : اس برج کا ستارہ قمر ہے، ۲۱ جون سے ۲۲ جولائی تک پیدا ہونے والے افراد اس برج کے تحت آتے ہیں، ان

لوگوں کے لئے مبارک عدد ۲، دن سوموار اور رنگ سفید ہے، جبکہ دن جمعرات، عدد ۳ اور رنگ سیاہ اچھا نہیں ہے۔

شوہر : قمری شوہر کی بیوی کو اپنے شوہر پر چھا جانے کے لئے زیادہ محنت درکار نہیں ہوتی، یہ صاحب چکنی چپڑی باتوں میں الجھ جاتے ہیں، گو اہ ان باتوں کے پیچھے کتنا ہی زہر کیوں نہ چھپا ہوا ہو، البتہ بحث سے یہ لوگ کتراتے ہیں، بیویاں ہوشیار رہیں۔

بیوی : قمر بیویاں خوشامد پسند نہیں ہوتیں، بہت زیادہ تعریف سے چڑھ جاتی ہیں، تنہائی میں تعمیری منصوبے بنانا ان کا شیوہ ہوتا ہے۔

برج اسد : ۲۱ر جولائی اور ۲۰ راگست کے درمیانی عرصہ میں پیدا ہونے والے لوگ برج اسد ستارہ شمس کے تحت آتے ہیں، ان کا مبارک عدد ایک، دن اتوار اور رنگ سرخ ہے۔

شوہر : شمس کے ماتحت شوہر حکمرانی چاہتا ہے، لہٰذا اس کی بیوی کو خوشگوار زندگی بسر کرنے کے لئے اپنی حکومیت اور شوہر کی حاکیت کو دل سے تسلیم کر لینا چاہئے۔

بیوی : مندرجہ بیان کردہ اصول بیوی کے معاملے میں بھی کام آتا ہے، اگر زن و شوہر کوئی بھی شمسی ساتھی پر اپنی حاکیت جتائے گا، پچھتائے گا۔

برج سنبلہ : عطارد سیارہ کا یہ برج ۲۴ راگست اور ۲۲ رستمبر کے دوران حاکم رہتا ہے، اس کا مبارک عدد ۵، دن بدھ اور رنگ زرد اور سبز ہے، جبکہ دن ہفتہ، عدد ۷ اور رنگ گہرا سیاہ اچھا نہیں ہے۔

زن و شوہر : برج جوزا کے حالات اس برج پر ۸۰ فیصد منطبق ہوتے ہیں، اس کے علاوہ یہ خیال رکھئے کہ فضول خرچی سنبلہ والوں کو قطعاً پسند نہیں، اس کے باجود اچھا کھانا پسند کرتے ہیں۔

برج میزان : سورج ہر سال ۲۳ رستمبر اور ۲۲ راکتوبر کے دوران برج میزان میں ہوتا ہے، جس کا ستارہ زہرہ ہے۔

دیگر تمام باتیں برج ثور والی ہیں، ان کا خیال رکھا جائے۔

برج عقرب : ۲۳ راکتوبر اور ۲۱ رنومبر کے دوران پیدا ہونے والے لوگ برج عقرب کے تحت آتے ہیں، دیگر حالات کے لئے برج حمل کا بیان پڑھ لیں، صرف اتنا خیال ضرور رکھیں کہ عقربی ساتھی کی حرکات پر نگاہ رکھیں اور عقربی ساتھی چوں کہ کام بہت کرتا ہے، لہٰذا اسے آرام کا وقفہ ضرور دیں۔

برج قوس : ۲۲ رنومبر اور ۲۱ ردسمبر کے دوران پیدائش والے افراد برج قوس اور ستارہ مشتری کے تحت آتے ہیں، ان کا مبارک عدد ۳، دن جمعرات اور رنگ زرد اور نیلا ہے، جبکہ عدد ۵، دن بدھ اور سرخ رنگ اچھا نہیں ہے۔

شوہر : قوسی مرد آزاد طبیعت کے مالک ہوتے ہیں، اگر ان کی بیوی ان کی طبع کے معاملے میں مزاحمت کرے گی تو پچھتائے گی، قوسی مرد کی بیوی کو گھر خود سنبھالنا پڑتا ہے، اپنے کام سے کام رکھنے والے ایسے مرد خوانخواہ تنگ نہ کریں، اگر اس کی مرضی کے مطابق بیوی کام کرتی رہے تو یہ دل کی پوری گہرائیوں سے بیوی کو چاہتے ہیں۔

بیوی : اگر آپ کی بیوی قوسی ہے تو "گربہ کشتن روز اول" ورنہ بعد میں پچھتائے گا۔ ایک بات ضرور یاد رکھیں قوس والی عورتیں باعصمت ہوتی ہیں اور گھر سنبھالنے کی پوری پوری صلاحیت رکھتی ہیں، گھریلو اخراجات کنجوسی کی حد تک کرتی ہیں، لہٰذا ان باتوں میں بالکل بےفکر رہیں۔

برج جدی : شمس ہر سال ۲۲ ردسمبر سے ۲۱ رجنوری تک برج جدی میں ہوتا ہے، جس کا ستارہ زحل ہے ان کا مبارد عدد ۷، دن ہفتہ اور رنگ سیاہ ہے جبکہ عدد ۲، رنگ سفید اور دن سوموار اچھا نہیں ہے۔

شوہر : برج جدی کے تحت پیدا ہونے والے شوہر کی بیوی کو اپنا مزاج سرد اور خود کو خوبصورت اور دلکش بنانا پڑے گا، ورنہ وہ عزت نہیں کرے گا، بحث کو ناپسند کرتے ہیں۔

بیوی : جدی کے تحت پیدا ہونے والی عورت ذمہ داریاں نبھانے والی ہوتی ہے، لہٰذا اس پر زیادہ سے زیادہ ذمہ داریاں ڈال دیجئے، بےفکر رہیں۔ فضول خرچی نہیں کرے گی، اس پر اعتماد کریں۔

برج دلو : ۲۲ جنوری سے ۱۹ فروری کا زمانہ برج دلو، ستارہ زحل کے تحت ہے، دیگر حالات زن و شوہر وغیرہ، برج جدی والے ملاحظہ کر لیں کہ برج دلو والے خواتین و حضرات دانشور اور مطالعہ کے وسیع کرنے والے ہوتے ہیں۔

برج حوت : ۲۰ رفروری سے ۲۰ رمارچ تک کا زمانہ برج حوت ستارہ مشتری کے تحت ہے۔ حوت والے زن و شوہر کے حالات تقریباً وہی ہیں جو برج قوس والوں کے ہیں۔

برج حوت والے افراد برج قوس کے کالم میں جو وضاحت کی گئی ہے اس کو پیش نظر رکھ کر اپنی خصوصیات کا اندازہ کر لیں۔

ایک ایسے خاندان کی ہولناک سچی داستان جو جنات کی انتقامی کارروائی کا شکار ہوگیا

خوفناک حویلی

اس داستان کا ایک ایک حرف پڑھئے، دوران مطالعہ آپ ڈریں گے بھی، روئیں گے بھی، خوف ودہشت سے لرزیں گے بھی، لیکن آپ کی دلچسپی داستان ختم ہونے تک برقرار رہے گی



قسط نمبر ۱۳

از قلم: رابعہ بانو شیریں

نانی اماں کا حال سب سے زیادہ خراب تھا۔ انہیں اس بڑھاپے میں ان مصائب کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا جن کے بارے میں کبھی انہوں نے سوچا بھی نہیں ہوگا۔ باجی شاہدہ اور باجی آمنہ کی موت نے گھر کی ساری خوشیاں ہی چھین لی تھیں۔ اب تو بس گھر کے باقی افراد کا حال یہ تھا کہ جیسے اپنی اپنی باری کا انتظار کر رہے ہوں کہ کب حادثے کا نوالہ بنیں۔ گھر کا ہر فرد پوری طرح مایوس ہو چکا تھا۔ خالو جان جو گھر کے بڑے تھے، ذمے دار تھے اور مضبوط دل رکھتے تھے وہ بھی اب بے حد اداس رہنے لگے تھے اور اکثر کہا کرتے تھے کہ ہماری مت ماری گئی تھی۔ ہم نے یہ نئی حویلی خرید کر زندگی کی سب سے بڑی بھول کی ہے۔

خالہ نجمہ اور نانی اماں کے اصرار پر ایک دن خالو جان اور ماماں زبیر اس شخص کے پاس پہنچے جس سے انہوں نے یہ حویلی خریدی تھی۔ ملاقات ہو جانے پر خالو جان نے اس سے شکایتاً کہا کہ تم نے اس حویلی کے بارے میں کچھ بھی نہیں بتایا اور یہ ممکن نہیں ہے کہ تمہیں کچھ خبر نہ ہو۔ اس شخص نے جواب دیا۔ حضور! یہ تو مجھے معلوم تھا کہ اس حویلی میں جنات کا قیام ہے کیوں کہ اس کی تعمیر کے وقت عجیب عجیب ڈرامے ہوئے ہیں اور نہ جانے کتنے مزدور جاں بحق ہوئے ہیں لیکن اب جو کچھ آپ بتا رہے ہیں وہ میرے لئے خود قابل حیرت ہے۔

خالو یٰسین اور ماماں زبیر کے دباؤ ڈالنے سے وہ اس بات پر تیار ہو گیا کہ میں نقصان کے ساتھ اس حویلی کو واپس لینے پر آمادہ ہوں، جب خالو یٰسین نے گھر والوں کو یہ خوش خبری سنائی تو گھر میں خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی اور سب کو ایسا محسوس ہوا جیسے اس "بھوت محل" سے نجات مل جائے گی۔

خالو یٰسین کی زبانی یہ خبر سن کر نانی اماں نے کہا تھا۔ بس یٰسین میاں خدا کا شکر ادا کرو پٹواری اس حویلی کو واپس لینے پر تیار ہو گیا ہے۔ بحمداللہ میاں ہم پر مہربان ہیں۔ بس اب دیر نہ کرنا جو ملے لے لو اور گھڑی کی چوتھائی میں یہاں سے نکل لو ورنہ سمجھ لو کہ کسی اور کی جان پر بن جائے گی۔

جی امی جان ـــــ خالو یٰسین بولے۔ میں نے بھی بس یہ تہیہ کر لیا ہے کہ یہاں سے جلد از جلد نکلنا ہے۔ میرا بھی ہر وقت دم گھٹتا ہے اور عجیب طرح کی وحشت ہوتی ہے۔

مجھے یاد ہے کہ جس وقت خالو جان پٹواری سے بات چیت کر کے لوٹے تھے دن کے ۱۱ بجے تھے۔ اسی دن دو بجے موسلا دھار بارش ہوئی اور لگاتار رات تک ہوتی رہی۔ بارش شروع ہونے سے پہلے بڑی کالی گھٹا آئی تھی۔ ہر طرف گھپ اندھیرا ہو گیا تھا اور ہوا بھی بہت تیز چل رہی تھی۔ پھر یہ ہوا کہ ہوا تو کم ہو گئی تھی البتہ بارش بہت تیز برستی رہی ـــــ یہاں تک کہ رات ہو گئی لیکن بارش کسی صورت رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

اس دن بظاہر کیونکہ سب کا موڈ اچھا تھا ـــــ حویلی خالی کر دینے کی خبر نے ایک مدت کے بعد سب کے دلوں کو مطمئن سا کر دیا تھا۔ اس لئے سب کی خواہش سے موسم کا لحاظ کرتے ہوئے کوان اور دال بھری روٹی کا پروگرام بن گیا اور شام تک بھی موسم کا مزا لیتے رہے۔ لیکن جب رات کو دس بجے کے بعد بارش پوری شدت کے ساتھ برسی اور دلوں میں ایک خوف سا پیدا ہو گیا اور پھر یہ ہوا کہ رات کو زبردست آندھی بھی چلنے لگی۔ عجیب ہو کا سا منظر تھا ـــــ دن بھر کی خوشی کے بعد گھر کے ہر فرد پر پھر وحشت طاری ہو گئی ـــــ ہم سب ہال کمرے میں بیٹھے رہے اس لئے کہ نیند تو کسی کو بھی نہیں آ رہی تھی۔ بچے بھی وحشت زدہ سے لگ رہے تھے۔ یوسف اور یونس جو مغرب بعد ہی سے سو جایا کرتے تھے وہ بھی بارہ بجے

تک نہیں سو سکتے تھے اور سراسیمہ سراسیمہ میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے — رات کو تقریباً ساڑھے بارہ بجے ایک عجیب وغریب بات پیش آئی۔ ہال کمرے کی پوری چھت زمین کی طرف آتی ہوئی محسوس ہوئی — یہ منظر دیکھ کر سب کی چیخیں نکل پڑیں۔ خالہ نجمہ تو بے ہوش ہوگئی تھیں۔ چھت دیوار پر ٹکی ہوتی ہے۔ کڑیوں کی چھت تھی اور کڑیاں دونوں سائڈ سے دیواروں پر رکھی ہوئی تھیں۔ اس لئے پوری چھت کا زمین کی طرف اس طرح آنا جیسے کوئی چیز اڑ کر نیچے اتر رہی ہو۔ خلاف عقل بات تھی۔ لیکن یہی خلاف عقل بات سب نے اپنی آنکھوں سے دیکھی — چھت زمین سے دو گز کے فاصلے پر آکر رک گئی۔ ہم سب کمرے سے نکل کر بھاگے تو اف اللہ کی پناہ۔ اس وقت ہم سب کے دلوں پر کیا گزری تھی۔ میں آپ کو کیسے بتاؤں؟ — میں یہ مضمون لکھ رہی ہوں۔ آپ پڑھ رہے ہیں لیکن آپ اس کرب اور خوف کو کیسے محسوس کر سکیں گے جس سے ہم دوچار تھے — نہ جانے کتنے لوگ تو یہ سمجھتے ہوں گے کہ یہ من گھڑت کہانی ہے — لیکن ایسے لوگوں کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اس دنیا میں قلم بند کر رہی ہوں اس وقت میری عمر کم تھی اور میں نے زندگی کی کوئی خوشی نہیں دیکھی تھی — ماں باپ تو بچپن میں حادثے کا شکار ہو ہی گئے تھے اور گذو جو میری زندگی تھی وہ بھی جنات کا لقمہ بن چکا تھا۔ جینے کو تو میں جی رہی تھی لیکن درحقیقت میں تو ایک لاش تھی اور یہ لاش کسی اور کے نہیں خود میرے کاندھوں پر رکھی ہوئی تھی اور میں اپنی لاش اٹھائے ادھر ادھر پھرتی تھی — دنیا والے زندگی کو بہت قریب سے دیکھتے ہیں۔ میں نے موت کو بہت قریب سے دیکھا تھا۔ آج کوئی مجھ سے پوچھے موت کیا ہوتی ہے — موت کتنی دردناک ہوتی ہے — میں بتاؤں گی کیونکہ موت ہمارے گھر کا ایک اٹوٹ حصہ رہی ہے — وہ قدم قدم پر ہم سے ہاتھ ملاتی رہی۔ ہم سے گلے ملتی رہی اور پوری شدت کے ساتھ ہم پر وار کرتی رہی اس لئے موت کا مفہوم کوئی مجھ سے پوچھے تو میں بتاؤں گی کہ موت کیا ہے اور اس کے معنی کیا ہیں — چلتی ہوں پھرتی ہوں — سوتی ہوں جاگتی ہوں — لیکن جسے کہتے ہیں زندگی وہ مجھے نصیب نہیں اور زندگی کی اب مجھے کوئی آرزو بھی نہیں۔ انسان دوسروں کے لئے جیتا ہے اور اپنے لئے زندہ رہتا ہے لیکن ہمارے تو دوسرے رہے ہی نہیں۔ ایک ایک کر کے سب جنات کے نذر ہوگئے — اور میں — دکھوں کا احساس کرنے کے لئے۔ روزانہ دن میں کئی بار مرنے کے لئے زندہ رہ گئی — میں خالہ نجمہ کی موت کا انتظار کر رہی ہوں — ان کی موت ہی میری زندگی کا پیغام بنے گی — کیوں کہ یہ میرا فیصلہ ہے کہ ان کے مرتے ہی اس زندگی کو آگے بڑھ کر خود اپنے ہاتھوں سے حاصل کرلوں گی جسے دنیا والے اسے موت کا نام دیتے ہیں جو خودکشی کے ذریعہ نصیب ہوتی ہے۔

میرے گھر کے افراد کتنے اچھے تھے، کتنے پیارے تھے، ہمارے گھر میں کتنی خوشیاں تھیں سب رخصت ہوگئیں اور بربادیاں ہمارے گھر کا مقدر بن کر رہ گئیں — میرے پیارے پیارے زبیر ماماں۔ کتنے بھولے تھے اور مجھ سے کس قدر محبت کرتے تھے — کس قدر میرے نخرے اٹھاتے تھے۔ سب لوگ بکھر گئے — اجڑ گئے اور طوفان اس وقت تھا جب ہماری دنیا ہی ختم ہوگئی — اس پہاڑ جیسی حویلی میں صرف دو وجود باقی ہیں۔ ایک میں اور ایک خالہ نجمہ۔

خالہ نجمہ کے ساتھ زندگی گزارنا کتنا صبر آزما ہے اس کا اندازہ دور بیٹھ کر کون کر سکتا ہے۔ ذرا تصور تو کیجئے کہ وہ عورت کہ جس کے چہرے کا آدھا حصہ داغ دار ہو، ایک آنکھ پھوٹ گئی ہو، سر پر بال نہ ہوں، جی ہاں خالہ کا سر بالکل چٹیل میدان کی طرح ہے، دانت بالکل سیاہ ہیں، آواز بالکل بند ہو چکی ہے، صرف اشاروں سے بات کرتی ہیں، ذرا سوچئے ایسی عورت کے ساتھ اس حویلی میں رہنا جہاں جنات نے کرتب بازیوں کا طومار باندھ رکھا ہو کیا ہر کس و ناکس کے بس کی بات ہے۔ میں کچھ سہی۔ عورت ذات ہوں، عورت کمزور دل ہوتی ہے۔ لیکن چوں کہ میں خود مرنا چاہتی ہوں اس لئے میں اس حویلی میں رہ کر اب خوف زدہ بھی نہیں ہوں۔ جو موت سے نہیں ڈرتا اسے دنیا کی کوئی چیز کیا ڈرائے گی؟ مجھے زبیر ماماں کا خیال آتا ہے تو کلیجہ منہ کو آنے لگتا ہے۔ انہوں نے مرتے وقت ایک بات ایسی کہی تھی — کہ جب بھی وہ مجھے یاد آجاتی ہے تو میں پہروں روتی ہوں — اور اکثر روتے روتے میری ہچکیاں بند جاتی ہیں۔ یہ بات انہوں نے اس وقت کہی تھی جب وہ دوسری بار مرے تھے — ہاں — میں پہلے بھی یہ بات بیان کر چکی ہوں کہ ماماں زبیر ایک بار نہیں دو بار مرے تھے اور یہ بات بھی اس حویلی کی ایک بدترین یادگار ہے کہ ایک انسان دو مرتبہ مرے۔

قلم کہاں سے کہاں پہنچ گیا، میں تو عرض یہ کر رہی تھی کہ اس طوفان والی رات میں ہال کمرے کی چھت کو جب ہم نے اپنے سروں پر آتا

دیکھا تو ہم سب بے تحاشہ کمرے کے دروازے کی طرف بھاگے ـــــ لیکن شاید اس سے پہلے ہی دروازے باہر سے کسی نے بند کردیئے تھے۔

دروازے تو ہم نے ہی آندھی اور طوفان کی وجہ سے بند کئے تھے لیکن باہر سے کنڈیاں کسی اور نے لگائی تھیں۔ اس وقت جو کچھ ہم اہل خانہ پر گزری تھی اسے بیان کرنا ناممکن ہے۔ اس کے بعد کافی دیر تک یہ ہوتا رہا کہ کمرے کی چھت کبھی نیچے آجاتی، کبھی اوپر چلی جاتی ـــــ تقریباً دو گھنٹے تک ہم اپنی آنکھوں سے یہ بھیانک منظر دیکھتے رہے۔ نانی اماں وضو کرکے مصلے پر بیٹھ گئی تھیں۔ خالہ نجمہ کافی دیر تک بے ہوش پڑی رہیں۔ بچے روتے رہے اور باقی لوگ جنات کی کارستانیوں پر ہیبت زدہ بھی تھے اور فکرمند بھی ـــــ تین بجے رات کو بارش تو کم ہوگئی اسی وقت ہمیں ایسا محسوس ہوا جیسے حویلی ہواؤں میں اڑ رہی ہے۔ کافی دیر تک ہم لوگ اس طرح ہچکولے کھاتے رہے جیسے ہم کسی ہنڈولے میں بیٹھے ہوں۔ ہر شخص حد سے زیادہ خوف زدہ تھا۔ چہرے ایسے لگ رہے تھے جیسے ہلدی مل دی گئی ہو، خاک چہرے پر اڑ رہی تھی۔

کمرے میں بالکل خاموشی تھی۔ ایسا سناٹا تھا جیسے قبرستان میں ہوتا ہے۔ کمرے میں رکھی ہوئی ہر چیز شکستہ قبروں کی طرح بے نور لگ رہی تھی۔ نانی اماں کی انگلیوں میں تسبیح پوری رفتار سے گھوم رہی تھی اور صاعقہ کی زبان پر یہ کلمہ تھا۔ جل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو۔ اسی وقت اچانک خود بخود کمرے کا صدر دروازہ کھلا اور وہاں ایک بلی نظر آئی ـــــ جیسے وہ انسانوں کے خون کی پیاسی ہو۔ وہ بلی ہی تھی یا ـــــ؟

اُف! میرے خدا! میں کس طرح بیان کروں، میں کس طرح بتاؤں کہ وہ چیز کیا تھی!



کل امر مرھون باوقاتھا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۰۱۳ء کے بہترین اوقات عملیات

حضور پر نور المرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ **کل امر مرھون باوقاتھا** یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودۂ پاک کے بعد کسی چون وچراں کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اسی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہٰذا بعد از بسیار تحقیق وتدقیق ۲۰۱۳ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کواکب کو استخراج کیا گیا ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہوسکیں۔

نظرات کے اثراتِ مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مدنظر رکھا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض وعداوت منافی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد وترقی وغیرہ سعد اعمال کئے جائیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تسدیس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ (ﮦ)

یہ نظر نحس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ وجدل، مقابلہ اور عداوت کی تاثیر ہر دو ستاروں کی منسوبات میں پائی جاتی ہے۔ دو افراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ نحس اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

تربیع (ع)

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ، اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام نحس اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہو چکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قران (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، نحس ستاروں کا نحس قران ہوتا ہے۔

سعد کواکب: قمر عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کواکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کر کے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہٰذا میں اہم کواکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، مکمل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جارہے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہوکر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۴ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو ۲۴ لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا اوپر والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی نحس ہوں گے۔

فہرست نظرات برائے عاملین ۲۰۱۳ء

اچھے برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں

مئی، جون، جولائی

تاریخ	سیارے	نظر	کیفیت	وقت نظر
۲۶مئی	عطارد زہرہ	قران	مکمل	۱۵-۱۸
۲۶مئی	عطارد مشتری	قران	ابتدا	۲۳-۲۲
۲۷مئی	عطارد مشتری	قران	مکمل	۳۶-۱۳
۲۸مئی	زہرہ مشتری	قران	ابتدا	۵۷-۰۰
۲۸مئی	عطارد مشتری	قران	خاتمہ	۴۵-۴
۲۹مئی	زہرہ مشتری	قران	مکمل	۵۹-۰۰
۳۰مئی	زہرہ مشتری	قران	خاتمہ	۲-۱
۳جون	عطارد زحل	تثلیث	ابتدا	۵۲-۱۴
۴جون	عطارد زحل	تثلیث	مکمل	۵۱-۶
۴جون	عطارد زحل	تثلیث	خاتمہ	۱۵-۲۳
۷جون	زہرہ زحل	تثلیث	ابتدا	۵۸-۱
۷جون	زہرہ زحل	تثلیث	مکمل	۵۳-۲۰
۸جون	زہرہ زحل	تثلیث	خاتمہ	۳۹-۱۵
۱۸جون	شمس مشتری	قران	ابتدا	۳۵-۱۲
۱۹جون	شمس مشتری	قران	مکمل	۴۱-۲۱
۲۰جون	عطارد زہرہ	قران	ابتدا	۵۴-۰۰
۲۱جون	شمس مشتری	قران	خاتمہ	۴۸-۶
۲۱جون	عطارد زہرہ	قران	مکمل	۲۷-۸
۲۲جون	عطارد زہرہ	قران	خاتمہ	۴۱-۱۲
۲۵جون	شمس زحل	تثلیث	ابتدا	۳-۱۴
۲۶جون	شمس زحل	تثلیث	مکمل	۴۲-۱۳
۲۷جون	شمس زحل	تثلیث	خاتمہ	۱۳-۱۵
یکم جولائی	زہرہ زحل	تربیع	ابتدا	۵۷-۲
یکم جولائی	زہرہ زحل	تربیع	مکمل	۲۳-۲۲
۳جولائی	زہرہ زحل	تربیع	خاتمہ	۱۱-۱۸
۹جولائی	شمس عطارد	قران	ابتدا	۳-۹
۹جولائی	شمس عطارد	قران	مکمل	۱۱-۰۰
۱۱جولائی	شمس عطارد	قران	خاتمہ	۲۱-۱۵
۱۳جولائی	مشتری زحل	تثلیث	ابتدا	۱۹-۵
۱۵جولائی	مشتری زحل	تثلیث	مکمل	۴-۳

جولائی، اگست

تاریخ	سیارے	نظر	کیفیت	وقت نظر
۱۹جولائی	مریخ زحل	تثلیث	ابتدا	۱۶-۱۴
۲۰جولائی	مریخ مشتری	قران	ابتدا	۵۸-۷
۲۱جولائی	مریخ زحل	تثلیث	مکمل	۴-۳
۲۲جولائی	مریخ مشتری	قران	مکمل	۵-۱۴
۲۲جولائی	مریخ زحل	تثلیث	خاتمہ	۴-۱۶
۲۴جولائی	مریخ مشتری	قران	خاتمہ	۱۴-۱۸
۲۶جولائی	زہرہ زحل	تسدیس	ابتدا	۳۶-۳
۲۶جولائی	زہرہ	تسدیس	مکمل	۶-۰۰
۲۷جولائی	شمس زحل	تربیع	ابتدا	۲۷-۴
۲۷جولائی	زہرہ مشتری	تسدیس	ابتدا	۳۹-۱۸
۲۷جولائی	زہرہ زحل	خاتمہ	خاتمہ	۲۸-۲۰
۲۸جولائی	شمس زحل	تربیع	مکمل	۲۵-۶
۲۸جولائی	زہرہ مشتری	تسدیس	مکمل	۱۲-۱۹
۲۹جولائی	شمس زحل	تربیع	خاتمہ	۳۶-۸
۲۹جولائی	زہرہ مشتری	تسدیس	خاتمہ	۳۳-۱۹
یکم اگست	زہرہ مریخ	تسدیس	ابتدا	۲۰-۵
۳اگست	زہرہ مریخ	تسدیس	مکمل	۵-۲
۴اگست	زہرہ مریخ	تسدیس	خاتمہ	۵۹-۲۲
۱۱اگست	عطارد زحل	تربیع	ابتدا	۱۳-۱۰
۱۱اگست	عطارد زحل	تربیع	مکمل	۴۳-۲۳
۱۲اگست	عطارد زحل	تربیع	خاتمہ	۴۵-۱۲
۲۳اگست	شمس عطارد	قران	ابتدا	۵۲-۲
۲۵اگست	شمس عطارد	قران	مکمل	۴۲-۲
۲۶اگست	شمس عطارد	قران	خاتمہ	۲۳-۲
۲۷اگست	عطارد زحل	تسدیس	ابتدا	۲۰-۴
۲۷اگست	زہرہ مشتری	تربیع	ابتدا	۱۴-۳
۲۷اگست	عطارد زحل	تسدیس	مکمل	۱۴-۱۵
۲۸اگست	زہرہ مشتری	تربیع	مکمل	۲۳-۳
۲۹اگست	زہرہ مشتری	تربیع	خاتمہ	۳۲-۳
۲۹اگست	شمس زحل	تسدیس	ابتدا	۴۸-۷
۳۰اگست	شمس زحل	تسدیس	مکمل	۴۸-۲۰
۳۰اگست	عطارد مشتری	تسدیس	ابتدا	۲۷-۱۸

اگست، ستمبر

تاریخ	سیارے	نظر	کیفیت	وقت نظر
۳۰اگست	عطارد مشتری	تسدیس	مکمل	۴۹-۸
۳۱اگست	عطارد مشتری	تسدیس	خاتمہ	۰۰-۱۴
۲ستمبر	شمس مشتری	تسدیس	ابتدا	۲۳-۱۳
۷ستمبر	شمس مشتری	تسدیس	مکمل	۱۹-۲۱
۷ستمبر	مریخ زحل	تربیع	ابتدا	۲۳-۲۰
۹ستمبر	شمس مشتری	تسدیس	خاتمہ	۵۴-۰۰
۹ستمبر	مریخ زحل	تربیع	مکمل	۳۹-۱۶
۱۱ستمبر	مریخ زحل	تربیع	خاتمہ	۶-۱۴
۱۶ستمبر	عطارد مریخ	تسدیس	ابتدا	۱۵-۱۰
۱۷ستمبر	عطارد مریخ	تسدیس	مکمل	۲۷-۱۴
۱۸ستمبر	زہرہ زحل	قران	ابتدا	۱۸-۳
۱۸ستمبر	عطارد مریخ	تسدیس	خاتمہ	۴۳-۱۵
۱۹ستمبر	عطارد مشتری	تربیع	ابتدا	۵۹-۱۴
۱۹ستمبر	زہرہ زحل	قران	مکمل	۲۳-۲
۲۰ستمبر	زہرہ زحل	قران	خاتمہ	۲۲-۱
۲۰ستمبر	عطارد مشتری	تربیع	مکمل	۵۰-۷
۲۱ستمبر	عطارد مشتری	تربیع	خاتمہ	۵۱-۱
۲۶ستمبر	زہرہ مشتری	تثلیث	ابتدا	۴۱-۲
۲۶ستمبر	زہرہ مریخ	تربیع	ابتدا	۱۳-۲۰
۲۷ستمبر	زہرہ مشتری	تثلیث	مکمل	۳۱-۲
۲۸ستمبر	زہرہ مشتری	تثلیث	خاتمہ	۴۰-۲
۲۸ستمبر	زہرہ مریخ	تربیع	مکمل	۲-۱۹
۳۰ستمبر	زہرہ مریخ	تربیع	خاتمہ	۴-۱۸

عامل حضرات

خدمت خلق کرتے وقت ان نظرات کا فائدہ اٹھائیں اور یہ یقین رکھیں کہ صحیح وقت پر کام کرنے سے اللہ تعالیٰ کی رحمت خاص طور پر متوجہ ہوتی ہے۔

شرف قمر

۸رمئی شام ۷ بجکر ۳۵ منٹ سے ۸ مئی رات ۹ بجکر ایک منٹ تک۔

۵ جون رات ۱۲ بجکر ۲۱ منٹ سے ۵ جون رات ایک بجکر ۱۸ منٹ تک۔

۲ جولائی صبح ۷ بجکر ۹ منٹ سے ۲ جولائی صبح ۹ بجکر ۵ منٹ تک۔

۲۹ جولائی دوپہر ۲ بجکر ۵ منٹ سے ۲۹ جولائی دوپہر ۳ بجکر ۵۹ منٹ تک۔

۲۵راگست رات ۱۰ بجے سے ۲۵اگست رات ۱۲ بجکر ۲۲ منٹ تک۔

۲۲ ستمبر صبح ۷ بجکر ۴ منٹ سے ۲۲ ستمبر صبح ۹ بجکر ۷ ۳منٹ تک چاند کو شرف حاصل ہوگا۔

ان اوقات میں مثبت کاموں کو اہمیت دیں، انشاء اللہ تعالی نتائج جلد برآمد ہوں گے۔

ہبوط قمر

۲۳ مئی صبح ۵ بجکر ۷ ۴منٹ سے ۲۳ مئی صبح ۷ بجکر ۲۶ منٹ تک۔

۱۹ جون دوپہر ۳ بجکر ۳۶ منٹ سے ۱۹ جون شام ۵ بجکر ۱۸ منٹ تک۔

۱۶ جولائی رات ۱۱ بجکر ۲۹ منٹ سے ۱۷ جولائی رات ۲ بجکر ۱۳ منٹ تک۔

۱۳راگست صبح ۵ بجکر ۲۶ منٹ سے ۱۳راگست صبح ۷ بجکر ۱۲ منٹ تک۔

۹ ستمبر دن ۱۱ بجکر ۲۱ منٹ سے ۱۹ ستمبر دوپہر ۱۲ بجکر ۷ ۳منٹ تک قمر ہبوط میں رہے گا، عامل اگر ان اوقات میں منفی کام انجام دیں تو نتائج باذن اللہ جلد برآمد ہوں گے۔

تحویل آفتاب کا وقت

۲۱ مئی رات ۲ بجکر ۱۱ منٹ پر آفتاب برج جوزا میں داخل ہوگا۔

۲۱ جون دن ۱۰ بجکر ۳۵ منٹ پر آفتاب برج سرطان میں داخل ہوگا۔

۲۲ جولائی رات ۸ بجکر ۲۷ منٹ پر آفتاب برج اسد میں داخل ہوگا۔

۲۳ اگست صبح ۴ بجکر ۳۳ منٹ پر آفتاب برج سنبلہ میں داخل ہوگا۔

۲۳ ستمبر رات ۲ بجکر کر ۱۵ منٹ پر آفتاب برج میزان میں داخل ہوگا۔

دعاؤں کے قبولیت کے موثر ترین اوقات، ان اوقات میں اپنی ضروریات اور خواہشات اپنے رب کے حضور پیش کریں۔

اوج شمس

۱۱ جولائی صبح ۹ بجکر ۹ منٹ سے ۱۲ جولائی صبح ۱۰ بجکر ۱۷ منٹ تک۔

شرط عطارد

۱۳۱گست دن ۱۰ بجکر ۵۲ منٹ سے ۱۳۱گست رات ۱۱ بجکر ۴۹ منٹ تک۔

ہبوط مریخ

۲۳راگست دن ۴ بجکر ۱۰ منٹ سے ۲۵اگست صبح ۵ بجکر ۲۶ منٹ تک۔

منزل شرطین

۶ مئی ــــــ صبح ۶ بج کر ۳۳ منٹ
۲ جون ــــــ دن ۱۲ بجکر ۳ منٹ
۲۷ جولائی ــــــ رات ۲ بجکر ۵۲ منٹ
۲۳راگست ــــــ دن ۱۲ بجکر ۴۲ منٹ
۲۰ ستمبر ــــــ رات ۵ بجکر ۲۷ منٹ

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

قسط نمبر: ۱۲۸

داؤد علیہ السلام نے پھر انہیں مخاطب کر کے کہا۔ ''تم چاروں کو یروشلم میں روکنے کی وجہ یہ ہے کہ تم خود بھی جانتے ہو کہ تم چاروں میرے بھروسے کے آدمی ہو، تم چاروں یروشلم میں ہی رہو، میرے جانے کے بعد ابی سلوم اپنے لشکر کے ساتھ شہر میں داخل ہوگا، سو تم ایسا کرنا کہ ابی سلوم اور اس کے لشکریوں سے متعلق ساری خبریں مجھے پہنچاتے رہنا اور سنو تابوت سکینہ کو بھی اپنے ساتھ یروشلم لے جاؤ، میں اپنا معاملہ اپنے خداوند پر چھوڑتا ہوں، میں جانتا ہوں کہ میں حق پر ہوں، سو اگر میرے خداوند کو منظور ہوا تو وہ ایک نہ ایک روز ضرور مجھے یروشلم واپس لائے گا، لہٰذا تم چاروں یہاں رہ کر میرے ساتھ کام کرو، اسی طرح تم چاروں میرے لئے سودمند ثابت ہو سکتے ہو۔''

وہ دونوں کاہن اور ان کے دونوں بیٹے داؤد علیہ السلام کی باتوں کو سمجھ گئے، لہٰذا وہ تابوت سکینہ کو لے کر یروشلم شہر کی طرف لوٹ گئے۔

داؤد علیہ السلام آگے بڑھے اور جبل زیتون پر چڑھ گئے، وہاں انہوں نے اپنے رب کے حضور سجدہ کیا اور جب وہ سجدے سے فارغ ہوئے تو وہاں ان کا سردار حوصی پہنچ گیا، جو پچھلے چند دن ہوئے یروشلم سے باہر گیا ہوا تھا۔ داؤد علیہ السلام کی حالت دیکھ کر اسے سخت دکھ ہوا اور کہنے لگا۔ ''جونہی میں یروشلم میں داخل ہوا مجھے ان تکلیف دہ حالات کی خبر ہوئی جن کے تحت آپ نے یروشلم کو چھوڑا ہے، لہٰذا اگر آپ اب یروشلم کو چھوڑ کر جا ہی رہے ہیں تو میں بھی آپ کے ساتھ جاؤں گا اور آپ کے ساتھ رہ کر آپ کی خدمت کروں گا۔''

داؤد علیہ السلام نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور بڑی شفقت سے سمجھاتے ہوئے کہا۔ ''حوصی! تم ایک عاقل و دانا اور دلیر و شجاع انسان ہو، تمہاری طرح صدوق اور ابیاتر دونوں کاہن بھی اپنے بیٹوں کے ساتھ تابوت سکینہ لے کر میرے ساتھ ہو لئے تھے، پر اے حوصی دیکھ، ان چاروں کو میں نے ایک مقصد کے تحت واپس یروشلم بھیج دیا ہے، سو تو بھی واپس یروشلم چلا جا، چند دن تک ابی سلوم یروشلم میں داخل ہوگا تو اس کے ساتھ رہ کر کام کر، اس کی ساری خبریں دونوں کاہنوں کے بیٹوں کے ذریعہ مجھ تک بھجواتے رہنا اور دیکھ جب ابی سلوم یروشلم میں داخل ہو تو تو ابی سلوم کے سامنے عاجز ہونا اور اسے کہنا کہ میں داؤد علیہ السلام کے ساتھ نہیں گیا، بلہ جس طرح میں داؤد کی خدمت کرتا رہا ہوں ایسی ہی تیری بھی کروں گا اور دیکھ سب لوگ جانتے ہیں کہ تو ایک مخلص اور بہترین مشورہ دینے والا انسان ہے، لہٰذا ابی سلوم ضرور تیری قدر کرے گا اور ایک مشیر کی حیثیت سے ضرور وہ تمہیں اپنے ساتھ رکھے گا اور دیکھ یروشلم کا سردار اخیتفل بھی ابی سلوم کے ساتھ مل گیا ہے اور میں تم سے یہ بھی کہوں کہ اخیتفل میرے بارے میں ضرور ابی سلوم کو غلط مشورے دے گا، سو تو ابی سلوم کے ساتھ رہ کر اس کے غلط مشوروں کا توڑ کرتے رہنا، اخیتفل ایک شریر انسان ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ میرے بیٹے ابی سلوم کو بغاوت و سرکشی پر اکسانے والا یہی انسان ہے۔''

حوصی نے پوچھا۔ ''اے آقا! آپ نے مجھے واپس یروشلم جانے پر مجبور کر دیا ہے، میں یروشلم کی طرف لوٹ تو جاؤں گا، پر جانے سے پہلے میں آپ سے یہ جاننا چاہوں گا کہ آپ کے اہل خانہ میں سے کون کون آپ کے ساتھ ہے؟''

داؤد علیہ السلام نے فرمایا۔ ''میرے بیٹے اور میری بیٹیاں میرے ساتھ ہیں، تاہم میں اپنی بیویوں کو یروشلم میں چھوڑ آیا ہوں، مجھے اپنے رب سے امید ہے کہ وہ بہت جلد مجھے واپس یروشلم لے کر آئے گا، لہٰذا میں نے پسند نہیں کیا کہ میری بیویاں اس کوہ صحرا نوردی میں میرے ساتھ رہ کر تکلیفیں برداشت کریں، اچھا حوصی اب تم جاؤ۔''

حوصی آگے بڑھا۔ داؤد علیہ السلام کے ساتھ ایک پرجوش مصافحہ کیا اور پھر وہ جبل زیتون کی اس چوٹی سے یروشلم کی طرف روانہ ہو گیا۔

داؤد علیہ السلام اپنے ساتھیوں کے ساتھ جب جب زیتون کی

اس چوٹی کو عبور کر کے آگے بڑھے تو دائیں جانب سے ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت سب سے آگے آگے داؤد علیہ السلام اور ان کے ساتھ یوناف تھا۔ وہ دائیں طرف سے آنے والا شخص اپنے آگے آگے چند خچروں کو ہانکتا آرہا تھا اور قریب آکر اس نے بلند آواز میں کہا۔

"مجھے اللہ کے نبی داؤدؑ سے ملنا ہے۔"

یوناف آگے بڑھا اور اس جوان کو مخاطب کر کے پوچھا۔ "تو کون ہے اور کس وجہ سے داؤدؑ سے ملنا چاہتا ہے؟"

اس جوان نے یوناف کو مخاطب کر کے پوچھا۔ "پہلے یہ بتاؤ تم کون ہو؟

یوناف نے کہا میں تو داؤد علیہ السلام کے خادموں میں سے ایک ہوں، اب تو کہہ کون ہے تو؟"

اتنی دیر تک داؤدؑ بھی قریب آگئے، پھر اس آنے والے جوان نے کہا۔ "میرا نام ضیبا ہے اور ساؤل بادشاہ کے پوتے اور یونتن کے بیٹے مفیبوست کا خادم ہوں، یہ جو خچریں میں اپنے ساتھ لایا ہوں، ان پر روٹیاں، کشمش، تابستانی میوے اور شربت کے مشکیزے لدے ہوئے ہیں، یہ داؤد علیہ السلام کی خدمت میں پیش کی جاتی ہیں، کیوں کہ یونتن کے بیٹے مفیبوست کو خبر ہوگئی تھی کہ داؤد علیہ السلام کے بیٹے ابی سلوم نے بغاوت کر دی ہے اور داؤد علیہ السلام یروشلم سے نکل کھڑے ہوئے ہیں۔"

داؤد علیہ السلام آگے بڑھے اور کہا۔ "کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟"

ضیبا نے کہا۔ "میں آپ کو خوب پہچانتا ہوں، آپ ہی داؤدؑ ہیں اور میں دو ایک بار اپنے آقا کی طرف سے پہلے بھی آپ کی خدمت میں پیش ہو چکا ہوں۔"

داؤد علیہ السلام نے فرمایا۔ "اے ضیبا! میں ان خچروں اور سامان کو تو قبول کرتا ہوں، پر تم یہ تو کہو کہ تمہارا آقا مفیبوست اس وقت کہاں ہے؟"

ضیبا بولا۔ اے آقا! آپ خوب جانتے ہیں کہ میرا آقا مفیبوست لنگڑا اور اپاہج ہے اور اگر وہ ایسا نہ ہوتا تو قہر خداوندی کی وہ ضرور آپ کے ساتھ یروشلم سے نکل کھڑا ہوتا کیوں کہ وہ جانتا ہے، اس کا باپ یونتن آپ سے کس قدر محبت کیا کرتا تھا۔"

داؤد علیہ السلام نے ضیبا کو مخاطب کر کے کہا۔ "تم اپنے آقا مفیبوست کے پاس لوٹ جاؤ اور یہ کھانے پینے کی اشیاء جو اس نے بھجوائی ہیں ان کے لئے میری طرف سے اس کا شکریہ ادا کرنا، اس کے باپ یونتن کو جس قدر مجھ سے محبت تھی، اس مفیبوست نے اس کا حق ادا کر دیا ہے۔"

داؤدؑ کے کہنے پر ضیبا وہاں سے چلا گیا، جب کہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ داؤد علیہ السلام آگے بڑھے اور ایک ایسی جگہ آرکے جہاں کوہستانی سلسلہ ختم ہو کر دشت کی ابتدا ہوتی تھی، بس اسی دشت کے گھاٹ پر داؤد علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ پڑاؤ کر لیا۔

☆☆☆☆☆

داؤد علیہ السلام نے جب یروشلم کو خالی کر دیا تو اس سے چند ہی دن بعد ان کا باغی اور سرکش بیٹا ابی سلوم بنی اسرائیل کے ہزار لشکر کے ساتھ یروشلم میں داخل ہوا اور یروشلم کے بڑے بڑے سردار اپنی اپنی وفاداری کا اظہار کرنے ابی سلوم کے پاس حاضر ہونے لگے، ان ہی سرداروں کے ساتھ داؤد علیہ السلام کا مخلص وغمگسار ساتھی حوسی بھی حاضر ہوا۔ جسے داؤدؑ نے یروشلم کے اندر رہ کر حالات پر نگاہ رکھنے اور کام کی خبریں کاہن صدوق اور ابیاتر کے بیٹوں کے ہاتھ بھجوانے کی تاکید وتلقین کی تھی۔ حوسی جب ابی سلوم کے سامنے آیا تو ابی سلوم نے چند ثانیوں تک تو غور اور تعجب سے اس کی طرف دیکھا، پھر اپنی حیرت پر قابو پاتے ہوئے ابی سلوم نے پوچھا۔ "اے حوسی! تو تو میرے باپ کے سب سے زیادہ مخلص اور جاں نثار سرداروں میں سے ایک تھا، پھر کیوں تو میرے باپ کے ساتھ یروشلم چھوڑ کر نکل نہ گیا؟ میں تجھے یہاں اپنے سامنے پاکر حیران اور متعجب ہو رہا ہوں۔ اے حوسی چونکہ بنی اسرائیل کے اندر تمہاری دانشمندی اور فہم وفراست بے مثل ہے، لہٰذا میں جرون شہر سے یروشلم کی طرف سے آتے ہوئے یہ سوچ رہا تھا کہ اگر میرے باپ کے ساتھ حوسی بھی شہر چھوڑ کر نکل گیا تو کسی نہ کسی موقع پر ضرور میرے باپ کو کوئی ایسا مشورہ کوئی ایسی صلاح دے گا جو میرے حق میں نقصان دہ اور خطرناک ہوگا۔ اے حوسی! میں تمہیں یہاں یروشلم میں اپنے سامنے دیکھ کر بے حد خوش ہوا ہوں، پر یہ تو بتاؤ تم میرے باپ کے ساتھ شہر سے نکل کیوں نہ گئے؟"

حوسی نے تھوڑی دیر تک معنی خیز انداز میں ابی سلوم کی طرف دیکھا، پھر بڑے پرسکون اور مطمئن انداز میں بولا۔ "اے ابی سلوم! یہ چہرے تو آنے جانے ہوتے ہیں، لیکن اصل شئے تو بنی اسرائیل کی بادشاہت ہے، جو بھی بادشاہ بنے گا میں تو اسی کا خادم اور خدمت گار رہوں گا۔ اس لئے میں تو بنی اسرائیل کے تاج وتخت کا مخلص ووفادار ہوں گا، پہلے آپ کے باپ داؤدؑ اس تاج وتخت کے وارث تھے تو میں ان

کا وفادار تھا۔ اے ابی سلوم! اب تم بادشاہ ہوگئے ہو تو میں تمہارا وفادار بن کر رہوں گا اور تمہاری ایسی خدمت کروں گا جیسی تمہارے باپ کی کیا کرتا تھا اور اے ابی سلوم! اگر تم میری ضرورت محسوس نہ کرو تو پھر میں اپنے گھر میں گوشہ گیری کی زندگی بسر کروں گا اور میں سمجھوں گا کہ بنی اسرائیل کے تخت کو میری خدمات کی ضرورت نہیں ہے۔"

حوصی کی اس گفتگو پر ابی سلوم کچھ فکرمند اور ملول سا ہوگیا، پھر اس نے اپنے آپ کو سنبھالا اور حوصی کے شانے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"اے حوصی! میں کیوں تمہاری ضرورت محسوس نہ کروں گا، میں سمجھتا ہوں کہ قدم قدم پر مجھے تمہارے مشورے اور مشاورت کی ضرورت درپیش ہوگی، لہٰذا بنی اسرائیل کی سلطنت میں میرے باپ داؤد علیہ السلام کے وقت جو قدر و منزلت تمہیں حاصل تھی وہی عزت و تمکنت تمہیں اب بھی حاصل ہوگی اور تمہاری حیثیت میرے ایک مشیر اعلیٰ کی سی ہوگی، آج ہی یروشلم کے اندر منادی یہ منادی کریں گے کہ حوصی کی حیثیت سلطنت میں وہی ہے جو پہلے ہوا کرتی تھی اور ہاں حوصی اب تم اپنا بیشتر وقت میرے ساتھ گزارا کروگے، تاکہ تمہاری صحبت سے میں مستفید اور لطف اندوز ہوسکوں۔"

حوصی ابی سلوم کی بات کا جواب دینے ہی والا تھا کہ ابی سلوم کا ہر دلعزیز سردار اخیتفل وہاں آگیا اور ابی سلوم کو اس نے مخاطب کرکے کہا۔

"اے یروشلم کے عظیم بادشاہ! اب جب کہ ہم یروشلم میں داخل ہوگئے، یروشلم کے لوگوں نے نہ صرف یہ کہ ہمیں قبول کرلیا ہے تو میں اس موقع پر آپ سے ایک ایسی بات کروں گا جس میں آپ کی سلطنت کی مضبوطی واستحکام اور آنے والے دور خطرات کو ٹالنا ہے۔"

ابی سلوم نے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ "کہو کیا کہنا چاہتے ہو؟"

اخیتفل بولا۔ "اے ابی سلوم! مجھے عمدہ قسم کے بارہ ہزار جنگ جو دو تاکہ ان کے ساتھ میں داؤد علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کا تعاقب کروں، ابھی وہ زیادہ دور نہ گئے ہوں گے اور میں تعاقب کرکے انہیں جالوں گا اور ان کا خاتمہ کردوں گا تاکہ آنے والے دور میں تم امن اور سلامتی کے ساتھ بنی اسرائیل پر حکومت کرسکو۔"

اپنے سردار کی اس گفتگو پر ابی سلوم کچھ دیر خاموش رہا، پھر اس نے حوصی کو مخاطب کرکے پوچھا۔ "اے حوصی! جو کچھ اخیتفل نے کہا ہے، اس بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟"

حوصی نے کچھ سوچا پھر کہنے لگا۔ "اے ابی سلوم! میں اخیتفل کے اس مشورے سے اتفاق نہیں کرتا، اس موقع پر اگر ہم نے داؤد اور ان کے ساتھیوں کا تعاقب کیا تو ہمارے لئے سخت نقصان دہ ہوگا۔ اس لئے کہ جو لوگ اس وقت ہمارے اردگرد جمع ہیں ان کا تعلق بنی اسرائیل کے سب قبائل سے نہیں ہے، ابھی اسرائیل کے کچھ قبائل ایسے ہیں کہ جن سے ہمارا کوئی واسطہ نہیں ہے اور اگر اس موقع پر ہم نے داؤد علیہ السلام پر حملہ کرکے ان کا خاتمہ کردیا تو بنی اسرائیل کے وہ قبائل جو اس وقت ہمارے لشکر میں شامل نہیں ہیں وہ ضرور یہ بات کہیں گے کہ خونریزی کی ابتدا ابی سلوم کی طرف سے ہوئی، لہٰذا داؤد کے بعد اپنے ذاتی مفاد کی خاطر داؤد علیہ السلام کے قتل کو بہانہ بنا کر یہ قبائل ہمارے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے اور کئی دوسرے قبائل کو بھی اپنے ساتھ ملا کر یہ ہم پر حملہ آور ہوں گے کہ ہم ان کا مقابلہ نہ کرسکیں گے۔

اس طرح نہ صرف یہ کہ سلطنت ہمارے ہاتھ سے جاتی رہے گی بلکہ ہم سب کی جانیں تک خطرے میں پڑجائیں گی، لہٰذا میں یہ مشورہ دوں گا کہ پہلے بنی اسرائیل کے سارے قبائل کے جوانوں کو اپنے لشکر میں نمائندگی دی جائے، یہ کام صرف چند دن میں ہوسکتا ہے، اس کے بعد داؤد علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کا تعاقب کرکے ان کا خاتمہ کردیا جائے، ایسی صورت میں کوئی ہم پر اعتراض کرنے والا نہ ہوگا، کیوں کہ ہمارے لشکر میں بنی اسرائیل کے سبھی قبائل کے لوگ شامل ہوں گے اور جب سبھی داؤد علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کے قتل میں شامل ہوں گے تو پھر اعتراض کون کرے گا؟ اے ابی سلوم! تمہاری بہتری اور بھلائی کے لئے جو بات میرے ذہن میں آئی وہ میں نے کہہ دی اب اس پر عمل کرنا یا نہ کرنا تمہارے اپنے اختیار میں ہے۔"

ابی سلوم نے تحسین آمیز نگاہوں سے حوصی کی طرف دیکھا، پھر اپنا فیصلہ دیتے ہوئے کہنے لگا۔ اے سردار حوصی! تمہارا مشورہ اخیتفل کے مشورے سے بہتر اور سودمند ہے، لہٰذا تمہارے ہی فیصلے پر عمل کیا جائے گا، اب تم دونوں جاؤ اور میں اس فیصلے پر عمل کرنے کی ابتدا کرتا ہوں۔"

☆☆☆☆☆

ابی سلوم کے پاس سے ہٹ کر حوصی سیدھا ہیکل میں کاہن صدوق اور ابیاتر کے پاس آیا۔ حوصی کو دیکھ کر وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے اور پرجوش انداز میں اس سے مصافحہ کیا۔ حوصی نے ان دونوں کاہنوں کو

مخاطب کر کے رازدارانہ انداز میں کہا۔ "اے میرے عزیز! کیا تم دونوں اپنے بیٹوں کو نہ بلاؤ گے کہ ان کے ذریعہ میں داؤد علیہ السلام کو ایک اہم خبر بھیجنا چاہتا ہوں۔"

حوصی کی یہ گفتگو سن کر کاہن صدوق خاموشی سے اٹھا اور ایک طرف چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ لوٹا، اس کے ساتھ اس کا اپنا بیٹا اخیمعص اور دوسرے کاہن ابیاتر کا بیٹا یونتن تھے، قریب آکر کاہن صدوق نے سردار حوصی کو مخاطب کر کے کہا۔ "یہ میرا بیٹا اخیمعص اور ابیاتر کا بیٹا یونتن ہیں۔"

حوصی نے انہیں اپنے سامنے بیٹھ جانے کو کہا اور جب وہ بیٹھ گئے تب حوصی نے ان چاروں کو مخاطب کر کے پوچھا۔ "کیا داؤد علیہ السلام نے اس وقت تم سے کچھ کہا تھا، جب یروشلم سے تابوت سکینہ لے کر تم ان کے ساتھ ہو لئے تھے اور انہوں نے تم لوگوں کو یروشلم میں رہنے کی ہدایت کی تھی؟"

اس بار کاہن ابیاتر نے کہا۔ "داؤد علیہ السلام نے ہمیں کہا تھا کہ تم لوگ یروشلم میں رہو اور ابی سلوم سے متعلق خبریں مجھ تک پہنچاتے رہو۔"

کاہن ابیاتر کا جواب سن کر حوصی خوش ہوا اور پھر بولا۔ "اے کاہنو، تم نے کیا خوب بات کہی ہے، سنو! میں ایک ایسی خبر لے کر آیا ہوں جو داؤدؑ تک فوراً پہنچنی چاہئے، کیوں کہ یہ خبر ان کے لئے بڑی اہمیت کی حامل ہے، اے کاہنو! بات یوں ہے کہ ابی سلوم بنی اسرائیل کے سب قبائل پر مشتمل ایک لشکر تیار کر رہا ہے اور اس لشکر کے ساتھ وہ داؤدؑ کا تعاقب کر کے ان پر حملہ آور ہوگا اور مجھے امید ہے کہ یہ لشکر ابی سلوم چند دن تک تیار کرنے میں کامیاب ہو جائے گا، لہٰذا تم لوگ داؤدؑ تک یہ خبر پہنچاؤ کہ وہ دشت کے گھاٹ سے بھی آگے کسی محفوظ جگہ کی طرف نکل جائیں، کیوں کہ ابی سلوم عنقریب ان پر حملہ آور ہوگا اور ان پر قابو پانے کی کوشش کرے گا۔"

حوصی جب خاموش ہوا تب کاہن صدوق نے اسے مخاطب کر کے کہا۔ "اے سردار حوصی! تم مطمئن رہو، یہ اہم خبر داؤدؑ تک پہنچانے کے لئے اخیمعص اور یونتن آج ہی یہاں سے روانہ ہو جائیں گے۔"

حوصی وہاں سے مطمئن ہو کر چلا گیا، جب کہ اخیمعص اور یونتن نے بھی اسی وقت داؤد علیہ السلام کی طرف روانہ ہو گئے۔

ابی سلوم کا سردار اختیفل کاہن صدوق اور ابیاتر کو داؤد علیہ السلام کے سلسلے میں شک کی نگاہ سے دیکھتا رہا، لہٰذا اس کے کچھ لڑکے مقرر کر رکھے تھے جو دونوں کاہنوں اور ان کے بیٹوں پر نگاہ رکھنے پر مقرر تھے، ان لڑکوں میں سے ایک نے اخیمعص اور یونتن کو یروشلم سے روانہ ہوتے دیکھ لیا اور اس کی خبر جا کر اس نے اختیفل سے کر دی، اختیفل فوراً حرکت میں آیا، اپنے چند مسلح جوان اس نے اخیمعص اور یونتن کے پیچھے لگا دیئے اور انہیں حکم دیا کہ کاہنوں کے ان دونوں بیٹوں کو پکڑ کر اس کے سامنے پیش کریں، دوسری طرف اخیمعص اور یونتن کو بھی خبر ہو گئی کہ سردار اختیفل نے اپنے مسلح آدمی ان دونوں کے پیچھے لگا دیئے ہیں، لہٰذا ان دونوں نے اپنی رفتار پہلے کی نسبت تیز کر دی، پر اس کے باوجود ایک بستی کے قریب تعاقب کرنے والے مسلح جوان ان دونوں کے قریب پہنچ گئے۔

ان دونوں نے جب دیکھا کہ تعاقب کرنے والے ان کے سروں پر پہنچ گئے ہیں تو اپنا سفر جاری رکھنے کے بجائے اپنے آپ کو ان تعاقب کرنے والوں سے بچانے کی خاطر وہ اس بستی میں داخل ہو گئے اور بھاگتے ہوئے وہ بستی کے وسطی حصے کے ایک گھر میں داخل ہوئے، انہوں نے دیکھا صحن کے اندر ایک عورت بیٹھی اناج دھو رہی تھی، دونوں بھاگ کر اس عورت کی طرف آئے، انہیں اس طرح آتے دیکھ کر وہ عورت بھی بدحواس ہو کر کھڑی ہو گئی، دونوں اس کے قریب آئے اور پھر منت کرنے کے انداز میں یونتن نے اس عورت کو مخاطب کر کے کہا۔

"اے خاتون ہم دونوں داؤد علیہ السلام کے آدمی ہیں اور انہیں ایک اہم خبر دینے کے لئے ان کی طرف جا رہے تھے کہ ظالم ابی سلوم کے ایک خونخوار سردار نے اپنے مسلح ساتھی ہمارے پیچھے لگا دیئے ہیں، جو ہمیں گرفتار اور پھر قتل کے درپے ہیں۔

اے خاتون! کیا خداوند اور اس کے نبی داؤد علیہ السلام کے تعلق اور واسطے سے تو ہمیں اپنے گھر میں پناہ دے سکتی ہے تا کہ ہم ابی سلوم اور اس کے سرداروں کے مظالم سے محفوظ رہ کر ایک اہم خبر داؤدؑ تک پہنچا سکیں؟"

اس عورت نے بڑی نرمی سے کہا۔ "اگر تم لوگ داؤد علیہ السلام کے آدمی ہو تو پھر میں تم لوگوں کو اپنے گھر میں ضرور پناہ دوں گی، دیکھو! میرا شوہر اس وقت گھر سے باہر ہے اور مجھے کسی کو تمہارے سلسلے میں اعتماد میں لینے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔" وہ عورت ذرا رکی پھر اپنے گھر کے پچھواڑے میں ایک دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس نے کہا۔ "پہلے تم ایسا کرو کہ یہاں سے بھاگتے ہوئے اس پچھواڑے کے

دروازے سے باہر نکلو، تھوڑی دور تک گلی میں بھاگو پھر پاؤں سے جوتے اُتار کر اور انگلیوں کے بل بھاگتے ہوئے واپس آؤ تا کہ اگر تعاقب کرنے والے تمہارا پیچھا کرتے ہوئے مجھ تک پہنچ گئے تو میں انہیں بتادوں گی کہ دو جوان میرے گھر میں ضرور آئے تھے، پر وہ بھاگتے ہوئے سامنے والے دروازے سے داخل ہوئے اور اسی طرح بھاگتے ہوئے پچھواڑے کے دروازے سے باہر نکل گئے۔“

اخیمعص اور یونتن دونوں اس عورت کے خلوص اور اس کی تجویز کو جان اور سمجھ گئے تھے، لہٰذا وہ دونوں مزید وقت ضائع کرنے کی بجائے پچھواڑے کے دروازے میں سے باہر بھاگے، گلی میں تھوڑی دور تک آگے جانے کے بعد دونوں نے جوتے اتار لئے اور دوبارہ اس عورت کے گھر کی طرف پنجوں کے بل بھاگ کھڑے ہوئے، اتنی دیر تک وہ عورت بھی حرکت میں آئی۔ بھاگ کر وہ اپنے گھر کے اندر گئی اور ایک لمبی رسی نکال لائی، پھر وہ اپنے صحن کے وسط میں آئی، وہاں ایک چھوٹا سا کنواں تھا جہاں سے اس عورت کے گھر والے پانی بھرتے تھے، اس عورت نے اس کا ایک سرا اس کنوئیں میں ڈال دیا اور دوسرا سرا خود پکڑ کر کھڑی ہوگئی، جب وہ دونوں اپنے جوتے اپنے ہاتھوں میں پکڑے پنجوں کے بل بھاگتے ہوئے پھر اس عورت کے پاس آئے تو اس عورت نے ان سے مخاطب ہوکر کہا۔ ”جس رسے کو میں نے پکڑ رکھا ہے اس کی مدد سے فوراً کنوئیں میں اُتر جاؤ، تمہاری زندگیاں بچانے کا میرے پاس یہی طریقہ ہے، جلدی کرو، وقت ضائع نہ کرو، اگر تعاقب کرنے والے پوچھتے ہوئے یہاں آگئے تو تمہارے ساتھ وہ مجھے بھی موت کے گھاٹ اُتار کر رکھ دیں گے، جلدی کرو، اس رسے کی مدد سے کنوئیں میں اتر جاؤ اور ہاں میں تمہاری تسلی کے لئے یہ بھی کہہ دوں کہ اس کنوئیں میں پانی کچھ زیادہ نہیں، مشکل سے تمہاری کمر کمر ہوگا، تم دونوں کنوئیں کے پانی میں بیٹھ جانا اور سانس لینے کے لئے صرف اپنی اپنی ناک اور منہ باہر رکھ لینا اور جب تعاقب کرنے والوں کا خطرہ ٹل جائے گا تو تمہیں باہر نکالنے کے لئے میں پھر رسہ کنوئیں میں ڈال دوں گی۔“

یونتن نے خدشہ ظاہر کرتے ہوئے کہا۔ ”اگر تعاقب کرنے والے اس کنوئیں کے پاس آئے اور انہوں نے اندر جھانکا تو وہ ضرور ہمیں کنوئیں میں دیکھ لیں گے اور اگر ایسا ہوگیا تو پھر ہمارا بھاگنا اور بچنا ناممکن ہوجائے گا۔“

اس عورت نے اپنی آواز میں بیزاری اور زور پیدا کرتے ہوئے کہا۔ ”تم دونوں پہلے کنوئیں میں اترو تو سہی، پھر تم دیکھنا اس کنوئیں کو ڈھانپنے کا میں کیسا عمدہ طریقہ کرتی ہوں، جلدی کرو، ورنہ تعاقب کرنے والے آتے ہی ہوں گے، پھر نہ تم بچ سکو گے اور نہ میری خیر ہوگی۔“

دونوں نے ایک بار غور سے اس عورت کی طرف دیکھا، پھر جلدی جلدی وہ اس رسے کی مدد سے کنوئیں میں اُتر گئے، اندر جھانک کر جب اس عورت نے تسلی کرلی کہ وہ دونوں پانی میں اُتر گئے ہیں تو اس نے رسی کھینچ لی، پھر وہ بھاگ کر صحن کے اس طرف گئی جہاں دھوپ میں دیوار کے ساتھ چند چارپائیاں کھڑی تھیں، جلدی جلدی وہ عورت ایک چارپائی اٹھا لائی اور پھر اس چارپائی کو الٹا کر اس کنوئیں کے منہ پر رکھ دیا، پھر اسے کچھ خیال گزرا پہلے بھاگ کر اس نے گھر کا بیرونی دروازہ بند کیا، پھر مکان کے اندرونی حصے کی طرف چلی گئی۔

دوبارہ وہ باہر آئی اس بار اس کے ہاتھوں میں کتان کی سفید رنگ کی ایک چادر تھی، وہ چادر اس نے کنوئیں پر رکھی چارپائی پر بچھادی اور پھر اس چادر پر اس نے دھویا ہوا اناج خشک ہونے کے لئے پھیلا دیا، ایک بار پھر وہ مکان کے اندر گئی اور ایک چرخہ اٹھا لائی وہ چرخہ اس نے صحن کے اندر اور کنوئیں کے قریب ہی دھوپ میں رکھا اور سوت کاتنے لگی، ایک لمبی چھڑی بھی اس نے اپنے پاس رکھ لی اور کبھی کبھی اس چھڑی کو وہ فضا میں بلند کر کے چارپائی پر پھیلائے ہوئے دُھلے اناج کی طرف لپکنے والے پرندوں کو دور بھگا دیتی، یوں وہ عورت اپنے آپ کو سنبھالنے اور اپنے چہرے پر اطمینان آمیز تأثرات پھیلانے کے بعد اپنے صحن میں بیٹھ کر سوت کاتنے لگی۔

تھوڑی دیر بعد جب گھر کے بیرونی دروازے پر زوردار دستک ہوئی تو وہ عورت کسی طرح کے تفکر اور پریشانی کا اظہار کرتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی اور جب اس نے اپنے گھر کا بیرونی دروازہ کھولا تو اس نے دیکھا دروازے پر چند مسلح جوان کھڑے تھے، پھر ان میں سے ایک نے اس عورت کو مخاطب کرکے کہا۔

”اے خاتون! ہم یروشلم کے نئے بادشاہ ابی سلوم کے آدمی ہیں، دو جوان جو ابی سلوم اور اس کی حکومت کے لئے خطرہ اور ذلت کا باعث بن سکتے ہیں وہ ہمارے آگے آگے بھاگتے ہوئے اس بستی میں داخل ہوگئے تھے، ان کا پیچھا کرتے کرتے اور لوگوں سے پوچھتے پوچھتے ہم

یہاں تک آئے ہیں، اس محلہ کے بہت سے لوگوں نے ہمیں بتایا ہے کہ انہوں نے ان دو جوانوں کو بھاگتے ہوئے اور تمہارے گھر میں داخل ہوتے دیکھا ہے، اے خاتون جھوٹ نہ بولنا، بتاؤ وہ دونوں جوان کہاں ہیں؟ اگر تم نے کچھ چھپانے کی کوشش کی تو یاد رکھو پھر تم نہ صرف ہمارے بلکہ ابی سلوم کے غضب کا بھی شکار ہو جاؤ گی۔''

اس عورت نے اپنے گھر کا دروازہ کھول کر ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔''میں تمہارے سامنے جھوٹ نہ بولوں گی، میرے گھر کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور جو جوان بھاگتے ہوئے میرے گھر میں داخل ہوئے انہوں نے مجھ سے یہاں پناہ دینے کی درخواست کی، لیکن میرا شوہر باہر ہے اور میں گھر پر اکیلی تھی، لہٰذا میں خوف زدہ ہوگئی اور انہیں اپنے ہاں پناہ نہ دی، اگر مجھے معلوم ہوتا کہ وہ بنی اسرائیل کے بادشاہ ابی سلوم کے مجرم ہیں اور تم لوگ ان کے تعاقب میں ہو تو میں ضرور انہیں اپنے گھر میں پناہ دیتی تاوقتیکہ تم لوگ آتے اور میں ان دونوں کو تمہارے حوالے کر دیتی۔''

اس بار ایک اور جوان نے استفہامیہ سے انداز میں پوچھا۔''اے خاتون! تمہارے گھر میں داخل ہونے کے بعد پھر وہ دونوں مجرم کہاں اور کس طرح بھاگے ہیں؟''

اس عورت نے دروازے کے قریب ہی ان دونوں جوانوں کے جوتے کے نشانات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔''اے ابی سلوم کے بہتر کارکنوں! کیا تم جوتوں کے ان دو طرح کے نشانات کو دیکھتے ہو؟''

ان میں سے کسی ایک نے بیک زبان کہا۔''ہاں ہم جوتے کے ان نشانات کو صاف اور واضح طور پر دیکھ سکتے ہیں۔''

وہ عورت پھر بولی۔''تو پھر جوتوں کے یہ نشانات ان دونوں جوانوں ہی کے ہیں تم ان نشانات کو دیکھتے ہوئے آگے بڑھو، تم لوگوں کو خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ وہ جوان کہاں اور کدھر چلے گئے ہیں۔''

ادائیگی قرض کے لئے وظیفہ

حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان چشتی نظامی تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ خاص شمس العارفین حضرت مولانا شمس الدین سیالوی کا ارشاد مبارک ہے کہ ادائیگی قرض وسلامتی ایمان کے لئے نماز فجر کے بعد روزانہ ستر بار یہ اسم مبارک یا وَہَّابُ پڑھتے رہیں نیز ادائیگی قرض کے لئے لوح زحل بنوا کر استعمال کریں۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبر نامہ

امام ابوحنیفہؒ کا احسان احناف پر ہی نہیں پوری انسانیت پر ہے

امام اعظم ابوحنیفہؒ سیمنار وکانفرنس سے محمد احمد مصباحی کا خطاب

حنفی مسلک کے ماننے والے تمام مسلمانوں کو امام اعظم کی تقلید کرنے کی تلقین

لکھنؤ: امام اعظم ابوحنیفہؒ کا احسان نہ صرف ان کے متبعین پر ہے بلکہ پوری انسانیت پر ہے۔ ان خیالات کا اظہار لکھنؤ میں منعقدہ 'امام اعظم ابوحنیفہ سیمنار وکانفرنس' سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد احمد مصباحی نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ امام اعظم کی قرآن فہمی، حدیث دانی اور دینی بصیرت عدیم المثال ہے۔ فقہ حنفی کی پوری بنیاد قرآن وسنت پر استوار ہے۔ دنیا میں زیادہ تر مسلمان امام اعظم کے مقلد ہیں اور برصغیر ہندو پاک میں یہ اکثریت اسی فیصد سے زائد ہے۔ بیشتر اکابر علماء اور اولیاء حنفی المسلک رہے ہیں۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ اگر تمام حنفی مسلمان صحیح طریقے سے امام اعظمؒ کی تقلید کرنے لگیں تو فروعی مسائل کی وجہ سے مسلمانوں کے درمیان پائے جانے والے بہت سے اختلاف خود بخود ختم ہوجائیں گے۔ مولانا مصباحی نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج دینی مسائل کے سیکھنے میں بے انتہا غفلت برتی جارہی ہے، جب کہ ایک دینی مسئلہ کا معلوم کرنا ہزار رکعت نفل نماز پڑھنے سے افضل ہے۔

جموں وکشمیر میں اردو کے ساتھ سوتیلے سلوک پر اردو اکیڈمی کو تشویش

سرینگر (یواین آئی) جموں وکشمیر اردو اکیڈمی نے ریاست کی سرکاری زبان ہونے کے باوجود اردو کے ساتھ مبینہ سوتیلے سلوک پر گہرے دکھ اور تشویش کا اظہار کیا ہے۔ ویلی سٹیزن کونسل (وی سی سی) نے الزام لگایا کہ اردو زبان کے خلاف یہاں ایک گہری سازش چل رہی ہے۔ یہاں جاری ایک بیان میں اردو اکیڈمی کے سکریٹری جنرل جاوید مٹجے نے الزام لگایا کہ سیاسی قیادت اور اعلیٰ سرکاری عہدوں پر فائز افراد جن پر آئینی طور پر زبان کی ترقی و فروغ کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے، سرکاری زبان کے خلاف سازشیں کرنے میں پیش پیش ہیں۔ وزراء سمیت ان افراد کے اقدامات سے پتہ چلتا ہے کہ یہ لوگ جموں وکشمیر میں سرکاری زبان کی حیثیت سے اردو کو ملیامیٹ کرنے کے درپے ہیں۔ مسٹر مٹجے نے مزید کہا کہ وزارتی سطح پر کچھ اقدامات سے اردو مخالفین کے ارادے صاف ظاہر ہوتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس عمل کا آغاز ریاست میں ریونیو ریکارڈوں کو اردو سے انگریزی میں تبدیل کرنے کے ساتھ ہوا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اس طرح کی تبدیلی کے لئے سینئر کابینی وزیر رمن بھلہ نے ذاتی طور پر کارروائی شروع کی ہے جو پہلے بھی اردو دشمنی کا مظاہرہ کرچکے ہیں۔

☆☆☆

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

مکمل سیٹ 2013

ایڈیٹر

شیخ حسن الہاشمی فاضل

دارالعلوم دیوبند

مولانا سے رابطہ کا نمبر...
+919358002992

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

جون ۲۰۱۳ء

JUN.2013

مسلمانوں! ہوشیار باش

آیت الکرسی ہر مشکل کا حل

تسخیر ومحبت کے بے مثال فارمولے

عاطف ہاشمی

RS.25\=

کیا اور کہاں

ادار یہ

مسلمانوں، ہوشیار باش

بقلم خاص

پاکستان کی جیل میں سربجیت سنگھ کے ساتھ جو ناروا حرکت ہوئی اور جس طرح سربجیت دردناک موت سے دوچار ہوا وہ یقیناً افسوسناک حادثہ ہے۔ یہ بات یقین کے ساتھ نہیں کہی جاسکتی کہ سربجیت کو قتل کرنے کی پلاننگ کس نے کی اور کیوں کی گئی، وجہ کچھ بھی رہی ہو مسلم قوم کے لئے یہ حادثہ باعث شرمندگی ہے، کسی قیدی کے ساتھ یہ گھناؤنی حرکت دہشت اور بربریت کی وہ علامت ہے جس پر جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے، اس حادثہ سے سربجیت کے اہل خانہ پر جو بھی گزری ہوگی اس کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا، لیکن دنیا کے اُن تمام لوگوں نے جن میں کروڑوں مسلمان بھی شامل ہیں، اس حادثہ کی کسک اپنے دلوں میں محسوس کی ہے اور کروڑوں انسانوں نے جن میں مسلمان بھی شامل ہیں، سربجیت کی ناگہانی موت پر آنسو بہائے ہیں، ایک مچھلی سارے تالاب کو گندا کردیتی ہے، مسلمانوں میں سے جن لوگوں نے بھی یہ گھناؤنی حرکت کی ہے ان کی وجہ سے دنیا بھر کے تمام مسلمانوں کو پشیمانی کا کرب جھیلنا پڑا۔ ہمارا ادارہ بھی سربجیت سنگھ کی موت پر ماتم کناں ہے اور اپنی پوری قوم کی طرف سے شرمساری کا اظہار کرتا ہے، لیکن اس حادثہ کو لے کر ہمارے ملک میں جو گندی سیاست کا بازار گرم ہوگیا ہے یہ بھی ایک افسوسناک اور شرمناک بات ہے۔ وہ فرقہ پرست لوگ جن کے ذہنوں میں زہر گھلا ہوا ہے وہ اس کو عامر قصاب اور افضل گرو کی پھانسی کا انتقام ثابت کرکے اُن بے قصور مسلمانوں پر ظلم وستم ڈھار ہے ہیں جو جیلوں میں بند ہیں اور قانونی طور پر ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ ہمارے ملک میں دہشت گردی کی آڑ لے کر مسلمانوں کو گرفتار کیا جاتا ہے، بغیر کسی ثبوت کے ان کو جیلوں میں ڈال دیا جاتا ہے اور ان کے ساتھ پولیس وہ سلوک کرتی ہے جو کسی اور جگہ جانوروں کے ساتھ بھی نہیں کیا جاتا۔ ایک طویل عرصہ سے یہ شور مچایا جارہا ہے کہ مسلمان دہشت گرد ہے اور جب بھی کوئی بم پھٹنے کا حادثہ ہوتا ہے مسلمانوں ہی پر شک کی سوئی گھومنے لگتی ہے اور مسلمانوں ہی کی پکڑ دھکڑ شروع ہوجاتی ہے۔ بے قصور مسلمانوں کی جوانیاں برباد ہوجاتی ہیں اور عدالت کافی عرصہ کے بعد ان بے قصور مسلمانوں کو رہا کردیتی ہے، کیا یہ انصاف ہے؟ انصاف تو یہ ہے کہ جس پولیس نے ان مسلمانوں کو جنہیں عدالت نے بالآخر بے قصور ثابت کردیا، جیلوں میں ڈالا اور اس پولیس کو سرکار اس بات پر بھی مجبور کرے کہ وہ مسلمانوں سے معافی مانگے، لیکن ایسا اسی وقت ممکن ہے جب اس ملک کے لوگ اور وہ لوگ جن کے ہاتھوں میں حکومت کی باگ ڈور ہے، انصاف پسند ہوں اور اپنے سینوں میں انسانیت کا درد رکھتے ہوں۔ ہمارے ملک سے دہشت گردی اسی لئے ختم نہیں ہورہی ہے کہ اصل دہشت گرد گرفتار نہیں ہورہے ہیں اور دہشت گردی کا شور مچا کر بے قصوروں کو گرفتار کیا جارہا ہے اور معصوم لوگوں کو سزائیں دی جارہی ہیں، بہت پہلے ہم نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ انڈین مجاہدین فرقہ پرست ہندوؤں اور یہودیوں پر مشتمل ایک تنظیم ہے اور اغلب گمان یہ ہے کہ مسلمانوں کا اس تنظیم سے کوئی لینا دینا نہیں ہے، لیکن جس ملک میں انسانوں کی موت پر سیاست کی جاتی ہو، جہاں اکثریت اور اقلیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہمالیہ پہاڑ جیسے حقائق کو نظر انداز کردیا جاتا ہو وہاں ہم جیسے لوگوں کی آواز صدا بہ صحرا ثابت ہوکر رہ جاتی ہے اور کسی قانون کے رکھوالے کے سر پر جوں تک نہیں رینگتی۔ آر ایس ایس کے کیمپ میں سے خطرناک ہتھیار پکڑے جاتے ہیں، توگڑیا جیسے سر پھرے لوگ زہر آلود تقریریں کرتے پھرتے ہیں لیکن ہمارے ملک کا قانون ان کو ازراہ سیاست برداشت کرتا ہے اور گرفتار ہر صورت میں اور ہر حالت صرف مسلمانوں ہی کو کیا جاتا ہے، دہشت گرد مطمئن رہتے ہیں کہ ہم کچھ بھی کرگزریں نزلہ تو مسلمانوں ہی پر بہے گا اور اس ملک میں مسلمانوں ہی کو اپنی وفاداری کی صفائی دینی پڑے گی۔ سربجیت سنگھ کی موت کو بہانہ بنا کر آج ہندوستان کی جیلوں میں مسلمان قیدیوں کے ساتھ جو ناروا حرکتیں ہورہی ہیں وہ نہایت شرمناک ہیں، ان حرکتوں سے ہمارا ملک ساری دنیا میں بدنام ہورہا ہے، پولیس نے کئی مسلمانوں کا عرصہ حیات تنگ کردیا ہے اور کئی لوگ مرگ ناگہانی کا شکار ہوگئے ہیں، اگر ہمارے مسلم رہنماؤں نے متحد ہوکر سرکار سے احتجاج نہیں کیا اور مسلم قوم نے اپنے قائدین کو احتجاج کرنے پر مجبور نہیں کیا تو آنے والے وقت میں مسلمانوں کا خون بے دردی کے ساتھ بہے گا اور قانون کے زیر سایہ ان کی موت ہوتی رہے گی، مسلمانوں کے ساتھ تو جو گزرے گی وہ گزرے گی لیکن ان ظالمانہ حرکتوں کی وجہ سے ہمارا ملک، ہمارا ہندوستان جو سیکولرازم کی علامت سمجھا جاتا ہے، ساری دنیا میں بدنام ہوجائے گا اور ساری دنیا کی انگلیاں ہندوستان اور اس کے بے جان قانون پر اٹھنے لگیں گی۔ اللہ ہمارے ملک کو دہشت گردی اور فرقہ پرستوں سے نجات دے اور ہماری آنکھیں کھول دے تاکہ ہم امن وامان کی اور بے قصور لوگوں کی حفاظت کی داغ بیل ڈال سکیں۔

☆☆☆☆☆

مختلف پھول

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی زوجہ محترمہ حضرت زینب ثقفیہؓ سے روایت ہے۔انہوں نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔

''کیا میری جانب سے اپنے خاوند پر اور اپنے زیر کفالت یتیموں پر خرچ کرنا، صدقے کے طور پر کافی ہوسکتا ہے؟''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''اس خاتون کو دو ثواب ملیں گے — صدقہ کرنے کا ثواب اور رشتہ داروں سے نیکی کا ثواب۔''

اقوال حضرت علیؓ

☆ وہ گناہ سب گناہوں سے سخت ہے جو کرنے والے کے نزدیک معمولی ہو۔

☆ تین چیزیں اپنے بھیجنے والے کا پتہ دیتی ہیں۔(۱) قاصد (۲) خط (۳) تحفہ۔

☆ حکمت ایک درخت ہے، جو دل میں اُگتا، دماغ میں پلتا اور زبان پر پھل دیتا ہے۔

☆ جھگڑے میں کودنا آسان ہے اور نکلنا بہت مشکل۔

☆ عقل مند وہ ہے جو دوسروں سے عبرت پائے تاکہ خود دوسروں کے لئے مثال عبرت بنے۔

☆ برے افعال والے لوگوں سے بچو کیوں کہ آدمی اپنے ساتھیوں سے پہچانا جاتا ہے۔

شہہ پارے

☆ والدین، رشتے داروں، مسکینوں اور مسافروں سے نیک سلوک کرو۔(قرآن کریم)

☆ دنیا دولت ہے اور دنیا میں اچھی دولت نیک عورت ہے۔
(حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

☆ اگر تم لوگوں کے قصور معاف کروگے تو اللہ تعالیٰ تمہارے قصور معاف کرے گا۔(حضرت عیسیٰ علیہ السلام)

☆ کوئی کمزور شخص تمہاری بے عزتی کرے تو اسے بخش دو، اس لئے کہ بہادروں کا کام معاف کرنا ہے۔(حضرت سلمان فارسیؓ)

☆ اپنے سے کمتر کو مدنظر رکھو، اپنے سے بلند کو نظر انداز کرو۔
(حضرت ابوذر غفاریؓ)

☆ جس عہدہ اور خدمت کی تم میں قابلیت نہ ہو اسے ہرگز قبول نہ کرو۔

روشن روشن باتیں

☆ بزرگ ترین مقام یہ ہے کہ بری خو کو نیک خوئی سے بدل ڈالو۔

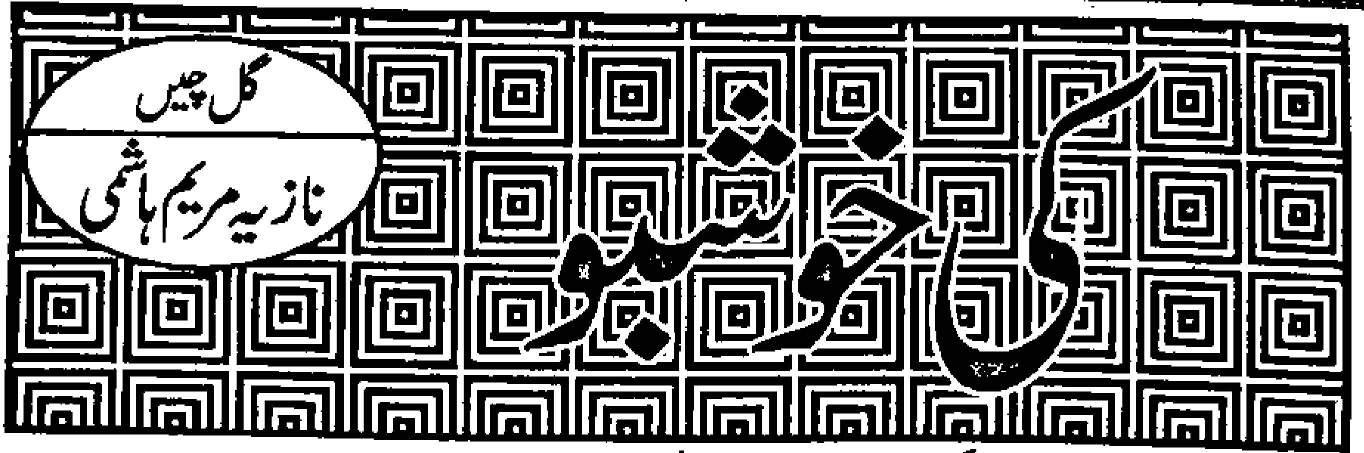
☆ تین چیزوں کو ہمیشہ یاد رکھو، موت، نصیحت، احسان۔

☆ کانٹوں بھری ٹہنی کو ایک پھول ہی پرکشش بناتا ہے۔

☆ خواہشوں کے میناروں پر چڑھنے سے پہلے ایک بار سوچ لو کہ آندھی کسی کو نہیں بخشتی۔

☆ مہمانوں کے لئے زیادہ خرچ کرو، کیوں کہ یہ اسراف میں سے نہیں ہے۔

☆ تمنا کو دل میں جگہ نہ دو کیوں کہ یہ گہرا زخم دیتی ہے۔



☆ دوست کو پرخلوص محبت دو، مگر اپنا راز کبھی نہ دو۔

☆ اچھے کاموں میں مصروف رہو کیوں کہ اس میں تمہاری بھی بھلائی ہے اور دوسروں کی بھی۔

☆ لوگوں سے بھلائی کے ساتھ پیش آنا بزرگی کی علامتوں میں سے ایک اچھی علامت ہے۔

☆ بلند حوصلہ انسان کے ہاتھ میں مٹی بھی سونا بن جاتی ہے۔

☆ معمولی سے معمولی پیشہ اختیار کرنا کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے سے بہتر ہے۔

☆ خدا کو ہر چیز پر قدرت حاصل ہے، مگر وہ بھی ماضی کو نہیں بدلتا۔

☆ صبر، زندگی کے مقصد کا دروازہ کھولتا ہے، سوائے صبر کے اس دروازے کی اور کوئی چابی نہیں۔

☆ میٹھا بول اور کسی ناگوار بات پر چشم پوشی اس خیرات سے بہتر ہے جس کے پیچھے دکھ ہو۔

احادیث مبارک

☆ ہر قوم کے معزز آدمی کی تعظیم کرو۔

☆ ایمان دار وہ شخص ہے جس سے لوگ اپنی جان اور مال کو محفوظ رکھیں۔

☆ ہاتھ کی کمائی اور پاک صاف تجارت بہترین روزی ہے۔

☆ اخراجات میں میانہ روی سے معاشی مسئلہ نصف رہ جاتا ہے۔

☆ تحفوں کا لین دین دلوں کا کینہ مٹا دیتا ہے۔

☆ رزق بندے کو اس طرح ڈھونڈتا ہے جس طرح موت انسان کو۔

☆ معاف کر دینے سے عزت بڑھتی ہے، معاف کرنا نیکی بھی ہے اور لاجواب انتقام بھی۔

اقوال زریں

☆ ایسے فائدے کو درگزر کرو جو دوسروں کے لئے دکھ کا باعث بنے۔

☆ وفا کی راہوں میں کانٹوں کو بھی پھول سمجھ کر چوم لو۔

☆ مسکراہٹ کی زبان اختیار کرو۔

☆ کسی کی آنکھوں میں آنسو ہیں تو اپنے دامن میں جذب کر لو یہی انسانیت کی معراج ہے۔

☆ جن لوگوں کے ذہن میں اچھے خیالات آباد ہوں وہ کبھی تنہا نہیں ہوتے۔

☆ کچھ لوگ مر کر بھی زندہ رہتے ہیں اور کچھ لوگ زندہ رہ کر بھی مردوں سے بھی بدتر ہوتے ہیں۔

☆ مرنے والوں سے عبرت حاصل کرو۔

☆ علم ایک ایسا بادل ہے جس سے رحمت برستی ہے۔

☆ جو شخص تعلیم کی مصیبت نہیں اٹھاتا اسے جہالت کی ذلت اٹھانی پڑتی ہے۔

☆ جو ہوش میں ہے وہ کبھی تکبر نہیں کرتا۔

☆ محنت کرنے والے کے گھر میں فاقہ کشی باہر سے جھانکتی ہے اندر نہیں آسکتی۔

☆ خود کو بدل دو قسمت خود بخود بدل جائے گی۔

لفظوں کی مالا

☆ اگر اللہ معاف کر دے تو گناہ کیا ہے، اگر اللہ نامنظور کر دے تو نیکی کیا ہے۔

☆ اگر آپ نے کسی کو قبول نہیں کیا تو یہ سمجھ لیں کہ کسی نے آپ کو قبول نہیں کیا۔
☆ شیطان اس لئے شیطان بنا کہ اس نے عبادت کو تو مانا لیکن معبود کو نہ مانا۔
☆ اپنے آپ کو بدنصیب کہنے کے گناہ سے بچتے رہو۔
☆ ہمارا ہونا کس کام کا اگر ہمارے نہ ہونے سے کسی کو کچھ فرق نہ پڑے۔
☆ دنیا میں سب سے زیادہ آسان کام نصیحت کرنا ہے اور سب سے مشکل کام نصیحت پر عمل کرنا ہے۔
☆ خواب نہ چھوڑے جاسکتے ہیں نہ پورے کئے جاسکتے ہیں، بس دیکھے جاسکتے ہیں۔
☆ اچھے عمل کی یاد کو ایک برا لفظ ہمیشہ کے لئے تباہ کرسکتا ہے۔

لفظ لفظ موتی

☆ دریا کے پانی اور آنکھوں کے پانی میں صرف جذبات کا فرق ہوتا ہے۔
☆ بوڑھا آدمی چراغ سحر ہے تو جوان آدمی چراغ شام ہے۔
☆ تہجد کے وقت آنکھ کھلے تو سمجھو کہ آسمان سے فون آیا ہے۔
☆ تمام برائیوں کی جڑ دنیا کی دوستی ہے۔
☆ جھگڑے میں کودنا آسان مگر نکلنا بہت مشکل ہے۔
☆ عمدہ سلوک عمر کو بڑھا دیتا ہے۔
☆ وقت، اعتماد اور عزت ایسے پرندے ہیں جو اڑ جائیں تو واپس نہیں آتے۔
☆ غرور کم کرلینا سب سے بڑی دولت ہے۔
☆ اپنے دشمنوں سے محبت رکھو کیوں کہ وہ تمہیں محبتوں سے آگاہ کرتے ہیں۔
☆ نادان ہیں وہ لوگ جو اپنی خوشیوں پر فخر کرتے ہیں۔
☆ دشمن کو دل کی مہربانی اور احسان سے جیتو اور دوست کو نیک سلوک سے۔

باتوں سے خوشبو آئے

☆ دانائی کا سرچشمہ اللہ کا خوف ہے۔

☆ اہل وعیال کو ادب سکھانا بھی افضل جہاد ہے۔
☆ کامیابی کے لئے اطمینان، امن وامان اور خود اعتمادی کی ضرورت ہوتی ہے۔
☆ وہ کبھی غریب نہیں ہوتا جو مانگے تو صرف اللہ سے مانگے۔
☆ تین چیزیں انسان کو بدنام کردیتی ہیں، حسد، جھوٹ اور غرور۔
☆ جو محبت والا دل رکھتا ہے وہ دشمن کو جیت سکتا ہے۔
☆ انسان کی ہر خواہش کو پورا ہونا ضروری نہیں، کیوں کہ پھول کی کچھ پتیاں بکھر بھی جاتی ہیں۔
☆ محبت ہر کسی سے کرو، مگر اعتبار چند ایک پر۔
اپنی ہار پر افسوس مت کرو، کیوں کہ تمہاری یاد ہی کسی کی جیت کا سبب بنتی ہے۔
☆ اصلاح بچوں کی مکتب میں اور عورت کی گھر میں ہوتی ہے۔
☆ پڑوسی کے افلاس پر خوش ہونا ایمان کی کمزوری ہے۔
☆ اچھے لوگوں کی خوشبو ہوا کی مخالف سمت بھی پہنچ جاتی ہے۔

شمع فروزاں

☆ جو اللہ تعالیٰ کے کاموں میں لگ جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے کاموں میں لگ جاتا ہے۔
☆ مومن کو اتنا علم کافی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔
☆ کم کھانا صحت، کم بولنا حکمت اور کم سونا عبادت میں شامل ہے۔
☆ علم ایک ایسا پودا ہے جسے دل ودماغ کی سرزمین میں لگانے سے عقل کے پھل اُگتے ہیں۔
☆ عالم کا آرام کرنا جاہل کی عبادت سے بہتر ہے۔
☆ اے مسلمانو! تمہارے لئے رسول خداؐ کی ذات گرامی ایک عمدہ نمونہ ہے۔
☆ بحران کے وقت کردار بنایا نہیں جاتا بلکہ وہ خود بخود جنم لیتا ہے۔
☆ مشورہ لینا بری بات نہیں لیکن مشورے پر غور وفکر کے بغیر عمل کرنا بری بات ہے۔
☆ یہ درست ہے کہ ایک مشین پچاس انسانوں جتنا کام کرسکتی ہے لیکن ہزاروں مشینیں آجائیں تب بھی وہ ایک غیر معمولی انسان جتنا کام نہیں کرسکتیں۔

☆ عالم کا امتحان اس کے علم کی کثرت سے نہیں ہوتا بلکہ دیکھنا چاہئے کہ وہ فتنہ انگیز ہاتھوں سے کیسے بچتا ہے۔
☆ جس لمحے آپ نے سوچا کہ ہار کی صورت میں کیا کریں گے تو آپ شکست کھا گئے۔
☆ اپنی سوچوں کو پانی کے قطروں سے زیادہ شفاف رکھو کیوں کہ پانی کے قطروں سے دریا بنتا ہے اور سوچوں سے شخصیت بنتی ہے۔
☆ اللہ پر بھروسہ رکھو اللہ ہی بہتر کارساز ہے۔

سونا اور ہیرا

کسی نے حضرت علیؓ سے پوچھا۔ دوست اور بھائی میں کیا فرق ہے؟ آپ نے فرمایا ''بھائی سونا ہے اور دوست ہیرا ہے۔'' اس نے پھر پوچھا کہ سونے اور ہیرے میں کیا خوبی ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا ''سونا ٹوٹ کر جڑ سکتا ہے، مگر ہیرا ٹوٹ کر نہیں جڑتا۔''

جانوروں سے ہم کیا سیکھتے ہیں؟

☆ چیونٹی سے...........کفایت شعاری۔
☆ بندر سے...........چالاکی، حکمت۔
☆ شہد کی مکھی سے...........جفاکشی، محنت۔
☆ بیل سے...........فرمانبرداری۔
☆ تتلی سے...........معصوم مسکراہٹ۔
☆ گھوڑے سے...........تیزی، چستی۔
☆ عقاب سے...........بلند پرواز۔
☆ باز سے...........فراست۔
☆ شیر سے...........بہادری۔
☆ کوئل سے...........میٹھی آواز۔
☆ کتے سے...........وفاداری۔
☆ فاختہ سے...........سادگی۔
☆ ہاتھی سے...........دانائی۔

بکھرے موتی

☆ جو شخص تمہیں خوشی میں یاد آئے سمجھو تم اس سے محبت کرتے ہو اور جو تمہیں غم میں یاد آئے تو سمجھو وہ تم سے محبت کرتا ہے۔

☆ لوگوں سے ان کی عقل کے مطابق بات کرو۔
☆ ہارتے وہی ہیں جو ہارنے سے ڈرتے ہیں اور جیتتے وہی ہیں جنہیں اپنی جیت کا یقین ہو۔
☆ ذہین لوگ اپنا راستہ خود تلاش کرتے ہیں، ان کے ہاتھ میں اپنا الگ چراغ ہوتا ہے۔
☆ خط مستقیم جیومیٹری میں دو لفظوں کے درمیان چھوٹے سے چھوٹا خط ہے، اس طرح اخلاص میں دیانت داری سب سے چھوٹا راستہ ہے۔
☆ زندگی کو میزبان بن کر خوشبو سے بھر دو کیوں کہ یہ چند دنوں کی مہمان ہے۔
☆ جو انگلی کانٹوں سے ڈرتی ہے وہ پھول کی نرمی اور لطافت سے کبھی لطف اندوز نہیں ہو سکتی۔

بڑے لوگوں کی بڑی باتیں

☆ قرآن پاک پڑھنے، شہد کھانے اور دودھ پینے سے حافظہ بڑھتا ہے۔
☆ جو اپنے دوست کو پوشیدہ طور پر نصیحت کرے وہ اس کا محسن ہے۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ)
☆ ہر ایسے کام سے دور رہو جس کا اگر جواز طلب کیا جائے تو تمہیں شرمندگی ہو (حضرت امام حسنؓ)
☆ انسان کے کردار کی دو ہی منزلیں ہیں، دل میں اتر جانا یا دل سے اتر جانا۔ (واصف علی واصف)
☆ انسان بننا چاہتے ہو تو ساری انسانیت کا احترام کرو۔
(علامہ اقبالؒ)
☆ خوش مزاج شخص وہ ہے جو دوسروں کو خوش مزاجی عطا کرے۔
(نٹشے)
☆ برائی کرنے والے سے نہیں بلکہ برائی سے نفرت کرو۔
(گرونانک)
☆ تکلیفوں سے مت گھبراؤ، کیوں کہ تکلیفیں انسان کو سوچنے پر مجبور کرتی ہیں، سوچنے سے آدمی دانا بنتا ہے اور دانائی آدمی کو جینے کے قابل بناتی ہے۔ (جان پیٹرک)

مہکتی کلیاں

☆ سچ بتا دینے سے ذہن کو خلفشار سے نجات مل جاتی ہے۔
☆ کچھ لوگوں کی شکل خوفناک ہوتی ہے، مگر کچھ لوگوں کا دل اور دماغ۔
☆ غم کتنا ہی سنگین ہو نیند سے پہلے تک ہوتا ہے۔
☆ جو شخص ناممکن کے پیچھے بھاگتا ہے وہ ممکن سے بھی رہ جاتا ہے۔
☆ رات کو بھوکا سو جانا، صبح قرض دار جاگنے سے بہتر ہے
☆ ہر جملہ خوب صورت ہے، اگر وہ ہماری امیدوں کے مطابق ہو۔
☆ کتاب ہی وہ چیز ہے جو زندہ رہتی ہے۔

گوہر آبدار

☆ زندگی وہ سوال ہے جسے حل کرنے بیٹھیں تو فارمولا ہی بھول جاتا ہے۔
☆ صبح کو رزق تلاش کرو اور رات کو تنہائی میں اس کو تلاش کرو، جو تمہیں رزق دیتا ہے۔
☆ انسان کی ہر خواہش کا پورا ہونا ضروری نہیں پھول کی کچھ پتیاں بکھر بھی جاتی ہیں۔
☆ امید زندگی کا لنگر ہے۔ اس کا سہارا چھوڑ دینے سے انسانی کشتی ڈوب جاتی ہے۔
☆ خوشیاں بھی ساون کے بادلوں کی طرح ہوتی ہیں، کوئی نہیں جانتا کہ کب اور کہاں برس جائیں۔
☆ محبت اس سے نہیں کی جاتی جو خوبصورت ہو، خوبصورت وہ ہوتا ہے جس سے محبت ہو۔
☆ غصہ ایک ایسی آندھی ہے جو دماغ کے چراغوں کو بجھا دیتی ہے۔
☆ دل کے دروازے ہمیشہ کھلے رکھو کیوں کہ بعض خوشیاں دستک دینے کی قائل نہیں ہوتیں۔
☆ زندگی ایک ایسی ٹرین ہے جو ہمیشہ ایسے اسٹیشن پر رکتی ہے جہاں پر ہم اترنا نہیں چاہتے۔
☆ خواب وہ نہیں ہوتے جو ہم سوتے ہیں دیکھتے ہیں، بلکہ خواب وہ ہوتے ہیں جو ہمیں سونے نہیں دیتے۔

کچھ اہم

☆ اگر خوشی کا ایک در بند ہو جائے تو اللہ تعالیٰ ایک اور در کھول دیتا ہے مگر ہم نہیں دیکھ پاتے وہ کھلا در، کیوں کہ ہم بند دروازے کے سامنے رو رہے ہوتے ہیں۔
☆ ہر چیز ہمارے لئے تب تک اہمیت رکھتی ہے، ایک حاصل ہونے سے پہلے دوسرا کھونے کے بعد۔
☆ دوسروں کو احساسات سے مت کھیلو، کیوں کہ اگر وہ کھیل تم جیت بھی جاؤ تو یقیناً اس شخص کو ہمیشہ کے لئے کھو دوگے۔

چینی کہاوتیں

☆ اگر چاہتے ہو کہ دھوکا نہ کھاؤ تو تین دکانوں سے قیمت دریافت کرلو۔
☆ اچھے دوست حساب چکانے میں جلدی کرتے ہیں
☆ صرف دوسروں کی آنکھ کی بدولت ہم اپنے عیب دیکھ سکتے ہیں۔
☆ سستی چیزیں اچھی نہیں ہوتیں، اچھی چیزیں سستی نہیں ہوتیں۔

تین طریقے

ایک مرتبہ عوام کے ایک بڑے مجمع سے خطاب کرتے ہوئے حضرت عمرؓ نے فرمایا۔
''صرف تین طریقے ایسے ہیں جن کے اختیار کرنے سے کوئی مال صالح ہو سکتا ہے۔ وہ تین طریقے یہ ہیں۔
(۱) حق کے ساتھ وصول کیا جائے۔ (۲) حق کی راہ میں صرف کیا جائے۔ (۳) ناجائز طریقے سے خرچ نہ کیا جائے۔

اخلاق : اخلاق وہ چیز ہے جس کی قیمت کچھ نہیں دینی پڑتی، ہاں مگر اس سے ہر انسان خریدا جا سکتا ہے۔

خواہشات

☆ وہ بھنور ہے جس میں پھنس کر انسان اپنا مقصد حیات بھول جاتا ہے۔
☆ وہ جام ہے جسے جتنا پیا جائے پیاس نہیں بجھتی بلکہ مزید بڑھ

جاتی ہے۔
☆وہ آگ ہے جو انسان کو جھلسانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔
☆وہ سمندر ہے جس کے ساحل تک پہنچنا مشکل ہے۔
☆وہ سیلاب ہے جو انسان کو تنکے کی طرح بہا کر لے جاتا ہے۔
☆وہ کالی رات ہے جو انسان کی زندگی میں کبھی سویرا نہیں ہونے دیتی۔

سنہری باتیں

☆جس گھر میں تعلیم یافتہ اور نیک ماں ہو وہ گھر تہذیب کی درسگاہ ہے۔
☆پانی میں اترنے سے پہلے پانی کی گہرائی نہ دیکھو، بلکہ اپنے قد کو دیکھو۔
☆معاف کرنے میں جلدی کرنا انتہائی شرافت ہے۔
☆گناہوں میں مبتلا انسان کا دعاؤں پر یقین نہیں رہتا۔
☆بہترین کلام وہی ہے جس میں الفاظ کم اور معنی زیادہ ہوں۔
☆جھوٹ معاشرے کی سب سے بڑی برائی ہے۔
☆اپنی گستاخی کا اعتراف کرنا ایک مقدس عبادت ہے۔
☆ہر نیکی اور خوبی اپنانے کے قابل ہے، چاہے وہ دشمن میں ہی کیوں نہ ہو۔

محبت

☆جھوٹی محبت کسی بھی لمحے نفرت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔
(ٹینی سن)
☆جس نے بھی محبت کی اس نے پہلی نظر میں نہیں کی۔
(کرسٹوفر مارکو)
☆جو محبت کرتا ہے وہ ناممکنات کو تسلیم کرتا ہے۔ (براؤننگ)
☆ہر ذی روح سے محبت انسانیت کا دوسرا نام ہے۔ (گوتم بدھ)
☆تکلیف کی زیادتی محبت کی کمی کا باعث بنتی ہے۔
(حافظ شیرازی)
☆محبت اور شک ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔ (خلیل جبران)

منتخب اشعار

کانٹے بھی مسکراتے ہیں جس میں گلوں کے ساتھ
ایسی بہار صرف ہمارے چمن میں ہے

☆

سخت راہوں میں آسان سفر لگتا ہے
یہ میری ماں کی دعاؤں کا اثر لگتا ہے

☆

اک مدت سے میری ماں نہیں سوئی یارو
میں نے ایک بار کہا تو مجھے ڈر لگتا ہے

☆

ایک ماں اُبالتی رہی پتھر تمام رات
بچے فریب کھاکے چٹائی پہ سو گئے

☆

ابھی زندہ ہے میری ماں مجھے کچھ بھی نہیں ہوگا
میں گھر سے جب نکلتا ہوں دعا بھی ساتھ چلتی ہے

☆

پیار کہتے ہیں کسے اور مامتا کیا چیز ہے
کوئی ان بچوں سے پوچھے جن کی مرجاتی ہے ماں

☆

اے رات مجھے ماں کی طرح گود میں لے لے
دن بھر کی مشقت سے بدن ٹوٹ رہا ہے

تصدیق

ایک خاتون نے اپنے شوہر سے بھکاریوں کی شکایت کرتے ہوئے کہا۔
"آج کل بھکاری بڑے دھوکے باز ہو گئے ہیں، میں نے ایک اندھے فقیر کو ایک روپیہ دیا تو وہ کہنے لگا۔
"خدا آپ کا حسن قائم رکھے۔"
شوہر مسکرا کر بولے۔ "تب تو تمہیں اس کے اندھے ہونے پر شک نہیں کرنا چاہئے۔

☆☆☆☆

ذرا سوچئے

اسلامی سال کی دوسری ششماہی کے تیسرے مہینے کا نام رمضان ہے، پہلی ششماہی کے تیسرے مہینے کا نام ربیع الاول ہے۔ رمضان کا مہینہ مقدس ومحترم ہے اس لئے کہ اللہ کا پیام اس مہینے میں نازل ہوا۔ ربیع الاول کا مہینہ پاک ومتبرک ہے اس لئے کہ اللہ کے ''پیامبر'' کا ظہور اس مہینے میں ہوا۔ رمضان کی یاد اگر دل سے اس لئے نہیں مٹ سکتی کہ ''فرقان مکتوب'' کا نزول اس ماہ مبارک میں ہوا تو ربیع الاول بھی بھولنے کی چیز نہیں، اس لئے کہ ''فرقان ناطق'' کا نور اسی ماہ محترم میں چمکا۔ رمضان میں اگر اللہ کی سب سے بڑی رحمت لوح محفوظ سے اتر کر آسمان دنیا پر ظاہر ہوئی تو ربیع الاول میں بھی اللہ کی سب سے بڑی قدرت، عالم لاہوت سے عالم ناسوت میں جلوہ افروز ہوئی۔

یہ پاک ومحترم مہینہ آگیا، فرمایئے اب کی آپ نے اس کی پیشوائی کیا سامان کیا ہے؟ گھر میں جب کوئی مہمان عزیز وارد ہوتا ہے تو اس کی حیثیت اور اس کے مزاج وطبیعت کے مطابق اس کی میزبانی کی جاتی ہے۔ آپ کے گھر میں یہ ماہ مبارک مہمان آرہا ہے، آپ نے اس کی میزبانی کا کیا سامان کیا ہے؟ مانا کہ آپ میلاد مبارک کی محفلیں بہت دھوم دھام سے کریں گے، خوشبوئیں لگائیں گے، بہت سی شیرنی تقسیم کریں گے، اچھے سے اچھے بیان کرنے والوں کو بلائیں گے، آپ کے اس حسن عقیدت وخلوص نیت کا اجر آپ کو یقیناً ملے گا، لیکن کیا آپ کے خیال میں پیشوائی کا یہ سامان کافی ہے؟ کوئی مہمان آپ کے ہاں آئے اور آپ بجائے اس کی مرضی ومزاج کے موافق اس کے لئے سامان آسائش بہم پہنچانے کے، محض زبانی لفاظیوں سے کام لیتے رہیں، تو وہ آپ سے خوش ہوجائے گا یا ناخوش؟ یہ ماہ مبارک بھی آپ سے اپنی خاطر داری چاہتا ہے، آپ کی عملی اصلاح کا طالب ہے، آپ عملی زندگی میں خوشگوار تبدیلیاں دیکھنے کا منتظر ہے اور آپ محض زبانی لفاظیوں سے اسے ٹال دینا چاہتے ہیں!

عمل سے مراد یہ ہے کہ اپنی زندگی اپنے رسول پاکؐ کے نمونے پر ڈھال لیجئے، وہ کبھی جھوٹ کے قریب تک نہیں گئے، آپ بھی سچے ہوجایئے، بددیانتی کا سایہ تک ان پر نہ پڑنے پایا، آپ بھی امانت ودیانت کو شعار بنالیجئے۔ سختی اور درشتی کا ان کے آس پاس بھی گزر نہیں ہوا تھا، آپ بھی نرم دل ونرم مزاج ہوجایئے، فرط حیا سے ان کی نظریں نیچی رہا کرتی تھیں، آپ بھی پارسائی وپاکبازی کو اپنا آئین زندگی بنالیجئے۔ تصنع وتکلف سے ان کا دامن حیات پاک تھا۔ آپ بھی اسی نقش قدم پر چلئے، شفقت ورحمت سے ان کا قلب، انسانوں سے گزر کر حیوانوں تک پر پگھلتا رہتا تھا، آپ کم از کم انسان ہی کے ساتھ ہمدردی وغم خواری کو لازمۂ انسانیت سمجھ لیجئے، انہیں سب سے زیادہ لطف اللہ کی عبادت اور مخلوق کی خدمت میں آتا تھا، آپ اس عبادت وخدمت میں کچھ تھوڑا ہی سا لطف لینے لگئے۔ ہمیشہ کے لئے نہ سہی کم از کم اس ماہ مبارک ہی میں بہ طور آزمائش وتجربہ اپنی زندگی میں یہ تبدیلی پیدا کرنے کی ٹھان لیجئے اور پھر دیکھئے کہ خود آپ اور آپ سے تعلق وواسطہ رکھنے والے کہاں سے کہاں پہنچ کر رہتے ہیں! اور آپ کی زندگی میں کیسا انوکھا انقلاب آتا ہے؟

☆ ☆ ☆☆ ☆ ☆ ☆ ☆

قسط نمبر: ۱۶۱

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دار العلوم دیوبند

بہ سلسلۂ سورۂ اخلاص

اگر کوئی شخص اس بات کا خواہش مند ہو کہ اس کی روزی فراخ ہوجائے تو اس کو چاہئے کہ وہ رجب کے مہینے کی ۱۵ ویں تاریخ کو دس رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور نماز مکمل کرنے کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر پھر گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے، انشاء اللہ رزق میں خوب خیر و برکت ہوگی اور روزی کے دروازے ہر طرف سے کھل جائیں گے۔

اگر کسی لڑکی کا رشتہ نہ ہوتا ہو تو اس کو چاہئے کہ عروج ماہ میں پیر کی شب میں بعد نماز عشاء چار رکعت نفل اسطرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص دس مرتبہ، دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص سورۂ فاتحہ کے بعد ۲۰ مرتبہ، تیسری رکعت میں سورۂ اخلاص ۳۰ مرتبہ، اور چوتھی رکعت میں سورۂ اخلاص چالیس مرتبہ پڑھے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد ۷۰ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور ۷۵ مرتبہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ پڑھے اس کے بعد ستر مرتبہ درود شریف پڑھ کر اپنے مقصد کے لئے دعا مانگے، انشاء اللہ جلد ہی شادی طے ہوگی اور حسب منشا شریک حیات میسر آئے گا اگر اس عمل کو سات ہفتوں تک پیر کی شب میں کرلیا جائے تو مقصد میں کامیابی یقینی طور پر مل جاتی ہے۔

اگر کوئی شخص اس بات کا خواہش مند ہو کہ اس کو خواب میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہو تو اس کو چاہئے کہ نماز کے بعد دو رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے، اس کے بعد عشاء کی نماز سے فارغ ہوکر پھر دو رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سات مرتبہ سورۂ اخلاص سات مرتبہ پڑھے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد سات مرتبہ درود شریف پڑھے اور سات مرتبہ کلمہ تمجید پڑھے، اس کے بعد اپنے ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے۔ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِیْمَھُمَا یَا اللّٰہ الاوّلین والاٰخرین یارب یارب یارب یااللّٰہ یااللّٰہ یااللّٰہ۔ اس کے بعد پاک صاف بستر پر لیٹ جائے اور کسی سے بات نہ کرے، انشاء اللہ زیارت رسولؐ سے مشرف ہوگا۔

کوئی بھی حاجت درپیش ہو، عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نفل بہ نیت قضائے حاجت پڑھے اس طرح کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سات مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے، پھر نماز کی ادائیگی کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف اور گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے، اس کے بعد ایک ہزار مرتبہ یہ کلمات پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. یا بدیعُ العجائب بِالْخَیْرِ یا بدیعُ.

محبت کے لئے یہ عمل نہایت مؤثر ثابت ہوتا ہے، اس عمل کی زکوٰۃ اس وقت ادا کرنی چاہئے جب سورج یا چاند گرہن میں ہو۔

طریقہ یہ ہے کہ کسی نہر، تالاب، یا حوض میں کھڑے ہوجائیں اور سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھیں، اس کے بعد تا عمر سات مرتبہ روزانہ سورۂ اخلاص پڑھ لیا کرے، اس کے بعد رزق میں اضافے کے لئے اس عمل کو کرنا چاہئے۔ اس عمل کی برکت سے رزق میں حد سے زیادہ اضافہ ہوگا اور دولت موسلا دھار بارش کی طرح برسے گی۔

عمل یہ ہے کہ نماز فجر کے بعد سورۂ اخلاص ۲۱ مرتبہ پڑھیں، نماز ظہر کے بعد ۲۲ مرتبہ، سورۂ اخلاص نماز عصر کے بعد ۲۳، مرتبہ نماز مغرب کے بعد ۲۴ مرتبہ، نماز عشاء کے بعد ۲۵ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے، جس تعداد میں سورۂ اخلاص پڑھے اسی تعداد میں روزانہ اول و آخر درود شریف پڑھے اور اس عمل کو روزمرہ کے معمولات میں شامل رکھے، انشاء اللہ رزق کی فراوانی ہوگی۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کسی شخص کو ملازمت نہ ملتی ہو تو اس کو چاند کی ۱۴ اور ۱۵ تاریخوں کو باوضو ہوکر دس ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص بعد نماز عشاء پڑھے اور اول و آخر سو مرتبہ درود شریف پڑھے، انشاء اللہ چند ماہ کے اندر اندر ملازمت مل جائے گی۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص روزانہ سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھنے کا معمول بنالے تو وہ ہر طرح کے فتنے اور شر سے محفوظ رہے اور اس کے بعد کاروبار میں زبردست خیر و برکت ہو۔ (باقی آئندہ)

امداد روحانی

قسط:۲۵

بذریعہ آیاتِ ربّانی

حسن الہاشمی

قرآن حکیم کی ایک آیت ہے۔رَبِّ احکُمْ بالحقِ ط وَرَبُّنا الرَّحمٰنُ المُستَعانُ علٰی مَا تَصِفُوْن○

(سورۂ انبیاء)

اس آیت کے ورد کے بے شمار فوائد بزرگوں سے منقول ہیں، اس آیت کے ورد سے دل ودماغ کے اضطراب ختم ہوجاتے ہیں، اگر دماغ منتشر ہو اور کسی بھی طرح یکسوئی حاصل نہ ہورہی ہو تو اس آیت کو صبح شام سو مرتبہ پڑھیں، انشاء اللہ چند ہی دنوں میں دماغ کو سکون ملے گا اور یکسوئی حاصل ہوجائے گی۔

اگر کسی شخص پر کوئی سنگین تہمت لگادی گئی ہو اور وہ اس تہمت کی وجہ سے پریشان ہو، اس کا دل مضطرب ہو اور اس کو اپنی رسوائی سے گھبراہٹ ہو اور وہ اس شخص اس تہمت سے بری ہونا چاہتے ہو اور یہ چاہتا ہو کہ اس کو اس غم اور اس حزن سے نجات ملے تو اس کو چاہئے کہ تین دن تک اس آیت کو روزانہ ایک نشست میں ایک ہزار مرتبہ پڑھے، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے، انشاء اللہ اس کو تہمت سے نجات ملے گی، تہمت لگانے والا خود رسوا ہوگا اور لوگ اس پر کوئی شبہ نہیں کریں گے، نیز اس کو اس تہمت کی وجہ سے جو اضطراب اور بے چینی ہوگی اس سے بھی چھٹکارا ملے گا۔

اگر کسی شخص پر کوئی ناحق مقدمہ چل رہا ہو تو اس آیت کا ورد گیارہ سو گیارہ دن تک کریں، انشاء اللہ بہت جلد اس مقدمہ میں کامیابی ملے گی۔

ہر طرح کی جنگ، مناظرے، مباحثے اور خاندانی انتشار پر قابو پانے کے لئے اس آیت کا ورد روزانہ سو مرتبہ کرنا چاہئے۔

اس آیت کا نقش تہمت سے نجات پانے، مقدمہ میں کامیابی حاصل کرنے اور کسی بھی معاملے میں سرخروئی اور برتری حاصل کرنے اور دل ودماغ میں تقویت پیدا کرنے اور اضطراب وبے چینی سے نجات حاصل کرنے میں بہت مؤثر اور مفید ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ط، ہ، م، ش، ف یا ذ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے، اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۸۹	۶۰۳	۶۰۰	۵۹۶
۶۰۱	۵۹۵	۵۹۰	۶۰۲
۵۹۴	۵۹۸	۶۰۵	۵۹۱
۶۰۴	۵۹۲	۵۹۳	۵۹۹

اس آیت کا نقش ذوالکتابت یہ ہے۔

۷۸۶

رَبِّ احکُمْ بالحق	وَرَبُّنا الرَّحمٰنُ	المُستَعان	علٰی مَا تَصِفُوْن
۶۵۳	۷۳۵	۴۱۳	۵۸۷
۷۳۴	۶۵۰	۵۹۰	۴۱۴
۵۸۹	۴۱۵	۷۳۳	۶۵۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۷۹۹	۷۹۲	۷۹۷
۷۹۴	۷۹۶	۷۹۸
۷۹۵	۸۰۰	۷۹۳

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ص، ت، ن یا ض ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دوزانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

۷۸۶

۵۹۲	۵۹۸	۵۹۵	۶۰۳
۶۰۴	۵۹۴	۶۰۱	۵۸۹
۵۹۹	۵۹۱	۶۰۲	۵۹۶
۵۹۳	۶۰۵	۵۹۰	۶۰۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۷۹۳	۷۹۸	۷۹۷
۸۰۰	۷۹۶	۷۹۲
۷۹۵	۷۹۴	۷۹۹

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۰۳	۵۸۹	۵۹۶	۶۰۰
۵۹۵	۶۰۱	۶۰۲	۵۹۰
۵۹۸	۵۹۴	۵۹۱	۶۰۵
۵۹۲	۶۰۴	۵۹۹	۵۹۳

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۷۹۷	۷۹۸	۷۹۳
۷۹۲	۷۹۶	۸۰۰
۷۹۹	۷۹۴	۷۹۵

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ع، غ، ر یا ل ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۹۹	۵۹۳	۵۹۲	۶۰۴
۵۹۱	۶۰۵	۵۹۸	۵۹۴
۶۰۲	۵۹۰	۵۹۵	۶۰۱
۵۹۶	۶۰۰	۶۰۳	۵۸۹

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۷۹۵	۸۰۰	۷۹۳
۷۹۴	۷۹۶	۷۹۸
۷۹۹	۷۹۲	۷۹۷

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل سو مرتبہ مذکورہ آیت پڑھ کر ان نقوش پر دم کردے تو ان نقوش کی تاثیر دوگنی ہوجائے گی۔

قرآن حکیم کی ایک آیت ہے۔ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ؀ (سورۂ حج)

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص ۵ ہزار مرتبہ روزانہ اس آیت کو ۱۴ دن تک پڑھے گا تو اس کے دل کی تمام مرادیں پوری ہوں گی۔

اگر کوئی خاص آرزو ہو تو اس آیت کو روزانہ ۲۱ مرتبہ ۲۱ دن تک پڑھیں اور روزانہ اللہ سے دعا کریں، انشاء اللہ ۲۱ دن میں آرزو پوری ہوگی۔

اگر دل میں کسی طرح کی گھٹن ہو یا دل و دماغ میں کسی طرح کا انتشار ہو یا طبیعت میں کسی طرح کی بے قراری ہو اور سکونِ دل اور سکونِ دماغ حاصل کرنے کی خواہش تو اس آیت کو ہر فرض نماز کے بعد ۴۰ مرتبہ پڑھنے کی عادت ڈالیں، انشاء اللہ دل و دماغ پرسکون ہو جائیں گے اور دل کی گھٹن دور ہوگی۔

اس آیت کا نقش خواہشات اور حاجات پوری کرنے میں باذن اللہ بہت مؤثر ثابت ہوتا ہے اور اس نقش کی برکت سے دل کی بے چینیاں ختم ہو جاتی ہیں۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ش، ف یا ذ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کر لے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۹۸	۲۱۲	۲۰۹	۲۰۵
۲۱۰	۲۰۴	۱۹۹	۲۱۱
۲۰۳	۲۰۷	۲۱۴	۲۰۰
۲۱۳	۲۰۱	۲۰۲	۲۰۸

اس آیت کا نقش ذوالکتابت یہ ہے۔

۷۸۶

نِعم	المولٰی	وَنِعمَ	النَّصیر
۱۶۷	۳۸۰	۱۶۱	۱۱۶
۳۷۹	۱۶۴	۱۱۹	۱۶۲
۱۱۸	۱۶۳	۳۷۸	۱۶۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۷۸	۲۷۰	۲۷۶
۲۷۲	۲۷۵	۲۷۷
۲۷۳	۲۷۹	۲۷۱

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ص، ت، ن یا ض ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرے اور دو زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۱۲	۳۰۴	۲۰۷	۲۰۱
۱۹۹	۲۱۰	۲۰۳	۲۱۳
۲۰۵	۲۱۱	۲۰۰	۲۰۸
۲۰۹	۱۹۹	۲۱۴	۲۰۲

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۷۶	۲۷۷	۲۷۱
۲۷۰	۲۷۵	۲۷۹
۲۷۸	۲۷۲	۲۷۴

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ح، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کر لے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۰۹	۲۰۵	۱۹۸	۲۱۲
۱۹۹	۲۱۱	۲۱۰	۲۰۴
۲۱۴	۲۰۰	۲۰۳	۲۰۷
۲۰۲	۲۰۸	۲۱۳	۲۰۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۷۶	۲۷۷	۲۷۱
۲۷۰	۲۷۵	۲۷۹
۲۷۹	۲۷۲	۲۷۳

جن حضرات دخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ع، غ، ریال ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرکے آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۰۸	۲۰۲	۲۰۱	۲۱۳
۲۰۰	۲۱۴	۲۰۷	۲۰۳
۲۱۱	۱۹۹	۲۰۴	۲۱۰
۲۰۵	۲۰۹	۲۱۲	۱۹۸

مذکورہ حضرات دخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

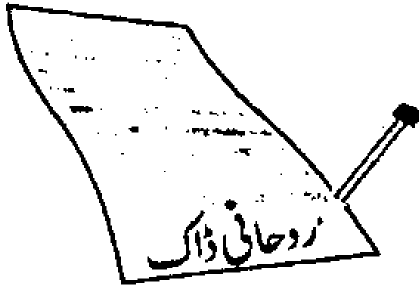
۲۷۴	۲۷۹	۲۷۱
۲۷۲	۲۷۵	۲۷۷
۲۷۸	۲۷۰	۲۷۶

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل مذکورہ آیت کو سو مرتبہ پڑھ کر ان نقوش پر دم کر دے تو ان کی تاثیر دو چند ہو جائے۔

ان نقوش کو فیروزی رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے استفادہ کرنا چاہئے۔ (باقی آئندہ)

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند





ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

ایک شاگرد کا خط

سوال از: محمد فخر الدین ــــــــــ گلبرگہ

اللہ سے دعا گو ہوں کہ وہ آپ کا سایۂ عاطفت ہم پر عرصۂ دراز تک رکھے۔ احقر کو آپ کی شاگردی میں آکر تقریباً ۳ ماہ ہوگئے ہیں۔

عرض گزارش یہ ہے کہ میرا دوسرا چلہ قریب الختم ہے۔ آپ نے شاگردی کے کتابچہ میں کورس ایک سال کا لکھا مگر میں نے طلسماتی دنیا کے کسی شمارے میں کورس کی میعاد ۳ سال پڑھی ہے، یہ بات سمجھ میں نہیں آئی۔ دوسری بات ''حصار والی'' پڑھائی کب کرنی ہے۔ اس کی بھی وضاحت فرمادیں۔ میرے لئے کونسا نگینہ بہتر رہے گا۔ میرے ان سوالوں کا جواب کسی قریبی شمارے میں دیں۔

جواب

شاگردی کا کتابچہ جو تمام طلباء کو بنیادی ریاضتوں کے لئے بھیجا جاتا ہے، آپ کے پاس ہے، اس سے آپ اندازہ کرلیں کہ ان ریاضتوں کو آپ کتنے عرصہ میں مکمل کریں گے۔ یہ کتابچہ نہ ایک سال میں مکمل ہوگا اور نہ اس کو مکمل کرنے میں ۳ سال لگیں گے، اگر اس کتابچے کی ریاضتوں کو آپ سکون کے ساتھ ادا کریں اور جلد بازی سے نہ کریں تو اس کی تکمیل کے لئے آپ کے کل ایک سال چھ مہینے لگیں گے۔

اگر آپ سورۂ یٰسین کے چلوں کے درمیان دوسری ریاضتوں کو بھی ادا کرتے رہیں اور نقوش کی زکوٰۃ ادا کرتے وقت دو دو نقش کی زکوٰۃ ایک ساتھ ادا کریں تو وقت کچھ کم لگے گا لیکن روحانی عملیات کی صحیح قوتیں حاصل کرنے کے لئے افضل یہی ہے کہ سکون کے ساتھ بالترتیب ایک وقت میں صرف ایک ہی عمل کی زکوٰۃ ادا کی جائے اور دوڑ لگانے کے بجائے آہستہ آہستہ قدم اٹھا کر منزل مقصود کی طرف بڑھا جائے۔ جلد بازی کرنے سے اگر نقص پیدا نہ ہو تو عمل میں کمزوری ضرور آتی ہے اور جب کسی عمارت کی بنیادیں کمزور رکھی جاتی ہیں تو پھر باقی عمارت کا مستحکم ہونا ممکن نہیں ہوتا۔

کتابچے میں جو ترتیب رکھی گئی ہے اس کو ملحوظ رکھیں اور جب حصار کی زکوٰۃ دینے کا نمبر آئے تب اس کی زکوٰۃ ادا کریں، اس کتابچے میں ترتیب ریاضت ایک خاص مقصد کے لئے قائم کی گئی ہے، طلباء کو چاہئے کہ وہ اس ترتیب کو نظر انداز نہ کریں، آخر میں نقوش کی زکوٰۃ ادا کریں، ایک ایک نقش کی زکوٰۃ الگ الگ ادا کریں، نقوش کی چالوں کو ذہن میں بٹھانے کی کوشش کریں تاکہ آگے چل کر نقش بغیر کتاب میں دیکھے بھر سکیں اصل نقش وہی کہلاتا ہے، جس کو بھرتے وقت عامل نے اس کی چال کا خیال رکھا ہو، اگر نقش ایسے ہی بھر دیا جائے گا تو وہ نقش نہیں کہلائے گا اور اس کا اثر محض حسن اتفاق ہوگا۔ اس لئے طلباء اگر نقوش کی چالوں کو دوران ترتیب ذہن میں محفوظ کرلیں گے تو ان کے حق میں بہتر ہوگا اور آئندہ وہ کتابوں کے محتاج نہیں رہیں گے۔

آپ اوپل نگینہ کا استعمال کریں، ساڑھے چار گرام چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر سیدھے ہاتھ کی انگلی میں پہنیں، انشاء اللہ یہ نگینہ آپ کے لئے ذریعہ سکون وعافیت ثابت ہوگا اور اس کے استعمال کے بعد اللہ کے فضل سے آپ کے لئے نئی نئی راہیں کھلیں گی اور آپ حادثات سے

بھی محفوظ رہیں گے۔

مختلف سوالات

سوال از: منیر احمد قریشی ــــــــــ شاہدرا

امید قوی ہیں کہ آپ بخیر عافیت ہونگے، خداوند ہر مسلمان کو بخیر عافیت ہی رکھے، اسی میں ہماری سرخروئی ہیں۔

محترم میں نے ہمزاد نمبر میں طریق ۳۰ کا چلہ کیا، ۴۰ یوم کا چلہ اسی طرح قل ۳ چلے کئے اس طریق ۳۰ میں لکھا تھا، بقول آپ پرہیز کچھ نہیں پہلے ہی عشرہ میں اثرات ظاہر ہوں گے اور آخری عشرہ میں عجیب وغریب قسم کی بشارتیں ہونگی اور عمل کے آخری دن ہمزاد حاضر ہو کے تابع داری کا عہد کرے گا، مگر افسوس ۴ ماہ زایہ کر کے بھی ہمزاد مسخر نہ ہوا، خیر پھر میں یہ ہمزاد نمبر لے کر ایک استاد کے پاس گیا اس نے یہ ساری کتاب اچھی طرح دیکھی، فرمایا بیٹا یہ جو طریق ۳۰ تم نے ۴ ماہ کیا۔ یہ ایک ایسی عمل روایات مشہور کی ہیں۔ ہمزاد کے متعلق جو دراصل کچھ حقیقت اور وقعت نہیں رکھتی اور فرمایا بہت سے نکات اور اسرار اسکے پوشیدہ رکھے گئے ہیں، فرمایا اس نمبر میں زیادہ ایسے طریق لکھے گئے ہیں جو دراصل کچھ حقیقت ہی نہ رکھتی ہیں۔ اس نمبر میں صرف ۶۔ ۷۔ ۸ عملیں پوشیدہ خزانے کا راز ہیں اور باقی بیوقوفوں کے لئے تاکہ بیوقوف اس طاقت کو غلط کام نہ لے اور اپنے آپ کو بھی ہلاکت میں ڈلدیگا اور پھر دوسرے کو بھی اور آپ سے میں مولانا صاحب یہ بھی کہنا چاہتا ہوں ۴ ماہ میں نماز پنج گانہ پر کاربند رہا، ایک پارسا کیطرح زندگی گزاری۔ ایک اور بات عرض کرتا ہوں اس استاد نے بھی مجھے فرمایا ہمزاد کو اولیاء اللہ کے بغیر کوئی تسخیر نہ کرسکتا۔ چاہے اس شخص نے ۹ کے بجائے ۱۰ چلیں بھی صورہ یاسین کے کیوں نہ کئے ہونگے۔ مسلہ اور بھی وہ یہ ہیں طلسماتی دنیا ستمبر اکتوبر ۲۰۱۱ عیسٰی کی میں آپ لوح شرف زحل کی زکر اور لوح شرف زحل کا نقش دے چکے ہیں۔

آپ لکھتے ہیں قارین اس سال شرزحل ۱۲ اکتوبر ۲۰۱۱ عیسٰی سے لے کر ۲۰ اکتوبر ۲۰۱۱ تک ہوگا جس میں لوح شرف زحل تیار کرتے ہیں یا کرواسکتے تے ہیں کیوں کہ اس وقت کو ضائع کرنا اپنی قسمت کو لات مارنے کے برابر اور یہ کوئی سعید وقت اور روز روز نہیں آیا کرتے، بلکہ تقریباً ۲۹ سال بعد شرف زحل آتا ہیں، اس سعید وقت میں تمام عاملین کاملین وغیرہ لوح شرف زحل تیار کریں گے آپ بھی ضرور کریں ورنہ پچھاوے کے علاوہ کچھ ہاتھ نہ آیئگا لوح شرف زحل کو پورے لوازمات کے ساتھ تیار کر کے اپنے پاس رکھے لوح مبارک کا نقش زیل میں دیا ہے، مگر حضرت میں نے بھی یہ لوح شرف زحل خود تیار ۱۵ اکتوبر سنیچروار کے روز پہلے ہی ساعت میں تیار کیا ہر عامیل سے لوح تیار کرلیا کاغذ سفید پر دھونی میجہ سائلہ کی دی اور نقش کی غلاف کالی اُپر رکھی تب سے میرے گلے میں پڑا ہیں، مگر مجھ پر کچھ اثر اس لوح نے نہ دکھایا۔ میرا ستارہ زحل ہیں اسی لئے یہ لوح میں نے بھی تیار کرلیا۔ یہ لوح اپنا اثر دکھانے میں کیوں بے اثر رہا۔ غم پریشانی مصیبت رکاوٹیں ہر قسم کی بدستور جاری ہے، اگر مجھے اور کسی طریق سے یہ لوح تیار کرنا تھا تو بیان کیجئے مہربانی ہوگی۔ اب یہ شرف زحل تو اب ۲۸ سال بعد بعد آیئگا۔ اگر لوح کے لوازمات میں آپ کے نظر کے مطابق مجھ سے غلطی ہوگئی ہو تو کیا میں یہ لوح شرف زحل اس ۲۰۱۳ عیسٰی میں لکھ سکتا ہوں یا نہیں اگر لکھ سکتا ہوں تو کس طرح کے لوازمات کے تحت لوح تیار کرسکتا ہوں، کس دن اور کس ساعت میں مجھے سمجھادیئے تفصیلن۔

میں اپنی زہنی عادت کے مطابق ہر ماہ طلسماتی دنیا خریدتا ہوں اور بڑے لطف وشوق سے پڑھتا ہوں اس میں (مفتاح الارواح) میں بہت سے نقش مختلف معاملات کے لئے چھپ کے ہوتے ہیں میں اچھی طرح پورے لوازمات کے ساتھ لکھتا ہوں اپنے ہی لئے مگر ان نقشوں سے بھی کوئی بھی فایدہ ہی نہیں پہنچتا۔ ایسا کیوں، اب آخر پر اور ایک مسلہ آپ کی طرح اٹھانا چاہتا ہوں وہ یہ (روحانی ڈاک بھی میں) ہر سوال اور آپ کا ہر جواب اول سے آخر تک پڑہتا ہوں اس میں مختلف اشخاص آپ سے جنات تابع کرنے کے سوال کرتے ہیں مگر ہر شخص کو آپ جنات تابع کرنے سے منع فرماتے ہیں، ایسا کیوں آپ کو جناتوں سے اتنی نفرت کیوں ہیں۔ تفصیلن بتایئے اصل بات کیا ہیں۔ مگر یہاں سے تو آپ نے موکلات نمبر میں جنات کے وظائف بھی قلم بند کئے ہوئے ہیں اوراق ۴۶ سے ۴۸ تک کوئی اس میں ۴۰ یوم کی عمل کوئی ۴۱ یوم کی کوئی ۷ یوم کی ۳ جناتوں کی عمل آپ اس موکلات نمبر میں درج کرچکے ہے۔ پہلی عمل (۱۰) تسخیر شہنشاہ جنات کی پھر (۱۱) پھر حاضری شاہ جنات کی پھر (۱۳) ۷ یوم کی عمل عرض آپ سے کرتا ہوں کیا جنات تسخیر کرنے کے لئے مرشد کی ضرورت اول سے آخر یوم تک ہوتی اگر ہوتی ہیں تو کس قسم کی امداد کی ضرورت اس کام میں ایک عامل کو مرشد کی پڑھتی ہیں اس کام

میں۔ آپ موکل اور ہمزاد مسخر کرنے سے منع نہیں فرماتے ہیں ایسا بھی کیوں۔ سوال معمولی سا اکثر لوگ نوچند جمعرات میں غلطی کرتے ہیں کیا نوچند جمعرات بدھوار کے آخری دن اور آنیوالی ویروار کو کہتے ہیں یا ویروار کے شام نماز مغرب کے بعد پھر کل آنیوالا جمعہ کو کہتے ہیں۔

(۱) چاند کب منزل بطن میں ہوتا ہیں اور کس طرح سمجھے کہ چاند اس یا اس تاریخ کو منزل بطن میں ہوگا۔ تیسرا سوال۔ طالع برج جوزا نظرات قمر و زہرہ کے سعد ہو، سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ طالع کا مطلب کیا برج جانتا ہوں معنی ہے، برج کا ماہ۔ اور نظرات قمر و زہرہ کے سعد اس کا مطلب کیا ہیں اور زہرہ بحالت مستقیم طلوع بہ مشرق ہو اور برج ثور کے ۱۔۱۴ یا اسد کے ۱۴ یا سنبلہ کے ۱۔۱۰ یا میزان کے ۸۔۱۳ یا عقرب کے ۱۶ درجہ پر ہو اور اس کے سعد نظرات قمر یا مشتری کے ساتھ ہوں۔ ذرا یہ سمجھایئے مجھے زہرہ بحالت مستقیم کا مطلب کیا اور طلوع بہ مشرق ہوکا مطلب کیا، اور برج ثور کے ۱۔۱۴ یا اسد کے ۱۴ کا یہ مطلب کیا مہربانی ہوگی۔ یہ ۱۔۱۴ یا اسد کے ۱۴ یہ تاریخ ان کا مطلب کیا اور نظر تسدیس اور یا تثلیث یا قران ہو کا مطلب اور نحس کیا۔ آپ کے حکم کے مطابق ہر طلسماتی دنیا میں روحانی ڈاک کے حصے اول میں یہ لکھا ہوتا ہیں ۳ سوال کر سکتے ہیں خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو نہ ہو مگر بے ادبی کی معافی میں نے آپ پہ ۳ سوالوں سے زیادہ ہی بوجھ ڈال دیا شرمندہ بھی ہوں اور آپ سے التجا کرتا ہوں کہ مجھے معافی دینا میں نے آپ کے حکم کی خلاف ورزی کی مگر یہاں سے میں اتنے سوال کرنے کے لئے مجبور بھی ہوں۔

میں اس سے پہلے ایک خط آپ کو ارسال کر چکا ہوں ماہ اکتوبر میں ۲۰۱۰ عیسی میں اس کا جواب کسی بھی ماہ جنوری تک کی کسی طلسماتی دنیا میں نہ پایا اور دل دکھی ہوگیا اب امید قوی رکھتا ہوا انشاء اللہ رحمان آپ اس دوسرے خط کو نظر انداز نہ کریں گے، مجھ پر رحم کھا کر جواب ضرور لکھے کہ میں آپ سے سوال نہ کروں تو کس سے کروں گا آپ کے ہی طلسماتی دنیا پڑھتا ہوں اور دو نمبر بھی طلسمات دنیا کے میرے پاس ہے اس کے علاوہ سورہ مزمل کے عظمت وافادیت اور سورہ یاسین کے عظمت وافادیت بھی میں نے منگائی ہے۔

جواب

ماہنامہ طلسماتی دنیا میں جو بھی عمل شائع کئے جاتے ہیں وہ ہمارے اپنے ذہن کی اُپج نہیں ہیں، یہ تمام تر روحانی فارمولے ہمارے اکابرین کا چھوڑا ہوا علمی اثاثہ ہیں، جنہیں ہم آسان زبان میں اپنے قارئین کے لئے پیش کر رہے ہیں، ہم یہ سوچنے کی غلطی نہیں کر سکتے کہ ہمارے اکابرین نے جو علمی ترکہ اپنے پس ماندگان کے لئے چھوڑا ہے وہ عبث اور بے فائدہ ہے۔ ایسا سوچنا بھی کبیرہ گناہ ہوگا، کیوں کہ ہمارے بزرگوں نے ملت اسلامیہ کی خدمت دیانت وذمہ داری کے ساتھ انجام دی ہے اور دنیا سے رخصت ہوتے وقت وہ علم وہنر کے بے شمار خزانے آنے والی نسلوں کے لئے عطا کر گئے ہیں، اللہ ان کی قبروں کو نور سے بھر دے اور ہمیں ان کے چھوڑے ہوئے اثاثے سے استفادہ کرنے کی توفیق بخشے۔

آپ نے جس عمل کا ذکر کیا ہے اور اس عمل کے بارے میں ہماری جن وضاحتوں کا تذکرہ کیا ہے وہ حرف بہ حرف درست ہیں لیکن اگر کوئی بھی عامل یا کوئی بھی طالب علم اس طرح کے عمل میں ناکام ہوجاتا ہے تو اس میں کسی نہ کسی کوتاہی کا احتمال ضرور ہے، ہم کسی بھی صورت میں یہ شک نہیں کر سکتے کہ ہمارے بزرگوں کا چھوڑا ہوا اثاثہ شاید ناقابل اعتبار ہے۔ ذرا سوچئے کہ قرآن حکیم کا دعویٰ یہ ہے کہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ۔ کہ بے شک نماز انسان کو تمام فحش کاموں سے اور تمام برائیوں سے اور خطاؤں سے روکتی ہے، نماز انسان کے اندر سدھار اور نکھار پیدا کرتی ہے اور انسان کے کردار کو آئینے کی طرف صاف وشفاف بنادیتی ہے۔ قرآن حکیم کا یہ دعویٰ اپنی جگہ درست ہے، لیکن دیکھنے میں یہ آرہا ہے کہ جو لوگ پنج وقتہ نمازی ہیں ان کے اندر سیکڑوں خرابیاں اور برائیاں موجود ہیں۔ بے شمار نمازی جھوٹ بھی بولتے ہیں اور غیبتیں بھی کرتے ہیں، لوگوں پر تہمتیں بھی اُچھالتے ہیں ان کی زبان پر گالیاں بھی رینگتی ہیں اور بے شمار نمازی مقدموں میں جھوٹی گواہیاں بھی دیتے ہیں اور بدکاری اور دیگر فحش باتوں سے بھی باز نہیں آتے تو کیا قرآن حکیم کا دعویٰ غلط ہے، کیا اس دعوے کی کوئی حقیقت نہیں ہے؟ سچ تو یہ ہے کہ دعویٰ قرآن حکیم کا اپنی جگہ درست ہے لیکن نمازیوں کی نماز ہی میں کچھ گڑبڑ ہے یا تو ان کی نمازیں اخلاص سے محروم ہیں یا پھر نماز کا جسم تو موجود ہے لیکن نماز کی روح فنا ہوچکی ہے۔ نماز اگر صحیح معنوں میں نماز ہوگی، نماز اگر جسم کے ساتھ ساتھ روح سے بھی بہرہ ور ہوگی تو یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ نمازی نماز پڑھنے کے ساتھ گناہوں اور خطاؤں میں مبتلا رہے۔ دور ماضی کے نمازی ایک بار نماز پڑھتے تھے تو دس بار خدا سے ڈرتے تھے اور آج کل کے نمازی دس بار نماز پڑھنے کے بعد ایک بار بھی

خدا سے خوف زدہ نظر نہیں آتے۔اس لئے ان کی نماز ان کے کردار پر اثر انداز نہیں ہوتی۔ایسے تمام لوگ نماز بھی پابندی کے ساتھ پڑھتے ہیں اور گناہ بھی پابندی کے ساتھ کرتے ہیں۔

عزیزم بالکل یہی حال روحانی عملیات کا بھی ہے، ہم اپنے بزرگوں کے چھوڑے ہوئے اثاثے سے استفادے کے دوران اگر ناکام ہورہے ہیں تو اس میں یقیناً اپنی ہی کوئی کوتاہی ہے اور یقیناً ایسی کوئی کسی کمی دوران عمل رہ گئی ہے جس نے ہمیں کامیابی سے ہمکنار نہیں ہونے دیا۔

ہمارا اپنا خیال یہ ہے کہ کسی بھی ایسے عمل کو کرنے سے پہلے جس میں پڑھنے کی پابندی ہو، ہر طالب علم کو اپنی زبان کی اصلاح پوری طرح کرلینی چاہئے، زبان کی حفاظت بے حد ضروری ہے۔زبان سے متعلق جتنے بھی گناہ ہوں، مثلاً جھوٹ، غیبت، تہمت، لایعنی باتیں وغیرہ ان سب کو کلی طور پر ترک کردینا چاہئے، تب ہی کسی وظیفے اور کسی عمل میں تاثیر پیدا ہوسکتی ہے، جس زبان سے ہم دن بھر بکواس کرتے ہوں اسی زبان سے اگر ہم رات بھر اللہ کا ذکر کرتے رہیں تو اس ذکر کا کوئی فائدہ ہرگز ظاہر نہ ہوگا۔دوران عمل ہر طالب علم کو رزق حلال کا بھی کلی طور پر پابند رہنا چاہئے،ایک لقمہ حرام ساری محنت اور ریاضت کو برباد کرکے رکھ دیتا ہے۔آپ نے سنا ہوگا کہ ہر عامل کے لئے دو باتیں اشد ضروری ہیں، ایک صدق مقال اور دوسرے رزق حلال، ان کے بغیر کامیابی سے ہمکنار ہونا مستحیل اور ناممکن ہے۔

عمل میں ناکامی کے بعد آپ کسی خلیفہ سے بھی ملے انہوں نے آپ کو مزید گمراہ کیا اور آپ کے دل میں یہ بات اُتار دی کہ طلسماتی دنیا کے ہمزاد نمبر وغیرہ میں جو بھی طریقے پیش کئے گئے ہیں ان کی اصلیت کچھ بھی نہیں ہے، یہ سب یوں ہی بے حیثیت ہیں اور ان میں کچھ باتوں کو مخفی اور پوشیدہ رکھا گیا ہے۔خلیفہ صاحب نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ہمزاد نمبر میں چھ سات اور آٹھ نمبر والے طریقے پوشیدہ خزانوں سے تعلق رکھتے ہیں، باقی سب بے وقوفوں کے لئے ہیں، ایسے خلیفاؤں کے بارے میں ہم اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتے کہ انہیں علم وآثار کی ہوا تک نہیں لگی، لہٰذا ان کی کسی بھی بات کا کوئی بھی جزء معتبر نہیں ہے، اگر آپ ایسے بے لگام باتیں کرنے والے چودھریوں سے وابستہ رہے تو آپ کو آئندہ بھی ناکامی کے سوا کچھ ہاتھ لگنے والا نہیں ہے، اگر وہ آپ کے حق میں مخلص ہوتے تو ان کے سمجھانے کا انداز دوسرا ہوتا، وہ آپ کے عمل ہی میں کوتاہی تلاش کرتے اور آپ کا حوصلہ بڑھانے کے لئے اپنی زبان سے ایسے الفاظ خارج کرتے جن میں تائید اور تصویب کا پہلو ہوتا،علم کے سارے سرمائے کو ہی مشکوک قرار دیدینا، بجائے خود ایک جہالت ہے اور اس جہالت نے ہر لائن کے مسلمانوں کو نقصان پہنچایا ہے۔

آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ عمل کے دوران چار مہینے تک آپ نماز کے پابند رہے اور آپ نے ان چار مہینوں میں ایک پارسا کی سی زندگی گزاری، آپ کا یہ جملہ آپ کے کردار کی چغلی کھارہا ہے، اس جملے سے بجائے خود یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ عام حالات میں نماز کے پابند نہیں ہیں اور عام حالات میں آپ محتاط قسم کی زندگی نہیں گزارتے۔

بقول آپ کے، آپ کے استاد نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے، ہمزاد کو صرف اولیاء اللہ ہی مسخر کرسکتے ہیں، ان کے علاوہ کوئی بھی انسان خواہ وہ کتنے بھی چلّے کرلے ہمزاد کو مسخر نہیں کرسکتا۔ہم استاد صاحب کی اس بات کو بھی فضول اور لایعنی سمجھتے ہیں، آپ کے استاد دولت علم سے محروم لگتے ہیں، ورنہ وہ ایسی غلط بات اپنی زبان سے نہ نکالتے، جس میں مغز نام کی کوئی چیز موجود نہیں ہے، اللہ کے نیک بندے، جنہیں اولیاء اللہ سے تعبیر کیا جاتا ہے وہ مؤکلین اور ہمزاد کے نہ محتاج ہوتے ہیں اور نہ خواہش مند اور اگر بالاتفاق وہ ایسا کوئی عمل کرنا بھی چاہیں تو انہیں کسی پرہیز کی حاجت نہیں ہوتی کیوں کہ پرہیز جسم میں لطافت پیدا کرنے کے لئے کیا جاتا ہے اور اولیاء اللہ کے جسموں میں لطافت پہلے ہی سے موجود ہوتی ہے، وہ کم خوردن، کم گفتن اور کم خفتن کے پابند ہوتے ہیں اور عام زندگی میں کم کھاتے ہیں، کم بولتے ہیں، کم سوتے ہیں، ان کی روح اور ان کا جسم لطیف ہوتا ہے اور ہر طرح کی کثافتوں سے محفوظ ہوتا ہے، لہٰذا انہیں کسی بھی عمل کے دوران باقاعدہ کسی پرہیز کی ضرورت نہیں ہوتی اور چونکہ اللہ کے نیک بندے صدق مقال اور اکل حلال کے بھی پابند ہوتے ہیں اس لئے ان کو ہر عمل میں بھرپور کامیابی مل ہی جاتی ہے۔

آپ نے لوح زحل کا ذکر بھی اپنے خط میں چھیڑا ہے اور لوح زحل کو آپ نے خود ہی تیار بھی کرلیا ہے، جب کہ آپ غالباً عامل نہیں ہیں اور آپ نے روحانی عملیات کی کوئی بھی ریاضت بطور زکوٰۃ ادا نہیں کی ہے لیکن آپ نے خود ہی اس لوح کو تیار کرلیا ہے اور اس سلسلے میں کسی معتبر عامل کے تعاون کی کوئی ضرورت محسوس نہیں ہے اور اب آپ کو یہ بھی گلہ ہے کہ اس لوح سے آپ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا ہے۔

عزیزم آپ نے بے شمار مقویات کے بارے میں یہ سنا ہوگا کہ ان سے جسم میں زبردست طاقت پیدا ہوتی ہے، بازار میں ایسے بے شمار خمیرے اور وٹامن بکتے ہیں جن کے بارے میں بنانے والی کمپنیوں کا دعویٰ یہ ہوتا ہے کہ ان سے تندرستی بحال رہتی ہے اور اعضاء رئیسہ کو زبردست تقویت ملتی ہے، لیکن بے شمار لوگ یہ بھی کہتے نظر آتے ہیں کہ انہوں نے خمیرہ مروارید اور خمیرہ ابریشم کا استعمال کیا تھا لیکن انہیں کوئی فائدہ نہیں ہوا، ایسے لوگ سچ ہی بولتے ہوں گے لیکن ان کے سچ سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ دنیا میں جو بھی خمیرے رائج ہیں وہ بے سود ہیں، دراصل کسی ایک فرد کو یا بہت سے افراد کو فائدہ محسوس نہ ہونے کا مطلب ہرگز ہرگز یہ نہیں ہوتا کہ تمام خمیرے بیکار ہیں اور ان کے بارے میں جو تعریفیں کی جاتی ہیں وہ خواہ مخواہ کا پروپیگنڈہ ہے۔ خمیرے ہوں یا دوسری ادویات ہوں یا مؤثر ترین غذائیں ہوں یہ جب ہی کسی کو فائدہ پہنچاتی ہیں جب اللہ کی مرضی شامل حال ہوتی ہے۔

تعویذات اور لوحیں بھی بذات خود مؤثر نہیں ہوتیں ان میں بھی اثر اللہ کے حکم سے پیدا ہوتا ہے، کبھی کبھی اور کسی کسی کے لئے تو یہ تیر بہدف ثابت ہوتی ہیں اور کبھی کبھی کسی کسی کے لئے ان کا کوئی بھی اثر ظاہر نہیں ہوتا، کیوں کہ اللہ کا حکم نہیں ہوتا تو یہ بعض لوگوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچاتیں، آپ کو اپنا عقیدہ مستحکم رکھنا چاہئے کہ شرفات کواکب کی خصوصیت اپنی جگہ لیکن اگر اللہ کا حکم نہ ہو تو نہ دوا کام کرتی ہے نہ غذا فائدہ پہنچاتی ہے اور نہ تعویذ کوئی اثر دکھاتے ہیں۔ اور آپ کو یہ بات بھی اپنے پلے باندھ لینی چاہئے کہ ہر دوا کے ڈبہ پر دعا کا فارمولہ لکھا ہوتا ہے، لیکن دوا وہی صحیح طور پر بنتی ہے جو حکیم نے بنائی ہو، ڈبے پر لکھے ہوئے فارمولے دیکھ کر ہر کس وناکس خمیرہ تیار نہیں کرسکتا، اسی طرح کوئی بھی لوح غیر عامل اگر تیار کرے گا تو اس کی افادیت معتبر نہیں ہوتی کیوں کہ جو روحانی عملیات کے فن سے واقف نہیں ہے وہ کسی بھی نقش کو صحیح معنوں میں تیار نہیں کرسکتا، صرف کتاب دیکھ کر نقل کرسکتا ہے اور نقل محض اکثر مؤثر نہیں ہوتی۔

ہمیں جب یہ معلوم ہی نہیں کہ آپ نے لوح زحل کو کس طرح تیار کیا تھا تو ہم آپ کی رہنمائی تفصیل جانے بغیر کیسے کرسکتے ہیں اور اب اس سے کوئی فائدہ بھی نہیں ہے، کیوں کہ شرف زحل کا وقت اب تو ۲۹ سال کے بعد ہی آئے گا، اب اپنی ضرورتیں پورا کرنے کے لئے کسی اور لوح کی طرف دھیان دیں اور شرف زحل کی لوح کو فی الحال بھول جائیے۔

خوشی کی بات ہے کہ آپ ماہنامہ طلسماتی دنیا کو پابندی کے ساتھ پڑھتے ہیں، لیکن معذرت کے ساتھ عرض ہے کہ آپ اس رسالے کا مطالعہ پوری گہرائی کے ساتھ نہیں کرتے، اگر آپ غور وفکر کے ساتھ اس رسالے کو پڑھا کرتے تو آپ اردو املے کی اتنی غلطیاں نہیں کرتے جتنی آپ نے اپنے خط میں کی ہیں۔

آپ نے اپنے خط کی ابتدائی سطروں میں کل کو قل لکھا ہے۔ ضائع کو زایہ لکھا ہے جو املے کی بھاری غلطی ہے، خط کے پہلے ہی صفحہ پر آپ نے رکھتے ہیں کو رکھتی ہیں لکھا ہے یہ بھی اردو تلفظ کی غلطی ہے۔ ایک جگہ آپ نے ذکر ز سے زکر لکھا ہے، ایک جگہ ذیل کو زیل لکھا ہے، ایک آپ نے تفصیلاً کو تفثیلن لکھا ہے، ایک جگہ ذہنی کو زہنی لکھا ہے، ایک جگہ پھر آپ نے تفصیلاً کو تفصیلن لکھا ہے۔ خط کے آخری حصے میں آپ نے نظر انداز کو نزر انداز لکھا ہے۔ خط کی آخری سطروں میں آپ نے سورۂ مزمل کو صورۂ مزمل اور سورۂ یاسین لکھا ہے اور خط ختم کرتے وقت آپ نے ازطرف کو ازطرفی لکھا ہے وغیرہ، یہ تمام غلطیاں یہ ثابت کرنے کے لئے بہت کافی ہیں کہ آپ طلسماتی دنیا کو غور وفکر کے ساتھ نہیں پڑھتے، اگر غور وفکر کے ساتھ پڑھا کرتے تو اردو زبان کی اتنی ساری غلطیاں آپ کے خط میں آپ سے سرزد نہ ہوتیں۔

مفتاح الارواح کے نقوش کے بارے میں بھی آپ نے یہ لکھا ہے کہ آپ نے ان کو پورے لوازمات کے ساتھ لکھا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا، ان نقوش کی افادیت سے متاثر ہوکر سیکڑوں خطوط ہمارے پاس روزانہ آتے ہیں، ان میں تعریفیں بھی ہوتی ہیں اور دعائیں بھی، لیکن ان نقوش کا فائدہ نہ جانے کیوں آپ کو نہیں پہنچتا، غالباً روحانی عملیات سے فائدہ حاصل کرنا آپ کی قسمت میں نہیں ہے، یا پھر آپ سے اس طرح کی کوتاہیاں ضرور ہوجاتی ہوں گی جنہیں آپ محسوس نہیں کرپاتے۔

آپ نے فرمایا ہے کہ روحانی ڈاک کے کالم میں ہم لوگوں کو جنات تابع کرنے سے منع کرتے ہیں اور آپ نے یہ الزام بھی لگے ہاتھوں لگادیا ہے کہ ہمیں جنات سے نفرت ہے اور ہمیں جنات سے اتنی نفرت کیوں ہے؟

عزیزم جنات نہ تابع کرنے کی تاکید اس لئے نہیں ہے کہ ہم جنات سے نفرت کرتے ہیں بلکہ یہ تاکید اس بنا پر ہے کہ جنات تابع کرنا بچوں کا کھیل نہیں ہے، جنات تابع کرنے کے لئے جن قیود وشرائط کی

ضرورت ہے اور جس طرح کے پرہیزوں کی ضرورت ہے اس دور کے انسان ان کو ملحوظ نہیں رکھ سکتے۔ جنات تابع کرنے والے عمل زیادہ تر خطروں والے ہوتے ہیں ان کو کرنے میں جان کا خطرہ بھی ہوتا ہے اور دماغ خراب ہوجانے کا اندیشہ بھی اس لئے ہم اپنے قارئین کو بار بار متنبہ کرتے ہیں کہ وہ اس طرح کے عملوں سے دور رہیں۔ منیر صاحب اس دور میں لوگ اپنی بیوی کو تابع نہیں کر سکتے جنات کو کیا تابع کریں گے، جنات کو غلام بنانا ایک دشوار ترین عمل ہے، جنات بالکل ہی لاوارث نہیں ہیں کہ کوئی بھی اُٹھے اور انہیں اپنی پھاند میں پھنسالے۔ ہمیں جنات سے اگر نفرت ہوتی تو ہم تو خود ہی ایسے فارمولے لوگوں کے ہاتھ میں تھما دیتے کہ ان جنات کو گھیرو اور ان سے گدھوں کی طرح خدمت لو، اگر دیکھا جائے تو جنات تو ہم سے خوش ہوتے ہوں گے کہ ہم انہیں انسان کی غلامی سے محفوظ رکھنے کے لئے لوگوں کو تنبیہ کر رہے ہیں اور ان کو خواہ مخواہ کی غلامی اور جی حضوری سے بچا رہے ہیں۔

آپ نے کچھ باتیں علم نجوم سے متعلق حیرت کا اظہار کیا ہے کہ ان باتوں کا مطلب کیا ہے اور ان کی حقیقتوں کا کس طرح اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ عزیزم کسی بھی علم کے بارے میں انسان جب تک کتابوں کی ورق گردانی نہیں کرے گا اور جب تک اہل علم سے معلومات حاصل نہیں کرے گا تو اس کو یہ کیسے پتہ چلے گا کہ کونسی چیز کیا ہے اور کس چیز کا کیا مطلب ہے؟ مثلاً اگر میں آپ سے یہ پوچھوں کہ تبخیر کسے کہتے ہیں تو اگر آپ نے طب کی کتابیں نہیں پڑھی ہوں گی یا آپ حکیموں کی صحبت میں نہیں بیٹھے ہوں گے تو آپ میرے سوال کا جواب نہیں دے سکیں گے یا اگر میں آپ سے یہ سوال کروں کہ وٹامن سی کسے کہتے ہیں تو اگر آپ نے اس موضوع پر کوئی کتاب نہیں پڑھی ہوگی تو آپ وٹامن سی کے بارے میں کچھ بھی نہیں بتاسکیں گے تو جب آپ نے علم نجوم کا مطالعہ ہی نہیں کیا ہے تو یہ تثلیث، تسدیس، قران اور مقابلہ وغیرہ کی اصطلاحات آپ کے پلے کیسے پڑیں گی، تاہم کچھ چیزوں پر روشنی ڈالی جارہی ہے۔

شاید کہ اُتر جائے ترے دل میں میری بات۔

سب سے پہلے نوچندی جمعرات کے بارے میں وضاحت کی جارہی ہے۔ نوچندی جمعرات اُس جمعرات کو کہتے ہیں جو چاند کی ۳ تاریخ کو یا ۳ تاریخ کے بعد پڑے۔ عاملین کی اصطلاح میں اسی جمعرات کو نوچندی جمعرات کہتے ہیں اور چونکہ چاند کی تاریخوں کے حساب سے مغرب کے وقت دن بدل جاتا ہے اس لئے بدھ گزرنے کے بعد جو رات شروع ہوتی ہے وہ نوچندی جمعرات کی شب کہلاتی ہے۔

یہ بات یاد رکھیں کہ چاند کی پہلی یا دوسری تاریخ کو جو جمعرات آتی ہے وہ پہلی جمعرات کہلاتی ہے اور جو جمعرات چاند کی ۳ تاریخ یا ۳ تاریخ کے بعد آتی ہے اس کو نوچندی جمعرات کہتے ہیں۔

چاند کی ۲۸ منزلیں ہیں، چاند پہلی تاریخ سے ۲۸ تاریخ تک ۲۸ منزلوں سے گزرتا ہے۔ چاند کی پہلی منزل، منزل شرطین ہوتی ہے اور جب چاند برج حمل میں ہوتا ہے اس وقت وہ منزل شرطین میں ہوتا ہے۔ چاند کی دوسری منزل منزل بطین کہلاتی ہے، اس طرح چاند مختلف منزلوں سے گزرتا ہوا آخری منزل، منزل رشا تک پہنچتا ہے اور چاند کا ہر ماہ اس طرح ۲۸ منزلوں کا سفر طے کرنا حکم خداوندی کی وجہ سے ہے۔ یہ بات مسلم ہے کہ لیل ونہار شمس وقمر اور دیگر تمام ستاروں کی گردشیں اللہ کے حکم سے جاری ہیں اور تا قیامت جاری رہیں گی۔

آپ نے پوچھا ہے کہ زہرہ کی استقامت سے مراد کیا ہے۔ تو آسمان پر جتنے بھی ستارے گردش کرتے ہیں، کبھی وہ سیدھی چال چلتے ہیں اور کبھی الٹی۔ جب وہ سیدھی چال چلتے ہیں تو انہیں مستقیم کہا جاتا ہے اور جب وہ الٹی چال چلتے ہیں تو انہیں راجع کہا جاتا ہے۔ ہر انسان کا تعلق کسی نہ کسی ستارے سے وابستہ ہوتا ہے اور وہ ستارہ انسان کی قسمت کا ستارہ مانا جاتا ہے، انسان کی قسمت کا ستارہ اگر حالت استقامت میں ہو تو اس کے لئے ترقی کی نئی نئی راہیں کھلتی ہیں اور اس کا ستارہ حالت شرف میں ہو اور پورے عروج پر ہو تو انسان اس وقت اگر مٹی پر ہاتھ ڈالتا ہے تو وہ سونا بن جاتی ہے۔ اس کے برعکس جب انسان کی قسمت کا ستارہ حالت رجعت میں ہو تو اس کے لئے نئی نئی مصیبتیں پیدا ہوتی ہیں اور جب اس کا ستارہ زوال پذیر ہوتا ہے تو اس وقت اگر وہ سونے پر ہاتھ ڈالتا ہے تو وہ مٹی بن جاتا ہے۔ ستاروں کی گردش اور ان کا عروج وزوال اللہ کے قائم کردہ نظام کائنات کا ایک حصہ ہے اور آسمان پر تمام ستارے اللہ ہی کے حکم سے سیدھی اور الٹی چالیں چلتے ہیں اور ان کی چالیں انسانوں کی قسمتوں پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

علم نجوم کو آج کل کے توحید پرستوں نے شجر ممنوعہ سمجھ لیا ہے جو قطعاً غلط ہے، علم نجوم کا ایک بڑا حصہ انسانوں کی رہنمائی کا کارنامہ انجام دیتا رہا ہے اور صاحب ایمان لوگوں نے ہر دور میں جائز حدود کے اندر علم نجوم

سے بھرپور استفادہ کیا ہے اور صرف عاملین ہی نہیں بلکہ اطبا بھی اس علم سے استفادہ کرتے رہے ہیں۔

اس بارے میں ہم چند باتیں بعد میں گوش گزار کریں گے۔ پہلے ہم اس بات کی وضاحت کردیں کہ اللہ نے نظام کائنات کو قائم رکھنے کے لئے آسمان پر ۱۲ بروج بنائے ہیں اور ان برجوں کا ذکر باقاعدگی کے ساتھ قرآن حکیم میں کیا گیا ہے، اللہ فرماتا ہے۔ وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ۝ وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ۝

اور ہم نے آسمان پر بروج بنائے ہیں اور ان کو دیکھنے والوں کے لئے آراستہ کیا ہے اور ان کو شیطان رجیم سے محفوظ رکھا گیا ہے۔ ایک اور جگہ یہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا۝

بابرکت ہے وہ ذات جس نے آسمان میں برج پیدا کئے اور اس میں ایک چراغ (سورج) پیدا کیا اور نور والا ایک چاند بھی پیدا کیا۔

قرآن حکیم کی ایک سورت کا نام ہی سورۃ بروج ہے اور اس کی پہلی آیت یہ ہے۔ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ. آپ بخوبی اس بات سے واقف ہوں گے کہ ایک سال میں ۳۶۵ دن ہوتے ہیں اور ۱۲ مہینے ہوتے ہیں، اگر آپ ۳۶۵ کو ۱۲ سے تقسیم کریں گے تو تقسیم پوری ہوجائے گی۔ نظام قدرت میں ہمارے سارے ان ۱۲ بروج کا دورہ مسلسل کرتے رہتے ہیں، کسی ستارے کی چال دھیمی ہوتی ہے اور کوئی ستارہ تیز رفتاری کے ساتھ چلتا ہے۔ جو ستارہ تیز رفتاری کے ساتھ چلتا ہے وہ ان ۱۲ برجوں کا سفر جلدی تہیہ کرلیتا ہے، سب سے زیادہ تیز رفتار ستارہ قمر ہے۔ قمر ۱۲ برجوں کا سفر ۲۸ دن میں تہہ کرلیتا ہے۔ یہ صرف ڈھائی دن ایک برج میں قیام کرتا ہے اور پھر دوسرے برج میں داخل ہوجاتا ہے، قمر برج سرطان کا مالک ہے اور اس کا تعلق پہلے آسمان سے ہے۔

قرآن حکیم میں جن بارہ برجوں کا ذکر کیا گیا ہے وہ یہ ہیں، حمل، ثور، سرطان، اسد، سنبلہ، میزان، عقرب، قوس، جدی، دلو، حوت۔

گردش کرنے والے ستاروں کے نام یہ ہیں۔ قمر، شمس، زہرہ، زحل، عطارد، مریخ، مشتری۔ ستارہ شمس دوسرے سیاروں کے مقابلے میں ۵ گنا بڑا ہے، اس کا تعلق چوتھے آسمان سے ہے، یہ سیارہ ۱۲ برجوں کا سفر تقریباً ۳۶۵ دن میں تہہ کرتا ہے، اس کی رفتار فی سیکنڈ ایک لاکھ اسی ہزار میل ہے اور یہ سیارہ ایک برج میں تقریباً ایک مہینے رہتا ہے، سیارہ شمس برج اسد کا مالک ہے۔

سیارہ مریخ۔ یہ سیارہ برج حمل اور برج عقرب کا مالک ہے، اس کا تعلق پانچویں آسمان سے ہے، اس کی رفتار فی گھنٹہ تقریباً ۵۴۰ میل ہے، یہ ایک ایک برج میں تقریباً ۴۰ دن رہتا ہے۔

سیارہ عطارد۔ برج جوزا اور برج سنبلہ کا مالک ہے، اس کا تعلق دوسرے آسمان سے ہے، اس کی رفتار فی گھنٹہ ۹ لاکھ ایک ہزار میل ہے، یہ سیارہ ایک برج میں تقریباً ۱۸ دن رہتا ہے۔

سیارہ مشتری یہ سیارہ بھی دو برجوں کا مالک ہے، ایک برج قوس دوسرے برج مشتری، اس کا تعلق چھٹے آسمان سے ہے، اس کی رفتار فی گھنٹہ ۲۸۰ میل ہے، یہ سیارہ ایک برج میں ایک سال تک رہتا ہے اور ۱۲ سالوں میں ۱۲ برجوں کا سفر مکمل کرتا ہے۔

سیارہ زہرہ بھی دو برجوں کا مالک ہے۔ ایک برج ثور دوسرے برج میزان یہ سیارہ تیسرے آسمان سے تعلق رکھتا ہے، یہ ایک برج میں ۲۵ دن رہتا ہے۔

سیارہ زحل۔ یہ سیارہ بھی دو برجوں کا مالک ہے، ایک برج جدی اور دوسرے برج زحل، اس سیارے کا تعلق ساتویں آسمان سے ہے، اس کی رفتار فی سیکنڈ ۵۹۶ میل ہے۔ یہ ۲۹ سالوں میں ۱۲ برجوں کا سفر تہہ کرتا ہے اور یہ سیارہ ایک برج میں تقریباً ۳۰ مہینے تک رہتا ہے۔ ان تمام سیاروں کی چالیس دن کی رفتار ان کی گردش بوھت سب طے شدہ ہے اور یہ سب کچھ نظام قدرت کا ایک حصہ ہے، ان کی مزید تفصیل سمجھنے کے لئے آپ کو کوئی بھی جنتری اور کوئی بھی روحانی تقویم پڑھنی چاہئے۔

رہی نظرات کی بحث کہ ستاروں کی ایک دوسرے سے دوری ایک دوسرے سے قربت اور ایک دوسرے کے روبرو ہونے سے کیا اثرات اس دنیا پر پڑتے ہیں وہ بھی ایک طویل بحث ہے جسے سمجھنے کے لئے علم بھی درکار ہے اور عقل بھی، مثلاً تثلیث اس نظر کو کہتے ہیں جب دو ستاروں کے درمیان ۱۲۰ درجے کا فاصلہ ہو، یہ وقت سعد اکبر کہلاتا ہے اور اس وقت اگر محبت، دوستی، تعلقات بڑھانے اور رزق و کامیابی کے عمل کئے جائیں تو کامیابی کے امکانات روشن رہتے ہیں۔

تسدیس۔ یہ نظر بھی سعد ہی ہے، لیکن تثلیث کے مقابلے میں کم درجہ کی ہے، یہ نظر دو ستاروں کے درمیان ۶۰ درجہ کے فاصلہ کے وقت ظاہر ہوتی ہے اور اس وقت بھی مثبت کام کئے جاسکتے ہیں، کیوں کہ اس

وقت بھی باذن اللہ مثبت کاموں کو تقویت حاصل ہوتی ہے اور باذن اللہ نتائج جلد برآمد ہوتے ہیں۔

مقابلہ۔ اس نظر کو کہتے ہیں کہ جب دو ستاروں کے درمیان ۱۸۰ درجہ کا فاصلہ ہو اور دونوں ستارے ایک دوسرے کے روبرو کھڑے ہوں، اس وقت نفاق، جدائی، طلاق، عداوت ونفرت کے کام بخوبی انجام پاتے ہیں اور باذن اللہ ان کے نتائج جلد برآمد ہوتے ہیں۔

تربیع۔ یہ نظر نحس اصغر کہلاتی ہے، اس وقت بھی تمام نحس کام انجام دیئے جاسکتے ہیں، اس وقت دو ستاروں کے درمیان ۹۰ درجے کا فاصلہ ہوتا ہے۔

قران اس نظر کو کہتے ہیں جب دو ستاروں کے درمیان کچھ بھی فاصلہ نہ رہے، اگر دونوں ستارے سعد ہوں تو وقت سعد ہوتا ہے اور اگر دونوں ستارے نحس ہوں تو وقت نحس ہوتا ہے، اگر ایک ستارہ نحس اور ایک سعد ہو تو درمیانی درجہ کی کیفیت ظاہر ہوتی ہے۔

عاملین کے نزدیک قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری سعد مانے جاتے ہیں اور شمس، مریخ اور زحل سیاروں کو نحس سمجھا جاتا ہے۔

آپ کے سوالوں کا جواب ہمارے نزدیک ابھی تک تشنہ ہے، لیکن روحانی ڈاک کے کالم اس سے زیادہ طویل جواب کا متحمل نہیں ہے، اگر اب بھی آپ کی تشفی نہ ہوئی ہو تو آپ ہماری تصنیف کردہ تحفۃ العاملین کا مطالعہ کریں اور نظرات سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہر سال روحانی تقویم کا مطالعہ کیا کریں۔

آپ نے ۳ سوالوں سے زیادہ سوال کر کے ہمیں ایک طرح کی آزمائش میں مبتلا کیا ہے لیکن جب قلم کسی موضوع پر اٹھ جاتا ہے تو بات مکمل کئے بغیر یہ رکتا نہیں، لیکن اتنا کچھ لکھنے کے بعد بھی ہمیں اپنا یہ جواب ادھورا ہی محسوس ہو رہا ہے۔ آپ نے کھل کر نہیں لیکن دبے دبے لفظوں میں روحانی عملیات کی بے اثری کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے جو آپ کی طرف سے ایک طرح کا ظلم وستم ہے۔ ہم پھر یہ عرض کریں گے کہ ہمارے بزرگوں کے چھوڑے ہوئے علم وعمل کے اثاثے میں شک کی گنجائش نہیں ہے لیکن اگر کسی جگہ نتائج برآمد نہ ہو رہے ہوں تو عامل کو اپنے حالات، اپنی کارکردگی اور اپنے گردوپیش کا جائزہ لینا چاہئے، بہت سے لوگ اس دنیا میں ایسے ہوتے ہیں جو ناچنا نہیں جانتے لیکن ایسے لوگ آنگن کو ٹیڑھا بتا کر آنگن کو موردالزام ٹھہرانے کی حرکت کرتے ہیں۔

ہماری آپ سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ آپ کا شمار ان لوگوں میں نہیں ہونا چاہئے جو اپنی کوتاہیوں کا سہرا دوسروں کے سر پر باندھ کر اپنے آپ کو خواہ مخواہ سرخرو رکھنے کے جرم کے مرتکب ہوتے ہوں۔

آپ طلسماتی دنیا کے پرانے قاری ہیں لیکن آپ کے خط میں اردو کی غلطیاں یہ ثابت کرتی ہیں کہ آپ اس رسالے کا مطالعہ غور وفکر کے ساتھ نہیں کرتے، ہمارے کسی بھی قاری کی اتنی ساری غلطیاں خود ہمارے لئے بھی شرمساری کا باعث ہیں۔ اللہ ہم سب کو غور وفکر کے ساتھ پڑھنے کی اور اپنی زبان احتیاط سے کھولنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

آپ نے پچھلے خط کے جواب نہ دینے کی بھی شکایت کی ہے، غالباً آپ کا وہ خط بھی اسی طرح طوالت پر مشتمل ہوگا اور اس میں بھی تین سے زیادہ سوالوں کی بھرمار ہوگی۔ طویل خطوط میں پریشانی یہ ہوتی ہے کہ ان کے جوابات بھی مفصل ہی ہوتے ہیں اور طویل سوال اور ان کے طویل جواب روحانی ڈاک کے پورے کالم کو گھیر لیتے ہیں اور اس سے دوسرے لوگ اپنے سوالوں کے جوابوں سے محروم ہو جاتے ہیں۔

آپ سے بطور خاص یہ گزارش ہے کہ آپ بہت سارے سوالوں کو ایک خط میں جمع نہ کیا کریں۔ امید ہے کہ آپ برا نہیں مانیں گے اور آئندہ ہماری شرطوں پرلحوظ رکھ کر اپنے سوالات ارسال کریں گے۔

روحانی ڈاک

کے کالم میں شامل ہونے کے لئے ان باتوں کا خیال رکھیں۔

- خط صاف صاف لکھیں۔
- خط مختصر لکھیں۔
- ایک مرتبہ میں ۳ سوالوں سے زیادہ نہ کریں۔
- احتیاطاً جوابی لفافہ پتہ لکھا ہوا بھی ساتھ رکھ دیں۔
- اگر تین ماہ تک جواب نہ ملے تو دوبارہ خط روانہ کریں۔

(ادارہ)

قسط نمبر:۲۴

واقعات القرآن

حسن الہاشمی

حضرت داؤد علیہ السلام

بنی اسرائیل نے یوشع ابن نون کی رہنمائی میں فلسطین کی سرزمین پراپنے قدم رکھے اور باقاعدہ وہاں سکونت اختیار کرلی، یوشع نے اپنی تمام عمر بنی اسرائیل کے درمیان گزاری اور وہ ان کے دینی اور معاشرتی امور کی دیکھ بھال کرتے رہے، یوشع ابن نون کی وفات کے بعد اس زمانہ کے قاضیوں نے بنی اسرائیل کے دینی اور معاشرتی امور کی نگرانی کی۔ تقریباً ۳۵۶ سال کی مدت تک بنی اسرائیل کا کوئی بادشاہ نہیں تھا، ان کے امور کی باگ ڈور قاضیوں کے ہاتھوں میں تھی، اس زمانہ میں جو پیغمبر آئے انہوں نے بھی ان ہی قاضیوں کی رہنمائی کی اور قانونی طور پر ان ہی کے ہاتھ مضبوط کئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وفات کے بعد چوتھی صدی کے وسط میں بنی اسرائیل نے فلسطینوں کے خلاف جنگ لڑی اور اس جنگ میں وہ تابوت عہد (تابوت اور تبرکات نبوت کا صندوق) بھی اپنے ساتھ لے گئے، تاکہ یہ روحانی دولت ان کی فتح اور سرخروئی کا ذریعہ بنے، لیکن اس جنگ میں فلسطینی غالب رہے اور بنی اسرائیل کو شکست ہوئی، اس کے بعد تابوت عہد بنی اسرائیل کے ہاتھوں سے ضائع ہوگیا اور اس کے ضائع ہونے کے بعد بنی اسرائیل نحوست اور بدبختی میں مبتلا ہوگئے اور انہوں نے اس کے بعد کئی سالوں تک کس مپرسی کی سی زندگی گزاری، اس کے بعد انہیں ہوش آیا اور انہوں نے اپنے تعلقات اپنے خدا سے استوار کرنے چاہے، چنانچہ وہ اکٹھے ہوکر اس وقت کے پیغمبر حضرت سموئیل علیہ السلام کے پاس پہنچے اور ان سے کہا کہ آپ اپنی صوابدید سے ہمارے اندر ایک بادشاہ مقرر کردیں تاکہ ہم اس کی رہنمائی میں اپنے دشمنوں سے جنگ لڑسکیں اور ہم اپنا کھویا ہوا وقار حاصل کرکے اقتدار دوبارہ حاصل کرسکیں۔ سموئیل علیہ السلام بنی اسرائیل کے مزاج اور عادات سے واقف تھے وہ جانتے تھے کہ بنی اسرائیل نہایت کمزور ارادوں کے لوگ ہیں، انہوں نے بنی اسرائیل سے کہا کہ اس بات کا ڈر ہے کہ جب خدا تمہیں جنگ لڑنے کا حکم دے گا تم ٹال مٹول سے کام لوگے اور جنگ لڑنے میں سستی دکھاؤ گے، کیوں کہ سستی، ٹال مٹول اور راہ فرار تمہاری فطرت ہے اور اگر تم نے جنگ میں سستی دکھائی تو خدا غضبناک ہوگا اور تم خدا کے عذاب کا شکار ہوکر رہ جاؤ گے۔

بنی اسرائیل نے کہا۔ ہم کیوں سستی دکھائیں گے، ہم تو خود ہی جنگ لڑنے کا ارادہ کررہے ہیں، ہم ایک طویل عرصہ سے ذلت ورسوائی کی زندگی گزار رہے ہیں اور ہم اس ذلت ورسوائی سے نجات حاصل کرنے کے لئے کچھ بھی کرسکتے ہیں، ہمیں ہمارے دشمن نے اپنے وطن سے دور کردیا، ہم اپنی اولادوں، اپنے خاندان اور اپنے گھربار سے جدا ہوگئے، اب ہم سے برداشت نہیں ہوتا اور ہمارے اندر جنگ لڑنے کی صلاحیتیں موجود ہیں۔ آپ یقین کریں کہ ہم جنگ کے دوران پوری طرح چست رہیں گے اور سستی اور راہ فرار سے کوسوں دور رہیں گے۔

حضرت سموئیل علیہ السلام نے کہا۔ سنو خدا نے طالوت کو تمہارا بادشاہ بنادیا ہے۔ اب تم اس کی سرپرستی میں اپنے دشمنوں کے خلاف جنگ لڑو۔

طالوت حضرت یعقوب کے بیٹے بنیامین کی اولاد میں سے تھے۔ طالوت بہت خوبصورت، پرکشش اور بہت طاقت ور نوجوان تھے، ان کا کوئی ثانی پوری قوم میں نہیں تھا، لیکن مالی اعتبار سے وہ بہت کمزور تھے۔

بنی اسرائیل نے ان کی مالی کمزوری کو ایک عیب سمجھا اور کہا کہ طالوت ہمارا بادشاہ کیسے بن سکتا ہے، وہ تو ایک محتاج قسم کا انسان ہے۔ ہم اس کے مقابلے میں ہر اعتبار سے مضبوط ہیں، ہم ایک نادار قسم کے انسان کو اپنا بادشاہ کیوں تسلیم کریں؟

سموئیل علیہ السلام نے کہا، لیکن خدا نے اسے بادشاہ بنادیا ہے اور طالوت کے علم و دانش میں اس نے مزید اضافہ کردیا ہے اور اس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ جو تابوت عہد تم نے گم کردیا تھا وہ تابوت عہد وہ

اپنی عقل اور اپنی قوت سے تمہیں لا کر دے گا۔

یہ سن کر بنی اسرائیل خاموش ہو گئے، اور انہوں نے طالوت کی حکمرانی کو تسلیم کر لیا۔

خدا کے حکم سے اور خدا کی بخشی ہوئی جسمانی اور روحانی قوت سے طالوت عہد تابوت کو مہیا کرنے میں کامیاب ہو گئے اور بنی اسرائیل نے ان کے سامنے اپنا سر تسلیم خم کر دیا، اس کے بعد بنی اسرائیل نے طالوت کی سرپرستی میں فلسطینیوں سے جنگ کا ارادہ کیا اور ان کی طرف کوچ کیا۔

اسی دوران طالوت نے بنی اسرائیل سے کہا کہ اے لوگوں، ہم ایک طاقت ور قوم سے جنگ کا منصوبہ بنا رہے ہیں لیکن اس دوران خدا ہم سب کی آزمائش کرے گا، ہم جلد ہی ایک نہر کے قریب سے گزریں گے، ہم میں سے جو بھی اس نہر کا پانی پئے گا وہ ہماری جماعت سے نکل جائے گا اور جو لوگ پانی پینے سے باز رہیں گے ہم ان ہی کو ثابت قدم سمجھیں گے اور ان پر ہی بھروسہ کریں گے، یہ وہ وقت تھا جب بنی اسرائیل پیاس کی شدت کی وجہ سے بدحال ہو چکے تھے اور پانی کے چند قطروں سے اپنا حلق تر کرنے کے لئے بے قرار تھے، جب قافلہ نہر کے قریب پہنچا تو اکثر لوگوں نے طالوت کے حکم کی تعمیل نہیں کی اور پانی پی لیا، لیکن بہت کم لوگ ایسے تھے جنہوں نے طالوت کے حکم کی تعمیل اور خدا کی مرضی کو ملحوظ رکھا، انہوں نے پیاس کی شدت کو برداشت کیا، لیکن پانی پینے کی نافرمانی نہیں کی، بس یہی لوگ طالوت کی نگرانی میں محاذ تک پہنچے اور انہوں نے ہی فلسطینیوں کے خلاف جنگ لڑی، جنگ سے پہلے بنی اسرائیل نے طالوت سے کہا۔ ہماری تعداد بہت کم ہے، جب کہ دشمن ہم سے کہیں زیادہ طاقت ور ہے اور اس کا لشکر تاحد نظر پھیلا ہوا ہے ہم ان کا مقابلہ کیسے کر سکیں گے؟ دشمنوں کے لشکر کا سردار جالوت بذات خود ایک طاقتور انسان تھا اور اس کی بہادری کے چرچے بھی تھے، اس موقع پر جب کچھ لوگ ہمت ہار رہے تھے لیکن کچھ لوگ بنی اسرائیل میں ایسے بھی تھے جو ایک دوسرے کو یہ تسلی دے رہے تھے کہ دشمن کا لشکر کتنا بھی بڑا اور مضبوط ہو ہمیں مقابلہ کرنا ہے اور کتنی ہی بار ایسا بھی ہوتا ہے کہ کم لوگ زیادہ لوگوں پر غالب آجاتے ہیں۔

طالوت کی فوج میں داؤد نامی ایک نوعمر نوجوان بھی تھا، لیکن اس وقت وہ جنگ لڑنے کی نیت سے نہیں آیا تھا، کیوں کہ اس کے تین بھائی بنی اسرائیل کی فوج میں شامل تھے، اس نوجوان کو اس کے باپ نے اپنے بھائیوں کی خبر گیری کے لئے بھیج دیا تھا، جنگ کے دوران ایک بار نوجوان داؤد نے دیکھا کہ جالوت میدان میں آیا اور اس نے چیلنج کیا کہ کوئی ہے جو اس کا مقابلہ کرے، لیکن بنی اسرائیل کی طرف سے کسی میں یہ جرأت نہ ہو سکی کہ آگے بڑھ کر اس کے چیلنج کا جواب دے سکے، اس کے بعد جالوت نے اپنی فتح کے نعرے لگائے اور اپنی برتری کے دعوے کرنے لگا، اس وقت داؤد نے بنی اسرائیل کے ایک شخص سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص جالوت کا قتل کر دے تو اسے کیا ملے گا، اس شخص نے کہا کہ بادشاہ ایسے شخص کو انعام واکرام سے مالا مال کر دیں گے اور ہو سکتا ہے کہ بادشاہ اپنی بیٹی کی شادی ایسے بہادر شخص کے ساتھ کر دے اور اس کو اپنا گھر داماد بنالے اور یہ بھی ممکن ہے کہ بادشاہ ایسے شخص کے خاندان کو شاہی خاندان میں ملالے اور عزت اور عہدے سے سرفراز کرے۔

یہ سن کر داؤد کے دل میں جالوت سے لڑنے کا اشتیاق پیدا ہوا حالانکہ اس سے پہلے اس نے ایسا سوچا بھی نہیں تھا اور نہ ہی اس کو جنگ لڑنے کا کوئی تجربہ تھا، وہ فوراً ہی بادشاہ کی خدمت میں پہنچا اور اس نے بادشاہ سے میدان جنگ میں کودنے کی اجازت طلب کی، اس وقت بادشاہ نے اس کو جالوت اور اس کی فوج کے خطرناک منصوبوں سے آگاہ کیا۔ داؤد علیہ السلام نے جواب دیا۔ میں نے جالوت کی للکار سن لی ہے اور اس کی طاقت کا بھی اندازہ ہو گیا ہے، میں خود کو اس کا اہل سمجھتا ہوں کہ میں جالوت کو شکست دے دوں گا اور اس کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔

داؤد علیہ السلام نے بادشاہ کو بتایا کہ ایک دن ایک شیر نے میرے باپ کی بھیڑوں پر حملہ کر دیا تھا تو میں نے تن تنہا اس شیر کا مقابلہ کیا اور اس کو ہلاک کر ڈالا اور شیر کے ساتھ ایک ریچھ بھی تھا، کچھ دیر مقابلے کے بعد میں نے اس کو بھی ختم کر دیا۔ میرے خدا نے مجھے ایسی قوت دی ہے کہ میرے مقابلے میں کوئی جم نہیں پاتا۔

یہ جرأت مندانہ باتیں سن کر طالوت نے داؤد کو جنگ کا لباس پہنا دیا اور میدان جنگ میں کودنے کی اجازت دیدی۔ داؤد علیہ السلام نے جنگ کا لباس پہن تو لیا لیکن اس کو اس لباس میں بے آرامی سی محسوس ہوئی، چنانچہ داؤد علیہ السلام نے وہ لباس اُتار دیا اور عام لباس پہن کر ہی میدان جنگ میں کود پڑے، اس وقت ان کے پاس ایک چھوٹا سا صافہ پانچ پتھر تھے جو انہوں نے ایسے ہی جنگل سے اٹھا لئے تھے، اس صافہ

پتھروں کو وہ بھیڑوں کو چراتے وقت استعمال کرتے تھے، جب وہ جالوت کے سامنے پہنچے تو انہوں نے اپنی گوپھن میں ایک پتھر رکھ کر اس کی طرف پھینکا، وہ پتھر جالوت کی پیشانی پر لگا اور وہ وہیں ڈھیر ہو گیا۔ حضرت داؤدؑ نے اس کی تلوار اٹھائی اور اس کا سر دھڑ سے جدا کر دیا اور لا کر طالوت کے سامنے پیش کر دیا۔ جالوت کی فوج اپنے بادشاہ کے مرنے کے بعد ثابت قدم نہ رہ سکی اور فوج میں بھگدڑ مچ گئی، جب اس تفصیل کا علم طالوت کو ہوا تو انہوں نے داؤد علیہ السلام کی حوصلہ افزائی کی اور ان کے کارناموں کو سراہا اور عہد کے مطابق اپنی بیٹی کا رشتہ داؤد علیہ السلام سے طے کر دیا۔

آہستہ آہستہ حضرت داؤد علیہ السلام نے طالوت کے دربار میں ایک اعلیٰ مقام حاصل کر لیا، بالآخر حضرت داؤد علیہ السلام کا نکاح طالوت کی بیٹی میکال سے ہو گیا اور طالوت نے حضرت داؤدؑ کو اپنی فوج کا سپہ سالار بنا دیا، اس دوران حضرت داؤدؑ کے تعلقات طالوت کے بیٹے یوناثان کے ساتھ بہت گہرے ہو گئے اور رفتہ رفتہ حضرت داؤد علیہ السلام کا رعب اور عظمت تمام رعایا کے دل میں پیدا ہو گئی اور سبھی لوگ حضرت داؤدؑ سے محبت کرنے لگے۔ طالوت نے جب یہ دیکھا کہ ان کا بیٹا بھی ہر وقت داؤدؑ کے گن گاتا ہے اور اس کی تمام رعایا بھی داؤد علیہ السلام کی گرویدہ ہو گئی ہے تو اس کے دل میں بغض وحسد نے انگڑائی لی اور طالوت کے خیالات یکسر بدل گئے وہ حضرت داؤد علیہ السلام سے بدگمان ہو گیا اور اس نے حضرت داؤد علیہ السلام کو اپنے راستے سے ہٹانا چاہا، اس کو اس بات کا خطرہ ہو گیا کہ داؤد علیہ السلام ایک دن اس کا تخت وتاج نہ چھین لے، داؤدؑ جرأت مند اور طاقت ور تو تھے ہی آہستہ آہستہ وہ سب کی نظروں میں مقبول اور محبوب بھی ہو گئے تھے۔ طالوت کے بیٹے یوناثان کو اس بات کا اندازہ ہو گیا تھا کہ اس کا باپ حضرت داؤدؑ کا مخالف ہو گیا ہے اور ان کو راستے سے ہٹانے کے منصوبے بنا رہا ہے، اس نے ہر چند اپنے باپ کو سمجھایا اور داؤد علیہ السلام کی نیک نامی کو ثابت کرنے کے لئے مختلف دلائل پیش کئے، لیکن طالوت کے سر سے مخالفت کا بھوت نہیں اترا، اس نے حضرت داؤد علیہ السلام کو کئی خطرناک جنگوں میں روانہ کر دیا تاکہ داؤدؑ وہاں ہلاک ہو جائیں، لیکن داؤد علیہ السلام نے تمام جنگوں میں فتح حاصل کر لی اور وہ سرخرو ہو کر واپس لوٹ گئے۔ طالوت نے ان کی واپسی پر براہ راست ان کے قتل کی سازش تیار کی، اتفاق سے اس سازش کی خبر حضرت داؤد علیہ السلام کو مل گئی اور وہ ایک رات اچانک اس علاقے سے نکل گئے اور ایک پہاڑ کی غار میں جا کر ٹھہر گئے، رفتہ رفتہ ان کے خاندان والے بھی ان کے پاس پہنچ گئے، اس کے علاوہ بے شمار نادار اور مصیبت زدہ لوگوں نے بھی حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس آکر پناہ لے لی۔

اس کے بعد حضرت داؤدؑ اور ان کے چاہنے والے ایک پڑوسی ملک میں پناہ گزیں ہو گئے اور پیش آنے والے حالات کا انتظار کرنے لگے۔

اُدھر طالوت کے خیالات میں کوئی تبدیلی نہیں آئی وہ حضرت داؤدؑ کے قتل کے منصوبے بناتا رہا اور جب طالوت کو یہ پتہ چلا کہ حضرت داؤدؑ ہمسایہ ملک میں فلسطیوں کے ساتھ رہ رہے ہیں تو اس نے فلسطیوں پر حملہ کر دیا، لیکن اس حملے میں اس کو کامیابی نہیں ملی، اس کے لشکر میں پھوٹ پڑ گئی اور وہ اپنے بیٹوں کے ہاتھوں ہی ہلاک ہو گیا۔

اس دوران حضرت سموئیل علیہ السلام کی وفات ہو گئی اور ان کی پیش گوئی کے مطابق بنی اسرائیل کی سلطنت حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھوں میں آگئی۔ حضرت داؤد علیہ السلام اللہ کے فضل وکرم سے بادشاہ بن گئے۔ بادشاہ بننے کے بعد انہوں نے کئی جنگیں لڑیں اور ان جنگوں میں انہیں زبردست کامیابی ملیں، کئی جنگوں میں زبردست فتح حاصل کرنے کے بعد وہ کئی ملکوں کے فرمانروا بن گئے اور ان کی شہرت دور دور تک پھیل گئی۔

تاریخ نے حضرت داؤد علیہ السلام کے بے شمار معجزوں کا ذکر کیا ہے۔ حضرت داؤدؑ صرف بادشاہ نہیں تھے بلکہ اللہ نے انہیں دولت نبوت سے بھی سرفراز کیا تھا اس لئے ان کے ہاتھوں کچھ ایسے معجزے بھی صادر ہوئے جو دیکھنے والوں کو حیرت میں ڈال دیتے تھے اور ان معجزوں سے حضرت داؤدؑ کی شان نبوت کا اندازہ ہوتا تھا۔

ان کا ایک معجزہ یہ تھا کہ جب وہ اللہ کا ذکر کرتے تھے تو پہاڑ بھی ان کے سامنے تسبیح وتہلیل میں مشغول ہو جاتے تھے اور ان کا ذکر سن کر پتھر اور سنگریزے بھی تسبیح پڑھنے لگتے تھے، لوگوں کو ان پتھروں اور سنگریزوں کے ذکر کی آواز بھی سنائی دیتی تھی۔

حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھوں میں آکر لوہا موم کی طرح نرم ہو جاتا تھا، حضرت داؤدؑ جس طرح چاہتے لوہے کو موڑ دیا کرتے تھے اور کچھ بھی بنا لیا کرتے تھے۔

اللہ نے انہیں زرہ بنانے کا فن بھی عطا کیا تھا۔ داؤد علیہ السلام چھوٹی چھوٹی کڑیوں کو جوڑ کر لوہے کا ایسا کوٹ بنا لیا کرتے تھے جو آرام دہ

بھی ہوتا تھا اور جنگ کے دوران ڈھال کا بھی کام کرتا تھا۔

اللہ نے انہیں ایسی طاقت عطا کی تھی کہ جس سے بھی مقابلہ کرتے انہیں فتح ہوتی اور دشمن کو منہ کی کھانی پڑتی، انہوں نے اپنی زندگی میں ایک جنگ بھی نہیں ہاری۔ اللہ نے حضرت داؤدؑ کو حکمت کی دولت سے بھی سرفراز کیا تھا، حق و باطل کی تمیز کرنے کی ان میں زبردست مہارت تھی۔

اللہ نے ان پر زبور نازل کی اور داؤدؑ کو خوش الحانی کی دولت سے سرفراز کیا۔ مؤرخین نے لکھا ہے کہ جب حضرت داؤد علیہ السلام زبور کی تلاوت کیا کرتے تھے تو جنگل کے وحشی جانور اور سمندر کی مچھلیاں کان لگا کر ان کی تلاوت سنتی تھیں اور چلتے ہوئے دریا میں ان کی تلاوت سننے کے لئے ساکت ہو جاتے تھے۔ یہ بات مشہور عام ہے کہ اللہ کے حکم سے اہل جنت کو حضرت داؤد علیہ السلام قرآن حکیم پڑھ کر سنائیں گے اور یہ اہل جنت کے لئے ایک بڑی نعمت ہوگی۔

تلافی

ایک مقرر جوش خطابت میں بول گئے کہ اس مجلس کے آدھے حاضرین گدھے ہیں، اس پر احتجاج ہوا اور کچھ لوگوں نے مقرر سے اپنے الفاظ واپس لینے پر زور دیا۔ چنانچہ مقرر صاحب نے تلافی کرتے ہوئے کہا۔

بھائیو میں معافی چاہتا ہوں اس مجلس کے آدھے حاضرین گدھے نہیں ہیں۔

راہِ طریقت

قسط نمبر:۴

تصوف و سلوک

ازقلم: حضرت مولانا پیر ذوالفقار علی نقش بندی مدظلہ العالی

ضرورت مرشد

ہر دور میں اور ہر زمانہ میں انسانیت کی ہدایت کے لئے اللہ تعالی نے کتاب اللہ اور رجال اللہ کو ذریعہ بنایا۔ کئی مرتبہ ایسا تو ہوا کہ اللہ تعالی نے نبی کو مبعوث فرمایا مگر کتاب نہیں بھیجی، ایسا کبھی نہیں ہوا کہ کتاب بھیج دی ہو، مگر نبی کو نہ بھیجا گیا ہو۔ اس سے رجال اللہ کی اہمیت واضح ہوتی ہے، مزید برآں کبھی کسی قوم پر عذاب نازل نہیں ہوا، جب تک کہ اتمام حجت کے لئے نبی کو نہ بھیجا گیا ہو۔ فرمان الٰہی ہے۔

"وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا"

(بنی اسرائیل: آیت،۱۵)

اور ہم (کبھی) سزا نہیں دیتے جب تک کسی رسول کو نہیں بھیج لیتے۔

یہ اس لئے کہ ہر انسان کو اپنی تربیت کے لئے مربی اور تزکیہ کے لئے مزکی کی ضرورت ہوتی ہے، درج ذیل میں اس کے دلائل پیش کئے جاتے ہیں۔

قرآن مجید سے دلائل

دلیل نمبر ایک: ارشاد باری تعالی ہے:

"وَاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ" (لقمان: یت،۱۵)

تفسیر جلالین میں ہے۔"وَاتَّبِعْ سَبِيْلَ" (طریق) من اناب (رجع) الی بالطاعۃ. (جلالین صفحہ نمبر: ۳۴۷)

تفسیر عثمانی میں اس آیت کا ترجمہ یوں کیا گیا ہے۔

یعنی پیغمبروں اور مخلص بندوں کی راہ پر چل۔

(تفسیر عثمانی صفحہ نمبر:۵۴۸)

تفسیر مواہب الرحمٰن میں اس آیت کے تحت فرمایا گیا "اور تو ایسے شخص کی راہ چل جو ہمہ تن میری جانب جھکا ہے۔ یعنی وہ اولاً پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ثانیاً آپ کے صالحین امت ہیں۔

(مواہب الرحمٰن صفحہ نمبر:۸۳)

دلیل نمبر دو: ارشاد باری تعالی ہے:

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ. (المائدہ: آیت نمبر،۳۵)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کا قرب ڈھونڈو اور اللہ تعالی کی راہ میں جہاد کیا کرو، امید ہے تم کامیاب ہو جاؤ گے۔

"وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ" کی تفسیر میں علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں۔"الوسیلۃ ھی التی یتوصل بھا الی تحصیل المقصود"

(تفسیر ابن کثیر عربی صفحہ نمبر:۵۴)

وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ کے تحت تفسیر جلالین میں ہے۔ "ما یقربکم الیہ من طاعتہ" (جلالین صفحہ نمبر:۹۹)

لہٰذا محققین تفسیر کا فرمان ہے کہ الوسیلہ سے مرشد مراد ہے جو سبب بنتا ہے اللہ تعالی کے قرب کا اور انسان کی اصلاح کا جب کہ "وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ" میں نفس کے خلاف مجاہدے (اشغال تصوف) کی طرف اشارہ ہے۔ حدیث پاک میں ہے۔ المجاھد من جاھد نفسہ فی طاعۃ اللہ" (مشکوٰۃ شریف)

مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس کے ساتھ اللہ تعالی کی اطاعت میں جہاد کرے۔

مرشد عالم حضرت خواجہ غلام حبیبؒ اپنے بیانات میں اس آیت کے تحت فرماتے تھے۔ آسمان سے بارش کون برساتا ہے؟ اللہ، مگر بادل وسیلہ بن جاتا ہے، اولاد کون دیتا ہے؟ اللہ، مگر ماں باپ وسیلہ بن جاتے ہیں۔ دل میں انوارات کون ڈالتا ہے؟ اللہ، مگر پیر و مرشد اس کا وسیلہ بن

جاتا ہے۔اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ "وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ" اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔

دلیل نمبر۳: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ٥ (التوبہ: آیت نمبر،۱۱۹)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔

علامہ ابن کثیرؒ صادقین کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔ "قال الضحاك هم ابوبكر وعمرو اصحابهما" (تفسیر ابن کثیر عربی صفحہ نمبر،۴۰۷)

یہ بات ذہن نشین رہے کہ مشائخ طریقت کے سلاسل اربعہ واسطہ بہ واسطہ حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ سے ملتے ہیں۔ حضرت مفتی محمد شفیع فرماتے ہیں۔ "اس جگہ قرآن کریم نے علماء وصلحاء کی بجائے صادقین کا لفظ اختیار فرما کر عالم وصالح کی پہچان بتلادی کہ صالح صرف وہی شخص ہوسکتا ہے جس کا ظاہر وباطن یکساں ہو، نیت وارادے کا بھی سچا ہو۔ قول کا بھی سچا ہو، عمل کا بھی سچا ہو۔ (معارف القرآن)

صاف ظاہر ہے کہ آج کے دور میں صادقین کا مصداق مشائخ عظام ہی ہیں۔

دلیل نمبر ٤: امام رازیؒ اپنی تفسیر کبیر میں "اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ" کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"لم يكتف عليه (اهدنا الصراط المستقيم) بل قال صراط الذين انعمت عليهم وهذا يدل على ان المريد لاسبيل له الى الوصول الى مقامات الهداية المكاشفة الا اذا اقتدى بشيخ يهديه الى سواء السبيل ويجنبه عن مواقع الاغاليط والاضاليل وذلك لان النقص غالب عن الخلق وعقولهم غير والية بادراك الحق وتميز الصواب عن الغلط فلا بد من كامل يقتدى به الناقص حتى يتقوى عقل ذلك الناقص بنور عقل الى مدارج السعادات ومعارج الكمالات" (تفسیر کبیر)

(اللہ تعالیٰ نے صرف "اهدنا الصراط المستقيم" کے الفاظ پر کفایت نہیں کی، بلکہ "صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ" بھی ساتھ فرمایا۔ یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ مرید کے مقامات ہدایت اور مکاشفہ تک پہنچنے کی سوائے اس کے کوئی صورت نہیں کہ وہ ایسے شیخ ورہنما کی اقتدا کرے جو اسے سیدھے راستے پر چلائے اور گمراہیوں اور غلطیوں کے مواقع سے بچائے اور یہ اس بنا پر ضروری ہے کہ اکثر مخلوق پر نقص اور کوتاہی غالب ہے اور ان کے عقول واذہان کے حق تک پہنچنے اور صواب کو غلط سے تمیز کرنے میں پورے نہیں اترتے تو پھر ایسے کامل کی اقتدا ضروری ہے جو ناقص کی رہنمائی کرے تاکہ ناقص کی عقل کامل کے نور سے قوت پکڑے، ایسا ہی کرنے سے ناقص (انسان) سعادتوں کے مدارج اور کمالات کی سیڑھیوں کو عبور کرسکتا ہے) پس مرشد ومربی کی ضرورت کے لئے یہ دلیل اتمام حجت کا درجہ رکھتی ہے۔

دلیل نمبر۵: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَاءُوْكَ. (النساء: آیت ۶۵)

علامہ سید امیر علی ملیح آبادی اس آیت کے تحت ارقام فرماتے ہیں:

"اس آیت میں دلالت ہے کہ بندہ گنہ گار اگر کسی بندہ صالح ودپرہیزگار سے دعا کرادے تو قابل قبولیت ہوتی ہے اور جو لوگ اس زمانہ میں پیروں کے مرید ہوتے ہیں وہ بھی یہی توبہ ہے۔"

(تفسیر مواہب الرحمان صفحہ نمبر:۱۰۹)

آیات بالا سے یہ ثابت ہوا کہ آج کے دور میں بھی جو بندہ گنہ گار کسی شیخ کامل متبع شریعت وسنت کو تلاش کرے گا وہ وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ پر عمل کرے گا۔ اگر اس شیخ کامل کے ہاتھ پر بیعت توبہ کرے گا تو اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَاءُوْكَ پر عمل کرے گا، اگر شیخ کامل کی صحبت میں بیٹھے گا تو كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ کا ثواب پائے گا، اگر شیخ کامل کے پندونصائح پر عمل کرے گا تو وَاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ پر عمل کرنے والوں میں شمار ہوگا۔ یہی راستہ صراط الذین انعمت علیہم کا مصداق ہے جس پر چلنے کی ہر چھوٹا بڑا صبح وشام دعائیں کرتا ہے۔ رہی یہ بات کہ آج کے دور میں صاحب شریعت مشائخ کم ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ انسان تلاش ہی چھوڑ دے یا ان کی ضرورت ہی کا انکار کردے۔

☆حضرت سفیان ثوریؒ کا فرمان ہے۔

"اسلكوا سبيل الحق ولا تستر حشوا من قلة اهلة"

(اہل حق کے راستے کو اختیار کرو اور اہل حق کی قلت سے مت گھبراؤ)

☆اسی بارے میں امام شاطبیؒ کا قول ہے۔

"اتبع طرق الهدى ولا يضرك قلة السالكين واياك طرق الضلالة ولا تغتر بكثرة السالكين"

ہدایت کے راستوں کی اتباع کر اور سالکین کی قلت تجھے نقصان دہ نہ ہو، گمراہی کے راستوں پر نہ چل اور سالکین کی کثرت سے دھوکہ نہ کھا۔

☆حضرت شیخ عبداللہ خفیفؒ کا فرمان ہے۔

اقتدوا بجماعۃ من شیوخنا لانھم جمعوا بین العلم والحقائق. (ہمارے شیوخ کی جماعت کی اتباع کرو کیوں کہ یہ حضرات علم اور اسرار کے جامع ہیں)

احادیث سے دلائل: فطرت انسانی ہے کہ وہ نفوس سے جتنا اثر لیتی ہے، نقوش سے اتنا اثر نہیں لیتی، گو کہ حضرات صحابہ کرامؓ کے سامنے قرآن پاک کی آیات نازل ہوتی تھیں مگر اس کے باوجود ان پر خشیت وحضوری کی جو کیفیت نبی علیہ السلام کی خدمت میں ہوتی تھی وہ غیبت میں نہیں ہوتی تھی، چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

دلیل نمبر ایک: حضرت انسؓ روایت فرماتے ہیں:

"عن انسؓ قال لما کان الیوم الذی دخل فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ اضاء منھا کل شیء فلما کان الیوم الذی مات فیہ اظلم منھا کل شیء وما نفضنا ایدینا عن التراب وانا لفی دفنہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی انکرنا قلوبنا"

(حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تھے، مدینہ کی ہر چیز منور ہوگئی تھی اور جس دن آپ کا وصال ہوا تو مدینہ کی ہر چیز تاریک ہوگئی تھی اور ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن کے بعد ہاتھ سے مٹی بھی نہ جھاڑنے پائے تھے کہ ہم نے اپنے قلوب میں تغیر پایا تھا)

پس صحابہ کرامؓ جیسی مقدس ہستیوں نے بھی تسلیم کیا کہ ان کی جو کیفیت نبی علیہ السلام کی صحبت میں ہوتی تھی وہ بغیر صحبت کے نہیں ہوتی تھی جس طرح صحابہ کرامؓ مشکوٰۃ نبوت سے اکتساب فیض کیا کرتے تھے آج بھی مریدان باصفا اپنے مشائخ کی صحبت میں رہ کر ان سے اکتساب فیض کرتے ہیں۔

دلیل نمبر۲: مسلم شریف کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حنظلہ گھر سے یہ کہتے ہوئے نکلے۔ "نافق حنظلہ" (حنظلہ تو منافق ہوگیا) راستے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی، وہ یہ سن کر فرمانے لگے کہ سبحان اللہ کیا کہہ رہے ہو، ہرگز نہیں۔ حضرت حنظلہؓ نے صورت حال بیان کی کہ جب ہم لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہوتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم دوزخ اور جنت کا ذکر فرماتے ہیں تو ہم لوگ ایسے ہوجاتے ہیں گویا وہ دونوں ہمارے سامنے ہیں۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گھر واپس آجاتے ہیں تو بیوی بچوں اور جائیداد وغیرہ کے دھندوں میں پھنس کر اس کو بھول جاتے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا، یہ کیفیت تو ہمیں بھی پیش آتی ہے، پس دونوں حضرات نے نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر صورت حال بیان کی تو نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ "اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تمہارا ہر وقت وہی حال رہے جیسا میرے سامنے ہوتا ہے تو فرشتے تم سے بستروں پر اور راستوں پر مصافحہ کرنے لگیں" لیکن بات یہ ہے کہ حنظلہ "گاہے گاہے" (یعنی گاہے حضوری کی کیفیت عروج پر ہوتی ہے اور گاہے اس میں کمی آجاتی ہے تاکہ معاشی ومعاشرتی نظام درست رہے) فیضان صحبت کی اس سے زیادہ واضح مثال اور کیا ہوسکتی ہے۔

دلیل نمبر۳: حدیث پاک میں وارد ہے کہ ایک صحابیؓ کو نظر لگ گئی تو نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ "العین حق" (نظر اثر کرتی ہے) (ترمذی: کتاب الآداب)

اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ جس نظر میں عداوت ہو، حسد ہو، بغض ہو، کینہ ہو، وہ نظر اپنا اثر دکھاسکتی ہے تو جس نظر میں محبت ہو، شفقت ہو، رحمت ہو، اخلاص ہو، وہ نظر کیوں اثر نہیں دکھاسکتی۔ یہ اللہ والوں کی نظر ہی تو ہوتی ہے جو گناہوں سے لتھڑے ہوئے انسان میں احساس ندامت پیدا کرتی ہے اور رب کے دربار میں رب کا سوالی بنا کر کھڑا کردیتی ہے۔

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

دلیل نمبر۴: حدیث پاک میں وارد ہے کہ نبی علیہ السلام نے ہجرت کے وقت عبداللہ بن ارقات کو کافر ہونے کے باوجود ظاہری سفر کا رہبر بنایا۔ اس سے ثابت ہوا کہ آج کے دور میں کوئی سالک اگر وصول الی اللہ کے راستے پر چلنے کے لئے کسی مومن کامل کو رہبر مقرر کرے گا تو اسے سفر کا رہبر مقرر کرنے والی سنت پر عمل کرنے کا ثواب ملے گا۔

مولانا رومؒ نے اسی کیفیت کے بارے میں فرمایا ہے۔

گر ہوائے ایں سفر داری ولا
دامن رہبر بگیر وپس بیا
بے رفیقے ہر کہ شد از راہ عشق
عمر بگذشت ونشد آگاہ عشق

(اے دل! اگر تو اس سفر کی خواہش رکھتا ہے تو رہبر کا دامن پکڑ اور پیچھے چل کیوں کہ بغیر ساتھی کے جو شخص راہ عشق پر چلا تمام بے کار گزری اور عشق سے آگاہی نہ ہوئی)

عقلی دلائل

نفس وشیطان انسان کے کھلم کھلا دشمن ہیں اور انسان کے اعمال کو مزین کرکے اس کے سامنے پیش کرتے ہیں، حتیٰ کہ گمراہی کے باوجود انسان اپنے آپ کو ہدایت پر سمجھتا ہے۔"ویحسبون انھم مھتدون" (الاعراف: آیت نمبر ۳۰) (اور وہ گمان کرتے ہیں کہ ہم ہدایت پر ہیں) جس طرح درخت کو اپنے پھل وزن دار معلوم نہیں ہوتے اسی طرح انسان کو اپنے عیوب وزن دار محسوس نہیں ہوتے، لہٰذا اصلاح وتربیت کے لئے کسی مربی کی ضرورت پڑتی ہے۔ چند عقلی دلائل درج ذیل ہیں۔

دلیل نمبر ایک: ایک طالب علم کمرہ امتحان میں بیٹھا پرچہ حل کررہا ہوتا ہے تو وہ اپنے گمان میں ہر سوال کو ٹھیک ٹھیک حل کرتا ہے (اگر اسے پتہ ہو کہ میں فلاں غلطی کررہا ہوں تو وہ کرے ہی کیوں؟) جب طالب علم کا پرچہ استاد کے ہاتھ میں آتا ہے تو وہ بعض جوابات کو ٹھیک قرار دیتا ہے اور بعض کو غلط، تب طالب علم بھی تسلیم کرتا ہے کہ اس سے غلطی ہوئی۔ اسی طرح سالک اپنے زعم میں تحدیث نعمت سمجھ کر کسی بات کا اظہار کرتا ہے مگر شیخ کامل پہچانتا ہے کہ یہ عُجب کی وجہ سے ہے۔ سالک اپنے خیال میں سخاوت کی وجہ سے مال خرچ کرتا ہے، مگر شیخ بتاتا ہے کہ یہ اسراف ہے، پیرو مرشد کے بغیر گمراہی کے گڑھے میں گرنے کا خطرہ ہوتا ہے، اس لئے ضروری ہے کہ مرشد کے سایہ میں زندگی گزاری جائے۔

دلیل نمبر ۲: امور دنیا میں ہر چھوٹا بڑا کام سیکھنا پڑتا ہے، حتیٰ کہ کرتے پر بٹن لگانے کا طریقہ بھی بغیر سیکھے نہیں آتا، تو کیا دین کو سیکھنے کی ضرورت نہیں؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا "انما بعثت معلما" (میں معلم بن کر مبعوث ہوا ہوں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کو دین سکھایا، حتیٰ کہ صحابہ کرامؓ نے فرمایا "تعلمنا الایمان ثم تعلمنا القرآن" (ہم نے ایمان سیکھا پھر قرآن سیکھا) آج ظلمت وگمراہی کے دور میں ہمیں بغیر سیکھے دین کیسے آئے گا، پس ثابت ہوا کہ ہمیں پیرو مرشد سے دین سیکھنا پڑتا ہے۔

دلیل نمبر ۳: کوئی شخص یہ دعویٰ نہیں کرسکتا کہ میں علم طب خود بخود سیکھ لوں گا یا انجینئرنگ کا فن خود حاصل کرلوں گا، اسی طرح کوئی آدمی دین بھی خود بخود نہیں سیکھ سکتا۔ حدیث پاک میں آتا ہے۔"انما العلم بالتعلم" (علم سیکھنے ہی سے آتا ہے)

دلیل نمبر ٤: اگر کوئی پودا کسی مالی کے ہاتھوں میں پروان چڑھے تو وہ سیدھا بھی ہوتا ہے، دیدہ زیب اور جاذب نظر بھی، جب کہ خودرو پودا ٹیڑھا بھی ہوتا ہے، شاخیں فالتو پھیلی ہوئی اور بے سلیقہ لٹکی ہوئی ہوتی ہیں، اسی طرح جو انسان کسی شیخ کامل سے تربیت پائے اس کی شخصیت حسن اخلاق کی وجہ سے دیدہ زیب ہوتی ہے، شریعت نے تربیت پانے کو اتنی اہمیت دی کہ سکھائے ہوئے کتے کے شکار کو بھی کچھ شرائط کے ساتھ حلال جانا گیا۔ پس سالک کو بھی شیخ کامل کے زیر تربیت رہ کر دین سیکھنا ضروری ہے۔

چوں تو کردی ذات مرشد را قبول
ہم خدا آمدز ذاتش ہم رسول
نفس نتواں کشت الا ذات پیر
دامن آں نفس کش محکم بگیر

(تو نے پیر کی ذات کو قبول کرلیا، اس سے تجھے اللہ تعالیٰ بھی مل گیا اور رسول بھی، اس نافرمان نفس کو پیر کی ذات کے سوائے کوئی نہیں مار سکتا، تو اس نفس کو مارنے والے پیر کا دامن مضبوط پکڑ)

دلیل نمبر ۵: اہل اللہ نے حکایت مورچہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ایک چیونٹی بیت اللہ شریف کی زیارت کرنا چاہتی تھی، مگر راستے میں دریا، پہاڑ اور صحراتھے، اس چیونٹی نے ایک دن بیت اللہ میں رہنے والے ایک کبوتر کو دیکھا تو اس کے پاؤں کے ساتھ چمٹ گئی، کبوتر اڑ کر خانہ کعبہ پہنچا تو چیونٹی نے بھی بیت اللہ شریف کی زیارت کرلی۔

مور مسکیں ہوسے داشت کہ در کعبہ رسد
دست برپائے کبوتر داد وناگاہ رسید

(ایک مسکین چیونٹی کے دل میں خواہش تھی کہ کعبہ پہنچے، اس نے

کبوتر کے پاؤں پکڑ لیے اور منزل پر پہنچ گئی)

دلیل نمبر ۶: اصحاب کہف کے کتے نے چندد ن صلحاء کی صحبت اختیار کی تو اس کے ساتھ جنت کا وعدہ ہوا۔

سگ اصحاب کہف روزے چند
پے نیکاں گرفت و مردم شد

(اصحاب کہف کے کتنے نے چند دن نیکوں کی پیروی اور آدمی کے حکم میں ہوگیا)

دلیل نمبر ۷: ایک شخص ہوائی جہاز پر سفر کرنا چاہے تو وہ اچھی کمپنی کا ٹکٹ خریدتا ہے، پھر پائلٹ پر اعتماد کر کے جہاز میں بیٹھ جاتا ہے تو پائلٹ سواری کو منزل پر پہنچا دیتا ہے۔ سالک اسی طرح شیخ کامل پر اعتماد کرتے ہوئے باطنی سفر کے لئے اپنے آپ کو شیخ کے حوالے کرتا ہے تو شیخ اپنے مرید کو راہ سلوک پر چلاتا ہو، اللہ تعالیٰ سے واصل کر دیتا ہے۔

احوال الصالحین سے دلائل

سلف صالحین کی زندگیوں سے چند دلائل پیش کئے جاتے ہیں۔

دلیل نمبر ایک: حضرت وحشیؓ کو نبی علیہ السلام کی چند لمحے کی صحبت سے وہ مقام مل گیا کہ اگر پوری دنیا اویس قرنیؒ جیسے حضرات سے بھر جائے تو بھی ان کی گرد راہ کو نہیں پاسکتی۔ حضرت امام شافعیؒ سے کسی نے پوچھا۔ حضرت امیر معاویہؓ کے دور میں بدامنی رہی جب کہ عمر بن عبدالعزیزؒ کے دور میں امن وامان رہا تو دونوں میں سے کون افضل ہے؟ فرمایا سیدنا امیر معاویہؓ جب گھوڑے پر سوار ہو کر نبی علیہ السلام کے ہمراہ جہاد پر نکلتے تھے تو اس گھوڑے کے نتھنوں میں جو مٹی جاتی تھی، عمر بن عبدالعزیزؒ اس کے مرتبہ کو بھی نہیں پہنچ سکتے، معلوم ہوا کہ صحبت کا نعم البدل کوئی اور چیز نہیں ہوسکتی۔ کسی عارف نے کہا ہے کہ:

؎ یک زمانہ صحبتے با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

(اولیاء کے ساتھ تھوڑی دیر کی صحبت، سو سال کی بے ریا اطاعت سے افضل ہے)

دلیل نمبر ۲: حضرت حسن بصریؒ نے اٹھارہ بدری صحابہؓ سے علم ظاہری حاصل کیا تاہم علم باطن حضرت علی سے حاصل کیا اور انوار ولایت کا اکتساب کیا۔

دلیل نمبر ۳: حضرت سفیان ثوریؒ فرمایا کرتے تھے اگر ابوہاشم الصوفی نہ ہوتے تو میں ریا کاری کی دقیق باتوں سے واقف نہ ہوتا۔

دلیل نمبر ۴: امام اعظم ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ نے حضرت جعفر صادقؒ سے فیض پایا۔ امام اعظمؒ نے دو سال کے رابطے کے بعد فرمایا۔ "لولا السنتان لهلك النعمان" (اور وہ دو سال نہ ہوتے تو نعمان ہلاک ہو جاتا)

دلیل نمبر ۵: ایک مرتبہ حضرت ابراہیم ادھمؒ حضرت امام اعظمؒ سے ملنے کے لئے تشریف لائے، امام صاحب نے فرمایا۔ "سیدنا ابراہیم آگئے" طلباء نے پوچھا وہ کیسے؟ فرمایا۔ ہم جسموں کی خدمت کرنے میں مشغول اور یہ خدا کی خدمت کرنے میں مشغول۔" پس ایسی باخدا ہستی کو ہی مرشد کہا جاتا ہے۔

دلیل نمبر ۶: حضرت امام اعظمؒ نے امام ابو یوسف کو وصیت فرمائی۔

"واكثر ذكر الله تعالىٰ فيما بين الناس ليتعلموا منك ذلك" (لوگوں کے درمیان ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا ذکر زیادہ کیا کرو تاکہ لوگ تم سے ذکر سیکھیں)

دلیل نمبر ۷: امام شافعیؒ نے حضرت امام محمد بن حسن الشیبانیؒ سے فیض پایا۔ آپ کا مشہور قول ہے۔

"میں نے صوفیاء کی صحبت اختیار کی اور ان کی دو باتوں سے بڑا نفع پایا۔ ایک یہ کہ وقت ایک تلوار ہے اگر تم اس کو نہ کاٹو گے تو وہ تم کو کاٹ دے گا اور دوسری بات یہ کہ اگر تم اپنے نفس کو حق میں مشغول نہ کرو گے تو وہ تم کو باطل میں مشغول کر دے گا۔" (مدارج السالکین)

دلیل نمبر ۸: امام احمد بن حنبلؒ اپنے وقت کے ولی کامل (حضرت بشر حافیؒ) کی خدمت میں جایا کرتے تھے، ایک دن طلباء نے پوچھا۔ حضرت! آپ اتنے بڑے عالم ہو کر ایسے شخص کے پاس جاتے ہیں جو عالم نہیں ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ نے تاریخی جواب دیا۔ "میں عالم بکتاب اللہ ہوں۔" بشر حافیؒ عالم باللہ ہیں اور عالم باللہ کو عالم بکتاب اللہ پر فضیلت نصیب ہے۔" اللہ اکبر کبیرا۔

دلیل نمبر ۹: ایک شخص نے امام احمد بن حنبلؒ سے پوچھا۔ "ما الاخلاص" (اخلاص کیا ہے؟) فرمایا "الاخلاص هو

الخلاص من آفات الاعمال ''(اعمال کے مصائب سے چھٹکارے کا نام)اس نے پوچھا''ما لتوکل ''(توکل کیا ہے؟)فرمایا''الثقة باللّٰه'' (اللہ پر اعتماد کرنا)اس نے پوچھا''مالرضاء''(رضا کیا ہے؟)فرمایا۔ ''تسلیم الامور الی اللّٰه ''(تمام امور اللہ کے سپرد کرنا)پوچھا۔ ''مالمحبة''(محبت کیا ہے؟)امام احمد بن حنبلؒ نے یہ سن کر فرمایا کہ یہ سوال بشر حافیؒ سے پوچھو۔جب تک وہ زندہ ہیں میں جواب نہیں دے سکتا۔

دلیل نمبر:۱۰ : امام غزالیؒ کے ظاہری اور باطنی علوم کے مربی خواجہ بوعلی فارمدیؒ تھے جو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے عظیم المرتبت شیخ تھے۔

امام غزالیؒ اپنی سوانح حیات میں لکھتے ہیں۔

''الی اخذت الطریقة من ابی علی فارمدیؒ و اتصلت ما کان یشیر الیه من وظائف العبادات و استدامة الذکر الی ان جزت العقبات و تکاف تلك المشاق و حصلت ما کنت اطلبه''(مکاشفۃ القلوب:ص،۳۵)

(میں نے طریقہ تصوف شیخ بوعلی فارمدیؒ سے اخذ کیا ہے،عبادت اور ذکر میں ان کے دستور کو اپنایا ہے۔اس طرح مجھے تکالیف سے نجات ملی اور مشقتوں سے چھٹکارا ملا اور جو کچھ میں نے پانا تھا وہ پالیا)

دلیل نمبر۱۱ : امام رازیؒ کی بیعت حضرت نجم الدین کبریؒ سے تھی۔

دلیل نمبر۱۲ : عارف کامل مولانا رومؒ کی بیعت شمس تبریزؒ سے تھی،آپ نے فرمایا۔

مولوی ہر گز نشد مولائے روم
تا غلام شمس تبریزی نہ شد

(مولوی روم والوں کا مولا اس وقت تک نہ بن سکا،جب تک شمس تبریزیؒ کا غلام نہ بن گیا)

دلیل نمبر۱۳ : مولانا جامیؒ جیسی شہرہ آفاق کی حامل شخصیت کی بیعت سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے شیخ حضرت خواجہ عبیداللہ احرار سمرقندیؒ سے تھی۔

دلیل نمبر۱۴ : حضرت علامہ سید محمد شریف جرجانیؒ کی بیعت سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے شیخ حضرت علاؤ الدین عطارؒ سے تھی۔ جرجانیؒ اپنی ایک کتاب میں لکھتے ہیں۔

''واللّٰه ما عرفت الحق سبحانه وتعالیٰ مالم اصل فی خدمة العطار ''(اللہ کی قسم!میں نے حق سبحانہ وتعالیٰ کو نہ پہچانا جب تک کہ میں شیخ عطارؒ کی خدمت میں حاضر نہ ہوا)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اپنے حالات زندگی کے بارے میں''الجزء اللطیف فی ترجمة العبد الضعیف''میں لکھتے ہیں۔

پندرہ برس کی عمر میں والد بزرگوار سے بیعت کر کے اشغال صوفیہ خصوصاً مشائخ نقشبندیہ کے اشغال میں مصروف ہو گیا اور ان کی توجہ و تلقین سے بہرہ مند ہوتے ہوئے ان کے آداب طریقت کی تعلیم اور خرقہ صوفیہ حاصل کر کے اپنے روحانی سلسلے کو درست کرلیا۔

(حجۃ اللہ البالغہ:صفحہ،۱۰۔اردو نسخہ)

دلیل نمبر۱۵ : حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ جیسی شخصیت کا باطنی تعلق سلسلہ نقشبندیہ کے شیخ حضرت خواجہ باقی باللہؒ سے تھا۔

دلیل نمبر۱۶ : حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ ناپاک زمین کے پاک ہونے کی دو صورتیں ہیں،ایک تو یہ کہ اتنی بارش برسے کہ گندگی کو بہالے جائے،دوسرے اتنا سورج چمکے کہ نجاست کو جلادے اس کا نام ونشان مٹادے،اسی طرح قلب کی زمین کے لئے وہ چیزیں ہیں،ایک ذکر الٰہی جس کی مثال بارش کی سی ہے،دوسرا شیخ کامل جس کی مثال سورج کی سی ہے۔ذکر سے بھی دل صاف ہوتا ہے اور شیخ کامل کی توجہات سے بھی۔

دلیل نمبر۱۷ : حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ جیسے محدث و مفسر کا باطنی تعلق سلسلہ نقشبندیہ کے شیخ مرزا مظہر جان جاناںؒ سے تھا۔اسی لئے انہوں نے اپنی تفسیر کا نام تفسیر مظہری رکھا۔

دلیل نمبر۱۸ : حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اگر چہ علم کے آفتاب و ماہتاب تھے تاہم ان کا تعلق حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ سے تھا،جب کہ حاجی صاحبؒ فقط کافیہ تک کتابیں پڑھے ہوئے تھے۔

دلیل نمبر۱۹ : بعض حضرات نے ایک وقت میں کئی مشائخ سے فیض پایا،چنانچہ حضرت خواجہ ابوسعیدؒ نے مقام رجاء حضرت رازیؒ سے مقام غیرت شاہ شجاع کرمانیؒ سے اور مقام شفقت ابوحفص حدادؒ سے پایا۔

دلیل نمبر ۲۰: حضرت ابوعلی رودباریؒ فرمایا کرتے تھے۔ "تصوف میں میرے استاد حضرت جنید بغدادیؒ علم فقہ میں حضرت ابوالعباس ابن شریحؒ نحو میں، ثعلبؒ اور حدیث شریف میں ابراہیمؒ اور نفس کی اصلاح کے لئے بس یہی علوم ضروری ہیں۔"

مندرجہ بالا حقائق سے یہ بات واضح ہوتی ہے، کہ مشاہیر امت کو بھی کسی شیخ کامل کے زیر سایہ اور زیر تربیت رہ کر اکتساب فیض کرنے سے بلند مقامات نصیب ہوئے، آج بھی کوئی سالک اس منزل پر پہنچنا چاہے تو اسے انہیں راستوں پر چلنا پڑے گا، جن پر سلف صالحین نے چل کر وصول الی اللہ کی نعمت عظمیٰ کو حاصل کیا۔

علامات شیخ کامل

مسند ارشاد پر بیٹھنے والوں میں چند صفات کا پایا جانا لازمی ہے۔

در کفے جام شریعت در کفے سندان عشق
ہر ہوسناکے نداند جام وسنداں باختن

(ایک ہاتھ میں جام شریعت اور دوسرے ہاتھ میں صراحی عشق، ہر خواہش پرست دونوں سے کھیلنا نہیں جانتا)

بعض علماء کرام نے لکھا ہے کہ شیخ کامل میں درج ذیل حدیث کی صفات بدرجہ اتم موجود ہونی چاہئیں۔ "التجافی عن دار الغرور والانابة الی دار الخلود والاستعداد للموت قبل نزوله"

(دھوکہ کے گھر سے دوری اختیار کرنا اور ہمیشہ کے گھر کی طرف متوجہ ہونا اور موت کے آنے سے پہلے اس کی تیاری کرنا)

سچی بات ہے کہ کمینی دنیا کا طلب گار شیخ طریقت بننے کا اہل نہیں ہوتا۔

مانا کہ شیخ وقت ہو پیر ہدی بھی ہو
پر یہ مجھے بتاؤ کے تم باخدا بھی ہو

بعض علماء نے شیخ کامل کی درج ذیل علامات بیان کی ہیں۔

(۱) صاحب نسبت ہو (کسی بزرگ سے اجازت یافتہ ہو، سلسلہ کے کام کے لئے مامور ہو)

(۲) صاحب علم ہو (جاہل کی مثال اندھے کی سی ہے، جو اندھے کو رہبر بنائے گا، گڑھے میں گرے گا)

(۳) صاحب تصرف ہو (گویا وہ "الذین اذا ذکر اللہ" کا مصداق ہو) (۴) صاحب ارشاد ہو (یہ صفت لازمی نہیں مگر بہتر ہے) اگر چار یہ صفات نہ پائی جائیں تو ایسے شخص کو پیر نہ سمجھا جائے۔

ہزار نکتۂ باریک ترز مو ایں جاست
نہ ہر کہ سر بتر اشد قلندری داند

(یہاں ہزار نکتے بال سے بھی زیادہ باریک ہیں، جو شخص بھی سر منڈالے وہ قلندری نہیں جانتا) علامہ ابن عربیؒ نے شیخ کامل کی تین صفات قلم بند فرمائی ہیں۔

(۱) دین انبیاء کا سا ہو (۲) تدبیر اطباء کی سی (۳) سیاست بادشاہوں کی سی۔ بقول شخصے:

ہے وہی تیرے زمانہ کا امام برحق
جو تجھے حاضر وموجود سے بیزار کرے
موت کے آئینے میں تجھ کو دکھا کر رخ دوست
زندگی تیرے لئے اور بھی دشوار کرے
دے کے احساس زیاں تیرا لہو گرما دے
فقر کی سان چڑھا کر تجھے تلوار کرے

شیخ کامل ظاہر میں تو عام انسانوں کی مانند ہوتا ہے، مگر باطن میں عام انسانوں سے بہت مختلف ہوتا ہے، جیسے تلخ اور میٹھے پانی کی صورت ایک مگر سیرت مختلف، فاسق ونیک نے ایک روٹی کھائی، ایک میں شہوت پیدا ہوئی، دوسرے میں عشق الٰہی، زمین نے دو کانٹے اُگائے، ایک بانس بنا، دوسرا گنا بنا۔ دو ہرنوں نے ایک گھاس کو کھایا اور ایک میں مینگنیاں بنیں دوسرے کستوری بنی، بھڑ اور مگس نے ایک پھول چوسا، ایک میں زہر بنا، دوسرے میں شہد بنا۔ شیخ کامل بھی ظاہر میں تو عام انسان کی طرح مگر حقیقت میں مختلف ہوتا ہے۔

الفاظ ومعانی میں تفاوت نہیں لیکن
ملا کی اذاں اور مجاہد کی اذاں اور
پرواز ہے دونوں کی اسی ایک فضا میں
کرگس کا جہاں اور ہے شاہیں کا جہاں اور

اگر کسی سالک کو ان صفات کا حامل کامل شیخ مل جائے تو چاہئے کہ اس کا دامن مضبوطی سے پکڑے، اس کی صحبت کو کیمیاء احمر کی مانند سمجھے۔

اگر کوئی شعیب آئے میسر
شبانی سے کلیمی دو قدم ہے

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادوٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا ردراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا ردراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے۔ ایک منہ والا ردراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔ اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے۔ یہ اللہ کی ایک نعمت ہے اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہو۔

سلسلۂ علم الاعداد

آپ کا مفرد عدد کیا کہتا ہے؟

قسط:۵

اپنے مکمل نام، عرفیت اور تخلص وغیرہ جو بھی آپ اپنے نام کے ساتھ لگاتے ہوں، سب کے اعداد نکال کر پھر مفرد عدد برآمد کریں، اس کے بعد اعداد کی تفصیل دیکھیں، مثلاً کسی کا نام محمد ابرار عرف منے میاں ہے، کل اعداد ہوئے: ۶۹۷، مفرد عدد ۴، اسی طرح اپنے نام کے اعداد نکال کر اندازہ کیجئے کہ آپ کی اپنی خصوصیات کیا ہیں۔

عدد ۵ کا تعلق ستارہ مشتری سے ہے اور ستارہ مشتری کی حکومت ۲۰ رفروری سے ۲۰ رمارچ اور ۲۴ رنومبر سے ۲۳ ردسمبر کے درمیان ہوا کرتی ہے۔ ایسے افراد جن کا مفرد عدد ۵ ہوتا ہے صرف اپنی ذات پر بھروسہ کرتے ہیں، یہ لوگ جلدی سے دوسروں پر بھروسہ نہیں کرتے۔ ۵ عدد کے لوگ بہت بے تکلف ہوتے ہیں اور جلد ہی لوگوں سے تعلقات بڑھا لیتے ہیں، ان کا حلقہ احباب بہت وسیع ہوتا ہے، طبیعت کے اعتبار سے یہ فیاض ہوتے ہیں اور دولت کمانے کی انہیں دھن ہوتی ہے، یہ کسی ایک حد پر قناعت نہیں کرپاتے، دولت بہت کماتے ہیں، لیکن فضول خرچی کی وجہ سے یہ اپنی دولت کو ضائع بھی کردیتے ہیں۔ پنا، پکھراج، نیلم ان کی راشی کے پتھر مانے جاتے ہیں اور یہ پتھر ان کی زندگی میں سنہرے انقلاب کا ذریعہ بنتے ہیں، سبز اور نیلا رنگ انہیں خاص طور پر راس آتا ہے اور سفید رنگ ان کی ترقی کا باعث بنتا ہے۔

۵ عدد کے لوگ اپنی قابلیت اور اہلیت لوگوں کے سامنے لاکر فخر محسوس کرتے ہیں، یہ لوگ خواتین میں ایک طرح کی دلچسپی رکھتے ہیں اور اپنے کارنامے خواتین کے سامنے کرکے روحانی خوشی محسوس کرتے ہیں۔ ۵ عدد کے لوگوں کے خیالات منتشر اور طبیعت رنجیدہ رہتی ہے، انہیں جھوٹ اور مکاری سے سخت نفرت ہوتی ہے، انہیں عیش وعشرت اور پیار ومحبت سے بہت لگاؤ ہوتا ہے۔ ۵ عدد کے لوگوں میں ایک طرح کا ہرجائی پن بھی ہوتا ہے، یہ کسی کو چاہتے ہیں تو بہت چاہتے ہیں اور اگر یہ اس کو نظر انداز کردیں تو پھر پلٹ کر اس کی طرف نہیں دیکھتے۔ ۵ عدد کے لوگوں موقع شناس بھی ہوتے ہیں، ان کا ذہن کاروباری ہوتا ہے، یہ نفع کے کسی بھی سودے کو ضائع کرنا پسند نہیں کرتے، جس جگہ سے انہیں فائدہ ہوتا ہے، اس جگہ کی طرف دوڑ لگانا ان کا نصب العین بن جاتا ہے۔ ۵ عدد کے لوگ ہوشیار، چالاک اور معاملہ فہم ہوتے ہیں، لیکن ان میں استحکام اور ثابت قدمی نہیں ہوتی، بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی بھی مہم میں اگر ذرا سا بھی نقصان سامنے آئے تو یہ ہمت ہار جاتے ہیں اور اپنا فیصلہ بدل لیتے ہیں، لیکن اگر یہ تھوڑی سی ہمت کریں اور معمولی سے نقصان کو نظر انداز کردیں تو آگے چل کر ان کو زبردست فائدہ اسی لائن میں ہوتا ہے، ان حضرات کی کوشش زیادہ تر اپنی محنت کا صلہ پانے پر مرکوز رہتی ہے، ان کا اعتقاد بہت کمزور اور ضعیف ہوتا ہے، ان کی اس کمزوری کا ان کے بدخواہ بھرپور فائدہ اٹھا لیتے ہیں، اگر انہیں کوئی مضبوط قسم کا رہنما مل جائے جو ان کے اعتقادات کی حفاظت کرسکے تو پھر یہ اِدھر اُدھر بھٹکنے سے محفوظ رہتے ہیں۔ ۵ عدد کے لوگوں کی بیویاں اکثر ان سے شاکی ہوتی ہیں، کیوں کہ ان کے منتشر طبیعت کی وجہ سے اختلافات پیدا ہوتے ہیں، لیکن اگر بیوی سمجھ دار ہو تو ان کی کمزوریوں کا اندازہ کرلیتی ہے اور وہ اپنی ازدواجی زندگی کے سکون کو پامال نہیں ہونے دیتی۔ ۵ عدد کے لوگوں میں ایک طرح کی جھلاہٹ ہوتی ہے، یہ ایک دم مشتعل ہوجاتے ہیں، لیکن محبت اور حسن اخلاق سے ان پر قابو پالینا آسان ہوتا ہے۔

جمعرات کا دن ان لوگوں کے لئے خاص اہمیت کا حامل ہوتا ہے، اگر یہ اپنے اہم کاموں کی شروعات جمعرات کے دن کریں تو کامیابی کے امکانات روشن رہتے ہیں۔ ۵ عدد کے لوگوں کو ۵، ۱۴، اور ۲۳ تاریخوں کو اہمیت دینی چاہئے اور اپنے خاص کاموں کی شروعات ان ہی تاریخوں میں کرنی چاہئے۔ ۵ عدد کے لوگوں میں درج ذیل خوبیاں موجود ہوتی ہیں۔ خوش کلامی، موقع شناسی، دور بینی، قوت امتیاز، کاروباری ہوشیاری وغیرہ اور ان لوگوں میں یہ خامیاں بھی ہوتی ہیں، دل برداشتگی، بے وفائی نکتہ چینی، تزلزل وغیرہ۔ ۵ عدد کے لوگوں کو بطور خاص یہ کام راس آتے ہیں۔ میڈیا سے وابستگی، نرسنگ ہوم، ہوٹل، سماجی کام، تعلیم وتدریس اور ہیرے جواہرات کا کاروبار وغیرہ۔ ۵ عدد کے لوگوں کو ''یاوہاب'' کا ورد بہت راس آتا ہے، اگر ہر فرض نماز کے بعد ''یاوہاب'' ۱۴ مرتبہ پڑھتے رہیں تو ان کو زبردست کامیابیاں ملیں گی اور کاروبار میں استحکام پیدا ہوگا۔

یا رقیب
ذاکر اپنے نفس کی حفاظت کرلیتا ہے

اسم مبارک یارقیب کے لغوی معانی نگہبانی اور نگرانی کرنے والے کے ہیں، جس کا مقصد حفاظت کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ رقیب ہے کیوں کہ وہ حفاظت کی غرض سے اپنی تمام تر مخلوقات کی ہر چیز کا نگہبان اور محافظ ہے۔ وہ ہر ادنیٰ اور اعلیٰ حاضر و پوشیدہ چیز کی نگہبانی کرتا ہے۔ خالق جب اپنی تخلیق کو وجود میں لاتا ہے تو یہ ہرگز نہیں چاہتا کہ اس کی تخلیق پر آنچ آئے۔

یہی وجہ ہے کہ وہ اس کی حفاظت اور نگہبانی اس طرح کرتا ہے کہ اس کی تخلیق محفوظ ہوجاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ”اس نے انسان کو پیدا کیا اور انسان ہی اس کی سب سے بہترین تخلیق ہے۔ اس تخلیق کی تمام ضروریات کے لئے اس نے دنیا میں ہر شے پیدا کردی۔ سورج چمکتا ہے انسان کے لئے، چاند روشن ہوتا ہے تو انسان کے لئے، ستارے چمکتے ہیں تو انسان کے لئے، ہوا چلتی ہے تو انسان کے لئے، بارش ہوتی ہے تو انسان کے لئے، زمین میں انواع واقسام کے پھل و پھول اور اجناس پیدا ہوتے ہیں تو یہ بھی انسان کے لئے ہی ہیں۔ غرض کائنات کی ہر چیز کا محور اس نے انسان کو بنادیا ہے اور انسان اسی کی ناشکری کرتا ہے۔

اگر اسے کچھ مل جاتا ہے یا وہ کوئی اچھا کام کرلیتا ہے تو وہ اپنی تعریف و توصیف کرنے لگ جاتا ہے اور جب اس کے ساتھ برا ہوجاتا ہے تو اپنی تقدیر کو کوسنے لگتا ہے۔ جبکہ قرآن عظیم الشان میں اللہ تعالیٰ نے صاف صاف کہہ دیا کہ انسان کو وہی کچھ ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔ کچھ اچھا ہونے پر انسان کو اپنی تعریف کرنے کے بجائے اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنی چاہئے۔ اس لئے کہ ہر اچھا کام اللہ کی طرف سے ہے اور ہر برا کام انسان کی طرف سے ہے لیکن انسان اس کے بالکل برعکس کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ انسان سے ایک سوال کرتا ہے کہ ”اے انسان یہ تو بتا کہ تو میری کون کون سی نعمت کو جھٹلائے گا؟“

براوقت کسی پر بھی آسکتا ہے۔ اس برے وقت سے نکلنے کے لئے انسان کو اللہ تعالیٰ کی مدد اور توفیق درکار ہے۔ شکوہ اللہ کو پسند نہیں اس لئے کہ اس نے انسان کی آسودگی اور سہلت کے لئے بے شمار تخلیقات کی ہیں۔ انسان گن نہیں سکتا اور یہ تمام تخلیقات انسان کی آسودگی اور فائدے کے لئے ہیں۔

ایک بزرگ ننگے پاؤں تپتی ریت پر کہیں جارہے تھے گرمی بہت زیادہ تھی پاؤں میں چھالے پڑنے لگے تو آسمان کی طرف دیکھ کر کہنے لگے ”اے بادشاہوں کے بادشاہ اے میرے پروردگار عالم کیا تو مجھے ایک جوتی نہیں دے سکتا“ اتنے میں ایک شخص کو دیکھا جس کے دونوں پاؤں نہیں ہیں یہ دیکھتے ہیں انھیں غلطی کا احساس کہ کم از کم اللہ تعالیٰ نے ان کے پاؤں تو سلامت رکھے ہوئے ہیں۔ فوراً اللہ کے حضور سجدے میں جھک گئے، سوچ پر پشیمان ہوئے، اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگی اور توبہ کرنے لگے۔

جب بھی انسان پر کوئی براوقت آئے تو اسے اپنے سے نیچے والے لوگوں کو دیکھنا چاہئے۔ حقیقت ہے کہ اس طرح کی سوچ سے اور اس طرح زاویہ نگاہ سے انسان نہ صرف اللہ کا شکر گزار بندہ بن جاتا ہے بلکہ اللہ اور اس کے درمیان فاسلہ اور کم ہوجاتا ہے۔ پیر فضل شاہ قادری قلندریؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے مانگنے والا اس دربار خالی نہیں جاتا۔ ہر کسی کے بارے میں حسن ظن رکھو تو جو مانگو گے اللہ تعالیٰ وہ سب کچھ عطا کرے گا اور اگر تمہارے خلاف کوئی شخص جادو، طلسم یا کالا جادو کررہا ہے تو اسم پاک ”یا رقیب“ کی مداومت کرو کہ اس اسم میں جادو طلسم اور طاغوت کو باطل کرنے کی قوت بہت زیادہ ہے۔ کسی کو معلوم ہو کہ کوئی شخص اس کے خلاف گھر کے اندر یا باہر جادو کرتا ہے تو وہ اسم پاک رقیب کو ۴۰ دن تک اول و آخر ۳ مرتبہ درود پاک کے ساتھ بعد از نماز عشاء ۷۰۰ مرتبہ پڑھے۔ عمل پورا ہوجائے تو ۱۰۰ مرتبہ معہ اول و آخر ۳ مرتبہ درود پاک کے ساتھ معمول بنالے۔ انشاء اللہ اس کا بال بھی بیکا نہ ہوگا۔

اگر ”یارقیبُ“ روزانہ رات کو سونے سے پہلے صرف سات مرتبہ پڑھکر ۳ بار تالی بجادی جائے تو تالی بانے والے کی اور اس گھر کی اس کے گھر والوں کی اور جہاں تک تالی کی آواز جائے گی ان سب مکانوں کی حفاظت چوری سے اور دوسرے برے اثرات سے رہے گی۔ انشاء اللہ۔

قسط نمبر: ۲۵

مفتاح الارواح

حسن الہاشمی

محبت کے لئے

کسی کو اپنی محبت میں گرفتار کرنے کے لئے نوچندی جمعہ کو یہ نقش سورج نکلنے کے بعد آٹھ عدد لکھے جائیں، ایک نقش طالب اپنے بازو پر باندھ لے اور سات نقش روزانہ آٹے میں گولی بنا کر عصر اور مغرب کے درمیان دریا میں ڈال دے، انشاء اللہ محبوب بے قرار ہو جائے گا، نقش کے نیچے طالب و مطلوب کے نام حسب قاعدہ مع اسم والدہ لکھے جائیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۰۰۹	۴۰۱۳	۴۰۱۶	۴۰۰۲
۴۰۱۵	۴۰۰۳	۴۰۰۸	۴۰۱۴
۴۰۰۴	۴۰۱۸	۴۰۱۱	۴۰۰۷
۴۰۱۲	۴۰۰۶	۴۰۰۵	۴۰۱۷

الحب فلاں ابن فلاں علیٰ حب فلاں ابن فلاں

نقش سورۂ مزمل

نوچندی جمعرات کو اس نقش کو نمازِ فجر کے بعد لکھیں، اگر صحت مطلوب ہو تو کالے رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالیں اور اگر رزق کی فراوانی مطلوب ہو تو ہرے رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھیں، انشاء اللہ مقصد میں کامیابی ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۷۳۱۹	۱۷۳۲۳	۱۷۳۲۶	۱۷۳۱۲
۱۷۳۲۵	۱۷۳۱۳	۱۷۳۱۸	۱۷۳۲۴
۱۷۳۱۴	۱۷۳۲۸	۱۷۳۲۱	۱۷۳۱۷
۱۷۳۲۲	۱۷۳۱۶	۱۷۳۱۵	۱۷۳۲۷

کسی کو اپنا دیوانہ بنانے کے لئے

اس نقش کو زہرہ و مشتری کی تثلیث کے وقت لکھا جائے، اس نقش کو گلاب و زعفران سے لکھ کر طالب اپنے دائیں بازو پر باندھ لے، اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر لیں، انشاء اللہ مطلوب بے قرار ہو کر ملے گا۔

نقش اگلے صفحہ پر دیکھیں۔

۷۸۶

۱۹۲۳	۱۹۲۶	۱۹۲۹	۱۹۱۶
۱۹۲۸	۱۹۱۷	۱۹۲۲	۱۹۲۷
۱۹۱۸	۱۹۳۱	۱۹۲۴	۱۹۲۱
۱۹۲۵	۱۹۲۰	۱۹۱۹	۱۹۳۰

کھانسی کا علاج

کھانسی کتنی بھی پرانی ہوان حروف کو گلاب وزعفران سے طشتری پر لکھ کرانہیں شہد سے تحلیل کر کے دن میں تین بار صبح کو نہار منہ، عصر اور مغرب کے درمیان اور رات کو سوتے وقت چاٹے، انشاءاللہ کھانسی ٹھیک ہوجائے گی۔ حروف یہ ہیں:

ص ع ص ع

ع ص ع ص

پیٹ کے درد کے لئے

اس نقش کو گلاب وزعفران سے لکھ کر پانی میں گھول کر مریض کو پلادیں، انشاءاللہ پیٹ کے درد سے نجات مل جائے گی۔

۷۸۶

۳۴	۲۹	۳۷
۳۶	۳۳	۳۱
۳۰	۳۸	۳۲

نامردی دور کرنے کے لئے

اگر کسی شخص کو نامردی کی شکایت ہوتو اس نقش کو لکھ کر مریض اپنی کمر میں باندھے، انشاءاللہ اس نقش کی برکت سے نامردی کی شکایت دور ہوجائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

حح	حح	۲۲	و
۰	۱۵	احد	۴۲
۵	۱۲	۱۱	تا
۱	ای	ای	و

مرگی کے لئے

اگر کسی کو مرگی کی شکایت ہوتو اتوار کے دن پہلی ساعت میں سفید مرغ کے خون سے یہ نقش لکھ کر گلے میں ڈالیں، انشاءاللہ مرگی سے نجات مل جائے گی۔ نقش اگلے صفحہ پر۔

۷۸۶

۱	سو	۲	۹
ی	ر	۶	۴
ح	ب	ب	ح ح
سو	ر	ع۵	۲

سورۂ یوسف کا نقش

اگر کوئی شخص پریشان حال ہو، اس کو روزگار کی تلاش ہو یا اگر کسی شخص کی بیوی اس سے محبت نہ کرتی ہو یا اگر کسی کی شادی نہ ہوتی ہو تو ایسی صورت میں سورۂ یوسف کا نقش بہت موثر ثابت ہوتا ہے، اس کو لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالیں، انشاءاللہ مذکورہ ضرورتوں میں تیر کی طرح کام کرے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۵۹۹۲	۱۲۵۹۹۸	۱۲۶۰۰۱	۱۲۵۹۸۷
۱۲۶۰۰۰	۱۲۵۹۸۸	۱۲۵۹۹۳	۱۲۵۹۹۹
۱۲۵۹۸۹	۱۲۶۰۰۳	۱۲۵۹۶	۱۲۵۹۹۲
۱۲۵۹۹۷	۱۲۵۹۹۱	۱۲۵۹۹۰	۱۲۶۰۰۲

جادو کی وجہ سے نامردی

اگر کسی شخص کو جادوٹونے کی وجہ سے نامرد اور ناکارہ بنا دیا ہو تو اس نقش کو کالی روشنائی سے لکھ کر گلے میں ڈالیں، انشاءاللہ نامردی کی شکایت دور ہو جائے گی اور پہلے سے بھی زیادہ طاقت اس میں پیدا ہو جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۱۴۵۴	۶۱۴۵۷	۶۱۴۶۰	۶۱۴۴۷
۶۱۴۵۹	۶۱۴۴۸	۶۱۴۵۳	۶۱۴۵۸
۶۱۴۴۹	۶۱۴۶۲	۶۱۴۵۵	۶۱۴۵۲
۶۱۴۵۶	۶۱۴۵۱	۶۱۴۵۰	۶۱۴۶۱

جنات سے نجات کے لئے

اگر کسی شخص کو جنات پریشان کرتے ہوں تو ان سے نجات حاصل کرنے کے لئے اس نقش کو لکھ کر گلے میں ڈال لیں، انشاءاللہ جنات سے نجات ملے گی۔ اگر اس نقش کے ساتھ ساتھ اصحاب کہف کے نام بھی لکھ کر گلے میں ڈال لئے جائیں تو مزید فائدہ ہوگا اور جنات کی ریشہ دوانیوں سے کلی طور پر نجات مل جائے گی۔

نقش اگلے صفحہ پر۔

۷۸۶

۱۲۶۳۷۹	۱۲۶۳۸۲	۱۲۶۳۸۵	۱۲۶۳۷۱
۱۲۶۳۸۴	۱۲۶۳۷۲	۱۲۶۳۷۸	۱۲۶۳۸۳
۱۲۶۳۷۳	۱۲۶۳۸۷	۱۲۶۳۸۰	۱۲۶۳۷۷
۱۲۶۳۸۱	۱۲۶۳۸۱	۱۲۶۳۷۴	۱۲۶۳۸۶

اصحاب کہف کے نام اس طرح لکھیں۔

الٰهی بحرمة یملیخا مکسلمینا کشفوطط اذروفطیونس کشافطیونس تبیونس یوانس بوس و کلبهم قطمیر و علی اللّٰه قصد السبیل و منها جائر ولو شاء لهداکم اجمعین برحمتك یا ارحم الراحمین۔

شادی کے لئے

جس لڑکی کی شادی نہ ہوتو اس کو چاہئے کہ اتور کے دن عصر کے بعد سورۂ طٰہٰ کی تلاوت کرے اور اس نقش کو لکھ کر ریشمی سبز کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لے، انشاء اللہ چار ماہ کے اندر اندر رشتہ طے ہوجائے گا اور ایک سال کے اندر اند شادی ہوجائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۹۸۳۰	۹۹۸۳۳	۹۹۸۳۷	۹۹۸۲۳
۹۹۸۳۶	۹۹۸۲۴	۹۹۸۲۹	۹۹۸۳۴
۹۹۸۲۵	۹۹۸۳۹	۹۹۸۳۱	۹۹۸۲۸
۹۹۸۳۲	۹۹۸۲۷	۹۹۸۲۶	۹۹۸۳۸

تمام مقاصد کے لئے

انسان کو اپنی زندگی میں کئی بار کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، روزی کی تنگی بھی انسان کو کشمکش میں مبتلا رکھتی ہے، اس کے علاوہ رشتہ داروں کی مخالفین اور حاسدوں کا حسد بھی کئی بار انسان کی نیندیں اڑا دیتا ہے۔ کیسے بھی حالات ہوں ان پر قابو پانے کے لئے اور مشکلوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے اور تمام مہمات میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے اس نقش کو آزمائیں۔ انشاء اللہ حیرتناک فوائد محسوس کریں گے، دو نقش لکھے جائیں، ایک نقش کو آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈالیں اور ایک نقش کو اپنے گلے میں ڈال لیں اور اللہ کی قدرت کا کرشمہ دیکھیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۱۲	۷۱۵	۷۱۸	۷۰۵
۷۱۷	۷۰۶	۷۱۱	۷۱۶
۷۰۷	۷۲۰	۷۱۳	۷۱۰
۷۱۴	۷۰۹	۷۰۸	۷۱۹

تنگ دستی کے لئے

اگر کوئی شخص تنگ دستی کا شکار ہو اور اس سے نجات حاصل کرنا چاہتا ہو تو اس نقش کو کسی بھی ساعت سعید میں لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لے۔ انشاء اللہ بہت جلد اس کو تنگ دستی سے نجات مل جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۸	۱۲۱	۱۲۴	۱۱۰
۱۲۳	۱۱۱	۱۱۷	۱۲۲
۱۱۲	۱۲۶	۱۱۹	۱۱۶
۱۲۰	۱۱۵	۱۱۳	۱۲۵

کہیعص
اسرافیل
یس والقرآن الحکیم

ق والقرآن المجید
عزرائیل
حمعسق

روٹھے ہوئے دوست کو منانے کے لئے

اگر کسی کا دوست روٹھ گیا ہو تو اس کو منانے کے لئے اس نقش کو جمعہ کے دن پہلی ساعت میں لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں، انشاء اللہ زیادہ دن نہیں گذریں گے کہ ناراض دوست خود بخود راضی ہو جائے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۷۱	۶۷۷	۶۸۳	۶۸۹	۶۶۵
۶۸۴	۶۸۵	۶۶۶	۶۷۲	۶۷۸
۶۶۷	۶۷۳	۶۷۹	۶۸۰	۶۸۶
۶۷۵	۶۸۱	۶۸۷	۶۶۸	۶۷۴
۶۸۸	۶۶۹	۶۷۰	۶۷۶	۶۸۲

برائے تسخیر قلب فلاں ابن فلاں

اس نقش کی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۷	۱۳	۱۹	۲۵	۱
۲۰	۲۱	۲	۸	۱۴
۳	۹	۱۵	۱۶	۲۲
۱۱	۱۷	۲۳	۴	۱۰
۲۴	۵	۶	۱۲	۱۸

گھر کی حفاظت کے لئے

اسی چال سے اس نقش کو لکھ کر اگر فریم میں چسپاں کر کے گھر میں آویزاں کریں تو گھر ہر طرح کی آفت سے محفوظ رہے اور جادو اور جنات کے اثرات سے بھی گھر کی حفاظت رہے۔

نقش اگلے صفحہ پر دیکھیں۔

۷۸۶

۷	۱۱۱۹	۱۱۲۶	۱۱۳۲	۱
۱۱۲۷	۱۱۲۸	۲	۸	۱۱۲۰
۳	۹	۱۱۲۱	۱۱۲۳	۱۱۲۹
۱۱۱۷	۱۱۲۴	۱۱۳۰	۴	۱۰
۱۱۳۱	۵	۶	۱۱۱۸	۱۱۲۵

سحرِ مدفونہ کے لئے

اگر کسی گھر میں یہ شبہ ہو کہ یہاں کسی نے جادو کر کے کچھ دبا رکھا ہے جیسے کوئی پُتلا یا کوئی ہانڈی وغیرہ اور یہ اندازہ نہ ہو کہ مکان کے کس گوشے میں سحر کا سامان دفن ہے تو مندرجہ ذیل نقش کو سفید مرغ کے گلے میں باندھ کر اس گھر میں چھوڑ دیں۔ مرغ اس جگہ پر جا کر بیٹھ جائے گا جہاں یہ سامان دبا ہوا ہوگا۔ زمین کھود کر اس سامان کو وہاں سے نکال کر کہیں قبرستان میں یا جنگل میں دبا دیں یا بہتے ہوئے پانی میں چھوڑ دیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰۰۹۳۴	۱۰۰۹۳۷	۱۰۰۹۴۰	۱۰۰۹۲۷
۱۰۰۹۳۹	۱۰۰۹۲۸	۱۰۰۹۳۳	۱۰۰۹۳۸
۱۰۰۹۲۹	۱۰۰۹۴۲	۱۰۰۹۳۵	۱۰۰۹۳۲
۱۰۰۹۳۶	۱۰۰۹۳۱	۱۰۰۹۳۰	۱۰۰۹۴۱

لوحِ نور

یہ نقش جس گھر میں فریم میں آویزاں ہوگا اس گھر میں رہنے والوں کے تمام کام سدھر جائیں گے، اللہ کے فضل و کرم سے اس گھر میں خیر و برکت ہوگی، اور گھر تمام آسمانی امراض، آفات سے محفوظ رہے گا۔ نقش یہ ہے۔

کھیعص ال م ال ل ہ ل اا ل ہ ل ہ ا کھیعص

واللہ من ورائھم محیط

بل ھو قرآن مجید فی لوح محفوظ

کلا بل ھو اللہ

تلک عشرۃ کاملۃ

واحد صمد قہار

رحیم غفور

زح طی

دائرہ اسم اعظم

یا نور

مجید

مختار

یا بصیر

حم عسق ال ی ال ق ی وم یارحمٰن

اس ماہ کی شخصیت

ادارہ

ازام راوتی

نام: شیخ رضی الرحمٰن

نام والدین تسنیم کوثر ناہید، ضیاء الرحمٰن

تاریخ پیدائش: ۱۲ نومبر ۱۹۸۶ء

تعلیم: (جاری) ایل، ایل، بی

آپ کا نام ۱۲ حروف پر مشتمل ہے، ان میں سے ۶ حروف نقطے والے ہیں اور ۶ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں۔ عنصر کے اعتبار سے ۳ حروف آتشی ہیں، ۴ حروف بادی ہیں اور ۵ حروف خاکی ہیں۔

آپ کے نام میں کوئی حرف آبی نہیں ہے، تعداد اور اعداد کے حساب سے آپ کے نام میں خاکی حروف کو غلبہ حاصل ہے، آپ کا نام ۳ جزوں پر مشتمل ہے، ان میں سے ۲ جزء کی شروعات آتشی حرف سے ہوتی ہے اور ایک جزء کی شروعات خاکی حرف سے ہوتی ہے۔

آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۲۲۴۹ مرکب عدد ۱۷ اور آپ کے نام کا مفرد عدد ۸ ہے۔ ۸ کا عدد خود پرستی کی علامت مانا گیا ہے۔ ۸ عدد کے لوگ اپنے جذبات کی خاطر کوئی بھی قربانی دینے سے دریغ نہیں کرتے، یہ لوگ اپنی ذات کے شیدائی ہوتے ہیں اور ہمیشہ اپنے ہی خیالات کی بھول بھلیوں میں گم رہتے ہیں۔ ۸ عدد کے لوگوں میں غصہ ہوتا ہے، عام طور پر یہ مشتعل رہتے ہیں، ان کے مزاج میں ایک طرح کی سختی اور ہٹ دھرمی ہوتی ہے، لیکن ان کے خیالات بہت گہرے ہوتے ہیں، یہ جس کام کو کرنے کی ٹھان لیتے ہیں اس کو کر کے ہی رہتے ہیں، لیکن جلدی سے کسی کی بات نہیں مانتے، یہ صرف اپنے رجحانات کے پابند رہتے ہیں اور اپنی فکرات سے ٹس سے مس نہیں ہوتے۔

ان کی فطرت میں غصہ ہوتا ہے، لیکن ان کا غصہ دوسروں کو نقصان نہیں پہنچاتا، ان کا غصہ خود ان کے لئے تباہ کن نتائج پیدا کرتا ہے اور ان کو حقیقی خوشیوں اور راحتوں سے محروم رکھتا ہے، ان کی زندگی میں انقلابات اچانک آتے ہیں اور ان کی کیفیت کو متاثر کر جاتے ہیں، کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ یہ لوگ بلندیوں کو چھونے لگتے ہیں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ پستی کی آخری حدوں تک پہنچ جاتے ہیں۔

۸ عدد کے لوگوں کے خیالات مجموعی اعتبار سے اصلاحی ہوتے ہیں، یہ ہر چیز میں اصلاح کا رنگ تلاش کرتے ہیں۔ ۸ عدد کے لوگ اگر مذہب کی ڈگر اختیار کرلیں تو پھر یہ لوگ دیوانگی کی حد تک مذہبی بن جاتے ہیں اور ہر وقت مذہب کی باتیں کرنے لگتے ہیں، آپ کا مفرد عدد چونکہ ۸ ہے، اس لئے کم و بیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی۔

آپ کے مزاج کی کیفیت تقریباً ایسی ہی ہوں گی، آپ بہت جلد مشتعل ہوجاتے ہیں یا پھر آپ اپنی ذات کی حد بندیوں میں اس طرح گم ہوجاتے ہیں کہ آپ کو تلاش کرنا ناممکن ہوجاتا ہے، ایسی صورت میں آپ اپنے لئے بھی ایک مسئلہ بن جاتے ہیں اور دوسروں کے لئے بھی نئے نئے مسائل پیدا کردیتے ہیں۔

بے شک آپ کے خیالات بہت گہرے ہیں، لیکن آپ اپنے خیالات کا خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھا سکتے، آپ کے دل و دماغ میں جذبات کا ایک طوفان اُمنڈتا رہتا ہے، لیکن بروقت آپ اپنے خیالات کا اظہار نہیں کرپاتے اور اکثر و بیشتر بہت سے امور میں ناکام ہوجاتے ہیں، آپ زندگی میں اہم کارنامے انجام دے سکتے ہیں، لیکن اکثر و بیشتر آپ ناقدری کا شکار رہیں گے، آپ کو وہ پذیرائی نہیں مل سکے گی، جس کے آپ واجبی طور پر حق دار ہیں۔

آپ محنت سے کبھی جان نہیں چرائیں گے اور محنت ہی بنا پر آپ اپنے ہم عصروں میں معزز بھی رہیں گے، لیکن اس کے باوجود آپ کی اکثر خواہشات پامالی کا شکار رہیں گی، دراصل آپ کی خودسری آپ کو ہمیشہ ہمدردی اور چاہنے والوں سے فاصلے پر رکھے گی اور لوگ آپ کے خشک رویئے کی وجہ سے آپ سے نالاں اور شاکی رہیں گے، آپ کے اندر قائد بننے کی صلاحیت موجود ہے، اگر آپ سیاست کو اپنا میدان بنائیں گے تو آپ کو ترقی اور کامیابی سے کوئی نہیں روک سکتا، آپ کو ایسی تحریریں زیادہ پسند آتی ہیں جن میں ٹریجڈی ہو یا جن میں منفی کردار کا رنگ جھلکتا ہو، آپ اکثر حکومت پر اثر انداز ہوجائیں گے لیکن یہ بھی سچ

ہے کہ آپ ہمیشہ اپنی قسمت کے رحم وکرم پر اپنے قدم اٹھائیں گے اور ہمیشہ آپ طرح طرح کے خیالات سے دوچار رہیں گے۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۸، ۱۷ اور ۲۶ ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کاموں کو انجام دینے کی کوشش کریں، انشاء اللہ کامیابی کے امکانات روشن رہیں گے، آپ کا لکی عدد ۹ ہے، نو عدد کی چیزیں اور افراد آپ کو ہمیشہ راس آئیں گے، آپ کی دوستی ان لوگوں سے خوب جمے گی جن کا مفرد عدد ۲ یا ۴ ہو۔ ۸ عدد کے لوگ بھی آپ کے لئے ذریعہ راحت ثابت ہوں گے، ایک ۵، ۷ عدد والے لوگ آپ کے ساتھ حالات کے ساتھ ساتھ معاملہ کریں گے، ان لوگوں سے آپ کو نہ خاطر خواہ فائدہ پہنچے گا اور نہ قابل ذکر نقصان، البتہ ۳ اور ۶ کے لوگ آپ کے ساتھ کبھی نباہ نہ کرسکیں گے بلکہ ان لوگوں سے ہمیشہ آپ کو نقصان اٹھانا پڑے گا، اس لئے ۳ اور ۶ عدد والوں سے لوگوں سے اگر آپ دور رہیں گے تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔

آپ کا مرکب عدد ۱۷ ہے، یہ عدد کامیابیوں کا ضامن مانا گیا ہے، اس عدد کی وجہ سے آپ کو ہر جگہ کامیابی نصیب ہوسکتی ہے۔ یہ عدد یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ کی زندگی کا ابتدائی دور جدوجہد کا دور ہوگا، اگر آپ نے اپنی جدوجہد میں کوئی کوتاہی نہیں کی تو آپ عروج تک پہنچنے سے کوئی روک نہیں سکے گا، آپ اپنا مقام اپنی خواہش کے مطابق بنالینے میں کامیاب ہوجائیں گے۔ ۱۷ عدد والے لوگ عمومی طور پر خوش مزاج ہوتے ہیں، لیکن کسی قدر خشک بھی ہوتے ہیں، ان کا مزاج کچھ اس طرح کا ہوتا ہے، دم میں تولہ اور دم میں ماشہ۔ ۱۷ کا عدد تمام تفریحی شعبوں، کھیل کود، پراپرٹی، سیاست اور زمین سے متعلق تمام پیشوں پر حکمرانی کرتا ہے اور اپنے حامل کو کامیابیوں سے ہمکنار کراتا ہے۔

زندگی کے نشیب وفراز پر قابو پانے کے لئے آپ کو اپنے اسم اعظم کا ورد پابندی کے ساتھ کرنا چاہئے، آپ کا اسم اعظم "یاحمید" ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد ۶۲ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں، انشاء اللہ کچھ مہینوں کے بعد آپ کو سکون عافیت اور کامیابیوں کا احساس ہوگا، آپ کی تاریخ پیدائش ۱۲ نومبر ہے، یہ تاریخ آپ کے نام کے مفرد عدد سے ٹکراتی ہے، اس لئے اس بات کا اندیشہ ہے کہ آپ کی زندگی میں کچھ ایسے حالات ضرور پیدا ہوں گے، جن کی وجہ سے آپ کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا آپ کی مجموعی تاریخ پیدائش کا عدد ۲ ہے، جو آپ کے لئے راحت اور کامرانی کا ضامن ہے، اس عدد کی وجہ سے کئی بار آپ کی کشتی ہچکولے کھانے کے بعد بھی طوفانوں کی زد میں آنے سے محفوظ ہوجائے گی، اس عدد کی وجہ سے آپ کو مشکلات میں بھی اچانک آسانیاں دستیاب ہونے کا احساس ہوگا اور آپ ڈوبتے ڈوبتے پھر ابھر جائیں گے۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۴، ۱۳، ۱۵ اور ۲۴ ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں، کیوں کہ ان تاریخوں میں اگر آپ کوئی کام شروع کریں گے تو ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔

آپ کا برج عقرب اور ستارہ مریخ ہے، منگل کا دن آپ کے لئے اہمیت کا حامل ہے، جو کام آپ منگل کے دن شروع کریں گے تو آپ کو کامیابی جلدی ملے گی، لیکن غلطی سے بھی آپ اپنا کوئی کام بدھ کے دن شروع نہ کریں، خواہ بدھ کا دن آپ کی مبارک تاریخوں میں سے کسی تاریخ میں پڑ رہا ہو۔ اتوار اور جمعرات کے دن بھی آپ کے لئے مبارک ہیں، ان دنوں میں بھی آپ اپنے اہم کام انجام دے سکتے ہیں۔

آپ کی شادی ان لڑکیوں کے ساتھ کامیاب رہے گی جن کا برج حمل، ثور، جوزا، سنبلہ، قوس، جدی یا حوت ہو، آپ کو پکھراج، ہیرا، موتی اور یمنی عقیق باذن اللہ راس آئے گا، ان نگینوں میں سے کسی بھی نگینہ کو ۴ ماشہ کی چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر استعمال کریں، انشاء اللہ زندگی میں سنہرا انقلاب آئے گا۔

جنوری، فروری، جولائی اور اگست میں اپنی صحت کا خیال بطور خاص رکھیں، کیوں کہ ان مہینوں میں خدانخواستہ کوئی بھی بیماری آپ پر حملہ آور ہوسکتی ہے، ان مہینوں میں اگر معمولی سی بیماری بھی حملہ آور ہو تو اس سے غفلت نہ برتیں اور فوراً علاج کی طرف دھیان دیں، عمر کے کسی بھی حصے میں خدانخواستہ آپ آنتوں کی بیماریوں کا خون کی خرابی کا اور کمر کے درد کا شکار ہوسکتے ہیں، بھورا، گہرا، سرخ، عنابی، سبز، انگوری اور نیلا رنگ آپ کے لئے مبارک ثابت ہوں گے، ان رنگوں کے پردے گھر میں آویزاں کریں، یہ آپ کے لئے باعث سکون وروحانیت ثابت ہوں گے۔ ان رنگوں میں سے کسی بھی رنگ کا دستی رومال اگر آپ کے ہاتھ میں رہے گا تو آپ کو فائدہ پہنچے گا۔

آپ کے نام میں ۶ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے مجموعی اعداد ۴۷۹ ہیں، اگر ان میں اسم ذات الٰہی کے اعداد ۶۶ شامل کرلئے جائیں تو کل اعداد ۵۴۵ ہوجاتے ہیں، ان کا مربع نقش اس طرح بنے گا، یہ نقش آپ کے لئے انشاء اللہ مفید ثابت ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۶	۱۳۹	۱۴۲	۱۲۸
۱۴۱	۱۲۹	۱۳۵	۱۴۰
۱۳۰	۱۴۴	۱۳۷	۱۴۳
۱۳۸	۱۳۳	۱۳۱	۱۴۳

آپ کے مبارک حروف ز، ذ، ض، ظ اور ن ہیں، ان حروف سے شروع ہونے والی ہر چیز انشاء اللہ آپ کو راس آئے گی، جن شہروں اور مقامات کے نام ان حروف سے شروع ہوں گے وہ آپ کے لئے مبارک ثابت ہوں گے۔

آپ کا مفرد عدد یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ لوگوں کے کام آنے کی کوشش کریں گے، لیکن کچھ چیزیں آپ کی راہ میں رکاوٹ بن کر کھڑی ہوجاتی ہیں اور آپ کے ارادوں کو متزلزل کردیتی ہیں، آپ عموی طور پر خاموش اور تنہائی کو پسند کرتے ہیں، آپ کے اندر انتقام لینے کے بڑے جذبے بھی اکثر اُبھرتے ہیں اور یہ جذبے آپ کو ڈکٹیٹر بننے پر اُکساتے ہیں، حق وانصاف کی خاطر آپ کسی سے بھی اُلجھ پڑتے ہیں۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں، خوداعتباری، ذمہ داری کا احساس، یک جہتی کا جذبہ، غیر معمولی ہوشیاری وغیرہ اور آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں۔ تقدیر پرستی، مایوسی، ناامیدی، مادہ پرستی، قدامت پرستی وغیرہ۔

خوبیاں اور خامیاں ہر کسی کی ذات کا حصہ ہوا کرتی ہیں، اس دنیا میں دوراندیش لوگ وہ کہلاتے ہیں جو اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کی کوشش کریں اور اپنی خامیوں سے حتی الامکان پیچھا چھڑانے کی کوشش جاری رکھیں۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

۷۸۶

	۲	۹
۳		۸
۱۱۱		

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک چار بار آیا ہے جو زبردست کامیابیوں کی علامت ہے، اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر آپ کو قائد بننے کے موقع مل گیا تو آپ اس راہ میں زبردست کامیابیوں سے ہمکنار ہوجائیں گے، لیکن اگر آپ کو من چاہا منصب اور مقام نہ ملے تو آپ حد سے زیادہ مایوسی کا شکار ہوسکتے ہیں اور اپنی زندگی کو ختم کرنے کے منصوبے بناسکتے ہیں، آپ کھانے کے معاملے میں کبھی بھی لاپرواہی کا مظاہرہ کرسکتے ہیں، کم خوری یا بسیار خوری آپ کے لئے جان لیوا ثابت ہوسکتی ہے، بہتر ہوگا اگر آپ کھانے کے معاملے میں اعتدال کو ملحوظ رکھیں۔

۲ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ فہم وادراک کی دولت سے سرفراز ہیں، لیکن آپ کے اندر ایک طرح کی خودغرضی ہے، راحت اور سکون کے معاملے میں آپ صرف اپنی ذات کو ترجیح دیتے ہیں اور کسی اور کے آرام یا بے آرامی کی پرواہ نہیں کرتے۔

۳ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ اپنا مدعا بیان کرنے میں ایک طرح کا خوف محسوس کرتے ہیں اور ریاضی کے معاملے میں آپ کس قدر کمزور ہیں اور اس کمزوری کی وجہ سے آپ کسی بھی امتحان میں بار بار فیل ہوسکتے ہیں۔

۴ اور ۵ کی غیر موجودگی آپ کی غیر ذمہ داریوں کی طرف اشارہ کرتی ہے، کسی بھی معاملے میں مثلاً تعلیم وغیرہ کے مقابلے میں آپ کو جس ذمہ داری کا ثبوت دینا چاہئے اس میں آپ لاپرواہی برتتے ہیں اور اس لاپرواہی کی وجہ سے آپ کو رسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

۷ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ اگرچہ خوداعتباری کی دولت سے مالا مال ہیں، لیکن اس کے باوجود اپنے منصوبوں کی تکمیل کے لئے سہاروں کی ضرورت محسوس کرتے ہیں اور اپنی صحت کو مضبوط کرنے کے لئے ورزش اور چہل قدمی جیسی چیزوں سے دور رہتے ہیں۔

۸ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ فطرتاً صفائی پسند ہیں اور آپ کسی بھی کام کو شروع کرنے میں کوئی گھٹن محسوس نہیں کرتے، لیکن اُس کام کو ختم کرنے کے لئے یا اس کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے آپ کو الجھنوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

۹ کی موجودگی آپ کے خیالات اور سوچ وفکر کی مضبوطی کو ثابت کرتی ہے اور یہ بھی ثابت کرتی ہے کہ آپ کے اندر محبت اور وفا کے جذبے شدت کے ساتھ موجود ہیں، لیکن آپ برملا اس کا اظہار نہیں

کرپاتے، لیکن آپ کے نام کا مفرد عدد محبت کے مقالمے میں بھی آپ کو خودغرضی پر اُکساتا ہے اور آپ کو قربانی دینے سے روکتا ہے، آپ کے تاریخ پیدائش کے چارٹ کی کوئی بھی لائن مکمل نہیں ہے جو ایک طرح کی محرومی کی علامت ہے، لیکن آپ کے چارٹ کی کوئی بھی لائن بالکل خالی بھی نہیں ہے جو ایک خوش آئند بات ہے، جو آپ کو کئی مخمصوں سے محفوظ رکھتی ہے۔

آپ کے دستخط یہ ثابت کرتے ہیں کہ آپ کی طبیعت میں ایک طرح کی ضد ہے، لیکن آپ کے مزاج میں ایک طرح کی پختگی بھی ہے، اگر ضد اور ہٹ دھرمی نہ ہو تو آپ کے مزاج کا استحکام آپ کو بڑا آدمی بنا سکتا ہے، آپ اصول پرست ہیں، لیکن آپ ان ہی اصولوں پر چلتے ہیں جو آپ کے اپنے بنائے ہوئے ہیں، اپنے بڑوں کی خواہش، فرمائش اور حکم کو نظرانداز کر کے آپ روحانی خوشیوں تک نہیں پہنچ سکتے۔ بہتر ہوگا کہ ہٹ دھرمیوں اور لاپرواہیوں سے خود کو بچائیں، آپ کا فوٹو یہ بتاتا ہے کہ آپ کسی غلطی کے بعد شرمندہ نہیں ہوتے اور ایہ اچھی علامت نہیں ہے۔ غلطیاں کرنا ہر آدمی کا مزاج ہوتا ہے، لیکن غلطیوں پر شرمندہ ہو کر آدمی انسان بن جاتا ہے۔

جو لوگ غلطیوں پر شرمندہ نہیں ہوتے اور پھر تائب بھی نہیں ہوتے وہ انسانیت کی معراج سے گر جاتے ہیں۔

امید ہے کہ اس آئینے میں اپنا دیدار کر کے آپ خود کو سنبھالنے کی کوشش کریں گے۔

☆☆☆☆☆☆

اسلام الف سے ی تک

قسط نمبر:۲۱　　**جیم تازی (ج)**　　مختار بدری

جمل

اونٹ۔قرآن مجید میں ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ○

جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے سرتابی کی، ان کے لئے نہ آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے اور وہ بہشت میں داخل ہوں گے، یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے نہ نکل جائے اور گنہگاروں کو ہم ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔(۷:۴۰)

جن

قرآن مجید کی ۷۲ویں سورت کا نام، اس مکی سورت میں اٹھائیس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔قرآن حکیم میں اچھے اور برے جنوں کا ذکر آیا ہے، یہ ایک مخلوق ہے جو انسانی نگاہوں سے پوشیدہ رہتی ہے۔ان کی تین قسمیں ہیں۔پہلی قسم وہ جو نیک ہی نیک ہیں اور فرشتے کہلاتے ہیں۔ دوسری قسم وہ جو بد ہیں اور انہیں شیطان کہا جاتا ہے۔ تیسری قسم وہ جن میں نیک بھی ہیں برے بھی! جنوں کی تخلیق بے دھوئیں کی آگ سے کی گئی۔

وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ○

اور جنوں کو اس سے پہلے بے دھوئیں کی آگ سے پیدا کیا تھا۔(۱۵:۲۷) جنوں میں عفریت طاقت ور ہوتے ہیں اور ماردان سے بھی زیادہ اہل قوت ہیں۔

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ○

اے گروہ جن وانس اگر تمہیں قدرت ہو کہ آسمان اور زمین کے کناروں سے نکل جاؤ تو نکل جاؤ اور زور کے سوا نکل سکنے ہی کے نہیں۔
(۵۵:۳۳)

القزوینی نے لکھا ہے کہ جن ہوائی مخلوق ہیں، جن کے اجسام شفاف و براق ہیں اور وہ کئی شکلیں اختیار کر سکتے ہیں۔علماء کا خیال ہے کہ ان کی تخلیق آدم سے دو ہزار سال پہلے ہوئی۔مسلم، ترمذی اور ابوداؤد میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی ایک روایت نقل کی گئی ہے کہ ایک روز آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے رات بھر غائب رہے، سب لوگ پریشان تھے کہ کہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ نہ کر دیا گیا ہو، صبح سویرے آپ حرا کی طرف سے تشریف لائے اور فرمایا کہ ایک جن مجھے بلانے آیا تھا اور اس کے ساتھ جا کر میں نے جنوں کی ایک جماعت کو قرآن مجید سنایا، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنے ساتھ لے گئے اور مکہ کے بالائی حصے میں پہنچ کر ایک جگہ لکیر کھینچ کر مجھے روک دیا کہ اس سے آگے نہ بڑھنا اور آپ آگے بڑھ گئے اور کھڑے ہو کر قرآن مجید پڑھنا شروع کر دیا، میں نے دیکھا کہ وہ بہت سے اشخاص تھے، جنہوں نے آپ کو گھیر رکھا تھا اور وہ میرے اور آپ کے درمیان حائل تھے۔(بیہقی)

ایک اور موقع پر جب عبداللہ بن مسعودؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، جب آپ نے مکہ معظمہ میں حجون کے مقام پر جنوں کے ایک مقدمہ کا فیصلہ سنایا تھا۔

جناب: کلمہ تعظیم، لوگ جب ایک دوسرے کو مخاطب کرتے ہیں تو جناب یا جناب عالی کہتے ہیں۔

جنابت

گندگی، حیض یا بچہ کی پیدائش، ناپاکی وغیرہ، حالتوں کو جنابت

کہتے ہیں۔ قضاء شہوت یا خواب میں مادہ منی خارج ہو تو اس نجاست کو بھی جنابت کہتے ہیں، اس سے آدمی کی طہارت ختم ہو جاتی ہے۔

جنازہ

جنازہ یعنی مردہ کا تابوت، حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جنازہ تیار کرلیا جاتا ہے اوراس کولوگ اپنے کندھوں پر اٹھاتے ہیں تو اگر وہ نیک بندہ ہو تو کہتا ہے مجھے آگے لے چلو، اگر وہ نیک نہیں ہے تو کہتا ہے کہ میری خرابی ہے، مجھے کہاں لے جارہے ہو، اس کی آواز ہر ذی حس سنتا ہے، سوائے انسان کے اوراس آواز کو انسان سن لے تو مرجائے۔ (بخاری)

حضرت ابوسعید کا بیان ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ، لہٰذا جو شخص اس کے ساتھ ہو وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک وہ رکھ نہ دیا جائے۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازہ کے ساتھ گیا اور تین بار اس کو کندھا دیا اس نے اپنا حق ادا کردیا۔ (ترمذی) حضرت ابوہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے جنازہ کی نماز پڑھی اور ساتھ نہ گیا اس کو ایک قیراط ثواب ملے گا اور جو شخص ساتھ گیا اس کو دو قیراط، پوچھا گیا کہ قیراط کی مقدار کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”چھوٹے سے چھوٹے قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے۔ (مسلم)

حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس میت پر اتنے مسلمان نماز پڑھیں کہ ان کی تعداد سو تک پہنچ جائے اور وہ سب میت کے لئے شفاعت کریں تو ضرور ان کی شفاعت قبول ہوگی۔ (مسلم) جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ ایک جنازہ کو گزرتے ہوئے دیکھ کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے تو ہم بھی آپؐ کے ساتھ کھڑے ہوگئے، پھر ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، یہ تو یہودی عورت کا جنازہ تھا تو فرمایا ”موت اضطراب اور گھبراہٹ کی چیز ہے، جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔ (مسلم)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس مسلمان پر تین صفیں نماز پڑھ لیتی ہیں اس کے لئے جنت ثابت ہو جاتی ہے۔“ چنانچہ امام مالکؒ تھوڑے آدمیوں کی بھی تین صفیں کرلیا کرتے تھے۔ (ابوداؤد، مشکوٰۃ)

نماز جنازہ میں چار تکبیریں ہوتی ہیں، پہلی تکبیر کے بعد اللہ کی حمد وثنا، دوسری کے بعد درود پڑھیں، پھر دعا۔

جنایہ: تقصیر، وہ سارے گناہ جو کسی آدمی کے خلاف کئے ہیں، جیسے قتل کرنا، زخم لگانا، ڈبو دینا وغیرہ۔

جنت

آدم وحوا کی پہلی رہائش گاہ، باغ، جس میں مرنے کے بعد قیامت کے حساب وکتاب کے بعد نیک لوگوں کا ٹھکانہ ہوگا، جنت کے لئے قرآن مجید میں فردوس، روضہ، دارالخلا، دارالمقامہ، دارالسلام، دارالقرار، دارالجلال، الماوٰی، جنت النعیم، عدن وغیرہ کے الفاظ آئے ہیں اور جنت کا لفظ تقریباً ڈیڑھ سو بار آیا ہے۔ جنت میں چار قسم کی نہریں، ٹھنڈے شیریں، ہلکے پانی کی، دودھ کی، شراب کی، خالص شہد کی نہریں ہوں گی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے سو درجے ہیں، ہر دو درجوں کے درمیان زمین وآسمان کے برابر کا فاصلہ ہے، فردوس ان سب میں اعلیٰ درجہ ہے۔ یہیں سے جنت کی چاروں نہریں نکلتی ہیں، اس کے اوپر عرش الٰہی ہے، اللہ سے تم اسی کو طلب کرو۔“ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخی جنت سے قریب اور دوزخ سے دور ہے۔“ جنت تو ایمان، نیک عملی اور اللہ سے وفاداری کا بدلہ ہے اور قرآن وحدیث میں اس کی نعمتوں اور راحتوں کو بڑی تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ فِيهَا أَنْهَارٌ مِّن مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِّن لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى وَلَهُمْ فِيهَا مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ. جنت جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا جاتا ہے اس کی صفت یہ ہے کہ اس میں پانی کی نہریں ہیں جو بونہیں کریں گے اور دودھ کی نہریں ہیں جن کا مزہ نہیں بدلے گا اور شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لئے سراسر لذت ہیں اور شہد مصفی کی نہریں ہیں اور ان کے لئے ہر قسم کے میوے ہیں اور ان کے پروردگار کی طرف سے مغفرت ہے۔ (۴۷:۱۷)

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ٥

کوئی جان نہیں جانتی کہ ان کے لئے کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک

بہا کر رکھی گئی ہے، یہ اس عمل کا بدلہ ہے جو وہ کرتے تھے۔ (۱۷:۳۲)

جوا

اسلام میں جوئے کا تمام کاروبار حرام ہے۔ جوا خواہ بازی لگا کر کھیلا جائے یا کوئی شرط لگا کر یا بخت واتفاق کی بنا پر کوئی فائدہ اٹھایا جائے، اسلام میں یہ سب ناجائز ہیں۔ آج کل جوئے کی کئی قسمیں ہیں۔ لاٹری، ریس، پانسے، داؤ بازی، معمہ بازی وغیرہ جوا ہیں اس لئے ان سے اجتناب کیا جائے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کل ما الھاک عن ذکر اللہ فھو میسر یعنی جو چیز تجھ کو اللہ کے ذکر سے غافل کردے وہ جوا ہے۔

ہر وہ چیز مثلاً بیاہ کی رسومات کی دھوم دھام بھی اس میں شامل ہے، جس میں لوگوں کو نماز کا ہوش نہیں رہتا۔

جوامع الکلام: کئی خوبیوں کا مجموعہ، قرآن مجید۔

جود وسخا

بعض اہل علم نے جود وسخا کے درمیان معنی میں کچھ فرق کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ سخی وہ ہوتا ہے جو بخشش وعطا میں امتیاز برتے، یعنی وہ کسی غرض یا سبب کو ملحوظ رکھے، یہ جود کا ابتدائی درجہ ہے، لیکن جود کا کامل مرتبہ یہ ہے کہ وہ کسی قسم کا انبارنہ برتے اور اس کا فعل بے سبب وبے غرض ہو۔

(کشف المحجوب)

جودی

کوہ ارادات جہاں طوفان کے بعد حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی آکر ٹھہری۔ بیضاوی میں لکھا ہے کہ یہ پہاڑ موصل میں یا شام میں یا آمل میں ہے۔ مولانا آزاد کا خیال تھا کہ ارارات اور جارجیا کے سلسلے ہائے کوہ کو جس سلسلہ کوہ نے ملا دیا ہے جودی ہے اور یہ تاریخی واقعہ ہے کہ آٹھویں صدی مسیح تک وہاں ایک معبد تھا اور یہ معبد "کشتی کا معبد" کے نام سے مشہور تھا۔

وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ۔

اور وہ (کشتی نوح) جودی نامی پہاڑ پر جا ٹھہری۔ (۴۴:۱۱)

جوع

بھوک۔ قرآن شریف میں آیا ہے۔

فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ۝ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ۝

پس چاہئے کہ عبادت کریں وہ لوگ اس گھر والے رب کی جس نے ان کو بھوک کی حالت میں کھلایا اور خوف کی حالت میں امن عطا کیا۔ (۱۰۶:۳،۴)

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ۝

اور ہم کسی قدر خوف اور بھوک اور مال اور جانور اور میوؤں کے نقصان سے تمہاری آزمائش کریں گے تو صبر کرنے والوں کو (خدا کی خوشنودی کی) بشارت سنادو۔ (۲:۱۵۵)

جہاد

جہاد کے معنی ہیں راہ خدا میں جنگ، جنگ تو اقوام، ممالک یا جماعتیں اپنے اغراض کے لئے لڑتے ہیں، مگر اسلام کسی ایک قوم کے مفاد کے لئے نہیں لڑتا۔ اس کا مقصد پوری انسانیت کی فلاح ہے۔ اس فلاح کے لئے اس کے پاس ایک خاص نظریہ اور ایک عملی مسلک ہے، جہاں بھی اس نظریہ اور مسلک کے خلاف کوئی حکومت ہو وہ اس کے خلاف صف آراء ہو جاتا ہے، اس کا نام جہاد ہے۔ فرسودہ ظالمانہ نظام کو بزور تلوار بدلنا جہاد ہے۔ زبان اور قلم سے ذہنی انقلاب لانا جہاد ہے۔ اس راہ میں مال خرچ کرنا اور دوڑ دھوپ کرنا جہاد ہے، جہاد کے ساتھ فی سبیل اللہ کی قید بھی ہے، یہ صرف خدا کی خوشنودی کے لئے ایک عادلانہ نظام کے قیام کے لئے لڑی جانے والی جنگ ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی شخص نے جہاد کیا اور اس کے دل میں اونٹ باندھنے کی ایک رتی حاصل کرنے کی نیت بھی ہوئی تو اس کا اجر ضائع ہو گیا۔ یہ جنگ بے دین، مشرک اور ملحد ملک کے خلاف لڑی جاتی ہے اور فتح کے بعد اس کے سامنے تین شرطیں رکھی جاتی ہیں۔

(۱) وہ اسلام قبول کرلیں اس صورت میں وہ اسلامی ملک ہو جاتا ہے (۲) یا جزیہ ادا کریں، تب وہ ملک ذمی ہو جاتا ہے اور حفاظت کا

استحقاق پاتا ہے()۳

پھر جزیہ سے انکار کی صورت میں ان کافروں کی گردنیں اڑادی جاتی ہیں۔

وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْ.

راہ خدا میں ان سے جنگ کرو جو تم سے جنگ کرتے ہیں اور زیادتی نہ کرو۔(۱۸۹:۲)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔اے لوگو، دشمن سے مقابلہ کی آرزو نہ کرو جیسے من چلے جوان کیا کرتے ہیں، اللہ سے امن اور عافیت کی دعا کرتے رہو، پھر جب مقابلہ ہو ہی جائے تو جم کر مقابلہ کرو اور یقین رکھو جنت تلواروں کے سائے میں ہے۔(بخاری)

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوْا الْجَنَّۃَ وَلَمَّا یَعْلَمِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ جَاھَدُوْا مِنْکُمْ وَیَعْلَمَ الصَّابِرِیْنَ٥

کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ (بے آزمائش) بہشت میں جا داخل ہوں گے، حالانکہ خدا نے تم میں سے جہاد کرنے والوں کو تو اچھی طرح معلوم کیا ہی نہیں اور (یہ بھی مقصود ہے) کہ وہ ثابت قدم رہنے والوں کو معلوم کرے۔(۱۴۲:۳)

بخاری میں حضرت ابن سعیدؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی کے اس سوال پر کہ سب سے افضل کون ہے، فرمایا مومن، جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے، اپنی جان اور مال سے۔

وَجَاھِدُوْا فِی اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ.

اللہ کی راہ میں جہاد کرو جس طرح جہاد کرنے کا حق ہے۔

(۸۷:۲۲)

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظالم بادشاہ کے سامنے عدل کی بات بہترین جہاد ہے۔

(ابوداؤد، ترمذی)

صوفیوں کے نزدیک جہاد اکبر جو انسان اپنے نفس کے خلاف خود لڑتا ہے دنیا میں حق کے خلاف بغاوت انگیز باطل قوتوں کے خلاف دل دماغ، جسم اور مال کی ساری قوتوں کے ساتھ سعی کرنے کا نام جہاد ہے۔

جہالت

نادانی، جہل بسیط وہ جو معمولی نادان ہو اور جہل مرکب وہ جو واقعی گناہ کبیرہ کی حدوں میں آتا ہے، کسی بات کو نہ جانتے ہوئے جاننے کا دعویٰ کرے اسے جہل مرکب کہتے ہیں۔

سعدیؒ نے کہا ہے:

آں کس کہ نداند وبداند
در جہل مرکب ابدالد ہر بماند

وہ شخص جو نہیں جانتا اور سمجھتا ہے کہ میں جانتا ہوں، ایسا شخص اپنی پوری زندگی جہل مرکب میں گزار دیتا ہے۔

جہنم

دوزخ، کفر وشرک اور اللہ سے نافرمانی کی سزا میں منکرانِ خدا جہنم میں جھونکے جائیں گے۔دوزخ کی سختی کا اندازہ اس ایک حدیث سے کیا جاسکتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دوزخ میں سب سے کم عذاب جس شخص کو ہوگا وہ یہ ہے کہ اس کے پاؤں کی جوتیاں آگ کی ہوں گی، جس کے اثر سے اس کا دماغ اس طرح کھولے گا جس طرح چولہے پر رکھی ہانڈی پکا کرتی ہے۔(بخاری)

فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْیَکْفُرْ اِنَّا اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ نَارًا اَحَاطَ بِھِمْ سُرَادِقُھَا وَاِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ کَالْمُھْلِ یَشْوِی الْوُجُوْہَ ط

اور ہم نے ظالموں کے لئے دوزخ کی آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں ان کو گھیر رہی ہوں گی اور اگر فریاد کریں گے تو ایسے کھولتے ہوئے پانی سے ان کی فریاد رسی کی جائے گی (جو) پگھلے ہوئے تانبے کی طرح (گرم ہوگا اور) ان کے منہ کو بھون ڈالے گا۔(۲۹:۱۸)

وَسِیْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِلٰی جَھَنَّمَ زُمَرًا.

جن لوگوں نے کفر کیا وہ جہنم کی طرف کشاں کشاں لائے جائیں گے۔

(۷۱:۳۹)

فَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَھُمْ ثِیَابٌ مِّنْ نَّارٍ یُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِھِمُ الْحَمِیْمُ ٥ یُصْھَرُ بِہٖ مَا فِیْ بُطُوْنِھِمْ وَالْجُلُوْدُ ٥ وَلَھُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِیْدٍ ٥ کُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْھَا مِنْ غَمٍّ اُعِیْدُوْا فِیْھَا وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ٥

جو کافر ہیں ان کے لئے آگ کے کپڑے قطع کئے جائیں گے اور

ان کے سروں پر جلتا ہوا پانی ڈالا جائے گا اس سے ان کے پیٹ کے اندر کی چیزیں اور کھالیں گل جائیں گی اور (ان کے مارنے) کے لئے لوہے کے ہتھوڑے ہوں گے وہ جب چاہیں گے کہ اس رنج سے دوزخ سے نکل جائیں تو پھر اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے اور (کہا جائے گا) کہ جلنے کے عذاب کا مزہ چکھتے رہو۔ (۲۲،۱۹:۲۲)

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (دوزخیوں کی) پیپ کا ایک ڈول دنیا میں بہا دیا جائے تو دنیا والے سڑ جائیں۔ (ترمذی)

جہیز

بیوی شادی کے وقت اپنے گھر سے جو سامان لاتی ہے اسے جہیز کہتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہؓ سے ان کی شادی کی تو آپؐ نے اپنی صاحبزادی کے جہیز میں یہ سامان بھیجا۔

(۱) سفید مخملی چادر (۲) چمڑے کا تکیہ جس میں کھجور کے درخت کی چھال بھری ہوئی تھی (۳) چکی (۴) مشکیزہ (۵) مٹی کے دو گھڑے۔ (مسند احمد) یعنی یہ اس بات کی نشان دہی ہے کہ جہیز میں وہی سامان دیا جائے جو آسانی سے مہیا ہو اور وہ لڑکی والوں پر کوئی بوجھ نہ ہو اور جہیز میں سادگی کو ہر طرح ملحوظ رکھا جائے۔



ہر مشکل کے حل کے لئے عظیم ترین

آیت الکرسی

حمد وثناء اللہ جل شانہ کے لئے خاص ہے جو رب العالمین ہے اور بے شمار درود سلام ہو باری برحق ساقی حوض کوثر، حضور پرنور، شافع یوم النشور، سرور کائنات، فکر موجودات، سرکار دوعالم، سید المرسلین ختم النبین، شفیع المذنبین، رحمۃ للعلمین، صاحب لولاک، جناب رسالت ماب، حبیب کبریا، رسول خدا، حمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ اور آپ کی آل، اطہار اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر۔

میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

فرمانِ حق۔ بیشک ہم نے ہی قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

لفظ قرآن ''قرا'' سے مشتق یعنی نکلا ہے۔ قران کا مطلب ہے ''پڑھنا'' چونکہ اللہ جل شانہ کے اس پاک کلام کو بہت زیادہ پڑھا جاتا ہے اس لئے اسے ''قرآن'' کہتے ہیں۔ قرآن مجید وہ واحد کتاب ہے جو ساری دنیا میں ہر روز سب کتابوں سے زیادہ پڑھی جاتی ہے اور اس بات کا اقرار غیر مسلموں نے بھی کیا ہے۔ کوئی انسان اپنی تصنیف کردہ تحریری دوبارہ بغیر دیکھے حرف بحرف نہیں سنا سکتا مگر یہ میرے رب کے کلام کا کمال ہے کہ اسے چھ سات سال کا حافظ القرآن بچہ ''الحمد'' سے ''والناس'' تک حرف بحرف تو کیا بغیر زیر وزبر کے فرق کے زبانی سنا سکتا ہے یہ قرآن مجید کی حقانیت کی زبردست دلیل ہے۔

قرآن مجید فرقان حمید کے تمام فضائل کو بیان کرنا انسان ناتواں کے بس کی بات نہیں۔ احادیث مبارکہ کی روشنی میں چند ایک فضائل درج ذیل ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا کا ارشاد گرامی ہے کہ جس شخص نے قرآن مجید بلا اعراب (تجدید کی محسنہ صفات کے بغیر) پڑھا تو اس کو ایک فرشتہ کے سپرد کردیا جاتا ہے جو قرآن کو اس طرح لکھتا ہے جیسے نازل کیا گیا (اور) ہر حرف کے بدلہ دس نیکیاں لکھتا ہے پس اگر قرآن کے کچھ حصہ کو اعراب کے ساتھ پڑھا جائے (یعنی کچھ حسنہ والا زمہ کے ساتھ) تو اس کو دو فرشتوں کے سپرد کردیا جاتا ہے جو اس کے لئے ہر حرف کے بدلے میں بیس نیکیاں لکھتے ہیں پس اگر کوئی شخص قرآن مجید کو مکمل اعراب کے ساتھ (یعنی تجوید سے) پڑھتا ہے تو اس کے لئے چار فرشتے مقرر کردئے جاتے ہیں جو اس کے لئے ہر حرف کے بدلے میں ستر نیکیاں لکھتے ہیں۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ قرآن کی تلاوت سننے والے سے آخرت کا عذاب ہٹا دیا جاتا ہے کتاب اللہ کی ایک آیت کی تلاوت عرش کے نیچے کی تمام اشیاء سے افضل ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے اس کا تکلم فرمایا، جس نے اس میں بے دینی پیدا کی یا اپنی رائے داخل کی تو اس نے کفر کیا اور اگر اللہ عزوجل لوگوں کی زبان پر اسے آسان نہ کرتے تو کس کے بس میں نہ تھا کہ کلام اللہ کو پڑھ سکتا اور اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

ترجمہ: اور ہم نے قرآن کو یاد کرنے والا اور پڑھنے کے لئے آسان کردیا پس ہے کوئی یاد کرنے والا اور پڑھنے والا۔ فرمان رسول حق ہے جو آنکھ قرآن پڑھتے ہوئے (قرآن کی تاثیر اور خوف خدا کی وجہ سے) آنسو بہادے تو اسے قیامت کے روز ٹھنڈا کردیا جائے گا۔ (یعنی اسے اکرم وانعام سے نواز کر جنت میں داخل کردیا جائے گا۔)

سرور کونین ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ جس گھر میں قرآن مجید کی تلاوت کی جاتی ہے اس میں فرشتے آتے اور شیطان دور ہوجاتے ہیں اور جس گھر میں قرآن کی تلاوت نہ ہو اس میں شیطان آجاتے ہیں فرشتے نکل جاتے ہیں اور وہ اپنے رہنے والوں پر تنگ ہوجاتا ہے۔ خیر

کم اور شر بہت بڑھ جاتا ہے۔خاتم الانبیاءﷺ کا فرمان مبارک ہے کہ بیشک مومن کے گھر عرش تک روشن ہیں ان گھروں کو ساتوں آسمانوں کے مقرب فرشتے پہچانتے (اور یہ) کہتے ہیں کہ یہ نور مومنین کے گھروں کا ہے جن میں قرآن حکیم کی تلاوت کی جاتی ہے۔ رحمۃ للعالمینﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ وہ گھر جس میں قرآن پڑھا جاتا ہے آسمان والوں کو ایسا دکھائی دیتا ہے جیسے کہ زمین والوں کو ستارے دکھائی دیتے ہیں۔

فرمان نبویﷺ ہے کہ اے معاذ! اگر تمہارا سعادت مندوں کی طرح زندگی اور شہداء کی سی موت اور یوم حشر میں نجات اور روز قیامت کے سے امن اور اندھیروں کے دن نور اور گرمی کے دن سایہ اور پیاس کے دن سیرابی اور (اعمال میں) ہلکا پن کی جگہ وزن داری اور گمراہی کے دن ہدایت کا ارادہ ہے تو قرآن پاک پڑھتے رہیے، یہ رحمٰن کا ذکر ہے اور شیطان سے حفاظت کا ذریعہ ہے اور حساب کتاب کے ترازو میں جھکنے کا سبب ہے۔

رسول خدا، احمد مجتبیٰﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے خالص اللہ جل شانہ کی رضا کے لئے ایک ہزار آیات تلاوت کیں وہ قیامت کے دن انبیاء صدیقین شہداء اور صالحین میں لکھا جائیگا۔ہادی برحقﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جس شخص نے قرآن مجید کو دیکھ کر تلاوت کی تو اس کو اس کی نگاہ کو نفع دیا جائیگا (یعنی اس کی بینائی کو باقی رکھا جائیگا) حضور پر نورﷺ کا قول ہے کہ لوگوں میں زیادہ عبادت گزار قرآن مجید کی زیادہ تلاوت کرنے والے ہیں۔

شافع یوم النشورﷺ نے فرمایا کہ قرآن مجید پڑھنے والے مومن کی مثال ترنج کی طرح ہے جس کا ذائقہ اور خوشبو عمدہ ہے۔اور قرآن مجید نہ پڑھنے والے مومن کی مثال کھجور کی طرح ہے جس کا ذائقہ عمدہ ہے مگر خوشبو نہیں۔اور منافق کی مثال جو قرآن مجید کی تلاوت کر رہا ہے گلدستہ کی مانند ہے جس کی خوشبو اور ذائقہ کڑوا ہے اور قرآن مجید نہ پڑھنے والے منافق کی مثال اندرائن کی طرح ہے جس کی خوشبو نہیں اور ذائقہ انتہائی کڑوا ہے۔

سرور کائناتﷺ کا فرمان عالی ہے کہ قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرو اس کی تلاوت کرو اور آرام کرو (سو جاؤ) بے شک قرآن پاک کی مثال اس آدمی کے لئے جس نے اس کی تعلیم حاصل کی اس برتن کی مانند ہے جو کستوری سے بھرا ہوا ہو اور اس سے ہر مکان میں خوشبو مہکتی ہو۔اور جس نے اس کی تعلیم حاصل کی پھر آرام کیا (یعنی اس پر عمل نہ کیا) جبکہ قرآن مجید اس کے اندر (دل میں) موجود ہو اس کی مثال چمڑے کے اس برتن کی طرح ہے جس میں کستوری تو موجود ہے مگر اس کے سر کو باندھ دیا جاتا ہے (جس سے خوشبو باہر نہ آتی ہو)

فخر موجوداتﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جس شخص نے رات کو تیس آیات تلاوت کیں اس کو اس رات میں تکلیف دینے والا کوئی درندہ تکلیف نہیں پہنچائے گا اور نہ کوئی رات کو آنے ولا چور تکلیف پہنچائے گا، اس کو اس کی ذات اور اہل خانہ اور مال دولت میں سلامتی عطا کی جاتی ہے۔ صاحب لولاک جناب رسالتمآبﷺ کا فرمان اقدس ہے کہ جس نے قرآن حکیم کی ایک آیت تلاوت کی تو اس کے لئے جنت میں درجہ بلند ہوگا۔اور نور کا چراغ ہوگا۔

سرکار دو عالمﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے مجھے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے بیشک کلام اللہ کی آیت کا سننا بہت بڑی روٹی صدقہ کرنے سے زیادہ اجر رکھتا اور کسی آیت کا تلاوت کرنا عرش کے علاوہ ہر چیز سے افضل ہے۔

شفیع المذنبینﷺ کا ارشاد عالی ہے جس شخص نے کتاب اللہ کی کوئی آیت تلاوت کی تو روز قیامت اس کے لئے نور ہوگی اور جو کتاب اللہ کی کسی آیت کے سننے کے لئے متوجہ ہوا تو اس کیلئے نیکی لکھی جاتی رہتی ہے۔انہیں احادیث مبارک پر اکتفا کیا جاتا ہے ورنہ کئی اور احادیث مبارکہ بھی کلام لازوال کے فضائل کے بارے میں کتب احادیث میں مذکور ہیں۔

قرآن مجید کے جتنے بھی فضائل بیان کئے جائیں کم ہیں۔آج کے اس نفسا نفسی کے دور میں ہر شخص کسی نہ کسی مسئلہ میں گھرا ہوا ہے وسائل کی کمی اور مسائل کی بھرمار اس قدر زیادہ ہے کہ روح اور جسم کا رشتہ باقی رکھنا مشکل ہو گیا ہے۔مگر آپ پریشان نہ ہوں کیونکہ ہر مسئلہ کہ حل قرآن وحدیث میں موجود ہے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد اقدس ہے کہ ہم قرآن میں ایمان والوں کے واسطے شفا اور رحمت اتارتے ہیں۔ ایک اور مقام پر فرمان الٰہی ہے کہ اگر ہم قرآن ایک پہاڑ پر اتارتے تو تو دیکھ لیتا کہ وہ اللہ کے ڈر سے دب جاتا، پھٹ جاتا اور یہ مثالیں ہم لوگوں کو سناتے ہیں تاکہ وہ غور کریں۔

سورۃ الانعام میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ''اور نہ کوئی ہری چیز اور نہ کوئی سوکھی چیز مگر وہ سب کتاب مبین میں ہے'' سورۃ النمل میں رب جلیل کا فرمان ہے کہ ''بھلا بے کس کی پکار کو کون سنتا ہے جب اس کو پکارتا ہے اور سختی دور کر دیتا ہے اور زمین پر تم کو اگلوں کا نائب کرتا ہے

ے سوا کوئی حاکم ہے اس پر ہم بہت کم دھیان کرتے ہیں۔

قرآن مجید کی ایک بڑی عظیم الشان آیت ہے جس کا نام آیت الکرسی ہے، جو شخص فرض نماز کے بعد آیت الکرسی ایک مرتبہ پڑھتا ہے اس کے اور جنت کے درمیان صرف موت حائل رہتی ہے۔ حضرت ابی بن کعب سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ابوالمنذر رضی سے دو مرتبہ پوچھا کہ اللہ کی کتاب میں کونسی عظیم ترین آیت تم کو یاد ہے۔ انہوں نے جواب میں آیت الکرسی کا نام لیا تو آپ نے ان کے سینہ پر اپنا ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ ”اے ابوالمنذر رضی تم کو علم قرآن مبارک ہو“ گویا آپ نے خوش ہو کر ان کو مبارک باد پیش کی۔

فی الواقع آیت الکرسی پڑھنے والے پر شیطان غلبہ نہیں پاسکتا۔ حضرت ایفع بن عبدالکلاعی روایت کرتے ہیں کہ کہ ایک شخص نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ معانی ومطالب وثواب کے لحاظ سے قرآن شریف کی کون سی سورۃ اعظم ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”قل ہو اللہ احد“ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ اس طرح اور کونسی آیت اعظم ہے آپ ﷺ نے فرمایا ”آیت الکرسی“۔

ذیل میں قرآن مجید کی اس عظیم الشان آیت کا وظیفہ پیش خدمت ہے۔ آپ کا کوئی بھی مسئلہ خواہ بے روزگاری، ترقی کاروبار، صحت تعلیم، تنگی رزق، ادائیگی قرض، ترقی ملازمت، سحر، حصول اولاد، نظربد پریشانی، مقدمہ، بچوں یا بچیوں کی شادی کے متعلق یا ان کے علاوہ ہو انشاء اللہ العزیز آپ کا ہر ایک مسئلہ اللہ رب العزت کے اس پاک اور لافانی کلام کی برکت سے یقیناً حل ہو جائے گا۔ وظیفہ کا مکمل طریقہ وترکیب درج ذیل ہے۔

ہر مشکل کے حل کے لئے عظیم ترین آیت الکرسی کا وظیفہ:

نوچندی جمعۃ المبارک سے بعد نماز عصر گیارہ مرتبہ، نماز والا درود شریف پڑھیں بعد تعوذ وتسمیہ آیت الکرسی تین سو تیرہ مرتبہ پڑھ کر اللہ رب العزت سے اپنے مقصد کے حصول کی دعا نہایت عاجزی وانکساری سے مانگیں۔ آخر میں دوبارہ مذکورہ درود شریف پڑھیں وظیفہ تین جمعۃ المبارک تک جاری رکھیں۔ جگہ اور وقت کی پابندی کے ساتھ ساتھ رزق حلال کھائیں اور سچ بولیں، مقصد جائز ہونا چاہئے۔ باقی دنوں میں بالعموم اور دوران وظیفہ بالخصوص پنجگانہ نماز کی پابندی اور گناہوں سے پرہیز ضروری ہے اس پر عمل کرنے سے پہلے مذکورہ وظیفہ کے کلمات صاحب مضمون یا کسی عالم دین کو سنا کر تلفظ خوب درست کرلیں تاکہ غلطی نہ ہو۔

طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

مہندی: آپ ﷺ کو سر درد لاحق ہو جاتا تو آپ ﷺ سر پر مہندی کا استعمال کرتے اور فرماتے کہ یہ اس کے لئے اللہ کے حکم کے ساتھ فائدہ مند ہوگی۔

جو کا دلیہ: بخار کے لئے آپ ﷺ جو کا دلیہ بنانے کا حکم دیتے اور مریض کو کھلانے کی تلقین کرتے۔

ثناء: آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کسی چیز میں موت سے شفاء ہو سکتی تو وہ ثناء میں ہوتی۔

بہی: آپ ﷺ نے فرمایا۔ بہی دل کو مضبوط کرتی ہے اور روح کو نشاط بخشتی ہے، اور سینے کی گھٹن کو دور کرتی ہے۔

قسط: آپ ﷺ نے فرمایا اپنے بچوں کو گلے پڑنے پر گلا ملنے اور دبانے کا عذاب نہ دو بلکہ قسط کا استعمال کرو۔

کلونجی: آپ ﷺ نے فرمایا کلونجی ہر بیماری کے لئے شفاء ہے۔

سرکہ: آپ ﷺ نے ایک دفعہ اپنے گھر والوں سے سالن کا پوچھا، انہوں نے کہا ہمارے پاس سرکہ کے علاوہ کچھ نہیں، آپ ﷺ نے اسے طلب کیا اور فرمایا وہ گھر کبھی غریب نہیں ہوگا جس میں سرکہ موجود ہو۔

زیتون: آپ ﷺ نے فرمایا زیتون میں ۷۰ بیماریوں سے شفاء ہے۔

زمزم: آپ ﷺ نے فرمایا زمزم ہر بیماری کے لئے شفاء ہے۔

شہد: آپ ﷺ نے فرمایا شفاء کے دو مظہر ہیں شہد اور قرآن۔

اگر آپ تقدیر و تدبیر پر یقین رکھتے ہیں تو

اپنا روحانی زائچہ بنوائیے

یہ زائچہ زندگی کے ہر موڑ پر آپ کے لئے انشاء اللہ رہنما و مشیر ثابت ہوگا

اس کی مدد سے آپ بے شمار حادثات، ناگہانی آفتوں اور کاروباری نقصانات سے محفوظ رہیں گے اور انشاء اللہ آپ کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھے گا۔

- آپ کا مزاج کیا ہے؟
- آپ کا مفرد عدد کیا ہے؟
- آپ کا مرکب عدد کیا ہے؟
- آپ کے لئے کون ساعدد لکی ہے؟
- آپ کے لئے نقصان دہ اعداد کون سے ہیں؟
- آپ کو مصائب سے نجات دلانے والے صدقات؟
- آپ کے لئے کون سی تاریخیں مبارک ہیں؟
- آپ کے لئے کون سا دن اہم ہے؟
- آپ کو کون سے رنگ اور پتھر راس آئیں گے؟
- آپ پر کون سی بیماریاں حملہ آور ہو سکتی ہیں؟
- آپ کے لئے موزوں تسبیحات؟
- آپ کا اسم اعظم کیا ہے؟ (وغیرہ)

اللہ کی بنائی ہوئی اسباب سے بھری اس دنیا میں اللہ ہی کے پیدا کردہ اسباب کو ملحوظ رکھ کر اپنے قدم اٹھائیے ——

پھر دیکھئے کہ تدبیر اور تقدیر کس طرح گلے ملتی ہیں؟ **ہدیہ -/600 روپے**

خواہش مند حضرات اپنا نام والدہ کا نام اگر شادی ہوگئی ہو تو بیوی کا نام، تاریخ پیدائش یاد ہو تو وقت پیدائش، یوم پیدائش ورنہ اپنی عمر لکھیں۔

طلب کرنے پر آپ کا **شخصیت نامہ** بھی بھیجا جاتا ہے، جس میں آپ کے تعمیری اور تخریبی اوصاف کی تفصیل ہوتی ہے، اس کو پڑھ کر آپ اپنی خوبیوں اور کمزوریوں سے واقف ہو کر اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔ ہدیہ -/400 روپے

ہدیہ پیشگی آنا ضروری ہے

خواہش مند حضرات خط و کتابت کریں

اعلان کنندہ : ہاشمی روحانی مرکز محلّہ ابوالمعالی دیوبند 247554 فون نمبر 01336-224748

طب و صحت

ایک مفید سلسلہ

ایک نظر ادھر بھی

حکیم امام الدین ذکائی

ذیابیطس

DIABETES

پیشاب کے ساتھ چینی جیسی مٹھاس نکلتی ہے۔ اسے ذیابیطس کہتے ہیں، یہ بیماری آہستہ آہستہ ہوتی ہے، برسوں تک مریض کو معلوم بھی نہیں ہوتا۔

علامات: ذیابیطس ہونے سے ''پنکریاس'' میں پیدا ہونے والا عنصر ''انسولین'' کی کمی تسلیم کیا جاتا ہے، پیشاب اور خون کے معائنے سے دونوں میں شکر آنا اس کی صحیح تشخیص ہے، زیادہ پیاس، زیادہ بھوک لگنا، بار بار پیشاب آنا، شکر زیادہ بڑھنے پر کمزوری، گھبراہٹ، خون کے دورے میں اضافہ اور بے ہوشی ہوتی ہے، سر درد، قبض، جلد خشک ہونا، خارش، زخم کا نہ بھرنا وغیرہ ذیابیطس کی علامات ہیں۔

غذا سے علاج

ذیابیطس کے مریضوں کو میٹھی چیزیں، جیسے چینی، گڑ، مصری، میٹھے پھل، چاول، میدہ کی بنی چیزیں نہیں کھانی چاہئیں، جو، چنے کی روٹی، جسمانی ورزش، سیر، تھوڑا کھانا کھانا مفید ہے۔ متوازن غذا اور جسمانی محنت سے ذیابیطس کو ٹھیک کیا جاسکتا ہے۔ دوائیوں سے بھی بغیر غذا کے ذریعہ علاج کا سہارا لئے یہ ٹھیک نہیں ہوسکتی۔ مندرجہ ذیل خوردنی اشیاء کا زیادہ سے زیادہ استعمال کر کے اس بیماری کو دور کریں۔

ذیابیطس سے جسم میں کمزوری محسوس ہونے لگتی ہے۔ کمزوری دور کرنے کے لئے سبز کچا ناریل کھائیں، کاجو، مونگ پھلی، اخروٹ بھگو کر کھائیں، دہی، چھاچھ، سویابین کھائیں۔

ذیابیطس کے مریض کو ہر ساتویں دن ایک دن کا فاقہ کرنا مفید ہے، فاقے میں پھل، سبزیاں، پھیکا لیموں پانی ہی لیں، دوسری چیزیں نہ کھائیں۔

لیموں: پیاس زیادہ ہونے پر پانی میں لیموں نچوڑ کر پلانے سے ذیابیطس میں فائدہ ہوتا ہے۔

نارنگی: ذیابیطس کے مریض کو ایک نارنگی دے سکتے ہیں۔ نارنگی کے چھلکے چھاؤں میں خشک کر کے کوٹ پیس لیں، یہ چار چمچ ایک گلاس پانی میں اُبال کر چھان کر روزانہ پئیں۔

آم: آم اور جامن کا رس برابر مقدار میں لے کر ان کو ملا لیں، یہ کچھ دنوں تک پینے سے ذیابیطس مرض ٹھیک ہوجاتا ہے۔

آنولہ: تازے آنولے کے رس میں شہد ملا کر پینے سے ذیابیطس ٹھیک ہوجاتی ہے۔

جامن: ذیابیطس کے مریض کو روزانہ جامن کھانے چاہئیں۔ ہومیوپیتھی میں جامن کا رس، یہی جیئم جیمبولنم مدر ٹنکچر کے نام سے کام میں لیا جاتا ہے۔ جامن کی گٹھلی کا چورن آدھا چمچ شام کو پانی کے ساتھ لینے سے پیشاب میں شکر آنا بند ہوجاتی ہے۔

جامن کی گٹھلی اور کریلے خشک کر کے برابر مقدار میں ملا کر پیس لیں، اس کا ایک ایک چمچ اور شام پانی سے پھانک لیں۔

ٹماٹر: ذیابیطس کے لئے ٹماٹر بہت مفید ہے، پیشاب میں شکر کا آنا آہستہ آہستہ بند ہوجاتا ہے۔

گاجر: گاجر کا رس ۳۱۰ گرام، پالک کا رس ۱۸۵ گرام ملا کر پئیں۔

مولی: مولی کھانے یا اس کا رس پینے سے ذیابیطس میں فائدہ ہوتا ہے۔

کریلا: کریلے کا رس ۱۵ گرام، ۱۰۰ گرام پانی میں ملا کر روزانہ تین بار تقریباً تین مہینے پلانا چاہئے، کھانے میں کریلے کی سبزی بھی کھائیں۔

۲۰۰ گرام کریلا، آدھا کلو پانی میں اُبالیں، چوتھائی پانی رہ جانے پر چھان کر پئیں۔

شلغم: ذیابیطس کے مریض کو شلغم کی سبزی روزانہ کھانی چاہئے۔

کیھوں: اس کے چھوٹے چھوٹے پودوں کا رس پینے سے ذیابیطس میں فائدہ ہوتا ہے۔

میتھی: دانہ میتھی کے استعمال سے ذیابیطس ٹھیک ہوجاتی ہے، اس کے کھانے کی مقدار ۲۵ گرام سے ۱۰۰ گرام تک ایک خوراک ہے، کھانا اگر ۱۲۰۰ سے ۱۴۰۰ کلوریز تک روزانہ کھایا جائے تو اس کا اثر فوری ہوتا ہے۔ جب تک پیشاب اور خون میں شکر آتی رہے اس کا استعمال کرتے رہیں، اس کے استعمال سے شکر کم ہونے کے ساتھ ساتھ کولیسٹرول بھی کم ہوجاتا ہے۔

میتھی کے استعمال سے ذیابیطس کے لئے لی جانے والی دوائیں آہستہ آہستہ کم کرتے جائیں، آخر میں تمام دوائیاں بند کردیں۔

دانہ میتھی ۶۰ گرام باریک پیس کر ایک گلاس پانی میں بھگودیں، اسے بارہ گھنٹے بعد چھان کر پی لیں، اس طرح صبح وشام دوبار روزانہ کرنے سے چھ ہفتے میں ذیابیطس ٹھیک ہوجائے گی، اس کے ساتھ سبز میتھی کی سبزی کھائیں۔

چنا: رات کو آدھا چھٹانک سیاہ چنے دودھ میں بھگودیں اور صبح کھائیں۔

چنے اور جو کو برابر وزن میں لے کر اس کے آٹے کی روٹی صبح وشام کھائیں۔

صرف چنے (بیسن) کی روٹی ہی دس دن تک کھاتے رہنے سے شکر آنا بند ہوجاتی ہے۔

ہلدی: اگر بار بار اور زیادہ مقدار میں پیشاب آئے، پیاس لگے، تو آٹھ گرام پسی ہوئی ہلدی روزانہ دوبار پانی کے ساتھ ساتھ پھانک لیں، فائدہ ہوگا۔

شہد: میٹھا کھانے کی شدید خواہش ہونے پر چینی کی بجائے بہت تھوڑی مقدار میں شہد لے کر پیشاب میں شکر آنے اور گردوں کی پرانی بیماریوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ شہد میٹھا کھانے کی شدید خواہش کی تکمیل کے لئے ہی لیں ورنہ نہ لیں۔

کھجور: ذیابیطس اور ایسی بیماریاں جن میں میٹھا کھانا نقصان دہ ہوتا ہے اور مریض میٹھا کھانے کی خواہش ظاہر کرتا ہے تو اسے تھوڑی مقدار میں کھجور دے سکتے ہیں۔

گردوں کی بیماریوں کا غذا سے علاج

(KIDNBYDISEASES)

نارنگی: صبح ناشتے سے پہلے ایک دو نارنگی کھا کر گرم پانی پینے سے یا نارنگی کا رس پینے سے گردوں کی بیماریاں ٹھیک ہوجاتی ہیں۔ گردوں کی بیماریوں سے بچاؤ ہوتا ہے، نارنگی گردوں کو تندرست رکھنے میں مفید ہے۔ انگور اور سیب بھی یکساں طور پر فائدہ پہنچاتا ہے۔ گردوں کو تندرست رکھنے کے لئے صبح بھوکے پیٹ پھلوں کا رس مفید ہے۔

شہد: شہد کا استعمال گردوں کی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے اور گردوں کی بیماریوں میں مفید ہے۔

گاجر: گردوں کی بیماریوں میں گاجر کے بیجوں کے دو چمچ ایک گلاس پانی میں اُبال کر پینے سے پیشاب زیادہ آتا ہے۔

مولی: آدھا گلاس مولی کا رس پینے سے پیشاب کے وقت ہونے والی جلن اور درد دور ہوتا ہے۔

بتھوا: گردوں کی بیماریوں میں بتھوا مفید ہوتا ہے، پیشاب قطرہ قطرہ آتا ہو، یا پیشاب رک رک کر آتا ہو، تو بتھوے کا رس پینے سے پیشاب کھل کر آتا ہے۔

اروی: گردے کی بیماری، گردے کی کمزوری اروی کھانے سے دور ہوتی ہے۔

تربوز: گردوں کی سوجن میں تربوز کھانا مفید ہوتا ہے۔

ککڑی: گاجر اور ککڑی یا گاجر اور شلغم کا رس پینے سے گردے کی بیماری ٹھیک ہوتی ہے۔

آلو: گردے کے مریض کو آلو کھانے چاہئیں، اس میں سوڈیم کی مقدار زیادہ پائی جاتی ہے اور پوٹاشیم کی مقدار کم، پوٹاشیم کی زیادہ مقدار گردوں سے نمک کی مقدار نکالتی ہے۔

آم: آم کی بناوٹ گردے جیسی ہوتی ہے، روزانہ آم کھانے سے گردوں کی کمزوری دور ہوتی ہے۔

گردوں کا درد

(RENALCOLIC)

انگور: انگور کی بیل کے ۳۰ گرام پتوں کو پیس کر پانی میں چھان

کرنمک ملا کر پینے سے درد سے تڑپتے مریض کو آرام ملتا ہے۔

لوکی: لوکی کے ٹکڑے کرکے گرم کرکے درد والی جگہ پر اس کے رس کی مالش کرنے اور پیس کر لیپ کرنے سے گردوں کا درد فوری کم ہوجائے گا۔

گردوں کی پتھری

(KIDNEYSTONE)

خوراک میں آکسلیٹ، کیلشیم، فاسفیٹ اور پیورین کا استعمال زیادہ ہونے پر پتھری کی شکایت ہوسکتی ہے، بغیر چھلکے والے اناجوں کا آٹا فاسفیٹ کا اہم منبع ہے۔ ساگ سبزیوں میں کیلشیم اور آکسلیٹ مطلوبہ مقدار میں ہوتا ہے۔ فاسفیٹ اور کیلشیم کا خاص منبع دودھ ہے، اس لئے ان چیزوں اور دودھ کا استعمال کرنا نہیں چاہئے، مریض کو کم آکسلیٹ ایسڈ اور پیورین والی غذا دینی چاہئے۔

پتھری ہونے پر پیٹ میں گردوں اور کمر میں بڑا شدید درد ہوتا ہے، مریض درد کے مارے تڑپتا ہے، پیشاب رک رک کر جلن کے ساتھ کبھی کبھی خون کے ساتھ آتا ہے، اس کے درد کو گردوں کا درد (Renal Colic) کہتے ہیں۔

غذا سے علاج

ناریل: ناریل کا پانی پینے سے پتھری نکل جاتی ہے۔

پالک: کئی لوگ یہ کہتے ہیں کہ پالک کھانے سے پتھری ہوتی ہے، لیکن یہ یقینی سمجھ لیں کہ کچے پالک کے رس سے ہرگز پتھری نہیں ہوتی، رس پئیں اور کایا پلٹ کریں۔

کریلا: کریلا گردوں یا مثانے کی پتھری کو توڑ کر پیشاب کے ساتھ باہر لاتا ہے، اس کے لئے دو کریلوں کا رس روزانہ پئیں، اس کی سبزی کھائیں۔

چاول: جن لوگوں کے گردے اور مثانے میں پتھری ہو، ان کے لئے چاول بہت نقصان دہ ہیں۔

مکئی: مکئی کے بھٹے جلا کر راکھ کرلیں، جو کو بھی جلا کر راکھ کرلیں، دونوں کو الگ الگ پیس کر الگ الگ شیشیوں میں بھر کر دونوں پر نام لکھ دیں۔ ایک کپ پانی میں مکئی کی راکھ دو چمچ حل کریں، پھر چھان کر اس پانی کو صبح پئیں، اس سے پتھری نکل جاتی ہے اور پیشاب صاف آتا ہے، اسی طرح شام کو جو کی راکھ پئیں۔

زیرہ: زیرے اور چینی کو ہم وزن پیس کر ایک ایک چمچ ٹھنڈے پانی سے روزانہ تین بار پھانک لیں۔

جو: جو کا پانی پینے سے پتھری نکل جاتی ہے۔

پتھری کے مریضوں کو جو کی بنی چیزیں جیسے روٹی، ستو لینے چاہئیں اس سے پتھری کے پگھلنے میں مدد ملتی ہے اور پتھری نہیں بنتی ہے۔

مصری: سولہ دانے بڑے الائچی، ایک چمچ خربوزے کے بیج کی گری، دو چمچ مصری، ان سب کو پیس کر ایک کپ پانی میں ملا کر صبح وشام دو بار روزانہ پیتے رہیں، اس سے گردوں کی پتھری گل جاتی ہے۔

دوب: پتھری میں دوب کو جڑ سمیت اکھاڑ کر اس کی پتیاں توڑ کر الگ کرلیں اور پھر اس کے ڈنٹھل اور جڑوں کو پانی سے دھو کر، پیس کر سردائی (ٹھنڈیائی) کی طرح چھان کر اس میں حسب ذائقہ مصری ملا کر چھان لیں اور پھر پئیں۔ روزانہ دو بار پیتے رہیں، اس سے پتھری گل جاتی ہے اور پیشاب کھل کر آتا ہے، ایک بار میں دوب کے آدھا کلو ڈنٹھل اور جڑ پئیں۔

خربوزہ: پتھری کے مریض کو خربوزہ کھلانا مفید ہے۔

سیب: گردوں اور مثانے میں پتھریاں بنتی ہیں، آپریشن کے ذریعے نکال دینے کے بعد بھی دوبارہ پتھری بن جاتی ہے، سیب کا رس پیتے رہنے سے پتھری بننا بند ہوجاتی ہے اور بنی ہوئی پتھری گھس گھس کر پیشاب کے ذریعے باہر آجاتی ہیں، اس سے رات کو بار بار پیشاب آنا کم ہوجاتا ہے، یہ گردوں کو صاف کرتا ہے اور ان کا درد دور ہوتا ہے۔

آم: آم کے تازہ پتے چھاؤں میں خشک کرکے باریک پیس لیں اور ۱۱ گرام روزانہ باسی پانی کے ساتھ صبح پھانک لیں، ریت، کنکری دور ہوجائے گی۔

آنولہ: آنولے کا چورن مولی کے ساتھ کھانے سے مثانے کی پتھری میں فائدہ ہوتا ہے۔

دھنیا: مصری، سونف، خشک دھنیا، ہر ایک ۵۰ گرام، ڈیڑھ کلو پانی میں صبح بھگو دیں، شام کو چھان کر انہیں پیس کر اسی پانی میں گھول کر چھان کر پی لیں، ایک بار میں نہ پیا جائے تو کچھ دیر بعد دوبارہ پئیں، اسی طرح شام کو بھگو کر صبح تیار کرکے پئیں، اس سے پیشاب کھل کر آئے

گی اور پتھری نکل جائے گی۔

جامن: پختہ جامن کھانے سے پتھری کی بیماری میں آرام ملتا ہے، جامن کی گٹھلی کا چورن دہی کے ساتھ کھائیں۔

چھوہارا: چھوہارے کا کھانا پتھری میں مفید ہے۔

گاجر: پتھری، مثانے کی سوجن، گردوں کی صفائی کے لئے گاجر، چقندر، ککڑی یا کھیرے کا رس، ہرایک ۵۰ گرام ملا کر پینے سے فائدہ ہوتا ہے، گردے اور مثانے کی پتھری کو گاجر کا رس نکال دیتا ہے۔ صرف گاجر کا رس تین چار بار روزانہ پینے سے بھی پتھری میں فائدہ ہوتا ہے، اس میں سلاد کے پتوں کا رس ۲۵۰ گرام ملا کر پینے سے مثانے کی پتھری میں بھی فائدہ ہوتا ہے۔

کھیرا: کھیرے کا رس پتھری میں مفید ہے، اس کا رس ۲۵۰ گرام دن میں تین بار روزانہ پینا چاہئے، پیشاب میں جلن، رکاوٹ اور ذیابیطس میں بھی کھیرا مفید ہے، کھیرے کے رس کو ذائقہ دار بنانے کے لئے اس میں ایک چمچ شہد اور آدھا لیموں کا رس ملا لینا چاہئے۔

بتھوا ساگ: بتھوے کا ساگ پتھری سے محفوظ رکھتا ہے۔

بند گوبھی: پتھری اور پیشاب کی رکاوٹ میں اس کا استعمال مفید ہے، اس کی سبزی کو گھی کا بگھار دے کر کھانی بھی مفید ہے۔

چولائی: اس کا ساگ روزانہ کھانے سے پتھری گل جاتی ہے۔

خربوزہ: اس کا استعمال پتھری کو نکالتا ہے۔

آلو: ایک یا دونوں گردوں میں پتھری ہونے پر صرف آلو کھاتے رہنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے، پتھری کے مریض کو صرف آلو کھلا کر اور بار بار زیادہ پلاتے رہنے سے گردوں کی پتھریاں اور ریت آسانی سے نکل جاتی ہے۔

پیاز: پیاز کے رس میں چینی ڈال کر شربت بنا کر پینے سے پتھری ٹوٹ ٹوٹ کر باہر آجاتی ہے۔

مولی: مولی کے بیج ۳۵ گرام آدھا کلو پانی میں اُبالیں، جب پانی آدھا رہ جائے تو چھان کر پئیں، کچھ دنوں تک لینے سے مثانے کی پتھری گل کر باہر نکل جاتی ہے۔

مولی کا رس ۲۰ گرام روزانہ پئیں اور اس کے پتے چبا چبا کر کھائیں، پتھری چور چور ہو کر پیشاب کے راستے باہر آجائے گی، یہ نسخہ دو تین ماہ استعمال کریں۔

گیہوں: گیہوں اور چنوں کو پیس کر ملا کر پانی ملا کر پلانے سے گردے اور مثانے کی پتھری باہر نکل جاتی ہے۔ گیہوں کے پودوں کا رس بھی مثانے کی پتھری میں مفید ہے۔

چنا: گردے یا مثانے کی پتھری ہو تو رات کو چنے کی دال بھگودیں، صبح اس دال میں شہد ملا کر کھائیں۔

چھاچھ: مثانے کی پتھری میں چھاچھ پینا مفید ہے۔

اخروٹ: اخروٹ ثابت (گولی اور چھلکے سمیت) پیس کر، چھان کر ایک چمچ صبح وشام ٹھنڈے پانی سے کچھ دن لینے سے پتھری باہر نکل جاتی ہے۔

میتھی: ۶ گرام میتھی کے پتے ۵۰۰ گرام پانی میں اُبالیں، جب ۱۵۰ گرام پانی رہ جائے تو چھان کر گرم گرم یہ پانی پلائیں، یہ پانچ دن پلائیں، پتھری نکل جائے گی، گردوں کی بیماریاں ٹھیک ہوجائیں گی۔

گنا: چوستے رہنے سے پتھری ٹوٹ ٹوٹ کر باہر نکل جاتی ہے۔

اجوائن: ۶ گرام اجوائن روزانہ پھانکنے سے گردے اور مثانے کی پتھری باہر نکل جاتی ہے۔

نیم: اس کے پتوں کی راکھ ۶ گرام ٹھنڈے پانی سے تین بار روزانہ پھانک لیں، کچھ ہی دنوں میں گردے اور مثانے کی پتھری گل کر نکل جاتی ہے۔

نیم کے پتے چھاؤں میں خشک کر کے برتن میں جلائیں، جل جانے پر برتن کا منہ ڈھانپ دیں، چار گھنٹے بعد پتوں کو نکال کر پیس لیں، یہ نیم کی راکھ ہے۔

الائچی: یہ پتھری میں مفید ہے، پیشاب کی جلن دور کرتی ہے۔

کلتھی: ۲۵۰ گرام کلتھی تین کلو پانی میں رات کو بھگودیں، صبح اُبال لیں، جب ڈیڑھ کلو پانی رہ جائے تو اسے چھان کر نمک، سیاہ مرچ، زیرہ، ہلدی، خالص گھی میں بگھار دے لیں اسے روزانہ پیتے رہیں، اس سے گردے، مثانہ کی پتھری بغیر آپریشن باہر آجاتی ہے، جب تک پتھری رہے، یہ نسخہ لیتے رہیں، زیادہ دن لینے سے کوئی نقصان نہیں ہے۔

چقندر: چقندر کا رس یا چقندر کو پانی میں اُبال کر اس کا سوپ لینے سے پتھری نکل جاتی ہے، صرف ۳۰ گرام دن میں چار بار لیں، یہ کچھ ہفتوں تک دیں۔

☆☆☆☆☆☆

طنزیہ مضمون

اذانِ بت کدہ

ابوالخیال فرضی

اگرچہ بت ہیں اماموں کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

صوفی ہدہد سے میرے تعلقات بہت گہرے تھے، وہ بہت ہی نجامرنج قسم کے انسان ہیں، حلئے کے اعتبار سے تو وہ پکے صوفی ہی علوم ہوتے ہیں، لیکن دل اور سوچ وفکر کے حساب سے وہ ماڈرن ہذیب کے ایک بے تکلف انسان لگتے ہیں اور خوبی کی بات یہ ہے کہ ن کے ہونٹوں سے نکلی ہوئی ہر بات ئثر ہوتی ہے، جو سننے والوں کو تربتر کردیتی ہے۔

میرے دوستوں میں وہ واحد انسان ہیں کہ دوران سفر اور درمیان نضر وہ باقاعدہ اپنی جیب کا استعمال کرلیتے ہیں۔ میرے دوستوں کی کثریت کا حال یہ ہے کہ کلو واشر بوا کے دوران اپنی جیب میں ہاتھ ڈالنے کوگناہ کبیرہ سمجھتے ہیں، صوفی ہدہد کھانے پینے کے بہت شوقین ہیں، ان کی خوراک پر ریسرچ کرنے والوں کا دعویٰ یہ ہے کہ اس گئے گزرے دور میں اتنی لمبی چوڑی خوراک کسی انسان کی نہیں ہوسکتی۔ صوفی ہدہد بہت ہنس مکھ قسم کے انسان ہیں، میں نے انہیں جنازے کی مجلسوں میں بھی ہنستے ہوئے دیکھا ہے۔ سنا ہے کہ جب ان کی بیوی اللہ میاں کو پیاری ہوگئیں تو اس دن بھی وہ بہت کھل کھلا رہے تھے، کسی نے ان سے کہا۔ صوفی صاحب آج تو ہنسنے کا کوئی موقع نہیں، انہوں نے مدلل قسم کی گفتگو کرتے ہوئے کہا۔ میں اگر آہ بکاہ کروں گا تو میری زوجہ کی روح کو تکلیف ہوگی اس کو تکلیفوں سے محفوظ رکھنے کے لئے آج بھی میں قہقہے لٹا رہا ہوں، لیکن اگر آپ لوگوں کو کوئی اعتراض ہو تو میں ان قہقہوں میں کچھ تخفیف کرلوں گا، لوگوں نے کہا ہمیں کیا اعتراض ہوسکتا ہے، آپ دل کھول کر ہنسئے لیکن اس وقت ہم آپ کا ساتھ نہیں دے سکیں گے، یہ ہیں میرے دوست صوفی ہدہد۔ یہ دیوبند کی محفلوں کی جان سمجھے جاتے ہیں، یہ ہر شادی میں اتنے خوش اور مگن نظر آتے ہیں، جیسے شادی ان ہی کی ہورہی ہو، آج ایک طویل مدت کے بعد میں ان سے ملنے گیا تو بہت پرتپاک انداز سے مجھ سے ملے اور مجھ سے معانقہ کرتے ہوئے بولے۔ یار کئی دن سے تمہیں یاد کررہا تھا۔ آج صبح تمہاری ڈائری کے وہ اوراق پڑھ رہا تھا جو گزشتہ شمارے میں تم نے چھپوائے ہیں۔ یار تم ہو بڑے کام کے آدمی۔ انہوں نے یہ کہہ کر مجھ سے علیحدگی کی اور بولے، تم آئے بہت خوشی ہوئی، میں اس وقت تمہاری ضرورت محسوس کررہا تھا۔

خیریت؟ آپ میری ضرورت کیوں محسوس کررہے تھے۔

یار تم ہر مرض کی دوا ہو، کل صوفی آر پار فرمارہے تھے کہ جو گتھی کسی سے نہ سلجھ رہی ہو وہ ابوالخیال فرضی کے حوالے کردو۔

تو میں اتنا بدنام ہوگیا ہو۔" میں نے حیرت کا اظہار کیا۔"

تم اس کو بدنامی کہتے ہو۔" صوفی ہدہد بولے" برخوردار یہ تو نیک نامی ہے اور یہ نیک نامی کسی کسی کے حصے میں آتی ہے، ایک دن ایک فنکشن میں مولوی لاحول ولاقوۃ بھی تمہاری تعریفوں کے پُل باندھ رہے تھے۔

وہ کیا کہہ رہے تھے؟

وہ کہہ رہے تھے کہ پورے سماج میں ابوالخیال فرضی اپنی مثال آپ ہیں، وہ تو یہ بھی دعویٰ کررہے تھے کہ ابوالخیال روتے کو ہنسانے کے فن سے بھی واقف ہیں اور اگر وہ رُلانے پر آجائیں تو پھر یہ بھی ان کے بائیں ہاتھ کا کام ہے، بتارہے تھے کہ ایک بار آپ نے کسی ایسے آدمی کا پیچھا لے لیا تھا جو چوبیس گھنٹے ہنستا ہی رہتا تھا اس کے بعد پھر جو اس نے آنسو بہائے ہیں تو آنسوؤں کی برسات کسی مہینے بھی ختم نہ ہوسکی۔

یہ تعریف تھی یا توہین؟" میں نے پوچھا"

صوفی ہدہد بولے۔ واللہ اعلم، لیکن وہ تو آپ کی تعریف ہی کررہے تھے اور یہ تو بالکل سچ۔ ہے کہ تم بالکل یکتائے روزگار ہو، تم جیسے لوگ بار بار پیدا نہیں ہوتے، اچھا تم یہ بتاؤ آج مجھ غریب کا خیال کیسے آگیا؟

بس لیٹے لیٹے خیال آیا کہ آج آپ کے دیدار کروں۔ جس حال

میں لیٹا تھا اسی حال میں اٹھ کے چلا آیا، منہ میں چھپکا مارنے کی بھی توفیق نہیں ہوئی۔

اماں تم تو بغیر چھپکے ہی ٹھیک ٹھاک لگتے ہو، ہم جب اپنے مریدوں سے ملتے ہیں تو صابن سے منہ دھو کر کچھ کریم پاؤڈر بھی لگانا پڑتا ہے۔

وہ کیوں؟

اس دور کے مرید بہت ہوشیار ہیں، اپنے پیروں کی صورتوں پر نور تلاش کرتے ہیں اور اگر نور نظر نہ آئے تو بدظن ہو جاتے ہیں۔

تو کیا صابن اور کریم پاؤڈر سے نور تیار ہو جاتا ہے۔

ارے یہ مرید لوگ کچھ بے وقوف بھی ہوتے ہیں، چہرے پر ذرا سی چمک دیکھ کر خوش ہو جاتے ہیں اور اس کو نور سمجھ اپنا سر دھننے لگتے ہیں۔

تو آپ کا پیری مریدی کا کاروبار کیسا چل رہا ہے؟

ٹھیک ٹھاک چل رہا تھا، لیکن اب آکر رفتار بہت دھیمی ہو گئی ہے، اصل میں پیروں کی تعداد بہت ہو گئی ہے، آج کل ہر گلی میں ایک پیر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اور جب سے کمیشن خوری کا سلسلہ شروع ہوا ہے تب سے مریدوں کی تعداد اور گھٹ گئی ہے۔

کمیشن خوری! کیا مطلب؟

آج کل یہ چل رہا ہے کہ جو کوئی کسی کو مرید بنواتا ہے اس کو پیر صاحب کچھ پیسے پکڑا دیتے ہیں، یہ ایک طرح کا کمیشن ہے جو "تحفۂ بیعت" کے نام سے چل رہا ہے۔ کمیشن خور پیر کی اتنی تعریفیں لوگوں سے کرتے ہیں کہ وہ بے چارے مرید بننے کے لئے بے قرار ہو جاتے ہیں اور کمیشن خوروں کی پھاند میں کوئی نہ کوئی پھنس ہی جاتا ہے۔

چلئے کمیشن خوروں کو تو اپنا محنتانہ مل گیا۔" میں بولا" بے چارے پیر کو کیا ملا، صرف ایک مرید۔

ارے بھئی فرضی صاحب کمیشن خور کو تو ایک ہی بار کچھ ملتا ہے پھر تو پیر صاحب ہی زندگی بھر مرید سے ہدیئے بٹورتے ہیں۔

تو آپ کی طرف سے کمیشن خوری کا سلسلہ میں شروع کردوں۔ "میں نے سینہ پھلا کر کہا۔"

نیکی اور پوچھ پوچھ۔ تم تو پھر بھی اتنے باتونی ہو کہ میری کرامتوں ہی کے ڈھیر لگا دو گے۔

فرضی صاحب میں سنجیدگی سے کہہ رہا ہوں تم یہ محاذ سنبھال لو۔

تو کیا آپ میری ضرورت اسی لئے محسوس کر رہے تھے؟

نہیں وہ تو اور بات ہے۔ ابھی ذرا چائے کو کہہ دوں، پھر آ کر بتاؤں گا۔

یہ کہہ کر وہ زنان خانہ میں چلے گئے، پھر جب واپس آئے تو بولے زوجہ کے انتقال کے بعد سے بڑی پریشانی ہو گئی ہے، کھانا پکانے کی تو پریشانی ہے ہی، لیکن اس کے علاوہ بھی بہت سی الجھنیں ہیں اور سب سے بڑی الجھن میری اپنی تنہائی ہے، رات کو نیند نہیں آتی اور اپنے اکیلے پن کا بہت احساس ہوتا ہے، بار بار بیوی کا خیال آتا ہے، میں نے سوچا کہ نکاح ثانی کے بارے میں آپ سے مشورہ کروں؟ ملت اسلامیہ میں آپ ہی اکیلے لے دے کے ایسے بھلے انسان ہیں جو اس طرح کے نازک مسئلوں میں صحیح رہنمائی کر سکتے ہیں۔

میں واقعتاً بدنام ہو گیا ہوں۔ "میں نے ایک سرد سی آہ لی۔"

میں مذاق نہیں کر رہا ہوں اور آپ تو جانتے ہی کہ جب سے بیوی مری ہے میرے ہونٹوں میں ہنسی ڈرتے ڈرتے نمودار ہوتی ہے، بلکہ ہنستے ہوئے میں قابل رحم سا ہو جاتا ہوں، مجھے ہنستے ہوئے دیکھ کر کئی اچھے خاصے بھلے لوگ تو رونا شروع کر دیتے ہیں۔

بڑی عجیب سی بات ہے۔ "میں زیر لب بولا" تو صوفی صاحب ان سنگین قسم کے حالات میں اپنا علاج کیجئے یہ تو کوئی بڑی بیماری ہے کہ جب آپ ہنستے ہیں تو آپ قابل رحم سے ہو جاتے ہیں اور اگر یہ بیماری لگنے والی بھی ہوئی تو ہماری قوم کا کیا حشر بنے گا، میں تو یہ تفصیل سن کر خوف زدہ ہو گیا ہوں، اب بار بار ہنستے ہوئے مجھے آئینہ دیکھنا پڑے گا کہ کہیں یہ بیماری مجھے تو نہیں لگ گئی۔

کیا مذاق اڑا رہے ہو، انہوں نے مجھے گھورتے ہوئے کہا۔

صوفی ہدہد صاحب میں دائیں سے بائیں اور اوپر سے نیچے تک پوری طرح سنجیدہ ہوں اور اتنا سنجیدہ ہوں کہ بخدا اتنا سنجیدہ میں اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا۔

خیر چلو اس بارے میں تو بعد میں بھی سوچیں گے۔" انہوں نے اس موضوع سے راہ فرار اختیار کی" فی الحال تو تم نکاح ثانی کے بارے میں مشورہ دو کہ میں کیا کروں۔ یعنی کروں یا نہ کروں؟

میرا خیال یہ ہے کہ اگر آپ نکاح کریں گے تو مریدوں میں کہرام مچ جائے گا اور بے شمار انگلیاں آپ کی طرف اٹھنے لگیں گی، آپ کا کاروبار پیری مریدی بھی متاثر ہوگا، صوفی جی عام لوگوں کا حال یہ ہے کہ

دن کے ۲۴ گھنٹوں میں کئی کئی عشق کر گزرتے ہیں، لیکن اپنے مولویوں اور پیروں کے بارے میں ان کا جذبہ یہی ہوتا ہے کہ وہ ایک بیوی کے ساتھ ایک ساتھ جینے مرنے کی رسم نبھائیں۔

آپ کے نکاح کے بعد اس بات کا خطرہ رہے گا کہ آپ کے مرید آپ سے بیعت فسخ نہ کرلیں اس لئے میری رائے یہ ہے کہ اس نیک خیال کو اپنے دل سے نکال دیں۔

لیکن یار میں کروں کیا۔" وہ بچوں کی طرح مچلنے لگے۔" اکیلے پن سے مجھے وحشت ہوتی ہے، دل میں کمبخت طرح طرح کے ارمان انگڑائیاں لیتے ہیں، راتوں کو نیند نہیں آتیں، سگریٹیں پی پی کر راتوں کو دکھا دیتا ہوں، عورتوں پر نظر پڑتی ہے تو ایک ہوک سی دل میں مچلنے لگتی ہے، خدارا میری کچھ مدد کرو، ورنہ میں میدان عشق میں چھلانگ لگادوں گا، پھر میرے سامنے کوئی پند نامہ لے کر مت بیٹھ جانا۔

دیکھو میرے پیارے پیارے صوفی صاحب! تمہاری داڑھی چاروں طرف سے سفید ہوچکی ہے، آنکھوں کے ارد گرد حلقے بننے لگے ہیں، تمہاری قبر تمہیں حسرت سے دیکھ رہی ہے، عشق ومحبت کی باتیں اس عمر میں اس طرح کی صورت حال میں تمہیں زیبا نہیں دیتیں اور تم تو جانتے ہی ہو۔"میں بولے جارہا تھا۔" کہ ہماری اس دنیا میں جو تہذیب وثقافت کا پلندہ مانی جاتی ہے اس میں عشق کرنا جس میں کئی خون کے دریا بھی پار کرنے پڑتے ہیں، آسان ہے، لیکن نکاح کرنا بہت مشکل ہے۔ آپ ابھی اسی وقت مایادتی سے عشق کرسکتے ہیں، کسی دفعہ کے تحت آپ کو گرفتار نہیں کیا جاسکتا، نہ کوئی آپ پر انگلی اٹھائے گا، بے وقوف صرف ہنس دیں گے اور صاحب عقل لوگ یہ کہہ کر چلتے بنیں گے۔

عشق پر زور نہیں یہ ہے وہ آتش غالب
جو لگائے نہ لگے اور بجھائے نہ بنے

لیکن میرے بہت ہی عزیز ترین صوفی ہدہد صاحب نکاح کرنے میں بہت سی آفتیں سر ابھاریں گی، پورے خاندان میں ایک کہرام مچ جائے گا، نابالغ بچے تک آپ کے خلاف احتجاج شروع کردیں گے اور خاندان کے وہ لوگ بھی جن کی شرافت میں خبیث لوگوں کو بھی کوئی شک نہیں ہوتا وہ بھی تمہارے لئے اناہزارے بن کر رہ جائیں گے، بچپن سے لے کر بڑھاپے تک کی تحقیقات شروع ہوجائے گی، اس لئے بہتر یہ ہے کہ نہ نکاح کرو اور نہ عشق بس ہلکی ہلکی حسن بازی سے کام چلاتے رہو اور یقین کرو تمہارے اعضاء یہ بتارہے ہیں کہ میدان عشق ونکاح میں آپ سے ایک رن بھی نہیں بن پائے گا، پہلی ہی گیند پر آپ آؤٹ ہوجائیں گے اور پھر یہ بڑبڑانے پر مجبور ہوں گے کہ ان حرکتوں میں عزت سادات بھی گئی وہ مجھے اس طرح گھور رہے تھے جیسے میں کوئی پاگل ہوں، اور پاگل خانہ سے دو چار دن کی چھٹی لے کر انہیں سمجھانے کے لئے آیا ہوں۔

کہنے لگے یار تم تو حوصلہ توڑ رہے ہوں، کچھ تو ہمت بندھاؤ، تمہارے بارے میں یہ مشہور ہے کہ اگر مردے کے کانوں میں کچھ بول دو گے تو وہ اُٹھ کر چل پڑتا ہے اور پھر کسی آندھی اور طوفان سے بھی نہیں رُک پاتا۔

میں کمزور سہی، نحیف سہی لیکن مردہ تو نہیں ہوں، میں میدان عشق میں رن کیوں نہیں بنا سکتا۔

صوفی جی، تم بلّہ نہیں پکڑ سکتے۔ تم ہوا کا ایک جھونکا نہیں برداشت کرسکتے، تمہاری شکل میں جب ایک بار دیکھتا ہوں تو مجھے تم پر دوبارہ رحم آتا ہے، اس کے علاوہ اور کوئی خدمت ہو تو مجھے بتاؤ، میں نکاح اور عشق کے معاملے میں تمہاری کوئی مدد نہیں کرسکتا۔

وہ خاموش بیٹھے رہے، اس دوران ہم ناشتے سے بھی فارغ ہوگئے تھے، انہوں نے بہت ہی مایوس لب ولہجہ میں کہا۔ آپ کس لئے تشریف لائے تھے؟

بس یوں ہی چلا آیا، روح پر ایک بوجھ سا محسوس کررہا تھا اور دل کی وادیوں میں گناہ اور خطائیں ایک دوسرے کے ساتھ آنکھ مچولی کھیل رہے تھے اور ضمیر انہیں حیرت کے ساتھ گھور رہا تھا شاید ضمیر سوچ رہا تھا کہ یہ تو بالکل ہی بے لگام ہوگئے اور انہوں نے تو اپنی شرم کو بالائے طاق رکھ کر دل کی ساری زمین ہی پر قبضہ کرلیا ہے، میں بے چارے ضمیر کو بلبلاتا چھوڑ کر آپ کی خدمت میں آیا تھا تاکہ آخرت کی کچھ باتیں ہوجائیں، کچھ اللہ کا ذکر فکر ہوجائے، لیکن یہاں آکر مجھے اندازہ ہوا کہ آج کل کے صوفیوں پر بھی وہی عورت سوار ہے جو کسی دور میں میری نس نس میں رچی بسی تھی۔ صوفی جی بہت افسوس ہوا، ہم تو خود کو خطاکار سمجھتے تھے لیکن اندازہ ہوا کہ خوبصورت عورتوں کا سایہ صوفیوں کے سروں پر بھی منڈلا رہا ہے۔

شاید آپ غلط فہمی میں مبتلا ہوگئے۔" انہوں نے اپنی صفائی پیش کرنے کے انداز میں کہا۔"

نہیں صوفی جی، میں غلط فہمی کا شکار نہیں ہوا۔" میں بولا" میں

دورانِ گفتگو آپ کی آنکھوں میں وہی چمک دیکھ رہا تھا جو بالغ ہونے کے دو ہفتوں کے بعد کسی نوجوان کی آنکھوں میں ہوتی ہے، بہر حال میری ذاتی رائے یہ ہے کہ زندگی کے جو دن رات بچے ہیں ان کو قیمتی بنایئے اور آخرت کے لئے سیم وزر بنانے کی تابڑتوڑ کوشش کیجئے۔

اماں یار۔'' وہ طنزیہ ہنسی ہنستے ہوئے بولے'' آخری وقت میں کیا خاک مسلماں ہوں گے۔

یاد رکھئے، صوفی جی۔''میں نے شیخ الاسلام کے لب ولہجے میں کہا۔'' آخری وقت ہی قیمتی ہوتا ہے، اس لئے کہ جب دونوں وقت ملتے ہیں، یعنی زندگی اور موت، تب دعائیں قبول ہوتی ہیں، اب ان خرافات کو ذہن سے نکال دیجئے، آپ نواسوں اور پوتوں والے ہوگئے، اس عمر میں نکاح کریں گے تو سارے معاشرے میں شوروغل مچ جائے گا اور گھر میں بچے بھی سوتیلی ماں کی آمدورفت برداشت نہیں کرسکیں گے۔

چلو چھوڑو۔''انہوں نے ہتھیار ڈال دیئے۔'' ایک ٹھنڈی سی سانس لی پھر بولے، دل کو بہلانے کا کوئی طریقہ تو بتاؤ۔

اس دل کو سمجھاؤ، اب یہ آخرت کی فکر کرے، میرا دل بھی مجھے بہت پریشان کرتا تھا، یہ تو کسی خوبصورت عورت کو دیکھ کر بلّیوں بلّیوں اُچھل جاتا تھا، لیکن میں نے اس کو کنٹرول کرلیا، اب تو بے چارہ بیوی کے سامنے بھی انگڑائی نہیں لیتا۔

ابھی ہماری گفتگو مکمل نہیں ہوئی تھی کہ مولوی تابڑتوڑ آدھمکے، یہ دیوبندی مسلک کے واحد ایسے مولوی ہیں کہ سیاست جن کے آگے پیچھے دوڑتی ہے، یہ جب تقریر کرتے ہیں تو اتنا شور مچاتے ہیں کہ تمام بہروں میں دوبارہ سننے کی صلاحیت پیدا ہوجاتی ہے، بہت جھوٹ بولتے ہیں، لیکن اس انداز سے بولتے ہیں کہ اسے سچ ماننا پڑتا ہے، ایک دن برسرِعام کہہ رہے تھے کہ مسلمان جو بے قصور جیلوں میں ہیں، سونیا گاندھی انہیں ہفتے عشرے میں چھوڑ دیں گی، میں ابھی ابھی منموہن سنگھ کی معرفت سونیا جی سے بات کرکے آرہا ہوں، حالانکہ معلوم یہ ہوا تھا کہ حضرت پندرہ دن سے انفلوئنزے کا شکار تھے اور پندرہ دن سے گھر میں بے سدھ پڑے ہوئے تھے، ایک دن تقریر میں نہرو خاندان کی تعریف میں اس قدر قلابیں ملا رہے تھے کہ کراماً کاتبین کو بھی اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونسنی پڑیں، ایک ایسی جماعت سے وابستہ ہیں کہ مجھے نہ مذہبی کہا جاسکتا ہے نہ سیاسی، اس جماعت کے بارے میں بھی جو وہ ڈینگیاں مارتے ہیں وہ بالکل بے تکی ہوتی ہیں، لیکن ان زبردست حلیہ اور ان کے جسم کا طول وعرض اور ان کی بین الاقوامی قسم کی داڑھی امت کو مجبور کرتی ہے کہ ان کی باتوں پر آمنا وصدقنا کہیں، کسی سے بیعت بھی ہیں، اسٹیج پر آتے ہی چیخنا شروع کردیتے ہیں اور اس طرح شور مچاتے ہیں کہ بے وزن باتوں کو بھی وزن دار بنادیتے ہیں۔

انہیں دیکھ کر کسی نے کہا۔ ماشاءاللہ مولانا، اب تو آپ پوری قوم پر بھاری پڑرہے ہیں۔

یہ سب دوستوں کی دعاؤں کا نتیجہ ہے، اس کے بعد انہوں نے صوفی ہدہد کی طرف مخاطب ہوکر کہا۔

معاف کیجئے، اگر کوئی پرائیویٹ بات چل رہی ہو تو میں چلوں۔

نہیں نہیں نہیں۔ صوفی ہدہد نے بوکھلاتے ہوئے کہا۔ ہم صوفیوں کا پرائیویٹ کیا، آپ بیٹھئے اور اپنے کارناموں پر روشنی ڈالئے۔

اجی ہمارے کیا کارنامے۔ اللہ ہم سے جتنا کام کرارہا ہے کررہے ہیں، وہ اس طرح سینہ پھلاکر بول رہے تھے جیسے مسلمانوں کی بقا ان ہی کوششوں کی وجہ سے ہے۔

''آپ کو امیر الہند'' کا خطاب کب مل رہا ہے؟'' میں نے چٹکی لی۔''

خطاب سے کیا ہوتا ہے امیر الہند تو ہم ہیں ہی۔

وہ تو آپ دیکھنے میں لگتے ہیں، بلکہ میرا دعویٰ تو یہ ہے کہ امیر الہند آپ جیسے ہی لوگوں کو بنانا چاہئے، جسم کی لمبائی چوڑائی سے بھی ایک طرح کا رعب پڑتا ہے، چلئے میں آپ کو امیر الہند کا خطاب دیتا ہوں۔

ذرّہ نوازی کا شکریہ، وہ خوش تھے اور ان کے ساتھ ساتھ ان کی داڑھی بھی خوش بخوش محسوس ہورہی تھی، انہوں نے کہا کہ ہم خطابات پر یقین نہیں رکھتے، ہمارے بزرگوں نے خطابات قبول ہی نہیں کئے۔

مجھے معلوم ہے، لیکن محترم بزرگوں کی باتیں چھوڑیئے، ہمارے بزرگوں نے ساری زندگی کرائے کے مکانوں میں گزاری اور مرتے وقت اتنا اثاثہ بھی انہوں نے نہیں چھوڑا جس سے چند دن تک دو وقت پیٹ بھر کر کھانا کھایا جاسکا، جب کہ ان کے پس ماندگان نے کئی کئی بلڈنگیں بنالیں اور ان کے بینک وبیلنس کی کوئی حد ہی نہیں رہی اور جہاں تک خطابات کی بات ہے کہ تو وہ کسی نہ کسی طرح لوگ اپنے سروں پر خود مڑھ لیتے ہیں۔

اگر آپ برا نہ مانیں تو میں عرض کروں، آج کل قوم کارناموں کو

نہیں دیکھتی صرف اخباری پروپیگنڈے سے متاثر ہوجاتی ہے اور شاندار قسم کے جلئے سے۔

آپ ہیں کون؟ ''انہوں نے تشویش سے بھرے انداز میں پوچھا۔

صوفی ہدہد بولے۔ ارے بھئی آپ نے انہیں پہچانا یہ تو دیوبند کی مانی ہوئی ہستی ہیں، یہ ہیں ابوالخیال فرضی بت کدوں میں اذان دینے والے۔

اچھا! آپ ہیں ابوالخیال فرضی، آپ کا تو بہت نام سنا ہے، کبھی کبھی ہم آپ کا اذان بت کدہ پڑھتے ہیں، آپ لکھتے خوب ہیں۔

اجی ان کے کیا کہنے۔ صوفی ہدہد نے مسکا لگایا، کہنے لگے میری بیوی ان کی تحریروں کی دیوانی تھی، ایک ایک مضمون کو کئی کئی بار پڑھتی تھی، پھر ایک ایک جملے پر کئی کئی بار ہنستی تھی، حد تو یہ ہے کہ ایک دن نماز پڑھتے ہوئے ہنس رہی تھی، جب اس نے سلام پھیر دیا تو میں نے کہا بھلی مانس تم نماز میں کیوں ہنس رہی تھیں۔

کہنے لگی، اذان بت کدہ کا ایک ڈائیلاگ یاد آ گیا تھا۔

اس طرح تو عورتوں کی نمازیں خراب ہورہی ہوں گی۔ ''مولوی تابڑتوڑ نے کہا''

اجی ان عورتوں کی نماز ہی کیا، نماز عشاء جلدی جلدی اس لئے ادا کرلیتی ہیں کہ ان بے چاریوں کو سیریل دیکھنے کی ذمہ داری بھی ادا کرنی پڑتی ہے۔

کچھ بھی ہو'' صوفی ہدہد'' بولے۔ عبادت کے معاملے میں عورتیں مردوں سے آگے ہیں، ہماری بیوی عشاء پڑھے بغیر نہیں سوتی تھی، ہم تو اکثر سوجاتے ہیں۔

کیا مطلب؟ میں نے حیرت کا اظہار کیا، آپ کیسے پیر ہیں؟ آپ عشاء کے بغیر ہی سوجاتے ہیں۔

ارے بھئی۔ پیری مریدی سے نماز کا کیا تعلق؟ انہوں نے عجیب سے انداز سے کہا۔ نماز اپنی جگہ ہے اور پیری مریدی اپنی جگہ۔

آپ کی کیا رائے ہے؟ میں نے مولوی تابڑتوڑ سے پوچھا۔

ارے بھئی سب چلتا ہے۔

اس کا مطلب ہے کہ آپ بھی.........؟

جلسوں میں اور تقریروں میں جب دیر ہوجاتی ہے تو پھر نماز چھوٹ جاتی ہے اور اکثر تو یاد ہی نہیں رہتا کہ نماز پڑھی ہے یا نہیں۔

واقعتاً آپ سب لوگ قابل رشک ہے، آپ ہی جیسے لوگوں پر یہ فقرہ فٹ ہوتا ہے۔

رند کے رند رہے اور ہاتھ سے جنت نہ گئی

صوفی تابڑتوڑ چائے کی پیالی حلق سے اُتارتے ہی چلتے بنے، میں آدھے گھنٹے کے بعد اُٹھا۔ رخصت کے وقت صوفی ہدہد نے فرمایا۔

فرضی صاحب آپ پھر بھی ناچیز کے بارے میں سوچ لینا اگر عافیت کے ساتھ کسی سے نکاح ہوجائے تو اس میں حرج ہی کیا ہے، نکاح تو ایک عبادت ہے۔ **تعاونوا علی البر والتقوی** کا خیال رکھتے ہوئے میری دستگیری کیجئے۔

میں نے جواب دیا، اگر آپ سدھر ہی جائیں تو بہتر ہے، لیکن میں اس لئے کوشش کروں گا، اگر آپ کا نکاح نہ ہوا تو آپ عشق سے باز نہیں آئیں گے۔ آپ کا عشق صوفیوں کی بدنامی کا باعث بن جائے گا، آپ اتنا تو کریں۔ چند ماہ صبر کریں، میں کسی اچھے مہورت اور اچھی عورت کی جستجو میں رہوں گا، اس کے بعد آپ کے ہاتھ پیر پیلے کروں گا۔ یہ سن کر وہ اس طرح شرمائے کہ کیا کوئی کنوارا شرمائے گا۔

دوستوں یہ ہیں اس دور کے اکابرین جنہیں دیکھ کر شیطان یاد آجاتا ہے۔ (یار زندہ صحبت باقی)

شہتوت ایک منفرد پھل

طب وصحت

حکیم محمد عثمان

اردو، پنجابی، سرائیکی اور ہندی میں اس پھل کو توت یا شہتوت اور عربی، فارسی اور سنسکرت میں توت اور انگریزی میں mulberry لاطینی میں مردوس انڈیکا کہتے ہیں۔ ہمارے ملک میں عام طور پر سفید اور کالے شہتوت ملتے ہیں۔ سیاہ شہتوت کی ایک قسم...... سب سے اعلیٰ مانی گئی ہے۔ اس کا رس میٹھا اور ٹپکتا رہتا ہے۔ میٹھے شہتوت کھانے سے طبعیت میں سکون آجاتا ہے، بے چینی، گھبراہٹ، چڑچڑا پن اور غصہ دور ہوجاتا ہے۔ صالح خون پیدا ہوتا ہے جگر اور تلی کی اصلاح ہوتی ہے۔ یہ بدن کو فربہ بناتا ہے اگر شہتوت زیادہ کھالئے جائیں تھوڑی سی شکنجبین پینے سے ان کے مضر اثرات دور ہو جائیں گے۔ کھٹے شہتوت کھانے سے طبیعت میں بھاری پن ہو تو شہد کھانے سے ٹھیک ہوجاتا ہے۔

سر میں درد رہتا ہو تو سات دن یہ ٹوٹکا آزمایئے۔ اکیس میٹھے شہتوت لے کر چینی کی تھال میں چڑھتے چاند رکھیے۔ رات کو تھالی آسمان کے نیچے رکھے اور صبح نہار منہ نماز کے بعد کھالیں آرام آئے گا۔

آجکل نوجوان لڑکے لڑکیاں دبلے پن کو پسند نہیں کرتے دوائیں کی تلاش میں رہتے ہیں۔ وہ شہتوت کے موسم میں روزانہ پھل کھا کر توانائی حاصل کریں۔ نزلہ زکام کہنے کو تو معمولی بیماری ہے مگر نزلہ جب حلق میں مستقل گرنے لگے تو بہت سی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس کے لئے ایک بہت آسان نسخہ ہے۔ پکے ہوئے سیاہ شہتوت ملا کر صبح وشام چاٹ لیں۔ پندرہ بیس دن میں نزلہ گرنا رک جائے گا۔ معدے اور آنتوں کی کمزوری ہو تو پیٹ میں مروڑ اٹھتے ہیں کھٹے ڈکار آنے لگتے ہیں۔ پھر دست لگ جاتے ہیں۔ اس کمزوری کے لئے شہتوت سیاہ گیارہ دانے صبح دوپہر شام بطور دوا کھانے سے آرام آجاتا ہے کمزوری دور ہوجاتی ہے۔

نزلہ زکام کہنے کو تو معمولی بیماری ہے مگر نزلہ جب حلق میں مستقل گرنے لگے تو بہت سی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس کے لئے ایک بہت آسان نسخہ ہے۔ پکے ہوئے سیاہ شہتوت ملا کر صبح وشام چاٹ لیں۔ پندرہ بیس دن میں نزلہ گرنا رک جائے گا

گرمی کے موسم میں کچھ لوگ موسم کی تمازت برداشت نہیں کرسکتے۔ ابکائیاں آکر دل متلانے کو کرتا ہے۔ قے نہیں آتی طبیعت بوجھل ہوجاتی ہے۔ ایسے میں شہتوت سیاہ کھانے سے طبیعت میں سکون حاصل ہوا ہے تازہ نہ ملیں تو سوکھے شہتوت ایک ایک گھنٹے کے وقفہ سے کھائیں آرام آئے گا۔

فلو ہوجائے تو شہتوت کے گیارہ عدد پتے ایک گلاس پانی میں خوب جوش دے کر اس میں ایک چمچہ عناب کا شربت ملا کر پئیں فائدہ ہوگا۔ اسی طرح گلے میں درد ہو تو شہتوت کی نرم نرم کونپلیں دھو کر منہ میں رکھ کر چبانے سے منہ کے چھالے ٹھیک ہوجاتے ہیں۔

گلے میں خراش یا غدود بڑھ جائیں یا ان میں درد محسوس ہو تو شربت توت سیاہ نیم گرم کرکے دن میں تین بار ایک ایک بڑا چمچ پینے سے فوری افاقہ ہوتا ہے۔

ایک ایسے خاندان کی ہولناک سچی داستان جو جنات کی انتقامی کارروائی کا شکار ہو گیا

خوفناک حویلی

اس داستان کا ایک ایک حرف پڑھیے، دوران مطالعہ آپ ڈریں گے بھی، روئیں گے بھی، خوف ودہشت سے لرزیں گے بھی، لیکن آپ کی دلچسپی داستان ختم ہونے تک برقرار رہے گی



قسط نمبر ۱۴

از قلم: رابعہ بانو شیریں

وہ بلی جو ہم سب کو کمرے کے صدر دروازے میں کھڑی نظر آئی تھی حد سے زیادہ ہیبت ناک تھی۔ وہ بالکل سفید تھی اور منہ اس کا کالا تھا اور اس کی آنکھیں اف میرے خدا۔ آج بھی جب ان آنکھوں کا تصور مجھے آجاتا ہے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اس کی آنکھیں اس قدر خوف ناک تھیں کہ اس کے بعد پھر کبھی آج تک میں نے ایسی آنکھیں نہیں دیکھیں۔ گہری نیلے رنگ کی آنکھیں تھیں۔ اور ان آنکھوں میں خوف، غصہ، جذبۂ انتقام اور نہ جانے کیا کیا مجھے نظر آیا تھا اور ایک مجھے ہی کیا گھر کے ہر فرد نے اس کی آنکھیں دیکھ کر جھرجھری لی تھی اور صرف یہی نہیں بلکہ پھر یہ بھی ہوا تھا کہ اس بلی کا جسم آہستہ آہستہ بڑھنا شرع ہوا اور وہ تقریباً گدھے کے برابر موٹی اور اونچی ہو گئی تھی۔ ذرا تصور کیجئے کہ اس وقت ہم سب کے اوپر کیا گزری ہوگی۔ ہمیں یقین ہو گیا تھا کہ آج گھر کے ہر فرد کی موت واقع ہو جائے گی اور یہ ڈائن جو بلی کی صورت میں نمودار ہوتی تھی یہ ہم سب کو اپنا نوالہ بنالے گی۔ اس بلی کو دیکھنے کی تاب کسی کو نہ تھی۔ نانی اماں نے اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں۔ یوسف اور یونس اس طرح کانپ رہے تھے جس طرح شدید جاڑوں میں ننگے بدن میں کوئی کانپتا ہے۔ وہ بری طرح رو بھی رہے تھے اور انہوں نے روتے ہوئے اپنے اوپر چادر تان لی تھی ـــــ ماما زبیر کا چہرہ بھی فق تھا لیکن ان کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ وہ بھی اگرچہ دہشت زدہ تھے لیکن وہ برابر اس خطرناک بلی کو دیکھ رہے تھے۔ جو دیکھنے میں اس وقت بلی ہی تھی لیکن شیر سے بھی بڑی ہو گئی تھی، خالو لیسین جو بے حد بہادر بھی تھے اور جنات وغیرہ کے بھی قائل نہیں رہے تھے۔ انہیں بھی پسینہ آرہا تھا۔ انہوں نے اب پوری طرح ان باتوں کو مان لیا تھا اور یقین کر لیا تھا کہ اس دنیا میں اللہ نے ایسی مخلوق بھی پیدا کی ہے جو ہمیں نظر نہیں آتی۔ لیکن اس کا اپنا ایک وجود ہے اور اس کی اپنی ایک طاقت ہے اور اسی وقت اچانک بلی نے دانت نکال کر ہنسنا شروع کیا۔ بلی کو اس سے پہلے میں نے اپنی زندگی میں روتے ہوئے تو دیکھا تھا لیکن میں نے کبھی کسی بلی کو ہنستے ہوئے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ یہ پہلا اتفاق تھا بلکہ یہ اتفاق پہلا ہی نہیں آخری بھی تھا۔ میں نے اس کے بعد آج تک پھر کبھی بلی کو ہنستے ہوئے نہیں دیکھا اور صرف یہی نہیں کہ اس بلی کے دانت نظر آرہے تھے بلکہ وہ آواز ـــــ اور بھیانک آواز کے ساتھ ہنس رہی تھی اور پھر اس سے بھی زیادہ لرزا دینے والی بات سامنے آئی۔ اُس بلی نے انسانی آواز میں بولنا شروع کیا۔ یہ حویلی ہمارے لئے موت کا پیغام تھی، اس جگہ ایک کنواں تھا، آس پاس تیرہ قبریں تھیں ـــــ ایک املی کا درخت تھا۔ اصغر نام کے ایک شخص نے اس جگہ کو جو ہمارا باڑہ تھا اور جہاں ہمارے خاندان اور کنبے کے ایک سو سے زائد لوگ آباد تھے۔ ایک سو اسی روپے میں ایک شخص کو فروخت کر دیا اور اس شخص نے انتہائی بے دردی کے ساتھ ہمارے باڑے کو تہس نہس کر کے اور ہمارے ساتھیوں اور رشتے داروں کا قتل عام کر کے اس حویلی کی تعمیر شروع کرائی ـــــ اصغر کی بیوی کو اور اس کی ایک بیٹی کو ہمارے آدمی اٹھا کر لے گئے تھے۔ اصغر کو ہم نے کتے کی موت مارا۔ اس کی لاش کو قبر بھی نصیب نہ ہو سکی ـــــ اس کی لاش کتے کھا گئے اور اس کا ڈھانچہ ـــــ ذرا برابر والے دروازے میں دیکھو۔

اُف میرے مولیٰ ـــــ آج بھی یہ دردناک داستان دہراتے ہوئے مجھے وحشت ہو رہی ہے اور ایسا لگ رہا ہے جیسے سب کچھ کل کی بات ہو۔ کیسی کیسی مصیبتیں میری ننھی سی جان نے برداشت کی تھیں

—— ''طلسماتی دنیا'' کے مدیر اگر مجھے سہارا نہ دیتے تو نہ جانے کیا کیا مجھ پر گزرتی۔ آج سب کچھ لٹا کر مجھے کسی قدر سکون سا ملا ہے لیکن میری ہر وقت کی دعا یہ ہے کہ اللہ خالہ نجمہ کا پردہ ڈھانپ لے تا کہ میں بھی کسی طرح جانب عدم روانہ ہو جاؤں کیوں کہ اب زندگی میں باقی ہی کیا بچا ہے کہ جس کی وجہ سے اس دنیا میں رہا جائے۔

ہاں تو میں بتا رہی تھی کہ اُس منحوس قسم کی بلی نے کہا کہ برابر والے دروازے کی طرف دیکھو۔ ایک دم سب کی نظر برابر والے دروازے کی طرف اٹھ گئیں۔ وہاں ایک انسانی ڈھانچہ لہرا رہا تھا۔

اس ڈھانچے کو دیکھ کر میری بھی چیخ نکل گئی تھی —— بلی نے پھر بولنا شروع کیا۔

یہ ہے اُس بدنصیب اصغر کا ڈھانچہ جس نے ہمیں برباد کیا تھا —— ہم نے اس کے ڈھانچے کو آج تک سنبھال کر رکھا ہے۔ انسانوں کی عبرت کے لئے اور اس کا ایک بیٹا آج بھی موتی مسجد میں اپاہج پڑا ہوا ہے۔ اُس سے جا کر پوچھو ہم نے اس کی تواضع کس طرح کی تھی۔

اسی وقت پوری حویلی میں بھیانک قسم کے قہقہے گونجنے شروع ہوئے تھے ایسا لگ رہا تھا جیسے ہزاروں انسان ایک ساتھ ہنس رہے ہوں۔ ان قہقہوں میں وحشت تھی —— خوف تھا —— دل آزاری تھی۔ ان وحشت ناک آوازوں کو سن کر ہم سب ایک دوسرے سے چمٹ گئے —— اور بچے بری طرح رونے لگے۔ اس رات ہمارے سروں پر موت منڈلا رہی تھی۔ ہمیں یقین تھا کہ آج کی رات ہم سب ختم کر دیئے جائیں گے اور میں تو اپنے اللہ سے یہی دعا کر رہی تھی کہ بس یہ آفت آخری آفت ہو اور آج ہم سب کا قصہ ہی تمام ہو جائے تا کہ ہمیں اس دردناک زندگی جو موت سے بھی بدتر بن چکی تھی نجات حاصل ہو جائے۔

زندگی جب حد سے زیادہ دکھ دینے لگتی ہے تو انسان کو موت سے پیار ہو جاتا ہے۔ موت اسے اچھی لگنے لگتی ہے اور وہ موت کا انتظار کچھ اس طرح کرنے لگتا ہے جیسے خزاں رسیدہ لوگ بہاروں کا انتظار کرتے ہیں۔ ہمارے ہرے بھرے چمن کو تو زندگی ہی نے تباہ کیا تھا اس لئے ہم سب موت ہی کو فصلِ بہار سمجھ کر اس کے منتظر تھے۔ بالخصوص میں تو ہر وقت ہی یہ دعا کیا کرتی تھی کہ ہم سب لقمۂ اجل بن جائیں اور اس زندگی سے چھٹکارا پالیں جس کے پاس ہمارے لئے دکھوں کے سوا اور کچھ نہیں تھا۔ دکھ اور درد بھی انسان برداشت کر لیتا ہے لیکن یہ آئے دن کی آفتیں اور تماشے تو ہمارے لئے ایک عذاب بن کر رہ گئے تھے۔

چند دردناک قہقہوں کے بعد بلی نے پھر بولنا شروع کیا۔

اب اس حویلی کو چھوڑنے سے کیا ہوگا —— ہم تمہیں نہیں چھوڑیں گے۔ ہمارے سو مرے تھے ہم بھی گن گن کر سو ماریں گے۔ ہم نے خط لکھا تھا کہ اس حویلی کو مت خریدو۔ تم نے اسے مذاق سمجھا اور ہماری بات کا یقین نہیں کیا۔ اب اپنی اپنی باری کا انتظار کرو —— تم سب مرو گے اور اسی حویلی میں مرو گے۔ قسم سلیمان علیہ السلام کی۔ اس کے بعد وہ بلی غائب ہوگئی —— رات کے چار بجے تھے۔ مارے خوف کے ہمارے حلق خشک ہو گئے تھے —— خالو یٰسین خود کو مجرم سمجھ رہے تھے۔ اُن کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں —— خالہ نجمہ کو بھی اس عرصے میں ہوش آ چکا تھا۔ مگر وہ مسلسل روتے چلی جا رہی تھیں۔ بچے تو ایسے ہو گئے تھے جیسے کوئی مردہ پڑا ہوا ہو۔ بالکل چپ —— نڈھال —— ماما زبیر کی شوخ طبیعت اداسیوں کا کفن پہن چکی تھی۔ اُن کا گلاب جیسا چہرہ گیندے کے پھول کی طرح زرد ہو گیا تھا۔

نانی اماں اکثر کہا کرتی تھیں —— بس اے اللہ اب تو میرا پردہ ڈھک دے۔ مجھ سے یہ سب کچھ نہیں دیکھا جاتا۔ اس حادثے کے بعد بچے تو بالآخر سو ہی گئے تھے لیکن بڑوں کو بالکل نیند نہیں آئی —— نیند کیا آتی۔ دماغ تو پھوڑا ہو چکے تھے اور دل اس طرح دھڑک رہے تھے جیسے سمندر میں طوفان۔

خالہ نجمہ نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا —— آخر ہم سب کا انجام کیا ہوگا ——؟

موت اور صرف موت —— ''خالو جان نے کہا۔''

چلو مر ہی جائیں تو بہتر ہے —— زندگانی کا سکون تو ختم ہی ہو گیا۔

گھر کی تمام خوشیاں پامال ہو چکی تھیں —— نہ جینے کی خواہش تھی نہ مسکرانے کا حوصلہ، چہروں پر مردنی تھی، اور سبھی کی آنکھوں سے خوف اور وحشت ٹپکتی تھی —— گھر کا ہر فرد یہ یقین کر چکا تھا کہ اب ان مصائب سے نجات حاصل کر لینا ممکن نہیں ہے، مرنا ہے اور اسی طرح تڑپ تڑپ کر مرنا ہے۔

اگلے دن پٹواری اصغر صاحب مع بیگم کے آئے اور جب انہیں ساری روداد سنائی تو ان کا چہرہ بھی اتر گیا۔ وہ بولے۔

یٰسین میاں! ـــــ میرا مشورہ ہے کہ تم حویلی کے پیسے بنانے کی فکر چھوڑ دو۔ تم اگر اپنی اور اپنے بچوں کی زندگی چاہتے ہو تو اس حویلی کو یوں ہی چھوڑ کر چلے جاؤ۔ اتنے مجبور بھی نہیں ہو کہ ایک جھونپڑی بھی نہ خرید سکو ـــــ خدا خیر کرے اگر یہی حال رہا تو پھر یہاں کیا بچے گا ـــــ ایک ایک کر کے سب جنات کا نوالہ بن جائیں گے۔

ہاں ـــــ سوچتا تو میں بھی اب یہی ہوں۔

اسی وقت میری نظر پٹواری اصغر کی طرف اٹھی۔ وہ بری طرح کانپ رہے تھے، جیسے انہیں سردی چڑھ رہی ہو ـــ اور پھر اسی وقت باتھ رم سے پٹواری اصغر حسین کی بیگم کی چیخ سنائی دی، گھر کے کچھ لوگ ادھر بھاگے، ادھر پٹواری اصغر بے ہوش ہو چکے تھے۔ ہم سب محو حیرت تھے کہ پٹوای اصغر حسین کو کیا چیز دکھائی دی تھی جسے دیکھ کر وہ لرزہ براندام ہو گئے تھے اور پھر خوف و دہشت کی وجہ سے وہ اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھے۔

ایک شخص: تم کون ہو، کیا کرتے ہو؟

دوسرا شخص: میں وہ ہوں جس سے اچھے اچھے معافی مانگتے ہیں۔

پہلا شخص: میں سمجھا نہیں۔

دوسرا شخص: میں بھکاری ہوں، سب یہی کہتے ہیں کہ بھائی معاف کردو۔

آخر طلاق کیوں؟

گھر" وہی اچھے، جو ہنستے، بستے ہوں۔ روزانہ کی چیخ وپکار زندگی کو اجیرن بنادیتی ہے۔ وہ مرد بہت ہی بزدل ہیں۔ جو اپنی بیویوں پر ہاتھ اٹھاتے ہیں۔ اور وہ بیویاں انتہائی گھٹیا اور کمینی کہلانے کی مستحق ہیں جو شوہروں کو سکون نہیں دیتیں سگھڑ قسم کی بیویاں کم آمدنی میں بھی گھر کو چلا کر رشک جنت بنادیتی ہیں جبکہ پھوہڑ کی قسم کی بیویاں معقول آمدنی کے باوجود شوہر کو قرض کی بھینٹ چڑھا کر گھر کو جہنم کا ایندھن بنا دیتی ہیں۔ جبکہ اکثر یہی ٹیلی فون آتے ہیں کہ۔ ہم ایک دوسرے سے تنگ ہیں کوئی سبیل بتایئے تاکہ جان چھڑائی جاسکے۔ ہمارا مشن، مقصد، جذبہ طرفین میں محبت ڈال کر گھر بسانا ہے نفاق سے گھر تباہ کرنا نہیں۔

میاں بیوی گاڑی کے دو پہیے ہیں۔ جنہیں ایک سمت برابر وزن لیکر چلنا پڑتا ہے۔ اولاد اس گاڑی کے سوار ہیں۔ اگر پہیہ کہیں چھوٹا ہو یا ناہموار ہو۔ تو لڑھک جاتا ہے۔ اور اولاد بے سمت کھڈے میں گر جاتی ہے اور ساتھ ہی گاڑی بھی ٹوٹ جاتی ہے۔ اس لئے فریقین کو ایک دوسرے کا احترام کرکے سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اختلاف رائے اُمت میں خیر کثیر کی پیش گوئی ہے۔ اختلاف رائے جمہوریت کا حسن ہے۔ تو اختلاف رائے گھر کے لئے کیوں تباہ کن ہے۔

وہ مرد مرد کہلانے کے مستحق نہیں۔ جو عورتوں پر تیزاب پھینک کر۔ آگ لگا کر اعضا کاٹ کر اذیتیں دیتے ہیں۔ اسی طرح وہ عورتیں، عورتیں کہلانے کا استحقاق نہیں رکھتیں جو مرد کو شریک حیات نہ سمجھیں۔ بے جا الزامات لگا کر بدنام کرنے کی کوشش کریں تحقیق اور جستجو کے بعد اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ سمدھیوں کا اختلاف کسی تیسرے فرد کا دخل ہی اس گناہ کا سزاوار بنتا ہے۔ اگر صبر وتحمل برداشت کو بروئے کار لایا جائے تو بیوی زندگی کے لئے چراغ بن کر گھرے اندھیروں سے نجات دلاتا سکتی ہے۔ اور طلاق کی نوبت سے بچا سکتی ہے بقول بزرگان ایک چپ، سو سکھ، آج کل لوگ بولتے زیادہ ہیں اس لئے سکھ کم ملتے ہیں۔ دکھوں سے انسان پریشان ہو کر ناامیدی کی طرف چل کر خودکشی کا عزم کر بیٹھتا ہے جو اس کی پست ہمتی کا واضح ثبوت ہے۔ عدالتیں ایسے مقدمے لئے بیٹھی ہیں۔ مصالحتی کمیٹیاں ایسی درخواستوں کی شنوائی کرتی ہیں۔

آج میں اپنا سینہ چیر کر قائین اور ناظرین کے لئے طریقہ لکھ رہا ہوں۔ اگر آپ نے من وعن محنت کی تو کامیابی۔ آپ کے دامن میں پکے ہوئے پھل کی مانند گرے گی اور آپ خود کہنے پر مجبور ہونگے کہ قرآنی آیت بجائے خود ایک معجزہ ہیں۔

بروز اتوار بعد سورج نکلنے یعنی ساعت اوّل نحوست سے پاک ہو یا زہرہ زحل کی تسدیس، تثلیث، قران ہو۔ دو نقوش لکھیں ایک سائل خود رکھے، دوسرا کسی پھل دار درخت یا کسی روشندان وغیرہ میں لٹکادے اور آیت کریمہ وکفٰی باللہ شہیدا محمد رسول اللہ ۲۰۸ مرتبہ پڑھ کر گلے والے نقش پر دم کرکے پہن لے۔ اور وقت مقررہ کا انتظار کرے زوجین انشاءاللہ مل کر رہیں گے۔

(۱) نام سائلہ صفیہ بانو بنت جویریہ بتول اعداد ۹۱۶

(۲) مقصد طلاق نہ ہو اعداد ۲۰۶

(۳) نام مطلوب، مسئول حسن حیدر بن دعا زہرا اعداد ۶۲۸

(۴) آیت کے اعداد ۹۵۸

صفیہ بانو بنت جویریہ بتول	طلاق نہ ہو	حسن حیدر بن دعا زہرا	وکفی باللہ شہیدا محمد رسول اللہ
۶۲۹	۹۵۷	۹۱۷	۲۰۵
۹۵۶	۶۲۶	۲۰۸	۹۱۸
۲۰۷	۹۱۹	۹۵۵	۶۲۷

وکفی باللہ شہیداً محمد رسول اللہ

حصار واللہ غالب علی امرہ بنائیں لکھتے وقت باوضو ہوں، سنہری یا سیاہ رنگ کا کپڑا سر پر رکھیں۔ عود یا زعفران کا بخور سلگائیں۔

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

قسط نمبر: ۱۲۹

اس عورت کے اس انکشاف پر وہ سارے مسلح جوان منہ سے کچھ کہے بغیر بو سونگھنے والے شکاری کتوں کی طرح جوتوں کے نشانات کو دیکھتے ہوئے آگے بڑھنے لگے جب ان نشانات کا تعاقب کرتے ہوئے یہ لوگ مکان کے پچھواڑے کے دروازے پر آپہنچے تو ان میں سے ایک نے پوچھا۔ ''اے خاتون کیا تمہارا مطلب یہ ہے کہ وہ تمہارے سامنے والے دروازے سے داخل ہوئے، تم سے پناہ طلب کی اور جب تم نے پناہ دینے سے انکار کر دیا تو وہ اس پچھواڑے کے دروازے سے بھاگ گئے؟''

اس عورت نے لمبا سانس لیتے ہوئے کہا۔ ''ہاں میں یہی کہنا چاہتی تھی کہ وہ ایک دروازے سے داخل ہونے کے بعد دوسرے دروازے سے بھاگ گئے۔''

اس بار ان کے ایک ساتھی نے نرم لہجے اور معذرت طلب انداز میں کہا۔ ''اے خاتون! ہم تمہیں زحمت دینے پر معذرت خواہ ہیں اور ہم تمہارے شکر گزار بھی ہیں کہ تم نے ہماری صحیح رہنمائی کر دی ہے، اب وہ کسی صورت ہم سے بچ کر بھاگ نہیں سکتے، ہم انہیں کہیں نہ کہیں جا ہی لیں گے اور انہیں اپنی کوئی اہم خبر داؤد علیہ السلام تک نہ پہنچانے دیں گے۔''

پھر وہ مسلح جوان وہاں سے چلے گئے، وہ عورت کچھ دیر اپنے پچھواڑے کے دروازے پر کھڑی انہیں جاتے ہوئے دیکھتی رہی، جب وہ سب اس کی نگاہوں سے اوجھل ہو گئے تو اس نے اپنے گھر کا دروازہ بند کر لیا، پھر وہ کنوئیں کے پاس آئی اور کنوئیں کے اندر منہ لے جاتے ہوئے اس نے کہا۔ ''اے داؤد علیہ السلام کے آدمیو! مطمئن اور پرسکون رہو، بڑا خطرہ ٹل گیا ہے، لیکن وہ لوگ جو تمہارا تعاقب کر رہے تھے ابھی تک بستی میں ہی ہیں، لہٰذا تم دونوں کچھ دیر اور اسی کنوئیں کے اندر پڑے رہو۔''

کنوئیں میں اترے ان دونوں جوانوں نے کوئی جواب نہ دیا جب کہ وہ عورت پھر پہلے کی طرح اپنا سوت کاتنے لگی۔

تھوڑی دیر بعد اس عورت کا شوہر گھر میں داخل ہوا اور اس عورت نے تفصیل کے ساتھ ان دونوں جوانوں کو اپنے صحن کے اندر کنوئیں میں پناہ دینے، ابی سلوم کے مسلح جوانوں کے آنے اور انہیں ٹال دینے کے واقعات سنا ڈالے۔ اس شخص نے اپنی بیوی کی دانش مندی کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔ ''تم نے بڑی ہوشیاری اور فراست سے کام لیتے ہوئے داؤد علیہ السلام کے ان دونوں ساتھیوں کو پناہ دی ہے اور ایسا کر کے تم نے ایک اچھا کام انجام دیا ہے، تم آرام سے گھر میں بیٹھی رہو اور ہاں سنو، شام ہونے والی ہے، اپنے لئے اور ان دو مہمانوں کے لئے بھی کھانا تیار کرو، میں بستی میں جاتا ہوں، ابی سلوم کے آدمی ابھی یہیں ہیں، جب وہ یہاں سے چلے جائیں گے تو پھر میں گھر آؤں گا اور ان دونوں کو کھانا کھلا کر اور زادِ راہ دے کر یہاں سے رخصت کر دیں گے۔''

پھر وہ شخص وہاں سے چلا گیا، اس عورت نے چرخہ اور سوت سمیٹ کر ایک طرف رکھ دیا اور مطبخ میں جا کر کھانا تیار کرنے میں لگ گئی۔

کافی دیر بعد وہ شخص اپنے گھر لوٹا، اس وقت تک رات گہری ہو گئی تھی اور اس کی بیوی بڑی بے چینی سے اس کی منتظر تھی، جب وہ شخص اپنی بیوی کے پاس آیا تو اس عورت نے اس کے چہرے کے تاثرات سے اندازہ کر لیا کہ معاملہ درست ہی ہے، لہٰذا مطمئن انداز میں اس نے اپنے شوہر کو مخاطب کر کے پوچھا۔ ''تم ابی سلوم کے محافظوں سے متعلق کیا خبر لے کر آئے ہو؟''

اس کے شوہر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''مجھے آنے میں تاخیر ہو گئی، دراصل وہ کافی دیر تک بستی میں گھوم پھر کر ان دونوں جوانوں کو تلاش کرتے رہے ہیں اور کچھ اور لوگ بھی ان کے ساتھ ساتھ تھے تاکہ اس کام میں ان کی مدد کریں، میں تو بہرحال اس انتظار میں ان کے ساتھ تھا کہ وہ کب بستی سے روانہ ہوتے ہیں، اب ابی سلوم کے دو مسلح جوان یہاں سے جا چکے ہیں، آؤ داؤد علیہ السلام کے ان دونوں ساتھیوں کو

یہاں سے نکالیں اور انہیں زادِ راہ دے کر باعزت طور پر یہاں سے رخصت کردیں۔"

اپنے شوہر کی اس گفتگو سے وہ عورت خوش ہوگئی اور بھاگ کر اپنے گھر کے ایک کمرے سے رسہ نکال لائی، پھر دونوں میاں بیوی کنوئیں کی طرف بڑھے۔

پہلے انہوں نے کنوئیں کے منہ پر سے اناج سمیت چارپائی ہٹائی پھر رسے کا ایک سرا انہوں نے کنوئیں سے باہر ایک لکڑی کے کھونٹے کے ساتھ باندھ دیا اور رسے کا دوسرا سرا کنوئیں کے اندر لٹکاتے ہوئے اس نے کنوئیں کے اندر منہ لے جا کر کہا۔"اے داؤد علیہ السلام کے دونوں ساتھیوں! میں نے رسہ کنوئیں میں لٹکا دیا ہے اس کے ذریعہ تم دونوں باہر نکل آؤ اور سنو! میرا میاں بھی لوٹ آیا ہے، اسے میں نے سارے حالات بتادیے ہیں، وہ بھی تمہارا معاون و مددگار ہے، اب تم باہر آجاؤ، کوئی خطرہ نہیں ہے۔ میرا شوہر ابھی ابھی لوٹا ہے، وہ ابی سلوم کے آدمیوں کو دیکھنے گیا تھا، ابی سلوم کے مسلح جوان یہاں سے جاچکے ہیں، لہٰذا تم دونوں رات کی تاریکی میں کسی خطرے اور دشواری کے بغیر داؤدؑ کی طرف کوچ کرسکتے ہو۔"

ان دونوں میں سے ایک نے پوچھا۔"ہم دونوں تمہارے صدر دروازے سے باہر نکلیں یا پچھواڑے والے دروازے سے؟"

مرد نے ملائمت اور نرمی سے کہا۔"تم لوگ صدر دروازے سے نکلو یہ راستہ جلد ہی تمہیں بستی سے باہر پہنچادے گا اور ہاں تھوڑی دیر رکو۔"

پھر اس مرد نے اپنی بیوی کو مخاطب کرکے کہا۔"ان دونوں کا زادِ راہ تو لے آؤ۔"

وہ عورت بھاگی بھاگی گئی اور گٹھڑی اٹھالائی۔

اس عورت سے وہ گٹھڑی اس کے شوہر نے لے لی، پھر ان دونوں میں سے ایک کو وہ گٹھڑی تھماتے ہوئے کہا۔"اس گٹھڑی میں تم دونوں کے لئے زادِ راہ ہے، اس بستی سے نکلنے کے بعد کسی محفوظ جگہ بیٹھ کر کھانا کھالینا اور پھر اپنی منزل کی طرف روانہ ہوجانا۔"

ان دونوں نے پہلے ان میاں بیوی کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا، پھر اس مرد کے ساتھ انہوں نے پرجوش مصافحہ کیا، اس کے بعد وہ صدر دروازے سے باہر نکلتے ہوئے اس بستی سے کوچ کرگئے۔

☆☆☆☆☆☆

وہ دونوں جوان افتاں وخیزاں دشت کے اس گھاٹ پر پہنچے جہاں داؤد علیہ السلام اپنے ساتھیوں کے ساتھ پڑاؤ کیے ہوئے تھے، جب داؤد علیہ السلام کو خبر ہوئی کہ کاہن صدوق اور ابیاتر کے بیٹے ان کے لئے کوئی اہم خبر لے کر آئے ہیں تو انہوں نے فوراً ان دونوں کو اپنے خیمے میں بلالیا۔ پہلے ان دونوں کی خوب آؤ بھگت اور خاطر تواضع کی، اس کے بعد ان دونوں کو مخاطب کرکے پوچھا۔"تم دونوں میرے لئے کیا خبر لے کر آئے ہو؟"

اس پر یونتن بولا۔"اے آقا، ہمیں سردار حوصی نے یہ پیغام دے کر بھیجا ہے کہ اسرائیل کے جن قبائل سے اس وقت ابی سلوم کے لشکر میں لوگ شامل نہیں ہیں، ان قبائل سے بھی لوگوں کو لشکر میں شامل کرکے آپ پر چڑھائی کردی جائے اور جب آپ جنگ میں مارے جائیں تو کسی کو ابی سلوم کے خلاف آواز اٹھانے کا موقع نہ ملے، کیوں کہ جب سارے ہی اسرائیلی قبائل کے لوگ آپ کے خلاف اس کے لشکر میں شامل ہوں گے تو پھر کوئی آپ کی مرگ پر اعتراض نہ کرے گا، لہٰذا حوصی نے ہمیں آپ کے نام یہ پیغام دے کر بھیجا ہے کہ آپ فوراً دشت کے اس گھاٹ سے کوچ کرکے کسی اور اس سے بہتر جگہ کی طرف کوچ کرجائیں۔"

داؤد علیہ السلام نے شفقت سے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔"تم دونوں کا شکریہ کہ حوصی کا پیغام تم دونوں نے مجھ تک پہنچایا آج کی رات تم لوگ یہاں آرام کرو اور کل صبح ہی صبح تم دونوں یروشلم کی طرف روانہ ہوجانا، جب کہ میں بھی یہاں سے کوچ کروں گا اور دریائے بردن کو پار کرکے محنایم شہر میں پڑاؤ کروں گا۔"

اس کے بعد داؤد علیہ السلام کے حکم پر کچھ مسلح جوان ان دونوں کو اپنے ساتھ لے گئے تاکہ ان دونوں کے آرام کا بندوبست کرسکیں۔"

اس دوران یروشلم میں بھی ایک بہت بڑا حادثہ رونما ہوگیا۔ ابی سلوم کا ہردلعزیز سردار اخیتفل جس نے ابی سلوم کو مشورہ دیا تھا کہ فوراً داؤدؑ اور ان کے ساتھیوں کا تعاقب کرکے ان کا خاتمہ کردیا جائے اور جب ابی سلوم نے اس کے مشورے کو رد کرکے سردار حوصی کے مشورے کو قابل خیال کیا تو ابی سلوم کے اس فیصلے اور سلوک سے اخیتفل دلبرداشتہ اور بددل ہوگیا، پس ابی سلوم کے پاس سے اٹھ کر وہ اپنے گھر گیا اور وہاں اس نے اپنے آپ کو مصلوب کرکے اپنا خاتمہ کرلیا، اس طرح ابی سلوم اپنے ایک مخلص سردار سے محروم ہوگیا۔

☆☆☆☆☆☆

دوسرے روز کاہن صدوق اور ابیاتر کے بیٹے تو داؤد علیہ السلام کے پاس سے یروشلم کی طرف کوچ کر گئے، جب کہ داؤدؑ بھی وہاں سے روانہ ہوگئے اور دریائے برون کو پار کرنے کے بعد آپ محنایم شہر کے پاس اترے، اس شہر کے لوگوں کو جب خبر ہوئی تو بڑے والہانہ انداز میں وہ داؤد علیہ السلام کے استقبال کو نکلے اور بڑی عزت وتکریم کے ساتھ انہیں شہر میں لے گئے اور اب محنایم شہر میں آپ کی حیثیت ایک حاکم اعلیٰ کی سی ہوگئی تھی، جب آس پاس کے شہروں اور قبائل کو خبر ہوئی کہ ابی سلوم کی بغاوت اور سرکشی کے باعث داؤد علیہ السلام یروشلم سے نکل کر محنایم شہر میں پناہ لینے پر مجبور ہوئے ہیں تو لوگ طوفانی انداز میں جوق در جوق ان کی طرف لپکے اور ان کے لشکر میں شامل ہونا شروع ہوگئے۔ اس طرح چند ہی دنوں میں داؤد علیہ السلام کے پاس ایک جرار لشکر تیار ہوگیا، اب داؤد علیہ السلام نے دور دور تک اپنے ناظر پھیلا دیئے تاکہ ابی سلوم اور اس کے لشکر کی نقل وحرکت سے متعلق بروقت اطلاعات ملتی رہیں۔

چند یوم تک ابی سلوم نے بھی بنی اسرائیل کے سارے قبائل پر مشتمل ایک ہزار لشکر تیار کرلیا اور پھر اس لشکر کے ساتھ اس نے داؤدؑ کی طرف کوچ کیا، کیوں کہ اسے یہ خبر ہوگئی تھی کہ دشت کے گھاٹ سے نکل کر دریائے برون کے اس پار داؤد علیہ السلام نے محنایم شہر میں پناہ لے رکھی تھی، داؤد علیہ السلام کو بھی اپنے ناظروں کے ذریعہ سے ابی سلوم کے کوچ کی اطلاع ہوگئی تھی، لہٰذا اپنے سارے لشکریوں کو انہوں نے محنایم شہر سے باہر جمع کیا، جب سارا لشکر شہر سے باہر جمع ہوگیا، تب یوناف کے ساتھ آپ ایک بلند چٹان پر بیٹھ گئے اور اپنے تین سرداروں یعنی موآب، ابیشے اور جاتی اتی کو طلب کیا، جب یہ تینوں سردار آپ کے پاس آئے تو آپ نے انہیں اپنے قریب بٹھایا اور پھر انہیں مخاطب کرکے کہا۔ ”اے میرے عزیزو! میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اپنے لشکر کو چار حصوں میں تقسیم کروں، ایک حصہ میرے اپنے پاس رہے اور یوناف میرے ساتھ ہو، جب کہ باقی کے تین حصے تم تینوں سرداروں کے پاس ہوں۔“

قبل اس کے کہ ان تینوں سرداروں میں سے کوئی بولتا، یوناف نے داؤد علیہ السلام کو مخاطب کیا۔ ”اے آقا! اگر آپ اجازت دیں تو میں کچھ کہوں؟“

داؤد علیہ السلام نے فراخدلی اور شفقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔ ”اے عزیز! بلا جھجک کہو، جو تم کہنا چاہتے ہو، تمہیں کچھ کہنے کے لئے مجھ سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے، میں جانتا ہوں، تم ایک مخلص ساتھی اور ہمدرد رفیق ہو اور تمہارا ہر مشورہ میری بہتری اور بھلائی ہی میں ہوگا۔“

داؤد علیہ السلام جب کہہ چکے تب یوناف بولا۔ ”اے آقا! میری خواہش ہے کہ آپ اس جنگ میں حصہ نہ لیں بلکہ آپ شہر کے پھاٹک کے اوپر والے برج میں کھڑے ہوکر اس جنگ کا نظارہ کریں، ہم ابی سلوم اور اس کے لشکر کا مقابلہ محنایم شہر سے باہر کھلے میدان میں کریں گے اور ہمیں امید ہے کہ ہم بفضل ربی اس جنگ میں ابی سلوم کو ہولناک اور ذلت آمیز شکست دیں گے اور ایک بار پھر آپ باعزت طور پر یروشلم شہر میں داخل ہوں گے۔“

یوناف کی اس تجویز پر موآب فوراً بول اٹھا ”اے آقا! یوناف ٹھیک کہتا ہے، آپ بذات خود لشکر میں شامل نہ ہوں، آپ کی ذات ہمارے لئے بڑی قیمتی ہے، لہٰذا آپ صدر دروازے کے برج میں کھڑے ہوکر اس جنگ کا نظارہ کریں اور میں مزید یہ بھی کہوں گا کہ لشکر کو صرف تین حصوں میں تقسیم کردیا جائے، ایک حصہ میرے پاس، دوسرا ابیشے کی سرکردگی میں اور تیسرا جاتی اتی کی کمانڈ میں ہو اور یوناف پورے لشکر کا سالار اعلیٰ مقرر کیا جائے، ہم تینوں اس کے تحت کام کریں گے، کیوں کہ ہمیں اس کی جنگی صلاحیتوں پر بھروسہ اور اعتماد ہے میرے حصے کا لشکر قلب کے طور پر وسط میں رہے، جب کہ ابیشے اور جاتی اتی کے عساکر دائیں بائیں میمنہ اور میسرہ کا کام دیں۔

اور اے آقا! یوناف کو میرے ساتھ قلب میں رکھا جائے اور قلب میں رہ کر ہی یہ سارے لشکر کے لئے ہدایات جاری کرے اور مجھے امید ہے کہ یوناف کی رہبری اور راہنمائی میں ابی سلوم کو ہم عبرت خیز شکست دینے میں کامیاب ہوجائیں گے۔“

موآب جب اپنی بات کہہ چکا تو دوسرے سردار ابیشے اور جاتی اتی نے اس کی بھرپور تائید کی، اس پر داؤد علیہ السلام نے کچھ سوچا پھر یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ”اے رفیق مہربان! تیرا اس بارے میں کیا خیال ہے؟“

یوناف نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”اے آقا! یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ یہ تینوں سردار ایک لائحہ عمل پر متفق ہوگئے ہیں، لہٰذا جس طرح یہ کہتے ہیں آپ اسی طرح کریں اور مجھے امید ہے کہ ہم سب مل کر ابی سلوم کو شکست دینے میں ضرور کامیاب ہوجائیں گے۔“

اس گفتگو کے بعد داؤد علیہ السلام اُٹھ کھڑے ہوئے اور لشکر کی طرف بڑھے، یوناف، موآب، ابیشے اور جاتی اتی بھی اٹھ کران کے ساتھ ہولئے تھے۔ داؤد علیہ السلام نے سارے لشکر کو پہلے تین حصوں میں تقسیم کرنے کے بعد موآب، ابیشے اور جاتی اتی کے تحت کیا، پھر یوناف کو ان تینوں حصوں کا سالار اعلیٰ مقرر کیا گیا، پھر وہیں اسی میدان میں لشکر کے قیام کے لئے خیموں کا بندوبست کیا گیا۔ وافر مقدار میں وہاں خوراک اور ہتھیار مہیا کئے گئے اور اس کے بعد ابی سلوم اور اس کے لشکر کا انتظار کیا جانے لگا۔

☆☆☆☆☆☆☆

چند دن بعد ابی سلوم بھی اپنے لشکر کے ساتھ وہاں پہنچ گیا، ابی سلوم نے اپنے لشکر کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا اور ایک پرجوش اور طاقت ور جوان عماسا کو اپنے لشکر کا سالار اعلیٰ مقرر کیا، عماسا داؤد علیہ السلام کے جرنیل موآب کا خالہ زاد بھائی تھا، جب دونوں لشکر ایک دوسرے کے خلاف صف آراء ہوئے تو یہی عماسا دونوں لشکروں کے وسط میں آیا اور اپنی تلوار فضا میں بلند کرتے ہوئے اس نے بلند اور کھولتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''میں عماسا بن اترا اس ابی سلوم کے لشکر کا سالار اعلیٰ ہوں، تم میں کوئی ایسا ہے جو انفرادی مقابلے کے لئے میدان میں اتر کر میرا مقابلہ کرے اور میری ضرب برداشت کرنے کی جرأت کرے؟''

اس وقت یوناف اپنے قلب لشکر میں موآب کے پاس کھڑا ہوا تھا، جب عماسا نے میدان میں اتر کر مقابلے کے لئے للکارا تو موآب نے پریشانی کے عالم میں یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''اے یوناف! کیا آپ جانتے ہیں یہ میدان میں اُتر کر مقابلے کے لئے للکارنے والا کون جوان ہے؟''

یوناف نے حیرت سے موآب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''تم مجھے کچھ پریشان اور بکھرے بکھرے سے لگ رہے ہو، میدان میں اترنے والا یہ جوان خود ہی بتا چکا ہے کہ اس کا نام عماسا بن اترا ہے اور یہ کہ وہ ابی سلوم کے لشکر کا سالار اعلیٰ ہے، پھر اس سے متعلق کچھ جاننے کو اور کیا رہ جاتا ہے۔''

موآب نے پھر پریشان سی آواز میں کہا۔ ''یہ عماسا اس کے علاوہ بھی بہت کچھ ہے، اول یہ کہ وہ میرا خالہ زاد بھائی ہے، دوئم یہ کہ عماسا ایک انتہائی طاقت ور اور خونخوار نوجوان ہے اور بڑے بڑے شہ زوروں کو اپنے سامنے زیر کر لینے کا گر جانتا ہے، کاش یہ ابی سلوم کے لشکر میں شامل نہ ہوتا، مجھے اندیشہ ہے کہ یہ ہمارے فتح کو شکست میں بدل کر رکھ دے گا، انفرادی مقابلے میں اس عماسا سے ٹکرانا اور موت کے نوشتے کو پالینے کے مصداق ہے۔''

یوناف موآب کی اس گفتگو پر مسکرادیا، پھر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے تسلی دینے کے انداز میں کہا۔ ''اے موآب! تم خوامخواہ اس عماسا سے خوفزدہ ہو رہے ہو، کیا تم اس بنا پر اس کا سامنا نہیں کرنا چاہتے کہ وہ تمہارا خالہ زاد بھائی ہے؟''

موآب نے فوراً اپنے سر کو جھٹکتے ہوئے غضب آلود آواز میں کہا۔ ''آپ غلط سمجھے ہیں یوناف! بخدا میں اپنا تن من سب کچھ داؤد علیہ السلام کے لئے قربان کرسکتا ہوں، یہ بات بھی میرے لئے باعث اذیت ہے کہ میرا خالہ زاد عماسا، داؤدؑ کے خلاف اور ابی سلوم کے حق میں ہے۔ میرا اگر بس چلے تو میں اس عماسا کے ٹکڑے کرکے رکھ دوں، لیکن میں جانتا ہوں کہ وہ مجھ سے طاقت ور، زور آور اور بہتر تیغ زن ہے، لہٰذا میرا اس پر کوئی زور، کچھ بس نہیں چلتا، یہ عماسا، ایک خونخوار انسان ہے، یہ اپنے مقابل پر اندھے ریگستان کروٹیں لیتے طوفان اور آسیب کی طرح حملہ آور ہوتا ہے اور اس کی حالت قعر گمنامی، مایوسی وندامت اور شکست وریخت جیسی کرکے رکھ دیتا ہے۔ اے یوناف! عماسا سر پر موت بن کر کھیل جانے والا ایک ایسا طوفان ہے جس کے سامنے بند نہیں باندھا جاسکتا۔ عماسا ایک جانبازی اور فداکاری کا نام ہے، عماسا تہہ خانوں کی تاریکی ہے، جس کے اندر دم گھٹتا ہے۔ عماسا بڑھتی بپھرتی لہروں کا ایک شور ہے، جو سماعت کو زخم زخم اور بصارت کو گھاؤ گھاؤ کرکے رکھ دیتا ہے۔''

یوناف کے لبوں پر گہری مسکراہٹ نمودار ہوئی اور موآب کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے اس نے کہا۔ ''اے موآب تو نے عماسا کے متعلق ایسی گفتگو کرکے اس سے مقابلہ کرنے کے میرے شوق کو اور ہوا دیدی ہے، دیکھ میں عماسا کے مقابلے پر جاتا ہوں اور تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ میں عماسا کو مار مار کر اس کی حالت، تند حقارت کے سناٹے، دکھ کی دیمک لگے لمحوں اور سوکھے حلقوم جیسی کرکے رکھ دوں گا۔''

اس کے ساتھ ہی یوناف تلوار اور ڈھال سنبھال کر میدان میں اُترا، جب وہ عماسا کے سامنے گیا تو عماسا نے اپنے پورے غرور اور تفاخر میں یوناف کو مخاطب کرکے کہا۔ ''اے یوناف! میں تمہیں خوب جانتا

ہوں،شاید تم مجھے نہیں جانتے ہو؟"

یوناف نے بھی طنزیہ انداز میں کہا۔"اے عماسا! میں تمہیں خوب جانتا ہوں کہ تم موآب کے خالہ زاد اور ابی سلوم کے لشکر میں سالارِ اعلیٰ ہو اور پھر اے عماسا تم کوئی بھی ہو، مجھے اس سے کیا غرض، میں تو ہر اس وقت، ہر اس طاقت سے ٹکراؤں گا جو اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کی دل شکنی کا باعث بنے۔"

عماسا پھر بولا۔"اے یوناف! تو نے میرے مقابلے پر میدان میں اُتر کر سخت غلطی کی ہے تو ایک غیر اسرائیلی ہو اور ان سرزمینوں کے اندر ایک اجنبی کی سی حیثیت رکھتے ہو تم میرے ہاتھوں ناحق اور گمنامی سی موت مارے جاؤ گے جس کا مجھے بے حد دکھ اور صدمہ ہوگا۔ آج مجھے اس وقت ان لمحوں پر دکھ اور افسوس ہو رہا ہے، جب اپنے تیز حملوں سے میں تمہاری حالت کوچے کوچے ہانپتی اور دروازوں و چوکھٹوں پر سر پٹختی بے سمت و بے جہت ہواؤں جیسی کر کے رکھ دوں گا، لہٰذا میں تمہیں ہمدردانہ اور مخلصانہ مشورہ دیتا ہوں کہ تم میرے مقابلے سے دستبردار ہو کر واپس چلے جاؤ اور موآب، ابیشے یا جاتی اتی میں سے کسی کو بھیجو کہ وہ میرے ساتھ مقابلہ کرنے کے لئے میدان میں اُترے۔"

عماسا کی اس گفتگو پر یوناف کی حالت غصے میں شریانوں کے اندر کھولتے لہو اور بحر کی اٹھتی لہروں کی مستی جیسی ہو کر رہ گئی تھی، اس کا چہرہ تپ کر تانبا ہو گیا تھا اور اس پر ہول انگیزی اور نفرت کا گھپ اندھیرا رقص کرنے لگا تھا، پھر یوناف نے اپنی آواز میں نفرت کا بھرپور زہر اور بے کنار غضب و غصہ کھولتے ہوئے کہا۔"اے عماسا! تیری ساری گفتگو بے بنیاد تکبر اور ہٹ دھرمی سے بھرپور ہے، دیکھ میں تیرے مقابلے میں دستبردار ہو کر واپس کیوں جاؤں گا، میں تو میدان میں اترا ہی اس لئے ہوں کہ تیرے سارے آہنی عزم و استقلال کو نالہ و شیون بنا دوں، تیری بے چین بھوری آنکھوں کے اندر دکھ اور غم کی دیمک پھیلا دوں اور تیری تنگ نوکیلی ناک سیدھی اور مستقیم کر کے رکھ دوں۔

اے عماسا اپنے سارے تفاخر کو چھوڑ مجھ سے مقابلے کی ابتدا کر، تا کہ میں تجھ پر ثابت کروں کہ میں کیسے تیرے سر پر موت اور تیری آنکھوں میں خوف و دہشت کی آتش زنی و خونریزی بن کر اُتر جاتا ہوں، اے عماسا! میں نے ایک زمانہ دیکھا ہے تیرے جیسے شورہ پشت و جنگ جو جوان جو نکی کے عناصر پر باؤلے کتوں کی طرح غراتے ہیں، ان سے نمٹنے کا گر میں خوب جانتا ہوں، آگے بڑھ کر مجھ پر حملہ آور ہو کہ میں تجھے تیری تقدیر کا نوشتہ پڑھاؤں اور تجھ پر خستگی و بے چارگی اور ذلت و پریشانی طاری کروں۔"

یوناف کی اس گفتگو سے عماسا خوب سیخ پا ہو کر اور آگے بڑھا اور اس نے یوناف پر حملہ کر دیا، یوناف نے بڑی آسانی کے ساتھ اس کے وار کو اپنی تلوار پر روک کر اپنا دفاع کر لیا، اس کے بعد یوناف سرخ شعلوں کے رقص، صاعقۂ آسانی اور کروٹیں لیتے طوفان کی طرح عماسا پر حملہ آور ہوا، عماسا نے بھی یوناف کے وار کو اپنی ڈھال پر روکا، لیکن یوناف کی تلوار جب عماسا کی ضرب سے عماسا کی ڈھال سے چنگاریاں اٹھ کھڑی ہوئی تھیں، دوسرے یہ کہ اس وار کی قوت سے عماسا کا بازو لرزا اور کانپ کر رہ گیا تھا، عماسا کو یقین ہو گیا تھا کہ ایسا ہی ایک اور وار اگر یوناف نے اس پر کیا تو اسے ریزہ ریزہ اور لخت لخت کر کے رکھ دے گا، لہٰذا اس خیال سے عماسا کی حالت تپتے گرددں، انگارہ زمیں اور دشت ہلاکت میں کھڑے کسی تنہا مسافر جیسی ہو کر رہ گئی، اسے یقین ہو گیا تھا کہ اس مقابلے میں اس کی موت یقینی ہے۔

لیکن برا ہو وقت اور اہلیکا کا کہ عین اس موقع پر اہلیکا نے یوناف کی گردن پر لس دیا، پھر بڑی تیزی کے ساتھ اپنی کھردری جسامت بڑھاتے ہوئے نہ صرف یہ کہ اس نے یوناف کو دبوچنا شروع کر دیا بلکہ یوناف کا وہ ہاتھ جس سے اس نے تلوار تھام رکھی تھی، وہ بھی اپنی گرفت اور لپیٹ میں لے کر اس نے جکڑ لیا۔ یوناف کا تلوار والا ہاتھ ایک طرح سے شل اور منجمد ہو کر رہ گیا۔ اب اہلیکا اپنے جسم کو یوناف کے دوسرے ہاتھ کی طرف پھیلانے لگی تھی تا کہ اس کا ڈھال والا ہاتھ بھی بے بس کر کے رکھ دے۔ عماسا نے بھی یوناف کی اس بدلتی حالت کا اندازہ لگا لیا تھا، لہٰذا اس سے فائدہ اٹھانے کی خاطر اس نے فوراً یوناف پر اپنی تلوار برسا دی۔ یوناف نے بڑی مشکل سے عماسا کی تلوار کو اپنی ڈھال پر روکا لیکن عماسا تو اب شیر ہو گیا تھا، پوری قوت کے ساتھ اس نے اپنی ڈھال یوناف کی کنپٹی پر دے ماری اور یوناف چکرا کر زمین پر گر گیا۔

اہلیکا کے بری طرح جکڑ لینے اور عماسا کی ڈھال کنپٹی پر لگنے کے بعد یوناف جب بے بسی اور لاچارگی کے عالم میں زمین پر گر گیا تو وہ اپنے آپ کو ایسا محسوس کر رہا تھا جیسے اہلیکا کے اس جکڑاؤ کے باعث وہ موت کے چنگل میں پھنس کر رہ گیا ہو۔ اس کی حالت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے عماسا نے ایک بار پھر اپنی تلوار بلند کر کے اس پر گرائی۔ یوناف نے اس

وار کو بھی بڑی مشکل اور تکلیف کے ساتھ اپنی ڈھال پر روکا۔ اب اس نے اندازہ لگالیا تھا کہ اگر وہ اسی طرح بے بسی کی حالت میں پڑا رہا اور ابلیکا کے آگے اپنی بے بسی اور لاچارگی کا اظہار کرتا رہا تو عماسا ضرور اسے کاٹ کر رکھ دے گا، لہٰذا وہ فوراً اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا، ان قوتوں کو اس نے اپنی تلوار پر منعکس کیا اور جونہی اپنی تلوار کا ایک حصہ یوناف نے ابلیکا کی اژدہا نما جسامت سے ٹکرایا تو ابلیکا کے جسم کے اندر ہلچل مچ گئی اور وہ اذیت کے باعث ایسی آوازیں نکالنے لگی جیسے ہزاروں زہریلے ناگ ایک ساتھ پھنکار اٹھے ہوں۔

تلوار کے مس ہوتے ہی ابلیکا نے اپنے جسم کے جو لپیٹے یوناف کے دائیں ہاتھ پر دے رکھے تھے وہ بڑی تیزی سے کھول دیئے اور ایسا لگتا تھا کہ یوناف کی تلوار مس ہوتے ہی وہ ایک اذیت کا شکار ہوگئی ہو، اس طرح یوناف نے اپنی تلوار ابلیکا کے جسم کے اس حصے سے چھوائی جو اس نے اس کے بائیں ہاتھ پر لپیٹ رکھا تھا، اس طرح اپنے دونوں ہاتھ آزاد کرانے کے بعد وہ ایک تیز اور غصیلی جست کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا۔ اب ابلیکا صرف اذیت اور تکلیف کے تاثر دیتی ہوئی اس کی گردن کے گرد کھر درالمس دے رہی تھی، اٹھتے ہی یوناف عماسا پر حملہ آور ہوگیا۔

عماسا نے یوناف کی تلوار کو اپنی ڈھال پر لیا اور جب یوناف کی تلوار اس کی ڈھال سے ٹکرائی تو ایسا لگا جیسے تلوار کے ٹکرانے کے باعث ہولناک چنگاریاں اٹھ کھڑی ہوں۔ عماسا دہشت زدہ ہوگیا، کیوں کہ یوناف کی تلوار اس قوت اور دباؤ کے ساتھ اس کی ڈھال سے ٹکرائی تھی جس کا وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا، عماسا ابھی تک پریشانی کے عالم میں ہی کھڑا تھا کہ یوناف نے اس کی کنپٹی پر ایسے زوردار انداز میں اپنی ڈھال ماری کہ عماسا اس ضرب کو برداشت نہ کرسکا اور مر گیا، اس کا جسم بے جان ہوکر زمین پر گر گیا، پھر یوناف نے ابلیکا کو مخاطب کرکے پوچھا "ابلیکا! ابلیکا! آخر تجھے کیا ہوگیا ہے؟ میں سوچ بھی نہیں سکتا کہ تم صحرا کے شرر بار بگولوں اور وقت کی گردش کی طرح بے حرف ثابت ہوگی، میں امید تک نہ کرسکتا تھا کہ تم میرے لئے فرشتوں کا اندھیرا لے کر آؤ گی اور میرے لئے دُکھ کے پاتال کا منہ کھول کر رکھ دوگی۔ ابلیکا! ابلیکا! مجھے بتاؤ تو سہی تمہیں کیا ہوا؟ کس نے تمہیں مجھ سے جدا کیا؟ کس نے تمہارے اندر ایک انقلاب برپا کیا اور کون اب تمہیں میرے خلاف استعمال کررہا ہے؟ بولو بولو ابلیکا تاکہ کم ازکم میں تمہاری مدد کرسکوں۔"

☆☆☆☆☆☆☆

طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

سربجیت کی موت کی آڑ میں فرقہ پرست نفرت کی آگ بھڑکانے میں مصروف ہیں

مولانا حسن الہاشمی

سربجیت کے موضوع پر بات چیت کرتے ہوئے عالمی رحانی تحریک کے سربراہ مولانا حسن الہاشمی نے کہا کہ ہندوستانی شہری سربجیت پاکستانی جیل میں ان پر حملہ اور ان کی وفات ایک تکلیف دہ حرکت ہے، جس حرکت کی وجہ سے دنیا بھر کے مسلمانوں کا سر شرمندگی سے جھک گیا ہے۔ مولانا حسن الہاشمی نے کہا کہ اسلام اس طرح کی حرکتوں کی ہرگز ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ مولانا ہاشمی نے کہا کہ اس روح فرسا سانحہ کی آڑ میں جو گندی سیاست پورے ملک میں چل رہی ہے وہ تکلیف دہ اور زیادہ اذیت ناک ہے۔ مولانا ہاشمی نے کہا اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ یہ گھناؤنی حرکت قصاب اور افضل گرو کی پھانسی دینے کی وجہ سے ہوئی ہو، ایسا صرف اندازہ کیا جارہا ہے، اس گھناؤنی حرکت کے عوامل دوسرے بھی ہوسکتے ہیں، لیکن فرقہ پرستوں نے اس حادثہ کو لے کر مسلمانوں اور بالخصوص داڑھی والے حضرات کو جس طرح بدنام کرنے کی مہم چلا رکھی ہے وہ بھی ایک گھناؤنی حرکت ہے اور اس حادثہ کو لے کر جیلوں میں مسلمان قیدیوں کے ساتھ بدتمیزیاں ہورہی ہے اور سرکار سے اہل کار جس طرح مسلمانوں کے انکاؤنٹر کرنے کی جو سازشیں کررہے ہیں وہ انتہائی تکلیف دہ ہیں، ان حرکتوں سے ہندوستان پوری دنیا میں بدنام ہورہا ہے۔ حکومت کو اس سلسلے میں ٹھوس اقدام کرنا چاہئے۔ مولانا ہاشمی نے کہا تہاڑ جیل میں جاوید علی کا قتل اس سازش کی ایک کڑی ہے۔ مولانا ہاشمی نے کہ یہ بات یقینی ہے کہ فرقہ پرست قسم کے لوگ اسرائیل سے تال میل کرکے نہ صرف ہندو اور مسلمانوں کے درمیان نفرت کا ایک ماحول پیدا کررہے ہیں، بلکہ انہوں نے مسلمانوں اور سکھوں کے درمیان بھی نفرت کی دیوار کھڑی کرنے کی سازش رچنی شروع کردی ہے۔ مولانا ہاشمی نے کہا کہ اگر حکومت ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم کا مصداق بنی رہی اور اس نے مسلمانوں کی جانوں کے تحفظ کے لئے کوئی ٹھوس قدم نہیں اٹھایا تو پورے ملک میں نفرت کی آگ لگ جائے گی اور ملک کی صورت حال ابتر ہوجائے گی۔ مولانا ہاشمی نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ صبر وضبط سے کام لیں لیکن اپنی آنکھوں کو کھلا رکھیں اس وقت کی غفلت ہزاروں مسلم قیدیوں کے لئے وجہ ظلم بن جائے گی اور اس کے ذمہ دار وہ سب ہوں گے جو مسلمانوں کو جھوٹی تسلیاں دیتے ہیں اور قوم کی آنکھوں میں دھول جھونک کر خوب موج مستی کررہے ہیں۔

دہشت گردی فرقہ پرستی کی دین ہے: مولانا اسرالحق قاسمی

دیوبند: حکومت اگر دہشت گردی کا خاتمہ چاہتی ہے تو پہلے اسے فرقہ پرستی کو جڑ سے ختم کرنا ہوگا کیونکہ جنوبی ایشاء میں جو دہشت گردی ہے وہ فرقہ پرستی کی دین ہے جو ہندوستان کی جمہوریت کو کھوکھلا کررہی ہے اور یہ ایسا ناسور ہے جس کا سد باب موجودہ دور میں ضروری ہے تاکہ سیکولرزم کا دعویٰ کرنے والی فرقہ پرست جماعتوں کی اصل تصویر سامنے آسکے۔ ان خیالات کا اظہار آل انڈیا تعلیمی فاؤنڈیشن کے صدر مولانا اسرالحق قاسمی (ایم پی) نے آج دار العلوم دیوبند کے مہمان خانہ میں اخباری نمائندوں سے ایک خصوصی ملاقات کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ دور میں جتنی اہمیت بدعنوانی کو دی جاتی ہے اس سے کہیں زیادہ اہمیت فرقہ پرستی کی روک تھام کے لئے دینا چاہئے، کیونکہ کرپشن سے صرف مال کا نقصان ہوتا ہے اور فرقہ پرستی سے جان ومال دونوں کا۔ مولانا نے دہشت گردی کے الزامات میں گرفتار بے قصور مسلم نوجوانوں کی گرفتاری اور رہائی پر کہا کہ حکومت کو چاہئے کہ فاسٹ ٹریک عدالتوں کا قیام عمل میں لاکر فوری طور پر اس مسئلے کو حل کرے۔

TILISMATI DUNYA
(MONTHLY)
ABULMALI.DEOBAND-247554'U.P

ماہنامہ
طلسماتی دنیا
دیوبند

R.N.I.66796/92
RNP/SHN/61
2012-14

مطبوعات مکتبہ روحانی دنیا


علم الاسرار -/75


اعداد کی دنیا -/55


سورہ مزمل کی عظمت وافادیت -/45


تعلقات اعداد -/40


اعداد بولتے ہیں -/120


علم الاعداد -/85

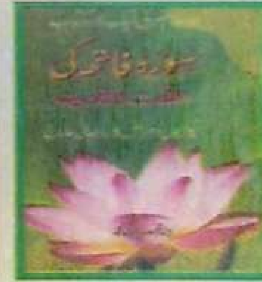

کرشمۂ اعداد -/45


اعداد کا جادو -/45


بسم اللہ کی عظمت وافادیت -/30


آیت الکرسی کی عظمت وافادیت -/20


سورۂ رحمٰن کی عظمت وافادیت -/60


سورۂ فاتحہ کی عظمت وافادیت -/50


سورۂ یٰسین کی عظمت وافادیت -/25


مجموعۂ آیاتِ قرآنی -/20


علم الحروف -/60


پتھروں کی خصوصیات -/55

اسماءِ حسنیٰ کے ذریعہ علاج -/250


تحفۃ العاملین -/120


کشکولِ عملیات -/80


جانوروں کے طبی فائدے -/45


بچوں کے نام رکھنے کا فن -/85


اعمالِ ناسوتی -/20


اعمالِ حزب البحر -/20


اذانِ بت کدہ -/90


مختلف پھولوں کی خوشبو -/100

مکتبہ روحانی دنیا، محلہ ابوالمعالی، دیوبند

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

مکمل سیٹ 2013

ایڈیٹر

شیخ حسن الھاشمی فاضل

دارالعلوم دیوبند

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

جولائی ۲۰۱۳ء

JULY.2013

دنیا کو قابو کرنے کا فن

خوفناک حویلی کے روح فرسا حادثے

دولت سمیٹنے کے گُر

RS.25\=

عاطف ہاشمی

کیا اور کہاں

ذرا سوچئے

عید آرہی ہے، آپ کے بچے (خود آپ کا سایہ ان کے سروں پر عرصے تک قائم رکھے) خوش ہو رہے ہیں، کہ نئے نئے رنگین کپڑے پہننے کو ملیں گے، طرح طرح کی مٹھائیاں اور اچھے اچھے کھانے کھانے میں آئیں گے اور عید گاہ میں نئے نئے کھلونے خرید کریں گے۔ آپ کو اپنے بچوں کی خوشیاں مبارک، لیکن یہ بھی کبھی آپ نے سوچا ہے کہ ان مٹھائیوں اور کھانوں کی لذت کے لمحوں تک اور کپڑوں اور کھانوں کی خوشی کتنی دیر تک قائم رہ سکتی ہے؟ کپڑے میلے ہوں گے، کھلونے ٹوٹیں گے، اور مٹھائیاں حلق کے نیچے اتر جائیں گی۔ اپنے بچوں کو ہنستا کھیلتا دیکھ کر تھوڑی دیر آپ بھی خوش ہولیں گے، لیکن جس طرح تھوڑی ہی دیر کے بعد ان کی اداسی یقینی ہے، اسی طرح آپ کی بھی خوشی ٹھہرنے والی نہیں ہے۔ آپ وہ دائمی خوشی کیوں نہ خرید فرمالیں جسے نہ کبھی زوال ہو اور نہ جس سے آپ کبھی محروم ہوسکیں؟

آپ کے پڑوس میں، آپ کے محلے میں، آپ کی بستی میں، آپ ہی کے بچوں کی طرح دل رکھنے والے اور دلوں میں ارمان وشوق رکھنے والے کچھ اور بچے بھی ہیں، جن کے ناز بردار ماں باپ آج اس عالم میں موجود نہیں، عید ان کے گھر میں بھی آئی ہے، پر ان کے چہرے اداس ہیں اور کوئی ان کی اداسی پر کڑھنے والا نہیں، ان کے دل غمگین ہیں اور کوئی ان کی غمگینی کو دور کرنے کی تڑپ اپنے دل میں رکھنے والا نہیں، وہ بے والی ووارث ہیں، آپ ان کی سرپرستی کیجئے، وہ بے آسرے ہیں، آپ ان کا آسرا بنئے۔ آپ کی عید جب ہی مقبول ہوسکتی ہے جب آپ ان کی عید کو اپنی عید بنائیں اور اپنے دل میں یہ خیال تک نہ لائیں کہ آپ ان پر کوئی احسان ونوازش کر رہے ہیں، بلکہ اپنی خوش بختی پر سجدۂ شکر کریں، کہ آپ کو اپنی عاقبت سدھارنے کا ایک موقع دیا گیا! اگر آج ایک یتیم کی بھی عید آپ نے کرادی تو ''کل'' جب تمام ہنستے ہوئے چہرے رو رہے ہوں گے، آپ کے چہرے پر، انشاء اللہ اس وقت بھی تبسم رقص کر رہا ہوگا!

عید کا چاند دیکھا جاچکا ہے، امیر گھرانوں کی ڈیوڑھیاں مبارک باد کے شور سے گونج رہی ہیں، آپ اپنے دل میں کل کے مصارف، دودھ، شکر، سوئیاں، میوہ، عطر، پان، بچوں کی خاطرداری، دوستوں کے تحفہ وتحائف، ملازمین ومتوسلین کے انعام واکرام وغیرہ کا حساب لگا رہے ہیں، لیکن یہ بھی کبھی آپ کے خیال میں آتا ہے کہ ان دعوتوں اور ضیافتوں کی خوشیوں کی عمر کتنی ہے؟ ان میں سے کسی مسرت کو بھی پائیداری نصیب ہے؟ آپ اس مسرت کا سودا کیوں نہ کرلیں، جو آپ سے کبھی نہ چھن سکے اور جو بڑے سے بڑے آڑے اور نازک وقت پر بھی آپ کا ساتھ نہ چھوڑے؟

آپ کے پڑوس میں آپ کے محلے میں، آپ کی بستی میں کچھ غریب وبیکس ضعیف ومفلس، محتاج وبے زر بھی اپنی زندگی کے دن پورے کر رہے ہیں، وہ بھی آپ ہی کی شریعت کا کلمہ پڑھنے والے ہیں، آپ ہی کے رسول کی امت میں ہیں، آپ ہی کے پروردگار کے بندے ہیں، فرق صرف اتنا ہے کہ آپ کے ہاں بہت کچھ ہے اور ان بیچاروں کے ہاں کچھ بھی نہیں، آپ کل مٹھیاں بھر بھر کر پیسے لٹائیں گے، وہ غریب اناج کے دانہ دانہ کو ترس رہے ہیں، آپ کے ہاں کے نوکر چاکر ہی نہیں، بلکہ کتے اور بلی تک کل عید منائیں گے، ان بے چاروں کو اس کی فکر ہے، کہ کل کا فاقہ کیسے برداشت کیا جائے گا، آپ اگر عید کی حقیقی مسرت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اپنے کھانے سے پہلے ان محتاجوں اور مسکینوں کو کھلایئے اور دوستوں کی پرتکلف دعوتوں اور ضیافتوں سے قبل ان فاقہ کشوں کا جبری روزہ کھلوایئے، آپ کی اصلی عید یہی ہے کہ یتیموں اور مسکینوں کے ہاں عید کرایئے کہ آپ کے سرور سردار کا یہی طریقہ تھا، یتیموں کی غم خواری، مسکینوں کی دستگیری، دردمندوں کی حاجت روائی، ان مختصر فقروں میں ساری سیرت مبارک کا عطر کھنچ آتا ہے اور سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر چل کر وہ دائمی خوشی اور فرحت اپنے دامن میں سمٹ آتی ہے جو ان عارضی خوشیوں سے کہیں زیادہ قیمتی ہے۔

☆☆☆☆☆

مختلف پھول

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

☆ جب بندے کے گناہ زیادہ ہوجاتے ہیں اور اس کے اعمال میں کوئی ایسی چیز باقی نہیں رہتی جس سے اس کے گناہوں کا کفارہ ادا ہو سکے تو اللہ تعالیٰ اسے غم والم میں مبتلا کردیتے ہیں تاکہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہو سکے۔

☆ جب کوئی شخص کسی یتیم کے سر پر شفقت ومحبت سے ہاتھ پھیرتا ہے تو بچے کے سر کے جتنے بال اس شخص کی ہتھیلی اور انگلیوں کے نیچے سے گزرتے ہیں اللہ اسی تعداد میں نیکیاں اس شخص کے اعمال نامہ میں شمار کرتا ہے۔

☆ انسان ہمیشہ اپنے دوستوں سے اور درخت ہمیشہ اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔

☆ تقدیر ایک ایسا دھندلا ستارہ ہے جو کبھی افق زندگی کے بھیانک بادل میں ڈوب جاتا ہے اور کبھی اتفاقات زمانہ کے باعث ضوفشاں بن جاتا ہے۔

☆ محبت کے لئے دل ایک ایسا شاداب خطہ ہے جہاں فکر کے قافلے نہیں پہنچ سکتے۔

اقوال زرّیں

☆ والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو، ان میں سے کوئی ایک یا دونوں تمہارے ساتھ بوڑھے ہو کر رہیں تو انہیں اُف تک نہ کہو، نہ انہیں جھڑک کر جواب دو بلکہ ان کا احترام کرو۔ (القرآن)

☆ رستوں میں بیٹھنے سے پرہیز کیا کرو، اگر بیٹھنا ہی ہے تو راستے کا حق ادا کرو، یعنی نظر نیچے رکھنا، کسی کو ایذا نہ پہنچانا، ... سلام کا جواب دینا، نیک کام کا حکم دینا، برے کام سے منع کرنا، مصیبت زدہ کی فریادرسی کرنا اور بھولے ہوئے کو راستہ بتانا۔ (حدیث)

☆ وہ مسلمان اللہ کے زیادہ قریب ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔

☆ کتنی اچھی بات ہے کہ صبح چڑیا ہم سے پہلے جاگ جاتی ہیں۔

☆ حقیقی کامیابی لگاتار محنت سے حاصل ہوتی ہے۔

☆ انسان عقل سے پہچانا جاتا ہے، شکل سے نہیں۔

☆ انسان کا اصل حسن اس کی تعلیم کے زیور سے ہے۔

☆ خامیوں کا احساس کامیابیوں کی کنجی ہے۔

☆ اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کھانا کسی شخص نے کبھی نہیں کھایا۔

☆ جو اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بلند کردیتا ہے۔

☆ دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔

مقالات حکمت ودانش

☆ ہر اچھا عمل تقویٰ ہے اور اس کا کرنے والا متقی ہے۔

☆ خضوع انسانی اعضاء کا سدھر جانا اور خشوع دل کا بدل جانا ہے۔

☆ روحانیت ایسی پراسرار توانائی ہے جو اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کی کثرت عبادت، کامل اطاعت اور انسانی خدمت سے حاصل ہوتی ہے۔

☆ عبادت کی قبولیت کا معیار خدمت خلق ہے۔

☆ روحانیت اور تصوف انسان کے اندر خدمت خلق کا جذبہ پیدا کرتی ہیں۔

☆ تقویٰ کی نشانیوں میں سے پہلی نشانی سچ بولنا ہے۔

☆ علم ہی ایک ایسی قیمتی شے ہے جس سے قومیں ترقی کی راہوں پر گامزن ہوتی ہیں۔

کی خوشبو

گل چیں

نازیہ مریم ہاشمی

☆ غلام ہمیشہ وہ ہوتے ہیں جو جاہل، غافل اور پست خیال ہوں اور ان کے اندر فرقہ واریت ہو۔

☆ جس قوم کے اندر ذہنی اور روحانی غلامی پیدا ہو جائے اس کے اندر سب سے پہلی خرابی تو ہمات کی پیدا ہوتی ہے۔

☆ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کھلے میدان میں پیغمبروں کو بھی چھوڑ دیتا ہے تا کہ دیکھا جائے کہ کون کیا ہے۔

توبہ

☆ اگر اپنا گھر اپنے سکون کا باعث نہ ہو تو توبہ کا وقت ہے۔

☆ اگر مستقبل کا خیال ماضی کی یاد سے پریشان ہو تو توبہ کر لینا مناسب ہے۔

☆ توبہ منظور ہو جائے تو وہ گناہ دوبارہ سرزد نہیں ہوتا۔

☆ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ توبہ شکنی ہے۔

☆ توبہ کا خیال خوش بختی کی علامت ہے کیوں کہ جو اپنے گناہ کو گناہ نہ سمجھے وہ بدقسمت ہے۔

☆ نیت کا گناہ نیت کی توبہ سے، اور عمل کا گناہ عمل کی توبہ سے معاف ہوتا ہے۔

☆ اگر انسان کو اپنے خطا کار یا گناہ گار ہونے کا احساس ہو جائے تو اسے جان لینا چاہئے کہ توبہ کا وقت آ گیا ہے۔

☆ اگر انسان کو یاد آ جائے کہ کامیاب ہونے کے لئے اس نے کتنے جھوٹ بولے ہیں تو اسے توبہ کر لینی چاہئے۔

کچھ لوگ

☆ کچھ لوگ روحانی گھروں کی طرح ہوتے ہیں وہ چاہے ہم سے کتنی بھی دور کیوں نہ ہوں، دل ان کی روح میں سمٹ جانے کے لئے بے چین رہتا ہے۔

☆ کچھ لوگ گلابوں کی طرح ہوتے ہیں ان کا نام لیتے ہی ہمارے ارد گرد خوشبو پھیل جاتی ہے۔

☆ کچھ لوگ گھٹاؤں کی طرح ہوتے ہیں جو دوسروں پر اس طرح برستے ہیں کہ زندگی کی سخت دھوپ نرم چھاؤں میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

☆ کچھ لوگ نگاہ کی طرح ہوتے ہیں وہ ساتھ ہوں تو اندھیروں میں بھی راستے مل جاتے ہیں۔

شمع فروزاں

☆ استاد کی غلامی تیری جہالت کے اندھیروں کو مٹاتی ہے اور تیرے دماغ کو علم سے روشن کرتی ہے۔

☆ ہر قوم کے اندر ایک نہ ایک مکار، فریبی اور دغا باز ضرور ہوتا ہے۔

☆ کسی بھی قوم کے بگڑنے یا سدھرنے کی ذمہ داری اس قوم کے سرداروں اور مقتدر لوگوں پر عائد ہوتی ہے۔

☆ واللہ سبحانہ تعالیٰ کی معرفت خالی علم سے معلوم نہیں ہوتی اس کے لئے حکمت بھی ضروری ہے۔

☆ دین ایک ہی رہا ہے ہر زمانہ میں فقط شریعتیں بدلی ہیں۔

☆ شریعت وہ طریقہ ہے جو انبیاء علیہم السلام مصلحت کے تحت زمانہ کے حالات کے ساتھ ساتھ بدلتے رہتے ہیں۔

☆ کامیابی تب ملی جب انسان مجموعہ عرفان بھی بن جائے گا۔

☆ عزت گنوا دی ہے تو بھوک کوئی بڑی شے نہیں ہے، عزت چلی جائے تو پیٹ بھر کر کھاتے بھی رہو تو کوئی سکون نہیں ہوتا۔

☆ ہر جاہل قوم ایک حیوان کی مانند ہوتی ہے جو بھی اس کی ناک میں نکیل ڈال کر کھینچ لے وہ اس کے ساتھ چل پڑتی ہے۔

☆ نعمت کو مستقل رکھنے کے لئے نعمت کا شکر ضروری ہے۔

☆ واللہ سبحانۂ وتعالیٰ کا حکم اگر انسان یہ سوچ کہ میری سمجھ میں آئے گا تو پھر میں اس پر عمل پیرا ہوں گا تو یہ اس کے حکم عدولی ہے۔

سنہرے موتی

☆ جاہل اپنے دل میں جو کچھ ہے ظاہر کر دیتا ہے، مگر دانش مند اسے آخری موقع تک چھپائے رکھتا ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)

☆ عمل صالح وہ ہے جس پر لوگوں کی ثنا کی امید نہ رکھی جائے۔ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام)

☆ سویا ہوا انسان پانی کی بوندوں سے بھی جاگ جاتا ہے، لیکن جب کوئی قوم سوجائے تو اسے شہیدوں کے لہو کی بوندیں ہی جگا سکتی ہیں۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ)

کچھ لفظ لکھے ہیں دل سے

☆ رشتے اور سودے میں بہت فرق ہوتا ہے، رشتے قائم کئے جاتے ہیں جب کہ سودے طے کئے جاتے ہیں۔

☆ حق جتانے سے حق ثابت نہیں ہوجاتا۔

☆ کسی کی مجبوری سے اتنا فائدہ مت اٹھاؤ کہ اسے مزید مجبور ہونا پڑے۔

☆ وہ انسان ہمیشہ خزاں کی قدر کرتا ہے جس نے پیار میں زخم کھائے ہوں۔

☆ موت سے بڑھ کر کوئی سچی چیز نہیں اور امید سے بڑھ کر کوئی چیز جھوٹی نہیں۔

☆ محبت اختیار کے بغیر کچھ نہیں جب کہ اختیار بغیر محبت کے بھی بہت قیمتی ہوتا ہے۔

☆ بات الفاظ کی نہیں لہجے کی ہوتی ہے۔

☆ جب بھی کسی بندے کو اپنے گناہ کا احساس ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ فوراً اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور توبہ کے دروازے اس کے لئے کھول دیئے جاتے ہیں۔

☆ لوگ اتنے بے اعتبار کبھی نہیں ہوتے جتنا ہم ان پر اپنی توقع کا بوجھ لاد دیتے ہیں۔

☆ انسان جس کیفیت میں اور عقیدے میں جان دے گا اسی میں اٹھایا جائے گا، دعا کریں وقت رخصت کلمہ نصیب ہو۔

☆ وقت گہرے سمندر میں گرا ہوا موتی ہے جس کا دوبارہ ملنا ناممکن ہے۔

سنہری باتیں

☆ کسی کا ظرف آزمانا ہو تو اسے زیادہ عزت دے کر دیکھو، اگر اعلیٰ ظرف ہوا تو آپ کو اور زیادہ عزت دے گا۔

☆ تم اپنا مستقبل تبدیل نہیں کر سکتے، لیکن تم اپنی عادت تبدیل کر سکتے ہو اور یہ یقینی بات ہے کہ آپ کی عادت آپ کا مستقبل تبدیل کر دے۔

☆ آپ کی خوشیوں کا انحصار آپ کی سوچوں، آپ کے خیالات کی خوبیوں پر ہے، مگر آپ کی سوچوں، آپ کے خیالات کی خوبیوں کا انحصار ان لوگوں پر ہے جن سے آپ اپنی زندگی میں ملتے ہیں۔

☆ ہم کتنے پاگل ہیں کہ ہر کسی کو کہتے رہتے ہیں کہ Miss you لیکن کبھی ہم نے یہ سوچا ہے کہ آج ہم نے کتنی نمازیں Miss کردیں؟ اس سال کتنے روزے Miss کردیئے؟ کیا کبھی ہم نے قرآن کو Miss کیا؟ یہ ہم کبھی نہیں کہتے۔ "اے اللہ، Miss یو" ہم نے کبھی بھی یہ نہیں کہا کیوں کہ ہم لوگ یہ نہیں جانتے یا پھر جان بوجھ کر بھول جاتے ہیں کہ ہماری قبر ہم کو روز کہتی ہے۔ "I Miss you"

☆ چہرے کے تاثرات ہر کوئی دیکھ سکتا ہے لیکن دل کی مایوسیاں صرف اور صرف بہترین دوست ہی سمجھ سکتا ہے، اس لئے اپنے بہترین دوست کو زندگی بھر نہ کھونا۔

☆ کچھ رشتے کبھی بھی موجودگی نہیں چاہتے، یہ رشتوں میں ہی اعتماد ہوتا ہے جو آپ کے اس یقین کو قائم رکھتا ہے کہ جب بھی آپ کو ضرورت پڑی، وہ شخص آپ کے ساتھ ہوگا۔

تین چیزیں

☆ تین چیزوں سے نفرت کرو۔

لالچ، ظلم، غرور۔

☆ تین چیزوں کو قریب رکھو۔

ایمان، نیکی، سچائی۔

☆ تین چیزوں کا احترام کرو۔

والدین، اساتذہ، قانون۔

☆ تین چیزوں کو یاد رکھو۔

موت، احسان، نصیحت۔

☆ تین چیزیں سوچ کر اٹھاؤ۔

قسم، قدم، قلم۔



☆ زبان اگرچہ تلوار نہیں مگر تلوار سے بھی زیادہ تیز ہے۔

☆ بات اگرچہ تیر نہیں، مگر تیر سے بھی زیادہ زخمی کرتی ہے۔

☆ غصہ اگرچہ شیر نہیں، مگر شیر سے زیادہ خوفناک ہے۔

☆ گناہ اگرچہ زہر نہیں، مگر زہر سے بھی زیادہ مہلک ہے۔

☆ نشہ اگرچہ سانپ نہیں مگر سانپ سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔

قیمتی باتیں

☆ کامیابی بازاروں میں نہیں بکتی، بلکہ انسان اسے اپنے عزم وحوصلے اور لگن سے حاصل کرتا ہے۔

☆ ایسی شہرت سے گریز کرو، جو کسی کو عزت دے کر ذلت ورسوائی کے اندھے کنوئیں میں پھینک دے۔

☆ زندگی بہت حسین ہوتی ہے، لیکن بعض اوقات انسان خود اسے اپنے ہاتھوں سے انتہائی بدصورت بنادیتا ہے۔

☆ ہرنئی چیز اچھی معلوم ہوتی ہے، مگر دوستی جتنی پرانی ہو اتنی عمدہ اور مضبوط ہوتی ہے۔

☆ زیادہ باتونی شخص کام کی طرف کم توجہ دیتا ہے۔

☆ کامیابی کا زینہ ناکامیوں کی سیڑھیوں سے مل کر بنتا ہے۔

☆ وقت ضائع کرتے ہوئے اس بات کا خیال رکھو کہ وہ بھی تمہیں ضائع کررہا ہے۔

☆ لگن کے بغیر کسی میں بھی ذہانت پیدا نہیں ہوسکتی۔

☆ علم کے بغیر آدمی ایک اندھے کی مانند ہے۔

☆ وہ آدمی کامل مومن نہیں جو خود پیٹ بھر کر سوئے اور اس کا پڑوسی بھوکا رہے۔

☆ لوگ اپنی ضروریات پر غور کرتے ہیں، قابلیت پر نہیں۔

☆ دل کا سکون صرف اور صرف سچائی سے ملتا ہے۔

☆ امن چاہتے ہو تو کان اور آنکھ کا استعمال کرو لیکن زبان بند رکھو۔

باتوں سے خوشبو آئے

☆ نہ گرنا خوبی نہیں بلکہ گر کر سنبھلنا خوبی ہے۔

☆ دریا کی خاموشی دیکھ کر یہ مت سمجھو کہ اس میں مگرمچھ نہیں۔

☆ خوش قسمت ہے وہ جو دوسروں کے حالات کو دیکھ کر نصیحت حاصل کرے۔

☆ دوسروں کو سکھاؤ مگر یہ نہ بھولو کہ تمہیں ابھی بہت کچھ سیکھنا ہے۔

☆ چغل خور ایک گھڑی میں ایک عرصے کا فتنہ برپا کرسکتا ہے۔

☆ اعتماد وہ نازک آئینہ ہے، جو ٹوٹنے کے بعد جڑ نہیں سکتا۔

☆ جو عیب سے آگاہ کرے وہی سچا دوست ہے۔

خزینہ

خاموشی کی بات

جس سے آپ بہت پیار کرتے ہیں اس سے کم بات کریں، کیونکہ جو آپ کی خاموشی نہیں سمجھ سکتا وہ گفتگو بھی نہیں سمجھے گا۔ (جان کیٹس)

دکھ

اللہ تعالیٰ جس کو اپنا آپ یاد دلانا چاہتا ہے اسے دکھ کا الیکٹرک شاک دے کر اپنی جانب متوجہ کرلیتا ہے، دکھ کی بھٹی سے نکل کر انسان دوسروں کے لئے نرم پڑجاتا ہے، پھر اس سے نیک اعمال خود بخود اور باخوشی سرزد ہونے لگتے ہیں، دکھ تو روحانیت کی سیڑھی ہے اس پر صابر وشاکر ہی چڑھ سکتے ہیں۔

بڑے لوگوں کی بڑی باتیں

☆ مجھے اس دنیا سے کیا لینا، جس کے حلال میں حساب اور حرام میں عذاب ہے۔ (حضرت علیؓ)

☆ شروع کرنا تیرا کام ہے اور تکمیل کرنا خدا کا۔
(حضرت غوث اعظمؒ)

☆ محبت ایک ایسی چیز ہے جو سیکھنے اور کسی کو بتانے کی نہیں ہے۔
(حضرت معروف کرخیؒ)

☆ اگر بنی آدم کے تمام اعمال نیک ہوتے تو اس بات کا تکبر انہیں ہلاک کرادیتا۔ (حضرت خواجہ حسن بصریؒ)

☆ کسی سے بدلہ لینے میں جلدی نہ کرو اور کسی کے ساتھ نیکی کرنے میں تاخیر نہ کرو۔ (حضرت شفیق بلخیؒ)

☆ انسان کے ظاہر اسباب میں عزت کا مرتبہ سب سے بلند ہے۔ (ارسطو)

☆ جنگ میں فتح اور شکست اسلحے سے نہیں، بلکہ جذبے سے ملتی ہے۔ (نپولین)

☆ دردسر کا علاج تاج سے نہیں ہوتا۔ (بطلیموس)
وراثت سے مفلسی ملے تو شرافت کو سرمایہ بناؤ۔ (بقراط)

قابل غور

☆ گر جانا بزدلی نہیں، بلکہ گر کر نہ اٹھنا بزدلی ہے۔
☆ کسی شہنشاہ کے تاج سے زیادہ قیمتی موتیوں سے زیادہ چمکدار چاندنی رات سے زیادہ پرکشش کوئی چیز ہے تو وہ ''وفا'' ہے۔

دوستی

☆ اس دوست کا دل مت توڑو جو آپ کو پسند کرتا ہو۔
☆ کبھی اس دوست کو خدا حافظ نہ ہو، جس کو آپ کی ضرورت ہو۔
☆ کبھی اس دوست کو شرمندہ مت کرو جو آپ پر بھروسہ رکھتا ہو۔
☆ کبھی اس دوست کو مت بھولو جو آپ کو ہمیشہ یاد رکھتا ہو۔

علم کا دروازہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک دن تین تاجر ۱۷ اونٹوں کے ساتھ حاضر ہوئے اور کہنے لگے۔ ''امیر المومنینؓ یہ اونٹ ہماری مشترکہ ملکیت ہیں، مگر مسئلہ یہ ہے کہ اک تاجر کا اس میں آدھا حصہ ہے، دوسرے کا تیسرا اور تیسرے کا نواں حصہ ہے، ہم انہیں کیسے آپس میں تقسیم کریں کہ ہمارا حصہ مل جائے؟''

حضرت علی کرم اللہ وجہہ مسکرائے اور فوراً اپنی طرف سے ایک اونٹ سترہ اونٹوں میں شامل کردیا، اس طرح ان کی تعداد ۱۸ ہوگئی۔ اب آپؓ نے فرمایا۔ ''جس تاجر کا اس میں آدھا حصہ ہے وہ ۹ اونٹ لے لے اور جس تاجر کا تیسرا حصہ ہے وہ ۶ اونٹ لے لے اور جس تاجر کا نواں حصہ ہے وہ ۲ اونٹ لے لے۔'' اس طرح ۱۷ اونٹ بھی پورے گئے اور تاجروں کو ان کا مطلوبہ حصہ بھی مل گیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنا دیا ہوا اونٹ واپس لے لیا۔

جواہر ریزے

☆ عبادت کرنے سے ہر ایک مشکل آسان ہوجاتی ہے۔
☆ محنت کامیابی کی کنجی ہے۔
☆ جو مزہ بخش دینے میں ہے وہ بدلہ لینے میں نہیں ہے۔
☆ جس کی خواہش کم ہے وہ ہی دولت مند ہے۔
☆ قوم کا نفاق اس کی جڑ کو کھوکھلا کردیتا ہے۔
☆ تم اپنا فرض ادا کرو، نتیجہ آپ ہی مل جائے گا۔
☆ سچ بولنے سے تمام عیب چھوٹ جاتے ہیں۔
☆ بری صحبت سے تنہا رہنا بہتر ہے۔
☆ نرمی سے جواب دینا دوسرے کے غصہ کو کم کرتا ہے۔
تجارت سے انسان بنتا ہے اور اس کا امتحان بھی ہوتا ہے۔
☆ ہر انسان کی زندگی میں تکلیف آتی ہے اس سے نہ گھبراؤ۔
☆ صبر ایسی بے بہا چیز ہے کہ وہ خریدی نہیں جاسکتی۔
☆ ناامیدی سے انسان کاہل ہوجاتا ہے اس لئے اسے پاس نہ آنے دو۔
☆ غصہ، غرور، ہوس ہمیشہ انسان کو نیک راستے سے ہٹانے والے ہیں۔
☆ جو انسان اپنی عزت اور حرمت کا خیال نہ کرتا ہو اس سے ہمیشہ دور رہو۔
☆ وقت بہت قیمتی چیز ہے اس کی قدر کرو۔
☆ دو قسم کے لوگوں پر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نظر التفات نہ فرمائے گا، بڑے پڑوسی اور رشتہ کاٹنے والے۔

☆دو چیزیں ایک گھر میں جمع نہیں ہوتیں، مالداری اور زنا کاری۔
☆دو چیزیں خاموش رہتے ہوئے بھی گویا ہیں وقت اور تیر۔
☆دو چیزوں کی قدر ان کے چلے جانے کے بعد ہوتی ہے، صحت اور شباب۔
☆دو عادتوں سے افضل کوئی عادت نہیں، ایمان باللہ اور خلق کی نفع رسانی۔

سنئے

☆اخلاص یہ ہے کہ اعمال کا عوض نہ چاہے، دنیا کو آخرت کے لئے اور آخرت کو اللہ تعالیٰ کے لئے چھوڑ دے۔
☆تو دنیا میں رہنے کے سامانوں میں لگا ہے اور دنیا تجھے اپنے سے نکالنے میں سرگرم ہے۔
☆جس کا سرمایہ دنیا ہے، اس کے دین کا نقصان زبانیں بیان کرنے سے عاجز ہیں۔
☆علم کے سبب کسی نے خدائی کا دعویٰ نہیں کیا، بخلاف مال کے۔
☆عورتوں کو سونے کی سرخی اور زعفران کی زردی نے ہلاک کر رکھا ہے۔
☆جو شخص ابتدائے اسلام میں مر گیا وہ بہت خوش نصیب تھا۔

اقوال شیخ سعدیؒ

☆جو ہوش میں ہے وہ کبھی تکبر نہیں کرتا۔
☆عقل مند اس وقت تک نہیں بولتا جب تک خاموشی نہیں ہو جاتی۔
☆بہت سے کام صبر سے نکلتے ہیں اور جلد باز منہ کے بل گرتے ہیں۔
☆بخیل آدمی کی دولت اس وقت زمین سے باہر آتی ہے جب وہ خود زمین کے نیچے چلا جاتا ہے۔
☆اگر انسان غم اور خوشی کی فکر سے بلند ہو جائے تو آسمان کی بلندی بھی اس کے قدموں کے نیچے آ جائے۔
☆بوجھ اٹھانے والے گدھے اور بیل لوگوں کو ستانے والے انسانوں سے بہتر ہیں۔

☆جس نے علم حاصل کیا اور عمل نہ کیا وہ اس آدمی کی مانند ہے جس نے ہل چلایا اور بیج نہ بکھیرا۔
☆ہر انسان اپنی عقل کو بڑا سمجھتا ہے اور اپنے بچے کو خوبصورت۔

منتخب اشعار

دشمن حسین مزاج تھا سادہ لباس تھا
میں بھی خدا کے فضل سے مردم شناس تھا

☆

ہیں عشق کے مزاج میں بے صبریاں وہی
اور حسن کا مزاج وہی التوا پسند

☆

زندگی گزار رہا ہوں کچھ اس انداز کے ساتھ
خشک روٹی کو چبائے کوئی بوڑھا جیسے

☆

اس کے نظام رزق پہ حیران عقل ہے
کیڑوں کو دے رہا ہے غذائیں چٹان میں

☆

غربت تھی تو فاقوں میں بھی پردہ نہیں چھوڑا
دولت نے مگر سر پہ دوپٹہ نہیں چھوڑا

☆

ہمارے شوق انوکھے ہیں مزاج اپنا نرالا ہے
غموں کو دل میں رکھتے ہیں خوشی خیرات کرتے ہیں

☆

محبت، عداوت، وفا، بے رخی
کرائے کے گھر تھے بدلتے رہے

نوشتۂ دیوار

کامیابی صبر کے اس پار ہوتی ہے لیکن اکثر لوگ کامیابی کو صبر کے اس پار تلاش کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆

شرف مشتری

مال و دولت کا زبردست ستارہ، اللہ کے فضل و کرم سے بارہ سال کے بعد شرف میں آرہا ہے"شرف مشتری" کے اوقات میں بنائے گئے نقوش انسان کو اللہ کے فضل و کرم سے مالدار اور خوش حال بناتے ہیں، اور مالی مسائل میں غیبی امداد کا موثر ذریعہ بنتے ہیں۔

گزشتہ شرف مشتری کے موقع پر بارہ سال پہلے جن حضرات کو ادارہ نے نقوش بنا کر دئے تھے ان میں سے اکثریت کی زندگی میں سنہرا انقلاب آیا اور وہ اللہ کے فضل و کرم سے دولت مند بن گئے اور انہیں یہ اندازہ ہوگیا کہ اللہ کتنا بڑا ہے اور اس کا قائم کیا ہوا ستاروں کا نظام کس قدر موثر ہے اور اللہ خاص اوقات میں ذرے کو آفتاب کی طرح بنا دیتا ہے۔ بارہ سال کے بعد یکم ستمبر کو یہ سنہرا موقع پھر آرہا ہے۔

اگر آپ دور اندیش ہیں تو اس موقع کو اپنے ہاتھوں سے نہ گنوا دیں، ورنہ آپ کو بارہ سال پھر انتظار کرنا پڑے گا۔

جن حضرات نے بارہ سال پہلے شرف مشتری کا نقش بنوایا تھا وہ حضرات بھی اس نقش کو دوبارہ بنوالیں اور جو اس موقع پر چوک گئے تھے وہ بطور خاص اس بار توجہ دیں اور خود کو متمول اور صاحب حیثیت بنانے کے لئے شرف مشتری کا نقش بنوا کر اللہ کی قدرت کا کرشمہ دیکھیں اور دیکھیں کہ اللہ رب العزت سوکھے درختوں کو ہرا بھرا کیسے کر دیتا ہے؟ اور وہ اندھیروں کی کوکھ سے اُجالوں کو کس طرح جنم دیتا ہے۔

اس نقش کے خصوصی اور لازمی فوائد یہ ہیں:

(۱) شرف مشتری کا نقش خوش حالی اور دولت لاتا ہے اور غربت کی دلدل سے بفضل ایزدی نجات عطا کرتا ہے۔

(۲) عزت و مرتبہ میں اضافہ کرتا ہے اور انسان کو برے حالات میں بھی سربلند رکھتا ہے۔

(۳) قرض کی لعنت سے نجات عطا کرتا ہے اور مال و دولت کے لئے نئی نئی راہیں کھولتا ہے۔

(۴) اپنے ہم عصروں میں سرخ رو رکھتا ہے اور مسائل سے حیرتناک انداز میں نجات عطا کرتا ہے۔

ھدیہ : کاغذ پر گیارہ سو روپے ——— چاندی پر اکیس سو روپے ——— اور سونے پر پچیس ہزار روپے ———

۲۵ راگست ۲۰۱۳ء تک آپ کا ہدیہ موصول ہو جانا ضروری ہے، اپنی رقم اس اکاؤنٹ میں ڈالیں۔

HASAN AHMED SIDDIQUI

A/C NO. 20015925432, STATE BANK OF INDIA, BRANCH DEOBAND

اپنا ہدیہ آپ بذریعہ منی آرڈر بھی بھجوا سکتے ہیں اور آپ چاہیں تو ہاشمی مرکز کے نام ڈرافٹ بھی بھجوا سکتے ہیں۔

ہمارا پتہ

ہاشمی روحانی مرکز

محلہ ابوالمعالی، دیوبند، یوپی 247554 یوپی۔ فون 09756726786

قسط نمبر: ۱۶۲

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

بہ سلسلہ سورۂ اخلاص

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت ہو اور اگر محبت دل میں موجود ہے تو اس میں شدت پیدا ہو تو اس کو چاہئے کہ سورۂ اخلاص کے اس نقش کو جمعہ کے دن ساعت زہرہ میں باوضو ہو کر لکھے اور ایسی جگہ اس کو آویزاں کردے کہ اس نقش پر نگاہ پڑتی رہے اور جب بھی اس نقش پر نظر پڑے تو اس کو وہ نظر بھر کے دیکھتا رہے، انشاء اللہ کچھ ہی دنوں میں وہ اپنے دل میں ایک عجیب طرح کا نور محسوس کرے گا جو محبت الٰہی کا مظہر ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

قل	ہواللہ	احد	اللہ	الصمد
ہواللہ	احد	اللہ	الصمد	لم یلد
احد	اللہ	الصمد	لم یلد	ولم یولد
اللہ	الصمد	لم یلد	ولم یولد	ولم یکن لہ
الصمد	لم یلد	ولم یولد	ولم یکن لہ	کفواً احد

اگر کوئی بچہ گھر سے فرار ہو جائے تو اس کو واپس بلانے کے لئے سورۂ اخلاص کا مندرجہ ذیل نقش بہت مفید ثابت ہوتا ہے، اس نقش کو لکھ کر اس پر گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر دم کردیں اور اس کے نیچے مفرور کا نام مع والدہ لکھ دیں، اس کے بعد اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے گھر میں لٹکا دیں، انشاء اللہ بہت جلد مفرور اپنے گھر واپس آئے گا۔

۷۸۶

قل	ہو	اللہ	احد
اللہ	الصمد	لم	یلد
ولم	یو	لد	ولم
یکن	لہ	کفواً	احد

فلاں ابن فلاں واپس شود

من پسند شادی کے لئے

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ من پسند شادی کے لئے بشرطیکہ اس لڑکی یا لڑکے سے طالب کی شادی عقلاً ممکن ہو تو اس نقش کو لکھ کر اپنے ہی گھر میں بھاری پتھر کے نیچے دبا دیں اور روزانہ ۴۱ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھتے رہیں، انشاء اللہ ۴۱ دن کے دوران یا ۴۱ دن کے کچھ عرصے کے بعد من پسند جگہ شادی کے حالات بن جائیں گے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

قل	ہو	اللہ	احد
اللہ	الصمد	لم	یلد
ولم	یولد	ولم	یکن
لہ	کفواً	احد	قل
ہو	اللہ	احد	اللہ
الصمد	لم	یلد	ولم
یولد	ولم	یکن	لہ
	کفواً	احد	

فلاں الحب فلاں ابن علی حب فلاں ابن فلاں

بکری یا گھوڑے کی بیماری کے لئے

اگر کسی کا گھوڑا یا بکری بیمار ہو جائے تو اس کے گلے میں یہ تعویذ ڈال دیں اور ۱۵ دن کے بعد اُتار دیں، انشاء اللہ جانور روبہ صحت ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم قل ہو اللہ احد

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم ولم یکن لہ کفواً احد

بحرمت این نقش اسپ
یا بز نریا مادہ صحت مند شود

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم اللہ الصمد

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم لم یلد ولم یولد

امداد روحانی

بذریعہ آیاتِ ربّانی

قسط:۲۶

حسن الہاشمی

قرآن حکیم کی ایک آیت ہے۔

وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ قَدِیْرًا ۝ (سورہ فرقان)

بزرگوں نے اس آیت کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اس آیت کا ورد کرنے والے کی تمام مرادیں پوری ہوتی ہیں، اس آیت کو روزانہ سو مرتبہ پڑھنے والے شخص کی ہر جائز خواہش پوری ہوتی ہے۔

ماہرین عملیات کا کہنا ہے کہ اگر کسی شخص کی کوئی خاص خواہش پوری نہ ہونے کی وجہ سے اس کا دل مایوس ہو اور طبیعت میں ایک طرح کی گھٹن ہو اور اسے کسی بھی طرح صبر نہ آرہا ہو تو اس کو چاہئے کہ اس آیت کا ورد ہر فرض نماز کے بعد ۷ مرتبہ پڑھ کر اپنے قلب پر دم کرے، انشاء اللہ چند ہی دنوں میں وہ طبیعت میں ایک طرح کا سکون اور نشاط محسوس کریگا۔ اور اللہ اس کو بہت جلد اس کی خواہش کا نعم البدل عطا فرمائیں گے۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کسی شخص کے لڑکے یا لڑکی کا عقد نہ ہوتا ہو اور وہ جلد از جلد اپنے بچوں کی شادی کا خواہش مند ہو تو مذکورہ آیت کو ایک مرتبہ روزانہ پڑھے اور لگاتار ۲۱ روز تک پڑھے، انشاء اللہ بہت جلد اس کے بچوں کی شادی طے ہو جائے گی اور موزوں رشتے میسر آئیں گے۔

اس آیت کا نقش دل کی مرادیں اور خواہشات پوری کرانے میں بہت موثر ثابت ہوتا ہے نیز اس آیت کا نقش اولاد کی شادیاں طے کرانے میں بھی تیر کی طرح کام کرتا ہے اور اس آیت کا نقش دل کی گھٹن اور بے قراری کو کنٹرول میں لاتا ہے اور ذریعہ سکون ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ش، ف یا ذ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔

اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۳۵	۸۴۸	۸۴۵	۸۴۳
۸۴۶	۸۴۱	۸۳۶	۸۴۷
۸۴۰	۸۴۳	۸۵۰	۸۳۷
۸۳۹	۸۳۸	۸۳۹	۸۴۴

اس آیت کا نقش ذوالکتابت یہ ہے۔

۷۸۶

وَهُوَ الَّذِیْ	خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا	فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا	وَكَانَ رَبُّكَ قَدِیْرًا
۶۰۴	۶۱۲	۷۵۹	۱۳۹۵
۶۱۱	۶۰۱	۱۳۹۸	۷۶۰
۱۳۹۷	۷۶۱	۶۱۰	۶۰۳

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہنے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۱۲۷	۱۱۱۹	۱۱۲۴
۱۱۲۱	۱۱۲۳	۱۱۲۶
۱۱۲۲	۱۱۲۸	۱۱۲۰

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ت، ص، ن یا ض ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے، اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دو زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۳۸	۸۴۳	۸۴۱	۸۴۸
۸۴۹	۸۴۰	۸۴۶	۸۴۵
۸۴۴	۸۳۷	۸۴۷	۸۴۲
۸۳۹	۸۵۰	۸۳۶	۸۳۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۱۲۰	۱۱۲۶	۱۱۲۴
۱۱۲۸	۱۱۲۳	۱۱۱۹
۱۱۲۲	۱۱۲۱	۱۱۲۷

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، یا ظ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۴۸	۸۳۵	۸۴۲	۸۴۵
۸۴۱	۸۴۶	۸۴۷	۸۳۶
۸۴۳	۸۴۰	۸۳۷	۸۵۰
۸۳۸	۸۴۹	۸۴۴	۸۳۹

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۱۲۴	۱۱۲۶	۱۱۲۰
۱۱۱۹	۱۱۲۳	۱۱۲۸
۱۱۲۷	۱۱۲۱	۱۱۲۲

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، خ، ع، غ، ر یا ل ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۴۲	۸۳۹	۸۳۸	۸۴۹
۸۳۷	۸۵۰	۸۴۳	۸۴۰
۸۴۷	۸۳۶	۸۴۱	۸۴۶
۸۴۴	۸۴۵	۸۴۸	۸۳۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۱۲۲	۱۱۲۸	۱۱۲۰
۱۱۲۱	۱۱۲۳	۱۱۲۶
۱۱۲۷	۱۱۱۹	۱۱۲۴

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل مذکورہ آیت کو ۱۱ مرتبہ پڑھ کر ان پر دم کردے تو ان کی تاثیر وافادیت دگنی ہوجائے۔

قرآن حکیم کی ایک آیت ہے۔ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ○ (سورۂ فرقان)

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اس آیت کے ورد سے صالح اولاد عطا ہوتی ہے، شادی کے بعد روزانہ اس آیت کو سو مرتبہ صبح شام پڑھنا چاہئے۔

بعض اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر بیوی بچے نافرمانی اور سرکشی پر اتر آئے ہوں تو اس آیت کو روزانہ پانچ سو مرتبہ ۴۰ دن تک پڑھیں، انشاء اللہ بیوی بچوں کو سرکشی اور نافرمانی سے نجات مل جائے گی اور وہ آنکھوں کی ٹھنڈک بن جائیں گے۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر اس آیت کو روزانہ ۲۱ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھا جائے تو بیوی بچے فرماں بردار رہتے ہیں اور انسان بیوی بچوں کی سرکشی اور نافرمانی سے محفوظ رہتا ہے۔

اس آیت کا نقش بیوی بچوں کو مطیع رکھنے میں اور ان میں جذبۂ اطاعت پیدا کرنے میں بہت مفید اور مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ش، ف، یا ذ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۹۷	۹۰۰	۹۰۴	۸۹۰
۹۰۳	۸۹۱	۸۹۶	۹۰۱
۸۹۲	۹۰۶	۸۹۸	۸۹۵
۸۹۹	۸۹۴	۸۹۳	۹۰۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

اس آیت کا نقش ذوالکتابت یہ ہے۔

۷۸۶

وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا	قُرَّةَ اَعْيُنٍ	مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا	رَبَّنَا هَبْ لَنَا
۱۵۱۵	۳۴۲	۹۰۲	۸۴۳
۳۴۳	۱۵۱۸	۸۲۹	۹۰۱
۸۳۰	۹۰۰	۳۴۴	۱۵۱۷

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۱۹۸	۱۱۹۳	۱۲۰۰
۱۱۹۹	۱۱۹۷	۱۱۹۵
۱۱۹۴	۱۲۰۱	۱۱۹۶

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ت، ص، ن یا ض ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دوزانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

۷۸۶

۸۹۳	۸۹۸	۸۹۶	۹۰۴
۹۰۵	۸۹۵	۹۰۱	۸۹۰
۸۹۹	۸۹۲	۹۰۳	۸۹۷
۸۹۴	۹۰۶	۸۹۱	۹۰۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۱۹۴	۱۱۹۹	۱۱۹۸
۱۲۰۱	۱۱۹۷	۱۱۹۳
۱۱۹۶	۱۱۹۵	۱۲۰۰

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۰۴	۸۹۰	۸۹۷	۹۰۰
۸۹۶	۹۰۱	۹۰۳	۸۹۱
۸۹۸	۸۹۵	۸۹۲	۹۰۶
۸۹۳	۹۰۵	۸۹۹	۸۹۴

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۱۹۸	۱۱۹۹	۱۱۹۴
۱۱۹۳	۱۱۹۷	۱۲۰۱
۱۲۰۰	۱۱۹۵	۱۱۹۶

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، خ، ع، غ، ریا ل ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۹۹	۸۹۴	۸۹۳	۹۰۵
۸۹۲	۹۰۶	۸۹۸	۸۹۵
۹۰۳	۸۹۱	۸۹۶	۹۰۱
۸۹۷	۹۰۰	۹۰۴	۸۹۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۱۹۶	۱۲۰۱	۱۱۹۴
۱۱۹۵	۱۱۹۷	۱۱۹۹
۱۲۰۰	۱۱۹۳	۱۱۹۸

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل مذکورہ آیت کو اکیس مرتبہ پڑھ کر ان پر دم کر دے تو ان نقوش کی تاثیر وافادیت دگنی ہو جائے۔ نقوش کو ہرے کپڑے میں پیک کرنے کی تاکید کریں۔ ان نقوش کو مرد اپنے دائیں بازو پر اور عورتیں اپنے بائیں بازو پر باندھیں، لیکن یہ بات واضح رہے کہ جو نقش گلے میں لٹکائے جاتے ہیں ان کے نتائج بحکم خداوندی جلد ظاہر ہوتے ہیں۔

(باقی آئندہ)

☆☆☆☆☆☆☆☆

انمول موتی

☆ ہر آنکھ دیکھتی ضرور ہے مگر محسوس کرنے والی آنکھ بہت کم ہوتی ہے۔

☆ محبت جب وفا میں ڈھلتی ہے تو امر ہو جاتی ہے۔

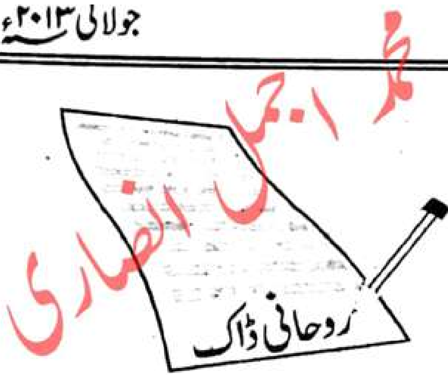
☆ پاؤں گیلا کئے بغیر سمندر تو پار کیا جا سکتا ہے لیکن آنسو بہائے بغیر زندگی نہیں گزاری جا سکتی۔

☆ سفر کی بدولت غلام بادشاہ بن جاتا ہے۔ چاند بھی اگر سفر نہ کرتا تو اتنا خوبصورت نہ ہوتا۔

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

روحانی ڈاک



ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

وقت کی قلت یا محرومی؟

سوال از: شمیم حفیظ دھبن۔

اللہ تعالیٰ آپ کے علم وعمل اور عمر میں برکت دے کر تمام عالم کو آپ کے فیض بابرکت سے مستفیض کرے آمین۔

حضرت میرا شاگردی نمبر T/696/10 ہے۔ میرا نام شمیم حفیظ والدہ کا نام نسیمہ بیگم اور والد مرحوم کا نام حفظ الرحمٰن ہے۔ پہلے مجھے تاریخ پیدائش کا علم نہیں تھا اس لئے لکھا نہیں تھا، لیکن اب مجھے صحیح تاریخ پیدائش معلوم ہوچکی ہے جو 10/06/1975 ہے اور منگل کے دن شام ۴ بجے شام پیدائش ہوئی تھی۔ میں نے ندوۃ العلماء سے عالمیت پھر تفسیر قرآن سے فضیلت اور اسکے بعد معہد الدعوۃ والا رشاد کا ایک سالہ کورس جو کہ ندوۃ العلماء میں بھی ہوتا ہے وہ بھی کیا ہے، اس کے بعد میں ہماچل پردیش جنوری ۲۰۰۱ء میں اور ۲۰۰۴ء میں ۱۸؍اپریل کو یہیں (ہماچل پردیش) کے ضلع منڈی کے ایک گاؤں ڈڈوہ میں ایک لڑکی جس کا نام نکہت نساء ہے اور تاریخ پیدائش 25/06/1979 ہے۔ اس سے میری شادی ہوئی اس وقت میرے دو بچے ہیں، بڑا لڑکا ہے جس کا نام محمد یوشع ہے، تاریخ پیدائش 10/05/2005 منگل کے دن ہوا اور چھوٹی لڑکی ہے جس کا نام رضا شمیم اور تاریخ پیدائش 11/04/2012 ہے۔ میں ساڑھے چار سال سعودی میں رہا اور ۱۱ رجون میں واپسی ہندوستان آیا، لیکن جب سے ہندوستان آیا ہوں کاروبار اب تک نہیں کر پایا ہوں، آپ کے طلسماتی دنیا کے اکثر نمبرات میرے پاس ہیں اور تقریباً ۸ یا ۹ سال سے میرے مطالعہ میں ہیں، پہلے بھی میں نے سعودی عرب سے آپ کو خط لکھا تھا اور آپ کی طرف سے مجھے روحانی عملیات کا کتابچہ بھی ملا، لیکن میرے پاس اتنا وقت باقی نہیں رہا تھا کہ میں سورۂ یٰسین کے نو چلے کر پاتا، اب بھی میرے ساتھ یہی مسئلہ ہے کہ ایک ساتھ نو چلے کرنے کا وقت ممکن نہیں ہو رہا ہے، لہٰذا اگر میں صرف درود شریف اور حصار اور حروف تہجی کی زکوٰۃ نکال دوں، اگر آپ کی اجازت ہو تو بعد میں موقع ملا تو نو چلے کرنے کی کوشش کروں گا اور مجھے یہ پتہ نہیں چل پا رہا ہے کہ قمر منزل شرطین کن کن تاریخوں میں ہوتا ہے، باقی تسبیحات وغیرہ جو آپ نے بتائی ہیں وہ بڑی پابندی سے کر رہا ہوں، اس کے علاوہ اور بھی کچھ چیزیں میں پابندی کے کرتا ہوں، یہ ساری تفصیلات میں نے اس لئے لکھی ہیں تاکہ آپ کے سامنے میری پوری شخصیت واضح ہوجائے اور آپ مجھے بھی وہ باتیں بتادیں جو میرے لئے نقصان دہ ہیں تاکہ میں ان سے بچ سکوں اور کیا چیزیں میرے لئے فائدہ مند ہیں تاکہ میں ان کو کرتا رہوں۔ مجھے آپ کی یہ بات بہت اچھی لگی کہ آپ زیادہ قرآن کریم سے علاج کرنے کو ترجیح دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ مزید آپ کے علم وعمل میں ترقی دے آمین۔

شاید میرا یہ خط آپ کو طویل محسوس ہو کیوں کہ آپ بہت زیادہ مصروف رہتے ہیں، لیکن میری آپ سے یہ التجا ہے کہ چاہے آپ اس کا جواب دیر سے ہی دیں، مجھے کوئی جلدی نہیں ہے، لیکن آپ اس کو اچھے طریقے سے پڑھیں اور سمجھ کر جواب دیں گے تو مجھے بے حد خوشی ہوگی۔ ایک بار پھر آپ کو دعا دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دین اور دنیا کی بھلائی نصیب کرے آمین۔

جواب

اگر آپ باقاعدہ عامل بننے کے خواہش مند نہیں ہیں تو آپ کے لئے شاگردی والے کتابچے کو مکمل کرنا ضروری نہیں ہے، اس کتابچے کی تکمیل تو ان حضرات کے لئے ضروری ہے جو خدمت خلق کے لئے باضابطہ عامل بننے کے آرزومند ہیں۔ ہمارا مشورہ تو یہ تھا کہ آپ وقت نکال کر اس کتابچے میں دی ہوئی ریاضتوں کو مکمل کر لیتے، اس سے آپ کو خود بھی فائدہ ہوتا اور آپ دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے بھی اہل بن جاتے۔ صرف درود شریف اور حصار کی زکوٰۃ ادا کرنے سے بات نہیں بنے گی، جب تک آپ سورۂ یٰسین کے ۹ چلّے نہیں کریں گے، آپ کے لئے روحانیت کا دروازہ نہیں کھلے گا۔ منزل شرطین کے لئے آپ کو روحانی تقویم کا مطالعہ کرنا ہوگا، جب چاند برج حمل میں ہوتا ہے تب وہ منزل شرطین میں ہوتا ہے، لیکن حروف تہجی کی زکوٰۃ ادا کرنے کا بھی فائدہ جب ہی ہے جب آپ پہلے سورۂ یٰسین کے ۹ چلّے پورے کریں۔ ہماری اپنی بساط بھر کوشش یہی ہے کہ روحانی عملیات کے نام پر جو بدعقیدگی اور گمراہی پھیلائی جارہی ہے اس سے اللہ کے بندوں کو بچائیں اور انہیں روحانی علاج کے لئے کلام الٰہی اور اسماء حسنیٰ پر بھروسہ کرنے کی ترغیب دیں۔ قرآن حکیم ایک لازوال خزانہ ہے اور اس میں ہر مرض کا علاج اور ہر الجھن کا حل موجود ہے، بس یقین کی ضرورت ہے، آج کے مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ وہ جشوندے پر، خمیروں پر، انگریزی دواؤں پر اور وٹامنوں پر آنکھیں بند کر کے بھروسہ کر لیتے ہیں، لیکن جب سورۂ فاتحہ یا سورۂ یٰسین کے نقوش کی بات ہوتی ہے تو انہیں بھروسہ کرتے ہوئے تردد ہوتا ہے، یہاں انہیں شرک کی بو آنے لگتی ہے، جب کہ تعویذات بھی اسباب اور وسیلے کے درجے میں آتے ہیں، بے شک کوئی تعویذ فی نفسہٖ موثر نہیں ہوتا لیکن کوئی دوا اور کوئی وٹامن بھی فی نفسہٖ موثر نہیں ہوتا، اس دنیا کی ہر چیز اپنا اثر دکھانے میں اللہ کی مرضی کی محتاج ہے۔ اس دور میں مسلمانوں کا یقین بنانے کے لئے کلام الٰہی کے ذریعہ علاج کرنا عین دانشمندی ہے اور یہی اصل تبلیغ ہے جس سے مسلمان تقریباً غافل ہیں، اگر آپ بھی اس لائن کو محض اس خیال سے اپناتے ہیں کہ آپ اللہ کے بندوں کا علاج کریں گے اور انہیں صراط مستقیم کی رہنمائی بھی کریں گے تو آپ کو دونوں جہاں میں اس کا ثواب ملے گا، لیکن آپ کی پست ہمتی نے آپ کو ایک عظیم کام سے محروم کر رکھا ہے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کو خوش رکھے، ایمان و یقین پر ثابت قدم رکھے اور خدمت خلق کے لئے آپ کو کسی قابل بنائے۔ آپ کا مشورہ سر آنکھوں پر، لیکن عزیزم یقین کریں ہم ہر خط کو گہرائی سے پڑھ کر اور سمجھ کر ہی قلم چلاتے ہیں، ہم اپنی آنکھیں بند کر کے کبھی کسی کی رہنمائی نہیں کرتے۔

عمل میں جان پیدا کرنے کے لئے

سوال از: شیخ جاوید ——— امراوتی

حضرت احقر نے آپ کی کتاب اعداد بولتے ہیں، ۶ نمبر والے حضرات کے لئے سورۂ عصر ۱۵ مرتبہ پڑھنے کے لئے کہا ہے، یہ وظیفہ احقر ہمیشہ کر سکتا ہے یا نہیں، اجازت طلب طلسماتی دنیا کے اندر جو نقوش اور عمل آتے ہیں، اس کی ہم کو استعمال اور دوسروں کو دینے کے لئے اجازت کی درخواست حضرت احقر کو کوئی ایسا وظیفہ بتائیں جس سے عمل میں جان پیدا ہو اور اللہ کے فضل سے اور آپ کی دعاؤں سے اس عمل کا فیض ہمیں اور دوسروں کو ملے۔

احقر نے جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کنواں سے عصری تعلیم حاصل کی ہے۔ احقر سرکاری ملازمت کا خواہش مند ہے۔ حصول مقصد کے لئے آسان عمل بتائیں، آپ سے درخواست ہے۔

جواب

سورۂ عصر کی تلاوت پابندی کے ساتھ روزانہ کیجئے اور تلاوت اس یقین کے ساتھ کیجئے کہ آپ جس ذات گرامی کا کلام پڑھ رہے ہیں وہ اس کائنات کا خالق بھی ہے اور فرماں روا بھی، اسی کے دست قدرت میں پوری کائنات کا نظام ہے، اس کی مرضی کے بغیر نہ ہوائیں چلتی ہیں، نہ پھول کھلتے ہیں، نہ کھیتیاں پروان چڑھتی ہیں، نہ باغوں میں پھل پیدا ہوتے ہیں اور نہ آسمان پر چاند ستاروں کو چمکنے اور دمکنے کی جرأت ہوتی ہے۔ جب آپ کا یقین پختہ ہو جائے گا تو تلاوت قرآن کی افادیت کا مشاہدہ آپ اپنی آنکھوں سے کرنے لگیں گے اور روح کی وادیوں میں بہاروں کی آمد کا اندازہ آپ کو خود ہو جائے گا۔

آپ طلسماتی دنیا میں چھاپے ہوئے نقوش سے خود فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور اپنے اہل خانہ کو بھی فائدہ پہنچا سکتے ہیں لیکن ایک عامل کی حیثیت سے خدمت خلق اس لئے نہیں کر سکتے کہ آپ نے روحانی عملیات کی تعلیم باقاعدہ کسی سے حاصل نہیں کی۔ کتابیں پڑھنے سے کوئی انسان عالم یا

عامل نہیں بن سکتا، اس سے صرف معلومات میں اضافہ ہوتا ہے، مستند عالم اور باضابطہ عامل بننے کے لئے کسی معتبر استاد سے رجوع کرنا اور اس کے سامنے زانوئے ادب تہہ کرنا ضروری ہے۔

آپ جو بھی وظیفہ شروع کریں اس کو پابندی وقت کے ساتھ پڑھیں اور اس یقین کے ساتھ پڑھیں کہ اس وظیفہ کی پابندی سے آپ کی روح کو غذا فراہم ہوگی اور آپ کے جسم کے نہاں خانوں میں یقین کی ایک لہر پیدا ہو جائے گی، آپ کا اپنا یقین آپ کے لئے ایک قوت بن کر اُبھرے گا۔ وظیفے کو مکمل تنہائی کی جگہ مکمل دلجمعی کے ساتھ پڑھنا چاہئے، تب ہی اس کے اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ بات بھی پلّے باندھ لیں کہ کوئی عبادت اور کوئی بھی وظیفہ آج کے دور میں لوگوں کو اس لئے خاطر خواہ فائدہ نہیں پہنچاتا کہ عبادت کرنے والا اور وظیفے پڑھنے والا اللہ کی نافرمانیوں سے نہیں بچتا، جس زبان سے ہم رات کو وظیفے پڑھتے ہیں وہ زبان دن بھر جھوٹ، غیبت اور لعن طعن میں مشغول رہتی ہے، اگر یہ زبان دن میں محتاط رہے تو پھر رات کو جب اسی زبان سے وظیفہ پڑھا جائے گا نور الٰہی کی بارشیں برسنے لگیں گی، اگر ہمیں اپنی عبادت کو قابل قبول اور اپنے وظائف کو روح پرور بنانے کی خواہش ہو تو ہمیں صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے اور بالخصوص اُن گناہوں سے جو زبان سے تعلق رکھتے ہیں، مکمل اجتناب کرنا چاہئے۔

حصول ملازمت کے لئے آپ روزانہ "یا مغنی" تین سو مرتبہ پڑھا کریں اور یا واسع ۱۳۷ مرتبہ عشاء کی نماز کے بعد پڑھنے کا معمول بنائیں، انشاء اللہ بہت جلد ملازمت کے سلسلے میں آپ کی خواہش پوری ہوگی اور رزق میں وسعت پیدا ہوگی۔

معمولی سی غلطی سے پریشانی

سوال از: یامین ________ لاہور (پاکستان)

میں یامین لاہور سے آپ کا ادنیٰ شاگرد ٹی نمبر 736/11۔

امید ہے کہ آپ خیر و عافیت سے ہوں گے، خدا آپ کا سایہ شفقت تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے اور آپ کے علم و عمل سے امت کو مستفیض فرمائے آمین۔

اپنے اعمال کے متعلق آگاہ کرنا تھا اور کہیں کوتاہی کا مرتکب ہوں تو رہنمائی کا طلب گار ہوں، میرے سورۂ یٰسین کے چلّے ۳ مئی ۲۰۱۲ء کو مکمل ہوئے تھے جن سے آگاہی میں ایک خط میں آپ کو لکھ چکا ہوں۔

درود شریف کے چلّے بھی ساتھ چلتے رہے، سورۂ یٰسین کے آخری چلّے کے بعد درود شریف کا تیسرا چلّہ میں نے تقریباً ۲ ماہ سترہ دن کے وقفہ سے شروع کیا، کیوں کہ یہ چلّہ نوچندی اتوار کو شروع کرنا تھا، اس لئے یہ چلّہ میں نے ۲۹ رجولائی ۲۰۱۲ء۔ ۹ ررمضان المبارک کو شروع کیا، یہ چلّہ ۷ رستمبر ۲۰۱۲ء کو مکمل ہوا۔ اس کے بعد حصار کے چلّے ۷۳ دن کے وقفہ کے ساتھ بروز جمعرات ۱۵ رنومبر ۲۰۱۲ء کو شروع کیا جو بروز پیر ۲۴ ردسمبر کو مکمل ہوا۔ اس دوران خدا نے مجھے دوسرے بیٹے سے نوازا جس کی ولادت ۱۳ ر فروری بروز بدھ دن ۳:۵۵ پر ہوئی اور اس کا نام (احمد) رکھا۔

اسی وجہ سے گھر میں کوئی اور نہ ہونے کی وجہ سے میری مصروفیات میں اضافہ ہوا۔ درود شریف کے آخری چلّہ حصار کا چلّہ اور اب ابجد قمری کی زکوٰۃ میں جو وقفے ہیں اسی وجہ سے ہیں۔ اب میں نے ابجد قمری کی زکوٰۃ شروع کی تھی۔ ۱۲ ر مارچ کو اس میں مجھ سے ایک غلطی ہوگئی، منزل طرفہ کے وقت کے تعین میں غلطی یوں ہوئی کہ منزل نثرہ اور اس سے پہلی منازل کا وقت داخلہ رات تاریخ تبدیل ہونے سے پہلے کا تھا اور میں رات ۱۲ بجے کے بعد پڑھتا تھا، منزل نثرہ کی پڑھائی منگل کا دن گزارنے کے بعد رات کو میں نے کی، آگے بروز بدھ ۲۰ ر مارچ کو تقویم میں منازل اور اوقات داخلہ کو میں نے خالی پایا اور طرفہ منزل کو میں نے ۲۱ ر مارچ بروز جمعرات میں لکھا دیکھ کر اس کے وقت کو سمجھ نہ پایا اور جمعرات کا دن گزار کر جمعہ کی فجر کے بعد منزل طرفہ کی پڑھائی کر ڈالی، حالانکہ منزل طرفہ کا وقت داخلہ بدھ کا دن گزرنے کے بعد جمعرات کی رات کو ۴۹:۱ پر تھا اور مجھے یہ پڑھائی جمعرات کی فجر کے بعد کرنی چاہئے تھی۔ اسی لئے اب میں ابجد قمری کی زکوٰۃ ۹ ر اپریل کو دوبارہ شروع کروں گا۔

چلّوں کی کرنے میں میں نے کتابچے کی ترتیب ملحوظ رکھا، لیکن تین جگہوں پر چلّوں کے دوران وقفہ اور ابجد قمری کی زکوٰۃ کے دوران غلطی کی وجہ سے ذہن میں خلش سی ہے۔ برائے مہربانی اس امر میں عاجز کی رہنمائی فرمائیں۔

خدا مجھ حقیر اور ناقص کو آپ سے زیادہ سے زیادہ مستفیض فرمائے آمین۔

جواب

آپ کے خط کے جواب میں تاخیر ہوگئی، ہمیں یقین ہے کہ آپ

نے حروف تہجی کی زکوٰۃ کو دوبارہ ادا کردیا ہوگا اور جو غلطی آپ سے ہوگئی تھی اس کی آپ نے تلافی کردی ہوگی۔ حروف تہجی کی زکوٰۃ میں اگر کسی منزل میں غلطی ہوجایا کرے تو زکوٰۃ کو بالترتیب پوری کرلینی چاہئے، جس منزل کے تعین میں غلطی ہوجائے، اگلے ماہ اس کا اعادہ کرلینا چاہئے، پوری زکوٰۃ دہرانے کی ضرورت نہیں ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ وظائف اور زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے جگہ اور وقت کی پابندی ایک اہم ذمہ داری ہے جو طلباء کو ادا کرنی پڑتی ہے، لیکن اس ذمہ داری کو ادا کرنے کے بعد روحانیت کی جو بیش بہا دولت حاصل ہوتی ہے وہ انسان کو پیسوں سے بھی مالا مال کرتی ہے اور عزت ومقبولیت کی دولت سے بھی سرفراز کرتی ہے۔ عمر بھر کی خوش حالی اور عزت ومقبولیت کے پیش نظر یہ چند مہینوں کی ریاضتیں جن کو ادا کرنے میں روزانہ ایک گھنٹہ بھی نہیں لگتا کچھ بھی نہیں ہے۔

میں جب اپنے استاد کے حکم سے ان ریاضتوں سے گزر رہا تھا تو مجھے بھی کچھ شاق گزرتا تھا، آج میں سوچتا ہوں کہ اگر میں ان ریاضتوں سے بددل ہوجاتا اور اپنے استاد کا دامن چھوڑ دیتا تو میں کتنی بڑی دولت سے محروم ہوجاتا۔

امام ابویوسفؒ کو علم حاصل کرنے کا شوق تھا لیکن ماں باپ ان سے کپڑے دھونے کی مزدوری کرانا چاہتے تھے، لیکن امام ابویوسفؒ نے ماں باپ کی خواہش کی عزت تو کی لیکن چوری چھپے علم حاصل کرتے رہے اور پھر ایک دن وہ آیا جب علم دین کی دولت کی بنا پر انہیں چہار دانگ عالم میں عزت وتوقیر اور سربلندی اور سرفرازی کی دولتیں نصیب ہوئیں اور جب تک یہ دنیا قائم رہے گی امام محمدؒ اور امام ابویوسف کا چرچا دنیا بھر میں پھیلتا رہے گا اور کھربوں انسان ان کی اتباع کرنے میں فخر محسوس کریں گے۔

آپ ہمت سے کام لیں اور ان ریاضتوں کی تکمیل کریں، اس کے بعد آپ خدمت خلق کا بیڑہ اٹھالیں، ہم یقین کرتے ہیں کہ اللہ آپ کے اندر خدمت خلق کی اہلیت پیدا کردیں گے اور آپ کی حسن نیت اور جذبۂ خدمت کی بنیاد پر آپ کو وہ مقبولیت اور عظمت عطا کریں گے کہ دیکھنے والے رشک کرنے پر مجبور ہوں گے۔ روحانی عملیات کے ذریعہ آپ دین اسلام کی مؤثر تبلیغ بھی کرسکتے ہیں، لوگوں کی ضرورتوں کو اپنے ہاتھوں میں لے لیجئے، لوگ آپ کے حکم اور آپ کی خواہش کے سامنے اپنا سر جھکائیں گے، آپ اللہ کے بندوں سے محبت کریں گے اور ان کی خدمت کے لئے ہمہ تن تیار رہیں گے تو آپ کا نظریہ خود بخود ان کے دلوں میں اپنا گھر بنالے گا۔ اسلام اسی طرح پھیلا ہے اور اسلام قیامت تک اسی طرح پھیلے گا۔ اسلام نہ تقریروں سے پھیلا ہے نہ تلواروں سے، یہ پھیلا ہے محبت اور خدمت سے، ہم یقین کرتے ہیں کہ آپ خود کو اہل بنانے کی کوشش کریں گے، اس کے بعد آپ اس سفر میں تنہا نہیں رہیں گے، ایک خلقت آپ کے نقش قدم پر چلنے کے لئے بے قرار ہوجائے گی۔

ہماری دعائیں آپ کے ساتھ اور اپنے سب شاگردوں کے ساتھ ہیں، ہماری دعا ہے کہ اللہ صحیح عاملین کی ایک جماعت پیدا کرے تاکہ اس کے ضرورت مند بندے اِدھر اُدھر بھٹکنے سے محفوظ رہیں آمین۔

فرمائش وظیفہ

سوال از: (نام مخفی، اورنگ آباد)

حضرت میں نے کئی بار آپ کو خط لکھے اور ہر بار رسالے میں جواب ڈھونڈتی رہی، مگر جواب نظر نہ آیا، جانتی ہوکہ ہر خط کے جواب دینا مشکل ہے۔ حضرت والا اس ناچیز کو کوئی ایسا بطور خاص عمل بتادیں جس کو میں جس مقصد کے لئے، یعنی ملازمت ''شہرت'' دولت ''عزت'' بیماری، ذہن کی تیزی، غرض جس جائز مقصد کے لئے پڑھا جائے، حیرت انگیز طور پر کامیابی ملے جو کبھی خطا نہ کرے۔

حضرت والا ہمیشہ کی طرح اس بار بھی جواب کی امید میں خط لکھ رہی ہوں، مایوس مت کیجئے، اپنے رسالے میں شائع کرکے شکریہ کا موقع عنایت کردیں، عین نوازش ہوگی۔

میں نے اپنے مسائل کے لئے مختلف قسم کے عاملوں سے رجوع ہوئی تھی، لیکن صحیح قسم کے عامل حضرات نہ نظر آئے، ہر عامل کی فیس ادا کرنا بس میں نہیں ہے، کئی لوگوں نے اپنے علم کو ذرائع معاش کا ذریعہ بنا رکھا ہے، شفا کسی طرح کی نہیں ہوتی ہے، پریشان حال لوگوں کا وقت الگ برباد، غرض چھوٹی چھوٹی باتیں بتا کر لوگوں کو بے وقوف بنایا جارہا ہے، کچھ ایسے عامل بھی نظر آئے جو پردہ دار خواتین پر بری نگاہ رکھتے ہیں، کیا یہ لوگ بھول گئے ہیں بلکہ عامل حضرات کا مقصد خدمت خلق سے خدمت نہیں کچھ اور ہے، معافی چاہتی ہوں میں عامل حضرات کی بدنامی یا ان پر تہمت نہیں لگارہی ہوں بلکہ آنکھوں دیکھا حال بیان کررہی ہوں اور چاہتی ہوں کہ آپ ایسا کوئی عمل بتادیں جو زیادہ سے زیادہ طویل نہ ہو نہ

زیادہ مشکل، کیوں کہ جو وظیفے یا عمل چالیس دن کے ہوں گے وہ کرنے سے میں قاصر ہوں۔ خدا آپ کو جزائے خیر عطا کرے اور اس رسالے کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے جو مایوسیوں میں امید کی کرن ہے۔

جواب

نوچندی جمعرات سے اس وظیفے کی شروعات کریں، نوچندی جمعرات اس جمعرات کو کہتے ہیں جو چاند کی ۳ رتاریخ کو آتی ہے یا اس کے بعد آتی ہے۔

وظیفہ یہ ہے۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل. اس وظیفے کو روزانہ ظہر کی نماز کے بعد ۴۵۰ مرتبہ پڑھنا ہے، اول آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنا ہے۔ اس وظیفے کو پڑھتے وقت آپ کو یہ یقین ہونا چاہئے کہ آپ کا رب قادر مطلق ہے اور جو لوگ اس کے سامنے اپنا دامن پھیلاتے ہیں وہ ان کو کبھی مایوس نہیں کرتا اور جب وہ دینے کا ارادہ کر لیتا ہے تو دنیا کی طاقت اس کے بندے کو محروم نہیں کرسکتی اور وہ جب نہ دینے کا فیصلہ کر لیتا ہے تو دنیا کی کوئی طاقت بندے کو کچھ عطا نہیں کرسکتی۔ آپ کا یہ یقین آپ کے اندر ایک جوش تو برقرار رکھے ہی گا اور آپ وظیفہ پڑھتے وقت رگوں میں ایمانی حرارتوں کو صاف طور پر محسوس کریں گی۔

یہ وظیفہ وہ ہے جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان و یقین کے ساتھ خود بھی اپنی زبان مبارک سے پڑھا ہے اور صحابہ کرام کو اس کی تلقین کی ہے۔ غزوہ بدر کے موقع پر کفار و مشرکین کی تعداد چار ہزار سے زیادہ تھی اور مسلمان صرف ۳۱۳ تھے۔ کفار و مشرکین کے پاس ہتھیاروں کی بھی کوئی کمی نہیں تھی اور ان کے لشکر میں گھوڑے، اونٹ اور ہاتھی بھی لاتعداد تھے، جب کہ مسلمانوں کے پاس ہتھیار برائے نام تھے اور دیگر ساز و سامان اور اونٹ اور گھوڑے بھی اتنے تھے کہ جنہیں انگلیوں پر گنا جاسکتا تھا۔ ایسے ہوش ربا حالات میں صحابہ کرام کو اگر جنگ ہار جانے کی تشویش تھی تو یہ تشویش خلاف عقل نہیں تھی، چنانچہ ایک صحابی نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، یارسول اللہ! کہ جنگ ہم کس طرح جیت سکتے ہیں، ہم برائے نام ہیں اور وہ لاتعداد۔ ہمارے پاس کچھ بھی نہیں ہے اور ان کے پاس سب کچھ، یہ سن کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مطمئن لب و لہجے میں فرمایا میں حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل پڑھ رہا ہوں اور یہ پڑھتے ہوئے میں پہاڑوں سے ٹکرا سکتا ہوں کیونکہ اس وظیفہ کا مطلب یہ ہے کہ کافی ہے ہمیں ہمارا وہ رب جو بہترین کارساز ہے اور جس کی کارسازی انسان کو سرخرو بھی رکھتی ہے اور سربلند بھی۔ تاریخ اسلامی اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ غزوہ بدر میں کفار و مشرکین کو زبردست شکست ہوئی اور مسلمانوں کی مٹھی بھر جماعت بے شمار افراد پر غالب آگئی۔

آپ یقین کے ساتھ اگر اس وظیفے کو جاری رکھیں گی تو انشاء اللہ آپ کو اپنے تمام مسائل پر کنٹرول حاصل ہوگا، بدخواہوں پر رعب قائم رہے گا اور خیر خواہوں کے قلوب میں آپ کی محبت اور عزت اور بڑھ جائے گی۔

آپ مغرب کی نماز کے بعد نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْر کا ورد بھی کیا کریں، اس وظیفہ کو تین سو مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیے، اول و آخر سات مرتبہ درود شریف پڑھیں، انشاء اللہ ان دونوں وظیفوں کی پابندی سے آپ کی تمام خواہشیں اور ضرورتیں بفضل رب العالمین پوری ہوجائیں گی، اگر آپ یہ نقش بھی گلے میں ہرے کپڑے میں پیک کر کے ڈال لیں تو سونے پر سہاگہ ہوگا اور نتائج جلد سامنے آئیں گے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۱۸	۳۲۱	۳۲۴	۳۱۱
۳۲۳	۳۱۲	۳۱۷	۳۲۲
۳۱۳	۳۲۶	۳۱۹	۳۱۶
۳۲۰	۳۱۵	۳۱۴	۳۲۵

بازاری قسم کے عاملوں کے بارے میں آپ نے جو کچھ لکھا ہے وہ لفظ بہ لفظ درست ہے۔ اس لائن کی اکثریت کا حال یہ ہے کہ وہ صرف لوٹ مار میں لگے ہوئے ہیں۔

اللہ سے دعا کریں کہ ہماری تحریک کامیاب ہوجائے اور معتبر اور خدا ترس عاملین کی ایک کھیپ تیار ہوجائے تاکہ اس کے بندے تمام خطرات سے محفوظ رہیں۔

کامیابی میں رکاوٹ

سوال از: عبد القدوس۔

عرض گزارش یہ ہے کہ میں آپ کا شاگرد ہوں تا دہلی کی حاضرات

کے عمل کرنے تھے، آپ سے اجازت ہے اور چاروں طرف ۲۱، ۲۱ مرتبہ پڑھنے کے لئے آپ نے اجازت دی تھی، اب تک ۱۰ سے زیادہ چلّے ہوگئے ہیں، جنات عمل میں رکاوٹ ڈال رہے ہیں، عمل بند کرتا ہوں تو آپ بشارت میں نادعلی پڑھنے کی طرف اشارہ دیتے ہیں اور عمل کرتا ہوں تو جنات شہوت سے گناہ کرانے کی کوشش کرتے ہیں، جسم کی گرمی بڑھ گئی ہے، تصوف کی لائن سے کچھ منزلیں طے کیا ہوں، آپ کی توجہ سے ترقی ہوئی ہے، آپ نے مجھے اس لائق بنایا ہے، دوسرے توجہ دے رہے ہیں۔ شروعات آپ سے ہی ہوئی مشاہدہ میں آپ نے میرا ہاتھ اونچا کرکے دنیا سے مخاطب ہوکر فرمایا، دیکھئے میرے شاگرد کو، مولانا ایسی توجہ ڈالو کہ میرے جسم کی گرمی کم ہوجائے، یہ گرمی ذکر کی طرح ہے۔ درود پڑھتا ہوں ذکر کی گرمی کم ہونے کے لئے اور یاسلام بھی پڑھتا ہوں ذکر کی گرمی کم ہونے کے لئے یہ ذکر جہر کی گرمی نہیں ہے، میں ذکر جہر نہیں کرتا کبھی کبھی جلی ذکر کرتا ہوں، یہ نادعلی کے عمل کی ہی گرمی ہے اور اس عمل کی اجازت آپ سے ہی ہے، خصوصی توجہ فرمائیں، عین نوازش ہوگی، اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

جواب

آپ روزانہ دوسو مرتبہ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْم پڑھ کر اپنے سینے پر دم کرتے رہیں، اور اگر ممکن ہو تو روزانہ پانی پر بھی دم کر کے پیتے رہیں، اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْم			
۱۳۱	۱۳۷	۹۰	۴۶۰
۹۱	۴۵۹	۱۳۲	۱۳۶
۴۵۸	۸۸	۱۳۹	۱۳۳
۱۳۸	۱۳۴	۴۵۷	۸۹

اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے درود شریف کی کثرت رکھیں، ہر طرح کے گوشت سے کلی طور پر پرہیز رکھیں، دودھ دہی کا زیادہ استعمال کریں اور زیادہ تر سفید لباس میں رہیں۔ اگر درود عام کا ورد رکھیں تو بہتر ہوگا، درود عام یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ.

اپنی زبان کو ہر طرح کی بکواس جھوٹ اور غیبت سے محفوظ رکھیں، انشاءاللہ مذکورہ عمل میں جو رکاوٹیں پڑ رہی ہیں وہ دور ہوجائیں گی اور آپ انشاءاللہ بہت جلد پوری طرح کامیابی سے ہمکنار ہوجائیں گے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کو تمام خطرات سے محفوظ رکھے، اور آپ کو ہر عمل میں پوری پوری کامیابی عطا کرے آمین۔

آسیبی اثرات

سوال از: محمد مظفر حسین ــــــــــ آسنسول

عرض خدمت یہ ہے کہ میری اہلیہ شکیلا بانو اور ساس کا نام انوری خاتون ہے۔ میری شادی ۲۰۰۶ء میں ہوئی تھی۔ شادی کے ایک سال بعد گرمی کے موسم میں گھر کے آنگن میں تنہا ہوئی تھی وہ کہتی ہیں کہ اچانک میرے پاس کوئی آکر سوگیا اور میں ڈرگئی، اس دن سے لے کر آج تک ان کی طبیعت خراب ہوتا چلا جارہا ہے اور میں ان کا علاج کئی عاملوں سے کروایا، لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا، کوئی بھی شخص دیکھتا ہے تو اسے یہی کہتا ہے کہ اس کی جسم ایک ڈھانچہ کے مانند ہے جو کہ نہ دوا اثر کرتی ہے، نہ دعا میں آسنسول میں ایک مسجد میں موذن کے کام انجام دیتا ہوں، ہر وقت سوچ وفکر میں لگا رہتا ہوں، یہ میرے گھر کی بلاومصیبت کیسے دور ہو۔

دوسری بات یہ ہے کہ جب میں اس مریض کے متعلق سوال کرتا ہوں تو کہتی ہیں کہ رات میں ایسا لگتا ہے کہ کوئی مجھے پریشان کرتا ہے اور صبح جب میں اٹھتی ہوں تو کپڑا خراب ہوجاتا ہے۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں، اس مرض کی دعا یا دوا بتائیں اور مجھے شکریہ کا موقع دیں۔

میں آپ کے جواب کا انتظار کرتا ہوں، اس سے پہلے ایک خط بھیج چکا ہوں، اس کا کوئی جواب نہیں ملا۔

جواب

آپ کی اہلیہ جنات کے اثرات کا شکار ہیں، بہتر تو یہی ہوتا کہ آپ ان کا علاج کسی معتبر عامل سے کرالیتے، کیوں کہ اس طرح کے اثرات میں جب علاج ہوتا ہے تو مریض پر مختلف کیفیتیں طاری ہوتی ہیں۔ اس وقت عامل کا قریب ہونا ضروری ہوتا ہے تاکہ وہ اپنے کسی عمل سے مریض کو کنٹرول کرتا رہے، لیکن مشکل تو یہ ہوگئی کہ صحیح عامل جستجو کے

بعد بھی دستیاب نہیں ہوتا، ایک طرف تو ہمارے معاشرے کی صورت حال یہ ہے کہ:

عاملوں کی کمی نہیں غالب
ایک ڈھونڈو ہزار ملتے ہیں

اور دوسری طرف یہ بھی ہمارے معاشرے اور ماحول کا المیہ ہے کہ مستند اور معتبر قسم کا عامل ہزار تلاش کے بعد بھی ہاتھ نہیں لگتا، ورنہ اس طرح کے امراض کا علاج مشکل نہیں ہے۔ جب تک آپ کو کوئی عامل نہ ملے خدا کے بھروسے پر یہ نقش اپنی بیوی کے گلے میں ڈالیں، اس نقش کو لکھ کر موم جامہ کر کے کالے کپڑے میں پیک کرلیں اور بیوی کے گلے میں ڈال دیں۔

۷۸۶

۳۴۸۵	۳۴۹۹	۳۴۹۶	۳۴۹۳
۳۴۹۷	۳۴۹۲	۳۴۸۶	۳۴۹۸
۳۴۹۱	۳۴۹۴	۳۵۰۱	۳۴۸۷
۳۵۰۰	۳۴۸۸	۳۴۹۰	۳۴۹۵

بحرمتہ ایں نقش ہر بلا دفع شود

اس نقش کو آتشی چال سے پر کریں، آتشی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

اس نقش کو گلاب وزعفران سے طشتری پر لکھ کر پانی سے دھوکر روزانہ ایک طشتری کم سے کم ۲۱ دن تک پلائیں، انشاء اللہ اثرات سے اور جنات کی بے ہودہ حرکتوں سے نجات مل جائے گی۔ دوران علاج یعنی ۲۱ دن تک اگر کسی بھی طرح کا گوشت نہ کھائیں تو بہتر ہوگا اور کوئی پرہیز نہیں ہے۔

نقش پہننے والا یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۳۲	۱۱۲۴	۱۱۲۹
۱۱۲۶	۱۱۲۸	۱۱۳۱
۱۱۲۷	۱۱۳۳	۱۱۲۵

اس نقش کی رفتار یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱	۶
۳	۵	۷
۴	۹	۲

تربیت نامہ مکمل ہوا

سوال از: مولانا عبدالاحد اسعدی۔

احقر بخیر ہے، اللہ رب العزت سے قوی امید ہے کہ حضرت اقدس بھی بخیر و عافیت ہوں گے، دیگر یہ کہ احقر عبدالاحد ولد عبدالصمد صاحب۔ میرا ٹی نمبر T/621/09 ہے۔ مجھے جو تعلیم و تربیت نامہ دیا گیا تھا وہ مکمل ہو چکا ہے، میں نے سورۂ یٰسین کے نو چلّے مکمل کرلئے اور اس کے ساتھ ساتھ درود پاک کے تین چلّے بھی کرلئے، پھر حصار کی زکوٰۃ بھی ادا کی، پھر حروف تہجی کی زکوٰۃ بھی منزل شرطین سے شروع کر کے ۲۸ دن میں مکمل کرلیا، پھر نقوش کی زکوٰۃ بھی ادا کردی، پہلے مثلث ترتیب سے، پھر مربع ترتیب سے اور مخمس، اس طرح سے یہ تربیت نامہ مکمل ہو چکا ہے اور مکمل ہونے کے بعد میں کئی خطوط لکھا ہوں مگر کسی بھی ماہنامہ میں جواب نہیں آرہا ہے۔ امید ہے کہ اس مرتبہ ضرور جواب ملے گا۔

عرض کرنا یہ ہے کہ حضرت مجھے آگے کا تربیت نامہ مطلوب ہے، آگے کیا کرنا ہے روانہ کریں تو مہربانی ہوگی۔ آپ نے کشکول عملیات کی اجازت دی ہے، میں نے کشکول عملیات کے صفحہ نمبر: ۱۵۸ پر۔ مؤثر ترین حاضرات کا نقش تحریر تھا، اس کی زکوٰۃ کا طریقہ بھی اس میں دیا گیا تھا، تو میں نے اس کی بھی زکوٰۃ ادا کردی۔

دوسری گزارش یہ ہے کہ جادو ٹونا نمبر کے صفحہ نمبر ۱۱۰ پر عمل نمبر ۱۰ اور

صفحہ نمبر:۱۵اپر بھی اجازت مرحمت فرمادیں تو آپ کا کرم ہوگا۔

جواب

اللہ کا فضل وکرم ہے کہ آپ نے بنیادی ریاضتوں کا سفر مکمل کرلیا اب منزل مقصود آپ کے بہت قریب ہے۔اب آپ فن کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔راقم الحروف کی مرتب کردہ تحفۃ العاملین کا مطالعہ بھی جاری رکھیں اور آہستہ آہستہ خدمت خلق کی شروعات کریں۔اس لائن میں باقاعدہ قدم رکھنے سے پہلے چند باتوں کو ذہن میں رکھیں۔

نمبرایک رزق کے سلسلے میں محتاط رہیں، دانستہ حرام کے لقمے کو اپنے پیٹ میں نہ اُتاریں، بالخصوص دعوتوں میں شرکت کرتے وقت دیکھ لیں کہ دعوت دینے والا سودخوری جیسی روحانی بیماریوں میں مبتلا تو نہیں ہے، اگرآپ کھانے پینے میں محتاط نہیں رہیں گے تو دعا ہرگز ہرگز قبول نہیں ہوگی اور تعویذ ایک طرح کی دعا ہی ہے، یہ اللہ کے نزدیک اس وقت قابل ہوگا جب کاغذ پر قلم چلانے والاحرام روزی سے اجتناب کرتا ہوورنہ اس تعویذ کی حیثیت کاغذ کے ایک پرزے سے زیادہ نہیں ہوگی۔

نمبردو یہ ہے کہ آپ زبان سے متعلق تمام گناہوں سے خودکومحفوظ کرلیں، جھوٹ نہ بولیں، کسی کی غیبت نہ کریں، کسی پر تہمت نہ اُچھالیں، کسی پرلعن طعن نہ کریں، اپنی زبان سے کسی کی دل شکنی نہ کریں اور فضول باتوں سے بھی خودکوحتی الامکان بچائیں تب ہی آپ کی دعاؤں میں تاثیر پیدا ہوگی۔

نمبرتین یہ کہ اللہ کا جوبھی بندہ کسی ضرورت کو لےکرآپ کے پاس آئے آپ اس کو اہمیت دیں۔آنے والا ہندو ہو مسلمان ہو، دیوبندی ہو بریلوی ہو، تبلیغی جماعت کا ہو جماعت اسلامی کا ہو، شیعہ ہو سنی ہو، آپ کو اس سے کوئی غرض نہیں ہونی چاہئے، آپ اس کی خدمت محض یہ سوچ کر کریں کہ اس کو اس اللہ نے آپ کے پاس بھیجا ہے جوآپ کا بھی رب ہے اور اس کی عطا کردہ صلاحیتوں سے آج آپ کسی قابل بنے ہیں اگر آپ کا کوئی دشمن بھی آپ کے پاس بغرض علاج آجائے تو آپ کو اس کی بھی مدد کرنی چاہئے۔

نمبر چار، ہدیہ لینا گناہ اور ناجائز نہیں ہے آپ جو وقت کسی کے علاج میں لگائیں گے اس کا ہدیہ وصول کرسکتے ہیں، لیکن اس میں زور زبردستی اورلوٹ مار نہیں ہونی چاہئے اوراگر کسی کے پاس دینے کو کچھ نہ ہو تو آپ کو اس کا بھی کام کردینا چاہئے۔آپ دوران علاج خود کو مزاج خداوندی اور مزاج محمدی میں ڈھال لیں۔خدا کا مزاج یہ ہے کہ جب وہ رحمت کی بارش برساتا ہے تو کافر کے کھیت میں بھی بارش اتنی ہی ہوتی ہے جتنی مسلمان کے کھیت میں، اور مزاج محمدی یہ ہے کہ وہ گناہ گاروں کے بارے میں یہ فرمایا کرتے تھے کہ یہ میرے ہیں، آپ صرف ان لوگوں پر دھیان نہ دیں جو آپ کے مذہب اور آپ کے مسلک سے وابستہ ہوں بلکہ آپ سب کے ساتھ ہمدردی رکھیں اور کسی کو خطا کار اور مجرم سمجھ کراس کا دل توڑنے کی غلطی نہ کریں۔

آپ نے کشکول عملیات کے جن عملیات کی اجازت مانگی ہے میری طرف سے ان کی اجازت ہے، آپ حسن نیت کے ساتھ کوئی بھی عمل شروع کرسکتے ہیں۔میری دعا ہے کہ اللہ آپ کو کامیابیوں سے سرفراز کرے اور آپ اللہ کے بندوں کی مخلصانہ خدمت انجام دیتے رہیں۔

نماز حاجت کیا ہے؟

سوال از: عبدالرشید نوری ــــــــــ بھوپال

بخدمت شریف حضرت، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزارش یہ ہے کہ نماز حاجت کا طریقہ کیا ہے، کس طرح پڑھی جاتی ہے اور نماز میں کیا پڑھا جاتا ہے، یہ نماز حاجت ایک بار پڑھی جاتی ہے یا حاجت جب تک پوری نہ ہو پڑھی جاتی ہے۔ماہنامہ طلسماتی دنیا میں جواب دیں، شکریہ۔

جواب

نماز حاجت کا طریقے بے شمار بزرگوں سے منقول ہیں۔ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ جب آپ کو کوئی حاجت درکار ہو تو آپ مکمل ایمان ویقین کے ساتھ دو رکعت نماز نفل بہ نیت قضاء حاجت پڑھیں اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس بار سورۂ اخلاص پڑھیں۔نماز سے فارغ ہونے کے بعد سجدے میں جاکر "یامسبب الاسباب" لاتعداد مرتبہ پڑھتے رہیں، جب آپ پر رقت طاری ہوجائے سجدے سے سر اٹھا کر جو بھی آپ کی حاجت ہو اس کی تکمیل کے لئے دعا کریں اور دعا اس یقین کے ساتھ کریں کہ اللہ اپنے بندوں کی سنتا ہے اور اس سے مانگنا اور اس سے طلب کرنا اچھا لگتا ہے۔اس دنیا میں جب ہم لوگوں سے کچھ طلب کرتے ہیں تو ہم ان کی نظروں سے گرجاتے ہیں اور بندہ اللہ کی نظروں سے اس وقت گرتا ہے جب وہ اس سے مانگنا اور طلب کرنا چھوڑدے۔

آپ اس یقین کے ساتھ کچھ مانگیں کہ اس در سے اگر میں محروم رہا تو پھر مجھے کسی اور در سے کچھ ملنے والا نہیں ہے۔ جب اس یقین کے ساتھ اپنے ہاتھ دعا کے لئے اٹھائیں گے تو دعا ضرور قبول ہوگی۔

یہ بات یاد رکھیں کہ نماز قضاء حاجت جائز امور میں پڑھنی چاہئے، ناجائز امور میں ایسی نمازیں پڑھنا نماز کی توہین ہے اور اللہ کے غضب کو واجب کرتی ہے۔

مسئلہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سوال از: (ایضاً)

بخدمت شریف حضرت، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نمبر ایک: حضرت جس طرح یا اللہ پڑھا جاتا ہے کیا اسی طرح یا محمدؐ پڑھ سکتے ہیں، کوئی بے ادبی تو نہیں ہے۔

نمبر دو: سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کے لئے خاص الخاص درود شریف کیا ہے اور اس کے پڑھنے کا طریقہ کیا ہے۔ برائے کرم ماہنامہ طلسماتی دنیا میں جواب شائع کریں۔

جواب

محتاط علماء نے یہ فرمایا ہے کہ "یا محمدؐ" لکھنا اور پڑھنا درست نہیں ہے، کیوں کہ ایک طبقہ اس طرح کا انداز اس لئے اختیار کرتا ہے کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر وناظر تصور کرتا ہے، جب کہ صحیح بات یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روضۂ اطہر میں حیات ہیں اور قیامت تک حیات رہیں گے، لیکن آپ ہر جگہ اللہ تعالیٰ کی طرح حاضر وناظر نہیں ہیں اس لئے یا محمد اور یارسول اللہؐ جیسے کلمات کا استعمال درست نہیں ہے۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق یہ بات یاد رکھیں کہ ان کی محبت کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا، اللہ کے بعد ان ہی کا مقام سب سے زیادہ بلند ہے اور یہی رشتہ وہ رشتہ ہے جو پوری امت کو ایک زنجیر میں باندھے ہوئے جس دل میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نہ ہو وہ دل دل ہی نہیں ہے، کیوں کہ جس ذات گرامی نے اپنی امت کے لئے بے شمار زخم کھائے، جس نے اپنی قیامت تک پیدا ہونے والی امت کو لاتعداد دعاؤں سے نوازا، ان سے محبت نہ کرنا اس بات کی علامت ہے کہ انسان صاحب ایمان تو کیا ہوتا پوری طرح انسان بھی نہیں ہے، کیوں کہ اپنی جان، اپنے مال اور اپنے بیوی بچوں سے زیادہ ہم سب کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنی چاہئے اور یہ محبت سرکار پر کوئی احسان نہیں ہے، بلکہ یہ محبت ایک ایسا فرض ہے جو ہر مسلمان کو پوری ذمہ داری کے ساتھ ادا کرنا چاہئے، تب ہی وہ اللہ کی نظروں میں مقبول ہو سکتا ہے۔

ایک شاعر نے کہا تھا۔

محمد کی غلامی خون کے رشتوں سے بالا ہے
یہ رشتہ دنیاوی قانون کے رشتوں سے بالا ہے

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ان کی اطاعت اور ان سے رشتۂ عقیدت ہی ہم سب مسلمانوں کو تسبیح کے دانوں کی طرح ایک لڑی میں پروتا ہے، لیکن اس محبت، اطاعت اور عقیدت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ اس لئے اگر ہم "یا محمدؐ" نہ لکھیں تو بہتر ہے، کیوں کہ اس سے حاضر وناظر کا تصور ابھرتا ہے جو قرین دین وشریعت نہیں ہے۔

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم زیارت سے مشرف ہونے کے لئے زیادہ سے زیادہ سورۂ کوثر اور زیادہ سے زیادہ درود ابراہیم کا ورد کرنا چاہئے اور رات کو سوتے وقت پاک صاف بستر پر سونا چاہئے۔ دوسرے یہ کہ عشاء کے بعد غیر ضروری باتوں سے خود کو بچاتے ہوئے جلد سے جلد بستر پر پہنچ جانا چاہئے۔ سوتے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تصور آنکھوں میں بسائے رکھنا چاہئے اور درود شریف پڑھتے ہوئے دائیں کروٹ پر سو جانا چاہئے، اس لئے اس طرح کے اہتمام سے زیارت ایک نہ ایک رات نصیب ہو جائے گی۔

ویسے بزرگوں کی رائے یہ ہے کہ کسی بھی مسلمان کو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنے کے لئے سرکار کی سنتوں پر زیادہ سے زیادہ عمل کرنا چاہئے۔ کوئی بھی مسلمان جب سنتوں پر عمل کرتا ہے تو وہ اس قابل ہو جاتا ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ کی زیارت سے مشرف ہو، کوئی بھی داڑھی مونڈنے والا کھلم کھلا سنتوں سے بغاوت کرنے والا ان کے طور طریقوں سے بیزاری کا اظہار کرنے والا شاید اس قابل نہیں ہے کہ کسی عمل کے ذریعہ وہ ان کی زیارت کی خواہش کرے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی خواہش کرنے سے پہلے ہم سب کو اپنے کردار پر ایک نظر ڈال لینی چاہئے اور یہ بھی غور کرنا چاہئے کہ ہم نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا حق ادا کر دیا ہے یا نہیں؟ یہ ایسا سوال ہے کہ اس کا جواب ہمارا ضمیر خود دے گا، کسی اور سے پوچھنے کی ضرورت نہیں۔

قارئین متوجہ ہوں

کسی بھی طرح کے خاص نقش کا ہدیہ روانہ کرنا ہو تو ''ہاشمی روحانی مرکز'' کے نام ڈرافٹ بنوائیں اور ڈرافٹ پر صرف Hashmi Roohani Markaz ہی لکھوائیں۔ ڈرافٹ کسی بھی بینک کا ہو۔

اگر رقم براہِ راست بینک میں ڈالنی ہو تو رقم اس اکاؤنٹ میں ڈالیں۔

(S.B.I.) HASAN AHMED SIDDIQUI

A/c No. 20015925432

Branch Deoband

رقم ڈالنے کے بعد ان نمبروں پر ایس ایم ایس کریں۔

09358002992 (مولانا حسن الہاشمی) 09897320040 (زینب ناہید عثمانی)

09756726786 (ابوسفیان عثمانی) 09897648829 (کفیل الرحمٰن)

خط و کتابت اور ڈرافٹ بھیجنے کے لئے اس پتہ کو یاد رکھیں۔

ہاشمی روحانی مرکز

ابوالمعالی، دیوبند 247554
ضلع سہارنپور یوپی

HASHMI ROOHANI MARKAZ

Abul Mali, Deoband 247554
Distt. Saharanpur, U.P.

اسمائے حسنٰی کے ذریعہ روحانی اور جسمانی علاج

الظاہر والباطن: حق تعالیٰ کا ۷۵واں صفاتی نام الظاہر اور ۷۶واں صفاتی نام الباطن ہے۔ الظاہر سے مراد یہ ہے کہ حق تعالیٰ بہ اعتبار قدرت بالکل آشکارا ہیں اور ان کی قدرت کا ظہور کائنات کے چپے چپے پہ نظر آتا ہے اور الباطن سے مراد یہ ہے کہ اس کی حقیقت اور ان کی ذات گرامی سب کی نظروں سے پوشیدہ ہے گویا کہ وہ درحقیقت ظاہر بھی ہے اور دراصل پوشیدہ بھی۔ یا یوں کہئے کہ ان سے زیادہ ظاہر بھی کوئی دوسری ذات نہیں ہے۔ اور ان سے زیادہ پوشیدہ بھی کوئی دوسری ذات نہیں ہے۔ یا ظاہر اسم مشترک ہے اور اس کے اعداد ۱۱۰۶ ہیں۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کسی کی آنکھ کی روشنی کم ہوگئی ہو تو وہ روزانہ پانچ سو مرتبہ اس اسم کا ورد کرے۔

اگر کوئی شخص ہر نماز کے بعد ۱۰۰ مرتبہ "یا ظاہر" پڑھنے کا معمول بنائے تو اس کا قلب منور ہو جائے گا۔ اور اس پر الہام نازل ہونے لگے گا۔

اگر کوئی شخص گیارہ سو مرتبہ اس اسم الٰہی کو سرمہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لے تو وہ جب بھی اس سرمہ کو لگا کر کسی محفل میں جائے گا تو لوگ اس کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔

اگر کوئی شخص کسی مصیبت کا شکار ہو جائے تو روزانہ اس اسم الٰہی کو ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ دس دن میں مصیبت سے نجات مل جائے گی۔ ہر فرض نماز کے بعد اگر گیارہ مرتبہ یا ظاہر پڑھ کر انگلیوں پر دم کر کے کوئی اپنی انگلیاں اپنی آنکھوں پر لگالے تو اس کی بینائی کبھی کم نہ ہو، اگر خدانہ خواستہ بینائی کم ہو جائے تو نماز اشراق کے بعد پانچ سو مرتبہ اس اسم الٰہی کے ورد کرنے سے ۲۱ رویں دن میں بینائی بحال ہو جاتی ہے۔

اگر کسی مکان کے دروازے پر اس اسم الٰہی کو لکھ کر لگا دیا جائے تو وہ مکان آندھیوں سے اور زلزلوں سے محفوظ رہے گا۔

نئے مکان کی تعمیر مکمل ہونے کے بعد اگر کوئی یہ چاہے کہ وہ حاسدوں کے حسد سے اور نظر بد اور دوسری آفات سے محفوظ رہے تو اس اسم الٰہی کو ۱۱۰۶ رمرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے اس پانی کو مکان کی دیوار پر چھڑکے اور اس عمل کو لگاتار ۷ رروز تک کرے انشاء اللہ مکان تمام آفات سے محفوظ رہے گا۔

اگر کسی مکان میں دفینہ ہو لیکن جگہ کا علم نہ ہو کہ کس جگہ ہے تو اس اسم الٰہی کو ۱۱ر ہزار مرتبہ ۱۱ر دن تک اسی مکان میں بیٹھ کر پڑھیں انشاء اللہ گیارہویں دن یا اس کے کچھ دنوں کے بعد خواب میں اس بات کی نشان دہی ہو جائے گی کہ دفینہ کس جگہ مدفون ہے۔ اگر کوئی شخص اس اسم الٰہی کا عامل بننا چاہے تو ۴۴۴۴ رمرتبہ اس اسم الٰہی کو ۴۰ ردن تک پڑھے انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہو جائیگی پھر اس اسم الٰہی کے عملیات میں بھرپور کامیابی ملے گی۔

الباطن بھی اسم مشترک ہے اور اس کے اعداد ۶۲ ہیں۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص روزانہ یا باطن ۳۳ رمرتبہ فرض نماز کے بعد پڑھنے کا معمول بنالے تو اس پر اسرار الٰہی منکشف ہونے لگے۔

اگر کوئی شخص روزانہ یا باطن ایک ہزار مرتبہ پڑھے تو اس کو عشق الٰہی کی دولت نصیب ہو جائے اور اس کا دل پوری طرح نکھر جائے۔

اگر کوئی شخص نماز فجر کے بعد ۷۰ رمرتبہ اس اسم الٰہی کا ورد کرے تو اس کا دل منور ہو جائے گا اور تمام مخلوق اس سے محبت کرنے لگے گی اور اس کو ہر دلعزیزی کی دولت حاصل ہو جائے گی۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص روزانہ دل ہی دل میں زبان ہلائے بغیر یا باطن ایک ہزار مرتبہ پڑھے تو اس پر الہام اترنے شروع ہو جائیں اور اسرار الٰہی اس پر پے در پے منکشف ہونے لگیں۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص ۲۱ر ہزار مرتبہ ۲۱ رروز تک یا باطن پڑھنے کی عادت ڈالے تو اس کو ہر دلعزیزی کی دولت حاصل ہو جائے اور وہ عزیز خالق ہو کر زمانہ بھر میں مقبول ہو جائے۔

اگر کوئی شخص کسی پوشیدہ بات کا سراغ لگانا چاہے تو اس کو چاہئے کہ روزانہ تین ہزار مرتبہ اس اسم الٰہی کو پڑھے اس عمل کو عشاء کے بعد پڑھے اور روزانہ کسی سے بات کئے بغیر عمل کے بعد سو جائے انشاء اللہ ۷ رروز میں خواب میں یا کشف والہام کے ذریعہ پوشیدہ بات اس پر آشکارا ہو جائیگی۔

بزرگوں نے فرمایا ہے اگر کوئی شخص کسی جھوٹے انسان کے جھوٹ کی عادت چھڑانی ہے تو روزانہ اس اسم الٰہی کو بارہ ہزار پانچ سو مرتبہ پڑھ کر ۲۱ دن تک اس کے لئے دعا کریں۔ انشاء اللہ وہ کذب بیانی سے محفوظ ہو جائے گا۔

اس اسم الٰہی کا عامل بننے کے لئے روزانہ اس کا ورد ۳۱۲۵ مرتبہ ۴۰ دن تک کر لینا چاہئے انشاء اللہ چالیس دن میں زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

علامہ بونیؒ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی ظاہری اور باطنی خوبیوں کا مالک بننا چاہتا ہو تو اس کو چاہئے چاند کی چودھویں شب میں بشرطیکہ چاند عقرب میں نہ ہو تو الظاہر کا نقش کو اپنے دائیں بازو پر باندھ لے انشاء اللہ بہت جلد اس کے اندر ظاہری اور باطنی خوبیاں پیدا ہو جائیں گی۔ اور اس کی خوبیوں کو دنیا والے محسوس کرنے لگیں گے۔ الظاہر کا نقش ذیل ہے۔

۷۸۶

ر	ھ	ظا	ال
۹۰۰	۳۲	۱۹۹	۶
۳۳	۹۰۳	۳	۱۹۸
۴	۱۹۷	۳۴	۹۰۲

الباطن کا نقش حسب ذیل ہے۔

۷۸۶

ن	ط	با	ال
۲	۳۲	۳۹	۱۰
۳۳	۵	۷	۴۸
۸	۴۷	۳۴	۴

"الظاہر"۔ کا مشترک نقش بہت مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ جو لوگ اپنے ظاہر و باطن میں خوبیاں پیدا کرنا چاہتے ہوں یا جو لوگ اپنے اندر للہیت اور اخلاص پیدا کرنے کے متمنی ہوں یا جو لوگ دنیا والوں کی نظروں میں اپنا مقام بلند کرنے کے خواہش مند ہوں۔ ان سب کے لئے ان دونوں اسموں کا مشترک نقش مفید ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات و خواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ش، ف یا ذ ہو تو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے اگر اس نقش کو لکھتے وقت عامل اپنا رخ جانب مشرق (پورب) کر لے اور ایک زانو ہو کر لکھے تو افضل ہے نقش حسب ذیل ہے۔

۷۸۶

۲۹۱	۲۹۵	۲۹۸	۲۸۴
۲۹۷	۲۸۵	۲۹۰	۲۹۶
۲۸۶	۳۰۰	۲۹۳	۲۸۹
۲۹۴	۲۸۸	۲۸۷	۲۹۹

مذکورہ حضرات و خواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیے جائیں اور ان کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے نقش حسب ذیل ہے۔

۷۸۶

۳۹۰	۳۸۵	۳۹۳
۳۹۲	۳۹	۳۸۷
۳۸۶	۳۹۴	۳۸۸

جن حضرات و خواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ن، ی، ص، ت یا ض ہو تو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے، اگر اس نقش کو لکھتے وقت عامل اپنا رخ جانب مغرب (پچھم) کر لے اور دو زانوں ہو کر لکھے تو افضل ہے۔ نقش حسب ذیل ہے۔

۷۸۶

۲۸۷	۲۹۳	۲۹۰	۲۹۸
۲۹۹	۲۸۹	۲۹۶	۲۸۴
۲۹۴	۲۸۶	۲۹۷	۱۹۱
۲۸۸	۳۰۰	۲۸۵	۲۹۵

ان ہی حضرات و خواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیئے جائیں ان کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔ نقش حسب ذیل ہے۔

۷۸۶

۳۸۶	۳۹۲	۳۹۰
۳۹۴	۳۸۹	۳۸۵
۳۸۸	۳۸۷	۳۹۳

جن حضرات و خواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ث یا ظ ہو تو ان کو گلے ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ

ذیل نقش کو لکھتے وقت عامل اپنا رخ جانبِ مشرق (اتر) کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش حسب ذیل ہے۔

۷۸۶

۲۹۸	۲۸۴	۲۹۱	۲۹۵
۲۹۰	۲۹۶	۲۹۷	۲۸۵
۲۹۳	۲۸۹	۲۸۶	۳۰۰
۲۸۷	۲۹۹	۲۹۴	۲۸۸

ان ہی حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیے جائیں ان کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔
نقش حسب ذیل ہے۔

۷۸۶

۳۹۰	۳۹۲	۳۸۶
۳۸۵	۳۸۹	۳۹۴
۳۹۳	۳۸۷	۳۸۸

ان حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ر، ح، خ، ل، ع، غ یا د ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے اس نقش کو لکھتے وقت عامل اپنا رخ جانب جنوب (دکھن) کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر ایک بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۹۴	۲۸۸	۲۸۷	۲۹۹
۲۸۶	۳۰۰	۲۹۳	۲۸۹
۲۹۷	۲۸۵	۲۹۰	۲۹۶
۲۹۱	۲۹۵	۲۹۸	۲۸۴

ان ہی حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیئے جائیں ان کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔ نقش حسب ذیل ہے۔

۷۸۶

۳۸۸	۳۸۹	۳۸۶
۳۸۷	۳۸۹	۳۹۲
۳۹۳	۳۸۵	۳۹۰

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل یا ظاہر یا باطن ۱۶۰ مرتبہ پڑھ کر ان نقوش پر دم کردے تو ان کی تاثیر وقوت دگنی ہوجائے۔
اسماء حسنٰی کی مزید معلومات حاصل کرنے لئے مولانا حسن الہاشمی کی تصنیف اسماء حسنٰی کے ذریعہ جسمانی اور روحانی علاج کا مطالعہ کیجئے۔

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادوٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا ردراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا ردراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے۔ ایک منہ والا ردراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔ اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے۔ یہ اللہ کی ایک نعمت ہے اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہو۔

قسط نمبر: ۲۶

مفتاح الارواح

حسن الہاشمی

قضاء حاجت کے لئے

کیسی بھی حاجت اور ضرورت ہو یہ عمل تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اس کی حیثیت اسم اعظم کی سی ہے، عروج ماہ میں کسی بھی نماز کے بعد مندرجہ ذیل نقش پانچ تیار کرے۔ ایک نقش کو آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈالے، دوسرے کو کسی ہرے بھرے درخت میں لٹکادے، تیسرے کو زمین میں دبادے، چوتھے نقش کو جلادے اور پانچوے نقش کو ہر کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھ لے۔ اس کے بعد سات دن تک نمازِ فجر کے بعد دس مرتبہ سورۂ کافرون پڑھے، دس دن تک اشراق کی نماز پڑھے اور نماز کے بعد سجدے میں جا کر اکیس مرتبہ یاذالجلال والاکرم پڑھے۔ انشاء اللہ کیسی بھی حاجت ہوگی بشرطیکہ وہ جائز ہو، پوری ہوگی۔

نقش یہ ہے: اااااااب ب ب ر ررش ش ع ع ع ع ل ل مم م م ن ن ن ن وو ہ ہ ی ی ی ی ی ی گ ت ک د ق ش۔

دشمن کی شرارت سے محفوظ رہنے کے لئے

کاغذ کے چار ٹکڑوں پر سو سو مرتبہ "یاقہار" لکھے، اس کے بعد ہر ایک کاغذ پر دشمن کا نام مع والدہ لکھے، پھر ایک کاغذ کو آٹے میں گولیاں بنا دریا میں ڈال دے، ایک کاغذ کو کسی بھی درخت پر لٹکادے، ایک کاغذ کو زمین میں دبادے اور ایک کاغذ کو آگ میں ڈالدے۔ انشاء اللہ دشمن کی شرارتوں سے محفوظ رہے گا۔

دشمن کو ذلیل وخوار کرنے کے لئے

اگر کوئی ظالم قسم کا دشمن مصیبت بنا ہوا ہو اور اس کی شرارتوں سے ناک میں دم آچکا ہو تو اس کا تصور کر کے زوال ماہ میں چار ہزار چار سو چوالیس مرتبہ مکمل تنہائی میں یَا مُنتقِیم اَنْتَقِمْ پڑھے اور بارہ مرتبہ اِنَّا کَفَیْنٰکَ الْمُسْتَھْزِئِیْنَ۔ اگر مکان میں کوئی رہتا نہ ہو تو بہتر ہے، اس کو بوقت تہجد پڑھیں تو افضل ہے۔ اگلے دن زوال کے وقت ایک ہزار مرتبہ یہ اسماءِ الٰہی پڑھے۔ یادافعُ یاجبارُ یا مذلُ یا قہارُ اول وآخر درود شریف نہ پڑھے۔ انشاء اللہ دشمن ذلیل وخوار ہوگا اور ان کی زندگی میں ایسی ایسی رکاوٹیں پیدا ہوں گی کہ خود اس کا ناک میں دم ہو جائے گا۔

تنویر قلب کے لئے

اپنے دل کو نورِ الٰہی سے منور کرنے کے لئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۷۸۶ مرتبہ روزانہ اکیس دن تک پڑھے اور اس نقش کو اپنے گلے میں ڈالے، انشاء اللہ قلب نورِ الٰہی سے منور ہوگا۔ نقش ہے۔

۷۸۶

بسم		الرحمن	الرحیم
الرحیم	الرحمن	اللہ	بسم
اللہ	بسم	الرحیم	الرحمن
الرحمن	الرحیم	بسم	اللہ

زیارتِ رسول اللہ ﷺ

عشاء کی نماز کے بعد جب سونے کا ارادہ کرے تو بستر پر لیٹ کر تین مرتبہ ان آیات کو پڑھے، اول وآخر ایک مرتبہ درودشریف پڑھے اور کسی سے بات کئے بغیر سو جائے۔ انشاءاللہ زیارتِ رسول ﷺ سے مشرف ہوگا، آیات یہ ہیں:

(۱)وَ کَفٰی بِاللّٰهِ وَلِیًّا وَ کَفٰی بِاللّٰهِ نَصِیْرًا (۲)وَکَفٰی بِاللّٰهِ حَسِیْبًا (۳) وَ کَفٰی بِاللّٰهِ وَکِیْلًا (۴)وَکَفٰی بِرَبِّكَ هَادِیًا وَّنَصِیْرًا (۵)وَکَفٰی بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِیْرًا بَصِیْرًا (۶)وَکَفٰی بِاللّٰهِ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ وَ کَانَ اللّٰهُ قَوِیًّا عَزِیْزًا (۷)بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰاحِمِیْنَ.

طاعون اور وبا سے حفاظت کے لئے

اگر کسی شہر میں طاعون پھیل رہا ہو تو اس شعر کو لکھ کر اپنے گھر کی چوکھٹ پر چسپاں کردیں، انشاءاللہ گھر طاعون اور وبائی امراض سے محفوظ رہے گا۔

لِیْ خَمْسَةٌ اُطْفِیْ بِهَا حَرَّ الْوَبَاءِ الْحَاطِمَةِ

المصطفٰی والمرتضیٰ و ابناهما والفاطمة

عقدِ شہوت کی کشادگی کے لئے

اگر کسی مرد کی شہوت بذریعۂ سحر باندھ دی گئی اس کو کھولنے کے لئے تین مرغی کے انڈے اُبالے اور ان پر یہ آیات لکھے۔ ایک انڈے پر لکھے، حَتّٰی اِذَا رَکِبَا فِی السَّفِیْنَةِ خَرَقَهَا دوسرے انڈے پر لکھے اَوَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا وَ جَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ کُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ اور تیسرے انڈے پر لکھے فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی ان انڈوں کو ایک ایک کر کے تین روز تک کھالے۔ انشاءاللہ کشادگی ہوگی۔

استقرارِ حمل کے لئے

جس عورت کے حمل نہ ٹھہرتا ہو اس عورت کی کمر میں یہ تعویذ ایامِ حیض سے فارغ ہونے کے بعد باندھیں، انشاءاللہ تین ماہ کے اندر اندر حمل قرار پائے گا۔ اس نقش کو لال کپڑے میں پیک کریں۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳	۱۶	۱۹	۶
۱۸	۷	۱۲	۱۷
۸	۲۱	۱۴	۱۱
۱۵	۱۰	۹	۲۰

حفاظتِ حمل کے لئے

حمل قرار پانے کے بعد اس نقش کو بھی اسی نقش کے ساتھ کمر میں باندھ دیں، اس کو بھی لال کپڑے میں پیک کرلیں۔

۷۸۶

۲۷	۳۰	۳۳	۲۰
۳۲	۲۱	۲۶	۳۱
۲۲	۳۵	۲۸	۲۵
۲۹	۲۴	۲۳	۳۴

نواں مہینہ لگ جانے پران دونوں نقش کھول دیں۔

دردِ دل اور ہولِ دل کے لئے

جس شخص کا دل کمزور ہو، دل میں درد ہو یا اختلاج ہوتا ہو یا دل کی کوئی نس بلاک ہوگئی ہو اس نقش کو لکھ کر گلے میں ڈالے۔

۷۸۶

۱۲۳۳	۱۲۳۷	۱۲۴۰	۱۲۲۶
۱۲۳۹	۱۲۲۷	۱۲۳۲	۱۲۳۸
۱۲۲۸	۱۲۴۲	۱۲۳۵	۱۲۳۱
۱۲۳۶	۱۲۳۰	۱۲۲۹	۱۲۴۱

مہلک بیماریوں سے حفاظت کے لئے

تمام مہلک امراض سے محفوظ رہنے کے لئے اس نقش کو لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں، انشاء اللہ تمام موذی اور مہلک امراض سے حفاظت رہے گی۔ اگر خدانخواستہ کوئی شخص کسی مہلک بیماری میں مبتلا ہو جائے تو اس بیماری سے نجات حاصل کرنے کے لئے بھی یہ نقش انشاء اللہ موثر ثابت ہوگا۔

۷۸۶

۴۸۶۹	۸۴۷۲	۴۸۷۵	۴۸۶۲
۴۸۷۴	۴۸۶۳	۴۸۶۸	۴۸۷۳
۴۸۶۴	۴۸۷۷	[illegible]	۴۸۶۷
۴۸۷۱	۴۸۶۶	۴۸۶۵	۴۸۷۶

ہر بیماری سے نجات کے لئے

اگر کوئی شخص کسی بیماری میں مبتلا ہو اور اس بیماری سے علاج کے بعد بھی نجات حاصل نہ ہو رہی ہو تو مندرجہ ذیل نقش آٹھ عدد لکھے، اس نقش کو گلاب وزعفران سے لکھے، ایک نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالے اور باقی سات نقش روزانہ ایک نقش پانی میں گھول کر اس کا پانی دن میں تین بار پئیں۔ انشاء اللہ بیماری سے نجات ملے گی، اگر خدانخواستہ سات دن میں شفا نہ ہوئی تو اس نقش کو مزید سات دن تک اور پئیں۔ انشاء اللہ چودہ دن میں مکمل آرام ملے گا۔

۷۸۶

۲۱۶۸	۲۱۷۲	۲۱۷۵	۲۱۶۱
۲۱۷۴	۲۱۶۲	۲۱۶۷	۲۱۷۳
۲۱۶۳	۲۱۷۷	۲۱۷۰	۲۱۶۶
۲۱۷۱	۲۱۶۵	۲۱۶۴	۲۱۷۶

دکان کی ترقی کے لئے

اگر کسی دوکان میں گراہک کم آتے ہوں یا گراہک تو آتے ہوں لیکن سامان فروخت ہونے سے بھی خیر و برکت کی کمی محسوس ہوتی ہو تو اس نقش کو لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے دوکان میں لٹکا دیں۔ انشاء اللہ بکری بھی ہوگی اور خیر و برکت بھی ہوگی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۴۱	۱۳۴۴	۱۳۴۸	۱۳۳۴
۱۳۴۷	۱۳۳۵	۱۳۴۰	۱۳۴۵
۱۳۳۹	۱۳۵۱	۱۳۴۲	۱۳۳۶
۱۳۴۳	۱۳۳۸	۱۳۳۷	۱۳۴۹

گراہکوں کی کثرت کے لئے

اگر کسی دوکان میں گراہک نہ آتے ہوں تو اس نقش کو لکھ کر دوکان کے دروازے پر چپکا دیں، انشاء اللہ خریداروں کا تانتا بندھے گا۔ اتنے گراہک آئیں گے کہ عمل حیران ہوگی، اس نقش کو گلاب وزعفران سے لکھیں۔

۷۸۶

۸۰	۸۳	۸۶	۷۳
۸۵	۷۴	۷۹	۸۴
۷۵	۸۸	۸۱	۷۸
۸۲	۷۷	۷۶	۸۷

دعاءِ سیفی کی خصوصیت

بزرگوں نے دعاء سیفی کی بے شمار خصوصیات لکھی ہیں۔ اس کے پڑھنے سے انسان کو ہزاروں قسم کی آفتوں سے نجات ملتی ہے اور ہزاروں طرح کی عظمتیں انسان کو میسر ہوتی ہیں لیکن اس دور میں کسی بڑی دعا کا پابندی پڑھنا ممکن نہیں ہے، اس لئے بزرگوں نے دعاءِ سیفی کا ایک نقش تیار کیا ہے، جو تمام آفتوں سے نجات دلانے کے لئے تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کی بے شمار خصوصیات ہیں۔ ان سب کا بیان کرنا آسان نہیں ہے، مختصر یہ ہے کہ جس شخص کے پاس یہ نقش ہوگا اس کو ہر آفت سے نجات ملے گی، اگر اس کو کوئی رنج پیش آئے گا تو جلد ہی اس سے نجات مل جائے گی، جس کے پاس یہ نقش ہوگا اس کی روزی کشادہ ہوگی، اس کے کاروبار میں ترقی ہوگی اور اس کا کاروبار اللہ کے فضل سے تمام آفتوں سے محفوظ

رہے گا۔ جس کے پاس یہ نقش ہوگا وہ عزیز خلائق ہوگا، اہل دنیا اس سے محبت کریں گے، اس کو ایک خاص قسم کی مقبولیت حاصل ہوگی۔ مہلک امراض سے وہ محفوظ رہے گا، اور ناگہانی حادثوں سے بھی اس کی بطور خاص حفاظت ہوگی۔ آسیب اور سحر سے بھی وہ محفوظ رہے گا۔ دشمنوں کی ریشہ دوانیوں سے اس کی حفاظت رہے گی، حسد و نظر بد سے بھی وہ محفوظ رہے گا۔

اس نقش کو گلاب و زعفران سے لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالے۔ دعاء سیفی کا نقش یہ ہے۔

٧٨٦

١٦٥٦١٨	١٦٥٦٢١	١٦٥٦٢٥	١٥٦٦١١
١٦٥٦٢٤	١٦٥٦١٢	١٦٥٦١٧	١٦٥٦٢٢
١٦٥٦١٣	١٦٥٦٢٧	١٦٥٦١٩	١٦٥٦١٦
١٦٥٦٢٠	١٦٥٦١٥	١٦٥٦١٤	١٦٥٦٢٦

مال و دولت کے لئے

حصولِ دولت کے لئے عروج ماہ کے کسی بھی اتوار کو پہلی ساعت میں یہ نقش تین عدد لکھے۔ ایک کاروبار کی جگہ پر لٹکا دے، ایک نقش اپنے گھر میں لٹکا دے اور ایک نقش اپنے گلے میں ڈالے، تینوں نقش ہرے کپڑے میں پیک کرے اور روزانہ "یا غنی" سو مرتبہ پڑھتا رہے۔ انشاء اللہ مال و دولت میں زبردست اضافہ ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

٧٨٦

٢٦٤	٢٦٨	٢١١	٢٥٧
٢٧٠	٢٥٨	٢٦٣	٢٦٩
٢٥٩	٢٧٣	٢٢٦	٢٦٢
٢٦٧	٢٦١	٢٦٠	٢٧٢

منصب اور عہدے کے لئے

اگر کسی کو خاص منصب کی خواہش ہو یا لوگوں کی نظروں میں محبوب بننے کی آرزو ہو تو اس نقش کو جمعہ کے دن پہلی ساعت میں لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھیں۔ انشاء اللہ حیرتناک فوائد ظاہر ہوں گے۔

٧٨٦

٢٧	٣٠	٣٣	٢٠
٣٢	٢١	٢٦	٣١
٢٢	٣٥	٢٨	٢٥
٢٩	٢٤	٢٣	٣٤

عہدہ کی واپسی کے لئے

اگر کوئی شخص اپنے عہدے یا ملازمت سے معطل ہو گیا ہو اور وہ اسی عہدے اور ملازمت پر واپس ہونے کا خواہش مند ہو تو اس نقش کو لکھ کر

اپنے گلے میں ڈالے۔ نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کرے۔

۷۸۶

۲۳	۲۶	۲۹	۱۶
۲۸	۱۷	۲۲	۲۷
۱۸	۳۱	۲۴	۲۱
۲۵	۲۰	۱۹	۳۰

عہدے کی سلامتی کے لئے

اگر کوئی شخص اس بات کا خواہش مند ہو کہ وہ جس عہدے اور منصب پر ہو اسی عہدے اور منصب پر قائم رہے اور اس کی ملازمت عہدے اور مرتبہ میں کوئی نقصان نہ پہنچے تو اس کو چاہئے کہ اس نقش کو اپنے گلے میں ڈالے۔ انشاء اللہ اس کا عہدہ، اس کا منصب اور اس کی ملازمت وغیرہ محفوظ رہے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۱۵	۶۱۸	۶۲۲	۶۰۸
۶۲۱	۶۰۹	۶۱۴	۶۱۹
۶۱۰	۶۲۴	۶۱۶	۶۱۳
۶۱۷	۶۱۲	۶۱۱	۶۱۳

ہر بیماری سے نجات کے لئے

بیماری کیسی بھی ہو چھوٹی ہو یا بڑی اس نقش کو لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کر کے مریض کے گلے میں ڈالیں، انشاء اللہ مریض کو بیماری سے نجات ملے گی۔

اگر بیماری شدید ہو تو اس نقش کو چینی کی پلیٹ پر گلاب و زعفران سے لکھ کر مریض کو روزانہ پلائیں۔ کم سے کم سات پلیٹیں مریض کو پلائیں اور زیادہ سے زیادہ اکیس پلیٹیں پلائیں۔ انشاء اللہ بیماری سے نجات مل جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۰۱۱۲	۳۰۱۱۵	۳۰۱۱۸	۳۰۱۰۵
۳۰۱۱۷	۳۰۱۰۶	۳۰۱۱۱	۳۰۱۱۶
۳۰۱۰۷	۳۰۱۲۰	۳۰۱۱۳	۳۰۱۱۰
۳۰۱۱۴	۳۰۱۰۹	۳۰۱۰۸	۳۰۱۱۹

☆☆☆

قسط نمبر: ۲۵

واقعات القرآن

حسن الہاشمی

بہ سلسلہ حضرت داؤد علیہ السلام

حضرت داؤد علیہ السلام کے بارے میں دو داستانیں مشہور عام ہیں۔ ایک داستان یہ ہے کہ ایک شخص کی بھیڑیں رات کے وقت کسی دوسرے شخص کے انگور کے باغ میں گھس گئیں اور اس کے باغ کو انہوں نے نقصان پہنچایا، انگور کے خوشے نیچے تک لٹکے ہوئے تھے، ان بھیڑوں نے انہیں کھایا بھی اور کافی حد تک برباد بھی کیا، جب باغ کے مالک کو پتہ چلا تو اسکو اپنے اس نقصان پر بہت افسوس ہوا اور اس نے حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت میں پہنچ کر فریاد کی اور ان سے انصاف چاہا۔ اس موقع پر حضرت داؤد علیہ السلام کو الہام ہوا اور حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اپنے فرزندوں کو جمع کرو اور ان سے اس مقدمے کا فیصلہ کراؤ، تمہارے فرزندوں میں سے جو صحیح فیصلہ کرے گا اسی کو تمہاری جانشینی نصیب ہوگی۔

حق تعالیٰ کے حکم کے مطابق حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے فرزندوں کو طلب کیا اور یہ معاملہ ان کے سامنے رکھا۔ لیکن ان کے فرزندوں میں سے کوئی صحیح نتیجے پر نہیں پہنچ سکا، ان کے ایک صاحبزادے جن کی عمر اس وقت گیارہ سال کی تھی اور جن کا نام سلیمان تھا، انہوں نے ایک تجویز رکھی اور یہ تجویز منظور کر لی گئی انہوں نے کہا، کہ تمام بھیڑیں باغ کے مالک کے سپرد کر دی جائیں، تا کہ وہ ان کے دودھ اور ان کے ریشم وغیرہ سے مستفیض ہو۔ یہاں تک کہ انگور کا یہ باغ پھر اپنی اصلی حالت پر آجائے اور اس ہونے نقصان کی تلافی ہو جائے، جب تک نقصان کی تلافی نہ ہو اس وقت، بھیڑوں کے دودھ اور ریشم وغیرہ کا فائدہ باغ کا مالک اٹھاتا رہے گا اور جب نقصان کی تلافی ہو جائے گی بھیڑیں ان کے مالک کو واپس کر دی جائیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام کو یہ فیصلہ اور یہ تجویز پسند آئی اور اس فیصلے کی تائید حق تعالیٰ کی طرف سے بذریعہ الہام نازل ہوئی اور اسی وقت یہ طے پا گیا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السلام کے جانشین ہوں گے۔

دوسری داستان یہ ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے دنوں کو مختلف کاموں کے لئے تقسیم کر دیا تھا، چنانچہ ایک دن عبادت کے لئے، ایک دن لوگوں کے مقدمات سننے اور فیصلہ کرنے کے لئے، ایک دن وعظ ونصیحت کے لئے اور ایک دن آرام کے لئے وغیرہ۔

وہ دن جو حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے آرام کے لئے مقرر کیا تھا اس دن دربان کسی کو ان کے مکان میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ اتفاقاً ایک بار اسی آرام کے دن دو فرشتے انسانی شکل میں آسمان سے اُتر کر ان کے گھر میں داخل ہو گئے اور حضرت داؤد علیہ السلام کے روبرو آکر کھڑے ہو گئے۔ حضرت داؤدؑ کو حیرت ہوئی کہ یہ لوگ میرے مکان میں کس طرح آج کے دن داخل ہو گئے، جب کہ مکان کے دروازے پر سخت پہرہ ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کو حیرت تو ہوئی اور ایک طرح کا خوف بھی ہوا کہ یہ لوگ کون ہیں اور کس طرح وہ مکان میں گھس آئے ہیں۔

فرشتوں نے حضرت داؤد علیہ السلام کی حیرانی اور پریشانی کو بھانپ لیا اور بولے۔ آپ خوف زدہ نہ ہوں، ہم دونوں آپ کے پاس ایک مقدمہ لے کر آئے ہیں اور چونکہ آج آپ کے آرام کا دن ہے اس لئے ہم دروازے سے مکان میں داخل نہیں ہوئے بلکہ مکان کی چھت پر آکر پھر آپ کے پاس پہنچ گئے ہیں۔ آپ ازراہ کرم ہم دونوں کی بات سن لیں اور کوئی فیصلہ فرمادیں۔

ان میں سے ایک نے کہا۔ یہ میرا بھائی ہے اور اس کے پاس ننانوے بھیڑیں موجود ہیں اور میرے پاس صرف ایک بھیڑ ہے، یہ میرا بھائی مجھ پر یہ دباؤ بنا رہا ہے کہ میں اپنی ایک بھیڑ بھی اسی کو دیدوں، یہ سن کر حضرت داؤد علیہ السلام نے کہا کہ یہ اس شخص کی زیادتی ہے کہ ننانوے بھیڑوں کا مالک ہوتے ہوئے یہ تمہاری ایک بھیڑ بھی ہتھیانا چاہتا ہے، ساتھ ساتھ حضرت داؤد علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا لوگ ایک دوسرے پر اسی طرح زیادتیاں کرتے ہیں اور اللہ کے عذاب سے نہیں ڈرتے، اس

کے بعد انہوں نے اس شخص کے خلاف اپنا فیصلہ سنا دیا جو ننانوے بھیڑوں کا مالک تھا اور اس کو صفائی کا کوئی موقع نہیں دیا۔

لیکن فیصلہ سنانے کے بعد آپ کو یہ خیال آیا کہ مجھے ان دونوں سے کوئی ثبوت طلب کرنا چاہئے تھا اور دوسرے شخص کی بھی بات سننی چاہئے تھے، بس یہ خیال آتے ہی حضرت داؤدؑ خود کو قصوروار سمجھ کر سجدے میں گر گئے اور اللہ تعالیٰ سے اپنی اس عجلت اور جلد بازی کی معافی طلب کرنے لگے۔

اس داستان کو قرآن حکیم میں سورۂ ص میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی اس میں کوئی غلطی نہیں تھی، لیکن آپ کو ایسا محسوس ہوا کہ ان سے کوئی غلطی ہوگئی ہے اور انبیاء کا حال یہ تھا کہ وہ معمولی درجے کی نافرمانی سے بھی کانپ جاتے تھے اور اللہ سے معافی مانگنے میں دیر نہیں کرتے تھے۔

ان دونوں داستانوں پر قرآن حکیم نے مہر تصدیق ثبت کی ہے اور ان ہی داستانوں کو توڑ مروڑ کر توریت کے تحریف شدہ نسخوں میں بیان کیا گیا ہے، جو ناقابل اعتبار ہے۔

حضرت داؤد علیہ السلام پر گزرے ہوئے تمام واقعات سے بہت سے نتائج برآمد ہوتے ہیں جو قیامت تک پیدا ہونے والے انسانوں کے لئے سبق آموز ہیں۔

نمبر ایک: کہ حضرت داؤد علیہ السلام کو حق تعالیٰ نے بنی اسرائیل ہی میں سے منتخب کیا اور ان کے ہاتھوں بڑے بڑے کام کروائے جو عام لوگوں کے بس کے نہیں تھے وہ ایک عام سے نوجوان تھے، لیکن اللہ نے ان پر اپنا فضل فرمایا اور انہیں مخصوص طاقت عطا کی اور اس طاقت کے ذریعہ انہوں نے جالوت کو موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ یہ جالوت نہایت ظالم و جابر حکمراں تھا اور اس سے بڑے بڑے بہادر بھی لرزتے تھے لیکن حضرت داؤدؑ نے اس کو ختم کرکے اپنی طاقت اور بہادری کا لوہا منوالیا اور اس کے لئے انہوں نے کسی بڑے ہتھیار کا استعمال نہیں کیا بلکہ ایک پتھر اس طرح اس کی طرف اُچھالا کہ وہ پتھر اس کے سر سے ٹکرایا اور جالوت ہلاک ہوگیا، اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ انسان کسی بھی قوم میں پیدا ہونے والے عام سے نوجوان سے کوئی بھی کارنامہ انجام دلا سکتا ہے۔ وہ ذرّے کو آفتاب بنا سکتا ہے، اس سے بھی اندازہ ہوا کہ کسی بہادر، اور بڑے رعب دار کو مارنے کے لئے بہت بڑے ہتھیار کی ضرورت نہیں پڑتی، جب موت آجاتی ہے اور اللہ کا فیصلہ کسی کے خلاف ہوجاتا ہے تو ایک پتھر سے بھی دم نکل سکتا ہے۔

حضرت داؤد علیہ السلام کی داستان سے یہ ثابت ہوجاتا ہے کہ بڑے بڑے سرکش اور نافرمان لوگ معمولی حملوں سے اور کمزور اور ناتواں لوگوں کے سامنے پسپا ہوگئے ہیں اور اپنے انجام کو پہنچ گئے ہیں۔ دوسرے یہ کہ کمزور لوگوں کو اپنی کمزوریوں سے مایوس نہیں ہونا چاہئے، تاریخ یہ بتاتی ہے کہ کہ کتنی بار ظالموں کا طوفان اُٹھاتا ہوا لشکر چند در چند افراد کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہوگیا ہے، غزوۂ بدر میں چار ہزار سے زیادہ کفار و مشرکین نے اہل ایمان پر یلغار کی تھی، جب کہ اہل ایمان کی تعداد ۳۱۳ تھی اور ہتھیار وغیرہ بھی نہ ہونے کے برابر تھے، لیکن اللہ کے فضل و کرم کی بنا پر کفار و مشرکین کو اپنی منہ کی کھانی پڑی اور ۳۱۳ افراد چار ہزار سے زیادہ افراد پر غالب آگئے، جب اللہ کا فضل ہوجاتا ہے تو کم تعداد والے زیادہ تعداد والوں پر غالب آجاتے ہیں اور کمزور اور ناتواں لوگ طاقتور اور رعب دار لوگوں کا سر قلم کردیتے ہیں۔

تیسرے یہ کہ جب حضرت داؤد علیہ السلام نے جالوت کو ختم کردیا اور اس کے لشکر پر فتح پالی تو ان میں کسی طرح کا غرور اور تکبر پیدا نہیں ہوا، بلکہ فتح پانے کے بعد ان میں پہلے سے بھی زیادہ عاجزی اور انکساری پیدا ہوگئی اور وہ اللہ کے بندوں کے ساتھ اور زیادہ ہمدردی کا معاملہ کرنے لگے۔ جو لوگ کسی کامیابی کے بعد غرور و نخوت میں مبتلا ہوجاتے ہیں وہ بھی اللہ کی نظروں سے گر جاتے ہیں اور آگے چل کر وہ اپنی بہادری قائم نہیں رکھ پاتے، کامیابی کے بعد سرِ نیاز اللہ کی بارگاہ میں خم کردینا ہی دور اندیشی ہے اور اسی سے مرتبے میں بلندی حاصل ہوئی ہے۔

چوتھے یہ کہ اقتدار اور منصب ملنے کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام نے شکر کا راستہ اختیار کیا اور اللہ نے وعدہ کے مطابق ان کی نعمتوں میں مزید اضافہ کیا، اللہ کا فرمان ہے: جو شکر کرے گا اس کو میں مزید نوازوں گا اور جو ناشکری کرے گا تو اس کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ میرا عذاب شدید ہے۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے تمام عمر اللہ کا شکر ادا کیا اور اللہ نے اس شکر کے نتیجے میں انہیں ہر آزمائش میں سرخرو رکھا اور ان سے خوش ہوکر انہیں حضرت سلیمان علیہ السلام جیسا لائق اور ذی شعور فرزند عطا کیا۔

☆☆☆☆☆☆

اسلام الف سے ی تک

قسط نمبر:۲۲

جیم فارسی (چ)

مختار بدری

چار پیر

سلسلہ زہاد میں جن کے پیرو عبادت الٰہی اور تزکیہ نفس میں مشغول رہتے ہیں وہ چار پیر مانے گئے ہیں، جن کو علم معنی میں حقیقت و معرفت کی تلقین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ہوئی وہ یہ ہیں۔ حضرت امام حسنؓ، حضرت امام حسینؓ، حسن بصری قدس سرہ اور حضرت کمیل ابن زیاد، ان سے چودہ خاندان چلے ان کے نام یہ ہیں۔

حضرت حسن بصریؒ سے عبدالواحد زید اور حبیب عجمی نے تلقین پائی، عبدالواحد سے پانچ خانوادوں کا ظہور ہوا، اول زیدیان منسوب بہ عبدالواحد زید، دوم عیاضیان، منسوب فضیل بن عیاض جن کا سلسلہ عبدالواحد بن زید سے نکلا، سوم ادھمیان جن کا سلسلہ ابراہیم ادھم سے منسوب اور خلیفہ فضیل عیاض سے چلا ہے۔ چہارم ہبیریان جن کا سلسلہ ہبیرہ بصری سے جن کا واسطہ ابراہیم ادھم سے تھا، چلا ہے۔ پنجم چشتیاں جن کا سلسلہ خواجہ عبدالحق سے چلا ہے۔ خواجہ حبیب عجمی سے نو خانوادوں کا نکاس ہوا تھا جن کی تفصیل یوں ہے۔

اول عجمیاں منسوب بہ حبیب عجمی جو حسن بصری کے خلیفہ ہے۔ دوم طیفوریاں، منسوب بہ بایزید بسطامی جن کا نام طیفور تھا وہ حبیب عجمی کے خلیفہ تھے۔ سوم کرخیاں منسوب بہ معروف کرخی، چہارم سقطیاں جو سری سقطی خلیفہ معروف کرخی سے منسوب ہے۔ پنجم جنیدیاں منسوب بہ جنید بغدادی جو سری سقطی کے خلیفہ تھے۔ ششم گازرونیاں منسوب بہ ابواسحاق گازرونی جو جنید بغدادی کے خلیفہ تھے، ہفتم طوسیاں منسوب بہ علاؤ الدین طوسی جو خلیفہ عجمی تھے۔ ہشتم سہروردیاں منسوب بہ حبیب سہروردی خلیفہ حبیب عجمی تھے، نہم فردوسیاں جو نجم الدین سہروردی خلیفہ ابوالحبیب سہروردی سے منسوب ہے، بس پانچ اور نو ملا کر چودہ خانوادے ہوگئے۔ جاہل فقراء ان ناموں کے یاد کرنے میں فخر کرتے اور اسی کو حک

امتحان قرار دیتے ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

چار یار

حضرت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جن محبوب صحابیوں کو چار یار کہا جاتا ہے وہ یہ ہیں۔

(۱) حضرت ابوبکر صدیقؓ (۲) حضرت عمرؓ (۳) حضرت عثمانؓ اور (۴) حضرت علی کرم اللہ وجہہ، یہ چاروں حضرات عشرہ مبشرہ میں شامل ہیں۔ ایک حدیث یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خلافت میرے بعد تیس برس ہوگی، پھر بادشاہی ہو جائے گی۔

(ترمذی، ابی داؤد، نسائی، بیہقی)

تیس سال کی یہ مدت حضرت علیؓ کی خلافت پر ختم ہوتی ہے، مسلمانوں کی اکثریت اس بات پر متفق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ چاروں اصحاب عام مسلمانوں سے افضل و برتر ہیں۔

چھوت چھات

اسلام انسانوں میں عدم مساوات، چھوت چھات یا اونچ نیچ کا باطل نہیں، قرآن مجید نے واضح الفاظ میں یوں بیان کردیا۔

یَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ.

لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرو اور خدا کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔ (۴۹:۱۳) یعنی سب کی اصل ایک ہے، ایک ہی مرد اور ایک ہی عورت سے پوری نوع وجود میں آئی ہے۔ ایک ہی طریقے سے پیدا کیے گئے ہیں، اصل کے اعتبار سے ایک ہونے کے باوجود کئی قوموں اور قبیلوں میں بٹ جانا ایک

فطری امر تھا، دنیا کے مختلف خطوں میں پھیل جانے کی وجہ سے خدوخال میں تبدیلی، زبانوں اور طرز رہائش میں فرق آنا ضروری تھا، لہٰذا کسی نسل کا دوسروں پر فوقیت جتانا غلط ہے، البتہ ایک دوسرے پر اخلاقی فضیلت سے فرق آسکتا ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ایام تشریق کے وسط میں فرمایا۔ "لوگو، خبردار تم سب کا خدا ایک ہے، کسی عرب کو عجمی پر کسی عجمی کو کسی عرب پر، کسی گورے کو کالے پر کسی کالے کو گورے پر کوئی فضیلت نہیں، مگر تقویٰ کے اعتبار سے تم میں سب سے زیادہ وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہے۔ بتاؤ میں نے تمہیں ہر بات پہنچادی ہے، لوگوں نے عرض کیا۔" ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" فرمایا اچھا جو موجود ہے وہ ان لوگوں تک جو موجود نہیں ہیں، یہ بات پہنچادے (بیہقی)

اسلام میں اونچ نیچ یا چھوت چھات اور تفریق وتعصب کا کوئی تصور نہیں ہے اور اسلامی نظام میں تمام انسان بالکل برابر ہیں، یہاں تک کہا گیا ہے کہ آدمی مسلم ہو یا غیر مسلم اس کا جھوٹا پاک ہے، البتہ اگر اس نے کوئی ناپاک چیز مثلاً سور یا مردار کھا کر یا شراب پی کر پانی پی لے تو بچا ہوا پانی ناپاک ہو جائے گا۔

حائے حطی (ح)

حاجی : حج کرنے والا وہ شخص جو فریضہ حج ادا کر کے آیا ہو۔

حاش

پاک ہے، دور ہے، یہ کلمہ استعجاب ہے، جب اہل مصر، عزیز مصر کی بیوی کو طعنہ دینے لگے کہ وہ ایک نوجوان (حضرت یوسفؑ) پر فریفتہ ہوگئی ہے تو اس عورت نے ان تمام عورتوں کو اپنے محل میں بلایا اور حضرت یوسفؑ کو ان کے روبرو سے گزرنے کے لئے کہا۔ وہ سب عورتیں آپ کے حسن کو دیکھ کر مبہوت ہوگئیں اور پکار اٹھیں۔

وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَاهٰذَا بَشَرًا اِنْ هٰذَا اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْم.

اور وہ عورتیں کہنے لگیں کہ یہ شخص آدمی ہرگز نہیں ہوسکتا یہ کوئی بزرگ فرشتہ ہے

توبہ توبہ۔ اس کے دامن پاک پر ہمارے علم میں کوئی برائی نہیں۔

حاضر ضامنی : کسی کی ذمہ داری لینا، کسی کی ضمانت دینا، امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک یہ ضمانت قابل قبول ہے۔

حافرہ

پہلی حالت، قبر کی زمین، روز حشر زلزلہ کے وقت کافر پکاریں گے کہ: يَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَة.

کیا ہم دوبارہ لوٹائے جائیں گے، حالانکہ ہم کھدی ہوئی زمین (یعنی قبر) میں ہیں۔ (۷۹:۱۰) اس کے معنی یہ ہوں گے کہ کیا ہم کو اپنی سابقہ زندگی کی طرف لوٹنا ہوگا۔

حافظ

نگہبان۔ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى.

تم لوگ نمازوں کی حفاظت یعنی پابندی کرو، خاص کر درمیانی (یعنی عصر کی) نماز کی۔ (۲:۲۳۸)

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ. وَمَا اَدْرٰكَ مَا الطَّارِقِ النَّجْمُ الثَّاقِبِ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظ.

قسم ہے اس آسمان کی اور اس چیز کی جو رات کو نمودار ہونے والی ہے اور آپ کو کچھ معلوم ہے کہ وہ رات کو نمودار ہونے والی کیا چیز ہے۔ وہ روشن ستارہ ہے، کوئی شخص ایسا نہیں جس پر کوئی یاد رکھنے والا فرشتہ مقرر نہ ہو۔ (۸۶:۱/۴)

اس کو بھی حافظ کہتے ہیں جس نے قرآن مجید حفظ کر رکھا ہو، حافظ البیت مکہ کے حاکم کو کہتے ہیں۔ حضرت عثمان ذوالنورینؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔

حاکم : فیصلہ کرنے والا اَحْكَمُ الْحَاكِمِيْن. خدائے تعالیٰ کے لئے کہا جاتا ہے۔

حال: حالت، وضع، طور، کیفیت، اللہ کے تصور میں جو وجد طاری ہوتا ہے اسے صوفیاء حقیقت سے قریب تر ہونے پر محمول کرتے ہیں، اگر یہ کیفیت دیرپا ہو تو ملکہ یا مقام کہتے ہیں اور عارضی ہو تو حال کہتے ہیں۔

حامی : وہ اونٹ جس کی پشت سے سواری اور بار برداری کے لائق دس اونٹ پیدا ہو چکے ہوں، ایسے اونٹ پر اہل عرب بوجھ نہیں لادتے، سواری نہیں کرتے اور اس کے چرنے پر کوئی پابندی نہیں

لگاتے۔

حائضہ : حیض والی، حیض کی حالت میں کوئی عورت نماز نہیں پڑھ سکتی، روزہ نہیں رکھ سکتی اور قرآن مجید کو چھو بھی نہیں سکتی اور مردوں کو حائضہ کے پاس جانے سے روک دیا گیا ہے۔(دیکھئے حیض)

حب

دانہ، اناج، غلہ۔ اِنَّ اللّٰہَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰی یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَیِّتِ مِنَ الْحَیِّ ذٰلِکُمُ اللّٰہُ فَاَنّٰی تُؤْفَکُوْنَ.

بے شک خدا ہی دانہ اور گٹھلی کو پھاڑ (کران سے درخت وغیرہ اگاتا) ہے، وہی جاندار کو بے جان سے نکالتا ہے اور بے جان کو جاندار سے نکالنے والا ہے، یہی تو خدا ہے پھر تم کہاں بہکے پھرتے ہو۔(۹۵:۶)

حُب

دوستی، محبت۔ وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ.

اور خدا کی راہ میں (مال) خرچ کرو اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو، روز نیکی کرو، بے شک خدا نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ (۱۹۵:۲)

وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ.

اور جو لوگ تم سے لڑتے ہیں تم بھی خدا کی راہ میں ان سے لڑو مگر زیادتی نہ کرنا کہ خدا زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔(۱۹۰:۲)

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰہُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ اَذِلَّۃٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّۃٍ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ یُجَاھِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَآئِمٍ.

اے ایمان والو! اگر کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے گا تو خدا ایسے لوگ پیدا کر دے گا جن کو وہ دوست رکھے اور جسے وہ دوست رکھیں اور جو مومنوں کے حق میں نرمی کریں اور کافروں سے سختی سے پیش آئیں، خدا کی راہ میں جہاد کریں اور کسی ملامت کرنے والے سے نہ ڈریں۔(۵۴:۵)

حب الدنیا و کراھیة الموت.

یہ دونوں باتیں ایسی ہیں جو دنیاداروں کے ساتھ ہمیشہ لگی رہتی ہیں۔ مشکوٰۃ میں ہے: المرء علی دین خلیله فلینظر احدکم من یخالل. یعنی آدمی اپنے دوست کا رنگ ڈھنگ اختیار کر لیتا ہے اس لئے تم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ دوست سمجھ سوچ کر بنائے، اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا کہ جب کوئی شخص کسی سے بھائی چارہ کرنا چاہے تو اس کا نام، اس کے باپ کا نام اور خاندان کے بارے میں دریافت کرے اس طرح وہ تم سے زیادہ مانوس ہوتا چلا جائے گا۔

حبک : راہیں، راستے، قرآن مجید میں آیا ہے۔ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُکِ (۵۱:۷) قسم ہے آسمان کی جو راہوں والا ہے، یہاں راہ گزار فلک سے مراد عجائب سماوی میں غور وفکر کی راہیں ہیں۔

حبل الحبلہ

حَبْلُ الْحُبْلَه اور مُعَاوَمَه. یعنی مستقبل کے سودے۔ ایک شخص جانور کے ایک یا کئی حمل کو بیچ دے اس کو حبل الحبلہ کہتے ہیں۔ ایک شخص دو یا تین سال کے لئے اکٹھا اپنے کھیت کی پیداوار یا باغ کے پھل بیچ دے تو اس کو معاومہ کہتے ہیں۔ کھیت میں ایک سال پندرہ ٹن غلہ پیدا ہوا یا باغ کا پھل پچاس ہزار روپے میں فروخت ہوا تو اسی پر قیاس کر کے آئندہ تین چار سال کے لئے معاملہ طے کرنا یا جانور نے بچہ نہیں دیا مگر اس کو فروخت کرنا یا حمل کے بچہ کو ماں کے بغیر یا ماں کو بچہ کے بغیر بیچ دینا اس قسم کے سودوں سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے روکا ہے کہ یہ بھی غرور اور تکبر کی ایک قسم ہے۔ نھی النبی صلی اللہ علیه وسلم عن بیع حبل الحبله و من بیع الغرر۔ (مسلم، ترمذی)

حبل الورید : رگ جاں، شہ رگ، وہ رگ جو دل سے دماغ تک ہے اور جس کے کٹنے سے موت آجاتی ہے۔

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ.

ہم اس کی (یعنی انسان کی) رگ جاں سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔(۱۶:۵۰)

حج

حج کے معنی ہیں قصد کرنا، اصطلاح شریعت میں زیارت بیت اللہ مع آداب وشروط کرنے کو حج کہتے ہیں، یہ اسلام کا پانچواں رکن ہے۔ یہ

حج ابراہیم علیہ السلام وحضرت اسماعیل علیہ السلام کی اس فدا کاری اور قربانی کی یاد دلاتا ہے جو انہوں نے بحکم خداوندی بہ رضا ورغبت کی تھی، ذوالحجہ کی مقررہ تاریخوں میں جو زیارت کعبہ کی جائے وہ حج ہے اور دوسرے وقت پر زیارت کی جائے تو وہ عمرہ ہے۔

وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا۔

خالص خدا کی خوشنودی کے لئے ان لوگوں پر خانہ کعبہ کا حج فرض ہے جو اس کی استطاعت رکھتے ہوں۔(۳:۹۷)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے تو حج کرو۔ ایک شخص نے پوچھا "یارسول اللہ! کیا یہ حج ہر سال فرض ہے۔ آپؐ نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا، اس کے بعد لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا اگر میں یہ کہہ دیتا کہ یہ ہر سال فرض ہے تو خدائے تعالیٰ ہر سال فرض کر دیتا اور تم سے یہ ہر سال ادا نہ ہو سکتا، اس لئے میں جتنی بات کا حکم دوں اس پر عمل کرو اور جن باتوں سے رک جانے کو کہوں تو رک جاؤ بے ضرورت سوال نہ کیا کرو، اگلی قومیں اسی وجہ سے ہلاک ہو چکی ہیں۔

(مسلم، نسائی)

حج پوری عمر میں صرف ایک بار فرض ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے خالص خدا کی خوشنودی کے لئے حج کیا اور اس سفر میں جب تک رہا نہ تو خواہش نفسانی اور بے شرمی کی بات کی اور نہ کسی سے لڑائی جھگڑا کیا اور نہ دوسری کوئی برائی کی تو وہ حج سے واپس ہوگا تو گناہوں سے اس طرح پاک ہوگا جس طرح بچہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتے وقت ہوتا ہے۔(بخاری و مسلم)

حج کی اصطلاحات یہ ہیں: میقات وہ جگہ ہے جہاں حج کرنیوالے نہا دھو کر احرام پہنتے ہیں۔ ہندوستان اور پاکستان کے باشندوں کی میقات یلملم کی پہاڑی ہے، مدینہ کی طرف سے آنے والوں کے لئے ذوالحلیفہ، کوفہ و بصرہ و بغداد کی طرف سے آنے والوں کے لئے ذات عرق، ترکی اور شام کی طرف سے آنے والون کے لئے جحفہ ہے۔ حج یا عمرہ کی نیت کر کے جو خاص طرح کا لباس پہنا جاتا ہے وہ احرام ہے۔ احرام کے وقت سے حج کے ختم ہونے تک جو دعا پڑھی جاتی ہے وہ تلبیہ ہے۔ لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ. خانہ کعبہ کے گرد سات چکر لگانے کو طواف کہتے ہیں۔

واجبات حج چھ ہیں، مزدلفہ میں وقوف کے وقت ٹھہرنا (۲) صفا ومروہ کے درمیان سعی کرنا (۳) رمی جمار یعنی کنکریاں مارنا (۴) قارن اور متمتع کو قربانی کرنا (۵) حلق یعنی سر کے بال منڈوانا (۶) میقات سے باہر رہنے والے کو طواف وداع کرنا (حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھ کر پہلے عمرہ اور پھر حج کرنے والے کو قارن کہتے ہیں اور متمتع وہ ہے جو حج کے زمانہ میں احرام باندھ کر عمرہ کرے اور کچھ دنوں کے لئے احرام کھول دے، پھر آٹھویں ذوالحجہ کو احرام باندھ کر حج کے فرائض ادا کرے)

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی کو اللہ نے اتنا دیا ہو کہ وہ حج ادا کر سکے اور اس کے باوجود وہ حج نہ کرے تو کوئی پرواہ نہیں کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ ہر طرف اپنے نمائندے بھیجوں اور تحقیق کروں تاکہ جو لوگ جو حج کی استطاعت رکھتے ہوئے حج کرنے کے لئے نہیں آتے میں ان پر جزیہ لگا دوں۔" حضرت ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا، میری بہن نے حج کی نذر مانی تھی اور اس کی تکمیل سے پہلے مر گئی، فرمایا اگر اس پر قرض ہوتا تو کیا تو اس کو ادا کرتا، اس نے اثبات میں جواب دیا تو فرمایا پھر خدا کا قرض بھی ادا کرو اور اس کی ادائیگی بے حد اہم اور مناسب ہے۔

(بخاری، مسلم)

حجاب: پردہ، اوٹ، عورتوں کو پردہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے (۲) انسانی روح میں نور خدا کے دھندلے پن کو جتانے کے لئے اہل تصوف کی ایک اصطلاح۔

حجاز

دو چیزوں کو الگ کرنے والی حد، نجد کو تہامہ سے الگ کرنے والے راستہ کا نام جو تقریباً ڈھائی سو میل لمبا اور ڈیڑھ سو میل چوڑا ہے۔ حجاز ایک مقدس ملک ہے اس میں مکہ، مدینہ اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کے اہم مقامات شامل ہیں، اس میں وادئ فاطمہ زرخیز علاقہ ہے، جہاں اناج اور سبزیاں بکثرت ہوتی ہیں۔ طائف جو مکہ سے ۷۲ میل کی دوری پر ہے اپنے باغات کے لئے مشہور ہے، ساحلی علاقہ جدہ مکہ سے پچپن میل دور ہے اور اس کے مشرقی کنارے پر جبل القریٰ ہے۔ مکہ معظمہ کی پہاڑیوں سے گھرا ہوا ہے اور یہ پہاڑیاں تاریخی اور مذہبی اعتبار سے اہم

ہیں۔

حجب

اسلامی قانونِ وراثت میں کسی وارث کا اپنے حق سے کٹ جانے کو حجب کہتے ہیں، قتل مورث یا اختلاف دین کی وجہ سے کوئی وارث وراثت سے بالکل محروم ہوسکتا ہے (۲) وارث اپنے ذاتی فعل کی وجہ سے نہیں بلکہ دوسرے وارثوں کے بیچ میں آجانے سے یا تو میراث میں کمی آجاتی ہے یا وہ بالکل محروم ہوجاتا ہے، پہلی صورت کو شریعت میں حجب نقصان اور دوسری صورت کو حجب حرمان کہتے ہیں۔

حجب نقصان

جن وارثوں کا حصہ دوسرے وارثوں کی وجہ سے کم ہوجاتا ہے وہ یہ ہیں (۱) اگر میت کے صرف ماں باپ ہوں تو ان کو ایک تہائی حصہ ملتا ہے لیکن اگر میت کے بیٹا بیٹی وغیرہ بھی ہوں تو ان کا ۱/۳ سے گھٹ کر ۱/۶ رہ جاتا ہے۔ (۲) میت کا ماں کا حصہ ۱/۳ ہے لیکن میت کے لڑکے ہوں یا اس کی بیوی زندہ ہو یا میت کے بھائی بہن ہوں تو اس کا حصہ ۱/۳ کے بجائے ۱/۶ ہوجائے گا (۳) شوہر کے ترکہ میں بیوی کا حصہ چوتھائی ہے لیکن اگر شوہر نے اولاد چھوڑی ہے تو ان کی موجودگی میں بیوی کا حصہ آٹھواں ہوجائے گا (۴) بیوی کی جائیداد میں شوہر کا حق آدھا ہوتا ہے لیکن اگر بیوی کے بطن سے کوئی اولاد ہے تو پھر شوہر کو صرف ۱/۴ ملے گا۔

راہ طریقت

قسط نمبر: ۵

تصوف وسلوک

ازقلم: حضرت مولانا پیر ذوالفقار علی نقش بندی مدظلہ العالی

آداب مرشد

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے: لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ. (سورۃ الحجرات: آیت نمبر: ۱)

اللہ اور اس کے رسولؐ سے سبقت نہ کرو۔

دوسری جگہ فرمایا۔ لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ. (سورۃ الحجرات: آیت نمبر: ۲)

ان آیات بینات کا مقصود مومنین کو آداب کی تعلیم دینا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''ادبنی ربی فاحسن تادیبی'' (میرے رب نے مجھے ادب سکھایا پس بہت ہی اچھا ادب سکھایا) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سالک کے لئے آداب کی رعایت لازمی ہے۔ بقول شخصے۔

خموش اے دل بھری محفل میں چلانا نہیں اچھا
ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں

حضرت ابوحفص نیشاپوریؒ کا قول ہے۔ ''التصوف کلہ ادب'' (تصوف سراسر ادب ہے)

کسی شاعر نے کہا ہے۔

ادبوا النفس ایھا الاصحاب　　طرق العشق کلھا آداب

(اے دوستو! اپنے نفوس کو ادب سکھاؤ، کیوں کہ عشق کے سب راستے آداب ہی ہیں)

درج ذیل میں چند آداب بیان کئے جاتے ہیں، جن کی پابندی ہر سالک کے لئے از حد ضروری ہے جو سالک جتنا زیادہ آداب کا خیال رکھے گا اتنا جلدی ترقی پائے گا، اگر آداب کو پڑھ غفلت برتے گا تو باطنی نعمتوں سے بھی محروم رہے گا۔ یہ آداب حضرت خواجہ محمد عبدالمالک صدیقیؒ سے منقول ہیں۔ شجرہ طیبہ سے انہیں من وعن نقل کیا گیا ہے۔ اور تشریح کے لئے ''فائدہ'' کے عنوان سے کچھ اضافہ کردیا ہے تاکہ سالکین کو آسانی سے بات سمجھ آسکے، گویا بامر مجبوری قالین کو ٹاٹ کا پیوند لگادیا گیا ہے۔

ادب ایک : مرشد کی ظاہری حیثیت، قومیت، حشمت وشوکت اور پیشہ وغیرہ پر نظر نہ کرے اور اسے حقیر نہ جانے۔ بلکہ اس نعمت اور فیضان کو جو اللہ تعالیٰ نے شیخ کو عنایت کیا ہے، نگاہ میں رکھ کر اسے حق تعالیٰ کی معرفت کا وسیلہ سمجھے اور کمال وصدق ویقین سے اس کی صحبت کا فیض اٹھائے۔

فائدہ : جس طرح کوئی مریض اپنے طبیب کی طبی مہارت کو سامنے رکھ کر علاج کرواتا ہے اس کی ظاہری حیثیت اور قومیت کو خاطر میں نہیں لاتا۔ اسی طرح سالک کو بھی مرشد کی باطنی نعمت پر نظر رکھنی چاہئے، ظاہری حشمت وشوکت پر نہیں، ایک حدیث پاک میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کی محفل میں تشریف فرما تھے، سامنے سے ایک شخص کا گزر ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ ''آپ لوگ اس کے متعلق کیا رائے رکھتے ہیں۔''

عرض کیا گیا۔ ''یہ امیر آدمی انتہائی خوش لباس ہے اگر یہ کسی سے بات کرے تو توجہ سے بات سنی جائے، اگر کسی طرف رشتے کا پیغام بھیجے تو قبول کرلیا جائے۔'' تھوڑی دیر بعد ایک دوسرے صاحب گزرے تو نبی علیہ السلام نے پوچھا۔ ''آپ لوگ اس شخص کے متعلق کیا رائے رکھتے ہیں۔'' عرض کیا گیا۔ ''غریب آدمی مفلس ونادار نظر آتا ہے، اگر بات کرے تو لوگ توجہ سے نہ سنیں، کہیں رشتے کا پیغام بھیجے تو قبول نہ ہو۔'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لنے فرمایا۔ ''اگر پہلے جیسے لوگوں سے ساری دنیا بھر جائے تو سب مل کر بھی اللہ تعالیٰ کی نظر میں اس غریب نیک شخص کے برابر نہیں ہوسکتے۔'' ایک روایت میں ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے

چہروں کو اور مال پیسے کو نہیں دیکھتے بلکہ تمہارے دلوں کو اور اعمال کو دیکھتے ہیں۔ حضرت عمرؓ اپنے زمانہ خلافت میں حضرت بلالؓ کو دیکھ کر کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ "سیدنا بلال آ گئے" معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ظاہری حشمت وشوکت کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے، پس سالک کو چاہئے کہ ظاہری حالات پر نظر نہ رکھے بلکہ شیخ کی باطنی دولت کو پیش نظر رکھے۔ حقیقت یہی ہے کہ پیاسے آدمی کو ٹھنڈا پانی پینے سے غرض ہوتی ہے اس کی پرواہ نہیں ہوتی کہ پانی مٹی کے پیالے میں ہے کہ سونے چاندی کے چمکتے برتن میں ہے۔

رہی بات قومیت کی، تو ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ. (سورۃ الحجرات، آیت:۱۳)

(ہم تمہیں شاخیں اور قبیلے بنایا تا کہ ایک دوسرے کو پہچان سکو، اللہ کے ہاں عزت والا متقی پرہیزگار ہے)

روایت ہے کہ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحبؒ نے جب حضرت خواجہ شمس الدین سیالویؒ سے بیعت کی تو ایک صاحب نے کہا۔ "شاہ صاحب! آپ نے سید ہو کر ایک جاٹ سے بیعت کی ہے" حضرت شاہ صاحب نے فرمایا۔ "میں جٹ دا بنا ساواڈ ٹھا اے" میں نے زمیندار کی کھیتی سرسبز وشاداب دیکھی ہے، لہٰذا بیعت کی ہے۔"

ادب ایک ۲ : شیخ کو اپنے حق میں سب سے انفع (زیادہ نفع پہنچنے کا ذریعہ) سمجھے اور یہ اعتماد رکھے کہ میرا اصلاح باطن اور حصول معرفت کا مطلب اسی مرشد سے با آسانی حاصل ہوگا، ہرجائی نہ بنے، اگر دوسری طرف توجہ کرے گا تو فیض وبرکات سے محروم رہے گا۔"

فائدہ : ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَفَوْقَ كُلِّ ذِىْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ" (سورۃ یوسف، آیت:۷۶)

(اور ہر علم والے پر بڑا علم والا ہے)

لہٰذا شیخ اگر چہ اعلم "سب سے زیادہ علم والا" نہ بھی ہو سالک کے حق میں انفع "سب سے زیادہ نفع پہنچانے کا باعث" ضرور ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک بچے کو جو پیار ومحبت اور شفقت اپنی ماں سے مل سکتی ہے وہ کسی دوسری عورت سے نہیں مل سکتی، حالانکہ دوسری عورتیں عقل وشکل اور اخلاق وغیرہ میں اس کی ماں سے افضل ہو سکتی ہیں۔ مثل مشہور ہے کہ ماں کی محبت وہ ہمالیہ ہے جس کی بلندیوں کو کوئی نہیں چھو سکتا، ماں کی محبت وہ گہرا سمندر ہے جس کی گہرائیوں تک کوئی دوسرا نہیں پہنچ سکتا، ماں کی مامتا وہ سدا بہار پھول ہے، جس پر خزاں و بہار اثر انداز نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح سالک کو جو نفع اپنے شیخ سے حاصل ہو سکتا ہے وہ کسی اور سے نہیں، سالک شیخ کے بارے میں جتنا حسن ظن رکھے گا اتنا ہی فیض کا دروازہ کھلے گا۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ کے پیر ومرشد حضرت خواجہ باقی باللہؒ بہت زیادہ کم گو اور خاموش طبع تھے، ایک مرتبہ کسی نے کہا، حضرت کچھ وعظ ونصیحت فرمائیں تا کہ سالکین کو فائدہ ہو، حضرت خواجہ صاحبؒ نے فرمایا۔ "جس نے ہماری خاموشی سے کچھ نہیں پایا وہ ہماری باتوں سے بھی کچھ نہیں پائے گا۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ لکھتے ہیں کہ "ہم تین پیر بھائی تھے اور ہم تینوں کا اپنے شیخ کے بارے میں مختلف گمان تھا۔ ایک تو یہ گمان رکھتا تھا کہ میرے شیخ خود تو کامل ہیں دوسروں کو کامل نہیں بنا سکتے، دوسرے کا گمان تھا کہ میرے شیخ کامل تو ہیں مگر صاحب ارشاد نہیں ہیں، جب کہ میرا یہ گمان تھا کہ اس امت میں کسی کو کامل شیخ ملے ہیں تو صدیق اکبرؓ کو نبی علیہ السلام ملے یا پھر اس کے بعد مجھے کامل شیخ ملے ہیں۔ میرے اس حسن ظن کی وجہ سے مجھے تجدیدی کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے چن لیا۔" پس آپ حضرت مجدد الف ثانیؒ بنے، سالک کو چاہئے کہ ہرجائی نے بنے اور حصول فیض کے لئے اپنے مرشد کے علاوہ کسی دوسری طرف متوجہ نہ ہو اس کی اصل "وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ" بن سکتی ہے۔

ادب ایک ۳ : ہر طرح سے مرشد کا مطیع وفرمانبردار رہے، کیوں کہ پیر کی عقیدت اور محبت کے بغیر فیض کا در نہیں کھلتا اور محبت کا تقاضا اطاعت وخدمت ہے۔

فائدہ : صوفیاء کے نزدیک سیدنا صدیق اکبرؓ کا سفر ہجرت مرشد کی اطاعت وخدمت اور محبت وعقیدت کی فقید المثال داستان ہے، چنانچہ ہجرت کی رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب حضرت صدیق اکبرؓ کے گھر تشریف لائے تو انہیں جاگتے ہوئے پایا۔ پوچھا "ابوبکر آپ کیوں جاگ رہے تھے۔"

عرض کیا۔ "اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اندازہ تھا کہ عنقریب ہجرت کا حکم ہوگا، یہ بھی میرا دل گواہی دیتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے رفیق سفر بنائیں گے۔ جس وقت سے یہ خیال آیا میں نے

رات کو سونا چھوڑ دیا۔ مبادا کہ آپ تشریف لائیں اور مجھے حاضر باش نہ پائیں''سبحان اللہ۔

حضرت خواجہ دوست محمد قندھاریؒ ایک مرتبہ بیمار ہوئے تو حضرت خواجہ محمد عثمانی دامانیؒ کئی دن متواتر موسیٰ زئی شریف سے پیدل چل کر تقریباً تیس کلومیٹر دور ایک شہر درابن جاتے اور دوائی لے کر واپس آتے، پھر ساری رات تیمار داری میں مشغول رہتے۔ حضرت خواجہ عبدالمالکؒ (چوک قریشی والے) نے تقریباً بارہ سال حضرت خواجہ فضل علی قریشیؒ کی خانقاہ پر رہ کر بکریاں چرائیں حتیٰ کہ بکڑوال (چرانے والا) کے نام سے مشہور ہوئے۔

حضرت مرشد عالمؒ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت خواجہ محمد عبدالمالک صدیقیؒ نے ایک خوبصورت بیش قیمت نفیس ہینڈ بیگ (پرس) خریدا، پوچھنے پر بتایا کہ میں اس میں اپنے پیرو مرشد کے استعمال کے لئے مٹی کے ڈھیلے رکھا کروں گا۔ عربی کا مقولہ ہے۔''ان المحب لمن یحب مطیع''(محب جس سے محبت کرتا ہے اس کا مطیع ہوتا ہے) یہی محبت وخدمت حصول فیضان کا سبب بنتی ہے۔

ادب ایک ۴ : حسب استطاعت جان ومال سے شیخ کی خدمت کرے اور اس پر احسان نہ جتلائے بلکہ شیخ کا احسان سمجھے کہ اس نے خدمت کو شرف قبولیت بخشا۔ شیخ سے کسی قسم کی طمع یا مطالبہ نہ رکھے، جتنی بھی خدمت کرے، خلوص وللٰہیت سے کرے تا کہ کمال ایمان سے بہرہ مند ہو۔

فائدہ : غزوہ تبوک میں سیدنا صدیق اکبرؓ نے نبی علیہ السلام کے اشارے پر اپنا سارا مال قدموں پر نچھاور کر دیا۔ ایک مرتبہ ٹاٹ کا لباس پہنے حاضر خدمت ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''ابوبکرؓ! تمہیں مکہ کی تجارت والی آسودگی یاد ہے، دیکھو آج تمہارا کیا حال ہو گیا۔''

صدیق اکبرؓ نے تڑپ کر عرض کیا۔

''امالو عشت انا عمر الدنیا واعذب بہ جمیعا اشد العذاب لایفرجنی فرج الملیح''

(یہ چند سالوں کی زندگی ہے، اگر ساری کی ساری زندگی شدید ترین تکلیف میں گزر جائے حتیٰ کہ ٹھنڈی ہوا کا جھونکا بھی نہ لگے تو آقا تیری خاطر یہ سب کچھ آسان ہے، میرے ہاتھ میں آپ کا ہاتھ آجانا میرے لئے نعمت عظمیٰ ہے)

نہ خیال وخواب کی محفلیں نہ میں بزم شوق سے جاسکا
تیری ایک نگاہ بدلتے ہی میرے سب ارادے بدل گئے
جو فنا ہوئے غم عشق میں انہیں زندگی کا نہ غم ہوا
ترا ہاتھ ہاتھ میں آگیا تو چراغ راہ کے جل گئے

حضرت صدیق اکبرؓ اس قدر جانی ومالی قربانی پیش کرنے کے باوجود ایک مرتبہ گوشہ تنہائی میں بیٹھے زاروقطار رو رہے تھے اور دعا مانگتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ یا اللہ! میں اپنا مال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں، مگر دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے اونچا ہوتا ہے، مجھے اپنے آقا کی اتنی بے ادبی بھی گوارا نہیں۔ یا اللہ! میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں القا فرما کہ وہ میرے مال کو اپنے ذاتی مال کی طرح خرچ کریں، یہ ہے مزہ کہ خدمت بھی کرے، احسان مند بھی شیخ کا ہو، بقول شخصے:

منت منہ کہ خدمت سلطاں ہمی کنی
منت ازو شناس کہ در خدمت گزاشتہ

(اے مخاطب! تو بادشاہ کی خدمت کر کے احسان نہ چڑھا، بادشاہ کی خدمت کرنے والے تو لاکھوں ہیں، یہ بادشاہ کا تجھ پر احسان ہے کہ اس نے تجھے اپنی خدمت کے لئے قبول کرلیا)

ادب ایک ۵ : مرشد کے فرمان کو فوراً بجالائے، اس کے فعل کی اقتدا اس کی اجازت کے بغیر نہ کرے، کیوں کہ بعض اوقات وہ اپنے حال اور مقام کی مناسبت سے کام کرتا ہے، جو مرید کے لئے اس کی استعداد سے عالی ہونے کی وجہ سے مضر ہوتا ہے، البتہ قولی متابعت اختیار کرتا رہے تا کہ پیر سے محبت اور مناسبت پیدا ہو جائے۔

فائدہ : اس ادب کی اصل وہ حدیث ہے کہ ایک مرتبہ نبی علیہ السلام نے دن میں متواتر روزے رکھنے شروع کر دیئے اور رات قیام وسجود کی حالت میں بسر کرنے لگے، بعض صحابہ کرامؓ کو اس کا پتہ چلا تو انہوں نے بغیر اجازت طلب کئے اس کی اتباع شروع کر دی، اتنی ریاضت اتنا مجاہدہ کہ چند دنوں میں نقاہت و بے آرامی کی وجہ سے حالت غیر ہونے لگی، نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔''ایکم مثلی یطعمنی ربی ویسقینی''(تم میں سے کون میری طرح ہو سکتا ہے، میرا رب مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے)

سالک کو چاہئے کہ مرشد کے حکم کو فوراً بجالائے، البتہ اگر مرشد کو کوئی خاص عمل کرتا دیکھے تو اجازت طلب کرے، اجازت ملنے پر عمل کو اپنائے، نہ ملنے پر اپنے آپ کو کم ظرف، کم ہمت سمجھے، زبان سے مرشد کے عمل ہی کو اولیٰ کہے تاکہ پیر سے محبت اور مناسبت پیدا ہوجائے۔

ادب ایک ۲ : مرشد کی موجودگی میں ہمہ تن اس کی طرف متوجہ ہے یہاں تک فرض وسنت کے سوانفل نماز یا کوئی اور وظیفہ اس کی اجازت کے بغیر نہ پڑھے بلکہ اس کی صحبت کیمیا اثر کو غنیمت سمجھے تاکہ شیخ کی نگاہ شفقت حاصل ہو اور اس کے فیض باطن سے حصہ ملے، مشائخ نقشبندیہ رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ شیخ کی موجودگی میں وقوف قلبی کی بجائے رابطہ قلبی (شیخ کے قلب سے مربوط رہنا) زیادہ مفید ہے۔

فائدہ : شیخ کے سامنے نفل نماز اور وظیفہ وغیرہ سے اس لئے منع کیا گیا کہ یہ کام تو سالک شیخ کی عدم موجودگی میں بھی کرسکتا ہے، لہٰذا شیخ کی صحبت سے تو باطنی فائدہ اٹھانا چاہئے، ہمہ تن گوش وہوش سے متوجہ رہنا چاہئے۔

یک چشم زدن غافل از آں شاہ نہ باشی
شاید کہ نگاہے کند آگاہ نہ

(ایک لمحہ بھی اس بادشاہ سے غافل نہ ہو، ممکن ہے وہ نگاہ کرے اور تو آگاہ نہ ہو)

وقوف قلبی کہتے ہیں کہ دل کا دھیان اللہ تعالیٰ کی طرف رکھنے کو، رابطہ قلبی کہتے ہیں۔ سالک اپنے آپ کو خالی سمجھے اپنے قلب کو شیخ کے قلب سے مربوط رکھے اور یہ خیال کرے کہ شیخ کے قلب سے فیضان میرے دل میں آرہا ہے۔

سالک کی روحانی ترقی ذکر کرکے ذریعے سے بھی ہوتی ہے اور مرشد کی توجہات سے بھی تاہم ذکر کرنے سے جو راستہ سالوں میں طے ہوتا ہے وہ مرشد کی توجہات سے لمحوں میں طے ہوجاتا ہے، اسی لئے کہا گیا۔

یک زمانہ صحبت با اولیاء بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

حضرت خواجہ محمد معصومؒ فرماتے ہیں:

ع سایہ رہبر است از ذکر حق

(رہبر کا سایہ بھی ذکر حق سے بہتر ہے)

کسی عارف نے کہا کہ علماء کی محفل میں بیٹھو، تو زبان سنبھال کر بیٹھو، ملوک وسلاطین کی محفل میں بیٹھو تو نگاہ کو سنبھال کر بیٹھو اور اہل اللہ کی محفل میں بیٹھو تو دل کو سنبھال کر بیٹھو۔ صحابہ کرامؓ کو نبیﷺ کی چند لمحوں کی صحبت سے وہ کچھ نصیب ہوا جو غیر صحابہ کو ہزاروں سال کے مجاہدہ سے بھی حاصل نہیں ہوسکتا، حضرت خواجہ باقی باللہؒ کی ایک توجہ نے نان بائی کو کہاں سے کہاں پہنچادیا۔

ادب ایک ۷ : شیخ کی صحبت میں باادب ہوکر نہایت عاجزی سے خاموش بیٹھا رہے اور اس کے کلام قدسی کو نہایت غور سے سنتا رہے، اِدھر اُدھر نہ دیکھے اس کی اجازت کے بغیر کلام نہ کرے، بوقت ضرورت مختصر کلام کرے اور نہایت توجہ سے جواب کا منتظر رہے، گفتگو آہستگی اور نرمی سے کرے، نیز اپنی آواز مرشد کی آواز سے بلند نہ کرے، کوئی بات ایسی نہ کہے جو پیر کی سبکی اور اور گرانی کا سبب بنے۔

فائدہ : سالک جب طالب صادق بن کر گوش ہوش سے نصیحت سنے تو دل پر یقینی اثر ہوتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ "اِنَّ فِی ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِمَنْ کَانَ لَہٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ وَھُوَ شَھِیْدٌ"

(سورۂ ق: آیت، ۳۷)

(اس میں نصیحت ہے ہر اس شخص کے لئے جس کے پاس عقل ہو یا کم از کم دوسرے کی بات توجہ سے سنے)

مرشد کی اجازت کے بغیر کلام نہ کرنے میں حکمت یہ ہے کہ ممکن ہے شیخ کسی خاص علمی نکتہ پر غور وفکر کررہے ہوں یا کسی کے دل پر باطنی توجہات ڈال رہے ہوں یا ان پر الہام کی کیفیت ہو یا کسی اہم کام یا مضمون کی طرف طبیعت متوجہ ہو، ایسی صورت میں کسی کا بدون اجازت کلام کرنا طبیعت پر انقباض کا باعث بنتا ہے، مزید برآں دوران گفتگو اپنی آواز کو مرشد کی آواز سے بلند نہ کرے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْھَرُوْا لَہٗ بِالْقَوْلِ کَجَھْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ" (سورۂ الحجرات، آیت: ۲)

(اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز سے اونچا نہ کرو اور ان کے سامنے بات زیادہ اونچی آواز سے نہ کرو، جیسے تم ایک دوسرے سے اونچا بول لیتے ہو، ورنہ اندیشہ ہے کہ تمہارے اعمال ضائع ہوجائیں اور تمہیں محسوس بھی نہ ہو)

مرشد کی بات نہایت غور سے سنی چاہئے۔ بعض مشائخ کا قول ہے مرشد کو زبان بننا چاہئے اور مرید کو کان بننا چاہئے۔

ادب ایک ۸ : پیر کی مجلس میں اپنے آپ کو کسی طرح ممتاز نہ کرے اور اپنے تئیں حقیر، نیاز مند، تشنگی اور طلب سے بھرا ہوا ظاہر کرے۔

فائدہ : مرشد کی موجودگی میں کوئی ایسی بات نہ کرے جس سے حاضرین پر علمی تفوق ظاہر ہو، نہ ہی دنیا جاہ وحشمت کا مظاہرہ کرے، نہ ہی کسی عمل سے یہ ظاہر کرے کہ میں شیخ کا مشیر اور ہمراز ہوں اور نہ ہی یہ جتلائے کہ مرشد مجھ پر بہت مہربان ہے، یہ تمام باتیں نفس کو موٹا کرتی ہیں اور انانیت کی دلیل ہیں، حتی الوسع نیاز مندی اور عاجزی کو اپنائے۔

زمیں کی طرح جس نے عاجزی وانکساری کی
خدا کی رحمتوں نے اس کو ڈھانپا آسماں ہوکر

ادب ایک ۹ : مرشد کی نشست گاہ پر نہ بیٹھے اس کے مصلے پر پاؤں نہ رکھے۔

فائدہ : اس کی اصل حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ کا عمل ہے۔ روایات سے ثابت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ دینے کے لئے منبر پر جلوہ افروز ہوتے تو تیسرے درجے پر کھڑے ہوتے تھے۔ جب کہ حضرت صدیق اکبرؓ اپنے دور خلافت میں خطبہ دینے کے لئے دوسرے درجے پر کھڑے ہوتے تھے، یہ از راہ ادب تھا، مرشد کے مصلے پر نماز پڑھنے سے اس لئے منع کیا گیا کہ ظاہراً اس سے "مساوات" کا دعویٰ ظاہر ہوتا ہے۔

ادب ایک ۹ : بلا اجازت اس کے سامنے کھانا نہ کھائے، نہ پانی پئے، نہ وضو کرے، نہ اس کے برتن استعال کرے، اس کی طہارت اور وضو کی جگہ طہارت یا وضو نہ کرے جو آداب شیخ کے روبرو بجالاتا ہے وہی پیچھے بھی بجالائے تاکہ اخلاص نصیب ہو۔

فائدہ : مرشد کے سامنے بلا اجازت کھانے پینے میں مشغول نہ ہونا چاہئے، حتی کہ مرشد اپنے دسترخوان پر بیٹھنے کی اجازت دے تو بیٹھ جائے ورنہ بخوشی پیچھے ہٹ جائے، مرشد کی نظر وہ کچھ دیکھ سکتی ہے جو سالک کی نظر نہیں دیکھ سکتی۔ سلسلہ عالیہ شاذلیہ کے مشائخ کا دستور ہے کہ کھانے پینے کی اشیاء میں توجہ شامل کرکے سالک کو کھلاتے ہیں ان کے ہاں بعض مشائخ تو خلافت واجازت سلسلہ دیتے ہوئے اس بات پر عہد لیتے ہیں کہ تم اپنی باطنی توجہات کھانے پینے کی چیزوں میں شامل کرکے سالکین کو پیش کیا کروگے۔ تصوف کی کتب معتبرہ میں منقول ہے کہ بعض مشائخ نے خلافت دیتے وقت اپنے ہاتھ سے کوئی چیز سالک کو کھلائی۔ حضرت مرشد عالمؒ دسترخوان پر جمع ہونے والے تمام سالکین کا گہری نظر سے جائزہ لیتے رہتے تھے، تربیت کے لئے ڈانٹ ڈپٹ کا سلسلہ بھی جاری رہتا تھا، فرمایا کرتے تھے کہ میں نے حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ کو دیکھا ہے دسترخوان پر ان کا اس قدر کنٹرول ہوتا تھا کہ جو سالک چند مرتبہ ان کے سامنے کھانے میں شریک ہوجاتا اس کے کئی کس بل نکل جاتے تھے۔

ایک مرتبہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے لئے نہایت پرتکلف کھانوں پر مشتمل ایک چپاتی اٹھائی ایک پلیٹ میں تھوڑی سی دال ڈالی اور حضرت گنگوہیؒ کے ہاتھ میں پکڑا کر فرمایا۔ "مولانا! اس دسترخوان کے کونے پر بیٹھ کر یہ کھانا کھالو" حضرت گنگوہیؒ برضا ورغبت کھانے میں مشغول ہوگئے، تھوڑی دیر بعد حضرت حاجی صاحبؒ نے نہایت سخت لہجے میں کہا۔ "رشید احمد! جی تو چاہتا تھا کہ تمہیں جوتوں والی جگہ پر بٹھاتا، مگر رعایت کرلی کہ دسترخوان پر بٹھالیا۔" یہ کہتے ہی حضرت حاجی صاحبؒ نے مولانا کے چہرے کے تاثرات کو دیکھا۔ حضرت گنگوہیؒ نے نہایت ادب سے عرض کیا۔ "حضرت! آپ نے سچ فرمایا میں اسی قابل تھا کہ جوتوں میں بٹھایا جاتا، آپ کا احسان ہے جو یہاں بیٹھنے دیا۔" حضرت حاجی صاحبؒ نے جب ملاحظہ کیا کہ لوگوں کے سامنے اتنی کڑوی کسیلی سن کر بھی مولانا کا نفس نہیں بھڑکا تو فرمایا۔ "الحمد للہ" ذکر کے اثرات محسوس ہورہے ہیں۔"

ادب ایک ۱۰ : جس جگہ مرشد بیٹھا ہوا اس طرف پاؤں نہ پھیلائے، اس کی طرف منہ کرکے نہ تھوکے اگرچہ سامنے نہ ہو۔

فائدہ : فقہائے کرام نے بیت اللہ شریف کی طرف پاؤں پھیلانا یا تھوکنا مکروہ لکھا ہے، اگرچہ بیت اللہ سامنے نہ ہو، جس طرح بیت اللہ مرکز انوار وتجلیات ہے، اسی طرح مرشد کا قلب بھی تجلیات ذاتیہ کا مورد ہوتا ہے، لہٰذا مرشد کے لئے بھی انہی آداب کی رعایت ضروری ہے۔ ابن ماجہ کی روایت ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ طواف کرنے کے بعد کعبۃ اللہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ بیت اللہ! تیری حرمت بھی بہت زیادہ ہے، مگر "حرمة المومن ارجع من حرمة الكعبة" (مومن کی عزت

بیت اللہ کی حرمت سے بھی زیادہ ہے)

ادب ایک ۱۱: شیخ کے سایہ پر قدم نہ رکھے اور حتی الامکان ایسی جگہ کھڑا نہ ہو کہ اس کا سایہ مرشد کے سایہ پر یا اس کے کپڑے پر پڑے۔

فائدہ: کسی چیز کو پاؤں تلے روندنا اس کی تحقیر کی علامت ہوتی ہے، سالک کو چاہئے کہ مرشد کے سایہ پر بھی قدم نہ رکھے، تاکہ بے حرمتی کا شائبہ تک نہ ہو، اسی طرح اپنا سایہ مرشد پر نہ پڑنے دے کہ بسا اوقات روشنی کا رک جانا طبعی الجھن کا سبب بنتا ہے۔ سالک ان آداب کو معمولی نہ سمجھے کیوں کہ چھوٹے چھوٹے ذرات مل کر ہی ریت کے ٹیلے بن جاتے ہیں، مثل مشہور ہے کہ ایک دانہ خرمن کو تو نہیں بھرتا مگر ان دانوں کی مدد ضرور کرتا ہے جو خرمن کو بھر دیا کرتے ہیں۔

حافظ ابن قیمؒ کا قول ہے۔ ''گناہ کو چھوٹا نہ سمجھو بلکہ اس ذات کی عظمت کو دیکھو جس کی نافرمانی ہو رہی ہے۔'' اسی پر قیاس کرتے ہوئے کہا جاتا ہے کہ کسی بھی ادب کو چھوٹا نہ سمجھے بلکہ مرشد کی ذات کو سامنے رکھو جو مالک حقیقی سے واصل ہونے کا ذریعہ ہے۔ حضرت مرشد عالمؒ نے یہ واقعہ بیان فرمایا کہ ایک طالب صادق حضرت خواجہ فضل علی قریشیؒ کی خدمت میں ہو کر کہنے لگا۔ ''حضرت کچھ دنوں سے لطائف بند ہو گئے ہیں، سمجھ میں نہیں آتی کیا وجہ ہے۔'' حضرت نے فرمایا۔ ''غور کرو آپ سے کوئی نہ کوئی بے ادبی سرزد ہوئی ہے جس کی یہ سزا ہے۔'' وہ سالک کافی دیر غور کرتا رہا، بالآخر اسے یاد آیا کہ چند دن پہلے مرشد کا عصا پڑا ہوا تھا اور وہ اس کے اوپر سے گزر گیا تھا، چنانچہ توبہ استغفار کرنے سے لطائف دوبارہ جاری ہو گئے۔

ادب ایک ۱۲: شیخ کے آگے نہ چلے اور پیچھے چلنے میں شرم نہ کرے، بلکہ سعادت سمجھے۔

فائدہ: مرشد کے آگے نہ چلنے سے مراد یہ ہے کہ دن کے اوقات میں چلتے ہوئے بلاضرورت ان سے آگے نہ بڑھے، اگر کسی ضرورت کی وجہ سے آگے چلنا پڑے تو مضائقہ نہیں، بلکہ بسا اوقات آگے چلنا بہتر ہوتا ہے۔ مثلاً رات کے وقت اس نیت سے آگے چلنا کہ کوئی موذی جاندار راستے میں نہ ہو یا گڑھا راستے میں نہ ہو، یا کوئی ایسا پتھر نہ پڑا ہو کہ کوئی ٹھوکر کھا کر گرے یا خود مرشد ہی کسی وجہ سے آگے چلنے کا حکم دیں تو پھر آگے چلنا ہی عین ادب ہے۔ ''الامر فوق الادب'' (حکم ادب پر فائق ہے)

ایک مرتبہ حضرت مرشد عالمؒ حرم شریف سے نکلے تو کسی کے ہاں جانا تھا۔ حضرتؒ نے میزبان سے کہا کہ آگے چلیں، ہمیں راستے کا پتہ نہیں، وہ کہنے لگے۔ ''نہیں نہیں حضرت آپ ہی آگے چلیں میں راستہ بتادوں گا۔'' اب چلتے چلتے جب کوئی موڑ آتا تو حضرت کو پیچھے مڑ کر پوچھنا پڑتا کہ کس طرح جانا ہے، چنانچہ تھوڑی دیر بعد حضرتؒ نے دوبارہ میزبان سے کہا کہ آپ آگے چلیں وہ پھر معذرت کرنے لگے کہ نہیں حضرت''بس میں پیچھے ہی ٹھیک ہوں، جب تیسری مرتبہ کہنے پر بھی انہوں نے وہی جواب دیا تو حضرتؒ نے غصے میں آ کر عصا لہرایا اور کہا۔ ''تو میڈا پیر ایں یا میں تیڈا پیر ہاں۔'' (تو میرا پیر ہے یا میں تیرا پیر ہوں) تب ان صاحب کو حقیقت سمجھ میں آئی اور وہ آگے چلے پھر آگے چلنے لگے، پھر کبھی دائیں چلتے اور کبھی بائیں چلتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا معاملہ ہے؟ تو عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پیچھے چلتا ہوں تو خیال آتا ہے دشمن آگے سے نہ حملہ کردے، جب آگے چلتا ہوں تو دائیں بائیں سے حملے کا ڈر ہوتا ہے، اس لئے پھر دائیں یا بائیں چلتا ہوں، نبی علیہ السلام یہ سن کر بہت خوش ہوئے، یہ عشق و محبت کی داستان تھی۔ پورے سفر میں یہی معاملہ رہا، جیسے پروانہ کسی شمع کے گرد طواف کر رہا ہوتا ہے۔ ''ھنیئا لارباب النعیم نعیمھا'' (اہل نعمت کو اپنی نعمت مبارک ہو) عام اصول یہی ہے کہ مرید بلاضرورت مرشد کے آگے نہ چلے۔ ایک روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نوجوان کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ کبھی اپنے باپ کا نام لے کر نہ پکارنا اور راستہ چلتے ہوئے آگے نہ چلنا۔

عیون الاخبار میں ہے کہ حضرت عمر بن زیدؒ سے ان کے بیٹے کی تعلیم و تربیت اور حسن ادب کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا۔ ''میں دن میں نہیں چلا مگر وہ میرے پیچھے تھا، میں رات میں نہیں چلا مگر وہ آگے تھا، اور وہ کسی ایسی چھت پہ نہیں چڑھا، جس کے میں نیچے تھا۔''

حضرت مرشد عالمؒ فرمایا کرتے تھے کہ میں اپنے مرشد کے پیچھے راکھویں لیلے (پالتو مینڈھے کی طرح چلتا تھا)

ادب ایک ۱۴: جب شیخ کھڑا ہو تو مرید بھی کھڑا ہو جائے اور اس کے بیٹھنے کے بعد بیٹھے۔

فائدہ: بیاکرام میں داخل ہے کہ جب شیخ کھڑا ہو تو مرید بھی

کھڑا ہو جائے اور جب شیخ بیٹھے تو مرید بھی بیٹھ جائے۔ بعض حضرات یہ سوال کرتے ہیں کہ ایک حدیث پاک میں نبی علیہ السلام نے صحابہ کرامؓ کو کھڑا ہونے سے منع کیا تو پھر مشائخ کی مجالس میں لوگ کسی کے اکرام کے لئے کیوں کھڑے ہوتے ہیں؟ یہ حضرات ایسے موقع پر نہ تو خود کھڑے ہوتے ہیں اور نہ ہی کھڑا ہونے والوں کو اچھا سمجھتے ہیں۔ اس کی وجہ کم علمی کے سوا کچھ نہیں، شریعت محمدیہ کا یہ حسن ہے کہ جہاں کسی معاملے میں دو فریق ہوں تو دونوں کو ایک دوسرے کے حقوق کی تلقین کی جاتی ہے تاکہ معاملات خوش اسلوبی سے چلتے رہیں، دونوں میں محبت و پیار اور اکرام و تکریم کا رشتہ استوار رہے۔

شریعت نے ایک طرف تو مرید کو کھڑے ہونے کا حکم دیا تاکہ استاد کی عزت افزائی ہو اور ''انزلوا الناس منازلھم'' پر عمل ہو، دوسری طرف مرشد کو حکم دیا کہ لوگوں کے کھڑے ہونے کو پسند نہ کرے تاکہ عجب و تکبر سے بچ سکے۔ پس مرید کھڑے ہونے کو فرض منصبی سمجھے اور مرشد محبت و پیار سے بیٹھنے کی تلقین کرتا رہے تاکہ محبت و عقیدت کا بندھن سلامت رہے، کھڑا نہ ہونے کی احادیث تو معروف ہیں ہی، صحیح یہاں کھڑے ہونے کے بارے میں دو احادیث پیش کی جاتی ہیں۔ امام نسائیؒ اور امام ابو داؤدؒ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے گفتگو کرتے پھر آپ کھڑے ہوتے تو ہم بھی کھڑے ہو جاتے تھے۔

امام بخاریؒ و امام مسلمؒ روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذؓ تشریف لا رہے تھے جب قریب آگئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے کہا ''قوموا لسید کم'' (اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ) پس صحابہ کرام ان کے اکرام کے لئے کھڑے ہو گئے۔ نبی علیہ السلام کے اسی حکم کے پیش نظر مرید اپنے سید و مرشد کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔

طب وصحت

ایک مفید سلسلہ

ایک نظر ادھر بھی

حکیم امام الدین ذکائی

پیشاب میں جلن

(BURNINGINURINE)

پھول گوبھی: اس مرض میں پھول گوبھی بھی مفید ہے۔

پیٹھا: پیشاب کی جلن ہونے پر پیٹھے کے دو ٹکڑے روزانہ کھائیں، اگر پیٹھے کا رس پئیں تو زیادہ فائدہ ہوگا۔

بھنڈی: اس کی سبزی کھانے سے پیشاب کی جلن دور ہوتی ہے، پیشاب کھل کر اور صاف آتا ہے۔

ترئی: یہ جلن دور کرتی ہے اور پیشاب کھل کر آتا ہے۔

چاول: آدھا کلو چاول کی مانڈ میں چینی ملا کر پلائیں، اس سے جلن دور ہوگی۔

گیہوں: رات کو ۱۲ گرام گیہوں ۲۵۰ گرام پانی میں بھگودیں، صبح چھان کر اس پانی میں مصری ملا کر پینے سے پیشاب کی جلن ٹھیک ہوتی ہے۔

مکئی: پیشاب کی جلن ہو، تو تازہ مکئی کے بھٹے پانی میں اُبال کر اس پانی میں مصری ملا کر پینے سے پیشاب کی جلن ٹھیک ہو جاتی ہے۔

دودھ: کچے دودھ میں پانی ملا کر پئیں۔

بادام: پانچ بادام کی گری بھگو کر، چھیل کر، ان میں سات چھوٹی الائچی اور حسب ذائقہ مصری ملا کر پیس کر ایک گلاس پانی میں گھول کر صبح اور شام پئیں۔

جو: ایک کپ جو میں ایک کلو پانی ڈال کر پی جائیں، یہ پیشاب کی جلن میں بہت مفید ہے۔

کیترا گوند: یہ پیشاب کی جلن دور کرتی ہے، یہ رات کو بھگو کر صبح چینی یا شکر ملا کر کھائیں۔

پانی: ٹھنڈے پانی میں کپڑا بھگو کر ناف کے نیچے بچھائے رکھیں، اس سے پیشاب کھل کر آتا ہے۔

آنولہ: سبز آنولے کا رس ۵۰ گرام، شہد ۳۰ گرام، دونوں ملا کر دن میں تین بار پئیں، یہ ایک خوراک ہے۔ ایسی تین خوراکیں لیں، اس سے پیشاب کھل کر آئے گا، قبض اور جلن ٹھیک ہو جائے گی۔

انار: انار کا شربت پیشاب کی جلن کو مٹاتا ہے۔

گیہوں: ۱۲ گرام گیہوں رات کو پانی میں بھگودیں، صبح چھان کر اس پانی میں ۲۵ گرام مصری ملا کر پینے سے پیشاب کی جلن دور ہوگی۔

دھنیا: ۱۵ گرام دھنیا رات کو پانی میں بھگودیں، صبح اسے پیس کر مصری ملا کر پئیں، اس سے پیشاب کی جلن دور ہوگی، بدبو نہیں آئے گی۔

دھنیا اور آنولہ رات کو بھگو کر صبح مسل کر اس پانی کو پینے سے پیشاب کی جلن دور ہو جاتی ہے۔

صبح دھنیا کوٹ پیس کر چھان لیں، اس میں برابر مقدار میں پسی ہوئی چینی ملا کر صبح بھوکے پیٹ رات کے باسی پانی سے ایک چائے کے چمچ کے برابر پھانک لیں اور ایک گھنٹے تک کچھ نہ کھائیں پئیں، اسی طرح ایک خوراک شام کو پانچ بجے صبح کے باسی پانی سے لے لیں، اگر قبض ہو تو رات کو سوتے وقت دو چمچ اسبغول کا چھلکا گرم دودھ کے ساتھ لے لیں، اس سے مثانہ کی جلن دور ہو جاتی ہے۔

الائچی: الائچی کو پیس کر دودھ کے ساتھ لینے سے پیشاب کھل کر آتا ہے۔

پیاز: ۶۰ گرام پیاز باریک کاٹ کر آدھا کلو پانی میں اُبالیں، آدھا پانی رہنے پر چھان کر ٹھنڈا کر کے پلائیں، اس سے پیشاب کی جلن دور ہوگی۔

اسبغول: اسبغول کو بھگو کر اس میں دیسی چینی ڈال کر پینے سے پیشاب کی جلن مٹ جاتی ہے۔

تلسی: پیشاب میں جلن ہونے پر تلسی کے پتے چبانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

تربوز: اوس میں رکھے ہوئے تربوز کا رس نکال کر صبح چینی ملا کر پینے سے پیشاب کی جلن میں فائدہ ہوتا ہے۔

زیادہ پیشاب آنا

(POLYURIA)

زیادہ مقدار میں پیشاب کرنے کو زیادہ پیشاب آنا کہتے ہیں، اعصابی کمزوری کی وجوہات سے پیشاب زیادہ آتا ہے، کسی خطرناک بیماری، جیسے ذیابیطس، گردوں کی سوجن سے بھی پیشاب زیادہ آتا ہے، بخار کے بعد کچھ عرصے تک پیشاب زیادہ آتا ہے، اس سے پیشاب بار بار زیادہ مقدار میں آتا ہے، مندرجہ ذیل کھانے کی اشیاء کے باقاعدہ استعمال سے اس بیماری کو دور کیا جا سکتا ہے۔

غذا سے علاج

انگور: بار بار پیشاب جانا، مثانے کے لئے اچھا نہیں ہے، انگور کھانے سے بار بار پیشاب جانا بند ہو جاتا ہے۔

آنولہ: تین آنولوں کا رس پانی میں ملا کر صبح و شام چار دن پینے سے بار بار پیشاب آنا بند ہو جاتا ہے۔

کیلا: ایک کیلا کھا کر آنولے کے رس میں چینی ملا کر پئیں، بار بار پیشاب کا آنا بند ہو جائے گا، صرف ایک کیلا کھانے سے بھی پیشاب جانا کم ہو جاتا ہے۔

سیب: سیب کھانے سے رات کو بار بار جانا کم ہو جاتا ہے۔

چائے: چائے پینے سے پیشاب زیادہ اور بار بار آتا ہے، زیادہ پیشاب آنے سے مریض چائے نہ پئیں۔

چھوہارا: بوڑھے آدمی بار بار پیشاب جاتے ہوں، تو روزانہ چھوہارا کھلائیں، بار بار پیشاب آنے پر دن میں دو بار چھوہارا کھلائیں، رات کو چھوہارا کھلا کر دودھ پلائیں۔

پالک: رات کو بار بار پیشاب جانا شام کو پالک کی سبزی کھانے سے کم ہو جاتا ہے۔

چنا: بار بار پیشاب جانے پر ایک چھٹانک بھنے ہوئے چنے کھا کر اوپر سے تھوڑا سا گڑ کھائیں، دس دن لگاتار کرنے سے زیادہ پیشاب آنا ٹھیک ہو جاتا ہے۔ بوڑھوں کو یہ استعمال زیادہ دن تک کرنا چاہئے۔

مسور کی دال: مسور کی دال کھانے سے زیادہ پیشاب آنے کی بیماری میں مفید ہے۔

تل: تلوں میں پیشاب کم کرنے کی عجیب و غریب قوت ہے، برابر وزن میں تل اور گڑ ملا کر لڈو بنا کر کھائیں، اس سے زیادہ پیشاب آنا بند ہو جاتا ہے۔

اجوائن اور تل ملا کر کھانے سے زیادہ پیشاب آنا ٹھیک ہو جاتا ہے۔

پیشاب میں سفیدی آتی ہو، تو ۲۵۰ گرام گاجر کا رس تین بار پئیں، پیشاب کا رنگ زرد ہو، تو شہتوت کا رس ملا کر پینے سے رنگ صاف ہو جاتا ہے۔

پیشاب رکنا اور اس کا علاج

پیاز: ایک کلو پانی میں ۴۵ گرام پیاز کے ٹکڑے ڈال کر اُبال لیں، اسے چھان کر شہد ملا کر روزانہ تین بار پلانے سے پیشاب کھل کر اور بغیر تکلیف کے آتا ہے۔ بار بار پیشاب آنا ٹھیک کرتا ہے، اگر پیشاب بند ہو گیا ہو تو وہ بھی آنے لگتا ہے۔

دودھ: گرم دودھ میں گڑ ملا کر پینے سے مثانے کی بیماریوں میں فائدہ ہوتا ہے، پیشاب صاف اور کھل کر آتا ہے۔ رکاوٹ دور ہوتی ہے، یہ دودھ روزانہ دو بار ایک گلاس پینا چاہئے۔

مولی: گردوں کی خرابی سے اگر پیشاب بننا بند ہو جائے تو مولی کا رس دو اونس کی ایک خوراک پینے سے وہ دوبارہ بننے لگتا ہے۔

دو اونس مولی کا رس پلانے سے پیشاب کے وقت ہونے والی جلن اور تکلیف دور ہو جاتی ہے۔

لیموں: لیموں کے بیجوں کو پیس کر ناف پر رکھ کر ٹھنڈا پانی ڈالیں، اس سے رُکا ہوا پیشاب آنے لگتا ہے۔

زیرہ: زیرہ اور چینی دونوں کو ہم وزن لے کر پیس کر دو چمچ تین بار پھانک لینے سے رکا ہوا پیشاب کھل جاتا ہے۔

شلغم: پیشاب رک رک آنے پر ایک شلغم اور مولی بھی کاٹ کر ملا کر کھانی چاہئے۔

بند گوبھی: پیشاب کی رکاوٹ میں بند گوبھی مفید ہے،

اس کی سبزی گھی کا بگھار دے کر کھانی چاہئے۔

ناریل: ناریل پیشاب صاف کرتا ہے۔

ککڑی: ککڑی کا رس لینے سے پیشاب زیادہ مقدار میں بنتا ہے اور پیشاب زیادہ مقدار میں آتا ہے۔ اس رس میں ملایا ہوا گھی پیٹ میں نہیں ٹھہر سکتا اور پیشاب جلدی آتا ہے۔

خربوزہ: خربوزہ بھی پیشاب زیادہ لاتا ہے۔

چاول: آدھا گلاس چاول کی مانڈ میں ذائقے کے مطابق چینی ملا کر پلائیں، پیشاب کی رکاوٹ دور ہو جائے گی۔

پیشاب آنے سے تکلیف

(DYSURIA)

اس تکلیف میں پیشاب کرنے کی خواہش ہوتی ہے اور درد کے ساتھ بوند بوند پیشاب آتا ہے، یا بالکل آتا ہی نہیں، پیشاب کرتے وقت بہت زیادہ درد ہونا اس بیماری کی اہم علامت ہے۔ سوزاک، پتھری، گرم، پروسٹیٹ، گلینڈ کا بڑھنا، جرایو (حمل کی وہ جھلی، جس میں بندھا ہوا بچہ پیدا ہوتا ہے) کی خرابی، گردوں کی بیماریاں، آنوں وغیرہ میں پیشاب کی تکلیف پیدا ہونا اس کی وجوہات ہیں، ان وجوہات کو دور کرنا چاہئے، ان وجوہات کو دور کرنے سے یہ بیماری از خود ٹھیک ہو جاتی ہے۔

غذا سے علاج

پانی: ہر طرح کی پیشاب کی تکلیف میں پانی پینا مفید ہے، پانی ذرا نیم گرم پیا جائے، اس سے پیشاب کی تکلیف میں آرام ملتا ہے۔

گاجر: گاجر کے رس کا ایک گلاس روزانہ پیتے رہنے سے پیشاب صاف آتا ہے، پیشاب کرتے وقت درد، جلن، ٹھیک ہو جاتی ہے۔

سونٹھ: پیشاب کے وقت درد اور خون آتا ہو، تو سونٹھ پیس کر چھان کر دودھ میں مصری ملا کر پلائیں۔

دھنیا: اگر پیشاب میں خون آتا ہو اور رکاوٹ ہو تو رات کو کوری ہانڈی میں آدھا کلو اُبلتا ہوا پانی بھر کر اس میں ادھ کچرا کوٹا ہوا دھنیا ڈال دیں، صبح اسے مسل کر چھان کر تین گرم بتاشے ڈال دیں، اسے دن بھر میں پانچ بار، پانچ حصے کر کے پلا دیں، پیشاب میں خون آنا، رکاوٹ، درد، جلن سب جلدی دور ہو جائے گی۔

منہ کے چھالوں کا غذا سے علاج

(STOMATITIS)

کیلا: زبان پر چھالے ہونے پر ایک کیلا گائے کی دہی کے ساتھ صبح سویرے کھائیں۔

شہتوت: چھالوں میں شہتوت کا شربت ایک چمچ ایک کپ پانی میں ملا کر غرارے کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

دھنیا: منہ کے چھالوں میں دھنئے کا باریک چورن، کھانے کے سوڈے میں ملا کر چھالوں پر لگانے سے فائدہ پہنچتا ہے۔

پسا ہوا دھنیا چھالوں پر لگانے سے بھی فائدہ ہوتا ہے، لار آنا بھی ٹھیک ہوتا ہے۔

سبز دھنئے کا رس بھی چھالوں پر لگائیں۔ ثابت دھنیا پانی میں اُبال کر غرارے کریں۔

تلسی: تلسی اور چنبیلی کے پتے چبانے سے چھالے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

ٹماٹر: جسے بار بار چھالے ہوتے رہتے ہوں، اسے ٹماٹر زیادہ کھانے چاہئیں، چھالوں کے لئے ٹماٹر دوا کا کام کرتا ہے۔

چمبیلی: منہ میں چھالے ہوں، وہاں چنبیلی کے پتوں کو چبا کر رکھیں، دو منٹ بعد تھوک دیں اور کلی پانی سے کرلیں۔

ہرڑ: پسی ہوئی ہرڑ ایک چمچ روزانہ رات کو گرم دودھ یا گرم پانی سے پھانک لیں۔

شہد میں پسی ہوئی ہرڑ ملا کر چھالوں پر لگائیں، فائدہ ہوگا۔

تمرو کے بیج: تمرو کے بیج پنساری، عطار کے ہاں ملتے ہیں، ان کو زبان پر رکھنے سے ٹھنڈک کا احساس ہوتا ہے، تھوڑی دیر بعد لار نکلتی ہے اور درد بند ہو جاتا ہے۔

تمرو کے بیجوں کو باریک پیس کر چھالوں پر ڈالیں، تھوڑی دیر بعد تھوک دیں، ایسا تین بار روزانہ کرنا مفید ہے۔

لیموں: لیموں کو گرم پانی میں نچوڑ کر غرارے کریں، چھالوں کو ٹھیک کرنے کے لئے زیادہ مقدار میں لیموں کا استعمال کریں۔

پھٹکڑی: پھٹکڑی پانی میں حل کر کے غرارے کرنے سے چھالے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

سونف: جن لوگوں کو چھالے ہوتے رہتے ہیں وہ کھانے کے بعد تھوڑی سونف لیا کریں، چھالے نہیں ہوں گے۔

کافور: دیسی گھی میں کافور ملاکر روزانہ چار بار لگائیں اور لار گراتے رہیں، پھر کلی کرلیں۔

پان: پان میں چنے کی دال کے برابر کافور کا ٹکڑا ڈال کر چبائیں، بیک تھوکتے جائیں، پیک پیٹ میں نہ جائے اس کا خیال رکھیں۔

ارھر کی دال: ارہر کی دال چھلکوں والی سمیت پانی میں بھگوکر اس پانی سے غرارے کرنے سے چھالے ٹھیک ہوجاتے ہیں، یہ گرمی کا اثر بھی دور کرتی ہے۔

گھی: رات کو سوتے وقت چھاتی پر گھی لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

مہندی: مہندی کو پانی میں بھگوکر اس پانی سے غرارے کرنے سے چھالے دور ہوتے ہیں۔

مہندی کے پتوں کو منہ میں رکھ کر چبانے سے بھی منہ کے چھالے ختم ہوجاتے ہیں۔

ہلدی: ۱۵ گرام پسی ہوئی ہلدی ایک کلو پانی میں اُبالیں، ٹھنڈا ہونے پر صبح وشام اس پانی سے غرارے کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

سیاہ مرچ: ۱۵ گرام سیاہ مرچ اور ۳۰ گرام کشمش ملاکر چبانے سے منہ کے چھالے ٹھیک ہوجاتے ہیں۔

زیرہ: مسوڑھے پھولنا، درد، ٹیس وغیرہ ہونے پر بھنا ہوا زیرہ اور سوندھا نمک ہم وزن پیس کر، چھان کر مسوڑھوں پر رگڑیں اور لار ٹپکادیں، فائدہ ہوگا۔

گلے کے غدود کی سوجن (ٹانسلائٹس)

(TONSILLITIS)

گلے میں تکوے کے نیچے دو غدود ہوتے ہیں، ان میں سے ایک کبھی کبھی سوج جاتا ہے، جس سے کھانا پینا مشکل ہوجاتا ہے اور اسے نگلنے میں درد ہوتا ہے۔ بخار ہوجاتا ہے، ان کو ہی ٹانسلائٹس کہا جاتا ہے، اس کے ہوجانے پر مریض کو برف جیسی ٹھنڈی چیزیں نہیں دینی چاہئیں، ٹانسلو جس کے ضروری حصے ہیں، جہاں تک ہوسکے، ان کا آپریشن نہیں کرانا چاہئے، یہ ہومیو پیتھک علاج، غذا کے ذریعہ علاج سے ٹھیک ہوجاتے ہیں، ہومیو پیتھک کی "برائٹا کارب" دوا اس کی کامیاب اور خاص دوا ہے۔ اس کی ۳۰ سے ایک لاکھ قوت تک دیتے رہنے سے یہ سوجن ٹھیک ہوجاتی ہے، مختلف چیزوں کا استعمال مریض کو ٹھیک کرنے میں معاون ہیں، کیسا بھی علاج چل رہا ہو، غذا کے ذریعے علاج میں بتائی گئی چیزوں کا استعمال مفید ہے۔

غذا سے علاج

تلسی: ٹانسلائٹس گلے کے امراض تلسی کا ہار پہننے سے نہیں ہوتے۔

انناس: ٹانسل، گلے میں سوجن ہونے پر اناس سے فائدہ ہوتا ہے۔

لہسن: ٹانسلائٹس ہونے پر لہسن کو باریک پیس کر گرم پانی میں ملاکر غرارے کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

گاجر: ٹانسلائٹس یعنی گلے کی سوجن گاجر کا رس پینے سے ٹھیک ہوجاتی ہے، دانت مضبوط رہتے ہیں۔

سنگھاڑا: سنگھاڑے میں آیوڈین زیادہ ہوتی ہے، گلے کی بیماریوں ٹانسل میں اسے کھانے چاہئیں۔

پھٹکری: گرم پانی میں پھٹکری اور نمک ڈال کر غرارے کریں، اس سے ٹانسل ٹھیک ہوتے ہیں۔

نمک: گرم پانی میں نمک ڈال کر غرارے کرنے سے ٹانسل، گلے میں درد اور سوجن میں فائدہ پہنچتا ہے، ٹانسل میں جب تک درد ہے روزانہ غرارے کرتا رہنا چاہئے۔

گلیسرین: گرم پانی میں گلیسرین ملاکر غرارے کرنے سے ٹانسلائٹس میں فائدہ ہوتا ہے۔

چائے: چائے کی پتی کو اُبال کر چھان کر اس کے پانی سے بھی غرارے کرنے سے فائدہ ملتا ہے۔

اس ماہ کی شخصیت

ادارہ

از: ہوسکوپ

نام: محمد ذاکر حسین

والدین کا نام: محمودہ بیگم چاند پاشا

تعلیمی لیاقت: بی اے، ایم بی اے

آپ کا نام ۱۲ حروف پر مشتمل ہے، ان میں سے ۹ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں اور تین حروف نقطے والے ہیں، عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں چار حروف آتشی ہیں، دو بادی ہیں ایک آبی ہے اور پانچ حروف خاکی ہیں، بہ اعتبار تعداد خاکی حروف کو غلبہ حاصل ہےاور بہ اعتبار اعداد آتشی حروف کو غلبہ حاصل ہے۔

آپ کے نام کے تین جزء ہیں، پہلے دو جزء آتشی حرف سے شروع ہوتے ہیں اور آخری جزء خاکی حرف سے شروع ہوتی ہے۔ آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۱۴۱۱ ہیں، مرکب عدد ۱۶ اور مفرد عدد ۷ ہے۔

۷ کا عدد روحانی عدد سمجھا جاتا ہے اور اس عدد کو مخفی علوم کا آئینہ دار بھی مانا گیا ہے۔ ۷ عدد کے لوگ سیر وتفریح کے دلدادہ ہوتے ہیں، ان لوگوں کو اکثر و بیشتر سمندر پار کے سفر کے مواقعات میسر آتے ہیں۔ ۷ عدد کے لوگوں کو علم کلام، علم ادب، اور شعر وشاعری سے بھی دلچسپی ہوتی ہے۔ ۷ عدد کے لوگوں کی قوت فیصلہ عموماً غلط ہوتی ہے، ان کی سوچ وفکر پر جذبات غالب رہتے ہیں اور یہ لوگ عام طور پر دماغ سے سوچنے کے بجائے دل سے سوچنے کے عادی ہوتے ہیں، یہ لوگ عمومی طور پر ایسے مفادات کی بھول بھلیوں میں کھوئے رہتے ہیں اور یہ اپنے مفاد کی خاطر دوسروں کو بڑے سے بڑا نقصان پہنچانے میں دریغ نہیں کرتے۔

۷ عدد کے لوگوں میں ایک خوبی یہ ہوتی ہے کہ یہ ہر طرح کے حالات سے سمجھوتہ کر لیتے ہیں اور برے حالات میں صبر وقناعت سے کام لیتے ہیں، یہ لوگ سوچتے زیادہ ہیں، لیکن عمل بہت کم کرتے ہیں، ان کے خیالات فلسفیانہ ہوتے ہیں، لیکن ان میں ایک طرح کی کاہلی ہوتی ہے جو انہیں کسی بھی میدان میں آگے نہیں بڑھنے دیتی، اگر یہ لوگ اپنے خیالات کے مطابق اپنے وجود کو ڈھال لیں اور بھاگ دوڑ اپنی فکر کے اعتبار سے کر لیں تو ان کو بام وعروج تک پہنچنے میں دیر نہیں لگتی۔

۷ عدد کے لوگوں کو سونا چاندی جمع کرنے کا بہت شوق ہوتا ہے، حالانکہ انہیں دنیا کی دولت کم ہی میسر آتی ہے۔ ۷ عدد کے لوگوں کی زیادہ تر زندگی کشمکش میں گزرتی ہےاور یہ لوگ اکثر ذہنی سکون سے محروم رہتے ہیں، چونکہ آپ کا مفرد عدد ۷ ہے، اس لئے کم وبیش یہ خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی، آپ اگر جذبات کے بجائے عقل وخرد سے کام لینے لگیں تو آپ کے لئے نئی نئی راہیں کھل جائیں اور آپ تیزی کے ساتھ ترقی کریں، جہاں جہاں عقل سے سوچنے کا وقت آتا ہے وہاں وہاں آپ دل سے سوچنے لگتے ہیں اور آپ کی عقل جذبات کے سیلاب میں کسی تنکے کی طرح بہہ جاتی ہے۔ آپ کے خون کا دباؤ ہمیشہ تیز رہتا ہے، اس لئے اس بات کا اندیشہ رہتا ہے کہ آپ ہائی بلڈ پریشر کا شکار نہ ہو جائیں، آپ کو شعبہ طب سے بھی خاصا لگاؤ ہوگا اگر آپ طب یونانی سے وابستگی اختیار کرتے تو آپ کو بھرپور کامیابی ملتی، آپ فطرتاً امن پسند ہیں اور ہر معاملے میں صلح کے پہلو تلاش کرتے ہیں، اگرچہ آپ کبھی کبھی جذباتیت کا شکار ہو کر مشتعل ہو جاتے ہیں، لیکن فطرتاً آپ اکھڑ مزاج نہیں ہیں، مطالعہ کرنا آپ کو مرغوب اور علم وادب سے دوستی آپ کی فطرت کا ایک حصہ ہے، آپ منطق سوچ وفکر کی وجہ سے کسی بھی بات کی گہرائی میں آسانی سے پہنچ جاتے ہیں، بے شک آپ لکیر کے فقیر نہیں بن سکتے، لیکن آپ کا مزاج سیمابی ہے، آپ دم میں تولہ اور دم میں ماشہ نظر آتے ہیں، آپ کو زندگی میں ترقی اور مقبولیت عامہ حاصل کرنے کے لئے غفلت اور تساہل سے نجات حاصل کرنی چاہئے۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۷، ۱۶ اور ۲۵ ہیں۔ اپنے اہم کاموں کو ان تاریخوں میں انجام دینے کی کوشش کیجئے، انشاء اللہ کامیابیوں کے امکانات روشن رہیں گے۔

آپ کا لکی عدد ۳ ہے، اس عدد کی چیزیں اور شخصیتیں بطور خاص آپ کو راس آئیں گی، آپ کی دوستی ۲ اور ۶ عدد والے لوگوں سے بھی خوب جمے گی۔ ۴، ۵، ۸ عدد کے لوگ حالات کے ساتھ ساتھ آپ کا ساتھ

نبھائیں گے ان لوگوں سے آپ کو قابل ذکر فائدہ نہیں پہنچے گا اور ان لوگوں سے آپ کو قابل ذکر نقصان بھی نہیں ہوگا۔ ایک اور ۹ کا عدد آپ کا دشمن عدد ہے۔ ان اعداد کی چیزوں اور شخصیتوں سے اگر آپ خود کو دور رکھیں گے تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔

آپ کا مرکب عدد ۱۶ ہے، یہ عدد غداری، ایکسیڈنٹ، خطرات، بے اطمینانی، ذہنی پریشانی، تردد اور تذبذب کی نمائندگی کرتا ہے، اگر آپ سمندر کے کنارے کسی جھیل کے کنارے یا کسی بڑے تالاب کے کنارے اپنی رہائش گاہ اختیار کریں گے تو آپ کو ۱۶ عدد کی نحوستوں سے بڑی حد تک نجات مل سکتی ہے، ورنہ یہ عدد آپ کی زندگی میں بہت سی الجھنیں کھڑی کرسکتا ہے۔

زندگی کے نشیب وفراز پر قابو پانے کے لئے آپ کو اپنے اسم اعظم کا ورد رکھنا چاہئے، آپ کا اسم اعظم "یاحلیم" ہے، عشاء کی نماز کے بعد ۸۸ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں، انشاء اللہ کچھ دنوں کے بعد آپ اس ورد کی افادیت محسوس کریں گے۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں۔ ۲۲، ۲۳ اور ۲۸ ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں، کیوں کہ اگر آپ ان تاریخوں میں کوئی کام شروع کریں گے تو ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔

آپ کا برج میزان اور ستارہ زہرہ ہے۔ جمعہ کا دن آپ کے لئے مبارک ہے، اس دن آپ کسی بھی کام کی شروعات کرسکتے ہیں، بدھ اور سنیچر بھی آپ کے لئے مبارک دن ہیں، لیکن شمس اور قمر آپ کے دشمن ستارے ہیں، اس لئے اتوار اور پیر کو آپ کسی کام کی شروعات نہ کریں، ورنہ آپ کو نقصان اور پسپائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

الماس، پنا، اوپل آپ کے راشی کے پتھر ہیں، ان پتھروں کے استعمال سے آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب آسکتا ہے، ان میں سے کسی بھی پتھر کو ساڑھے چار گرام چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر اپنے دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی میں پہنیں اور اللہ کے فضل وکرم کے امیدوار رہیں، انشاء اللہ زندگی میں انقلاب آئے گا اور بہت سی مشکلوں سے پیچھا چھوٹ جائے گا۔

جنوری، فروری، جولائی اور اگست کے مہینوں میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھیں، ان مہینوں میں کوئی بھی تکلیف دہ بیماری آپ کو لاحق ہوسکتی ہے۔ امراض قلب اور امراض دماغ عمر کے کسی بھی حصے میں آپ پر حملہ آور ہوسکتے ہیں، مرض کی شروعات ہی میں علاج کی طرف دھیان دیں اور مذکورہ مہینوں میں اگر کوئی معمولی سی بیماری بھی لاحق ہو تو اس کے علاج میں غفلت نہ برتیں۔

سبز، سفید اور نارنگی رنگ آپ کے لئے ہمیشہ مبارک ثابت ہوں گے، ان رنگوں کے لباس یا پردے آپ کے لئے سکون وراحت کا ذریعہ بنیں گے۔

آپ کے نام میں ۹ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان حروف کو مجموعی اعداد ۳۷۱ ہیں، اگر ان میں اسم ذات کے ۶۶ اعداد شامل کرلئے جائیں تو کل اعداد ۴۳۷ ہوجاتے ہیں۔ ان کا نقش مربع اس طرح بنے گا اور یہ نقش آپ کے لئے انشاء اللہ بے حد مفید ثابت ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰۹	۱۱۲	۱۱۵	۱۰۱
۱۱۴	۱۰۲	۱۰۸	۱۱۳
۱۰۳	۱۱۷	۱۱۰	۱۰۷
۱۱۱	۱۰۶	۱۰۴	۱۱۶

آپ کے مبارک حروف ت، ٹ، ر، اور ط ہیں۔ ان حروف سے شروع ہونے والی ہر چیز آپ کے لئے انشاء اللہ مفید ثابت ہوگی، ان حروف سے شروع ہونے والی ہر جگہ، ہر شہر اور ہر مقام آپ کے لئے مفید ثابت ہوگا۔

آپ کا مفرد عدد یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ کے نفس کشی کی صلاحیت موجود ہے، آپ اس وقت جب آپ کی تمناؤں اور مرادوں کا قتل ہوتا ہے، صبر وضبط کا مظاہرہ کرگزرتے ہیں اور حالات سے سمجھوتہ کرکے اپنی قناعت پسندی کا لوہا منوالیتے ہیں۔ آپ خاموشی اور تنہائی پسند ہیں اور امن وعافیت کے متلاشی رہتے ہیں، آپ کسی درجہ احساس کمتری کا شکار بھی رہتے ہیں، ترش روئی اور بدگمانی آپ کی فطرت کا جزء ہے، آپ اپنے کسی راز کو راز نہیں رکھ پاتے، اس لئے اکثر آپ کو نقصان اُٹھانا پڑتا ہے۔

آپ کے اندر تعمیری خوبیاں یہ ہیں: نفس کشی، سکون پسندی، خاموشی، قوت برداشت، غور وفکر، ایثار، قناعت پسندی وغیرہ۔

جب کہ آپ کے اندر تخریبی رجحانات یہ ہیں: بے اعتدالی، جذباتیت، ترش روئی، بدگمانی، احساس کمتری، مایوسی، تنقید مزاجی اور پیٹ کا کچاپن وغیرہ۔

ہر انسان کے اندر خوبیاں اور خرابیاں دونوں ہی موجود ہوتی ہیں، اچھے انسان وہ ہوتے ہیں جو اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنی خرابیوں اور خامیوں سے پیچھا چھڑانے کی جدوجہد میں لگے رہتے ہیں۔ یہ بات آپ کو یاد رکھنی چاہئے کہ انسان کی پہچان اس کی خوبیاں اور خامیاں ہی بنتی ہیں، کچھ لوگ اپنی کسی خاص خوبی کی وجہ سے مصروف ہوتے ہیں اور کچھ لوگ اپنی کسی خاص خامی اور کمزوری کی وجہ سے پہچانے جاتے ہیں، آپ کی کوشش یہ ہونی چاہئے کہ آپ کی خوبیاں آپ کی پہچان بنیں، اور لوگ زندگی تو زندگی موت کے بعد بھی آپ کو آپ کی خوبیوں کی وجہ سے یاد رکھیں۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

		۹
۲		۸
۱۱۱۱		

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک ۴ بار آیا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے اندر قوت اظہار زبردست موجود ہے، آپ اچھی لیڈرشپ کر سکتے ہیں، لیکن اگر آپ کو لیڈرشپ کا موقعہ نہ ملے تو آپ بددل ہو جاتے ہیں، آپ کھانے کے معاملے میں حد سے تجاوز کرتے ہیں، کبھی بسیار خوری کا بھی شکار ہو سکتے ہیں اور کبھی کھانے سے غفلت بھی برت سکتے ہیں، جب کہ کھانے کے معاملے میں اعتدال کو ملحوظ رکھنا بے حد ضروری ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۲ کی موجودگی فہم وادراک کا پتہ دیتی ہے، آپ غور وفکر کی صلاحیتوں سے مالا مال نظر آتے ہیں، لیکن آپ حد سے زیادہ حساس بھی ہیں، حد سے زیادہ حساس ہونا آپ کے اپنے لئے اذیت دہ ثابت ہوتا ہوگا، کیوں کہ ہر بات کی گہرائی میں جانے سے اذیت کے سوا اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

۳ کا غیر موجود ہونا یہ بتاتا ہے کہ آپ کبھی کبھی تخیل سے لاپرواہ ہو جاتے ہیں جب کہ آپ کو تخیل پرست ہونا چاہئے، ریاضی کے معاملے میں آپ کمزور ہیں، اور یہ کمزوری آپ کو کئی بار خسارے سے دوچار کر چکی ہے۔ آپ کے چارٹ میں ۴، ۵، ۶ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ روزمرہ کے کاموں میں آپ تساہل سے کام لیتے ہیں، اپنی تمناؤں کا اظہار کرتے ہوئے ہچکچاتے ہیں، گھریلو کاموں سے آپ کی لاپرواہی آپ کے لئے نئے نئے مسئلے کھڑی کر سکتی ہے، اس لئے گھریلو ذمہ داریوں سے کبھی نظر چرانے کی کوشش نہ کریں۔

۷ کی غیر موجودگی یہ بتاتی ہے کہ آپ خود اعتمادی کی دولت سے پوری طرح بہرہ ور نہیں ہیں، آپ اکثر کاموں میں دوسروں کی مدد کا انتظار کرتے ہیں۔

۸ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کے کاموں کو جانچنے کی زبردست صلاحیت رکھتے ہیں اور دوسروں کے منصوبوں کی نوک پلک درست کرنے کی صلاحیتوں سے بھی مالا مال ہیں۔

۹ کی موجودگی آپ کے اندر ابھرنے والے جذبات کی عکاسی کرتی ہے اور یہ بتاتی ہے کہ آپ کے خیالات میں ایک طرح کی وسعت موجود ہے۔

آپ کے چارٹ کی درمیانی لائن بالکل خالی ہے جو زبردست محرومی کی علامت ہے، اس لائن کے خالی ہونے کی وجہ سے آپ گھریلو مسائل کا بری طرح شکار ہو سکتے ہیں اور آپ حقائق سے روگردانی بھی کر سکتے ہیں اور یہ عمل آپ کی شخصیت کا قتل کر سکتا ہے۔ اس لائن کے خالی ہونے کی بنا پر یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپ دوسروں سے حد سے زیادہ توقعات وابستہ کر لیتے ہیں جو غیر اور خودداری کے منافی ہے، آپ اس قدرتی کمزوریوں کو اپنے قوت عمل سے دفع کر سکتے ہیں، یہ ایک طرح کی تدبیر ہوگی، جس کے ذریعہ آپ اپنی محرومیوں کی مدافعت کر سکتے ہیں۔

آپ کے دستخط یہ ثابت کرتے ہیں کہ آپ کے اندر خودداری اور غیرت موجود ہے اور آپ خود کو اپنے پیروں پر کھڑا کرنے کی تگ ودو میں مصروف ہیں، آپ کے ظاہر و باطن میں یکسانیت ہے اور آپ منافقت سے دور رہنے والے انسان ہیں۔

آپ کا فوٹو آپ کی اداسیوں اور محرومیوں کی غمازی کرتا ہے اور یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ خوشیوں، راحتوں کے متلاشی ہیں۔

ہم اس بات کی امید کرتے ہیں کہ اس کالم کو پڑھنے کے بعد آپ کو اپنی خوبیوں اور خامیوں کا بھرپور اندازہ ہو گیا ہوگا اور آپ اس کالم کی وضاحتوں سے استفادہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔ ☆☆

بہ سلسلہ علم الاعداد

آپ کا مفرد عدد کیا کہتا ہے؟

قسط ۲۰

اپنے مکمل نام، عرفیت اور تخلص وغیرہ جو بھی آپ اپنے نام کے ساتھ لگاتے ہوں، سب کے اعداد نکال کر پھر مفرد عدد برآمد کریں، اس کے بعد اعداد کی تفصیل دیکھیں، مثلاً کسی کا نام محمد ابرار عرف منے میاں ہے، کل اعداد ہوئے: ۶۹۷، مفرد عدد ۴، اسی طرح اپنے نام کے اعداد نکال کر اندازہ کیجئے کہ آپ کی اپنی خصوصیات کیا ہیں۔

عدد ۶ کا تعلق ستارہ زہرہ سے ہے اور ستارہ زہرہ کی حکومت ۲۰ راپریل سے ۲۰ رمئی اور ۲۱ رستمبر سے ۲۰ راکتوبر کے درمیان ہوا کرتی ہے۔

ایسے افراد جن کا مفرد عدد ۶ ہو، اپنی قوم کی بھلائی کے لئے ممکنہ جدوجہد کرتے ہیں، یہ لوگ دیانت دار بھی ہوتے ہیں اور قابل اعتماد بھی۔ ۶ عدد کے لوگ تعمیری کاموں میں بہت دلچسپی لیتے ہیں، تخریب اور منفی کاموں سے انہیں نفرت ہوتی ہے، یہ لوگ خاندان پرست ہونے کے ساتھ ساتھ امن پسند اور صلح جو بھی ہوتے ہیں، انہیں زندگی کے ہر قدم پر اپنی عزت کی فکر ہوتی ہے، لیکن یہ دوسروں کا احترام بھی دل سے کرتے ہیں، اپنی عزت کے ساتھ ساتھ یہ لوگ دوسروں کی عزت کو بھی اہمیت دیتے ہیں، اور کسی کی بے عزتی کرکے انہیں خوشی حاصل نہیں ہوتی، دنگے فساد اور فتنہ انگیزی سے یہ لوگ کوسوں دور رہتے ہیں، انہیں غصہ دیر سے آتا ہے، لیکن جب غصہ آجاتا ہے تو پھر دیر سے ختم ہوتا ہے۔ ۶ عدد کے لوگ اپنے حقوق کی خوب حفاظت کرتے ہیں، لیکن اپنے فرائض سے بھی یہ کبھی غافل نہیں ہوتے، ان میں گفتگو کرنے کی اچھی صلاحیت ہوتی ہے یہ اپنے حسن کلام سے لوگوں کا دل جیت لیتے ہیں اور سامعین کو اپنا گرویدہ بنا لیتے ہیں۔ ۶ عدد کے لوگوں کو فنون لطیفہ اور قدرتی مناظر سے بطور خاص دلچسپی ہوتی ہے اور سیر وتفریح ان لوگوں کو بہت مرغوب ہوتی ہے۔

۶ عدد کے لوگ بہت حساس ہوتے ہیں، اس لئے معمولی معمولی باتوں کا اثر قبول کرلیتے ہیں، یہ لوگ نظم وضبط کے قائل ہوتے ہیں، انہیں بے اصول اور بے قاعدگی سے وحشت ہوتی ہے۔ ۶ عدد کے لوگوں میں ایک گونہ خودغرضی کا جذبہ بھی ہوتا ہے، یہ اپنے ذاتی مسائل کے سلسلے میں بے حد حساس ہوتے ہیں، ان کا دماغ ان کی اپنی امیدوں اور خواہشوں کے اردگرد گھومتا رہتا ہے اس لئے کبھی کبھی ان کے اپنے ہم عصر ان سے دور ہوجاتے ہیں اور ان پر اعتماد کرنا چھوڑ دیتے ہیں، خرچ کے معاملے میں یہ لوگ بہت محتاط ہوتے ہیں اس لئے یہ لوگ دولت جمع کرلیتے ہیں ۶ عدد کے لوگوں کی تندرستی بالعموم قائم رہتی ہے، بدپرہیزی بھی ان کی صحت کو کوئی نقصان نہیں پہنچا پاتی، ان کی صحت آخر عمر تک قابل رشک رہتی ہے۔ حساب وکتاب کے معاملے میں یہ بہت چوکنا رہتے ہیں اور ذرہ ذرہ کا حساب رکھتے ہیں، اس لئے انہیں کوئی جلدی سے نقصان نہیں پہنچا سکتا، لیکن یہ کسی دوسرے کو بھی نقصان پہنچانے کی غلطی نہیں کرتے، یہ دراصل خوش رہو اور خوش رہنے دو کے قائل ہوتے ہیں، طبعاً یہ کنجوس ہوتے ہیں اس لئے دوسروں کو عطا کرتے وقت ان کو ایک طرح کی جھجک ہوتی ہے لیکن دوسرے کی املاک پر بری نظر رکھنا بھی ان کی عادتوں میں داخل نہیں ہے، یہ کسی کو کچھ دیں یا نہ دیں لیکن کسی کے ہاتھ کا لقمہ چھیننے کا گناہ بھی نہیں کرتے۔ ۶ عدد کی خواہش فضول خرچی کر گزرتی ہیں اور اکثر مقروض ہوجاتی ہیں۔ ۶ عدد کی خواتین کا رجحان فیشن کی طرف ہوتا ہے، جب کہ ان کے گھریلو حالات اس بات کی اجازت نہیں دیتے، اس لئے فیشن پرستی بالعموم ان کے لئے مضر بن جاتی ہے۔ ۶ عدد کے لوگوں میں یہ خامی ہوتی ہے کہ وہ مردم شناس نہیں ہوتے، اس لئے اکثر لوگوں سے دھوکہ کھا جاتے ہیں، ہر کس وناکس پر بھروسہ کرلینا ان کی فطرت ہوتی ہے اور یہ فطرت اکثر انہیں نقصان پہنچاتی ہے۔ ۶ عدد کے لوگوں کو عشق ومحبت سے بھی دلچسپی ہوتی ہے، یہ عمر کے کسی بھی دور میں کسی سے بھی محبت کرسکتے ہیں اور یہ محبت نبھانے کی صلاحیتوں سے بھی بہرہ ور ہوتے ہیں۔ ۶ عدد کے لوگوں کے لئے جمعہ کا دن اہم ہوتا ہے، اگر یہ اپنے کاموں کو جمعہ کے دن انجام دیں تو کامیابی کے امکانات روشن ہوتے ہیں۔ ۶ عدد کے لوگوں میں یہ خوبیاں ہوتی ہیں۔ سحر آفرینی، حسن کلام، کشش، امید پرستی، محبت وموافقت، علمی مسائل سے لگاؤ، خوداعتمادی، تندرستی وغیرہ۔ ان میں یہ خامیاں بھی موجود ہوتی ہیں۔ عیب جوئی، خودغرضی، کنجوسی، تمرد، حسد، قوت ارادی کی کمی وغیرہ۔ ۶ عدد کے لوگوں کے لئے تجارت کے مقابلے میں ملازمت بہتر ہوتی ہے اور یہ اپنی ڈیوٹی کو بہتر سے بہتر انداز میں انجام دینے کی کوشش کرتے ہیں اور سرخرو رہتے ہیں۔

۶ عدد کے لوگوں کے لئے "یاعلیم" کا وظیفہ وجہ سکون وراحت بنتا ہے۔ عشاء کے بعد اگر ۱۵۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں تو ان کے حق میں بہتر ہے۔

☆☆☆☆☆☆

حضرت مولانا حسن الہاشمی مدظلہ العالی کے اجازت یافتہ شاگرد

روحانی علاج کے ضرورت مند لوگ ان سے رجوع کر سکتے ہیں۔

نمبر شمار	شہر	اسم گرامی	موبائل نمبر
1	مدراس	مولانا فیصل الغنی امام خطیب مسجد مانا مونا	09840026184
2	میسور	مولانا عمیر مدنی، سرپرست مدرسۃ المنوال	09845485263
3	حیدرآباد	مولانا قاضی محمد سیف الدین بایزید یوسف یونانی فارمیسی	040-23564217
4	جے پور	الحاج سید مختار الرحمن راہی لعل بندان	09414043103
5	جودھپور	غفران الٰہی، میرتی گیٹ	09351360478
6	جودھپور	رجب علی، نزد مسجد لکھاران	09314680068
7	ممبئی	باباضیاء الدین	09323061058
8	ممبئی	ڈاکٹر انور حسین خطیب	022-25740462
9	لدھیانہ	حاجی محمد یونس	09463031310
10	دہرہ دون	عرفان الرب، نزد روڈ ویز اسٹینڈ	09897225740
11	میرج سانگلی	مولانا رفیع الدین	09503397446
12	بنگلور	فیض احمد	09845531472
13	بنگلور	سید کلیم اللہ	09441782671
14	بنگلور	حفظ الرحمن (بھارتی نگر)	09342949078
15	محبوب نگر	ایم عبدالوحید	09703022457
16	بھوپال	مفتی عبدالرحیم قاسمی، نور محل روڈ	09425688620
17	گلبرگہ	محمد رفیق احمد	09449325570
18	مظفرنگر	قاری محمد اسلم	09997914261
19	ویل وشارم	مولانا زبیر احمد	09443489712
20	خورجہ بلندشہر	ڈاکٹر محمد سمیع فاروقی	09319982090
21	دہلی	ڈاکٹر سراج الدین (اوکھلا)	09690876797
22	منصور پور، مظفرنگر	محمد ہارون میاں (نزد دربار)	09719041941
23	الناور (کرناٹک	حکیم مولانا محمد طیب تونکی	09916652346
24	وانم باڑی	عامل نوشاد احمد	09597772317
25	چنئی	حاجی سید وہاج الدین	09840048030
26	ممبئی	سلیم قریشی	09773406417

ناظم: ہاشمی روحانی مرکز، دیوبند، فون: 01336-224748

طنزیہ مضمون

اذانِ بت کدہ

ابوالخیال فرضی

اگرچہ بت ہیں اماموں کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الہ الا اللہ

صوفی آر پار کے بڑے صاحبزادے برخوردار نور چشتی کو چند مہینوں سے نیتا بننے کا شوق پیدا ہوا، انہوں نے اس بارے میں چند منجھے ہوئے نیتاؤں سے بھی رابطہ قائم کیا اور چند دنوں تک مانے ہوئے لیڈروں کی صحبت بھی اختیار کی، لیکن جب ان کے اندر وہ صلاحیتیں پیدا نہ ہوسکیں جو نیتاؤں کا طرہ امتیاز ہوتی ہیں تو ان کے والد صوفی آر پار نے انہیں دل وجان سے یہ مشورہ دیا کہ عزیزم اپنے اندر لیڈری کی تابڑ توڑ صلاحیتیں پیدا کرنے کے لئے گھر گھر جھانکنے کی ضرورت نہیں ہے، اس کے لئے صرف ایک ہی رہنما تمہارے لئے کافی ہے اور وہ ہے میرا لنگوٹیا دوست ابوالخیال فرضی، بیٹا تم باوضو ہو کر ابوالخیال فرضی کے گھر پہنچ جاؤ اور میرے حوالے سے ان کی خدمت میں اپنی ارضی پیش کردو اگر انہوں نے اپنی حیات عزیز میں سے چند گھنٹے بھی تمہیں عطا کردیے تو تمہارا بیڑہ پار ہوجائے گا اور تم آناً فاناً قوم کے سچے اور پکے قائد بن جاؤ گے۔ اپنے باپ کا مشورہ مان کر ایک دن صبح ہی صبح وہ چند دوستوں کو لے کر میرے غریب خانہ پر تشریف لے آئے۔

میں اس وقت بستر پر لیٹ کر گزرے ہوئے دور سے عبرت حاصل کرتے ہوئے مستقبل کی پلاننگ میں مشغول تھا۔ آپ یقین کیجئے کہ کسی بھی معاملے میں دوران پلاننگ جب دل اور دماغ کے درمیان بحث ومباحثہ ہوتا ہے تو بڑا مزہ آتا ہے۔ دل کچھ کہتا ہے اور دماغ کی رائے کچھ اور ہوتی ہے، جسم کے تقاضے کچھ اور ہوتے ہیں اور روح کچھ اور بک رہی ہوتی ہے، ایسے موقعوں پر میں بالکل خاموش رہتا ہوں، میں اپنی کسی حرکت سے ہرگز ہرگز یہ ثابت نہیں ہونے دیتا کہ میں کس کے ساتھ ہوں دل کے یا دماغ کے اور میرے رجحانات جسم کی طرف ہیں یا روح کی طرف، اس طرح کی بحث ومباحثہ کا لطف میں اس وقت سے اٹھا رہا ہوں تو جب میرے بالغ ہونے میں صرف چند گھنٹے باقی تھے۔

قسم خدائے پاک کی بچپن ہی سے میں اس طرح کے مناظروں اور مجادلوں کو بہت قریب سے دیکھتا رہا ہوں اور میں نے ان بحثوں سے زندگی کا پورا پورا لطف لیا ہے اور پورا پورا مزا لیتے ہوئے بھی دل اور دماغ روح اور جسم پر یہ ثابت نہیں ہونے دیا ہے کہ میں کس کا ہمنوا ہوں اور کس کا مخالف۔

لگے ہاتھوں ایک واقعہ سناتا چلوں، یہ واقعہ بالغ ہونے کے ایک ہفتے بعد کا ہے کہ میرے ناتواں دل کو کسی دوشیزہ سے محبت ہوگئی، اور کمبخت دل دبے پاؤں اس دوشیزہ کی وادئ دل تک پہنچ گیا۔ ذرا سوچئے اُس زمانہ کی دوشیزائیں، خوابوں میں بھی مردوں سے پردے کیا کرتی تھیں اور اُس زمانہ کے مرد مستند آوارہ ہونے کے باوجود اپنے سینوں میں زندہ ضمیر رکھتے تھے اور اپنی محبوباؤں تک کو صحیح صحیح مشورہ دینے کی جراتوں سے مالا مال ہوا کرتے تھے، چنانچہ اسی طرح کے ایک عاشق نے اپنی آوارگی کا اعتراف کرتے ہوئے دن دہاڑے اپنی محبوبہ کو یہ مشورہ عطا کیا تھا۔

میں ہوں آوارہ بہت محتاط رہنا ہے تجھے
خواب میں بھی رات کو تنہا کبھی آیا نہ کر

آپ اندازہ لگایئے اس مشورے میں کس قدر اخلاص ہے، کیسی مامتا ہے، صاف صاف محسوس ہوتا ہے کہ حضرت ضمیر پوری طرح زندہ ہیں اور شرافتیں نس نس میں انگڑائیاں لے رہی ہیں، ایسے طاہر اور مطاہر دور میں کس مرد کے دل کا کسی دوشیزہ کے دامن دل سے ٹکرانا کتنا بڑا گناہ ہوگا اور ایسی حرکت نازیبا پر مقدس قسم کی روحیں کتنی بار مجلسِ ماتم منعقد کرتی ہوں گی، اس زمانہ میں میرا دماغ کسی فلسفی کے دماغ سے کم نہیں تھا اور اللہ کے فضل وکرم سے یہ دماغ پوری طرح پاک صاف تھا اور ہر طرف کی خرافات سے خواہ مخواہ بھی مجتنب رہا کرتا تھا، جیسے ہی اس کو معلوم ہوا کہ دل میں بگاڑ پیدا ہوچکا ہے اور حسیناؤں کی وادئ احساسات میں یہ

بھٹکنے کے لئے اپنے ان پَروں کو تولنے کی کوشش کر رہا ہے جو اسے ابھی تک نصیب ہی نہیں تھے تو جسم کے حدود اربعہ میں ایک کہرام سا مچ گیا، دماغ ضمیر سے ہاتھ ملا کر میدان کارزار میں کود گیا اور دل نے بھی پوری طرح اپنے کپڑے اُتار دیئے۔ رات بھر ایک طویل جنگ ہوئی، عجیب تماشہ رہا، کبھی دل نیچے، کبھی دماغ چاروں خانہ چت، بالآخر دماغ کو فتح ہوئی اور دل کے سارے ولولے خاک میں مل کر رہ گئے۔ آپ یقین کریں اس موقع پر میں اُن نیتاؤں اور قائدین ملت کی طرح تماشہ بین رہا، جو ملت کا درد محسوس کرتے ہیں، لیکن کسی مصلحت کی وجہ سے ملت کی امداد نہیں کر پاتے، اس کے بعد میں نے اپنے اس دل کو مصلحت اور حکمت عملی کی زنجیروں میں باندھ کر رکھا جو کسی بھی میدان حسن وعشق میں آنکھیں بند کر کے دوڑ پڑتا تھا اور رسوائی اور بدنامی کے تمغے مجھے وصول کرنے پڑتے تھے، لیکن پھر ایسا ہوا کہ ایک تہذیب زدہ شخص نے مجھے ایک شعر سنا دیا۔

اچھا ہے دل کے پاس رہے پاسبان عقل
لیکن کبھی کبھی اسے تنہا بھی چھوڑ دے

یہ شعر آنکھوں کے راستوں سے یا پیادہ میرے ذہن کی وادیوں تک پہنچ گیا اور میرے ضمیر نے میرے دل کو محدود آزادی عطا کر دی، لیکن کوئی بھی دل محدود آزادیوں اور محدود اجازتوں کا کہاں قائل ہوتا ہے، یہ تو اجازت مرحمت ہوتے ہی بھاگ کھڑا ہوا اور جب تک بھاگتا ہی رہا جب تک بانو سے میرا نکاح نہیں ہوگیا۔ آپ یقین کریں میں ہمیشہ رنگ برنگے خواب صبح سورج نکلنے کے بعد دیکھتا ہوں، پھر ان خوابوں کی تعبیر تلاش کرنے کے لئے ایک بار پھر سو جاتا ہوں۔

میں اسی طرح کے خواب دیکھنے میں بھی مصروف تھا کہ دروازے کی کنڈی بجی اور مجھے بستر کو طلاق رجعی دینی پڑی۔

دروازہ کھولا۔ صوفی آر پار کے صاحب زادے جلو میاں اپنے دوستوں کے ساتھ کھڑے تھے۔ انہوں نے نیتاؤں کے انداز میں مجھے سلام کیا اور فرمایا، زہے نصیب آپ سے ملاقات ہوگئی۔

میں والد محترم کا ایک پیغام لے کر حاضر ہوا ہوں، مجھے الہام ہوا ہے کہ میں نیتا بن کر قوم کی خدمت کروں، مجھے اس وادی پُرخطر میں قدم رکھنے سے پہلے آپ کی سرپرستی درکار ہے، وہ ایک ہی سانس میں یہ سب کچھ کہہ گئے۔

میں نے بیٹھک کھول دی، یہ لوگ بیٹھک میں آکر بیٹھ گئے، جلو میاں کھادی لباس میں تھے اور ان کے سر پر وہ ٹوپی بھی تھی جسے دیکھ کر سبھاش چندر بوس کا تصور ذہن میں اُبھرتا تھا۔ میں نے اُن سے پوچھا کہ یہ مشورہ تمہیں کس نے دیا کہ تم لیڈری کا یہ سفر میری سرپرستی میں طے کرو۔

ہمارے والد بزرگوار نے۔" وہ لہک کر بولے" جو آپ کے بارے میں بہت صحیح سوچنے کے عادی ہیں۔

ان کی رائے میرے بارے میں کیا ہے؟" میں نے یوں ہی پوچھ لیا۔"

اجی ان کا دعویٰ تو یہ ہے کہ اس پوری کائنات میں آپ جیسا کوئی دوسرا اپیس موجود نہیں ہے، وہ آپ کی باتیں سنا سنا کر اس طرح کھلکھلاتے ہیں کہ ہمیں ان کی کھلکھلاہٹ پر شبہ ہونے لگتا ہے۔

شبہ؟

دراصل اس دور غمناک میں کسی کا لسٹ سے زیادہ ہنسنا یہ انسان کو سوچنے پر مجبور کرتا ہے کہ عقل پوری طرح سلامت ہے بھی یا نہیں۔

میں یقین سے کہہ سکتا ہوں جلو میاں تم نیتا ضرور بن جاؤ گے، تم اپنے باپ کے بارے میں بھی جس بے شرمی سے بات کر رہے ہو وہ اس بات کی علامت ہے کہ تمہارے اندر بے حیائی اور بداخلاقی کے جراثیم خاصی تعداد میں موجود ہیں، انشاء اللہ تم پوری قوم کو ہاتھوں ہاتھ لے لوگے اور اپنا سکہ جمانے میں اور خود کو قوم کا واحد نمائندہ ثابت کرنے میں زیادہ وقت نہیں لگاؤ گے، کیا بعید ہے کہ تمہیں امیر الہند کا خطاب گھڑی کی چوتھائی میں عطا ہو جائے۔

ذرہ نوازی ہے آپ کی۔" جلو میاں منمنائے" آپ کتنے اچھے انسان ہیں، میرے والد نے سچ کہا تھا کہ آپ جیسے ہونہار لوگ روز روز پیدا نہیں ہوتے۔

دراصل، تمہارے والد میرے بچپن کے دوست ہیں، وہ میری رگ رگ سے واقف ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ جب میں اپنی پہ آجاتا ہوں تو آسمان تک چھلانگ لگانے میں مجھے دیر نہیں لگتی۔

ہم لوگ چاہیں گے کہ آپ اپنی صلاحیتوں پر کچھ روشنی ڈالیں۔
"جلو میاں کے ایک ساتھی نے اپنی چونچ کھولی۔"

اگر میں نے اپنی صلاحیتوں کے دفتر کھول دیئے تو انہیں سمیٹنا

مشکل ہو جائے گا، لیکن تم بچوں نے جب خواہش ظاہر کی ہے تو تحدیث نعمت کے طور پر کچھ تو مجھے بیان کرنا پڑے گا۔ اس عرصہ میں اندر سے چائے آ گئی تھی، میں نے چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے کہا، سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ کہاں سے بات شروع کروں۔

آپ جس وقت صحیح معنوں میں بالغ ہوئے تھے.........

ٹھیک ہے ٹھیک ہے، میں اُن ہی لمحوں سے اپنی بات شروع کروں گا جب میں سن بلوغ کی پہلی سیڑھی پر قدم رکھ رہا تھا، اس وقت میں بہت ہی دُبلا پتلا نوجوان تھا، دیکھنے والے مجھ سے متاثر کم ہوا کرتے تھے اور رحم زیادہ کھایا کرتے تھے۔ کپڑے میرے جسم پر اس طرح جھولا کرتے تھے جس طرح تیز ہوا میں الگنی پر جھولا کرتے ہیں، بھری جوانی میں، میں جوانی سے اسی طرح محروم تھا جس طرح بے چارے گدھے عہد شباب میں سینگوں سے محروم ہوتے ہیں، اب آپ لوگوں سے کیا پردہ، اسی عالم میں مجھے ایک لڑکی سے عشق ہو گیا، عشق کا اظہار کرنے میں، میں پیدائش کے پہلے ہی دن سے بہت بے تکلف رہا ہوں۔

میں نے اس لڑکی سے جو میری قریبی رشتے دار تھی، اظہار تمنا کر دیا اور اسی دن شام کو میری اچھی خاصی پٹائی ہو گئی۔ دراصل اس زمانہ میں لڑکیاں سچ مچ کی صاحب کردار ہوا کرتی تھیں، آج کل کی لڑکیوں کی طرح نہیں ہوتی تھیں کہ جب انہیں کوئی نہیں چھیڑتا تو انہیں دلی تکلیف ہوتی ہے۔ ہمارے بچپن میں تو بڑی بوڑھیوں کو بھی چھیڑتے ہوئے بھی لوگ ڈرتے تھے، مجھے آج تک یاد ہے کہ اس لڑکی کو چھیڑتے ہی پوری گلی میں ہنگامہ ہو گیا تھا اور اچھے خاصے بدمعاش لوگ بھی یہ کہتے نظر آرہے تھے کہ اس طرح دن دہاڑے لڑکیوں کو چھیڑنا بری بات ہے، آپ اس غلط فہمی کا شکار نہ ہو جانا کہ پہلی دفعہ کی پٹائی کے بعد میں گھبرا گیا ہوں گا اور میں نے چھیڑ چھاڑ سے توبہ کر لی ہو گی۔ نہیں بھائیوں یہ تو میرا پہلا وار تھا جو خالی گیا اس کے بعد پے در پے میں نے کئی بار برملا اظہار عشق کیا آہستہ آہستہ مجھے اظہار عشق کی مشق سی ہو گئی اور پھر تو یہ ہوا کہ بغیر کسی ارادے کے بھی میں اظہار عشق کر دیا کرتا تھا اور لڑکیاں بھی میری ہاں میں ہاں ملا دیا کرتی تھیں، لیکن جب بانو سے اظہار محبت کیا تو اس محبت کی مجھے زبردست سزا ملی اور یہ سزا میرے گلے میں ایسی لٹکی کہ آج درجنوں بچوں کی ماں بن کر بھی میرا پیچھا نہیں چھوڑ رہی ہے۔

اور دوستوں میں نے ایک زمانہ میں شاعری بھی کی تھی، شاعری کیا تھی اچھی خاصی غنڈہ گردی تھی، دوسروں کی غزلیں اس طرح پڑھتا تھا کہ جیسے میں خود گھڑ کر لایا ہوں۔ داد زبردستی وصول کرتا تھا اور اگر کوئی داد نہیں دیتا تھا تو اسٹیج ہی پر بددعائیں دینی شروع کر دیتا تھا، اس ٹیکنک سے یہ فائدہ ہوتا تھا کہ سامعین فوراً داد دینی شروع کر دیتے تھے، مجھے یاد ہے کہ ایک بار ایک اسٹیج پر میں باقاعدہ ترنم کے ساتھ ایک غزل پڑھ رہا تھا اور داد بھی خوب بٹور رہا تھا، غزل پڑھ کر جب میں بیٹھا تو ایک عمر رسیدہ شاعر نے مجھ سے کہا۔ یہ غزل تو میری تھی اور داد تم بٹور رہے تھے، یہ سنتے ہی میں شرمانے کے بجائے آگ بگولہ ہو گیا اور میں نے کھڑے ہو کر حاضرین سے کہا۔ دوستوں اور بزرگوں کیسی بے شرمی کا زمانہ آ گیا ہے، یہ صاحب جو دیکھنے میں شریف محسوس ہو رہے ہیں میری اس غزل کو جو میں نے ابھی آپ کو سنائی ہے اپنی غزل بتا رہے ہیں۔ حاضرین میری بات سن کر چیخ اٹھے اور انہوں نے اس شاعر پر جوتے برسانے شروع کر دیئے، انہیں وہاں سے بھاگنا پڑا، لیکن ان کی درگت دیکھ کر میں بھی نہ جانے کیوں شرمسار ہو گیا اور میں نے شاعری کو طلاق دیدی۔

دوران شاعر کیا لوگ آپ کو سچ مچ داد دیا کرتے تھے۔" جلو میں نے پوچھا۔"

ارے بھئی داد وصول کرنے کا تو ایک طریقہ ہوتا ہے۔ داد خواہ مخواہ نہیں ملتی، داد تو زبردستی وصول کی جاتی ہے، میں تو غزل پڑھتے ہوئے کہہ دیا کرتا تھا کہ میرا یہ شعر سن کر اگر کوئی ایک بھی چپ رہا تو میں میدان حشر میں اس کے کپڑے پھاڑ دوں گا، اس للکار کو سنتے ہی سامعین شعر پڑھنے سے پہلے ہی واہ واہ کی رٹ لگانے لگتے تھے۔ محلے کے دس بیس چھچھورے جو مجھے بے بھاؤ مل جایا کرتے تھے انہیں اپنے ساتھ مشاعرے میں لے جاتا تھا اور جیسے ہی میں اپنا سر جھکاتا تھا وہ سمجھ جاتے تھے کہ میں داد کی ضرورت محسوس کر رہا ہوں وہ داد اُچھالنی شروع کر دیا کرتے تھے۔

جب میں نے مشاعروں کو بہت قریب سے دیکھا اور ان کی گئی گزری صلاحیتوں کا اپنی صلاحیتوں کی طرح اندازہ ہوا تو شاعری سے نفرت سی ہو گئی اور اس کے بعد میں باضابطہ قوم کا قائد بن گیا۔ میں زمانہ طفولیت ہی سے اس بات کا خواہش مند تھا کہ کسی طرح قوم کی قیادت میرے ہاتھوں میں آ جائے، اس کے لئے میں نے نہ جانے کتنے جال بنے اور نہ جانے کتنے خواب دیکھے، لیکن میں کسی بھی دور میں کسی بھی طرح قائد ثابت نہ ہو سکا۔ ایک مصیبت تو یہ تھی کہ میرا جسم بہت ہی منحنی

قسم کا تھا، نہایت کمزور اور دبلا پتلا جب کہ قوم کے تمام معتبر اور غیر معتبر قائدین دیکھنے میں خوب فربہ نظر آتے تھے، اتنے بہت سارے صحت مند لوگوں کی موجودگی میں میرا دبلا پتلا جسم کس طرح اہمیت حاصل کر لیتا، میرے بارے میں تجربہ کار لوگوں کا دعویٰ یہ تھا کہ اگر آندھی اس وقت چل جائے جب میں سڑک پر سرگشت کر رہا ہوں تو میں تنکوں کی طرح اڑ کر کسی کے بھی گھر جا پڑوں گا اور تجربہ کار لوگوں کا دعویٰ بالکل درست تھا، آندھی تو آندھی میں تو ایک دن صوفی ہرے بھرے شاہ کی چھینک برداشت نہیں کر سکا تھا، میں ایک محفل میں بیٹھا تھا اور صوفی ہرے بھرے شاہ بھی اس محفل میں براجمان تھے، اچانک انہیں چھینک آ گئی اور میں ان کی چھینک کی چھینٹوں سے اِدھر سے اُدھر جا پڑا۔ وہ مجھے لڑھکتا ہوا دیکھ کر بے چارے شرمندہ سے ہو کر رہ گئے، ایسے جسم کے ساتھ کون مجھے اپنا قائد تسلیم کرتا، پھر ایک مشکل اور بھی تھی مجھے سچ بولنے کا مرض تھا، اکثر جلسوں میں جذبات میں بہہ کر سچ بول جاتا تھا اور یہ کبھی کبھی کی سچائی میری نیتا گری کے حق میں زہر ہلاہل ثابت ہوئی اور اس قوم نے جو جھوٹ سننے کی عادی ہو چکی تھی، میری سچائیوں کو ہضم نہیں کیا اور مجھے رجیکٹ کر دیا۔ میں دو بار الیکشن میں کھڑا ہوا اور دونوں بار میری ضمانت ضبط ہو گئی، پھر میں نے اپنے دل کو سمجھا لیا اور بذات خود یہ یقین کر لیا، کیوں کہ میں سچ مچ کا شریف انسان ہوں، عیاری، مکاری سے کوسوں دور ہوں، جھوٹ اور دغا بازی سے محفوظ ہوں، اس لئے میں پوری طرح نیتا نہیں بن سکتا اور یہ قوم جو بے وقوف بننے کی عادی ہو چکی ہے جسے فریب کھا کر بھی سکون ملتا ہے جو حلیے اور زبان زوری سے متاثر ہوتی ہے، میرے سر پر سہرا نہیں باندھ سکتی، چنانچہ اس سے پہلے لیڈری مجھے لات مارتی میں نے خود ہی سیاست اور لیڈری کو اپنی زندگی سے گیٹ آؤٹ کر دیا اور پھر اسی بت کدہ میں لوٹ آیا جہاں دن رات مجھے اذان دینی تھی، یہ سب سن کر تو ہمیں آپ پر رحم سا آ رہا ہے۔" جلو میاں نے آبدیدہ ہو کر کہا۔"

رحم کی ضرورت نہیں، اس زندگی میں انسان کو کبھی طرح کی گلیوں سے گزرنا پڑتا ہے، یہ سب کچھ سنانے کے بعد میں آپ لوگوں سے یہ عرض کروں گا کہ آپ اگر اس لیڈری والی لائن میں نہ آئیں تو آپ کے لئے اچھا ہے، کیوں کہ یہ لائن شریفوں کو مشکل ہی سے راس آتی ہے، اس لائن میں اگر انسان اپنی شرافت کی حفاظت کرتا ہے تو پھر وہ خود محفوظ نہیں رہ پاتا۔

لیکن فرضی صاحب۔" جلو میاں نے میری بات کاٹتے ہوئے کہا۔" میں تو عزم مصمم کر چکا ہوں اور اب تو اس بات کی تشہیر بھی میرے پورے خاندان میں ہو چکی ہے کہ میں نیتا بننے جا رہا ہوں، اکثر لوگ تو مجھے نیتا جی کہہ کر آواز دینے لگے ہیں، میری اپنی بیوی تک مجھے نیتا جی کہہ کر آواز دینے لگی ہے، اب تو اس لائن سے میں پرہیز نہیں کر سکتا، بس مجھے آپ کی سرپرستی کی ضرورت ہے۔

میں نے جلو میاں کے ولولے دیکھ کر کہا۔ میں تم سے چند سوال کرتا ہوں تاکہ میں تمہاری صلاحیتوں کا اندازہ کر سکوں، تمہارے جوابات سن کر ہی میں کوئی فیصلہ لوں گا۔

جلو میاں اس طرح آستین چڑھا کر بیٹھ گئے، جیسے انہیں اب اکھاڑے میں اُتارنا ہے، ان کے یہ تیور دیکھ کر مجھے اپنا وہ زمانہ یاد آ گیا جب میں نیتا بننے کا اسٹارٹ لے رہا تھا اور میری بیوی مجھے ہاتھ جوڑ کر سمجھا رہی تھی کہ اس لائن میں جا کر آپ کی رہی سہی شرافت بھی ختم ہو جائے گی اور آئینہ تک آپ کی صورت کا شناسا نہیں رہے گا، لیکن ایک میں تھا، سب کی نصیحتیں ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے نکال رہا تھا اور بار بار لنگوٹ کس کر یہ ثابت کرتا تھا کہ مشرق سے نکلنے والا سورج بھلے مغرب سے نکلنے لگے لیکن مجھے دنیا کی کوئی طاقت "قائد قوم" بننے سے نہیں روک سکتی، قسم خدا کی اگر میں اس دور میں نیتا بنتا تو کب کا قوم سے "امیر الہند" کا خطاب وصول کر چکا ہوتا کیوں کہ اس دور میں امیر الہند بننے میں اتنی دیر بھی نہیں لگتی جتنی دیر مرغی کا انڈہ اُبلنے میں لگتی ہے، چند سالوں میں اتنے امیر الہند بن گئے کہ اللہ کی پناہ۔

اچھا یہ بتایئے کہ اگر آپ کو چناؤ لڑنے کی نوبت آ گئی تو آپ قوم سے کیا وعدے کریں گے؟ میں نے جلو میاں ہی سے پہلا سوال کیا۔

انہوں نے جواب دیا، میں اسٹیج پر کھڑا ہو کر بولوں گا کہ میں آپ کے گھر سے سنسد تک دودھ کی نہریں بہادوں گا اور ہر محلے میں ایک ایئرپورٹ بنادوں گا تاکہ آپ کو دیوبند سے دہلی پہنچنے میں دیر نہ لگے، بس آپ کو مجھے جتوانا ہے اس کے بعد آپ یہ بھول جانا کہ غم کیا چیز ہے اور مہنگائی کسے کہتے ہیں۔

شاباش، میں نے دوسرا سوال کیا، اپنا بائی ڈاٹا بیان کرتے ہوئے آپ قوم سے کیا کہو گے؟

جلو میاں نے کہا کہ میں بتاؤں گا کہ میرے دادا ہندوستان کی

آزادی کی خاطر پانی پت کی جنگ میں ایک بار نہیں دو بار شہید ہوئے اور میرے پردادا کو انگریز اٹھا کر لے گئے آج تک نہیں پتہ کہ انگریزوں نے ان کا کیا کیا اور میرے نانا جمعیۃ العلماء ہند جو ہندوستان کے مسلمانوں کی واحد نمائندہ ہے اس کے بانی تھے۔ انہوں نے بالغ ہونے سے کئی دن پہلے ہی جمعیۃ العلماء کی بنیاد ڈال دی تھی۔

رکئے۔ ''میں نے انہیں ٹوکا۔'' اس طرح کے جھوٹ نہیں چلیں گے کیوں کہ جمعیۃ العلماء ابھی حیات ہے وہ اس جھوٹ کو برداشت نہیں کر سکے گی۔ آپ اپنے نانا کے لئے کوئی دوسرا جھوٹ مرتب کیجئے، اس جھوٹ میں جمعیۃ العلماء کے لوگ آپ کی گیند اُچھلنے نہیں دیں گے، ایک دم بوچ لیں گے اور آپ سیاست سے آؤٹ ہو جائیں گے۔

تو پھر یہ کہوں گا کہ میرے نانا نے سبھاش چندر بوس کی تربیت کی تھی اور نہرو خاندان کے لوگ میرے نانا کی دعاؤں کی وجہ سے ہی کسی قابل بنے تھے اور میرے نانا ایک انگریز سے ہاتھا پائی کرتے وقت بے وجہ شہید ہو گئے تھے۔

اچھا یہ بتائیے۔'' میں نے پوچھا'' اگر آپ حسن اتفاق سے یا سوئے اتفاق سے چناؤ جیت گئے تو پھر آپ کیا کریں گے۔

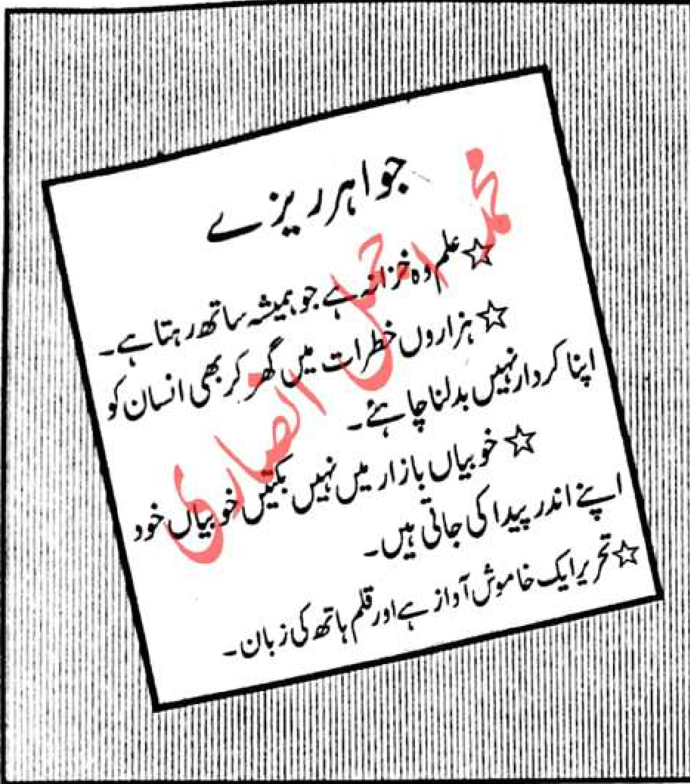
حضور! میں مسلسل آرام کروں گا اور اپنے ذاتی کاموں میں اتنا مصروف ہو جاؤں گا کہ قوم کے کسی فرد سے ملنے کی نوبت ہی نہیں آسکے گی۔

کیا قوم کا شکریہ ادا کرنے کے لئے کوئی ایک آدھ جلسہ بھی نہیں کریں گے؟

ایک جلسہ ضرور کروں گا اور اس کے بعد پانچ سال تک قوم میری شکل نہیں دیکھ سکے گی، حقیقت تو حقیقت خواب میں بھی۔

تم واقعتاً نیتا بننے کے قابل ہو۔'' میں نے کہا۔'' بلکہ میں یہ کہوں گا کہ تمہارے اندر لیڈر بننے کی خدا داد صلاحیتیں موجود ہیں۔ تم جتنی بے شرمی کے ساتھ جھوٹ بول رہے ہو، یہی تو لیڈروں کا طرۂ امتیاز ہوتا ہے، انشاء اللہ میں تمہاری سرپرستی کرنے میں فخر محسوس کروں گا، لیکن ایک شرط پر کہ جب بھی کوئی جلسہ کرو گے مجھے امیر الہند کہہ کر میری تقریر کراؤ گے، مجھے امیر الہند بننے کا بہت شوق ہے، جلو میاں کے سب دوست ایک ساتھ بولے۔

فرضی صاحب ہم آپ کو امیر الہند کیا امیر عالم اور قائد کائنات کا خطاب ابھی عطا کرتے ہیں، پکڑیئے اور اس طرح دوسرے کمسن اور نابالغ حضرات کی طرح میں بھی باقاعدہ امیر الہند بن گیا۔ اسے کہتے ہیں ہلدی لگے نہ پھٹکری اور رنگ آئے چوکھا۔ (یار زندہ صحبت باقی)



ایک ایسے خاندان کی ہولناک سچی داستان جو جنات کی انتقامی کارروائی کا شکار ہوگیا

خوفناک حویلی



قسط نمبر ۱۵

اس داستان کا ایک ایک حرف پڑھئے، دوران مطالعہ آپ ڈریں گے بھی، روئیں گے بھی، خوف ودہشت سے لرزیں گے بھی لیکن آپ کی دلچسپی داستان ختم ہونے تک برقرار رہے گی

از قلم: رابعہ بانو شیریں

کئی دن سے میری طبیعت بہت خراب ہے۔ جان بالکل گری گری رہتی ہے۔ ٹانگیں کمزوری کی وجہ سے بالکل بے جان سی ہوکر رہ گئی ہیں۔ خالہ نجمہ بھی پچھلے دو ہفتوں سے نڈھال پڑی ہوئی ہیں۔ ان کا نڈھال پڑا رہنا میرے لئے اچھا ہی ہے کیوں کہ جب وہ موڈ میں ہوتی ہیں تو بات بات پر ہنستی ہیں اور ہنستے ہوئے ان کی صورت اور بھی زیادہ بھیانک ہوجاتی ہے۔ ان کے کالے کالے دانت بڑا ڈراؤنا منظر پیش کرتے ہیں۔ اس لئے میں یہ چاہتی ہوں کہ وہ کبھی نہ کھلکھلائیں اور بس یوں ہی بے سدھ پڑی رہیں تاکہ ان کی زہریلی ہنسی سے میں محفوظ رہوں۔

اس ماہ خوف ناک حویلی کی قسط لیٹ ہوگئی تھی۔ ہاشمی صاحب کا خط آیا تھا کہ میں فوراً قسط روانہ کروں۔ یہ بھی اصرار تھا کہ میں ہر ماہ کچھ زیادہ لکھ کر بھیجا کروں۔ لیکن میں شاید دو صفحوں سے زیادہ لکھنے پر قادر ہی نہیں ہوں۔ اگر ہاشمی صاحب میرے مربی اور محسن نہ ہوتے تو میں اس بارے میں کبھی ایک لفظ بھی نہ لکھ پاتی۔ لیکن کیا کروں ان کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ہی پڑتا ہے۔

جولائی کے مہینے میں میں نے ہاشمی صاحب کو خط لکھا تھا کہ آپ مجھے اس داستان گوئی سے سبکدوش کردیں کیوں کہ اس ہوش ربا داستان کو دہراتے ہوئے مجھے بدنصیبی اور بربادی کی ایک ایک بات یاد کرنی پڑتی ہے۔ جن دل شکستہ اور روح فرسا حادثات کو میں بھلا چکی تھی وہ ایک ایک کرکے پھر مجھے یاد آرہے ہیں لیکن ہاشمی صاحب کسی صورت نہیں مانتے وہ اس پر بہ ضد ہیں کہ میں اِس داستان کو حرف بہ حرف اسی طرح تحریر کرتی رہوں۔ دراصل انہیں تو اپنے رسالے کی ترقی پسند ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ اس ہوش رُبا داستان کے کچھ بھیانک پہلو پوری دنیا میں تہلکہ مچا دیں گے اور رسالے کی اشاعت دگنی تگنی ہوجائے گی اور میں ڈرتی ہوں کہ اس داستان کے پورا ہونے کی نوبت ہی نہیں آئے گی۔ اس سے پہلے کہ میں جنات کے پراسرار حملوں سے پردہ ہٹاؤں گی وہ مجھے بھی اپنا نشانہ بنالیں گے کیوں کہ چند دنوں سے میں پھر وہی کرتب بازیاں دیکھ رہی ہوں جس طرح کی کرتب بازیاں اس حویلی کے وقت ہوتی رہی ہیں۔

ایک ہفتے سے مجھے ایک سرخ رنگ کی بلی گھر میں آتی جاتی نظر آرہی ہے، آپ نے دیکھی ہے کبھی سرخ رنگ کی بلی؟ ظاہر ہے کہ نہیں دیکھی ہوگی لیکن میں کوئی بار اس حویلی میں دیکھ چکی ہوں اور ایک دن مجھے درودیوار سے وہی آوازیں آتی سنائی دیں جو عجوبے کی پیدائش کے وقت آیا کرتی تھیں۔ ایک دن میرے جوتے غائب ہوگئے تھے۔ جب میں انہیں تلاش کررہی تھی تو مجھے زہریلے قسم کے قہقہے سنائی دئے جیسے کوئی بدروح میرا انداق اڑا رہی ہو۔ ایک روز نعمت خانے میں سے سارا کھانا غائب ہوگیا پھر مجھے دوبارہ پکانا پڑا۔ یہ حرکتیں اس بات کی علامت ہیں کہ وہ لوگ جو حویلی کی تباہی اور بربادی مکمل کرنے کے بعد آئندہ کوئی ستم نہ ڈھانے کا وعدہ کرکے چلے گئے تھے وہ پھر متوجہ ہیں اور شاید انہیں یہ بات ناپسند ہے کہ ہم اس طرح کسی رسالے کے ذریعہ ان کے ظلم وستم کا چرچا پوری دنیا میں کریں۔ میرا تو کچھ نہیں۔ میں ڈرتی ہوں کہ حسن الہاشمی صاحب کو کچھ نہ ہوجائے۔ وہ اس دور کی ایک قابل قدر شخصیت ہیں۔ وہ روحانی علاج کے ذریعہ لوگوں کی بے مثال خدمات انجام دے رہے ہیں۔ جن، بھوت اور جادوٹونے سے پریشان حال لوگوں کی وہ جس طرح رہنمائی کررہے ہیں اور انکے سروں پر اپنا دست شفقت رکھتے ہیں

وہ سب کچھ اتنا اہم ہے کہ دل چاہتا ہے کہ میری عمر بھی انہیں لگ جائے بلکہ اللہ انہیں چاند ستاروں کے برابر عمر عطا کر دے تا کہ وہ اس طرح انسانیت کی خدمت کرتے رہیں۔لیکن ان کی ضد تو یہ ہے کہ یہ داستان جو میرے قلم سے نقل ہو کر پورے عالم میں پھیل رہی ہے اس طرح حرف بہ حرف اور من وعن نقل ہوتی رہے لیکن یہ تو بہت مشکل ہے۔ میں بعض واقعات کے تصور سے سہم جاتی ہوں۔ سوچتی ہوں کہ کیا گزرے گی مجھ پر جب میں یونس اور یوسف کی بھیانک موت کا ذکر کروں گی اور میں تو یہ یقین کرتی ہوں کہ جس دن میں اپنے ان ننھے بھائیوں کی بھیانک موت کا واقعہ بیان کروں گی تو نہ جانے کتنی مائیں اور بہنیں فرطِ غم میں چیخ اٹھیں گی۔ دلوں کی دنیا میں کہرام مچ جائیں گے اور کتنے کمزور دل لوگوں کے دل کی دھڑکنیں تیز ہو جائیں گی ——— ''طلسماتی دنیا'' پڑھنے والی خواتین خوف زدہ ہو جائیں گی اور جب میں بیان کروں گی کہ اس حویلی کے ہیرو کی موت کا دہشت ناک حادثہ — جی ہاں ——— خالو یٰسین کی دردناک موت، اُف میرے اللہ ——— کتنی وحشت ناک تھی وہ رات اور کس قدر خوف طاری کر دینے والا تھا وہ ہاتھ جس کے پنجوں میں پانچ انگلیوں کے بجائے پچاس انگلیاں تھیں اور ہر انگلی میں ناخن کی جگہ ایک آنکھ فٹ تھی ——— اور ان آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے اور اس حویلی کا ہیرو جو بلاشبہ بہادر تھا جو کبھی کسی کے سامنے نہیں جھکتا تھا جو ان باتوں کو ماننا نہ تھا جو جن بھوت کے واقعات کا مذاق اڑاتا تھا اور انہیں من گھڑت باتیں قرار دیتا تھا۔ وہ اپنی آنکھوں سے وہ سب کچھ دیکھتے ہوئے دنیا سے گیا کہ جسے بیان کرنے کی تاب مجھ میں نہیں ہے۔ اپنے پیارے پیارے زبیر ماماں کی دلخراش موت کو میں کبھی نہ بھول سکوں گی۔ ان کی دوسری موت تو بہت ہی بھیانک اور وحشت ناک تھی۔

میں پہلے بھی بیان کر چکی ہوں کہ میرے زبیر ماماں بے چارے دو بار مرے تھے۔ پہلے بار وہ عام سی موت مرے تھے اور دوسری بار ان پر جو قاتلانہ حملہ ہوا تھا وہ حد سے زیادہ کرب ناک تھا اور بھی طرح طرح کے حادثات جو جنات کی دہشت گردی کا واضح نمونہ ہیں مجھے بیان کرنے ہیں۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ میں اس ہوش ربا داستان کو انجام تک کیسے پہنچا سکوں گی۔ کاش میں پہلے ہی مر جاؤں، توبہ، آپ لوگ کیا سوچتے ہوں گے کہ میں یہ سب کچھ کیوں لکھ رہی ہوں۔ آپ تو بے تاب ہوں گے یہ جاننے کے لئے کہ پٹواری اصغر حسین پر لرزہ کیوں طاری ہوا تھا اور حسنہ ممانی باتھ روم میں کیوں چیخی تھیں ——— تو لیجئے سنئے۔ ہم لوگ ممانی کی چیخ سن کر باتھ روم کی طرف بھاگے۔ باتھ روم ظاہر ہے کہ اندر سے بند تھا، کافی جدوجہد کے بعد باتھ روم کا دروازہ توڑا گیا۔ ممانی وہاں بے ہوش تھیں اور نیم برہنہ بھی تھیں۔ انہیں ہال کمرے میں لاکر لٹا دیا گیا۔ عجیب دہشت گھر میں پھیل گئی تھی۔ دونوں میاں بیوی بے ہوش تھے۔ دونوں کو ہوش میں لانے کے تمام گھریلو جتن کئے گئے۔ نانی اماں کے کہنے پر کچی مٹی کا ڈھیلا سنگھایا، پیاز سنگھائی، سانس روکا لیکن ان دونوں کو کسی طرح ہوش نہ آیا۔ پھر دادی اماں ہی کے کہنے پر سورہ یٰسین پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کر کے وہ پانی دونوں پر چھڑکا تو ان میں کچھ حرکت پیدا ہوئی اور پھر رفتہ رفتہ وہ دونوں ہوش میں آئے۔ ہوش میں آنے کے بعد الگ الگ ان دونوں نے جو کچھ بیان کیا وہ سب کے لئے باعث خوف تھا۔ پٹواری اصغر نے بتایا کہ جب میری نگاہ کمرے کے دروازے کی طرف اٹھی تو میں نے دیکھا کہ حسنہ کو ایک دیو قامت شخص نے اپنی مٹی میں بند کر کے پلاسٹک کی گڑیا کی طرح اٹھا رکھا ہے اور حسنہ بالکل بے جان ہے اور اس دیو قامت انسان کو میں نے بہت اچھی طرح دیکھا۔ وہ بالکل اوپر سے نیچے تک مادرزاد برہنہ تھا وہ بالکل ریچھ سا محسوس ہو رہا تھا اور اس سے بھی زیادہ لرزا دینے والی بات کہ جس نے میرے ہوش وحواس بالکل معطل کر دئے تھے اور میں بے اختیار کانپ اٹھا تھا وہ یہ تھی کہ اس دیو قامت انسان کی پیشانی پر بھی ایک آنکھ تھی۔ وہ تین آنکھوں والا انسان تھا۔ یہ منظر دیکھ کر میں کانپ اٹھا اور خود پر قابو نہ رکھ سکا۔

حسنہ ممانی نے بتایا کہ میں قضائے حاجت سے فارغ ہو کر ابھی کھڑی ہوئی تھی کہ مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کسی نے میرا گلا دبا دیا ہے۔ میں نے خود پر قابو پا کر پلٹ کر دیکھا تو وہاں کوئی ہیں تھا۔ لیکن پھر جو میں نے سامنے کی طرف رخ کر کے اپنی شلوار باندھنے کا ارادہ کیا تو کسی نے جھٹکا دے کر میرا کمر بند توڑ دیا اور اسی وقت میں نے دیکھا کہ ایک بھیانک شکل وصورت کی عورت جس کا رنگ اندھیری رات سے بھی زیادہ کالا تھا باتھ روم کے جنوبی کونے میں کھڑی تھی دراصل یہ باتھ روم قدیمی باتھ روموں کی طرح خاصا بڑا تھا۔

حسنہ ممانی نے بتایا کہ اس عورت کے دانت بالکل زرد تھے۔ رنگ سیاہ تھا اور بال بالکل سفید تھے، آنکھیں انگارے برسا رہی تھیں، اس وحشت ناک منظر کو دیکھ کر میری چیخ نکل گئی — اور میں بے ہوش ہو گئی۔

پٹواری اصغر اور ان کی بیگم دو دن ہمارے گھر رہے پھر وہ چلے گئے۔
صورت حال اب بہت زیادہ بگڑتی جا رہی تھی اور اب سب گھر والوں کا یہ اصرار تھا کہ کسی بھی طرح اس حویلی کو اونے پونے میں ہی سہی کسی کو دے کر یہاں سے رفو چکر ہو جائیں لیکن انسان خوف ناک حویلی سے بھاگ سکتا ہے، وہ اندھے کنوئیں میں گرنے سے بچ سکتا ہے۔ مگر تقدیر میں لکھے ہوئے غموں، دکھوں اور حادثوں سے بھاگ کر کہاں جا سکتا ہے۔ جوں جوں خالو جان اس بات کی کوشش کرتے رہے کہ حویلی کسی کو فروخت کر دیں۔ دوں دوں نئے نئے اور حادثے سامنے آتے رہے۔
ایک دن ماماں زبیر اور خالو تیمین حویلی کے مالک کے پاس گئے۔ کیوں کہ وہ کچھ کم داموں میں حویلی کو واپس لینے کے لئے تیار تھا۔ لیکن ہوا یہ کہ جب وہ دونوں حویلی کے مالک کے پاس پہنچے تو انہوں نے اس کے گھر کے ارد گرد لوگوں کا ہجوم دیکھا۔
بے شمار لوگ اس کے گھر میں گھسے ہوئے تھے اور بے شمار لوگ اس کے دروازے پر جمع تھے۔
تحقیق و جستجو کے بعد معلوم ہوا کہ حویلی کا مالک اچانک مر گیا ہے اور بظاہر اس کی موت سر کچلنے سے واقع ہوئی ہے۔ عام طور پر لوگ یہ سمجھ رہے تھے کہ کسی انسان نے اسے قتل کیا ہے لیکن ہمیں یقین تھا کہ اس کی موت کے پیچھے جنات کا ہاتھ ہے۔ یہ کسی انسان کا کارنامہ نہیں ہے۔
حویلی کے مالک کی موت کے بعد حویلی کے فروخت ہو جانے کی رہی سہی امید پر پانی پھر گیا اور ہم سب کو یقین ہو گیا کہ اس حویلی سے پیچھا چھڑا لینا آسان نہیں ہے ـــــــ ہمیں اسی جگہ رہنا ہوگا اور ایک ایک کر کے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنا ہوگا اور شاید یہی اس حویلی کو خریدنے کی سزا ہے۔ (باقی آئندہ)

کس قیامت کے یہ نامے میرے نام آتے ہیں

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

محترمی ومکرمی جناب مولانا صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بفضلہ تعالیٰ امید ہے کہ آپ مع الخیر وعافیت ہوں گے۔

ردِّ اعتراض نمبر (طلسماتی دنیا جنوری، فروری ۲۰۱۳ء) پڑھ کر طبیعت خوش ہوگئی، تعویذ گنڈے اور قرآنی آیات سے امراض کا علاج اور دوسرے انسانی مسائل کے حل پر اعتراضات کا منہ توڑ اور ایسا مدلل جواب آج تک میری نظر سے نہیں گزرا تھا۔ مفتی سلمان صاحب منصور پوری کا جائزہ جس انداز سے آپ نے پیش کیا ہے یا جو جواب آپ نے اس ضمن میں دوسرے خطوط کا دیا ہے، قابل ستائش ہی نہیں، بلکہ مفتیان دین کے آنکھوں کے پردے کھولنے کے لئے کافی ہے، بالخصوص آپ نے مولانا یوسف لدھیانوی کی کتاب آپ کے مسائل اور ان کا حل کے سلسلے میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ واقعی لاجواب ہے، حقیر کا اندازہ ہے کہ مولانا یوسف صاحب بھی غور کرنے پر مجبور ہوں گے بلکہ جو قرآن اور حدیث کے جن گوشوں کو آپ نے اُجاگر کیا ہے، وہ آئندہ ان کے لئے مشعل راہ ہوں گے اور کچھ لکھنے سے پہلے ضرور ان پر غور کریں گے۔

بہرحال یہ ضروری تھا کہ جو آپ نے لکھا قارئین رسالہ کو بھی اطمینان ہوگیا کہ عام طور پر ان چیزوں کو بیک قلم شرک اور بدعت کہہ دیا جاتا ہے وہ بالکل غلط اور بے عقلی پر محمول ہے۔

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

دیدہ ور تو اور بہت ہوں گے، مگر اس کساد بازاری کے زمانہ میں آپ کی ذات گرامی ہم غریبوں کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے، صمیم قلب کے ساتھ احقر دعا گو ہے کہ حضرت کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر سایہ افگن رہے آمین۔

احقر راقم الحروف

ایم، اے، آمانی، رانچی

توہم پرستی کے خلاف یہ مہم

بخدمت قبلہ مکرمی جناب ہاشمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج گرامی، کچھ دن پہلے سعید ہاشمی صاحب کے ہمراہ دیوبند میں آپ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا تھا، آپ کی بے لوث قسم کی مخلصانہ شخصیت سے بڑا متاثر ہوا اور فیض بھی متاثر ہوا تھا۔ میں دہلی گیا تھا تو جامع مسجد کے سامنے بک اسٹال پر آپ کا رسالہ طلسماتی دنیا ردِّ اعتراضات نمبر دیکھا اس سے پہلے بھی جب بھی دہلی جانا ہوتا تھا تو بک اسٹال پر آپ کا یہ رسالہ نظر پڑتا تھا لیکن میں نے کبھی اسے لیا نہیں یہی سوچا کہ یہ بھی ایک جاسوسی یا ادبی رسالوں کی طرز پر ایک تعویذاتی قسم کا رسالہ ہے، اس لئے بھی اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہوئی، یہ آپ سے ملاقات ہونے سے پہلے کی بات ہے، لیکن آپ سے ملاقات کے بعد جب میں دہلی گیا تو وہاں سے دسمبر اور جنوری فروری کا یہ رسالہ دونوں لے آیا اور پوری توجہ کے ساتھ کئی کئی بار میں نے اسے پڑھا، میں بے حد متاثر ہوا، کیوں کہ آپ نے عقلی علمی اور مذہبی دلائل اور ثبوتوں کے ساتھ عملیات کی دنیا کا جو تجرباتی منظر نامہ پیش کیا ہے وہ ایک ٹھوس حقیقت اور سچائی ہے، اس سچائی سے عوام الناس کو روشناس کرانا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے، کیوں کہ آج عملیات کی دنیا میں خاص طور سے مسلم معاشرے میں جو خرافات مچی ہوئی ہے، بدعقیدگی، شعبدہ بازی، مکروفریب اور ایمان سوز طور طریقوں کا کھلے عام فروغ شرک کی حدوں تک کو چھونے لگا ہے، ان حالات میں طلسماتی دنیا کے ذریعہ بدعقیدگی اور توہم پرستی کے خلاف یہ مہم قابل قدر ہے۔ عملیات کے میدان میں علمی اور یہ قلمی جدوجہد باطل کے سامنے اظہار حق اور اندھیروں سے روشنی کی طرف صحیح رہنمائی ہے۔ طلسماتی دنیا ایک مشن ہے اور اسے فروغ دیا جانا چاہئے۔ دراصل مجھے معتبر اور مستند عملیات سے کافی دلچسپی ہے اور میں اسے قرآن وحدیث کی روشنی میں روحانیت کے ساتھ

ایک باضابطہ معتبر اور مفید ترین علم وفن مانتا ہوں، حالانکہ بہت سارے عامل کہے جانے والے حضرات سے میرے بڑے قریبی تعلقات بھی ہیں لیکن میں ابھی تک ان کے طور طریقوں اور نظریات سے مطمئن اور متفق کبھی نہیں ہوا، لیکن آپ سے پہلی ہی ملاقات کے بعد مجھے آپ کی علمی مذہبی اور فنی مہارت پر بڑا اعتماد ہوا۔

آپ نے طلسماتی دنیا میں حوالوں، دلیلوں کے ساتھ ایمان وعقیدے کی بنیاد پر جو ثبوت دے کر اعتراضات شک وشبہات اور غلط فہمیوں کا علم ذہن کو سامنے رکھ کر جس سائنٹفک انداز میں ازالہ کیا ہے وہ قابل قدر ہے، اس کے لئے میں آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ قرآن کریم کے حوالوں سے آپ نے ثابت کیا ہے کہ تمام جسمانی وروحانی بیماریوں، پریشانیوں، مصائب وآلام کا علاج قرآن کریم میں بھی موجود ہے۔ خدا کے کلام اور اس کی قدرت کاملہ پر ایمان ویقین کو مضبوط کرنے کے داعیانہ طرز کے ساتھ آپ نے عملیات کو ایک معتبر علم وفن اور انسانیت کے لئے مفید ہنر بھی ثابت کیا ہے۔ عملیات کی دنیا میں پھیلی ہوئی بدعقیدگی اور توہم پرستی کے ماحول میں طلسماتی دنیا کے ذریعہ اس قابل قدر علم وفن کی اہمیت اور اس کی ضروریات کا احساس دلاتے ہوئے جس طرح اس کی سچائی کو اُجاگر کیا ہے اس میں آپ کی معتبر شخصیت کا خلوص اور بے لوث رہنمائی کا جذبہ پوری طرح نمایاں نظر آتا ہے۔

میں آپ سے جلد ملاقات کا متمنی ہوں کوئی فرصت والا دن اور وقت ملنے فرمادیں، تو انشاء اللہ حاضر خدمت ہوں گا۔ میری اہلیہ بھی میرے ہمراہ آنا چاہتی ہے، امید ہے کہ جواب سے نوازیں گے، فون سے میں دو چار دن میں آپ سے رابطہ کروں گا۔

فقط والسلام

دعاؤں کا محتاج

لیاقت اللہ خاں شیروانی، نمائندہ راشٹریہ سہارا ہاغپت

عوام الناس کے لئے ایک مشعل راہ

الحمد للہ اس مرتبہ بتاریخ ۱۶ رجون ۲۰۱۲ء کو دیوبند جانا ہوا اور حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب کی خدمت میں حاضر ہونے کا بشرف حاصل ہوا، بڑی خوشی ہوئی اپنے پیر واستاد سے ملاقات کر کے بہت خوشی ہوئی۔

حضرت والا کی خوش طبعی اعلیٰ ظرفی، بات کرنے کا انداز، معلومات کا خزانہ اور کسی کو سمجھانے کا انداز دیکھ کر دل بے اختیار یہ کہنے لگا کہ حضرت کی شخصیت واقعی دین حق کی صحیح ترجمان ہے اور فن عملیات میں گویا گنجینہ عملیات ہے۔ حضرت کی کشادہ دلی کا یہ عالم ہے کہ شاید ہی اتنا مخلص آدمی دنیا میں موجود ہو۔

آج کے اس پرفتن دور میں شعبہ عملیات سے بہت کچھ غلط فائدہ اٹھایا جارہا ہے۔ حضرت والا کی یہ بے لوث خدمت بلکہ گویا مفت خدمت خلق عوام الناس کے لئے ایک مشعل راہ ہے اور ساتھ ہی ساتھ اس عظیم تر روحانی تبلیغ کے لئے مجھ سمیت حضرت والا کے حق میں ساری مخلوق دعاگو ہے۔ حضرت سے ملنے کے بعد ہماری طبیعت کو کافی حد تک سرور ونشاط حاصل ہوا۔ ایسا سرور جو اپنے اندر علم کا ایک بحر بیکراں لئے ہوئے ہے۔ وہ خود رشد وہدایت کا مینارہ ہے وہ خود بھی صراط مستقیم کی موج تلاطم ہے۔ وہ خود ایک اکابرین کی زندہ مثال ہے، وہ خود مخلوق خدا کی بے چینی ہے، بے قراری و ہر آفت ومصیبت اثرات جن وآسیب کی نجات کا مشعل راہ ہے۔ حق کی زبان بھی ہے، باطل کے لئے تلوار بھی ہے نہ جانے کیسے کیسے اوصاف حضرت والا میں موجود ہیں کہ جن سے انسان مسحور کن ماحول میں کھو جائے۔

میں تیری بارگاہ میں کیا پیش کروں
میری جھولی میں محبت کے سوا کچھ بھی نہیں

آج کے اس پرفتن دور میں حضرت والا کی شخصیت لوگوں کے لئے ہدایت کی ڈھال ہے، آپ کے ذریعہ لوگ اپنی زندگی کے دکھ درد ہر آفت وبلا سے نجات کی راہ تلاش کر کے سکون کی سانس لے رہے ہیں، اس کار خیر کا بیڑہ اٹھانے کے لئے مخلوق خدا کی خدمت وسعادت کے لئے اللہ کی مدد ونصرت حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب کی شکل میں کھڑی ہوئی ہے۔ حق حق ہوا، باطل باطل ہوا، خیر حضرت کی تعریف مجھ جیسا عاصی کیا عرض کرسکتا ہے، بس اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ حضرت والا کا سایہ ہم تمام پر قائم ودائم رہے، بدنظری وحاسدوں کے حسد سے بچائے اور دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا کرے آمین۔

والسلام

الحاج حکیم مولانا محمد طیب عبدالوہاب تو گی

طبی شفاخانہ رحمت نگر، ضلع دھارواڑ، کرناٹک

مدلل جواب

جناب حسن الہاشمی صاحب دامت برکاتہم سلام مسنون!

مزاج گرامی۔ آپ کی طرف سے جنوری، فروری ۲۰۱۳ کا خاص نمبر ردِ سحر موصول ہوا جس میں میرا مضمون شامل ہے، بہت ممنون ہوں، امید ہے ہر ماہ رسالہ بھیج دیا کریں گے، میں بھی کوشش کروں گا کہ پابندی سے مضامین ارسال کرتا رہوں۔

آپ نے اس رسالہ میں سوالاً وجواباً گنڈے تعویذات کے منکرین کا مدلل رد کیا ہے۔ یہ واقعی قابل تعریف ہے اور میری معلومات میں بہت اضافہ ہوا ہے، رسالہ ملنے کے دو دن بعد یہاں پاکستان میں بھی روزنامہ جنگ کے اتوار ایڈیشن مورخہ ۱۷ر فروری ۲۰۱۳ء میں بھی اسی قبیل کے مولانا جو اپنی شدت پسندی میں بہت مشہور ہیں کا آرٹیکل چھپا ہے، میں فوٹو کاپی ارسال کر رہا ہوں، ان صاحب نے بھی وہی احادیث کا حوالہ دیا ہے جس کا یہ سلفی حضرات اکثر حوالہ جات دیتے ہیں، آپ کے مطالعہ کے لئے پیش خدمت ہے۔

خوبی کی بات یہ ہے کہ آپ غیر مقلدین کے تمام اعتراضات کا مدلل رد کر چکے ہیں۔

فقط والسلام

حکیم سرفراز احمد زاہد (ماہر علوم مخفی ملتان پاکستان)

خدمت خلق کا بیڑہ

جناب حسن الہاشمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے اس دور میں امت کی خدمت کا بیڑہ اٹھایا، اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس بار بھی اللہ نے آپ علماء دیوبند کو ہی امت کی خدمت کے لئے چنا۔

فقط والسلام

محمد حاجی ابن عبدالرحیم، بیدار

دل سے دعائیں نکل رہی ہیں

محترم ومکرم مقبلہ جناب مولانا حسن الہاشمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ آپ کی کتاب اور آپ کے ادارے سے شائع کردہ کتاب طلسماتی دنیا کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے اور میرا قلم قاصر ہے، اللہ آپ جیسی بزرگ ہستی کو قائم ودائم کے ساتھ عمر دراز کرے، آپ لوگ ملت کی رہنمائی کر رہے ہیں وہ ایک روشن شمع ہے جو اندھیروں میں اجالا کر دیتی ہے۔

میں آپ کا رسالہ طلسماتی دنیا پابندی کے ساتھ پڑھتی ہوں۔

فقط والسلام

عقیلہ فاروق، رائچور

رسالہ بہت اچھا لگا

محترم مولانا حسن الہاشمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کرتی ہوں اللہ تعالیٰ آپ کے آپ کے گھر والوں کے مزاج بخیر وعافیت کرے، سب بگڑے کام بنائے گا، انشاء اللہ آپ کا رسالہ پڑھا بہت اچھا لگا، خدا کا شکر ادا کیا، اس نے اپنی مخلوق میں ایسے نیک ہمدرد اور خدا ترس لوگ بھی پیدا کئے ہیں جو دوسروں کے لئے انتہائی شفیق ثابت ہوتے ہیں، اللہ سے دعا ہے کہ آپ کی ہر جائز خواہشات پوری ہو آمین۔

فقط والسلام

روحی پروین، رامپور (یوپی)

دل باغ باغ ہو گیا

محسن ملت حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے مزاج اقدس بخیر ہوں۔ آج مورخہ ۲۸ر فروری ۲۰۱۳ء کو آپ کا ردِ اعتراضات نمبر پڑھا، اس رسالے کو پڑھکر جو ایک علمی اور معلوماتی دستاویز ہے، دل باغ باغ ہو گیا۔

آپ نے مفتی سلمان منصور پوری کے اعتراضات کا جو مدلل جواب دیا ہے اور ان کی جو علمی پکڑ کی ہے وہ قابل تعریف ہے، اللہ نے آپ کو سمجھنے اور سمجھانے کی زبردست صلاحیت عطا کی ہے۔

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔

بنگلور میں میرے کئی رشتے داروں نے اس رسالے کو پڑھ کر آپ کی بہت تعریف کی ہے اور یہ تسلیم کیا ہے کہ آپ دنیائے عملیات کے بے تاج بادشاہ ہیں اور آپ کو پروردگار نے اپنے بندوں کو خدمت کے لئے پیدا کیا ہے، ہم سب اللہ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ وہ آپ کا سایہ ہم سب کے سروں پر تادیر قائم رکھے اور طلسماتی دنیا کو نظر بد سے بچائے۔

آپ نے غیر مقلدین کے کچے پکے اعتراضات کے بارے میں تحریر کیا ہے وہ آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے۔

آپ نے ۸۶۷ کے خلاف زہر افشانی کرنے والوں کی جو پکڑ کی ہے اسے پڑھ کر تو روح جھوم اٹھی، میری طرف سے، میرے افراد خانہ کی طرف سے مبارک باد قبول فرمائیں۔ اور اس نمبر کو اگر ممکن ہو تو کتابی شکل میں چھاپ دیں۔ میں آپ کی سلامتی اور تندرستی کی ہمیشہ دعا کرتی رہوں گی۔

آپ کی فین

نگار انجم، شیواجی نگر بنگلور (کرناٹک)

عملیات

گرامی قدر حسن الہاشمی قبلہ دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ناچیز خیر وعافیت سے رہ کر آپ تمام کی خیریت کا نیک مطلوب ہے۔ باعث تحریر یہ ہے کہ میں ماہنامہ طلسماتی دنیا کا بہت فدا کار ہوں، جہاں مجھے یہ رسالہ ملتا ہے لے لیتا ہوں، کیوں کہ میں ایک جنگل ایریا میں رہتا ہوں، میرے پاس بہت رسالے ہیں، حاضرات نمبر ہے، روحوں کو متاثر کرنے والی ایک علمی یادگار ہے، بہت سارے عملیات کی زکوۃ ادا کیا ہوں، مقامی عاملوں سے اجازت لے کر چھوٹا موٹا دعا تعویذ کرتا ہوں، بفضلہ تعالیٰ فائدہ ہوتا ہے۔ آپ سے عملیات کی اجازت چاہتا ہوں۔ طلسماتی دنیا پڑھ کر یہی اندازہ ہوتا ہے کہ آپ اس وقت عملیات کی دنیا کے بے تاج بادشاہ ہیں، جب کہ دیوبندیوں میں بہت کم کو دعا تعویذ کرتے دیکھا ہوں۔

فقط والسلام

عالم قادری شیموگا (کرناٹک)

کیسے کیسے چاہنے والے

محسن ملت استاذ العالمین حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب اطال اللہ عمرہ زادت معالیکم (مدیر ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند، یوپی)

سلام مسنون!

امید کہ مزاج بخیر ہوں گے۔

راقم الحروف حالیہ دنوں آں محترم کا شاگرد ہوا اور میرا ئی نمبر 887/12 ہے۔

بندہ صمیم قلب سے آں محترم کا ممنون ومشکور ہوں کہ آپ نے اپنے دائرۂ شاگردی میں ناچیز کو منسلک فرما کر تاحیات اپنے فضل وکرم کا اسیر بنالیا، میں ساری زندگی وقف کردوں، جاں نثار کردوں، تب بھی اس احسان عظیم کا حق ادا نہیں ہوسکتا، بندہ اس احسان عظیم کا تاحیات قدرداں رہے گا۔

راقم الحروف شاگرد ہونے کے بعد "تحدیث نعمت" کے طور پر یہ چند سطور سپرد قرطاس کرتے ہوئے مکتوب ہٰذا آں محترم کی خدمت میں پیش کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

فن تحفظ اور افادیت عامہ کی طرف ہم پیش رفت: بندہ فی ذاتہٖ عملی طور پر یہ خاکہ بنایا ہے کہ آں محترم کے اول شمارے تا آخری بمع وہ تمام کتب جو روحانی عنوان سے مرتب کی گئی ہیں کو انٹرنیٹ پر اپ لوڈ کردوں جس کی افادیت محتاج اظہار نہیں۔

بظاہر تو یہ کام ناممکنات میں سے لگتا ہے اس سفر میں جو محنت شاقہ کرنی پڑے گی اس کا صحیح اندازہ تو سفر طے ہونے کے بعد ہی ہوگا، بہرحال راقم الحروف "السعی منی والاتمام من اللہ" کہہ کر باوجود متعلم ہونے کے خطیر رقم کے عوض ایک تعداد میں اپنے (شہر حیدرآباد) کے ایک قدیم بک اسٹال سے شمارے جمع کئے، جس کی فہرست اسی ملفوف میں ایک پرچی پر مندرج ہے، اس ضمن میں آں محترم سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ شمارے میں اعلان شائع فرمائیں، کہ تمام محبین اس ضمن میں تعاون فرمائیں تاکہ کام پایہ تکمیل کو پہنچ سکے اور مذکورہ روحانی، فنی، علمی وادبی گنج گراں سرمایہ ہمیشہ کے لئے محفوظ ہوجائے۔

مجھے یقین ہے کہ تمام قارئین کرام میرے اس فکر انگیز اقدام پر خوشی ومسرت کا اظہار کریں گے، اس سلسلے میں بندہ آں محترم اور آپ تمام محبین کی دعاؤں اور عنایتوں کا امیدوار رہوں۔

مکتوب ہٰذا قریبی شمارے میں شریک اشاعت فرمائیں نوازش ہوگی۔

والسلام

میرا پتہ یہ ہے۔

محمد مظہر علی مکان نمبر۔17-1-263/4

M.B HATTSANTOSH NAGAR

HYDERABAD - 500059



انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

قسط نمبر: ۱۳۰

یوناف کے اس استفسار پر ابلیکا صدیوں کے زنگ آلود صحراؤں اور پرانی صداؤں کے کھنڈروں کی طرح خاموش اور چپ رہی۔ یوناف کے سوال کا اس نے کوئی جواب نہ دیا، تاہم اس نے یوناف کی گردن پر کھردرا لمس دینا بند کردیا۔ یوناف نے اس کی حالت سے محسوس کیا، جیسے اس کا بدن کہر کے سایوں کی طرح لرز اور گیہوں کے پودوں کی طرح کانپ رہا ہو، اس کی حالت فطرت کے اس باغی جیسی ہو رہی تھی جو جاڑے کی سرد ٹھٹھرتی رات میں شب کی تاریکیوں سے خوف زدہ اور لرزاں ہو، اپنی گردن کے گرد تھوڑی دیر تک یوناف ابلیکا کی حالت کا جائزہ لیتا رہا، ایک محرم کی سی شفقت اور ایک ہمراز کی محبت وچاہت سے پوچھا۔ "ابلیکا! ابلیکا! خدا کے لئے مجھ سے اپنا حال کہو میں جانتا ہوں جو تم میرے خلاف حرکت میں آگئی ہو تو یہ بلاوجہ نہیں ہے۔ آخر تم اپنی کیفیت مجھ سے نہ کہو گی؟ میں تمہارے جسم کی آتشی حرارت سے آگاہ ہوں، تمہارے جذبات وشباب کے وفور کا ہمراز ہوں، تمہاری رگ رگ میں مچلتے جذبوں کا بھیدی اور پھر میں تو تمہاری نقرئی آواز تمہارے لہجے کی کھنک کا امین ہوں۔"

یوناف خاموش ہوگیا، اسے ایسا لگا جیسے ابلیکا ویران خوابوں، آتشیں حروف، تنہائی کی گہری پیاس اور ماضی کے نقوش سے الجھ کر رہ گئی ہو۔ یوناف پھر بولا اور اسے تسلی وڈھارس دی۔ "ابلیکا! ابلیکا میں جانتا ہوں تم ایک الجھن، کشمکش اور انتشار کا شکار ہو۔ آخر میرا تمہارا ساتھ صدیوں پر محیط رہا ہے۔ میں نے تمہاری رفاقت پر اور تم نے میری قربت پر ہمیشہ فخر وناز کیا ہے۔ پھر اپنے اس انقلاب اپنی اس تبدیلی کا بھید تم مجھ پر کیوں نہیں کھولتی ہو، بولو ابلیکا بولو میں یوناف ہوں، میں تمہارا دردآشنا رفیق، تمہاری عظمت وسربلندی کا اعلان اور تمہارے قلب کی معصوم دھڑکنوں کا عکس ہوں۔"

یوناف کی گردن ابلیکا تھوڑا سا کسمسائی، تلملائی پھر اس کی آواز سنائی دی، جیسے کوئی صدا گرداب ویورش، تلاطم وطغیانی اور خاموش نگاہوں، بے آواز طوفانی تکلم کے ساتھ جدوجہد کرتے ہوئے بڑی مشکل کے ساتھ سماعت سے ٹکرائی ہو۔

یوناف! یوناف! میں تمہارے طرف سے خجل وشرمسار ہوں، عزازیل نے مجھ پر اپنی گرفت کر رکھی ہے اور وہی مجھے تمہارے خلاف استعمال کررہا ہے۔"

ابلیکا کے اس طرح کہنے پر یوناف نے بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ "ابلیکا! ابلیکا! مجھے تفصیل سے بتاؤ۔ اس عزازیل نے تم پر کیسے اور کہاں قابو پایا؟"

اس استفسار پر ابلیکا نے بکھرے بکھرے لہجے میں کہا۔ سنو! سنو یوناف شہرعین دور میں ایک عورت رہا کرتی تھی جو کاہنہ تھی، اس عورت کا تعلق نہ صرف یہ کہ جنات سے ہے، بلکہ وہ عجیب وغریب سری علوم کی ماہر تھی وہ روحوں کو حاضر کرنے پر بھی عبور رکھتی تھی، پس عزازیل، عارب، بیوسا، عبیطہ اس کاہنہ کے پاس گئے اور اسے مجھے بلانے اور حاضر کرنے کے لئے کہا۔ اسے یہ حوالہ دیا کہ ابلیکا نام کی یہ روح یوناف نام کے ایک جوان سے منسلک ہے، اس طرح کاہنہ نے اپنے سری علوم کو استعمال کرتے ہوئے مجھے حاضر کیا اور اسی لمحہ عزازیل نے اپنی عورتوں کو استعمال کرکے مجھ پر قابو پالیا۔

ایک عرصے تک عزازیل مجھ پر اپنے علوم وفنون آزماتا ہوا مجھے اپنے لئے استعمال کرنے کے قابل بناتا رہا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے مقصد میں کسی حد تک کامیاب رہا اور اب وہ مجھے تمہارے خلاف استعمال کررہا ہے۔ یوناف! یوناف! مجھے اپنی اس حالت پر افسوس ہے کہ میں تمہارے خلاف عمل پیرا ہوں اور میں تمہاری زندگی کو خطرات کو ڈالنے کے کام انجام دے رہی ہوں، لیکن میں ایسا کرنے پر مجبور ہوں، اس لئے کہ میں اس وقت عزازیل کی گرفت میں ہوں اور عزازیل مجھے ایسا ہی کرنے کا

ہوتا ہے جیسا میں کر رہی ہوں۔"

یوناف نے اس موقع پر بڑی بے چینی اور بے تابی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ابلیکا سے پوچھا۔"ابلیکا! ابلیکا شہر عین دور کی اس کاہنہ کا نام تو بتاؤ جس نے عزازیل کے کہنے پر تمہیں بلایا اور حاضر کیا۔"

ابلیکا نے افسردہ اور غمزدہ سی آواز میں جواب دیا۔"نام کو تم چھوڑو۔"

پھر اچانک ابلیکا کی حالت ایسی ہوگئی جیسے کسی آتش فشاں میں اچانک آگ بھڑک اٹھی ہو، جیسے اچانک رات کی سرگوشیوں کے اندر انگاروں کی بھٹی جیسے رنگوں کے ساگر بہہ نکلے ہوں، پھر ابلیکا نے بڑی بے چینی اور اذیت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔"یوناف! یوناف! میں اب جاتی ہوں، عزازیل اپنی قوتیں استعمال کر کے مجھے واپس بلا رہا ہے۔"

یوناف کی گردن پر کھردرا لمس دیتی ہوئی ابلیکا کچھ اس انداز میں چلی گئی جیسے وہ اپنے اس کام سے ناخوش اور اپنے اس نئے انداز سے کلی طور پر نالاں ہو۔

ابلیکا کے جانے کے بعد یوناف نے اپنے آپ کو سنبھالا، اپنی تلوار اور ڈھال اس نے فضا کے اندر بلند کی اور ابی سلوم کے لشکر کو مخاطب کر کے کہا۔"میں نے تمہارے سالار اعلیٰ عماسا کو صرف ڈھال مار کر موت کے گھاٹ اُتار دیا ہے، کیا تم میں کوئی اور ہے جو انفرادی مقابلے کا شوق رکھتا ہو اور اپنا انجام عماسا جیسا چاہتا ہو؟"

ابی سلوم کے لشکر میں اس خبر سکوت مضطرب اور وحشت درد انگیز جیسی خاموشی چھا گئی، جب ابی سلوم کے لشکر کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا تو یوناف اپنے لشکر میں لوٹ گیا۔ اس کے بعد دونوں لشکروں کے درمیان ہولناک جنگ کی ابتدا ہوگئی۔

تلواریں اور ڈھالیں ٹکرا کر خوف ناک آواز میں پیدا کرنے لگیں۔ مرنے والوں کی کربناک صدائیں میدان جنگ میں زخمی ہو کر گرنے والے گھوڑوں کی ہنہناہٹوں کی آوازوں میں ڈوبنے لگیں، زندگی ایک ایک لمحے ایک ایک ساعت کو ترسنے لگی تھی۔ ہر طرف قسمت کی ٹوٹتی زنجیروں اور موت کے اہام و طوفان اٹھ کھڑے ہوئے تھے، کافی دیر کی ہولناک جنگ کے بعد ابی سلوم کے نہ صرف یہ کہ بڑے بڑے سردار مارے گئے، بلکہ اس کے لشکر کا ایک بڑا حصہ بھی موت کا شکار ہوگیا جب کہ داؤد علیہ السلام کے لشکر میں ابھی تک وہی ابتدائی جوش و جذبہ موجزن تھا اور وہ ابی سلوم کے لشکریوں پر حملہ آور ہو رہے تھے، آخر ابی سلوم کے لشکر کو عبرتناک شکست ہوئی۔ ابی سلوم بھاگ کر بلوط کے ایک درخت پر چڑھ گیا۔ لیکن داؤد علیہ السلام کے لشکریوں نے اسے دیکھ لیا اور اس پر تیر برسا کر اس کا خاتمہ کر دیا۔ اس طرح یہ ہولناک جنگ داؤد کے حق میں اپنے انجام کو پہنچی اور داؤد اپنے ساتھیوں اور لشکریوں کے ساتھ یروشلم کی طرف روانہ ہوگئے۔

یوں نبوت کے ساتھ ساتھ داؤد علیہ السلام ایک بادشاہ کی حیثیت سے بنی اسرائیل پر پھر حکومت کرنے لگے۔ خداوند نے انہیں بڑی نعمتوں سے نوازے رکھا تھا۔ اول یہ کہ آپ کو جانوروں کی بولیاں سمجھنا سکھایا، دوئم یہ کہ آپ کو زبور کی صورت میں کتاب مقدس عطا، سوئم یہ کہ خداوند نے آپ کو کمال درجہ کی خوش الحانی عطا فرمائی، جب آپ اس خوش الحانی سے زبور پڑھتے اور خداوند کی پاکی و تقدیس بیان کرتے تو آپ کے ساتھ سر بفلک ٹھوس اور مرتفع کوہستان بھی تسبیح پڑھتے۔ تقدیس سن کر اڑتے ہوئے پرندے ٹھہر جاتے، گزرتے ہوئے لوگ آپ کا کلام سن کر رک جاتے اور وجد میں آ کر لوگ آپ کے ساتھ مل کر تقدیس بیان کرنے لگتے تھے، آپ ستر مختلف لہجوں اور خوش الحانی میں خداوند کی تقدیس بیان کیا کرتے تھے اور آپ کی سریلی آوازیں یوں فضا میں گونجتی جیسے کہیں ہوش ربا موسیقی بھرا ساز بج رہا ہو۔ خداوند کی طرف سے آپ کے لئے یہ ایک بہت بڑی نعمت تھی۔

آپ رات کے وقت بھیس بدل کر شہر میں نکلتے اور لوگوں کے احوال جان کر ان کی مدد کرنے کی کوشش کیا کرتے تھے، اس کے علاوہ آپ شہر کے لوگوں اور باہر سے آنے جانے والے قافلوں سے اکثر پوچھا کرتے۔ بنی اسرائیل کا بادشاہ داؤد کیسا انسان ہے؟ جواب میں ہر کوئی آپ کے عدل و انصاف، حسن و اخلاق اور عبادت کی تعریف ہی کیا کرتا تھا۔ ایک بار خداوند نے داؤد علیہ السلام کے امتحان اور ان کی رہبری اور رہنمائی کے لئے انسانی صورت میں یروشلم شہر میں ایک فرشتے کو نازل کیا۔ رات کے وقت جب آپ بھیس بدل کر لوگوں کے احوال جاننے کے لئے شہر میں نکلے تو انسانی صورت میں اس فرشتے سے آپ کی مڈبھیڑ ہوگئی، اس فرشتے کو مخاطب کر کے آپ نے پوچھا۔"اے نوجوان! تم نے داؤد علیہ السلام کو کیسا پایا۔"

اس فرشتے نے جواب دیا۔"داؤد علیہ السلام اپنے لئے اور اپنی قوم کے لئے بہت اچھے ہیں۔ مگر ان میں ایک ایسی عادت ہے اگر وہ عادت

نہ ہوتی تو پھر وہ بہت ہی اچھے ہوتے۔"
داؤد علیہ السلام نے فکرمندی اور تجسس سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ "وہ کون سی عادت ہے جسے وہ چھوڑ کر بہت اچھے ہو سکتے ہیں؟"
فرشتے نے جواب دیا۔ "وہ اپنا خرچہ بیت المال سے لیتے ہیں۔"
یہ بات داؤد علیہ السلام کو کھٹک گئی، لہٰذا آپ نے بڑی عاجزی اور انکسار کے ساتھ اپنے رب کے حضور دعا مانگی کہ مجھے کوئی ایسا کام سکھادے جس سے میں اپنا خرچ چلاسکوں۔ خداوند نے آپ کو زرہ بنانے کی صنعت سکھادی۔ لوہے کو اللہ نے آپ کے ہاتھوں میں نرم کردیا اور آپ زرہ بنا کر اپنی گزر بسر کرلیتے تھے، داؤد علیہ السلام روزانہ ایک زرہ بنالیا کرتے تھے اور ان زروں کو بیچ کر جو رقم حاصل ہوتی، اس ساری رقم کو آپ تین حصوں میں تقسیم کرلیا کرتے تھے۔
ایک حصہ آپ محتاجوں پر خرچ کیا کرتے تھے، ایک تہائی خود خرچ کرتے اور ایک تہائی ضرورت مندوں پر خرچ کرنے کے لئے اپنے پاس جمع کرلیا کرتے تھے، حلقوں والی زرہ آپ ہی کی ایجاد ہے۔ آپ زرہ، لوہے کو گرم کرکے اور ہتھوڑے مار مار کر نہ بنایا کرتے تھے بلکہ دھاگے کی طرح لوہے کو بٹ کر آپ زرہ بنالیا کرتے تھے اور کڑیوں والی اس زرہ کا فن خداوند نے ہی وحی کے ذریعے آپ کو سکھایا تھا۔ ایک روز آپ اپنا دربار لگائے ہوئے تھے اور لوگ اپنے اپنے مقدمات کے فیصلے آپ سے حاصل کررہے تھے کہ دو دہقان آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ایک دہقان نے آپ کو مخاطب کرکے کہا۔
"اے آقا! میں آپ کے پاس ایک نالش اور فریاد لے کر آیا ہوں اور جس کے خلاف میں شکایت لے کر آیا ہوں۔ وہ بھی اس وقت میرے ساتھ ہی ہے، اے آقا! جس شخص کے خلاف میں نالش لے کر حاضر ہوا ہوں، یہ ایک گڈریا ہے، جس کا بہت بڑا ریوڑ ہے۔ آج اس کا ریوڑ میرے پکے ہوئے کھیت میں داخل ہوا اور اسے مکمل طور پر برباد کرکے رکھ دیا، لہٰذا میرا انصاف کیجئے۔"
آپ نے فرمایا۔ "گڈریئے کو پیش کرو۔"
تھوڑی ہی دیر بعد ایک شخص بھی پہلے شخص کے پاس آکھڑا ہوا اور کہا۔ "اے آقا! میں گڈریا ہوں اور تسلیم کرتا ہوں کہ میرے ریوڑ نے اس کے کھیت کو برباد کیا ہے۔"

آپ نے فیصلہ دیا کہ ریوڑ بطور تاوان کھیت والے کے حوالے کردیا جائے۔
اسی وقت آپ کے بیٹے سلیمان اٹھے اور کہا۔ "اے میرے باپ فیصلے میں دونوں فریقین کا خیال رکھئے۔
داؤد علیہ السلام نے فرمایا۔ "اچھا تم فیصلہ کردو۔"
سلیمان نے فرمایا۔ "بھیڑیں کھیت والے کو دیدی جائیں کہ ان سے فائدہ اٹھائے اور وہ کھیت گڈریئے کو دیدیا جائے تاکہ وہ اس پر محنت کرکے اسے اس حالت پر لائے جب وہ تباہ ہوا تھا، پھر کھیت دہقان کے حوالے کرکے اس سے اپنا ریوڑ لے لے۔"
داؤد علیہ السلام نے اپنے بیٹے سلیمان علیہ السلام کے اس فیصلے کو بے حد پسند کیا، بہرحال وقت گزرتا رہا اور داؤد علیہ السلام انصاف کے ساتھ بنی اسرائیل پر حکومت کرتے رہے۔ اس طرح ایک عرصہ گزر گیا، یہاں تک کہ آپ بیمار پڑ گئے۔
یوناف بھی اس کاہنہ سے ملنا بھول گیا، اس طرح وقت گزرتا چلا گیا، پھر ایک روز اچانک ایسا ہوا کہ یوناف شہر عین دور میں داخل ہوا اور بازار میں چلتے ایک شخص کو اس نے مخاطب کرکے پوچھا۔ "اے میرے عزیز میں اس شہر میں ایک اجنبی اور نووارد ہوں، میں اس شہر کی مشہور کاہنہ نہریلا سے ملنے کا خواہش مند ہوں، کیا تم اس کے گھر کی طرف میری رہنمائی کروگے؟"
اس شخص نے ایک بار یوناف کو سر سے پاؤں تک دیکھا۔ پھر اس نے رحم کھانے والے انداز میں یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "اگر تم صرف کاہنہ کے گھر کی طرف راہنمائی چاہتے ہو تو وہ میں کردیتا ہوں۔ اس بازار میں سیدھا آگے چلے جاؤ۔ تھوڑی دور آگے جاکر ایک چوک آئے گا، اس چوک سے دائیں طرف گھومنا، اس گلی میں بائیں طرف چوتھا مکان اس کاہنہ کا ہے، لیکن یہ بات بھی یاد رکھو کہ وہ کاہنہ تو عرصہ ہوا مرچکی ہے۔"
اس شخص کے اس انکشاف پر یوناف کی حالت بوسیدہ اوراق اور بکھری کرچیوں جیسی ہوکر رہ گئی، وہ شخص بھی یوناف کی اس حالت کو تاڑ گیا۔ لہٰذا کچھ دیر تک یوناف کو بڑے غور سے دیکھنے کے بعد اس نے یوناف کو ڈھارس دینے کے انداز میں کہا۔ "اے اجنبی! اگر تو صرف اس کاہنہ سے ملنے کا خواہش مند ہے پھر تو تیرا اس شہر میں داخل ہونا فضول

ہے اور اگر تیرا اس سے کوئی کام ہے تو کوئی بات پوچھنے کی غرض سے اس طرف آیا ہے تو پھر تمہیں مایوس نہیں ہونا چاہئے، اس لئے کہ مرنے والی وہ کاہنہ اپنے سارے علوم اپنی بیٹی کو سکھا گئی ہے۔ اس کی بیٹی کا نام رباب ہے اور اب یہی رباب ایک کاہنہ کی حیثیت سے اس شہر عین دور میں کام کرتی ہے، اگر تم کوئی بات پوچھنا ہو تو ضرور اس نئی کاہنہ کی طرف جاؤ کیوں کہ یہ ان سارے پیچیدہ اور مخفی علوم پر عبور رکھتی ہے جو اس کی ماں جانتی تھی۔''

اس شخص کے اس انکشاف پر یوناف خوش ہو گیا۔ پہلے اس نے اس شخص کا شکریہ ادا کیا، پھر وہ تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد یوناف اس کاہنہ کے پاس داخل ہوا۔ اس نے دیکھا رباب نام کی وہ کاہنہ ایک کمرے میں بیٹھی تھی اور کچھ مرد اور عورتیں اس کے ساتھ محو گفتگو تھے۔ یوناف ایک طرف بیٹھ کر اس کے فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگا، تھوڑی دیر بعد جب کاہنہ فارغ ہو گئی اور اس کے پاس بیٹھے مرد اور عورتیں اٹھ کر چلے گئے۔ تب یوناف اس کاہنہ کے سامنے آکر بیٹھا اور اسے مخاطب کر کے اس نے کہا۔ ''اے عزیز کاہنہ! میرا نام یوناف ہے۔ میں ان سرزمینوں میں اجنبی ہوں، سنو کچھ عرصہ قبل میرے پاس ایک روح تھی، اس کا نام ابلیکا تھا، وہ آپ سے آپ مجھ پر وارد ہوئی تھی۔ میں نے نہ ہی اسے تسخیر کیا تھا اور نہ ہی اس پر قبضہ کیا تھا، بلکہ ہم دونوں کے درمیان محبت وچاہت اور خلوص و جاں نثاری کا ایک بے کنار جذبہ تھا اور ابلیکا نام کی روح میرے لئے بڑے بڑے کام کیا کرتی تھی۔ اے کاہنہ! میں یہاں یہ بھی بتا دوں کہ میں خود ایک مافوق البشریت انسان ہوں اور ان گنت سری قوتوں کا مالک ہوں۔

اور ہاں کاہنہ میرے ناسوت پر لاہوت کا عمل ہے اور جس طرح جوان و توانا اس وقت میں تمہارے پاس بیٹھا ہوا ہوں، ایسا میں صدیوں سے چلا آرہا ہوں، میرا اور ابلیکا نام کی روح کا ساتھ آدم علیہ السلام کے بیٹے شیث علیہ السلام کے وقت سے تھا اور اسی دور ہی سے میری اور ابلیکا کی ابلیس اور اس کے چند حواریوں کے ساتھ دشمنی اور عداوت چلی آرہی تھی، ان گزشتہ صدیوں کے دوران ابلیس نے کئی بار ہم دونوں کو نیچا دکھانے کی کوشش کی، لیکن وہ بدی کا گماشتہ ہمارے خلاف کوئی کامیابی حاصل نہ کر سکا۔ جب کہ میں اور ابلیکا نیکی کے دو نمائندوں کی حیثیت سے نیکی کے فروغ اور خیر کی تشہیر کے لئے کام کرتے رہے، ہم دونوں کے درمیان لامحدود محبت اور چاہتوں کے ان گنت جذبے تھے۔ میں اور ابلیکا عزازیل کی بدی کے ہر قلزم اور برائی کے ہر ساگر کو عبور کرتے ہوئے آگے بڑھتے رہے۔

اے کاہنہ! یہ ابلیس! میری اور ابلیکا کی رفاقت سے جلتا تھا اور ہم دونوں مل کر نیکی اور خیر کے فروغ کا جو کام کرتے تھے تو ابلیس انہیں ناپسندیدگی اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتا تھا، پھر ایک روز ایسا ہوا کہ ابلیس عزازیل کے نام سے ایک نیک صورت انسان کی شکل میں تیری ماں کے پاس آیا اور اسے ابلیکا کو بلانے کی درخواست کی۔ تیری ماں نے عزازیل کا کہا مان لیا۔ ابلیکا کو اس نے حاضر کیا، ابلیس نے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے فوراً ابلیکا کو اپنے قبضے میں کر لیا۔ تب سے اب تک ابلیکا اسی کے قبضے میں ہے۔ ابلیکا چونکہ نیکی کی روح تھی، لہٰذا ایک عرصے تک اپنے سری علوم سے کام لیتے ہوئے ابلیس اس کی تربیت کرتا رہا، اب اس تربیت کے بعد اس نے ابلیکا کو اس قابل کر دیا کہ وہ میرے خلاف استعمال کرتا ہے اور اس کام میں میرے اور ابلیکا دونوں ہی کے لئے اذیت ہے۔

ابلیکا! مجھے گزند پہنچانے کے لئے میرے خلاف حرکت میں ضرور آتی ہے۔ پر ایسا وہ ابلیس کے کہنے پر کرتی ہے کیوں کہ وہ اس کے قبضے میں ہے اور اس کا اتباع کرنے پر مجبور ہے۔ ورنہ در حقیقت ابلیکا اب بھی مجھے پسند کرتی ہے اور مجھ سے محبت کرتی ہے۔ وہ بڑی اذیت میں رہ کر میرے خلاف حرکت میں آتی ہے۔ اے کاہنہ! میں ایک عرصے تک داؤد کے ساتھ ان کی بہتری اور بھلائی کی خاطر مصروف رہا، اب میں تمہارے پاس اس لئے آیا ہوں تاکہ تم میرے لئے ابلیکا کو حاضر کرو اور جب وہ یہاں آئے گی تو میں اپنی سری قوتوں کو استعمال کرتے ہوئے اسے عزازیل سے نجات دلا کر دوبارہ اپنے ساتھ ملا لوں گا۔ بس یہی وہ کام ہے جس کی خاطر میں تمہارے پاس آیا ہوں۔''

اس کاہنہ نے اپنے دائیں جانب آتش دان میں جلتی آگ میں تھوڑی دیر کے لئے اپنے ہاتھ گرم کئے پھر اس نے گہری اور شکوک سے بھرپور نگاہوں سے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ''تم کس نوع کی سری قوتوں کے مالک ہو اور یہ میں کیسے جان لوں اور یقین کر لوں کہ تم ایک مافوق البشریت انسان ہو؟''

یوناف نے ایک بار مسکراتے ہوئے اس کاہنہ کی طرف دیکھا پھر

یوناف کا آتش دان کے اندر ہاتھ ڈالنا تھا کہ آگ بارود کی طرح اور زیادہ بھڑک گئی، کچھ دیر تک یوناف نے اپنا ہاتھ آتش دان کی آگ میں ڈالے رکھا اور آگ زور سے بھڑکتی رہی، پھر اس نے اپنا ہاتھ آگ سے نکال لیا۔ کاہنہ نے دیکھا یوناف کا ہاتھ جیسا تھا ویسا ہی آگ سے باہر نکلا تھا اور نہ ہی یوناف نے کسی قسم کی اذیت اور تکلیف کا اظہار کیا تھا۔ یوناف کا ہاتھ آگ سے نکلنے کے بعد کاہنہ تھوڑی دیر تک بڑے تعجب اور تحسین آمیز انداز میں یوناف کی طرف دیکھتی رہی، پھر بولی۔

"تم واقعی مافوق الفطرت قوتوں کے مالک ہو اور یقیناً رسولوں نبیوں کے بعد تم جیسا انسان ہی ابلیس کا مقابلہ اور سامنا کر سکتا ہے، لیکن ایک بات میں تمہیں افسوس کے ساتھ بتاؤں کہ ابلیکا نام کی وہ روح اگر ابلیس کے قبضے اور گرفت میں ہے تو پھر میں اسے حاضر نہیں کر سکتی، یہی نہیں بلکہ اگر کوئی روح پر کسی بھی جن یا شیطان کا قبضہ و تسلط ہے تو میں اسے حاضر کرنے پر عبور رکھتی اور نہ ہی میری ماں ایسا کر سکتی تھی، میں تو ایسی روحوں کو بلا سکتی ہوں جو کسی انسان کے بس میں ہو یا آزاد ہو اور کوئی اس کا حسب نسب جانتا ہو، ویسے مجھے تم جیسے جوان سے مل کر خوشی ہوئی، ساتھ ہی مجھے اس بات کا افسوس بھی ہے کہ میں تمہارے کسی کام نہیں آسکتی، حالانکہ تم ابلیس کے مقابلے میں نیکی اور خیر کا کام کرنے والے ہو، میں ان کے کام آنا اپنی ذات پر فرض سمجھتی ہوں۔"

یوناف نے فوراً اس گفتگو سے فائدہ اٹھایا اور کہا۔ "اے کاہنہ اگر تو میرے لئے کچھ کرنا چاہے تو تو میرے لئے ایک کام ضرور کر سکتی ہے۔"

کاہنہ نے تفصیل طلب نگاہوں سے یوناف کی طرف دیکھا اور پوچھا۔ "میں تمہارے لئے کیا کر سکتی ہوں، اگر کوئی ایسا کام ہے جو میں تمہارے لئے کر سکتی ہوں تو ضرور کر گذروں گی بولو وہ کیا کام ہے جو میں ابلیس کے مقابلے میں تمہاری بہتری اور بھلائی کے لئے کر سکتی ہوں؟"

یوناف نے کاہنہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔ "تم مجھے ارواح کو بلانے اور انہیں حاضر کرنے کا علم ہی سکھا دو ہو سکتا ہے یہ کسی موقع پر تمہارے سکھائے ہوئے علم کو میں اپنے سری علوم سے ملا کر ابلیس سے ابلیکا واپس لینے میں کامیاب ہو سکوں۔ اگر میں ایسا نہ بھی کر سکا تب بھی ارواح کے اس علم کو میں کسی کی بھلائی اور نیکی کی تشہیر کے لئے ہی استعمال کر سکتا ہوں۔"

یوناف کے ان الفاظ پر اس کاہنہ کی گردن جھک گئی اور وہ انجانی سوچوں میں کھو کر رہ گئی۔ یوناف کچھ دیر تک اس کاہنہ کی حالت کو بغور دیکھتا رہا، پھر کاہنہ کی تسلی و تشفی کے لئے کہا۔ "اے کاہنہ! اگر تم علم مجھے نہیں سکھانا چاہتی ہو تو نہ سہی، میں قدرت رکھتے ہوئے بھی تمہارے خلاف کوئی کارروائی نہ کروں گا۔" اس کے ساتھ ہی یوناف اٹھ کھڑا ہوا اور مایوس کن لہجے میں اس نے کہا۔ میں اب جاتا ہوں تمہارا شکریہ کہ تم نے اس قدر وقت مجھے دیا اور یوں میرے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا۔

یوناف کے اٹھنے پر کاہنہ چونک سی پڑی، پھر اس نے یوناف کی طرف دیکھا اور کہا۔ "بیٹھو تم عجلت اور جلد بازی سے کام لے رہے ہو، میں نے ابھی تک تمہیں اپنے فیصلے سے آگاہ تو نہیں کیا، جو تم یوں مایوسی اور ناامیدی کے عالم میں یہاں سے جا رہے ہو، سنو یوناف یہ علم میرے آباء واجداد میں پرانا اور قدیم چلا آرہا ہے اور آج تک سب کا یہی طریقہ کار رہا ہے کہ اپنی اولاد میں سے کسی ایک کے علاوہ اور کسی کو بھی یہ علم نہیں سکھاتے تھے اور ایسا ہی میری ماں نے بھی کیا تھا، پر میں تمہارے معاملے میں اس پرانی ریت اور سحر کو توڑتی ہوں، اس لئے کہ تم نیکی کے ایک نمائندے ہو، بیٹھو میں ارواح کو حاضر کرنے اور بلانے کا یہ علم سکھاتی ہوں۔"

کاہنہ کے اس جواب پر یوناف کے لبوں پر مسکراہٹ کھیل گئی پھر وہ وہاں بیٹھ گیا اور کاہنہ اسے ارواح کا علم سکھانے لگی۔

☆☆☆☆☆☆

عارب، بیوسا اور نبیطہ اپنی رہائش گاہ میں اکٹھے بیٹھے تھے کہ عزازیل وہاں ان کے پاس نمودار ہوا، انہوں نے دیکھا عزازیل کی حالت مرکھنے جنگلی سانڈ گھٹی گھٹی مجبوری اور آسیب زدہ فضا جیسی ہو رہی تھی اس کے شہرے پر وقت کی اڑتی گرد، تخریب کی خواہش اور بنجر کھیتوں کی سی ویرانی بکھری ہوئی تھی۔ جب کہ اس کی ہولناک آنکھوں کے اندر بے لگام بگولے صدیوں کا غبار اور لہو کی لکیریں رقص کر رہی تھیں۔ عزازیل کی ایسی حالت دیکھتے ہوئے وہ تینوں فکر مند اور پریشان ہو گئے، پھر عزازیل نے کسی قدر اپنے آپ کو سنبھالا اور ان تینوں کو مخاطب کر کے کہا۔ "میرے عزیزو! ابھی ابھی میرے ایک ساتھی نے مجھے خبر دی ہے کہ یوناف اس کاہنہ کی بیٹی کے پاس بیٹھا ہے جس کے ذریعہ سے ہم نے ابلیکا کو قابو کیا تھا، وہ کاہنہ جس سے ہم ملے تھے، وہ مر چکی ہے اور اب اس کی بیٹی جس کا نام رباب ہے وہ کاہنہ کا کام کر رہی ہے اور اسے اس کی ماں روحوں سے متعلق سارے علوم سکھا گئی تھی اور اب وہی علوم اس

سے یوناف حاصل کرنے کی کوشش کررہا ہے اور اگر وہ ایسا کرنے میں کامیاب ہوگیا تو اس کی قوتوں میں اضافہ ہوجائے گا، لہٰذا آؤ شہر عین دور کی طرف روانہ ہوں، تم لوگ اس کاہنہ کو اٹھا کریمن کی سرزمین میں قوم عاد کے جو قدیم کھنڈرات ہیں ان میں لے جانا اور وہاں اسے اسیر بنا کر رکھ دینا، وہاں تم لوگ اس کے کھانے پینے کا انتظام کرتے رہنا، کیوں کہ اگر اس موقع پر ہم نے یوناف کو یہ علوم حاصل کرنے سے روک دیا تو پھر کسی اور موقع پر وہ اس کاہنہ سے علوم حاصل کرسکتا ہے، لہٰذا اس کاہنہ کا شہر عین دور سے غائب ہوجانا ہی بہتر اور سودمند ہے۔

اور سنو میرے رفیقو! میں نے احتیاطاً ابلیکا کو پہلے ہی عین دور شہر کی طرف روانہ کردیا ہے کہ وہ یوناف اور اس کاہنہ کے درمیان حائل ہوجائے اور یوناف کو موقع فراہم نہ کرے کہ وہ اس کاہنہ سے ارواح سے متعلق علوم حاصل کرسکے، میرے خیال میں ابھی تک ابلیکا جاکر ان دونوں سے اُلجھ چکی ہوگی، لہٰذا آؤ ہم بھی عین دور کی طرف کوچ کریں۔

عارب! عارب! اگر ہمارے جانے تک یوناف وہیں ہوا اور ابلیکا اس سے الجھ رہی ہو تو تم جاتے ہی یوناف پر حملہ آور ہوکر اسے اپنے ساتھ مصروف کرلینا جب کہ بیوسا اور نبیطہ کاہنہ رباب کی طرف لپکی اور اسے لے کریمن میں بنو عاد کے کھنڈرات کی طرف لے جائیں گی، بعد میں تم بھی بیوسا اور نبیطہ سے ملنا اور یوناف نے اگر مزید کوئی جدوجہد کرنے کی کوشش کی تو میں خود اسے سنبھال لوں گا، آؤ اب یہاں سے کوچ کریں، پس یہ سارا لائحہ عمل طے کرنے کے بعد عین دور کی طرف کوچ کرگئے۔

طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

سابق وزیر ہونے کی بنا پر کوئی شخص وائی یا زیڈ زمرے کی سیکورٹی کا حقدار نہیں: سپریم کورٹ

نئی دہلی (ایجنسی) اتر پردیش سے بہوجن سماج پارٹی کے ایک لیڈر کی سیکورٹی کا مطالبہ مسترد کرتے ہوئے سپریم کورٹ نے آج کہا کہ سابق وزیر ہونے کی بنا پر کوئی شخص وائی یا زیڈ زمرے کی سکورٹی کا حق دار نہیں ہوسکتا ہے۔ جسٹس گیان سدھا مشرا اور جسٹس مدن بی لوکور کی بینچ نے سابق وزیر رام ویر اپادھیائے کی درخواست پر غور کرنے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ اگر قوانین کے تحت آپ سیکورٹی حاصل کرنے کے حق دار نہیں ہیں تو آپ کو تحفظ فراہم نہیں کرایا جاسکتا۔ سرکاری خرچ پر ایسا نہیں ہوسکتا ہے۔ ججوں نے الہ آباد ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف رام ویر اپادھیائے کی عرضی پر سماعت کے دوران یہ تبصرہ کیا۔ ہائی کورٹ نے بی ایس پی لیڈر کو عبوری ریلیف دینے کے بجائے ان کی درخوست پر حکم محفوظ رکھ لیا تھا۔ ججوں نے خصوصی اجازت کی درخواست کو قبل از وقت قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ غور کرنے کے قابل نہیں ہے۔ رام ویر اپادھیائے اتر پردیش میں مایاوتی حکومت میں وزیر تھے لیکن پردیش میں سماج وادی پارٹی کے حکمراں ہونے کے بعد ان کی سکورٹی واپس لے لی گئی تھی۔ عدالت نے کہا کہ اگر سابق وزیر کو کسی قسم کے خطرے کا خدشہ ہے تو ان کو اپنے خرچ پر نجی سکورٹی کا انتظامات کرنے کا حق ہے۔ ججوں نے کہا کہ عبوری راحت کے لئے بی ایس پی لیڈر ہائی کورٹ کی بینچ کے سامنے کیس لے جانے کے لئے آزاد ہیں۔ ججوں نے کہا کہ پہلی نظر میں وہ بی ایس پی لیڈر کے لئے ایکس یا وائی زمرے کی سکورٹی فراہم کرنے کی دلیلوں سے متفق نہیں ہے اور ویسے بھی ریاستی حکومت، مرکزی حکومت، خفیہ بیورو یا متعلقہ اتھارٹی کو ہی سلامتی کے خطرے کا اندزہ کرنا ہوتا ہے۔

بے قصور مسلم نوجوانوں کی رہائی کے لئے مہم کا اعلان

نئی دہلی (آئی این سیاہ قانون انسداد غیر قانونی سرگرمیاں ایکٹ (یو اے پی اے) جس کا سب سے زیادہ غیر قانونی استعمال مسلم نوجوانوں اور سماجی کارکنوں کے خلاف کیا گیا ہے، کے خلاف قومی راجدھانی میں مہم چلانے کا اعلان کیا گیا ہے۔ یہ اعلان ایک سیاسی پارٹی، سوشل ڈیموکریٹک پارٹی آف انڈیا کی ریاست یونٹ نے بدھ کو منعقدہ پریس کانفرنس میں کیا ہے۔ ایس ڈی پی آئی دہلی یونٹ کے سربراہ اسلم احمد نے کہا کہ ہم نے ان مسلم نوجوانوں اور حقوق انسانی کے کارکنان کی رہائی کے لئے جمہوری طریقہ سے احتجاجی مہم شروع کی ہے جو بے قصور جیلوں میں بند ہیں اور جن کو یو اے پی اے اور دوسرے انسانیت مخالف قوانین کے تحت جھوٹے کیسوں میں پھنسایا گیا ہے۔ اس کے لئے ہم نے بے قصورروں کو چھوڑو، اور انسانیت مخالف یو اے پی اے کو ختم کرو نعرہ دیا ہے۔ انھوں نے اپنی مہم کے بارے میں بتاتے ہوئے کہا کہ یہ مہم ۷؍جون سے دہلی میں مختلف مقامات سے شروع ہوگی، اس دوران شاہین باغ سے بٹلہ ہاؤس تک ایک بڑی ریلی بھی نکالی جائے گی۔ دہلی میں اس کا سلوگن ہوگا، چلو بٹلہ ہاؤس یہ ۲۱؍جون کو جمعہ کے دن شام سے شروع ہوگی۔ ایس ڈی پی آئی دہلی یونٹ کے جنرل سکریٹری محمد جابر نے کہا کہ غلط طریقے سے دہشت گردی کے الزام میں پھنسائے گئے ۳۰ سالہ نوجوان خالد مجاہد کی پولس حراست میں موت سے پورے ملک میں مسلمانوں اور سیکولر گروپوں میں زبردست غم وغصہ پیدا ہوگیا ہے۔ پولس کا یہ بیان کہ خالد مجاہد کی موت فطری طور پر ہوئی ہے، قابل اعتبار نہیں ہے، کیونکہ پوسٹ مارٹم کی رپورٹ میں خالد کے جسم پر زخموں کے کئی نشانات اور جسم کے کئی حصو پر خون کے دھبے سامنے آئے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ سابق آئی جی (پولس) ایس آر دارا پوری نے ایک پریس بیان میں کہا کہ مسلم نوجوانوں کو جان بوجھ کر دہشت گردی کے جھوٹے مقدمات میں پھنسایا جارہا ہے۔ جبکہ اصل مجرم آزاد گھوم رہے ہیں۔

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

مکمل سیٹ 2013

ایڈیٹر

شیخ حسن الھاشمی فاضل

دارالعلوم دیوبند

مولانا سے رابطہ کا نمبر...

+919358002992

کتاب کیلئے رابطہ نمبر...

+919756726786

محمد اجمل مفتاحی مئوناتھ بھنجن یوپی انڈیا

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

اگست وستمبر ۲۰۱۳ء

AUG.SEP 2013

عمل خاص الخاص

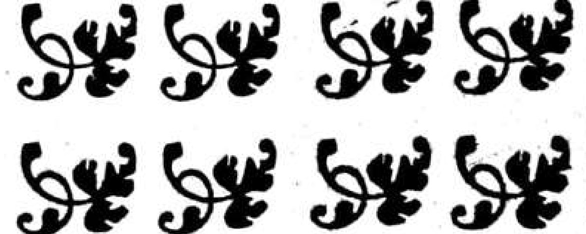
الٰہی خیر ہو مسلم پرسنل لاء بورڈ کی

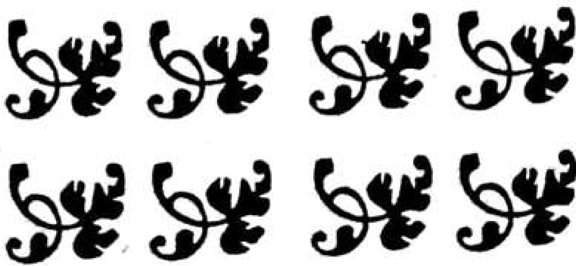
خوفناک حویلی میں خون کی بارش

RS.25/-

عاطف ہاشمی

کیا اور کہاں





الٰہی خیر ہو...... مسلم پرسنل لاء بورڈ کی

بقلم خاص

۱۹۷۲ء میں مسلم پرسنل لاء بورڈ نہایت خلوص وللہیت کے ساتھ اسلامی قوانین کے تحفظ کے لئے قائم ہوا تھا، اس وقت بورڈ میں چن چن کر ایسے ممبران رکھے گئے تھے کہ جن کی دیانت داری اور خداترسی اظہر من الشمس تھی اور ان کے بارے میں کسی بھی حال میں یہ امید نہیں کی جاسکتی تھی کہ یہ لوگ کسی لالچ یا کسی دباؤ میں آکر ایسا کوئی فیصلہ کرگزریں گے جو اسلامی قوانین اور مسلمانوں کے تشخص کو صدمات پہنچانے والا ہو۔ خوبی کی بات یہ بھی تھی مسلم پرسنل لاء بورڈ تمام مکاتب فکر کے اتحاد واتفاق کے ساتھ وجود میں آیا تھا اور اس بورڈ میں وہ سب حضرات سرجوڑ کر بیٹھ گئے تھے جو دیگر بہت سے امور میں ایک دوسرے کے ساتھ محاذ آرائی کرتے رہتے تھے، چنانچہ مسلمانوں کے اس اتحاد کو دیکھ کر حکومت وقت کی بھی نیند حرام ہوگئی تھی اور اس نے اسلامی قوانین میں تراش خراش کا جو منصوبہ بنایا تھا بروقت اس میں ترمیم کرلی تھی اور شاہ بانو کیس اسلام کے شخصی قانون سے ٹیک اور نہیں کرسکا تھا۔ بھلا یہ کیسے ممکن تھا کہ حکومت اپنے مشن سے غافل ہوجاتی اور دنیا کی وہ حکومتیں جواب زیادہ تر یہودی ذہنیت سے چل رہی ہیں وہ اسلامی قوانین میں کانٹ چھانٹ کرنے سے غافل ہوجاتیں، انہوں نے اندر خانہ اپنے مشن کو جاری رکھا، لیکن انہیں مسلم پرسنل لاء کے قیام سے یہ اندازہ ہوگیا تھا کہ مسلمانوں سے یا دین اسلام سے براہ راست ٹکرانا آسان نہیں ہے۔ چنانچہ انہوں نے گھی نکالنے کے لئے اپنی انگلی کو ٹیڑھا کیا اور آہستہ آہستہ اس بات کی کوشش جاری رکھی کہ اپنی ہموائی کرنے والوں کو مسلم پرسنل لاء بورڈ میں داخل کردیا جائے، تاکہ ان کے ذریعے اپنے من پسند فیصلے بورڈ سے کرائے جاسکیں کہ جس سے مسائل بھی حل ہوجائیں اور کہیں بھی لاٹھی استعمال کرنے کی ضرورت نہ پڑے۔ وقت کے ساتھ اکابرین بورڈ دنیا سے رخصت ہوتے رہے اور اس کے بعد جن حضرات کو بورڈ کا ممبر بنایا گیا وہ تقویٰ اور طہارت کے اعتبار سے اس قابل نہیں تھے کہ جن پر مرحوم اکابرین کی طرح آنکھیں بند کرکے بھروسہ کیا جاسکے۔ ان ممبران کا انتخاب کرتے وقت وہ احتیاط بھی نہیں برتی گئی جو پہلے برتی جاتی تھی اور اس کے بعد صاف طور پر یہ محسوس ہونے لگا کہ ہمارے بزرگوں نے جن ذمہ داریوں کے ساتھ اس ادارے کو قائم کیا تھا وہ ذمہ داریاں آہستہ آہستہ ختم ہوگئی ہیں اور مسلمانوں کا یہ عظیم الشان ادارہ جو ابھی تک قابل اعتبار ہی سمجھا جاتا ہے رفتہ رفتہ اپنی معنویت کھو بیٹھا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس عظیم الشان ادارے کی طرف جب کوئی انگلی اٹھاتا ہے تو بہت تکلیف ہوتی ہے، لیکن دیکھنا یہ بھی چاہئے کہ انگلی کس وقت اٹھ رہی ہے اور کون اٹھا رہا ہے۔ بے شک انگلی اٹھانے والے غلط بھی ہوسکتے ہیں، لیکن کسی بھی مخالفت کی گہرائی میں جائے بغیر یہ شور مچانا کہ یہ لوگ محض بورڈ کو بدنام کرنے کے لئے تنقید کررہے ہیں سراسر غلط ہے۔ ہمارے کتنے ہی ادارے محض اس لئے برباد ہوگئے کہ انہوں نے تنقید اور احتساب کرنے والوں کو اپنا حریف سمجھ لیا، جب کہ مخلصانہ تنقید اس بے جا تعریف سے کہیں زیادہ مفید ہوتی ہے جو محض خوشامد اور اپنا الو سیدھا کرنے کے لئے کی جاتی ہے۔ اچھے اور قیمتی اداروں کی پامالی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہم من ترا قاضی بگویم تو مرا حاجی بگو والی پالیسیوں پر عمل پیرا ہورہے ہیں اور حق اور ناحق کا مسئلہ تقریباً ثانوی بن چکا ہے۔ وقف جائیدادوں کو لے کر مسلم پرسنل لاء بورڈ کے بعض ممبران کی حکومت سے سفارشات، ہوسکتا ہے کہ مبنی بر خلوص ہوں، لیکن جب اختلاف کھڑا ہوگیا ہے تو پھر اس مسئلے کے تمام پہلوؤں کو سامنے رکھ کر سب ممبران کا سر جوڑ بیٹھنا نہایت ضروری ہے، اگر اس نازک موقع پر بھی اپنی بات کی اونچ برقرار رہی اور ہر شخص اپنی من مانیوں کے جنگل میں بھٹکتا رہا تو بزرگوں کے قائم کردہ اس ادارے میں ایسی دراڑ پڑے گی جس دراڑ سے اس ادارے کی بنیادیں ہل جائیں گی۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ وقف جائیدادوں کو لے کر جو اختلافات سر ابھار رہا ہے وہ اندر کا اختلاف ہے باہر کا نہیں ہے، پھر بار بار کچھ لوگوں کی یہ جگالی کرنا کہ مسلم پرسنل لاء بورڈ کو بدنام کیا جارہا ہے محض ایک سیاسی شور ہے جو اپنی زور زبردستی پر پردے ڈالنے کے لئے مچایا جارہا ہے، اس وقت ضرورت اس بات کی ہے بشرطیکہ دور اندیشی اور خداترسی کے جوہر سے ہم پوری طرح بے نیاز نہ ہوچکے ہوں کہ سنجیدگی سے اس اختلاف کو حل کریں اور اس کا کوئی مثبت پہلو ڈھونڈیں، اگر ممبران اپنی اپنی عقل کو امام بنا کر دوسروں کی پگڑی اچھالنے ہی کو کار نیک سمجھتے رہے تو بورڈ تو خود ہی بدنام ہوکر بے حیثیت ہوجائے گا، کسی بدخواہ کو کچھ کرنے کی ضرورت ہی کیا پڑے گی۔ ہاں ارباب خرد یہ ضرور کہیں گے کہ اس گھر کو آگ لگ گئی اسی گھر کے چراغوں سے۔

محکمہ اوقاف بورڈ کی نازیبا حرکتوں سے سب اہل نظر واقف ہیں۔ اس محکمہ نے مسلم اوقاف کے ساتھ اپنی پانچوں تر کرنے کے لئے جو ظلم وستم کیا ہے اس سے ساری دنیا باخبر ہے۔ ۷۵ فی صد اوقاف کی جائیدادیں خرد برد ہوگئی ہیں اب جو بچا کچا معمولی سا سرمایہ ہے اس پر اس محکمہ کی نظر ہے اور مسلم پرسنل لاء بورڈ کی سفارشات سے یہ محکمہ مزید فائدہ اٹھا کر ان جائیدادوں کو تباہ کرسکتا ہے لہٰذا اس بارے میں اگر بورڈ کے ممبران مکمل سنجیدگی کے ساتھ اپنے فیصلوں پر نظر ثانی کرلیں تو اس میں حرج ہی کیا ہے۔ بورڈ میں حضرت مولانا رابع ندوی اور حضرت مولانا سالم قاسمی جیسے باوقار، مخلص اور دور اندیش لوگ موجود ہیں لیکن ایسا لگتا ہے کہ انہیں صرف تبرک کے طور پر رکھا گیا ہے ان کے افکارات کو اہمیت نہیں دی جاتی ورنہ یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی اختلافی مسئلہ حل نہ ہو اور وہ سڑکوں کی زینت بن کر رہ جائے۔ اگر بورڈ کے تمام ممبران نے اس الجھتے ہوئے موضوع پر سنجیدگی سے دھیان نہیں دیا اور بورڈ حکومت کی منشاء کے مطابق زبردست اختلاف کا شکار ہوگیا تو اس کا حشر وہی ہوگا جو مادر علمی دارالعلوم دیوبند کا اور قومی جماعت جمعیۃ العلماء ہند کا ہوا ہے۔ ملت کے یہ عظیم الشان ادارے دو حصوں میں بٹ کر رہ گئے اور حکومت کا منشاء پورا ہوگیا کہ مسلمانوں کا اتحاد کسی بھی جگہ برقرار نہ رہا۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ بورڈ کے ممبران کو ہوش کے ناخن دے اور انہیں روایتی شیخ چلی کی طرح اس نادانی سے محفوظ رکھے کہ وہ جس شاخ پر بیٹھتا تھا اسی شاخ کو کاٹنے کی نادانی کا مظاہرہ کرتا تھا۔

☆☆☆☆

مختلف پھولوں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"جب کوئی عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے کچھ خیرات کرے بشرطیکہ خرابی کرنے کی نیت نہ ہو تو عورت کو بھی خیرات کرنے کا ثواب ملے گا، جیسے خاوند کو اس مال کے کمانے کی وجہ سے اور خزانچی کو بھی اتنا ہی اور کسی کا ثواب دوسرے کے ثواب کو کم نہیں کرے گا۔"

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا

☆تم دوست سے ایسا رویہ اپناؤ جیسے کہ تم اس کے غلام ہو، لیکن یاد رکھنا یہ رویہ اس سے رکھو جو اس کے لائق ہو۔

☆جو شخص کسی کی مدد کرنے سے اپنا ہاتھ روک لیتا ہے تو اس کی اپنی مدد کے لئے بڑھنے والے بہتر ہاتھ رک جاتے ہیں۔

☆زندگی کے ہر مرحلے پر جھکنا سیکھو کیوں کہ جھکنا وہی ہے جس میں جان ہو، اکڑنا تو مردے کی پہچان ہے۔

اقوال زرّیں

☆انسان ہو کر ایسے کام نہ کرو جس سے انسانیت کا دامن داغدار ہو جائے۔

☆رشتے خون کے ہوں یا خلوص کے باہمی رویے انہیں اہم بناتے ہیں۔

☆تمہارے ایمان کی نشانی سادگی ہے۔

☆محبت کا ایک لمحہ نفرتوں کے سو برس پر بھاری ہے۔

☆وقت ایک اجنبی پرندہ ہے اگر ایک بار ہاتھ سے نکل جائے تو کبھی واپس نہیں آتا۔

☆مت چنو ایسا پھول جو آپ کی زندگی کو ویران کردے۔

☆گناہ کے بعد ندامت بھی توبہ کی شاخ ہے۔

☆دوست سب کو رکھو مگر اعتبار کسی پر نہ کرو۔

☆خوش مزاجی محبت کی کشش کا باعث ہے۔

☆جھوٹ ایک خیانت ہے۔

☆سچا شخص ہمیشہ عزت دار اور جلیل رہتا ہے۔

☆مصیبت کی جڑ انسان کی گفتگو کا انداز ہے۔

محمد اجمل انصاری

کرن کرن روشنی

سیدنا شیخ حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

☆جب کوئی بندہ گناہ کرتے وقت اپنے دروازوں کو بند کرکے پردے ڈال کر مخلوق سے چھپ جاتا ہے اور خلوت میں خالق کی نافرمانی کرتا ہے تو حق تعالیٰ فرماتا ہے۔

"اے ابن آدم علیہ السلام! تو اپنی طرف دیکھنے والوں میں مجھ کو ہی سب سے کمتر سمجھتا ہے اور مجھ سے مخلوق کے برابر بھی شرم نہیں کرتا۔

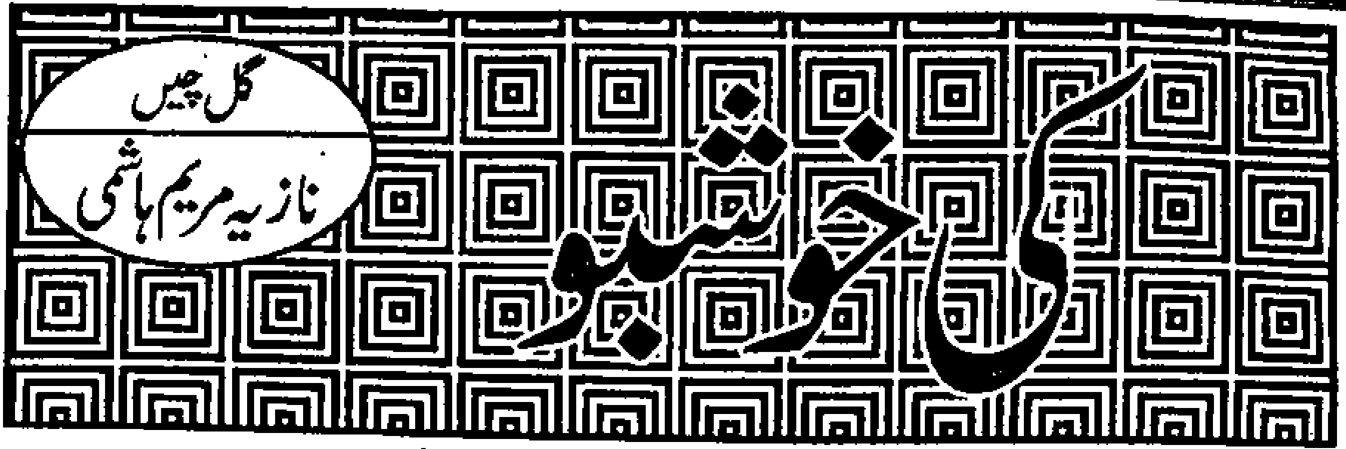
☆کسی کی دشمنی یا کینہ پروری کے خیال میں ایک رات بھی مت گزار۔

☆مومن اپنے اہل وعیال کو اللہ رب العزت پر چھوڑتا ہے، جب کہ منافق درہم ودینار پر۔

☆اے عمل کرنے والے اخلاص پیدا کر! ورنہ مشقت فضول ہے۔

سنہری باتیں

☆جس کو مسلمان کا غم نہ ہو وہ میری امت میں سے نہیں۔



☆ مال داروں کے ساتھ عالموں اور زاہدوں کی دوستی ریاکاری کی دلیل ہے۔ (حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ)

☆ مومن نہ کسی کو دھوکہ دیتا ہے اور نہ اسے کوئی دھوکا دے سکتا ہے۔ (حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

☆ محبت کی تاثیر عادتوں کو بدل دیتی ہے۔ (حضرت داتا بخش)

☆ جو شئے رونے سے واپس نہیں ہوسکتی اس پر رونا کیا اور رونا تو ہوتا ہی اس شئے پر ہے جو رونے سے بھی واپس نہ آئے۔

انمول موتی

☆ کسی مکمل شخص سے محبت کرنے کی التجا نہ کرو بلکہ کسی نامکمل کو مکمل کرنے کے لئے محبت کرو۔

☆ دوسروں پر انگلی اٹھانے سے پہلے اپنے گریبان میں جھانک لو کہ تم کتنے پانی میں ہو۔

☆ اچھی آنکھ والا ہر کسی کو اچھی نگاہ سے دیکھتا ہے جب کہ بری آنکھ والے کو اچھا بھی برا لگتا ہے۔

بڑے لوگوں کی بڑی باتیں

☆ زیادہ چیزوں کی خواہش آپ کے پاس موجود چیزوں کو حقیر بناتی ہیں۔ (بنجمن فرینکلن)

☆ غصہ کرنے سے جہالت پیدا ہوتی ہے اور جہالت سے حافظہ کمزور ہوجاتا ہے۔

☆ کامیابی محض چند سادہ اصولوں کے تحت زندگی گزارنے کا نام ہے۔ (جم روہن)

☆ باطل ہیں وہ تمام اعتقادات اور تعلیمات جو انسان کو اس زندگی میں بدقسمت بنائیں اور جھوٹے ہیں وہ سارے جذبے جو اسے مایوسی کی طرف لے جائیں۔ انسان کا حق ہے کہ وہ زمین پر کامیابی سے زندگی بسر کرے۔ (خلیل جبران)

☆ مبارک ہیں وہ لوگ جن کے پاس نصیحت کو الفاظ نہیں بلکہ اعمال ہیں۔ (شیخ سعدیؒ)

☆ مصائب سے مت گھبراؤ کیوں کہ ستارے اندھیرے میں چمکتے ہیں۔ (حکیم لقمان)

☆ بزدل انسان موت آنے سے پہلے ہی کئی بار مر چکا ہوتا ہے لیکن بہادر انسان صرف ایک ہی بار مرتا ہے۔

☆ احسان ہر جگہ بہتر ہے مگر ہمسائے کے ساتھ بہترین ہے۔ (حضرت مجدد الف ثانیؒ)

☆ جو شخص خدا کی عبادت ذاتی اغراض کے لئے کرتا ہے، وہ اپنی پرستش کرتا ہے، خدا کی نہیں۔ (حضرت داتا گنج بخشؒ)

☆ حضرات آپ ہمارا فیصلہ نہیں کرسکتے، کیوں کہ تاریخ کی ابدی عدالت نے یہ فیصلہ صادر کردیا ہے کہ بہادر وقتی طور پر ہار سکتے ہیں، لیکن شکست نہیں کھاسکتے، بکھر سکتے ہیں، لیکن مٹ نہیں سکتے۔ (ہٹلر)

بڑے لوگوں نے یہ بھی کہا

☆ زندگی بغیر محنت اور بغیر عقل کے مصیبت کا پیش خیمہ ہے۔ (ہٹلر)

☆ کامیابی کا سب سے بڑا راز خود اعتمادی میں ہے۔ (امرسن)

☆ عقل کی حد ہوسکتی ہے، بے عقلی کی نہیں۔ (حکیم لقمان)

☆ زندگی کسی سے اُدھار نہیں لی جاتی، اسے خود اپنے اندر روشن کرنا پڑتا ہے۔ (علامہ اقبالؒ)

لفظ لفظ موتی

☆ اگر آپ کے پاس اپنے لئے وقت نہیں ہے تو آپ زندگی کو نہیں، زندگی آپ کو گزار رہی ہے۔

☆ انسان کا اپنا گھر ہی اس کا قلعہ ہوتا ہے۔

☆ خوشحالی میں سب دوست ہوتے ہیں، بدحالی میں ان کی آزمائش ہوتی ہے۔

☆ دکھ ہر شخص کو خود برداشت کرنا ہوتا ہے اور خوشی میں سب شریک ہوتے ہیں۔

☆ زبان میں ہڈی نہیں ہوتی، لیکن وہ آپ کی کھوپڑی تڑوا سکتی ہے۔

☆ اگر تم خوش رہنا چاہتے ہو تو دوسروں کو خوش رکھنے کی کوشش کرو۔

☆ اتنا کھاؤ جتنا آسانی سے ہضم کر سکو۔

☆ بات کو پہلے سوچو، پھر منہ سے نکالو اور پھر اس پر عمل کرو۔

☆ اگر کچھ بننا چاہتے ہو تو ایک لمحہ بھی فضول ضائع نہ کرو۔

☆ اچھی کتاب انسان کے لئے زندگی کا بہترین سرمایہ ہے۔

☆ دنیا کا کوئی شخص جاہل نہیں، ہر شخص سے کچھ نہ کچھ سیکھا جا سکتا ہے۔

☆ جو تمہارے سامنے دوسروں کی برائی کرتا ہے وہ دوسروں کے سامنے تمہاری برائی کرتا ہوگا۔

فکر و نظر

☆ کچھ چیزیں انجوائے کرنے کے لئے ہوتی ہیں مگر کچھ چیزیں محسوس کی جاتی ہیں، جیسے "سچی محبت، گہری شاعری، پھولوں کی خوشبو، آنسوؤں کی کہانی، ہونٹوں کی مسکراہٹ"

☆ ہر انسان قدرتی خوبصورتی اور کشش رکھتا ہے۔

☆ ظاہری خوبصورتی سے بڑھ کر سچے جذبات ہی خوبصورتی ہیں۔

☆ ضروری نہیں شاعری کرنے والا ہر کوئی محبت و بے وفائی کا مارا ہو، کچھ شاعری اپنی محبت کو پانے کے لئے بھی کی جاسکتی ہے۔

☆ کسی کو کچھ دینا ہے تو چاند کی چاندنی دو، پھولوں کی خوشبو دو، اپنی روح کا سکون دو، اپنے دل کی دھڑکن دو، یہ سب وہی دے سکتا ہے جو سچے جذبات رکھتا ہو وہ جانتا ہے، یہ سب کیسے دے۔

☆ کسی دامن میں پڑے کانٹے چن لو اور بدلے میں پھول ڈال دو۔

☆ سچی محبت وہ ہے جو تمہاری روح میں سما جائے اور اس کی خوشبو آئے۔

☆ دنیا میں وہ انسان سب کچھ رکھتا ہے جسے سچی محبت حاصل ہو۔

☆ محبت چیزوں سے نہیں بلکہ دلوں اور روحوں سے ہوتی ہے۔

☆ محبت میں جنون نہ ہو تو وہ ریاکاری بن جاتی ہے۔ محبت میں سچائی لازمی شرط ہے اور اعتماد ضروری ہے۔

لفظوں کی پھوار

☆ شہرت وہ ہے جو مرد اور عورتیں ہمارے بارے میں سوچتے ہیں اور کردار وہ ہے جو خدا اور فرشتے ہمارے بارے میں جانتے ہیں۔

☆ ہم جتنے بلند ہوجاتے ہیں اتنے تنہا بھی ہوجاتے ہیں، تمام بلندیاں سرد ہیں۔

☆ یہ دنیا اس جوشیلے آدمی کی ہے جو ٹھنڈا رہتا ہے۔

☆ اکثر بہادری کا امتحان مرنے سے نہیں جینے سے ہوتا ہے۔

خواہش

☆ خواہش وہ بھنور ہے جس میں پھنس کر انسان اپنا مقصد حیات بھول جاتا ہے، وہ آگ ہے جو انسان کو جھلسانے کی صلاحیت رکھتی ہے وہ سمندر ہے جس کے ساحل تک پہنچنا مشکل ہے، وہ سیلاب ہے جو انسان کو انسان سے دور لے جاتا ہے، وہ کالی رات ہے جو انسانی زندگی میں کبھی سویرا نہیں ہونے دیتی اور جو کبھی پوری نہیں ہوتی۔

اقوال زریں

☆ صرف اللہ کی یاد میں آنسو بہاؤ۔

☆ جہاں بھی جاؤ، اپنی خوشیاں چھوڑ آؤ تاکہ لوگ ہمیشہ تمہیں یاد رکھیں۔

☆ اچھے لوگوں کے درمیان دوستی جلد قائم ہوتی ہے اور ٹوٹتی دیر سے ہے۔

☆ چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔

☆ وہ مسئلہ، مسئلہ نہیں جس کا حل اپنے قابو میں ہو اور بیشتر مسائل کا حل ہمیشہ اپنے ہی قابو میں ہوتا ہے۔

☆ کامیابی پچاس فیصد معلومات سے تعلق رکھتی ہے اور بقیہ پچاس فیصد منصوبہ بندی ہے۔

☆ شیر سب سے زیادہ طاقت ور جانور ہے، مگر وہ کبھی کسی جانور سے نہیں لڑتا، شیر کا طریقہ اعراض ہے نہ کہ ٹکراؤ۔

☆ اس دنیا میں مل کر کام کرنے کا راز صرف ایک ہے، آراء میں اختلاف کے باوجود عمل میں اختلاف نہ کیا جائے۔

☆ جو لوگ نتیجے کو آج پانا چاہیں وہ ہمیشہ ناکام رہیں گے، کیوں کہ اس دنیا میں نتیجہ ہمیشہ کل حاصل ہوتا ہے۔

☆ عقل کی طاقت سازش کی طاقت سے زیادہ ہے، کیوں کہ عقل کی طاقت کے ذریعہ آپ دشمن کی ہر سازش کو ناکام بنا سکتے ہیں۔

☆ سوچ کر بولنے کا نام بولنا ہے اور منصوبے کے تحت عمل کرنے کا نام عمل کرنا۔

☆ تشدد بزدل آدمی کا ہتھیار ہے اور صبر وتحمل بہادر آدمی کا ہتھیار ہے۔

☆ صبر کا وار تشدد کے وار سے زیادہ کارگر ہے اور صبر وہ چیز ہے جو ہر وقت اور ہر حال میں آدمی کے پاس موجود ہوتا ہے۔

وقت کیا ہے؟

وقت کیا ہے، وقت ایک ایسا سخی ہے جو آدمی کے عمل کے مطابق کسی کی گود کانٹوں سے بھر دیتا ہے تو کسی کی گود پھولوں سے وقت ایک آزاد پرندے کی طرح اڑتا ہوا ہوا کے جھونکوں کی طرح پل بھر میں خوشی، پل بھر میں غم ایسی خوشی دیتا ہے کہ وقت آنے پر بڑے سے بڑے دکھوں کے کانٹے ہٹا کر سکھ کے راستے بنا دیتا ہے تو ہر طرف پھول ہی پھول بکھرے ہوئے ہوتے ہیں۔

اگر ابتدا ہی سے آزمائشوں اور مصیبتوں سے گزرتی ہے تو انسان وہ راہ پالیتا ہے جس میں ہر طرف کانٹے ہی کانٹے بکھیرے ہوں انسان کی پہچان ہی انسانیت سے ہوتی ہے۔ برے وقت کا کوئی ساتھی نہیں ہوتا، اچھے کے سب ساتھی ہیں، یہاں تک کے گھر کے بھی افراد کے ساتھ ساتھ دوست رشتے دار بھی جدا ہو جاتے ہیں، وقت بھی کبھی کبھی انسان کی ہمت کا امتحان لیتا ہے، کیوں کہ یہ حیات بھی تو ایک لیب کے مانند ہوتی ہے جہاں نئے نئے تجربات کئے جاتے ہیں، وقت کے ساتھ ساتھ انسان بھی بدل جاتے ہیں کوئی بھی ساتھ نہیں دیتا، کیوں کہ وقت گزر جانے کے بعد کسی بھی قیمت پر واپس نہیں لوٹتا ہمیں معلوم ہونا چاہئے کہ کوئی بھی انسان کسی سے کمتر نہیں ہوتا۔ اللہ پاک نے ہر انسان کو کسی نہ کسی خوبی سے نوازا ہے۔ تاہم حالات ومسائل اور مواقع کے سبب ایک انسان دوسرے انسان سے پیچھے رہ جاتے ہیں۔

باتیں بڑے کام کی

☆ زندگی کے حسین لمحات واپس نہیں آتے لیکن اچھے لوگوں سے تعلقات اور ان سے وابستہ اچھی یادیں ہمارے دلوں میں زندہ رہتی ہیں۔

☆ شہد کے سوا ہر میٹھی چیز میں زہر ہے اور زہر کے سوا ہر کڑوی چیز میں شفا ہے۔

☆ رب کی محبت گناہ سے دور کر دیتی ہے اور گناہ کی محبت رب سے۔

☆ آنسو اس وقت مقدس ہوتے ہیں جب وہ کسی اور کے دکھ اور تکلیف کو محسوس کر کے نکلیں۔

☆ کامیابی حوصلوں سے ملتی ہے اور حوصلے دوستوں سے ملتے ہیں، دوست مقدر سے ملتے ہیں اور مقدر انسان خود بناتا ہے۔

☆ عبادت ایسی کرو جس سے روح کو مزہ آئے، کیوں کہ جو عبادت دنیا میں مزہ نہ دے وہ آخرت میں کیا جزا دے گی۔

☆ جنت سے عمل سے حاصل ہوتی ہے، امید سے نہیں۔

☆ کوئی پیار کرنے والا اگر دکھ دے اور آپ کی آنکھوں میں آنسو آجائیں تو اس یقین کے ساتھ آنسو صاف کر لینا کہ اس پل میں وہ تم سے کہیں زیادہ رویا ہوگا۔

☆ عروج اور زوال زندگی کا حصہ ہیں کیوں کہ جب آپ عروج پر ہوتے ہیں تو آپ کو پتہ چلتا ہے کہ آپ کے دوست کون ہیں؟

☆ خوبصورت کل کبھی نہیں آتا، جب وہ آتا ہے تو وہ آج ہی ہوتا ہے۔ خوبصورت کل کی تلاش میں آج کے خوبصورت دن کو ضائع مت کرو۔

☆ عقل مندی کی پہچان غصے کے وقت ہوتی ہے۔

☆ خوش کلامی ایسا ہتھیار ہے، جس سے دل جیتا جاتا ہے۔

☆ دنیا میں وہی لوگ عظیم ہوتے ہیں جن کی محبت سچی ہوتی ہے۔

خاموشی

☆ خاموش رہنا بھی کبھی کبھی سوال بن جاتا ہے، اگر یوں کہا

جائے کہ خاموشی ہے ہی سوال تو غلط نہ ہوگا، خاموشی جہاں دوسروں کے لئے سوال بن جاتی ہے، وہاں آپ کے لئے اس سوال کا جواب جو کوئی دوسرا فرد آپ کو نہیں دے سکتا۔

☆ خاموش تنہائی آپ کو وقت دیتی ہے خود کو جاننے پہچاننے کا۔ جہاں یہ آپ کا تعلق دوسرے سے توڑ دیتی ہیں، وہیں آپ سے آپ کا تعلق بے حد مضبوط بنا دیتی ہیں، مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ سب سے اپنا تعلق توڑ لو اور خود میں ہی کھوئے رہو یوں تو ایسا ہوگا کہ آپ ہو یا نہیں کوئی فرق ہی نہیں پڑتا اور کبھی کبھی خاموش رہنا بے وقوفی بھی کہلاتا ہے۔

☆ بولو ضرور پر وہاں جہاں بولنا ضروری ہو، آپ کے لئے اور سب کے لئے، اس طرح خاموشی سوال نہیں بلکہ جواب کے روپ میں سوال بن جاتی ہے۔

محبت

خلیل جبران کہتا ہے۔ ”آسمانوں سے محبت ہمارے دل پر اترتی ہے اور سب کچھ بدل کر رکھ دیتی ہے، ہمارے لئے ہر منظر، ہر موسم اور کیفیت کے معنی بدل دیتی ہے، ایک نیا احساس جگاتی ہے، پھول سے خوش رنگ، اپنی خوشبو سے کچھ اور سوا، سبزہ اور بھی ترادٹ بخش ہو جاتا ہے۔ ساون کی رت کی ٹھنڈی پون اور جھومتی گھٹا، جذبات میں آگ لگا دیتی ہے اور پھر بارش بالکل پاگل کر دیتی ہے۔“

☆ خوش گمانی کی حسین پریاں ہمیں اپنی نرم و گداز بانہوں میں سمیٹ لیتی ہیں اور کبھی ایک نظر عمر بھر کے لئے زندگی بن جائے، لیکن اس کے باوجود اسی کا نام محبت ہے۔

☆ محبت ایک طلسمی کوہ ہے، جس میں اگر انسان پھنس جائے تو پھر ساری زندگی رہائی کے لئے تڑپتا رہے اور شہر دل کے موسم بھی بڑے عجیب ہوتے ہیں، کبھی تو برسوں نہیں بدلتے اور کبھی لمحوں میں دل کی دنیا بدل دیتے ہیں۔

☆ محبت ایسی ہی ہوتی ہے ابر کی طرح دل پر چھا جاتی ہے۔

محنت

☆ محنت انسان کو خود اعتمادی اور ایمانداری سکھاتی ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ اس شخص سے محبت کرتا ہے جو محنت کر کے ایمانداری سے روزی کماتا ہے۔

☆ جوانی میں محنت سے جی چرانا مستقبل کے سکون اور راحت سے محروم رہنا ہے۔

☆ محنت ذہن کو مطمئن، قلب کو کشادہ اور جسم کو تندرست رکھتی ہے۔

☆ محنت سے رزق حلال کمانا ثواب جاریہ ہے۔

☆ محنت کرنے والا شخص زندگی میں ہمیشہ کامیاب رہتا ہے۔

عورت کے عظیم روپ

عورت کیا ہے؟

☆ یہ وہ لوگ تمہیں سمجھ سکتے جن کے ناقص دماغ ہیں، ذرا سوچو تو کہ تمہارے وجود نے کہاں پرورش پائی؟ کس نے تخلیق کا دکھ اٹھا کر زندگی بخشی؟

☆ وہ عورت ہی تو ہے جو اگر ماں ہے تو پاؤں نیچے جنت لئے ہوئے ہے۔ بہن ہے تو تمہارے لئے دل میں بے شمار دعائیں لئے ہوئے ہے۔ بیٹی ہے تو تمہاری آبرو بن کر چمکنے والی اور اگر بیوی ہے تو تمہیں مجازی خدا کا رتبہ دینے والی ہے۔

☆ عورت کے وجود اور چاندی میں کوئی فرق نہیں، بکھر کر چھا جانے والی اور کائنات کو روشن کر دینے والی عظیم ہستی عورت ہی ہے۔

حضرت امام غزالی

☆ لوگوں کی نیکیوں کو ظاہر کرنا چاہئے اور برائیوں سے چشم پوشی لازم ہے۔

☆ جو کچھ اللہ کریم نے حکم دیا ہے اس کی تعمیل کرنے سے، جن کاموں سے اللہ کریم نے منع فرمایا ہے ان سے باز رہنا ہی تقویٰ ہے۔



☆ علم انسان کے لئے اتنا ضروری ہے جتنا کنول کے پھول کے لئے پانی۔

☆ یہ دنیا مقابلے کی دنیا ہے، اگر آپ آگے نہ بڑھے تو دوسرے آپ سے آگے نکل جائیں گے۔

☆ بہت کچھ کھونے کے بعد اگر آپ میں حوصلہ ہے تو سمجھ لیجئے کہ

آپ نے کچھ نہیں کھویا۔
☆دشمن سے ہمیشہ بچو اور دوست سے اس وقت جب وہ تمہاری تعریف کرنے لگے۔

اللہ کا ذکر

ہالینڈ کے ماہر نفسیات کا کہنا ہے کہ لفظ اللہ کا ذکر افسردگی اور ذہنی تناؤ کے شکار مریضوں کے لئے بہترین علاج ہے، ڈچ پروفیسر گزشتہ تین برس سے مریضوں پر تجربے کر رہے تھے، ان میں بیشتر مریض غیر مسلم تھے۔ جب انہیں لفظ اللہ صاف طور پر بولنے کی تربیت دی گئی تو اس کا غیر معمولی نتیجہ برآمد ہوا۔ ماہر نفسیات کے مطابق اللہ کا ذکر ہر امراض میں مؤثر ہے۔ پہلا حرف ''الف'' نظام تنفس سے خارج ہوتا ہے اور سانس کو کنٹرول میں رکھتا ہے۔ حرف ''ل'' کی ادائیگی سے سانس کے تناؤ کو عافیت ملتی ہے اور حرف ''ہ'' سے پھیپھڑے اور دل کا رابطہ ہوتا ہے جو دل کی دھڑکن کو کنٹرول کرتا ہے، جو مسلمان بلا ناغہ قرآن مجید کی تلاوت اور ذکر اللہ کرتے ہیں وہ خود کو مختلف بیماریوں سے محفوظ رکھ سکتے ہیں۔

موتی مالا

☆اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے سے کچھ لے کر اور کسی کو کچھ دے کر آزماتا ہے۔
☆غیبت، حرص و حسد اور تکبر کی دنیا سے باہر نکل کر کسی کی مدد کر کے دیکھیں، آپ یہ جان کر حیران رہ جائیں گے کہ آپ کی زندگی حسین ترین بن جائے گی اور آپ کو حقیقی سکون میسر آئے گا۔
☆برداشت! عقل مند آدمی کا وہ صبر ہے جس کا مظاہرہ وہ جاہل کی باتیں سنتے وقت کرتا ہے۔
☆کسی کا دل مت دکھاؤ کیوں کہ دکھی دل کی فریاد آسمانوں کا سینہ چیر دیتی ہے۔
☆آنکھیں مسکراتی ہیں تو کائنات کی تمام معصومیت جذب کر لیتی ہیں، روتی ہیں تو عرش کو ہلا دیتی ہیں۔

رموز زندگی

☆دوستوں کے ساتھ انکساری کے ساتھ دشمنوں کے ساتھ ہوشیاری سے اور لوگوں سے کشادہ روی سے ملو۔ (حضرت علیؓ)
☆اس چھوٹی سی دنیا میں نفرتوں سے بچو اس لئے کہ زندگی کم بلکہ بہت کم ہے۔ (سقراط)
☆تکلف کی زیادتی، محبت کی کمی کا باعث بن جاتی ہے۔
(حضرت امام غزالیؒ)
☆وہی کام کرو جو تمہیں کرنا چاہئے نہ کہ وہ جیسے تمہارا دل چاہے۔
(لیا غورت)
☆محنت کرنے والے کے گھر میں فاقہ کشی باہر سے جھانکتی ہے۔
(فرینکلن)

منتخب اشعار

خیالوں میں تصور میں نظر میں گوشۂ دل میں
وہاں تم ہو یہاں تم ہو عیاں تم ہو نہاں تم ہو
☆
وہ دل ہی کیا تیرے ملنے کی جو دعا نہ کرے
میں تجھ کو بھول کے زندہ رہوں خدا نہ کرے
☆
بھول جانا تو رسم دنیا ہے
آپ نے کونسا کمال کیا
☆
تم میرے لئے کوئی الزام نہ ڈھونڈو
چاہا تھا تمہیں اک یہ الزام بہت ہے
☆
ایک کوزہ میں سما جائے گا دریا کیوں کر
کس طرح رکھ کے لفافہ میں تمنا بھیجوں
☆
شہر شہر آبادی روح روح ویرانی
ہر اک بشر تنہا اور کس قدر تنہا

نوشتہ دیوار

کچھ پانا چاہتے ہو تو کچھ کھونے کے لئے تیار رہو۔

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا رودراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے رودراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا رودراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا رودراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا رودراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا رودراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش، بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے۔ ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔ اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے۔ یہ اللہ کی ایک نعمت ہے اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہو۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند

شائقین اس نمبر پر رابطہ قائم کریں۔ 8937937990-9897648829

قسط نمبر: ۱۶۳

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دار العلوم دیوبند

بہ سلسلہ سورۂ اخلاص

اگر کسی شخص کو شوگر ہو اور شوگر کسی طرح کنٹرول میں نہ آ رہی ہو تو باوضو حالت میں سورۂ اخلاص مندرجہ ذیل طریقے سے ۳ مرتبہ پڑھ کر مریض پر دم کرلیں، ایک دن میں تین بار یہ عمل کریں۔ اگر اسی عمل کو صرف ایک بار چینی کی پلیٹ پر لکھ کر پھر تازہ پانی سے دھو کر مریض ان میں تین بار پلا دیں تو انشاء اللہ چند ہفتوں میں شوگر کنٹرول میں آجائے گی اور انشاء اللہ پھر کنٹرول میں رہے گی۔ سورۂ اخلاص اس طرح پڑھیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ یا اللہ احدٌ یا الصمد الاحد یا اللہ الصمد یا اللّٰهُ الصمدُ الاحد یا اللہ یا احدُ یا صمدُ اللہ الصمد لم یلد ولم یولد یا اللّٰهُ لم یلد ولم یولد یا اللہ لم یلدْ یا اللہ لم یلد وَلَمْ یُولَد اللہ لَمْ یَلِدْ ولَمْ یکن لهُ کفوًا احد. یا اللّٰہ لم یکن لہٗ کفوًا احد. اگر کوئی شخص کھانسی کے مرض میں مبتلا ہو تو اس کو ۴۱ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر پانی پر دم کر کے دن میں تین بار سات روز تک پلائیں، انشاء اللہ کیسی بھی کھانسی ہوگی اس سے نجات مل جائے گی۔ اگر کسی کے معدہ میں ورم ہو یا معدہ میں زخم ہو اس تو ۳ کالی مرچوں پر سورۂ اخلاص ایک ایک مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں اور مریض صبح دوپہر شام ایک ایک مرچ کھلا دیں اور اس عمل کو سات روز تک جاری رکھیں، انشاء اللہ معدہ کی بیماریوں سے نجات مل جائے گی۔ اگر کسی شخص کو تسخیر خلائق کا شوق ہو تو اس نقش کو لکھ کر اپنے پاس رکھ لے۔ نقش لکھنے سے پہلے غسل کرے، پھر دو نفلیں اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس دس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ اس نقش کو گلاب و زعفران سے لکھے، اگر حصول دولت کے لئے لکھنا ہو تو پھر چاندی کے پترے پر کندہ کرے۔

۷۸۶

ولم یکن له کفوًا احد	لم یلد ولم یولد		الله الصمد	قل هو الله احد
قل هو الله احد	۳۳۵ الله الصمد	۳۳۰	۳۳۷ لم یلد ولم یولد	ولم یکن له کفوًا احد
	۳۳۶	۳۳۴	۳۳۲	
لم یلد ولم یولد	۳۳۱ ولم یکن له کفوًا احد	۳۳۸	۳۳۳ قل هو الله احد	الله الصمد
الله الصمد	قل هو الله احد	ولم یکن له کفوًا احد		لم یلد ولم یولد

(دائیں جانب:) اقسمت علیکم
(بائیں جانب:) یا طاطائیل یا رفتمائیل بحق سورۂ اخلاص

عزمت علیکم یا اسرافیل یا عطرائیل

اس سورۃ کا با مؤکل عمل یہ ہے کہ نوچندی جمعرات سے عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نفل اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد صرف ایک بار سورۂ اخلاص پڑھے۔ نماز سے فارغ ہو کر اس کا ثواب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام اہل بیت کو اور تمام صحابہ کرام کو پہنچا دے۔ اس کے بعد مصلے پر کھڑے ہو کر ۳ بار یہ کہے۔ فریاد فریاد بدرگاہ تو دوستی علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ و حسن رضی اللہ عنہ و حسین رضی اللہ عنہ شہید کربلا آنچہ مطلوب میدانم بانصرام رساں۔ اس کے بعد ۳ بار آیت الکرسی اور حالت قیام میں تین سو تین بار سورۂ اخلاص پڑھ کر اپنی شہادت کی انگلی پر دم کرے، انگلی کے اشارے سے چاروں طرف حصار کردے۔ اس کے بعد ۱۶۷ مرتبہ سورۂ اخلاص اس طرح پڑھے۔ بسم اللہ الرّحمن الرّحیم . اقسمت علیکم وعزمت علیکم اجب یا عطرائیل بحق قل هو الله احد یا اسرافیل بحق اللہ الصمد یا طاطائیل بحق لم یلد ولم یولد یا رفتمائیل بحق ولم یکن له کفواً احد ۔ پڑھتے وقت اپنی نظر نقش مبارک رکھے۔ اول و آخر ۲۱ مرتبہ درود شریف پڑھے، ۶ دن کا عمل ہے۔ روزانہ پڑھائی کے بعد نقش پر دم کردیا کرے، دوران عمل کسی بھی دن مؤکل ظاہر ہوں گے، سلام کریں گے، ان کے سلام کا جواب دے، مؤکل جو معاہدہ کریں عامل کو کرلینا چاہئے، اگر خدانخواستہ مؤکل ظاہر نہیں ہوتے تو عامل کو مایوس نہیں ہونا چاہئے، روزانہ اس عمل کو ۷۴ بار پڑھتے رہیں، لگاتار ۴۰ دن تک۔ اس عمل کے مؤکل عامل کے تابع رہیں گے۔ ۶ دن کے بعد اس نقش کو اپنے گلے میں ڈال لیں، انشاء اللہ مؤکل تمام عمر غائبانہ عامل کی مدد کرتے رہیں گے۔

☆☆☆☆☆☆

بہ سلسلہ علم الاعداد

آپ کا مفرد عدد کیا کہتا ہے؟

قسط: ۷

اپنے مکمل نام، عرفیت اور تخلص وغیرہ جو بھی آپ اپنے نام کے ساتھ لگاتے ہوں، سب کے اعداد نکال کر پھر مفرد عدد برآمد کریں، اس کے بعد ... اعداد کی تفصیل دیکھیں، مثلاً کسی کا نام محمد ابرار عرف منے میاں ہے، کل اعداد ہوئے: ۶۹۷، مفرد عدد ۴، اسی طرح اپنے نام کے اعداد نکال کر اندازہ کیجئے کہ آپ کی اپنی خصوصیات کیا ہیں۔

... عدد ستارہ قمر اور برج سرطان سے تعلق رکھتا ہے اور اس کی حکمرانی کا ... ۲۱ جولائی تک محیط ہے۔ اتوار، پیر اور جمعہ اس کے لئے مبارک ثابت ہوتے ہیں۔ سچا موتی، یمنی عقیق، مون اسٹون اس کی راشی کے پتھر ہیں، جو ... عدد کی زندگی میں سنہرا انقلاب لاتے ہیں اور ترقی اور عروج کا سبب بنتے ہیں، اس کے لئے پیلا اور سبز رنگ نہایت مبارک ثابت ہوتا ہے۔ ۷ عدد والے لوگ سیر و تفریح کے دلدادہ ہوتے ہیں، انہیں فنون لطیفہ اور قدرتی مناظر سے بہت دلچسپی ہوتی ہے، دور دراز کا سفر انہیں مرغوب ہوتا ہے۔ ۷ عدد والے لوگ اکثر غلط فیصلے کرتے ہیں، ان کی بہت بڑی کمزوری یہ ہوتی ہے کہ یہ خود کو صاحب رائے اور دور اندیش سمجھتے ہیں اور یہ ثابت کرتے ہیں کہ وہ دوسروں کے لئے خیر خواہی کے جذبات رکھتے ہیں، جب کہ حقیقت یہ ہوتی ہے کہ ان کی سوچ و فکر اپنی ذات کے ارد گرد گھومتی رہتی ہے اور یہ ہمیشہ اپنے مفادات کی بھول بھلیوں میں کھوئے رہتے ہیں۔ ۷ عدد کے لوگ روحانیت میں دلچسپی رکھتے ہیں اور مخفی علوم میں انہیں دسترس بھی حاصل ہو جاتی ہے، لیکن فطری طور پر یہ جذباتی ہوتے ہیں اور جذبات میں بہہ کر اچھے رشتوں کو بھی پامال کر دیتے ہیں، ان کے فیصلے عاجلانہ ہوتے ہیں اور جلد بازی کی وجہ سے یہ کئی بار زندگی میں ہچکولے کھاتے ہیں اور بھاری نقصان اٹھاتے ہیں۔ ۷ عدد کے لوگ پیٹ کے کچے ہوتے ہیں، یہ اپنے بھی راز کو محفوظ نہیں رکھ پاتے اس لئے ان سے راز کی بات بتانا عاقبت نااندیشی ہے، کسی بھی بات کو پھیلانے میں انہیں مزہ آتا ہے۔ سات عدد کے لوگ جھگڑوں سے دور رہتے ہیں، ان کی فطرت میں صلح جوئی ہوتی ہے، یہ عافیت پسند ہوتے ہیں اور گوشہ نشینی کے قائل ہوتے ہیں، ان میں ملنساری کم ہوتی ہے، یہ محفلوں کے مقابلے میں گوشہ عافیت کو فوقیت دیتے ہیں، یہ خوابوں میں اور اقدامات میں گم رہتے ہیں، تفریحات میں بھی یہ تنہا تفریح کرنے کے قائل ہوتے ہیں، لوگوں کے ساتھ سفر کرنا انہیں پسند نہیں ہوتا، لیکن سات عدد والے لوگوں کے مزاج میں اکھڑ پن نہیں ہوتا، ان کا دل نرم ہوتا ہے، یہ اگر کسی سے ناراض ہو جاتے ہیں تو جلدی راضی بھی ہو جاتے ہیں، یہ لوگ اتنے نرم دل ہوتے ہیں کہ اکثر معاف کر دیتے ہیں اور دوسروں کی خاطر کوئی قربانی دینے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ سات عدد والے لوگوں کی زندگی میں انقلاب بہت آتے ہیں، جس طرح ان کا مزاج دم میں تولہ دم میں ماشہ ہوتا ہے، اسی طرح ان کی خوشیاں اور ان کے غم پائیدار نہیں ہوتے، ان کا حال یہ ہوتا ہے کہ ابھی ہنس رہے ہیں تو ابھی رو رہے ہیں، صبح کو یہ مسرور نظر آتے ہیں اور شام کو مغموم، ان کی زندگی میں نشیب و فراز اور اُتار چڑھاؤ بہت آتے ہیں۔ سات عدد والے لوگ زیادہ دوست بنانے کے قائل نہیں ہوتے، لیکن ان کی زندگی کی کامیابی کا دار و مدار ان کے دوستوں ہی پر ہوتا ہے، دراصل یہ دوسروں کے سہارے ہی سے ترقی کر سکتے ہیں، ان کے اندر کتنی بھی خوبیاں کیوں نہ ہوں لیکن ان کی ذات دوسروں کی مدد کی مرہون منت ہوتی ہے اور دوسرے لوگوں کی اعانت ہی کی وجہ سے انہیں عروج نصیب ہوتا ہے۔ سات عدد کے لوگوں کو سیم و زر سے بہت دلچسپی ہوتی ہے، انہیں سیم و زر جمع کرنے کا شوق بھی بہت ہوتا ہے۔

سات عدد کے لوگوں کو مالدار بننے کی خواہش ہوتی ہے، دولت کی خاطر یہ ہر وقت اُدھیڑ بن کی بھی کرتے رہتے ہیں، لیکن ان کی اہم ترین خوبی یہ ہے کہ یہ ہر طرح کے حالات سے سمجھوتہ کر لیتے ہیں، چنانچہ سات عدد کی خواتین کو دیکھا گیا ہے کہ وہ برے سے برے حالات میں اپنے شوہر کے ساتھ نباہ کر لیتی ہیں، جب کہ تجربات زمانہ یہ بتاتے ہیں کہ ۷ عدد کی خواتین کو اکثر مالدار سسرال ملتی ہے اور مائکہ سے زیادہ خوش حال گھرانوں میں ان کی شادیاں ہوتی ہیں، لیکن سات عدد کی خواتین کی بھی بنیادی خوبی یہ ہوتی ہے کہ یہ شوہر کے حالات کے ساتھ ساتھ خود کو ڈھال لیتی ہیں اور قناعت پسندی کی اعلیٰ مثال بن جاتی ہیں۔ سات عدد کے لوگ لکیر فقیر نہیں ہوتے، یہ ہمیشہ نت نئی منزل کی تلاش میں کھوئے رہتے ہیں، ان کی سوچ و فکر فلسفیوں جیسی ہوتی ہے اور اپنی اچھی سوچ و فکر کی بنا پر یہ کوئی نہ کوئی منزل تلاش کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ سات عدد کے لوگوں کو چاہئے کہ یہ اپنے کام کا آغاز ۲، ۱۱، ۲۰ یا ۲۹ تاریخوں میں کیا کریں، کیوں کہ یہ تاریخیں ان کے لئے مبارک مانی گئی ہیں۔ سات عدد کے لوگوں کو تجارت عامہ، تصنیف و تالیف، گھریلو ضروریات کی تجارت، پرانی چیزوں کی خرید و فروخت میں زیادہ کامیابی ملنے کے امکانات ہوتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

امداد روحانی

بذریعہ آیاتِ ربّانی

حسن الہاشمی

قسط: ۲۷

قرآن حکیم کی ایک آیت ہے۔ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا۔ (سورۂ فرقان)

دشمن اور ظالم کی شرارتوں سے محفوظ رہنے کے لئے اس آیت کا ورد روزانہ سو مرتبہ پابندی سے کرنا چاہئے۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی دشمن یا ظالم شخص کو کسی کو پریشان کرتا ہو، اس کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کرتا ہو اور اس کی شرارتوں اور خباثتوں سے ناک میں دم ہو گیا ہو اور ہر وقت اس کی ذلیل حرکتوں کی وجہ سے دل اُکھڑا اُکھڑا رہنے لگا ہو اور ایک طرح کا خوف و ہراس دل پر طاری رہتا ہو تو اسے شخص کو چاہئے کہ ہر فرض نماز کے بعد اس آیت کا ورد ۲۱ مرتبہ کرے، انشاء اللہ کچھ ہی ہفتوں کے بعد اس کے اثرات ظاہر ہوں گے اور دشمن پر مصیبت طاری ہو جائے گی وہ مغلوب ہو جائے گا اور اپنے تمام برے ارادوں میں اس کو زبردست شکست کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اس آیت کا نقش دشمنوں کی شراتوں سے بچانے کے لئے اور دل سے دشمن کا خوف کم کرنے کے لئے بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ش، ف یا ذ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۷۲	۱۸۵	۱۸۲	۱۷۹
۱۸۳	۱۷۸	۱۷۳	۱۸۴
۱۷۷	۱۸۰	۱۸۷	۱۷۴
۱۸۶	۱۷۵	۱۷۶	۱۸۱

اس آیت کا نقش ذوالکتابت یہ ہے۔

۷۸۶

وَكَفٰى	بِرَبِّكَ	هَادِيًا	وَّنَصِيْرًا
۲۲	۳۵۶	۱۱۷	۲۲۳
۳۵۵	۱۹	۲۲۶	۱۱۸
۲۲۵	۱۱۹	۳۵۴	۲۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۳۳	۲۳۵	۲۳۰
۲۳۷	۲۳۹	۲۳۲
۲۳۸	۲۳۴	۲۳۶

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ت، ص، ن یا ض ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دوزانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۸۵	۱۷۸	۱۸۰	۱۷۵
۱۷۲	۱۸۳	۱۷۷	۱۸۶
۱۷۹	۱۸۴	۱۷۴	۱۸۱
۱۸۲	۱۷۳	۱۸۷	۱۷۶

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس

نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۳۶	۲۴۲	۲۴۰
۲۴۴	۲۳۹	۲۳۵
۲۳۸	۲۳۷	۲۴۳

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۸۵	۱۷۲	۱۷۹	۱۸۲
۱۷۸	۱۸۳	۱۸۴	۱۷۳
۱۸۰	۱۷۷	۱۷۴	۱۸۷
۱۷۵	۱۸۶	۱۸۱	۱۷۶

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۴۰	۲۴۲	۲۳۶
۲۳۵	۲۳۹	۲۴۴
۲۴۳	۲۳۷	۲۳۸

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، خ، ع، غ، ر یا ل ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۸۱	۱۷۶	۱۷۵	۱۸۶
۱۷۴	۱۸۷	۱۸۰	۱۷۷
۱۸۴	۱۷۳	۱۷۸	۱۸۳
۱۷۹	۱۸۲	۱۸۵	۱۷۲

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۳۸	۲۴۴	۲۳۶
۲۳۷	۲۳۹	۲۴۲
۲۴۳	۲۳۵	۲۴۰

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل مذکورہ آیت کو سو مرتبہ پڑھ کر ان پر دم کردے تو ان کی تاثیر وافادیت دگنی ہوجائے۔

قرآن حکیم کی ایک آیت ہے۔ وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ اللَّیْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا۔ (سورۂ فرقان)

آج کے تہہ در تہہ مسائل کے دور میں اکثر لوگ ٹینشن میں مبتلا رہتے ہیں اور اسی ٹینشن کی وجہ سے وہ اکثر نیند جیسی خوبصورت دولت سے محروم ہوجاتے ہیں اور پھر یہ بیماری ان پر اپنا تسلط جمالیتی ہے۔ نیند نہ آنے پر انسان طرح طرح کی دماغی بیماریوں میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جس شخص کو نیند نہ آنے کا مرض ہو اس کو چاہئے کہ روزانہ سو بار اس آیت کو عشاء کے بعد پڑھنے کا معمول بنائے اور اگر نیند بغیر نیند کی گولی کھائے بغیر نہ آتی ہو تو اس آیت کو پانچ سو مرتبہ پڑھ کر ایک بوتل پانی پر دم کرلے اور سونے سے پہلے یہ پانی پابندی کے ساتھ پی لیا کرے، انشاء اللہ نیند نہ آنے کی شکایت دور ہوجائے گی۔

اس آیت کا ورد انسان کو ذہنی اور روحانی سکون بھی عطا کرتا ہے، اگر عشاء کے بعد سو مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں تو ذہن یکسو رہے اور ہر طرح کے ذہنی انتشار سے حفاظت رہے۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اس آیت کو اگر ہر فرض نماز کے بعد ۲۱ مرتبہ پڑھنے کی عادت ڈال لیں تو ہر طرح کے انتشار اور اشتعال سے

محفوظ رہیں اور ہر طرح کے حالات سے دل مطمئن اور پرسکون رہے۔

اس آیت کا نقش ذہنی اور روحانی سکون عطا کرنے میں اور نیند نہ آنے کی بیماری سے نجات دلانے میں تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ش، ف یا ذ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۷۳	۶۷۷	۶۸۰	۶۶۶
۶۷۹	۶۶۷	۶۷۲	۶۷۸
۶۶۸	۶۸۲	۶۷۵	۶۷۱
۶۷۶	۶۷۰	۶۶۹	۶۸۱

اس آیت کا نقش ذوالکتابت یہ ہے۔

۷۸۶

وجعل النہار نشوزا	والنوم سباتاً	جعل لکم اللیل لباسا	وھو الذی
۳۸۷	۷۵۹	۵۵۲	۵۹۸
۷۶۰	۳۹۰	۵۹۵	۹۵۱
۵۹۶	۹۵۰	۷۶۱	۳۸۹

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۹۰۰	۸۹۴	۹۰۲
۹۰۱	۸۹۹	۸۹۶
۸۹۵	۹۰۳	۸۹۸

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ب، و، ی، ت، ص، ن یا ض ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دوزانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۶۹	۶۷۵	۶۷۲	۶۸۰
۶۸۱	۶۷۱	۶۷۸	۶۶۶
۶۷۶	۶۶۸	۶۷۹	۶۷۳
۶۷۰	۶۸۲	۶۶۷	۶۷۷

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۸۹۵	۹۰۱	۹۰۰
۹۰۳	۸۹۹	۸۹۴
۸۹۸	۸۹۶	۹۰۲

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھاکر اور ایک ٹانگ بچھاکر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۸۰	۶۶۶	۶۷۳	۶۷۷
۶۷۲	۶۷۸	۶۷۹	۶۶۷
۶۷۵	۶۷۱	۶۶۸	۶۸۲
۶۶۹	۶۸۱	۶۷۶	۶۷۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۹۰۰	۹۰۱	۸۹۵
۸۹۴	۸۹۹	۹۰۳
۹۰۲	۸۹۶	۸۹۸

جن حضرات و خواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، خ، ع، غ، ر، یا ل ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کر لے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۸۱	۶۶۹	۶۷۰	۶۷۶
۶۷۱	۶۷۵	۶۸۲	۶۶۸
۶۷۸	۶۷۲	۶۶۷	۶۷۹
۶۶۶	۶۸۰	۶۷۷	۶۷۳

مذکورہ حضرات و خواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۸۹۵	۹۰۳	۸۹۸
۹۰۱	۸۹۹	۸۹۶
۹۰۰	۸۹۴	۹۰۲

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل ان پر مذکورہ آیت کو سو بار پڑھ کر دم کر دے تو ان کی تاثیر و افادیت دگنی ہو جائے۔ عامل کو چاہئے کہ وہ مردوں کو یہ تاکید کر دے کہ نقش کو دائیں بازو پر باندھیں اور عورتوں کو یہ تاکید کر دے کہ وہ نقش کو بائیں بازو پر باندھیں، نقش کو کالے کپڑے میں پیک کرنا چاہئے۔ (باقی آئندہ)

حضرت مولانا **حسن الھاشمی** صاحب مدظلہ العالی

کا فون بے حد مصروف رہتا ہے۔

آپ اپنے مسائل اس ای میل آئی ڈی پر ڈال دیں اور صبر و ضبط کے ساتھ جواب کا انتظار کریں۔

HRMARKAZ19@gmail.com

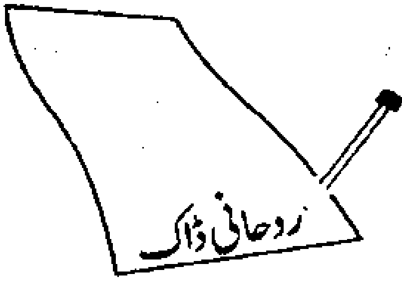
اور اس نمبر پر رابطہ قائم کریں:

9557554338

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

روحانی ڈاک



ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے۔ سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

سوال در سوال

سوال از: حافظ مولوی سید اسد الدین ارشد ــــــــ حیدرآباد

محترمی۔ مجھے عملیات سے متعلق چند شکوک وشبہات ہیں، اس سے قبل بھی میں نے چند سوالات پر مشتمل ایک لفافہ آپ کی خدمت میں ارسال کیا تھا اور آپ نے بڑی فراخ دلی سے جوابات عطا فرمائے تھے، لہٰذا اس وقت بھی چند سوالات کے جوابات مطلوب ہیں۔ برائے مہربانی آپ میرے ان سوالات کے جوابات عطا فرما کر مجھے ممنون ومشکور ہونے کا موقع عطا فرمائیں۔

(۱) میں نے بعض کتب میں پڑھا تھا کہ حصار صرف اعمال جلالی میں کیا جاتا ہے، اعمال جلالی سے کیا مراد ہے؟

(۲) کیا حروف کی زکوٰۃ ابجد کی ترتیب سے دینا ہوگا یا بغیر ترتیب کے بھی دی جاسکتی ہے؟

(۳) دوران چلہ اگر طبیعت ناساز ہوجائے، ایسی حالت میں اگر دوا کا استعمال کرنا پڑے یا ٹیبلیٹس یا انجکشن لینا پڑے تو کیا عمل باطل ہوجاتا ہے؟

(۴) حروف تہجی کی زکوٰۃ اکبر ادا کرنا چاہوں تو پرہیز کیا کروں؟

(۵) جن اعمال میں ترک حیوانات جلالی وجمالی کی شرط ہوتی ہے کیا، ان اعمال کے انجام دہی کے دوران غذا کے طور پر ہر طرح کا پھل، جو کی روٹی، جوار کی روٹی، اور گڑ کھائے جاسکتے ہیں؟

(۶) جن اعمال میں حصار باندھا جاتا ہے تو کیا پہلے عمل حصار کی زکوٰۃ ادا کرنا ہوگا؟

(۷) کیا حروف تہجی کی زکوٰۃ اکبر کی ابتدا کرنے سے قبل اپنا حصار کرنا ہوگا یا بغیر حصار کے بھی عمل شروع کرسکتے ہیں؟

(۸) جن اعمال میں حصار کیا جاتا ہے ان اعمال کے لئے کونسی جگہ عامل بیٹھنے کے لئے منتخب کرے؟

کیا وہ زمین پر بیٹھے؟ یا وہ سل پر بیٹھے؟ کیوں کہ اگر زمین پر بیٹھ کر حصار کھینچتا ہے تو دائرہ اچھی طرح نظر آتا ہے اور اطمینان رہتا ہے اس کے برعکس بندے یا سل پر کس طرح حصار کھینچے؟ اور حصار کا دائرہ کھینچنے کے بعد ہم کو یہ کیسے معلوم ہو کہ ہمارا حصار ہوچکا ہے؟

(۹) کس حرف کی زکوٰۃ اکبر ادا کرنا چاہتے ہیں تو اس حرف سے متعلق جو منزل قمر ہے، اس میں عمل کی ابتدا کرتے ہیں، چونکہ ۲۸ دنوں تک مسلسل اسی حرف پڑھنا ہے تو پھر پہلے دن کو چھوڑ کر بقیہ دنوں کے جو منازل قمر ہیں وہ اس حرف سے متعلق نہ ہوں گے تو کیا اس سے زکوٰۃ کی ادائیگی میں کوئی فرق نہیں پڑتا؟

(۱۰) جب حروف تہجی کی زکوٰۃ اکبر ادا کرنے کا ارادہ کریں تو کیا رجال الغیب کی سمتوں کا خیال رکھنا ہوگا؟

(۱۱) حضرت کاش البرنیؒ کی کتاب ''قواعد عملیات'' میں پڑھا تھا کہ حروف تہجی کی زکوٰۃ اکبر ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک حرف کو ۴۴۴۴ چار ہزار چار سو چوالیس بار اس طرح پڑھیں، اس طرح ۲۸ دن تک پڑھیں تو زکوٰۃ اکبر ادا ہوگی، مگر سوال یہ ہے کہ کس حرف کو روزانہ ۴۴۴۴ بار ۲۸ دن تک پڑھیں گے تو جملہ تعداد ۱۲۴۴۳۲ ہورہی ہے، مکمل

سوالاکھ نہ ہوئی۔ سوالاکھ کے لئے مزید ۵۶۸ بار پڑھنا ہوگا تو کیا ۴۳۲، ۱۴۴ کی تعداد پر ہی اکتفا کرنا ہوگا یا آخری دن ۵۶۸ کی تعداد ملا کر مکمل سوا لاکھ کرنا ہوگا؟

(۱۲) کیا منزل شرطین کا ابتدائی وقت دن اور رات کے کسی بھی وقت شروع ہوسکتا ہے؟

جواب

اصول تو یہی ہے کہ ایک قاری ایک وقت میں صرف تین سوالات کرسکتا ہے، جو لوگ تین سے زائد سوال کرتے ہیں ان کے خطوط اکثر نظر انداز کردیئے جاتے ہیں، لیکن آپ کے سوالات چونکہ روحانی عملیات سے تعلق رکھتے ہیں اور اکثر طلباء کو ان باتوں کی جانکاری مطلوب ہوتی ہے، اس لئے ازارہ مصلحت ہم آپ کے اتنے سارے سوالوں کے جوابات دینے کی ٹھان لی ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آپ کے ساتھ ساتھ دوسرے حضرات کی تشنگی بھی ان جوابوں کو پڑھ کر بجھ جائے گی اور وہ ہمارے ساتھ ساتھ آپ کے بھی ممنون رہیں گے۔

ہم آپ کے سوالوں کے جواب بالترتیب دے رہے ہیں آپ ہر جواب کو اپنے سوال سے ملالیں، اگر ہم جواب دیتے وقت آپ کے سوال کو بھی نقل کریں گے تو روحانی ڈاک کے کئی صفحے کھپ جائیں گے اور دوسرے قارئین کے لئے یہ بات کوفت کا باعث بھی بن سکتی ہے۔ آپ کی آسانی کے لئے اپنے جواب کے ساتھ ہم آپ کا سوال نمبر نقل کردیں گے۔

جواب نمبر۱: آپ کو یہ بات تو معلوم ہی ہوگی کہ اسماء حسنیٰ میں بھی کچھ اسماء الٰہی جمالی ہیں، کچھ جلالی اور کچھ مشترک، جلالی اسماء الٰہی وہ کہلاتے ہیں جن میں اللہ کی شان قہاریت کا اظہار ہوتا ہے، جیسے یاقہار یاجبار، یامذل وغیرہ۔ جب کہ اسماء جمالی وہ کہلاتے ہیں جن میں اللہ کی شان رحمت کا اظہار ہوتا ہے، جیسے یالطیف، یارحیم، یاودود، یاسلام وغیرہ۔ اسی طرح قرآن حکیم کی سورتیں اور آیات بھی جلالی اور جمالی ہوتی ہیں اور بالکل اسی طرح روحانی عملیات میں بے شمار اعمال جلالی اور بے شمار اعمال جمالی سمجھے جاتے ہیں۔

حصار صرف جلالی اعمال کے لئے مخصوص نہیں ہے، بلکہ حصار جمالی اعمال میں بھی کیا جاتا ہے۔ حصار کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہم خود کو روحانی دائرے میں محفوظ کرلیں اور کوئی جن یا شیطان ہمارے عمل میں دخل اندازی نہ کرسکے، اگر ایک نمازی نماز سے پہلے بہ نیت حصار آیت الکرسی پڑھ کر اپنے سینے پر دم کرلے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ ایسا کرنا بھی دوراندیشی کے برابر ہوگا۔ یہ بات یاد رکھیں کہ ہر عمل خواہ وہ جلالی ہو یا جمالی اس میں حصار کرنا افضل ہے اور باموکل عمل میں حصار کرنا لازمی اور ضروری ہے۔

جواب۲: افضل یہ ہے کہ حروف تہجی کی زکوٰۃ بالترتیب ادا کی جائے، سب سے پہلے حرف الف کی زکوٰۃ اس وقت ادا کریں جب چاند منزل شرطین میں ہو، چاند جب برج حمل میں ہوتا ہے تب وہ منزل شرطین میں ہوتا ہے۔ اگلے دن حرف با کی زکوٰۃ ادا کی جائے اس دن چاند منزل بطین میں ہوگا، اسی طرح بالترتیب ادا کی جائے۔

ابجد قمری کے ۲۸ حروف ہیں اور چاند کی کل منزلیں بھی ۲۸ ہیں، اگر زکوٰۃ ادا کرتے وقت ترتیب کا خیال نہیں رکھا جائے گا تو کسی بھی حرف کی زکوٰۃ اس کے صحیح وقت پر ادا نہیں ہوگی۔

جواب۳: دوران چلہ اگر طبیعت ناساز ہوجائے تو انگریزی دوا سے پرہیز کیا جائے، یونانی دوا لی جاسکتی ہے، انگریزی دواؤں میں الکحل کا استعمال ہوتا ہے اور دواؤں میں الکحل کی شمولیت ایک طرح کی بدپرہیزی ہے، چنانچہ اللہ کے نیک بندوں نے انگریزی دواؤں سے عام حالات میں بھی احتراز کیا ہے۔

جواب۴: حروف تہجی کی زکوٰۃ اصغر ہو یا اکبر اس میں کسی پرہیز کی ضرورت نہیں ہے، البتہ یہ بات یاد رکھیں کہ پڑھنے والے عملیات اور وظائف کے درمیان اپنی زبان کو گناہوں سے اور بری باتوں سے محفوظ رکھیں اور اپنے مزاج کو اپنے عمل کے مزاج سے ہم آہنگ کرنے کی کوشش کریں۔ مثلاً اگر آپ رزق کی وسعت کے لئے یارزاق پڑھ رہے ہیں تو اس عمل کے دوران غریبوں کو خوراک حسب استطاعت فراہم کرنے کی کوشش کریں، اگر آپ محبت میں کامیابی کے لئے "یاودود" کا ورد کررہے ہوں تو آپ سب سے خود بھی محبت کرنے کی فطرت کو اپنائیں، تب ہی آپ کو اپنے عمل میں کامیابی ملے گی، حروف تہجی کی زکوٰۃ کے دوران اپنی زبان کی بطور خاص حفاظت کریں، اگر زبان کی حفاظت بری اور فحش باتوں سے نہیں ہوگی تو زکوٰۃ میں نقص رہے گا۔ جو آگے چل کر اعمال میں نقصان کا باعث ثابت ہوگا۔

جواب۵: جلالی، جمالی پرہیز اور ترک حیوانات کے لئے فن کی

کتابوں کا مطالعہ کریں، مختصراً یہ سمجھیں کہ جمالی پرہیز میں ہر طرح کا گوشت، بدبودار اشیاء، کچا لہسن، پیاز وغیرہ سے پرہیز کرنا چاہئے، جلالی پرہیز میں وہ پرہیز ضروری ہے جو تفصیل جمالی پرہیز میں درج ہوئی ہے اس کے علاوہ بیوی کے ساتھ، حقہ بیڑی سگریٹ، تمباکو خوری، سرکہ، اور وہ تمام غذائیں جو ثقل پیدا کرتی ہیں یا جو ریاح لانے والی ہوتی ہیں ان سے پرہیز کرنا چاہئے، ترک حیوانات میں ہر اس چیز سے پرہیز کرنا چاہئے جو جانوروں سے تعلق رکھتی ہوں، جیسے گوشت، دودھ، دہی، بالوں کی ٹوپی یا کھال کی جائے نماز وغیرہ۔

ترک حیوانات میں پھلوں سے بھی احتراز کرنا چاہئے۔ جو اور جوار کی روٹی کھا سکتے ہیں، لیکن گڑ نہیں کھا سکتے۔

جواب ۶: اگر کسی عامل نے حصار کی زکوٰۃ ادا کر رکھی ہوگی تو اس کا حصار بہت قوی ہوگا، اس لئے افضل یہی ہے، جس حصار کو عمل سے پہلے باندھنے کی نیت ہو اس کی زکوٰۃ ادا کر دینی چاہئے۔

جواب ۷: ہم عرض کر چکے ہیں کہ حصار کرنا ہر عمل سے پہلے افضل ہے، اگر حروف تہجی کی زکوٰۃ با موکل ادا کرنے کا خیال ہو تو حصار کرنا ضروری ہے۔

جواب ۸: اعمال کے لئے تنہائی کا شرط ہے۔ اگر موکل تابع کرنا ہے تو پھر روزانہ رجال الغیب کا خیال رکھنا ضروری ہوگا، اگر رجال الغیب مشرق میں ہوں تو عامل کو اپنا رخ مغرب کی طرف کرنا چاہئے۔ دوران عمل اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ عامل اور رجال الغیب کا آمنا سامنا نہ ہو اور اگر موکل تابع کرنے کی نیت نہیں ہے تو پھر ہر عمل میں عامل کو اپنا رخ بیت اللہ کی طرف کرنا چاہئے۔

جواب ۹: آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ ہر حرف کا تعلق چاند کی کسی نہ کسی منزل سے ہے اور ابجد قمری کی ترتیب چاند کی منزلوں کی ترتیب کے مطابق ہے، صرف عامل کو پہلے دن اس بات کا خیال رکھنا ہے کہ چاند منزل شرطین میں، پہلے دن جب چاند منزل شرطین میں ہوگا تو الف کی زکوٰۃ ادا کی جائے گی، کیوں کہ حرف کا تعلق منزل شرطین سے ہے، اگلے دن با کی زکوٰۃ ادا کی جائے گی اور حرف با کا تعلق منزل بطین سے ہے۔ تیسرے دن ج کی زکوٰۃ ادا کی جائے گی اس لئے کہ حرف ج کا تعلق چاند کی تیسری منزل سے ہے، جس کا نام ثریا ہے۔ اسی طرح بالترتیب زکوٰۃ ادا کرتے وقت آخری حرف غ کی زکوٰۃ اس وقت ادا کی جائے گی جب چاند اپنی آخری منزل میں ہوگا، جس کا نام منزل رشا ہے اور یہ منزل صرف غ سے تعلق رکھتی ہے۔ پہلے دن کے بعد جب بالترتیب روزانہ ہر حرف کی زکوٰۃ ادا کریں گے تو خود بخود ہر حرف کی زکوٰۃ صحیح وقت میں ادا ہوتی رہے گی۔

جواب ۱۰: حروف تہجی کی زکوٰۃ اکبر ادا کرتے وقت رجال الغیب کا خیال رکھنا ضروری نہیں۔ رجال الغیب کا خیال رکھنا اس وقت ضروری ہے جب ہم نظر نہ آنے والی کسی مخلوق کو تابع کرنے کے لئے عمل کر رہے ہوں۔

جواب ۱۱: حروف تہجی کی زکوٰۃ اصغر ادا کرنے کا قاعدہ یہ ہے کہ ہر حرف کو روز ۴۴۴۴ مرتبہ پڑھیں اور زکوٰۃ کی شروعات اس وقت کریں جب چاند منزل شرطین میں ہو، بالترتیب زکوٰۃ ادا کریں گے تو ۲۸ دنوں میں زکوٰۃ ادا ہوگی۔ ہمارے نزدیک یہ زکوٰۃ اصغر ہوگی اور یہ ایک سال کے لئے کافی ہوگی، لیکن اگر اسی طرح لگاتار ۳ سالوں تک زکوٰۃ ادا کر دی جائے یا پے در پے ۳ مہینوں تک اسی طرح زکوٰۃ ادا کر دی جائے تو زکوٰۃ اکبر ادا ہو جائے گی جو دائمی ہوگی، اس کے بعد زکوٰۃ ادا کرنے کی ضرورت نہیں۔

جواب ۱۲: منزل شرطین کا وقت دن رات میں کسی بھی وقت شروع ہو سکتا ہے، اس کے لئے عامل کو ہر سال کی تقویم یا جنتری اپنے پاس رکھنی چاہئے تاکہ وقت کے تعین میں کوئی غلطی نہ ہو۔ امید ہے کہ ان جوابوں سے آپ کو تشفی ہوگئی ہوگی، اگر کوئی تشنگی باقی رہ گئی ہو تو پھر دستک دیں، انشاء اللہ مزید مطمئن کرنے کی کوشش کریں گے، ہمیں خوشی ہوتی ہے کہ دینی مدارس کے علماء اب ان باتوں پر غور کر رہے ہیں اور روحانی عملیات کو صحیح ڈھنگ سے کرنے کے لئے زکوٰۃ وغیرہ کی تحقیق کر رہے ہیں، اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آج سے بیس برس پہلے ہم نے جس تحریک کا آغاز کیا تھا آہستہ آہستہ وہ اثر انداز ہو رہی ہے۔

اللہ ہم سب کو اپنے بزرگوں کے چھوڑے ہوئے علمی اثاثہ سے استفادہ کرنے کی توفیق اور اہلیت عطا فرمائے۔

ہماری ایک غلطی

سوال از: منیر احمد ٹیلر ماسٹر ——— مہو (ایم پی)

محترم ماہنامہ طلسماتی دنیا سے عرصہ دراز سے تعلیم حاصل کرتا رہا

ہوں،ہمیں مہارت اسی سے حاصل ہوئی ہے۔

جون ۲۰۱۳ء کا ماہنامہ میں نے پڑھا۔قسط نمبر:۲۵ پر بذریعہ آیات ربانی کا مطالعہ کیا جو آیت اس میں دی ہے اس کے اعداد میں فرق ہے۔ گستاخی کی معافی کا طلب گار ہوں امید ہے کہ عام کریں گے۔

رَبِّ احکم	۴۱۲
وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ	۵۸۸
الْمُسْتَعَانُ	۶۵۲
عَلٰی مَا تصفُوْنَ	۷۷۷
	۲۴۲۹

مکرمی جناب عَلٰی مَا کے عدد جوڑنے میں کتابت میں کچھ فرق ہے،معذرت کے ساتھ شاید میں تو غلطی پر نہیں اس لئے اس اصلاح چاہتا ہوں۔

۴۱۲ ۵۸۸ ۷۸۶ ۶۵۲ ۷۷۷

رَبِّ احکم بالحق	وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ	الْمُسْتَعَان	عَلٰی مَا تَصِفُوْن
۶۵۳	۷۳۵	۴۱۳	۵۸۷
۷۳۴	۶۵۰	۵۹۰	۴۱۴
۵۸۹	۴۱۵	۷۳۳	۶۵۱

۷۸۶

۵۹۹	۶۱۳	۶۱۰	۶۰۷
۶۱۱	۶۵۶	۶۰۰	۶۱۲
۶۰۵	۶۰۸	۶۱۵	۶۰۱
۶۱۴	۶۰۲	۶۰۴	۶۰۹

مکرمی جناب ۲۰۰۱ء اکتوبر سے سعودی عرب چلا گیا تھا، اسی لئے میں آپ کا طالب علم ہوں اور طلسماتی دنیا سے میں نے سعودی عرب جانے کا اور دیگر پریشانیوں سے اسی کی طلسماتی عملیات سے فائدہ حاصل کرتا رہوں۔

میرے میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ سورج کو چراغ دکھاؤں، کیوں کہ یہ میری دماغ کی اپج ہے، اس لئے جناب سے اس آیت نقش کی اصلاح چاہتا ہوں۔

طلسماتی دنیا کے مطالعہ سے ہر طرح کی پریشانیوں سے نجات اور مہارت حاصل ہوسکتی ہے۔

جواب

حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ اَلْاِنْسَانُ مُرَکَّبٌ مِنَ الْخَطَاءِ وَالنِّسْیَانِ. انسان خطاؤں اور بھول چوک سے مرکب ہے۔انسان کتنی بھی احتیاط برتے پھر اس سے غلطی ہوئی جاتی ہے،لیکن آپ کا خط پڑھ کر ہمیں خوشی ہوئی کہ طلسماتی دنیا پڑھنے والوں میں اتنا شعور پیدا ہوگیا ہے کہ عاملوں کی غلطیاں پکڑ سکتے ہیں اور حد تو یہ ہے کہ اپنے استاد کو بھٹکنے نہیں دے سکتے۔

دعا کرتے رہیں کہ طلسماتی دنیا باقی رہے اور اس کی روحانی تحریک پروان چڑھتی رہے تاکہ اس لائن کے شہسوار صحیح طور سے میدان عملیات میں دوڑ لگاتے رہیں اور اللہ کے بندوں کی نیا پار لگاتے رہیں۔

آیات کے اعداد نکالنے میں ہم سے غلطی ہوگئی ہے جس کی وجہ سے نقش غلط بن گیا ہے اور نقش ذوالکتابت ہی غلط بن گیا تو پھر نقش عدد کیسے صحیح رہتا، اس میں بھی غلطی ہوگئی اور نقش مربع غلط ہوگیا تو نقش مثلث بھی درست نہیں رہا، کیوں کہ کسی بھی آیت کے اعداد میں جب ایک جگہ بھی غلطی ہوجائے گی تو پھر ہر جگہ غلطی ہوتی رہے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

رَبِّ احکم بالحق	وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ	الْمُسْتَعَان	عَلٰی مَا تَصِفُوْن
۶۵۳	۷۳۵	۴۱۳	۵۸۷
۷۳۴	۶۵۰	۵۹۰	۴۱۴
۵۸۹	۴۱۵	۷۳۳	۶۵۱

نقش عددی اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۵۹۹	۶۱۳	۶۱۰	۶۰۷
۶۱۱	۶۰۶	۶۰۰	۶۱۲
۶۰۵	۶۰۸	۶۱۵	۶۰۱
۶۱۴	۶۰۲	۶۰۴	۶۰۹

پہنے والا نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۸۱۳	۸۰۵	۸۱۱
۸۰۷	۸۱۰	۸۱۲
۸۰۹	۸۱۴	۸۰۶

یہ نقش آتشی چال کی درستگی ہے، باقی عناصر کے نقوش اسی کی روشنی میں تمام قارئین درست کرلیں۔

ہم آپ کے شکر گزار ہیں کہ آپ نے ہماری غلطی کی نشاندہی کی اور ہمیں اصلاح کا موقع اور توفیق ملی۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آپ اور ہمارے تمام قارئین اسی دلچسپی اور گہری نظر کے ساتھ طلسماتی دنیا کا مطالعہ کرتے رہیں گے تاکہ طلسماتی دنیا روحانی عملیات کی راہوں میں بھٹکنے سے محفوظ رہے۔ اس طرح کی غلطیوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کسی بھی عامل کو خواہ وہ استاد کا درجہ کیوں نہ رکھتا ہو کسی زعم اور تکبر کا شکار نہیں ہونا چاہئے۔ اللہ اگر حفاظت نہ کرے تو بڑے بڑے شیخ بھی لڑکھڑا سکتے ہیں اور علامۂ وقت سے بھی ایسی غلطیاں سرزد ہوسکتی ہیں کہ جن کو دیکھ کر نابالغ بچے بھی مذاق اڑانے پر مجبور ہوجائیں۔ اللّٰھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنابه.

ایک مشورہ

سوال از: الحاج مولانا محمد طیب توگی ——— النادور

امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے اور خدمت خلق میں مصروف ہوں گے، اللہ قبول فرمائے اور مزید ترقی عطا فرمائے۔

دیگر یہ کہ بندہ ناچیز کی رائے یہ ہے کہ آپ کی کمیٹی میں ہر ریاست کی جانب سے ایک رکن ہو یا ۱۵ ممبران کی کمیٹی میں۔ جنوبی ہندوستان سے بھی کوئی رکن ہو تو بہتر ہوگا، ادارہ کو تقویت ملے گی۔ تاہم ہسپتالوں کا قیام، اسکولوں کا قیام آپ کا اقدام قابل تعریف ہے۔ اللہ مزید ترقی عطا فرمائے آمین۔

جواب

ادارہ خدمت خلق دیوبند جنوری ۱۹۸۰ء میں قائم ہوا تھا اور اس کی شروعات حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب نور اللہ مرقدہ کے دست مبارک سے ہوئی تھی، جو ولی کامل اور عارف باللہ تو تھے ہی لیکن مسلک دیوبند کی روح بھی تھے۔ ادارہ خدمت خلق تقریباً ۳۰ برسوں سے اللہ کے بندوں کی بلاتفریق مذہب وملت خدمت انجام دے رہا ہے اور اپنے مقصد میں اللہ کے فضل وکرم سے آخری حد تک کامیاب ہے۔ ہر سال لاکھوں لوگ اس سے مستفیض ہوتے ہیں، اور ہر سال ہزاروں تشنہ لوگوں کی یہ پیاس بجھاتا ہے۔ اس کی کمیٹی ۲۱ ممبران پر مشتمل ہے، اس کی کارکردگی کا دائرہ کل ہند وسیع کرنے کے لئے کئی صوبوں کے ممبران منتخب کرنے پڑے تھے۔ جنوبی ہند کے ۳ ممبران ادارہ خدمت خلق کے باقاعدہ ممبر ہے۔ مولانا فیصل الغنی، مولانا عمیر مدنی اور جناب یعقوب صاحب ادارہ خدمت خلق کی کمیٹی کے رکن ہیں۔

انشاء اللہ خدمت کا دائرہ وسیع تر کرنے کے لئے آئندہ دوسرے صوبوں کے ممبران بھی منتخب کئے جائیں گے۔ دو ممبران کی جگہ خالی ہے، ایک ممبر کا انتقال ہوگیا ہے اور ایک ممبر مستعفی ہوگئے ہیں۔ سردست ہمیں گجرات اور بنگال کے ممبران درکار ہیں اگر آپ کی نظروں میں کوئی معتبر شخصیت ہو تو ہمیں مطلع کریں۔ ادارہ خدمت خلق کی خدمت کو حضرت مفتی عتیق الرحمٰن عثمانی نے بھی سراہا جو جمعیۃ العلماء کے صف اول کے بزرگوں میں شامل تھے اور جن کے برادر حضرت مفتی عزیز الرحمٰن کو دارالعلوم دیوبند کے فتاویٰ مرتب کرنے کا اعزاز عطا ہوا تھا۔

ادارہ خدمت خلق کے امدادی شفاخانہ میں حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند تشریف لائے تھے اور انہوں نے اس وقت ادارہ کی خدمات کو بزرگانہ انداز میں خراج محبت پیش کیا تھا۔

دعا کریں کہ اس ادارے کی خدمات کا دائرہ اس قدر وسیع ہوجائے کہ اللہ کی تمام مخلوق اس سے استفادہ کرے۔

منزل کی طرف رواں دواں

سوال از: شیخ ذاکر حسین ——— گنگوہ

احقر کا روحانی سفر آپ کی دعاؤں سے خیر وعافیت سے چل رہا ہے، خداوند کریم سے امید ہے کہ آپ بھی خیریت سے ہوں گے۔ اللہ رب العزت آپ کی عمر میں برکت اور صحت وتندرستی میں اضافہ فرمائے

اور ہمیں آپ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کی امیدوں پر پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

احقر کے نانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک اچھے عامل اور مخلص خادم تھے، بعض مرتبہ تو ان کے پاس اتنے غریب مریض بھی آجایا کرتے تھے جن کے پاس اپنے گھر واپس جانے کو کرایہ تک نہ ہوتا تھا۔ حضرت نانا صاحبؒ ان کا علاج بھی کرتے تھے اور ان کو کرایہ بھی اپنی جیب سے دیتے تھے، آپ کے انتقال کے بعد احقر نے بہت سے عمل کیے، لیکن عمل کے شایان شان کامیابی نہ ملنے کی وجہ سے احقر کی حالت صحرا میں بھٹکے ہوئے مسافر کی طرح ہوگئی تھی۔ لیکن ایک جوش وامید تھی جو میرے قدموں کو رکنے نہ دیتی تھی، اسی اثنائے راہ میں اللہ رب العزت نے آپ جیسے استاد کی رہبری عطا فرمائی، احقر کو منزل مقصود تک پہنچنے کی امید بڑھ گئی۔ احقر کے سورۂ یٰسین شریف کے چلے الحمدللہ پورے ہوگئے ہیں۔ ان کے ساتھ درود عام، درود چشتیہ، درود ابراہیم کی زکوٰۃ بھی مکمل ہوگئی ہے۔ ابجد قمری کی زکوٰۃ منزل شرطین سے شروع کرکے منزل رشا تک پوری کی، جس میں تقریباً دو گھنٹے کا وقت لگ جاتا تھا۔ اس کے بعد آبی نقش کو نوچندی جمعرات سے شروع کیا۔ چڑھتے سورج میں لگ بھگ ۱۱:۲۵ تک لکھ لیا کرتا تھا اور دریا، جمنا میں ڈال کر لگ بھگ ۱۲:۴ تک واپسی ہوجایا کرتی تھی، تعویذ دریا میں بارہ سوا بارہ کے درمیان ڈال دیا کرتا تھا، اب خاکی نقش کی زکوٰۃ چل رہی ہے، جنھیں قبرستان میں ایک پیڑ کے ارد گرد دفنا رہا ہوں، دریافت طلب بات یہ تھی کہ اس کے بعد بادی نقش کی زکوٰۃ شروع کرنی ہے اور ان کو پھل دار درخت پر لٹکانا ہے۔

برائے مہربانی یہ بتلا دیجئے کہ پندرہ تعویذوں الگ الگ دھاگے میں باندھ کے لٹکانا ہے یا پندرہ تعویذ کسی کپڑے کی تھیلی میں بند کرکے لٹکانے ہیں، احقر کے پاس کچھ ضرورت مند آجاتے ہیں تو احقر آیت الکرسی، سورۂ جن، سورۂ مزمل یا معوذتین میں کوئی سی سورت پڑھ کر دم کردیتا ہے، کچھ ضرورت مند جو زیادہ پریشان ہوتے ہیں، لگاتار پانچ یا سات دن تک دم کرانے آجاتے ہیں، جس سے اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں شفا عطا فرمادیتا ہے۔ اگر مناسب سمجھیں تو میں اس سلسلے کو جاری رکھوں ورنہ جو آپ کا حکم ہو ارشاد فرمائیں۔

تحفۃ العاملین صفحہ ۱۶۴ پر بخورات کی تفصیل میں زہرہ کی بخورات نہیں ہیں۔ اگر اس کی کوئی بخورات ہیں تو لکھ دیجئے، اگر زہرہ کی کوئی بخورات نہیں ہے تو عامل کو عمل کرتے ہوئے اس ساعت میں کیا کرنا چاہئے۔ سورج طلوع ہوتے ہی پہلی ساعت شروع ہوجاتی ہے

(تحفۃ العاملین ص:۲۲۱)

ہفتہ کے دن پہلی ساعت زحل کی ہے اور بارہویں ساعت زہرہ کی ہفتہ کے دن تیرہویں ساعت عطارد کی ہوگی یا مریخ کی مانی جائے گی۔

دعا کیجئے اللہ تبارک وتعالیٰ احقر کو عاجزی، انکساری وتواضع کی دولت عطا فرمائے اور مخلص ومطیع خادم بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

جواب

اللہ کا فضل وکرم ہے کہ طلسماتی دنیا کی چھیڑی ہوئی تحریک ان دنوں شباب پر ہے اور اللہ نے آپ جیسے طالب علموں کو یہ توفیق عطا کردی ہے کہ آپ اس میدان میں باقاعدگی کے ساتھ اپنا سفر جاری کیے ہوئے ہیں۔ تعویذ تو سبھی کررہے ہیں، مدرسے کا مہتمم ہوں، مدرسے کا سفیر ہو، مدرسے کا مدرس ہو یا مدرسے کا چوکیدار ہو، حسب ظرف اور حسب اہلیت سبھی اس کام میں مصروف ہیں، لیکن بہت کم لوگ ایسے ہیں جو اس فن کو باقاعدگی کے ساتھ سیکھتے ہوں، دنیا کا کوئی بھی فن ہو وہ استاد کے بغیر حاصل نہیں ہوتا۔ مشہور عام ہے کہ یہ بات کہ کتابیں پڑھنے سے علم نہیں حاصل ہوتا، صرف معلومات میں اضافہ ہوتا ہے اور علم تب ہی آتا ہے جب کسی استاد کے سامنے طالب علم زانوئے ادب تہہ کرے، آج کے دور میں بخاری اور مسلم کے اردو تراجم شائع ہوچکے ہیں اور قرآن حکیم کے ترجموں سے تو کتب خانہ بھرے پڑے ہوئے ہیں، ان تراجم کو پڑھنے کے بعد کوئی عالم دین نہیں بن سکتا، نہ کوئی اسے عالم دین ماننے کو تیار ہوگا۔ مستند عالم تو وہی کہلائے گا کہ جس نے کسی مدرسے میں یا کسی معتبر استاد کے روبرو یا کسی مستند عالم کی رہنمائی میں کتب بینی کی زحمت برداشت کی ہو۔ آج کا چلن یہ ہے کہ لوگ چند عملیات کی کتابیں پڑھ کر تعویذ گنڈے شروع کردیتے ہیں، حالانکہ وہ روحانیت کی الف بے سے بھی واقف نہیں ہوتے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن میں کسی قدر سنجیدگی اور خدا ترسی ہے جب کہ اکثریت کا عالم تو یہ ہے کہ وہ کتاب پڑھنے کی بھی اہلیت نہیں رکھتے اور وہ میدان عملیات میں پورے زور وشور کے ساتھ دندنا رہے ہیں اور لوگوں کو بے وقوف بنارہے ہیں، لیکن اللہ کا احسان اور اس کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ طلسماتی دنیا کی تحریک رنگ لائی اور آج ہر طالب علم آپ کی طرف باقاعدگی کے ساتھ چلہ کشی میں مصروف ہے اور صحیح قسم کے عامل

بننے کے لئے کئی ریاضتوں کی مشقتوں سے گزر رہے ہیں۔ اللہ آپ سب کو اس لائن میں ثابت قدم رکھے اور اس کے علم کے ذریعہ اپنے بندوں کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ہفتے کی تیرہویں ساعت یعنی شب اتوار کی پہلی ساعت عطارد کی ہے۔ آپ اللہ کے بندوں کی جھاڑ پھونک کررہے ہیں، کرتے رہیں، لیکن دوران تربیت کسی کو تعویذ دینے کی غلطی نہ کریں، کیوں کہ دوران ریاضت وتربیت تعویذ دینے سے رجعت کا اندیشہ رہتا ہے اور اگر طالب علم رجعت کا شکار ہوجاتا ہے تو آئندہ کے مسائل میں مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔

یہ کہنا کہ میں اس سے زیادہ نہیں جانتا انسان کو برا لگتا ہے وہ اپنی کم دانی کا اظہار کرتے ہوئے اپنی توہین محسوس کرتا ہے، لیکن سچ تو یہ ہے کہ جن لوگوں میں عالم یا عامل بننے کی صلاحیت ہوتی ہے وہ اپنی کم دانی کا اظہار کرتے ہوئے کبھی نہیں جھجکتے جو اپنی کم مائیگی کا اظہار کرتے ہیں۔ ایک دن علم ومعرفت کا سرمایہ ان ہی کو عطا کیا جاتا ہے۔ یہ اللہ کا مزاج ہے وہ اس کو نوازتا ہے جن میں عاجزی بھی ہوتی ہے اور اپنی کم علمی اور کم دانائی کا احساس بھی۔

جو لوگ خود کو عالم، عامل یا دانشور سمجھتے ہیں وہ زیادہ تر کورے ہوتے ہیں اور ان کا زعم بڑائی ایک دن انہیں شرمندگی سے دوچار کردیتا ہے۔ جب تک آپ باقاعدہ کسی قابل نہ بن جائیں اس وقت تک لوگوں کے سامنے یہی ظاہر کریں کہ آپ اس فن کا علم حاصل کررہے ہیں ابھی باقاعدہ عامل نہیں بنے ہیں۔ آپ کی عاجزی اور انکساری ایک دن آپ کو قابل اعتبار بنادے گی اور آپ رجعت وغیرہ سے بھی محفوظ رہیں گے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ جیسے تمام طلباء کو استقامت عطا کرے اور کسی قابل بنا کر آپ جیسے طلباء کو اپنے بندوں کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

خبیث کا اثر

سوال از: (نام ندارد)

عرض ہے کہ میری ہمشیرہ تقریباً تیرہ سال سے بہت پریشان ہیں۔ ڈاکٹروں سے علاج کرایا گیا کوئی فائدہ نہیں ہوا نیز عاملین حضرات سے بہت ہی علاج کرایا مگر نظر نہیں آرہا ہے، البتہ عاملین حضرات یہ کہتے ہیں کہ خبیث کا اثر ہے۔ جس کی وجہ سے پیٹ میں لیموں کے مانند ایک گولہ بنا ہوا ہے، جس کے چلنے سے تکلیف زیادہ ہوجاتی ہے اور نماز وتلاوت اور اذکار وغیرہ تو بہت دشوار ہوگئے ہیں۔ کوئی نسخہ تجویز فرمادیں تاکہ اس بندی کو اور اس مرض میں مبتلا اور لوگوں کو چھٹکارا مل جائے اور اپنی زندگی ہنسی خوشی گزارنے کے حق دار بن جائیں۔ اللہ آپ کو دنیا وآخرت کی بھلائی سے نوازے عین کرم ہوگا۔

جواب

آپ نے اپنی بہن کا نام نہیں لکھا، ہم تشخیص کیسے کریں کہ اس پر کس طرح کے اثرات ہیں۔ عاملین کی رائے کے مطابق اس پر کسی خبیث کا اثر ہے تو اس سے نجات حاصل کرنے کے لئے یہ نقش بہن کے گلے میں ڈال دیں۔

اس نقش کو موم جامہ کے بعد کالے کپڑے میں پیک کرلیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۸	۱۵۲	۱۴۸	۱۴۵
۱۴۹	۱۴۴	۱۳۹	۱۵۱
۱۴۳	۱۴۶	۱۵۴	۱۴۰
۱۵۳	۱۴۱	۱۴۲	۱۴۷

اور اپنی بہن کو یہ نقش گلاب وزعفران سے چینی کی پلیٹ پر لکھ کر تازہ پانی سے دھو کر روزانہ پلائیں اور اس عمل کو ۴۰ دن تک جاری رکھیں، انشاء اللہ بہن کو خبیث کے اثرات سے نجات مل جائے گی۔

۷۸۶

۱۹۸	۱۹۰	۱۹۵
۱۹۲	۱۹۴	۱۹۷
۱۹۳	۱۹۹	۱۹۱

اگر ان نقوش کو خود نہیں لکھ سکتے تو کسی عامل سے لکھوالیں۔ آئندہ اگر کسی کے لئے خط لکھیں تو اس کا نام اور اس کی ماں کا نام ضرور لکھیں اور اپنا نام بھی لکھیں۔ نام کا اخفاء ہر جگہ اچھا نہیں ہوتا۔

نام رکھنا

سوال از: عبدالرشید نوری ——————— بھوپال

جنید، زبیر، رحمان، ریحان، فیضان، فرحان، پرویز اور فیصل ناموں کے معنی کیا ہیں، مسلمانوں کو یہ نام رکھنے چاہئے یا نہیں۔ یہ نام کیا جلالی ہیں اور جن کے یہ نام یہ ہوں کیا وہ ضدی اور غصہ ور ہوتے ہیں۔ برائے کرم ماہنامہ طلسماتی دنیا میں جواب عطا ہو۔

جواب

جنید چاند کو کہتے ہیں، زبیر ہر بھرے درخت کو کہتے ہیں، رحمان کا مطلب ہے بہت زیادہ رحم کرنے والا، فیضان، فیض لٹانے والے کو کہتے ہیں فرحان کا مطلب خوش وخرم، فیصل، فیصلہ کرنے والے کو کہا جاتا ہے، یہ سب نام اچھے ہیں اوران ناموں کو رکھا جاسکتا ہے۔ ان کے معانی بھی اچھے ہیں، لیکن آپ نے ایک نام پرویز بھی لکھا ہے، یہ نام اچھا نہیں ہے۔ محتاط علماء نے اس نام سے پرہیز کرنے کے لئے کہا ہے، دراصل پرویز نام کے ایک شخص سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم پر الزام تراشیاں کی تھیں، اس لئے اس نام سے احتراز کرنا چاہئے۔ سوچئے اگر کوئی شخص اپنا نام ابوجہل یا سلمان رشدی رکھ لے تو کیا یہ درست ہوگا؟ ظاہر ہے کہ نہیں تو اسی طرح پرویز نام رکھنا بھی درست نہیں ہے۔

ویسے ایسا نام اچھے بچوں کا نہیں رکھنا چاہئے جن کے شروع میں پ یا چ ہو، کیوں کہ پ اور چ قرآن حکیم میں نہیں ہے، جو حرف قرآن مجید میں نہیں ہے اس حرف سے جو نام شروع ہوتا ہے اس کو ارباب احتیاط نے اچھا نہیں سمجھا ہے۔ جو نام حرف آتشی سے شروع ہوتے ہیں ان میں غصہ ہوتا ہے فیضان، فرحان، فیصل وغیرہ، لیکن اگر ان کے شروع میں محمد لگادیں تو ان کا جلال کم ہوجاتا ہے۔

شادی نہیں ہوتی

سوال از: (ایضا)

بخدمت شریف حضرت۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دیگر التجا یہ ہے کہ ایک بچی ہے جس کا نام نغمہ ہے، اس کی شادی کے پیغام نہیں آرہے ہیں۔ آتے بھی ہیں تو ایک بار دیکھ کر جاتے ہیں دوبارہ نہیں آتے ہیں۔

برائے کرم اس کا روحانی علاج بتادیں تا کہ اس بچی کی شادی ہوجائے۔

جواب

جس بچی کی شادی کے پیغام نہیں آرہے ہیں اس کو تاکید کریں کہ وہ بدھ کے دن سورۂ یوسف اور جمعہ کے دن سورۂ احزاب کی تلاوت کیا کرے اور سورۂ احزاب کا نقش ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے گلے میں ڈال لے۔ انشاءاللہ تین چار ماہ کے اندر اندر نسبت قائم ہوجائے گی، انشاءاللہ۔

سورۂ احزاب کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۸۸۱۴	۸۸۸۱۷	۸۸۸۲۰	۸۸۸۰۷
۸۸۸۱۹	۸۸۸۰۸	۸۸۸۱۳	۸۸۸۱۸
۸۸۸۰۹	۸۸۸۲۲	۸۸۸۱۵	۸۸۸۱۲
۸۸۸۱۶	۸۸۸۱۱	۸۸۸۱۰	۸۸۸۲۱

جنات کی ریشہ دوانیاں

سوال از: محمد شاکر انصاری ——————— ناگپور

میں تقریباً پندرہ سال سے رسالہ ماہنامہ طلسماتی دنیا کا موقع بہ موقع مطالعہ کرتا رہا ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کو اس رسالہ کو ترقی کے راستے پر ہمیشہ گامزن رکھیں، آپ کی اور اس رسالہ کی عمر برکت کے ساتھ دراز کرے آمین۔

گزارش عرض یہ ہے کہ ہمارے مکان میں مختلف آوازیں آتی ہیں، کبھی کسی رشتہ دار یا تعلقات والے یا کسی گاہک کی آوازیں آتی ہیں اور حقیقتاً کوئی موجود نہیں ہوتا، ان آوازوں سے میری والدہ سب سے زیادہ پریشان رہتی ہے، انہیں یہ آوازیں اکثر نیند میں آتی ہیں اور اس بنا پر نیند پوری نہیں ہوتی، اس کے علاوہ ہمارے گھر میں سکون نہیں ہے اور معاش کے اعتبار سے بھی سب پریشان رہتے ہیں، گھر میں پرچون کی دکان بھی ہے، مگر اس سے خاطر خواہ آمدنی نہیں ہوتی اور میں جو بھی نیا کام شروع کرتا ہوں تو وہ کام چل نہیں پاتا۔ الحمدللہ میں ایک حافظ قرآن

ہوں اور بستی کے قریب کے مکتب میں تقریباً چار سال سے مدرس ہوں اور وہاں ترقی کا خواہش مند ہوں، میرے والد صاحب بھی حافظ قرآن تھے اور کئی سال تک مختلف مساجد میں امامت کے فرائض انجام دیئے۔ شہر کے بڑے مدرسہ میں بھی رہے، اس کے بعد ان تمام چیزوں کو چھوڑ کر روحانی علاج سے ملحق ہوگئے اور تاحیات اس خدمت کو انجام دیئے اور سیکڑوں بندگان خدا بفضلہٖ تعالیٰ شفایاب ہوئے۔ ان کے اس دار فانی سے رحلت فرمانے کے بعد ہماری یہ پریشانیاں بڑھتی ہی گئیں۔

لہٰذا آپ سے بہت ہی مؤدبانہ وعاجزانہ درخواست ہے کہ ہماری ان پریشانیوں کا حل فرما کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائے، عین نوازش ہوگی۔

جواب

آپ کے گھر میں جنات کے اثرات ہیں، ان ہی اثرات کی وجہ سے آپ کے گھر میں عجیب طرح کی آوازیں آتی ہیں۔ ان اثرات کی وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ آپ کے والد روحانی علاج کیا کرتے تھے، اب وہ اس دنیا میں نہیں رہے، انہوں نے جن لوگوں کو اثرات سے نجات دلائی ہوگی اب وہی اثرات آپ لوگوں کے لئے بالخصوص آپ کی والدہ کے لئے دردِ سر بن رہے ہوں گے۔ اکثر ان عاملین کی اولاد کے ساتھ ایسا ہوتا ہے جو کسی نسبت سے جڑے ہوئے نہیں ہوتے، جن گھروں میں اثرات ہوتے ہیں ان گھروں کے افراد طرح طرح کی بیماریوں کا شکار بھی رہتے ہیں اور ان کی معاشی حالت بھی ابتر رہتی ہے، ان اثرات سے نجات حاصل کرنے کے لئے روزانہ سورۂ بقرہ کی تلاوت خود کریں یا کسی سے کرائیں، انشاءاللہ اثرات سے نجات ملے گی۔

سورۂ بقرہ کی تلاوت کے ساتھ ساتھ اس نقش کو پانچ عدد لکھیں۔ گھر کے چاروں کونوں میں اس نقش کو دبادیں اور ایک نقش مکان کے بیچ میں دبادیں، اگر کسی کونے میں بیت الخلاء ہو تو اس سے کچھ ہٹ کر دبادیں۔ نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۷۸۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	سلام علیٰ نوح فی العالمین	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
سلام قولا من رب رحیم	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	سلام علیٰ الیاسین
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دکان کی ترقی کے لئے یہ عمل کریں کہ جب دکان کھولیں اور بند کریں تو ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھ لیا کریں اور دکان میں بیٹھ کر "یاواسع" ۱۳۷ مرتبہ پڑھ لیا کریں، انشاءاللہ کچھ دنوں کے بعد آپ کو محسوس ہوگا کہ فروختگی بھی ہورہی ہے اور خیر وبرکت بھی۔

قرآن حکیم کا پڑھنا خوش نصیبی کی بات ہے۔ اللہ نے آپ کو یہ موقع عطا کیا ہے اس کو غنیمت جانیں اور پوری دلجمعی اور ذمہ داری کے ساتھ تدریس کی خدمت انجام دیتے رہیں، انشاءاللہ آپ کے فرض کی ادائیگی کا اندازہ کرکے مدرسے کے ذمہ داران آپ کی تنخواہ میں ضرور اضافہ کریں گے۔ اگر آپ اپنے والد کی طرح روحانی عملیات کی لائن سے اللہ کے بندوں کی خدمت کرنے کے خواہش مند ہوں تو باقاعدہ کسی عامل سے اس فن کی تربیت حاصل کریں۔ اس کے بعد اس لائن میں قدم رکھیں، کسی کتاب کا مطالعہ کرکے تعویذ گنڈے کرنے کی غلطی نہ کریں، ورنہ نقصان اٹھانے کا خطرہ رہے گا۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کو تمام اثرات اور تمام مشکلات سے نجات عطا کرے۔

☆☆☆☆☆☆☆

حضرت مولانا حسن الہاشمی کے نئے شاگرد

علامیہ نمبر-۳۲

شمار	نام	علاقہ	T. No.
87	محمد عرفان	ڈماپہ، پوسٹ دیوکولی، دھام، دربھنگہ، بہار	T/921/12
87	محمد ارشد حسین	نیشنل انٹر کالج، پیلی کوٹھی، وارانسی یوپی	T/922/12
87	محمد خالد حسین	راجا اسٹریٹ، یملگوڈے، ضلع کرنول A.P.	T/923/12
87	جمال خان	امرت نگر، جوگیشوری (W) ممبئی ایم ایس	T/924/12
87	محمد عبدالحق	گاؤں نسوہ، پوسٹ بسنترے، ضلع گڈا جھارکھنڈ	T/925/12
87	محمد اکبر	گاؤں بیلا بہادر پور، ضلع سیتامڑھی، بہار	T/926/12
88	انصاری حسان	موسن اپارٹمنٹ، نزد ملکمانی ٹاور، جوگیشوری	T/927/13
88	شیخ فضل توصیف احمد	شیرا پور روڈ، بھیم نگر، دھنڈ، ضلع پونے، ایم ایس	T/928/13
882	انوار احمد	پھاٹک دارو نہ عبدالحفیظ مرکی والان ملال کنواں، دہلی	T/929/13
883	محمد ہدایت اللہ	خلوت، حیدرآباد، اے پی	T/930/13
884	محمد شمر	شبلی ہلس، بکارواڑی، آصف نگر، حیدرآباد	T/931/13
885	علی شاہد (عبدالستار)	آزاد نگر، بلال مسجد ٹراؤل، کولہاپور، ایم ایس	T/932/13
886	مولانا عتیق الرحمن ملی	نمو حاجی بک ڈپو، بشیر گنج، بیدر، ایم ایس	T/933/13
887	محمد ثقلین شیخ مسعود	واچ میکر، چال بھدانی پیٹ، پونا، ایم ایس	T/934/13
888	محمد قاسم خان	گاندھی نگر، لور پور، بجنور، یوپی	T/935/13
889	حافظ جمیل احمد	نزد شاہی مسجد، شاہی نگر، سلوڑ، اورنگ آباد	T/936/13
890	مولانا خواجہ حسن	گاؤں خیریہ، سہاگ پور، ضلع شہڈول، ایم پی	T/937/13
891	محمد جنید	محلہ بارہ دری، شمن خاں کی گلی، سوزیان، مرادآباد	T/938/13
892	نیلوفر رحمن	محلہ پٹن، ایوسٹ ایس پی، بنگلور، ہنگولی ایم ایس	T/939/13
893	عمار احمد	نورالاسلام جامع مسجد، تھرڈ اسٹریٹ، چنئی	T/940/13
894	محمد طیب	عیسیٰ پور، پوسٹ جراری، ضلع فرخ آباد یوپی	941/13
895	محمد ذیشان	گاؤں سرور انصیر، ضلع لکھیم پور کھیری یوپی	942/13
896	احمد پاشا	محلہ بلی گنڈا، گاؤں کرم کونڈا، چتور، اے پی	943/13
897	محمد یعقوب	بالاکولوتیکولاپلے، کھمم، اے پی	T/944/13
898	حافظ سید محبوب	چنچل میٹ، سلیمان نگر، بی راجندر نگر، اے پی	T/945/13
899	محمد اظہر	ریاض کالونی، امباجوگائی روڈ، لاتور، ایم ایس	T/946/13
900	ہمایوں کبیر قادری	امن سوسائٹی، اجوا روڈ، نوجیون، گجرات	T/947/13
901	عمران خان	پرگتی پورہ، بناشنکری، بنگلور، کرناٹک	T/948/13
902	محمد عبداللہ	جونٹی پور، شب نگر، ضلع سلہٹ، بنگلہ دیش	T/949/13
903	عبدالباسط	اکتالک، شیما بازار، سلہٹ، بنگلہ دیش	T/950/13
904	محمد عادل	جاجو پورہ پارٹ 1، شاہ آبادی، ہردوئی یوپی	T/951/13
905	امجد محی الدین	حاجی پورہ، کنڈالا بازار، نلگونڈا، اے پی	T/952/13
906	تسنیم فاطمہ	سبھاش نگر محلہ، ضلع محبوب نگر، اے پی	T/953/13
907	فہیم النساء	پولیس لائن، محبوب نگر، اے پی	T/954/13
908	فرزانہ	دبیر پورہ، چار مینار، حیدرآباد اے پی	T/955/13
909	محمد علی	گاؤں سکندر پور، ضلع بیدر، کرناٹک	T/956/13
910	محمد بشیر عالم	مدینہ مسجد، ناگرچی شاہی، جے پور کوراپورٹ، اڑیسہ	T/957/13
911	منصور الحق	کنکل ایسٹ روڈ، کولکاتہ میونسپل کارپوریشن، نزد کل ڈنگ، کولکاتہ	T/958/13
912	باباغلام الدین پرواز	حسین آباد کالونی، نزد جنرل بس اڈہ، اسلام آباد اننت ناگ، کشمیر	T/959/13
913	زید احمد	نظام الدین پور، پچھوچھہ شریف، امبیڈکر نگر، یوپی	T/960/13

شاگرد بننے کے لئے اپنا نام، والدین کا نام، شناختی کارڈ، مکمل پتہ، فون نمبر، 4 پاسپورٹ سائز فوٹو اور
-/800 روپے فیس روانہ کریں اور اپنی تعلیم اور قابلیت کی وضاحت کریں۔

جاری کردہ: ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند، ضلع سہارنپور، یوپی، پن کوڈ نمبر 247554

قسط نمبر: ۲۷

مفتاح الارواح

حسن الہاشمی

علم و معرفت اور قوتِ حافظہ کے لئے

اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کو علم و معرفت کی دولت حاصل ہو تو اس کو چاہئے کہ جمعرات، جمعہ اور ہفتہ تین دن لگاتار روزے رکھے اور اس نقش کو چینی کی پلیٹ پر لکھ کر تازے پانی سے دھو کر اس سے افطار کرے۔ اگر اس نقش کو زمزم سے دھو کر پئیں تو اور بھی فائدہ حاصل ہوگا۔ اس عمل سے علم و معرفت کی دولت بھی عطا ہوگی اور قوتِ حافظہ میں زبردست اضافہ ہوگا۔ اس عمل کو تین دن کرنے کے بعد اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈال لیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

الٓمّٓ	الٓمّٓ	الٓمّٓ
الٓمّٓ	الٓمّٓ	الٓمّٓ
الٓمّٓ	نٓ والقلم وما یسطرون	الٓمّٓ

اولاد کو فرماں بردار بنانے کے لئے

آج کے دور کا یہ بھی ایک المیہ ہے کہ بچے ماں باپ کے نافرمان ہو گئے ہیں، بچے اپنی ہر خواہش اور ہر ضد منوا کے چھوڑتے ہیں، خواہ ماں باپ میں ان کی خواہش پوری کرنے کی گنجائش نہ ہو۔ اس طرح کے حالات میں گھروں میں جو پریشانیاں کھڑی ہو رہی ہیں وہ سبھی پر عیاں ہیں۔ بچوں کو فرماں بردار بنانے کے لئے اس عمل کو اختیار کریں۔ اس نقش کو سب بچوں کے گلے میں ڈالیں ورنہ پھر یہ کریں کہ یہ اس نقش کو گلاب و زعفران سے کسی چینی کی پلیٹ پر لکھ کر پانی سے دھو کر بچوں کو روزانہ پلائیں۔ ایک پلیٹ کا پانی کئی بچوں کو پلایا جا سکتا ہے۔ اس عمل کو لگاتار اکیس دن تک کریں۔ انشاء اللہ بچوں میں زبردست تبدیلی پیدا ہوگی اور رفتہ رفتہ وہ ماں باپ کے مطیع ہو جائیں گے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

فیه	لاریب	تنزیل الکتاب	الٓمّٓ
من	فیه	لاریب	تنزیل الکتاب
رب	من	فیه	لاریب
العلمین	رب	من	فیه

عملِ الٓرٰ

یہ عمل محبت اور تسخیر خلائق کے لئے بہت موثر ہے، اس کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ نوچندی جمعرات سے شروع کریں اور روزانہ نو ہزار مرتبہ پڑھیں۔ اول و آخر ۹ مرتبہ درود شریف پڑھیں، انشاء اللہ چالیس دن میں زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ چالیس دن کے بعد روزانہ ۲۳۱ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں۔ اس عمل سے جب کام لینا ہو تو عامل ۲۳۱ مرتبہ پڑھ کر طالب و مطلوب کا تصور رکھ کر کسی میٹھی چیز پر دم کر دے اور مطلوب کو کھلا دے۔ انشاء اللہ مطلوب طالب کے لئے بے قرار ہوگا۔ اگر اس عمل کو عامل اس شخص پر ۲۳۱ مرتبہ پڑھ کر دم کر دے، جو ماں باپ کا نافرمان ہے تو اس کے اس عمل سے محبت اور ماں باپ کی اطاعت اجذبہ پیدا ہوگا۔ حب کے لئے اس نقش کو طالب کے گلے میں لٹکا دیں لیکن اس عمل سے ناجائز امور میں کسی کی مدد نہ کریں۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

الٓرٰ	الٓرٰ	الٓرٰ
الٓرٰ	الٓرٰ	الٓرٰ
الٓمٓ	الٓرٰ	الٓرٰ

الحب فلاں ابن فلاں علیٰ حب فلاں ابن فلاں

عملِ الٓمٓصٓ

یہ عمل زراعت، باغبانی، ہر طرح کی نباتات کی حفاظت اور ترقی کے لئے نہایت موثر ثابت ہوتا ہے، اس عمل کی برکت سے شادیاں بھی طے ہو جاتی ہیں، یہ عمل جلالی ہے، اس لئے اس عمل کی زکوٰۃ ادا کرتے وقت جلالی پرہیز کرنا بہت ضروری ہے۔ اگر پرہیز نہیں کریں گے تو رجعت کا خطرہ رہے گا۔ اس عمل کو روزانہ سولہ ہزار ایک سو مرتبہ پڑھنا چاہئے۔ انشاء اللہ بارہ دن میں زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد روزانہ ۱۶۱ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں۔ کھیتوں اور باغوں کی حفاظت کے لئے ۱۶۱ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے ضرورت مند کو دیدیں اور کھیتوں اور باغوں میں یہ پانی چھڑکنے کی تاکید کریں۔ انشاء اللہ کھیتیاں اور باغات محفوظ رہیں گے۔ اگر کھیتیوں کے لئے کوئی دوا استعمال کرنی ہو تو اس دوا پر ۱۶۱ مرتبہ مذکورہ عمل پڑھ کر دیدیں۔ کسی کھیت یا باغ کو چوروں سے یا موذی جانوروں سے بچانا مقصود ہو تو اس عمل سوا گز سفید کپڑے پر پڑھ کر دم کر دیں اور اس کپڑے کو کسی بانس پر باندھ کر اس بانس کو کھیت یا باغ کے درمیان کھڑا کر دیں، انشاء اللہ بھرپور حفاظت رہے گی۔ اگر یہ عمل نہ کر سکیں تو پھر یہ نقش چار عدد لکھیں کر کھیت یا باغ کے چاروں کونوں میں دبا دیں، انشاء اللہ کھیت اور باغ کی حفاظت رہے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۵	۴۹	۵۷
۵۶	۵۴	۵۱
۵۰	۵۸	۵۳

تسخیر حکام کے لئے

اس نقش کو عروج ماہ میں جمعہ کے دن ساعتِ زہرہ میں لکھیں اور اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھ کر حاکم

کے سامنے جائیں، انشاء اللہ حاکم مسخر ہوگا اور نرم لہجہ میں بات کرے گا۔ (چال آتشی)

۷۸۶

ص	م	ل	ا
ل	ا	ص	م
ا	ل	م	ص
م	ص	ا	ل

اس نقش کو تسخیر وفتوحات کے لئے بھی گلے میں ڈال سکتے ہیں اور اگر اس نقش کو لکھ کر اُس لڑکی کے گلے میں ڈال دیں جس کی شادی نہ ہوئی ہو تو اس نقش کی برکت سے تین چار ماہ کے اندر اندر انشاء اللہ شادی طے ہوجائے گی۔ جب یہ نقش کسی لڑکی کو برائے شادی دیں تو نقش کے نیچے اُس لڑکی کا نام مع والدہ ضرور لکھ دیں۔

عملِ الٓمٓر

یہ عمل وبائی امراض میں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس عمل کے اعداد ۲۷۱ ہیں۔ اس عمل کو روزانہ ۲۷۱۰ مرتبہ ۲۷ دن تک پڑھیں۔ انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد روزانہ ۲۷۱ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔ جس شہر میں طاعون پھیل رہا ہو اس شہر کے کسی بھی گھر کے لئے عامل ۲۷۱ مرتبہ الٓمٓر پڑھ کر پانی پر دم کرکے دیدیں، اس پانی کو جس گھر میں بھی چھڑک دیا جائے گا وہ گھر طاعون کے اثرات سے محفوظ رہے گا۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ یہ پانی گھر کا ہر فرد کم سے کم سات دن تک پیتا رہے۔

اگر کوئی شخص اس نقش کو گلے میں ڈال لے تو وہ بھی انشاء اللہ طاعون کے حملے سے محفوظ رہے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۷	۷۰	۷۴	۶۰
۷۳	۶۱	۶۶	۷۱
۶۲	۷۶	۶۸	۶۵
۶۹	۶۴	۶۳	۷۵

مرتبہ کی بلندی کے لئے

اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کا مرتبہ بلند ہو اور دیکھنے والے اس کی عزت اور احترام کرنے پر مجبور ہوں تو اس نقش کو نوچندی جمعرات کے دن پہلی ساعت میں لکھیں اور اس کو ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنی ٹوپی میں سی لیں۔ انشاء اللہ لوگ عزت واحترام کرنے پر مجبور ہوں گے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

الٓر	الٓر	ق
الٓر	الٓر	الٓر
الٓر	الٓر	الٓر

بیماریوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے

کسی بھی طرح کا مرض ہو اس نقش کو لکھ کر گلے میں ڈالیں اور یہی نقش سات عدد لکھ کر ایک نقش کو بوتل میں ڈال کر اس کا پانی تین دن تک دن میں دو بار پلائیں۔ پینے والے نقش کو گلاب وزعفران سے لکھا جائے۔ انشاء اللہ کیسا بھی مرض ہوگا ۲۱ ردن میں مکمل طور پر اس سے نجات حاصل ہوگی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

فصّلت	آیتہ ثم	احکمت	کتٰب
من لدن	فصّلت	آیتہ ثم	احکمت
حکیم	من لدن	فصّلت	آیتہ ثم
خبیر	حکیم	من لدن	فصّلت

حمل کی حفاظت کے لئے

اگر کسی عورت کا حمل کسی طرح کے اثرات کی وجہ سے یا کسی کرنی کرتوت کی وجہ سے ساقط ہو جائے تو اس نقش کو عورت کے گلے میں اس وقت ڈالیں جب حمل کو دو ماہ کا عرصہ ہو گیا ہو۔ نقش کو لال کپڑے میں پیک کر کے عورت کے گلے میں ڈالیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

الـرٰ

الکتب	تلک
المبین	الکتب

دل کی بیماریوں سے نجات پانے کے لئے

آج کے دور میں دل کی بیماریاں عام ہو کر رہ گئی ہیں۔ جب انسان فربہ ہو جاتا ہے تو اس کے دل کو اپنی کارکردگی کا صحیح انداز میں ادا کرنے کا موقع نہیں ملتا۔ کبھی کبھی فربہی کیوجہ سے دل کی رگیں بھی بند ہو جاتی ہیں اور انسان کے جسم میں خون کی سپلائی صحیح طور پر نہیں ہو پاتی۔ جس سے ہارٹ اٹیک ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ ایسی صورت میں اور دل کی ہر بیماری کی صورت میں یہ نقش اللہ کے فضل وکرم سے تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو گلاب وزعفران سے چینی کی پلیٹ پر لکھیں اور پانی سے دھو کر پی لیں۔ اس کے بعد اپنی شہادت کی انگلی پر تھوڑا سا شہد لگائیں اور یہ آیت الٓر تلک آیت الکتاب و قرآن مبین سو مرتبہ پڑھ کر انگلی پر دم کر دیں، پھر انگلی کو چاٹ لیں اور یہ نقش لکھ کر گلے میں ڈال لیں۔ انشاء اللہ دل کی بیماریوں سے نجات مل جائے گی اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اگر کوئی وال دل کی بند بھی ہوگی تو وہ کھل جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

الـرٰ

الکتاب	تلک آیات
و قرآن	الکتاب
مبین	و قرآن

عمل کھیعص

یہ عمل سورۂ مریم کے شروع میں ہے اور سورۂ مریم قرآن کریم کے سولہویں پارے میں ہے۔ اس عمل کو غیر شادی شدہ مرد بھی کر سکتے ہیں لیکن بہتر یہ ہے کہ اس عمل کو غیر شادی شدہ لڑکیاں کریں جن کی عمر پندرہ سال سے کم نہ ہو۔ سورۂ مریم کو جن حروف مقطعات سے شروع کیا گیا ہے وہ پانچ حروف ہیں: ک، ہ، ی، ع، ص۔ ان پانچوں حروف کی الگ الگ تاثیرات ہیں جن کے الگ الگ فائدے ظاہر ہوتے ہیں اور پڑھنے والے کو الگ الگ طرح کی کامیابیاں نصیب ہوتی ہیں۔ ان حروف سے اصل فائدہ اسی وقت اٹھایا جاسکتا ہے جب ان کی ایک خاص اہتمام کے ساتھ زکوٰۃ ادا کردی ہو۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کا طریقہ یہ ہے کہ نوچندی جمعرات کو کسی بھی نماز کے بعد اس کی شروعات کی جائے اور ہر نماز کے بعد ان حروف کو پانچ سو مرتبہ پڑھا جائے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد جس جائے نماز پر نماز ادا کریں وہیں بیٹھ کر نماز کے بعد اس عمل کو کریں، جگہ نہ بدلیں۔ اس عمل کے لئے نماز کی پرسکون جگہ پر پڑھی جائے اور اگر مکمل تنہائی ہو تو اور بھی افضل ہے۔ عمل کے وقت پانچ گلاب کے تازہ پھول ایک کٹورے میں رکھ لیں اور اپنے سامنے ان حروف کا ایک نقش بھی بنا کر اپنے سامنے رکھ لیں۔ دوران عمل ان دونوں چیزوں کو دیکھتی رہیں۔ یہ بات یاد رہے کہ گلاب کے پھول پانچوں وقت کی نماز کے وقت ایک ہی رہیں گے اور اگلے دن ان پھولوں کو اٹھا کر احتیاط سے کہیں رکھ دیں اور اگلے دن پھر تازہ گلاب کے پھول منگا کر اپنے سامنے رکھیں۔ یہ عمل لگاتار نو دن تک کا ہے، اور ان دنوں میں پینتالیس گلاب کے پھولوں کی ضرورت پڑے گی۔ نو دن پورے ہونے پر جس وقت کی نماز سے اس عمل کی شروعات کی تھی اسی وقت کی نماز کے وقت عمل کو ختم کردیں اور اللہ سے اپنے عمل کی کامیابی کی دعا کریں اور اس دن یا اس سے اگلے دن پانچ کنواری لڑکیوں کی دعوت کریں اور ان کو ان کی پسند کا کھانا کھلانے کی کوشش کریں۔ انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد ان حروف کو روزانہ ۱۹۵ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالیں اور ان پھولوں کی پتیوں کو حفاظت سے رکھیں جو دوران عمل اپنے سامنے رکھے تھے۔ اس عمل کے بے شمار فائدے ہیں، ان میں سے چند فائدے یہ ہیں:

(۱) معصوم اور کمسن بچوں کی تندرستی اور بیماری سے نجات کے لئے ان حروف کو ۱۹۵ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلایا جائے، کیسی بھی بیماری ہوگی، بچوں کو اس سے نجات ملے گی اور بچوں کو تندرستی کی دولت حاصل ہوگی۔

یہ بات واضح رہے کہ اس عمل کی زکوٰۃ ان لڑکیوں اور لڑکوں کو زیادہ فائدہ پہنچاتی ہے جو زکوٰۃ کے وقت غیر شادی شدہ ہوں لیکن زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد جب وہ شادی کرلیں تو عمل افادیت میں کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن اس عمل سے استفادہ کرتے وقت عامل یا عاملہ کا پاک صاف اور باوضو ہونا ضروری ہے۔

(۲) اگر میاں بیوی میں اختلاف ہو تو ان کے اختلاف کو ختم کرنے کے لئے ان حروف کو ان کا تصور کر کے ۱۹۵ مرتبہ پڑھ کر لوبان پر دم کیا جائے اور اس لوبان کو ان کے گھر میں یا کسی اور کے گھر میں نو دن تک جلایا جائے، انشاء اللہ ان نو دنوں کے درمیان یا نو دن گزرنے کے بعد پھر اگلے نو دن پورے ہونے تک ان کا اختلاف ختم ہو جائے گا۔ یہ عمل صرف نو دن جاری رکھیں اس کے بعد اللہ کی رحمت کا انتظار کریں۔ اگر پڑھا ہوا لوبان میاں بیوی کے گھر میں جلائیں تو بہتر ہے ورنہ کسی بھی مکان میں اس کو اختلاف ختم کرنے کی نیت سے جلا سکتے ہیں۔ پڑھتے وقت ان میاں بیوی کا تصور رکھنا ضروری ہے۔

(۳) اگر خاندان کے کچھ لوگوں میں اختلاف ہو تو ان کے لئے بھی اس عمل کو کیا جاسکتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اس عمل کو نو روز تک ہر فرض نماز کے بعد پڑھا جائے اور روزانہ ہر فرض نماز کے بعد ان کے اختلاف کو ختم کرنے کی دعا کی جائے۔ انشاء اللہ بہت جلد باہمی اختلاف ختم ہو جائیں گے اور پہلے جیسی محبتیں بحال ہوں گی۔

(۴) اگر کھیعص کے نقش کو بنا کر اپنے پاس رکھ لیا جائے، پھر روزانہ میاں یا بیوی اس کو دیکھ کر پانچ مرتبہ ان حروف کو اپنے شریک حیات کے روبرو جائے تو اس کی محبت میں اضافہ ہوگا اور اگر محبت نہیں ہوگی تو رفتہ رفتہ دل میں محبت پیدا ہوگی اور پھر یہ محبت عمل کے ساتھ ساتھ بڑھتی رہے گی۔

(۵) رزق کی ترقی کے لئے، روزگار کے حصول کے لئے، قرض کی ادائگی کے لئے، خیر و برکت کے لئے، تسخیر خلائق کے لئے، دست غیب کے لئے، مقدمہ میں کامیابی کے لئے، منصب کی برقراری کے لئے اور منصب کے حصول وغیرہ کے لئے مذکورہ حروف مقطعات کا عمل تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔ اس عمل کو ایمان ویقین کے ساتھ کرنا چاہئے۔ عمل سے فائدہ اٹھانے اور فائدہ پہنچانے کا طریقہ یہ ہے کہ ان گلاب کے پھولوں کی سوکھی ہوئی پانچ پتیاں لے لیں جو زکوۃ کی ادائگی کے وقت اپنے ساتھ رکھی تھیں۔ ان پانچ پتیوں پر ۱۹۵ مرتبہ کھیعص پڑھ کر دم کر دیں اور حروف مقطعات کا وہ نقش تیار کریں جو نقش زکوۃ کی ادائگی کے وقت اپنے سامنے رکھا گیا تھا۔ اس نقش میں پانچوں گلاب کی پتیاں محفوظ کر دیں اور نقش کے نیچے مقصد بھی لکھ دیں اور یہ نقش ضرورت مند کو دیدیں۔ انشاءاللہ بہت جلد اس کو اپنے مقصد میں کامیابی مل جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ص	ع	ی	ہ	ک
ی	ہ	ک	ص	ع
ک	ص	ع	ی	ہ
ع	ی	ہ	ک	ص
ہ	ک	ص	ع	ی

اس نقش کو نقش مخمس کی طبعی چال سے لکھیں۔ نقش مخمس کی طبعی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۷	۱۳	۱۹	۲۵	۱
۲۰	۲۱	۲	۸	۱۴
۳	۹	۱۵	۱۶	۲۲
۱۱	۱۷	۲۳	۴	۱۰
۲۴	۵	۶	۱۲	۱۸

محبت و تسخیر کے لئے

محبت اور تسخیر کے لئے حروف کھیعص کا عامل یہ نقش کسی بھی ضرورت مند کو دے۔ انشاءاللہ تیر کی طرح کام کرے گا اور دنیا حامل نقش سے محبت کرنے پر مجبور ہوگی۔

۷۸۶

ص	ع	ی	ہ	ک
ک	ص	ع	ی	ہ
ہ	ک	ص	ع	ی
ی	ہ	ک	ص	ع
ع	ی	ہ	ک	ص

حاسدوں کی زبان بندی اور تعلقات کی بحالی کے لئے

اگر حاسدوں کی زبان بند کرنی ہو یا ٹوٹے ہوئے تعلقات کو بحال کرنا مقصود ہو تو کھیٰعص اور حمٓعسق کے نقش کو مطلوب اور طالب کے نام کے ساتھ لکھ کر اپنے گھر کی چھت پر کسی پتھر کے نیچے دبا دیں۔ انشاء اللہ بہت جلد مقصد میں کامیابی حاصل ہوگی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ص	ع	ی	ہ	ک
ی	ہ	ک	ص	ع
ک	ص	ع	ی	ہ
ع	ی	ہ	ک	ص
ہ	ک	ص	ع	ی

۷۸۶

ق	س	ع	م	ح
ع	م	ح	ق	س
ح	ق	س	ع	م
س	ع	م	ح	ق
م	ح	ق	س	ع

برائے زبان بندی فلاں ابن فلاں فی حق فلاں ابن فلاں

مصائب سے نجات کے لئے

اگر کسی مصیبت کا شکار ہو جائیں تو ان دونوں نقش کو لکھ کر اپنے پاس رکھیں، انشاء اللہ مصیبت سے نجات ملے گی۔ دونوں کو ہرے کپڑے میں پیک کرلیں۔ سیدھے بازو پر باندھیں، گلے میں ڈالیں یا کسی بھی طرح دونوں نقش کو اپنے ساتھ رکھیں۔ نقش یہ ہیں۔

۷۸۶

ی	ہ	ک
ع	ی	ہ
ص	ع	ی

۷۸۶

ع	م	ح
س	ع	م
ق	س	ع

☆☆☆

عمل الخاص الخاص

برائے زبان بندی دشمنان ومخالفان

تحریر و تحقیق:
روحانی اسکالر علامہ
حکیم پیر صوفی غلام سرور شباب قادری، پاکستان

زبان بندی کا یہ عمل جتنا موثر اور تیر بہدف میں نے پایا ہے، اس امر کا متقضی تھا کہ اسے ہمیشہ کے لئے اپنے سینہ میں رکھوں اور اسے عام نہ کیا جائے۔ آج تک میں نے اس کا اظہار نہ کیا۔ بعض احباب کو خطرہ ہے کہ یہ عمل آپ کی ان تمام ضرورتوں میں کام دے گا۔ زبان وکلام کو بند کرنا تو درکنار بڑھتا ہوا پانی اور سیلاب اس کے اثر سے روکا جاسکتا ہے۔ گزشتہ پچیس سالوں میں بارہا اس سے کام لیا، آج تک ناکامی کا منہ نہیں دیکھا۔ جب بھی کوئی اہم بات ہوتو میں ہمیشہ اس سے ہی کام لیتا ہوں، گو یہ عمل ذرا محنت طلب ہے مگر نتیجہ فوری اور حسب منشاء برآمد کرنے میں ایک لاجواب عمل ہے۔

طریقہ عمل : جب چاند ناقص النور میں ہو یا ہو ط قمر یا گرہن سورج یا چاند کوئی بھی ہو، یا آخر ماہ قمری میں منگل کے دن ساعتِ مریخ یا بدھ کے دن ساعتِ عطارد، یا پھر سوموار کے دن ساعتِ قمر میں یہ نقش سفید کاغذ پر کالی روشنائی سے تنہا جگہ تحریر کریں، بخور، لوبان یا اگربتی روشن کریں اور کامل یکسوئی سے بغیر کسی سے بات کئے کریں۔

بستم بستم زبان وہوش وگوش چشم وفہم وعقل ودل وچھے سو ساٹھ اعضائے بدن (جس کی زبان بندی کرنا ہواس کا نام مع والدہ لکھیں) از بدگفتن بدخواستن۔

شروفساد کردن، تہمت لگانے وغیبت کردن کے علیٰ (جس کے حق میں زبان بندی کرنا ہواُس کا نام مع والدہ لکھیں) بستم بستم ہفت آیات بندش وبحق اسم قابض زبان ہمہ دشمنان ومخالفاں بستم بستم۔

پھر اس نقش کو لپیٹ کر تعویذ بنائیں اور اوپر موم اچھی طرح لگادیں، دشمن یا مخالف مرد ہے تو نر بکرے یا سیاہ کی سری لائیں اور اگر عورت ہے تو بکری کی سری لا کر اس نقش کو زبان کے نیچے رکھ دیں اور پانچ اسٹیل کے ٹوپی والے کیل بالکل نئے بازار سے خرید کرلائیں۔ اب ایک کیل پر ایک مرتبہ سورۂ یٰسین شریف پڑھ کر دشمنان ومخالفین کے نام لے کر دم کریں۔ اب کیل اس سری کے منہ پر ایسے طریقے سے گاڑیں کہ تعویذ پر کیل نہ لگے اور دونوں ہونٹوں سے آر پار ہوجائے۔ چوٹ لوہے کے ہتھوڑے سے لگائیں، کیل گاڑتے وقت ہفت آیات نقش بھی پڑھیں۔ یہ کیل اس طرح لگائیں کہ تعویذ باہر نہ نکل سکے اور منہ کے اندر ہی قید رہے۔ پھر دو کیلوں پر سورۂ یٰسین پڑھیں اور نام دشمنان لے کر کیل پر دم کریں اور اسی کے ناک کے دونوں سوراخوں کے اوپر جو دائیں بائیں پردہ ہے اس میں ایک ایک کیل ٹھونک دیں۔ اب اس سری کو ایک سیاہ رنگ کے ایک میٹر کپڑے میں اچھی طرح باندھ لیں اور کسی گہرے تالاب، نہر، دریا یا پھر سمندر میں ڈال دیں، یا کسی گہرے اندھے کنوئیں میں ڈال دیں، جس کا پانی استعمال نہ ہوتا ہو، جس دشمن کے لئے عمل کریں گے وہ ایک حرف خلاف نہیں بولے گا۔ ہفت آیات بندش یہ ہیں جو ہر ایک کیل ٹھونکتے وقت پڑھنا ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ. صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ. صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ. صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَتَکَلَّمُوْنَ. صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ. صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَتَذَکَّرُوْنَ. اصل نقش یہ ہے۔

یَاعَطْرَائِیْلُ بِحَقِّ یَاقَابِضُ

۳۰۰	۲۹۹	۳۰۴
۳۰۵	۳۰۱	۲۹۷
۲۹۸	۳۰۳	۳۰۲

بستم بستم زبان وہوش وگوش چشم وفہم وعقل ودل وچھے سو ساٹھ اعضائے بدن (جس کی زبان بندی کرنا ہواس کا نام مع والدہ لکھیں) از بدگفتن بدخواستن شروفساد کردن، تہمت لگانے وغیبت کردن کے علیٰ (جس کے حق میں زبان بندی کرنا ہواُس کا نام مع والدہ لکھیں) بستم بستم ہفت آیات بندش وبحق اسم قابض زبان ہمہ دشمنان ومخالفاں بستم بستم۔

۴	۳	۸
۹	۵	۱
۲	۷	۶

اسلام الف سے ی تک

قسط نمبر: ۲۳ **حائے حطی (ح)** مختار بدری

حجب حرماں

وہ وارث جو بعض وارثوں کی موجودگی میں بالکل محروم ہوجاتے ہیں، وہ یہ ہیں۔

(۱) اگر میت کے ورثہ میں بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی یا باپ دادا میں کوئی موجود ہو تو حقیقی اور اخیافی یعنی ماں شریک بھائی بہن محروم ہوجاتے ہیں۔

(۲) پوتی، پوتا اگر میت کے بیٹے موجود ہوں تو پوتا پوتی کو وراثت میں حصہ نہیں ملے گا، مثلاً خالد کے تین لڑکے ہیں، حامد، طارق اور عامر۔ عامر کا ایک لڑکا فرید ہے، اب اگر عامر اپنے باپ خالد کی موجودگی میں انتقال کر جائے تو خالد کے مرنے کے بعد پوری جائیداد اس کے زندہ لڑکے حامد اور طارق کو مل جائے گی، عامر کے لڑکے کو فرید کو کچھ نہ ملے گا۔

(اسلامی فقہ، جلد دوم)

حجت: دلیل، حجت کے معنی غلبہ پانے کے ہیں، چونکہ آدمی اپنے دلائل سے مخاطب کو متاثر کرتا ہے اس لئے دلیل کو حجت کہتے ہیں۔ حجۃ الحق علی الخلق انسان کامل کے لئے صوفیوں کی ایک اصطلاح۔

حجر

ممنوع، روک، حجر مدینہ اور شام کے درمیان کا وہ علاقہ جہاں قوم ثمود کی بستیاں تھیں۔ شریعت میں مالی تصرف سے روکنے کو حجر کہتے ہیں۔ کسی کے مال میں غلط تصرف کرکے یا دولت کو غلط طریقے سے صرف کرنے سے روکا جاتا ہے، بشرطیکہ وہ بے عقل بچہ ہو یا مجنوں اور بالکل پاگل ہو، ہدایہ میں ہے اگر عام لوگوں کو نقصان سے بچانا مقصود ہو تو پھر حجر کیا جائے گا یعنی پابندی عائد کی جائے گی، مثلاً کوئی اناڑی طبیب علاج کرنے لگے تو اسے اس سے روکا جائے۔ اگر کوئی غیر ذمہ دار مفتی غلط فتویٰ دینے لگے تو اسے اس سے روکا جائے گا۔ اسی طرح کوئی مفلس آدمی لوگوں سے کرایہ کا سامان لے کر ضائع کرنے لگے تو اسے روکا جائے گا۔

امام مالکؒ کے ہاں حجر کے چھ اسباب ہیں۔

(۱) صغر (بچپن) (۲) سفیہ (بے وقوف) (۳) عبد (غلام) (۴) مفلس (۵) مریض (۶) زوجہ۔ ان سب کے مالی تصرف میں رکاوٹ ڈالی جائے گی۔

حجر اسود

وہ کالا پتھر جو خانہ کعبہ میں لگا ہوا ہے اور جسے حاجی دوران طواف بوسہ دیتے ہیں، اس پتھر کا عرض تقریباً سات انچ ہے، قریب سے دیکھیں تو بارہ سے زیادہ ٹکڑوں میں منقسم نظر آتا ہے، جنہیں کسی مصالحہ سے جوڑا گیا ہے۔ اسے کعبہ کی جنوب مشرق دیوار میں قد آدم کے برابر نصب کیا گیا ہے۔ حجر اسود کہاں سے آیا، اس کے بارے میں مکمل معلومات حاصل نہیں۔ ابن عباسؓ کی ایک روایت ہے کہ "آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حجر اسود جنت سے آیا تھا۔ اس وقت یہ دودھ سے زیادہ سفید تھا، لیکن بنی آدم کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا" خانہ کعبہ کی تعمیر اول ہی کے وقت سے یہ پتھر اس میں موجود تھا، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر جب پچیس برس کی تھی، سیلاب کی وجہ سے کعبہ کی عمارت کو نقصان پہنچا اور قریش نے اس کی دوبارہ تعمیر کی، جب دیواریں قد آدم کو پہنچ گئیں تو حجر اسود رکھنے کا مسئلہ آیا تو قبائل میں جھگڑا ہو گیا۔ ہر قبیلہ کی یہ ضد تھی کہ اس سعادت کا وہی حق دار ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قضیہ کو طے کرنے کے لئے یہ فیصلہ کیا کہ حجر اسود کو ایک چادر میں رکھا اور تمام سرداران قبائل سے کہا کہ وہ چادر کے کونے پکڑ کر اٹھائیں، چنانچہ سب نے مل کر چادر کو اٹھایا اور اس مقام پر پہنچے جہاں اسے نصب کرنا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھوں سے دیوار کعبہ میں نصب

کردیا۔ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے زمانہ میں کعبہ میں آگ لگ گئی جس سے حجراسود کے تین بڑے ٹکڑے ہوگئے، جنھیں ابن زبیرؓ نے چاندی میں مڑھوایا۔ ۱۲۶۸ء میں خلیفہ ترکی سلطان عبدالمجید نے سونے کے فریم میں مڑھوایا۔ ۱۲۸۱ء میں سلطان عبدالعزیز نے اسے چاندی کے فریم میں لگوایا۔ ۱۳۶۶ء میں اس فریم میں اصلاح کی گئی۔

حجرہ: کمرہ، کوٹھی، وہ کمرہ جہاں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اور تدفین ہوئی، وہ اصل میں حضرت عائشہؓ کا کمرہ ہے۔ وہ تقریباً ۵۵ فٹ کا چوکور کمرہ تھا اور مسجد سے چھبیس فٹ کے راستے سے الگ کیا گیا ہے۔

حد

جمع: حدود، اسلامی قانون کے مطابق جرم کی سزا دینا، زنا کی سزا رجم، قذف یعنی شادی شدہ پر جھوٹا الزام لگانے والے کو ۸۰ کوڑے، شراب پینے پر ۸۰ درے، سرقہ کے لئے قطع ید، سرراہ ڈاکہ زنی کی سزا ہاتھ اور پاؤں کا کاٹنا، قتل ہو تو تلوار سے گردن اڑا دینا۔ حدود اللہ سے مراد وہ احکام ہیں جو حق اور باطل کے درمیان حد فاصل ہیں اور ان کو نظر انداز کرنا ایسا جرم ہے جیسا کہ اپنی سرحد پار کر کے دشمن کی سرحد میں داخل ہو جانا۔ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ○

اور جو شخص اللہ کی مقرر کردہ حد کو پھاند گیا تحقیق کہ اس نے اپنے نفس پر ظلم کیا۔ (۲:۲۲۹)

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ○

توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، روزہ رکھنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیک کاموں کا امر کرنے والے اور بری باتوں سے منع کرنے والے، خدا کی حدوں کی حفاظت کرنے والے (اور یہی مومن لوگ ہیں) اور اے پیغمبر! مومنوں کو (بہشت کی) خوشخبری سنا دو۔ (۹:۱۱۲)

حداد

غم کرنا، شوہر کی موت پر اس کی بیوی کا چار مہینہ دس دنوں تک غم منانا۔

حدث

ناپاکی، حدث اصغر سے مراد وہ ناپاکی ہے جو پیشاب پاخانہ کرنے، ریح خارج ہونے، کیڑا یا پتھری جو مرد یا عورت کے آگے پیچھے سے نکلے، جسم کے کسی حصے سے خون یا پیپ نکلنے، منہ بھر کرتے کرنے یا استحاضہ کا خون وغیرہ کے آنے سے ہوتی ہے۔ یہ ناپاکی وضو کرنے یا بحالت مجبوری تیمم کرنے سے دور ہو جاتی ہے۔ حدث اکبر وہ ناپاکی ہے جس سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔

(۱) منی کا شہوت کے ساتھ عضو مخصوص سے نکلنا (۲) احتلام ہونا (۳) حشفہ یعنی سرذکر کا عورت کے آگے پیچھے یا مرد کے پیچھے داخل ہو جانا (۴) کافر مرد یا عورت مشرف بہ اسلام ہو تو غسل واجب ہے۔ اسی طرح حیض و نفاس والی عورت پر غسل واجب ہے۔

حدیث

بات، جمع، احادیث۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال اور افعال کو احادیث کہتے ہیں۔ بخاری و مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ حدیث کی یہ چھ کتابیں بڑی اہم سمجھی جاتی ہیں۔ انہیں صحاح ستہ کہتے ہیں، ان کے علاوہ بھی احادیث کے کئی مجموعے مرتب کئے گئے ہیں۔ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو انہوں نے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو شاد اور کامیاب رکھے، جس نے ہم سے حدیث سن کر یاد کرلی اور جس طرح اسے سنا تھا اسی طرح اس کو دوسروں تک پہنچایا، اپنی طرف سے نہ اس کے معنوں میں کوئی تبدیلی کی اور نہ اس کے الفاظ میں (کوئی تغیر کیا) کیوں کہ بہت سے لوگ جن کے پاس (حدیث) پہنچائی جاتی ہے وہ پہنچانے والے سے بہتر اور باظرف اور سمجھ دار ہوتے ہیں۔ (ترمذی)

حدیث کے معنی بات کے ہیں، مگر شرعی اصطلاح میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل کو اور کسی قول یا فعل کو جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا یا دیکھا اور آپؐ نے اس پر اعتراض نہیں فرمایا، حدیث کہتے ہیں۔ محدثوں نے ہر حدیث کے سلسلے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچایا ہے، اگر کسی حدیث میں بیان کرنے والوں کا سلسلہ ٹوٹ گیا تو اسے صحیح نہیں سمجھا گیا۔

حدیث کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (۲) فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی قوم اور فعل کا بیان جسے آپؐ نے سنا یا دیکھا اور اس پر اعتراض نہیں فرمایا۔ پہلی قسم کی حدیث کو قولی، دوسری کو فعلی اور تیسری کو تقریری کہتے ہیں۔

حراء : مکہ کے قریب کی پہاڑی کا نام، اسی پہاڑی کے ایک غار میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی کا نزول ہوا۔

حرام

ناروا، ممنوع، باحرمت، تیسرے معنی میں مسجد الحرام، مشعر الحرام وغیرہ ہیں اور پہلے دوسرے معنی میں ابن الحرام اور مال الحرام وغیرہ ہیں۔ ایسے کام جن کی ممانعت قطعی دلیل سے ثابت ہو، ایسے کام کرنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہوتا ہے، اسے کوئی حلال جانے تو وہ کافر ہے جیسے ارتکاب زنا، شراب نوشی، قمار بازی وغیرہ، حرام چیزوں کے استعمال کرنے اور کھانے اور ان کی خرید وفروخت کرنے سے سخت منع کیا گیا ہے۔ جانوروں میں سور، کتا، شیر، چیتا، گیدڑ، بھیڑیا، گینڈا، سیار، لومڑی، بلی، بندر گدھا خچر، ہاتھی۔ پرندوں میں شکرا، باز، شاہین، گدھ، چیل، چمگادڑ، مردار خور کوا۔ آبی جانوروں میں کیکڑا، مینڈک، کچھوا، گھڑیال۔ حشرات الارض میں سانپ، بچھو، چوہا اور نیولا وغیرہ حرام ہیں اور وہ جانور بھی جو گردن مروڑ کر (منخنقہ) مار ڈالے جائیں یا لوہے یا ڈنڈے سے مار کر (موقوذہ) ہلاک کئے جائیں یا جو اونچی جگہ سے گر کر (متردیہ) ہلاک ہو جائیں یا جو دوسرے جانور کے سینگ سے (نطیحہ) ہلاک ہو جائیں قطعاً حرام ہیں۔ اشیاء میں نشہ آور چیزیں شراب، تاڑی، افیون، گانجا، بھنگ، الکحل، چرس، کوکین، ہیروئن وغیرہ حرام ہیں۔ جوا اور اس کی جتنی بھی قسمیں ہیں حرام ہیں۔ سونا اور ریشمی کپڑے مردوں کے لئے حرام ہیں۔ سود اور اس کی ساری قسمیں، رقص وسرور وغیرہ بھی حرام ہیں۔ حرام جانوروں کی خرید وفروخت بھی بلغیر کسی عذر شدید کے حرام ہے۔ اگر ان کے سینگ، کھال اور چمڑے کو بچا کر استعمال کیا جائے۔ یا ان کا کوئی سامان بنا کر بیچا جائے تو جائز ہے، لیکن سور کا چمڑا یا اس کی اور کوئی چیز کسی حال میں جائز نہیں ہو سکتی۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ.

تم پر مرا ہوا جانور اور (بہتا) لہو اور، اور سور کا گوشت اور جس چیز پر خدا کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے اور جو جانور گلا گھٹ کر مر جائے اور جو چوٹ لگ کر مر جائے اور جو سینگ لگ کر مر جائے، یہ سب حرام ہیں۔ اور وہ جانور بھی جس کو درندے پھاڑ کھائیں مگر جس کو تم (مرنے سے پہلے) ذبح کر لو اور وہ جانور بھی جو تھان پر ذبح کیا جائے اور یہ بھی کہ پاسوں سے قسمت معلوم کرو، یہ سب گناہ (کے کام) ہیں۔ (۵:۳)

جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ معظمہ میں فرمارہے تھے، اللہ اور اس کے رسول نے حرام کردیا ہے شراب کو، مردار کو، سور کو اور بتوں کے بیچنے کو۔ پوچھا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مردار کی چربی سے کشتیوں پر روغن کیا جاتا ہے اور کھالوں کو چکنا کیا جاتا ہے اور روشنی کی جاتی ہے تو اس کے بارے میں ارشاد کیجئے تو فرمایا وہ حرام ہے۔ پھر فرمایا خدا یہود پر لعنت بھیجے کہ خدا نے ان کے لئے چربیوں کو حرام کیا، انہوں نے انہیں پگھلا کر بیچ دیا اور اس قیمت کو خرچ کیا۔ (مسلم، بخاری)

ابو حذیفہؓ کہتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے۔ خون اور کتے کے بیچنے سے اور زانیہ عورت کی خرچی سے اور سود کھانے والے اور سود لینے والے اور (جسم پر نقش) گودنے والی گدوانے والی سے اور مصور پر لعنت بھیجی ہے۔ (بخاری) ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کتے کی قیمت سے اور گانے والی اور زنا کار عورت کی اجرت سے (شرح السنۃ) صرف تین شرطوں پر حرام چیز کے کھانے کی اجازت ہے، ایک تو بھوک پیاس کی شدت میں یا بیماری کی وجہ سے جان جانے کا خطرہ ہو اور حرام چیز کے سوا کوئی اور چیز میسر نہ ہو۔ دوسری شرط یہ کہ قانون خداوندی کو توڑنے کی خواہش نہ ہو، تیسری شرط یہ کہ ضرورت کی حد سے ذرا بھی زیادہ نہ استعمال ہو۔

حرام مال وہ ہے جو ناجائز طریقے سے کمایا جائے، ایسا مال ناپاک اور نجس ہے اور اس قسم کا مال جمع کرنے والوں اور کھانے پینے والوں کی نمازیں اور دعائیں ہرگز شرف قبولیت نہ پائیں گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (کسی ناجائز طریقے سے) کوئی مال حاصل کرے گا اور

اس سے صدقہ کرے گا تو اس کا یہ صدقہ قبول نہ ہوگا اور اس میں سے جو کچھ اپنی ضرورتوں اور مصلحتوں میں خرچ کرے گا اس میں برکت نہ ہوگی اور اگر اس کو ترکہ میں چھوڑ کر مرے گا تو وہ اس کے لئے جہنم کا توشہ ہوگا۔ یقین کرو کہ اللہ بدی سے نہیں مٹاتا بلکہ بدی کو نیکی سے مٹاتا ہے، کوئی ناپاکی کسی دوسری ناپاکی کو ختم کر کے اسے پاک نہیں کرسکتی۔ ایک اور حدیث قدسی یہ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی نے دس درہم میں کوئی کپڑا خریدا ہو اور ان دس میں سے ایک درہم بھی حرام طریقے سے آیا ہو تو جب تک وہ کپڑا اس کے جسم پر رہے گا اس کی کوئی بھی نماز اللہ کے ہاں قبول نہ ہوگی۔

حرب

لڑائی، جنگ، دارالحرب، وہ مقام جہاں مسلمانوں پر جہاد فرض ہے۔ مسلمانوں کی سکونت کے لئے دو ہی مقام ہوسکتے ہیں۔ دارالسلام اور دارالامن، دارالسلام اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں اسلامی حکومت ہو، دارالامن وہ مقام جہاں مسلمان اپنی جان اور اپنا ایمان بچا کر رہ سکیں۔

حرص

لالچ، حرص وہ مرض ہے جو بڑھتا ہی جاتا ہے۔ اس کا علاج صرف توجہ الی اللہ ہے۔ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر بنی آدم کے پاس دو جنگل مال بھرے ہوئے ہوں تب بھی اس کی حرص ختم نہیں ہوگی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو اور اللہ تعالیٰ کی نظر عنایت اس پر ہوجائے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حرص وطمع سے بچو کہ اسی نے تم سے اگلوں کو برباد کیا۔ اس نے ان کو آمادہ کیا تو انہوں نے خون بہایا اور حرام کو حلال سمجھا اسی نے اگلوں کو دعوت دی تو انہوں نے رشتہ کے حق کو کاٹا، اسی نے فسق وفجور اور بخالت پر آمادہ کیا اور (یاد رکھو) کہ ایمان اور حرص ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتے۔

انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی بوڑھا ہوجاتا ہے، مگر اس کی دو خصلتیں جوان رہتی ہیں، مال کی حرص اور عمر کی حرص (بخاری) حضرت حکیم بن حزام کہتے ہیں کہ میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا مال غنیمت میں کچھ عطا فرمایئے۔ آپؐ نے عطا فرمایا، پھر میں نے دوبارہ مانگا تو پھر مجھے ملا، پھر میں نے یہی گزارش کی تو آپؐ نے کچھ عنایت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ مال بڑا لذیذ اور رنگین ہے جو شخص اسے فراخ دلی سے لے گا وہ اس میں برکت پائے گا اور جو اس کے حصول میں حرص اور بے تابی کا مظاہرہ کرے گا تو وہ اس میں برکت نہ پائے گا، یہ اس بسیار خور کے مانند ہے جو کھاتا تو کھاتا ہے مگر اس کا پیٹ نہیں بھرتا، دینے والا ہاتھ، لینے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔ حضرت حکیم نے عرض کیا، رب کی قسم جس نے آپ کو دین حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ میں آئندہ کسی سے کچھ نہیں لوں گا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے پھر حضرت عمر فاروقؓ سے اپنے اپنے دور خلافت میں انہیں کچھ دینے کے لئے بلایا مگر انہوں نے لینے سے انکار کردیا۔ سیدنا عمرؓ نے کہا لوگو، میں کہتا ہوں تم مجھ سے اپنا حق لے لو، جو مال غنیمت میں اللہ نے مقرر کیا ہے مگر یہ نہیں مانتا۔ حضرت حکیمؓ نے اپنی وفات تک کسی سے کچھ قبول نہیں کیا۔

(بخاری)

حرم

پناہ کی جگہ، مکہ مکرمہ کی مقدس حدود جن کے اندر چند باتیں حرام ہیں جو اور مقامات میں حرام نہیں ہیں، مثلاً ہتھیار لے کر چلنا حدود کے اندر جنگ کرنا، اس کے کانٹوں کو توڑنا، شکار کھیلنا، نیچے گری ہوئی چیز اٹھانا، البتہ اس کے مالک تک پہنچانے کے لئے اٹھا سکتے ہیں، سبز یا سوکھی گھاس نکالنا وغیرہ۔

جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَآئِدَ

خدا نے عزت کے گھر (یعنی) کعبہ کو لوگوں کے لئے موجب امن مقرر فرمایا ہے اور عزت کے مہینوں کو اور قربانی کو اور ان جانوروں کو جن کے گلے میں پٹے بندھے ہوں۔ (۵:۹۷)

(۲) الحرم: مکہ ومدینہ کی مخصوص حدود کو کہا جاتا ہے۔

(۳) حرم: مسلمان گھروں میں عورتوں کے رہنے کا مقام حرم سرا۔

حریر

ریشم کا کپڑا، باریک کاغذ، غصہ سے بھرا ہوا، بپھرا ہوا آدمی۔ مردوں کے لئے تمام ریشمی کپڑے حرام ہیں، لیکن گدے یا لحاف وغیرہ میں ان کی گوٹ لگ جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ. اور جنتیوں کا لباس ریشمی ہوگا۔ (۲۲:۲۳)

☆☆☆☆

راہِ طریقت

تصوف وسلوک

قسط نمبر: ۶

ازقلم: حضرت مولانا پیر ذوالفقار علی نقش بندی مدظلہ العالی

ادب ایک ۱۵: شیخ کے روبرو اور پس پشت یکساں نہ رہے، اس کی مثال اس مریض کی سی ہے جو طبیب سے اپنا مرض چھپائے یقیناً ایسے مریض کو شفاء نصیب نہیں ہوگی۔ حضرت مرشد عالمؒ فرمایا کرتے تھے کہ مرید اپنا سب کچھ مرشد کے سامنے اس طرح کھول دے جس طرح بیٹی اپنا سب کچھ ماں کے سامنے کھول دیتی ہے۔ شریعت نے جس طرح علاج کی خاطر طبیب کے سامنے ستر کھولنے کی اجازت دی ہے، اسی طرح روحانی علاج کی خاطر مرشد کے سامنے اپنا کیا کرایا کھولنے کی اجازت ہی نہیں دی بلکہ اسے ضروری قرار دیا ہے۔ اگر مرید اپنے مرشد سے عیب چھپائے گا تو نقصان بھی خود ہی اٹھائے گا۔ بقول شخصے:

''اگر تم اپنا عیب چھپانے کے لئے دروازے بند کرلو گے تو سچائی بھی باہر رہ جائے گی'' ایسی صورت میں تو ذکر بھی فائدہ نہیں دیتا۔

رام رام جپدیاں میری جبھیا گھس گئی
رام نہ دل وچ وسیا ایہہ کی دھاڑ پئی
گل وچ مالا کاٹھ دی تے منکے لے پرو
دل وچ گھنڈی پاپ دی رام جپاں کی ہو

(رام رام کرتے میری زبان گھس گئی مگر رام دل میں نہ بسا یہ کیا مصیبت پڑگئی۔ گلے میں کاٹھ کی مالا اور منکے پرو لئے، مگر دل میں گرہ پاپ کی ہے تو رام جپنے سے کیا ہو)

ادب ایک ۱۶: مرشد کے تمام اقوال وافعال کو راست جانے اعتراض نہ کرے دل میں شک وشبہ نہ لائے۔ اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضرؑ کا قصہ یاد کرے۔

فائدہ: مرید اور مرشد کا تعلق شاگرد اور استاد کی بجائے مریض وطبیب کی مانند ہوتا ہے جس طرح مریض کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ طبیب کی کسی بات پر چون وچرا کرے، اسی طرح مرید کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ مرشد کی کسی بات پر اعتراض کرے۔

حضرت مولانا قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ ''ارشاد الطالبین'' میں لکھتے ہیں۔

''مرشد اگر پرہیزگاری اور استقامت والا ہے تو ''احیاناً'' اس سے کوئی خلاف شرع بات سرزد ہونے پر بھی اعتراض نہیں کرنا چاہئے بلکہ تاویل کرنی چاہئے اور کسی مجبوری، حالت استغراق یا اپنے واقف نہ ہونے پر محمول کرنا چاہئے اگر کوئی ایسا شخص ہے جس میں شیخ کامل کے اوصاف نہیں ہیں اور اس کی عادت اور طریقہ ہی فاسقانہ ہے تو ایسا شخص ہرگز ولی نہیں ہے، ایسے شخص کے کاموں اور باتوں کی تاویل ہرگز جائز نہیں۔''

حضرت شبلیؒ کے مرشد حضرت عبداللہ اندلسیؒ حافظ القرآن والحدیث تھے۔ لاکھوں سالکین ان سے وابستہ تھے اور سیکڑوں خانقاہیں ان کے دم قدم سے آباد تھیں۔ ایک مرتبہ جماعت کے ہمراہ عیسائیوں کی بستی سے گزرتے ہوئے کسی لڑکی پر نظر پڑی تو باطنی نعمت چھن گئی۔ شیخ نے سالکین کو واپس رخصت کیا اور لڑکی کے والد سے نکاح کا مطالبہ کیا، اس نے کہا کہ آپ ناواقف ہیں۔ ایک صورت ہے کہ آپ سال دو سال یہاں رہ کر ہمارے سور چرائیں تو بات آگے بڑھے گی۔ شیخ تیار ہوگئے، صبح سویرے سوروں کا ریوڑ چرانے نکلتے اور رات گئے واپس لوٹتے، پورا ایک سال اسی طرح گزر گیا۔ حضرت شبلیؒ کے دل میں شیخ کی سچی محبت جاگزیں تھی وہ جانتے تھے کہ شیخ کامل ہیں، مگر کسی آزمائش میں سے گزر رہے ہیں۔ ایک سال بعد حضرت شبلیؒ اپنے شیخ سے ملنے اسی بستی پہنچے، دیکھا کہ شیخ وہی خطبہ جمعہ والا جبہ پہنے وہی عمامہ باندھے، وہی عصا ہاتھ میں لئے کھڑے ہیں اور ریوڑ کی نگرانی کررہے ہیں۔ حضرت شبلیؒ قریب آئے، خیریت دریافت کرنے کے بعد پوچھا ''حضرت آپ کو قرآن

پاک اب بھی یاد ہے۔" شیخ نے تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا، بس ایک آیت یاد ہے۔ "وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَالَهُ مِنْ مُّكْرِمٍ" (جسے اللہ ذلیل کرے اسے کوئی نہیں عزت دینے والا) پھر پوچھا کہ حضرت احادیث یاد ہیں۔ فرمایا صرف ایک یاد ہے۔ "من بدل دینه فاقتلوه" (جو اپنا دین بدلے اسے قتل کرو)

یہ کہنے کے بعد شیخ زاروقطار رونے لگے اور آسمان کی طرف دیکھ کر کہا۔ "یا اللہ! میں آپ سے ایسا گمان تو نہیں رکھتا تھا" حضرت شبلیؒ بھی دھاڑیں مار مار کر روئے، کافی دیر کے بعد شبلیؒ واپس وطن چل پڑے۔ راستے میں ایک دریا کے کنارے پہنچے تو کیا دیکھا کہ حضرت عبداللہ اندلسیؒ تروتازہ مسکراتا چہرہ طبیعت میں بشاشت سامنے ظاہر ہوئے۔ حضرت شبلیؒ کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ پوچھا کہ حضرت! یہ کیا معمہ تھا۔ فرمایا کہ جس وقت میں سالکین کی جماعت کے ہمراہ عیسائیوں کی بستی سے گزر رہا تھا تو میرے دل میں یہ خیال آیا۔ "یہ عیسائی کیسے بے وقوف لوگ ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا بنالیا" فوراً گرفت ہوئی ایک آواز آئی۔ "اگر تم اسلام پر ہو تو یہ تمہارا کمال ہے یا ہمارا کمال ہے" اس کے ساتھ ہی باطنی نعمت چھن گئی، اللہ تعالیٰ نے آزمائش میں ڈال دیا۔ (یہ نکتہ قابل غور ہے کہ وہ بات جو عامۃ الناس کے نزدیک کوئی وزن نہیں رکھتی، اس کے کرنے پر بھی مقربین کی پکڑ ہو جاتی ہے) حضرت شبلیؒ اپنے شیخ کے ہمراہ واپس آئے تو خانقاہوں کی رونقیں لوٹ آئیں۔ اس واقعہ میں سالکین کے لئے کئی نصیحتیں ہیں ایک تو یہ کہ کمالات کو کبھی اپنی طرف منسوب نہ کریں، دوسرا یہ کہ استقامت والے شیخ سے خلاف شرع بات صادر ہو جانے پر یہ سمجھیں کہ کوئی آزمائش ہے۔ تیسرے یہ کہ اپنی کیفیات حالات وواردات پر فریفتہ نہ ہوں۔ چوتھے یہ کہ اللہ تعالیٰ سے کسی حالت میں بھی مایوس نہ ہوں۔ حضرت شبلیؒ کی اپنے شیخ سے عقیدت ومحبت سالکین کے لئے روشنی کا مینار ہے۔

ادب ایک ۱۷: شیخ کی سختی اور ڈانٹ ڈپٹ سے دل تنگ نہ ہو اور بدگمانی کو راہ میں نہ آنے دے، کیوں کہ شیخ کی سختی طالب کے لئے صیقل کا کام کرتی ہے۔

فائدہ: جس طرح ایک کسی پودے کے فاضل حصوں کو کاٹتا ہے تو پودے کی نشوونما بھی اچھی ہوتی ہے اور وہ دیکھنے میں بھی دیدہ زیب نظر آتا ہے یا جس طرح ایک طبیب کسی مریض کے زخم پر کبھی نشتر لگاتا ہے کبھی اس میں سے گندا مواد نکالتا ہے اور کبھی اس پر مرہم لگاتا ہے، حتی کہ مریض شفایاب ہو جاتا ہے۔ اسی طرح مرشد کامل مرید کی تربیت کے لئے کبھی شفقت ومحبت سے پیش آتا ہے اور کبھی ڈانٹ ڈپٹ کرتا ہے تاکہ مرید میں اخلاق حمیدہ پیدا ہو جائیں۔ مرشد کی ڈانٹ ڈپٹ مرید کی باطنی بیماریوں کے لئے تریاق کا کام دیتی ہے۔ مرشد چونکہ اخلاص کے ساتھ تربیت کی خاطر روک ٹوک کرتے ہیں، لہٰذا مریدین اس زجر وتوبیخ کو بھی نمکین غلاف میں پوشیدہ شکر پارے سمجھتے ہیں اور پہلے سے زیادہ محبت کرنے لگتے ہیں۔ حضرت مرشد عالمؒ فرمایا کرتے تھے "پیر کو چپ شاہ نہیں ہونا چاہئے" اگر مرشد اپنے مریدین کی کوتاہیوں پر خاموش رہے گا، نہ موقع پر سمجھائے گا نہ ہی تنہائی میں تو مریدین کی اصلاح کیسے ہوگی۔ مریدین کی غلطیوں اور کوتاہیوں کو دیکھ کر اصلاح کی کوششیں نہ کرنا سراسر مداہنت ہے۔ اس سے پیری مریدی تو چمک جاتی ہے، مگر مریدین کی تربیت نہیں ہوتی۔ حضرت مرشد عالمؒ فرمایا کرتے تھے۔ "حلوہ، پیر اور مولوی کے لئے سیمنٹ کا کام کرتا ہے" یعنی حلوہ کھالینے سے منہ بند ہو جاتا ہے۔ امراء کو تو بالخصوص استغناء کی چھری سے ذبح کرنا چاہئے۔ حضرت مرشد عالمؒ یہ فرمایا کرتے تھے۔ "جب تک "دب" نہ ہو ادب نہیں ہوتا" یہ بھی فرمایا کرتے تھے۔ "مرشد اگر بلاوجہ کسی چوراہے پر کھڑا کر کے مرید کو جوتے مارے تو مرید کو چاہئے کہ وہ جوتا اٹھا کر دے۔" مرشد کی بلاوجہ ڈانٹ میں بھی حکمت ہوتی ہے۔ ممکن ہے یہ دیکھنا چاہتے ہوں کہ مرید کا نفس بھڑکتا ہے یا نہیں؟ مرشد اگر مرید کی کسی بھی طرح اسے ڈانٹتا ہے تو اس احساس کے ساتھ کہ جیسے کسی حسینہ نے چہرے پر سیاہی لگالی ہے ابھی سیاہی دھوئے گی تو چاند سا چہرہ نکل آئے گا۔ مزید برآں ڈانٹ ڈپٹ اور روک ٹوک کا مقصد اصلاح احوال ہوتی ہے۔ کوئی دل میں غبار رکھنا نہیں ہوتا، اگر کوئی مرشد مریدین کی غلطیوں، کوتاہیوں پر دل میں غبار رکھنے لگے تو پھر اس کے دل میں غبار کے سوا کچھ نہیں رہے گا۔ مرشد کا غصہ عارضی ہوتا ہے، اگر مرید اپنی اصلاح کرلے تو غصہ شفقت ومحبت میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ مرشد جب کسی مرید کو ڈانٹتا ہے تو نہ اپنے آپ کو افضل سمجھتا ہے اور نہ ہی مرید کو گھٹیا سمجھتا ہے، مرید کو ڈانٹتے وقت مرشد کی کیفیت اس جلاد کی سی ہوتی ہے، جسے بادشاہ حکم دے کہ شہزادے کی فلاں غلطی کی وجہ سے شہزادے کو کوڑے لگاؤ۔ جلاد تعمیل حکم کی وجہ سے شہزادے کو کوڑے بھی لگائے گا، مگر دل میں شہزادے کی حقارت کی بجائے محبت

ہوگی۔ پس مرشد ڈانٹ بھی رہا ہوتا ہے، دل سے توجہات بھی ڈال رہا ہوتا ہے اور نیم شب کی تنہائیوں میں مرید کے لئے ہاتھ پھیلا کر دعائیں بھی کر رہا ہوتا ہے۔ احادیث مبارکہ سے بھی ثابت ہے کہ نبی علیہ السلام جب کسی کو تنبیہ کرتے تھے تو اس کے لئے دعائیں بھی کرتے تھے۔

مرشد اگر کسی مرید پر زیادہ توجہ دے اور کسی پر کم توجہ دے تو مرید دل تنگ نہ ہو، بلکہ یوں سمجھے کہ جس طرح کوئی طبیب بعض مریضوں کو انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں رکھتا ہے اور بعض مریضوں کو عام وارڈ میں رکھتا ہے، اسی طرح مریدین کو شیخ کی توجہ میں ظاہری تفاوت محسوس ہوتا ہے، حقیقتاً دل میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔

ادب ایک ۱۸: دل میں کوئی شبہ گزرنے کی صورت میں فوراً مناسب طریقے سے عرض کردے، اگر وہ شبہ حل نہ ہو تو اپنی فہم کا قصور سمجھے، اگر مرشد کوئی جواب نہ دے تو جان لے کہ میں جواب کے لائق نہ تھا۔

فائدہ: جو سالکین اپنے مرشد سے محبت و عقیدت کے رشتے کو مضبوط سے مضبوط تر بنا لیتے ہیں اول تو انہیں کوئی غلط فہمی پیدا ہی نہیں ہوتی اگر دل میں کوئی سوال پیدا بھی ہو تو عموماً مرشد کی توجہات کی برکت سے خود ہی جواب بھی دل میں القا ہو جاتا ہے۔ یہ بھی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ مرشد کی زبان سے دوران گفتگو اس کا جواب دلوا دیتے ہیں، سالکین حیران ہو کر کہتے ہیں۔

اے لقائے تو جواب ہر سوال
با تو مشکل حل شود بے قیل وقال

(اے کہ تیری ملاقات ہر سوال کا جواب ہے اور آپ سے بغیر کہے سنے مشکل حل ہو جاتی ہے) سالکین طریقت کے لئے مرشد کے کسی قول و فعل پر دل میں شبہ کا پیدا ہونا سب سے بڑا شیطانی دھوکہ ہے، عموماً مبتدی حضرات محبت و عقیدت اور رابطہ شیخ میں کمی کی وجہ سے اس کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ایک اصولی بات سمجھ لینی چاہئے کہ جب بیعت سے پہلے مرشد میں وہ تمام شرائط نشانیاں اور صفات دیکھ لی گئیں جو ایک شیخ کامل میں ہونی چاہئیں تو پھر بیعت کے بعد شیطان کو کوئی بھی غلط فہمی پیدا کرنے کا موقع نہیں دینا چاہئے۔ ہر بات میں اپنے آپ کو عقل کل سمجھتے ہوئے مرشد کو ناقدانہ نظر سے دیکھتے اور پرکھتے رہنا فیض سے محرومی کا سبب ہوتا ہے۔ ابوجہل ساری عمر نبی علیہ السلام کو محمد بن عبداللہ کی نظر سے دیکھتا رہا، کاش کہ ایک مرتبہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر سے دیکھ لیتا تو بیڑا پار ہو جاتا۔ بدگمانی اور شک کی نظر اس ہستی پر ڈالنا جو اللہ تعالیٰ سے واصل ہونے کا ذریعہ ہے، کتنا بڑا ستم ہے۔ حق بات یہی ہے کہ ذہن اپنا بیمار ہوتا ہے، کوتاہی شیخ میں نظر آتی ہے، مرشد کی حیثیت تو آئینے کی مانند ہوتی ہے، حدیث پاک "المومن مرآۃ المؤمن" (مومن، مومن کا آئینہ ہے) کے مطابق مرید کو اپنی ہی خامیوں کا عکس نظر آتا ہے۔ لہٰذا شبہ پیدا ہونے کی صورت میں فوراً مناسب طریقے سے مرشد کو آگاہ کر دینا چاہئے۔ حضرت مرزا مظہر جانِ جاناںؒ کی خدمت میں ایک ہندو پنڈت حاضر ہوا، کہنے لگا کہ مجھے کئی سالوں سے کشف القلوب نصیب ہے، میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ کا دل بالکل سیاہ ہے۔ حضرتؒ نے پوچھا کہ تمہیں یہ چیز کیسے ملی؟ کہنے لگا کہ ہر کام نفس کے خلاف کرنے سے۔ حضرتؒ نے باتوں باتوں میں کہا کہ مسلمان کیوں نہیں ہو جاتے؟ کہنے لگا کہ جی نہیں چاہتا۔ حضرتؒ نے فرمایا کہ یہ کام بھی تو نفس کے خلاف کرو ناں۔ ہندو پنڈت اسی وقت توبہ تائب ہو کر مسلمان ہوا۔ حضرتؒ نے فرمایا اب میرے قلب پر نظر ڈالو، کہنے لگا کہ حضرتؒ اب تو نور ہی نور نظر آ رہا ہے۔ فرمایا کہ پہلے تمہیں اپنے قلب کا عکس میرے اندر نظر آیا تھا۔

رہا علمی مسائل کا پوچھنا اور اشکالات کا حل کرنا تو ایسی باتیں مناسب طریقے اور مناسب موقع پر ضرور پوچھنی چاہئیں۔ "فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ" (اہل ذکر سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے) کا یہی مقصود ہے، البتہ ہر وقت لم اور لا کے چکر میں پڑے رہنا عقل مندی نہیں۔

اچھا ہے دل کے پاس رہے پاسبانِ عقل
لیکن کبھی کبھی اسے تنہا بھی چھوڑ دے

ادب ایک ۱۹: مباحثے اور جھگڑے وغیرہ کی صورت نہ بنائے۔ مرشد کے کلام کو رد نہ کرے، اگرچہ حق مرید ہی کی جانب ہو، بلکہ یہ اعتقاد رکھے کہ شیخ کی خطا میرے صواب سے بہتر ہے۔

فائدہ: یہ ادب منتہی حضرات کے احوال سے زیادہ مناسبت رکھتا ہے۔ علمی معاملات میں اگر موقع ہاتھ آ جائے کہ مرشد سے اختلاف رائے ہو تو بھی ادب کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہئے۔ حضرت شاہ عبدالعزیزؒ نے سید احمد شہیدؒ کو تصور شیخ کا حکم دیا تو سید صاحبؒ نے نہایت ادب سے معذرت کی۔ شاہ عبدالعزیزؒ نے یہ شعر پڑھا۔

بے سجادہ رنگیں کن گرت پیر مغاں گوید
کہ سالک بے خبر نبود ز رسم و راہ منزلہا

(مربی کامل کے کہنے پر اپنے مصلی کو شراب سے رنگین کرلو کیوں کہ راہ حق پر چلنے والا منزل کے طور طریقوں سے بے خبر نہیں ہوتا)

سید صاحبؒ نے عرض کیا کہ حضرت! میں آپ کے حکم سے شراب پی لوں گا پھر توبہ کرلوں گا، مگر میرے نزدیک تصور شیخ شرک ہے۔ میں یہ نہیں کرسکتا۔ حضرت شاہ صاحبؒ نے اٹھ کر سید صاحبؒ کو سینے سے لگالیا اور فرمایا: "الحمد للہ تم پر توحید غالب ہے۔ اب ہم تمہیں اور راستے سے لے چلیں گے۔"

مرید اختلاف رائے کی صورت میں مباحثے اور جھگڑے کی صورت نہ بنائے، اگرچہ حق مرید ہی کی جانب ہو، غزوہ بدر میں نبی علیہ السلام کی رائے تھی کہ قیدیوں کو بعض شرائط پر رہا کردیا جائے جب کہ حضرت عمرؓ کی رائے تھی کہ ان قیدیوں کی گردنیں اڑادی جائیں، جب وحی اتری تو حضرت عمرؓ کی رائے وحی کے مطابق تھی۔

شرع شریف کا حکم ہے کہ مجتہد کا اجتہاد صحیح ہو تو اسے دو ثواب ملتے ہیں اور اگر غلط ہو تو بھی اسے ایک ثواب ضرور ملتا ہے۔ شیخ کی خطا بھی خطائے اجتہادی کا حکم رکھتی ہے، لہٰذا سالک کو یہی گمان رکھنا چاہئے کہ شیخ کی خطا میرے صواب سے بہتر ہے۔ ایک مرتبہ نبی علیہ السلام نے سہواً چار رکعت نماز پڑھتے ہوئے دو پر سلام پھیر دیا۔ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ سہو امت کے لئے رحمت بن گیا اور سجدہ سہو کے مسائل واضح ہوگئے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ فرمایا کرتے تھے کہ نبی علیہ السلام کو اس سہو پر وہ اجر ملا کہ ابوبکرؓ کی پوری زندگی کی نیکیاں بھی اس کے برابر نہیں ہوسکتیں، چنانچہ آپ کا مشہور قول ہے۔ "یالیتنی کنت سہو محمد" (اے کاش میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سہو ہوتا)

ادب ایک ۲۰: شیخ کے روبرو بیہودہ باتیں نہ کرے اور نہ ہی کسی کے عیوب بیان کرے۔

فائدہ: عیب جوئی دوسروں پر تنقید اور تبصرہ ان لوگوں کی عادت ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کے قرب سے محروم ہوتے ہیں ورنہ دوست کو کب فرصت ہوتی ہے کہ وہ اپنے دوست کی یاد چھوڑ کر لایعنی باتوں میں وقت ضائع کرے۔ حضرت شاہ غلام علی دہلویؒ فرمایا کرتے تھے کہ شیخ سعدیؒ نے تصوف کو دو شعروں میں سمجھادیا۔

مرا پیر دانائے مرشد شہاب
دو اندرز فرمود بر روئے آب
یکے آنکہ برخویش خود بیں مباش
دو آنکہ درکس تو بدبیں مباش

(میرے شیخ مرشد کامل شیخ شہاب الدین سہروردیؒ نے مجھے نصیحتیں دریا کے کنارے کھڑے ہوکر فرمائیں۔ (۱) اپنی نیکیوں پر نظر مت رکھو (۲) دوسرے کی غلطیوں میں نگاہ مت ڈالو اور درگزر کرو)

گویا تصوف کا نچوڑ دو لفظوں میں یوں پیش کیا جاسکتا ہے کہ سالک اپنے پہ "خود بیں" نہ ہو اور دوسرے پر "بدبیں" نہ ہو۔ یعنی اپنی اچھائیوں پر نظر نہ جمائے رکھے اور دوسروں کی برائیوں پر نظر نہ لگائے رکھے۔

ادب ایک ۲۱: مرشد کے قرابت داروں اور عزیزوں سے محبت ومودت رکھے۔ اس کے دوستوں، محبوبوں اور نیز بھائیوں طالبوں کی رعایت کرے، اس کی بدگوئی اور اس کے مخالفوں سے دور رہے تاکہ استقامت حاصل ہو۔

فائدہ: مرشد سے محبت کی پہچان یہی ہے کہ مرید اپنے مرشد کے قرابت داروں اور عزیزوں سے محبت ومودت رکھے۔ یہی تعلیم کتاب وسنت سے ملتی ہے۔ قرآن مجید میں نبی علیہ السلام کا قول نقل کیا گیا ہے "یٰقوم لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ" (الشوریٰ: آیت ۲۳)

(اے میری قوم میں تم سے اس تبلیغ پر کوئی اجر نہیں مانگتا، سوائے اپنے قرابت داروں سے محبت کی)

طبرانی شریف کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ادبوا اولادکم علی ثلاث خصال. حب نبیکم وحب آل بیتہ وتلاوۃ القرآن" (اپنی اولاد کو تین چیزوں کی تعلیم دو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت آپ کے اہل بیت کی محبت اور قرآن)

ادب ایک ۲۲: اپنے احوال باطنی (اچھے ہوں یا برے) مرشد کے سامنے عرض کرے کیوں کہ مرشد طبیب روحانی ہے [illegible] کے بعد اصلاح کرے گا۔ مرشد کے کشف پر بھروسہ کرکے سکوت نہ کرے۔

فائدہ: جس طرح کوئی مریض اپنے حالات سے طبیب

جسمانی کو باخبر رکھتا ہے اگر نہ رکھے گا تو موت کے منہ میں چلا جائے گا، اسی طرح سالک کو چاہئے کہ اپنے مرشد یعنی طبیب روحانی کو کیفیات واردات سے مطلع کرتا رہے ورنہ دل مردہ ہو جائے گا۔ اس معاملے میں افراط وتفریط سے بچنا لازمی ہے۔ افراط یہ کہ سالک اپنی کیفیات شیخ کے علاوہ ہر کہ ومہ کے سامنے بتاتا پھرے۔ حالانکہ واردات وکیفیات تو عرائس باطنی ہوتی ہیں، بھلا کوئی شخص غیر کو اپنی دلہن دکھاتا ہے، تفریط یہ ہے کہ اپنے حالات شیخ کے سامنے بھی نہ کہے اور یہ سوچتا رہے کہ مرشد صاحب کشف ہیں، انہیں خود ہی پتہ چل جائے گا۔ اعتدال کی راہ یہی ہے کہ اپنے حالات سے مرشد کو مطلع کرتا رہے۔ صوفیہ کا قول ہے کہ سالک اگر اطلاع اور اتباع کو اپنا دستور بنالے گا تو اس کی ترقی میں کوئی چیز رکاوٹ نہیں بن سکتی۔

ادب ایک ۲۲: خواب میں جو کچھ دیکھے وہ مرشد کی خدمت میں عرض کرے اگر اس کی تعبیر ذہن میں آئے تو وہ بھی بیان کرے۔

فائدہ: بعض سالکین لطیف الطبع ہوتے ہیں، انہیں بہت خواب نظر آتے ہیں اور بعض کثیف الطبع ہوتے ہیں، انہیں کم خواب نظر آتے ہیں۔ زیادہ خواب نظر آنا فضیلت کی بات نہیں اور کم خواب نظر آنا بھی گراوٹ کی دلیل نہیں۔ خواب تین طرح کے ہوتے ہیں۔

(۱) حدیث نفس، سالک جو کچھ دن میں کرتا سوچتا ہے یا اس کے لاشعور میں ہوتا ہے وہی کچھ خواب میں نظر آجاتا ہے۔

(۲) اضغاث واحلام۔ اوٹ پٹانگ خیالات خواب کی شکل میں نظر آتے ہیں۔

(۳) رویاء صالحہ۔ سچے خواب جنہیں نبوت کا چھتیسواں حصہ کہا گیا ہے۔

ان تینوں قسم کے خوابوں میں پہچان کرنا ایک مشکل امر ہے۔ باطنی بصیرت رکھنے والا ہی یہ معمہ حل کر سکتا ہے۔ سالک کو چاہئے کہ جو کچھ خواب میں دیکھے وہ اپنے شیخ کی خدمت میں بے کم وکاست عرض کردے۔ مرشد اگر تعبیر بتادے تو فبہا، اگر خاموش رہیں تو سمجھ لے کہ تعبیر بتانا میرے لئے بہتر نہیں تھا۔ پھر یہ خواب قابل تعبیر نہ تھا۔ تعبیر الرؤیاء کے سلسلے میں چند باتیں بڑی اہمیت کی حامل ہیں۔

(۱) کئی خواب جس طرح نظر آئیں ان کی تعبیر من وعن اسی طرح ہوتی ہیں۔

(۲) کئی خوابوں کی تعبیر الٹ ہوتی ہے، مثلاً کسی کو دیکھا کہ مرگیا مگر حقیقت میں لمبی زندگی پائی۔

(۳) کئی خوابوں کی تعبیر تمثیل پر منحصر ہوتی ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے موٹی گائے دیکھی تو تعبیر رزق کی فراوانی والا سال، پتلی گائے کی تعبیر قحط زدہ سال۔

(۴) ایک ہی خواب دو مختلف آدمی دیکھیں تو دونوں کے لئے تعبیر مختلف ہوگی، نیک آدمی نے خواب دیکھا کہ اذان دے رہا ہوں تو "وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ" کے تحت عزت ملی۔ کسی فاسق شخص نے دیکھا کہ اذان دے رہا ہوں، تو "ثم اذن مؤذن" کے تحت چوری کرتے پکڑا گیا، ذلت ملی۔

(۵) ایک ہی خواب مختلف موسموں میں دیکھیں تو تعبیر مختلف، سردیوں میں آگ دیکھیں تو فائدہ پہنچے، گرمیوں آگ دیکھیں تو نقصان ہو۔

(۶) کئی مرتبہ خواب ظاہر میں اوٹ پٹانگ مگر رویاء صالحہ میں سے ہوتا ہے۔ زبیدہ خاتون نے اپنے آپ کو برہنہ دیکھا، پھر انسانوں، جانوروں اور پرندوں کو دیکھا کہ اس سے زنا کر رہے ہیں۔ پریشان ہو کہ اٹھ بیٹھی، ڈر گئی کہ کہیں رسوا نہ ہو جاؤں، مگر تعبیر یہ تھی کہ اس نے نہر بنوائی جس سے انسانوں، جانوروں، پرندوں اور چرندوں نے پانی پیا، زبیدہ خاتون کے لئے صدقہ جاریہ بنا۔

ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ اپنی ماں سے زنا کر رہا ہوں، بہت پریشان ہوا، مگر ماں سے مراد زمین اور زنا سے مراد اس سے فائدہ لینا، چنانچہ اسے اپنی کھیتی سے بہت زیادہ ہوا۔

سالکین کو ایک اصول ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ بالفرض سچا خواب بھی نظر آئے تو جب تک پورا نہ ہو کیا فائدہ، مثلاً خواب میں دیکھا کہ بادشاہ بن گیا ہوں تو کیا فائدہ، جب تک حقیقت میں نہ بنے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے سورج، چاند، ستاروں کو سجدہ کرتے دیکھا مگر کنوئیں میں گرنا پڑا، مصر میں بکنا پڑا۔ عزیز مصر کے گھر کی چاکری کرنی پڑی، آزمائش میں سے گزرنا پڑا، نو سال جیل کاٹنی پڑی پھر بادشاہت ملی اور خواب پورا ہوا۔ جب سچے خوابوں کا بھی یہ حال ہے تو پھر اوٹ پٹانگ خوابوں پر فریفتہ کیا ہونا۔ بعض سالکین تو ہر وقت خواب ہی سناتے پھرتے ہیں یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ خوابوں کی دنیا کے شہزادے ہیں۔

درحقیقت شیطان خوابوں کے ذریعے بڑے بڑوں کو گرادیتا ہے، خود پسندی اور عجب پیدا کر کے فتنے میں مبتلا کردیتا ہے۔ مرشد ہی کی ذات ہے جو ان شیطانی ہتھکنڈوں سے خبردار کرتی ہے تاکہ ایمان بچ جائے۔ حضرت جنید بغدادیؒ کا ایک مرید روزانہ خواب میں جنت کی سیر کرتا تھا، صبح اٹھ کر لوگوں میں تذکرے کرتا حتی کہ اس کے قصے زبان زد عام ہوگئے، ایک سال اسی حالت میں گزر گیا۔ ایک مرتبہ حضرت جنید بغدادیؒ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ شیخ نے دیکھا کہ خود پسندی اور خود فریبی کے جال میں پھنس چکا ہے فرمایا۔ "اب جنت نظر آئے تو "لاحول ولا قوۃ" پڑھنا، مرید سمجھا کہ شیخ مجھ سے حسد کرنے لگے ہیں۔ اگلی رات خواب میں جنت کی سیر کرنے لگا تو خیال آیا کہ شیخ نے کہا تھا (درحقیقت یہ شیخ کی توجہ اور برکت تھی) کہ لاحول پڑھنا۔ جب پڑھا تو سب نقشے ختم چند ہڈیاں پڑی دیکھیں، تب احساس ہوا کہ شیطان تو میرے ایمان پر ڈاکہ ڈالنا چاہتا تھا۔

بعض سالکین کو خواب میں بزرگ نظر آتے ہیں، سالک سمجھتا ہے کہ مجھے باطنی فائدہ ہورہا ہے۔ حقیقتاً شیطان اس کا رابطہ شیخ سے کاٹنا چاہتا ہے۔ بعض سالکین کو دیکھا کہ خواب ایک سے بڑھ کر ایک عجیب دغریب دیکھتے ہیں مگر پابندی شریعت میں ست ہوتے چلے جاتے ہیں، یہ فتنہ میں پڑنے کی واضح علامات ہیں۔

حدیث پاک میں ہے۔ "من رانی فی المنام فقد رانی فان الشیطان لایتمثل بی" (بخاری کتاب الایمان)

(جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے واقعی مجھ کو دیکھا کیوں کہ شیطان میری شکل ہرگز نہیں بنا سکتا)

اس حدیث پاک کے تحت حضرت مجدد الف ثانیؒ اپنے مکتوبات میں لکھتے ہیں کہ شیطان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس صورت مبارکہ میں جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں پردہ فرما ہیں، ظاہر نہیں ہوسکتا۔ اس کے علاوہ ہر ایک صورت میں آکر دھوکہ دے سکتا ہے، چاہے وہ اہل اللہ کی صورت ہو یا آباؤ اجداد کی، لہٰذا جو سالکین خوابوں پر اپنی روحانیت کی بنیاد رکھتے ہیں وہ بڑے خطرے میں ہوتے ہیں۔ بعض خانقاہوں میں تو سجادہ نشین حضرات بات شروع کرتے ہیں خواب سے اور ختم کرتے ہیں تو خواب پر۔

ع جو شاخ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپائیدار ہوگا

ایک روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں سورۃ النجم کی تلاوت کرتے ہوئے جب اس جگہ پہنچے۔ "اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰی"

(بھلا تم نے لات عزیٰ اور تیسرے منات کے حال میں غور بھی کیا ہے) (النجم: آیت ۲۰)

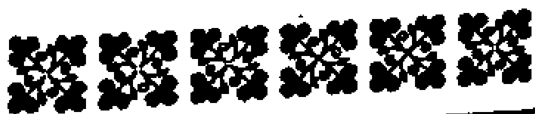
تو صحابہ کو ایسے محسوس ہوا کہ جیسے آپ نے اس سے آگے یہ کہا کہ ان کی بھی عبادت کرو اور اللہ کی بھی۔ صحابہ کرامؓ بہت حیران ہوئے، نماز سے فراغت پر عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ نئی آیتیں اتری ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تو نہیں پڑھیں، چنانچہ جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور آیات اتری۔ "القی الشیطان فی امنیتہ" (الحج: آیت ۵۲)

(شیطان نے اپنی گفتگو (وقف کے دوران) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت سے ملادی تھی)

پھر پتہ چلا کہ شیطان نے اپنی آواز نبی علیہ السلام کی مبارک آواز کی مانند بنا کر یہ عبارت پڑھی تاکہ صحابہ کرامؓ کو دھوکہ دے سکے۔ یہاں سوچنے کی بات یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں پھر حالت نماز کی یکسوئی میں صحابہ کرامؓ جیسے پاکیزہ حضرات کو دھوکہ دینے سے شیطان باز نہیں آیا تو پھر ہم کس کھیت کی مولی گاجر ہیں کہ بلند و بانگ دعویٰ کریں۔ آج کا سالک اتنی کمزور روحانیت، مشکوٰۃ نبوت سے اتنا بعد، فتنے والا دور پھر نیند کی حالت میں تو شیطان کے لئے بہکانا کونسا مشکل کام ہے۔ سالک کو یوں سوچنا چاہئے کہ ہمیں تو شیطان جیتے جاگتے بقائمی ہوش وحواس بہکا دیتا ہے تو خواب کی حالت میں بہکانا کونسا مشکل کام ہے۔ پس خوابوں پر اعتماد ہرگز ہرگز نہ کرے جو کچھ دیکھے اپنے مرشد کی خدمت میں عرض کردے اور دعائیں کرتا رہے۔

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ"

(یا اللہ میں آپ ہی کی پناہ پکڑتا ہوں، شیطان مردود کی چوکیوں سے اور اس بات سے کہ وہ شیطان میرے اعمال میں حاضر ہوکر دخل دیں)



قسط نمبر: ۲۶

واقعات القرآن

حسن الہاشمی

حق تعالیٰ کے حکم سے حضرت داؤد علیہ السلام کی حکومت حضرت سلیمان علیہ السلام کو منتقل ہوگئی، حالاں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السلام کے سب سے چھوٹے فرزند تھے، لیکن حضرت سلیمانؑ اپنے سب بھائیوں میں سب سے زیادہ دانش مند اور سب سے زیادہ غور وخوض کرنے والے تھے، وہ بڑی سے بڑی گتھی کو بھی منٹوں میں سلجھادیا کرتے تھے، اس لئے حق تعالیٰ نے حضرت داؤدؑ کو حکم دیا کہ وہ اپنا اقتدار حضرت سلیمانؑ کو سونپ دیں اور سلطنت سے دست بردار ہوجائیں، چنانچہ حضرت داؤدؑ نے حکومت اور سلطنت کی باگ ڈور حضرت سلیمانؑ کے حوالے کردی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت کا دائرہ حضرت داؤدؑ کی حکومت سے بہت بڑا اور وسیع تھا، ان کی حکومت پہاڑوں پر بھی تھی، ہوائیں حضرت سلیمانؑ کے حکم کی تعمیل کیا کرتی تھیں، اللہ نے ہواؤں کو یہ اختیار دیا تھا کہ وہ حضرت سلیمانؑ کے حکم کی تعمیل میں ان کے تخت کو جہاں کا حکم ملتا وہاں اٹھا کر لے جاتی تھیں، اس کے ساتھ ساتھ جنگل کے وحشی جانور اور پرندے بھی حضرت سلیمان کے مطیع تھے اور تمام جنات بھی ان کے حکم کے پابند تھے۔ پروردگار عالم نے حضرت سلیمانؑ کو پرندوں کی بولی کا علم بھی دیا تھا اور آپ دوسرے جانوروں کی زبان بھی سمجھ لیا کرتے تھے، یہ خصوصیت کسی اور نبی کو عطا نہیں کی گئی تھی، ان نعمتوں کی بدولت حضرت سلیمانؑ کی سلطنت ایک بے مثال سلطنت بن گئی تھی اور وہ تمام انبیاء اور تمام بادشاہوں سے ممتاز ہوگئے۔

حضرت سلیمانؑ کے تخت کے بارے میں صحیح معلومات مؤرخین کو حاصل نہ ہوسکیں، یہ بھی اندازہ کسی کو نہ ہوسکا کہ تخت کی صورت کیا تھی اور وہ کتنا بڑا تھا، بس تاریخ سے اتنا پتہ چلتا ہے کہ حضرت سلیمانؑ جس تخت پر بیٹھ کر حکومت کیا کرتے تھے وہ عام تختوں سے الگ تھلگ تھا اور ان کے ساتھ اسی تخت پر ان کے مصاحبین بھی موجود رہا کرتے تھے۔ اس پر ایک قالین بچھا رہتا تھا جو اس زمانہ کے اعتبار سے نرالا بھی تھا اور بہت قیمتی بھی، تخت کے اردگرد ہزاروں سپاہی اور محافظین ہوا کرتے تھے اور یہ تخت حضرت سلیمان علیہ السلام کی منشا کے مطابق اڑن کھٹولے کی طرح ایک جگہ سے اڑ کر دوسری جگہ چلا جایا کرتا تھا۔ ہوائیں اس تخت کو دور دراز علاقوں میں حسب حکم پہنچادیا کرتی تھیں۔

حق تعالیٰ کے حکم کی وجہ سے تمام جنات بھی حضرت سلیمانؑ کا حکم بجالاتے تھے، جنات نے حضرت سلیمانؑ کے لئے عالی شان محفوظ ترین اور وسیع ترین محلات بھی تعمیر کئے تھے، ان کے لئے بخوشی ایک حوض بھی جنات نے بنایا تھا جو اس زمانہ میں بے مثال تھا، جنات سمندروں کی گہرائیوں سے ہیرے جواہرات اٹھا کر حضرت سلیمانؑ کے قدموں میں ڈال دیا کرتے تھے، وہ ہیرے جواہرات سے حضرت سلیمانؑ حکومت کا نظم ونسق چلاتے تھے اور ضرورت مندوں کی مدد بھی کیا کرتے تھے۔

ایک بار ایسا ہوا کہ حضرت سلیمانؑ انسانوں، پرندوں اور دیگر مخلوقات کے ایک وسیع ترین لشکر کے ہمراہ نہایت شان وشوکت کے ساتھ ایک بیابان سے گزر رہے تھے، اس دوران ان کا گزر چیونٹیوں کی ایک وادی سے ہوا۔ اس وقت ایک چیونٹی جو اپنے گروہ کی سردار تھی، بولی۔ اے چیونٹیوں! اپنے بلوں اور گھروں میں داخل ہوجاؤ، کہیں ایسا نہ ہو کہ سلیمانؑ کا لشکر تمہیں کچل ڈالے۔

ہوا نے اس چیونٹی کی آواز حضرت سلیمانؑ کے کانوں تک پہنچادی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے حکم دیا کہ اس چیونٹی کو ہمارے دربار میں حاضر کرو، حسب حکم چیونٹی کو حضرت سلیمانؑ کے روبرو حاضر کیا گیا۔ حضرت سلیمانؑ نے اس سے پوچھا۔ کہ تم نہیں جانتی ہو کہ میں اللہ کا پیغمبر ہوں اور انبیاء کبھی کسی پر ظلم نہیں کرتے اور بستیوں کو مسمار نہیں کرتے، انبیاء اللہ کی [illegible] مخلوقات سے محبت اور ہمدردی رکھتے ہیں، پھر تم نے اس طرح کی بات اپنی جماعت سے کیوں کہی، جس سے غلط فہمی پیدا ہونے کا امکان ہو۔

چیونٹی نے نہایت ادب کے ساتھ جواب دیا۔ حضور! میں نے محسوس کیا کہ اگر چیونٹیاں آپ کا عالی شان لشکر اور آپ کا بے مثال

اقتدار دیکھیں گی اور اللہ نے جو بے شمار نعمتیں آپ کو بخشی ہیں ان کا مشاہدہ کریں گی تو وہ احساس کمتری کا شکار ہو کر ناشکری میں مبتلا ہو جائیں گی اس لئے میں نے انہیں ڈرایا تاکہ وہ گھبرا کر اپنے اپنے بلوں میں گھس جائیں اور آپ کے دبدبے کا دیدار نہ کرسکیں۔

جب حضرت سلیمانؑ نے یہ عاقلانہ جواب سنا تو آپ خاموش ہو گئے، اب چیونٹی نے حضرت سلیمانؑ سے پوچھا۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کا تخت ہوا کے دوش پر کیوں اڑتا ہے؟ اور ہوا کی قوت کو آپ کا تخت اٹھانے پر کیوں مامور کیا گیا ہے؟

حضرت سلیمانؑ نے جواب دیا میں اس کو اللہ کا فضل سمجھتا ہوں اور میں اس سے زیادہ اس بارے میں کچھ نہیں جانتا۔

چیونٹی نے کہا۔ حضور! اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ پر اللہ نے یہ واضح کردیا ہے کہ آپ بذات خود یہ صلاحیت نہیں رکھتے بلکہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے میں ہوا کے محتاج ہیں اور ہوا اللہ کے حکم کی پابند ہے۔

یہ سن کر حضرت سلیمانؑ میں مزید عاجزی اور انکساری پیدا ہوئی اور انہیں اس بات کا اندازہ ہوا کہ ان کی شان و شوکت محض حکم ربی کی بنا پر ہے اس میں ان کی اپنی کسی صلاحیت کا دخل نہیں ہے۔

چیونٹی کا یہ فلسفہ انگیز گفتگو سننے کے بعد حضرت سلیمانؑ اور زیادہ اپنے رب کا شکر ادا کرنے لگے۔

تمام پرندے حضرت سلیمانؑ کے مطیع اور تابع تھے اور ضرورت پڑنے پر اپنے پروں سے سایہ بھی دیتے تھے اور ہوا بھی۔ جب حضرت سلیمانؑ دھوپ کی حالت میں اِدھر اُدھر کہیں جاتے تھے پرندوں کا ایک غول آپ کے اوپر اڑنے لگتا تھا اور حضرت سلیمان علیہ السلام پر دھوپ پڑنے نہیں دیتا تھا۔ ایک دن ایسا ہوا کہ پرندوں کی خدمت کے باوجود سورج کی ایک کرن آپ کے چہرے پر پڑ رہی تھی، اس وقت آپ نے اپنی نظریں اٹھا کر اِدھر اُدھر دیکھا تو آپ کو سب جانور تو دکھائی دیئے لیکن ہدہد نظر نہیں آیا۔ آپ نے اس کی غیر موجودگی کو محسوس کیا اور آپ کو غصہ بھی آیا اور آپ نے فرمایا کہ اگر ہدہد نے اپنی غیر حاضری کی کوئی معقول وجہ نہیں بتائی تو میں اس کو سخت سزا دوں گا۔

ابھی زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ ہدہد حاضر ہو گیا اور اس نے اپنے غیر حاضر ہونے کی ایک وجہ بیان کی، جس کو حضرت سلیمان علیہ السلام نے نہایت غور سے سنا۔

ہدہد نے اپنی غائب ہونے کی وجہ بیان کرتے ہوئے کہا۔

”میں نے دوران اڑان ایک ملک دیکھا ہے جو نہایت وسیع ملک ہے اور میرے اندازے کے مطابق اس ملک کے بارے میں آپ کو کچھ خبر نہیں ہے۔ اس ملک کا نام ”سبا“ ہے اور اس ملک سبا پر ایک عورت کی حکمرانی ہے، وہ مکمل طور پر اس ملک پر اقتدار کرتی ہے اور اس کا تخت و تاج نہایت عالی شان ہے، لیکن ایک افسوسناک بات یہ ہے کہ اس ملک کے باشندے اور فرماں روا سورج کی پرستش کرتے ہیں او رسورج کو اپنا معبود سمجھنے کی حماقتوں میں مبتلا ہیں، ان لوگوں نے اپنے حقیقی معبود کو بالکل فراموش کردیا ہے اور یہ سورج کے سامنے سجدے کرکے اپنی بندگی کا ثبوت دیتے ہیں اور کھلے طور پر شرک میں مبتلا ہیں۔“

حضرت سلیمانؑ نے ہدہد کی بات کا یقین تو کرلیا، لیکن فرمایا کہ میں عنقریب اس کی تحقیق کروں گا تاکہ مجھے یہ اندازہ ہو جائے کہ تم نے جو کچھ بھی بیان کیا ہے اس میں کتنی سچائی ہے اور اس میں کتنی جھوٹ کی آمیزش ہے۔ اس کے بعد حضرت سلیمانؑ نے ایک خط لکھا اور ہدہد ہی کو اس بات کا حکم دیا کہ تم ہمارا یہ خط لے کر ملک سبا کی ملکہ کے پاس جاؤ اور پھر دیکھو کہ اس کو پڑھ کر وہ کس ردِّ عمل کا اظہار کرتی ہے۔ ہدہد حضرت سلیمانؑ کا خط لے کر ملک سبا کی طرف پرواز کرگیا۔

ملکہ سبا کے دربار میں جا کر ہدہد نے حضرت سلیمان علیہ السلام کا خط اس کے سامنے ڈال دیا۔

ملکہ نے اپنے مصاحبین کی طرف دیکھا اور بولی۔

بلاشبہ یہ خط بہت عظیم الشان ہے جو ایک عظیم الشان انسان کی طرف سے ہمیں موصول ہوا ہے۔ خط کا مضمون کھلے طور پر پڑھا گیا جو یہ تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تم لوگ مجھ سے سرکشی نہ کرو، سب کے سب اسلام میں داخل ہو جاؤ اور مسلمان ہو کر میرے پاس آؤ۔

خط پڑھنے کے بعد ملکہ سبا نے حاضرین سے پوچھا اب بتاؤ اس بارے میں تمہاری رائے کیا ہے؟

وزیروں اور درباریوں نے جواب دیا۔

ہم اچھی خاصی طاقت کے مالک ہیں اور ہم جنگ کے نقطۂ نظر

بھی نہایت مضبوط ہیں، ہم کسی سے ڈرنے اور خوف کھانے والے نہیں ہیں، لیکن حکم دینا اور کوئی بھی فیصلہ لینا آپ کے اختیار میں ہے۔ آپ ہمیں جو بھی حکم دیں گی ہم بے چون وچرا اس کی تعمیل کریں گے۔

ملکہ نے اندازہ کرلیا کہ اس کے وزراء دھاوا بولنے اور جنگ لڑنے کے لئے آمادہ ہیں، لیکن اس کو اپنے وزراء کا یہ نظریہ پسند نہیں آیا اور اس نے اپنے وزراء اور درباریوں کو سمجھاتے ہوئے کہا کہ جب کسی بھی معاملے کو صلح اور صفائی کے ساتھ انجام دینا ممکن ہو جنگ سے پرہیز کرنا چاہئے۔ جنگ کسی مسئلے کا حل نہیں ہے بلکہ جنگ سے مزید مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ دیکھنے میں یہ آتا ہے کہ کوئی بھی بادشاہ جب کسی ملک پر فتح حاصل کرلیتا ہے تو اس ملک کے کمزوروں کو دباتا ہے اور اس ملک کے معزز لوگوں کو ذلیل وخوار کرتا ہے اس سے ایک طرح کی ابتری پھیلتی ہے اور انسانیت خون کے آنسو رونے پر مجبور ہوتی ہے، میں اظہار جنگ کے بجائے سلیمانؑ کو اس خط کے جواب میں کچھ تحفے بھجوا رہی ہوں تاکہ میں اندازہ کرسکوں کہ اس بادشاہ کا طرز عمل جو پیغمبر بھی ہو، کیسا ہوتا ہے۔

چنانچہ ملکہ سبا نے اپنی خواہش کے مطابق نہایت قیمتی تحفے تیار کرائے اور اپنی قوم کے کچھ اہل علم لوگوں کے ہاتھوں یہ تحفے حضرت سلیمانؑ کی خدمت میں بھجوائے۔

حضرت سلیمانؑ کو ملکہ سبا کا یہ طرز عمل پسند آیا، انہوں نے ملکۂ سبا کے نمائندہ کے لئے اپنے محل کے ایک حصہ کو خوب آراستہ کردیا اور نمائندوں کے شایان شان مہمان نوازی کا بھرپور اہتمام کیا۔ ملکۂ سبا کے نمائندوں نے جب حضرت سلیمان کا محل دیکھا جو زبردست اور مہارت سے بنا ہوا تھا تو ان کے ہاتھ پاؤں تلے کی زمین نکل گئی، نہیں وہ تحفے پیش کرتے ہوئے بھی شرمندگی محسوس ہونے لگی جو ان کی ملکہ نے حضرت سلیمانؑ کے لئے بھجوائے تھے، کیوں کہ حضرت سلیمانؑ کے محل اور ان کے ٹھاٹ باٹ کے سامنے ان تحفوں کی کوئی حیثیت نہیں تھی۔

جب ان نمائندوں کی ملاقات حضرت سلیمانؑ سے ہوئی، تو حضرت سلیمانؑ کے حسن سلوک سے یہ بے حد متاثر ہوئے اور انہیں اندازہ ہوا کہ سلیمانؑ بادشاہ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک خلیق اور بامروت انسان بھی ہیں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ نمائندوں سے ملاقات کی اس کے بعد انہوں نے نمائندوں سے دریافت کیا کہ جو خط ہم نے تمہاری ملکہ کو بھیجا تھا اس کے بارے میں تم لوگوں نے کیا فیصلہ کیا ہے؟

یہ سن کر نمائندوں نے وہ تحفے جو ملکۂ سبا نے بھجوائے تھے، حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں پیش کردیئے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے ان تحفوں پر سرسری سی نظر ڈالی اس کے بعد کہا۔ یہ تحفے میری نظروں میں کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتے، اللہ نے مجھے جو نعمتیں عطا کی ہیں ان کے سامنے ان تحفوں کی کوئی بھی حیثیت نہیں ہے۔ تم ان تحفوں کو واپس لے جاؤ، مجھے یہ تحفے قبول نہیں ہیں، میں نے تمہاری ملکہ کو توحید کی دعوت دی تھی، مجھے اس کا خاطر خواہ جواب چاہئے اور اگر اس نے اور تمہاری قوم نے خاطر خواہ جواب نہیں دیا تو میں تم سب کو سخت سزا دوں گا اور تم اور تمہاری قوم میرا مقابلہ نہیں کرسکیں گے۔

نمائندوں پر حضرت سلیمان علیہ السلام کا رعب قائم ہو چکا تھا، انہوں نے اپنی زبان بند رکھنے میں اپنی عافیت سمجھی اور وہ چپ چاپ وہاں سے رخصت ہو کر اپنی ملکہ کی خدمت میں پہنچ گئے۔ انہوں نے ملکہ سبا کو جس کا نام بلقیس تھا، حقیقت سے آگاہ کردیا اور یہ بھی بتادیا کہ سلیمانؑ نہایت شریف النفس انسان ہیں، ان کی طاقت ہماری طاقت سے کہیں زیادہ ہے۔ وہ اگر لڑنے پر آگئے تو ہم ان کا مقابلہ ہرگز ہرگز نہیں کرسکیں گے۔

یہ سن کر بلقیس نے کہا۔ ہمارے پاس سلیمانؑ کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے، بہتری اسی میں ہے کہ ہم ان کی دعوت کو قبول کرلیں اور ان پر ایمان لے آئیں، اسی میں ہمارے ملک اور قوم کی بھلائی ہے۔

اس سے پہلے کہ ملکۂ سبا اور اس کی قوم کے لوگ حضرت سلیمانؑ کی خدمت میں پہنچتے حضرت سلیمانؑ نے جنوں کی طرف دیکھ کر کہا کہ تم میں سے کسی جن میں اتنی طاقت ہے کہ وہ ملکۂ سبا کا تخت فوراً میرے سامنے حاضر کرسکے۔

یہ سن [illegible] نے کہا۔ آپ کے پہلو بدلنے سے میں اس کا تخت لاکر آپ کے سامنے رکھ دوں گا، لیکن اسی وقت ایک دوسرا جن بولا۔ میں آپ کی پلک جھپکنے سے پہلے ہی ملکۂ سبا کے تخت وتاج کو لاکر آپ کے قدموں میں ڈال دوں گا اور اس کے بعد جیسے ہی آپ نے اپنی نظریں اٹھائیں تو ملکۂ سبا کا تخت آپ کے دربار میں موجود تھا۔ حضرت سلیمانؑ

اپنے رب کا شکر بجالائے اور آپ نے فرمایا کہ وہ رب جس کی ہم سب عبادت کرتے ہیں اسی کی عطا کردہ نعمتوں میں سے یہ ایک نعمت ہے، جس کا سہارا لے کر دور دراز سے ایک تخت ہمارے دربار میں حاضر ہوا ہے۔ ہمیں اس رب کا شکر ادا کرنا چاہئے، جس نے ہمیں یہ عزت اور یہ رفعت عطا کی اور دوسری قوموں کے سامنے ہمیں سربلند اور سرخرور کھا۔ اس کے بعد حضرت سلیمانؑ نے جنات کو یہ حکم دیا کہ اس تخت کی وضع کو بدل دیا جائے تاکہ اس کو بلقیس نہ پہچان سکے اور ہماری طاقت کے سامنے وہ مرعوب ہوجائے۔

کاریگروں نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے حکم کی تعمیل میں بلور اور شیشے کا ایسا فرش تیار کیا تھا کہ جس پر پانی کا شبہ ہوتا تھا، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ زمین پر پانی بکھرا ہوا ہے۔ چنانچہ جس رات ملکۂ سبا بلقیس اس فرش پر چل رہی تھی اس کو ایسا محسوس ہوا جیسے وہ پانی سے گزر رہی ہے، اس نے بے اختیار اپنے لباس کو پنڈلیوں تک اوپر کرلیا تاکہ اس کا لباس بھیگ نہ جائے۔ اس وقت حضرت سلیمانؑ نے فرمایا۔ یہ پانی نہیں ہے، بلکہ یہ تو کاریگروں کی کاریگری ہے، انہوں نے بلور اور شیشے کا اس طرح امتزاج کیا ہے تاکہ دیکھنے والے اس کو پانی سمجھنے کی غلطی میں مبتلا ہوجائیں اور تمہیں بھی یہ غلط فہمی ہوگئی ہے۔ اس وقت بلقیس کو اپنی نادانی کا احساس ہوا اور بے اختیار وہ بولی۔

اے پروردگار میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے کہ میں اب تک دوسروں کی پرستش کرتی رہی، اب میری آنکھیں کھل گئی ہیں اور میں تیرے پیغمبر سلیمانؑ پر ایمان لاتی ہوں اور اس طرح وہ بلقیس جو عرصہ دراز سے گھمنڈ میں مبتلا تھی حلقہ بہ گوش ایمان ہوگئی اور اس کے بعد اس کی تمام زندگی اللہ کی عبادت میں گزری۔

حضرت سلیمانؑ ایک مدت تک عدل وانصاف کے ساتھ حکومت کرتے رہے اور اللہ کے دین کی تبلیغ میں بھی مصروف رہے، یہاں تک ان کی وفات کا وقت آگیا۔

ایک دن وہ اپنے محل کے صحن میں تنہا کھڑے تھے اور انہوں نے اپنی تیار کرائی ہوئی عالیشان عمارتوں کا مشاہدہ کر رہے تھے کہ اچانک ایک شخص انہیں اپنی طرف آتا ہوا دکھائی دیا۔ حضرت سلیمانؑ نے کسی قدر غضب ناک آواز میں اس سے کہا۔ تم کون ہو اور تم میری اجازت کے بغیر میری خلوت گاہ میں کیسے داخل ہوگئے ہو؟

اس نے جواب دیا میں وہ شخص ہوں جسے کسی محل اور کسی حویلی میں داخل ہونے کی کسی سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں موت کا فرشتہ ہوں اور میں آپ کی روح قبض کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام یہ سن کر لرز گئے اور انہوں نے کہا۔ کیا تم مجھے اتنی مہلت دے سکتے ہو کہ میں اپنے کاموں کی دیکھ ریکھ کرلوں

فرشتے نے کہا۔ مجھے اس بات کا اختیار نہیں ہے کہ میں کسی کو مہلت دوں اور یہ کہتے ہی اس نے حضرت سلیمانؑ کی روح قبض کرلی، اس وقت حضرت سلیمانؑ نے اپنے عصا کا سہارا لئے کھڑے تھے۔ فرشتے نے انہیں اور بیٹھنے اور لیٹنے کی بھی مہلت نہیں دی اور کھڑے ہی کھڑے اپنی ساری شان وشوکت کو چھوڑ کر اس جہان فانی سے رخصت ہوگئے اور ایک طویل عرصہ تک اسی طرح کھڑے رہے، جب ان کی رعایا کے لوگ بلوری دیواروں میں سے انہیں کھڑا دیکھتے تھے تو یہ سمجھتے تھے کہ آپ زندہ ہیں اور کسی وجہ سے گوشہ نشین ہوگئے ہیں، چنانچہ ان کے رعب اور ادب کی وجہ سے کسی کی مجال نہ ہوسکی کہ ان کی خلوت گاہ میں داخل ہوسکے۔ پھر حق تعالیٰ نے دیمک کو بھیجا اور اس نے ان کے عصا کو چاٹ لیا اور اس طرح حضرت سلیمانؑ زمین پر گر گئے اور اس وقت ان کی رعایا کو یہ اندازہ ہوا کہ آپ اس دنیا سے رخصت ہوگئے ہیں۔ حق تعالیٰ کے حکم سے ان کا جسم صحیح سلامت رہا اور اس کے بعد ان کی تدفین عمل میں آئی۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات ان لوگوں کے لئے بطور خاص عبرت کا سامان پیش کرتی ہے جو دنیا کی عیش وعشرت میں غرق ہوکر اپنی موت کو بھلا دیتے ہیں، اندازہ کیجئے کہ جس انسان کی حکومت ہوا وں پر بھی تھی اور جس کے مطیع جنات بھی تھے اور جس کے اشاروں پر ہزاروں میل کے فاصلے سے بلقیس کا تخت ان کے قدموں میں ڈال دیا گیا تھا وہ بھی موت کے سامنے بے بس رہا اور جب موت آئی ان کو بیٹھنے تک کی مہلت نہ دے سکی، لیکن کتنے خوش نصیب تھے حضرت سلیمان علیہ السلام جیسے لوگ جنہوں نے ساری دنیا پر بادشاہت کرتے وقت بھی حقیقی بادشاہ اور حقیقی حاکم کو کبھی فراموش نہیں کیا، جب دنیا ان کے سامنے جھکتی تھی اس وقت تک بھی اپنے رب کے سامنے جھکتے تھے اور لمحہ بہ لمحہ اپنی بندگی اور عاجزی کا اظہار کرتے تھے اور اسی وجہ سے تمام عمر اللہ نے انہیں شان وشوکت اور عزت وعظمت سے سرفراز رکھا۔

☆☆☆

اس ماہ کی شخصیت

ادارہ

از: حیدرآباد

نام: پروین فردوس

نام: والدہ، خیرالنساء

نام شریک حیات: شیخ اکرم منصوری

تعلیم: ایس ایس سی۔

تاریخ پیدائش: ۲۶ را کتوبر ۱۹۸۱ء

شادی کی تاریخ: ۲۶ رنومبر ۱۹۹۹ء

محمد اجمل انصاری

آپ کا نام ۱۰ ر حروف پر مشتمل ہے۔ ان میں سے ۴ حروف نقطے والے ہیں اور ۶ حروف بغیر نقطے کے ہیں۔ عنصر کے اعتبار سے ایک حرف آتشی ہے، ایک حرف آبی ہے۔ ۳ حروف خاکی ہیں اور ۵ حروف بادی ہیں۔ بہ اعتبار تعداد آپ کے نام میں بادی حروف کو اور بہ اعتبار اعداد آپ کے نام میں خاکی حروف کو غلبہ حاصل ہے۔ آپ کے نام کا پہلا جزء بادی حرف سے اور دوسرا جزء آتشی حرف سے شروع ہوتا ہے، جب کہ آپ کے شوہر کے نام کے تینوں اجزاء آتشی حروف سے شروع ہوتے ہیں، آپ دونوں کے درمیان غیر معمولی محبت کے باوجود کسی بھی وقت تیزی اور شدت کا پیدا ہوجانا اغلبًا امکانی بہت ہے۔

آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۶۱۸ مرکب عدد ۱۵ اور آپ کے نام کا پہلا مفرد عدد ۶ ہے۔

۶ کا عدد کشش اور مقبولیت کا عدد مانا گیا ہے، جن خواتین کا مفرد عدد ۶ ہوتا ہے ان میں ظاہری اور باطنی بہت سی خوبیاں ہوتی ہیں اور ان خوبیوں کی وجہ سے انہیں اپنے ہم جولیوں میں ایک طرح کی مقبولیت ہمیشہ حاصل رہتی ہے۔ ۶ عدد کی خواتین اپنے والدین کے لئے لکی ثابت ہوتی ہیں اور یہ خواتین اپنی سسرال کے لئے بھی مبارک ثابت ہوتی ہیں۔ ماہرین اعداد کا کہنا یہ ہے کہ ۶ عدد کی خواتین جس دفتر میں کام کرتی ہیں وہاں بھی برکتوں کا نزول ہونے لگتا ہے۔ ۶ کا عدد خودداری کی بھی علامت مانا گیا ہے، اس لئے اس عدد کی خواتین اپنی ضرورتیں دوسروں سے بیان نہیں کرسکتیں اور اپنا ہاتھ دوسروں کے سامنے پھیلانا پسند نہیں کرتیں۔ ۶ عدد کی خواتین سیر و تفریح کی شوقین ہوتی ہیں، یہ خواتین دوسروں کی ذمہ داری قبول کرنے سے گریز کرتی ہیں، مدد تو کرگزرتی ہیں، لیکن دوسروں کی ضمانت لینے کی غلطی کبھی نہیں کرتیں۔

۶ عدد کی خواتین اگر تعلیم یافتہ ہوں تو ان میں انتظام کی اچھی صلاحیتیں ہوتی ہیں، یہ خواتین اپنے ماتحت لوگوں پر اچھی طرح کنٹرول کرسکتی ہیں۔ ۶ عدد کی خواتین میں ایک خوبی یہ بھی ہوتی ہے کہ یہ دوسروں کی غلطیوں کو نظرانداز کردیتی ہیں۔

چونکہ آپ کا مفرد عدد ۶ ہے اس لئے کم وبیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی، آپ خود صاحب رائے ہیں، اس لئے آپ ہر کس و ناکس کا مشورہ قبول نہیں کرتیں، آپ حساب و کتاب کے معاملے میں صاف ستھرا رہنا پسند کرتی ہیں، لاگ لپیٹ اور ٹال مٹول سے آپ کو وحشت ہوتی ہے، خرچ کے معاملے میں آپ عموماً محتاط رہتی ہیں، فضول خرچی آپ کو پسند نہیں ہے، آپ اگرچہ شوہر سے محبت کرتی ہیں اور شوہر کی خاطر کوئی بھی قربانی دینے سے گریز نہیں کرتیں لیکن شوہر کی خامیوں پر تنقید کرنا اور اصلاح کی خاطر ان کی کمزوریوں کی طرف اُنگلی اٹھانے میں آپ کو تامل نہیں ہوتا، آپ اپنے شوہر کو ایک معیاری انسان کے روپ میں دیکھنا چاہتی ہیں، آپ میں ایک بڑی کمزوری یہ ہے کہ آپ دوست اور دشمن میں امتیاز نہیں کرپاتیں، اس لئے اکثر کئی لوگ آپ کو فریب دینے میں کامیاب ہوجاتے ہیں، آپ کسی قدر خوشامد پسند ہیں، جو لوگ آپ کے منہ پر آپ کی تعریفوں کے پل باندھتے ہیں ان سے آپ متاثر ہوجاتی ہیں اور ایسے ہی لوگوں میں اور خواتین میں کچھ منافق بھی ہوتی ہیں جو آپ کے اردگرد منڈلاتی رہتی ہیں اور آپ کو نقصان پہنچانے میں کامیاب ہوجاتی ہیں، آپ کے اندر ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ آپ کسی کے معاملات میں دخل اندازی نہیں کرتیں، آپ کو قدرتی مناظر سے غیر معمولی دلچسپی ہوگی، آپ صحت مند ہیں اور آپ کی صحت ہمیشہ قابل رشک رہے گی۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۶، ۱۵، ۲۴ ہیں۔ اپنے اہم کاموں کو ان

تاریخوں میں انجام دینے کی کوشش کیا کریں، انشاء اللہ کامیابی کے امکانات روشن رہیں گے۔

آپ کا لکی عدد ۴ ہے۔ یہ عدد آپ کے لئے ہمیشہ نفع بخش ثابت ہوگا، اس عدد کی شخصیتیں اور اس عدد کی اشیاء بطور خاص آپ کے لئے مفید ثابت ہوں گی۔ ۳ اور ۹ عدد کے لوگ بھی آپ کو ہمیشہ راس آئیں گے اور ان لوگوں سے اور ان اعداد کی خواتین سے آپ کی دوستی اور تعلقات خوب نبھیں گے۔ ۲، ۵ اور ۷ اعداد کے لوگ آپ کے لئے عام سے لوگ ہوں گے، ان لوگوں سے آپ کو نہ قابل ذکر فائدہ ہوگا اور نہ نقصان، ایک اور ۸ کا عدد آپ کا دشمن عدد ہے۔ ایک اور ۸ عدد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کے لئے نقصان دہ ثابت ہوں گی، ان اعداد سے اگر آپ حتی الامکان خود کو دور رکھیں تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔

آپ کا مرکب عدد ۱۵ ہے، یہ عدد جاذبیت اور مقبولیت کا عدد تسلیم کیا گیا ہے، یہ عدد ثابت کرتا ہے کہ آپ کے اندر ایک طرح کی جاذبیت اور کشش موجود ہے جو ملنے والوں کو آپ کی طرف کھینچتی ہے، آپ ہمیشہ اپنی ہم جولیوں میں مقبول رہیں گی، آپ کے اندر اچھی گفتگو کرنے کی صلاحیت ہے، آپ ہمیشہ ڈرامائی طور پر اہل محفل پر اپنا اثر قائم رکھنے میں کامیاب رہیں گی، آپ مخفی علوم میں دلچسپی رکھتی ہوں گی اور آپ جادو ٹونے اور منتر وغیرہ کی اثر انگیزی کی زبردست قائل ہوں گی۔ جن خواتین کا مرکب عدد ۱۵ ہوتا ہے وہ خرچ کے معاملے میں بہت محتاط ہوتی ہیں، ایسی خواتین دولت جمع کرنے میں کامیاب رہتی ہیں، آپ غیر ضروری معاملوں میں پیسہ خرچ کرنے سے ہمیشہ محتاط رہیں گی، البتہ آپ یہ چاہیں گی کہ دوسرے لوگ آپ پر پیسہ خرچ کریں۔ ۱۵ کا عدد یہ بھی ثابت کرتا ہے کہ دولت آپ کے نصیب میں ہے جو کبھی نہ کبھی اور کسی نہ کسی صورت میں آپ کو مل کر رہے گی۔

زندگی میں اتار چڑھاؤ بھی آتے ہی رہتے ہیں، ان اتار چڑھاؤ پر قابو پانے کے لئے آپ کو اپنے اسم اعظم کا ورد رکھنا چاہئے۔ آپ کا اسم اعظم "یاباریٔ" ہے۔ ۲۱۳ مرتبہ عشاء کے بعد پڑھنے کا معمول رکھیں، انشاء اللہ اسم اعظم کی برکت سے آپ کے حالات ہمیشہ اعتدال پر رہیں گے اور نشیب و فراز کی الجھنوں سے آپ کافی حد تک محفوظ رہیں گی، آپ کی تاریخ پیدائش اور آپ کی شادی کی تاریخ میں ۶ کا عدد موجود ہے جو آپ کی کامیابیوں کی ضمانت ہے۔ آپ کی تاریخ ۲۶ رہے، جس کے ۸ بنتے ہیں جو آپ کا دشمن عدد ہے، آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ایک بنتا ہے اور ایک بھی آپ کا دشمن عدد ہے، یہ دونوں عدد آپ کے لئے کسی بھی وقت مشکلات کھڑی کر سکتے ہیں، ان کی پیدا کردہ مشکلات کو رفع کرنے کے لئے آپ کو اپنے اسم اعظم کا ورد پابندی کے ساتھ کرنا چاہئے۔

آپ کی شادی کی تاریخ ۲۶ ہے، لیکن مجموعی تاریخ کا مفرد عدد ۲ ہے۔ ۲ کا عدد آپ کے لئے کوئی خاص فائدہ مند نہیں ہے، جب کہ ۲۶ کا عدد آپ کے لئے نقصان دہ ہے، اس لئے ہمارا مشورہ یہ ہے کہ آپ اپنے اسم اعظم کا ورد نہایت پابندی کے ساتھ کریں تا کہ ان مضرتوں سے محفوظ رہیں جو آپ کی زندگی میں ۸ عدد کی وجہ سے مشکلات کھڑی کر سکتی ہیں، آپ کی قسمت کا عدد ایک ہے، لیکن نام کے حساب سے یہ آپ کا دشمن عدد ہے، اگر آپ اپنے نام میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکتیں تو پھر اپنے اسم اعظم کو حرز جان بنالیں اور اس کی پابندی کو ضرور سمجھیں، ورنہ آپ کی زندگی میں کوئی برا انقلاب اچانک آ سکتا ہے۔

۴، ۹، ۱۳، ۱۵، اور ۲۴ آپ کی غیر مبارک تاریخیں ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے ہمیشہ گریز کریں، ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔ ایک مشکل یہ ہے کہ آپ کی مبارک اور غیر مبارک تاریخوں میں زبردست ٹکراؤ ہے اس لئے آپ کو بہت محتاط اور چوکنا رہنا پڑے گا۔ ۱۵ اور ۲۶ آپ کی مبارک تاریخیں بھی ہیں اور غیر مبارک بھی، اس حساب سے آپ کی مبارک تاریخ صرف ۶ ہے، لیکن چونکہ آپ کا مرکب عدد ۱۵ ہے جو آپ کے لئے خوش بختی کی علامت ہے، اس لئے ۱۵ رتاریخ کو بھی آپ اپنے اہم کاموں میں ترجیح دے سکتی ہیں، لیکن ۲۶ رتاریخ سے ہمیشہ محترز رہیں، یہ تاریخ آپ کے لئے ہمیشہ نقصان دہ ثابت ہوگی۔ اگر آپ کی تاریخ پیدائش ۲۶ رنہ ہوتی تو آپ کو اپنی زندگی میں حیرتناک کامیابیاں ملتیں، لیکن ۱۵ کا مرکب عدد آپ کی مشکلات کو رفع کرنے میں ہمیشہ آپ کا تعاون کرتا رہے گا، اس تعاون میں قوت پیدا کرنے کے لئے آپ اپنے اسم اعظم کی تکرار کرتی رہیں۔ آپ کا برج عقرب اور ستارہ مریخ ہے۔ منگل کا دن آپ کے لئے اہمیت کا حامل ہے، نئے کاموں کے لئے آپ منگل کو بھی ہمیشہ فوقیت دیجئے۔ آپ جمعرات اور اتوار کو بھی اہمیت دے سکتی ہیں، البتہ بدھ کا دن آپ کو راس نہیں آئے گا۔ اس لئے بدھ کے دن اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں، پکھراج، یاقوت اور یمنی عقیق آپ کی راشی کے پتھر ہیں، یہ

آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب لانے کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ ساڑھے چار ماشے کی سونے کی انگوٹھی میں ان پتھروں میں سے کسی بھی پتھر کو جڑوا کر استعمال کریں، انشاء اللہ کامیابیاں آپ کے قدم چومیں گی۔ مئی، اکتوبر اور نومبر میں اپنی صحت کا خیال بطور خاص رکھیں، ان مہینوں میں اگر کوئی معمولی درجہ کی بیماری بھی حملہ آور ہو تو اس کے علاج کی طرف فوراً توجہ دیں، تھوڑی سی بھی غفلت آپ کے لئے نقصان دہ ثابت ہوگی۔

عمر کے کسی بھی حصے میں آپ پر یہ بیماری حملہ آور ہو سکتی ہیں، پیٹ کی تکالیف، آنتوں کے امراض، خون کی خرابی، امراض جلد اور بلڈ پریشر وغیرہ۔

گہرا سرخ، عنابی، سبز، انگوری اور نیلا رنگ آپ کے مبارک رنگ ہیں، ان رنگوں کے استعمال سے آپ کو سکون اور راحتیں فراہم ہو سکتی ہیں، اپنے گھر کے پردوں کو آویزاں کرتے وقت ان رنگوں کو ترجیح دیں، انشاء اللہ آپ کا گھر پر سکون رہے گا اور راحتیں آپ کو ہمیشہ میسر رہیں گی۔ آپ کے نام میں ٦ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے کوئی اعداد ۴۷۶ ہیں، اگر ان میں اسم ذات الٰہی کے ٦٦ اعداد بھی شامل کر لئے جائیں تو کل اعداد ۵۴۲ بن جاتے ہیں، ان کا نقش مربع اس طرح بنے گا، اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں، انشاء اللہ یہ نقش آپ کے لئے مفید ثابت ہوگا اور زندگی کی بہت سی مشکلوں سے آپ کو محفوظ رکھے گا۔

۷۸٦

۱۳۵	۱۳۸	۱۴۱	۱۲۸
۱۴۰	۱۲۹	۱۳۴	۱۳۹
۱۳۰	۱۴۳	۱۳٦	۱۳۳
۱۳۷	۱۳۲	۱۳۱	۱۴۲

حرف ز، ذ، ض، ظ، ن آپ کے مبارک حروف ہیں، ان حروف سے شروع ہونے والی ہر چیز، ہر شہر ہر ملک آپ کے لئے مبارک ہوگا۔

آپ کا مفرد عدد یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ حسن اخلاق، حسن تکلم، حسن انتظام، اور حسن سنجیدگی سے مالا مال ہیں، آپ ظاہری اور باطنی بہت سی خوبیوں سے بہرہ ور ہیں، لیکن اتنی خوبیوں کے باوجود آپ کے اندر ایک طرح کی پست ہمتی اور احساس کمتری موجود ہے جو آپ کو بروقت اقدام کرنے سے روکتی ہے، ہر کس وناکس پر بھروسہ کر لینا آپ کی فطرت ہے، بزدلی اور احساس کمتری سے خود کو بچایئے یہ کمزوری انسان کو برے لوگوں سے بھی سمجھوتہ کر لینے پر مجبور کر دیتی ہے۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں۔ سحر آفرینی، کشش، امید پرستی، علمی مسائل سے لگاؤ، اچھی صحت، حسن گفتگو وغیرہ۔ ان میں اور بھی اضافہ کرنے کی کوشش کریں۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں۔ عیب جوئی، بے اعتباری، کنجوسی، خود غرضی اور قوت ارادی کی کمی وغیرہ۔ ان خامیوں سے چھٹکارا پانے کی جدوجہد کریں۔

خوبیاں اور خامیاں بھی انسانوں کے اندر موجود ہوتی ہیں لیکن اچھے لوگ وہ ہوتے ہیں جو اپنی خوبیوں میں عمر بھر اضافہ کرنے کی کوشش جاری رکھتے ہیں اور اپنی خامیوں سے نجات حاصل کرنے کی کوشش بھی کرتے رہتے ہیں، تاکہ وہ ایک معیاری انسان بن سکیں اگر آپ بھی اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کی جدوجہد کریں گی اور اپنی ذاتی خامیوں سے نجات حاصل کرنے کی فکر برقرار رکھیں گی تو انشاء اللہ آپ کو زندگی میں عروج بھی حاصل ہوگا اور بے مثال مقبولیت بھی۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

۷۸٦

	٦	۹
۲		۸
۱۱۱		

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک تین بار آیا ہے، اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ باتیں بنانے کی صلاحیت رکھتی ہیں اور محفل میں اپنا سکہ جمانے میں کامیاب ہو جاتی ہیں۔ سامعین آپ کی باتوں سے خوش ہوتے ہوں گے اور آپ اپنا مافی الضمیر بہت اچھے طریقے سے بیان کر لیتی ہوں گی، لیکن یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپ کے اندر ایک طرح کی انا اور ضد موجود ہے جو آپ کو کبھی کبھی ہٹ دھرم بنا دیتی ہے اور آپ اپنی بات کی اُنچ میں اپنی شخصیت کا خود ہی قتل کر دیتی ہیں۔

آپ کے چارٹ میں دو کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کے بارے میں زیادہ تر درست تجزیہ کرتی ہیں، اگرچہ آپ

جذباتی طور پر بہت حساس بھی ہیں اس لئے اکثر اپنے اندر سب کچھ ہوتے ہوئے ایک طرح کی بے چینی محسوس کرتی ہیں، کچھ بدگمانیوں کے باوجود پھر بھی دوسروں کے بارے میں بالعموم آپ کی رائے اچھی ہوتی ہے۔

۳ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ اپنے کارناموں کو پیش کرتے ہوئے ایک طرح کی ہچکچاہٹ محسوس کرتی ہیں۔ دراصل یہ اس اس احساس کمتری کی بنا پر ہوتا ہے جو آپ کی فطرت کا ایک حصہ ہے۔

۴، ۵ کی غیر موجودگی آپ کے اندر چھپے ہوئے ایک خوف کی نشاندہی کرتی ہے، یہ خوف بچپن کے کسی حادثہ کی بنا پر بھی ہوسکتا ہے اور یہ خوف کبھی کبھی زندگی کے ولولوں کو ٹھنڈا بھی کردیتا ہوگا اس خوف سے نکلنے کی شدید ضرورت ہے، ورنہ یہ خوف اور یہ جھجک کسی بڑی آزمائش میں مبتلا کرسکتا ہے اور جن لوگوں میں یہ خوف یا کسی محرومی کا احساس ہوتا ہے وہ شاکی بن کر رہ جاتے ہیں اور شکایتیں کرنا ان کی ضرورت بن جاتا ہے۔

۶ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ پرامن ماحول کی خواہش مند ہیں اور آپ یہ چاہتی ہیں کہ آپ کا اپنا گھر ہو ایسا گھر جس میں صرف آپ کی حکومت ہو اور صرف آپ کا قانون چلتا ہو۔

۷ کی غیر موجودگی یہ بتاتی ہے کہ آپ اپنی زندگی میں خود اعتمادی کی کمی ہے، جب کہ آپ کے اندر بے شمار خوبیاں موجود ہیں، پھر بھی آپ کا خود پر بھروسہ نہ کرنا اور اپنے بازوؤں اعتماد نہ کرنا ایک طرح کی احساس کمتری ہے اور یہ احساس کمتری آپ کو نئے اقدامات سے باز رکھتی ہے۔

۸ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کی خوبیوں کو پرکھنے صلاحیت رکھتی ہیں۔

۹ کی موجودگی آپ کی کامیابیوں کی طرف اشارہ کرتی ہے، لیکن یہ بھی ثابت کرتی ہے کہ کبھی کبھی آپ مشتعل جلد ہوجاتی ہیں اور مشتعل ہوکر کئی فیصلے غلط کردیتی ہیں جو آپ کے سکون کو پارہ پارہ کردیتے ہیں۔

آپ کے چارٹ میں کوئی بھی لکیر مکمل نہیں ہے۔

دائیں سے بائیں، پہلی سطر میں اوپر کا خانہ خالی ہے، اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ کے فیصلے عاجلانہ ہوسکتے ہیں، بہت بہتر ہوگا کہ کسی بھی فیصلے سے پہلے آپ اچھی طرح غور وفکر کرلیں۔

درمیانی لکیر میں دو خانہ خالی ہیں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کی خانگی زندگی میں کچھ مسائل پیدا ہوسکتے ہیں، دوسروں سے توقعات وابستہ کرنے کا رجحان بھی ممکن ہے، جو آپ کے مزاج کے برخلاف ہے۔

بائیں سے دائیں پہلی سطر میں ایک خانہ خالی ہے۔ آپ بارے میں لوگوں کا خیال یہ ہوسکتا ہے کہ آپ کسی معاملے میں کام [illegible] کررہی ہیں، ایسا سوچنا صحیح نہیں ہے، آپ دانستہ ایسا نہیں کرتیں [illegible] آپ کی فطری ہچکچاہٹ بروقت اقدام سے آپ کو روک دیتی ہے۔

اوپر دائیں سے بائیں۔ پہلا خانہ خالی ہے، آپ اپنے کار[illegible] پیش کرنے سے قاصر رہتی ہیں۔

درمیان سطر میں بیچ کا خانہ خالی ہے، بچپن میں خود اعتمادی کی [illegible] طرف اشارہ ہے، دوسروں کی رائے سے متعلق حد سے زیادہ حسا[illegible] سب سے نیچے کی لائن میں دو خانہ خالی، آپ مادیت سے لاپرواہ اور [illegible] اور آپ زندگی میں ایک ہی ڈگر پر چلنے کی قائل ہیں۔

جب ہم آپ کے چارٹ کو ترچھا کرکے دیکھتے ہیں تو آپ تینوں خانہ خالی ہیں۔ دیکھئے خانہ ۳، ۵، ۷، بالکل خالی ہے جو ایک طر[illegible] محرومی کی علامت ہے، لیکن خوبی کی بات یہ ہے کہ صرف ایک لائن علاوہ باقی آپ کی سب لائنیں بالکل خالی نہیں ہیں۔ تاریخ پیدائ[illegible] چارٹ قدرت کا عطیہ ہے اس کو تبدیل نہیں کیا جاسکتا، لیکن اپنی شخ[illegible] میں خوبیوں کا رنگ بھر کر ہر انسان اپنی شخصیت میں چار چاند لگاسک[illegible] آپ کے دستخط اور فوٹو ہمیں موصول نہیں ہوئے اس لئے اس موضو[illegible] کوئی رہنمائی کرنے سے قاصر ہیں۔

ہم امید کرتے ہیں کہ آپ ہمارے پیش کردہ خاکے سے [illegible] استفادہ کریں گی اور اپنی خامیوں کی اصلاح کے ساتھ ساتھ اپنی خو[illegible] میں زبردست اضافہ کریں گی تاکہ آپ ایک بے مثال شریک حیا[illegible] ایک بے مثال ماں، بن کر مسلم سماج میں اپنا نام پیدا کرسکیں۔

ب وصحت

ک مفید سلسلہ

ایک نظر ادھر بھی

حکیم امام الدین ذکائی

سرطان (کینسر)

CANCER

کینسر کا مطلب ہے، بلا مقصد، بلا شکل وساخت کی گانٹھ کا بڑھنا، کے بڑھنے کو روکا نہ جاسکے۔ جسم میں کہیں ہمارے جسم کا زیاں ہوتا ہے۔ گانٹھ بڑھتی جاتی ہے، گل کر پھوٹ بھی جاتی ہے، شروع میں لم بھی نہیں ہوتا، کسی بھی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور جب بیماری ہوتا ہے، تو بیماری ایسی حالت میں پہنچ چکی ہوتی ہے کہ پھر مریض کی بچنا مشکل ہوتا ہے۔ اس جان لیوا بیماری سے مریض بیماری کا نام ہی موت کے خوف سے خوف زدہ ہوجاتا ہے۔ اگر کینسر کا علم شروع جائے تو مریض کو بچایا جاسکتا ہے۔ مندرجہ ذیل علامات سے کینسر کو میں ہی شناخت کیا جاسکتا ہے۔

(۱) کوئی بھی زخم جو جلد نہ بھرے، خاص کر منہ کا۔

(۲) لگاتار غیر فطری خون ڈسچارج، خاص کر عورتوں میں ماہواری کے بعد۔

(۳) عورت کے کسی بھی حصے میں گوشت بڑھنا یا حمل، گانٹھ، (Tumourand LUMPS) خاص کر عورتوں میں۔

(۴) کھانا نگلنے میں مشکل۔

(۵) لگاتار کھانسی، آواز میں بھاری پن یا گلا بیٹھنا۔

(۶) آنتوں کے قدرتی فعل میں فرق، لگاتار قبض یا دست رہنا۔

(۷) کسی بھی تل، مسے، کیلوئیڈ گلٹیوں کے رنگ میں فرق آنا اور

(۸) کینسر میں خون پیدا گندے عناصر کا مجموعہ ہے۔ اس سے ...نے کی بجائے اپنے روز مرہ کے معمولات میں تبدیلی کر کے ...کو دور کرسکتے ہیں۔ انگلینڈ کے "ہیری تحقیقاتی مرکز" کے ...رت تینتیس برس کی عمر سے پہلے حاملہ ہوجاتی ہے اس کے پستانوں میں گانٹھ، کینسر نہیں ہوتی، یہ بیماری فطرت کی طرف سے، قدرتی کھانے پینے پر انحصار کرنے سے ٹھیک ہوجاتا ہے۔ جہاں اب تک ایلو پیتھک طریقے نے اس بیماری کو نہ ٹھیک ہونے والا تسلیم کر کے مریض کو خوفزدہ کردیا ہے، غذا کے ذریعے علاج زندگی کی امید پیدا کرتا ہے اور مریض صحت مند ہوجاتا ہے۔

مندرجہ ذیل چیزوں کا استعمال کرتے رہنے سے فائدہ پہنچتا ہے۔

غذا سے علاج

باقاعدہ ہورہی تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ غذا میں پایا جانے والا کیمیکل، "بیٹا کیروٹین" کینسر کا خاتمہ کردیتا ہے۔ "بیٹا کیروٹین" ثابت دالوں، بند گوبھی، پھول گوبھی، گاجر، لیموں، موسمی، مالٹا، نارنگی وغیرہ میں بہت زیادہ ملتا ہے۔ یہ پھل، سبزیاں کینسر کے مریضوں کو کافی مقدار میں کھانی چاہئیں، تلی ہوئی غذا کینسر پیدا کرتی ہے، تلی ہوئی غذا سے کینسر کی وجہ سے "پائیرولالیسٹرس" کی مقدار ہمارے پیٹ میں جاتی رہتی ہے، اس لئے تلی ہوئی چیزیں ہمیں نہیں کھانی چاہئیں۔

پھول گوبھی: صبح بھوکے پیٹ تین چوتھائی پھول گوبھی کا رس روزانہ پیتے رہنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

بند گوبھی: صبح خالی پیٹ سب سے پہلے کم سے کم آدھا کپ بند گوبھی کا رس روزانہ پئیں، اس سے ابتدائی حالت کا کینسر ٹھیک ہوجاتا ہے۔

انگور: کینسر میں پہلے تین دن مریض کو فاقہ کرائیں، پھر انگور کھلانا شروع کریں، کبھی کبھی انیما لگائیں، ایک دن میں دو کلو سے زیادہ انگور نہ کھلائیں، کچھ دن کے بعد چھاچھ پینے کو دی جاسکتی ہے، دوسری کوئی چیز کھانے کو نہ دیں، اس سے فائدہ آہستہ آہستہ مہینوں میں ہوتا ہے، اس کی پلٹس زخموں پر لگا سکتے ہیں۔

کینسر مرض کے علاج میں کبھی کبھی انگور کا رس لینے سے پیٹ درد، مقعد میں جلن ہوتی ہے، اس سے ڈرنا نہیں چاہئے، درد کچھ دنوں میں ٹھیک ہو جاتا ہے، درد ہونے پر سینک کر سکتے ہیں۔

گاجر: گاجر کا رس لگاتار پینے سے جسم کے خراب اور زہریلے عناصر باہر نکل جاتے ہیں، بڑے بڑے نہ ٹھیک ہونے والے امراض بھی، کینسر تک بھی دور ہو جاتے ہیں۔ گاجر کا ایک گلاس رس صبح ناشتے سے پہلے اور شام کو ایک گلاس ضرور پینا چاہئے۔

گاجر کا رس ۱۲ اونس، پالک کا رس ۴ اونس ملا کر پینے سے کینسر میں خاص فائدہ ہوتا ہے۔

گیہوں: گیہوں کا پودا کینسر کے علاج میں کس طرح مددگار ہے؟ ڈاکٹر وگمور نے کہا ہے کہ کینسر بھی ہمیشہ جسم کی ایک حالت محض ہے، جو یہ بتاتی ہے کہ اس عجیب وغریب آلے یعنی جسم میں کوئی خرابی ضرور ہے۔ قدرت ہمیشہ جسم کو توازن میں رکھنے کی کوشش کرتی ہے، کچھ لوگ کینسر میں مبتلا ہوتے ہیں اور کچھ کو دوسری بیماریاں، یہ اس لئے کہ سب کا زندگی گزارنے کا طریقہ الگ الگ ہے۔ ایک عورت کو چھاتی کا کینسر تھا، ہر طرح کا علاج کرا کر وہ مایوس ہو چکی تھی۔ اس کو اس طرح کے رسوں کی غذا دی گئی کہ کچھ مہینوں میں وہ ٹھیک ہو گئی۔ گیہوں کے پودوں میں آلودگی مدافعت عناصر ہیں اور اس کے استعمال سے کینسر اور دوسری بیماریوں سے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔ اس رس کو لوگ ''گرین بلڈ'' (Green Blood) کا درجہ دیتے ہیں، کہتے ہیں کہ یہ رس انسان کے خون سے ۴۰ فیصد موافقت رکھتا ہے۔

گیہوں کا رس بنانے کا طریقہ

دس بارہ گملوں میں کھاد سمیت مٹی بھر لیں۔ ان میں روزانہ ایک گملے میں چند دانے گیہوں کے بوئیں اور کبھی کبھی پانی ڈالتے رہیں، گملوں کو چھاؤں میں رکھیں، ایک گملے میں جب پودے چھ انچ کے قریب ہو جائیں تو اکھاڑ کر ان کی جڑ کاٹ کر جڑ کو پھینک دیں اور ان کو دھو کر صاف کر کے چٹنی کی طرح پیس کر اس کو ایک کپڑے کی پوٹلی بنا کر نچوڑ لیں، اس رس کو صبح شام پئیں، اس طرح گیہوں بوتے رہیں اور مسلسل یہ طریقہ جاری رکھیں، اس کے ساتھ ساتھ آدھا کپ گیہوں لے کر دھو کر کسی برتن میں دو کپ پانی میں بھگو کر بارہ گھنٹے بعد وہ پانی صبح اور شام پئیں۔ آپ دیکھیں گے کہ خطرناک امراض آٹھ دس یا پندرہ بیس دنوں بعد بھاگنے لگیں گے اور دو تین مہینوں میں وہ بستر مرگ پر پڑا ہوا مریض بالکل تندرست ہو کر پہلے کی طرح صحت مند ہو جائے گا۔ رس میں لیموں، نمک نہ ملائیں، پینے کے بعد کچھ دیر کچھ چیز نہ کھائیں، تجربہ کر کے دیکھیں اس سے ضرور فائدہ ہوگا۔ گیہوں کا رس پیتے ہوئے کچا کھانا جیسے پھل، سبزی زیادہ سے زیادہ کھانے سے جلدی فائدہ ملتا ہے۔

یہ کئی قسم کے کینسر کے امکانات کو کم کرتا ہے۔ دہی کا استعمال صحت کے لئے بہت مفید ہے، یوں تو دہی دودھ کو جمانے کی صورت میں بنتا ہے، لیکن دودھ، دہی کی صورت میں بدلنے پر اپنی خوبیوں میں اضافہ کر لیتا ہے۔

لہسن: اس کے استعمال سے پیٹ کا کینسر نہیں ہوتا، کینسر ہونے پر لہسن کو پیس کر پانی میں حل کر کے کچھ ہفتے پینے سے کینسر ٹھیک ہو جاتا ہے، کھانا کھانے کے بعد لہسن لینے سے پیٹ صاف رہتا ہے۔

ڈبل روٹی: ایک نئی تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ اگر کھانے میں ڈبل روٹی کا استعمال کیا جائے، تو پیٹ کے کینسر سے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔ ڈبل روٹی اور کینسر ایک دوسرے سے منسلک ہیں، کیوں کہ ماہرین خوراک نے معلوم کیا ہے کہ ڈبل روٹی دوسری خوردنی اشیاء کے برعکس جلد ہضم ہو جاتی ہے، جس سے آنتوں کا کینسر ہونے کا خطرہ نہیں رہتا۔ کچے پھلوں، سبزیوں کا رس، کینسر کے مریضوں کے لئے مفید غذا ہے۔ کینسر کے پر اثر علاج کے لئے ضروری ہے کہ غذا میں تبدیلی کی جائے، اس کے علاوہ ماحول کی تمام آلودگیوں سے بچنا ضروری ہے۔

غذا میں انقلابی تبدیلی

سب سے پہلے مریض جلد، پھیپھڑوں، گردوں اور آنتوں کی صفائی کرے، گردوں کی صفائی کے لئے انیما لیا جانا چاہئے۔ چار دن مریض صاف سنترے، انگور، ناشپاتی، ٹماٹر، لیموں وغیرہ رسیلے پھل لے۔ گاجر وغیرہ چکنی سبزیوں کا رس بھی مفید ہے۔

کچھ دنوں تک اس کے استعمال کے بعد مریض کو قدرتی غذا دی جانی چاہئے۔ جیسے لہسن، ٹماٹر، گاجر، ہری پتے دار سبزیاں، بند گوبھی وغیرہ۔

قدیم زمانہ میں لہسن کینسر کی دوا کی صورت میں لوگ استعمال کرتے تھے۔ مصر کے لوگ بھی اس کو بطور دوا استعمال کرتے تھے، جو لوگ

کافی مقدار میں لہسن کھاتے ہیں، ان کو کینسر کا خطرہ کم ہوتا ہے۔

جاپان کے ایک سائنس داں ڈاکٹر فو کو نیر موریشک جو گزشتہ ۱۳ برسوں سے وٹامن سی کی کینسر علاج کی قوت پر تحقیق کر رہے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ کینسر کے مریضوں کی عمر میں اضافہ ہوسکتا ہے، ان کے مطابق وٹامن سی اور تانبا بھی کینسر میں مفید ہے۔

اٹلی کے سائنس دانوں نے یہ معلوم کیا ہے کہ وٹامن میں پایا جانے والا 'وٹا کارٹیودن' عنصر کینسر کی روک تھام پر پراثر ثابت ہوا ہے۔

پوری دنیا میں ہورہی تحقیقات یہ ثابت کرتی ہیں کہ سبز زرد سبزیوں اور پھلوں کا استعمال کینسر کے علاج میں مفید ہے۔ جاپان کی ایک تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ جو لوگ روزانہ سبز اور زرد سبزیاں کھاتے ہیں، ان کو پیٹ کے کینسر کا امکان کم ہوتا ہے۔

ہیمرٹ یونیورسٹی کے ذریعے ۱۲۰۰ خاندانوں پر کی گئی تحقیق کے مطابق جن کنبوں میں گاجر، ٹماٹر، سلاد، سبز پتے دار سبزیاں، میوے، تربوز کا زیادہ سے زیادہ استعمال ہوتا ہے، ان میں کینسر کا امکان اتنا ہی کم پایا گیا ہے، ان سب کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ دماغ کو بھرپور آرام دیا جائے اور ذہنی تناؤ سے دور رہا جائے۔

نکسیر کا علاج

(EPISTAXIS)

لیموں: نکسیر آنے پر نتھنوں میں دو دو بوندیں لیموں کا رس ٹپکانے سے خون گرنا فوراً بند ہوجاتا ہے۔

ناریل: صبح بھوکے پیٹ روزانہ ناریل کھانے سے نکسیر آنا بند ہوجاتی ہے۔

پیٹھا: رات کو پیٹھے کی مٹھائی کے دو ٹکڑے ایک گلاس پانی میں بھگو دیں صبح پیٹھا کھایا جائے گا اور اس پانی کو بھی پیا جائے، کچھ دنوں میں ہی نکسیر آنا بند ہوجاتی ہے۔

اڑد: اڑد کی دال بھگو کر ماتھے پر لیپ کرنے سے نکسیر بند ہوجاتی ہے۔

بواسیر

(HAEMORRHOIDS)

مقعد کے راستے کی ترولی (پیٹ کے اوپر دکھائی دینے والی تین بل) نسیں پھولتی اور بڑی ہوجاتی ہیں، وہ مٹر یا اس سے بھی بڑے سائز کی دیکھنے میں آتی ہیں، اسے بواسیر (Piles) کہتے ہیں، بواسیر پاخانہ کے راستے کے نیچے مقعد کی وریدوں کی سوجن کی حالت کا نام ہے۔ علم العلاج میں اس کا میڈیکل نام 'ہمارائیڈس' (Haemorrhoids) ہے۔ بواسیر پاخانے کے راستے کے اندر یا باہر ہوتے ہیں، باہر کے بواسیر پاخانہ کے راستے کے کھلنے کی جگہ کے باہر لٹکے ہوتے ہیں، جب تک یہ رگڑ کھا کر چلتے (Chaped) یا انفیکشن نہیں ہوتا، ان میں درد نہیں ہوتا، جب یہ چھل جاتے ہیں تو کئی دنوں تک ناقابل برداشت درد پیدا کرتے ہیں، اندر کے بواسیر سے خون گرتا ہے، بواسیر ایک یا کئی ہوسکتے ہیں، جب اندر کا بواسیر پاخانہ کے راستے سے باہر نکل کر پاخانے کے راستے میں رکاوٹ ہوجاتی ہے اسے اندر جب تک دھکا دے کر نہیں پہنچایا جاتا، درد کرتا ہے۔ اس طرح اندر کا بواسیر خونی ہوتا ہے اور باہر والا نان بلیڈنگ (Non-Bleeding) یا بادی۔

خشک (نان بلیڈنگ) بواسیر کا غذائی علاج

(NONBLEEDINGPILES)

لیموں: لیموں کے رس کو صاف اور باریک کپڑے سے چھان کر اس میں زیتون کا تیل ہم وزن ملا کر پانچ گرام کی مقدار میں گلیسرین سرنج کے ذریعے رات کو مقعد میں داخل کراتے رہنے سے بواسیر کی جلن، درد دور ہوجاتا ہے۔ مسے چھوٹے ہوجاتے ہی، فضلہ بغیر تکلیف کے آنے لگتا ہے۔ بواسیر میں تیز درد، خون ڈسچارج ہونے پر فاقہ کریں اور تازہ پانی میں لیموں ڈال کر پئیں۔

چار کپ الگ الگ دودھ سے بھر لیں، ان میں ترتیب وار لیموں نچوڑ کر پیتے جائیں، ایک ہفتہ استعمال کرنے سے ہر قسم کے بواسیر ختم ہوجائیں گے۔

مالش: باقاعدہ طور سے روزانہ جسم کی مالش کرنے سے مسوں میں فائدہ ہوتا ہے۔

جوار: اس کی روٹی کھانے سے مسوں میں فائدہ ملتا ہے۔

بینگن: بینگن کا ڈنٹھل پیس کر بواسیر پر لیپ کرنے سے درد اور جلن میں آرام ملتا ہے۔

بینگن جلا کر اس کی راکھ شہد میں ملا کر مسوں پر لگائیں، مسے خشک

ہوکر گر جائیں گے۔

ترونی: ترونی قبض دور کرتی ہے، اس کی سبزی روزانہ کھانے سے بواسیر ٹھیک ہوجاتی ہے۔

چولائی: چولائی کی سبزی روزانہ کھانے سے بواسیر ختم ہوجاتی ہے۔

بتھوا ساگ: جب تک موسم میں بتھوا ساگ ملتا رہے، روزانہ کھائیں، رس پئیں، اُبلا ہوا بتھوے کا پانی پئیں، اس سے بواسیر ٹھیک ہوجاتی ہے۔

چقندر: بواسیر کے مسے چقندر کھاتے رہنے سے جھڑ جاتے ہیں۔

گاجر: کچی گاجر کھانے یا رس پینے سے بواسیر میں فائدہ ہوتا ہے۔

گاجر کا رس تین حصے اور پالک کا رس ایک حصہ ساگر پینے سے بواسیر میں مفید ہے۔

آم: میٹھے آم کا رس آدھا کپ، میٹھا دہی ۲۵ گرام اور ایک چمچ ادرک کا رس، ان سب کو ملا کر پئیں، ایسی ایک خوراک تین بار دن میں پئیں، اس سے بواسیر ٹھیک ہوجاتی ہے۔

امرود: کچھ دنوں تک امرود کھانے سے بواسیر ٹھیک ہوجاتی ہے۔

پیاز: پیاز خونی اور بادی دونوں بواسیر ٹھیک کرتا ہے، روزانہ ایک پیاز کھانی چاہئے۔

مولی: کچی مولی کھانے سے بواسیر سے گرنے والا خون بند ہوجاتا ہے۔

بواسیر خونی یا بادی، اس کے لئے ایک کپ مولی کا رس لیں، اس میں ایک چمچ دیسی گھی ملائیں، پلاکر صبح وشام دوبار روزانہ پئیں۔

ایک کپ سفید مولی کو کاٹ کر نمک لگا کر رات کو اوس میں رکھ دیں۔ اسے صبح بھوکے پیٹ کھائیں، رفع حاجت کے بعد مقعد بھی مولی کے پانی سے دھوئیں، فائدہ ہوگا۔

۱۲۵ گرام مولی کے رس میں ۱۰۰ گرام دیسی گھی کی جلیبی ایک گھنٹہ کے لئے بھگودیں، پھر جلیبی کھا کر رس پی جائیں، اسی طرح ایک ہفتہ تک کرنے سے زندگی بھر کے لئے ہر طرح کے بواسیر ٹھیک ہوجاتی ہیں۔

مولی کے ٹکڑوں کو گھی میں تل کر چینی کے ساتھ کھائیں۔

لوکی: بواسیر میں لوکی پتوں کو پیس کر لیپ کرنے سے کچھ ہی دنوں میں بواسیر ختم ہوجاتی ہے۔

گوار: گوار کے پودے کے گیارہ سبز پتے، گیارہ سیاہ مرچ پیس کر ۶۲ گرام پانی میں صبح ایک بار کئی دنوں تک پینے سے بواسیر میں فائدہ ہوتا ہے۔

گیہوں: گیہوں کے پودے کے رس پینا ہر طرح کی بواسیر میں مفید ہے۔

تل ساٹھ گرام سیاہ تل کھا کر اوپر سے ٹھنڈا پانی پینے سے بادی، یعنی بغیر خون والے بواسیر ٹھیک ہوجاتی ہیں۔ روزانہ باقاعدگی سے تل کا تیل بواسیر پر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

جائفل: دس جائفل دیسی گھی میں اتنا سیک لیں کہ یہ سرخ ہوجائیں، پھر ان کو پیس چھان کر دو کپ گیہوں کے آٹے میں گھی ملا کر دوبارہ سیک لیں، سینکنے کے بعد حسب ذائقہ دیسی چینی یا شکر ملالیں، اسے ایک چمچ روزانہ صبح خالی پیٹ کھائیں، بواسیر میں فائدہ ہوگا۔

سونٹھ: ہم وزن مقدار میں سونٹھ اور گڑ ملا کر آدھا چمچ صبح شام روزانہ کھانے سے بواسیر میں مفید ہوتا ہے۔

چائے: چائے کی پتی کو پانی میں پیس کر گرم کر کے گرم گرم ہی مسوں پر لیپ کریں، اس سے مسوں کا درد ٹھیک ہوجاتا ہے۔

ہرڑ: آدھا چمچ ہرڑ کا چورن صبح شام کھانے کے بعد گرم پانی لینے سے فائدہ ہوتا ہے۔

پھول گوبھی: پھول گوبھی اور چقندر کی سبزی کم مسالے ڈال کر کھانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

دودھ: گرم دودھ کے ساتھ اسبغول کا چھلکا کھانے سے فائدہ ہوگا۔

چھاچھ: چھاچھ میں نمک اور پسی اجوائن ملا کر پینے سے بواسیر میں فائدہ ہوتا ہے۔ چھاچھ کے استعمال سے ختم ہوئی بواسیر دوبارہ نہیں ہوتی۔ چھاچھ کھانا کھانے کے بعد پئیں۔

ارنڈ کا تیل: بواسیر باہر نکلے ہونے پر ارنڈ کا تیل لگانے سے خشک ہوجاتی ہیں، درد دور ہوتا ہے۔

☆☆☆☆

عورت کی فطرت
(بہ اعتبار بروج)

محمد اجمل انصاری

حمل : (بلحاظ والدہ) ضابطہ کی پابند ہوتی ہے، بچوں کی سستی برداشت نہیں کرسکتی۔ اعلیٰ تعلیم پسند کرتی ہے۔

(بلحاظ دوست) مہربان مگر منہ پھٹ۔

(بلحاظ محبوب) گرم جوش، بغیر سوچے محبت میں پڑنے والی، اسے ایسا آدمی پسند ہوتا ہے جو تعریف کرے اور اعتماد کرے۔

(ذریعہ معاش) فیشن اور لباس تیار کرنا، ہیئر ڈریسر، لیڈرشپ، اسٹیج کا کام۔

عرصۂ پیدائش ۲۱؍مارچ سے ۲۰؍اپریل کے درمیان۔

ثور : (بلحاظ والدہ) بچوں کے آرام کا خاص خیال رکھتی ہے، لڑکی کو گھریلو کام کاج کی تربیت دیتی ہے اور لڑکے کو ہر کام میں تربیت دیتی ہے۔ استقلال اور صبر کا سبق دیتی ہے۔

(بلحاظ دوست) مدد کرنے والی اور مہربان، جب اسے معلوم ہو کہ میری سہیلی کو پیسہ کی تکلیف ہے تو امداد کے لئے فوراً پہنچتی ہے۔

(بلحاظ محبوب) اول تو محبت میں نہیں پڑتیں، پڑیں تو گہرا اثر لیتی ہیں، خوبصورت ہونے کی وجہ سے بہت خواہش مند پیدا ہو جاتے ہیں۔

(ذریعہ معاش) نرس، ڈاکٹر، ڈیزائنر اور لباس تیار کرنا۔

عرصۂ پیدائش ۲۱؍اپریل سے ۲۱؍مئی کے درمیان۔

جوزا : (بلحاظ والدہ) بچوں کے ساتھ بچی، بڑوں کے ساتھ بڑی۔

(بلحاظ دوست) دوستوں سے مشکلات اٹھاتی ہیں، جو ان کی رازداں نہ ہو، یعنی راز نہ رکھیں، ان پر اپنے دروازے بند کر دیتی ہیں۔

(بلحاظ محبوب) محبت میں نہیں پڑتیں، شادی کو پسند کرتی ہیں، ایسا آدمی پسند ہوتا ہے جو ان کے خاندان میں کھپ جائے۔

(ذریعہ معاش) ہر کام میں ماہر، ایڈیٹر، ایڈورٹائزر، بچوں کی اشیاء فروخت کرنا۔

عرصۂ پیدائش ۲۲؍مئی سے ۲۱؍جون کے درمیان۔

سرطان : (بلحاظ والدہ) گھر سے محبت کرنے والی، بچوں کو علیحدہ نہیں کرسکتی، مشورہ دینے والی اور ہمدرد۔

(بلحاظ دوست) رشتہ داروں میں مقبول، سہیلیوں میں مشکلات اٹھاتی ہیں، جب کسی کو اعتماد میں لیتی ہیں تو ساری عمر نبھاتی ہیں۔

(بلحاظ محبوب) نوجوان مرد کو پسند کرتی ہے، بشرطیکہ غیر ذمہ دار نہ ہو، جب یہ شادی کر لیتی ہیں تو خاوند سے محبت کرتی ہیں اور اس کی تمام خامیوں کو بھول جاتی ہیں۔

(ذریعہ معاش) اول عمر میں کامیابی نہیں ہوتی، ۲۰، ۴۰ عمر کے درمیان کامیابی نصیب ہوتی ہے، خواہ کچھ کریں۔

عرصۂ پیدائش ۲۲؍جون سے ۲۳؍جولائی کے درمیان۔

اسد : (بلحاظ والدہ) ان لڑکوں سے محبت ہوتی ہے، مگر لڑکیوں سے نہیں، یہ بچوں کو خود اعتمادی کی تعلیم دیتی ہیں اور ان کے مستقبل کی بہت فکر ہوتی ہے۔

(بلحاظ دوست) خاموش اور ناپسندیدہ انتخاب نہیں چاہتیں، عقلمند اور مسرت بخش ساتھ چاہتی ہیں، اگر مرد دوست ہو تو گناہ کی طرف جلد مائل ہو جاتی ہیں۔

(بلحاظ محبوب) دولت مند اور خوشی دینے والے مرد سے محبت کرتی ہیں، یہ مرد کے کام کی طرف زیادہ توجہ دیتی ہیں، ان کی ذاتی توجہ کو اہمیت نہیں دیتیں، پیسہ دکھا کر آسانی سے ورغلایا جا سکتا ہے۔

(ذریعہ معاش) کسی دفتر میں انتظامیہ پوزیشن، آرٹ گیلریز، تھیٹر، بچوں کی اشیاء کی فروخت۔

عرصۂ پیدائش ۲۴؍جولائی سے ۲۳؍اگست کے درمیان۔

سنبلہ : (بلحاظ والدہ) بچوں کو تہذیب پسند بناتی ہیں، تعلیم و تربیت خود کرتی ہیں۔

(بلحاظ دوست) بہ نسبت مرد کے عورت کی دوستی پسند کرتی ہیں، خواہ وہ غلطی کرے، اس کا ساتھ دیتی ہیں۔ ان میں درگزر کرنے کی عمدہ صلاحیت ہوتی ہے، ان سے قلمی دوستی آسانی سے ہو سکتی ہے۔

(بلحاظ محبوب) جوانی میں جذباتی نہیں ہوتیں، ۲۷؍سال سے زیادہ عمر ہو تو احساسات و جذبات کا احساس پیدا ہوتا ہے اور پسند و ناپسند

کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، ان میں اصلاح پسندی کا مادہ ہوتا ہے۔
(ذریعہ معاش) لیکچرر، معمولاتی امور سے متعلقہ کام۔
عرصۂ پیدائش ۲۴ راگست سے ۲۳ رستمبر کے درمیان۔

میزان : (بلحاظ والدہ) لاڈ و پیار سے بچوں کی عادات بگاڑ دیتی ہیں، کسی بچے کے متعلق کوئی بات بھی سننا پسند نہیں کرتیں، ان کو خوبصورت لباس پہناتی ہیں۔
(بلحاظ دوست) مہمانوں کی خاطر تواضع بہت کرتی ہیں، حقیقت پسندی، انصاف اور محبت کرنے والوں پر جان چھڑکتی ہیں۔
(بلحاظ محبوب) محبت سے زیادہ شادی پسند ہوتی ہے، مسرت بخش اور عقلمند خاوند پسند ہوتا ہے۔
(ذریعہ معاش) ایسا کام جس سے ہاتھ گندے نہ ہوں، دوکان یا دفتر جس میں خوبصورت اشیاء ہوں، کاروباری لحاظ سے تیز ذہن رکھتی ہیں۔
عرصۂ پیدائش ۲۴ رستمبر سے ۲۳ راکتوبر کے درمیان۔

عقرب : (بلحاظ والدہ) اعلیٰ تعلیم دلاتی ہیں، لڑکوں کے ساتھ محبت اور لڑکیوں سے جھگڑا رہتا ہے، بچوں کی مصیبت کو برداشت نہیں کرسکتیں۔
(بلحاظ دوست) یہ بھولنے والی دشمن ہوتی ہیں، البتہ راز کو راز رکھ سکتی ہیں، مرد کی دوستی پسند کرتی ہیں۔
(بلحاظ محبوب) ان میں حسد بہت ہوتا ہے، اس وجہ تکلیف اٹھاتی ہیں، باعتبار مرد کو کبھی نہیں چھوڑتیں۔
(ذریعہ معاش) دوسروں کے لئے کام کرنا مثل نرس اور ڈاکٹر کے۔
عرصۂ پیدائش ۲۴ راکتوبر سے ۲۳ رنومبر کے درمیان۔

قوس : (بلحاظ والدہ) ان کے بچے ان سے محبت رکھتے ہیں، یہ اوائل عمر میں ہی بچوں کو سوشل اور گھریلو کاموں سے آگاہ کردیتی ہیں، مہربان اور درگزر کرنے والی ہوتی ہیں۔ گھر کو آرام دہ بناتی ہیں۔
(بلحاظ دوست) دوستی سب کے ساتھ لیکن ملاقات چند سے رکھتی ہیں، مہمانوں کو محسوس کرادیتی ہیں کہ وہ اپنے گھر میں ہیں۔
(بلحاظ محبوب) یہ دو شخصوں سے محبت کرتی ہیں یا خوش طبع انسان ہو یا اسے برابر کا درجہ دے، یہ گہری محبت میں مبتلا نہیں ہوتیں۔
(ذریعہ معاش) تحریری کام، ٹیبل ورک، مقررہ کام، سفری ملازمت۔
عرصۂ پیدائش ۲۳ رنومبر سے ۲۳ ردسمبر کے درمیان۔

جدی : (بلحاظ والدہ) بچوں کی بہتری کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتیں، اطمینان نہ ہو تو تسلی سے نہیں بیٹھتیں، بچوں کی جتنی حفاظت اور پرواہ کرتی ہیں اتنی محبت نہیں کرتیں۔
(بلحاظ دوست) سچائی اور درگزر کو پسند کرتی ہیں، ہر ایک پسند ہوتا ہے مگر بڑی عمر کے لوگ زیادہ پسند نہیں ہوتے۔
(بلحاظ محبوب) جب محبت کرتی ہیں تو سب کچھ سپرد کردیتی ہیں، شادی کے لئے ذہین آدمی پسند ہوتا ہے، جس سے شادی کرتی ہیں ساری عمر نبھاتی ہیں۔
(ذریعہ معاش) ماڈرن سائنٹفک شعبہ میں کام، آرکیٹیک، فزیشین، جائیداد کے کام۔
عرصۂ پیدائش ۲۴ ردسمبر سے ۲۰ رجنوری کے درمیان۔

دلو : (بلحاظ والدہ) بچوں کے بغیر ان کی زندگی نامکمل ہوتی ہے، بہت عقلمندی سے پرورش کرتی ہیں، اور ان کو عملی تربیت دیتی ہیں۔ البتہ نوجوان بچوں سے مشکلات اٹھاتی ہیں۔
(بلحاظ دوست) جن سے دوستی ہو ان کو گرانے کی کوشش کبھی نہیں کرتیں، اگر ان کا دوست ان کو ضدی، آوارہ اور سرکش ہونے کا الزام بھی دے تو دیر کے بعد خیال آتا ہے کہ وہ ٹھیک کہتا تھا۔
(بلحاظ محبوب) ایک معمہ، ایک وقت میں پرجوش دوسرے وقت میں سرد مہر، اشتعال انگیز اور برانگیختہ جذبات، ایسی صورت میں اگر کوئی مرد اسے نہ سمجھ سکے تو اسے الزام نہ دیں۔
(ذریعہ معاش) خزانچی، ذمہ دارانہ کام، مالی ذمہ داریاں، غیر متوقع تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔
عرصۂ پیدائش ۲۱ رجنوری سے ۱۹ رفروری کے درمیان۔

حوت : (بلحاظ والدہ) بچوں سے محبت کرتی ہیں، ان کے آرام کا خاص خیال رکھتی ہیں، بڑی جلدی مضطرب اور پریشان ہوجاتی ہیں، اگر بچوں کو تکلیف ہو۔
(بلحاظ دوست) خوشی سے ملتی ہیں، البتہ غیر پسندیدہ الفاظ کو پسند نہیں کرتیں، ان کے نزدیکی دوست بھی ان کے متعلق صحیح اندازہ نہیں لگا سکتے۔
(بلحاظ محبوب) گرم مزاج عورت لیکن غیر ذمہ دار، محبت کی زندگی کو پسند کرتی ہیں، جب ان کی طبیعت ''ڈل'' ہوجاتی ہے تو ان کا محبوب یا خاوند کچھ بھی نہیں کرسکتے۔
(ذریعہ معاش) ہوٹل، تھیٹر۔
عرصۂ پیدائش ۲۰ رفروری سے ۲۰ رمارچ کے درمیان۔

طنزیہ مضمون

اذانِ بت کدہ

ابوالخیال فرضی

اگرچہ بت ہیں اماموں کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الہ الا اللہ

خواجہ اعتماد علی سے میری دوستی پرانی تھی، وہ مجھے ایک میلے میں ملے تھے۔ جی ہاں فقیروں کی دعاؤں کے بہ طفیل اُن دنوں میں وقتاً فوقتاً میلوں ٹھیلوں سے بھی مستفیض ہوا کرتا تھا۔ ایک میلے میں ایک اُڑن کھٹولے سے میں حظ اٹھا رہا تھا عین اسی وقت مجھے میلے کی بھیڑ میں خواجہ اعتماد علی نظر آئے، نہ جانے کیوں انہوں نے مجھے پوری ذمہ داری سے گھورا اور نہ جانے کیوں میں بھی انہیں بدستور کئی منٹ تک اس طرح گھورتا رہا جس طرح کوئی قرض خواہ اس شخص کو گھورتا ہے جس نے قرض لے کر قرض نہ واپس دینے کی قسم کھا رکھی ہو۔ انہوں نے کافی دیر تک نظریں جمائے رکھیں، مجبوراً مجھے ان کی طرف قدم اٹھانے پڑے اور ان کے قریب پہنچ کر پُر تکلف انداز میں یہ کہنا پڑا کہ میں نے آپ کو کہیں دیکھا ہے۔ آپ نے ضرور مجھے کہیں دیکھا ہوگا کیوں کہ آپ چہرے مہرے سے بہت ہی دوراندیش محسوس ہورہے ہیں اور ایسے لوگ ہم جیسے صاحب کردار لوگوں کو بہت دور سے دیکھ لیتے ہیں اور تاڑ بھی لیتے ہیں۔ یہ کہہ کر وہ مجھے باقاعدہ لپٹ گئے۔ بس یہ حسن اتفاق تھا یا کوئی حادثہ، یہ تو خدا ہی جانے لیکن اس دن سے وہ اور میں ایک دوسرے میں اس طرح ضم ہوگئے کہ

من تو شدم تو من شدی
نہ کس نہ گوید بعد ازیں
من دیگرم تو دیگری

ان کی میری دوستی پانی اور آگ کی دوستی ہے، سختی اور نرمی کا ساتھ ہے تو بہ۔ یا یوں کہیے کہ کبوتر اور کوّے کا ملن ہے، ان کا مزاج کچھ میرا مزاج کچھ۔ ان کے اور میرے چلنے میں بھی زمین و آسمان کا فرق ہے۔ داڑھی انہیں برداشت نہیں ہے اور میں داڑھی کے بغیر رہ نہیں سکتا۔ کرتے پاجامے سے انہیں وحشت ہوتی ہے اور میں ساری عمر سے کرتے پاجامے ہی میں سکون محسوس کرتا ہوں۔ عادات واطوار میں بہت فرق ہے ان کے اور میرے مزاج میں زبردست خلیج حائل ہے، لیکن پھر بھی ہماری دوستی قائم ہے اور ہم ایک دوسرے سے ملے بغیر رہ نہیں پاتے۔ اس مصروفیت کے دور میں اگر ملاقات کا موقع نہیں ملتا تو اکثر خوابوں میں ایک دوسرے کے ساتھ گھوم پھر لیتے ہیں۔

پچھلے دنوں ان کے ساتھ ایک حادثہ ہوگیا تو انہوں نے مجھے فون کیا اور کہا کہ فوراً سے پیشتر میرے پاس پہنچو اور میری گتھی سلجھاؤ، میں نہایت بے تابی کے ساتھ تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔ نہیں آؤ گے تو حشر کے میدان میں دامن گیر ہوں گا۔ جس وقت ان کا فون آیا اس وقت صوفی قالو بلی میری بغل میں بیٹھے مجھے مسکہ لگا رہے تھے، فرما رہے تھے کہ یار تمہارا جواب نہیں ہے۔ تم تو بس تم ہی ہو، میں بحر قلزم کی بات نہیں کرتا لیکن کم سے کم اس ہندوستان میں تم جیسا کوئی نمونہ پیدا نہیں ہوسکتا۔

صوفی جی! ایسی باتیں کیوں کرتے ہو۔'' میں نے نصیحت آمیز لہجے میں کہا۔'' میں ایک معمولی سا انسان ہوں، ہندوستان میں گھومو گے تو تمہیں اندازہ ہوگا کہ اللہ میاں نے ایک سے ایک بڑھ کر نمونے پیدا کیے ہیں، بعض نمونے تو اس قدر پائیدار ہیں کہ ان پر تو ان لوگوں کو بھی رشک آتا ہے، جواب اس دنیا میں موجود نہیں ہیں۔ تم جمعیۃ العلماء کے کسی جلسے میں شریک ہوکر دیکھو کیسے کیسے شاندار حلیے کے لوگ نظر آئیں گے۔ ان حضرات علماء کے سامنے مجھ جیسے لوگوں کی بھلا اوقات کیا ہے۔ کچھ لوگوں کی وضع قطع دیکھ کر تو فرشتے بھی شرما جاتے ہیں خدا کی قسم۔

جتنی کچھ بھی ہو۔'' صوفی قالو بلی پھر منمنائے۔'' تم تو بس تم ہی ہو۔ صوفی مسکین کا بیٹا جو ابھی بالغ نہیں ہوا اور شاید زندگی میں کبھی بالغ ہو بھی نہ سکے وہ تک ایک دن یہ کہہ رہا تھا کہ چچا ابوالخیال فرضی اللہ کی کل مخلوقات میں اپنی نوعیت کے بس ایک ہی ہیں۔ فرضی صاحب میں تو

جس محفل میں گیا ہوں میں نے تو بس یہ دیکھا ہے کہ حاضرین تمہیں ہی گھورتے رہتے ہیں اور تم سے معانقہ کرنے کے لئے بے تاب رہتے ہیں، میں نے تو یہاں تک سنا ہے کہ عورتیں تک تمہاری بلائیں لیتی ہیں اور اگر شریعت کی پابندی نہ ہوتو نہ جانے کیا کر گزریں، ان عورتوں کا کیا بھروسا ان کے مکروفریب کا ذکر تو آسمانوں تک میں ہوتا ہے۔

صوفی جی حد میں رہئے، اتنی تعریف نہ کیجئے کہ میں خواہ مخواہ کا گناہگار بن جاؤں، میں تو ایک مشت خاک ہوں، میری بساط ہی کیا ہے۔" میں نے اپنی بے نور داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اس عاجزی کا اظہار کیا جو تکبر کی کوکھ سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کے بعد میں بولا۔ خواجہ اعتماد علی کا فون آیا ہے۔

کون خواجہ اعتماد؟

ارے وہی جو ساٹھ سال کی عمر میں بھی جینس پہنتے ہیں۔

اچھا سمجھا۔ وہ جو پلکمن تلے رہتے ہیں، جو دیکھنے میں یہودی سے لگتے ہیں۔

ہاں وہ وہ دیکھنے میں سودی لگیں یا یہودی، لیکن ان کی خوبی یہ ہے کہ وہ ہر وقت دین کی باتیں کرتے رہتے ہیں۔ میں نے انکشاف کیا کہ وہ نماز ایک وقت کی نہیں پڑھتے لیکن نماز کے بارے میں اتنا لٹریچر ان کے ذہن میں ہے کہ اللہ کی پناہ۔

آخر ان کا مسلک کیا ہے؟ صوفی قالوبلی نے بڑی معصومیت سے پوچھا۔

خدا جانے، میں نے کہا۔ مجھے بھی آج تک یہ اندازہ نہیں ہوسکا کہ ان کا مسلک کیا ہے۔ کبھی تو ایسا لگتا ہے کہ پکے دیوبندی ہیں اور کبھی بریلوی سے محسوس ہونے لگتے ہیں، دن میں سنی دکھائی دیتے ہیں اور رات کو شیعہ۔ ایک دن تبلیغی جماعت کی اتنی تعریفیں کر رہے تھے کہ میں سمجھا کہ کل کلاں کو پورے گھر سمیت چلے پر نکل جائیں گے، لیکن اگلے دن جماعت اسلامی کے گن گانے لگے اور کہنے لگے کہ اگر جماعت اسلامی نہ ہوتی تو اسلام کبھی کا ختم ہو چکا ہوتا۔

عجیب مزاج ہے۔" صوفی قالوبلی نے پریشان ہوکر کہا۔"

لیکن کچھ بھی ہو ہمارے لنگوٹیا یار ہیں۔ جتنے موتنے کا مشورہ بھی مجھ سے ہی کرتے ہیں اب دیکھو کوئی پریشانی پیش آئی ہوگی تو فوراً مجھے طلب کرلیا۔

تو پھر کیا ارادہ ہے۔

چلنا پڑے گا۔

میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گا۔" صوفی قالوبلی نے بچوں کی سی ضد کی۔" مجھے بھی ایسا لوگوں سے مل کر خوشی ہوتی ہے جن کو سمجھنا آسان نہ ہو۔

اور ہم دونوں خواجہ اعتماد علی کے گھر پہنچ گئے۔ وہ اپنی بیٹھک ہی میں موجود تھے اور اس طرح اس عورت کی طرح منہ لٹکائے بیٹھے تھے جو اچانک بےارادہ بیوی ہوگئی ہو۔

ہمیں دیکھ کر ان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی اور انہوں نے حسب عادت پر تپاک انداز میں ہاتھ ملایا اور انہوں نے صوفی قالوبلی کی طرف دیکھ کر پوچھا، یہ کون؟

آپ نے انہیں نہیں پہچانا۔ صوفی قالوبلی جنہیں دیکھ کر آپ ہی نے کہا تھا کہ یہ تو اللہ میاں کی گائے لگتے ہیں۔

خواجہ اعتماد نے صوفی قالوبلی سے بھی ہاتھ ملایا اور بولے معاف کرنا بھائی میں نے آپ کو بہت دنوں میں دیکھا ہے۔ کافی بدل گئے ہو۔

تو کیا میں اب اللہ میاں کی گائے نہیں لگ رہا ہوں، صوفی قالوبلی نے پوچھا۔

معاف کرنا بھائی۔" خواجہ بولے۔" اب تو آپ اللہ میاں کی بکری لگ رہے ہو۔

ان کا یہ جملہ سن کر مجھے بھی ہنسی آگئی، پھر میں نے کہا۔ صوفی قالو بلی کی سعادت یہ ہے کہ آپ نے ان کا رشتہ ہمیشہ اللہ میاں سے جوڑے ہی رکھا، کبھی گائے کی شکل میں اور کبھی بکری کی شکل میں پس یہ اور بتادیں جب عمر کے ساتھ ساتھ صوفی جی اور دُبلے ہوکر اور زیادہ سٹ جائیں گے تب آپ انہیں کیا خطاب دو گے۔

خواجہ اعتماد نے بے ساختہ کہا۔ تب میں انہیں اللہ میاں کی مرغی سمجھوں گا۔

یہ سن کر صوفی قالوبلی تالی بجا کر اس طرح ہنسے کہ انہیں دیکھ کر مجھے بھی ہنسی چھوٹ گئی۔

چند منٹ خاموشی رہی، پھر خواجہ اعتماد علی نے کہا۔ کچھ ضروری بات کرنی تھی، پہلے کچھ ناشتہ کرلیں، یہ کہہ کر وہ ہمیں اندر زنان خانہ میں لے گئے اور انہوں نے ہمیں ناشتے کی ٹیبل پر بٹھادیا جہاں ناشتے کی ٹیبل تھی

وہاں تین دیواروں پر فلمی اداکاراؤں کی تصویریں لگی ہوئی تھیں، تصویریں خوبصورت تھیں، حسن کا آئینہ دار تھیں۔ صوفی قالوبلی بھی ان تصویروں کو بار بار نکھیوں سے اس طرح دیکھ رہے تھے کہ نظروں کا بھی بھلا ہو جائے اور پرہیزگاری پر بھی کوئی آنچ نہیں آئے، لیکن میں نے خواجہ اعتماد علی سے کہا کہ میں نے آپ سے پہلے بھی کہا تھا کہ شرعاً اس طرح جانداروں کی تصویریں لگانا ٹھیک نہیں ہیں۔

خواجہ بولے۔ اور میں نے پہلے بھی آپ سے یہ کہا تھا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور یہ اداکارائیں تو مرگئی ہیں ان میں سے ایک بھی زندہ نہیں ہے۔

پھر تو ان کی تصویریں لگانا اور بھی بری بات ہے، آپ کی اس حرکت سے تو ان کی روح کو بھی تکلیف پہنچتی ہوگی۔

جب ہر اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔" خواجہ بولے۔" پھر انہیں تکلیف کیوں ہوگی، ہماری نیت انہیں تکلیف پہنچانے کی تھوڑی ہے۔

اسی دوران ان کی بیٹی ناشتہ ٹیبل پر لگانے لگی۔ اس نے بھی جینس پہن رکھی تھی اور سر پر دوپٹے نام کی کوئی چیز نہیں تھی، بالکل لڑکوں کے لباس میں تھی اور لباس بھی ایسا کہ جسے دیکھ کر شرم آئے۔ صوفی قالوبلی کو تو پسینے ہی چھوٹ گئے۔ وہ تو اس طرح جھینپ رہے تھے جیسے کسی نے ان ہی کے کپڑے اُتار لئے ہوں۔

میں اس وقت کچھ نہیں بولا۔ لیکن ان کی بیٹی کو اس لباس میں دیکھ کر مجھے بہت برا لگا اور میں نے سوچ لیا کہ ناشتے کے بعد آج میں ان کی کلاس لے ہی لوں گا، خواہ دوستی کی ایسی کی تیسی ہو جائے۔

دوران ناشتہ وہ اسلام کے موضوع پر اس طرح بولتے رہے، جیسے اسلام کی تبلیغ کرنا ان کی زندگی کا سب سے بڑا مشن ہو۔ دوران گفتگو وہ بار بار ڈاکٹر ذاکر نائک کا ذکر بھی کرتے رہے۔ ہاں میں یہ تو بتانا بھول ہی گیا کہ خواجہ اعتماد علی ذاکر نائک سے بہت متاثر ہیں، اس درجہ کہ ان کا بس نہیں چلتا کہ ذاکر نائک کو پیغمبر قرار دیدیں۔ میری ان کی کئی بار بحث ہو چکی ہے، کئی بار میں انہیں سمجھا چکا ہوں کہ ذاکر نائک کی معلومات کتنی بھی وسیع ہوں لیکن ان کا علم معتبر اور مستند نہیں ہے۔ میں نے ان سے کہا تھا کہ ڈاکٹر ذاکر نائک مسلکاً غیر مقلد ہیں، لیکن غیر مقلدین نے بھی انہیں اتنی اہمیت نہیں دی ہے جتنی آپ جیسے لوگ دیتے ہیں، لیکن ان کی مشکل یہ ہے کہ وہ انبیاء اور اولیاء کے خلاف بھی سن لیتے ہیں، لیکن ذاکر نائک کے خلاف ایک حرف برداشت نہیں کرتے اور ان کی طرفداری کرتے وقت باقاعدہ آستینیں سونت لیتے ہیں اور فرط غضب میں ان کے منہ سے جھاگ آنے لگتے ہیں۔

ایک ان کی اہلیہ نسرین خانم کی طبیعت خراب ہوگئی تھی اور ان ہی کی فرمائش پر میں نے مولانا حسن الہاشمی سے انہیں تعویذ لاکر دیا تھا جس کو انہوں نے بہ صد شوق اپنی زوجہ کے گلے میں ڈال دیا تھا، لیکن کچھ دنوں کے بعد ان کی بیوی نے مجھے بتایا کہ ذاکر نائک کی کوئی تقریر سن کر انہوں نے وہ تعویذ جس سے انہیں بہت فائدہ محسوس ہوا تھا اپنی بیوی کے گلے سے نکلوا دیا۔ میں نے خواجہ اعتماد سے فون پر پوچھا کہ آپ نے نسرین کے گلے سے تعویذ کیوں اُتروا دیا، انہوں نے جواب دیا کہ ڈاکٹر ذاکر نائک تعویذ کو شرک بتارہے تھے، یہ سن کر میں جھلا گیا تھا اور میں نے فون ہی پر اپنے غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا تھا کہ ذاکر نائک خود تو گلے میں ٹائیاں باندھیں پھرتے ہیں جو تمام علماء کے نزدیک ناجائز ہے اور اللہ کے کلام کو اُتروا کر خود کو توحید کا ٹھیکیدار سمجھتے ہیں، لیکن انہوں نے میری نہیں سنی ان کے دل و دماغ پر ذاکر نائک اس طرح سے سوار ہیں جس طرح کسی پر کوئی جن سوار ہو جاتا ہے۔

دوران ناشتہ خاموشی رہی، ایک بار وہ مدھو بالا کے بارے میں کچھ فرمارہے تھے، لیکن میں نے سنی ان سنی کردی اور صوفی قالوبلی کو تو کچھ پتہ ہی نہیں تھا کہ مدھو بالا کس چڑیا کا نام ہے، اس لئے وہ بھی آنکھیں جھکائے کھانے میں مصروف رہے۔

ناشتے کے بعد ہم پھر بیٹھک میں آگئے، انہوں نے سگریٹ جلائی، پھر صوفی قالوبلی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے الفاظ کا استعمال کئے بغیر کچھ کہا۔ میں سمجھ گیا، میں نے بھی اشاروں ہی اشاروں میں یہ کہہ دیا کہ ان کے سامنے کوئی بات کرنے میں کوئی حرج نہیں، یہ تو بے چارے اللہ میاں کی گائے ہیں بکری، ہیں مرغی، ہیں چوزہ ہیں، ان سے کیا نقصان پہنچ سکتا ہے۔

وہ مطمئن ہوگئے اور انہوں نے سگریٹ کے دو چار کش لے کر کہا۔

فرضی صاحب! ب... تشویشناک ہے۔

ہوا کیا؟ کچھ تو بتایئے؟

ہوا یہ کہ میری بیٹی صنوبر کسی ہنڈولڑکے سے اُلجھ گئی، مجھے چھ مہینے پہلے پتہ چلا تب سے میں اس پر نظر رکھے ہوئے ہوں، لیکن وہ تو صاف کہتی ہے کہ میں اسی کے ساتھ شادی کروں گی۔

لاحول ولاقوۃ۔''میں نے کہا۔'' آپ نے اسے سمجھایا نہیں کہ کسی مشرک سے مسلمان لڑکی کی شادی نہیں ہوسکتی۔

بہت سمجھایا، لیکن نتیجہ صفر۔ یہ کہہ خواجہ کچھ دیر کے لئے چپ ہوگئے، پھر بولے۔ اور وہ تو خود بھی بہت سمجھ دار ہے، اپنے مذہب کو خوب سمجھتی ہے، فرصت کے اوقات میں وہ ڈاکٹر ذاکر نائک کی تقریریں سنتی ہے اور ایک طرح سے ان کی فین بھی ہے۔

ڈاکٹر ذاکر نائک کا ذکر چھوڑیئے۔''میں جھلا کر بولا۔'' وہ اسلام پھیلانے کے مدعی ہیں انہیں مسائل کی کیا خبر؟ انہوں نے تو ایک بار یزید کو رضی اللہ عنہ کہہ دیا تھا۔

اگر یزید کو رضی اللہ عنہ کہہ بھی دیا تو اس میں گناہ کی کیا بات ہے، یزید تو کاتب وحی کا بیٹا تھا۔ خواجہ صاحب نے ذاکر نائک کے لب و لہجے میں کہا۔

بے شک وہ کاتب وحی کا بیٹا تھا۔''میں نے کہا''، لیکن وہ اہل بیت کا قاتل بھی تھا اور بذات خود فاسق وفاجر بھی۔ ایسے شخص کو رضی اللہ عنہ کہہ کر ذاکر نائک صاحب کروڑوں مسلمانوں کا دل دکھایا تھا، لیکن مشکل یہ ہے کہ آپ جیسے لوگ اسی اسلام پر یقین رکھتے ہیں جو ذاکر نائک پھیلا رہے ہیں۔ خیر ان باتوں کو چھوڑیئے اور آپ یہ بتایئے کہ آپ کی بیٹی نے اتنی بڑی غلطی کیسے کردی جب کہ وہ ڈاکٹر ذاکر نائک کی تقریریں بھی سنتی رہتی ہیں۔ محترم خواجہ صاحب میں نے واعظانہ انداز میں کہا کہ اسلام صرف عبادات پر نہیں اُکساتا بلکہ وہ برائیوں سے بچنے کی تاکید بھی کرتا ہے، جو لوگ برائیوں سے نہیں بچتے وہ صحیح معنوں میں اسلام کے پیروکار نہیں ہیں۔

میں مانتا ہوں۔ خواجہ اعتماد نے اپنی نادانیوں کا اعتراف کیا۔ لیکن اب ہوگا کیا؟ فرضی صاحب کچھ کیجئے، مجھے اس مصیبت سے نکالئے میری بیٹی صنوبر کی ایک ہی ضد کہ وہ اسی لڑکے کے ساتھ شادی کرے گی۔ میں صنوبر سے بات کروں گا۔''میں نے انہیں تسلی دی'' کیا میں اس وقت صنوبر سے مل سکتا ہوں۔

انہوں نے کہا۔ ابھی تو وہ اپنی سہیلی کے گھر گئی ہے۔

حیرت کی بات ہے۔ پانی سر سے اوپر پہنچ گیا ہے اور آپ نے ابھی تک صنوبر پر کوئی پابندی نہیں لگائی ہے۔ لڑکیوں کو اس دور میں اتنی چھوٹ دینا صحیح نہیں ہے۔

اب کیا کریں، وہ سنتی بھی تو نہیں۔ پہلے گھر سے جاتے وقت ماں سے اجازت لیتی تھی، اب تو اجازت بھی نہیں لیتی۔

خواجہ صاحب، معاف فرمایئے۔''میں نے کسی قدر غصے سے کہا'' آپ ہر وقت اسلام اسلام کی رٹ لگاتے ہیں اور ہر بات کے آگے پیچھے ڈاکٹر ذاکر نائک کے گن گاتے ہیں اور بقول آپ کے آپ کی بیٹی بھی ذاکر نائک سے بہت متأثر ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ آپ اور آپ کی بیٹی اسلام کی تعلیمات سے یکسر نابلد ہیں۔ جوان لڑکیوں کا اس طرح بے پردہ ماں باپ کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلنا قطعاً غلط ہے اور یہ اس اسلام کی توہین کرنے کے برابر ہے، جس کی پیروکاروں کی ہم دعوئی کرتے ہیں۔

آپ کی جوان بیٹی اس وقت بھی گھر سے باہر گئی ہوئی ہے اور آپ کو معلوم ہے کہ اس کا کسی سے افیئر چل رہا ہے، لیکن آپ اس کو باہر جانے سے روک نہیں سکتے۔

فرضی صاحب وہ ہماری سنتی کہاں ہے؟

ماں باپ کو اپنی اولادوں کے سامنے اتنا مجبور اور بے بس نہیں ہونا چاہئے۔''میں نے کہا'' ذرا سوچئے کہ وہ کسی دن اپنے عاشق کے ساتھ فرار ہوگئی تو پھر آپ کیا کریں گے؟ پھر آپ کف افسوس ملنے کے سوا کچھ نہیں کرسکیں گے اور ہم جیسے مخلص احباب یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ جب چڑیا چگ گئی کھیت تو اب پچھتاوے سے کیا؟

فرضی صاحب وہ تو رات بھی ڈاکٹر ذاکر نائک کو سن رہی تھی اور اتنے خشوع اور خضوع کے ساتھ کہ مجھے دیکھ کر رشک آرہا تھا اور میں یہ سمجھ رہا تھا کہ یہ سدھر گئی ہے.........

بس جانے دیں، آپ جیسے لوگوں نے کبھی یہ اندازہ ہی نہیں کیا کہ اسلام نے جس ادب کی تعلیم دی ہے، ذاکر نائک کے متوالے اس ادب سے تہی دامن نظر آتے ہیں۔ میں نے جن لوگوں کو ذاکر نائک جیسے مقررین سے متأثر دیکھا ہے ان سب کا یہی حال ہے، نہ بڑوں کا احترام نہ والدین کی عزت، نہ چھوٹوں پر شفقت، جماعتی ہوں یا نائکی ان لوگوں نے دین کو الگ تھلگ ایک دنیا بنالی ہے اور یہ لوگ اس اسلام سے کورے نظر آتے ہیں جو محمد فداہ وامی لے کر مبعوث ہوئے تھے۔ ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے اور باپ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے، لیکن ڈاکٹر ذاکر نائک کی تقریر سننے والی لڑکی کو اس بات کا احساس نہیں ہے، کوئی جاکر ڈاکٹر ذاکر نائک کو یہ بتائے کہ تمہارے متوالوں کا یہ

محمد ابوالفضل انصاری

حال ہے۔ انہیں یہ خبر ہی نہیں ہے کہ اسلام نے ماں باپ کو کیا درجہ دیا ہے۔ میں بولے جارہا تھا اور خواجہ اعتماد علی گردن جھکائے بیٹھے ہوئے تھے۔ صوفی قالوبلی بھی میری باتوں سے بہت متاثر تھے، ان کی آنکھیں بتارہی تھیں کہ وہ رونے کا کوئی بہانہ ڈھونڈ رہے ہیں۔

ابھی ہماری گفتگو کسی نتیجے پر نہیں پہنچی تھی کہ خواجہ اعتماد علی کی بیوی نے انہیں اندر بلالیا۔ تقریباً بیس منٹ تک وہ واپس بیٹھک میں نہیں آئے۔ بیس منٹ کے بعد ان کے فرزند جو دیکھنے میں فلمی اداکار لگ رہے تھے، بیٹھک میں داخل ہوئے اور انہوں نے ہمیں سلام کرنے کے بجائے آداب کیا۔ ان کا حلیہ بھی شرمناک قسم کا تھا، بال بے چارے نائی کی شکل دیکھنے کے لئے ترس رہے تھے۔ پینٹ اور شرٹ کے گہرے رنگوں سے ان کے گھر کی تہذیب کا پورا پورا اندازہ ہورہا تھا۔ شرٹ کے بٹن کھلے ہوئے تھے اور پینٹ کے دونوں پائنچوں میں اعتدال نہیں تھا، ان کے ایک ہاتھ میں ایک کڑا بھی تھا، جو ہندوانہ رسم ورواج کی چغلی کھارہا تھا وہ یہ اطلاع دے کر چلے گئے کہ پاپا کو آپ کے پاس آنے میں کچھ دیر لگے گی۔

میں نے صوفی قالوبلی سے کہا۔ خواجہ اعتماد علی سے آپ جب بھی بات کریں گے تو وہ ایسے ایسے فلسفے آپ کے کانوں میں انڈیل دیں گے کہ آپ کے کانوں کا ذائقہ خراب ہوجائے گا۔ اسلامی موضوعات پر وہ اس قدر بولتے ہیں کہ کوئی بے چارہ شیخ الحدیث بھی ان کے سامنے زیادہ دیر تک ٹک نہیں سکتا، کوئی کتاب انہوں نے کبھی کھول کر نہیں دیکھی، بس فرصت کے لمحات میں وہ سگریٹ جلا کر کرسی پر بیٹھ جاتے ہیں اور انٹرنیٹ پر ڈاکٹر ذاکر نائک کی تقریر سننے لگتے ہیں، پھر اگلے دن اسی موضوع پر لوگوں سے صبح سے شام تک الجھتے ہیں، آپ انہیں سمجھاتے نہیں۔" صوفی قالوبلی نے پوچھا۔"

ایک ہزار گمراہ لوگوں کو راہ راست پر لانا آسان ہے، لیکن ان جیسے لوگوں کو سمجھانا ناممکن ہے، کیوں کہ یہ ذاکر نائک کی تقریریں سنتے سنتے خود کو تیس مار خاں سمجھنے لگے ہیں، اب ان کی نظروں میں نہ کسی مفتی کی کوئی حقیقت ہے اور نہ ہی کسی مفکر اسلام کی۔

فرضی صاحب۔ "صوفی قالوبلی چہک کر بولے۔" یہ بات تو میں نے بھی محسوس کی ہے کہ جو لوگ جماعت اسلامی سے، تبلیغی جماعت سے، غیر مقلدین یا ذاکر نائک سے متاثر ہوتے ہیں وہ نہ کسی عالم کا احترام کرتے ہیں اور نہ ہی کسی بزرگ کا۔ خدا ہی جانے یہ لوگ کس طرح کا اسلام پھیلا رہے ہیں کہ انسان بے ادب سا ہو کر رہ جاتا ہے اور صرف لن ترانیوں کی دنیا میں کھوئے رہتا ہے یا پھر بسم اللہ کی گنبد میں آنکھ مچولی کھیلتا دکھائی دیتا ہے۔

آپ بجا فرمارہے ہیں۔ آپ نے شیخ گھسیٹا کے لڑکے کو دیکھا ہوگا، جب سے تبلیغی جماعت سے جڑا ہے، کسی کا ادب ہی نہیں کرتا، مسجد میں اس طرح دندناتا ہے کہ جیسے یہ مسجد کا پروپرائٹر ہو، بڑے سے بڑا عالم کا مذاق اڑاتا ہے اور ایک دن دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث کے بارے میں دن دہاڑے یہ کہہ رہا تھا کہ جب تک دین کے لئے وقت نہیں لگائیں گے اور امت کی فکر نہیں کریں گے تو حدیث پڑھانے سے کچھ نہیں ہوگا۔ دراصل جہالت اپنا رنگ مختلف انداز سے دکھاتی ہے اور جہالت کے ساتھ اگر رعونت اور بے راہ روی بھی شامل ہوجائے تو انسان کریلا نیم چڑھا ہو کر رہ جاتا ہے۔

لیکن فرضی صاحب۔ "صوفی قالوبلی بولے۔" اس طرح کے لوگ تو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ دین کے کاموں میں لگے ہوئے ہیں اور اللہ میاں کے خاص رشتے دار بن گئے ہیں۔

یہ صرف خوش فہمی ہے۔" میں نے کہا،" علم سب سے بڑی دولت ہے، جو علم سے محروم ہے وہ کچھ بھی کرلے اس کا اللہ کی نظروں میں وہ مقام نہیں ہوسکتا جو ایک صاحب علم کا ہوتا ہے۔ اللہ نے اپنی آخری کتاب میں خود یہ فرمادیا ہے کہ عالم اور جاہل کبھی برابر نہیں ہوسکتے، جو لوگ علماء کی اور دینی مدارس کی عزت نہیں کرتے وہ دیکھنے میں کتنے ہی خوشنما ہوں وہ قرب خداوندی کی دولت سے کبھی بہرہ ور نہیں ہوسکتے۔ ذاکر نائک جیسے لوگ بھی معلومات کا ذخیرہ تو اپنے سر پر اٹھائے پھر رہے ہیں، لیکن صحابہ کرامؓ نے جس انداز سے اسلام پھیلایا تھا اس طرز سے کوسوں دور ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ان لوگوں کی جدوجہد مسلمانوں کے کردار واخلاق پر اثر انداز نہیں ہورہا ہے، جب کہ ہر صحابی عبادت گزار ہونے کے ساتھ ساتھ اللہ کے بندوں سے محبت بھی کرتا تھا اور ان کی خدمت بھی۔

آج کے مبلغین کا حال یہ ہے کہ وہ لچھے دار باتیں تو بناتے ہیں لیکن کسی بھی انسان کی مدد کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا، بس وہ اپنی من مانیوں کے جنگلوں میں بھٹکتے رہتے ہیں اور اس خوش فہمی کا شکار رہتے ہیں اگر وہ نہیں رہیں گے تو اسلام ہی نہیں رہ جائے گا۔

ہم دونوں اسی طرح گفتگو میں محو تھے کہ خواجہ اعتماد علی آگئے، ان کا چہرہ اب اور زیادہ اترا ہوا تھا، اندازہ ہو رہا تھا کہ کوئی اور دُرگھٹنا بھی ہوگئی ہے، انہوں نے کرسی پر بیٹھ کر ٹھنڈا سانس لیا، پھر بولے مجھے اسی کا ڈر تھا۔

آخر ہوا کیا؟

منور بر نے ابھی اپنی ماں کو فون کیا تھا۔

اس نے فون پر کیا کہا؟" میں نے ان کے چہرے کا جائزہ لیتے ہوئے پوچھا۔"

فرضی صاحب بہتر ہوگا ہم اندر چلیں، نسرین خود ہی بتادے گی کہ اس نے کیا کہا۔

یہاں میں اس بات کی وضاحت کردوں کہ خواجہ اعتماد علی کے گھر کی عورتیں کسی سے پردہ نہیں کرتیں، ان کی چار بیٹیاں ہیں، ایک بیوی ہے ان کی ایک بہن بھی ان کے ساتھ رہتی ہیں، یہ سب بازاروں میں بغیر برقعے کے پھرتی ہیں اور ان سب کا لباس اس طرح کا ہوتا ہے کہ اسے دیکھ کر مومنانہ غیرت خون کے آنسو روتی ہے۔ اس موضوع پر میری کئی بار ان سے گفتگو ہوئی ہے، کئی بار میں نے انہیں سمجھایا ہے کہ یہ لباس جو برہنگی سے بھی زیادہ شرمناک ہے، اس لباس سے کم سے کم اپنی بچیوں کو محفوظ رکھئے، لیکن خواجہ اعتماد نے کبھی میری بات نہیں مانی۔ وہ خود بھی اپنی بیٹیوں کے ساتھ جب میلوں ٹھیلوں میں اور بازاروں میں گھومتے ہیں اس وقت بھی ان کے گھر عورتیں اسی بے پردہ قسم کے لباس میں ہوتی ہیں، جنہیں دیکھ کر شیطان کو بھی غش آجاتا ہے اور جہاں تک پردے کی بات ہے تو وہ فخر سے ہمیشہ یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ پردہ تو آنکھ کا ہوا کرتا ہے، یہ آنکھ کا پردہ کیا ہوتا ہے میرے آج تک پلے نہیں پڑا۔ ہمارے وہ اکابرین جنہوں نے اپنے گھروں میں پردے کا اہتمام رکھا ہے کیا ان کی آنکھوں میں حیا نہیں تھی، اس آنکھ والے پردے کے فلسفے کو انہوں نے کیوں نہیں اپنایا جب کہ وہ اور ان کے گھروں کی خواتین ہم سے زیادہ اللہ سے ڈرتی تھیں اور ہم سے زیادہ غیرت مند تھیں۔

ہم اندر گئے تو گھر کے سبھی لوگ منہ لٹکائے ہوئے تھے۔ خواجہ اعتماد کی زوجہ نسرین کے چہرے پر سناٹے آنکھ مچولی کھیل رہے تھے، ان کی تینوں بیٹیاں بھی افسردہ تھیں، لیکن اس وقت بھی ان کا لباس وہی تھا جو ان کے گھر کے طرۂ امتیاز بن چکا تھا، وہی جینس اور وہی بے ہودہ قسم کی شرٹ۔ ان کے دو لڑکے بھی موجود تھے، ان کا لباس تو اور بھی زیادہ بے ہودہ قسم کا تھا، ہم لوگ جب گھر میں داخل ہوئے تو ہم نے ہی سلام کیا۔ میں نے ان کی بیوی سے بغیر کسی تمہید کے پوچھا۔ منور بر نے آپ سے کیا کہا ہے؟

کہہ رہی تھیں۔ آپ لوگوں نے میرے بارے میں کچھ سوچا ہے؟

آپ نے کیا کہا؟

میں کہہ دیا کہ تمہارا پاپا دن رات اسی کشمکش میں اپنی صحت تباہ کررہے ہیں کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

اب بھی آپ نے غلط بات کہی۔ "میرے لہجے میں بیزاری تھی" آپ کو یہ کہنا چاہئے تھا کہ ایک مسلمان لڑکی کی شادی ایک مشرک لڑکے کے ساتھ نہیں ہوسکتی۔

دراصل فرضی بھائی۔ نسرین بولتے ہوئے ہچکچا رہی تھی۔ میں نے سوچا کہ یہ اس وقت گھر سے باہر ہے، اگر میں اسی طرح کی کوئی بات کہوں گی تو ہوسکتا ہے کہ اس کے ساتھ بھاگ جائے۔

اگر آپ لوگوں کو اس کے بھاگنے کی فکر ہوتی تو آپ نے ابھی تک اس کو اتنی ڈھیل نہیں دی ہوتی، آج کے دور میں جو لڑکیاں اپنے گھر کی چار دیواری میں قید ہیں وہ بھی محفوظ نہیں ہیں۔ یہ موبائل کا دور ہے اور جن لڑکیوں کے ہاتھوں میں موبائل ہے وہ محفوظ نہیں ہیں الا ماشاء اللہ اور نسرین بھابھی صاحبہ آپ کی بیٹی تو کھلے عام بازاروں میں جارہی ہے، اپنے عاشق سے معاف فرمائیں۔ کھلے عام مل رہی ہے اس کے بھاگنے میں کتنی دیر لگتی ہے۔

آپ ایسی باتیں نہ کریں، میرا تو کلیجہ منہ کو آرہا ہے۔

اسی دوران ان کی ایک بیٹی نے ٹی وی کھول دیا اور اس کی انگلیاں ریموٹ پر تھرتھرانے لگیں اور ان کا ایک لڑکا عباس اخبار لے کر بیٹھ گیا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ انہیں اس گفتگو سے کوئی دلچسپی ہی نہیں تھی، اس گستاخی اور بے ادبی کو میں کیا نام دیتا، مجھے تو پہلے ہی سے اندازہ تھا کہ یہ لوگ جو ہر وقت اسلام اور ڈاکٹر ذاکر نائک کی باتیں کرتے ہیں کس قماش کے ہیں، انہیں نہ ادب ہے نہ تمیز۔ میرے چہرے پر بکھرے ہوئے ناگواری کے زاویوں کو خواجہ اعتماد نے بھانپ لیا تھا انہوں نے اپنی بیٹی کو متنبہ کیا، یہ کیا حرکت ہے، ہم ایک نازک ترین موضوع پر اظہار خیال کررہے ہیں اور تم ٹی وی دیکھ رہی ہو اور عباس تو تو نرا جاہل ہے، یہ اخبار پڑھنے کا وقت ہے!

خواجہ جی! ان بچوں کا کوئی قصور نہیں۔ آپ نے ان کی ایسی ہی

زیبت کی ہے، آپ جس ریڈی میٹ قسم کے اسلام کے قائل ہیں وہ بچوں کو نہ تمیز سکھاتا ہے، نہ شعور بخشتا ہے۔ ان کی ایک بہن بربادی کے دہانہ پر کھڑی ہوئی ہے، لیکن ان کے چہرے مطمئن ہیں۔ بے شک آپ دونوں ماں باپ کے چہرے پر فکر کی آندھیاں چل رہی ہیں، لیکن اب ان آندھیوں سے کیا ہوتا ہے، جب کوئی طوفان گھر میں داخل ہوجاتا ہے اور جب پانی سروں سے اونچا ہوجاتا ہے تو پھر پچھتانے سے بھی کچھ حاصل نہیں ہوتا، اس بیٹی پر تو جو گزرے گی گزرے ہی گی آپ کو اپنی دوسری بیٹیوں کی فکر ہونی چاہئے۔ بے شک آپ کے گھر میں نماز روزے کی پابندی ہے، لیکن خواجہ اعتماد صاحب صرف نماز روزے سے معاشرہ نہیں بنتا۔ اسلام نماز روزے کے ساتھ ساتھ دوسروں باتوں کی بھی تاکید کرتا ہے۔ اسلام ہمیں بڑوں کا احترام کرنے کی تاکید کرتا ہے، ہمیں کس قسم کا لباس پہننا چاہئے، ہمیں گھر میں کس طرح اور گھر سے باہر کس طرح رہنا چاہئے یہ بتاتا ہے، اسلام دوسروں کی حق تلفی سے بھی ہمیں روکتا ہے اور ہر اس برائی سے ہمیں محفوظ رہنے کی تاکید کرتا ہے جو بے حیائی کے راستوں کی طرف سے جانے والی ہو، اسلام کی ساری تعلیمات کو پس پشت ڈال کر صرف مصلے اور تسبیح سنبھال لینے سے سدھار نہیں آسکتا۔

ابھی میری بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ اچانک گھر میں صنوبر داخل ہوئی، اس کی چال سے بغاوت ظاہر ہورہی تھی۔ عام طور پر وہ جب بھی مجھ سے ملتی تھی سلام کرتی تھی، لیکن اس وقت اس نے مجھے سلام نہیں کیا، میں نے اسے آواز دی۔ صنوبر بیٹی! اس نے جھڑک کر کہا۔

انکل مجھے کوئی بات نہیں کرنی ہے، صنوبر مجھے تم سے کچھ کہنا ہے، انکل میں کہہ چکی ہوں کہ میں کوئی بات کرنا نہیں چاہتی۔ پلیز، صنوبر نے اپنے دونوں ہاتھ جوڑ کر کہا۔ آپ مجھے معاف کیجئے۔ میں اپنا فیصلہ انہیں...... اس نے اپنی ماں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ سنا چکی ہوں اور میرے فیصلے میں کوئی تبدیلی ہونے والی نہیں ہے۔

بیٹا ان کی بات تو سن لو۔" نسرین بولی"

کیا سن لوں۔ صنوبر نے زمین پر اپنے پیر پٹختے ہوئے کہا، لمبی لمبی نصیحتیں کریں گے، خدا سے ڈرائیں گے، سماج کی دہائی دیں گے، میں ان کی کیا سن لوں۔ ایک دن آپ نے مجھ سے کہا تھا کہ تو صبر کر میں تیرے پاپا کو منالوں گی ماں آخر میں کب تک صبر کروں۔

نسرین بھابھی۔ آپ نے کس بنیاد پر تسلی دی تھی کہ آپ اس کے پاپا کو منالیں گی۔" میں نے پوچھا۔" کیا آپ کو نہیں معلوم کہ کسی مسلم لڑکی کا نکاح غیر مسلم لڑکے کے ساتھ نہیں ہوسکتا۔

وہ ایک دن ڈاکٹر ذاکر نائک کہہ رہے تھے۔" وہ بولیں" کہ اگر حالات پیچیدہ ہوجائیں تو حکمت عملی سے کام کرنا چاہئے۔

پھر وہی ڈاکٹر ذاکر نائک؟!" میں چیخ پڑا" خدا کے لئے اس اندھے کنوئیں سے باہر آؤ۔

حالات اس قدر سنگین ہوچکے ہیں کہ اللہ کی پناہ لیکن اس وقت بھی آپ کو اسی چاٹ کی سوجھ رہی ہے کہ جسے کھا کھا کر سارا معدہ خراب ہوا ہے۔ تمہاری بیٹی تو خود ڈاکٹر نائک کی فین ہے، اس نے ان کی تقریروں سے کیا سیکھا، کیا یہی اسلام ہے کہ ماں باپ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنے الٹے سیدھے فیصلے ماں باپ پر تھوپ دو اور انہیں بلیک میل کرو اور انہیں دھمکیاں دو۔

انکل قصوروار میں نہیں میرے ماں باپ ہیں۔ صنوبر نے ایک دم رونا شروع کردیا اور روتے ہوئے اس نے بتایا کہ جب راکیش گھر آتا تھا یہ خود اِدھر اُدھر ہوجاتے تھے، انہوں نے شروع میں ایک بار بھی مجھے اس سے نہیں روکا، انکل یہ سمجھتے تھے کہ راکیش ذاکر نائک کی اسپیچ سن کر مسلمان ہوجائے گا اور اس طرح ہمیں ایک مال دار داماد مل جائے گا۔ انکل خدا کی قسم انہوں نے خود مجھے اس کی طرف دھکیلا ہے اور آج جب میں عشق اور آوارگی کی آخری حدوں پر پہنچ گئی ہوں تو اب انہیں یہ فکر ستا رہی ہے کہ سماج کیا کہے گا، دنیا ان پر تھوکے گی، خاندان والے ناراض ہوجائیں گے۔

بیٹی تمہاری باتوں میں دم ہے۔" میں نے صنوبر کے قریب جاکر کہا" وہ مجھ سے لپٹ کر بے تحاشہ رونے لگی، میں اسے کمرے میں لے گیا اور میں نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔ بیٹی مجھے اپنا خیر خواہ سمجھو اور خود کو سنبھالو، پھر میری بات سنو، میں تمہارے کرب کو سمجھ رہا ہوں اور تمہارے گھر کے ماحول نے تمہیں جس بے لگامی پر مجبور کیا ہے اس کو بھی محسوس کررہا ہوں، لیکن پیچیدگی کتنی بھی ہو، ہر مسئلے کا حل نکالا جاسکتا ہے۔ وہ بری طرح ہچکیاں لے رہی تھی، میں نے نسرین سے پانی لانے کے لئے کہا۔ وہ پانی لے آئی تو میں نے اشارے سے اسے باہر جانے کے لئے کہا، اب میں اور صنوبر کمرے میں تنہا تھے۔ جب وہ پرسکون سی ہوگئی میں نے اس سے پوچھا کہ تم کیا چاہتی ہو؟

صنوبر چپ رہی۔ اس نے کوئی جواب نہیں دیا، بلکہ اس نے پھر رونا شروع کر دیا۔

میں نے کہا۔ بیٹی اس طرح رونے سے کام نہیں چلے گا، تم چاہتی کیا ہو، یہ بتاؤ۔ صرف رونا کسی مسئلے کا نہیں ہے۔

صنوبر نے لرزتی کانپتی آواز میں کہا میں اس سے شادی کرنا چاہتی ہوں۔

کیا وہ ایمان لانے کے لئے تیار ہے؟'' میں نے پوچھا۔''

نہیں۔

اور تم جانتی ہو کہ کسی مشرک مرد کا صاحب ایمان عورت کا نکاح نہیں ہوسکتا، یہ قطعاً ناجائز ہے۔

اس کا کہنا ہے کہ سماج میں میری بدنامی ہوجائے گی، اس کے گھر والوں کا کہنا ہے کہ تم ضرور اس سے شادی کر سکتے ہو، لیکن تم اسلام قبول نہیں کر سکتے، تم اپنے مذہب پر رہنا اور صنوبر اپنے مذہب پر رہے گی۔

لیکن یہ کیسے ممکن ہے، اسلام کسی مشرک مرد کے ساتھ نکاح کو جائز نہیں سمجھتا اور اگر تمہارے نزدیک مذہب کی کوئی حیثیت نہیں ہے تو تم ہندو کیوں نہیں ہوجاتیں۔

انکل میرا ضمیر مجھے اس کی اجازت نہیں دیتا کہ۔

کیا ابھی تک تمہارا ضمیر زندہ ہے؟'' میں نے صنوبر کو معنی خیز نظروں سے گھورا۔'' مسلمان کا ضمیر بھی کس قدر بے حس ہوتا ہے، کسی بھی گناہ اور کسی بھی برائی کے بعد بھی یہ مر نہیں پاتا۔ غلاظتوں سے گزر کر بھی یہ زندہ ہی رہتا ہے، اس بے چارے کو موت ہی نہیں آتی شاید میرے طنز کو صنوبر سمجھ گئی تھی، وہ روتی رہی، پھر ہمت کر کے اس نے بولنا شروع کیا۔

انکل شروع شروع میں جب راکیش ہمارے گھر آتا تھا میں اس سے دور دور رہتی تھی، لیکن میرے پاپا ہی بار بار مجھے آواز دے کر اس کے پاس بٹھاتے تھے، آہستہ آہستہ اس کی نظر مجھ پر غلط پڑنے لگی، مجھے کچھ احساس ہوا تو میں نے پاپا سے کہا کہ راکیش مجھے غلط نظروں سے دیکھتا ہے۔ پاپا نے مجھے ڈانٹا اور کہا کہ تم بالکل دقیانوس ہو، آج کل سب ہنسی مذاق کرتے ہیں تم اس کی ہنسی مذاق کو غلط معنی پہنا رہی ہو، اس کے بعد راکیش باقاعدہ میرے لئے تحفے لانے لگا اس سے بھی ممی پاپا کو برا نہیں لگا اور انکل پھر رفتہ رفتہ میں اس کی محبت میں گرفتار ہوگئی۔ انکل آج بھی ممی پاپا کا حال یہ ہے کہ مجھ سے یہ نہیں کہتے کہ ہمارا مذہب اس نکاح کو جائز نہیں مانتا، وہ تو یہ کہتے ہیں کہ اگر ایسا ہوگا تو سماج میں اور خاندان میں ان کی ناک کٹ جائے گی۔ وہ تو ڈاکٹر ذاکر نائک کی تقریر ضرور سنتے ہیں، لیکن صرف ٹائم پاس کرنے کے لئے مجھے ان کی زندگی میں کہیں بھی اسلام نظر نہیں آتا۔

اب تم کیا کروگی؟'' میں نے پھر ایک سوال کیا۔''

اگر اسلام اس نکاح کی اجازت نہیں دیتا اور راکیش اسلام قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوا تو میں خودکشی کرلوں گی۔

خودکشی کرنا کونسا جائز ہے؟ خودکشی بھی حرام ہی ہے۔

تو پھر میں کیا کروں؟

دین اسلام کی خاطر یہ قربانی دو کہ راکیش کو بھول جاؤ اور زندہ رہو، زندگی خدا کی امانت ہے، اس میں خیانت کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔

صنوبر چپ رہی، میں صوفی قالولبلی، خواجہ اعتماد علی سے مل کر واپس آگیا، ان سے مصافحہ کرتے وقت میں نے کہا صنوبر معصوم ہے۔ قصوروار تم ہو، اپنے بچوں کو زہر پلاتے ہو اور پھر اس بات کی امید رکھتے ہو کہ زندگی برقرار رہے گی اور خاندان کے شجر پر عزتوں کے گل بوٹے برابر کھلتے رہیں گے۔ خواجہ صاحب جو بوؤ گے تو جو ہی کاٹو گے، گیہوں نہیں کاٹ سکو گے، میری یہ بات یاد رکھنا۔

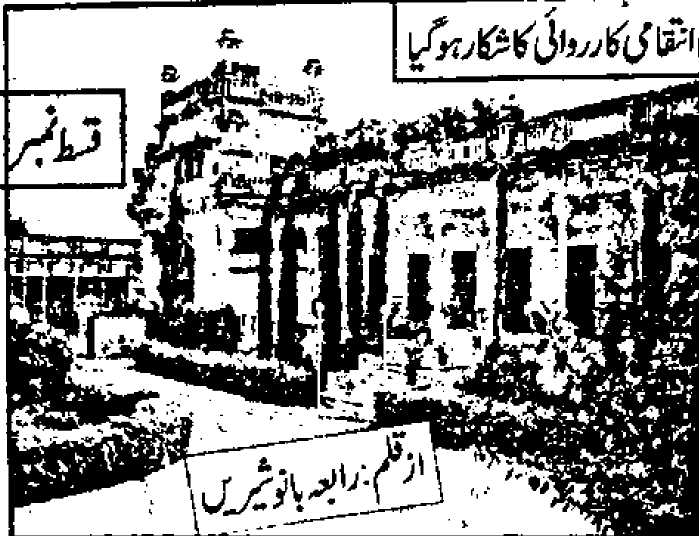
چند دن کے بعد ایک بھیانک خبر سننے کو ملی، کہ خواجہ اعتماد علی کی بیٹی صنوبر نے اپنے ہی گھر میں پھندا لگا کر خودکشی کرلی ہے۔ دراصل راکیش نے اس کے ساتھ شادی کرنے سے انکار کردیا تھا اور وہ بے وقوف اس سے سچی محبت کر رہی تھی۔

ہمارے معاشرے میں ماں باپ کی بے جا ڈھیل کی وجہ سے نہ جانے کتنی لڑکیوں کو اس طرح کے صدمات برداشت کرنے پڑتے ہوں گے، ہر لڑکی خودکشی نہیں کرتی لیکن بے شمار لڑکیوں کے جذبات اور ان کے ارمانوں کا قتل عام ضرور ہوتا ہوگا۔ ان روح فرسا واقعات سے خاندان کی بدنامی بھی ہوتی ہے اور اپنے مذہب کی توہین بھی۔ آج کے دور میں یہ ضروری ہے کہ ماں باپ اپنے بچوں کی پوری ذمہ داری کے ساتھ نگرانی کریں اور دین اسلام کی مکمل تعلیم پر عمل خود بھی کریں اور اپنی اولاد کو بھی مجبور کریں کہ وہ دینی تعلیمات کے پابند رہیں، چند عبارتوں کا ذکر فکر اور اپنے اپنے مسلک کی تبلیغ مسلمانوں کو ان برائیوں سے نہیں روک سکتی جس کا عام طور پر وہ شکار ہو کر رہ گئے ہیں۔ (یار زندہ صحبت باقی)

ایک ایسے خاندان کی ہولناک سچی داستان جو جنات کی انتقامی کارروائی کا شکار ہوگیا

خوفناک حویلی

اس داستان کا ایک ایک حرف پڑھیے، دوران مطالعہ آپ ڈریں گے بھی، روئیں گے بھی، خوف ودہشت سے لرزیں گے بھی، لیکن آپ کی دلچسپی داستان ختم ہونے تک برقرار رہے گی



حویلی کو فروخت کرنے کا تصور اب ہم لوگوں نے دل سے نکال دیا تھا۔ بس اب تو باری باری اپنی موت کا انتظار تھا کیوں کہ اب اس بات کی امید بھی نہیں رہی تھی کہ جنات ہم پر رحم کھالیں گے اور گھر کے باقی افراد کو نظر انداز کر دیں گے۔ پھر بھی جب کسی حادثے کو ہوئے دس بیس دن گزر جاتے اور اگلا حادثہ رونما نہیں ہوتا تو دل پھر مطمئن سا ہو جاتا تھا۔ اللہ نے دل بھی کیا چیز بنائی ہے۔ یہ بے چارہ بار بار زخمی ہوتا ہے۔ اس کے باوجود ذرا سی عنایت پر یہ پھر ہرا بھرا ہو جاتا ہے اور اس کے زخم مندمل ہو جاتے ہیں، جن ہونٹوں پر سسکیاں اپنا ڈیرہ جماتی ہیں اُن ہی ہونٹوں پر مسکان کے پھول بھی کھل اٹھتے ہیں اور ہزار بار نذر خزاں ہونے کے بعد بہار کے ایک جھونکے سے چمن پھر کھل اٹھتے ہیں اور امیدوں کے شجر پھر لہلہانے لگتے ہیں۔

پچھلے پندرہ دنوں تک جب کوئی حادثہ خوف ناک حویلی میں رونما نہیں ہوا تو دل کو بھی اطمینان ہو گیا اور ایسا محسوس ہونے لگا جیسے جنات نے اب رحم و کرم کی پالیسی کو اپنا لیا اور یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ باقی افراد کو اب وہ اپنا نوالہ نہیں بنائیں گے۔

ہم سب لوگ اپنا اچھا خاصا خونی رشتوں کا سرمایہ ضائع کرنے کے باوجود بہت خوش اور مطمئن تھے کیوں کہ خوف ناک حویلی میں پچھلے دو ہفتوں سے کوئی کانڈ نہیں ہوا تھا۔

مجھے یہ بات اچھی طرح یاد ہے کہ اُس دن انگریزی مہینے کی گیارہ تاریخ تھی اور پیر کا دن تھا۔ میں خالہ نجمہ اور خالو جان شاپنگ کرنے گئے تھے۔ مارکیٹ میں ہم لوگوں کو خاصی دیر ہو گئی تھی۔ خالو جان کی عادت تھی کہ جب وہ بازار جاتے تھے اور بالخصوص جب ہم ان کے ساتھ ہوا کرتے تھے تو وہ ہمیں دنیا بھر کی چیزیں کھلانے کی کوشش کیا کرتے تھے اور ان کا بس نہیں چلتا تھا کہ پورا بازار خرید کر ہماری جھولی میں ڈال دیں۔ اُس دن بھی یہی ہوا تھا۔ خالو جان نے ہمیں ایک معیاری ہوٹل میں کھانا کھلایا۔ پھر انہوں نے ہمیں فیرنی کھلائی۔ ایک شاید پھلوں کی چاٹ بھی کھائی تھی اور پھر خریداری بھی خوب کی۔ پالیکا مارکیٹ میں اس وقت بھی چیزیں مہنگی ملا کرتی تھیں لیکن خالو جان ہمیشہ پالیکا مارکیٹ سے شاپنگ کیا کرتے تھے۔ غرضیکہ کئی گھنٹوں کے بعد ہم لوگ گھر واپس آئے۔ گھر آکر ایک خوش خبری سننے کو ملی۔ حویلی کے مین گیٹ پر یوسف اور یونس کھڑے تھے۔ وہ ہمارے منتظر تھے۔ دراصل ان سے ہم نے وعدہ کیا تھا کہ ہم ان کے لئے چابی کے کھلونے لائیں گے، بچے بھی بے چارے اپنا بچپن کھو بیٹھے تھے، ہر وقت خوف ناک حویلی میں موت رقص کرتی نظر آتی تھی اور ایسے ماحول میں کھیل کود کی کسے مہلت تھی اور کس میں ہمت تھی کہ وہ موت کے فرشتے کے سامنے آنکھ مچولی کھیل سکے۔ یونس اور یوسف گڈو کی موت کے بعد ہی سے سہمے سہمے رہتے تھے اور ان کے چہروں پر وہ خوشی تو نہیں آتی تھی جو بچپن کا مخصوص سرمایہ ہوتی ہے۔ آج بہت دنوں کے بعد جب انہوں نے کھلونوں کی فرمائش کی تھی۔ چنانچہ ہم نے ان کے لئے ڈھیر سارے کھلونے خریدے تھے۔ انہوں نے دروازے پر ہمیں بتا دیا تھا کہ لکھنؤ سے انکل اور آنٹی آئے ہیں۔ یہ سن کر میرا دل اچھل پڑا اور مجھے یقین ہو گیا کہ لکھنؤ سے کوکب اور اس کے ممی پاپا آئے ہوئے ہوں گے۔ کوکب سے ملنے کو میرا دل بے تاب تھا۔ اس دنیا میں لے دے کے وہی میری ایک سہیلی تھی۔

ہم لوگ گھر میں پہنچے تو میرا اندازہ درست نکلا۔ سامنے کوکب

کھڑی تھی۔ وہ مجھے دیکھتے ہی چیخی۔ رابعہ جان من آداب۔

چل بے وفا کہیں کی۔ میں نے بناوٹی غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا تھا۔ منہ دیکھی محبت کرتی ہے اور اب اس طرح شور مچارہی ہے جیسے تجھے جنت الفردوس نظر آ گئی ہو۔

کمبخت ناراض مت ہو میں تجھے روزانہ پانچ وقت یاد کرتی تھی جب جب میں اپنے اللہ کو یاد کرتی تھی تو تجھے بھی یاد کرتی تھی۔ تجھے معلوم ہے کہ میں خط لکھنے کے معاملے میں چور ہوں۔

بے مروت! تو نے تو میرے خط کا بھی جواب نہیں دیا۔ میں نے بیزاری سے کہا تھا۔

یار، جب تیرا خط پہنچا تھا۔ اس وقت ایگزام چل رہے تھے۔ سچ مان سر کھجانے کی بھی فرصت نہیں تھی۔ کھانا پینا بھی بس کھڑے کھڑے ہو رہا تھا۔

اچھا ہوتا اگر مُتنے موتنے کا بھی ذکر خیر کردیتی۔ وہ بھی تو مصروفیت کی وجہ سے کھڑے کھڑے ہو رہا ہوگا۔

چل گندی کہیں کی۔ ہم لڑکیاں تو کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی لذت سے محروم ہیں۔ یہ نعمت تو بس مردوں ہی کے حصے میں آئی ہے۔ کہیں بھی کھڑے ہو کر ماردی دھار۔

چپ ـــ خالو جان آ رہے ہیں۔

خالو جان نے کوکب کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔ کیسی ہو بیٹی؟

آپ کی بلا سے۔ کوکب نے لہراتے ہوئے کہا۔ آپ تو کبھی لیٹر بھی نہیں لکھتے۔

جی تمہارے تو بہت لیٹر آتے ہیں۔ اپنے گریبان میں جھانکتی نہیں۔ ہم سے شکایت کرتی ہے۔

خالو کوکب کی ممی ڈیڈی سے علیک سلیک کے بعد کوکب کو اپنے کمرے میں لے گئی۔ اور پھر ہم دونوں باتوں کے سمندر میں ڈوب گئے۔ باتیں ہی باتیں، خوشیوں کی ـــ غم کی ـــ ماضی کی ـــ حال کی، مستقبل کی، اپنی پرائی، نہ جانے کتنی باتیں جن کو کرنے کے لئے ہم دونوں سر سے پیر تک ڈوب گئے، اسی طرح باتوں کے ذریعہ اپنے اپنے دلوں کو ہلکا کرتے رہے لیکن دلوں کی چاہت کب پوری ہوئی ہے۔ ہم دونوں باتوں کے سمندر میں سر سے پیر تک ڈوبے ہوئے تھے کہ کمرے میں نانی اماں داخل ہوتے ہوئے بولیں۔

رابی ـــ اسے کچھ کھانے پینے کا بھی موقع دے گی یا بس باتوں ہی سے اس کا پیٹ بھر دے گی۔ چلو دونوں ناشتہ اتر گیا ہے۔

ہم دونوں نانی اماں کا حکم سن کر ناشتے کی میز پر آ کر بیٹھ گئے۔ ہم نے دیکھا کہ دونوں کے دلوں کی طرح گھر کا پورا ماحول سوگوار تھا۔ خالہ نجمہ کی آنکھیں بتا رہی تھیں کہ انہوں نے گھر کی داستان رنج الم پوری کی پوری رو کر بیان کی ہے۔ اُن کی آنکھیں سرخ بھی ہو رہی تھیں اور سوج بھی رہی تھیں ـــ خالو یٰسین بھی افسردہ تھے اور ماما زبیر کا چہرہ بھی گہری اداسی میں ڈوبا ہوا تھا ـــ کوکب کی ممی اور پاپا ہمارے گھر کی ہوش ربا داستان سن کر خود بھی افسردہ اور رنجیدہ نظر آتے تھے۔ کچھ دیر تک تو کمرے میں بالکل خاموشی رہی ـــ پھر کوکب کے پاپا یوسف جمیل صاحب نے کہا۔

یٰسین! اب اس وادیٔ موت کو چھوڑ دینے میں آخر کس بات کا تأمل ہے۔

سمجھ میں نہیں آتا ـــ یوسف صاحب ـــ خالو جان نے کہا۔ ارادہ کرتا ہوں ـــ لیکن ـــ اول تو قدم ہی نہیں اٹھتے اور قدم اٹھتے بھی ہیں تو کوئی نتیجہ نہیں نکل پاتا ـــ دل خوش ہوگیا تھا۔ جب حویلی کے مالک نے حویلی واپس لینے کا مطالبہ کرلیا تھا۔ سوچا تھا اُسے آسانی ہی سے واپس کردیں گے مگر وہ خود بے چارہ شکار ہوگیا۔

یٰسین میاں ـــ ابھی بھی بہت زیادہ نہیں بگڑا ہے۔ تمہاری باتیں سن کر میں تو مستقبل سے خوف زدہ ہوں۔ ڈرتا ہوں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے آشیانے کے باقی تنکے بھی حوادث کی نذر ہو جائیں۔

یوسف صاحب ـــ دعا کیجئے ـــ "خالو جان کی آواز میں مایوسی تھی۔" مجھے تو اب امید نہیں ہے کہ ہم اس حویلی کے دوزخ سے نجات پاسکیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ شاید اب کی بار میرا ہی نمبر ہے۔

کیسی اول فول باتیں کرتے ہو ـــ خالہ نجمہ نے رندھی ہوئی آواز میں کہا۔ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ دیر تک ہمارے سروں پر رکھے۔ آپ کو کچھ ہوگیا تو ہم تو پھر جیتے جیتے مرجائیں گے۔

نجمہ! عقل مند وہ ہے جو پیش آنے والے حادثات کے لئے پہلے ہی سے خود کو تیار کرلے۔ خالو نے خالہ نجمہ کی طرف دیکھ کر کہا۔ تم تو جانتی ہو کہ میں تو جنوں اور بھوتوں کا سرے سے قائل ہی نہیں تھا اور ان باتوں کو مولوی ملاؤں کی ڈھکوسلے بازی بتایا کرتا تھا اور اب مجھے یہ یقین ہوگیا

ہے کہ میری موت جب بھی آئے گی وہ جنات کے ہاتھوں آئے گی۔ میں طبعی موت نہیں مروں گا، یہ کیسی الٹی سیدھی باتیں کر رہے ہیں آپ، جان جلانے والی ـــــ خالہ نجمہ تقریباً روتے ہوئے بولیں۔

لیسین میاں! بہادر ہو کر ایسی باتیں کر رہے ہو۔ اگر تم ہی جی چھوڑ بیٹھو گے تو ہم سب کا کیا بنے گا ـــــ نانی اماں کی آواز میں نصیحت بھی تھی اور حوصلہ افزائی بھی۔

اور میں تو یہ کہتا ہوں دوست ـــــ یوسف جمیل بولے۔ کہ تم اس حویلی کو فروخت کرنے کے چکر میں بھی وقت ضائع نہ کرو۔ دم دبا کر یہاں سے بھاگ لو اور اگر دوسرا مکان خریدنے کی پوزیشن میں نہیں تو کرائے کا مکان لے لو۔

''گڈ آئیڈیا'' ''کوکب کی امی نے کہا'' ـــــ بھائی جان یہ نہ سمجھیں کہ میں اپنے خاوند کی ہاں میں ہاں ملا رہی ہوں۔ بس اپنی جان بچانے کی یہی ایک صورت ہے۔ لعنت بھیجو۔ جان ہے تو جہان ہے۔ دوسری جگہ رہو گے تو سکون سے پھر دنیا کما لو گے اور یہاں تو زندگی کے لالے پڑے ہوئے ہیں۔ ہر وقت کا خوف اور ڈر کچھ نہیں کرنے دے گا۔ بچوں کو دیکھو کیسے مرجھا گئے ہیں ـــــ نجمہ کو دیکھو سارا حسن غارت ہو کر رہ گیا۔ بس اب سوچیں نہیں اور فیصلہ کر لیں کہ اس حویلی کو چھوڑ دینا ہے ـــــ جب بکے گی بک جائے گی۔

خالو لیسین۔ سب کے سمجھانے سے اس بات پر بھی راضی ہو گئے کہ چلو یہاں تالا ڈال کر کہیں اور منتقل ہو جائیں گے اور اس طرح ایک عظیم نقصان برداشت کر لیں گے لیکن شاید پھر سب کی جانوں کی حفاظت ہو جائے۔

رات آئی تو دیر تک تو سبھی کی محفل جمی رہی اور اس کے بعد میں کوکب کو اپنے کمرے میں لے گئی۔

کوکب کمرے میں جا کر بولی ـــــ بوا مجھے تو نیند آ رہی ہے۔

نیند کا نام مت لے لینا ورنہ اتنی زور سے نوچوں گی کہ شیشی کا دودھ یاد آ جائے گا۔

باؤلی۔ محاورہ ہے۔ چھٹی کا دودھ، شیشی کا نہیں۔

ہوتا ہوگا۔ میں نے کہا تھا لیکن میں تو شیشی کا اس لئے کہہ رہی ہوں کہ تیری ممی ہی نے تو بتایا تھا کہ تو شیشی کا دودھ پی پی کر بڑی ہوئی ہے۔

اچھا چل ایک گھنٹے اور باتیں کریں گے۔

اور اس کے بعد پھر ہم دونوں کی باتیں شروع ہو گئیں، پیار کی باتیں ـــــ ماضی اور مستقبل کی باتیں، جن اور بھوتوں کی باتیں اور ہماری باتوں کی خوشبو سے پورا کمرہ مہک گیا۔

دوران گفتگو میں نے کہا تھا۔

کوکب! کبھی کبھی مجھے گڈو بہت یاد آتا ہے۔ ماں باپ کے مرنے کے بعد میں نے سوچا تھا کہ گڈو ہی میری زندگی ہے اور یہی میری زندگی کا سہارا بھی ہے۔ جب وہ مجھے باجی کہہ کر پکارتا تھا تو مجھے بہت خوشی ہوتی تھی۔ ایسا لگتا تھا جیسے ساری کائنات میرے دامن میں سمٹ گئی ہو، آہ، وہ جتنا خوبصورت اور بھولا بھالا تھا اتنی ہی دردناک موت مرا ـــــ تو نے کوکب۔ کسی ناول میں، کسی فلم میں، کسی افسانے میں ایسا دردناک واقعہ پڑھا، سنا یا دیکھا ہے کہ کوئی فرشتوں جیسا معصوم بچہ اپنی سال گرہ کے موقعہ پر ناگہانی حادثے کا شکار ہو جائے اور تاریخ زندگی اس کے لئے تاریخ موت بن جائے۔

دیکھو رابعہ۔ اگر یہ رونے رلانے والی باتیں کرنے کے لئے تو مجھے جگا رہی ہے تو یہ تیری زیادتی ہے۔'' کوکب بولی'' ـــــ میں جانتی ہوں کہ تیری زندگی بہت سوگوار ہے۔ جس طرح تیرے ماں باپ دنیا سے رخصت ہوئے۔ پھر جس طرح تیرا بھائی حادثے کا شکار ہوا اور اس کے بعد تم لوگوں پر جو بھی بیتی۔ بلاشبہ وہ بہت بری داستان ہے۔ لیکن میری بہنا دیکھ تو صبر و ضبط کے دامن کے اس طرح چیتھڑے نہ بکھیر۔ اس دنیا میں سب طرح کی باتیں چلتی ہیں جو کچھ ہوا اس پر صبر کرو اور آئندہ کے لئے اپنے خالو کو سمجھاؤ کہ وہ اس حویلی پر لعنت بھیج کر کہیں اور جا بسیں تا کہ زندگیوں کا جو کچھ سرمایہ بچ گیا ہے وہ ضائع نہ ہونے پائے۔

یہ کہنے کے بعد کوکب بولی۔ بس اب سوئیں گے کیوں کہ میں محسوس کر رہی ہوں ـــــ تجھ پر اس وقت ٹریجڈی غالب ہے تو خود بھی روئے گی اور مجھے بھی رلائے گی۔ میں ذرا پیشاب کر آؤں۔ پھر صبح تک کے لئے بائی بائی۔

لیکن وہ پیشاب کرنے کے لئے گھر کے صحن میں جانے سے پہلے ہی لوٹ آئی اور میں نے دیکھا، اس کا چہرہ خوف کے مارے بالکل پیلا پڑ چکا تھا۔

کوکب یہ تجھے کیا ہوا؟

رابعہ ـــــ ب ب باہر ـــــ د د دیکھ کیا ہو رہا ہے ـــــ الفاظ اس کا ساتھ نہیں دے رہے تھے۔

میں نے کمرے سے نکل کر صحن میں ایک نظر ڈالی تو میرا سر چکرا گیا۔ پورا صحن خون سے بھرا ہوا تھا اور ایسا لگ رہا تھا جیسے خون آسمان سے ٹپک رہا ہو۔ میں ٹکٹکی باندھے دیکھتی رہی۔ وہ خواب نہیں تھا حقیقت تھی، گھر کے صحن میں خون کی بارش ہو رہی تھی، میں خالو جان کے کمرے کی طرف بھاگی اور میں نے خالو جان کو اٹھا دیا وہ بھی جب کمرے سے باہر آئے تو لرز گئے۔

تھوڑی دیر کے بعد گھر کا سارا ماحول پھر تشویش میں ڈوب چکا تھا۔ یوسف جمیل صاحب نے مشورہ دیا کہ ایسی چیزوں کو زیادہ دیکھنا ٹھیک نہیں۔ چلو سب کمرے میں چل کر بیٹھتے ہیں اور اس کے بعد ہم سب کمرے میں جا کر بیٹھ گئے۔ چند ہی لمحوں کے بعد نانی اماں کے کراہنے کی آواز آئی۔ وہ اپنے بستر پر لیٹی ہی تھیں۔

خالہ نجمہ نے ان کے قریب جا کر کہا، امی جان کیا بات ہے؟

بیٹی یٰسین کو بلا۔

ذرا سنئے ——— امی جان بلا رہی ہیں۔

خالو جان نے نانی اماں کے قریب جا کر پوچھا۔

امی! کیسی طبیعت ہے؟

بیٹا ——— میرا سر چکرا رہا ہے ——— اور ——— اور۔

اور کیا امی جان بولئے ——— خالو جان نے کہا۔

بیٹا میری بینائی چلی گئی ہے۔ مجھے کچھ نظر نہیں آرہا ہے۔

ان کی زبان سے یہ الفاظ سن کر سب چیخ اٹھے اور نانی اماں کے قریب جا کر ان سے پوچھنے لگے۔

نانی اماں یہ کیا ہوا؟ غور سے دیکھئے، لائٹ کی طرف دیکھئے۔

لیکن نانی اماں یہی کہتی رہیں کہ مجھے کوئی چیز دکھائی نہیں دے رہی ہے۔

بیس سال سے زائد ہو گئے ہیں لیکن وہ بھیانک رات مجھے آج تک یاد ہے۔ جب حویلی میں خون کی بارش ہوئی تھی اور ہماری پیاری نانی اماں اچانک اندھی ہو گئی تھیں۔ وہ کیا اندھی ہوئیں تھیں۔ ہمارے پورے گھر پر بھیانک اندھیرا چھا گیا تھا اور ایسا محسوس ہوتا تھا کہ جیسے ہم سب اندھے ہو کر درد غم کے اندھیروں میں بھٹک رہے ہیں، یہ حادثہ کچھ کم بھیانک نہ تھا، ہم اسے بھیانک حادثہ سمجھ رہے تھے لیکن اگلے دن......

محمد اجمل انصاری

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

قسط نمبر: ۱۳۱

یوناف جس وقت اس کاہنہ سے ارواح کو تسخیر کرنے کے علوم حاصل کر چکا اور وہ وہاں سے فارغ ہو کر اٹھنے ہی والا تھا کہ ابلیکا نے ایک بہت بڑے اژدہے کی صورت میں یوناف کی گردن پر اپنا کھردرا لمس دیا۔ یوناف چونک کر اٹھ کھڑا ہوا اور کاہنہ کو مخاطب کر کے کہا۔ ”اے کاہنہ شاید ابلیس کو ہمارے اس باہم مل بیٹھنے کی خبر ہو گئی ہے، اس لئے اس نے ابلیکا نام کی اس روح کو مجھ پر وارد کر دیا ہے۔ اس وقت یہ روح ایک بہت بڑے اور خونخوار اژدہے کی صورت میں میری گردن کے گرد ہے، پر اے کاہنہ! تو دیکھنا میں کس طرح اس سے نمٹتا ہوں۔“

اس دوران وہ کاہنہ ہوا میں اچھلتی ہوئی دور جا گری اور پھر یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے بدحواسی میں کہا۔ ”یوناف! یوناف! مجھے ایسا لگا ہے جیسے کسی اژدہے نے مجھے جکڑ کر اور اٹھا کر بری طرح پٹخ دیا ہو۔“

یوناف سمجھ گیا کہ ابلیکا کاہنہ کے خلاف حرکت میں آئی ہے۔

ویسے بھی وہ اژدہے کی صورت میں ابلیکا سے ایسی ہی امید رکھتا تھا، پھر یوناف نے جلدی جلدی اپنی چرمی پیٹی سے اپنا خنجر نکال لیا اور اس پر اپنا کوئی عمل کیا اور پھر وہ خنجر اپنی گردن کے قریب لے جاتے ہوئے اس نے جب خنجر کو اس اژدہے کے جسم سے مس کیا تو فضا کے اندر غضب ناک پھنکاریں سنائی دینے لگی تھیں، ایسی پھنکاریں جن کے اندر اذیت، تکلیف اور کرب کا گہرا احساس تھا۔ اس موقع پر اس اژدہے نے اپنا بھاری بھر کم پھن اٹھا کر یوناف کے منہ پر مارنا چاہا۔ پر یوناف فوراً حرکت میں آیا اور اس کے پھن کے سامنے اس نے اپنا خنجر کر لیا۔ اپنے سامنے اس خنجر کو دیکھتے ہوئے اس اژدہے نے سہمے سہمے انداز میں پھن پیچھے ہٹا لیا، لیکن یوناف نے برق کے کوندے کی سی تیزی سے اپنے خنجر کو حرکت میں لا کر اس اژدہے کے پھن سے مس کر دیا۔ اس خنجر کا پھن سے مس ہونا تھا کہ فضاؤں کے اندر تاریکی میں چل نکلنے والے طوفانوں جیسی سسکیاں اور پھنکاریں بلند ہونا شروع ہو گئیں۔ عین اس موقع پر جب کہ یوناف بری طرح ابلیکا کے ساتھ الجھا ہوا تھا۔ اچانک عارب نمودار ہوا، اس کے ہاتھ میں ایک پتھر تھا اور یوناف کی پشت کی طرف سے ہو کر وہ پتھر اس نے یوناف کے سر پر دے مارا۔ عارب کی طرف سے پتھر کی اس ضرب کے باعث یوناف لرز کر رہ گیا۔ اس موقع پر ابلیکا بھی حرکت میں آئی اور اس نے اپنا پھن اس زور سے یوناف کی پیٹھ پر مارا کہ یوناف زمین پر گر گیا، اسی وقت عزازیل بیوسا اور عبیطہ وہاں نمودار ہوئے۔ ابلیکا نے جب یوناف کو گرا دیا تو عزازیل ابلیکا کی اس کارگزاری پر خوش ہو کر مسکرا رہا تھا جب کہ دوسری طرف بیوسا اور عبیطہ حرکت میں آئیں۔ بیوسا نے آگے بڑھ کر کاہنہ رباب کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا، عبیطہ نے اسے اٹھا لیا، پھر وہ دونوں کاہنہ کو لے کر وہاں سے چلی گئیں۔

عارب پھر حرکت میں آیا، زمین پر گرتے ہوئے یوناف کے سر پر اس نے پھر ہاتھ میں پکڑے ہوئے پتھر سے ضرب لگانا چاہی، پھر جب یوناف نے اپنے ہاتھ اوپر اٹھا کر اس پتھر کو روکنا چاہا تو ابلیکا نے پھر اپنا پھن اس زور سے یوناف کے ہاتھ پر مارا کہ یوناف کے ہاتھوں کو اس نے ایک طرف ہٹا دیا، لیکن اس موقع پر یوناف بھی تیزی اور برق رفتاری کے ساتھ حرکت میں آیا، قریب کھڑے عارب کے پیٹ میں اس زور سے اپنا پاؤں اٹھا کر اس نے مارا کہ عارب پتھر سمیت دور جا گرا، اس وقت ہمدردی اور چاہتوں کے سارے جذبے ایک طرف رکھتے ہوئے اپنا کوئی مزید عمل اپنے خنجر پر کیا اور لیٹے لیٹے اس نے خنجر ابلیکا سے مس کیا تو ابلیکا بری طرح پھنکارتی ہوئی اس کے جسم سے الگ ہو گئی، پھر عزازیل اور عارب سے نمٹنے کے لئے ایک تیز جست کے ساتھ یوناف اٹھ کھڑا ہوا، عزازیل کو دیکھتے ہی یوناف نے ہاتھ میں پکڑا اپنا خنجر عزازیل کی طرف دے مارا۔

اس خنجر سے ہولناک شعاعیں نکل کر عزازیل کی طرف لپکی تھیں۔ ان شعاعوں سے بچنے کے لئے عزازیل کسی ہیولے کی طرح اچھل کر ایک طرف ہٹ گیا، پھر وہ وہاں سے غائب ہو گیا تھا۔ یوناف نے اسی لمحہ

عارب پر جست لگادی اور اسے اپنے نیچے دبوچ کر بری طرح اور اندھا دھند مارنا شروع کردیا۔ عارب نے جب دیکھا کہ عزازیل چلا گیا ہے تو اپنی ساری قوتوں کو حرکت میں لاکر وہ بھی یوناف کے نیچے سے نکل کر غائب ہوگیا۔ یوناف اٹھ کھڑا ہوا، اس کمرے میں نگاہ دوڑائی اور پریشان ہوگیا، کیوں کہ کاہنہ رباب کمرے میں نہ تھی۔

یوناف سمجھ گیا تھا کہ اس کاہنہ کو بیوسا اور عیطہ اٹھا کر لے گئی ہیں، کیوں کہ اس نے عزازیل کے ساتھ ان دونوں بہنوں کو وہاں آتے دیکھا تھا۔ یوناف ابھی اسی کوشش دپیچ میں تھا کہ اسے اب اگلا قدم کیا اٹھانا چاہئے کہ کمرے میں دس مسلح جوان داخل ہوئے، ان کے ہاتھوں میں برہنہ تلواریں اور ڈھالیں تھیں اور اپنے جسموں پر وہ زرہ بھی پہنے ہوئے تھے، ان سب مسلح جوانوں نے یوناف کو گھیرلیا، پھر ان میں سے ایک جو شاید ان کا سرخیل ہوگا اس نے یوناف کو مخاطب کرکے کہا۔ ''تم نے کاہنہ کو قتل کرکے کہاں دفن کردیا ہے، بتاؤ ورنہ ہم تمہارے ساتھ سختی پر اتر آئیں گے۔''

یوناف نے حیرت سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ''تمہیں کس نے بتایا کہ میں نے کاہنہ کو قتل کیا ہے؟''

اس سرخیل نے پھر کہا۔ ''ہم داؤد علیہ السلام کے حکم پر یروشلم کے بازاروں میں ناپ تول کی درستگی کی نگرانی کرنے والے ہیں۔ تھوڑی دیر قبل بازار میں ہمارے پاس ایک بزرگ صورت بوڑھا آیا اور اس نے ہمیں بتایا کہ ایک خوب قوی ہیکل جوان نے کاہنہ رباب کو قتل کرکے اس گھر میں اسے کہیں دبادیا ہے۔ اس نے ہم پر یہ بھی انکشاف کیا کہ وہ قاتل جوان ابھی تک کاہنہ کے گھر میں ہی ہے اور اگر تم لوگوں نے دیر کی تو وہ ضرور یہاں سے بھاگ جائے گا، لہٰذا ہم وقت ضائع کئے بغیر ادھر آگئے اور تمہیں آپکڑا، لہٰذا اب تم بتاؤ تم کون ہو، کاہنہ کو تم نے کیوں قتل کیا ہے اور اسے کہاں دبادیا؟''

یوناف نے ان سب کی طرف باری باری دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ''تم میں کوئی ایسا ہے جو مجھے جانتا ہو؟''

جب وہ سب خاموش رہے تب ان کے سرخیل نے کہا۔ ''ہم لوگ کسی کو کم ہی جانتے ہیں کیوں کہ ہم تو صبح سے شام تک بازاروں ہی میں ناپ تول کی نگرانی کرتے رہتے ہیں۔''

یوناف سمجھ گیا تھا کہ بوڑھے کی شکل میں عزازیل نے ان مسلح جوانوں سے جاکر کہا ہوگا کہ کاہنہ کو میں نے قتل کردیا ہے۔

یوناف نے ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ''تم لوگ مجھے کہاں لے کر جاؤ گے؟''

اس سرخیل نے کہا۔ ''اگر تم ہمیں کچھ نہ بتاؤ گے تو ہم تمہیں ابھی اور اسی وقت شہر کے محتسب کے سامنے لے جائیں گے اور اس سے تمہارے متعلق سارے احوال کہیں گے تاکہ وہ تمہارا فیصلہ کرے۔''

یوناف نے اس بار فیصلہ کن انداز میں کہا۔ ''اگر ایسا ہے تو سنو، نہ تم لوگ مجھ سے الجھو نہ میں تمہارے ساتھ الجھتا ہوں، میں داؤد علیہ السلام کے لشکر کا ایک جرنیل ہوں، بس تم مجھے اپنے محتسب کے پاس لے چلو۔''

اس انکشاف پر وہ سارے کچھ دب سے گئے، پھر ان کے سرخیل نے کہا۔ ''اگر ایسا ہے تو پھر آپ ہمارے ساتھ آئیں۔''

یوناف چپ چاپ ان مسلح جوانوں کے ساتھ ہولیا، وہ مسلح جوان یوناف کو یروشلم شہر کے محتسب کے پاس لے کر آئے، یوناف کو دیکھتے ہی محتسب اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا اور ان مسلح جوانوں کی طرف گھور کر دیکھتے ہوئے اس نے کہا۔ ''تم اس جوان کو کیوں پکڑ لائے ہو؟ یہ تو بے گناہ ہے، بہرحال تم لوگ اپنا فرض ادا کرچکے اب تم لوگ جاؤ۔''

جب وہ مسلح جوان وہاں سے چلے گئے تو یوناف نے حیرت اور پریشانی کے ملے جلے جذبات میں محتسب سے پوچھا۔ ''آپ کو کیسے خبر ہوگئی کہ میں بے گناہ ہوں؟''

اس محتسب نے غور سے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''جس طرح آپ کے ضمیر، آپ کا دل اور شعور کو آپ کے احوال کی خبر ہوتی ہے، ایسے ہی مجھے بھی آپ کے احوال کی خبر ہوگئی۔''

یوناف نے اور زیادہ تعجب سے کہا۔ ''آپ اس بات کو ذرا کھل کر کہیں، میں سمجھا نہیں، دوسرے مجھے آپ کے بجائے تم کہہ کر مخاطب کرو میں سمجھتا ہوں تم کوئی عام آدمی نہیں ہو، میں تمہارے ساتھ رفاقت واپنائیت چاہتا ہوں اور آپ کے بجائے تم میں زیادہ قربت اور دوستی ہے۔''

محتسب یوناف کی اس گفتگو پر مسکرایا اور بولا۔ ''سنو یوناف میرا نام آصف بن برخیاہ ہے، میں توریت وزبور کے مکمل علوم کے علاوہ اور اسماء اسرار الٰہی کا علم بھی رکھتا ہوں، گو غیب کا علم صرف اللہ ہی جانتا ہے اور کوئی نہیں بتاسکتا کہ کل کو کیا ہونے والا ہے، لیکن میں اسماء اسرار الٰہی کے علم سے جان جاتا ہوں کہ ماضی میں کیا ہوگیا ہے؛ کیوں ماضی ہوچکا ہے یعنی وقوع پذیر ہوجاتا ہے، لہٰذا یہ غائب نہیں رہتا، بلکہ ظاہر ہوجاتا ہے،

لہٰذا اس سے متعلق جانا جاسکتا ہے اور اسی اسماء اسرار الٰہی کے علم سے میں بڑے بڑے مشکل ونا ممکن اور مافوق الفطرت کام بھی سرانجام دے سکتا ہوں، جس طرح تم دے سکتے ہو۔ میں نے اپنے اس علم کی بنا پر جان لیا تھا کہ تم کاہنہ رباب کے گھر عزازیل سے ٹکرائے تھے اور عزازیل ہی ایک بزرگ شخص کی صورت میں ان مسلح جوانوں کے پاس گیا اور تم پر قتل کا الزام لگا کر تمہیں گرفتار کرنے کا مشورہ دیا۔ اسی عزازیل کے مشورے پر یہ جوان تمہیں پکڑ لائے ورنہ کاہنہ تو زندہ ہے اور عزازیل کے ساتھی اسے پکڑ کر لے گئے ہیں اور اس وقت وہ قوم عاد کے قدیم کھنڈرات میں قید کردی گئی ہے۔"

یوناف نے ہلکی ہلکی مسکراہٹ میں آصف بن برخیاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "تمہارا علم اور تمہاری معلومات واقعی حیرت افزا ہیں۔"

آصف بن برخیاہ نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔ "میرا یہ علم کم از کم تمہارے لئے تو حیرت خیز نہیں ہے، اس لئے کہ تم تو خود جان سکتے ہو کہ اس کاہنہ کو عزازیل اور اس کے ساتھی اٹھا کر کہاں لے گئے ہیں۔"

یوناف نے تسلیم کرنے کے انداز میں کہا۔ "ہاں میں معلوم کرسکتا تھا کہ کاہنہ کہاں ہے، لیکن میں بھی عزازیل اور اس کے ساتھیوں سے فارغ ہی ہوا تھا کہ مجھے یہ مسلح جوان پکڑ کر تمہارے پاس لے آئے، لہٰذا میں کاہنہ سے متعلق جاننے کے لئے کچھ کر نہ سکا۔"

ابن برخیاہ نے ذومعنی نگاہوں سے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے استفہامیہ انداز میں کہا۔ "اور اگر تم ان مسلح جوانوں کی گرفت سے بچنا چاہتے تو بچ بھی سکتے تھے؟" یوناف مسکرادیا۔ "ہاں میں ان کی گرفت سے بچ سکتا تھا، پر میں نے ایسا نہیں کیا اور ان کے ساتھ چلا آیا۔"

یوناف ذرا رکا، پھر بولا۔ "اے ابن برخیاہ! تم دوسرے انسان ہو جو میری سری قوتوں سے آگاہ ہو اور میرے مافوق البشریت ہونے کے بھید سے واقف ہوتے ہو، پہلے صرف داؤد علیہ السلام اس راز سے آگاہ تھے۔"

ابن برخیاہ نے فوراً کہا۔ "میں دوسرا نہیں بلکہ تیسرا آدمی ہوں، کیوں کہ داؤد علیہ السلام کے بیٹے سلیمان علیہ السلام بھی تمہارے اس راز سے واقف ہیں اور اس کا ذکر ان سے میں نے ایک بار کیا تھا اور وہ تمہیں پسند بھی کرتے ہیں۔"

یوناف کا جواب میں کچھ کہنے ہی والا تھا کہ باہر گلی کوچوں میں ایک شور اٹھ کھڑا ہوا۔ "داؤد علیہ السلام وفات پا گئے، داؤدؑ وفات پا گئے۔"

یوناف اور ابن برخیاہ دونوں اٹھ کر باہر بھاگے اور حقیقت حال جاننے کو داؤدؑ کی رہائش گاہ کی طرف گئے۔ داؤدؑ واقعی اس فانی دنیا سے کوچ کر چکے تھے۔

یوناف کچھ عرصے کے لئے بری طرح مصروف رہا اور کاہنہ رباب کی مدد کے لئے کچھ نہ کرسکا۔ داؤد علیہ السلام کی وفات کے بعد انہیں یروشلم میں دفن کردیا گیا اور ان کی جگہ ان کے بیٹے سلیمانؑ ان کے وارث ہوئے۔ نبوت کے ساتھ ساتھ خداوند نے آپ کو اور بہت سی نعمتوں سے بھی نوازا تھا۔ پہلی نعمت یہ کہ آپ اپنے والد محترم داؤد علیہ السلام کی طرح چرند پرند کی بولیاں سمجھ لیتے تھے اور جانوروں کی آوازیں آپ کے لئے ایک ناطق انسان کی گفتگو کی طرح تھیں، اس کے علاوہ خداوند نے ہواؤں کو آپ کے تابع فرمان کردیا تھا، چنانچہ آپ نے ایک تخت بنایا اور یہ ہوائیں اس تخت کو اڑائے پھرتی تھیں، انہی مسخر کی ہوئی ہواؤں کے باعث سلیمانؑ کا صبح وشام کا جدا جدا سفر ایک شہسوار کی تیز اور مسلسل ایک ماہ کی رفتار مسافت کے برابر تھا۔

اور پھر خداوند نے جنات کو سلیمانؑ کے حاکمانہ اقتدار کے تابع اور زیر حکم کردیا۔ ان جنات ہی کی مدد سے آپ نے مسجد اقصیٰ (ہیکل) تعمیر کرایا۔ مسجد کے اردگرد شہر کی بہترین عمارتوں کی تعمیر کا کام شروع کیا۔ مسجد اور دوسری جماعتوں کے لئے ان جناتوں کی مدد سے بڑے بڑے قیمتی پتھر آپ نے دور دراز کی سرزمینوں سے منگوانا شروع کئے اور ان جنات میں سے آپ نے پرشکوہ قلعے، بڑے بڑے حوض، بڑی وزنی اور بھاری دیگیں بنوائیں اور ان کے لئے ہی دور دراز کی سرزمینوں سے بھاری اور وزنی پتھر منگوائے گئے تھے، ان نعمتوں کے علاوہ خداوند نے سلیمانؑ کو ایک اور بہت بڑی نعمت بھی عطا فرمائی تھی اور وہ نعمت یہ تھی کہ آپ کو خداوند نے پگھلے ہوئے تانبے کے چشمے مرحمت فرمائے اور اس پگھلے ہوئے تانبے کو آپ نے گارے اور چونے کی جگہ استعمال کرتے ہوئے مضبوط قلعوں اور دیگر عمارت کی تعمیر کا کام شروع کردیا۔ بہرحال خداوند کی ان نعمتوں سے کام لیتے ہوئے نہ صرف یہ کہ آپ نے اپنی سلطنت کو وسیع بلکہ اسے مضبوط و مستحکم کرنا بھی شروع کردیا اور آصف بن برخیاہ کو انہوں نے اپنا مشیر بنالیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆

یوناف اور ابن برخیاہ ایک روز یروشلم سے باہر ایک تالاب کے

کنارے آئے، اس موقع پر ابن برخیاہ نے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ”میری سمجھ میں ابھی تک یہ بات نہیں آئی کہ تم اس تالاب کی طرف کیا کرنے آئے ہو؟“

یوناف نے ایک بار غور سے آصف بن برخیاہ کی طرف دیکھا، پھر کہا۔ ”اے ابن برخیاہ! میں آج عزازیل کے خلاف اپنے انتقام کی ابتدا کرنے لگا ہوں، تم جانو میں کچھ عرصہ داؤدؑ اور پھر سلیمانؑ کے ساتھ مصروف رہا اور کاہنہ رباب کی خاطر عزازیل اور اس کے ساتھیوں کے خلاف حرکت میں نہ آسکا۔“

ابن برخیاہ نے تھوڑی دیر تک غور سے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کچھ سوچتا رہا، پھر دوبارہ اس نے پوچھا۔ ”اے یوناف میرے بھائی! تم جانو یہ عزازیل بڑی قوتوں اور بڑی جبروت کا مالک ہے، کیا اس کے مقابلے میں حرکت میں آتے ہوئے تمہارے دل میں کبھی خوف نہیں اترا کہ وہ تمہیں نقصان پہنچائے گا۔ تمہاری زندگی خطرے میں ڈال دیگا۔

یوناف نے مسکراتے ہوئے۔ ”عزازیل بے شک بڑی قوتوں کا مالک ہے۔ پر اس سے ڈرنا وہ کوئی اس کائنات کے اندر مقتدر اعلیٰ تو نہیں۔ میں عزازیل کے مقابلے میں ہر ضرورت و مصیبت کے وقت اپنے رب ہی کو پکارتا ہوں، میں ہر ایسے مقابلے پر اپنے اللہ کی مدد و اعانت کا خواستگار ہوتا ہوں کہ وہ اللہ قادر مطلق اور حکیم و قدیر ہے۔ تمام اختیارات و اقتدار اس کے ہاتھ میں ہیں، کسی دوسرے کی خودمختارانہ مداخلت یا شرکت کے لئے اس نظام کائنات میں کوئی گنجائش نہیں، اس لئے کہ وہ ایک اللہ ہی تمام موجودات عالم کا رب اور خدا ہے، اس کے سوا کوئی دوسری ہستی کسی قسم کے اختیارات ہی نہیں رکھتی کہ خدائی و الوہیت میں کوئی اس کا حصہ دار ہو۔

اے ابن برخیاہ! میں جب کبھی عزازیل سے ٹکراتا ہوں تو یہ سمجھ کر اس کے سامنے آتا ہوں کہ تمام سلسلہ اسباب کا مالک میرا اللہ ہے، وہی فریادرسی اور کارسازی کرتا ہے، دعائیں سننا اور غور و شہادت سے واقف ہونا اسی کی صفت خداوندی ہے۔ میں عزازیل سے مقابلے کے موقع پر اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں اسے میں مدد کے لئے پکارتا ہوں، اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں، اسی سے امیدیں وابستہ کرتا ہوں، ظاہر و باطن میں اسی سے ڈرتا ہوں کہ وہی مقتدر اعلیٰ اور مالک الملک ہے، میں اسی کو امر و نہی کا مختار اور اسے ہی احکامات کا منبع، قانون تصور کرتا ہوں، میں خدائی صفات کو جو صرف اللہ کے لئے مخصوص ہیں، دوسروں کی طرف منسوب نہیں کرتا۔ بندوں پر اللہ کے جو حقوق ہیں وہ میں بناوٹی معبودوں کے لئے استعمال نہیں کرتا۔“

یوناف جب خاموش ہوا تب ابن برخیاہ نے پیار و شفقت سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ ”یوناف! یوناف! میرے بھائی! میرے اور تمہارے اعتقادات اور خیالات میں کمال درجہ کی یگانگت ہے، واقعی ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ انسان اللہ کی رضا کو ہر دوسرے کی رضا پر مقدم رکھے، کسی چیز کی محبت انسان کے دل میں یہ مرتبہ حاصل نہ کرے کہ وہ اللہ کی محبت پر اسے قربان نہ کرسکتا ہو۔“

”اپنے اسی ایمان اور خداوند پر اسی بھروسے اور خیالات اعتقادات کی بنا پر ہی میں عزازیل کے مقابلے میں سرفراز اور فوز مند رہتا ہوں، اے ابن برخیاہ میں یہاں تیری موجودگی میں دو کام کرنے والا ہوں، ایک یہ کہ میں ابلیکا کو بلانے کا وہی عمل کرتا ہوں جو میں نے کاہنہ رباب سے سیکھا تھا، دوسرے یہ کہ میں یہاں یہ جاننے کی کوشش کروں گا کہ عزازیل اور اس کے ساتھیوں کی گرفت میں کاہنہ رباب کا کیا حال ہے اور وہ اس وقت کہاں ہے۔“

پھر یوناف خاموش ہوگیا اور اس حوض کے کنارے بیٹھ کر اس نے اپنے کسی عمل کی ابتدا کردی، تھوڑی دیر تک یوناف یوں ہی مراقبے اور تفکرات میں ڈوبا رہا، پھر اپنی جھکی ہوئی گردن اس نے سیدھی کی اور ابن برخیاہ کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے کہا۔ ”اے ابن برخیاہ! میرے دوست کاہنہ رباب سچ ہی کہتی تھی، کہ جو روح عزازیل کی گرفت میں آجائے اسے اس کے بتائے عمل سے بلایا نہیں جاسکتا۔ میں نے کئی بار اس کاہنہ کا عمل استعمال کیا، پر عزازیل کی گرفت سے ابلیکا کو میں یہاں لانے میں ناکام رہا ہوں۔ اے ابن برخیاہ! اب میں اپنے دوسرے عمل کی ابتدا کرنے لگا ہوں۔“ یوں یوناف ایک بار پھر خاموش ہوکر مراقبے میں ڈوب گیا۔

تھوڑی ہی دیر بعد ابن برخیاہ چونک سا پڑا، اس نے دیکھا یوناف کے عمل کے باعث یوناف کے عین سامنے پانی کے اندر کچھ متحرک سائے اور ہیولے نمودار ہوئے، پھر یہ مدھم سائے اور ہیولے واضح اور صاف ہونے لگے، یہاں تک یوناف کے سامنے پانی کے اندر کاہنہ رباب اور اس کے ساتھ بیوسا اور عبیطہ کو صاف طور پر دیکھا جاسکتا تھا۔ کاہنہ اس

وقت کسی کوہستانی غار کے اندر تھی، جب کہ بیوسا اور عبیطہ اس کے قریب بیٹھی اسے کھانا کھلا رہی تھیں، جب پانی کے اندر وہ تصویریں صاف طور پر دکھائی دینے لگیں، تب یوناف نے آصف بن برخیاہ کی طرف دیکھا اور مسکراتے ہوئے کہا۔ "اے ابن برخیاہ! میرے دوست! تو نے پانی کے اندر ان متحرک تصاویر کو دیکھا، ان تین میں سے وہ جو کھانا کھا رہی تھی کاہنہ رباب ہے اور دوسری دو عزازیل کے ساتھی بیوسا اور عبیطہ ہیں۔ میں ابھی اور اسی وقت یہاں سے ان کی طرف کوچ کرتا ہوں اور کاہنہ رباب کو ان کی گرفت سے آزاد کرنے کی کوشش کرتا ہوں، کیوں کہ اس وقت کاہنہ کے پاس بیوسا اور عبیطہ ہی ہیں اور ان دونوں کو تو میں لمحوں کے اندر اڑا کر کاہنہ کو رہائی دلا کر یہاں لے آؤں گا۔"

آصف برخیاہ نے اس موقع پر کہا۔ "اے یوناف میرے دوست میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گا اور اس کام میں تمہاری مدد کروں گا۔"

یوناف نے اپنی جگہ پر بیٹھے ہی بیٹھے کہا۔ "تم میرے ساتھ نہ جاؤ، کیوں کہ ہم دونوں کے یوں غائب ہونے پر سلیمان علیہ السلام کو تشویش ہوگی، اگر وہاں صرف جانا ہوتا اور کاہنہ رباب کو لے کر وہاں سے واپس آجانا ہوتا تو میں ضرور تمہیں ساتھ لے جاتا۔ کیوں کہ یہ کام تو ہم بہت جلد نمٹا کر واپس آسکتے ہیں، لیکن کاہنہ کو رہائی دلانے کے بعد میں مآرب شہر کا رخ کروں گا۔ میں مآرب میں کچھ عرصہ رہا ہوں اور وہاں کا حکمراں طبقہ میرا جاننے والا ہے، لہٰذا میں ان سے ملوں گا اور شاید کچھ دن وہاں رہوں۔"

اس پر ابن برخیاہ نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ "اب تو میرا تمہارے ساتھ جانا اور زیادہ ضروری اور اہم ہوگیا ہے۔ اس لئے کہ کاہنہ کو رہائی دلانے کے بعد میں اسے لے کر یروشلم آجاؤں گا اور تم مآرب چلے جانا اور جتنے دن وہاں رہنا ہے رہ کر یروشلم آجانا۔ اس کی اطلاع میں سلیمان علیہ السلام کو بھی کروں گا۔"

یوناف مان گیا اور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ "اچھا اب دونوں اس مہم پر روانہ ہوں گے لیکن روانگی سے قبل میں تم سے ایک اجازت لینا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ میں تمہیں آصف بن برخیاہ یا صرف ابن برخیاہ کہہ کر پکارتا ہوں تو یہ نام خاصا لمبا ہو اور ادائیگی میں مشکل ہو جاتا ہے، لہٰذا گر تم محسوس نہ کرو تو آج سے میں تمہیں صرف برخیاہ کہہ کر پکاروں گا۔"

آصف بن برخیاہ نے خوش طبعی سے کہا۔ "تمہیں ایسا پکارنے کی اجازت ہے، پر حرکت میں آنے سے پہلے تم مجھے یہ تو بتاؤ کہ تم اس کاہنہ رباب کو کہاں تلاش کرو گے، جب کہ پانی میں نظر آنے والی اس تصویر کے اندر تو وہ ایک غار میں پڑی ہے۔ اب یہ کیسے معلوم ہو کہ یہ غار کونسا ہے، کس جگہ اور کہاں واقع ہے؟"

یوناف نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "اے برخیاہ! میں اس کا بھی بندوبست کرتا ہوں، بس تم اس پانی کے اندر دیکھتے چلے جاؤ۔"

برخیاہ خاموش ہوگیا اور غور سے پانی کے اندر دیکھنے لگا، پھر یوناف نے اپنا کوئی اور عمل شروع کیا اور پانی کے اندر مختلف تصویریں حرکت کرنے لگیں۔ غار آگے نکل گیا، پھر ایک کوہستانی سلسلہ شروع ہوگیا، تصویریں بھاگتی رہیں، یہاں تک کہ تھوڑی دیر بعد ایک بستی نمودار ہوئی، پھر اس بستی پر آکر یوناف نے تصویروں کو ساکت کر دیا۔ اب اس بستی کے اندر برخیاہ لوگوں کے چلنے پھرنے اور آپس میں گفتگو کرتے دیکھ سکتا تھا، پھر پانی کے اندر تصویر ایک ایسے شخص پر جم کر رہ گئی جو شاید بازار سے گھر لوٹ رہا تھا۔ یوناف نے اپنا کوئی تیسرا عمل کیا اور تصویر میں دکھائی دینے والے اس معمر شخص کو مخاطب کر کے اس نے بلند آواز میں پوچھا۔ "اے میرے بزرگ کیا تم بتاؤ گے یہ بستی کونسی ہے اور اس کا کیا نام ہے؟"

یوناف کے اس عمل پر برخیاہ دنگ رہ گیا، کیوں کہ تصویر میں دکھائی دینے والے اس معمر شخص نے یوناف کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے بلند آواز میں کہا۔ "یہ یمن کی بستی ہے اور اس کا نام بنو عاد ہے۔"

تصویر میں دکھائی دینے والے اس شخص کو یوناف نے پھر مخاطب کر کے پوچھا۔ "یہ تمہاری بستی کے بائیں طرف جو کوہستانی سلسلہ ہے اس سلسلے کا نام کیا ہے؟"

اس شخص نے کہا۔ "یہ کوئی باقاعدہ کوہستانی سلسلہ نہیں ہے بلکہ یہ وہ چٹانیں ہیں جنہیں قوم عاد کے باقیات کہا جا سکتا ہے۔"

یوناف نے پھر پوچھا۔ "اور تمہاری یہ بستی یمن کے مرکزی شہر مآرب سے کس جانب ہے؟"

اس شخص نے پھر جواب دیا۔ "یہ بستی مآرب کے شمال مشرق میں واقع ہے۔"

اس کے ساتھ ہی یوناف نے اپنا عمل ختم کر دیا اور پانی کے اندر دکھائی دیتی وہ تصویریں بھی جاتی رہی تھیں، پھر یوناف اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا اور برخیاہ کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ "اے میرے دوست! اب بولو

تمہارا کیا خیال ہے، کیا اب بھی ہم اس مقام تک پہنچ سکتے ہیں یا نہیں۔"
برخیاہ آگے بڑھا اور یوناف کو گلے لگاتے ہوئے اس نے کہا۔
"اے میرے دوست تو واقعی بہت بڑی سری قوتوں کا مالک ہے اور تم واقعی اس قابل ہو کہ عزازیل اور شیطان جیسی قوت سے ٹکرا سکو۔ اب تو واقعی ہم بڑی آسانی کے ساتھ اس غار تک پہنچ سکتے ہیں، جس میں کاہنہ رباب کو رکھا گیا۔ آؤ اب یہاں سے اس غار کی طرف کوچ کریں، ہم دونوں سری قوتوں کو حرکت میں لاکر ساعتوں کے اندر وہاں پہنچ سکتے ہیں۔"
یوناف نے برخیاہ کی اس تجویز سے اتفاق کیا، پھر وہ دونوں اپنی قوتوں کو حرکت میں لاکر وہاں سے غائب ہوگئے۔
چند ہی لمحوں بعد یوناف اور برخیاہ اس غار کے منہ پر نمودار ہوئے، غار کے منہ کے پاس نمودار ہوتے ہی یوناف نے اپنے دائیں ہاتھ پر اپنا کوئی عمل کیا اور جونہی اپنا وہ ہاتھ بیوسا اور عنیطہ کی طرف اٹھایا اور عنیطہ دونوں چیختی چلاتی دور جا گریں، پھر وہاں سے غائب ہوگئیں۔ یوناف اور برخیاہ دونوں اس کاہنہ کے قریب آئے اور یوناف نے اسے مخاطب کرکے کہا۔ "کاہنہ رباب تو مجھے پہچان چکی ہوگی، میں یوناف ہوں شیطان اور اس کے حواری مجھ سے الجھ کر تمہیں تمہارے گھر سے اٹھا کر یہاں لے آئے تھے۔ مجھے افسوس ہے کہ میں جلد کوئی کارروائی کرکے تمہیں ان کے چنگل سے چھڑا نہ سکا، کیوں کہ اس دوران داؤدؑ وفات پاگئے اور ان کے بعد ان کے بیٹے سلیمان علیہ السلام تخت نشیں ہوئے، بس میں یروشلم کے انہی حالات میں کچھ عرصہ الجھا رہا اور فوری طور پر تمہاری طرف دھیان نہ دے سکا۔ اس کے لئے میں معذرت خواہ ہوں۔ اے کاہنہ رباب اٹھو اب یہاں سے چلیں۔"

علاج الامراض: پھلوں کے عرق سے علاج

پھلوں کا عرق صحت اور جسم میں چستی پھرتی پیدا کرنے والی سب سے موثر غذا ہے کچے پھل اور سبزیوں کا عرق کثرت سے استعمال کر کے کسی بیماری کو ٹھیک کیا جاسکتا ہے۔ اس قدرتی طریقہ علاج کے ذریعہ صحت بحال کی جاسکتی ہے۔

اس کے استعمال سے پھیپھڑوں، گردوں، جگر اور جلد کے فاسد مادے دور ہوجاتے ہیں اور اس سے نظام ہاضمہ کو قوت ملتی ہے۔ عرق کے استعمال کے بعد کھانے کا ہاضمہ اور غذائیت بخش اجزاء کے جزبدن ہونے میں بہت مدد ملتی ہے۔ بیماری کے بعد اس کے استعمال سے جسم میں قوت آتی ہے۔ اس سے نئے خلیات کے بننے کا عمل بھی تیز ہو جاتا ہے۔ علاج میں عرق کے فائدے ذیل ہیں۔

(۱) پھل اور سبزیوں کے عرق میں وٹامن معدنیات، قدرتی شکر اور کھانا ہضم کرنے والے۔

(۲) عرق کو ہضم کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی ہے کیوں کہ تمام اہم غذائیت بخش اجزاء خود بخود جزبدن ہوجاتے ہیں۔

(۳) پھلوں کے عرق میں الکلی (کھاری مادہ) پایا جاتا ہے جو خون اور خلیات میں تیزاب اور الکلی کے توازن کو صحیح رکھنے میں فائدہ مند ہوتا ہے، جس سے "ہائپر اسیڈٹی" پر کنٹرول پانے میں مدد ملتی ہے۔

(۴) زود ہضم معدنیات عرق میں پائے جاتے ہیں خصوصی طور پر کیلشیم، پوٹاشیم اور سلی کان جو خلیات میں معدنیات کا توازن رکھنے کے ساتھ ساتھ حیاتیاتی کیمیائی توازن بھی رکھتے ہیں جس سے خلیات کے قبل از وقت ضعیف ہونے اور بیماری سے نجات ملتی ہے۔

(۵) عرق میں کئی قدرتی دوائیاں، ہارمون اور انٹی بائکس مادے پائے جاتے ہیں مثال کے طور پر پھلوں میں انسولین پایا جاتا ہے۔ بعض ہامورن لبلبے اسنیکر پاس میں خود بخود انسولین پیدا کرتے ہیں۔

لہسن، پیاز اور ٹماٹر کے تازہ نکالے ہوئے عرق میں انٹی بائنک مادے پائے جاتے ہیں۔ غرض کہ پھلوں کے عرق کو غذا کے طور پر استعمال کے وقت بعض احتیاط بھی ضروری ہیں۔

۱۔ پہلی بات یہ کہ ڈبہ بند اور برف میں رکھے ہوئے پھل استعمال نہ کئے جائیں۔ ۲۔ صرف کچے اور تازہ پھل اور تازہ سبزیاں عرق نکالنے کے لئے استعمال کریں۔ ۳۔ جتنے عرق کی ضرورت ہو صرف اتنا ہی نکالیں، عرق نکال کر نہ رکھیں کیونکہ اس میں ہوا لگنے سے اس کے جزء ضائع ہوجاتے ہیں پھل کے عرق کا معیار اور اس کا نفع نقصان اس کے نتائج پر منحصر ہے۔

اگر عرق بہت میٹھا ہے تو اس کے برابر پانی ملادیں یا کسی دوسرے پھیکے عرق میں ملادیں۔ یہ عمل بعض خاص امراض میں جیسے جوڑوں کے درد اور سوجن، ہائی بلڈ پریشر اور Poglyeema میں کرنا ضروری ہے۔

سبزیوں اور پھلوں کے عرق کو چھ قسموں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ نیم تیزابیت رکھنے والے پھل جیسے سیب، ناشپاتی، آڑو، خوبانی اور چیری کا عرق۔ ۲۔ میٹھے پھلوں جیسے انگور آلو بخارا کا عرق۔ ۳۔ تیزابیت والے پھل جیسے سنترہ، لیمو، رس بھری، انناس، کھٹے انگور وغیرہ۔ ۴۔ ترکاریاں جیسے ٹماٹر، ککڑی، کھیرے کا عرق۔ ۵۔ ہرے پتے دار سبزیاں جیسے بند گوبھی، پالک، سلاد۔ ۶۔ جڑوں والی ترکاریاں جیسے گاجر، پیاز آلو، مولی، چقندر۔

عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ پھلوں کا عرق جسم میں نشہ اور تیزابیت پیدا کرتا ہے جبکہ پھلوں اور سبزیوں کا عرق اعصابی کمزوری کو دور کرتا ہے اور جسم کے فاسد مادے کو آسانی سے خارج کرتے ہیں، سبزیوں اور پھلوں کے متفرق اثر کے سبب انہیں ایک ساتھ ملا کر استعمال نہیں کرنا چاہئے۔

عام طور پر تمام عرق کو علیحدہ استعمال کرنا چاہئے اگر ملائیں بھی تو تین سے زیادہ عرق بیک وقت نہیں ملانے چاہئے۔

چند عام بیماریوں میں پھلوں اور سبزیوں کے عرق بے حد فائدہ مند ہوتے ہیں ۔۔۔ ئد بیماریوں کے حساب سے لکھے گئے ہیں۔

تیزابیت کے لئے انگور، سنترہ، مولی، گاجر اور پالک کا عرق فائدہ مند ہے۔

پھنسی اور مہاسوں کے لئے: انگور، ناشپاتی، آڑو، ٹماٹر، کھیرا، ککڑی اور پالک کا عرق استعمال کریں۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

شتروگھن سنہا بھی بغاوت کی راہ پر

خورشید ہاشمی/ممتاز عالم رضوی۔ پٹنہ، نئی دہلی: نریندر مودی کی قیادت نہ صرف این ڈی اے بلکہ بی جے پی میں بھی انتشار کا سبب بن گئی ہے۔ فلموں سے سیاست میں آئے پارٹی کے سینئر رہنما اور پٹنہ سے لوک سبھا کے ایم پی شتروگھن سنہا نے حال ہی میں مودی کی قیادت میں تشکیل دی گئی بی جے پی کی تمام انتخابی کمیٹیوں سے خود کو الگ کرتے ہوئے اسے کچھ خاص رہنماؤں کو دیا جانے والا لالی پوپ قرار دیا ہے۔ منگل کے روز ایک انٹرویو میں شتروگھن سنہا نے کہا کہ نریندر مودی کے علاوہ پارٹی میں کئی سینئر اور تجربہ کار رہنما ہیں جنہیں لوک سبھا انتخابات کے لئے تشکیل دی گئی کمیٹیوں میں نظر انداز کیا گیا ہے۔ اس لئے ساری کمیٹیوں میں نظر انداز کیا گیا ہے۔ اس لئے ساری کمیٹیاں بکواس ہیں۔ انھوں نے پارٹی کے کام کرنے کے طور طریقے پر سوالیہ نشان لگاتے ہوئے کہا کہ نریندر مودی نے بھلے ہی گجرات میں کچھ کام کیا ہو، مگر وزیر اعظم کا امیدوار بننے کے لئے وہ ابھی پوری طرح فٹ اور تیار نہیں ہیں۔ اس وقت پارٹی میں لال کرشن ایڈوانی جیسے رہنما موجود ہیں جنہیں نظر انداز نہیں کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم کا امیدوار تو پارٹی کے پارلیمانی بورڈ کو ہی طے کرنا ہے۔ مگر اڈوانی، مرلی منوہر جوشی، سشما سوراج اور یشونت سنہا جیسے سینئر رہنماؤں کو نظر انداز کرنا پارٹی کے مفاد میں نہیں ہے۔ شتروگھن سنہا کے اس مودی مخالف بیان کے بعد بہار بھی ان ریاستوں میں شامل ہو گیا ہے جہاں مودی کی قیادت کو پارٹی کے رہنما ہی تسلیم نہیں کر رہے ہیں۔ اس سے قبل مدھیہ پردیش کے وزیر اعلیٰ شیوراج سنگھ چوہان نے بھی مودی کو خارج کرتے ہوئے اپنی "جن آشرواد یاترا" کے پوسٹر تک میں جگہ نہیں دی تھی۔ لیکن بہار اس لحاظ سے بی جے پی کے لئے کچھ زیادہ ہی مشکل حالات پیش کر رہا ہے کیونکہ یہاں دوسرے مودی (سشیل کمار مودی) جو اب تک پارٹی اور اس کے حلیف دونوں کے لئے قابل قبول تھے اب پارٹی کے لوگوں کے لئے ناقابل قبول بن گئے ہیں۔ سشیل کمار مودی جب تک اڈوانی کے خیمے میں تھے بہار بی جے پی کے لئے قابل قبول تھے مگر جیسے ہی انہیں نے نریندر مودی کا دامن تھاما وہ اپنوں کے لئے ناقابل قبول بن گئے ہیں اور پارٹی کے کئی ارکان اسمبلی پارٹی چھوڑنے کے لئے بھی تیار ہیں۔ شتروگھن سنہا کے اس بیان سے ناراض بی جے پی نے فی الحال کوئی فیصلہ تو نہیں لیا لیکن واضح طور پر یہ اشارہ دے دیا ہے کہ مودی کی مخالفت کرنے والے شتروگھن سنہا کو پارٹی سے باہر کیا کا راستہ بھی دکھایا جاسکتا ہے۔ پارٹی کے ترجمان سید شاہنواز حسین سے سوال کیا گیا کہ اب شتروگھن سنہا نے مودی کی مخالفت کی ہے اور ان کے لئے دہلی دور بتایا ہے اس پر بی جے پی کیا کارروائی کرے گی؟ اس سوال کے جواب دیتے ہوئے شاہنواز حسین نے کہا کہ میں نے شتروگھن کا پورا انٹرویو سنا ہے، ابھی ہمارے صدر راج ناتھ سنگھ امریکہ کے دورے پر ہیں، لہٰذا اس پر کوئی فیصلہ لیا جائے گا۔ کیا انھیں پارٹی سے باہر نکالا جائے گا؟ اس سوال پر پارٹی ترجمان نے کہا کہ جیسا میں نے بتایا کہ میں نے شتروگھن سنہا کا پورا انٹرویو سنا ہے لیکن جو کچھ ہونا ہے وہ صدر کی واپسی کے بعد ہوگا۔ واضح رہے کہ جب سے نریندر مودی کو بی جے پی انتخابی مہم کا چیئرمین بنایا گیا ہے، پارٹی میں ان کی زبردست مخالفت چل رہی ہے۔ سب سے پہلے مودی کی مخالفت کرتے ہوئے لال کرشن ایڈوانی نے پارٹی سے استعفیٰ دے دیا تھا۔ اس پر کافی ہنگامہ آرائی ہوئی تھی لیکن آر ایس ایس کے دباؤ میں اڈوانی نے پھر پارٹی میں واپسی کی ہے۔ لیکن اب بھی ایڈوانی گروپ نریندر مودی کو قبول کرنے پر راضی نہیں ہے۔ ایڈوانی کے بعد مدھیہ پردیش کے وزیر اعلیٰ شیوراج سنگھ چوہان نے مودی کی مخالفت کی ہے۔ حال ہی میں انھوں نے اپنی "جن آشرواد یاترا" شروع کی ہے جس میں نریندر مودی کا نام شامل نہیں کیا جبکہ اس میں اٹل بہاری واجپئی، لال کرشن ایڈوانی، صدر راجناتھ، سشما سوراج، اور آننت کمار کے نام شامل ہیں۔ اس سلسلے میں جب شاہنواز حسین سے سوال کیا گیا تو انھوں نے کہا کہ پارٹی صدر دفتر کے باہر بھی مودی کی تصویر نہیں ہے اس کا مطلب پارٹی انھیں نہیں مانتی؟

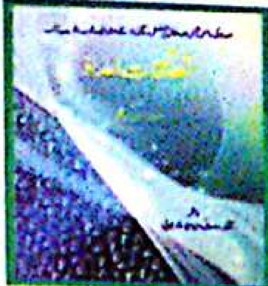
TILISMATI DUNYA
(MONTHLY)
ABULMALI.DEOBAND-247554'U.P

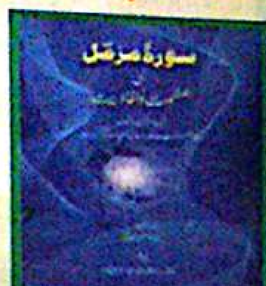
ماہنامہ
طلسماتی دُنیا
دیوبند

R.N.I.66796/92
RNP/SHN/61
2012-14

مطبوعات مکتبہ روحانی دنیا


اعداد بولتے ہیں -/120

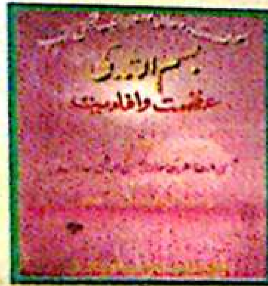

تعلقات اعداد -/40


سورہ مزمل کی عظمت وافادیت -/45


اعداد کی دنیا -/55

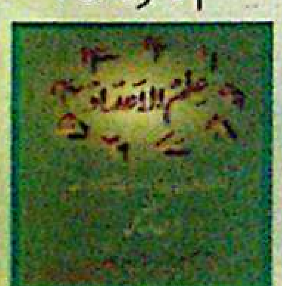

علم الاسرار -/75

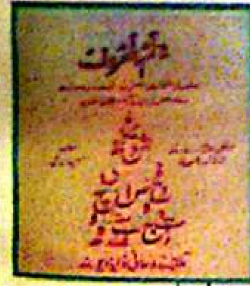

آیت الکرسی کی عظمت وافادیت -/20


بسم اللہ کی عظمت وافادیت -/30


اعداد کا جادو -/45


کرشمۂ اعداد -/45


علم الاعداد -/85


علم الحروف -/60


مجموعۂ آیات قرآنی -/20


سورۂ یٰسین کی عظمت وافادیت -/25


سورۂ فاتحہ کی عظمت وافادیت -/50


سورۂ رحمٰن کی عظمت وافادیت -/60


...وروں کے طبی فائدے -/45


کشکول عملیات -/80


تحفۃ العاملین -/120


اسماءِ حسنیٰ کے ذریعہ علاج -/250


پتھروں کی خصوصیات -/55


مختلف پھولوں کی خوشبو -/100


اذان بت کدہ -/90


اعمال حزب البحر -/20


اعمال ناسوتی -/20


بچوں کے نام رکھنے کا فن -/85

مکتبہ روحانی دنیا محلّہ ابوالمعالی، دیوبند

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

مکمل سیٹ 2013

ایڈیٹر

شیخ حسن الھاشمی فاضل

دارالعلوم دیوبند

مولانا سے رابطہ کا نمبر...

+919358002992

کتاب کیلئے رابطہ نمبر...

+919756726786

محمد اجمل مفتاحی مئوناتھ بھنجن یوپی انڈیا

ماہنامہ دیوبند

طلسماتی دنیا

اکتوبر ۲۰۱۳ء

OCTOBER.2013

دنیا کو اپنی مٹھی میں کیجئے

اُف! جنّات کی دہشت گردیاں

جادو ٹونے سے نجات کے لاجواب فارمولے

RS.25/-

عاطف ہاشمی

کیا اور کہاں

اداریہ

بے چارے آسارام

بقلم خاص

آسارام ہندوؤں کے مذہبی پیشوا ہیں، کئی ہفتوں سے پولیس ان کا پیچھا کررہی تھی، بالآخر جودھپور سے انہیں گرفتار کرلیا گیا۔ آسارام نے عذر بھی کیا کہ وہ بیمار ہیں، لیکن پولیس کو رحم نہیں آیا۔ ان کے ہنگامی ٹیسٹ کرائے گئے اور انہیں تندرست ثابت کرکے انہیں جیل بھیج دیا گیا۔ آسارام پر الزام تھا کہ انہوں نے ایک لڑکی کے ساتھ زنا بالجبر کیا تھا، ہوسکتا ہے کہ یہ الزام مبنی بر حقیقت ہو، لیکن اس طرح کے الزامات اس ملک میں دوسرے لوگوں پر بھی لگتے رہے ہیں۔ لیکن پولیس ان درندوں کو گرفتار کرنے میں اتنی پھرتی نہیں دکھا سکی ہے آخر کیوں؟ دنیا جانتی ہے کہ آسارام ہندوؤں کے پیشوا ہیں۔ ہزاروں کے مجمع میں آسارام مذہب اور انسانیت کا اُپدیش دیتے ہیں، ملک بھر میں انہیں عقیدت سے بلوایا جاتا ہے۔ ان کی تقریریں گھنٹوں جاری رہتی ہیں، ان کی عمر ۷۰ سال سے زیادہ ہے، لاکھوں لوگ ان سے عقیدت رکھتے ہیں، ملک کے ہر شہر اور ہر گاؤں میں ان کے عقیدت مند بکھرے ہوئے ہیں، ان کی تقریر سن کر ایک بڑی خلقت کو روحانی سکون ملتا ہے۔ جب ان کی گرفتاری کی خبر اخباروں میں چھپی تو ہزاروں لوگ احتجاج کرنے کے لئے سڑکوں پر اُتر آئے اور وہ ان پر لگائے گئے الزامات کی تائید کرنے والوں نے بھی لنگوٹ کس لئے، ایک دوسرے کے خلاف دھینگا مشتی بھی ہوئی، لیکن پولیس کو اوپر سے جو حکم تھا اس نے وہی کیا اور آسارام کو گرفتار کرکے اپنی نوکری کی ذمہ داری ادا کی۔

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ کسی قوم کے جب مذہبی پیشواؤں کے اخلاق و کردار کا عالم یہ ہے کہ وہ "پوتر" مشہور ہوکر اور ۷۰ کی دہائی پار کرکے بھی کسی لڑکی کے ساتھ جبراً اپنا منہ کالا کرسکتے ہیں تو اس قوم کے ان لیڈروں کے کردار کا حال کس قدر خراب ہوگا جن کی زبان پر رام کا نام ازراہ سیاست اُبھرتا ہے اور جن بے چاروں کو یہ تک خبر نہیں ہے کہ رام اور سیتا کی کہانیوں کا جغرافیہ کیا ہے؟

ہمارے ملک میں بے چارہ قانون بالکل ہی بے دست و پا ہے، کہیں تو یہ ریس کے گھوڑے کی طرح سرپٹ دوڑتا ہے اور کہیں اس کی چال کچھوے کو بھی شرمندہ کردیتی ہے۔ اس ملک میں آئے دن اخباروں میں یہ خبریں چھپتی ہیں کہ کئی کئی لوگوں نے برسرِ عام کسی لڑکی کو عزت و آبرو پر ڈاکے ڈال دیئے، اور قانون اس طرح اپنے ہاتھ باندھے کھڑا رہا جیسے یہ اندھا بہرہ اور لولا لنگڑا ہے۔ دراصل ہمارے دیش میں قانون خود مختار نہیں ہے، یہ سیاسی کرتب بازوں کا غلام ہے۔ جب تک نیتاؤں کا اشارہ نہیں ہوتا یہ بے حس و حرکت کھڑا رہتا ہے۔ قانون کی اپاہجی کا اندازہ کرنا ہو تو عدالتوں کی کارروائی کا مطالعہ کرکے دیکھ لیجئے، سالہا سال کے مشاہدات آپ کو بتائیں گے کہ مقدمہ کئی سالوں پہلے جہاں سے چلا تھا وہیں کھڑا ہوا ہے اور اکثر آپ کو یہ بھی سننے کو ملے گا کہ مدعی مدعا علیہ اور گواہ نیز دونوں طرف کے وکیل اللہ کو پیارے ہوگئے ہیں، لیکن مقدمہ برقرار ہے اور ان کے ورثاء کو آئے دن عدالتی نوٹس اب بھی موصول ہورہے ہیں۔ آسارام ممکن ہے مجرم ہوں، لیکن ان کو گرفتار کرنے پر ارباب قانون تعریف و تحسین کے حق دار تب ہوں گے جب وہ ان لوگوں کو بھی اتنی پھرتی سے گرفتار کریں، جن کے اشارے پر ہزاروں لڑکیوں کا دامن عصمت سڑکوں پر تار تار کیا گیا ہے اور ایک بار نہیں ہزار بار کیا گیا ہے۔

جس ملک میں نریندر مودی جیسے درندے اپنے عہدوں پر قائم ہوں اور وہ بہ حیثیت لیڈر آج تک سڑکوں پر دندناتا پھر رہا ہو، ایک بھیڑیا وزیر اعظم بننے کے خواب دیکھ رہا ہے اور قانون نے چپ سادھ رکھی ہے، کیوں کہ قانون مجبور ہے، بے بس ہے۔ اس ملک میں آسارام جیسے لوگوں کی گرفتاری ہزار طرح کے شبہات پیدا کرتی ہے، ان شبہات میں سے ایک شبہ یہ بھی ہے کہ آسارام نے کسی سیاسی نیتاؤں کے گینگ کو اپنی تقریروں میں نشانہ بنالیا ہوگا اور اس گینگ کی گندی سازش نے انہیں اس مقام ذلت تک پہنچایا۔

رام دیو ہوں یا انا ہزارے، ان لوگوں کے آشرم اور مذہبی ٹھکانے زیادہ تر مشکوک ہی ہیں، لیکن ان پر کوئی کارروائی اس لئے نہیں ہوتی کہ انہیں پیشہ کرانے والوں عورتوں کی طرح سیاسی پشت پناہی حاصل ہوتی ہے، اس لئے ہر تباہ ہونے والی لڑکی کی چیخ سیاسی شور میں دب کر رہ جاتی ہے، جب تک ہمارے ملک میں سڑکوں پر دندنانے والے ظالموں کو عبرتناک سزائیں نہیں سنائی جاتی تب تک آسارام جیسے لوگوں کی گرفتاری عدل و انصاف کو اہمیت دینے والوں کے نزدیک کوئی معنی نہیں رکھتی، اور یہ مبنی بر انصاف بھی ہوسکتی ہے اور مبنی بر فریب بھی۔

☆☆☆☆☆

مختلف پھولوں

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

☆ جو بندہ خلوص دل سے لا الٰہ الا اللہ کہے تو اس کے لئے آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ کلمہ عرش الٰہی تک پہنچے گا، بشرطیکہ وہ آدمی گناہ کبیرہ سے بچتا رہے گا۔

☆ سچائی، کامیابی اور جھوٹ رسوائی کا سبب ہے۔

☆ فوراً معاف کردینا شرافت کی نشانی ہے۔

☆ گناہوں پر نادم ہونا ان کو مٹا دیتا ہے اور نیکیوں پر مغرور ہونا ان کو برباد کردیتا ہے۔

☆ ہر ناکامی کے بعد کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ شرط یہ ہے کہ ناکامی کے بعد مایوس نہ ہو جائے۔

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے قول

☆ جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو اس کی بدبو سے فرشتہ ایک میل دور ہٹ جاتا ہے۔ (ترمذی)

☆ جو شخص کاہن اور نجومی کے پاس جاکر کچھ دریافت کرے اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں کی جائیں گی۔ (مسلم شریف)

☆ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمہارے ناموں میں بہترین نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔ (مسلم شریف)

☆ وہ مومن نہیں جو خود پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا پڑوسی بھوکا رہے۔ (مشکوٰۃ شریف، بیہقی)

☆ جو عورت اس حال میں انتقال کرے کہ اس کا شوہر اس سے راضی اور خوش ہو تو وہ عورت جنت میں جائے گی۔ (ترمذی شریف)

سنہری باتیں

☆ جب دعا اور کوشش کے باوجود بات نہ بنے تو معاملہ اپنے اللہ کے سپرد کردو کیوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے بارے میں بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

☆ نیک عمل وہ ہے جس پر لوگوں کی تعریف کی امید نہ رکھی جائے۔

☆ علم کی طلب سے شرم مت کرو، کیوں کہ جہالت زیادہ باعث شرم ہے۔

☆ حقیقی غلطی وہ ہے جس سے ہم کچھ نہیں سیکھے۔

☆ جو اپنے اخلاص کی قسمیں کھائے اس پر اعتبار مت کرو۔

☆ کوئی بھی چیز ہمیں اس وقت چھوٹی یا حقیر لگتی ہے، جب ہم اسے دور سے دیکھیں یا پھر غرور سے دیکھیں۔

☆ بزدل بار بار مرتے ہیں، لیکن بہادر کو صرف ایک بار موت آتی ہے۔

☆ آزادی کی حفاظت قوانین سے نہیں جذبہ عمل وایثار سے ہوتی ہے۔

☆ جس چیز سے آپ کو محبت نہیں وہ کبھی آپ کا مقدر نہیں بن سکتی۔

☆ بدترین ہے وہ شخص جو توبہ کی امید پر گناہ کرے۔

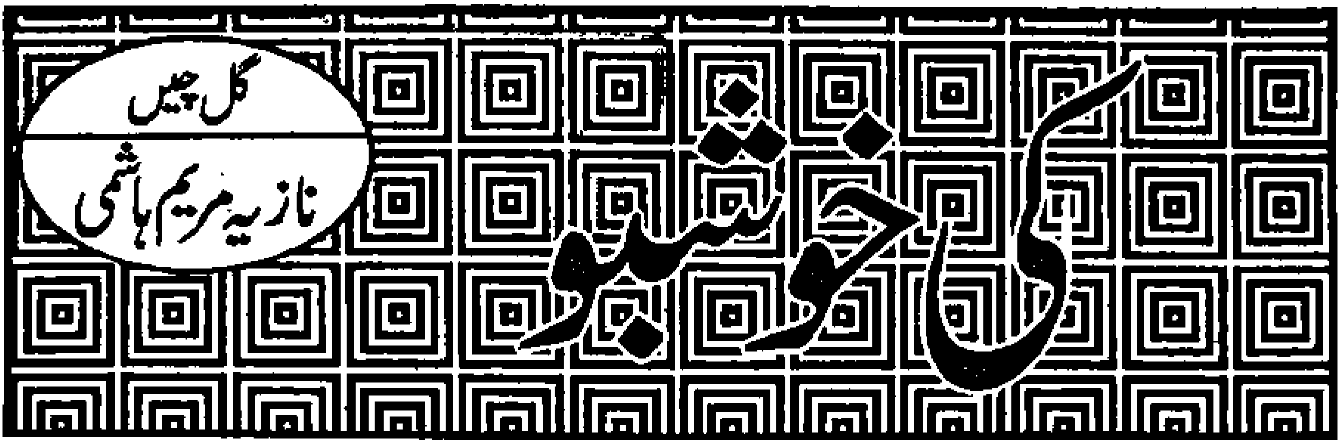
☆ خدا کے خوف سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے۔

☆ دنیا کی عزت مال سے جب کہ آخرت کی عزت اعمال سے ہے۔

☆ محبت کا ایک گھنٹہ سو برس کی بے محبت زندگی سے بہتر ہے۔

حقیقت

☆ قرض ایک ایسی آگ ہے جو جسم، روح، عزت، مکان،



خاندان سب کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔

☆ سچی خوشی اپنے ہی گھر سے دستیاب ہوتی ہے، دوسروں کے گھروں سے بھیک مانگنے سے نہیں ملتی۔

اقوال زریں

☆ جو شخص اس لئے اپنی اصلاح کر رہا ہے کہ دنیا اس کی تعریف کرے تو اس کی اصلاح نہیں ہوگی۔

☆ ریا کار اس عابد کو کہتے ہیں جو دنیا کو اپنی عبادت سے مرعوب کرنا چاہے۔

☆ جو شخص حسد کو دوست رکھتا ہے اس کا نفس قائم ودائم نہیں رہتا اور اس کو مرنے سے پہلے مار دیتا ہے۔

☆ جھوٹ تمام گناہوں کی ماں اور سچ سب برائیوں کا علاج ہے۔

☆ انسان کی تمام خوشیوں میں وہ خوشیاں سب سے بدتر اور نفرت کے قابل ہیں جو اوروں کی پسند پر موقوف ہوں۔

☆ نیک دل انسان دشمن سے بھی نیکی کرتا ہے جیسے صندل اس کلہاڑے کا منہ بھی خوشبودار کر دیتا ہے جو اسے کاٹتا ہے۔

عورت

☆ عورت: خوشبو، رقص اور روشنی کا نام ہے۔

☆ عورت کا دل محبت کا بحر بیکراں ہے۔

☆ عورت کے آنسوؤں میں ہماری دلیلوں سے زیادہ اثر ہے۔

☆ عورت کوئی عہد نہیں کرتی مگر مرد کے لئے سب کچھ قربان کر دیتی ہے۔

☆ عورت زندگی کی کٹھن منزلوں کے لئے رہبر کامل ہے۔

☆ عورت کے بغیر دنیا وحشیوں کا مسکن ہے۔

☆ عورت کے جذبات شبنم کے ان قطروں کی مانند ہیں جو صبح کے وقت پھول کی پتیوں پر لٹک رہے ہوتے ہیں۔

☆ عورت حسن فطرت کا سب سے دلکش عطیہ ہے اور خالق جمال کا سب سے بڑا جادو۔

☆ گھر میں داخل ہونے پر ایک عورت کا پرخلوص خیر مقدم زندگی کا بہترین ثمر ہے۔

مہکتے اقوال

☆ یہ جو رحمٰن کے ذکر سے بیزار ہو جاتے ہیں ان کے ساتھ ہم ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں جو ہر وقت ان کے ساتھ رہتا ہے اور اچھے کاموں سے روکتا ہے۔ (القرآن)

☆ شریف الطبع لوگ عورت کی عزت کرتے ہیں اور رذیل ان کی اہانت کرتے ہیں۔ (الحدیث)

☆ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑی عبادت مسلمان بھائی کا دل خوش کرنا ہے۔ (الحدیث)

☆ کسی قوم میں بے حیائی پھیل جائے تو اللہ اس پر بلائیں عام کر دیتا ہے۔ (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ)

☆ جو شخص میرے عیب مجھے بتاتا ہے وہ مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔ (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ)

☆ جنت کے اندر رونا عجیب ہے اور دنیا میں ہنسنا اس سے بھی عجیب ہے۔ (حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ)

☆ دولت محدود ہے اس کا حساب رکھنا ممکن مگر علم لامحدود ہے اس کی کوئی انتہا نہیں۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ)

☆ سنگ دل کو وعظ نہ کرو کیوں کہ پتھر میں لوہے کی سلاخ نہیں دھنستی (شیخ سعدی شیرازیؒ)

☆ زیادہ سنو اور کم بولو (حضرت لقمان)

☆ کسی انسان کی دل آزاری نہ کرو، کفر کے بعد یہ سب سے بڑا گناہ ہے (حضرت مجدد الف ثانیؒ)

☆ عارف عالم بھی ہوتا ہے، مگر یہ ضروری نہیں کہ عالم بھی عارف ہو (حضرت علی ہجویریؒ)

بین الاقوامی کہاوتیں

☆ آزادی کی تکلیف، غلامی کے آرام سے بہتر ہے۔
(عربی کہاوت)

☆ بغیر دیکھے کوئی چیز مت کھاؤ اور نہ ہی بغیر پڑھے دستخط کرو۔
(ہسپانوی کہاوت)

☆ احسانات سے دبی ہوئی زندگی انسان کے شایان شان نہیں۔
(چینی کہاوت)

☆ ہمت والے لوگ خدا کی بخشی ہوئی طاقتوں سے کام لیتے ہیں۔ (جرمن کہاوت)

☆ کاہل شخص کے پاس وقت نہیں ہوتا۔ (اطالوی کہاوت)

☆ گناہ کے آغاز میں اتنی لذت نہیں، جتنی اس کے اختتام میں تلخی ہے۔ (ملائی کہاوت)

☆ سب سے بڑی ہوشیاری یہ ہے کہ کوئی چالاکی نہ کی جائے۔
(فرانسیسی کہاوت)



☆ قسمت وہ مارکیٹ ہے جہاں جدوجہد چیزوں کی قیمت بڑھاتی ہے اور کاہلی انہیں گھٹاتی ہے۔

☆ قسمت انسان اور جدوجہد کے درمیان ایک متحرک لنگر ہے۔

☆ قسمت ملکیت کے طور پر نہیں، آزمائش کے طور پر تمہارے پاس آتی ہے۔

☆ قسمت ہم سے وہی کچھ چھینتی ہے جو ہم کو دیتی ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اس نے تمہارے گناہوں کو اس طرح چھپایا کہ گویا بخش دیا۔

☆ اللہ پاک کے نزدیک اور وہ غلطی جو تمہیں تکلیف دے اچھی ہے اس خوبی سے جو تمہیں مغرور بنادے۔

☆ معافی دینے کا حق اسی کو ہے جو سب سے زیادہ سزا دینے پر قادر ہو۔

☆ خدا شکستہ دلوں میں پایا جاتا ہے۔
(حضرت علی ہجویریؒ)

معتبر اقوال

☆ دل آئینہ ہے اگر صاف ہو تو خدا بھی نظر آتا ہے۔

☆ عزت کے موتی پر ذرا سا بھی میل آجائے تو اسے ہزاروں، سینکڑوں دریا بھی دھو نہیں سکتے۔

☆ جھوٹے دوست سے سچا دشمن بہتر ہے۔

☆ دوستی میں کبھی غرور کو جگہ نہ دو۔

☆ ہمیشہ مسکراتے رہو کیوں کہ تمہاری مسکراہٹ کسی کے درد کا مداوا کرسکتی ہے۔

☆ بہت سی کشتیاں ساحل کے قریب آکر ڈوب جاتی ہیں۔

☆ خوشی انسان کو وہ کچھ نہیں سکھاتی جو غم سکھاتا ہے۔

☆ اپنے فن اور قابلیت سے کمانا تعریف کے قابل ہے۔

☆ جس کے دل میں برداشت ہوگی وہ کبھی شکست نہیں کھائے گا۔

☆ علم بڑی دولت ہے۔

اچھی باتیں

☆ جس نے خوراک کم کردی، اس کی فکر سنور گئی۔

☆ سب سے بڑی دولت زبان ذاکر، دل شاکر اور زن فرمانبردار ہے۔

☆ مرد سیرت سے ہے نہ کہ صورت سے۔

☆ علم ایک ایسا بادل ہے جس سے رحمت ہی رحمت برستی ہے۔

☆ لوگوں کی نیکیوں کو ظاہر کرنا چاہئے اور برائیوں سے چشم پوشی لازم ہے۔

☆ محبت کرو مگر رشتوں کی تخصیص کے بغیر۔

☆ دوسروں پر انحصار کرکے آپ خود اپنی زندگی تباہ کرتے ہیں۔

قیمتی باتیں

☆کونسی شیرینی ہے جو چکھنے والے کو ہلاک کر ڈالتی ہے؟ شہوت۔
☆لوگوں کو تین باتوں سے رنج پہنچتا ہے، پیش از وقت چاہتے ہیں، پیش از قسمت مانگتے ہیں اور دوسروں کے مال کو اپنا بنانا چاہتے ہیں۔
☆جب کہ تیری روزی دوسروں کی روزی سے جدا ہے تو پھر یہ رنج و محنت بے ہودہ کیوں ہے۔
☆اس سے پوچھا گیا، کیا مذہب رکھتا ہے؟ کہا کہ دھقان جو کچھ کہ بوتا ہے وہی کاٹتا ہے۔
☆ایک دوست صادق کا حصول نعمائے الٰہی میں سے بہترین نعمت ہے۔

سچ مانئے

☆اگر پہاڑ کو سرکانے کی خواہش ہے تو پہلے ذروں کو سرکانا سیکھو۔
☆اپنی تمام طاقتوں کو جمع کر کے ایک مرکز پر لگاؤ، یک در گیر محکم گیر۔
☆دنیا ان لوگوں کو انعام میں ملے گی جو مستعد، محنتی اور سرگرم ہیں۔
☆محنتی کے سامنے پہاڑ کنکر ہیں اور سست کے سامنے کنکر پہاڑ ہیں۔
☆شرمیلا پن انسانیت کی زینت ہے۔ لیکن کاروباری آدمی کے لئے عیب ہے۔
☆جس کام پر ہاتھ ڈالو، مضبوط اور مردانہ وار ڈالو، دریا کی پیروی کرو، سمندر میں پہنچ جاؤ گے۔
☆تذبذب اور بزدلی سے کوئی کام نہیں ہوتا۔

ع کام محنت سے لیا کب دلِ ناتواں تو نے
اپنی ناکامیوں پہ اشک بہانا بے سود

بزرگانِ دین کے نکاتِ فکر

☆جس شخص نے اپنے لئے آدابِ شریعت کو لازم کر لیا، اللہ تعالیٰ اس کا قلب نورِ معرفت سے بھر دے گا، کوئی مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام، افعال اور اخلاق کی تابعداری کے مقام سے بڑھ کر نہیں۔
(حضرت ابن عطاؒ)

☆اسے علم کے جنگل میں تلاش کرو، اگر وہاں نہ ملے تو حکومت کے میدان میں ڈھونڈو، اگر وہاں بھی نہ ملے تو توحید کی میزان میں تولو اور اگر ان تینوں مقامات میں نہ ملے تو اسے شیطان کے منہ پر دے مارو۔
(حضرت ابن عطاؒ)

☆میں اللہ تعالیٰ سے اپنے تمام گناہوں کے ساتھ ملنا زیادہ پسند کرتا ہوں بہ نسبت اس کے کہ میں ذرہ برابر بھی تصنع کے ساتھ ملوں۔
(یوسف بن الحسین جبالؒ)

☆جو شخص اپنا باطن مراقبے اور اخلاق سے درست کر لیتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ظاہر کو مجاہدے اور اتباعِ سنت سے سنوار دیتا ہے۔
(حضرت حارث المحاسبیؒ)

نگر خوشبو

☆اگر دکھوں کا دریا عبور کرنا ہے تو آنسوؤں کو جذب کرنے کا طریقہ سیکھو۔
☆اللہ کو نفرت ہے ان سے جو انسان کے رنگ و نسل میں فرق کرتے ہیں۔
☆خوشامد ایک کھوٹا سکہ ہے جسے صرف اور صرف ہمارا غرور چلاتا ہے۔
☆دشمن کو مہربانی اور احسان سے جیتو اور دوست کو نیک سلوک سے۔
☆اندازاور قیاس پر بات نہ کیا کرو کہ اس طرح انسان نفرت، غلط فہمی اور جھوٹ پھیلانے کا باعث بنتا ہے۔
☆وہی دل حکمت اور دانش کا مخزن بن سکتا ہے جو دنیا کی محبت سے خالی ہو۔
☆درویش وہ جو زبان آنکھ اور کانوں کو بند رکھے یعنی بری بات نہ کہے نہ دیکھے اور نہ سنے۔
☆وقت سے پہلے کبھی اپنے ارادے ظاہر نہ کرو۔

محبت کیا ہے

☆محبت اپنے اندر وسیع معنی لئے ہوئے ہے۔ محبت عبادت، چاہت، خوشی اور دل سے جڑے اس رشتے کا نام ہے، جس میں احساس ہے، روشنی ہے، جذبات کی چمک ہے اور ایک دوسرے کی بگی تڑپ ہے،

محبت کے بغیر روح کا چشمہ خشک اور جسم راکھ کی مانند ہے۔ سچی محبت ایسا جذبہ ہے جس میں گرم جوشی کی حدت ہمیشہ قائم رہتی ہے۔

☆ محبت دل کا ایسا بندھن ہے جو بہت مضبوط بھی ہے تو کہیں بہت نازک بھی، یہ وہ پاکیزہ رشتہ ہے جس کی بنیاد اعتماد اور بھروسہ پر قائم کی جاتی ہے، لیکن افسوس کہ اس مقدس رشتے میں اب خودغرض اور مطلب پرستی کی دیواریں کھڑی نظر آتی ہیں، بعض خودغرض انسان ہوس کو محبت کا نام دیتے ہیں، جب کہ محبت تو ایک مسحور کن احساس ہے، محبت چہروں سے نہیں، دلوں اور روحوں سے کی جاتی ہے۔

بڑے لوگوں کی بڑی باتیں

☆ جو نرم مزاجی کی صفت سے محروم ہوگیا وہ سارے خیر سے محروم ہوگیا۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم)

☆ غلط جگہ پر خرچ کرنا نعمت کی ناشکری ہے۔

(حضرت عثمان غنیؓ)

☆ عقل مند آدمی اس وقت تک نہیں بولتا جب تک خاموشی نہیں ہوجاتی۔ (شیخ سعدیؒ)

☆ عالم جہل کو جہالت سمجھتا ہے اور جاہل علم کو۔ (امام شافعیؒ)

☆ تین چیزیں انسان کو تباہ کردیتی ہیں، حرص، حسد، غرور۔

(امام غزالیؒ)

☆ خلق چار چیزیں ہیں، سخاوت، الفت، نعمت اور شفقت۔

(جنید بغدادیؒ)

سنہرے موتی

☆ غم کا بہترین علاج مصروفیت ہے۔

☆ دوسروں کا دل توڑنے سے بہتر ہے تم اپنی خواہشات کا گلا گھونٹ لو۔

☆ آزادی کا مطلب یہ نہیں کہ مذہب اور اخلاق کی پابندی نہ کی جائے۔

☆ انسان کو عمل پر اختیار ہے، مگر اس کے نتیجے پر نہیں۔

☆ خوبصورت ہونے کا معیار ہر جگہ بدل جاتا ہے لیکن خوب سیرتی کا معیار کبھی نہیں بدلتا۔

چار سنہری باتیں

☆ ایک بزرگ نے پچاس سال تک مختلف کتابوں کا مطالعہ کیا اور ان میں سے صرف چار سنہری باتیں اپنے لئے منتخب کیں جو یہ تھیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے پر راضی رہو ورنہ کوئی اور مالک تلاش کرو جو اس سے بھی زیادہ دے۔

☆ جن باتوں سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے ان سے رک جاؤ ورنہ اس کی کائنات سے باہر چلے جاؤ۔

☆ اگر گناہ کرنا چاہتے ہو تو ایسی جگہ تلاش کرو جہاں اللہ تعالیٰ نہ دیکھ سکے ورنہ گناہ مت کرو۔

☆ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو ورنہ اس کا دیا ہوا رزق بھی مت کھاؤ۔

سنہرے کلمات

☆ جو عقل مند جاہلوں سے لڑے وہ ان سے عزت کی توقع نہ کرے۔

☆ جو شخص خود کو قابو نہیں رکھ سکتا وہ کسی کو قابو نہیں کرسکتا۔

☆ کامیابی کے دو اہم زینے ہیں، لگن اور خوداعتمادی۔

☆ محبت کچھ نہیں دیتی محبت کے سوا، اور نہ محبت کچھ لیتی محبت کے سوا۔

☆ دنیا کی چیزوں کے ملنے پر خوش اور چھن جانے پر غمگین نہ ہونا۔

بات پتے کی

☆ جھوٹے دوست سے سچا دشمن بہتر ہے۔

☆ دوستی میں کبھی غرور کو جگہ نہ دو۔

☆ علم کے ساتھ عمل بھی ضروری ہے۔

☆ انسان عقل سے پہچانا جاتا ہے۔

☆ اللہ سے مانگو لیکن عاجزی کے ساتھ۔

☆ غریبوں کی سنو، ہمدردی کے ساتھ۔

☆ بڑوں سے ملو، ادب کے ساتھ۔

☆ علم سیکھو، شوق کے ساتھ۔

☆ برائی سے بچو، خوف کے ساتھ۔

☆ چھوٹوں سے ملو شفقت کے ساتھ۔
☆ تمہارے ساتھ کوئی برائی کرے تو تم اس کے ساتھ نیکی کرو۔



☆ علم عزت ہے، اس کی حفاظت کیجئے۔
☆ علم دولت ہے، اس کو حاصل کیجئے۔
☆ علم دوستی ہے اس کو پھیلائیے۔
☆ علم عافیت ہے، اس کو بڑھنے دیجئے۔
☆ علم دین ہے، اس کو سیکھیئے۔

پھول جیسی باتیں

☆ کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ مال کے علاوہ آپ دوسروں کو ایسا کیا دیں کہ آپ کو پیسے خرچ کئے بغیر صدقہ کا ثواب ملے؟
دعا، علم، مشورہ، مسکراہٹ، مدد، وقت، ترتیب، مشکل وقت میں حوصلہ۔
☆ نیکی کا حکم، برائی سے روکنا
☆ معاف کرنا، عزت دینا، خوشیوں میں شامل ہونا۔
☆ تیمارداری کرنا، راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا۔

اچھی باتیں

☆ خدا کی نظروں میں وہ عظیم ہے جس کا کردار عظیم ہے۔
☆ کامیاب انسان بننے کے لئے وقت کی دلہیز کو عبور کرنا پڑتا ہے۔
☆ سچ بولو، سچ لکھو، سچ سنو اور سچ سناؤ۔
☆ خوبصورت تحفہ محبت ہے اور اپنے دوست کی پسند کا خیال رکھو، یہ تحفہ پیار کی کنجی ہے۔
☆ اللہ کی بہترین نعمت مخلص دوست ہے۔
☆ دولت کی نمائش صرف وہ لوگ کرتے ہیں جن کے پاس دولت کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔

انوکھی واردات

ایک گھر میں انوکھی واردات ہوئی، چور کھانے پینے کا تمام سامان اپنے ساتھ لے گئے اور انہوں نے گھر کی دوسری قیمتی اشیاء کو ہاتھ تک نہیں لگایا، جاتے وقت وہ ایک پرچی بھی لکھ کر چھوڑ گئے، جس پر تحریر تھا کہ ”تمام تر جدوجہد اور تلاش کے باوجود ہمیں آٹا نہیں مل سکا حالانکہ اس کی ہمیں سخت ضرورت تھی ہوسکتا ہے مہنگا ہونے کی وجہ سے آپ نے اسے کہیں چھپا دیا ہو، بہرحال نمک اور مرچ کے ساتھ چینی کی بوری اپنے ساتھ لے جارہے ہیں، تاکہ ہماری بے چینی میں کچھ کمی واقع ہوجائے اور پھر کوئی دوسرا بعد میں آپ کے ان ہرے زخموں پر نمک مرچ نہ چھڑک سکے۔ مسور کی دال اس لئے لے جارہے ہیں کہ کیوں کہ یہ صرف دال کا نام نہیں بلکہ اس کے اندر ایک طعنہ بھی چھپا ہوا ہے، جسے آپ نے اکثر سنا ہوگا کہ یہ منہ اور مسور کی دال۔ آپ کے فریج کی صفائی ہم نے اچھی طرح کردی ہے اور تمام چیزیں کھانے کے بعد برتن آئینے کی طرح چمکا دیئے ہیں، اگر آپ چاہیں تو ان میں اپنی شکل بھی دیکھ سکتے ہیں، چائے ہم ضرور بنا کر پیتے ہیں، لیکن ہم ہمیشہ چاہ سے محروم رہے، اس لئے ہم نے چائے کو نظر انداز کردیا، آپ کو اس واردات سے تکلیف ضرور ہوگی، لیکن یہ آپ کے ساتھ خیر خواہی ہے۔ یاد رکھیں کہ غفلت کی نیند انسان کو نقصان پہنچاتی ہے۔

منتخب اشعار

تو اپنے دل کی سیاہی کو صاف کر پہلے
نگاہ میرے گریباں پہ ڈالنے والے

☆

مرے نصیب میں اگر غم اتنے تھے
دل بھی یارب کئی دیئے ہوتے

☆

کوئی کہتا ہے ایسا ہوا کوئی کہتا ہے ویسا ہوا
تم ہی میرے نہ ہو پائے بس ورنہ دنیا میں کیا نہ ہوا

☆

ہمیں یہ ڈوبتا سورج بھی پیغام دیتا ہے
بلندی پر کوئی واہب سدا قائم نہیں رہتا

☆☆☆☆☆

محمد اجمل انصاری

قربانی کے لئے

ادارہ خدمت خلق دیوبند کی خدمات حاصل کریں

(قربانی کی رقم 10 اکتوبر 2013ء تک بھجوادیں)

آج کی مصروف زندگی اور شہروں کی ہماہمی میں بے شمار لوگوں کو قربانی کرتے وقت دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے، گوشت کی تقسیم کا مسئلہ لوگوں کو پریشان کرتا ہے، اس لئے اکثر و بیشتر حضرات اپنی قربانی کی رقم دینی مدارس کو بھجوا کر اس ذمہ داری سے سبکدوش ہوجاتے ہیں۔ دینی مدارس قربانی کا گوشت حسبِ حکم غریبوں کو تقسیم کرکے چرم قربانی کو مدرسہ کو دیدیتے ہیں، جو ایک جائز مصرف ہے۔

اس سال ادارہ خدمت خلق نے بھی قربانی کا اہتمام کیا ہے۔ ادارہ گوشت غریبوں میں تقسیم کرکے چرم قربانی کی رقم بیواؤں، یتیموں اور ضرورت مندوں میں تقسیم کردے گا۔ جو حضرات اپنے فرائض کی ادائیگی ادارہ خدمت خلق کی معرفت کرنا چاہیں وہ فی حصہ -/2000 روپے کے حساب سے ادارہ کو بھجوائیں۔ اگر پورا جانور قربان کرنا ہو تو چودہ ہزار بھجوائیں۔

قربانی کرنے والے حضرات ادارہ خدمت خلق کے نام ڈرافٹ بنوا کر بھجوائیں ورنہ رقم کو اس اکاؤنٹ میں ارسال کریں۔

IDARA KHIDMAT-E-KHALQ

A/c No. 019101001186 Branc Saharanpur

اگر ڈرافٹ بھجوائیں تو لفافے میں اپنا نام بھی لکھیں اور رسید کے لئے اپنا مکمل پتہ لکھوائیں۔

اگر رقم بینک میں ٹرانسفر کریں تو صرف اس ای میل نمبر پر اپنا نام و پتہ بھیج دیں۔

ای میل: idarakhidmat-e-khalq979@gmail.com

یا اس موبائل نمبر پر ایس ایم ایس کریں 09897916786

انتظامیہ : ادارہ خدمت خلق دیوبند 247554 یوپی

فون نمبر: 09897320040

قسط نمبر: ۱۶۴

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

بہ سلسلہ سورۂ اخلاص

سورۂ اخلاص کا ایک نقش نقل کیا جارہا ہے، اس نقش کے بے شمار فائدے بزرگوں سے منقول ہیں۔ اس سب فوائد کا بیان کرنا بہت تفصیل چاہتا ہے۔ یہاں اختصار کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس نقش کے ۳۰ فائدے نقل کئے جارہے ہیں، اس دعا کے ساتھ کہ اللہ اہل لوگوں کو استفادہ کرنے کی توفیق بخشے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

قل	ہو	اللہ	احد	اللہ	الصمد	لم	یلد
ہو	اللہ	احد	اللہ	الصمد	لم	یلد	ولم
اللہ	احد	اللہ	الصمد	لم	یلد	ولم	یولد
احد	اللہ	الصمد	لم	یلد	ولم	یولد	ولم
اللہ	الصمد	لم	یلد	ولم	یولد	ولم	یکن
الصمد	لم	یلد	ولم	یولد	ولم	یکن	لہ
لم	یلد	ولم	یولد	ولم	یکن	لہ	کفوا
یلد	ولم	یولد	ولم	یکن	لہ	کفوا	احد

اس نقش کے بے شمار فائدوں میں سے بطور خاص ۳۰ فائدے نقل کیے جاتے ہیں۔

(۱) جو شخص اس نقش کو اپنے پاس رکھے گا دوران سفر ہر طرح کے حادثوں سے اس کی حفاظت رہے گی۔ (۲) اگر اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے گھر میں لٹکادیں تو گھر ہر طرح کی آفات سے محفوظ رہے۔ (۳) اگر اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے گھر میں لٹکادیں تو گھر میں خیر وبرکت کا نزول ہو (۴) اگر اس نقش کو فریم میں لگا کر دکان میں آویزاں کردیں تو دکان خوب چلے (۵) اگر اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے فیکٹری یا کارخانہ وغیرہ میں لٹکادیں تو ملازمین مالک کے ساتھ وفا کریں اور کام بھی خوب چلے اور خیر وبرکت بھی خوب ہو (۶) پیٹ میں کوئی بھی تکلیف ہو، اس نقش کو زعفران سے کسی پلیٹ پر لکھیں، پھر اس کو پانی سے دھو کر مریض کو یہ پانی تین دن تک صبح شام پلائیں، انشاءاللہ پیٹ کی ہر تکلیف سے نجات ملے گی (۷) اگر کوئی شخص گھر سے فرار ہوگیا ہو تو یہ نقش لکھ کر اس کے نیچے مفرور کا نام مع والدہ لکھ دیں اور نقش کو کسی بھی جگہ انار کے درخت پر لٹکادیں، انشاءاللہ مفرور اگر زندہ ہوا تو واپس آجائے گا ورنہ اس کی اطلاع مل جائے گی (۸) اگر کوئی شخص بخار میں مبتلا ہو تو یہ نقش لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کر کے مریض کے دائیں بازو پر باندھیں (۹) اگر یہ نقش مجنون یا دیوانے کے گلے میں لٹکادیں تو اس کا جنون اور دیوانگی ختم ہوجاتی ہے (۱۰) آسیب زدہ کے نقش گلے میں ڈالیں اور ایک نقش زعفران سے لکھ کر بوتل میں ڈال کر اس کا پانی سات دن تک صبح شام پلائیں، انشاءاللہ آسیب سے نجات ملے گی (۱۱) کمر میں درد ہو تو یہ نقش سر میں باندھیں (۱۲) اگر گھر میں چوری ہوگئی ہو تو اس نقش کو لکھ کر نقش کے نیچے یہ کلمات لکھیں۔ یَاخَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ وَیَاعَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ لکھ کر نقش کو قرآن حکیم کے وسط میں رکھ دیں، انشاءاللہ خواب میں بشارت ہوگی، چور خواب میں نظر آئے گا، اس کو پہچانیں (۱۳) اگر کوئی جائز خواہش ہو اور پوری نہ ہوتی ہو تو اس نقش کو روزانہ لکھ کر آٹے میں گولی بنا کر ۲۱ دن تک دریا میں ڈالیں اور ایک نقش اپنے گلے میں ڈال لیں اس کو ہرے کپڑے میں پیک کرلیں، انشاءاللہ خواہش پوری ہوجائے گی (۱۴) اگر کسی دشمن کو مقہور یا مغلوب کرنا ہو تو اس نقش کو لکھ کر اس کے نیچے یہ کلمات لکھیں۔ فلاں ابن فلاں فی حق فلاں ابن فلاں۔ پہلے دشمن اور اس کی ماں کا نام لکھیں اس کے بعد اپنا نام اور والدہ کا نام لکھیں اور اس کو کسی قبر میں دبادیں، انشاءاللہ دشمن مغلوب ہوجائے گا (۱۵) میاں بیوی میں محبت کرنے کے لئے دو نقش تیار کریں، ایک نقش گھر میں لٹکادیں اور دوسرے نقش کو پانی میں گھول کر دونوں کو پلائیں، انشاءاللہ دونوں کے درمیان زبردست محبت پیدا ہوگی۔ نقش کے نیچے یہ کلمات لکھیں۔ الحب مابین فلاں ابن فلاں وفلاں ابن فلاں (۱۶) اگر کسی بچے کی زبان میں لکنت ہو تو یہ نقش کالے کپڑے میں پیک کر کے اس کے گلے میں ڈالیں اور ایک نقش پانی میں گھول کر سات دن تک بچے کو پلائیں، انشاءاللہ لکنت سے نجات ملے گی۔ (باقی آئندہ)

ایک منہ والا رودراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا رودراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے رودراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا رودراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے بھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا رودراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا رودراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا رودراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے۔ ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔ اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے۔ یہ اللہ کی ایک نعمت ہے اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہو۔

امداد روحانی

قسط: ۲۸

بذریعہ آیاتِ ربّانی

حسن الہاشمی

قرآن حکیم کی ایک آیت ہے۔ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ.
یہ آیت سورۂ زمر میں ہے۔ اس آیت کا ورد کرنے سے عجیب وغریب مشاہدے ہوتے ہیں اور ایسے ایسے نتائج سامنے آتے ہیں کہ عقل حیران ہوجاتی ہے۔ اس آیت کا ورد کسی بھی مقصد کے لئے کیا جاسکتا ہے لیکن وہ مقصد جائز ہونا چاہئے، ناجائز امور میں قرآن کے ذریعہ مدد حاصل کرنا گناہ ہے۔ جائز امور میں خواہ وہ کچھ بھی ہوں اس آیت کے ذریعہ غیبی مدد حاصل کی جاسکتی ہے۔

اس آیت میں اللہ رب العزت نے اپنے بندوں کی خاص انداز میں ذمہ داری لی ہے۔ اس کا پڑھنا ہر مقصد کے لئے اور بطور خاص کشائش رزق کے لئے بہت مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ یہ آیت تمام حاجتوں کے لئے اکسیر اعظم کا حکم رکھتی ہے۔

اس آیت کا ورد اگر ۴۰ دن تک روزانہ گیارہ سو مرتبہ کیا جائے تو کسی بھی مہم میں کامیابی مل سکتی ہے۔

بزرگوں نے اس آیت کے وظیفے کا ایک یہ بھی طریقہ بتایا ہے کہ ظہر یا عشاء کی نماز کے بعد روبہ قبلہ ہوکر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد ۲۱ مرتبہ یہ پڑھیں۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ. شروع میں گیارہ مرتبہ یہ درود شریف پڑھیں۔
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ وَسَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَرَحْمَۃٍ لِّلْعَالَمِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلِّمْ. اس کے بعد آنکھیں بند کرکے کامل تصور الٰہی کے ساتھ گیارہ سو مرتبہ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ. پڑھیں۔ اس عمل کو ۴۰ دن تک جاری رکھیں، انشاء اللہ ایسے اثرات اور نتائج ظاہر ہوں گے جن کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ اس کا اندازہ پڑھنے والا ہی کرسکتا ہے، دوسرا کوئی بھی اس روحانی دولت کی حقیقت کو نہیں سمجھ سکتا۔ یہ آیت ایک خزانہ ہے اور یہ آیت خزانہ خداوندی کی ایک کنجی ہے اگر کسی کو دنیا میں کامیابی سرخروئی اور سربلندی حاصل کرنی ہو تو اس کو اس آیت کے مذکورہ وظیفے کے ذریعہ غیبی امداد حاصل کرنی چاہئے۔ ہر طرف سے عزت، مقبولیت اور دولت کے دروازے کھل جائیں گے۔
اس آیت کا نقش کسی بھی جائز مقصد کے لئے لکھا جاسکتا ہے، انشاء اللہ متوقع نتائج برآمد ہوں گے اور زبردست کامیابی ملے گی۔ اس آیت کے نقش کو کسی بھی بیماری کو دفع کرنے کے لئے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔
اس آیت کا نقش چھوٹی بڑی بیماری میں بہت مؤثر ثابت ہوتا ہے اور اللہ کے فضل وکرم سے بیماریوں سے نجات مل جاتی ہے۔
جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ش، ف یا ذ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۰	۹۴	۹۰	۸۷
۹۱	۸۶	۸۱	۹۳
۸۵	۸۸	۹۶	۸۲
۹۵	۸۳	۸۴	۸۹

اس آیت کا نقش ذوالکتابت یہ ہے۔

۷۸۶

اَلَیْسَ	اللّٰہُ	بِکَافٍ	عَبْدَہٗ
۱۰۴	۸۰	۱۰۲	۶۵
۷۹	۱۰۱	۶۸	۱۰۳
۶۷	۱۰۴	۷۸	۱۰۲

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۱۸	۱۱۳	۱۲۰
۱۱۹	۱۱۷	۱۱۵
۱۱۴	۱۲۱	۱۱۶

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ص، ث، ن، یا ض ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دوزانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۳	۸۸	۸۶	۹۴
۹۵	۸۵	۹۱	۸۰
۸۹	۸۲	۹۳	۸۷
۸۴	۹۶	۸۱	۹۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۱۴	۱۱۹	۱۱۸
۱۲۱	۱۱۷	۱۱۳
۱۱۶	۱۱۵	۱۲۰

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۴	۸۰	۸۷	۹۰
۸۶	۹۱	۹۳	۸۱
۸۸	۸۵	۸۲	۹۶
۸۳	۹۵	۸۹	۸۴

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۱۸	۱۱۹	۱۱۴
۱۱۳	۱۱۷	۱۲۱
۱۲۰	۱۱۵	۱۱۶

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ع، غ، خ، ر، یا ل ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۹	۸۴	۸۳	۹۵
۸۲	۹۶	۸۸	۸۵
۹۳	۸۱	۸۶	۹۱
۸۷	۹۰	۹۴	۸۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۱۶	۱۲۱	۱۱۴
۱۱۵	۱۱۷	۱۱۹
۱۲۰	۱۱۳	۱۱۸

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل سو مرتبہ مذکورہ آیت کو پڑھ کر ان پر دم کردے تو ان کی تاثیر وافادیت دگنی ہو جائے۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر محرم کی دس تاریخ کو اس آیت کو چاندی کے پترے پر کندہ کرا کر پھر انگوٹھی میں یہ پترہ جڑوا کر انگوٹھی کو دائیں ہاتھ کی کسی انگلی میں پہن لیں تو ہر آفت اور ہر مصیبت سے محفوظ رہے۔ ہر حادثہ سے حفاظت رہے اور کوئی بھی موذی جانور اس کو کوئی گزند نہیں پہنچا سکتا، یہ انگوٹھی اس کے لئے ایک ڈھال بن جائے گی۔

چاندی کے پترے پر اس طرح کندہ کرائیں۔

۷۸۶
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ
عَبْدَہٗ
۷۸۶

قرآن حکیم کی ایک آیت ہے۔ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ ○

یہ آیت سورۂ مومنون کی ہے۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اس آیت کو روزانہ ۳۱۳ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائے گا تو اس کے لئے رزق کے دروازے ہر طرف سے کھل جائیں گے اور اس کو وافر انداز میں روزی عطا ہوگی اور اس کو غیب سے امداد حاصل ہوگی نیز ہر طرح کے درد وغم سے اسے نجات عطا ہوگی۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص فجر اور عشاء کی نماز کے بعد اس آیت کا ورد سو مرتبہ کرلیا کرے تو وہ درجۂ ولایت کو پہنچ جائے گا اور اس پر کچھ عرصے کے بعد کشف والہام کی بارشیں برسنی شروع ہوں گی۔

اس آیت کا نقش رزق بہ کثرت حاصل کرنے کے لئے اور دولت روحانیت سے بہرہ ور کرنے کے لئے تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ط، ہ، م، ش، ف یا ذ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۳۷	۴۵۱	۴۴۸	۴۴۴
۴۴۹	۴۴۳	۴۳۸	۴۵۰
۴۴۲	۴۴۶	۴۵۳	۴۳۹
۴۵۲	۴۴۰	۴۴۱	۴۴۷

اس آیت کا نقش ذوالکتابت یہ ہے۔

۷۸۶

وَاُفَوِّضُ	اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ	اِنَّ اللّٰہَ	بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ
۱۱۸	۴۱۱	۸۹۴	۳۵۷
۴۱۰	۱۱۵	۳۶۰	۸۹۵
۳۵۹	۸۹۶	۴۰۹	۱۱۶

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۵۹۷	۵۸۹	۵۹۴
۵۹۱	۵۹۳	۵۹۶
۵۹۲	۵۹۸	۵۹۰

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ص، ت، ن یا ض ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دو زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۵۱	۴۴۳	۴۴۶	۴۴۰
۴۳۷	۴۴۹	۴۴۲	۴۵۲
۴۴۴	۴۵۰	۴۳۹	۴۴۷
۴۴۸	۴۳۸	۴۵۳	۴۴۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہنے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کولکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۵۹۰	۵۹۶	۵۹۴
۵۹۸	۵۹۳	۵۸۹
۵۹۲	۵۹۱	۵۹۷

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق یا ظ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۵۱	۴۳۷	۴۴۴	۴۴۸
۴۴۳	۴۴۹	۴۵۰	۴۳۸
۴۴۶	۴۴۲	۴۳۹	۴۵۳
۴۴۰	۴۵۲	۴۴۷	۴۴۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہنے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کولکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۵۹۴	۵۹۶	۵۹۰
۵۸۹	۵۹۳	۵۹۸
۵۹۷	۵۹۱	۵۹۲

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، خ، ع، غ یا ل ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۴۷	۴۴۱	۴۴۰	۴۵۲
۴۳۹	۴۵۳	۴۴۶	۴۴۲
۴۵۰	۴۳۸	۴۴۳	۴۴۹
۴۴۴	۴۴۸	۴۵۱	۴۳۷

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہنے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کولکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۵۹۲	۵۹۸	۵۹۰
۵۹۱	۵۹۳	۵۹۶
۵۹۷	۵۸۹	۵۹۴

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل مذکورہ آیت کو سو مرتبہ پڑھ کر ان پر دم کردے تو ان کی تاثیر وافادیت دگنی ہوجائے۔ان نقوش کو ہرے کپڑے میں پیک کرکے استعمال کرنا چاہئے۔مردوں کو نقش دائیں بازو پر اور عورتوں کو بائیں بازو پر نقش باندھنا چاہئے۔

(باقی آئندہ)

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

روحانی ڈاک



ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

مختلف باتیں

سوال از: خلیل الرحمٰن خاں ــــــــــ رامپور

میرا ٹی نمبر 707/10 ہے۔ میں آج کل نقوش کی زکوٰۃ نکال رہا ہوں۔ اپنی خالہ کے مقدمہ کے لئے آپ سے اجازت لے کر میں نے آیت کریمہ کو گیارہ سو مرتبہ پڑھا، آگے پیچھے گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھا، میں نے اس کا ایک چلہ کیا، مگر مقدمہ کا نہ تو کوئی فیصلہ میری خالہ کے حق میں ہوا اور نہ ہی مقدمہ ان کے حق میں ہوا۔ اس کے بعد دس دن کا گیپ کرنے کے بعد دوسرا چلہ شروع کیا، پھر بھی کوئی فائدہ نہ ہوا، پھر ایک ماہ کا گیپ دے کر تیسرا چلہ شروع کیا اور پورا کیا، مگر سارے فیصلے خلاف ہی ہوئے۔ میرا آخری چلہ مارچ میں پورا ہوا، مگر ابھی تک مایوسی کے سوا کچھ ہاتھ نہ لگا۔

یہاں یہ بات بھی بتاتا چلوں کہ جس وقت میں آیت کریمہ کا پہلا چلہ کررہا تھا اس وقت میں حصار کی زکوٰۃ بھی نکال رہا تھا۔

اب حالات یہ ہیں کہ مقدمہ تو حق میں نہ ہوا جواب بھی چل رہا ہے، یہ مقدمہ دیوانی کا ہے، مگر اس دوران میرا روزگار ختم ہوگیا اور مالی حالات اس قدر بدتر ہوگئے کہ میں پیسے پیسے کو ترس گیا، اب بھی یہ حالات ہیں کہ میں بے روزگار ہوں، آپ سے یہ دریافت کرنا تھا کہ میں کسی رجعت کا شکار تو نہ ہوگیا ہوں اور اگر ایسا ہے تو اس سے اُبھرنے کی ترکیب بتائیے، مگر اس دوران خدا کا کرم یہ رہا کہ وہ دونوں وقت رزق دیتا رہا۔

آپ کے حکم سے میں دو سال سے ہر نماز کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی، تین مرتبہ الم نشرح، ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ تین مرتبہ سورۂ قدر پڑھتا ہوں، اس کے علاوہ مغرب کے بعد سو مرتبہ یا مغنی پڑھتا ہوں۔

آپ کوئی ایسا عمل تعلیم فرمائیں کہ مجھے سرکاری نوکری مل جائے اور میری مالی پریشانی ہمیشہ کے لئے ختم ہوجائے۔

ایک بات یہ دریافت کرنا تھی کہ کیا میں ان نقوش کو اپنے اور اپنے اہل خانہ کے لئے استعمال کرسکتا ہوں جس کی میں نے زکوٰۃ نکال لی ہے۔

ایک خواب جو میں کئی بار دیکھ چکا ہوں وہ یہ کہ ہمارے گھر کی چھت کا کچھ حصہ گر گیا ہے اور اس سے بارش کا پانی گر رہا ہے اور میں چھت کے اس حصہ کو دوبارہ بنوانے کی سوچ رہا ہوں، ایک بات یہ بھی بتاتا چلوں کہ یہ وہی گھر ہے جس کا مقدمہ چل رہا ہے، میری خالہ کا ان کے دیور کے ساتھ، اس خواب کی تعبیر ضرور بتادیں۔

جواب

ہندوستان کی عدالتوں میں مقدمے اسی طرح چلتے ہیں، اکثر تو یہ بھی ہوتا ہے کہ مدعی اور مدعا علیہ دونوں مرجاتے ہیں، لیکن مقدمہ باقی رہتا ہے، کسی عمل کے ذریعہ اس بدنظمی کو بدلا نہیں جاسکتا، لیکن آپ کو اتنا یقین رکھنا چاہئے کہ جب بھی جج فیصلہ سنائیں گے انشاء اللہ فیصلہ آپ کی خالہ کے حق میں ہی ہوگا۔ سچ تو یہ ہے کہ کسی بھی مسئلے کو اگر التوا میں ڈالنا ہو تو پھر مقدمہ بازی کرنی چاہئے اور جہاں تک انصاف کا معاملہ ہے تو وہ تو بہت ہی خوش نصیب لوگوں کے حصے میں آتا ہے۔ برسہا برس کی مقدمہ بازی کے بعد بھی دیکھا یہ گیا ہے کہ ناحق کی فتح ہوتی ہے اور حق چاروں خانہ چت ہوجاتا ہے۔ مقدمہ جیتنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ مخالف

وکیل اور جج کو خریدنے کی اہلیت رکھتے ہوں اور اگر ایسا نہیں ہے تو پھر کوئی شکوہ نہ کریں۔ اللہ سے دعا کرتے رہیں اور صبر ایوبی کا مظاہرہ کرتے رہیں اور یہ یقین رکھیں کہ آپ کی دعائیں اور وظیفے رائیگاں نہیں جائیں گے۔ آپ عامل بننے جارہے ہیں اگر آپ ہی مایوس ہوگئے تو اُن بے چاروں کا کیا ہوگا جو آپ سے اپنی امیدیں وابستہ رکھتے ہوں گے۔ ایک بات سمجھ میں نہیں آئی وہ یہ کہ ایک طرف تو آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا اور دوسری طرف آپ کہہ رہے ہیں کہ سارے فیصلے خلاف ہوئے، جب مقدمہ ابھی تک کسی کے حق میں نہیں ہوا تو پھر مایوسی کی باتیں کرنا کیا معنی رکھتا ہے؟

ہمارے خیال میں آپ کسی اثر اور رجعت کا شکار نہیں ہیں، آپ روزی کے لئے جدوجہد کرتے رہئے، انشاء اللہ رزق کے دروازے آہستہ آہستہ کھل جائیں گے، اگر ایک تسبیح اس آیت کی پڑھ لیا کریں تو بہتر ہے۔ اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ. اس آیت کے ورد کی برکت سے سرکاری ملازمت بھی مل سکتی ہے۔ فرض نمازوں کے بعد آپ جو عمل کررہے ہیں اس کو جاری رکھئے، اگر آپ نے نقوش کی زکوٰۃ ادا کردی تو ان نقوش کو آپ اپنے اہل خانہ کے لئے استعمال کرسکتے ہیں۔

آپ کے خواب کی تعبیر اچھی نہیں ہے، یہ خواب ہار، رسوائی اور محرومی کی طرف اشارہ کرتا ہے، اللہ اپنا فضل فرمائے۔

عملِ نادِ علی

سوال از: محمد عارف

عرض گزارش یہ ہے کہ میں آپ کا شاگرد ہوں، آپ کی اجازت سے نادعلی کا عمل کررہا ہوں، اس سے پہلے یہ عمل کیا تھا، کسی غلطی کی وجہ سے چھوڑ دیا تھا۔ اس کے بعد تصوف کی لائن میں چلا گیا، اب دوبارہ نادعلی کا عمل شروع کیا ہوں، توجہ کی درخواست ہے، میری دوخراب ہوگئی، اس کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی، اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے، آمین۔

جواب

روحانی عملیات کی لائن تو تصوف سے جڑی ہوئی ہے، اگر آپ سچ مچ کے عامل بن جائیں تو آپ ایک طرح سے صوفی بن جائیں گے، صوفی اس کو کہتے ہیں جو اللہ کے ذکر میں مصروف رہتا ہو، سچ بولتا ہو اور رزق حلال کو اہمیت دیتا ہو۔ کوئی بھی عامل قابل اعتبار اسی وقت ہوتا ہے جب وہ صدق مقال اور اکل حلال کا پابند ہو۔ بازاری قسم کے عاملوں کی بات چھوڑیئے، اچھے اور نیک عامل ایک طرح سے صوفی ہی ہوتے ہیں۔ امید ہے آپ نے نادعلی کا عمل مکمل کرلیا ہوگا اور اللہ کے فضل وکرم سے اس بار آپ کامیاب ہوگئے ہوں گے۔

عمل سورۂ بقرہ

سوال از: ولی ـــــــــ گجرات

کسی کا مکان تین منزلہ یا دومنزلہ ہے، اس پوری منزل میں ایک ہی خاندان رہتا ہے تو سورۂ بقرہ ہر منزل اور ہر فلور پر الگ الگ پڑھوانا پڑے گا یا کسی بھی منزل پر ایک بار پڑھ لینا کافی ہے۔ سورۂ بقرہ ۴۰ دن پڑھوانا ہے اس لئے یہ سوال پیدا ہوا ہے۔

جواب

مکان کی ایک ہی منزل میں سورۂ بقرہ کا عمل کافی ہے، اگر نیچے کی منزل میں سورۂ بقرہ پڑھوائی جائے تو بہتر ہے، ہر منزل میں پڑھوانا ضروری نہیں ہے اور جب پوری بلڈنگ میں ایک ہی خاندان رہتا ہے تو پھر تو بلڈنگ کی کسی ایک منزل میں ۴۰ دن تک سورۂ بقرہ پڑھوانی چاہئے۔

قبر بننے کے بعد

سوال از (ایضاً)

میت کو قبر میں دفنانے کے بعد سورۂ بقرہ کا اول وآخر رکوع پڑھنا چاہئے یا نہیں؟ اس کے پڑھنے کا فائدہ کیا ہے؟

جواب

یہ عمل بزرگوں کی سنت رہا ہے، اس کی اتباع کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس عمل کو کرنے کے بعد یہ امید رکھنی چاہئے کہ حق تعالیٰ مردے پر اپنا فضل فرمائیں گے اور اگر مردہ عذاب کا مستحق ہوگا تو عذاب میں تخفیف فرمائیں گے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک صاحب قبر کے سرہانے کھڑے ہوجائیں اور دوسرے صاحب مردے کے پیروں کی طرف کھڑے ہوجائیں جو صاحب سرہانے کھڑے ہوں وہ سورۂ بقرہ کا پہلا رکوع پڑھیں اور جو صاحب پیروں کی طرف کھڑے ہوں سورۂ بقرہ

آخری رکوع پڑھیں۔اس کے بعد دعا کی ضرورت نہیں ہے۔

مکان کس طرح کا ہو؟

سوال از: ایم ایس قادری ــــــــــــ کشمیر

میں نے قبل ازیں کئی خطوط بھیجے، جواب ندارد۔ میں اپنی تجویز کا اعادہ کرتا ہوں۔امید ہے کہ جواب مجھے حاصل ہوجائے گا۔

روودراکش کو پراثر بنانے کی ترکیب ارسال کیجئے، میں نے تقریباً سبھی روودراکش حاصل کئے ہیں۔تقویم میں تاریخی واقعات اور اہم دن کے بجائے سیاروں کی رجعت واستقامت، شرفات ونظرات کواکب کا مختصر تذکرہ کریں تاکہ روزانہ موزوں وقت کا انتخاب ایک طائرانہ نظر میں ممکن ہوسکے۔مکان بنانے اور خریدنے کے وقت کن کن باتوں کا خیال رکھنا چاہئے، کبھی کبھی اس کا تذکرہ ملتا ہے، مگر مفصل مضمون اس بارے میں آج تک نہیں ملا، ضرور شائع کریں۔

جواب

اگر آپ سورۂ یٰسین کے عامل ہیں تو سورۂ یٰسین مبین در مبین پڑھ کر روودراکش پر دم کردیں، انشاء اللہ اس عمل کی برکت سے روودراکش میں مطلوبہ تاثیر پیدا ہوجائے گی اور روودراکش اثرات نظر بد، سحر اور حادثوں سے بطور خاص آپ کے لئے حفاظت کا ذریعہ بنے گا، انشاء اللہ روحانی تقویم مرتب کرتے وقت آپ کے مشورے کو پیش نظر رکھا جائے گا۔

مکان بناتے وقت اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ زمین چکور ہو، مین دروازہ مشرق کی طرف رکھنا چاہئے، باورچی خانہ مین دروازے کے روبرو نہیں ہونا چاہئے۔ پانی کا ٹینک شمال کی طرف ہو تو اچھا ہے، ٹوئلیٹ کا رخ شمال یا جنوب کی طرف ہونا چاہئے۔ایک مکان کے تین دروازے باعث نحوست ہوتے ہیں اگر چار دروازے ہوں تو کوئی حرج نہیں، مین گیٹ اگر ایک ہی ہو تو بہتر ہے، کوشش کریں گے کہ آنے والی روحانی تقویم اس موضوع پر ایک مفصل مضمون شائع کریں۔

توجہ کی بات

سوال از: عبدالقدوس

عرض گزارش یہ ہے کہ میں آپ کا شاگرد ہوں، آپ کی طرف سے مجھے ناد علی کی حاضرات کی عمل کرنے کی اجازت ہے اور ۲۱، ۲۱ مرتبہ چاروں رخ کی طرف ناد علی حاضرات کی نیت سے پڑھنے کی اجازت ہے۔

مولانا جنات عمل میں رکاوٹ ڈال رہے ہیں، بند کرتا ہوں تو آپ بشارت میں ناد علی پڑھنے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔مولانا خانقاہ کی لائن سے کچھ منزلیں طے کی ہیں، آپ کی توجہ سے، بہت اچھا لگ رہا ہے۔مولانا بزرگوں کے مزاروں پر جاتا ہوں تو وہ لوگ بھی توجہ دیتے ہیں۔ یہ سب آپ کی توجہ کا اثر ہے، مجھ نالائق میں سب سے پہلے آپ نے ہی توجہ ڈالے تھے، توجہ کی شروعات آپ سے ہی ہوئی ہے۔

مولانا نظر کرم فرمائیں۔مولانا مشاہدہ میں آپ نے میرا ہاتھ اونچا کرکے فرمایا دیکھا میرے شاگرد کو، مولانا توجہ فرمائیں، عین نوازش ہوں گی، اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائیں، آمین۔

جواب

آپ ہر عمل میں توجہ پوری طرح اس رب کی طرف رکھیں جس کی مرضی کے بغیر اس دنیا میں کچھ نہیں ہوتا اور اگر ہم یا کوئی بزرگ آپ پر نظر عنایت کریں تو یہ بھی اللہ ہی کا کرم ہوتا ہے، اس کے کرم کے بغیر اس دنیا میں کسی کو کسی کی محبت حاصل ہوتی ہے نہ عنایت۔ میری دعائیں اس وقت بھی آپ کے ساتھ ہیں اور انشاء اللہ آئندہ بھی آپ کے ساتھ رہیں گی۔

میری دعا ہے اللہ آپ کو تمام جائز مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے آمین۔

اعترافِ خدمت

سوال از: محمد فیض الدین ــــــــــــ گلبرگہ

بندہ کو جنات نمبر بہت خوبصورت لگا اور ہے بھی، جنات کے تعلق سے بہت حیرت انگیز معلومات ہوئی، پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔اس کی بیوی جنی تھی۔ یہ مضمون میں اس مرید کو تعویذ گنڈے کرنا چاہئے تھا یا نہیں؟ (میرے خیال سے نہیں!) اس کے اندر قاتل جن اور عامل صاحب کا واقعہ پڑھ کر بڑا دکھ ہوا۔

۲۲ جن اور ایک عورت میں بہت معلومات ہوئی اور حرکت نازیبا کو جنات بھی پسند نہیں کرتے۔ جنات کے بادشاہ کا فیصلہ بڑا منصفانہ لگا۔

ویسے اس کتاب کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے، اصل تو ہمیں طلسماتی دنیا سے جتنا علم میں اضافہ ہوا ہے، دوسری کسی کتاب سے نہیں

ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ طلسماتی دنیا اس طرح ترقی کرتا رہے۔

جواب

اللہ کا فضل وکرم ہے کہ طلسماتی دنیا جن مقاصد کے لئے شروع کیا گیا تھا، ان مقاصد میں ہمیں بھرپور کامیابی ملی ہے اور طلسماتی دنیا پڑھ کر لوگوں کی اصلاح بھی ہوئی ہے اور ان کی معلومات میں زبردست اضافہ بھی ہوا ہے۔ ایک بہت بڑی خلقت روحانی عملیات کے نام پر افراط وتفریط کا شکار تھی۔ طلسماتی دنیا نے اس سلسلے میں راہ اعتدال کی رہنمائی کی اور اس کے بعد بے شمار لوگوں کو یہ معلوم ہوا کہ روحانی عملیات کی لائن میں صحیح کیا ہے اور غلط کیا۔

اللہ کا فضل وکرم ہے کہ طلسماتی دنیا کی آواز دور دور تک پہنچ گئی اور توقع سے زیادہ اس کو مقبولیت ملی۔ آج طلسماتی دنیا ساری دنیا میں پڑھا جارہا ہے اور ہزاروں لوگ اس سے مستفیض ہورہے ہیں۔ طلسماتی دنیا نے جادو اور جنات کے بارے میں بھی اپنے قارئین کو جو معلومات فراہم کی ہیں وہ تعجب خیز بھی ہیں اور نفع پہنچانے والی بھی۔

دعا کیجئے کہ یہ رسالہ اسی طرح جاری ہے اور اس کی روشنی اُن اندھیروں سے برسر جنگ رہے جو اللہ کے بندوں کو ڈس رہے ہیں اور جن کی تباہ کاریوں سے ایک مخلوق پریشان ہے اور ان کے عقائد پر حملہ ہورہا ہے۔

طلسماتی دنیا کا مطالعہ جاری رکھیں اور اس کو اپنے حلقہ احباب تک پہنچا کر اس روحانی تحریک کے باقاعدہ حصے دار بنیں۔

مختلف امراض کا روحانی علاج

سوال از: عبدالرشید نوری ــــــــــ بھوپال

حضرت مندرجہ ذیل بیماریوں کا روحانی علاج ماہنامہ طلسماتی دنیا میں شائع کریں، عین نوازش وکرم ہوگا۔

(۱) شوگر (۲) ہائی اور لو بلڈ پریشر (۳) پتھری۔

جواب

کھانا کھانے سے پہلے اس آیت کو ایک بار پڑھنے سے شوگر کنٹرول میں رہتی ہے۔ وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا۝

شوگر کے مریض اس نقش کو گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

۱۱۳۸	۱۱۴۱	۱۱۴۴	۱۱۳۱
۱۱۴۳	۱۱۳۲	۱۱۳۷	۱۱۴۲
۱۱۳۳	۱۱۳۶	۱۱۳۹	۱۱۳۶
۱۱۴۰	۱۱۳۵	۱۱۳۴	۱۱۴۵

بلڈ پریشر کو کنٹرول میں رکھنے کے لئے ۱۹ مرتبہ بسم اللہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے صبح شام پئیں اور اس نقش کو گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

۱۹۶	۱۹۹	۲۰۲	۱۸۹
۲۰۱	۱۹۰	۱۹۵	۲۰۰
۱۹۱	۲۰۴	۱۹۷	۱۹۴
۱۹۸	۱۹۳	۱۹۲	۲۰۳

گردے کی پتھری کو خارج کرنے کے لئے بارش کے پانی پر سورۃ الم نشرح ۲۱ مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور یہ پانی مریض کو روزانہ نہار منہ ایک گلاس پلائیں اور اس نقش کو مریض کے گلے میں ڈالیں۔

ک ن م ق ٥

والملك القدوس الرحمٰن الرحیم

۷۹۵ ۷۹۵ ۷۹۵

عجیب بات

سوال از (ایضاً)

دیگر احوال یہ ہے کہ وہ کونسا عمل، کونسا ذکر اذکار ہے جس کو بندہ پڑھتا ہے اور جب تک پڑھتا رہتا ہے باری تعالیٰ اس بندے کے پاس موت کا فرشتہ نہیں بھیجتا ہے، اس کی عمر بڑھ جاتی ہے۔ جب بندہ پڑھنا بند کردیتا ہے تو موت آجاتی ہے۔

جواب

یوں تو میں ایک طالب علم ہوں اور کتابوں کا مطالعہ کرتا ہی رہتا ہوں لیکن آج تک میں نے کسی کتاب میں ایسا کوئی عمل اور ذکر نہیں دیکھا

اور نہ ہی کسی صاحب علم کی زبانی سنا، اس لئے میں آپ کے سوال کا جواب دینے سے قاصر ہوں۔

ہاں میں اتنا جانتا ہوں کہ جب تک انسان اللہ کا ذکر کرتا رہتا ہے اس کی روح اور اس کا ضمیر زندہ رہتا ہے اور جب انسان اللہ کا ذکر چھوڑ دیتا ہے تو اس کے اندر کا انسان ختم ہو جاتا ہے۔ اس لئے اپنے ضمیر، اپنے احساسات اور اپنی روح کو زندہ اور تابندہ رکھنے کے لئے اللہ کا ذکر صبح شام بلکہ ہر لمحہ اور ہر پل ہر انسان کو کرنا چاہئے۔

درود شریف کا مسئلہ

سوال از: سید مظہر علی ــــــــ حیدرآباد

میرا نام سید مظہر علی ولد سید امجد علی صاحب والدہ حور النساء بیگم۔ تاریخ پیدائش ۳؍جولائی ۱۹۸۸ء (۱۹۸۸۔۷۔۳)

میں تقریباً ۶ سال سے جو بھی کام میں ہاتھ ڈالتا ہوں مجھے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ اس لئے آپ حضور والا سے درخواست ہے کہ میرے اس ناکامی کی وجہ بتائیں اور کامیابی کے وسائل جو آپ بہتر سمجھتے ہیں تجویز کردیں۔

درود خاص میں تقریباً آٹھ سالوں سے اس درود پاک کا روزانہ سونے سے پہلے ایک سو ایک مرتبہ ذکر کرتا ہوں، مگر میں نے اس درود پاک کو دوسری کتاب میں اس طرح لکھا دیکھا تھا۔ صَلَّی اللّٰہ علٰی عَلَیْکَ یا محمد نورٌ مِّن نور اللّٰہ.

مجھے اس کی زکوٰۃ کا طریقہ درود سلام نمبر ملا، مگر اس سے فائدہ حاصل کرنے کے موضوع پر آپ تفصیل سے روشنی ڈالیں تو بہت مہربانی ہوگی اور یہ بتائیں کہ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد روزانہ گیارہ مرتبہ ہی کافی ہے یا میں جو روزانہ ایک سو ایک مرتبہ پڑھتا ہوں اس کو جاری رکھ سکتا ہوں؟

صَلَّی اللّٰہ علَی النَّبِیِّ الاَمِیْن واٰلہٖ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم صلوٰۃ وسلام علیک یا رسول اللّٰہ. مجھے اس درود کا نام معلوم نہیں پتہ کرنے پر معلوم ہوا اس کا نام درود رضوی ہے اور میں تقریباً درود کو بھی آٹھ سالوں سے ظہر کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ ورد کرتا ہوں۔ آپ برائے مہربانی اس درود پاک کی زکوٰۃ کا طریقہ اور اس کے فائدے اور بہتر وقت بتلائیں۔

جواب

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی قسمت کے ستارے گردش میں ہیں، اس لئے بار بار آپ کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، آپ روزانہ صبح کو نماز فجر کے بعد حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل ۴۵۰ مرتبہ پڑھا کریں اور عشاء کے بعد ۳۰۰ مرتبہ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْر پڑھنے کا معمول بنائیں، انشاء اللہ کچھ عرصہ کے بعد آپ کو ناکامیوں سے نجات مل جائے گی۔

درود سلام نمبر میں ہم نے جو درود چھاپا ہے ہمارے نزدیک وہ درست ہے تاہم اس طرح پڑھنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد اور روزانہ گیارہ مرتبہ یا پندرہ مرتبہ مرتبہ پڑھنا کافی ہے۔

اس درود کی زکوٰۃ کا طریقہ ہمیں معلوم نہیں ہے۔ اس درود میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کی طرف اشارہ ہے اس لئے اس درود کے علاوہ اگر کسی اور درود کی زکوٰۃ ادا کریں تو بہتر ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام بہت بلند ہے، بہت اعلیٰ ہے، بہت افضل ہے۔

بس یہ سمجھئے کہ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔ یعنی مختصر بات ہے اللہ کے بعد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہی سب سے بڑے اور سب سے زیادہ معظم ہیں، لیکن اللہ کے سوا کوئی بھی شخصیت ہر جگہ ہر وقت حاضر و ناظر نہیں ہے، لہٰذا جن وظائف سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر جگہ ہر وقت موجودگی ثابت ہوتی ہو اس سے احتیاط برتیں تو بہتر ہے۔

روحانی ڈاک

کے کالم میں شامل ہونے کے لئے ان باتوں کا خیال رکھیں۔
- خط صاف صاف لکھیں۔
- خط مختصر لکھیں۔
- ایک مرتبہ میں ۳ سوالوں سے زیادہ نہ کریں۔
- احتیاطاً جوابی لفافہ پتہ لکھا ہوا بھی ساتھ رکھ دیں۔
- اگر تین ماہ تک جواب نہ ملے تو دوبارہ خط روانہ کریں۔

(ادارہ)

محمد اجمل انصاری

بہ سلسلہ علم الاعداد

آپ کا مفرد عدد کیا کہتا ہے؟

(قسط ۸)

اپنے مکمل نام، عرفیت اور تخلص وغیرہ جو بھی آپ اپنے نام کے ساتھ لگاتے ہوں، سب کے اعداد نکال کر پھر مفرد عدد برآمد کریں، اس کے بعد اعداد کی تفصیل دیکھیں، مثلاً کسی کا نام محمد ابرار عرف منے میاں ہے، کل اعداد ہوئے: ۶۹۷، مفرد عدد ۴، اسی طرح اپنے نام کے اعداد نکال کر اندازہ کیجئے کہ آپ کی اپنی خصوصیات کیا ہیں۔

۸ عدد کا ستارہ زحل اور زحل کی حکومت ۲۲ر دسمبر سے ۱۹ر فروری کے درمیان ہوتی ہے۔ ایسے لوگ جن کا مفرد عدد ۸ ہوتا ہے، بہت خیالات کے لوگ ہوتے ہیں، ان کی قوت ارادی بھی بہت بڑھی ہوئی ہے، ان کی سوچ وفکر پر فلسفیانہ خیالات کی چھاپ ہوتی ہے۔ ۸ عدد کے لوگوں کو سمجھنا آسان نہیں ہوتا، ان میں حب الوطنی کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوتا ہے، ان کی طبیعت میں غصہ ہوتا ہے، بہت جلد مشتعل ہوجاتے ہیں، لیکن ان کی خوبی یہ ہوتی ہے کہ ان کا اشتعال دوسروں کے لئے نقصان دہ نہیں ہوتا، اگر ان کا غصہ کسی خاص مقصد کے لئے ہو تو پھر ان کے کسی بھی اقدام سے تباہ کن نتائج بھی برآمد ہوسکتے ہیں، عموی طور پر یہ لوگ کسی سے انتقام نہیں لیتے، لیکن اگر ان کے فیصلہ کے خلاف کوئی محاذ آرائی کرے تو یہ آپسی جنگ لڑنے کے لئے تیار ہوجاتے ہیں، اس کا انجام بہت خراب ہوتا ہے۔ ۸ عدد کے لوگ خوش مزاج ہوتے ہیں، لیکن ان کی فطرت میں سنجیدگی اس درجہ ہوتی ہے کہ ان کی خوش مزاجی دب کررہ جاتی ہے۔ ۸ عدد کے لوگوں میں اصلاح کا جذبہ ہوتا ہے، یہ لوگ عموی طور پر مصالحت کو پسند کرتے ہیں، لڑائی سے انہیں وحشت ہوتی ہے، لیکن یہ لوگ جب لڑتے ہیں تو دل کھول کر لڑتے ہیں، ان کی زندگی ٹریجڈی سے بھری ہوتی ہے، قسمت ان پر بہت کم مہربان ہوتی ہے اور لوگوں کی طرف سے ان کی پذیرائی کم ہی ہوتی ہے، یہ اپنی زندگی میں اہم ترین کارنامے انجام دیتے ہیں، لیکن ہمیشہ ناقدری کا شکار رہتے ہیں، یہ اپنی غیر سنجیدگی، کم گوئی کی بنا پر کسی بارے میں بروقت اقدام نہیں کرپاتے اور نہ ہی اپنا مدعا بیان کرپاتے ہیں، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہمیشہ محروم ہی رہتے ہیں، اکثر لوگ ۸ عدد والوں پر نکتہ چینی کرتے ہیں اور ان کے کارناموں کو وہ اہمیت نہیں دیتے جس اہمیت کے یہ مستحق ہوتے ہیں۔ ۸ عدد کے لوگ بہت محنت کرتے ہیں، محنت کو یہ اپنی قسمت سمجھتے ہیں جب کہ قسمت ان سے اکثر روٹھی روٹھی نظر آتی ہے، ان کا ستارہ چونکہ کمزور ہوتا ہے اس لئے ان کو اپنی زندگی میں بہت سے نشیب وفراز جھیلنے پڑتے ہیں اور ان کی کشتی حیات کسی بھی وقت حالات کی لہروں کے سامنے بے بس سی ہوئی جاتی ہے۔ جن خواتین کا عدد ۸ ہوتا ہے وہ کامیاب بیوی بننے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ ۸ عدد کی خواتین اچھی بیوی، اچھی ماں اور اچھی بہادر جن ثابت ہوتی ہیں، لیکن ان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ یہ پورے گھر کی مختار کل بن کر رہیں، کسی اور کی حکمرانی انہیں ایک آنکھ نہیں بھاتی، لیکن ان کی اپنی حکومت میں کوئی جھول نہیں ہوتا، یہ سب کو خوش رکھنے کی حتی الامکان کوشش کرتی ہیں، جن مردوں کا عدد دو یا چار ہو تو ان کی زندگی ۸ عدد والی خواتین کے ساتھ بہت اچھی گزرتی ہے لیکن اگر ۸ عدد خاتون کی شادی ۸ عدد کے مرد سے ہوجائے تو دونوں کی زندگی اجیرن بن جاتی ہے۔ ۸ عدد کے لوگوں میں اونچے مقامات پر پہنچنے کا حوصلہ بھی ہوتا ہے اور صلاحیت بھی لیکن ترقی کی منزلیں تہہ کرتے ہوئے یہ لوگ اپنے دشمنوں کی تعداد میں اضافہ کرتے رہتے ہیں، چنانچہ ان لوگوں کے حاسدوں اور بدخواہوں کی تعداد بہت زیادہ ہوتی ہے۔ ۸ عدد کے لوگوں کو ہوا، پانی اور آگ سے ہمیشہ خطرہ درپیش رہتا ہے، اگر اپنی زندگی میں یہ لوگ ان چیزوں سے احتیاط رکھیں تو ان کے حق میں بہتر ہے۔ ۸ عدد والوں کے لئے سنیچر اور جمعرات کا دن اہم ہوتا ہے، اگر اپنے اہم کاموں کو یہ جمعرات کے دن انجام دیں تو ان کے حق میں بہتر ہے۔ ۸ عدد کے لوگوں کو ۸، ۱۷ اور ۲۶ رتاریخوں کو اہمیت دینی چاہئے اور اپنے خاص کاموں کی شروعات ان ہی تاریخوں میں کرنی چاہئے۔ ۸ عدد کے لوگوں میں درج ذیل خوبیاں موجود ہوتی ہیں، قوت اعتماد، خود اعتباری، احساس ذمہ داری، یکجہتی، دور اندیشی اور ہوشیاری وغیرہ۔ ان میں کچھ خامیاں بھی ہوتی ہیں، جلد مایوس ہوجانا، جلد ناامید ہوجانا، بدقسمتی، مادہ پرستی، قدامت پرستی وغیرہ۔ ۸ عدد والوں کو بطور خاص یہ کام راس آتے ہیں، تجارت، سرکاری ملازمت، غیر ملکی ملازمت، آرمی کی ملازمت، سیلزمینی، سیاست، تعلیم وتدریس وغیرہ۔ ۸ عدد والوں کو "یاحمید" کا ورد فائدہ پہنچاتا ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد روزانہ ۶۲ مرتبہ پڑھنا چاہئے، اس ورد کی برکت سے زندگی میں استحکام پیدا ہوگا اور ترقی کی راہیں روشن ہوں گی۔

قسط نمبر: ۲۸

مفتاح الارواح

حسن الہاشمی

عملِ طلسم

ان حروف کے اعداد ۱۰۹ ہیں۔ اگر بہ نیت زکوٰۃ ان کا چلہ ادا کرنا ہو تو روزانہ ایک ہزار مرتبہ ان کا ورد کیا جائے اور ورد کرتے وقت اپنا رخ عامل مشرق کی طرف رکھے، انشاء اللہ زکوٰۃ کی ادائیگی بارہ دن میں ہوگی۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد اس کی تاثیر باقی رکھنے کے لئے صبح کو بیدار ہوتے ہی بستر پر لیٹے لیٹے ان حروف کو پندرہ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے، پڑھتے وقت شمار اس طرح کرے کہ دائیں ہاتھ کی انگلیوں اور انگوٹھوں کے جوڑوں پر شمار کر کے ایک سے بارہ تک انگوٹھے سے شمار کرے اور ۱۳، ۱۴، ۱۵ کو شہادت کی انگلی سے شمار کرے، اس طرح تیرہوی بار انگلی کا پورا انگوٹھے کی جڑ پر رکھے، چودہویں بار انگوٹھے کے درمیان رکھے اور پندرہویں بار انگوٹھے کے سر پر رکھے، اس عمل کی پابندی دشمنوں کو مغلوب کردیتی ہے، ان کے دل مسخر ہو جاتے ہیں، ان کو اپنے برے ارادوں میں ناکامی ہوتی ہے، ان کے منصوبے خاک میں مل جاتے ہیں اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ عمل طلسم کی تاثیر باقی رہتی ہے۔

دشمن اور ظالم کو مغلوب اور مقصود کرنے کے لئے ایک خاص طریقہ اس عمل کا نقل کیا جاتا ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ ۱۰۹ ریٹھے ہاتھ میں لے کر نصف شب کے بعد کھلے آسمان کے نیچے کھڑے ہو کر اس جگہ جہاں اندھیرا ہو، اس عمل کو کریں۔ واضح رہے کہ اس عمل کو تاریک راتوں میں کریں جو چاند کی ۱۵ تاریخ کے بعد شروع ہوتی ہیں، اس عمل کو لگاتار نو راتوں تک پڑھا جائے گا۔ دوران عمل اپنے آگے آگ روشن رکھیں، ایک بار طلسم پڑھیں اور ایک روپیہ آگ میں ڈال دیں، آخری روپیہ آگ میں ڈالنے کے بعد دشمنوں کا نام لے کر کہیں کہ ہماری دشمنی ان لوگوں سے ختم ہو جائے۔ اگر دشمنوں کی ماؤں کے نام بھی لیں تو بہتر ہے، ورنہ دشمن کا تصور کر کے محض اس کا نام لینا بھی کافی ہے۔ عمل نو راتوں کے بعد ختم کردیں۔ اس عمل کا اثر ظاہر ہونے میں نوے دن تک لگ سکتے ہیں لیکن یہ طے شدہ ہے کہ اس عمل سے دشمن مغلوب ہو جاتے ہیں اور دشمنی ختم کردیتے ہیں۔ ان کی زبانیں بند ہو جاتی ہیں، زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد اگر طلسم کا یہ نقش عامل اپنے گلے میں ڈال لے تو ساری دنیا مسخر ہو جائے جو بھی دیکھے عزت و احترام کرنے پر مجبور ہو۔

۷۸۶

۳۷	۳۲	۴۰
۳۹	۳۶	۳۴
۳۳	۴۱	۳۵

بحق طلسم

مہلک بیماری سے نجات کا طریقہ

اگر کوئی شخص کسی غم اور فکر میں مبتلا ہو تو نماز فجر کے بعد ایک سو ایک مرتبہ اس آیت کو اس طریقہ پر پڑھے کہ دوران عمل اپنا ہاتھ اپنے سینے پر رکھے اور اپنے بائیں ہاتھ سے شمار کرے، انشاء اللہ غموں اور فکرات سے نجات ملے گی۔ آیت یہ ہے:

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم الٓمّٓصٓ. کِتَابٌ اُنْزِلَ اِلَیْکَ فَلَا یَکُنْ فِیْ صَدْرِکَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَ ذِکْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ.

اس آیت کا باقاعدہ عامل بننے کے لئے اس آیت کی زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہے۔اس کا طریقہ یہ ہے کہ عامل اس آیت کو روزانہ تین ہزار سات سو مرتبہ لگاتار سات دن تک پڑھے اور اس عمل کی شروعات نوچندی جمعرات سے کرے، اگر اس عمل کو بعد نمازِ عشاء کرے تو افضل ہے۔زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد عامل اس آیت کو ایک سو تین مرتبہ روزانہ پڑھنے کا معمول رکھے، انشاء اللہ تاثیر برقرار رہے گی۔

اس آیت کا نقش ہر موذی اور مہلک مرض میں نجات دہندہ ثابت ہوتا ہے، بالخصوص فالج اور لقوہ زدہ مریضوں کے لئے یہ نقش تیر بہدف ثابت ہوتا ہے، اس نقش کو مریض کے گلے میں ڈال دیں اور اس نقش کو چینی کی پلیٹ پر لکھ کر شہد سے صاف کر کے مریض کو چٹائیں، انشاء اللہ مرض سے نجات ملے گی۔

اس آیت کا عامل اگر آیت کو تیرہ مرتبہ پڑھ کر مریض پر دم کرے تو مریض کو انشاء اللہ وراہی آرام ملے گا اور تین یوم تک اگر روزانہ تیرہ مرتبہ پڑھ کر دم کرتا رہے اور روزانہ شہد بھی چٹاتا رہے تو بیماری سے کلی طور پر نجات مل جاتی ہے۔

جو لوگ رنج وغم میں مبتلا ہوں اور انہیں صبر نہ آرہا ہو تو صبر وسکون حاصل کرنے کے لئے اس آیت کے نقش کو اپنے گلے میں ڈالیں، انشاء اللہ صبر کی توفیق ہوگی اور صبر کی صلاحیت پیدا ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۶۸	۳۷۱	۳۷۴	۳۶۱
۳۷۳	۳۶۲	۳۶۷	۳۷۲
۳۶۳	۳۷۶	۳۶۹	۳۶۶
۳۷۰	۳۶۵	۳۶۴	۳۷۵

سحر وجادو سے نجات کے لئے

اگر کوئی شخص سحر وجادو کا شکار ہو اور دوسرے علاج کے طریقے بے اثر ثابت ہو چکے ہوں تو اس فارمولے پر عمل کریں۔انشاء اللہ کیسا بھی سحر ہوگا سفلی یا جناتی اس سے مریض کو نجات مل جائے گی، یہ طریقہ صرف صاحبِ ایمان لوگوں پر کارگر ہوتا ہے۔

عامل کو چاہئے کہ مریض کو پہلے وضو کرا کر اپنے روبرو بٹھا لے۔اس کے بعد تین بار درود شریف پڑھ کر سات مرتبہ سورۂ فاتحہ، سات سات مرتبہ چاروں قُل اور سات مرتبہ سورۂ یٰسین کی یہ آیت پڑھے سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ آخر میں پھر تین بار درود شریف پڑھ کر مریض کے پورے جسم پر دم کردے اور اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کرا کر مریض کے گلے میں ڈال دے، اس نقش کو کالی روشنائی سے لکھ لے۔نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۳۲۹	۹۳۳۳	۹۳۳۶	۹۳۲۲
۹۳۳۵	۹۳۲۳	۹۳۲۸	۹۳۳۴
۹۳۲۴	۹۳۳۸	۹۳۳۱	۹۳۲۷
۹۳۳۲	۹۳۲۶	۹۳۲۵	۹۳۳۷

اس نقش کو آٹھ مرتبہ گلاب وزعفران سے لکھیں، ایک نقش بوتل میں ڈال کر اس کا پانی دن میں دو بار سات روز تک مریض کو پلاتے رہیں،

اس کے بعد سات نقش ہر جمعرات کو پلاتے رہیں، لگاتار سات جمعراتوں تک نقش پانی میں گھول پر جمعرات کو دن میں دو بار صبح وشام پلائیں۔ مریض کو چاہئے کہ وہ ہر وقت علاج کے دوران باوضو رہے۔

اگر عامل ہر جمعرات کو یہ آیات تیرہ مرتبہ پڑھ کر مریض پر دم کرتا ہے تو بہتر ہے: الٓمّٓصٓ، طٰہٰ، طٰسٓ، کٓھٰیٰعٓصٓ، یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ، حٰمٓ عٓسٓقٓ، نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ. پلانے والا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۴۴۱	۱۲۴۳۶	۱۲۴۴۳
۱۲۴۴۲	۱۲۴۴۰	۱۲۴۳۸
۱۲۴۳۷	۱۲۴۴۴	۱۲۴۳۹

آسیب سے نجات کے لئے

اگر کوئی شخص آسیبی اثرات کا شکار ہو تو اس کے گلے میں یہ نقش ڈالیں، اس نقش کو کالی روشنائی سے لکھیں اور کالے ہی کپڑے میں پیک کر کے مریض کے گلے میں ڈالیں اور اسی نقش کو دس عدد زعفران سے لکھیں اور ایک نقش بوتل میں ڈال کر اس کا پانی مریض کو تین دن میں دو بار پلائیں۔ انشاء اللہ آسیبی اثرات سے نجات ملے گی۔ دس نقش تیس دن تک پلائے جائیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۵۵۸	۴۵۵۳	۴۵۶۰
۴۵۵۹	۴۵۵۷	۶۵۵۵
۴۵۵۴	۴۵۶۱	۴۵۵۶

مالدار بننے کے لئے

جو شخص فجر کی نماز کے بعد ان کلمات کو سو مرتبہ پڑھے گا وہ ایک سال کے اندر اندر امیر کبیر بن جائے گا، ایسی ایسی جگہوں سے دولت ملے گی جہاں سے گمان بھی نہیں ہوگا: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِزْقًا کَرِیْمًا لَھُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَ مَغْفِرَۃٌ وَ رِزْقٌ کَرِیْمٌ اول وآخر تین مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

برائے تسخیر خلائق

حضرت سلیمان رحمۃ اللہ علیہ ایک گمنام شخص تھے، عوام ان کی طرف بالکل متوجہ نہیں ہوتی تھی اور نہ ہی ان سے کوئی معاملہ کرنا پسند کرتے تھے، انہوں نے اس بات کی شکایت اُس زمانے کے بزرگ اور عارف باللہ حضرت شیخ محی الدین عربیؒ سے کی۔ حضرت کو کشف ہوا کہ یہ نقش ان کی گمنامی کا علاج ہے۔ چنانچہ حضرت شیخ محی الدینؒ نے یہ نقش لکھ کر ان سے دیدیا، حضرت سلیمانؒ نے یہ نقش اپنے دائیں بازو پر باندھ لیا، پس اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسی مقبولیت اور شہرت عطا کی کہ جب وہ کسی بستی سے گزرتے تھے تو سینکڑوں لوگ ان کے پیچھے چلتے تھے اور بادشاہ وقت بھی ان کے آگے جھکتا تھا۔

اس نقش کو نوچندی جمعہ کو جمعہ کی نماز پڑھنے کے بعد یا جمعہ کے دن پہلی ساعت میں تیار کرنا چاہئے۔ اس نقش کے اور بھی بے شمار فوائد ہیں جن

کو احاطۂ الفاظ میں لانا ممکن نہیں ہے۔

اللہ اللہ اللہ

۱۰۰۵	۱۰۱۰	۱۰۰۳
۱۰۰۴	۱۰۰۶	۱۰۰۸
۱۰۰۹	۱۰۰۲	۱۰۰۷

اللہ اللہ اللہ　یا اللہ یا اللہ یا اللہ

اہیا اہیا اہیا

دستِ غیب کے لئے

حضرت شیخ ابوالحسن شاذلیؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص اس عمل کو لگاتار چودہ دن تک کرے اس کو دستِ غیب حاصل ہوگا، اس عمل کا طریقہ یہ ہے کہ نصف شب کے بعد چار رکعت نفل پڑھے، پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص تیس مرتبہ، چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص چالیس مرتبہ پڑھیں،، نماز سے فارغ ہونے کے بعد ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھیں، سو مرتبہ استغفار پڑھیں، اس کے بعد ایک ہزار مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْل پڑھیں، ایک سفید کپڑے میں مندرجہ ذیل نقش لکھ کر رکھ لیں اور دورانِ عمل اس تھیلی کو اپنے مصلی کے نیچے رکھ لیں، عمل کے بعد جو رقم حاصل ہو اس کو بڑی تھیلی میں ڈال دیں اور بغیر شمار کئے خرچ کرتے رہیں، تھیلی کے اندر جھانک کر نہ دیکھیں، انشاءاللہ کبھی رقم ختم نہیں ہوگی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۰	۱۹۱	۱۲۶	۱۱۴	۲۳۱	۲۲۰
۲۲۰	۱۲۰	۱۹۱	۱۲۶	۱۱۴	۲۳۱
۲۳۱	۲۲۰	۱۲۰	۱۹۱	۱۲۶	۱۱۴
۱۱۴	۱۱۴	۲۲۰	۱۲۰	۱۹۱	۱۲۶
۱۲۶	۱۲۶	۱۱۴	۲۲۰	۱۲۰	۱۹۱
۱۹۱	۱۹۱	۱۲۶	۱۱۴	۲۲۰	۱۲۰

اس نقش کی رفتار یہ ہے۔

۷۸۶

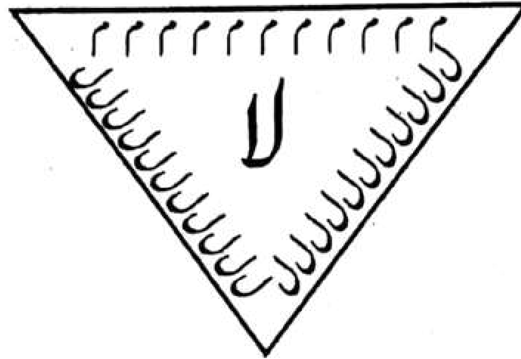
۶	۵	۴	۳	۲	۱
۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲
۸	۱۷	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱
۹	۱۸	۲۵	۳۰	۲۹	۲۸
۱۰	۱۹	۲۶	۳۱	۳۴	۳۳
۱۱	۲۰	۲۷	۳۲	۳۵	۳۶

تسخیر افسران کے لئے

اس نقش کو نوچندی جمعہ کو پہلی ساعت میں لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھ لے، انشاءاللہ تمام حکام وافسران

مہربان ہوں گے، نقش لکھنے کے بعد ۴۵۰ مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰہ پڑھ کر اس پر دم کر دے۔

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ



لوحِ عظیم

اس لوح کے بے شمار فائدے بزرگوں سے منقول ہیں، ان میں سے چند فائدے یہ ہیں، یہ لوح جس کے پاس ہوگی اس کا خوف اور ڈر ختم ہو جائے گا اور اس میں زندگی گذارنے کا ایک ولولہ پیدا ہوگا۔ اس لوح کو اگر چینی کی پلیٹ پر لکھ کر تازہ پانی سے دھو کر پلایا جائے تو حافظہ قوی ہو۔ اگر یہ لوح کسی لڑکی کے گلے میں ڈال دی جائے تو اس کی شادی جلد ہو جائے، تمام حادثوں سے حفاظت کے لئے یہ لوح بہت موثر ثابت ہوتی ہے، آج کے دور میں جب کہ قدم قدم پر حادثات اور ایکسیڈینٹ ہوتے رہتے ہیں تو یہ لوح اپنے پاس رکھنی چاہئے، اس لوح کا ہر گھر میں آویزاں ہونا ضروری ہے تاکہ گھر تمام آفات سے محفوظ رہے۔ اس لوح کو یکم رجب کو تیار کرنا چاہئے۔ اگر چاندی کے پترے پر کندہ کریں تو بہتر ہے، عروجِ ماہ کی کسی بھی ساعت سعید میں بھی اس لوح کو تیار کیا جا سکتا ہے۔

اس لوح کو تیار کرنے سے پہلے تازہ غسل کر کے دو رکعت نماز نفل پڑھیں اور مکمل تنہائی میں یہ لوح تیار کریں۔ ذہن ہر طرح کی آلودگی سے پاک وصاف ہونا چاہئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جبرائیل

شمکائیل بسم　　شفقیائیل اللہ

قاضی الحاجات مجیب الدعوات والاکرام

کٓھٰیٰعٓصٓ	حٰمٓعٓسٓقٓ	الٓمٓصٓ	الٓمٓ للرحمن
یٰسٓ محمد ﷺ	الٓرٰ	حٰمٓ محصی	نعم المولیٰ
طٰسٓمٓ سبحان	طٰسٓ ملك	مجید اکبر	طٰه اللہ معز
اللہ باری	صٓ حق	قٓ لطیف	نٓ علی

یٰسٓ والقرآن الحکیم　　ق والقرآن المجید

کٓھٰیٰعٓصٓ اسرافیل　　حٰمٓعٓسٓقٓ عزرائیل

ن والقلم وما یسطرون

میکائیل

ققطلشائیل الرحیم　　لوہیائیل الرحمٰن

☆☆☆☆☆

روحانی علاج

یہاں ایک عدد سے لے کر نو تک کے مفرد عدد سے منسوب قرآنی سورتیں درج ہیں تاکہ ضرورت مند اپنے نام کے مفرد عدد کے مطابق کسی بھی قرآنی سورۃ کا ورد کر سکیں۔

ایک عدد سے منسوب قرآنی سورتیں

(١) سورۃ التکویر (٢) سورۃ الجاثیہ (٣) سورۃ الحاقہ (٤) سورۃ ق (٥) سورۃ الکافرون (٦) سورۃ الکوثر (٧) سورۃ الکہف (٨) سورۃ المدثر (٩) سورۃ نوح۔

دو عدد سے منسوب قرآنی سورتیں

(١) سورۃ انشراح (٢) سورۃ الدخان (٣) سورۃ الذاریات (٤) سورۃ القارعہ (٥) سورۃ القدر (٦) سورۃ القریش (٧) سورۃ القمر (٨) سورۃ محمد (٩) سورۃ مریم (١١) سورۃ النازعات (١٢) سورۃ النحل (١٣) سورۃ النصر۔

تین عدد سے منسوب قرآنی سورتیں

(١) سورۃ انفطار (٢) سورۃ التوبہ (٣) سورۃ الجن (٤) سورۃ الحدید (٥) سورۃ الصف (٦) سورۃ الضحیٰ (٧) سورۃ الطور (٨) سورۃ العنکبوت (٩) سورۃ الفاتحہ (١١) سورۃ الفرقان (١٢) سورۃ القلم (١٣) سورۃ المطففین (١٣) سورۃ المعارج (١٤) سورۃ النبا (١٥) سورۃ یوسف

چار عدد سے منسوب قرآنی سورتیں

(١) سورۃ الانعام (٢) سورۃ البلد (٣) سورۃ الحجرات (٤) سورۃ السبا (٥) سورۃ السجدہ (٦) سورۃ العادیات (٧) سورۃ العصر (٨) سورۃ المزمل (٩) سورۃ الملک۔

پانچ عدد سے منسوب قرآنی سورتیں

(١) سورۃ آل عمران (٢) سورۃ الاحزاب (٣) سورۃ الاحقاف (٤) سورۃ الاعراف (٥) سورۃ الانفال (٦) سورۃ البقرہ (٧) سورۃ التحریم (٨) سورۃ التین (٩) سورۃ الجمعہ (١١) سورۃ الرحمٰن (١٢) سورۃ القصص (١٣) سورۃ لقمان (١٣) سورۃ اللہب

چھ عدد سے منسوب قرآنی سورتیں

(١) سورۃ الاخلاص (٢) سورۃ الانبیاء (٣) سورۃ اسرا (٤) سورۃ الحج (٥) سورۃ الدھر (٦) سورۃ عبس (٧) سورۃ العلق (٨) سورۃ الغاشیہ (٩) سورۃ الفاطر (١١) سورۃ الفتح (١٢) سورۃ المجادلہ (١٣) سورۃ المرسلات (١٣) سورۃ الواقعہ (١٤) سورۃ ہود

سات عدد سے منسوب قرآنی سورتیں

(١) سورۃ ابراہیم (٢) سورۃ الاعلیٰ (٣) سورۃ الانشقاق (٤) سورۃ البروج (٥) سورۃ حم السجدہ (٦) سورۃ الروم (٧) سورۃ الزلزال، سورۃ شوریٰ (٨) سورۃ الفلق (٩) سورۃ الفیل (١١) سورۃ القیامہ (١٢) سورۃ الممتحنۃ (١٣) سورۃ المنافقون (١٣) سورۃ المومن (١٤) سورۃ الناس (١٥) سورۃ النجم (١٦) سورۃ النمل (١٧) سورۃ الھمزہ (١٨) سورہ یٰس

آٹھ عدد سے منسوب قرآنی سورتیں

(١) سورۃ البینہ (٢) سورۃ التغابن (٣) سورۃ الحجر (٤) سورۃ الحشر (٥) سورۃ الرعد (٦) سورۃ الزمر (٧) سورۃ الشمس (٨) سورۃ الطارق (٩) سورۃ الفجر (١١) سورۃ النساء (١٢) سورۃ النور

نو عدد سے منسوب قرآنی سورتیں

(١) سورۃ التکاثر (٢) سورۃ الزخرف (٣) سورۃ الشعراء (٤) سورۃ ص (٥) سورۃ الصافات (٦) سورۃ الطلاق (٧) سورۃ طٰہٰ (٨) سورۃ المائدہ (٩) سورۃ الماعون (١١) سورۃ المومنون (١٢) سورۃ یٰس۔

اس طرح مندرجہ بالا دی گئیں قرآنی سورتوں میں محمد اقبال کے نام کے مفرد عدد ایک کی مناسبت سے جدول نمبر ایک کے مطابق قرآنی سورتوں کے نو نام درج ہیں، اس میں قرآنی سورۃ، سورۃ مدثر ایک مرتبہ اول و آخر اکیس اکیس مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھیں، نماز فجر، مغرب یا عشاء میں سے کسی بھی نماز کے بعد ہر روز پڑھ کر اپنی جائز حاجت کے لئے دعا کریں۔

عامل حکیم غلام سرور شارب

بسم اللہ کے فائدے

فضائل، فوائد، وظائف

صاحب تفسیر کبیر بسم اللہ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ حق تعالیٰ کے تین ہزار نام ہیں۔ جن میں سے ایک ہزار کو ملائکہ جانتے ہیں، اور ایک ہزار صرف انبیاء کرام اور باقی ایک ہزار سے تین سو ۳۰۰ نام توریت شریف میں اور تین سو ۳۰۰ انجیل میں اور تین سو ۳۰۰ زبور میں اور ننانوے ۹۹ قرآن مجید میں ہیں اور ایک نام وہ ہے جس کو صرف حق تعالیٰ ہی جانتا ہے لیکن بسم اللہ میں حق تعالیٰ کے جو تین نام آئے ہیں ان میں ان تین ہزار کے معانی پائے جاتے ہیں، جس نے ان تین ناموں سے حق تعالیٰ کو یاد کرلیا گویا اس نے تمام ناموں سے اس کو یاد کیا۔ ان تمام ناموں سے اس کو یاد کیا۔ ان تمام ناموں میں لفظ اللہ حق تعالیٰ کا ذاتی نام ہے اور باقی اسمائے صفاتیہ۔ ذاتی نام وہ ہوتا ہے جو کسی واحد ذات موصوف مجمع صفات پر دلالت کرے۔ مثلاً ایک شخص کا نام انور ہے۔ تو یہ اس کا ذاتی نام ہے اگر اس نے علم حاصل کا تو عالم ہو گیا۔ اگر علم طب پڑھ لیا تو طبیب اور حکیم ہو گیا۔ اگر حج ادا کیا تو حاجی بھی اس کا نام ٹھہرا علیٰ ہٰذا القیاس یہی واحد شخص انور جس قدر صفات سے موصوف ہوتا جائے گا اسی قدر اس کے اسم کے بعد دیگر صفات سے موصوف ہوتا جائے گا اسی قدر اس کے اس نام کے بعد دیگر صفاتی نام مثلاً عالم، طبیب، حکیم، حاجی وغیرہ بڑھتے جائیں گے، اب گر ہم انور کی علمی لیاقت اور اور ذہانت کا ذکر کرتے ہیں تو ہماری یہ تمام قیل وقال اور انور کے علمی تبحر کی تمام داستانیں ایک صفاتی نام والم سے ادا ہو جاتی ہیں اسی طرح اس کی حکمت اور طب میں مہارت کے تمام کارنامے ایک ہی لفظ حکیم میں آجاتے ہیں۔ پس ثابت ہو گیا کہ صفاتی نام تمام صفاتی داستانوں اور ذکر اذکار کا جامع ہوتا ہے اور ذاتی نام تمام صفاتی ناموں کا خاصہ خلاصہ اور مجموعہ ہوتا ہے اسی طرح حق تعالیٰ کا ذاتی نام اللہ ہے اور رحمٰن، رحیم اور ان کے علاوہ جتنے نام اللہ تعالیٰ کے ہیں وہ سب صفاتی ہیں۔

اسم ذات اور بعض علماء کے اقوال:

بعض علماء کرام فرماتے ہیں کہ یہ مشتق ہے اور بعض کہتے ہیں کہ جامد۔ مشتق کہنے والے فیصلہ یقینی نہ کر سکے کہ کس لفظ سے مشتق ہے۔

بعض نے فرمایا کہ الـــہ سے بنا ہے جسکے معنی ہیں سکون اور طمأن وقرار چونکہ حق تعالیٰ کے ذکر سے سب کو چین اور قرار آتا ہے اس لئے اس کا نام اللہ ہے یا اس لئے کہ ہر ممکن چیز واجب پر ختم ہوتی ہے اور قرار پکڑتی ہے تو تمام علم کے متعلق سوال نہیں ہوسکتا۔

بعض نے فرمایا کہ لفظ ولہٗ سے بنا ہے جس کے معنی ہیں حیرانی۔ چونکہ تمام مخلوق اس ذات وصفات میں حیران ہے۔ محرومین تو جہالت کی تاریکیوں میں پھنسے ہیں اور وصلین الی اللہ بجز تجلیات نورانی کچھ نہ پاسکے اور اس کی حقیقت کو نہ پہنچ سکے کہ آفتاب۔

حیرت اندر حیرت آمد حیرت اندر حیرت است
ہست یا حیرت سراپا کار درسرکار ما

بعض فرماتے ہیں کہ یہ لا ہٗ سے مشتق ہے۔ جس کے معنی ہیں بلندی چونکہ حق تعالیٰ کی ذات تمام ممکنات سے بلند وبلاتر ہے اس کو اللہ کہا جاتا ہے۔ بعض کہتے ہیں یہ لفظ اللہ لاہٗ سے بنا ہے جس کے معنی حجاب کے ہیں یعنی پردہ چونکہ حق تعالیٰ کی ذات، نظر، خیال، گمان، وہم، عقل، سب سے ورا ہے اس لئے اسے اللہ کہتے ہیں۔ شیخ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

اے برتر از قیاس وخیال وگمان ووہم

وزہرچہ گفتہ اندوشنیدیم وخوندہ ایم
دفتر تمام گشت وبپا یاں رسید عمر
ماہ ہم چناں در اوّل صفتِ تو ماندہ ایم

لطف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات زیادتی ظہور کی وجہ سے چھپ گئی اور کمال نور کی وجہ سے نظر نہ آسکی۔

بے حجابی یہ کہ ہر ذرّے میں جلوہ آشکارہ
اس پہ گھونگٹ یہ کہ صورت آج تک نادیدہ ہے

دراصل لفظ اللہ رب العزت کی ذات پر دلالت کرنے میں حرفوں کا محتاج نہیں۔ اگر اس اسم کے حروف ایک ایک کر کے علاحدہ کئے جائیں تب بھی اس کی اہمیت اور ذاتیت میں کچھ فرق نہیں آتا۔ چنانچہ اسم اللہ کا پہلا حرف اگر دُور کیا جائے تو للہ رہ جاتا ہے۔ یہ بھی ذات کو بتاتا ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے: لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ. اور اگر دوسرا حرف لام دور کریں تو لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ. اگر دوسرا لام دور کیا جائے ہٗ باقی رہتا ہے یہ بھی ذات پر دلالت کرتا ہے۔ لَا اِلٰـهَ اِلَّا هُو جس طرح سے کہ اس کا نام حروف کا محتاج نہیں ایسے ہی اس کی ذات کسی کی محتاج نہیں۔

آدم علیہ السلام سے لے کر نبی آخر الزماں تک تمام پیغمبروں کی آسمانی کتابوں اور صحیفوں اور جملہ زبانوں اور زمانوں میں یہ اسم کسی نہ کسی صورت اور ہیئت میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے دلوں دماغوں اور زبانوں پر مسلط اور جاری رہا ہے جس کے ذریعے لوگ اپنے خالق اور مالک کو یاد کرتے تھے۔ اور اپنے معبود حقیقی کی طرف اشارہ کیا کرتے تھے چنانچہ آج بھی دنیا کی پرانی زبانوں اور ملکوں میں اس اسم کا کھوج ملتا ہے۔ جب ہم پرانی زبانوں میں لفظ اللہ کی کھوج لگاتے ہیں تو اس کو کسی نہ کسی صورت اور ہیئت میں تھوڑے بہت اختلاف کے ساتھ موجود پاتے ہیں۔ پرانی زبانوں کا نقشہ پیش ہے۔ ان زبانوں میں لفظ اللہ کے اصلی حرف "ل" کو خصوصیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اظہار میں استعمال کیا گیا ہے۔

نمبر شمار	نام زبان	لفظ	معنی
١	سارین	لا	بلند
٢	//	لو	اونچا
٣	بربر	آل	اعلیٰ
۴	کورین	آلا	اوپر
۵	اکاڈین	آلو	قادر
٦	ہیرودو۔ یونانی	اُل	قوی
٧	سیرین	ھلا	مضبوط
٨	ملائی	الُو	ازلی
٩	Syrian. سیرین	الُوحا	اللّٰہ
١٠	Accadian۔ اکاڈین	لُو	اللّٰہ
١١	Phoenician۔ فینیشین	الو	اللّٰہ
١٢	Hebrew۔ عبرانی	اَل ،اَلِیاہ	اللّٰہ
١٣	Hiatian۔ ہٹین	لُوا	اللّٰہ
١۴	Finnish۔ فنیشن	لویا	اللّٰہ
١۵	سریانی زبان اغلب ہے۔	یاہ. یوہ	اللّٰہ

لفظ رحمٰن اور رحیم، رحم سے بنا ہے اور رحم کے معنی ہیں دل کا نرم ہونا۔ اور کسی پر مہربانی کرنا۔ عورت کی بچہ دانی کو اس لئے رحم کہتے ہیں کہ وہ اپنے پیٹ کے بچے پر بہت مہربان ہوتی ہے اور بچہ اس سے بہت انس رکھتا ہے۔ نیز جن لوگوں کا آپس میں رحمی رشتہ ہوتا ہے وہ بھی ایک دوسرے پر مہربان ہوتے ہیں اس لئے انہیں ذی رحم کہتے ہیں۔ مگر حق تعالیٰ چونکہ دل وغیرہ سے پاک ہے اس لئے کہیں اس کے یہ معنی ہوں گے کہ فضل واحسان فرمانے والا۔ رحمٰن ورحیم کی خصوصیت میں فرق۔ رحمٰن کے معنی سب پر عام رحم فرمانے والا۔ اور رحیم کے معنی خاص خاص پر خاص رحم فرمانے والا۔ مثلاً پانی، سورج کی روشنی وغیرہ بلاتفریق سب کو عطا فرمائی۔ یہاں رحمانیت کی جلوہ گری ہے۔ لیکن حکومت، دولت، ولایت، نبوت یہ سب کو عطا نہ کیں بلکہ خاص خاص لوگوں کو عطا کیں ان میں رحم رحیم کے معنی کا ظہور ہے۔

حق تعالیٰ نے بسم اللہ میں اپنے اسم ذات کے ساتھ اپنی رحمت کی دو صفتوں رحمٰن، رحیم کو بیان فرمایا۔ اس لئے کہ! اللہ کے نام میں ہیبت تھی اور رحمٰن اور رحیم میں رحمت اللہ کا نام سن کر نیک بندوں کو بھی کچھ عرض معروض کرنے کی جرأت نہ ہوتی تھی لیکن رحمٰن اور رحیم سن کر ہر مجرم اور خطا کار کو بھی عرض کرنے کی ہمت پڑی اور حقیقت بھی یہی ہے کہ اس کے جلال کے مقابلے میں کون دم مار سکتا ہے اور ظہور جمال کے وقت ہر ایک ناز کر سکتا ہے۔ صاحب تفسیر کبیر سے ایک عجیب حکایت نقل کی ہے کہ ایک سائل ایک بہت بڑے مالدار کے عظیم الشان

دروازے پر آیا اور کچھ سوال کیا۔ مکان میں سے معمولی سی چیز آئی فقیر نے لے لی اور چلا گیا۔ دوسرے دن ایک بہت مضبوط پھاوڑا لے کر آیا اور دروازہ کھودنے لگا۔ مالک نے پوچھا یہ کیا کرتا ہے۔ فقیر نے کہا۔ یا تو عطا کر دروازے کے لائق کر۔ یا دروازہ عطا کے لائق کر۔ یعنی دروازہ اتنا بڑا بنایا ہے تو ضروری ہے کہ بڑے دروازے سے بڑی ہی بھیک ملا کرے کیونکہ عطا دروازے اور نام کے لائق ہونی چاہئے۔

گناہ گار عامل سرور شارب بھی عرض کرتا ہے اے مولا ہم کو ہمارے لائق نہ دے بلکہ اپنے جود وسخا کے لائق دے۔

تفسیر روح البیان نے بسم اللہ کے ماتحت ایک حدیث نقل فرمائی کہ جب حضور ﷺ معراج میں تشریف لے گئے اور جنتوں کی سیر فرمائی تو وہاں چار نہریں ملاحظہ فرمائیں: ۱۔ پانی کی ۲۔ دودھ کی ۳۔ شراب کی ۴۔ اور شہد کی۔

جبرئیل امین سے دریافت کیا کہ یہ نہریں کہاں سے آرہی ہیں۔ جبرئیل امین نے عرض کیا۔ ان چاروں کا چشمہ میں دکھاتا ہوں۔ ایک جگہ لے گیا۔ وہاں ایک درخت تھا جس کے نیچے ایک عمارت بنی ہوئی تھی۔ اور دروازے پر قفل پڑا تھا۔ اور اس کے نیچے سے یہ چاروں نہریں نکل رہی تھیں۔ ارشاد فرمایا۔ دروازہ کھولو۔ عرض کیا۔ اس کی چابی میرے پاس نہیں بلکہ آپ ﷺ کے پاس ہے یعنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حضور ﷺ نے بسم اللہ پڑھ کر قفل کو ہاتھ لگایا۔ دروازہ کھل گیا۔ اندر جا کر ملاحظہ فرمایا کہ اس عمارت میں چار ستون ہیں اور ہر ستون پر بسم اللہ لکھی ہے اور بسم اللہ کے میم سے پانی جاری ہے۔ اللہ کی ہ سے دودھ جاری ہے۔ رحمٰن کی میم سے شراب اور رحیم کی میم سے شہد جاری ہے۔ اندر سے آواز آئی۔ اے میرے محبوب علیہ السلام آپ کی امت میں سے جو شخص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے گا وہ ان چاروں کا مستحق ہوگا۔

تفسیر کبیر میں ہے کہ فرعون نے خدائی کے دعوے سے بیشتر ایک مکان بنایا تھا اور اس کے بیرونی دروازے پر بسم اللہ لکھی تھی۔ جب دعویٰ خدائی کا کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو تبلیغ اسلام کی اور اس نے قبول نہ کی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کے حق میں بددعا کی۔ وحی آئی۔ اے موسیٰ (علیہ السلام) یہ ہے تو اسی قابل کہ اس کو ہلاک کر دیا جائے لیکن اس کے دروزے پر بسم اللہ لکھی ہے جس کی وجہ سے وہ عذاب سے بچا ہوا ہے اسی وجہ سے فرعون پر گھر میں عذاب نہ آیا۔ بلکہ وہاں سے نکل کر دریا میں ڈبویا گیا۔ بسم اللہ کے فضائل وفوائد بے شمار ہیں۔ میرے علم، عقل، زبان اور قلم میں وہ وسعت کہاں ہے کہ بیان کروں۔

فوائد بسم اللہ شریف:

۱۔ حضرت خالد بن ولید کے پاس کوئی شخص زہر لایا اور کہا کہ اگر آپ اس زہر کو پی کر صحیح سلامت رہیں تو ہم جان لیں گے کہ اسلام سچا ہے آپ نے بسم اللہ کہہ کر وہ زہر پی لیا اور خدا کے فضل سے کچھ اثر نہ ہوا۔ وہ شخص یہ دیکھ کر اسلام لے آیا۔

۲۔ بادشاہ روم ہرقل نے حضرت عمرؓ کی خدمت میں خط لکھا کہ مجھے سر درد کی بہت شکایت ہے کچھ علاج کیجئے، آپ نے اس کے پاس ایک ٹوپی بھیج دی، جب بادشاہ وہ ٹوپی اوڑھتا تھا درد جاتا رہتا تھا اور جب اتار دیتا تھا درد شروع ہو جاتا تھا۔ اس کو تعجب ہوا۔ اس نے ٹوپی کو کھلوایا، دیکھا تو اس میں ایک پرچہ رکھا تھا جس پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھا تھا۔

۳۔ جو شخص اپنی بیوی کے پاس جاتے وقت بسم اللہ پڑھ لے تو اس میں شیطان شریک نہ ہوگا۔

۴۔ جو بیمار بسم اللہ الشافی بسم اللہ الدافی بسم اللہ المعافی پڑھ کر دوا کھائے انشاء اللہ دوا فائدہ دے گی۔

فوائد ووظائف:

جس شخص کو کوئی سخت مصیبت پیش آجائے اور کوئی حل نظر نہ آتا ہو تو وہ بسم اللہ شریف بارہ ہزار دفعہ اس طرح پڑھے کہ ایک ہزار بسم اللہ پڑھ کر دو رکعت نفل پڑھے۔ پھر ہزار پر دو نفل پڑھتا جائے۔ یہ عمل ایک ہی نشست یا رات میں مکمل کرے، اس کے بعد دعا مانگے انشاء اللہ اس کی دعا قبول ہوگی۔

۲۔ اگر کسی شخص کو کوئی سخت مشکل در پیش ہو تو وہ یہ عبارت ایک سفید پاکیزہ کاغذ پر زعفران سے تحریر کر کے آٹے میں گولیاں بنا کر نہر یا دریا میں ڈالے، اسی طرح روزانہ اکیس ۲۱ گولیاں ۲۱ دن تک ڈالے۔ عبارت یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد الذلیل الی الرب الجلیل. ربّ انّی مسّنی الضّر وانت ارحم الرحمین اور ہر گولی دریا میں ڈالتے وقت یہ دعا ۲۱ بار پڑھے۔ اللھم بمحمد واٰلہ الطیبین الطاھرین واصحابہ المرسلین اقض حاجتی یا اکرم

الا کو مین۔

دردِ شقیقہ کے لئے عجیب اور مجرب عمل:

مریض خواہ مرد ہو یا عورت خواہ قریب ہو یا دور۔ زمینی فاصلہ چاہے جتنا بھی ہو۔ صبح فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد سورج نکلنے سے پہلے دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت سے فضاء میں مشرق کی طرف منہ کرکے ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھ کر دیں'' تصور یہ کریں کہ میں فلاں مریض کا علاج کررہا ہوں۔ صرف ایک مرتبہ ہی عمل کرنے سے دائمی افاقہ ہوگا اور مستقل فائدہ ہوگا۔ اگر مریض کا نام معلوم ہو مثلاً رمضان وغیرہ تو نام کے ساتھ تصور کریں۔ میری طرف سے تمام قارئین کو اجازت ہے ایک مرتبہ اس عمل کو ضرور آزمائیں۔ انشاء اللہ آپ بلا زکوۃ تمام عمر اس سے فائدہ اٹھائیں۔ گے۔

اگر بسم اللہ کی زکوۃ چار چلوں میں ادا کی جائے تو بڑا لطف آتا ہے۔ بسم اللہ میں شامل تین اسموں یعنی اللہ، رحمٰن، رحیم کی الگ الگ زکوۃ بھی دی جاسکتی ہے۔ زکوۃ کے طریقہ پھر سہی مضمون پہلے ہی کافی طویل ہوگیا ہے۔ حب کا ایک عمل لکھنے کے بعد اجازت چاہوں گا۔

لاجواب عملِ حب

اس عمل کے ذریعے ہر ظالم کو مہربان کیا جاسکتا ہے

تسخیر کا بے نظیر عمل ہے۔ ناراض محبوب کو مہربان کرنا، روٹھی ہوئی بیوی، سخت گیر افسران، اور دشمنان کو بھی اس عمل کے ذریعہ زیر اور مہربان کرسکتے ہیں۔ الغرض کسی بھی شخص سے کوئی کام لو۔ تو اس عمل کو ۷، ۱۴، ۲۱، ۲۸ یا ۴۱ دن تک کریں۔ اگر آٹھویں دن مقصد حل ہوجائے تو عمل چودہ روز تک ضرور پورا کریں۔ اگر مقصد پندرہویں یا سولھویں روز پورا ہو تو پھر اکیس یوم عمل مکمل کریں خدانخواستہ اگر اٹھائیس یوم میں مقصد حل نہ ہو تو ۴۱ یوم تک عمل مکمل کریں۔ انشاء اللہ ہر جائز مقصد میں کامیابی ملے گی اور مرادیں برآئیں گی۔

طریقہ عمل عروج ماہ بروز اتوار ندی، نہر یا دریا کے کنارے فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد سورج نکلنے تک درود شریف کا ورد کرتے رہیں۔ جونہی افق پر سورج طلوع ہو۔ سورج کی طرف منہ کرکے سورج کو دیکھتے ہوئے دائیں ہاتھ میں سرسوں سفید لے کر نام مطلوب بمعہ والدہ کے اعداد کے مطابق پڑھیں اگر تعداد مکمل نہ ہو اور گرمی تیز ہوجائے تو سورج کی طرف پشت کرلیں۔ روزانہ سرسوں دم کے مطلوب کے گھر یا مکان میں ڈال دیا کریں۔ اگر گھر میں گرانا مشکل ہو تو سرسوں میں شکر ملا کر چیونٹیوں کے بل میں ڈال دیں۔ مطلوب کو آپ کا نام پتہ اور گھر معلوم ہونا چاہئے۔ اور اس کا آپ سے پہلے واقف ہونا بھی ضروری ہے ہاں مطلوب اگر کوئی افسران سے ہو تو افسر کا نام بمعہ عہدہ لیں اور سرسوں میں شکر ملا کر چیونٹیوں کے بل میں ڈال دیا کریں۔ دوران عمل مطلوب کا تصور اس حد تک رکھیں کہ سورج میں مطلوب نظر آئے اور مطلوب سورج سے آپ کی طرف آتا ہوا معلوم ہوگا۔ عقل مند کے لئے اشارہ کافی ہے۔

کلمات عمل یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بسم اللہ اسم اللہ جسم فقیر تیرے نام کی دھیر معاف کر تقصیر بسم اللہ جی اللہ مشکل کشا اللہ فلاں بن فلاں کو مجھ پہ کرمہربان بحق آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم۔

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ کے اعمال و وظائف

اس میں شک نہیں کہ قرآن مجید کا ایک ایک لفظ اسم اعظم ہے اور قرآن پاک کی کوئی سورت یا آیت تلاوت کی جائے تو اللہ کی رحمت کا نزول ہوتا ہے مگر چند ایسی آیات اور سورتیں ہے جنہیں خاص طور سے گوہر مراد حاصل کرنے کے لئے صالحین پڑھتے آئے ہیں۔ ذیل میں اس آیت مبارکہ:

(حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ)

ترجمہ : کافی ہے اللہ ہمارے لئے اور ہم اپنے کل معاملات اسی کے سپرد کرتے ہیں)

اگر چہ یہ آیت شریفہ بہت ہی مختصر ہے مگر اس کے فضائل و اعمال بے شمار ہیں، ہر مقصد کے حل کے لئے اس کو پڑھنے کے ساتھ اللہ کی بارگاہ میں عاجزانہ درخواست کی جاتی ہے، اس آیت کا ورد کرنا باعث رحمت و برکت، ترقی، کاروبار، درستی صحت اور شر شیطان و نفس اور جان و مال کی حفاظت کے لئے ان گنت خواتین و حضرات کی آزمائی ہوئی ہے۔ یہ آیت مبارکہ ہمارے لئے ایک خاص اللہ کی طرف سے انعام ہے۔ بندہ ناچیز اس کے مختصر اوصاف بیان کر رہا ہے۔

مستند عمل برائے حاجت

صاحب تصوف حضرت شیخ ابوالحسن شاذلیؒ نے اپنی تصنیف لطیف کتاب الموسومہ فوائد قرآنیہ میں تحریر فرمایا ہے کہ: حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تمہیں کوئی مشکل کام درپیش ہو تو (حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ) پڑھا کرو۔ حضرت عبداللہ بن بریدؓ نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص فجر کی نماز کے بعد یہ دس کلمات ہمیشہ وظیفہ میں رکھے گا تو اس کی دس حاجات پوری ہوں گی، پانچ دنیا کی اور پانچ آخرت کی اور اللہ اس سے راضی ہوگا۔

حَسْبِیَ اللّٰہُ لِدِیْنِیْ
حَسْبِیَ اللّٰہُ لِمَا اَھَمَّنِیْ
حَسْبِیَ اللّٰہُ لِمَنْ بَغٰی عَلَیَّ
حَسْبِیَ اللّٰہُ لِمَنْ حَسَدَنِیْ
حَسْبِیَ اللّٰہُ لِمَنْ کَادَنِیْ بِسُوْءٍ
حَسْبِیَ اللّٰہُ عِنْدَ الْمَوْتِ
حَسْبِیَ اللّٰہُ عِنْدَ الْمَسْاَلَۃِ فِی الْقَبْرِ
حَسْبِیَ اللّٰہُ عِنْدَ الْمِیْزَانِ
حَسْبِیَ اللّٰہُ عِنْدَ الصِّرَاطِ
حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَ اِلَیْہِ اُنِیْبُ.

ایک دوسری روایت ہے جو عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی شخص (حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ) تین مرتبہ صبح اور تین مرتبہ شام پڑھے گا وہ ہمیشہ امن میں رہے گا اور اس کی تمام نیک حاجتیں پوری ہوں گی۔

حضرت عبداللہ ابن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص تین بار صبح و تین مرتبہ شام کو (حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ) پڑھا کرے گا تو وہ ہمیشہ محفوظ و مامون رہے گا اور تمام مہمات (اہم و مشکل امور) میں اس کے لئے آسانی ہوگی۔

حضرت حذیفہ بن یمانؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ: جب بندہ سات بار (حَسْبِیَ اللّٰہ) کہتا ہے تو پروردگار عالم ارشاد فرماتا ہے کہ:

بے شک میں اس کی کفایت کروں گا خواہ بندہ خلوص قلب سے کہے یا بلا خشوع قلب کے۔ یہ بات ملحوظ خاطر رہنی چاہئے کہ یہ آیت مبارکہ (حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ) تمام امور و مشکلات و مہمات میں حصول مطالب کے لئے ہر دور میں مقبول عالم رہی ہے اور انشاء اللہ تا قیامت رہے گی۔

مشکل کام کے لئے وظیفہ

اس آیت مبارکہ (حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ) کو چار سو پچاس بار پڑھیں اور اول و آخر درود ابراہیمی جتنا زیادہ سے زیادہ پڑھ سکیں پڑھیں اور آخر میں اس شعر کے تکرار کو ورد بنائیں، تھوڑے ہی عرصہ میں کوئی ایسی مشکل نہ رہے گی جو حل نہ ہو سکے۔ اس عمل کو گیارہ دن تک کریں۔ عبارت مندرجہ ذیل ہے:

فَسَھِّلْ یَا اِلٰھِیْ کُلَّ صَعْبٍ
بِحُرْمَتِ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ سَھِّلْ

محمد اجمل انصاری

اصول وظیفہ

۱- جو شخص یہ چاہے کہ اللہ اس کے تمام کاموں اور مشکلات میں وکیل وکفیل ہو اور وہ مخلوق کے شر سے محفوظ رہے۔

۲- جو شخص یہ چاہے کہ اللہ اپنی خاص مدد اور تائید سے اپنے بندوں کے قلوب میں اس کی محبت والفت اور کشش پیدا فرمائے۔

۳- جو شخص یہ چاہے کہ اللہ اپنے فضل وکرم سے اسے غنی (مال دار) بنادے اور اسے خاص مدد ونصرت سے نوازے اور ہر شر سے محفوظ و مامون رکھے تو وہ رات اور دن میں آیت شریفہ (حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ) کو اس کے اعداد کے موافق بلاناغہ چار سو پچاس مرتبہ تلاوت کیا کرے۔ اول وآخر درود ابراہیمی گیارہ بار لازمی پڑھے۔ انشاء اللہ اس عمل کی برکت سے لاتعداد فوائد حاصل ہوں گے۔

ناراضگی دور کرنے کے لئے

اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ فلاں شخص سے میری ناراضگی دور ہوکر محبت ہوجائے یا اپنی جائز محبت کسی کے دل میں ڈالنا چاہے تو آدھی رات کو وضو کرکے چھ رکعتیں پڑھے، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد (حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ) چار سو پچاس دفعہ پڑھے، پھر سلام پھیر کر بیٹھے اور نو سو پچاس مرتبہ یہی آیت پڑھے، تصور کرے کہ مطلوب کی آمد ہو رہی ہے، اس سے ملاقات ہوجانے کے بعد یہ آیتیں سات دفعہ پڑھے۔ يُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ. وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ. (پارہ۲، سورہ بقرہ آیت ۱۶۵)

لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّا اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ

(پارہ۱۰، سورہ انفال، آیت ۶۳)

وَ اَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ.

(پارہ۱۶، طٰہٰ آیت ۳۹)

پھر (حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ) چار سو پچاس مرتبہ پڑھیں تین دن عمل کریں، جائز محبت کو پانے کے لئے یہ وظیفہ اپنی مثال آپ ہے۔

غربت سے نجات کے لئے

اگر کوئی شخص معاشی طور پر بدحالی اور تنگ دستی کا شکار ہو تو وہ روزانہ مغرب کی نماز کے بعد یا عشاء کی نماز کے بعد سورۂ مزمل گیارہ بار پڑھے اور اول وآخر درود ابراہیمی گیارہ بار پڑھے۔ سورۂ مزمل اس طرح سے پڑھے کہ جب اس آیت فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا پر پہنچے تو پچیس بار (حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ) پڑھ کر پھر باقی سورت پوری کرے، اس وظیفہ کے پڑھنے سے انشاء اللہ معاشی بدحالی اور تنگ دستی دور ہوجائے گی۔

قید سے رہائی کے لئے

قیدی کی رہائی کے لئے اگر کوئی صورت نظر نہ آتی ہو تو سورۂ یوسف کا پڑھنا قید سے رہائی کے لئے انتہائی کامیاب وآزمودہ وظیفہ ہے۔ اس سورۂ مبارکہ کے پڑھنے کی کوئی تعداد مقرر نہیں ہے، جتنی بار بھی زیادہ سے زیادہ یہ سورۂ مبارکہ پڑھی جاسکے اتنی ہی کامیابی زیادہ ہوگی، قید سے رہائی کے لئے یہ وظیفہ بھی انتہائی مفید ومجرب ہے، بے شمار لوگوں نے اس وظیفہ کو آزمایا ہے اور کامیابی حاصل کی ہے، اس طرح قید سے رہائی ہوتی ہے کہ جس کا وہم وگمان بھی نہیں ہوتا تھا۔

(مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ. اَنْتَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ)

ایک ہزار بار یہ وظیفہ ایک ہی نشست میں قیدی کو پڑھنا چاہئے، انشاء اللہ اس وظیفہ سے خیر اور اس دعائے عظیمہ کی برکت سے قیدی کو جلد از جلد رہائی حاصل ہوجائے گی۔

حفاظت کے لئے وظیفہ

جو شخص رات اور دن میں اس آیت کے موافق اعداد (۴۵۰) مرتبہ کے آیت (حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ) کی تلاوت کرکے آیت فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ کو چھ بار پڑھے، اس آیت کی تلاوت کرنے کے بعد ساتویں بار اس آیت کی تلاوت کرے۔ وَاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ (پارہ۴، سورۂ آل عمران، آیت ۱۷۴)

تو وہ اللہ کی حفظ وامان میں رہے گا، جو شخص مذکورہ بالا وظیفہ بلاناغہ کرے گا تو وہ اپنے کاموں میں آسانیاں پائے گا، جو ضائع نہیں ہوسکتیں اور اللہ کے حکم سے تمام ناگہانی آفات سے محفوظ ومامون رہے گا۔ اگر آپ آیت کریمہ (حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ) کا وظیفہ اس کے اعداد ۴۵۰ کے موافق بلاناغہ کرتے رہیں تو پروردگار عالم ضرور مدد خاص سے

نوازے گا اور پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ وہ شخص قیامت کے روز انشاءاللہ ان لوگوں میں سے ہوگا کہ جن کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ غم بلکہ ان کو اطمینان قلب نصیب ہوگا۔

کسی کی اصلاح کے لئے

کسی شخص کو راہ راست پر لانے کے لئے اور کسی عورت کے کسی غیر مرد سے یا کسی غیر مرد کے کسی غیر عورت سے تعلقات ختم کرانے کے لئے اس مبارک وظیفہ کو کریں، اس طرح کہ وضو کر کے دو رکعت نماز حاجت نفل پڑھیں، اور پھر قبلہ رخ بیٹھ کر اول وآخر گیارہ بار درود ابراہیمی کے اس وظیفہ کو تین سو تیرہ مرتبہ پڑھ کر تین بار مندرجہ ذیل آیت مبارکہ پڑھ کر ایک پیالی پانی پر دم کریں اور مطلوبہ آدمی کو پلائیں اور یہ عمل چالیس روز تک جاری رکھیں۔(حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ. اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ. لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ)

مدد و نصرت کے لئے

اگر آپ کسی پریشانی میں مبتلا ہوں تو پھر آیت (حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ) کی تلاوت موافق اعداد ۴۵۰ بار پڑھیں اور پڑھنے کے بعد اس عمل مبارک کو (يَابَدِيْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَيْرِ يَابَدِيْعُ) کو بھی چار سو پچاس مرتبہ مسلسل پڑھیں، اس عمل میں ایک خاص راز ہے کہ جس شخص نے اس عمل مذکورہ بالا طریقہ سے ہمیشہ کیا گویا اس نے منزل حاصل کر لی اور گوہر مقصود کو پالیا اور انشاءاللہ اس نے اپنے دشمنوں کے خلاف کامیابی حاصل کر لی۔

برائے تسخیر دشمن

دشمن کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے اور کسی کو اپنے اوپر مہربان کرنے کے لئے اور لوگوں میں باعزت اور سرخرو ہونے کے لئے شوہر کی ناراضگی اور غصہ ختم کرنے کے لئے یا بدمزاج شوہر کو راہ راست پر لانے کے لئے اس وظیفہ کو اس طرح کرے کہ وضو کر کے رات کو سونے سے پہلے سو مرتبہ یہ وظیفہ پڑھے (بِسْمِ اللّٰهِ الْوَاسِعِ جَلَّ جَلَالُهٗ پھر اس کے بعد چار سو پچاس مرتبہ یہ آیت مبارکہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ) پڑھ کر دشمن کا یا جس کو مسخر کرنا ہے اس کا تصور کر کے پھونک ماریں اور دعا کر کے سو جائیں۔ اس عمل کی مدت چالیس دن ہے،

خواتین ناغے (ناپاکی) کے دن نکال کر بعد میں شمار کر لیں، اول وآخر درود شریف گیارہ یا تین بار لازمی پڑھیں، بے حد مفید اور آزمایا ہوا ہے۔

ایمان کی مضبوطی کے لئے

ایمان کی مضبوطی کے لئے ان آیات مبارکہ کو صبح وشام گیارہ بار تلاوت کرنے سے ایمان میں مضبوطی اور عاجزی وانکساری نصیب ہوتی ہے۔ اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَّ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ. فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ.

(پارہ ۴، سورۂ آل عمران، آیت ۱۷۴،۱۷۳)

درد سے نجات کے لئے

کالے تلوں کا تیل آدھا کلو اپنے سامنے نکلوائیں، اس تیل پر یہ آیت مبارکہ گیارہ سو بار (وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا (پارہ ۱۵، سورہ بنی اسرائیل، آیت ۱۰۵)

پڑھ کر اس کے بعد درج ذیل آیت مبارکہ کو چار سو پچاس مرتبہ پڑھ کر تیل پر دم کریں۔(حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ)

اس کی ترکیب کچھ یوں ہے کہ تیل کو بوتل پر ڈھکن لگا کر محفوظ کریں، روزانہ ایک نشست میں جتنی بار پڑھ سکیں پڑھیں لیکن کم از کم ایک سو بار پڑھنا ضروری ہے، پڑھ کر ڈھکن کھول کر بوتل میں پھونک ماردیں اور بوتل پر ڈھکن دوبارہ لگا دیں، اسی طرح گیارہ سو بار آیت کی تعداد پوری کریں، روزانہ تین ماشہ تیل روٹی پر لگا کر کھائیں اور تین ماشہ روزانہ ہلکے ہاتھ سے گھٹنوں اور پنڈلیوں پر اور جہاں درد ہو وہاں مالش کریں، اللہ کے فضل وکرم سے ہر قسم کے درد سے نجات حاصل ہوگی۔

عزت کے حصول کے لئے

جو شخص دائمی طور پر عزت حاصل کرنا چاہے اور عزیز خلائق ہونے کا متمنی ہو تو اس کو درج ذیل طریقہ اختیار کرنا چاہئے۔ از سر نو وضو کرے اور پھر دو رکعت نماز نفل ادا کرے، بعد ازاں اس طریقہ سے مکمل پڑھے اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَّ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ.

(پارہ ۴، سورۂ آل عمران، آیت ۱۷۴)

اکتالیس مرتبہ تلاوت کرے اور اتنی ہی مرتبہ درود شریف پڑھے پھر اسی قدر یعنی اتنی بار ان اسماء مبارک کو پڑھے (یَا عَزِیْزُ یَا کَافِیُ یَاقَوِیُّ یَالَطِیْفُ)

اور ہر سو مرتبہ کے بعد تین دفعہ یوں کہے کہ (یَاعَزِیْزُ اَعِزَّنِیْ یَا کَافِیُ اَکْفِنِیْ یَاقَوِیُّ قَوِّنِیْ یَالَطِیْفُ اُلْطُفْ لِیْ فِیْ اُمُوْرِ کُلِّھَا وَ اَلْطُفْ بِیْ فِیْ اُمُوْرِ) اور پھر اپنی حاجت کو ذہن وقلب اور زبان پر لاکر اللہ کے حضور میں خلوص قلب سے دعا مانگے۔ انشاء اللہ دعا قبول ہوگی اور اللہ کے فضل وکرم سے دائمی عزت نصیب ہوگی۔ اس عمل کو اکتالیس دن تک جاری رکھیں، اول وآخر درود ابراہیمی گیارہ بار پڑھیں، یہ عمل بزرگانِ دین کے مجربات میں سے ہے۔

نرینہ اولاد کے لئے

اگر کسی عورت کے یہاں اولاد نہ ہوتی ہو تو اسے چاہئے کہ نیلے رنگ کا دھاگا لے اور اس دھاگے کی سات تاریں جمع کرے اور پھر مریض کے پاؤں کے انگوٹھے کے ناخن سے لے کر سر کے بالوں تک ناپ لے اور یہ آیت مبارکہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ کو چارسو پچاس بار پڑھیں، اس کے بعد سورۂ رحمٰن کو پڑھنا شروع کردیں، جب آیت فَبِاَیِّ آلَاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَان پر پہنچے تو گرہ دے، اسی طرح دھاگے میں ۳۱ گرہ دے۔ یہ آیت سورۂ رحمٰن میں اکتیس بار آئی ہے، آخر میں ایک بار مکمل سورۂ رحمٰن پڑھ کر اس دھاگے پر دم کرے، یہ دھاگہ حاملہ عورت کی کمر میں ناف کے اوپر باندھے اور نو ماہ تک باندھے رکھے اور دھاگہ پانی میں بھیگنے نہ پائے۔ جب اولاد کی پیدائش ہو تو دھاگہ لڑکے کے گلے میں ڈال دے اور بچے کے گلے میں ایک سال تک یہ دھاگہ پڑا رہے۔ انشاء اللہ اس سورۂ رحمٰن اور آیت مبارکہ کی برکت اور اللہ کے فضل وکرم سے حاملہ کے یہاں لڑکا پیدا ہوگا۔

برائے حاجت

(سورۂ فاتحہ) کو ام القرآن بھی کہتے ہیں، اس کے ایک بار پڑھنے سے بے انتہا ثواب ملتا ہے، اس سورت کی سات آیتیں ہیں اور سات ہی منزلیں قرآن کی ہیں، اس کے ۸۲۱۳ عدد ہیں، اس کا ورد کرنا ہر مشکل کو آسان کرتا ہے، ترکیب یہ ہے کہ بعد نماز عشاء پاک وصاف کپڑے پہن کر روزی کی کمی یا قرضے کی ادائیگی یا کسی اور حاجت کے لئے اول و آخر گیارہ بار درود ابراہیمی پڑھ کر آیت مبارکہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ کو چارسو پچاس بار پڑھیں، پھر اکتالیس بار (سورۂ فاتحہ) پڑھیں، اس طرح اکتالیس دن تک جگہ اور وقت کی پابندی کے ساتھ ورد کریں، انشاء اللہ ہر حاجت پوری ہوگی۔ آزمودہ وظیفہ ہے۔

مقصد میں کامیابی کے لئے

جو شخص آیت شریفہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ کو اس کے اعداد کے موافق یعنی چارسو پچاس بار نماز فجر کے بعد اول وآخر گیارہ بار درود ابراہیمی کے پڑھے گا پھر ان مذکورہ اسماء کو جن کا ذکر آرہا ہے ان کو بھی چارسو پچاس بار پڑھے گا اور اپنے مقصد کی دعا کرے گا تو انشاء اللہ کامیابی ہوگی (یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ) اس عمل مبارک کے مندرجہ ذیل خواص یہ بھی ہیں، جو شخص یہ عمل کرے گا تو اس کے تمام کام پورے ہوجائیں گے، اس طریقہ پر عمل کرنے والا دنیا داروں میں کسی کا بھی محتاج نہ ہوگا، اگر آپ تسخیر خلائق اور مرجع عالم بن جانا چاہتے ہیں تو یہ آیت مبارکہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ موافق اعداد ۴۵۰ بار نماز عشاء کے بعد پڑھا کریں اور اول وآخر (درود تنجینا) کو تین مرتبہ پڑھا کریں تو انشاء اللہ دلی مراد پوری ہوگی۔

تسخیر خلائق کے لئے وظیفہ

اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ میں دنیا کی نظروں میں مقبول ہوجاؤں اور ہر طرح کے فکر وغم سے آزاد ہوجاؤں اور میری ہر مشکل آسان ہوجائے تو پاک وصاف کپڑے پہن کر فجر کی اذان سے پہلے تہجد کی نماز پڑھ کر آیت مبارکہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ کو ۴۵۰ مرتبہ پڑھیں، پھر اس کے بعد بسم اللہ الرحمن الرحیم کو پانچ سو بار پڑھیں، اول وآخر درود ابراہیمی گیارہ بار اس طرح اکیس دن تک متواتر پڑھیں تو ہر مشکل آسان ہوجائے گی، لیکن شرط یہ ہے کہ جگہ اور وقت کو نہ بدلا جائے اور نہ ہی جائے نماز کو تبدیل کیا جائے۔ بندۂ عاجز نے تسخیر خلائق کے لئے ایک لوح تیار کی ہے، جن کو ضرورت ہو وہ رجوع کریں۔

تسخیر موکل

اس عمل کی ریاضت کے لئے تقویٰ و پرہیزگاری، صوم وصلوٰۃ کی پابندی ضروری ہے اور جھوٹ اور غیبت سے مکمل اجتناب اور روحانیت کے قواعد وضوابط کا جاننا ازحد ضروری ہے۔ جو کوئی یہ تمام شرائط پوری کرے وہ اس عمل کو کرنے کا ارادہ کرے، جس کی تفصیل یہ ہے کہ نوچندی

جمعرات سے شروع کرے ہر دن نفلی روزہ رکھے اور رات کو عشاء کی نماز کے بعد جگہ اور وقت کی پابندی کرتے ہوئے اول و آخر درود ابراہیمی ایک سو ایک بار پڑھنے کے بعد آیت مبارکہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ کو تین ہزار ایک سو پچیس بار روزانہ چالیس دن تک پرہیز جلالی وجمالی کے ساتھ پڑھے۔ عمل کرنے سے پہلے اپنا بدنی حصار ضرور کرے آیت الکرسی سات بار، چاروں قل تین بار اور سورۂ فاتحہ تین بار پڑھ کر اپنے جسم پر دم کرے اور اس حصار کو ہر نماز کے بعد بھی کرتا رہے، پہلے دن غسل کرے اور سفید لباس پہن کر اور جسم پر اچھی خوشبو لگائے اور کمرے میں بھی اچھی خوشبو استعمال کرے۔ انشاء اللہ گیارہ یا اکیس دن کے بعد اثرات ظاہر ہونا شروع ہو جائیں گے اور اگر پڑھنے والا مضبوط دل و ارادہ رکھے تو اکتالیسویں دن اس آیت شریفہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ کا مؤکل اللہ کے حکم سے بادشاہ دنیا کی صورت میں حاضر ہو کر پہلے سلام کرے گا، عامل اپنا عمل پورا کرنے کے بعد اس کی تعظیم کرے اور سیدھا کھڑا ہو کر ادب سے سلام کا جواب دے اور یوں کہے کہ اللہ تمہاری دعاؤں کو قبول فرمائے جیسا کہ تم نے میرے بلانے کو قبول کیا اور میں آپ سے یہ خواہش رکھتا ہوں کہ آپ اپنے لشکر سے کسی کو حکم دیں کہ میرے حکم کی تعمیل کرے اور دنیا کی ضرورتوں میں میری مدد کرے اور میں آپ سے عہد کرتا ہوں کہ جو کچھ بھی حاصل ہوگا میں اس کو گناہ کے کاموں میں خرچ نہ کروں گا، اللہ اور نبی کریم ﷺ کی اتباع میں خرچ کروں گا۔ جب اللہ تجھ کو ثابت قدم رکھے تو یہ کہہ دے۔ پس! مؤکل تیری طرف نہایت خوشی اور بشاشت سے توجہ کرے گا اور مرحبا کہے گا۔ اس آیت شریفہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ کی تلاوت کی طرف ہر وقت تجھے رغبت دلائے گا، پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھنے کا حکم دے گا اور تجھ کو منع کرے گا ان افعال سے کہ جن سے منع فرمایا ہے آنحضرت ﷺ نے اور اللہ کی فرماں برداری کا حکم دے گا اور مخلوق خدا پر شفقت اور مسکینوں پر نرمی اور محتاجوں پر خرچ کرنے اور مظلوموں کی دستگیری کرنے کو کہے گا، تو اگر عامل نے یہ سب کچھ قبول کر لیا تو وہ مؤکل اسے تلوار دے گا کہ جس کے چمکتے نور سے وہ جگہ روشن ہو جائے گی، اس پر ایک سطر تحریر شدہ ہوگی، مؤکل سے یہ دریافت کرنا چاہئے کہ وہ پڑھے اور تحریر کے متعلق بتلادے، چنانچہ اس بات پر اس تحریر کے متعلق مؤکل بتلادے گا اور وہ تلوار اس کے پاس دنیا کی سختیوں کے لئے موجود رہے گی اور عامل اس کو تنگی اور شدت کے وقت نکالے اور مؤکل آپ کو انگشتری دے گا کہ جو مشک سے زیادہ خوشبودار اور خوب روشنی والی ہوگی اور اس پر خطوط کھنچے ہوں گے تو مؤکل سے اس کے پڑھنے کا بھی استفسار کرلے کہ اس میں کیا خواص اور منافع پوشیدہ ہیں۔ جب یہ حاصل ہو جائے تو اس کو سبز ریشم کے کپڑے میں بند کرکے بلند جگہ پر رکھے جہاں پر کسی کا ہاتھ نہ پہنچ سکے۔ مگر عامل شخص کو لازم ہے کہ بے ضرورت اس (انگوٹھی) کو نہ پہنے اور تقویٰ وطہارت کاملہ کے ساتھ ہمیشہ استغفار و درود شریف پر بھی توجہ رکھے اور رات دن میں اس وظیفہ کو برابر پڑھتا رہے۔ پس اگر اس نے اس پر ہمیشگی کی تو جو ارادہ کرے گا وہ پورا ہوگا، بلکہ سعادت کا دروازہ کھل جائے گا۔ اس عمل کے اور بھی بہت سے فوائد ہیں جو مؤکل خود ہی بتائے گا، اس عمل کو کرنے سے پہلے مصنف سے ضرور اجازت لیں اور رہنمائی حاصل کریں، عمل کو دیکھ کر بغیر کسی سمجھ بوجھ کے ہرگز نہ کریں ورنہ نقصان کا اندیشہ ہے۔

برائے حاجت

واسطے جمیع حاجات ومہمات اور ترقی رزق کے اس طریقے سے سورۂ واقعہ پڑھے کہ عصر کے وقت بدھ کے دن غسل کرکے اول وقت نمازِ عصر ادا کرے پھر دوزانو ہو کر بیٹھے اور اول و آخر درود ابراہیمی گیارہ بار پڑھے اور پھر آیت مبارکہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ کو چار سو پچاس مرتبہ پڑھے، پھر سورۂ واقعہ ایک بار پڑھے اور دوسرے روز دو مرتبہ اور تیسرے روز تین بار، اس طرح سے روز بڑھاتا جائے یہاں تک کہ چالیسویں روز چالیس بار سورۂ واقعہ بڑھ جائے، اس طرح پڑھے کہ مغرب تک ختم ہو جائے اور اگر ممکن نہ ہو تو قبل نمازِ عصر پڑھے اور جب عصر کا وقت آئے تو نماز پڑھ کر پھر پڑھے۔ جائز حاجت کی تکمیل کے لئے یہ وظیفہ اپنی مثال آپ ہے۔

دشمن سے حفاظت کے لئے

اگر آپ حق پر ہوں اور دشمن اور ظالم لوگ آپ کو طرح طرح کی تکلیف دیتے ہوں تو ان کے شر سے بچنے کے لئے ایک عمل آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں، اس عمل کو ذیل کے طریقے کے مطابق کریں، انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔ یہ عمل لاتعداد مرتبہ کا آزمودہ ہے۔ پہلے آپ تین دن روزہ رکھیں، منگل کے روز سے عمل شروع کریں اور پھر رات کے وقت لوگوں کے سو جانے کے بعد بیدار ہو جائیں اور پھر اچھے طریقے سے وضو کریں اور دو رکعت نماز نفل میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص کے

بعد آیت حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ گیارہ مرتبہ پڑھیں، پھر دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کریں اور سلام پھیرنے کے بعد بیٹھ جائیں، کہ جیسے ادنیٰ بندہ اپنے صاحب عظمت وجلالت، مالک کے سامنے عاجزانہ بیٹھتا ہے اور پھر آپ اس آیت شریفہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ تو چار سو پچاس مرتبہ اول و آخر درود ابراہیمی گیارہ بار پڑھیں اور اس کے بعد اللہ کے حضور اپنے مقصد کی دعا کریں، اس عمل کو ایک سے گیارہ دن تک بغیر ناغے کے کریں، انشاء اللہ کامیابی ہوگی اور دشمن اور ظالم لوگوں سے نجات ہوگی۔

بیماری سے شفا کیلئے

اگر کوئی شخص کسی مصیبت میں مبتلا ہو یا اس کا کوئی عزیز یا رشتہ دار بیمار ہو اور حکماء اس کے علاج سے عاجز ہوں تو وہ سورۂ فاتحہ کا ورد کرے، بیمار بہت جلد شفا پائے گا۔ جمعہ کے روز فجر کی نماز پڑھنے سے پہلے اس عمل کو پڑھے، پھر اس طرح بسم اللہ الرحمن الرحیم شریف کو پڑھے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی میم الحمد کے لام میں مل جائے، اس طرح بسم اللہ الرحمن الرحیم اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اول روز اسی ترتیب سے سورۂ فاتحہ باسٹھ بار، دوسرے دن باون بار اور تیسرے دن بیالیس بار، چوتھے دن بتیس بار، پانچویں دن بائیس بار، چھٹے دن بارہ بار اور ساتویں دن دس بار پڑھے۔ عمل کے اول و آخر درود ابراہیمی گیارہ بار پڑھے۔ انشاء اللہ اس عمل کی برکت سے بیمار صحت یاب ہوگا۔

آپس میں محبت کے لئے

اگر آپ سے آپ کا بھائی، بہن، ماں باپ یا کوئی اور قریبی رشتہ دار یا دوست ناراض ہو اور کسی طرح سے راضی نہ ہوتا ہو تو اس شخص کے لئے اس عمل کا ورد کریں، انشاء اللہ آپ کی جائز مراد پوری ہوگی، اگر میاں بیوی میں بھی نفرت وعداوت ہو تو ان میں محبت و اتفاق کے لئے بھی یہ عمل آزمودہ ہے۔ آپ آیت شریفہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ موافق اعداد چار سو پچاس مرتبہ محبت و الفت پیدا کرنے کے لئے ورد کریں اور یہ تصور کریں کہ مطلوب طالب کی فرماں برداری کر رہا ہے۔ اس تصور کو عمل ختم ہونے تک جاری رکھیں۔ ترکیب اس عمل کے پڑھنے کی یہ ہے کہ آپ آدھی رات (نصف شب) کو بیدار ہو کر وضو کر کے دو رکعت نماز نفل ادا کریں اور ہر ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ فلق ایک مرتبہ اور یہ آیت حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ گیارہ مرتبہ پڑھیں، اسی طرح دوسری رکعت بھی ادا کر کے سلام پھیر دیں اور پھر بیٹھ کر اس آیت شریفہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ کو چار سو پچاس مرتبہ ورد کریں اور پڑھنے کے دوران یہ تصور کریں کہ آپ مطلوب کو اپنی طرف کھینچ رہے ہیں، اس سے فارغ ہو کر درج ذیل آیت کو ایک سو ایک بار پڑھیں۔ اس عمل کو گیارہ دن تک جاری رکھیں۔ اول و آخر درود ابراہیمی گیارہ بار پڑھیں۔ آیت مبارکہ یہ ہے: یُحِبُّوْنَهُمْ کَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ۔ (پارہ ۲، سورہ بقرہ، آیت ۱۶۵)

برائے استخارہ

اس استخارہ کا طریقہ یہ ہے کہ بدھ، جمعرات اور جمعہ کی شب کو بعد نماز عشاء کے بسم اللہ الرحمن الرحیم تین سو بار اور سورۂ اخلاص گیارہ بار مع بسم اللہ الرحمن الرحیم شریف کے پڑھ کر مندرجہ ذیل آیت مبارکہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ کو چار سو پچاس بار پڑھیں اور اپنے سینے پر دم کر کے کہیں (الٰہی جو کچھ میرے حق میں بہتر ہو مجھے خواب میں دکھا دے) اس کے بعد سو بار یہ درود شریف پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ.

گمشدہ کے لئے وظیفہ

جو شخص گمشدہ چیز یا چور کو دریافت کرنا چاہے تو وہ آیت حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ کا عمل درج ذیل طریقہ سے کرے، اس عمل کو وقت اور جگہ کی پابندی کے ساتھ اول و آخر درود ابراہیمی گیارہ بار کے تین سو تیرہ بار گیارہ دن تک پڑھے، انشاء اللہ گم شدہ مال یا چیز واپس ملنے کے غیب سے اسباب پیدا ہو جائیں گے۔ بعض بزرگوں نے اس عمل کو کیمیائے درویش بتلایا ہے۔ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔ (پارہ ۱۱، سورہ توبہ، آیت ۱۲۹)

برائے مرگی

جو شخص مرگی کے مرض میں مبتلا ہو اس کو چاہئے کہ تانبے کی ایک چھوٹی سی تختی مضبوط بنی ہوئی لے اور اتوار کے دن پہلی شمس کی ساعت میں اس تختی کے ایک طرف یہ کلمات لکھوائیں:

یَا قَاهِرُ ذَا الْبَطْشِ الشَّدِیْدِ اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ اِنْتِقَامُهٗ یَا قَاهِرُ اور دوسری طرف یہ کلمات لکھائیں

یَامُذِلُّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ بِقَھْرِ عَزِیْزٍ سُلْطَانِہٖ یَامُذِلُّ
اور اس تختی کو موم جامہ کر کے مریض کے گلے میں ڈال دے، جس دن گلے میں ڈالیں اسی دن اپنی حیثیت کا اور طاقت کے مطابق کھانا پکا کر غریبوں، مسکینوں کو کھلا دے اور اس آیت مبارکہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ کا ورد کرتا رہے۔ اللہ کے فضل و کرم سے شفاء ہو جائے گی۔

کسی کو مہربان کرنے کے لئے

اگر کوئی شخص کسی کو اپنے اوپر مہربان کرنا چاہے تو وہ اس آیت مبارکہ کو تین سو تیرہ بار پڑھے تو وہ شخص اس کی جانب راغب ہو جائے گا اور دلی محبت کرنے لگے گا اور جو شخص اس آیت کے خواص سے واقف ہے اس کے لئے لازم ہے کہ ان اعمال کو مستحق کے سوا اور کسی کو نہ دے، دشمن کے ذلیل کرنے اور مطلوب پر غالب آنے کے واسطے اس آیت کو پانچ سو بار تصور کے ساتھ پڑھنا بے حد فائدہ مند ہے، جس نے ان اعمال کو حاصل کیا وہ آرزو اور عزت و حکمت اللہ کے حکم سے پائے گا اور جب استقامت کا طریقہ اختیار کرے گا تو اس کا دل آئینہ کی طرح صاف و شفاف ہوگا اور اگر اس آیت کا کثرت سے ورد کرتا رہے گا تو پھر اس کے سامنے کوئی حجاب اور رکاوٹ باقی نہ رہے گی، علوم مخفیہ کے اسرار و رموز اس پر ظاہر ہو جائیں گے اور یہ عمل حکام یا بادشاہوں کے ساتھ ربط و تعلق و ملاقات کے لئے پڑھنا بہت مجرب ہے۔ فَاِنْ تَوَلَّوْا حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم۔ (پارہ ۱۱، سورہ توبہ، آیت ۱۲۹)

برائے درد جگر

جس شخص کو درد جگر کی شکایت ہو یا پیٹ میں درد اٹھتا ہو تو اس قسم کے مریض کو تین بار سورۂ فاتحہ اور تین بار مندرجہ ذیل آیت مبارکہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ کو پاک صاف برتن پر لکھ کر صاف پانی سے دھو کر پلائیں اور پلاتے وقت یوں کہیں کہ میں نے شفا کی نیت کی اور کہے اللہ تعالیٰ درد جگر میں شفاء دے، انشاء اللہ مریض شفا پائے گا۔ جو شخص اس آیت شریفہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ کا وظیفہ ہمیشہ بلا ناغہ کرے گا اور ہر نماز کے بعد تیرہ بار ورد کرے گا اور اول و آخر درود ابراہیمی گیارہ بار پڑھے گا تو پھر یہ انعامات پائے گا، اگر قید میں ہو تو خلاصی پائے گا، اگر خوف زدہ ہو تو امن و سکون حاصل ہو جائے گا، اگر ذلیل ہو تو معزز ہو جائے گا، اگر تنگ دست و فقیر ہو تو صاحب ثروت ہو جائے گا، ظالموں کے ظلم کو ختم کرنے کے لئے اس عمل میں عجیب اثر ہے۔

دشمن سے بچنے کے لئے

حضرت شیخ ابوالحسن شاذلیؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے دشمنوں کے شر سے بچنا چاہے تو جمعرات و جمعہ کے ایام میں روزہ رکھے، جب ہفتہ کی شب ہو تو عشاء کی نماز کے بعد چار رکعت نوافل ادا کرے، اول رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ زلزال چالیس دفعہ پڑھے، دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ تکاثر چالیس دفعہ پڑھے، پھر سلام پھیر دے اور تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ لہب چالیس دفعہ پڑھے، چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص چالیس دفعہ پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد بیٹھ جائے اور آیت شریفہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ کو چار سو پچاس بار ورد کرے اور اس کے بعد دعا کرے۔ غرض یہ کہ تین دفعہ یہ عمل مسلسل تین شب تک کرے، اگر اس عمل پر ایک ہفتہ پورا کر دے تو اور بہتر ہے۔ انشاء اللہ ضرور کامیابی ہوگی۔

☆☆☆

سائنس اور سنت

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کھاتے وقت سیدھی ٹانگ کا گھٹنا کھڑا کر کے اور الٹی ٹانگ کے گھٹنے کو بچھا کر بیٹھتے اور کھانا کھاتے تھے۔ سائنس کی ریسرچ کے مطابق اس طرح اپنڈکس دب جاتا ہے جو سیدھی طرف پیٹ میں ہے، اس طرح بیٹھنے سے خوراک کا کوئی ذرہ اس میں نہیں جاتا اور نہ کبھی اپنڈکس کا درد ہوتا ہے۔ سائنس یہ بات اب بتا رہی ہے اور میرے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال پہلے بتا دی تھی۔

☆☆☆

محمد اجمل انصاری

جگہ تبدیل کریں آخر کیوں؟

اگر جس جگہ ہم زندگی بسر کر رہے ہوں وہاں پر اکثر و بیشتر بیماری پیچھا نہ چھوڑتی ہو، بچوں، بڑوں کو کوئی نہ کوئی تکلیف گھیرے رہتی ہو، آسودہ حال زندگی سے بے چارگی کا زمانہ آگیا ہو، چلتا کاروبار رک گیا ہو، گھر میں نقصان پہ نقصان ہوجاتا ہو، اگر برسر روزگار ہوتو دوران ملازمت ترقی درکنار تنزلی کا خدشہ رہتا ہو، افراد ناخوش رہتے ہوں تو کہا جاسکتا ہے کہ جس جگہ ہم نے رہائش رکھی ہے وہ مکان یا جگہ یا کوٹھی اچھے اثرات کے ماتحت نہیں ہے اور اگر ہم ایسی جگہ رہیں جہاں صحت وتندرستی میسر رہے، آرام وآسائش حاصل ہو، خوشی وراحت محسوس ہو، آسودگی اور مالی فراوانی ہو، دنیوی ترقی ملے، روزگار دن بدن ترقی کرتا جائے، ملازمت میں ترقی کے امکانات بڑھتے ہوئے نظر آئیں، افسران کے ساتھ اچھے تعلقات ہوں، گھر میں ایک قسم کی فرحت محسوس ہوتی ہو تو کہا جاتا ہے کہ یہ مکان خوش قسمت ہے۔

اگر آپ کے ساتھ اس قسم کا کوئی معاملہ ہے یعنی آپ محسوس کرتے ہیں کہ یہ مکان اچھے اثرات کا حامل نہیں ہے تو اپنے اور اپنے بال بچوں کی بہتری کے لئے کوئی دوسرا مکان تلاش کریں، اللہ تعالیٰ کی یہ زمین بہت وسیع ہے، کہیں نہ کہیں آپ کو کوئی اچھی جگہ مل ہی جائے گی اور اسی ایک جگہ پر رہنے کی ضد نہ کریں، اگرچہ یہ مکان بدلنے اور دوسری جگہ جاکر رہائش پذیر ہونے میں مشکلات اور تکالیف تو آئیں گی مگر ان نقصانات کے مقابل ان کی کوئی حیثیت نہ ہوگی جو آپ اور آپ کے بال بچے برداشت کررہے ہیں، جونہی آپ ایسا کریں گے یقیناً آپ کی قسمت بھی بدل جائے گی۔

واضح رہے کہ مکان کے سلسلہ میں تین سالہ دور ہوتا ہے، آپ نے تین سال تکلیف اٹھائی اور مکان تبدیل نہ کیا تو پھر تین سال کا دوسرا دور آپ کو پھانس لے گا گویا مستقل نقصانات قسمت سے وابستہ ہوگئے، زندگی سے خوشیاں دن بدن دور ہوتی چلی جائیں گی، اکثر تجربے میں آیا ہے کہ زندگی میں ایسا دور بھی آتا ہے جب ایک جگہ سے دوسری جگہ چلے جانے سے یقیناً قسمت کے دروازے کھل گئے اور وہ افراد جو بہ مشکل گزارہ کرتے تھے وہ نہایت آسودہ زندگی بسر کرنے لگے، مگر بعض افراد سب نقصانات برداشت کرنے کے باوجود اپنی ضد پر قائم رہتے ہیں اور اس گھر یا شہر سے باہر قدم رکھنا گناہ کبیرہ تصور کرتے ہیں اور مثل زمین جنبد نہ جنبد گل محمد اسی جگہ پر آخر دم تک زندگی بسر کرجاتے ہیں اور ان کے ہمراہ دوسرے اہل خانہ بھی بے بسی کے عالم میں گزر بسر کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔

بہتر نتائج حاصل کرنے اور اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کے لئے اپنی سال گرہ سے تین ماہ پہلے یا پھر تین ماہ بعد جگہ تبدیل کرنی چاہئے ورنہ تبدیلی کا مقصد فوت ہوجائے گا۔

ہاں پھر وہ کون لوگ ہیں جن کو ۱۹۹۹ء میں اگر حالات جگہ چھوڑنے پر مجبور کرتے ہوں تو جگہ تبدیل کریں۔ اصول یہ ہے کہ ہر چودہ سال کا دور جبکہ زحل آپ کے طالع میں آئے یا مقابل پر آئے تو حالات جگہ تبدیل کرنے پر مجبور کرتے ہیں، پس زحل کی حرکات ظاہر کرتی ہیں کہ برج حمل اور برج میزان والوں کو ۱۹۹۹ء میں جگہ چھوڑنی چاہئے بشرطیکہ ان کے حالات دگرگوں ہوں، تنگی و پریشانی ہو اور بے چینی اس قدر بڑھ جائے کہ نئی جگہ جانے کے لئے دل بے قرار ہوجائے۔

☆☆☆☆

قسط نمبر: ۲۷

واقعات القرآن

حسن الہاشمی

حضرت یونس علیہ السلام

حضرت یونس علیہ السلام ابن متی نے حق تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں نبوت کا بوجھ اپنے کاندھوں پر اٹھالیا اور نینوا کے لوگوں کو صراط مستقیم کی رہنمائی کرنے میں مشغول ہوگئے اور اُس بت پرست قوم کو توحید باری تعالیٰ کا درس دیا جو عرصۂ دراز سے کفر و شرک میں مبتلا تھی۔ دوسری نافرمان قوموں کی طرح نینوا کے لوگ بھی اپنے ہاتھوں سے بت تراشتے تھے، پھر ان کی پوجا کیا کرتے تھے، چونکہ اس قوم کی روح میں بت پرستی کے جراثیم راسخ ہوگئے تھے اس لئے اس نے حضرت یونسؑ علیہ السلام کے پیغام کو ماننے سے انکار کیا اور کہا کہ یونس! تم کیسی باتیں کررہے ہو اور یہ کیسا جھوٹ موٹ کا بچکانہ پیغام ہے، جو تم ہمارے لئے لے کر آئے ہو، یہ بت وہی بت ہیں کہ ہمارے آباؤ اجداد جن کی پرستش کیا کرتے تھے، وہ ان کے سامنے جھکتے تھے اور ان کی نافرمانی سے خوف زدہ رہتے تھے، ہم ان بتوں کی عبادت سے کیسے روگردانی کرسکتے ہیں جب کہ ان سے ہمارے بڑوں کی تاریخ وابستہ ہے۔ تم کچھ بھی کہو ہم ان کی عبادت کرنے سے باز نہیں آئیں گے۔

حضرت یونس علیہ السلام نے انہیں اپنے آباؤ اجداد کی غلط راہ اور ان کی اندھی تقلید سے باز رکھنے کے لئے بہت جتن کئے اور فرمایا۔

"اے لوگو! ذرا اپنی عقل سے کام لو اور اپنے دل کی آنکھوں سے وہم اور وسواس کا پردہ ہٹا کر دیکھو کہ کیا یہ بت اس قابل ہیں کہ ان کی پرستش کی جائے، کیا یہ بے جان ڈھانچے تمہیں نفع اور نقصان پہنچانے پر قادر ہیں، سنو! تمہارا یہ ناپسندیدہ عمل خدا کے قہر و عذاب کا موجب بنے گا، بس تمہیں چاہئے کہ ان حرکتوں سے باز آجاؤ اور خدا تعالیٰ کو مجبور نہ کرو کہ وہ تم پر اپنا عذاب مسلط کردے، لوگو! ابھی وقت ہے اپنی اصلاح کرلو اور اپنی نجات کی فکر کرو۔"

حضرت یونس علیہ السلام نے اس طرح کی سینکڑوں تقریریں کیں، لیکن لوگ سرکشی اور نافرمانی سے باز نہیں آئے، جواباً نینوا کے لوگ کہا کرتے تھے۔

اے یونس! تم خواہ مخواہ کی زحمت نہ اٹھاؤ اور ہمیں اپنے اس خدا کی طرف مت بلاؤ جس کو ہم نے دیکھا تک نہیں اور یاد رکھو تم کچھ بھی کہو ہم تمہاری بات ماننے والے نہیں اور ہم تمہارے خدا سے ڈرنے والے بھی نہیں۔

حضرت یونس علیہ السلام اپنی قوم کی ہٹ دھرمی سے بے حد غمگین اور فکرمند ہوئے، ان کی اس طرح کی احمقانہ باتوں پر انہیں غصہ بھی آتا تھا، جب قوم پر کچھ اثر نہیں ہوا تو ایک دن حضرت یونسؑ اس قوم سے پیچھا چھڑا کر جنگل بیابان کی طرف روانہ ہوگئے، ان کا خیال تھا کہ جو ذمہ داری اللہ نے مجھے سونپی تھی وہ میں نے ادا کردی، قوم اگر ایمان نہ لاسکی تو اس میں ان کا کوئی قصور نہیں، اس طرح اللہ کی طرف سے کوئی حکم ملنے سے پہلے ہی انہوں نے قوم سے تعلق قطع کرلیا۔

حضرت یونس علیہ السلام کے جانے کے بعد خدا کی طرف سے عذاب نازل ہونے کے آثار پیدا ہوئے، ایک دم فضا اور موسم میں ایسی تبدیلی آئی کہ ہر طرف اندھیرا چھا گیا، اس وقت قوم خوف زدہ ہوگئی اور اس کو اپنی خطاؤں اور سرکشیوں کا احساس ہوگیا، لوگ سمجھ گئے کہ وہ غلطی پر ہیں اور انہوں نے یونسؑ کی بات کو ٹھکرا کر بہت بڑا گناہ کیا ہے، ان کے درمیان ایک ایسا بوڑھا شخص بھی موجود تھا جس نے آسمانی کتابوں کا مطالعہ کر رکھا تھا اور اس کو خبر تھی کہ اللہ کی نافرمانی کرکے قومیں ماضی میں کس طرح تباہ و برباد ہوچکی ہیں، وہ شخص اپنی قوم کا خیر خواہ اور ہمدرد بھی تھا، چنانچہ اس نے قوم کے خاص خاص لوگوں کو اپنے پاس بلایا اور کہا۔

دیکھو اب عذاب خداوندی کے آثار نمایاں ہوگئے ہیں، پس تمہیں چاہئے کہ اس عذاب کا شکار ہونے سے پہلے اللہ سے توبہ کرلو اور اپنے گناہوں کی معافی مانگ لو، کیا بعید ہے

کہ اللہ تمہیں معاف کردے۔

اس بوڑھے شخص کی بات مان کر نینوا کے لوگ اپنے بیوی بچوں سمیت جنگل بیابان کی طرف آئے اور بچے اپنی ماؤں سے الگ ہوگئے اور شوہر اپنی بیویوں سے۔ اس کے بعد سب نے گڑگڑا کر دعائیں کیں اور اپنی خطاؤں کی معافی چاہی۔ اس بوڑھے شخص کی اقتدا میں سب اس طرح چیخ چیخ کر دعائیں مانگ رہے تھے کہ پورے جنگل میں ایک کہرام سا مچا ہوا تھا، جنگل کے جانور بھی اس منظر سے سہمے ہوئے تھے، چند گھنٹوں کے بعد رحمت خداوندی جوش میں آگئی اور عذاب ٹل گیا۔

اُدھر حضرت یونس علیہ السلام اپنی قوم کو چھوڑ کر جنگل میں چلے گئے تھے اور کافی مسافت تہہ کرنے کے بعد وہ سمندر کے کنارے پر پہنچ گئے۔ وہاں انہوں نے دیکھا کہ کچھ لوگ کشتی میں بیٹھے ہوئے ہیں اور کشتی چلنے کو تیار ہے۔ حضرت یونسؑ نے ان سے کہا کہ مجھے بھی کشتی میں بٹھالو۔ حضرت یونس علیہ السلام کے چہرے سے بزرگی اور جلال کے آثار نمایاں تھے، اس لئے کشتی والوں نے انہیں خوش آمدید کہا اور انہیں کشتی میں بٹھالیا، اس کے بعد کشتی روانہ ہوگئی۔ رفتہ رفتہ ساحل سے دور ہوتی چلی گئی، کشتی جب سمندر کے درمیان پہنچی تو موجوں اور لہروں کے تھپیڑوں کی وجہ سے کشتی ڈانواں ڈول ہونے لگی۔ یہاں تک کہ سب کے ڈوبنے اور ہلاک ہوجانے کا خطرہ پیدا ہوگیا۔ اس زمانہ میں دستور تھا کہ آفتوں سے بچنے کے لئے کسی کی جان کی قربانی دی جاتی تھی، کشتی والے بھی اس بدعقیدگی کا شکار تھے، انہوں نے سوچا کہ اگر ہم میں سے کسی ایک کو قربان کردیا جائے تو باقی سب لوگوں کی جان بچ جائے گی۔ چنانچہ قرعہ اندازی کی گئی کہ قرعہ میں جس کا نام آئے گا اس کو سمندر میں پھینک دیا جائے گا۔ جو قرعہ ڈالا گیا تو قرعہ میں حضرت یونس علیہ السلام کا نام آیا، لیکن لوگوں نے ان کی بزرگی اور پرنور چہرے کا لحاظ کرتے ہوئے دوبارہ قرعہ ڈالا، دوسری بار بھی ان ہی کا نام نکلا، پھر بھی کشتی والے حضرت یونس علیہ السلام کو سمندر میں پھینکنے سے باز رہے، انہوں نے تیسری بار قرعہ ڈالا لیکن تیسری بار بھی حضرت یونس علیہ السلام ہی کا نام آیا۔ اب قوم کے پاس اس کے سوا چارہ نہیں تھا کہ حضرت یونس علیہ السلام کو سمندر میں پھینک دیا۔ حضرت یونسؑ سمجھ گئے کہ اللہ کا حکم آئے بغیر انہوں نے اپنی قوم سے جو راہ فرار اختیار کی ہے یہ اس کی سزا اور یہ ذلت انہیں بہرحال برداشت کرنی پڑے گی، کشتی والے ابھی تک پس وپیش میں مبتلا تھے کہ حضرت یونس علیہ السلام اشارۂ خداوندی کو محسوس کرتے ہوئے خود ہی سمندر میں کود گئے اور چند منٹوں کے اندر اندر سمندر میں غرق ہوگئے۔

اسی وقت حق تعالیٰ نے سمندر کی ایک مچھلی کو حکم دیا کہ وہ حضرت یونس علیہ السلام کو نگل لے، لیکن ان کو خوراک سمجھ کر ہضم نہ کرے اور نہ ہی انہیں کوئی تکلیف پہنچائے، چنانچہ حق تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ایک مچھلی نے حضرت یونس علیہ السلام کو نگل لیا۔ حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں پہنچ گئے اور مچھلی سمندر میں تیرتی ہوئی اِدھر سے اُدھر پھرتی رہی، اگرچہ حضرت یونس علیہ السلام کو کوئی تکلیف نہیں تھی لیکن مچھلی کے پیٹ میں آپ بڑی بے آرامی کا شکار تھے اور سانس لینے میں بھی دشواری ہورہی تھی، اس وقت انہوں نے اپنے رب سے یہ دعا کی۔

اے پروردگار تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہر عیب سے پاک ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ میں ہی قصوروار ہوں۔

حق تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کی دعا قبول کرلی اور مچھلی کو حکم دیا کہ انہیں سمندر کے کنارے پر ڈال دے اور مچھلی نے انہیں سمندر کے کنارے پر اُگل دیا، کئی دن تک مچھلی کے پیٹ میں رہنے کی وجہ سے حضرت یونس علیہ السلام کی کھال بہت نرم ہوگئی تھی اور ان کے جسم میں عجیب طرح کی کمزوری پیدا ہوگئی تھی، ان کا جسم سورج کی گرمی کو برداشت نہیں کرسکتا تھا، کمزوری کی وجہ سے وہ حرکت بھی نہیں کرپارہے تھے۔ حق تعالیٰ نے اپنی قدرت سے ان کے قریب ایک پھل دار درخت اُگادیا جو سایہ بھی دیتا تھا اور پھل بھی۔ کچھ دنوں تک حضرت یونس علیہ السلام اس درخت کے نیچے رہے انہیں سایہ بھی میسر رہا اور وہ اس درخت کے پھل کھا کر اپنا پیٹ بھی بھرتے رہے، یہاں تک کہ ان کی طاقت بحال ہوگئی اور وہ پہلے کی طرح صحت مند اور توانا ہوگئے، اس کے بعد اللہ نے انہیں حکم دیا کہ اپنی قوم میں واپس جاؤ اور اللہ نے یہ مژدہ بھی سنایا کہ تمہاری قوم تائب ہوگئی ہے اور ایمان لے آئی ہے۔ حضرت یونس علیہ السلام نینوا میں واپس آگئے اور دیکھا قوم اللہ کی عبادت میں معروف ہے اور کفر وشرک سے نجات حاصل کرچکی ہے۔ قوم نے حضرت یونس علیہ السلام کا شاندار استقبال کیا اور ان کی پیروی کرنے کا دل سے عہد کیا۔ حضرت یونس علیہ السلام ایک نئے جوش وخروش کے ساتھ قوم کی رہنمائی میں مصروف ہوگئے۔ (باقی آئندہ)

ادارہ

اس ماہ کی شخصیت

نام: شہناز عرف گڈی
نام: والدین ہاجرہ بیگم، نثار احمد
تعلیم: گریجویٹ
تاریخ پیدائش: ۱۷/ اپریل ۱۹۷۶ء
شادی کی تاریخ: ۱۴/ فروری ۲۰۰۰ء

آپ کا نام، ۵ حروف پر مشتمل ہے اور آپ کی عرفیت ۳ حروف پر مشتمل ہے۔

آپ کے نام میں ۳ حروف نقطے والے ہیں اور ۲ حرف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں ۳ حروف آتشی ہیں۔ ایک حرف بادی اور ایک حرف آبی ہے، تعداد اور اعداد کے حساب سے آپ کے نام میں آتشی حروف کو غلبہ حاصل ہے۔ آپ کے نام میں کوئی حرف خاکی نہیں ہے۔

آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۳۶۳ مرکب عدد ۱۲ اور آپ کے نام کا مفرد عدد ۳ ہے، جب کہ آپ کی عرفیت کا مفرد عدد ۳ ہے۔ سات اور تین عدد میں کوئی ٹکراؤ نہیں ہے، لیکن سات اور تین عدد کا مزاج ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ ۳ کا عدد انا پرستی کا مظہر مانا گیا ہے، یعنی جس کا عدد ۳ ہوتا ہے، اس میں ایک طرح کی انا اور ایک طرح کا زعم ہوتا ہے۔ جو شخصیت کو نمایاں بھی رکھتا ہے اور دوسروں سے جدا بھی۔ تین کا عدد جولانیٔ طبع جوش وخروش اور خود پرستی کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ تین عدد کی خواتین کسی کی ماتحتی گوارہ نہیں کرتیں، ان میں حکومت کرنے کا مادّہ ہوتا ہے، شاید وہ حکمرانی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتیں۔ ۳ عدد کی خواتین ضابطوں کی پابندی کو اہمیت دیتی ہیں وہ خود بھی طے شدہ قوانین کی پابند ہوتی ہیں اور چاہتی ہیں کہ دوسرے لوگ بھی اس کی پابندی کریں۔

۳ عدد کی خواتین جس درجہ سربلند ہوتی ہیں اسی درجہ وہ خوش نصیب بھی ہوتی ہیں، کامیابیاں ہر دور میں ان کے قدم چومتی ہیں، عام طور پر پرامن زندگی گزارنا انہیں اچھا لگتا ہے، لیکن چونکہ ان کی فطرت میں انانیت ہوتی ہے، اس لئے اگر کوئی ان کی راہوں کی رکاوٹ بنتا ہے تو یہ اس سے نمٹنے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑتیں۔ انہیں افسانوں، ڈراموں اور تھیٹروں سے بھی دلچسپی ہوتی ہے، لیکن یہ اپنا نقصان کر کے اپنا کوئی شوق پورا نہیں کرتیں، ان کا بالعموم مزاج یہ ہوتا ہے کہ دوسرے خرچ کریں اور یہ حظ اٹھائیں، مجلسوں میں ان کی آواز سب سے اونچی ہوتی ہے اور تفریح کے مقامات پر یہ سب سے پیش پیش ہوتی ہیں، اخلاق اور ملنساری کے حساب سے یہ بے مثال ہوتی ہیں۔ لوگوں کے قلوب جیتنے کا فن بھی انہیں آتا ہے، یہ اپنے جذبات کا اظہار مکمل اعتماد کے ساتھ کرتی ہیں اور یہ میزبان کے قابل قدر فرائض انجام دینے میں بھی بھرپور کامیاب رہتی ہیں اور مہمانوں کا دل اپنی مٹھی میں لے لیتی ہیں۔ خرچ کے معاملے میں ان کا ہاتھ کھلا ہوتا ہے، فیاض ہوتی ہیں اور بے دریغ خرچ کرتی ہیں، فطرتاً انہیں آزادی پسند ہوتی ہے، لیکن بے راہ روی سے یہ گریز کرتی ہیں، پابندیاں بھی یہ کسی درجہ میں گوارہ کر لیتی ہیں، لیکن بے جا پابندیاں یہ ہرگز ہرگز گوارہ نہیں کر سکتیں۔

آپ کا مفرد عدد بھی چونکہ ۳ ہے اس لئے کم وبیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی، آپ میں پیسہ کمانے اور پیسہ جمع کرنے کی دھن بھی ہوگی، آپ کسی بھی معاملے میں بالخصوص حصول دولت کے معاملے میں اچھی منصوبہ بندی کر سکتی ہیں، آپ وطن پرست بھی ہیں، آپ سیر وتفریح کی بھی دلدادہ ہیں، لیکن آپ کی تسکین کا اصل سامان آپ کی روح، دماغ اور آپ کی نگاہ ہے۔ آپ ذوق سلیم سے مالا مال ہیں، لیکن آپ پاکیزگی کا مجسمہ ہیں، آپ خوش پوش ہیں، اچھے اچھے لباسوں کی طرف آپ کا دل مائل رہتا ہے، لیکن آپ محفلوں میں شرکت کم کرتی ہیں، آپ کو گھر میں رہنا زیادہ اچھا لگتا ہے، ذمہ داریاں نبھانے کے لئے آپ ہر جگہ جا سکتی ہیں، لیکن بے ضرورت اِدھر اُدھر پھرنا آپ کے مزاج کے خلاف ہے، آپ کے ہر کام میں عقل، سوچ وفکر، سنجیدگی اور احتیاط صاف صاف نظر آتی ہے، آپ ہنستی بھی ہیں اور کھلکھلاتی بھی ہیں لیکن آپ کو بے ضرورت اور بے موقع ہنسنا اور کھلکھلانا پسند نہیں ہے، آپ فطرتاً صاف گو ہیں اور اس صاف گوئی کی وجہ سے آپ کو زندگی میں بہت سے صدمات برداشت کرنے پڑیں گے اور کئی ہم جولیوں سے آپ کو جدا ہونا پڑے گا، کیوں کہ سچ کڑوا ہوتا ہے اور سچ کی کڑواہٹ کو ہر ایک کوئی

برداشت نہیں کر پاتا جب کہ سچ ہی انسان کو ہر مصیبت سے نجات دلانے والا ہوتا ہے، آپ اپنے راز پوشیدہ رکھنے میں کامیاب رہیں گی، آپ کا انداز، گفتگو دلنشین ہوگا، آپ کو گھر کی صفائی ستھرائی سے دلچسپی ہوگی، آپ اپنے گھر کو ایک "نمونہ" بنانے کی خواہش مند ہوں گی۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۳، ۱۲، ۲۱ اور ۳۰ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کاموں کو انجام دینے کی کوشش کریں، انشاء اللہ کامیابی کے امکانات روشن رہیں گے، آپ کا لکی عدد ۹ ہے۔ ۹ عدد کی چیزیں اور افراد آپ کو ہمیشہ راس آئیں گے، آپ کی دوستی ان لوگوں سے اور ان عورتوں سے خوب جمے گی جن کا مفرد عدد ۵، ۶، ۷، یا ۹ ہو۔ ۳ عدد والے لوگوں سے بھی آپ کو راحت ملے گی، ایک اور ۲ عدد والے لوگ آپ کے لئے حالات کے ساتھ بہتر اور بدتر ثابت ہوں گے، ان لوگوں سے کسی خاص محبت اور نفرت کی امید نہیں کی جاسکتی۔ ۴، اور ۸ آپ کے دشمن عدد ہیں۔ ان اعداد کی شخصیتیں اور اشیاء آپ کے لئے ہمیشہ مضر ثابت ہوں گی، ان اعداد کی چیزوں اور شخصیتوں سے اگر آپ دور رہیں تو آپ کے لئے بہتر ثابت ہوگا۔ یہ بات بطور خاص قابل ذکر ہے کہ آپ کی عرفیت کا مفرد عدد ۷ ہے اور ۷ اور ۹ میں بیر ہے، یہ دونوں عدد ایک دوسرے کو ترچھی نظروں سے دیکھتے ہیں۔ اس حساب سے آپ کے لئے ۹ بھی ضرر رساں بن سکتا ہے۔ حالانکہ ۹ آپ کا لکی عدد ہے اور یہ آپ کی زندگی کے اکثر معاملات پر غالب رہے گا، لیکن پھر بھی اعداد کی کشمکش زندگی کے بیشتر معاملات میں اثر انداز رہے گی۔ اسی لئے بزرگوں نے فرمایا ہے کہ نام ایک ہی ہونا چاہئے، کئی کئی نام انسان کو دکھ دیتے ہیں اور انسان چوں چوں کا مربہ بن کر رہ جاتا ہے۔

ہماری رائے میں اگر آپ "گڈی" کو اپنی پہچان سے خارج ہی کردیں تو بہتر ہے۔ آپ کا مرکب عدد ۱۲ ہے، یہ نمبر معتبر نہیں ہے، اس نمبر کی وجہ سے آپ کی زندگی میں بہت سی پریشانیاں لاحق ہوسکتی ہیں۔ ماہرین اعداد نے اس نمبر کو بدقسمتی کا نمبر مانا ہے۔ اس نمبر کے حاملین کو دوسروں کے مصائب اپنے کاندھوں پر لادنے پڑتے ہیں، اس نمبر کی نحوست سے حتی الامکان بچنے کے لئے آپ کو اپنے اسم اعظم کی پابندی کرنی پڑے گی۔ اسم اعظم کے ورد سے غفلت نہ برتیں تو بہتر ہے، آپ کا اسم اعظم "یالطیف" ہے۔ ۱۲۹ مرتبہ عشاء کی نماز کے بعد پڑھنے کا معمول رکھیں، ماشاءاللہ بہت سی الجھنوں سے محفوظ رہیں گی۔

آپ کی تاریخ پیدائش ۱۸ ہے، یہ تاریخ بھی آپ کے نام کے مفرد عدد کی دشمن ہے، اس لئے آپ کی زندگی نشیب و فراز کی بہتات رہے گی اور کبھی کبھی آپ کے کام بنتے بنتے بگڑ جائیں گے۔ آپ کی تاریخ پیدائش کا مجموعی اعداد ۹ ہے۔ یہ آپ کے لئے تقویت کا باعث بنے گا، کیوں کہ یہی آپ کا لکی عدد ہے اگر آپ اپنی زندگی کو "گڈی" کو ختم کردیں گی تو آپ کو کچھ ہی عرصے کے بعد ایک عظیم قوت اور روحانیت کا احساس ہوگا اور آپ محسوس کریں گی کہ آپ حالات کے مقابلے میں تقویت حاصل کررہی ہیں اور آپ کو یہ بھی احساس ہوگا کہ آپ ڈوبنے کے بعد پھر ابھر رہی ہیں، آپ کی شادی کی تاریخ کا مفرد عدد بھی ۹ ہے، جو آپ کے نام کے مفرد عدد سے ہم آہنگ ہے۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۲، ۱۱، ۲۰ اور ۲۹ ہیں۔ ان تاریخوں میں اہم کام کرنے سے گریز کریں، کیوں کہ ان تاریخوں میں اگر آپ کوئی کام شروع کریں گی تو ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔ آپ کا برج عقرب اور ستارہ مریخ ہے۔ منگل کا دن آپ کے لئے مبارک ہے آپ جو بھی کام منگل کے دن کریں گی، اس میں آپ کو انشاء اللہ بھرپور کامیابی ملے گی۔ جمعرات اور اتوار بھی آپ کے لئے اہم دن ہیں، البتہ بدھ کا دن آپ کے لئے غیر مبارک ہے، بدھ کے دن اپنے اہم کاموں سے احتیاط برتیں۔

فروری، جون، ستمبر اور دسمبر میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھیں، ان مہینوں میں کوئی بھی ایسی بیماری آپ کو لاحق ہوسکتی ہے جو آپ کے لئے دردسر ثابت ہو، ان مہینوں میں اگر کوئی معمولی بیماری بھی لاحق ہوجائے تو علاج سے غفلت نہ برتیں، زندگی کے کسی بھی دور میں آپ کو خدانخواستہ دردسر، امراض دماغ، دانتوں کی تکالیف، ہڈیوں کے امراض، جوڑوں کا درد وغیرہ جیسی شکایات لاحق ہوسکتی ہیں، ان کے تدارک کے لئے فوری اقدام کریں اور کسی بھی مرض کو پالتو جانور بنانے کی غلطی نہ کریں، بالخصوص اس وقت جب مرض مذکورہ مہینوں میں سے کسی مہینے میں حملہ آور ہوا ہو۔ غذاؤں میں سیب، زیتون، انار، اناناس، انگور، انجیر اور پودینہ آپ کے لئے مفید ہیں، ان کے استعمال سے آپ کو راحت ملے گی اور آپ کی تندرستی پر اچھا اثر پڑے گا، سرخ، گلابی اور عنابی رنگ آپ کے لئے مبارک ہیں، ان رنگوں کے پردے اگر اپنے گھر میں آویزاں کریں گی تو آپ کو فائدہ ہوگا اور گھر پرسکون رہے گا۔ ان رنگوں کو ہمیشہ فوقیت دیں۔ ہیرا، یاقوت اور پکھراج آپ کی راشی کے پتھر ہیں، ان میں سے کسی بھی پتھر کے استعمال سے آپ کی زندگی میں انشاء اللہ سنہرا انقلاب

آئے گا، لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ پتھر بھی باذن اللہ اثر انداز ہوتا ہے، اس دنیا کی کوئی بھی نعمت اللہ کی مرضی کے بغیر کسی کو نفع اور نقصان پہنچانے کی قدرت نہیں رکھتی، ان پتھروں میں سے کسی بھی پتھر کو ۴ گرام چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر اپنے سیدھے بازو کی کسی بھی انگلی میں پہنیں، لیکن درمیان انگلی میں انگوٹھی نہ پہنیں۔ آپ کے نام میں دو حرف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے اعداد ۶ ہیں، اگر ان میں اسم الٰہی کے اعداد شامل کرلئے جائیں تو کل اعداد ۷۲ ہوجاتے ہیں، ان کا مربع نقش اس طرح بنے گا۔ یہ نقش آپ کے لئے مفید ثابت ہوگا۔

۷۸۶

۱۷	۲۱	۲۴	۱۰
۲۳	۱۱	۱۶	۲۲
۱۲	۲۶	۱۹	۱۵
۲۰	۱۴	۱۳	۲۵

آپ کے مبارک حروف الف، ع، ل، ی ہیں، ان حروف سے شروع ہونے والی ہر چیز آپ کے لئے انشاء اللہ مفید ثابت ہوگی۔ جن شہروں کے نام ان حروف سے شروع ہوں گے وہ بھی انشاء اللہ آپ کے لئے مبارک ثابت ہوں گے۔ بے شک آپ خوش اخلاق اور خوش گفتار ہیں، آپ کو جلد غصہ آئے گا، لیکن جلد ہی ختم بھی ہوجائے گا، آس پاس کے لوگوں سے آپ کو ہمیشہ تکلیف پہنچے گی، اپنا راز کسی پر ظاہر کردینے سے مصائب آسکتے ہیں۔ اس لئے آپ اپنا راز کبھی کسی پر ظاہر نہ کریں، آپ زندگی میں کبھی کبھی آسیبی اثرات کا شکار ہوسکتی ہیں، نیا چاند دیکھ کر درود شریف پڑھنے سے خوش بختی کے دروازے کھلیں گے۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں۔ سنجیدگی، خوش کلامی، دانائی، امید ویقین سے وابستگی، آزادروی وغیرہ اور آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں۔ بیجا خرچ، آرام طلبی، نفس پرستی، گھمنڈ، مبالغہ آمیزی، لاپرواہی وغیرہ۔ خوبیاں اور خامیاں ہر انسان میں ہوتی ہیں، لیکن دوراندیش وہ لوگ کہلاتے ہیں جو ہمیشہ اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کی اور اپنی خامیوں سے نجات پانے کی جدوجہد کرتے رہیں۔ آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

		۹
۱۱	۴	۷۷۷

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک دوبار آیا ہے، جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ اپنے مافی الضمیر کو مکمل کر بیان کرنے کی اور اپنی گفتگو سے دوسروں پر اثر انداز ہونے کی صلاحیتوں سے بہرہ ور ہیں۔ ۲ اور ۳ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کی سوچ اپنی ذات کی ارد گرد گھومتی رہتی ہے جب کہ آپ کو دوسروں کے خیالات کے بارے میں بھی سوچنا چاہئے اور جس طرح آپ اپنے لئے حساس ہیں اسی طرح آپ کو دوسروں کے لئے بھی ذکی الحس ہونا چاہئے۔ آپ اپنا مدعا بیان کرنے کی مہارت رکھتی ہیں، لیکن کبھی کبھی آپ اظہار خیال کرنے کے لئے جھجک بھی جاتی ہیں اور آپ کے الفاظ آپ کے دل ہی میں گھٹ کر رہ جاتے ہیں۔ ۴ کی موجودگی آپ کے حسن انتظام کی طرف اشارہ کرتی ہے اور آپ کی وفا شعاری کی بھی غماز ہے۔ ۵ اور ۶ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کبھی کبھی بعض معاملات سے اس درجہ لاپرواہ ہوجاتی ہیں جو دوسروں کے لئے تکلیف دہ بنتا ہے اور کبھی کبھی آپ اچھے گھریلو معاملات سے بھی الغرض سی ہوجاتی ہیں، یہ لمحات خود آپ کے لئے بہت تکلیف دہ بن سکتے ہیں، آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ۷ تین بار آیا ہے جو اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ اپنے رفیق حیات یا اپنے چاہنے والوں کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دے سکتی ہیں اور آپ کے اندر زبردست دانائی موجود ہے، جس کا استعمال کرکے آپ کسی بھی مشکل سے نجات حاصل کرسکتی ہیں۔ ۸ کی غیر موجودگی ہلکا سا اشارہ کاہلی کی طرف کرتی ہے، اس کاہلی سے ہر حال میں نجات حاصل کرنا ضروری ہے۔ ۹ کی موجودگی آپ کے حساس ہونے اور محبت پرست ہونے کو ثابت کرتی ہے، لیکن آپ گرمی اور دھوپ کو برداشت نہیں کرسکتیں، آپ کے دستخط یہ ثابت کرتے ہیں کہ سوچ وفکر کے اعتبار سے آپ بہت گہری ہیں اور آپ کی ذات کی گہرائی میں جھانکنا بہت آسان نہیں ہے، آپ کی تصویر خود اعتمادی، ضد اور بے نیازی کی غمازی کررہی ہے اور یہ بھی ثابت کررہی ہے کہ آپ کسی ایک منزل پر قناعت نہیں کرسکتیں آپ بہت آگے بڑھنا چاہتی ہیں۔ ہم نے آپ کی خوبیوں اور خامیوں کا نچوڑ آپ کے سامنے رکھ دیا ہے۔ امید ہے کہ آپ اپنی خوبیوں کو مزید بڑھاوا دیں گی اور ان خامیوں سے نجات پانے کی کوشش کریں گی جو آپ کی شخصیت کو داغ دار بناتے ہیں۔



اسلام الف سے ی تک

قسط نمبر:۲۴

حائے حطی (ح)

مختار بدری

حریم

گھر کی چار دیواری، ترکی مصر اور شام مں یہ لفظ زیادہ مستعمل ہے۔ ہندوستان میں اسے محل سرا یا زنان خانہ کہتے ہیں، یہ گھر کا وہ حصہ ہے جو عورتوں کے لئے مخصوص ہوتا ہے۔

حزب

گروہ، جتھا، لشکر حزب الاحرار، آزادوں کی جماعت، حزب اللہ: اللہ والوں کی جماعت حزب المستبدیں: قدامت پسندوں کی جماعت حزب المجاہدین، مجاہدوں کی جماعت، حزب المومنین: مومنین کی جماعت۔

وَمَنْ يَتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُوْنَ○

اور جو شخص اور اس کے پیغمبر اور مومنوں سے دوستی کرے گا (وہ خدا کی جماعت میں داخل ہوگا) خدا کی جماعت ہی غلبہ والی ہے۔ (۵۶:۵)

حس: دریافت کرنے کی قوت، حس باطل، حس ظاہر اور حس مشترک۔ حواس خمسہ یعنی پانچ قوتوں سے کسی چیز کو معلوم کر سکتے ہیں، چھو کر چکھ کر، دیکھ کر، سن کر اور سونگھ کر۔

حساب

گنتی، شمار، یوم الحساب سے قیامت مراد ہے کہ اس دن اچھے برے اعمال کا حساب ہوگا۔

وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰهُ مَنْشُوْرًا○ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا○

اور ہم نے ہر انسان کا شگون اس کے گلے میں باندھ رکھا ہے اور قیامت کے روز اس کے لئے نوشتہ عمل پیش کریں گے۔ وہ اسے کھلی کتاب کی طرح (اپنے سامنے) پائے گا، پڑھ اپنا نامہ اعمال آج اپنا حساب کرنے کے لئے تو خود ہی کافی ہے۔ (۱۷:۱۳،۱۴)

رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ○

اے میرے رب جب حساب کا دن قائم ہوگا اس دن میری میرے والدین کی اور تمام مومنین کی مغفرت فرما۔ (۱۴:۴۱)

حسد

دوسرے کو اچھی حالت میں دیکھ کر جلنا، حسد نہایت قبیح و رذیل عادت ہے کہ حاسد کسی اور کی نعمت واحسان کے زوال کی تمنا کرتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسد سے بچو کیوں کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح لکڑی آگ کو کھا جاتی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس میں حسد نہ کرو، بغض نہ رکھو، قطع تعلق نہ کرو اور تمام خدا کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ اور کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے مسلمان بھائی کو چھوڑے رکھے۔ (یعنی اس سے تعلق قائم نہ رکھے۔ مسلم)

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ○

اور میں پناہ لیتا ہوں حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے۔ (۱۱۳:۵)

حشر

جمع کرنا، اکٹھا کرنا، یوم الحشر قیامت کے دن کو کہتے ہیں، کیوں کہ اس دن لوگوں کو قبروں سے نکال کر ایک میدان میں اکٹھا کیا جائے

گا۔ احادیث سے ثابت ہے کہ تمام انسانوں کا حشر تین مرتبہ ہوگا۔ ایک تو قرب قیامت کے وقت جب کہ عدن سے ایک خوفناک آگ نکلے گی اور تمام لوگوں کو زندہ شام کی سرزمین میں اکٹھا کردے گی۔ دوسرا حشر جب ہوگا کہ صور پھونکنے کے بعد مردے قبروں سے نکل کر زندہ، میدان قیامت کی طرف چلیں گے اور تیسرا وہ ہوگا کہ حساب کتاب کے بعد مومنوں اور متقیوں کا گروہ جنت کی طرف اور کافروں مشرکوں کے گروہ دوزخ کی طرف لے جائیں گے۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَاۗءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ○

اور جس دن خدا ان کو جمع کرے گا (تو وہ دنیا کی نسبت ایسا خیال کریں گے) گویا گھڑی دن بھر سے زیادہ رہا ہی نہیں، آپس میں ایک دوسرے کی شناخت بھی کریں گے جن لوگوں نے خدا کے روبرو حاضر ہونے کو جھٹلایا، وہ خسارے میں پڑ گئے اور راہ یاب نہ ہوئے۔ (۱۰:۴۵)

حصور

پاکباز، وہ مرد جس کو کبھی عورت کی طرف رغبت نہ ہو، وہ شخص جو اپنے نفس کو ایسی باتوں سے روکے جو افضل وکمال کو منافی ہو۔ قرآن مجید میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کی صفت میں یہ لفظ مستعمل ہوا ہے۔

فَنَادَتْهُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ وَھُوَ قَاۗىِٕمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ○

وہ (زکریا) بھی عبادت گاہ میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے کہ فرشتوں (نے آواز دی) خدا تمہیں یحییٰ کی شہادت دیتا ہے، جو خدا کے فیض (یعنی عیسیٰ) کی تصدیق کریں گے اور سردار ہوں گے اور عورتوں سے رغبت نہ رکھنے والے اور (خدا کے) پیغمبر (یعنی) نیکوکاروں میں ہوں گے۔ (۳۹:۳)

حضانت

بچے کی پرورش کو عرب میں حضانت کہتے ہیں، اگر ماں باپ کا انتقال ہو جائے یا وہ معذور ہوں تو بچہ کی پرورش دادا، دادی یا نانا نانی کریں، اگر وہ بھی نہ ہوں تو رشتہ دار کریں ورنہ ذمہ داری اسلامی حکومت پر عائد ہوگی۔ حنفیہ مسلک یہ ہے کہ اگر لڑکا ہے تو اس کا نفقہ تین شرطوں کے ساتھ باپ پر واجب ہے (۱) لڑکے کے نام کوئی رقم یا جائیداد نہ ہو (۲) لڑکا نابالغ ہو اگر لڑکا بالغ ہو تو خود محنت کر کے کمائے، اگر جسمانی طور پر وہ کمزور ہو تو اس کے خرچ کی ذمہ داری باپ پر ہے، اگر لڑکا دین کی تعلیم حاصل کر رہا ہو تو اس صورت میں وہ بالغ ہو یا نابالغ اس کا خرچ باپ اٹھائے گا (۳) آزاد ہو، غلام نہ ہو، لڑکی کے اخراجات کی ذمہ داری دو شرطوں کے ساتھ باپ پر ہے۔

(۱) لڑکی کے نام کوئی جائیداد یا روپیہ جمع نہ ہو (۲) لڑکی آزاد ہو، کنیز نہ ہو، لڑکے کی پرورش کی مدت سات برس ہے اور لڑکی کی نو برس، اس مدت تک ماں طلاق ملنے کے بعد بھی بچوں کو اپنے پاس رکھ سکتی ہے، بشرطیکہ وہ فاسقہ یا فاجرہ نہ ہو، حنفیوں کے نزدیک لڑکی کی حضانت کی حقدار کے بالغ ہونے تک اس کی ماں ہوتی ہے، مگر دوسروں تینوں ائمہ کے نزدیک یہ ذمہ داری لڑکی کی شادی ہونے تک ہے۔ شیعہ حضرات ماں کے حق میں لڑکے کی حد تک دو سال اور لڑکی کے سلسلے میں سات سال مانتے ہیں۔

حضرت

حضرت بمعنی حضور، بزرگوں کے لئے کلمہ تعظیم، کسی بزرگ کے نام نامی کے ساتھ عزت واحترام کے طور پر حضرت کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ کتاب التصریفات میں لکھا ہے کہ علم تصوف میں الحضرات الخمس الالٰہیہ پانچ بتائے گئے ہیں۔

(۱) حضرت الغیب المطلق: وہ ہستی جس کا کوئی علم نہیں (۲) حضرت شہادۃ المطلق: جن کا علم حواس کو ہے (۳) حضرت العالم الارواح: فرشتوں اور ارواح کا روحانی عالم (۴) حضرت العالم المثال: کرۂ ارض پر موجود عالم کی طرح ایک عالم جو نظر نہیں آتا اور (۵) حضرت الجامع: مندرجہ بالا چار عالموں کا وجود۔

حضور: کلمہ تعظیم، آغا، سامنا، حاضری۔

حطمہ

تیز آگ، دوزخ کا تیسرا طبقہ۔

كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ○ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحُطَمَةُ ○ نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ○ الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ○ إِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُؤْصَدَةٌ○ فِي عَمَدٍ مُمَدَّدَةٍ○

ہرگز نہیں، البتہ وہ شخص حطمہ میں ڈالا جائے گا اور آپ کو معلوم ہے کہ حطمہ کیا ہے، وہ اللہ کی آگ ہے جو اس کے حکم سے سلگائی گئی ہے جو بدن کو لگتے ہی دلوں کو جا پہنچے گی۔ (۱۰۴:۵،۸)

حطیم: شکستہ، ٹوٹا ہوا، خانہ کعبہ سے باہر مغربی جانب کی ایک دیوار۔

حفظ العهد: وعدہ کی نگہبانی، ایک صوفی اصطلاح، اپنے مقام پر قائم رہنا۔

حق

ثابت، قائم، واجب، لازم، جائز، مولانا آزادؒ لکھتے ہیں کہ حق اسی چیز کو کہتے ہیں جو ثابت قائم اور اٹل ہو اور باطل کے معنی ہی یہ ہیں کہ مٹ جانا قائم و باقی نہ رہنا، پس جب وہ (قرآن) کسی بات کے لئے کہتا ہے کہ یہ حق تو وہ صرف دعویٰ نہیں ہوتا بلکہ دعوے کے ساتھ اس کے جانچنے کا ایک معیار بھی پیش کر دیتا ہے۔ یہ بات حق ہے، یعنی نہ ٹلنے والی اور نہ مٹنے والی بات ہے، پس جو بات اٹل ہوگی اس کا اٹل ہونا کسی نگاہ سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا، جو بات مٹ جانے والی ہے اس کا مٹنا ہر آنکھ دیکھے گی، چنانچہ وہ اللہ کی نسبت بھی الحق کی صفت استعمال کرتا ہے کیوں کہ اس کی ہستی سے بڑھ کر اور کونسی حقیقت ہے جو ثابت اور اٹل ہو سکتی ہے۔

ذلکم اللہ ربکم. پس یہ ہے تمہارا پروردگار الحق۔ (۴۰:۶۴)

وحی و تنزیل کو بھی وہ حق کہتا ہے کیوں کہ وہ دنیا کی ایک ثابت و قائم حقیقت ہے۔ جن قوتوں نے اسے مٹانا چاہا وہ خود ہی مٹ گئیں، حتیٰ کہ آج ان کا نام و نشان بھی باقی نہیں، لیکن وحی و تنزیل کی حقیقت ہمیشہ قائم رہی اور آج تک قائم ہے۔

قَدْ جَاءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ۔

کہہ دو کہ اے افرادِ نسل انسانی، بلاشبہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس وہ چیز آ گئی ہے جو حق ہے۔ (۱۰:۱۰۸)

اسی طرح وہ علامت و تعریف کے ساتھ کسی بات کو الحق کہتا ہے تو اس سے بھی مقصود یہی حقیقت ہے اور اسی لئے وہ اکثر حالتوں میں صرف الحق کہہ کر خاموش ہو جاتا ہے اور اس سے زیادہ کہنا ضروری نہیں سمجھتا۔

(مقدمہ ترجمان القرآن)

وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا○

اور کہہ دو کہ حق آ گیا اور باطل نابود ہو گیا، بے شک باطل نابود ہونے والا ہے۔ (۱۷:۸۱)

حقوق

اسلام نے معاشرت کے آداب و حقوق کی تعلیم تفصیل سے دی ہے۔ اس دنیا اور آخرت میں انسان کا سب سے بڑا تعلق خدائے تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ حقوق اللہ کے بارے میں یہ کہا گیا ہے کہ بندہ کو چاہئے کہ وہ اللہ کو ایک جانے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے، اس کی بے انتہا نعمتوں کے پیش نظر اس کا شکر ادا کرتا رہے۔ اس کی صفات اور قدرت کو پہچانے، اس کی مرضی کے موافق اعتقاد، اخلاق اور اعمال کو رکھے اور جن امور سے اس نے منع کیا ہے، ان سے پرہیز کرے اور اللہ کی رضامندی اور خوشنودی کو اپنا لائحہ عمل بنائے۔

حق رسول: حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے کی تصدیق زبان اور دل سے کرنا ضروری ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت عین اللہ کی محبت ہے۔ اس لئے اپنی اولاد سے زیادہ، اپنی جان سے زیادہ ان کی محبت کو عزیز رکھنا چاہئے۔

حقوق صحابہ: آنحضور صلی اللہ نے فرمایا جس نے صحابہ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی، جس نے ان سے دشمنی کی اس نے گویا مجھ سے دشمنی کی، جس نے ان کو اذیت پہنچائی اس نے مجھے اذیت پہنچائی۔

حقوق اہل بیت: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنے بعد دو مضبوط وسیلے ایک قرآن اور دوسرا عترت یعنی اہل بیت کو چھوڑتا ہوں اور نصف علم اس حمیرا یعنی حضرت عائشہؓ سے حاصل کرو۔

حقوق والدین کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے۔

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ۔

ہم نے انسان کو ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا (۴۶:۵) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی شخص نے پوچھا کہ اچھے برتاؤ کے لئے زیادہ حق کس کا ہے،

فرمایا۔"تیری ماں کا" پوچھا اس کے بعد؟ فرمایا"تیرے باپ کا" پوچھا اور اس کے بعد، فرمایا"جو قریب ہے اور پھر جو اس کے قریب ہے۔"

وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِىْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِى الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا۔

اگر تیرے والدین تجھ پر زور لگائیں کہ تو میرے ساتھ شرک کرے تو ان کی اطاعت مت کر اور دنیا کے کاموں کی حد تک ان کے ساتھ معروف طریقے سے پیش آ۔ (۱۵:۳۱)

حدیث قدسی یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ، اللہ کی رضامندی باپ کی رضامندی میں ہے اور اللہ کی ناخوشی باپ کی ناخوشی میں ہے۔

حقوق اولاد: جہاں اسلام نے اولاد پر ماں باپ کے حقوق کی پابندی کی ہے، وہاں ماں اور باپ پر بھی کچھ ذمہ داری اولاد کے لئے عائد کی ہے۔ کنز الاخلاق میں ہے کہ جس شخص نے اپنی حلال کمائی سے اپنی اولاد کی پرورش کی، سلیقہ سکھایا اور شادی کی، بے شک وہ شخص عباداللہ الصالحین میں شریک ہوگیا۔ حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ باپ کا کوئی عطیہ بیٹے کے لئے اس سے بڑھ کر کچھ اور نہیں کہ وہ اس کی اچھی تعلیم و تربیت کرے (بخاری)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملا کر ارشاد فرمایا کہ "جو شخص اپنی دو لڑکیوں کی پرورش سن بلوغت تک کرے وہ اور میں قیامت کے دن اس طرح آئیں گے۔ قرآن مجید میں ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ

اے ایمان والو اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو جہنم سے بچاؤ۔ (التحریم ۶۶:۶)

حقوق زوجین: چونکہ میاں بیوی ایک دوسرے کے لئے لازم و ملزوم ہیں، اس لئے اسلام نے ان کے متعلق نہایت صاف اور تاکیدی ہدایتیں فرمائی ہیں۔ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس عورت سے خاوند راضی ہے، وہ بہشت میں جائے گی، یہ بھی فرمایا کہ مومنوں میں زیادہ کامل الایمان وہ شخص ہے جو اخلاق میں بہتر ہے اور اپنی بیوی پر شفیق ہے۔

ایک حدیث نبوی یہ ہے فرمایا۔"تم میں وہی اچھا ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ اچھا ہے۔" ارشاد خداوندی:

فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ۔

پس نیک عورتیں فرماں بردار ہوتی ہیں اور شوہر کی غیر موجودگی میں اس کا امانت کی حفاظت کرتی ہیں۔ (۴:۳۴)

اور شوہروں کے لئے یہ حکم ہے وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (بیوی کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ ۴:۱۹)

فرمایا جیسا خود کھاتا ہے اس کو بھی کھلائے، جیسا خود پہنتا ہے اسے بھی پہنائے، اس کے منہ پر نہ مارے، اس کو تنہا چھوڑ کر نہ جائے بلکہ اس کے ساتھ رہے۔

حقوق اقرباء: قرآن مجید جابجا قرابت داروں کے ساتھ اچھے سلوک کی تائید کی گئی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے بھائی کا حق چھوٹے بھائی کے ساتھ باپ جیسا ہے، جو شخص زمین پر فساد کرے اور قطع رحم کرے، اس پر اللہ جل شانہ لعنت کرتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ کسی اجنبی مسکین مسلمان کو صدقہ دینے کا ایک ثواب ہے تو ذی رحم یعنی قریبی رشتہ دار کو جو نادار ہو صدقہ دینے کے دو ثواب ہیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرابت کے حق کو پامال کرنے والا اور اپنے برتاؤ میں رشتوں، ناتوں کا لحاظ نہ رکھنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

حقوق ہمسایہ: ارشاد باری تعالیٰ یہ ہے۔ وَالْجَارِ ذِى الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ۔ سے مراد وہ پڑوسی ہے جن کے ساتھ کوئی رشتہ داری نہ ہو صرف پڑوسی ہی کا تعلق ہو، جس میں غیر مسلم پڑوسی بھی ہیں اور والصاحب بالجنب سے مراد وہ لوگ جن کا کہیں اتفاقی ساتھ ہوگیا ہو جیسے سفر کے ساتھی یا مدرسہ کے ساتھی یا ساتھ رہ کر کام کرنے والے لوگ، ان تینوں قسم کے پڑوسیوں کے ساتھ اسلام نے بہتر سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمسایہ تین ہیں۔

(۱) پہلا وہ جس کا ایک حق ہو، دوسرا وہ جس کے دو حق ہیں اور تیسرا وہ جس کے تین حق ہیں وہ مسلمان رشتہ دار ہے۔ اس کو حق ہمسائیگی کے ساتھ حق تعالیٰ حاصل ہے اور جس کا ایک حق ہے، وہ مشرک ہمسایہ ہے۔



طب وصحت

ایک مفید سلسلہ

ایک نظر اِدھر بھی

حکیم امام الدین ذکائی

زیرہ: زیرہ اور مصری پیس کر پانی کے ساتھ پھانک لینے سے بواسیر کا درد دور ہوتا ہے۔

ادرک: ۱۲ گرام ادرک گڑ کے ساتھ لینے سے بواسیر میں فائدہ ہوتا ہے۔

سونف: سونف اور مصری دونوں کو پیس کر آدھا چمچ دودھ کے ساتھ پھانک لیں۔

سرسوں کا تیل: بواسیر بیماری جب درد زیادہ ہو، تو سرسوں کا تیل ہتھیلی پر ڈال کر اس پر تھوڑا سا پانی ملا کر ہتھیلی پر مسلیں اور روزانہ رفع حاجت سے فارغ ہو کر مقعد پر لگائیں، یہ بڑا مفید ہے۔

تلسی: تلسی کے پتوں کو پیس کر لیپ کرنے یا رس لگانے سے فائدہ ہوگا۔ تلسی کے پتوں کا استعمال بھی کریں۔

نیم: دس نیم کی نمولی کی گریاں سوندھا نمک یا مصری کے ساتھ ٹھنڈے پانی سے صبح وشام پھانک لینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ چار دن کے بعد آرام آنے لگے گا۔

خونی بواسیر کا غذائی علاج

(BLEEDINGPILES)

لیموں: گرم دودھ میں آدھے لیموں کا رس ڈال کر تین گھنٹے بعد پلائیں۔

لیموں کاٹ کر دونوں ٹکڑوں میں پسا ہوا کتھا بھریں، پھر دونوں ٹکڑے اوس میں رکھ دیں۔ روزانہ دونوں ٹکڑے صبح چوس لیں، اس سے بواسیر سے خون گرنا بند ہو جائے گا۔

آنولہ: خشک آنولے کو باریک پیس کر ایک چھوٹا چمچ صبح شام دو بار چھاچھ یا گائے کے دودھ کے ساتھ لینے سے خشک بواسیر میں فائدہ ہوتا ہے۔

انار: صبح وشام تازے پانی میں انار کے چھلکوں کو پیس کر کپڑے سے چھان کر پھانک لیں۔

پپیتا: خونی بواسیر میں پپیتا کھانا مفید ہے، پپیتا اچھا، پختہ ہونا چاہئے، کچے پپیتے کی سبزی بھی کھانی چاہئے۔

ناریل: خونی بواسیر میں ناریل کی جٹائیں جلا کر چینی ملا کر دس گرام پانی کے ساتھ پھانک لیں۔

پیاز: پیاز کا استعمال خونی اور خشک بواسیر کو ٹھیک کرتا ہے۔

مولی: کچی مولی کھانے سے بواسیر سے گرنے والا خون بند ہو جاتا ہے۔

ایک کپ مولی کے رس میں ایک چمچ دیسی گھی ملا کر صبح وشام پئیں، فائدہ ہوگا۔

کریلا: ایک چمچ کریلے کا رس شکر ملا کر پینے سے فائدہ ہوتا ہے۔

چنا: بھنے ہوئے گرما گرم چنے کھانے سے خونی بواسیر میں فائدہ ہوتا ہے۔

مسور کی دال: خونی بواسیر میں صبح کے ناشتے کے ساتھ مسور کی دال کھانے اور ایک گلاس کھٹی چھاچھ پینے سے فائدہ ہوتا ہے۔

تل: ۶۰ گرام سیاہ تل چبا چبا کر کھا کر دہی کا استعمال کریں، اس سے بواسیر سے خون گرنا بند ہو جاتا ہے۔ بواسیر پر تل کا لیپ کریں۔

املی: خونی بواسیر میں املی کے پتوں کا رس پینے سے فائدہ ہوتا ہے۔

جمیقند: چاول اور املی کے پتوں کے ساتھ جمیقند کی سبزی بنا کر کھانا مفید ہے۔

دہی: جب تک بواسیر سے خون آتا ہے، تب تک صرف دہی کھاتے رہیں۔ دوسری کوئی چیز نہ کھائیں، خون آنا بند ہو جائے گا۔

گھی: گھی، تل اور پسی ہوئی مصری سب ایک ایک چمچ لے کر ملا کر روزانہ تین بار کھائیں۔ بواسیر سے خون گرنا بند ہو جائے گا۔

میتھی: دانہ میتھی کا کاڑھا یا اسے دودھ میں اُبال کر پینے

سے بواسیر میں خون آنا بند ہوجائے گا۔

اسبغول: ایک چمچ اسبغول کا چھلکا گرم پانی یا گرم دودھ کے ساتھ رات کو پئیں۔

پھٹکڑی: رفع حاجت کے بعد روزانہ پھٹکری کو پانی میں گھول کر مقعد دھوئیں۔ اندر پچکاری دیں، اس سے خونی بواسیر میں فائدہ ہوگا۔

پھول گوبھی: سلاد کی صورت میں کچی پھول گوبھی کھائیں۔

سونف: سونف، زیرہ، دھنیا سب ایک چمچ دو کپ پانی میں اُبالیں، آدھا کپ رہنے پر چھان کر اس کا ایک چمچ دیسی گھی میں ملا کر پلانے سے خونی بواسیر میں فائدہ ہوگا۔

دھنیا: خونی بواسیر میں مصری ملا کر دھنئے کا رس پینا مفید ہے۔

پھلبہری (سفید داغ)

(LEUCODERMA)

سفید (Leuco) جلد (Derma) جلد کے سفید داغ (Leucoderma) یہ بیماری ابھی تک مشکل سے ٹھیک ہوتی دیکھی گئی ہے۔ مریض اور معالج دونوں صبر سے طویل عرصے تک علاج کرتے رہیں، تو یہ بیماری ٹھیک ہوجاتی ہے۔ علاج کے دوران دھبوں یا داغوں میں چھوٹے چھوٹے سیاہ نشان پیدا ہوتے ہیں اور یہ سیاہ نشان پھیلتے جاتے ہیں اور جلد کا رنگ نارمل ہوتا جاتا ہے۔ سفیدی دور ہوجاتی ہے اور اس طرح یہ ٹھیک ہوجاتے ہیں، یہ بیماری چھوت کی بیماری نہیں ہے، اس سے صرف جلد کا رنگ ہی سفید ہوتا ہے۔

وجوہات: سفید داغ کیوں ہوتے ہیں؟ ابھی صحیح وجوہات کا علم نہیں ہوسکا۔ پھر بھی مندرجہ ذیل وجوہات یا جسم پر ان کے پڑے برے اثرات سے سفید داغ ہوتے ہیں اور تیزی سے بڑھتے ہیں۔

(۱) جلد میں میلینن (Melanin) کی مقدار کم ہوجاتی ہے تو جلد کا رنگ سفید ہوجاتا ہے۔ (۲) پرانا قبض (۳) جگر کے عمل کا کمزور ہونا، یرقان (۴) معدے کی خرابیاں (۵) کرم (۶) ٹائیفائیڈ جیسی بیماریوں سے معدے اور آنتوں پر اثر پڑتا ہے (۷) پرانی پیچش (۸) کھانے پینے کی بے قاعدگی، کھانا ٹھیک طرح سے ہضم نہ ہونا (۹) پسینہ ٹھیک طرح سے نہ نکلنا (۱۰) موروثی (۱۱) بہت زیادہ ذہنی تفکرات (۱۲) آتشک (۱۳) چوٹ، جلنا (۱۴) کمر پر تنگ کپڑے پہننا (۱۵) کان، دانت، گلے کا خراب ہونا (۱۶) گوشت خوری۔

بیماری کی علامات: سفید داغ جسم پر کہیں بھی ہوسکتے ہیں، شروع میں ہاتھ، کہنی، چہرہ، ٹخنے، پاؤں اور جو حصے دباؤ میں گرفتار، جیسے کمر میں آزار بند کی جگہ وغیرہ پر سفید داغ ہوتے ہیں۔ آہستہ آہستہ دھبے ایک دوسرے سے ملتے ہوئے سارے جسم پر پھیل جاتے ہیں، ان دھبوں سے جسم میں کسی قسم کا درد نہیں ہوتا۔ اس لئے مریض ان کے علاج کی طرف چھوٹا سا سفید داغ ہونے پر کوئی توجہ نہیں دیتا۔ جب انگلیوں کی نوکیں، ہتھیلی، تلوے، ہونٹ وغیرہ سفید ہوجاتے ہیں، تو ایسے مریضوں کا علاج کرنے میں طویل عرصہ لگتا ہے اور سارے حصے سفید ہونے کے بعد ٹھیک ہونے کا امکان بہت کم ہوتا ہے، جب دھبے شروع ہی ہوئے ہوں اور دو تین انچ تک پھیلے ہوں تو علاج کرنے سے ٹھیک ہوجاتے ہیں، یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ علاج سے کچھ دھبے ٹھیک ہوجاتے ہیں اور کچھ نئے بھی نکل آتے ہیں۔

اس کے علاج میں عموماً ایک دو سال لگ جاتے ہیں، ہومیو پیتھک علاج سے یہ بیماری دور ہوجاتی ہے۔

غذا سے علاج

انار: انار کے چھلکوں کو چھاؤں میں خشک کر کے باریک پیس کر کپڑے سے چھان لیں۔ ۸ گرام صبح اور ۸ گرام شام کو روزانہ تازہ پانی سے پھانک لیں۔

چنا: مٹھی بھر سیاہ چنے اور ۱۰ گرام تریھلہ چورن (ہرڑ، بہیڑہ، آنولہ) ۱۲۵ گرام پانی میں بھگودیں، بارہ گھنٹے بعد ان کو موٹے کپڑے میں باندھ دیں اور بقایا پانی کپڑے کی پوٹلی پر ڈال دیں، پھر چوبیس گھنٹے بعد پوٹلی کھولیں، اس طرح ان کو نپلیں نکل آئیں گی، اگر کسی موسم میں کونپلیں نہ نکلیں تو ایسے ہی کھالیں، اس طرح کونپلوں والے چنے چبا چبا کر لگاتار چھ ہفتے کھانے سے سفید داغ دور ہوجاتے ہیں۔

سفید داغوں کے علاج کے دوران نمک کھانا چھوڑ دیں، تو جلدی فائدہ ہوتا ہے۔ چنے کے آٹے کی روٹی بغیر نمک کے کھائیں، اسے تازہ گھی لگا کر اور گھی ڈال کر کھاسکتے ہیں۔ چنے کی دال کھائیں، بغیر نمک

کے چنے کی روٹی کھاتے رہنے سے ہی بغیر کسی دوائی کی مدد سے بیماری ٹھیک ہوسکتی ہے۔ اگر طویل عرصے تک صرف چنے کی روٹی کھانا مریض کے لیے مشکل ہو، تو گیہوں اور چنا دونوں کو ہم وزن ملا کر روٹی کھائیں۔ چنے کی دال کی طرح کبھی کبھی چھلکے والی مونگ کی دال لے سکتے ہیں۔ سبزیوں میں پالک، گاجر، قلیل مقدار میں آلو لے سکتے ہیں۔

کیلشیم آمیز کھانا، وٹامن ڈی کا استعمال مفید ہے، دھوپ میں وٹامن ڈی ملتا ہے، سفید داغ کے مریضوں کو دھوپ مفید ہے۔

کھٹی چیزیں، گوشت، خاص کر مچھلی، چاول، تیل، گڑ، مرچ نہ کھائیں، ان کا پرہیز کریں۔ سالن کے طور پر مندرجہ ذیل چیزوں میں سے کوئی چیز لمبے عرصے تک استعمال کرنی چاہیے۔

باتھو ساگ: روزانہ باتھو کا ساگ اُبال کر، نچوڑ کر اس کا رس پئیں اور اس کا ساگ کھائیں۔ بتھوے کے اُبلے ہوئے پانی سے جلد کو دھوئیں۔

بتھوے کے کچے پتے پیس کر نچوڑ کر رس نکال لیں، دو کپ رس میں آدھا کپ تل کا تیل ملا کر ہلکی آنچ پر گرم کریں۔ جب رس جل کر تیل ہی رہ جائے تو چھان کر شیشی میں بھر لیں، روزانہ سفید داغوں پر لگائیں، لمبے عرصے تک لگاتے رہیں، فائدہ ہوگا۔

اخروٹ: اخروٹ میں ایسا "ٹوکسک" (Toxic) اثر ہوتا ہے کہ اخروٹ کے درخت کی جڑوں کے قریب مٹی سیاہ ہوجاتی ہے۔ اخروٹ کھاتے رہنے سے سفید داغ ٹھیک ہوجاتے ہیں۔

نیم: نیم کے پتے، پھول، نمولی، سب خشک ہم وزن لے کر پیس لیں اور روزانہ ایک چمچ پھانک لیں۔

لہسن: لہسن کے رس میں ہرڑ ملا کر لیپ کرتے رہنے سے سفید داغ مٹ جاتے ہیں۔

چھاچھ: چھاچھ پینا سفید داغوں میں مفید ہے۔

ارڈ: ارڈ کو پانی میں پیس کر سفید داغوں پر چار مہینے لیپ کرنے سے سفید داغ مٹ جاتے ہیں۔

ہلدی: ۱۲۵ گرام پسی ہوئی ہلدی کو ۵۰۰ گرام اسپرٹ میں ملا کر شیشی کو کارک لگا کر دھوپ میں رکھ دیں، دن میں تین بار زور سے ہلائیں۔ تین دن بعد چھان کر دوبارہ شیشی میں بھر لیں، یہ ہلدی کا ٹنکچر ہے اسے روزانہ تین بار داغوں پر لگانے سے فائدہ ہوگا۔

تلسی: ایک جڑ سمیت تلسی کا تازہ سبز پودا لیں، اسے دھو کر صاف کرلیں، پھر اسے پیس کر آدھا کلو تل کے تیل میں ملا کر ہلکی آنچ پر پکائیں، پانی جل جانے اور تیل بچنے پر مل کر چھان لیں، یہ تلسی کا تیل تیار ہے۔ اسے سفید داغوں پر لگائیں۔

پھوڑوں کا غذائی علاج

(ABSCESS)

امرود: پھوڑے، پھنسیاں، خون کی خرابی یا خارش ہوگئی ہو تو چار ہفتوں تک روزانہ دوپہر کو ۲۵۰ گرام امرود کھائیں، اس سے پیٹ صاف ہوگا، گرمی دور ہوگی۔ خون صاف ہوگا اور پھوڑے پھنسیاں، خارش ٹھیک ہوجائے گی۔

ہرڑ: اگر پھوڑا پک گیا ہو تو ہرڑ کو جلا کر باریک پیس کر ویزلین میں ملا کر مرہم بنا کر لگائیں۔ ایک چمچ پسی ہوئی ہرڑ ایک گلاس پانی میں اُبال کر پانی چھان کر ہلکے گرم پانی سے پھوڑے پر سینک کریں، دھوئیں، خارش والی جگہ کو بھی دھو سکتے ہیں، فائدہ ہوگا۔

بتھوا ساگ: پھوڑے پھنسی، سوجن پر باتھو کو پیس کر سونٹھ اور نمک ملا کر گیلے کپڑے میں باندھ کر کپڑے پر گیلی مٹی لگا کر آگ یا ببول میں سینک لیں، اس کو گرم گرم باندھیں، پھوڑا بیٹھ جائے گا یا پک کر جلدی پھوٹ جائے گا۔

مسور کی دال: مسور کے آٹے کی پلٹس لگانے سے پھوڑا جلدی پھوٹ کر مواد خشک ہوجاتا ہے۔

زیرہ: دودھ پلانے والی عورت کے پستان میں گانٹھ، پھوڑا ہوجائے تو زیرے کے پانی میں پیس کر پستان پر لگانے سے آرام آتا ہے۔

سرخ مرچ: پھوڑے پھنسیوں پر سرخ مرچ پیس کر لگائیں۔

پانی: پھوڑے پر پہلے تین منٹ گرم پانی سے سینک کریں، پھر ایک منٹ ٹھنڈے پانی سے ٹکور کریں، اس طرح دس منٹ صبح دس منٹ شام کو سینک کرنے سے امید افزا فائدہ ہوگا۔

گاجر: گاجر کی گرم پلٹس باندھنے سے پھوڑے، پھنسیوں میں فائدہ ہوگا، یہ پھوڑے، پھنسیوں کے جمے ہوئے خون کو پگھلا دیتی ہے۔

املی: پھوڑے پھنسیاں ہونے پر املی کو پانی سے مسل کر پینے

سے فائدہ ہوتا ہے۔

پیاز: اگر گانٹھ یا پھوڑا پک گیا ہو، نا قابل برداشت درد ہو رہا ہو، تو پیاز کو کوٹ پیس کر اس میں ہلدی، گیہوں کا آٹا، پانی اور خالص گھی ملا کر تھوڑی دیر آگ پر رکھ کر پکا کر پلٹس بنالیں، پھر گرم گرم پھوڑے یا گانٹھ پر باندھیں، اس سے پھوڑا پھوٹ جائے گا، آپریشن کی ضرورت نہیں ہوگی۔

لہسن: پھوڑا یا زخم ہو جانے پر لہسن کا استعمال کرنے پر یہ جلدی ٹھیک ہو جاتے ہیں، پھوڑا، پھنسی ہونے پر شروع ہی میں لہسن کا لیپ کرنا اچھا ہے۔ جن پھوڑوں میں کیڑے پڑ جاتے ہیں ان پر لہسن لگانے سے کیڑے ختم ہو کر پھوڑا بھی ختم ہو جاتا ہے۔

چاول: پسے ہوئے چاولوں کی پلٹس سرسوں کے تیل میں بنا کر باندھنے سے پھوڑا پھوٹ جاتا ہے اور مواد باہر نکل جاتا ہے۔

اڑد: اگر پھوڑے سے گاڑھی اور زیادہ پیپ نکلے تو اڑد کی پلٹس باندھیں۔

دھی: اگر پھوڑے میں سوجن درد اور جلن ہو تو پانی نکالا ہوا دہی باندھیں، دن میں تین بار ایسا کریں۔

اجوائن: پھوڑے، پھنسی کی سوجن ہو تو اجوائن لیموں کے رس میں پیس کر لیپ کریں۔

مہندی: مہندی کے پتوں کو اُبال کر اس کے پانی سے دھونے سے پھوڑے، پھنسی کا خاتمہ ہوتا ہے۔

نیم: پھوڑے کی پہلی حالت میں نیم کے پتے پانی کے ساتھ لیپ کرنے سے بیٹھ جاتے ہیں، بیٹھ جانے کی حالت نہ رہنے پر یعنی پھوڑے کی درمیانی حالت میں نیم کے پتے شہد کے ساتھ پیس کر لیپ کرنے سے پھوڑا پک کر پھوٹ جاتا ہے، پھوٹ جانے کے بعد نیم کے پتوں کو پیس کر گھی کے ساتھ گرم کر کے لیپ کرنے سے زخم خشک ہو جاتا ہے، نیم کے پتوں کو پانی میں اُبال کر زخموں کو دھونا چاہئے۔

نیم کی چھال پیس کر پھنسیوں پر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

نیم کے پتوں کو گرم کر کے باندھنے سے بھی پھوڑوں میں فائدہ ملتا ہے۔

دوب: پکے پھوڑوں پر روزانہ دوب پیس کر لیپ کرنے سے پھوڑا پھوٹ جاتا ہے۔

مٹی: پھوڑا بڑا اور سخت ہو اور پھوٹ نہ رہا ہو تو اس پر گیلی مٹی کا لیپ کریں اس سے پھوڑا پھوٹ کر مواد باہر آجائے گا، بعد میں مٹی کی پٹی باندھتے رہیں۔

تلسی: تلسی کے پتے پانی میں اُبال کر اس پانی سے پھوڑوں کو دھوئیں، تازہ پتے پیس کر پھوڑوں پر لگائیں۔ تلسی کے پتوں کا رس ۲۵۰ گرام، ناریل کا تیل ۲۵۰ گرام، دونوں کو ملا کر دھیمی آگ پر گرم کریں، پانی جل جانے پر گرم تیل میں ہی ۱۲ گرام موم ڈال کر ہلائیں، یہ مرہم لگانا مفید ہے۔ پھوڑے، پھنسیوں کے لئے مرہم: خون کی خرابی کے باعث پھوڑے، پھنسی ہو کر زخم بن جاتے ہیں، زخم آسانی سے ٹھیک نہیں ہوتے، ان پر نیم کا مرہم کام کرتا ہے، اس کو بنانے کا طریقہ مندرجہ ذیل ہے۔ ۱۷۵ گرام نیم کے پتے بغیر پانی ڈالے پیس لیں، اب تانبے کے برتن میں اتنا ہی سرسوں کا تیل ڈال کر گرم کریں، جب تیل سے دھواں پیدا ہونے لگے، تو پسی ہوئی نیم تیل میں ڈالیں، جب سیاہ پڑ جائے تو اتار لیں اور ٹھنڈا ہونے دیں، پھر اسے اسی تیل میں کافور ڈال کر پیس لیں، مرہم تیار ہے، اسے پھوڑے پھنسیوں پر لگائیں۔

☆☆☆☆☆

راہِ طریقت

تصوف وسلوک

قسط نمبر: ۷

از قلم: حضرت مولانا پیر ذوالفقار علی نقش بندی مدظلہ العالی

ادب ایک ۲۴: جو ورد وظیفہ مرشد تعلیم کرے اسی کو اپنا معمول بنائے اس کے علاوہ تمام وظیفے چھوڑ دے خواہ اپنی طرف سے شروع کئے ہوں یا کسی دوسرے نے بتائے ہوں۔ البتہ اعمال مسنونہ مستثنٰی ہیں۔

فائدہ: یہ بات عامۃ الناس میں بھی مشہور ہے کہ مریض کو ایک وقت میں ایک طبیب کی دوا استعمال کرنی چاہئے اسی طرح سالک کو فقط اپنے ہی شیخ کے بتائے ہوئے معمولات پر عمل کرنا چاہئے۔ اس کی اصل ''وحرمنا علیہ المراضع'' ہے۔ اپنی مرضی سے یا کسی اور کے کہنے پر مزید وظائف کو اپنائے گا تو نقصان اٹھائے گا۔ مبتدی کے لئے وظائف دوا کی مانند اور منتہی کے لئے غذا کی مانند ہوتے ہیں۔ وظائف میں ثواب کی نیت کرنا برا نہیں ہے۔ ''وفی ذلک فلیتنافس المتنافسون'' (اور حرص کرنے والوں کو ایسی چیز کی حرص کرنا چاہئے)

اس کی دلیل ہے، سالک کو چاہئے کہ اپنے عمل کو اتنا کامل بھی نہ سمجھے کہ ناز پیدا ہو اور اتنا ناقص بھی نہ سمجھے کہ مایوسی ہو۔ ''یدعون ربھم خوفا وطمعا'' (السجدہ: آیت ۱۶)

(ایمان والے اپنے رب کی عبادت خوف اور امید کے درمیان کرتے ہیں) میں یہی راز پوشیدہ ہے۔

اوراد وظائف صبح وشام کرنے کی قرآنی دلیل ''یسبح لہ فیھا بالغدوِ وَالاٰصال'' ہے۔

ادب ایک ۲۵: شیخ کے پاس بیٹھ کر وظیفہ وغیرہ میں مشغول نہ ہو اگر کچھ پڑھنا لازمی ہو تو اس کی نظر سے پوشیدہ بیٹھ کر پڑھے۔

فائدہ: مرشد کی موجودگی میں سالک کو رابطہ قلبی میں جو فائدہ ملتا ہے وہ ذاکر و وظائف سے نہیں ملتا۔ مرشد کی مثال سورج کی مانند اور مرید کی مثال پھل پھول کی مانند ہوتی ہے۔ جس طرح سورج کی حرارت سے پھلوں کا ذائقہ بہتر ہو جاتا ہے یا پھولوں کی رنگت میں خوشنمائی آتی چلی جاتی ہے، اسی طرح مرشد کی توجہات سے سالک کے دل میں نورانیت آتی رہتی ہے، اگر مرید کوئی وظائف کرنا چاہے تو شیخ کی نظر سے پوشیدہ بیٹھ کر کرے۔

ادب ایک ۲۶: جو کچھ فیض باطنی اسے پہنچے مرشد کا طفیل سمجھے اگرچہ خواب یا مراقبہ میں دیکھے کہ کسی دوسرے بزرگ سے فیض پہنچ رہا ہے تو یہ خیال ترک کرے کہ میرے مرشد کا کوئی لطیفہ اس بزرگ کی صورت میں ظاہر ہوا ہے۔

فائدہ: جس طرح ایک بلب تار سے جڑا ہوا ہوتا ہے اسے جو بھی بجلی پہنچتی ہے اسی تار کے ذریعے سے پہنچتی ہے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ بجلی تربیلا ڈیم سے آرہی ہے یا منگلا ڈیم سے، بجلی جس پاور اسٹیشن سے بھی آئے گی اسی تار سے ہو کر بلب کو ملے گی۔ اسی طرح مرید کو جو بھی باطنی فیض پہنچتا ہے وہ شیخ کے قلب سے ہو کر پہنچتا ہے اگرچہ وہ فیض پیچھے کسی بھی بزرگ کی طرف سے آرہا ہو، اسی لئے کوئی مرید ظاہر میں کسی دوسرے بزرگ سے فیض ملتا دیکھے تو بھی یہی گمان کرے کہ میرے شیخ کا کوئی لطیفہ اس شکل میں ظاہر ہو کر مجھے فیض پہنچا رہا ہے۔ مرید کی توجہ کا قبلہ ہمیشہ ایک ہی ہونا چاہئے اس کو کہتے ہیں۔

ع یک گیر محکم گیر

(ایک ہی شیخ بنالو اور ان کو ہی مضبوط پکڑو)

حضرت خواجہ محمد سعید قریشیؒ ایک مرتبہ سرہند شریف حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مزار اقدس پر حاضر ہوئے۔ آپ کے خلفاء میں سے حضرت سید زوار حسین شاہؒ، حضرت مولانا محمد سعید گوہانویؒ اور مریدین میں سے بھی چند حضرات رفیق سفر تھے۔ مزار مبارک پر کافی دیر مراقبہ کرنے کے بعد حضرت مجدد الف ثانیؒ سے ہم کلامی نصیب ہوئی، مختلف

امور پر گفتگو کے بعد حضرت مجددؒ نے فرمائش کی کہ اپنے خلفاء (سید زوار حسین شاہؒ اور مولانا محمد سعید گوہانویؒ وغیرہم) کو کچھ دن یہیں میرے پاس چھوڑ جائیں۔ حضرت خواجہ صاحبؒ نے اپنے خلفاء سے فرمایا کہ اب میں تو آگے سفر کے لئے روانہ ہورہا ہوں۔ آپ حضرات فیصلہ کرلیں کہ کیا کرنا ہے۔ مولانا محمد سعید گوہانویؒ سے پوچھا۔ ''حضرت آپ کا حکم ہے کہ ہم یہاں ٹھہریں یا ہماری مرضی پر ہے کہ یہاں ٹھہریں یا ساتھ سفر پر جائیں۔'' حضرت نے فرمایا۔ ''آپ حضرات کی مرضی پر ہے میں نے تو حضرت مجدد الف ثانیؒ کا پیغام پہنچادیا ہے۔'' مولانا گوہانویؒ نے کہا۔ حضرت! ہم آپ کے ساتھ جائیں گے ہمارے مجدد تو آپ ہیں۔''

سبحان اللہ۔ مرشد کے ساتھ وابستگی ہو تو ایسی، دعوت دی جارہی ہے حضرت مجددؒ کی طرف سے جو اپنے سلسلے کے سرخیل بزرگ ہیں، پیغام پہنچارہے ہیں اپنے پیرومرشد، تو اس سب کے باوجود یہ کہنا کتنا عجیب ہے کہ حضرت! ہمارے مجدد تو آپ ہیں۔ اسی لئے ان حضرات کو ایسی ایسی کیفیات ملتی تھیں کہ آج کا سالک ان کی گرد راہ کو بھی نہیں پہنچ پاتا۔ ''الاّ ما شآء اللہ''

حضرت خواجہ ابوسعید خرازؒ کے خاندان میں آباؤ اجداد سے ایک خرقہ چلا آرہا تھا، مشہور تھا کہ خاندان کے مشائخ نے اپنی توجہات کو اس میں شامل کیا ہوا ہے۔ کئی مرتبہ اس خرقہ کی برکات ظہور میں آئیں۔ حضرت خواجہ صاحبؒ کو ان کے پیرومرشد نے جب اجازت وخلافت دی تو انہوں نے بھی ایک خرقہ عطا فرمایا۔ یہ دونوں خرقے حضرتؒ کے استعمال میں رہے۔ جب آپ پر مرض الموت کا غلبہ ہوا، تو آپ نے ایک خادم سے کہا کہ خرقہ لاکر میرے اوپر ڈال دو تاکہ میں اس کے فیوضات سے مستفیض ہوں۔ خادم نے پوچھا، حضرت! کونسا خرقہ؟ حضرتؒ نے فرمایا کہ مجھے اپنے آباؤ اجداد کے خرقے کا بہت احترام ہے، لیکن اس وقت میرے پیرومرشد کا عطا کردہ خرقہ لاؤ۔ میں آخری وقت میں اپنے پیرومرشد کے انوارات میں مستغرق ہوکر مرنا چاہتا ہوں۔

ادب ایک ۲۷: مرشد کا کلام دوسروں کے سامنے اس قدر بیان کرے، جس قدر لوگ سمجھ سکیں جس بات کے بارے میں یہ گمان ہو کہ عام لوگوں کی سمجھ سے بالا ہے تو اسے ہرگز بیان نہ کرے، کیونکہ بعض باتیں صرف خواص کے لئے ہوتی ہیں۔

فائدہ: سالک کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ مرشد کی صحبت میں سنی ہوئی معرفت کی باتیں ہر خاص وعام کو سناتا پھرے۔ کچھ باتیں سمجھنے کے لئے استعداد کی ضرورت ہوتی ہے، اگر استعداد نہ ہو تو ایسی باتیں فائدے کی بجائے نقصان دیتی ہیں۔ حدیث پاک میں آیا ہے۔ ''کلموا الناس علی قدر عقولھم'' (لوگوں سے ان کی عقلوں کے مطابق بات کرو)

ادب ایک ۲۸: اگر کوئی مرتبہ یا منصب عنایت ہو تو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے قبول کرے، دل میں کوئی دینوی خیال نہ آئے۔

فائدہ: اگر مرشد کوئی منصب یا مرتبہ عطا کریں تو نعمت غیر مترقبہ سمجھتے ہوئے جان ودل سے قبول کرے۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ادا کرے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں قابلیت نہیں قبولیت شرط ہے۔ وہ چاہے تو خاک سے افلاک تک پہنچائے۔ کس کی مجال ہے کہے۔ ''اھؤلاء من اللہ علیھم من بیننا'' حضرت فضیل بن عیاضؒ کو رہزنوں کے گروہ سے چنا، ولیوں کا سردار بنادیا۔ خالد کو بت پرستی سے نکالا اور سیف اللہ کا تاج پہنادیا۔ وہ اگر مہربانی کی نظر ڈالے تو سب عیب ہنر ہیں، مٹھی بھر خاک قدموں کے نیچے آنے والی سے کہا۔ ''انی جاعل فی الارض خلیفہ'' لطف الٰہی کا جھونکا چلتا ہے تو مردود کو مقبول بنتے اور خاک کو کیمیا بنتے دیر نہیں لگتی۔ وہ چاہتا ہے تو کتے کو ولیوں کی صف میں بٹھا کر قرآن میں اس کے تذکرے کردیتا ہے اور ''کلبھم باسط'' کے الفاظ کہہ کر مرتبہ بڑھادیتا ہے، کبھی میخانہ رحمت جوش میں آتا ہے تو مطلوب خود طالب کو کھینچتا ہے پھر محروم رہنے کا کیا سوال۔ پھر تو مٹی بھی سونا بن جاتی ہے، رہی بات یہ کہ سالک سوچے میں اس قابل نہیں قابل تو مرتے وقت تک نہیں ہوں گے۔ جس نے سوچا میں اب اس قابل ہوگیا ہوں یہی اس کی ناقابلیت کی دلیل ہے۔

ادب ایک ۲۹: اپنے شیخ کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے شیخ کی طرف بغرض بیعت رجوع نہ کرے تاکہ سعادت مندی کی دولت سے مالامال ہو۔

فائدہ: سالک کو اپنے مرشد کے علاوہ دوسرے مشائخ سے استفادہ کرنے کی درج ذیل صورتیں پیش آسکتی ہیں۔

(۱) بیعت کا تعلق ایک شیخ سے تھا، مگر روزگار یا تعلیم کے سلسلے میں کسی دوسرے ملک جانا پڑا۔ وہاں کا ماحول انتہائی خراب، شیخ سے رابطہ مشکل مگر اپنے ہی سلسلے کے کسی مقامی بزرگ کی صحبت میسر ہے تو ایسی

صورت میں اپنے مرشد کی اجازت سے اس مقامی بزرگ کو پیر بنالے۔ پہلے والے شیخ پیر طریقت ہوں گے۔ دوسرے پیر تعلیم، ایک وقت میں دو شیوخ سے تعلق کتب میں منقول ہے۔

(۲) مرشد سے بیعت کا تعلق تو بہت عرصے رہا مگر فائدہ نہیں ہوا تو ان کا ادب واحترام دل میں رکھتے ہوئے ان کی اجازت سے کسی دوسری جگہ بیعت کرلے، مقصود تو اصلاح ہے۔

(۳) اپنے شیخ کے اکابرین میں سے کوئی بزرگ بقید حیات ہوں اور دل ان سے بیعت برکت کے لئے آمادہ ہو، تو شیخ کی اجازت سے بیعت برکت کرسکتا ہے۔ حضرت خواجہ محمد عبدالمالک صدیقیؒ نے حضرت مرشد عالمؒ کو اسباق طے کروائے اور مزید توجہات کے لئے اپنے پیر خانے مسکین پور شریف بھیجا۔ حضرت سید فضل علی قریشیؒ نے کئی دن توجہات دیں پھر اجازت وخلافت دی اور بیعت کیا یہ بیعت ثانی اپنے پیرو مرشد کی رضا وخوشنودی سے ہوئی۔

ادب ایک ۳۰: جب مرشد اس دار فانی سے رحلت فرما جائے، تو اس کے لئے دعائے مغفرت اور ایصال ثواب کرے تاکہ تعلق روحانی باقی رہے۔

فائدہ: سالک کا انگ انگ اسی ہستی کے احسانات میں ڈوبا ہوتا ہے جو وصول الی اللہ کا ذریعہ بنے۔ اگر وہ وفات پاجائے تو ایصال ثواب کو یوں سمجھیں جیسے روزانہ تحفہ بھیج رہے ہوں۔ قرآن مجید پڑھ کر، نوافل پڑھ کر، صدقہ وخیرات کرکے، ذکر ومراقبہ کرکے درود پاک واستغفار کرکے، تسبیحات پڑھ کر، نفلی روزہ رکھ کے، مساجد ومدارس بنواکر اپنے مرشد کو ثواب پہنچایا جاسکتا ہے۔

علامہ شامیؒ نے لکھا ہے کہ فرض اور واجب کے علاوہ ہر نفل عبادت کا ثواب پہنچایا جاسکتا ہے۔ علماء نے لکھا ہے کہ جو شخص کسی کی طرف سے حج کرے تو یہ ان کے لئے حج کا بدل ہوسکتا ہے ان کی روح کو آسمان میں خوشخبری دی جاتی ہے اور یہ کسی کی طرف سے حج کرنے والا شخص اللہ کے نزدیک تابع فرمان شمار ہوتا ہے۔

بیماری نامہ مع ایام

دن	ستارہ	دن رات	علامات	صدقہ
شنبہ (ہفتہ) ۳۵۷	زحل	۸ دن	بیماری غم یا تلخ یا چشم زخم ہے سر کا چکرانا بدن کانپنا اور سارے جسم کا بھاری ہونا، پیاس لگنا، نیند کا نہ آنا، اگر بیمار بچہ ہے تو تمام دن رات روئے گا، اور دودھ دیکھ کر منہ پھیر لے گا۔ بچہ کو نظر بد لگی ہے کسی غیر عورت کے سامنے بچے کو دودھ پلایا ہے، آنکھوں میں معمولی سرخی آجاتی ہے۔	کالی معاش اور جامہ سیاہ اور تھوڑا لوہا صدقہ دینا چاہئے
شب شنبہ (ہفتہ) ۶۵۹	زحل	۸ دن	اگر بیمار شب شنبہ (ہفتہ) کو ہوئے تو پری یا خبیث کا سایہ ہے۔ سر میں چکر، بھاری پن بے چینی، نقاہت وکمزوری محسوس کرتا ہے۔	سیاہ رنگ کا کپڑا چار گز اور لوہا کا ٹکڑا صدقہ دینا چاہئے
یکشنبہ اتوار ۳۸۷	شمس	۱۴ دن	مریض نے ننگے بدن کھانا کھایا ہے اور چاول کھایا ہے، درد سر اور بدن گرم ہوگا۔ اور تمام دن ورات بیقرار رہے چین رہتا ہے، آنکھیں سرخ اور چہرہ زرد ہوگا، خواب میں ڈرے گا، کسی سے بات کرنا اچھا نہیں لگے گا۔	چاول یا مریض کا پہنا ہوا کپڑا یا سات روٹی کسی کو دے۔
شب یکشنبہ اتوار	شمس زحل سنبلہ	۷ دن	اس شب کے مریض کو بہ سبب کالی پری اور دیو خبیث کا سایہ ہے، بدن سست ہوگا۔	سوگز کپڑا زرد رنگ کا ہلدی اور
(اتوار) ۶۸۹			ڈراؤنے خواب دیکھے گا اور کسی سے بات نہیں کرے گا۔	زردہ چاول صدقہ کریں
دو شنبہ ۳۶۷	قمر	۱۰ دن	علامت: دردسر، سستی جگر اور تمام بدن میں درد اگر بچہ بیمار ہو تو ام الصبیان ہے ام الصبیان ڈائنہ کو کہتے ہیں ڈائنہ جب بچے کو اپنا دودھ پلا دیتی ہے تو تو بچہ پھر ماں کا دودھ نہیں پیتا یہاں تک کہ سوکھ کر ہلاک ہوجاتا ہے۔	ہلدی سیندور سفید مرغی تل او تیل صدقہ کریں
شب دو شنبہ ۶۶۹	قمر	۱۰ دن	اس رات کو بیماری بہ سبب نظر جو گیان وفقیر کے ہے۔ علامت ڈراؤنے خواب آنا بدن میں سستی وکاہلی پسلیوں میں چبھن پیٹ میں درد اور دل میں دھڑکن وگھٹن وغیرہ۔	سفید تل سفید کپڑہ سوا گز اور ایک مرغ صدقہ دے
سہ شنبہ ۴۲۲	مریخ	۱ دن	منگل کے روز بیمار ہو تو بیمار دیو سبب کے ہے اور اس کے گھر میں آسیب ہے یا اس کے گھر میں کوئی درخت ہے اس پر کوئی آسیب ہے۔ علامت جاگنے سے ناف اور شکم میں درد ہوتا ہے اور نیند کم آتی ہے تمام بدن کانپتا ہے آنکھیں چڑھی رہتی ہیں۔	سرخ رنگ کا کپڑہ سوا گز، سفید رنگ کا پھول اور مسور کی دال

دن	ستارہ	دن رات	علامت	صدقہ
شب سہ شنبہ ۷۲۴	مریخ	۱ دن	اگر کوئی منگل کی رات کی بیمار ہوتو یہ سبب کسی خبیث یا کسی ڈائن کی نظر بد کی ہے۔ علامت یہ ہے کہ پیشاب میں بدبو، ڈر، خوف دہشت اور تمام بدن میں چبھن ہوتی ہے اور اگر حاملہ عورت رات میں سوتے سے اٹھی ہے اور آسیب پر نظر پڑی ہے اور ڈر گئی ہے۔	سرخ کپڑا سوا گز اور ایک بچہ کبوتر کا اور شیر برنج
چہار شنبہ بدھ ۵۶۶	عطارد	دن	اگر کوئی بدھ کے دن بیمار ہوا ہوتو بیماری بہ سبب کسی بزرگ کی بے ادبی کی ہے یا غم ہے علامت یہ ہے کہ سینہ، سر پیٹھ اور پہلو میں درد رہتا ہے اور اگر بچہ بیمار ہے تو بوجہ نظر جوگیان وفقیر کے ہے کہ بچہ ماں کا دودھ نہیں پیتا اور سست رہتا ہے	چاول دال مونگ اور کپڑا سبز رنگ کا صدقہ کرنا چاہئے
شب چہار شنبہ بدھ ۸۶۸	عطارد	۱۰ دن	اگر کوئی بدھ کی رات میں بیمار ہوتو بے وجہ غم کے بیمار ہے سستی وکاہلی، دم کا گھٹنا، طبیعت کا پریشان رہنا کھانا پینا بند ہو جانا۔ چہرہ کا رنگ زرد ہو جانا	سبز کپڑا سوا گز چاول اور دوروٹیاں
پنج شنبہ جمعرات	مشتری	۱۰ دن	اگر جمعرات کو بیمار ہوتو بیماری وجہ ننگے بدن غسل کرنے سے یا رات کو سوتے سے اٹھا ہے۔ جوگیان کی نظر بد لگی ہے علامت۔ درد کمر، دور دسر، درد ناف اور رات کو ڈرے، برے خواب دیکھے، آنکھیں خراب ہو جائیں۔	مرغ اور کپڑا زرد سیاہ تل اور آٹا صدقہ کرنا چاہئے

دن	ستارہ	دن رات	علامت	صدقہ
شب پنج شنبہ جمعرات ۷۱۴	مشتری	۱۰ دن	اگر جمعرات کی رات کو بیمار ہوتو سبب کمین بھوت، دیو، پری، ام الصبیان کے ہیں علامت یہ ہے کہ تمام بدن کا ٹوٹنا، سستی بدن پیروں میں درد سینہ قولنج، استسقا وغیرہ۔	ایک بکری کا بچہ یا دودھ کی کین صدقہ کرن چاہئے
جمعہ ۱۱۸	زہرہ	۱۱ دن	اگر جمعہ کو بیمار ہوتا ہے تو بوجہ غلبہ خون کا ہے جن کا سایہ پڑا ہے۔ یا گر پڑا ہے۔ علامت یہ ہے کہ کاہلی، سستی، یا بدن میں زور کا درد، دردسر، خواب میں ڈرے، آنکھیں سرخ ہوں	روغن سرخ شکر سرخ، یا سرخ کپڑا دینا چاہئے
شب جمعہ	زہرہ	۱۰ دن	اگر جمعہ کی رات کو بیمار ہو تو بہ وجہ نظر آسیب، نظر عفریت کے ہے۔ علامت: آنکھیں اندر کی اور لڑکھ جائیں، درد ہو اور بد خوابی ہو، عورت ہوتو سفید پانی اور لڑکا ہوتو الٹی کرے اور دودھ نہ پیئے	شکر سفید کپڑا سفید مرغی کا انڈا کا صدقہ دینا چاہئے

(۱) مریض کا نام۔ ماں کا نام۔ جس دن سوال کیا گیا ہے اس دن کا نام ان تینوں کے اعداد جمع کر کے ۴ پر تقسیم کریں اگر ایک بچے تو خونی حرات یعنی اندرونی بخار۔ اور اگر دو بچے تو جسمانی مرض ہے۔ اگر تین بچے تو خلل آسیب یا جنات کا ہے اور اگر صفر بچے تو سحر جادو ٹونا ہے۔

(۲) مریض کے نام کے اعداد اور اسکی ماں نام کے اعداد جمع کر کے سات سے تقسیم کریں۔ اگر ایک بچے تو شنبہ۔ پانچ بچے تو چہار شنبہ چھ بچیں تو پنجشنبہ اور اگر سات بچیں تو جمعہ بیماری کا پہلا دن ہے

شناختِ مریض

سوال وجواب

(۱) سوال: صحت کے لئے

اگر کوئی شخص سوال کرے کہ مجھے مرض جسمانی ہے یا روحانی تو مریض کے نام اعداد اور ماں کے نام کے اعداد اور جس دن سوال کیا گیا ہے اس دن کے اعداد جمع کرکے ۴ سے تقسیم کریں۔ اگر ایک بچے تو خونی حرارت یعنی اندرونی بخار ہے۔ اگر ۲ر بچے تو مرض جسمانی ہے اگر ۳ر بچے تو خلل آسیب وجنات کا ہے اور اگر ۴ر بچے تو سحر وجادو ٹونا ہے۔

(۲) سوال: صحت کے لئے

اگر مریض سوال کرے کہ صحت یاب ہوں گا کہ نہیں تو مریض مع ماں کے نام کے اعداد اور دن کے اعداد جمع کرکے تین سے تقسیم کریں ایک بچے تو مرض سخت ہے بہ دشواری صحت ہوگی۔ اگر ۲ر بچے تو مرض بدرجہ اوسط ہے۔ اگر تین بچے تو مرض دوام ہے۔ صحت کی علامت نہیں ہے۔

(۳) سوال: حاملہ کے لڑکا یا لڑکی ہے

اگر کوئی سوال کرے کہ حاملہ کے لڑکا ہے یا لڑکی۔ تو حاملہ مع ماں کے نام کے اعدد وسوال کے دن کے اعداد جمع کرکے ۳ر سے تقسیم کریں۔ اگر ایک بچے تو لڑکا پیدا ہوگا اور اگر ۲ر بچے تو لڑکی اور اگر ۳ر بچے تو حمل ضائع ہوگا۔

(۴) سوال: حاملہ کے لئے

اگر کوئی سوال کرے حاملہ کے حمل برقرار رہے گا یا ضائع ہوگا۔ حاملہ مع ماں کے اعداد اور یوم سوال کے اعداد جمع کرکے ۲ر سے تقسیم کریں۔ اگر ایک بچے تو وقت پر بچہ صحیح سالم پیدا ہوگا۔ اگر ۲ر بچے تو قبل از وقت حمل ضائع ہوجائے گا۔

(۵) سوال: حمل کے لئے

اگر کوئی سوال کرے کہ فلاں عورت کے حمل ہے یا نہیں۔ سوال عورت کا مع ماں کے نام کے اعداد اور یوم سوال کے اعداد جمع کرکے ۳ر سے تقسیم کریں۔ اگر ایک بچے تو عورت کے حمل ہے اور اگر ۲ر بچے تو حاملہ نہیں ہے اور اگر ۳ر بچے تو حمل تھا مگر غائب ہوگیا۔

(۶) سوال: زن وشوہر موافقت کے لئے

اگر کوئی سوال کرے کہ زوجین میں موافقت ہوگی یا نہیں تو مرد وعورت کے مع ماں کے ناموں کے اعداد جمع کرکے ۵ر سے تقسیم کریں۔ اگر ایک یا ۳ر یا ۵ر باقی بچے تو دونوں میں موافقت اور الفت ہوگی اور دوستی قائم رہے گی۔

(۷) سوال: دوستی کی شناخت

اگر کوئی سوال کرے کہ فلاں شخص دوستی سے پیش آئے گا یا نہیں تو سائل مع ماں کے اعداد اور مسئول کے اعداد جمع کرکے ۴ر۴ر سے تقسیم کریں۔ اگر ایک بچے تو جانی دشمن ہو۔ اور اگر ۲ر بچیں تو دوستی ضرور ہو اور اگر ۳ر بچیں تو بظاہر دوستی اور بہ باطن دشمنی ہے۔ اور اگر ۴ر بچیں تو ہر طرح ظاہر وباطن میں دوستی اور محبت ہو۔

(۸) سوال: زن وشوہر میں پہلے کون مرے گا

کوئی سوال کرے کہ میرا انتقال ہوگا یا زوجہ کا۔ تو شوہر مع ماں کے اعداد زوجہ مع ماں کے نام کے اعداد اور اس دن کے اعداد جمع کرکے ۲ر سے تقسیم کریں۔ اگر ایک بچے تو پہلے شوہر کا انتقال ہوگا۔ اور اگر ۲ر بچیں تو زوجہ کا پہلے انتقال ہوگا۔

(۹) سوال: کس عورت سے شادی چاہنا

اگر کوئی سوال کرے کہ فلاں عورت سے شادی کرنا چاہتا ہوں تو سائل وعورت مع ماں کے ناموں کے اعداد جمع کریں اور تین سے تقسیم کریں اگر ایک بچے تو موافقت ہے اور شادی کرنا ٹھیک ہے اور اگر ۲ر بچیں تو موافقت نہ رہے اور ٹھیک نہیں ہے اور اگر ۳ر بچیں تو عورت کے صالح ونیک ہونے کی علامت ہے۔

(۱۰) سوال: غائب سے حالات جاننا

اگر کوئی سوال کرے کہ فلاں شخص کس حال میں ہے تو سائل مع ماں کے اعداد اور یوم مسئول کے اعداد جمع کریں اور ۳ر سے تقسیم کریں اگر ایک بچے تو عیش میں ہے۔ اگر ۲ر بچے تو زندہ ہے۔ اور اگر تین بچے تو نازک حالت میں ہے۔

(۱۱) سوال: غائب مال کے لئے

اگر کوئی شخص سول کرے کہ فلاں چیز یا فلاں مال مجھے ملے گا یا نہیں تو سائل مع ماں کے نام کے اعداد اور یوم مسئول کے اعداد جمع کرکے ۲ر سے تقسیم کریں اگر ایک بچے تو نہیں ملے گا اور اگر ۲ر بچے تو ضرور ملے گا۔

(۱۲)سوال: مال دولت کہاں سے مل سکے گا

اگر کوئی شخص سوال کرے کہ مجھے مال کہاں سے دستیاب ہوگا تو سائل مع ماں کے اعداد اور یوم مع مسئول اعداد جمع کر کے ۷ر سے تقسیم کریں ایک بچے تو عورت سے یا قلم کاروں سے (یعنی لکھنے کا کام کرنے والوں سے) اور اگر ۲ر بچیں تو مردوں سے اور اگر ۳ر بچے تو زمین سے اور زمین کی پیداوار سے اور اگر ۴ر بچیں تو سفر کرنے سے اگر ۵ر بچیں تو میراث ترکہ دغیرہ سے اگر ۶ر بچیں تو تجارت سے اور اگر ۷ر بچیں تو قرض سے دستیاب ہوگا۔

(۱۳)سوال: دو شخصوں کی دوستی دشمنی جاننا

اگر کوئی شخص سوال کرے کہ دو شخصو میں نفاق ہے یا دوستی ہوگی یا نہیں تو نام سائل مع ماں کے اور مسئول کی ماں کے اعداد اور یوم مسئول کے اعداد جمع کر کے ۲ر سے تقسیم کریں۔ اگر ایک بچے تو آپس میں عداوت ہوگی اور اگر ۲ر بچیں تو دوستی ہوگی۔

(۱۴)سوال: کسی خبر کے جھوٹ یا سچ کی پہچان

اگر کوئی شخص سوال کرے کے فلا خبر جھوٹی ہے یا صحیح ہے تو سائل مع ماں کے نام کے اعداد اور یوم مسئول کے اعداد جمع کر کے دو سے تقسیم کریں اگر ایک بچے تو عداوت ہے اور اگر ۲ر بچیں تو دوستی ہوگی۔

(۱۵)سوال: غائب کی تلاش

اگر کوئی شخص سوال کرے کہ فلاں شخص غائب ہے کس حال میں ہے تو غائب (مفرور) کے مع ماں کے نام کے اعداد اور یوم مسئول کے اعداد جمع کر کے ۴ر سے تقسیم کریں۔ اگر ایک بچے تو قید یا سخت پریشانی میں ہے۔ اگر ۲ر بچیں تو جلد واپس آئے گا۔ اگر نہ بچیں تو فی الحال واپس نہ آئے گا۔ اور اگر ۴ر بچیں تو دو ہفتہ سے لیکر دو سال کے اندر واپس آجائے گا۔

(۱۶)سوال: مفرور کا حال جاننا

اگر کوئی شخص سوال کرے کہ غائب زندہ ہے یا مردہ۔ تو مفرور (غائب) کے معہ ماں کے نام کے اعداد اور یوم مسئول کے اعداد جمع کر کے دو سے تقسیم کریں اگر ایک بچے تو مردہ ہے اور اگر دو بچے تو زندہ سلامت ہے۔

(۱۷)سوال: مفرور کس سمت ہے

اگر کوئی شخص سوال کرے کہ غائب کس سمت میں ہے تو مفرور کے مع ماں کے اعداد اور یوم مسئول کے اعداد جمع کے کے تین سے تقسیم کریں۔ اگر ایک بچے تو واپس نہ آنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اور اگر دو بچے تو آئے گا اور تین بچے تو مفرور رستہ میں ہے۔ واپس آرہا ہے۔

(۱۸)مفرور کتنی دوری فاصلہ پر ہے

اگر کوئی شخص سوال کرے کہ مفرور کتنی دوری پر ہے۔ مفرور کے مع ماں کے اعداد اور یوم مسئول کے اعداد جمع کر کے ۴۰ر سے ضرب دین۔ حاصل ضرب کو ۵ر سے تقسیم کریں اگر ایک بچے تو سو میل کے قریب ہے۔ اگر ۲ر بچیں تو ۵ر سے ۱۰ر میل کے اندر ہے۔ اور اگر ۳ر بچین تو ۲۰ر سے ۲۵ر میل کے اندر ہے۔ اگر ۴ر بچیں تو ۵۵ر سے ۷۰ر میل کے اندر ہے اور اگر ۵ر بچیں تو ۸۰ سے ۹۰ر میل کے اندر ہے۔ اگر کچھ نہ بچے تو ۱۰۰ر میل سے باہر ہے۔

(۱۹)سوال: کیا امید پوری ہوگی

اگر کوئی سوال کرے کہ میری امید پوری ہوگی یا نہیں تو سائل کے مع ماں کے نام کے اعداد اور یوم مسئول کے اعداد جمع کر کے دو سے تقسیم کریں اگر ایک بچے تو امید پوی ہوگی۔ اور اگر ۲ر بچیں تو امید پوری نہ ہوگی۔

پاگل پن سے نجات:

اگر کوئی شخص پاگل، سودائی یا مجنوں ہو تو سورۃ الحاقہ (سورۃ نمبر ۷۰) پڑھ کر دم کیا جائے گا۔ انشاء اللہ اس کا پاگل پن ختم ہو کر اس کی عقل وذکاوت واپس آجائے گی اور پھر وہ ہمیشہ اپنے ہوش وحواس میں رہے گا۔

پتے میں پتھری یا زہر:

اگر کسی شخص کے پتے میں پتھری ہو یا زہر پیدا ہو گیا ہو تو اس کے لئے اللّٰہ لا الٰہ الاھو الحی القیوم صبح وشام اور رات کو پڑھ کر پانی پر دم کر۔ کر وہ پانی مریض کو پلایا جائے اور چالیس روز یہ عمل جاری رکھا جائے۔ انشاء اللہ شفاء ہوگی۔

چلنے کا ڈھنگ بتا دیتا ہے انسان کیسا ہوگا:

ا۔ اگر آپ لمبے تیز رفتار قدموں سے چلتے ہیں تو آپ بہت زیادہ اچھے اور کام کا جو عقل مند آدمی ہیں۔ ایسے انسان اپنی منزل جلد از

جلد حاصل کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔
۲۔اگر تلے قدموں سے چلتے ہیں تو ایسے انسان ہر کام کو بہت سوچ سمجھ کر کرنے والے ہوتے ہیں۔
۳۔اگر آپ دائیں بائیں ہاتھ ہلا کر یا جھول جھول کر چلتے ہیں تو ایسے انسان زیادہ تر لاپرواہ ہوتے ہیں اور اپنا کام لاپرواہی سے انجام دیتے ہیں۔
۴۔اگر چلتے وقت بہت دبے ہوئے قدموں سے چلتے ہیں تو ایسے انسان بہت ہوشیار جوڑ توڑ والے ہوتے ہیں۔
۵۔اگر آپ نیچے دیکھ کر چلتے ہیں تو نیچے دیکھ کر چلنے والے انسان زیادہ تر خیالوں میں الجھے رہتے ہیں۔
۶۔اگر آپ زیادہ تر اوپر دیکھ کر چلتے ہیں تو ایسے انسان اپنے خوابوں کی دنیا میں کھوئے ہوئے رہتے ہیں۔
۷۔اگر آپ چلتے وقت اپنی باہوں کو ادھر ادھر جھلاتے ہوئے چلتے ہیں تو ایسے آدمی فکریں نہیں رکھتے ہیں بلکہ فکروں سے آزاد رہتے ہیں۔

استخارہ کیسے کریں؟

استخارہ غوثیہ

حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ نے استخارہ کے تین طریقے بیان فرمائے ہیں: پہلا طریقہ یہ ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نماز بہ نیت استخارہ اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں (سورۂ فاتحہ) کے بعد گیارہ بار (سورۂ اخلاص) پڑھیں، پھر رسول اکرم ﷺ پر گیارہ بار درود شریف پڑھیں: (اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاشَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَ عَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحَابِكَ اَجْمَعِيْنَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰى) اس کے بعد یہ کلمات پڑھیں: (يَاعَلِيْمُ عَلِّمْنِيْ يَا بَشِيْرُ بَشِّرْنِيْ يَا خَبِيْرُ اَخْبِرْنِيْ يَامُبِيْنُ بَيِّنْ لِيْ) اس کے بعد سوجائیں، انشاءاللہ خواب میں جواب مل جائے گا۔

استخارہ کا وظیفہ

جس جس دن استخارہ کرنا ہو اس دن کی تمام نمازیں ادا کرے اور دن کو غسل کرے، پھر شام کو عشاء کی نماز پڑھ کر دو رکعت نماز نفل دوگانہ استخارہ کے نام سے پڑھے، پھر اس کا ثواب حضور سیدنا غوث الاعظمؒ کی روح پاک کو بخشے۔ اس کے بعد (سورۂ کوثر) ایک دفعہ پڑھ کر تین سو ساٹھ (۳۶۰) دفعہ یہ وظیفہ پڑھے: (يَا عَلِيْمُ عَلِّمْنِيْ يَا رَشِيْدُ اَرْشِدْنِيْ عَنِ الْحَالِ) اور اپنے ہاتھوں پر دم کرلے پھر دائیں ہاتھ کو کان کے نیچے رکھ کر مطلب ذہن میں رکھ کر سوجائے۔ انشاء اللہ جو مقصد ذہن میں ہوگا ضرور خواب میں معلوم ہوجائے گا۔ اگر پہلے، دوسرے، تیسرے دن بھی معلوم نہ ہو تو اس استخارہ کو سات دن تک کرے، انشاءاللہ تعالیٰ ضرور مقصد معلوم ہوگا۔

مبارک استخارہ

اس استخارہ کو جمعرات کے دن کرنا بہتر ہے۔ دن میں غسل کرے، دھلے ہوئے کپڑے پہنے اور شام کو استخارہ کرنے سے پہلے خوشبو لگائے۔ دن کو تمام نمازیں پڑھے اور روزہ بھی ہوسکتے تو رکھ لے، سب سے پہلے پندرہ بار درود شریف پڑھے اور ثواب حضرت نظام الدین اولیاءؒ کی روح مبارک کو بخشے پھر گیارہ بار درود شریف پڑھے اور اس کے بعد گیارہ سو بار یہ پڑھے: (يَابَدِيْعَ الْعَجَائِبِ يَا كَاشِفَ الْغَرَائِبِ) پڑھنے کے بعد بغیر کلام کئے سوجائے، جو مقصد ہوگا انشاءاللہ تعالیٰ خواب میں معلوم ہوجائے گا، تین دن تک استخارہ کرے۔

لاجواب استخارہ

یہ استخارہ حضرت علیؓ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے، اس استخارہ کا طریقہ یہ ہے کہ جس دن استخارہ کرنا ہو نہا کر صاف ستھرے یا نئے کپڑے پہن لے، اگر خوشبو میسر ہو تو وہ بھی لگالے، شام کو عشاء کی نماز کے بعد چھ رکعت نماز نفل پڑھے، پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد (سورۂ والشمس) اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد (سورۂ واللیل) تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد (سورۂ والضحیٰ) چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد (سورۂ الم نشرح) پانچویں رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد (سورۂ والتین) چھٹی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد (سورۂ قدر) ہر سورۂ کو ہر رکعت میں سات سات مرتبہ پڑھے، پھر گیارہ مرتبہ درود شریف کوئی سا بھی پڑھ کر یوں دعا مانگے۔

(اَللّٰهُمَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ وَّ رَبَّ اِبْرَاهِيْمَ وَ مُوْسٰى وَ عِيْسٰى وَ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَ رَبَّ جِبْرَائِيْلَ وَ مِيْكَائِيْلَ وَ اِسْرَافِيْلَ وَ عِزْرَائِيْلَ وَ مُنَزِّلَ التَّوْرَاةِ وَالزَّبُوْرِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْفُرْقَانِ الْعَظِيْمِ اَرِنِيْ فِيْ مَنَامِيْ لَيْلَةَ مَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ) یہ استخارہ بھی سات راتوں تک کرے۔

مجرب استخارہ

یہ استخارۂ پاک نہایت مجرب و معتبر ہے، ایسے اہم امور جن کا انکشاف مشکل ہے وہ بھی اس استخارے سے حل ہوجاتے ہیں لیکن بغیر زکوٰۃ کے اس کا لطف نہیں، زکوٰۃ کے دوران حالات عجیب وغریب

منکشف ہوتے ہیں، عمل کرنے والے کو چاہئے کہ اپنے سینے کو فراخ کرے اور کسی سے ان عجائبات کا ذکر نہ کرے۔ اگر کسی پر امورِ غیب کا اظہار کرے گا تو وظیفہ کا فیض بھی بند ہوجائے گا، الٹا نقصان ہوگا اور اگر کوئی امر غیبی معلوم ہو تو اس کو اپنے سینے کے اندر پوشیدہ رکھو۔

اگر عمل کرنے والا اپنے سینہ کو فراخ کرے گا تو امور سربستہ کا انکشاف ہوتا رہے گا، اگر دوسرے شخص کے سوال کو جواب دینا ہے تو جو جواب غیب سے معلوم ہو وہ جواب ضرور دیدے، اگر عجائبات معلوم ہوں تو اس کا ذکر کسی سے نہ کرے، زکوٰۃ کی ترکیب یہ ہے کہ اس نقش پاک کو سفید کاغذ پر زعفران سے باوضو قبلہ رو ہوکر ایک ہزار نو سو اکتیس مرتبہ لکھے اور گولیاں بنا کر دریا میں ڈال دیا کرے، اس کی تعداد کوئی مقرر نہیں کہ کتنے ایام میں ختم کرے نہ اس کی قید ہے کہ روزانہ جو لکھا کرے دریا میں ڈال دیا کرے بلکہ روزانہ ایک تعداد مقرر کرکے جتنے ایام میں ہوسکے ختم کرے اور جب موقع ملے دریا میں ڈال دے لیکن لکھے ہوئے تمام نقوش کو حفاظت اور پاکیزگی سے رکھے، جب زکوٰۃ ادا کرچکے تو جس کا حال معلوم کرنا ہو تو یہی نقش چودہ عدد لکھیں، تیرہ نقش کسی محفوظ جگہ پر رکھیں، چودھواں نقش اپنے سرہانے رکھ کر سوجائے۔ انشاء اللہ تمام حال معلوم ہوگا، اگر پہلی رات معلوم نہ ہو تو اس نقش کو دوسرے دن سرہانے رکھے اور بضرورت تیسرے روز بھی انشاء اللہ تعالیٰ تمام حال معلوم ہوگا۔ جب جواب مل جائے تو اس کو ۱۳ نقشوں کے ساتھ گولیں بنا کے دریا میں ڈال دے اکریں، گولیوں پر آٹا لپیٹ دیا کریں۔ دریا سے مراد ایسا پانی ہے جس میں مچھلیاں ہوں، کوئی پرہیز اس عمل میں نہیں، زکوٰۃ باوضو ادا کیا کرے اور جب کوئی حال معلوم کرنا ہو تو پاک بستر پر باوضو سویا کریں۔ زکوٰۃ شروع کرنے کے لئے اور عمل شروع کرنے کے لئے اور استخارہ دیکھنے کے لئے کوئی دن تاریخ یا مہینہ مقرر نہیں، جب چاہے شروع کرے، بہتر یہ ہے کہ مصنف یا کسی نیک بزرگ سے اول اس عمل کی اجازت لے لیں۔ نقش کے نیچے اپنا مقصد لکھیں۔

۷۸۶

۶۴۶	۶۳۹	۶۴۴
۶۴۱	۶۴۳	۶۴۵
۶۴۲	۶۴۷	۶۴۰

شادی کے لئے استخارہ کرنا

یہ استخارہ شادی کرنے کے لئے تیر بہدف ہے، اس استخارہ کو تین مخصوص ایام یعنی بدھ، جمعرات اور جمعہ کو متواتر عشاء کی نماز کے بعد اپنے تمام کاموں سے فراغت کے بعد کریں، اس استخارہ کے کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے غسل کریں، پھر پاک کپڑے پہنیں، پھر اگر خوشبو میسر ہو تو وہ لگالیں، پھر جب استخارہ کرنے کے لئے بیٹھیں تو تازہ وضو کرلیں، جب استخارہ کرنے کے لئے بیٹھیں (بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) کو سو مرتبہ پڑھ لیں، پھر اس کے بعد (سورۂ الم نشرح) مع (بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) کے ستر مرتبہ پڑھ کر اپنے سینہ پر دم کریں اور جس کام کے لئے استخارہ کرنے کی نیت ہو اس کام کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہٗ سے دعا مانگیں، پھر اپنے بستر پر جاکر یہ درود شریف سو مرتبہ پڑھیں اور سوجائیں۔ درود شریف یہ (اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ) انشاء اللہ تعالیٰ غائب سے مطلع کردیا جائے گا اور سونے کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ پر یہی درود شریف پڑھ کر دم کرکے منہ قبلہ کی جانب اور دایاں ہاتھ کان کے نیچے رکھے اور بایاں ہاتھ دل پر رکھ کر سوجائے۔ یہ استخارہ کسی بھی دن کیا جاسکتا ہے مگر درود شریف کی تعداد تین مرتبہ پڑھنی پڑے گی اور اسی طریقے سے سونا پڑے گا، یہ استخارہ بہت مجرب ہے۔

مجرب استخارہ

جو شخص چاہے کہ اپنا مقصد معلوم کرے کہ اچھا ہے یا برا تو اس کو چاہئے کہ عشاء کی نماز کے بعد پاک بستر پر بیٹھ کر آنحضرت ﷺ پر اکتالیس مرتبہ درود شریف پڑھے اور پھر ایک سو ایک بار (سورۂ اخلاص) پڑھے، اس کے بعد پھر اکتالیس مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اور دائیں پہلو پر قبلہ کی جانب رخ کرکے سوجائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ خواب میں جس مقصد کے لئے استخارہ کررہا ہے انجام خیر وشر بخوبی معلوم ہوگا۔ اگر خواب کی تعبیر کا خود ادراک نہ کرسکتا ہو تو کسی اہل علم ونیک سیرت سے مدد لینی چاہئے یا مصنف سے رابطہ کریں، کیوں بعض خواب تمثیلی ہوتے ہیں، جن کی تعبیر خاص خاص اہل بصیرت ہی بتاسکتے ہیں۔

☆☆☆

روحانیت و معرفت کا حصول

سید وارث علی شاہ جیلانی مرحوم

روحانیت حاصل کرنے کے لئے جس طرح صوفیائے کرام کی علم تصوف ومعرفت کا پڑھنا ضروری ہے اسی طرح روحانیت اور ولایت کے درجہ پر فائز ہونے کے لئے ذکر وفکر اور مجاہدہ وریاضت پر عملاً کاربند ہونا بھی لازم ہے۔

حضور پرنور ﷺ کا ارشاد واجب الانقیاد ہے کہ اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه۔ یعنی سب سے افضل ذکر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه ہے اس سے ثابت ہوکہ روحانیت وولایت کی اساس اور بنیاد کلمہ طیبہ ہے اور اسی پر دنیاوی نجات وفلاح کا انحصار اور دارومدار ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہے قُولُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه تُفْلِحُوْا۔ تم صدق دل سے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه پڑھو نجات پاجاؤ گے۔ اور حدیث شریف میں یہ بھی آیا ہے کہ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ جس شخص نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه پڑھا وہ جنت میں داخل ہوا۔

کلمہ پڑھ لینے سے مراد صرف زبانی رٹ لگانا نہیں ہے بلکہ شریعت مطہرہ کے تمام احکام کی پابندی کرنا اور ان پر عمل پیرا ہونے کا نام ہے۔ صوفیائے کرام نے جس طرح ظاہری احکام بجالانے سے جسم کی ظاہری تطہیر کو شریعت کے لئے فرض قرار دیا ہے بعینہ باطنی پاکیزگی یعنی تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب کے لئے کلمہ طیبہ کے ذکر وفکر کو بے حد ضروری قرار دیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ذکر کی ضربات سے دل کی سیاہی دھل جاتی ہے اور قلب آئینہ کی طرح صاف وشفاف ہوجاتا ہے اور کائنات کی اشیا کا عکس بآسانی قبول کرلیتا ہے۔ حضور علیہ السلام نے نبوت سے پہلے غار حرا میں مجاہدہ وریاضت کے ذریعہ اپنے آپ کو وحی الٰہی کے بارگراں برداشت کرنے کے لئے تیار کیا تھا۔

انبیائے کرام اور صوفیائے عظام بھی مجاہدہ وریاضت سے اپنے نفس کی اصلاح کرتے ہیں۔ بعض لوگوں نے چارپائی اور بستر پر لیٹنے کے بجائے زمین پر لیٹ کر اپنے نفس کی اصلاح کی۔ بعض نے مرغن غذا کی بجائے جو کی سوکھی روٹی کھاکر نفس کا تزکیہ کیا۔ کئی ایک نے رات بھر آرام کرنے کی بجائے نوافل وعبادت میں معروف رہ کر نفس کشی کی۔ کئی ایک نے دائمی روزے رکھ کر نفس کا تصفیہ کیا۔

نفس کی بھی کئی قسمیں ہیں ایک نفس وہ ہے جو برائیوں پر ابھارتا ہے۔ جسے نفس امارہ کہتے ہیں، اور ایک نفس وہ ہے جو برائیوں پر ملامت کرتا ہے جسے نفس لوامہ کہتے ہیں اور ایک نفس وہ ہے جو نیک اعمال کا سرچشمہ ہے جسے نفس مطمئنہ کہتے ہیں۔ اور اسی نفس کے متعلق قرآن مجید میں جنت کی بشارت آئی ہے۔ یَآ اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ. ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً. فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا! کہ اے نفس مطمئنہ اپنے پروردگار کی طرف راضی خوشی لوٹ جا اور میرے بندوں میں داخل ہو اور میری جنت میں داخل ہوجا۔

یاد رہے کہ ارکان اسلام پانچ ہیں۔ (۱) کلمہ طیبہ (۲) نماز (۳) روزہ (۴) زکوٰۃ (۵) حج۔ لیکن اجزائے ایمان سات ہیں (۱) ایمان باللہ (۲) ایمان بالملائکہ (۳) ایمان بالکتب (۴) ایمان بالرسل (۵) ایمان بالیوم الآخرت (۶) ایمان بتقدیر خیر وشر (۷) ایمان بالبعث بعد الموت۔

لیکن ان سب کی اصل کلمہ ہے جس کے دو جز توحید ورسالت ہیں۔ صوفیاء کا کہنا ہے کہ اگر ہزار بار بھی پہلا جز دہرایا جائے اور صرف ایک بار دوسرا جز کہہ دیا جائے تو اس کے برابر ثواب مل جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کلمہ کا ذکر کرتے وقت ہر تسبیح کے بعد ایک مرتبہ محمد رسول اللہ ضرور کہا جاتا ہے۔

اربعہ سلاسل یعنی چاروں سلسلوں کے بزرگوں نے کلمہ ہی کے ذکر کو معرفت الٰہی کا زینہ قرار دیا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ بعض خاندانوں کے بزرگ ذکر خفی کو ترجیح دیتے ہیں جیسے نقشبندی حضرات مراقبہ میں اللہ کا ذکر خفی کرتے ہیں اور بعض خاندانوں کے بزرگ ذکر جلی کو ترجیح دیتے ہیں جیسے چشتی حضرات دوزانوں یا چارزانوں بیٹھ کر ضربیں لگا کر ذکر کرتے ہیں۔ اسی طرح قادری اور سہروردی حضرات نے بھی ذکر الٰہی ہی کو خدا تک پہنچنے کا سب سے بڑا ذریعہ قرار دیا ہے۔

تمام بزرگانِ دین اور اولیائے صالحین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ چار عوالم ہیں (۱) عالم ناسوت (۲) عالم ملکوت (۳) عالمِ جبروت (۴) عالم ہوت۔ اسی طرح طریقے بھی چار ہیں۔ (۱) شریعت (۲) طریقت (۳) حقیقت (۴) معرفت۔

انسانوں کو قرب الٰہی حاصل کرنے کے لئے بھی چار مقامات طے کرنے پڑتے ہیں۔ فنافی اللہ۔ یہ جو لوگ بقائے باللہ کا مقام بیان کرتے ہیں در حقیقت یہ ہر چہار مقامات کا ماحصل اور خلاصہ ہے۔

یہ بھی یاد رہے کہ بعض لوگ جو خدا تعالیٰ کی ذات بابرکات کو انسان یا کائنات کی کسی بھی شے میں حلول واتحاد مانتے ہیں وہ زندیق ہیں۔ کیونکہ حلول واتحاد کفر وشرک ہے۔ ہاں جو لوگ اللہ تعالیٰ کی معیت اور قرب کا یقین اور عقدہ رکھتے ہیں وہ حق پر ہیں اور موحد ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ هُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ۔ وہ اللہ تمہارے ساتھ ہے تم جہاں کہیں بھی ہو۔ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْد۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

علامہ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔ اَلرَّبُّ رَبٌّ وَاِنْ تَنَزَّلَ رب رب ہی رہتا ہے۔ اگر رہتا ہے۔ اگر چہ وہ کسی بھی شانِ نزولی میں جلوہ گر ہو۔ اَلْعَبْدُ عَبْدٌ وَاِنْ تَرَقّٰی۔ اور بندہ بندہ ہی رہتا ہے اگرچہ عرفانِ معرفت کے کسی بھی اونچے مقام پر فائز ہو جائے۔ سب سے پہلے کسی مرشدِ کامل اور مردِ حق آگاہ سے ہمہ اوست (وحدت الوجود) اور ہمہ از اوست (وحدت الشہود) کا مسئلہ نظر عمیق مطالعہ کر لینا چاہئے۔ تو یقیناً معرفت وولایت کے مقامات بآسانی طے ہو جائیں گے۔ کلمہ طیبہ کا ذکر ہی روشن ضمیری، کشف قلوب اور کشف قبور کا ضامن ہے۔

یہ بھی یاد رکھئے کہ شریعت ایک ضابطۂ حیات ہے اس کے بغیر زندگی اجیرن ہو جاتی ہے جو شخص بھی حفظ مراتب کا لحاظ نہیں رکھتا وہ زندیق ہے۔ خدا اپنے مرتبہ خالقیت میں وحدہٗ لا شریک ہے۔ رسول اپنے مرتبۂ رسالت میں افضلِ کائنات ہیں۔ صحابہ اپنے مرتبہ صحابیت میں رہنمایانِ امت ہیں آئمہ اپنے مرتبۂ امامت میں فقہی امام ہیں اور اسی طرح علمائے کرام اور اولیائے عظام اپنے اپنے مراتب میں نائبان رسول اللہ ﷺ اور پیشوایان خیر الامم ہیں۔

ذکر کلمہ کا افضل ترین طریقہ

تہجد کی نماز کے بعد چار زانوں بیٹھ کر آہستہ آہستہ کلمہ کا درجہ ذیل طریقہ کے مطابق ذکر کریں نہ اتنا جہر (بلند) کہ سوئے ہوئے لوگ چونک پڑیں اور نہ اس قدر آہستہ کہ اپنے کان بھی نہ سن سکیں یعنی درمیانی اور اوسط درجہ آواز رکھیں سب سے پہلے چار تسبیح لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ پڑھیں۔ پھر اِلَّا اللّٰهُ کی چار تسبیح پڑھیں، اس کے بعد صرف اللہ کی چار تسبیح پڑھیں۔ ہفتہ عشرہ کے اندر مکان کی اشیاء تاریکی میں نظر آنا شروع ہو جائیں گی۔ دوسرے تیسرے ہفتہ میں محلہ بھر کے حالات منکشف ہونے لگ جائیں گے۔ چوتھے پانچویں ہفتہ میں شہر بھر کے واقعات پیش نظر ہوں گے۔ چھٹے ساتویں ہفتہ میں ملک بھر کے حالات سامنے آجائیں گے۔ ایک وقت وہ آئے گا کہ آپ چشم زدن میں کائنات کی بیٹھے بیٹھے سیر کر لیا کریں گے۔ اٹھتے بیٹھتے۔ سوتے جاگتے آپ کا بال بال اللہ اللہ کریگا۔ دل جاری ہو جائے گا۔ معرفت حقیقت الٰہیہ کے منازل تہہ ہو جائیں گے، دستِ شفاء حاصل ہو جائے گا۔ زبان سیف ہو جائے گی الغرض آپ مستجاب الدعوات کے عہدۂ جلیلہ پر فائز المرام ہوں گے۔

نوٹ: ذکر وفکر میں پورا انہماک رکھیں۔ اکل حلال اور صدق مقال کو اپنے اوپر لازم کر لیں۔ جھوٹ غیبت وغیرہ سے اجتناب کریں۔ اگر ہو سکے تو روزہ بھی رکھا کریں تا کہ جلد از جلد ذکر کا اثر ظہور پذیر اور جلوہ گر ہو۔ نماز باجماعت یا کم از کم قضا نہ کریں۔ شریعت کے احکام کی سختی سے پابندی کریں۔ باوضو رہا کریں۔ برے آدمیوں سے ہمیشہ کے لئے میل جول بند کر دیں۔ دینی اسلامی، اخلاقی اور اصلاحی لٹریچر پڑھا کریں۔ قرآن مجید کی تلاوت روزانہ بعد نماز فجر کیا کریں۔ کم از کم تین تسبیح درود شریف اور تین تسبیح استغفار روزانہ ضرور پڑھا کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ روحانیت کے اعلیٰ ترین مقام پر پہنچ جائیں گے۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔

طنزیہ مضمون

اذانِ بت کدہ

ابوالخیال فرضی

اگرچہ بت ہیں اماموں کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

آہ! اِن بے چارے شوہروں کی بے بسی

اللہ تعالیٰ ان اخبار والوں کے جگر اور پھیپھڑے سلامت رکھے ان کی صلاحیتوں کی وجہ سے ہم سب کو عجیب وغریب معلومات فراہم ہوتی ہیں اور ایسی خبریں بھی پڑھنے کو ملتی ہیں کہ اگر انہیں قبرستان کے مردے بھی پڑھ لیں تو عذاب وثواب سے بے نیاز ہوکر پھڑک اٹھیں اور قبرستان کی تہذیب وثقافت کے جھاڑو مار کر رنگ رلیاں منانے کا فیصلہ کرلیں یا پھر شکر کریں اس بات کا کہ دنیا کے اکیسویں صدی میں داخل ہونے سے پہلے ہی وہ اپنا بوریہ بستر سمیٹ گئے اور زندگی کے نئے نئے شعبوں سے نجات حاصل کرلی، آپ سب کو معلوم ہے کہ میری طبیعت بہت من چلی ہے، حیرت ناک قسم کی خبریں پڑھ کر میرے من کی چن چناوں میں الٹ پھیر شروع ہوجاتی ہے اور من کی بھومی میں کامناؤں کا پوتر ساگر خود بخود ٹھاٹھیں مارنے لگتا ہے اور ارچناؤں کے طوفان خوشی کا اظہار کرنے کے لئے ایک دوسرے کے گلے ملنے لگتے ہیں، گرما گرم خبریں پڑھ کر میری روح باغ باغ ہوجاتی ہے اور میری طبیعت کا الو پوری طرح سیدھا ہوجاتا ہے اور اس وقت تک ٹیڑھا نہیں ہوتا جب تک کوئی سنجیدہ خبر نہ پڑھ لے کیا سمجھے؟ خدا کرے آپ کچھ نہ سمجھے ہوں، اگر آپ نے بھی سمجھنا شروع کردیا تو یہ دنیا غارت گری کی آخری منزلوں تک پہونچ جائے گی، اس لئے ہم سب کی عافیت اسی میں ہے کہ ہم پڑھیں سب کچھ لیکن سمجھنے کی کچھ بھی کوشش نہ کریں، یہ بات میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا ہوں یہ بات دنیا کے سمجھداروں نے بتائی ہے کہ سمجھدار ہوکر بھی نہ سمجھنا اچھی زندگی گزارنے کا سنہرا اصول ہے اور بے وقوف ہوکر بھی ہر بات کی گہرائیوں میں اترنے کے لئے رسی اور ڈول کسنا پرلے درجے کی بے وقوفی ہے۔

اما بعد: جی میں عرض یہ کررہا تھا کہ ایک دن میری طبیعت بہت اداس تھی اور ممکن ہے کہ میں خودکشی کی کوئی اسکیم مرتب کرگزرتا اگر میری نظر دہلی سے نکلنے والے ایک ہفت روزہ کے اس مضمون پر نہ پڑتی جس کا عنوان ہے "شوہروں پر مظالم کی خون چکاں داستان"۔

جب سے دنیا میں آئے تھے بس یہی سن رہے تھے کہ عورتوں پر ظلم و ستم ہورہے ہیں، عورتیں جہیز کی وجہ سے جلائی جارہی ہیں، عورتیں سسرال والوں کے ظلم وستم کی وجہ سے خودسوزی کررہی ہیں وغیرہ۔ پہلی بار یہ سننے کو ملا کہ شوہروں پر بھی کارروائیاں چل رہی ہیں اور وہ بھی ظلم وستم کا شکار ہورہے ہیں تو میرا دماغ تو متلانے لگا البتہ طبیعت ہری بھری ہوگئی، ایسا ہرگز نہیں ہے کہ میں مردوں کا مخالف ہوں، مرد ہوکر بھلا مردوں کا مخالف کیسے ہوسکتا ہوں، دراصل یہ خبریں پڑھ کرکہ عورتوں کو ماردیا، جلادیا، عورتوں کو گھر سے نکال دیا اور انہیں تین طلاق دیدی وغیرہ طبیعت جھلانے لگی تھی اور اس طرح کی خبریں سچ بھی ہوتی تھیں اور جھوٹ بھی۔ جو عورتیں خود جل کر مرتی تھیں ان کا حساب وکتاب بھی شوہروں کو چکانا ہوتا تھا، ایک بار ہمارے محلے میں جو اللہ کی رحمت سے شریف لوگوں کا محلہ ہے لیکن چونکہ شوہر یہاں بھی رہتے ہیں اس لئے دو چار دھما چوکڑیاں اور اکا دکا فساد یہاں بھی ہوجاتے ہیں، اسی طرح کا ایک فساد چند سال پہلے اس محلے میں ہوگیا، خلاف توقع اور خلاف فطرت ایک بیوی نے شوہر کی مرمت کرڈالی، کسی من چلے نے تھانے میں رپٹ درج کرادی، پولیس والے حد سے زیادہ انصاف پسند اور ہوش مند تھے، جیسا کہ عام طور پر ہوا کرتے ہیں، انہوں نے حالات کا جائزہ آنکھوں کے ساتھ ساتھ ناک سے بھی لیا اور پھر مجروح اور زخمی شوہر کی طرف دیکھ کر کہا۔

سالے۔ تجھے مارتے وقت اس شریف عورت کے نازک ہاتھوں میں جو جھٹکے آئے ہوں گے اس کا خمیازہ کیا تیرا باپ دے گا اور بالآخر پولیس والے شوہر ہی کو پکڑ کر لے گئے، اس طرح کے واقعات بھی ہمارے

سماج میں رونما ہوتے ہیں اور درگت صرف عورتوں ہی کی نہیں بنتی بلکہ شوہروں کی بھی بنتی ہے لیکن اس طرح کے واقعات کی چرچا کرنے کے لئے بڑے دل گردے کی ضرورت ہے، خدا خدا کر کے ایسے دل گردے والے ایک اخبار نے سجادھجا کر یہ مضمون چھاپا ہے جس میں مردوں پرظلم و ستم کی داستان بیان کر کے اہلِ انصاف سے رحم کی اپیل کی گئی ہے۔

اخبار لکھتا ہے۔

''یوپی کے ایک گاؤں میں ایک شوہر پر اس کی بیوی نے اتنے مظالم کئے کہ اس نے ان مظالم سے پریشان ہو کر خودکشی کرلی''۔

خدا جانے مظالم کی وجوہات کیا تھیں، عورتوں پر مظالم اس لئے ہوتے ہیں کہ وہ شادی کے وقت ڈھیر سارا جہیز لے کر نہیں آتیں، اس جرم میں وہ عمر بھر جوتے کھاتی ہیں، لیکن اس بے چارے شوہر پر جوتا کیوں پڑتا تھا جو گھبرا کر خودکشی کر بیٹھا اور جس نے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کردی، غالباً جہیز کی طرح اب مہر کا مسئلہ بھی پوری طرح عورتوں میں زندہ ہو گیا ہے، وہ زمانے لد گئے جب عورتیں اپنے مہر معاف کرنے میں اپنی شرافت سمجھا کرتی تھیں، اب نیا زمانہ ہے، اس فیشن ایبل زمانے کی ہر چیز فیشن ایبل ہے، اس زمانے میں عورتیں مردوں سے اپنا حق مہر دن دہاڑے وصول کرنے کے خواب دیکھا کرتی ہیں اور کہیں کہیں اس بارے میں واردات بھی ہو جاتی ہے، مہر کا بس ایک نام تھا کون دیتا تھا، جو دیتا تھا وہ شریف کم اور بے وقوف زیادہ سمجھا جاتا تھا، اب جب سے عورتوں نے لاٹھیاں سنبھال لی ہیں تو بے چارے مردوں کے دانت کھٹے ہو گئے ہیں، غالباً مہر ادا نہ کرنے پر مذکورہ شوہر صاحب کی دھنائی ہوتی ہوگی اور ایک دن اس دھنائی سے گھبرا کر انہوں نے خودکشی کرلی، لوگ اسے بزدلی بتائیں گے لیکن ہمارے نزدیک خودکشی کرنا ایک حوصلے کی بات ہے، جس دور کے مرد انگلی کٹوانے کی بھی رسم ادا نہ کرتے ہوں اس دور کا اگر کوئی مرد پوری جان گنوادے تو قابلِ تعریف بات ہے، اس مرنے والے نے اپنے دوسرے بھائیوں کو صراطِ مستقیم دکھانے کی کوشش کی ہے کہ کسی ظالم بیوی کے ساتھ روزانہ گھٹ گھٹ کر مرنے سے ایک بار کا مرنا بہتر ہے، اس طرح کے واقعات ''باب الرجال'' میں سنہرے الفاظ میں لکھے جانے چاہئیں۔

آگے چل کر اخبار لکھتا ہے۔

''اس سانحہ پر پورے علاقے میں غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی ہے اور عورتوں کے مظالم پر کھل کر تبصرے ہو رہے ہیں۔

غم وغصہ کی لہر دوڑنی چاہئے اور عورتوں کے خلاف تبصرے بھی ہونے چاہئیں، ان عورتوں نے مردوں کا ناک میں دم کر دیا ہے، دن بھر محنت مزدوری کرنے میں تھک تھکا کر رات کو جب گھر لوٹتے ہیں تو عورتیں رفع یدین کرتی ہیں، گویا کہ دن بھر محنت رات بھر زحمت، یہ کوئی زندگی ہے، ہمارا مشورہ یہ ہے کہ جس طرح مہیلاؤں کی سنستھائیں بنی ہوئی ہیں اسی طرح اب مردوں کو بھی اپنی تنظیمیں بنانی چاہئیں اور انہیں بھی عورتوں کے خلاف دھرنے دینے چاہئیں، ان عورتوں کے پر بہت نکلنے لگے ہیں، بلکہ پر تو یورپ کی عورتوں کے نکل آتے ہیں، ہندوستانی عورتیں تو بغیر پروں ہی کے اڑی اڑی پھر رہی ہیں اور جب سے ان عورتوں نے اڑنے کی مشق کی ہے تب سے مردوں کے چہروں کا رنگ اڑ گیا ہے، ان کی شکلوں پر صبح سات بجے ہی سے دن کے ۱۲ بج جاتے ہیں، مذکورہ سانحہ پڑھنے کے بعد بھی اگر غم وغصہ کی لہر نہیں دوڑے گی تو پھر تو اس دنیا سے غم بھی ختم ہو جائے گا اور غصہ بھی، بھلا بتائیے جن مردوں نے ساری زندگی مارنے پیٹنے کے جملہ حقوق اپنے نام محفوظ کرا رکھے تھے اب وہ خود پٹ رہے ہیں اور گھریلو حالات سے پریشان ہو کر خودکشی کر رہے ہیں، جب سے یہ خبر پڑھی ہے تب سے ایک طرح کی خوشی بھی ہے اور ایک طرح کا اندیشہ بھی، خوشی تو اس لئے ہے کہ بے چارے مرد ہی اس بات کو لے کر بدنام تھے کہ وہ عورتوں کو مارتے ہیں اور عورتیں گھبرا کر خودکشی کرلیتی ہیں اب جب کہ مردوں نے بھی اس میدان میں کودنے کی بسم اللہ کردی ہے تو اب مظلومیت دو حصوں میں تقسیم ہو جائے گی، مظلومیت کی ٹھیکیدار صرف عورت ہی نہیں رہے گی اور اس دنیا کو یہ اندازہ ہو جائے گا کہ تالی ایک ہاتھ سے نہیں بج رہی ہے بلکہ دونوں طرف ہے آگ برابر لگی ہوئی کے مصداق ہاتھ پیر اگر مرد چلا رہے ہیں تو عورتیں بھی چکلے کا بیلن اور سل کا بٹا لئے کھڑی ہیں لیکن مشکل تو یہ ہے کہ مردوں کی اکثریت ان حالات میں بھی عورتوں ہی کو غلام سمجھتی ہے اور مرد پٹ کر بھی شکل وصورت سے ظالم ہی نظر آتا ہے دراصل عورتیں سب کچھ کرنے کے بعد جب رونے کا پروگرام مرتب کرتی ہیں تو اچھے اچھوں کی عقلیں ان آنسوؤں میں بہہ جاتی ہیں اس لئے ہمارا مشورہ یہ ہے کہ مردوں کو رونے کی مشق کرنی چاہئے اور جب تک اس فن میں کمال حاصل نہ ہو ایک پیاز آڑے وقتوں کے لئے جیب میں رکھنی چاہئے، اگر آپ چاہیں تو بفضلِ پیاز وقتی طور پر اپنی آنکھیں

سرخ کرسکتے ہیں اور آنسو بھی پیاز کی مدد سے بہا سکتے ہیں لیکن اس مسئلے میں ماہرین سے رجوع ضرور کرلیں تاکہ مقدار وغیرہ کا صحیح اندازہ کرلیا جائے، اگر ایک مرتبہ میں پوری پیاز آپ نے آنکھوں میں لگالی تو آنکھیں ہی نہیں رہیں گی اور جب آنکھیں نہیں رہیں گی تو پھر آنسو کیسے بہائیں گے؟ حقیقت تو یہ ہے کہ اس بارے میں کسی عورت ہی سے رابطہ رکھیں، رونے کے تمام تر مسائل چونکہ ان ہی سے متعلق ہیں اور آنسوؤں کے خزانوں کی تمام تر کنجیاں کیوں کہ عورتوں ہی کے دستِ قدرت میں ہیں اس لئے انہی سے کچھ فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

آگے چل کر اخبار لکھتا ہے۔

''اگر اس طرح کے چند واقعات اس ملک میں اور بھی ہوگئے تو ازدواجی زندگیاں تباہ ہوجائیں گی۔

شاباش جیو۔ میرے لال۔ اسی کو کہتے ہیں تکنیک اور اسی کو کہتے ہیں دور اندیشی، ساری زندگی عورتیں جوتے گھونسے کھاتی ہیں تو ازدواجی زندگی کا کچھ نہیں بگڑتا اور ایک مرد کے خودکشی کرنے میں ازدواجی زندگیوں کے لئے خطرات اور اندیشے پیدا ہوگئے، اسی طرح کی حکمتِ عملی ہر مرد کو اپنانی چاہئے اور ہر مرد کو یہ تاثر دینا چاہئے کہ مرد خطرے میں ہے اور ثابت کرنا چاہئے کہ شادی کا مطلب یہ ہے کہ مرد نے اپنے سر سے کفن باندھ لیا ہے اور عورتوں کے خلاف غل غپاڑے مچانے چاہئیں، بھوک ہڑتال کرنی چاہئے، جلوس نکالنے چاہئیں، اگر ذرا بھی غفلت سے کام لیا تو آئندہ کے واقعات، بہت ہوش ربا ہوں گے، اب تک عورتیں لٹتی پٹتی آئی تھیں ہوسکتا ہے آئندہ مرد لٹنے پٹنے لگیں، کل زنا بالجبر عورتوں کے ساتھ ہوا کرتا تھا ممکن ہے آئندہ یہی حرکت مردوں کے ساتھ ہونے لگے، پریشان اور تباہ حال عورتیں جسم فروشی کے اڈے قائم کرتی ہیں، ہوسکتا ہے کہ یہی دھندے کل کو مرد بھی شروع کردیں وہ بھی ازدواجی زندگی سے پریشان ہوکر اپنا اڈہ خود ہی بنالیں، اس طرح کے اندیشوں نے ناک میں دم کردیا ہے، اس لئے ضروری ہے کہ برا وقت آنے سے پہلے اس کا سد باب کردیا جائے، ابھی تو شنوائی ممکن ہے آنے والے کل میں شنوائی بھی نہیں ہوسکے گی کیوں کہ فی الحال تو دفتروں میں پچاس فی صد مرد بھی منہ لٹکائے بیٹھے ہیں، اس کے بعد وزیر بھی عورت ہوگی، چیرمین بھی عورت ہوگی، تھانے کی انچارج بھی عورت ہوگی، عدالت میں جج بھی عورت ہوگی اور وکیل بھی عورت ہی ہوگی، اور قبریں بھی عورتیں ہی کھودا کریں گی ان حالات میں مردوں کے ساتھ انصاف کیسے ہوگا؟ یہ تو جہاں جائے گا وہیں پٹے گا اور عورتیں صدیوں پرانے بدلے لینے کے لئے نہ شوہر کو بخشیں گی اور نہ دفتر کے کسی منشی کو۔

وقت آگیا ہے کہ مرد لوگ اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کریں اور عورتوں سے مقابلہ آرائی کے لئے مناسب تیاری کریں، یہ خودکشیوں کے سلسلے اگر چل پڑے تو برا ہوگا۔

اخبار لکھتا ہے۔

''خودسوزی کا سلسلہ پہلے عورتوں میں چلتا تھا، اب مردوں نے بھی گھریلو حالات سے پریشان ہوکر خودسوزی شروع کردی ہے، جو سماج کے چہرے پر ایک طمانچے کے مترادف ہے۔''

ویری گڈ۔ صاحبِ مضمون دل لگتی باتیں کررہے ہیں، عورت صدیوں سے پٹ رہی ہے، جل بھی رہی ہے اور اسے جلایا بھی جارہا ہے، اس کو ننگا کرکے اس کے بدن پر کوڑے برسائے جارہے ہیں، لیکن مردوں نے کبھی نہیں سوچا کہ یہ حرکت سماج کے چہرے پر ریپٹ کے برابر ہے، ایک مرد کے جلتے ہی سارا سماج جل بھن کر راکھ ہوگیا ہے اور اس جلن اور سوزش کی بدبو سے سماج کے سڑ جانے کے امکانات روشن ہوگئے ہیں اور مردوں کے سروں پر خطرات منڈلانے لگے ہیں، اب عورتیں اخبارات کی تلاوت بھی کرتی نظر آتی ہیں، اس لئے اندیشہ اس بات کا ہے کہ اس طرح کی خبریں پڑھ کر ان میں اور بھی شیری پیدا ہوگی اور مردوں کی اور درگت بنے گی، جب سے یہ خبر پڑھی اور اس پر صاحبِ مضمون کے اندیشے ملاحظہ کئے ہیں رونگٹا کھڑا ہوگیا ہے اور اپنے مرد ہونے پر افسوس ہونے لگا ہے، کاش ہم اس زمانے میں پیدا ہوتے جب عورتوں کو پیر کی جوتی سمجھا جاتا تھا، اُف یہ دور۔ اس دور میں مردوں کو بے تابا سمجھنے کی رسم چل پڑی ہے، عورتیں ملازمت کررہی ہیں، مرد اپنی جہالت اور تساہل کی وجہ سے گھروں میں پڑے ہیں، انہیں صحیح معنوں میں جیب خرچ بھی نہیں مل پاتا۔

بیڑی سگریٹ بھی مانگ تانگ کر پیتے ہیں، بیڑی اور سگریٹ خیرات میں لوگ دینا پسند نہیں کرتے کیوں کہ ان کے لینے دینے پر اجر ثواب نہیں ہے، بڑی مشکل ہے کیا کریں کیا نہ کریں، بس اس زندگی سے نفرت سی ہونے لگی ہے، جس کی بیوی محبت کرنے والی ہے اور خدمت جس کا طرۂ امتیاز ہے وہ بھی سہما ہوا ہے، نہ جانے بیوی کب بدل جائے، اس لئے کہ عورت کو بدلنے میں ایک سیکنڈ کا چوتھائی بھی کافی ہے، اگر

مردوں کی اسی طرح ایسی تیسی ہوتی رہی تو اس دنیا کا کیا ہوگا۔
قیامت سے پہلے ہی قیامت آجائے گی، میں آج کل کئی مردوں کو خاموش اور اداس دیکھ رہا ہوں، صاف محسوس ہو رہا ہے کہ مردوں کے خلاف کوئی سازش ہو رہی ہے، ابھی وقت ہے کہ ہم سب سر جوڑ کر آئندہ زمانوں کے اندیشوں اور خطروں پر سوچ وچار کریں ورنہ زندگی سے بھی ہاتھ دھونے پڑیں گے اور وقار بھی خاک میں ملے گا۔
مضمون نگار اپنے مضمون کے آخر میں لکھتے ہیں۔
''عورتوں کی تعلیم نے جہاں عورتوں میں شعور پیدا کیا وہیں یہ بھی ہوا ہے کہ بعض علاقوں میں عورتوں میں خودسری پیدا ہوئی ہے لیکن پھر بھی مرد کا خودسوزی کرنا ایک طرح کی کم ہمتی ہے۔''
ہمیں مضمون نگار کی اس بات سے ایک فی صد بھی اتفاق نہیں ہے، ہم جانتے ہیں کہ جب سے عورتوں نے اسکولوں اور مدرسوں کی ہوا کھائی ہے تو انہیں اس بات کا اندازہ ہوگیا ہے کہ مرد کا مقام شرعاً بڑا سہی عورت بھی پیروں کی جوتی بنانے کے قابل نہیں ہے، وہ بھی قابل احترام ہے اور اس کے جذبات بھی قابل قدر ہیں اور جب سے عورتوں کو اس بات کا اندازہ ہوا ہے کہ وہ کسی قدر چھوٹی سہی لیکن پیروں کی دھول نہیں ہیں تب سے گھروں میں خانہ جنگی کے بادل منڈلانے لگے ہیں اور گھروں میں اب بارشیں ہوتی ہیں، گھن گرج ہوتی ہے اور بجلیاں بھی کڑکتی ہیں، عورت تعلیم حاصل کرنے کے بعد اب سلیقے سے زبان چلانے کی اہل ہوگئی ہے، اس لئے بعض گھروں میں بعض مردوں کا ناطقہ بند ہوگیا ہے، اب تک یہ تھا کہ عورتوں کو یہی خبر نہیں تھی کہ اسلام نے عورتوں کو کیا حقوق اور کیا مراعات دی ہیں، اسلام مردوں کی تجوری میں بند ایک دولت کی مانند تھا، اب عورتوں کو بھی کسی طرح یہ دولت ہاتھ لگ گئی ہے، اب عورتوں کے بھی دارالعلوم کھل گئے ہیں اور ان کی بھی آنکھیں کھل گئی ہیں، انہیں معلوم ہوگیا ہے کہ عورت پر ہاتھ اٹھانے والوں کا شریعت کی نظروں میں کیا مقام ہے، انہیں اس بات کا علم ہوگیا ہے کہ عورتوں پر ظلم کرنا کس قدر گناہ ہے، انہیں یہ بھی خبر ہوگئی ہے کہ اچھے مردوہ ہیں جن کی بیویاں ان سے خوش ہوں اس سے پہلے وہ یہ سمجھتی تھیں کہ اچھا مرد وہ ہے جس کی سوسائٹی میں جے جے کار ہو، خواہ گھر میں اس کی کوئی حیثیت نہ ہو۔
جو مرد محفلوں میں بھیگی بلی بنے رہتے ہیں وہ بھی اپنے بیوی بچوں کے سامنے شیر ببر بنے رہتے تھے، اس طرح کے ماحول سے نکلنے کے بعد عورت نے جب ہوش وحواس کے دروازے پر دستک دی اور مذہب اسلام کا مطالعہ کیا تو خود ہی اس بات کا اندازہ ہوگیا کہ مرد پر عورت کے کیا حقوق ہیں، ہمارے خیال سے مردوں نے عورتوں کو دینی تعلیم دلا کر اپنا ہی کچھ نقصان کیا ہے، یہ عورتیں اگر اندھیروں میں ہی رہتیں تو اچھا تھا جو چراغ ہم ان کے ہاتھوں میں تھمارہے ہیں اس سے انہیں روشنی ملے گی، چلنے کے لئے راستے نظر آئیں گے حق وباطل کی پہچان ہوگی اور یہ بات کئی اعتبار سے مردوں کے لئے نقصان دہ ہے گی، مضمون نگار کی اس بات سے ہمیں اتفاق ہے کہ عورت پڑھ لکھ کر خود سر بن گئی ہے وہ آہستہ آہستہ مردوں کے قبضے سے باہر جارہی ہے، لیکن صاحب مضمون کی ہمیں اس بات سے اتفاق نہیں ہے کہ مرد کا خودسوزی کرنا کم ہمتی کی دلیل ہے۔
جان دینے کو بزدلی اور کم ہمتی بتانا، لاشعوری کی علامت ہے، ہمارے نزدیک وہ مرد بہادر ہے جس نے بیوی کی غلامی سے نجات حاصل کرنے کے لئے آتش نمرود میں چھلانگ لگادی اور آنے والی نسلوں کو یہ پیغام دے دیا کہ مردوں کا سر جل سکتا ہے لیکن جھک نہیں سکتا۔
اگر مرنے والا خودسوزی کے بجائے خودسپردگی کا مظاہرہ کرتا تو کم ہمتی اور بزدلی ہوتی۔
ہماری رائے یہ ہے کہ اب مردوں کو بھی اپنی آنکھیں کھول لینی چاہئیں، اگر عورتوں کی من مانیوں اور ہوش مندیوں کا یہی عالم رہا تو پھر مردوں کی زندگی پر وبال آجائے گا اور خودسوزی اور خودکشی کے واقعات آئے دن ہونے لگیں گے، اس میں کیا شک ہے یہ مرد لوگ مہر ادا نہیں کرتے ہیں اور نان ونفقے میں بھی کوتاہیاں کرتے ہیں بس ان ہی باتوں کو لے کر جھگڑے فساد کا خطرہ رہے گا اور عورت اپنے حقوق کی خاطر مردوں پر دن رات مظالم ڈھانے لگے گی، اس لئے ابھی وقت ہے کہ مرد بھی مہیلاؤں کی طرح اپنی سمیتیاں بنائیں اور حکومت کو بتائیں کہ وہ نام کے مرد ہیں، اندر خانہ ان کا حال بہت خراب ہے اور اس سے بڑی اور خوش نما دلیل حکومت کو مطمئن کرنے کی اور کیا ہوگی کہ قبر کا حال مردہ جانتا ہے، یہ متواتر دلیل ہے، اس کا کون انکار کرسکتا ہے، ہر مرد اپنے گھر میں ایک مُردے کی حیثیت رکھتا ہے، رہی بات کہ اس پر کیا گزرتی ہے، یہ بات اگر رو دھو کر اور چہرے پر بارہ بجا کر عرض کی جائے گی تو سونے پر سہاگہ ہوگی، حکومت رحم کھائے گی اور ممکن ہے کہ عورتوں اور مردوں کے لئے نئی دفعات قائم کرنے کی سوچے۔ کیوں کہ واہ ری سیاست تیرا ہی آسرا۔
(یار زندہ صحبت باقی)



ایک ایسے خاندان کی ہولناک سچی داستان جو جنات کی انتقامی کارروائی کا شکار ہو گیا

خوفناک حویلی

اس داستان کا ایک ایک حرف پڑھئے، دوران مطالعہ آپ ڈریں گے بھی، روئیں گے بھی، خوف ودہشت سے لرزیں گے بھی، لیکن آپ کی دلچسپی داستان ختم ہونے تک برقرار رہے گی

از قلم: رابعہ بانو شیریں

اگلے دن خالو یٰسین، ماماں زبیر اور یوسف ابراہیم صاحب نانی اماں کو آنکھوں کے ڈاکٹر کے پاس لے گئے کہ شاید ان کی بینائی کسی علاج سے واپس آجائے۔ خالہ نجمہ بھی ساتھ گئیں ـــــــ لیکن ہوا یہ کہ کئی ڈاکٹروں نے تو مایوسی کا اظہار کیا اور علاج کرنے ہی سے منع کر دیا۔ ایک ڈاکٹر نے جن کا نام پون کمار جین تھا۔ اس نے یہ دعویٰ کیا کہ میں ان کی بینائی واپس لانے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ مگر اس نے ساتھ ساتھ یہ بھی کہا کہ میں پندرہ دن تک انہیں کچھ دوائیں کھلاؤں گا اور اس کے بعد ان کی آنکھوں کا آپریشن کروں گا۔ سب لوگ آپریشن کے لئے تیار ہو گئے اور نانی اماں بھی بخوشی اس کے لئے آمادہ ہو گئیں۔ کئی گھنٹے کے بعد یہ سب لوگ واپس ہوئے۔ اسی دوران پٹواری اصغر حسین خیریت معلوم کرنے کی غرض سے آگئے تھے۔ ہم نے جب ان سے رات والے حادثہ کا ذکر کیا تو وہ کانپ اٹھے اور انہوں نے فرمایا۔ خدا خیر کرے ایسا لگتا ہے کہ جنات اس گھر کے کسی فرد کو نہیں چھوڑیں گے۔ پٹواری اصغر حسین نے مزید فرمایا کہ میں تو نہ جانے کب سے جھک مار رہا ہوں کہ یٰسین میاں اس حویلی سے بھاگ نکلو۔ خدا خیر کرے نہ جانے کب قیامت ٹوٹ پڑے گی اور اس آشیانے کا تنکا تنکا پامال ہو جائے گا۔

......اور قیامت تو نہ جانے کتنی مرتبہ ٹوٹ پڑی ہے۔ کوکب کی امی آرزو بولیں۔ ان ہی لوگوں کی ہمت ہے کہ یہاں رہ رہے ہیں۔ میں تو پندرہ دن کے خیال سے لکھنؤ سے آئی تھی اور بابا ہیں تو کل چلی جاؤں گی۔ یہ کوئی رہنے کی جگہ ہے۔ آپ کی دوراندیشی ہے۔ "پٹواری نے کہا" آپ کی جگہ میں ہوتا تو میں بھی یہاں دو دن سے زیادہ نہیں ٹک سکتا تھا۔ خدا خیر کرے یٰسین میاں بڑے ہی ہمت والے ہیں۔ قسطوں میں اپنا خون خشک کر رہے ہیں اور گھر والوں کو بھی مصیبت میں جھونکنے کی فکر میں ہیں۔ خدا خیر کرے...... اس بہادری کا انجام خدا جانے کیا ہوگا ـــــــ مجھے تو ہر طرف موت ناچتی نظر آتی ہے۔ اسی اثنا میں خالو یٰسین اور خالہ نجمہ وغیرہ ڈاکٹر کے یہاں سے واپس آگئے۔ پھر کافی دیر تک مشورے چلتے رہے۔

☆☆☆

دوپہر کے کھانے کے بعد چاروں مرد موتی مسجد جانے کی نیت سے نکلے۔ اس مسجد کا تذکرہ اُس دن بلی کی زبانی ہوا تھا اور بلی نے بتایا تھا کہ اصغر کا لڑکا موتی مسجد میں اپاہج پڑا ہوا ہے اور اس کی یہ درگت جنات نے بنائی ہے۔

مردوں کے چلے جانے کے بعد میں اور کوکب اپنے کمرے میں آگئے اور کافی دیر تک بے موضوع باتیں کرتے رہے۔ میں صاف طور پر محسوس کر رہی تھی کہ میں ڈر کر جی نہ چھوڑ بیٹھوں۔ اس بے چاری کو کیا خبر تھی کہ میں نے تو نہ جانے کتنی بار اپنی موت کی دعائیں کی تھیں۔ میری تو ہر روز یہی دعا تھی اور یہی آرزو تھی کہ جنات کا اگلا نشانہ میں بنوں اور اس طرح جلد از جلد میں اس دنیا میں پہنچ جاؤں جہاں میرے ممی پاپا اور میرا بھائی گڈو پہنچ گئے تھے لیکن میں اتنی خوش نصیب نہیں تھی کہ میری دعا اور آرزو پوری ہو جاتی۔ میری تقدیر میں تو یہی لکھا تھا کہ میں سب کے جنازے دیکھوں اور مر مر کر جینے کی رسم پوری کروں ـــــــ لیکن کوکب چوں کہ مجھے دل و جان سے زیادہ عزیز رکھتی تھی اس لئے بے چاری وہ خون کی بارش دیکھ کر اور حویلی کے خوفناک حادثات سننے کے بعد سہم کر رہ گئی تھی لیکن مجھ سے اپنے ڈر خوف کو چھپا رہی تھی۔

رابی —— یار تو میرے ساتھ لکھنؤ چل —— کوکب گہری سوچ و فکر کے بعد بولی۔

ان حالات میں —— پگلی سارا گھر یوں سوچے گا کہ موت سے ڈر کر بھاگ گئی۔

یہ بھی تو ٹھیک کہتی ہے —— کوکب نے ٹھنڈا سانس لے کر کہا۔

اس بات کی دعا کر خالو جان اس حویلی کو چھوڑنے پر آمادہ ہوجائیں۔ پھر شاید ہم سب کی جان بچ جائے۔ میں اپنی بات پوری بھی نہیں کر پائی تھی کہ اچانک صاعقہ کے چیخنے کی آواز آئی۔ ہم دونوں کمرے سے باہر نکلیں تو ہم نے دیکھا کہ صاعقہ دالان میں کرسی پر بیٹھی تھی اور چیخ چیخ کر کہہ رہی تھی۔

ہم نہیں جائیں گے —— یہ گھر ہمارا ہے —— ہم اس گھر کے مالک ہیں۔ ہم بدلہ لیں گے —— ہمارے خاندان کو تباہ کیا گیا تھا —— ہم سب سے بدلہ لیں گے۔

خالہ نجمہ نے صاعقہ کو جھنجھوڑتے ہوئے کہا تھا —— صاعقہ بیٹی تم کیا بول رہی ہو۔

میں صاعقہ نہیں ہوں —— صاعقہ بولی —— میں تمہارا دشمن ہوں۔ میں تم سب کو ختم کر کے ہی دم لوں گا —— تم سب ہمارا نشانہ ہو —— ہم اس حویلی کے گوشے گوشے پر اپنا قبضہ کر چکے ہیں......

خالہ نجمہ نے آیت الکرسی پڑھ کر صاعقہ پر دم کیا تو وہ ہوش میں آگئی اور پھر بے تکی باتوں کا سلسلہ بند ہوگیا۔

کوکب نے یہ منظر بھی پہلی بار دیکھا تھا۔ اس کا ڈر اور خوف اور بڑھ گیا۔ اس کی حالت ایسی تھی کہ کاٹو تو لہو نہیں۔

کچھ ہی دیر کے بعد پٹواری اصغر حسین کے سوا سب واپس آگئے لیکن ہم نے یہ محسوس کیا کہ وہ تینوں بے حد افسردہ اور فکر مند تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد خالو یٰسین نے بتایا کہ موتی مسجد میں پڑے ہوئے اصغر مرحوم کے اپاہج بیٹے سے ملاقات ہوگئی۔

اس سے کوئی بات بھی ہوئی —— خالہ نجمہ نے پوچھا۔

بات بھی ہوئی —— لیکن بیگم! —— ''خالو جان بولے'' اللہ برے وقت سے بچائے۔ اس کی صورت حال تو بہت خراب ہے۔ اس کی ایک ٹانگ ٹوٹی ہوئی ہے اور جو ٹانگ ثابت و سالم ہے وہ مفلوج ہونے کی وجہ سے حرکت نہیں کرسکتی۔ اس کی ایک آنکھ بند ہے۔ دوسری آنکھ ہے تو درست لیکن وہ بھی متاثر ہے اور بینائی برائے نام ہے۔ ناک بھی کٹی ہوئی ہے۔ ہم نے اس لڑکی سے پوچھا تھا کہ تمہارے والد اصغر کے ساتھ کیا حادثہ ہوا تھا اور تم اس صورت حال سے کیسے دوچار ہوئے اس نے بتایا کہ میرے باپ نے۔ جہاں حویلی ہے اس زمین کو فروخت کیا تھا۔ یہاں ایک کنواں تھا۔ مشہور تھا کہ اس میں بھوت رہتے ہیں لیکن میرے والد نے کسی کی نہیں مانی تھی اور اس کنوئیں کو بند کرادیا تھا۔ کنوئیں کے قریب ایک املی کا درخت تھا۔ اس کے بارے میں مشہور تھا کہ اس میں جنات کا ڈیرہ ہے لیکن والد صاحب نے اس درخت کو بھی جڑ سے کٹوادیا تھا۔ وہاں کچھ قبریں بھی تھیں۔ انہیں بھی مسمار کردیا گیا تھا۔ اس کے بعد میرے والد نے یہ زمین ایک ہندو کو فروخت کردی اور اس نے یہاں اس حویلی کی بنیاد ڈالی جو آج آپ کے پاس ہے اور میرے والد کو جنات اٹھا کر لے گئے تھے اور مجھے انہوں نے مختلف انداز سے اس قدر زدوکوب کیا کہ اُن دردناک حادثوں کو بیان بھی نہیں کرسکتا —— اور جب میں اس حال کو پہنچا تو نہ جانے کون لوگ مجھے یہاں ڈال گئے تھے اور اب میں تمہارے سامنے ہوں۔ یہ زندگی جو میں گزار رہا ہوں اس سے تو لاکھ درجے موت اچھی ہوتی ہے۔ میں تم سے کہتا ہوں کہ تم پہلی فرصت میں حویلی چھوڑ دو۔ ورنہ تم بھی ہوسکتا ہے کہ مجھ جیسے بنا دیئے جاؤ —— اس نے بتایا کہ اب جب میں نیم مردہ ہوچکا ہوں اب بھی میں جنات کے ظلم و ستم سے محفوظ نہیں ہوں۔

خالو یٰسین نے جب اپنی بات پوری کرلی تو میں نے انہیں صاعقہ والی بات سے آگاہ کیا۔

خالو نے صاعقہ سے پوچھا۔ بیٹا تمہیں کیا ہوا تھا؟

صاعقہ بولی کچھ نہیں پاپا۔ مجھے تو کچھ بھی نہیں معلوم۔ یہ سب لوگ بتا رہے ہیں کہ اول فول بک رہی تھی —— لیکن پاپا مجھے تو کچھ بھی خبر نہیں ہوئی کہ میں نے کیا کہا۔

یوسف ابراہیم صاحب بولے یٰسین صاحب آپ کسی مولوی ملا کو لاکر جھاڑ پھونک کراؤ۔

جھاڑ پھونک کا ارادہ میں نے اس وقت ترک کیا جب مجھے اس طرح کی دھمکیاں دی گئیں کہ اگر میں جھاڑ پھونک کراؤں گا تو مزید تباہی سے دوچار ہونا پڑے گا۔

وہ تو ٹھیک ہے لیکن اگر اس طرح کی دھمکیوں سے ڈر کر کچھ بھی

نہیں کرو گے تب بھی اُن حرکتوں سے نجات ممکن نہیں ہے ـــــ میری رائے ہے کہ آج ہی بلکہ ابھی اسی وقت کوئی لمحہ ضائع کئے بغیر کسی عامل سے رابطہ پیدا کریں اور حویلی کو کلوائیں۔

میری رائے بھی یہی ہے ـــــ ''خالہ نجمہ بولیں'' کہ اب تو پانی سر سے اوپر ہو گیا ہے۔ اب کچھ کرنا چاہئے۔ مصائب تو کچھ نہ کر کے بھی آرہے ہیں۔ کچھ کرنے کے بعد حسرت تو نہیں رہے گی۔

ٹھیک ہے باجی ـــــ میں خود یہ چاہتا ہوں کہ ایک بار پھر کسی جھاڑ پھونک کرنے والے سے ملنا چاہئے۔

اگر سب کی یہی رائے ہے تو مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔'' خالو یٰسین نے رضا مندی کا اظہار کرتے ہوئے کہا'' آج شام کو کسی سے معلومات کر کے کسی عامل سے بات چیت کئے لیتے ہیں۔

اور پھر شام چھ بجے خالو یٰسین، ماماں زبیر اور یوسف ابراہیم صاحب کسی عامل سے رابطہ کرنے کی غرض سے حویلی سے نکلے ـــــ اور ان کی واپسی رات نو بجے ہوئی۔ واپسی پر انہوں نے بتایا کہ کسی سفلی عمل کرانے والے سے بات چیت ہوئی ہے۔ اس نے جنات کو بھگانے اور جلا ڈالنے کے پانچ ہزار روپے مانگے ہیں، اس وقت کے وہ پانچ ہزار پچاس ہزار کے برابر تھے۔ لیکن خالو یٰسین پانچ ہزار روپے دینے پر راضی ہو گئے۔ ساڑھے نو بجے جس وقت ہم لوگوں نے کھانا کھانے کا ارادہ کیا تو عجیب وغریب صورت حال سامنے آئی۔ تمام دیگچیوں اور بھگونوں میں سالن اور چاول کے بجائے خون بھرا ہوا تھا۔ روٹیاں سرے سے غائب تھیں، پانی کے مٹکے کھول کر دیکھے تو ان میں بھی پانی کے بجائے خون تھا، ابھی سب اس حرکت پر پریشان اور ہراساں تھے کہ اچانک لائٹ بھاگ گئی، لائٹ گڈو کی سالگرہ کی رات بھی بھاگی تھی۔ اس وقت لائٹ بھاگنے سے بڑی وحشت ہوئی۔ ہم سب کو ایسا لگا جیسے کوئی بھیانک قسم کی دُرگھٹنا پیش آنے والی ہے۔ فوراً خالہ نجمہ نے لالٹین جلائی، لالٹین دالان میں رکھ کر ہم نے ہر کمرے میں موم بتی جلا دی تاکہ حویلی میں بکھری ہوئی وحشت ختم ہو۔

اور اس کے بعد ہم سب لوگ ہال کمرے میں جمع ہو گئے۔ کمرے میں بالکل سناٹا تھا۔ خون پر کوئی تبصرہ کرنے کے بجائے گھر کے سب لوگ اداسی میں ڈوبے ہوئے تھے اور ہر شخص کی آنکھیں اس سے بڑے کسی حادثے کی منتظر تھیں ـــــ کوکب کی والدہ تو بالکل پیلی پڑ گئی تھیں۔

ان کے سامنے تو یہ پہلی دُرگھٹنا تھی۔ وہ بے حد خوف زدہ تھیں۔ ہم لوگ تو اس طرح کی باتوں کے کچھ عادی سے ہو چکے تھے۔

نجمہ ـــــ یٰسین ـــــ رابعہ ـــــ بچوں سب میرے پاس آجاؤ۔ نانی اماں نے بلک کر کہا ـــــ نانی اماں کی بینائی تو ختم ہو چکی تھی لیکن خون کا ذکر سن کر وہ خود بھی خوف زدہ تھیں۔ ہم سب لوگ ان کے ارد گرد جمع ہو گئے تو انہوں نے ایک عجیب وغریب بات بتائی۔ انہوں نے کہا کہ جب لائٹ بھاگ گئی۔ مجھے کمرے میں تین لمبے تڑنگے آدمی نظر آئے۔ اُن کے ہاتھوں میں خنجر تھے اور ان کی آنکھیں بالشت بھر برابر تھیں۔ ان کے سر چھت سے ٹکرا رہے تھے۔ وہ سب کالے لباس میں تھے۔ ان سب کی داڑھیاں بھی تھیں اور ان کے دانت منہ سے باہر نکلے ہوئے تھے۔ وہ مجھے گھور کر دیکھ رہے تھے۔

لیکن امی جان ـــــ خالو یٰسین نے کہا ـــــ آپ کو تو اب کچھ نظر نہیں آتا۔

بیٹا ـــــ اس وقت بھی مجھے کچھ نظر نہیں آرہا۔

بھائی صاحب۔ چلو پھر کمرے میں اندھیرا کر دیں۔ ہو سکتا ہے کہ امی جان کو اندھیرے ہی میں کچھ نظر آئے۔

ماما زبیر کی تجویز پر عمل کرنے کے لئے لالٹین بجھا دی گئی ـــــ اور کمرے میں گھپ اندھیرا ہوتے وہی نانی اماں بولیں۔

وہ تینوں آدمی اس وقت بھی مجھے نظر آرہے ہیں اور میری دونوں بچیاں آمنہ اور شاہدہ بھی ان کے برابر میں کھڑی ہیں ـــــ یٰسین میں صاف طور پر دیکھ رہی ہوں۔ خدا کی قسم اس وقت میں اندھی نہیں ہوں، ان کے ہاتھوں میں خنجر ہیں۔ بیٹا ان سے کوئی بات کرلو ـــــ یہ کیوں ہمیں ستاتے ہیں۔

اسی وقت صاعقہ نے بولنا شروع کیا۔

ہم کہہ چکے ہیں کہ ہم اس حویلی سے نہیں جائیں گے اور ہم تمہیں بھی نہیں جانے دیں گے۔ ہم ایک ایک کر کے سب کو ماریں گے۔ وہ عامل ابھی ایکسیڈینٹ میں مر چکا ہے۔ جس نے تم لوگوں سے پانچ ہزار روپے لے کر ہمیں حویلی سے نکال دینے کا دعویٰ کیا تھا۔ ہم سلیمان علیہ السلام کی امت ہیں۔ ہمارا کوئی بال بیکا نہیں کر سکتا۔

خالہ نجمہ نے اسی وقت لالٹین روشن کر دی ـــــ صاعقہ کی صورت پر وحشت طاری تھی اور وہ برابر بولے چلی جارہی تھی ـــــ آج

رات کو ہم ایک اور خون کریں گے ـــــ ہم بدلہ لیں گے۔ ہم خود عامل ہیں، کوئی عامل ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا ـــــ آج رات کو تم سب سو جاؤ یا جاگتے رہو ایک قتل ہوگا ـــــ اسی وقت خالہ نجمہ کی ایک چیخ نکلی۔ ہم ان کی طرف متوجہ ہوئے تو دیکھا کہ وہ بے ہوش تھیں اور ان کے منہ سے خون نکل رہا تھا۔

صاعقہ کچھ دیر چپ رہی اور اس نے پھر بولنا شروع کیا ـــــ ہم نے کہا تھا کہ حویلی مت خریدو ورنہ ہم تباہ کر دیں گے۔ تم لوگوں نے ہماری بات نہیں مانی ـــــ ہم سے کوئی معاہدہ نہیں کیا ـــــ اب اپنی ہٹ دھرمی کی سزا بھگتو ـــــ اس وقت ہم سب یہ سمجھے کہ آج خالہ نجمہ کا نمبر ہے لیکن خالہ نجمہ کو مارنے کے بجائے جنات نے انہیں بالکل عجیب قسم کی اذیتیں دینے کا ارادہ کیا تھا ـــــ تھوڑی دیر کے بعد صاعقہ بے ہوش ہوگئی اور خالہ نجمہ نے اچانک ہوش میں آکر قہقہے لگانے شروع کئے اور ایک زہریلا سا قہقہہ لگا کر وہ بولیں اور یٰسین کے بچے اب تو بتا تو بھوتوں کا قائل ہوا یا نہیں......

نجمہ یہ تمہیں کیا ہوگیا۔

میرا نام نجمہ نہیں ہے ـــــ میرا نام تو حوا ہے ـــــ نہیں میرا نام حوا بھی نہیں ہے میں تو پنجاب سے آئی ہوں۔ میرا نام ہیرا بائی ہے۔

ہم سب نے محسوس کیا کہ خالہ نجمہ کی آواز بدل چکی تھی اور ان کے منہ سے خون بھی جاری تھا۔ وہ دو گھنٹے تک لگا تار نہ جانے کیا کیا بولتی رہیں اور اس کے بعد اچانک حویلی کے صحن میں پتھر برسنے شروع ہوئے ـــــ خوف کے مارے ہم سب کا برا حال تھا ـــــ کچھ لمحوں کے بعد گھر کے سب چراغ ایک دم خود بخود بجھ گئے اور ایک زبردست آواز ہوئی۔ میں دعویٰ کرتی ہوں کہ زندگی میں ایسی بھیانک آواز کسی نے نہیں سنی ہوگی۔ اس آواز سے ہم سب بے ہوش ہوگئے اور جب ہمیں ہوش آیا تو ہم میں سے ایک کا قتل ہو چکا تھا ـــــ اور اس کی لاش سے اس کا سر جدا تھا۔ (باقی آئندہ)

☆☆☆☆☆

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

قسط نمبر:۱۳۲

یوناف کی باتوں سے کاہنہ کے چہرے پر مسکراہٹ کھیلنے لگی۔اے یوناف! میں تیری ممنون ہوں کہ تو میری مدد کو آیا۔ویسے مجھے امید تھی کہ تو سری قوتوں کا مالک ہے،لہٰذا ابلیس اور اس کے ساتھیوں کے خلاف ضرور تو میری مدد کو آئے گا۔ان لوگوں نے مجھے کوئی اذیت اور تکلیف تو نہیں دی۔پس اس غار میں لاکر مجھے محصور کردیا۔ابلیس اور اس کے ساتھی اس وجہ سے میرا لحاظ اور خیال کرتے رہے کہ ان ہی کی خاطر میں نے اہلیکا کو حاضر کیا۔اب وہی اہلیکا ان کے قبضے میں ہے اور اس سے وہ تمہارے خلاف بہت سے کام لینا چاہتے ہیں۔کاش میں ان کے لئے اہلیکا کو حاضر ہی نہ کرتی۔اس غار کے اندر ابلیس اور اس کے سارے ساتھیوں نے بھرپور کوشش کی کہ میں کسی نہ کسی طرح انہیں روحوں کو بلانے کا عمل سکھادوں لیکن میں نے انہیں صاف اور واضح طور پر بتادیا کہ میں یہ عمل بتانے پر موت کو ترجیح دوں گی اور جب انہیں یقین ہوگیا کہ میں مرجاؤں گی،پر یہ عمل انہیں نہ بتاؤں گی تو پھر انہوں نے بھی اس پر اصرار کرنا ترک کردیا۔بہرحال میں نے انہیں یہ علم نہیں سکھایا۔"

اس کے بعد کاہنہ رباب یوناف کے قریب آئی اور یوناف کے کان میں اس نے کہا۔"اور میں نے ان لوگوں کو یہ بھی نہیں بتایا کہ یہ عمل میں تمہیں سکھا چکی ہوں۔"

یوناف نے مسکراتے ہوئے کہا۔"اے کاہنہ تیرا شکریہ۔آؤ اب یہاں سے چلیں۔"

تینوں خاموشی کے ساتھ غار سے باہر چند قدم ہی گئے تھے کہ عزازیل،عارب،بیوسا اور عبیطہ ان تینوں کی راہ روک کر کھڑے ہوگئے، پھر عزازیل نے غصیلے لہجے اور ہولناک انداز میں یوناف کو مخاطب کرکے کہا۔"اے نیکی کے نمائندے! اس کاہنہ رباب کو یہاں سے نکال لے جانا اتنا آسان نہیں جتنا تم سمجھ کر اس طرف آئے ہو۔"

یوناف نے فوراً اپنی تلوار نکال کر اس پر کوئی عمل کیا اور وہ عزازیل کو جواب دینا ہی چاہتا تھا کہ اہلیکا نے اس کی گردن پر کھردرا لمس دینا شروع کیا۔یوناف جان گیا کہ اہلیکا ضرور اسے کسی اذیت اور دشواری میں مبتلا کرکے رکھ دے گی،لہٰذا اس نے فوراً اپنی عمل کی ہوئی تلوار کی نوک اہلیکا کے جسم میں چبھودی،اس کے جواب میں اہلیکا اذیت کا اظہار کرتی ہوئی یوناف کی گردن سے علیحدہ ہوگئی۔

اس موقع پر یوناف نے دیکھا عزازیل کے چہرے پر کچھ پریشان کن تاثرات بکھر گئے تھے،جن سے یوناف نے اندازہ لگالیا کہ اہلیکا اس کے پاس چلی گئی ہے،پھر عزازیل کو مخاطب کرکے یوناف نے کہا۔"اے بدی کے بندے! تو میری اور میرے اس ساتھی برخیاہ کی راہ نہیں روک سکتا۔ہم کاہنہ رباب کو ضرور یہاں سے لے کر جائیں گے۔"

قبل اس کے کہ یوناف کسی عمل کی ابتدا کرتا،برخیاہ نے عزازیل کے خلاف حرکت میں آتے ہوئے پہل کردی،اس نے اپنے پاؤں کے قریب پڑا ہوا ایک پتھر اٹھایا،پھر اس پتھر پر اس نے اسماء اسرار الٰہی کا علم پھونکا اور پھر عزازیل کی طرف دے مارا۔وہ پتھر عین عزازیل کے پیٹ میں جاکر لگا اور پھر اس پتھر سے ایسی ہولناک چنگاریاں اٹھیں،عزازیل انہیں برداشت نہ کرتا اور چیخیں مارتا ہوا وہاں سے غائب ہوگیا۔عزازیل کے اس طرح بھاگ جانے پر عارب،بیوسا اور عبیطہ کے رنگ پیلے پڑگئے۔

اس کے ساتھ ہی یوناف نے انہیں مخاطب کرکے کہا۔"تمہارا مردود و غلیظ آقا تو صرف ایک پتھر کھانے پر شور وواویلا کرتا ہوا یہاں سے بھاگ گیا ہے اور سنو تم تینوں......"یوناف کہتے کہتے رُک گیا کیوں کہ اس دوران برخیاہ نے پھر ایک پتھر اٹھایا اور اس پر ویسا ہی عمل کرکے اس نے عارب کی طرف دے مارا تھا۔جس کے جواب میں عارب بھی کرب کا اظہار کرتا ہوا وہاں سے بھاگ گیا اور اس کے ساتھ ہی بیوسا اور عبیطہ بھی وہاں سے چلی گئیں۔برخیاہ نے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"اے میرے دوست ان سب کے خلاف میرا حرکت میں آنا کیسا لگا؟"

یوناف نے تحسین آمیز نگاہوں سے برخیاہ کی طرف دیکھا اور کہا۔ برخیاہ! میرے بھائی! تم نے واقعی کمال کر دکھایا، تو نے کیا خوب اپنے علم کو ان کے خلاف استعمال کیا اور انہیں مار بھگایا۔"

برخیاہ، یوناف کے قریب آیا، اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور یوناف! یوناف! میرے بھائی! اپنا یہ علم آج میں تمہیں بھی سکھا دوں گا تا کہ آنے والوں دنوں میں ہم پہلے سے بہتر اور موثر انداز میں عزازیل اور اس کے ساتھیوں کے سامنے اپنا دفاع کر سکو۔" اس کے ساتھ ہی برخیاہ نے رازدارانہ انداز میں یوناف کے کان میں اسے اسماء اسرار الٰہی کا علم سکھا دیا۔

نیا علم سیکھنے کے بعد یوناف کے چہرے پر دور دور تک سکون اور خوشیاں بکھر گئی تھیں، پھر اس نے برخیاہ کو مخاطب کر کے کہا۔ "اے میرے بھائی! اب تم کاہنہ کو لے کر یروشلم کی طرف کوچ کر جاؤ، جب کہ میں اب یمن کے مرکزی شہر مآرب کی طرف روانہ ہوتا ہوں اور چند دن تک میں بھی تم سے یروشلم میں آملوں گا۔"

اس کے ساتھ ہی برخیاہ نے کاہنہ کا ہاتھ پکڑا اور اپنی قوتوں کو استعمال کرتا ہوا وہاں سے کاہنہ کے ساتھ غائب ہو گیا جب کہ یوناف بھی اسی انداز میں مآرب کی طرف روانہ ہو گیا۔

کاہنہ رباب کو لے کر برخیاہ یروشلم میں کاہنہ کے مکان کے سامنے نمودار ہوا۔ کاہنہ نے ایک خوش کن نگاہ اپنے گھر پر ڈالی، پھر برخیاہ کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے کہا۔ "اے عظیم برخیاہ! تمہارا اور یوناف کا بے حد شکریہ! تم دونوں نے مل کر ابلیس اور اس کے حواریوں کو خوب مار بھگایا اور ان سے میری گلو خلاصی کرائی۔"

برخیاہ نے بڑی نرمی اور ملائمت سے کہا۔ "اے کاہنہ! اب تم اپنے گھر میں بے فکری اور سکون سے رہو، اب اگر ابلیس یا اس کے حواری تمہارے طرف لپکے تو میں ان سے تمہاری حفاظت کروں گا۔"

اس کے ساتھ ہی برخیاہ وہاں سے چلا گیا، جب کہ کاہنہ ہلکی ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ اپنے گھر میں داخل ہو گئی۔

☆☆☆☆

دوسری طرف یوناف مآرب شہر میں شاہی محل کے صدر دروازے کے پاس نمودار ہوا، اس نے دیکھا خلاف معمول محل کے اندر اور باہر بے حد رونق اور ایک میلے کا سا سماں تھا، لوگ صاف ستھرے اور زرق برق لباس پہنے اِدھر اُدھر بھاگے پھر رہے تھے۔ محل کے صدر دروازے کے قریب چار گھوڑوں کی ایک بگھی کھڑی ہوئی تھی، یہ ایک کھلی اور کافی کشادہ اور بڑی بگھی تھی، جس کے فرش پر موٹے دبیز قالین بچھے تھے۔ ان قالینوں پر بگھی کے اندر نرم و نازک نشست کی سونے کی ایک کرسی رکھی تھی اور چھت کے طور پر بارش اور دھوپ سے بچنے کے لئے سفید رنگ کا ایک خوبصورت جھالردار شامیانہ سا تان دیا گیا تھا، بگھی کے اندر حتےٰ، گھوڑوں کے ساز اور لگام میں بھی سونے کی تھیں، کچھ دیر تک اپنی جگہ کھڑے وہ کران چیزوں کو دیکھ دیکھ کر یوناف تعجب کرتا رہا، پھر آگے بڑھ کر محل کے محافظوں میں سے ایک کو مخاطب کرتے ہوئے اس نے نرم آواز اور دھیمے لہجے میں پوچھا۔ "اے میرے رفیق! میں محل کے اندر جا سکتا ہوں؟"

اس محافظ نے بے رخی اور بے اعتنائی برتتے ہوئے کہا۔ "نہیں تم ہرگز محل کے اندر نہیں جا سکتے۔"

یوناف ایک بار اپنے اطراف کا جائزہ لیتے ہوئے پھر بولا۔ "اچھا اگر میں اندر نہیں جا سکتا تو پھر یہ تو بتاؤ کہ اس کے اندر اور شہر مآرب میں آج خلاف معمول زیادہ رونق، گہما گہمی اور سجاوٹ و آرائش کیوں ہے؟"

اس محافظ نے ایک بار غور سے یوناف کی طرف دیکھا، پھر ہلکی ہلکی مسکراہٹ میں وہ کہنے لگا۔ "اس شہر میں اجنبی لگتے ہو؟"

یوناف نے جب اس محافظ کو نرم ہوتے دیکھا تو وہ اس کے اور قریب ہوا اور بڑی ملائمت سے اسے مخاطب کر کے پوچھا۔ "میرے عزیز! تمہارا اندازہ درست ہے، آخری بار جب میں یمن میں داخل ہوا تو اس وقت یہاں مندر بن ابرہہ بادشاہ تھا، کیا تم بتا سکو گے کہ اب یمن کا بادشاہ کون ہے؟"

اس محافظ نے ایک بار سر سے پاؤں تک یوناف کو بڑے تعجب اور پریشانی کے سے عالم میں دیکھا اور پوچھا۔ "تم تو اس وقت نوجوان ہو پھر اس وقت تمہاری عمر کیا ہو گی جب تم مندر بن ابرہہ کے دور میں یمن آئے تھے؟"

یوناف نے اس محافظ کے سوال کو ٹالنے کی خاطر کہا۔ "تم اس تفصیل کو چھوڑو، پہلے یہ تو بتاؤ کہ آج یہاں کیا معاملہ ہو رہا ہے، جو یہاں آج اس قدر رونق ہو رہی ہے؟"

اس محافظ نے یوناف کو پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ "اے

اجنبی! اگر تم آخری بار مندر بن ابرہہ کے زمانہ میں اس سرزمین میں داخل ہوئے تھے تو سنو مندر بن ابرہہ کے بعد اس کا چچازاد بھائی ہداد بن شراجیل یمن کا بادشاہ بنا، سنو اجنبی! یہ ہداد بن شراجیل بڑا طاقت ور اور زور آور انسان تھا، اس کے علاوہ اور سنو اجنبی! یہ ہداد بن شراجیل بڑا عجیب وغریب انسان تھا۔ میرے خیال میں یمن کے اندر اس جیسا پراز عجائب اور مافوق الفطرت کوئی انسان نہ ہوا ہوگا۔ اس لئے کہ جب اس کی طاقت وقوت کے چرچے ہوئے تو ایک جن انسانی روپ میں ہداد بن شراجیل کے پاس آیا اور اسے طاقت آزمائی کی دعوت دی۔ ہداد بن شراجیل نے اس دعوت کو قبول کرلیا۔ پس جب یہ مقابلہ ہوا تو ہداد بن شراجیل نے اس جن کو پچھاڑ کر رکھ دیا اور وہ جن ہداد بن شراجیل سے ایسا متاثر ہوا کہ اس جن نے اپنی بیٹی کی شادی ہداد بن شراجیل سے کردی۔ اس جن عورت سے ہداد بن شراجیل کی ایک بیٹی ہوئی جس کا نام بلقیس بنت ہداد ہے اور ہاں سنو! اجنبی!

چند دن پہلے ہداد بن شراجیل کا انتقال ہوگیا تھا، لہٰذا آج اسی ہداد بن شراجیل کی بیٹی بلقیس بنت ہداد کی تاج پوشی ہے اور یہ رونق اسی وجہ سے ہے۔ ابھی تھوڑی دیر تک بلقیس بن ہداد اس محل سے نکلے گی اور یہ سامنے جو چار گھوڑوں کی بگھی کھڑی ہے، اس میں بیٹھ کر شمس دیوتا کے معبد میں جائے گی۔ وہاں اس کی تاج پوشی کی جائے گی اور اس تخت پر اسے بٹھایا جائے گا جو خاص طور پر اس کے لئے تیار کیا گیا ہے اور یہ تخت اس وقت شمس دیوتا کے معبد میں ہے۔ جب بلقیس بنت ہداد کی تاج پوشی کی رسم ادا کردی جائے گی تو وہ تخت اس بڑی بگھی پر رکھا جائے گا، جسے تم دیکھ رہے ہو، پھر اس تخت پر بلقیس بنت ہداد بیٹھے گی اور اسے سارے شہر مآرب میں پھرایا جائے گا، اس کے بعد بلقیس اس تخت سمیت اپنے اس محل میں داخل ہوگی اور ایک ملکہ کی حیثیت سے یمن پر حکومت کرنے کی ابتدا کرے گی۔''

اس محافظ کی گفتگو سے یوناف کے شوق میں ذرا اضافہ ہوا اور اس نے پوچھا: ''اس ملکہ سبا کے لئے جو تخت تیار کیا گیا ہے وہ کیسا ہے؟''

محافظ فخریہ انداز میں کہنے لگا: ''وہ تخت سونے کا ہے اور اس پر بیشمار قیمتی اور نایاب قسم کے یاقوت، زمرد اور سچے موتی جڑے گئے ہیں، اس تخت کے پائے موتیوں کے ہیں اور اس پر مہین دبیز پردے پڑے ہیں اور پھر اس محل میں ایک ایسا خاص کمرہ تیار کیا گیا ہے، جس میں داخل ہونے کے لئے نو کمروں میں سے گزرنا پڑتا ہے اور جب ملکہ بلقیس اپنے سلطنت کے کاموں کے سلسلے میں اپنے مرکزی شہر مآرب سے باہر ہوا کرے گی تو اس تخت کو حفاظت کے لئے اسی کمرے میں رکھا جائے گا۔ گویا نو کمروں کے نو تالے کھولنے کے بعد پھر اس کمرے تک پہنچا جاسکتا ہے جس کے اندر تخت رکھا جائے گا اور.........''

وہ محافظ کہتے کہتے خاموش ہوگیا کیوں کہ بلقیس بنت ہداد محل کے اندرونی حصے سے صدر دروازے کی طرف آتی دکھائی دی تھی اور اس کے ساتھ ان گنت اراکین سلطنت بھی تھے وہ محافظ اور اس کے اطراف میں سارے دیگر محافظ بھی مستعد ہوکر اپنی جگہوں پر اٹھ کھڑے ہوئے۔ جب بلقیس بنت ہداد قریب آئی تو یوناف نے دیکھا، وہ ابھی جوان تھی، وہ اپنی ذات میں حسن وجوانی کا طوفان، رنگوں کی ملگجی بہار، عنبریں خوشبو اور حسین شبنمی گلاب تھی۔ اس کے ہونٹوں کی بولتی خاموشی، سلگتے رخساروں، لرزتے ہونٹوں اور جھکتی لرزاں پلکوں کے اندر سے حیا کے اٹھتے سیلاب تھے۔ تنہائیوں کے گیت اور خنک چاندنی کی نرم پھوار کی طرح چلتی وہ محل کے صدر دروازے کے پاس آئی، اس موقع پر وہ آئینے میں ڈھلے عکس اور گاتے چاند، ہنستے ستاروں کی طرح لگ رہی تھی، ایک سحر کے سیل اور جلوہ صدرنگ کی طرح آگے بڑھ کر وہ بگھی میں سوار ہوگئی، پھر اس بگھی کے سائیس حرکت میں آئے اور بگھی کے گھوڑوں کو انہوں نے ہانک دیا۔ جب کہ اراکین سلطنت اور دوسرے ان گنت لوگ اس بگھی کے ساتھ ساتھ چلنے لگے، تھوڑی دیر بعد یہ شاہی قافلہ مآرب شہر کے وسط شمس دیوتا کے معبد میں داخل ہوا اور اس قافلے کے ساتھ یوناف بھی اس معبد کے اندر چلا گیا تھا۔ یوناف نے دیکھا اس بہت بڑے معبد کے اندر سامنے کی دیوار کے ساتھ شمس دیوتا کا بت رکھا ہوا تھا، ایک بہت بڑی چٹان کو تراش کر سورج کی شکل دی گئی تھی، جس کے دائیں بائیں بہت بڑے بڑے پر دکھائے گئے تھے۔ ان پروں پر سفید رنگ تھا، جب کہ بت کے دوسرے حصوں پر مختلف رنگوں کی ملمع کاری تھی۔ اس بت کے پیچھے بہت بڑی آگ روشن تھی اور آگ کی اس روشنی نے اس اندھیرے کمرے کے اندر شمس دیوتا کے بت کو بڑا بھیانک اور پراسرار بنا رکھا تھا اور پھر اس موقع پر لوگوں سے کھچاکھچ بھرا وہ معبد اور زیادہ تجسس آمیز ہوگیا تھا۔

بلقیس بنت ہداد شمس دیوتا کے اس بت کے سامنے جاکر پہلے دو زانو ہوکر بیٹھی پھر وہ بڑی عاجزی وانکسار کے ساتھ اس کے سامنے سجدہ

ریز ہوگئی اور اس کے ساتھ ساتھ اراکین سلطنت، پجاری اور وہاں جمع لوگ شمس دیوتا کے سامنے سجدے میں گر گئے تھے۔ جب کہ معبد کا بڑا پجاری ملکہ اور یمن کے لوگوں کے لئے دیوتا کو مخاطب کر کے بہتری اور فلاح کی دعائیں مانگنے لگا تھا، جب یہ دعا ختم ہو گئی، تب ملکہ بلقیس بنت ہداد اٹھ کھڑی ہوئی اور بڑے پجاری کی رہنمائی میں وہ شمس دیوتا کے بائیں طرف گئی جہاں اس کے لئے بنایا جانے والا سونے اور موتیوں سے بنا تخت رکھا تھا، اس تخت پر سونے کا ایک تاج بھی پڑا تھا، جس کے اندر ان گنت ہیرے، موتی اور دیگر قیمتی جواہرات جڑے ہوئے تھے۔ پھر بڑے پجاری کے اشارے پر ملکہ بلقیس آگے بڑھ کر تخت پر بیٹھ گئی اور بڑے پجاری نے اس کے سر پر تاج رکھ دیا۔

جونہی یہ کارروائی مکمل ہوئی، معبد کے اندر جمع لوگ خوشی اور مسرت کا اظہار کرتے ہوئے شمس دیوتا اور ملکہ کے حق میں نعرے بلند کرنے لگے، پھر بڑے پجاری کے ہی اشارے پر چند کڑیل و توانا جوان آگے بڑھے اور سونے کے اس تخت کو ملکہ سمیت اٹھا کر انہوں نے شمس دیوتا کے معبد سے باہر کھڑی اس بگھی میں رکھ دیا جس میں بیٹھ کر بلقیس بنت ہداد وہاں تک آئی تھی، بڑا پجاری بھی اس بگھی میں اُس جگہ بیٹھ گیا جو بگھی ہانکنے والوں کے پیچھے خالی پڑی تھی اور پھر اُس کے اشارے پر بگھی کے گھوڑوں کو ہانک دیا گیا۔ لوگوں کا ایک جم غفیر جس میں اراکین سلطنت، پجاری، مرد، عورت، بوڑھے بچے بھی شامل تھے۔ بگھی کے ساتھ ہولیا تھا، ملکہ بلقیس کو لے کر یہ بگھی اب مآرب شہر کی مختلف سڑکوں سے گزرتی ہوئی پورے شہر کا چکر لگانے لگی۔ جہاں جہاں سے بھی وہ گزرتی جھروکوں میں کھڑی عورتیں اور بچے بچیاں اس پر پھول پتیاں پھینکنے لگتے تھے اور حالت یہ ہوگئی تھی کہ بگھی ایک طرح سے ان پھینکے جانے والے پھولوں سے بھر گئی تھی۔

طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

۳۹ رفاسٹ ٹریک عدالتوں میں دہشت گردی کے مقدمات کی سماعت جلد ہوگی: محمد ادیب

(عبدالحلیم) کانپور: دہشت گردی کے الزام میں سالوں سے قید وبند کی صعوبتیں جھیل رہے بے قصور نوجوانوں کے مقدمات کی سماعت کے لئے ۳۹ رفاسٹ ٹریک عدالتوں کے قیام کا خاکہ تیار کرلیا گیا ہے، جہاں چھ مہینے سے لیکر ایک سال کے اندر ان کو سماعت کے ذریعہ مقدمات فیصل ہوسکیں گے۔ اس بات کی جانکاری مسلم فیڈریشن کانپور کے اجلاس میں شرکت کے لئے آئے ممبر پالیمنٹ محمد ادیب نے نامہ نگاروں سے بات چیت کے دوران دی۔ دہشت گردی کے سوال پر انہوں نے کہا کہ جو بے قصور دس پندرہ سالوں تک دہشت گردی کے فرضی مقدمات میں قید کے بعد عدالتوں کے ذریعہ مظلوم قرار دیکر چھوڑ دئے جاتے ہیں میری نظر میں یہ انصاف نہیں ہے، کیوں کہ اگر وہ واقعی بے قصور ہیں تو ان کے تباہ شدہ ماہ وسال کا معاوضہ کون دیگا۔ اوران کی رسوائی وخاندان پر لگے بدنامی کے داغ کون صاف کرے گا۔ طویل عرصے سے ہمارا حکومت سے یہ ہی مطالبہ رہا ہے کہ فاسٹ ٹریک عدالت کا قیام کران بچوں کے مقدمات کی سماعت کی جائے۔ اگر واقعی یہ مجرم ہیں تو انہیں پھانسی پہ لٹکا دیا جائے کیونکہ جو ملک کا وفادار نہیں وہ کسی کا وفادار نہیں ہوسکتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ وزیر داخلہ نے سنیچر کی شام خط کے ذریعہ یہ یقین دلایا کہ جلد ہی ملک میں ۳۹ رفاسٹ ٹریک عدالتوں قیام عمل میں لایا جائے گا۔ جن کے ذریعہ دہشت گردی کے الزام میں بند نوجوانوں کے مقدمے چھ مہینے سے ایک سال کے اندر حل کیے جائیں گے۔ اس کامیابی کو مسلم دانشوران وسیکولر برادران وطن کی مشترکہ کوشش کا نتیجہ قرار دیتے ہوئے انہوں نے دعویٰ کیا کہ اگر سیکولر بر برادران وطن کے ساتھ متحد ہوکر دیگر مسائل بھی اٹھائے جائیں تو یقیناً ان میں بھی کامیابی حاصل ہوگی۔ انہیں نے کہا کہ آج تک ہم نے وہی مانگا جو ہمارا آئینی حق تھا پھر سیاسی پارٹیوں نے انتخابی ایجنڈے میں ہم سے وعدہ کیا تھا۔ اب فقط وعدوں پر زندگی نہیں چلے گی۔ ۲۰۰۴ کے انتخابی منشور میں کانگریس نے کرناٹک اور کیرل کی طرح ملک میں اقلیتوں کو آبادی کے تناسب سے ریزرویشن دینے کا وعدہ کیا۔ آندھرا پردیش عدالت کے ذریعہ مسلمانوں کو پسماندہ ثابت کرنے کے سوال پر تشکیل شدہ سچر کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں نہ صرف مسلمانوں کو دلتوں سے بدتر قرار دیا بلکہ اس پر عمل کے لئے قائم رنگناتھ مشرا کمیشن نے اپنی سفارشات بھی پیش کی۔ مگر اسے عمل کے لئے آج تک پارلیمنٹ میں پیش نہیں کیا گیا۔ ۲۰۰۹ کے انتخابات سے قبل اقلیتوں کو ساڑھے سات فیصد ریزرویشن دینے کا شوشہ چھوڑا گیا۔ جبکہ سچر کمیٹی کا قیام صرف مسلمانوں کی پسماندگی معلوم کرنے کے لئے کیا گیا تھا۔ بعد میں اسے اقلیت کا نام دیکر مسلمانوں کو ڈھائی فیصد ملنے والا ریزرویشن بھی وعدہ خلافی کا شکار ہوگیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر نیت صاف نہ ہو تو کوئی بھی مسئلہ حل نہیں ہوسکتا۔

۴۵ رسال بعد ہندوستانی فوجی کی لاش برآمد

نئی دہلی (ایجنسی) فوج نے کہا ہے کہ ۴۵ رسال قبل ہمالیہ میں ایک ہندوستانی فوجی جہاز کے حادثے میں ہلاک ہونے والے جوان کی لاش مل گئی ہے۔ نان کمیشنڈ افیسر جگ میل سنگھ کی باقیات ہماچل پردیش ریاست کے شمالی علاقے میں دھکہ گلیشر سے برآمد ہوئی۔ فوج کے ایک ترجمان نے کہا کہ سپاہی کی شناخت ان کی شناخت ڈسک، انشورنس پالیسی اوران کی جیب مین پائے جانے والے خط کی مدد سے کی گئی۔ یہ فوجی جہاز فروری ۱۹۶۸ء میں گر کر تباہ ہوگیا تھا اور اس میں سوار تمام ۹۸ رفوجی ہلاک ہوگئے تھے۔ جب یہ جہاز روہتنگ درے کے اوپر سے گزر رہا تو اس کا مواصلاتی رابطہ منقطع ہوگیا تھا۔ ذرائع کے مطابق انتونوف ۱۲ رنامی اس جہاز کا ملبہ ۲۰۰۳ء میں حادثاتی طور پر ملا تھا اس کے بعد تلاشی کی کاروائیوں میں چار لاشیں ملی تھیں۔

TILISMATI DUNYA
(Monthly)
Abulmali, Deoband-247554 U.P.

ماہنامہ
طلسماتی دنیا
دیوبند

R.N.I.66796
RNP/SHN/6
2012-14

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

مکمل سیٹ 2013

ایڈیٹر

شیخ حسن الهاشمی فاضل

دارالعلوم دیوبند

حضرت مولانا **حسن الہاشمی** صاحب

مدظلہ العالی کا فون بے حد مصروف رہتا ہے، آپ اپنے

مسائل اس ای میل آئی ڈی پر ڈالیں۔

HRMARKAZ19@gmail.com

حصول کامیابی کے لئے

دولت مند بننے کا لاجواب عمل

ماہنامہ

دیوبند

طلسماتی دنیا

نومبر ۲۰۱۳ء

NOVEMBER.2013

نقشِ دولتِ کشف والہام

RS.25\=

عاطف ہاشمی

کیا اور کہاں

اداریہ

مظفر نگر کا فرقہ وارانہ فساد: ایک قیادت ایک المیہ

بقلم خاص

ماہِ رمضان سے یہ بات محسوس کی ہو رہی تھی کہ اتر پردیش کو گجرات بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ رمضان کے پہلے ہفتے میں کچھ فرقہ پرست لوگوں کی شرارت کی وجہ سے دیوبند کا ماحول بھی بہت متاثر رہا۔ فرقہ پرست ہندوؤں نے پنچایتوں میں مسلمانوں کے خلاف اور حد تو یہ ہے کہ مادر علمی دارالعلوم دیوبند کے خلاف کھلے عام زہر افشانی کی اور اس وقت اِکّا دُکّا وارداتیں بھی ہوئیں، مسلمانوں کی طرف سے بھی ایک جمعہ کو جمعہ کی نماز کے بعد جلسۂ عام ہوا، یہ جلسہ قصبہ دیوبند کے چیرمین معاویہ علی اور ان کے رفقاء کی کوششوں سے منعقد ہوا، لیکن اس جلسے میں کسی بھی طرح کی فتنہ انگیزی کا مظاہرہ نہیں ہوا بلکہ اس جلسے میں لوگوں کو صبر وضبط کی تلقین کی گئی۔ اس جلسے میں علماء نے بھی خطاب کیا اور شہر کے معززین اور دانشوروں نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اور کہا کہ دیوبند کی ہندو مسلم ایکتا اور اتحاد ساری دنیا میں مشہور ہے۔ حالات کیسے بھی ابتر ہو جائیں اور شریر لوگوں کی شرارتیں کتنے ہی عروج پر ہوں ہم سب صبر وضبط سے کام لیں گے اور کچھ شریروں کی شرارتوں کی وجہ سے اپنے اتحاد اور گنگا جمنی تہذیب کے تانے بانے نہیں بکھرنے دیں گے۔

فرقہ پرستوں نے ماہِ مبارک میں تو گڑیا کو بلانے کی بھی کوشش کی اور بار بار میٹنگیں کر کے دیوبند کی پُر امن فضا کو زہر آلود کرنے کی سازشیں بھی رچیں لیکن مسلمانوں کے ضبط وتحمل کی وجہ سے معاملہ رفع دفع ہوتا رہا اور کوئی فرقہ وارانہ فساد رونما نہیں ہو سکا۔

عید کے بعد مظفر نگر اور اس کے آس پاس کے علاقوں میں فرقہ پرستی نے کروٹیں لیں اور پنچایتوں نے فضا کو مکدر کر کے رکھ دیا، پنچایتوں میں ایک ٹولی چھرے، تلواریں، لاٹھیاں اور دیسی ہتھیار لے کر دندناتی رہی، اُلٹے سیدھے نعرے بھی لگائے گئے اور مار دھاڑ کی دھمکیاں بھی دی جاتی رہیں، جذبات بھڑکانے والی تقریریں بھی ہوتی رہیں لیکن پرساشن یہ سب کچھ دیکھتا رہا اور اس نے ان دلخراش باتوں پر بھی کوئی روک نہیں لگائی اور ایک دن ان پنچایتوں نے سارے ماحول کو خراب کر دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے مظفر نگر گجرات بن کر رہ گیا۔ سینکڑوں انسانوں کو انتہائی بے دردی کے ساتھ قتل کر دیا گیا، ہزاروں مکان جلا دیئے گئے، کھیتوں کو نذرِ آتش کیا گیا اور سیکڑوں لڑکیوں کی عصمتیں پامال کی گئیں، پولیس کھڑی تماشہ دیکھتی رہی، سرکار چپ رہی اور قانون کے رکھوالوں کو سانپ سونگھ گیا۔ یک طرفہ مار دھاڑ کی کارروائی ہوتی رہی اور پردھانوں کی سازشوں سے گاؤں کے گاؤں ویرانے کر دیئے گئے۔

راقم الحروف نے فساد زدہ علاقوں کا دورہ کیا، کیمپوں میں پناہ گزیں لوگوں سے ملاقاتیں کیں، ان کی زبان سے جو کچھ سنا اور ان کو جس کیفیت میں دیکھا اسے دیکھ کر ان کی درد بھری داستان ان کی زبان سے سن کر رونگٹے کھڑے ہو گئے اور یہ اندازہ ہو گیا کہ یہ فساد کسی نہ کسی سیاست اور افسروں کی خباثت کا نتیجہ ہے۔ لٹے پٹے لوگوں کی زبانی معلوم ہوا کہ بچوں کو فضا میں اچھال کر تلواروں سے کاٹ دیا گیا، آرا مشینوں کے ذریعے انسانوں کی بوٹیاں کر دی گئیں، مسجدوں کو شہید کیا گیا اور قرآن کریم کی بے حرمتی کی گئی، ماں باپ کے سامنے لڑکیوں کی عزتیں لوٹی گئیں پھر انہیں سفاکی اور پوری پوری حیوانیت کے ساتھ قتل کر دیا گیا۔ بے شمار لوگ آج تک لاپتہ ہیں اور اربابِ قانون سنجیدگی کے ساتھ ان کو تلاش بھی نہیں کر رہے ہیں۔

عام لوگوں کی رائے یہ ہے کہ یہ ذلت آمیز کارروائی اتر پردیش سرکار کے اشاروں پر ہوئی، ملائم سنگھ کی اشوک سنگھل سے ملاقات اور پھر مقامی افسران کی کچھ حرکتیں اس سوچ وفکر کو تقویت دیتی ہیں۔ وہ مسلمان جنہوں نے ملائم سنگھ کو اپنا مسیحا سمجھ کر اپنا قیمتی ووٹ سماجوادی کو دیا اور اس کو تخت وتاج تک پہنچایا اس ملائم سنگھ نے مسلمانوں کے بدخواہوں سے ملاقاتیں کر کے مسلمانوں کا دل توڑ دیا۔ مسلمانوں پر جو کچھ گذری اس کو تاریخ کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔ کتنے ہی وکاس اور ترقی کی باتیں ہوتی رہیں لیکن گجرات سے ملے ہوئے زخم ابھی تک تازہ ہیں۔ اس طرح ملائم سنگھ اور اکھلیش کتنے ہی لیپ ٹاپ اور ملازمتیں مسلمانوں کو عطا کر دیں لیکن ان زخموں اور ان ذلتوں کو بھولنا آسان نہیں ہوگا جو سرکار کی سازش یا غفلت سے مسلمانوں کو جھیلنی پڑیں۔

مختلف پھول

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

☆علم حاصل کرو اللہ کے لئے علم حاصل کرنا نیکی ہے۔

☆علم کی طلب عبادت ہے، اس میں مصروف رہنا تسبیح اور بحث ومباحثہ کرنا جہاد ہے۔

☆علم سکھاؤ تو صدقہ ہے، علم تنہائی کا ساتھی، فراخی اور تنگ دستی میں رہنما، غم خوار دوست اور بہترین ہم نشین ہے، علم جنت کا راستہ بتاتا ہے۔ علم سے انسان معرفت خداوندی حاصل کرسکتا ہے۔

☆وہ لوگ جو علم حاصل کرتے ہیں بدقسمت کی سعادت سے محروم رہتے ہیں۔

☆ہمیں چاہئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چل کر کائنات میں اپنا مقام پیدا کریں۔

پیاری پیاری باتیں

☆کسی کا دل مت دکھاؤ کیوں کہ دل میں اللہ تعالیٰ بستا ہے۔

☆ہمیشہ دکھ سکھ میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرو۔

☆اپنے سے بڑوں کا احترام کرو۔

☆مصیبت کے وقت کسی کے کام آنا بھی ایک نیکی ہے۔

☆سچی محبت کرنی ہو تو اللہ تعالیٰ کی ذات سے کرو۔

☆ماں باپ کا ادب کرنے والا دنیا میں کبھی ناکام نہیں ہوتا۔

انمول موتی

☆مسلسل محنت کا دوسرا نام کامیابی ہے۔

☆دولت کی حرص انسان کو اللہ کی یاد سے غافل کردیتی ہے۔

☆دنیا کی عزت مال سے اور آخرت کی عزت اعمال سے ہوتی ہے۔

☆جو چیز حاصل نہیں ہوسکتی اس کی خواہش فضول ہے۔

☆ایسے فائدے کو درگزر کرو جو دوسروں کے لئے دکھ کا باعث بنے۔

☆وفا کی راہوں میں کانٹوں کو بھی پھول سمجھ کر چوم لو۔

☆مسکراہٹ کی زبان اختیار کرو۔

☆کسی کی آنکھوں میں آنسو ہیں تو اپنے دامن میں جذب کرلو یہی انسانیت کی معراج ہے۔

☆جن لوگوں کے ذہن میں اچھے خیالات آباد ہوں وہ کبھی تنہا نہیں ہوتے۔

☆کچھ لوگ مرکر بھی زندہ رہتے ہیں اور کچھ لوگ مردوں سے بھی بدتر ہوتے ہیں۔

☆مرنے والوں سے عبرت حاصل کرو۔

☆علم ایک ایسا بادل ہے، جس سے رحمت برستی ہے۔

☆جو شخص تعلیم کی مصیبت نہیں اٹھاتا اسے جہالت کی ذلت اٹھانا پڑتی ہے۔

☆جو ہوش میں ہے وہ کبھی تکبر نہیں کرتا۔

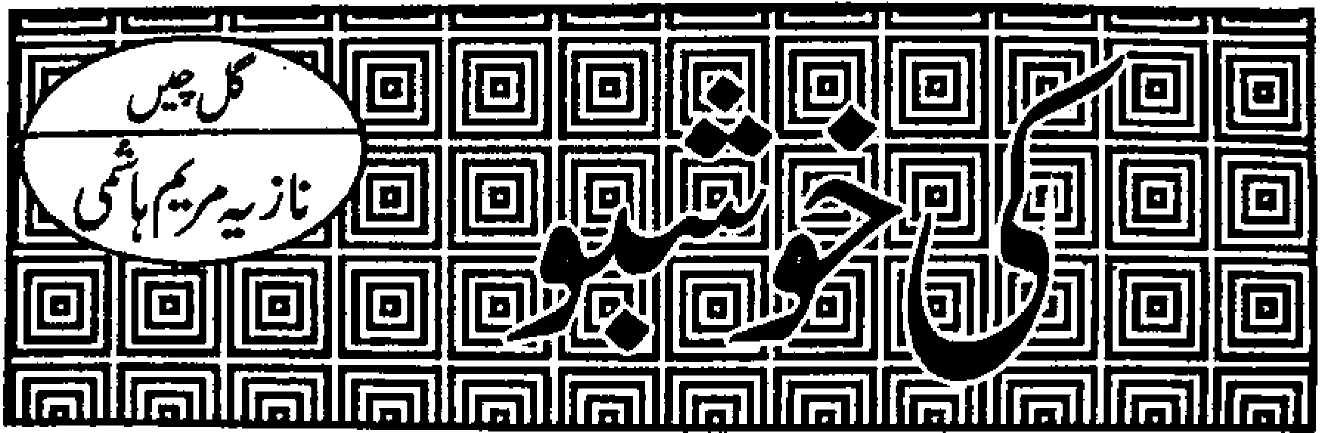
☆محنت کرنے والے کے گھر میں فاقہ کشی باہر سے جھانکتی ہے، اندر نہیں آسکتی۔

☆خود کو بدل دو قسمت خود بخود بدل جائے گی۔

کام کی باتیں

☆اتنا کھاؤ جتنا ہضم ہوسکے۔

☆اگر تم ماں باپ کی باتوں پر توجہ دو گے تو تمہارے آگے لوہے



اور پتھر کی سلیں بھی موم ہو جائیں گی۔

☆ جہاں غصہ ہے سمجھ لو وہاں تباہی ضرور ہے۔

☆ ایک چھوٹی سی نیکی بہت بڑے ارادے سے بہتر ہے۔

☆ زندگی کو بہترین اصولوں کے مطابق گزارو ورنہ تنکوں کی طرح بکھر جاؤ گے۔

☆ دوسروں کی برائیاں ڈھونڈنے کی بجائے اپنی برائیاں دور کرو۔

☆ جب تو گناہ کرے تو خدا کا رزق نہ کھا، کیوں کہ یہ کتنی بڑی نمک حرامی ہے کہ انسان جس کا رزق کھائے اس کی نافرمانی کرے۔

قیمتی باتیں

☆ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے رزق، عمر اور رتبے میں ترقی ہو تو آپ اپنے رشتے داروں سے اچھا سلوک کریں۔

☆ ہمیں دو کان اور ایک زبان دیئے گئے ہیں تا کہ ہم سنیں زیادہ اور بولیں کم۔ گویا عقل مند وہ ہے جو کم بولے اور زیادہ سنے۔

☆ جو لوگ خوبصورت نہیں ہوتے وہ اپنی میٹھی زبان سے لوگوں کے دلوں میں گھر کر لیتے ہیں۔

☆ غصہ انسان کے منہ کے تالے کھول دیتا اور عقل اور آنکھوں کے دروازوں کو بند کر دیتا ہے۔

☆ اگر سارے جہاں کا غم تیرے دل پر چھا جائے تو اداس نہ ہو، یہ یقین رکھ کہ یہ وقت گزر جائے گا۔

☆ اگر تم اپنے ماں باپ کا دل نہ دکھاؤ گے اور ان کا حکم مانو گے تو پتھر اور لوہا بھی تمہارے ہاتھوں میں موم ہو جائے گا، یعنی ہر مشکل آسان ہو جائے گی۔

☆ ہر عمدہ اور اچھا کام ابتدا میں ناممکن ہی نظر آتا ہے۔

☆ مایوسی ایک دھوپ ہے جو سخت وجود کو بھی جلا کر رکھ دیتی ہے۔

☆ مسکراہٹ روح کا دروازہ کھول دیتی ہے۔

☆ تمہارا غم یا تمہاری خوشی جتنی عظیم ہوگی، تمہاری روح اسی قدر نکھرے گی۔

☆ مرنے سے پہلے جسم حقیقت ہے اور مرنے کے بعد روح حقیقت ہے۔

کیا تم پسند کرو گے؟

☆ آدمی کی عقل کی دلیل اس کا قول ہے اور قول کی دلیل اس کا فعل۔

☆ حقیقتاً اچھا آدمی وہ ہے جو ان لوگوں کا ساتھ دیتا ہے جو لوگ اس کو برا کہتے ہیں۔

☆ جس انسان میں قوت برداشت ہو وہ شکست نہیں کھا سکتا۔

بڑے لوگوں کی بڑی باتیں

☆ جو اللہ تعالیٰ کے بندوں کے کاموں میں لگ جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے کاموں میں لگ جاتا ہے۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ)

☆ طالب دنیا کو علم پڑھانا، رہزن کے ہاتھ تلوار بیچنا ہے۔ (حضرت عمر فاروقؓ)

☆ زبان کی لغزش قدموں کی لغزش سے زیادہ خطرناک ہے۔ (حضرت عثمان غنیؓ)

☆ حکمت کا درخت دل میں اگتا ہے، دماغ میں پلتا ہے اور زبان پر پھل لاتا ہے۔ (حضرت علیؓ)

☆ عابد وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی ہو۔ (حضرت حسنؓ)

☆ اعلیٰ درجے کا معاف کرنے والا وہ ہے، جو انتقام پر قدرت رکھتے ہوئے درگزر سے کام لے۔ (حضرت حسینؓ)

☆ نیک بات کو فوراً دوسروں تک پہنچاؤ۔

(حضرت مجدد الف ثانیؒ)

☆ دوست کی دشمنی سے بچو۔ (حضرت امام غزالیؒ)

☆ علم کو دنیا کے لئے سکھاؤ تو علم دل میں جگہ نہیں پکڑتا۔

(حضرت امام ابوحنیفہؒ)

☆ انسان علم کے بغیر اللہ تعالیٰ کو نہیں پہچان سکتا۔

(حضرت شیخ سعدیؒ)

بکھرے موتی

☆ جو شخص تمہیں خوشی میں یاد آئے سمجھو تم اس سے محبت کرتے ہو اور جو تمہیں غم میں یاد آئے تو سمجھو وہ تم سے محبت کرتا ہے۔

☆ لوگوں سے ان کی عقل کے مطابق بات کرو۔

☆ ہارتے وہی ہیں جو ہارنے سے ڈرتے ہیں اور جیتتے وہی ہیں جنہیں اپنی جیت کا یقین ہو۔

☆ ذہین لوگ اپنا راستہ خود تلاش کرتے ہیں ان کے ہاتھ میں اپنا الگ چراغ ہوتا ہے۔

☆ خط مستقیم جیومیٹری میں دو نقطوں کے درمیان چھوٹے سے چھوٹا خط ہے، اس طرح اخلاص میں دیانت داری سب سے چھوٹا راستہ ہے۔

☆ زندگی کو میزبان بن کر خوشبو سے بھر دو کیوں کہ یہ چند دنوں کی مہمان ہے۔

☆ جو انگلی کانٹوں سے ڈرتی ہے وہ پھول کی نرمی اور لطافت سے کبھی لطف اندوز نہیں ہو سکتی۔

مہتاب علم کی کرنیں

☆ نیکی کر اور مخلوق کو طریقہ نیکی سکھلا اور بدی سے دور رہ اور خلق کو بھی بدی سے دور رکھنے کی کوشش کر۔

☆ کثیر الفہم اور کم سخن بنا رہ اور حالت خاموشی میں بے فکر مت رہ۔

☆ جس طرح آگ کا ایک ذرہ عالم کو تباہ کر دیتا ہے اسی طرح ایک برا کلمہ انسان کی حالت کو تباہ کر دیتا ہے۔

☆ اگر کسی کے ساتھ رشتہ دوستی قائم کرنا چاہے بایں خیال کہ وقت مصیبت تیرے کام آئے تو پہلے اس کو غصہ میں لاکر آزما، اگر بحالت غضب اس کو منصف پائے تو اس کی دوستی پر مائل ہو ورنہ اس سے دور رہ۔

نایاب موتی

☆ استاد کی عزت کرو، یہ وہ ہستی ہے جو تمہیں اندھیرے سے نکال کر روشنی کی راہ دکھاتی ہے۔ (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

☆ زیادہ علم والوں سے علم سیکھ اور کم علم والوں کو علم سکھا۔

(حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

☆ علم وہ خزانہ ہے جس کا ذخیرہ بڑھتا رہتا ہے۔

(حضرت علیؓ)

☆ لگن اور اعتماد انسان کو کامیابی سے ہمکنار کر دیتے ہیں۔ (بٹلر)

☆ انسان کی بہترین خصلت علم ہے۔ (بوعلی سینا)

☆ طلب علم سے شرم کرنا مناسب نہیں کیوں کہ جہالت شرم سے بدتر ہے۔ (افلاطون)

خوشی کیا ہے

☆ یہ مہکتی ہوئی کلیوں کا نام ہے یا موسم کے بدلنے کی تراوٹ کا۔ خوشی تو ایسا سمندر ہے جو جتنا گہرا ہو اس کی گہرائی ہمیں اتنی ہی دل آویز لگتی ہے، کسی کے پھول بھیجنے کے جذبے کو خوشی کہتے ہیں۔ کسی سے روٹھ کر دوبارہ مان جانے کے لطف کا نام خوشی ہے۔

☆ خوشی کوئی وارڈ روب نہیں کہ جس میں اپنی مرضی سے ان گنت ارمان اور خواہشیں رکھیں کہ وہ پوری ہو جائیں۔ یہ انسانوں کو ایسا جذبہ دیتی ہے جس سے اشرف المخلوقات کا حق ملے، ایسا کب ہوا کہ خوشی ہمیشہ ہماری ہم سفر ہو۔ اسے تو ایک جگہ رہنے کی عادت ہی نہیں ہے، کبھی یہ فقیروں کے دروازے پر دستک دیتی ہے، کبھی امیروں کے محلوں میں شہنائی بجاتی ہے تو کبھی یہ کسانوں کے گھروں میں جاتی ہے، خوشی ہمیں قدم قدم پر مل تو سکتی ہے، مگر خوشی ہمیشہ کے لئے ہماری نہیں ہو سکتی۔

مہکتے گلاب

☆ علم طاقت ہے ایک عالم میں ایک لاکھ جاہلوں کے برابر

طاقت ہوتی ہے۔

☆ علم ایک ایسا پودا ہے، جسے دل ودماغ کی سرزمین میں لگانے سے عقل کے پھل لگتے ہیں۔

☆ اگر تم نے اپنی اولاد کے لئے فقط اولاد چھوڑی ہے تو مانو کہ انہیں گمراہی اور سستی کی قید میں پھنسادیا، لیکن اگر خالی علم ونیک چلنی سکھادی ہے تو گویا ان کو تمام قیدوں سے آزاد کردیا۔

☆ ہر ایک خیرات کردہ چیز کا اثر اس کی موجودگی تک رہتا ہے، لیکن علم کا فیض ابدالآباد ایک کے بعد دوسرے کو پہنچتا ہے۔

مہکتی کلیاں

☆ لمبی دوستی کے لئے دو چیزوں پر عمل کرو، ایک دوست سے غصے میں بات نہ کرو، دوسرا دوست کی غصے میں کہی بات دل پر مت لو۔

☆ اگر ہارنے والے کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ہو تو جیتنے والے کے لئے جیت کا مزہ جاتا رہتا ہے۔

☆ اپنے دل میں ایسے انسان کی محبت پیدا کرو جو تمہیں اپنے رب کے بے حد قریب کردے۔

☆ لوگ تمہیں بچھڑنے کے بعد بھی بھول نہ پائیں، یہی زندگی کا سب سے قیمتی سرمایہ ہے۔

☆ اپنے آپ کو کسی کی نظروں میں مت گراؤ کیوں کہ لوگ تو گرے ہوئے مکان کی اینٹیں تک لے جاتے ہیں۔

☆ شرافت سے جھکا ہوا سر ندامت سے جھکے ہوئے سر سے بہتر ہے۔

☆ وقت کو پیچھے سے مت پکڑو اس کو آگے سے روک کر قابو کرنے کی ہمت کرو۔

☆ ماضی کی تلافی مستقبل سے کرو اور پچھلے گناہوں کو نئی نیکیوں سے مٹادو۔

☆ ناامیدی موت کے قریب لے جاتی ہے۔

☆ زندگی کے حساب کتاب میں دوستوں کو جمع، دشمنوں کو نفی، خوشیوں کو ضرب دو۔

☆ ہر علم والے کے اوپر ایک علم والا ہے۔

● ● ● ● ●

☆ زندگی میں کسی چیز کو پانے کی اتنی تمنا مت کرو کہ اس کے نہ ملنے پر تمہاری زندگی میں سوائے دکھ اور آنسوؤں کے کچھ نہ رہے۔

☆ نمک میں ضرور کوئی پراسرار تقدس موجود ہے، جو ہمارے آنسوؤں میں بھی موجود ہے اور سمندر میں بھی۔

اقوال زرّیں

☆ ضیافت کے کھانے میں اسراف نہیں ہے۔

☆ مہمان کے آگے کھانا رکھنے سے پہلے اہل وعیال کا حصہ نکال لے۔

☆ نکاح دین کا حصار ہے اور شہوت شیطان کا ہتھیار ہے، نکاح اس کے شر سے بچانے والا ہے۔

☆ سب سے بڑی دولت زبان ذاکر، دل شاکر اور زن فرمانبردار ہے۔

☆ نیک عورت امور دنیا سے نہیں بلکہ اسباب آخرت سے ہے۔

☆ عورت کی بداخلاقی پر صبر کرنا، اس کی ضروریات مہیا کرنا اور راہ شروع پر اس کو قائم رکھنا بہتر عبادت ہے۔

☆ جب تک آدمی اپنے نفس سے بر نہ آئے، دوسرے نفس کا ذمہ نہ اٹھائے۔

مسکرائیے تو سہی

☆ ظالم کے ظلم سے نہیں، صابر کے صبر سے ڈرو۔

☆ کسی کو حقیر مت سمجھو کیوں کہ راستے کا معمولی پتھر بھی منہ کے بل گرا سکتا ہے۔

☆ جس کو اپنا خیال نہیں، وہ کسی کا خیال نہیں رکھ سکتا۔

☆ دوست کی مجبوری کو اس کی بے رخی مت سمجھو۔

☆ اخلاق اچھا ہونا، اللہ سے محبت کی دلیل ہے۔

☆ نیک بننے کی کوشش ایسے کرو، جیسے حسین بننے کی کوشش کرتے ہو۔

☆ گفتگو چاندی ہے اور خاموشی سونا۔

☆ سچائی کی خوبی یہ ہے کہ یہ سادہ لفظوں میں ظاہر ہوکر دل کو مسخر کرلیتی ہے۔

☆ جہاں سورج چڑھتا ہے وہاں رات بھی ضرور ہوتی ہے، لیکن

جہاں علم کی روشنی ہو، وہاں جہالت کا اندھیرا کبھی نہیں آسکتا۔

☆ بزدل لوگ، موت سے پہلے کئی بار مرتے ہیں، لیکن بہادروں کو صرف ایک بار موت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

☆ جو شخص دوسروں کو اپنی بے عزتی کرنے کی اجازت دیدے وہ واقعی اس کا مستحق ہے۔

☆ سونے کی آزمائش آگ میں ہوتی ہے اور بہادر لوگوں کی مشکلات میں۔

اہم ترین باتیں

☆ اگر تم کو ایک پینسل بن کر کسی کی خوشیاں نہیں لکھ سکتے تو کوشش کرو کہ ایک ربڑ بن کر اس کے غم مٹادو۔

☆ خدا جاننے سے نہیں ماننے سے ملتا ہے۔

☆ سچا مسلمان وہ ہے جو کافر کی نگاہ میں مسلمان ہے۔

☆ غم کتنا ہی سنگین کیوں نہ ہو، صرف نیند سے پہلے تک ہے۔

☆ بدی کی طرف مائل ہو کر بھی بدی نہ کرنا نیکی ہے۔

☆ ایسے شخص کو دوست نہ بناؤ جو ہر کسی کا دوست ہو۔

☆ بھول کر بھی کامیابی کو دماغ میں اور ناکامی کو دل میں جگہ نہ دو، بلکہ یہ یاد رکھو کہ کامیابی دماغ میں جگہ نہ دو، بلکہ یہ یاد رکھو کہ کامیابی دماغ میں جگہ پالے تو تکبر اور ناکامی دل میں جگہ بنالے تو مایوسی بڑھ جاتی ہے۔

☆ حرص اور لالچ وہ بدبودار لاشیں ہیں، کبھی بھولے سے بھی انہیں دل کی مقدس زمین میں دفن نہ ہونے دو۔

☆ مثبت رویے اور مثبت فکر کے ساتھ ہی انسان کی شخصیت نکھر کر سامنے آتی ہے۔

روشن روشن باتیں

☆ ذوق وشوق سے جاری عمل انسانی زندگی میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں کرتا۔

☆ بزرگی علم وعقل اور تقویٰ کے سبب سے ہوتی ہے۔

☆ تکبر اور گستاخی کا ایک لمحہ ساری عمر کی اطاعت وعبادات کو برباد کر کے رکھ دیتا ہے۔

☆ عاجزی تواضع اور ادب سابقہ خطاؤں کو بھی معاف کرا دیتا ہے۔

☆ اگر کسی انسان کی زندگی میں عبادت کا پہلو ہے اور خدمت کا پہلو نہیں تو وہ سراسر غرور کی پوٹلی بن جاتا ہے۔

☆ خیالات کی پاکیزگی جس انسان کو حاصل ہوجائے اس پر علم کی راہیں آسان ہوجاتی ہیں۔

☆ قلب کی پاکیزگی جس انسان کو حاصل ہوجائے اس پر معرفت کی منزل آسان ہوجاتی ہے۔

☆ ہر اچھا عمل تقویٰ ہے۔

شمع فروزاں

☆ جسے کوئی ایذا نہ پہنچے اس میں کوئی خوبی نہیں۔

☆ گمنامی کو پسند کرو کہ اس میں ناموری کی نسبت بڑا امن ہے۔

☆ شکستہ قبروں پر غور کرو کہ کیسے کیسے حسینوں کی ہڈیاں خراب ہورہی ہیں۔

☆ تنہا شخص محفوظ ہے، ہر گناہ کی تکمیل دو سے ہوتی ہے۔

☆ مومن اپنا اہل وعیال اللہ پر چھوڑتا ہے اور منافق درہم ودینار پر۔

☆ وہ بہت بدنصیب انسان ہے کہ جس کے دل میں اللہ نے جانداروں پر رحم کی صفت پیدا نہیں کی۔

☆ انسان کی خواہش ایسی کسوٹی ہے جس کے مطابق کیے گئے فیصلے غلط ثابت ہوتے ہیں۔

☆ خواہش وہ میزان ہے، جس پر صحیح ناپ تول کی امید فضول ہے۔

کام کی باتیں

☆ دشمنوں کے سامنے ایسی گفتگو کرو کہ اگر وہ دوست بن جائیں تو تمہیں شرمسار نہ ہونا پڑے۔

☆ دوسروں کی خوشیوں کی خاطر اپنی خوشیاں قربان کردینا انسانیت کی معراج ہے۔

☆ جن لوگوں میں زیادہ خوبیاں دیکھو ان کی خامیاں نظرانداز کردو۔

☆ اس خوشی سے بچو جو آنے والے کل میں صرف غم بن کر رہ جائے۔

☆ سب سے اچھا مشورہ وہ ہے جو لیا جائے نہ کہ دیا جائے۔

بڑی باتیں

☆ عقل مند وہ ہے جو دوسروں سے عبرت حاصل کرے نہ کہ دوسروں کے لئے باعث عبرت ہو۔ (حضرت علی المرتضیٰؓ)

☆ اگر تم کسی سے نیکی نہیں کر سکتے تو اس کی برائی بھی نہ کرو۔ (شیخ سعدیؒ)

☆ کتابیں جوانی میں رہنما، بڑھاپے میں تفریح اور تنہائی میں رفیق ثابت ہوتی ہیں۔ (البیرونی)

بڑے لوگوں کی بڑی سوچ

ایک دفعہ ہارون رشید کا بیٹا اپنے باپ کے پاس غصے میں بھرا ہوا آیا اور بولا۔

"فلاں سپاہی کے لڑکے نے مجھے گالی دی ہے۔"

"ہارون الرشید نے درباریوں کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

"ایسے شخص کو کیا سزا دینی چاہئے۔"

اس پر کسی نے قتل کا اشارہ کیا، کسی نے زبان کھینچنے کا مشورہ دیا، کسی نے جائیداد کی ضبطی کا تو کسی نے قید کا۔ ہارون الرشید نے سب کی سن کر شہزادے سے فرمایا۔

"بیٹا! مہربانی کے تو یہ معنی ہیں کہ تم اسے بخش دو اگر بخشنے کی ہمت نہیں تو تم بھی اسے گالی دے لو۔ اس سے زیادہ بڑھو گے تو ظلم گناہ بن جائے گا اور قیامت کے دن دشمن دعوے دار ہوگا۔"

اگر چاہتے ہو

☆ غنی بننا ہے تو قناعت اختیار کرو۔

☆ پل صراط سے بجلی کی طرح گزرنا ہے تو فرض نماز کی پابندی کرو۔

☆ معزز بننا ہے تو مخلوق کے سامنے ہاتھ نہ پھیلاؤ۔

☆ عالم بننا ہے تو تقویٰ اختیار کرو۔

☆ قیامت کے روز تمہارا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمکے تو کثرت سے اللہ کا ذکر کرو۔

☆ قیامت کے دن عرش معلی کا سایہ نصیب ہو تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر عمل کرو۔

☆ روز قیامت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری شفاعت کریں تو کثرت سے درود شریف پڑھا کرو۔

سقراط سے سوال کیا گیا

موت سے بھی سخت ترین کوئی چیز ہے۔ اس نے جواب دیا۔

ہاں، زندگی، کیوں کہ ہر قسم کے رنج اور مصائب زندگی میں سہنے پڑتے ہیں اور موت ان سب سے رہائی دلاتی ہے۔

منتخب اشعار

عریانیوں پہ شوق سے تنقید کیجئے
چادر بھی کوئی دیجئے درس حیا کے ساتھ

☆

صرف پیغام محبت ہے غزل میں میری
اے زمانہ میری آواز میں آواز ملا

☆

سخت راہوں میں بھی آسان سفر لگتا ہے
یہ مری ماں کی دعاؤں کا اثر لگتا ہے

☆

جو میرے درد کو اپنا خیال کرتے ہیں
وہ لوگ اور بھی جینا محال کرتے ہیں

☆

مرے تو درد بھی اوروں کے کام آتے ہیں
میں روپڑوں تو کئی لوگ مسکراتے ہیں

☆

شعر سن کر لپٹ گئیں بیگم
کتنی شیریں زبان ہے اردو

☆

زبان کٹ گئی لیکن قلم تو بولے گا
مرے قلم کی اب تک زبان باقی ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆

قسط نمبر: ۱۶۵

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

سورۂ اخلاص کا ایک نقش اکتوبر کے شمارے میں چھاپا گیا تھا۔ اس نقش کے ۱۶ فائدے پچھلے شمارے میں شائع کیے گئے تھے، باقی فائدے یہ ہیں۔

(۱۷) اس نقش کو اپنے گلے میں ڈالے، دشمن اگر سامنے آجائے گا تو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(۱۸) اس نقش کو پانی میں گھول کر اگر شوہر اپنے ہاتھوں سے پلائے تو بیوی ہمیشہ اس کی مطیع رہے اور اگر یہی عمل بیوی کرے تو شوہر ہمیشہ اس کا مطیع رہے۔

(۱۹) انجام بخیر کے لئے بھی یہ نقش موثر ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے گلے میں ڈال لیں تو اللہ کے فضل سے انجام بخیر ہو اور ناگہانی موت سے حفاظت رہے۔

(۲۰) اگر کوئی بیوی یا شوہر ایک دوسرے سے کچھ چھپائے ہوں تو اس نقش کو اس وقت وہ سورہا ہو، اس کے سینے پر رکھ دیں، انشاءاللہ حالت نوم میں یا اس کے بعد حالت بیداری میں وہ اپنا راز خود ہی اُگل دے گا۔

(۲۱) اگر کوئی یہ چاہے کہ وہ شرِ شیطانی سے یا شرِ جنات سے محفوظ رہے تو اس نقش کو چینی کی پلیٹ پر لکھ کر دریا کے پانی سے دھو کر پی لے، انشاءاللہ جنات وشیاطین کے شرور سے محفوظ رہے گا۔

(۲۲) اگر اس نقش کو ہرن کی کھال میں پیک کرکے گھر میں رکھیں تو گھر تمام ارضی وسماوی آفتوں سے محفوظ رہے۔

(۲۳) اگر اس نقش کو کسی فریم میں آویزاں کرکے اپنے گھر میں آویزاں کرلے تو اس میں خیر وبرکت اور رزق حلال کا نزول ہو اور مال ودولت چوری چکاری سے بھی محفوظ رہے۔

(۲۴) اگر کوئی عورت اپنے خاوند کی نافرمانی کرتی ہو تو اس عورت کے گلے میں یہ نقش ڈال دیں اور اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کرلیں، انشاءاللہ اس کی نافرمانیاں ختم ہوجائیں گی۔

(۲۵) اس نقش کو اگر فریم میں چسپاں کرکے کسی آفس میں لگایا جائے تو اس آفس میں ہمیشہ آنے والوں کا ہجوم رہے اور جس مقصد کے لئے آفس ٹائم کیا گیا ہے اس میں ہمیشہ کامیابیاں ملتی رہیں۔

(۲۶) اگر کوئی چاہے کہ عالم سفلی اور عالم علوی کی روحانی قوتیں اس کے تابع ہوجائے تو گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھنے کے بعد اس نیت سے یہ تعویذ لکھیں اور کالے کپڑے میں پیک کرکے اپنے گلے میں ڈال لیں اور قدرت کا کرشمہ اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کریں۔

(۲۷) جن عورتوں کو مسان کی شکایت ہوتی ہے اور ان کے بچے زندہ نہیں رہتے، ان کے گلے میں اس نقش کو ڈال دیں، انشاءاللہ مسان سے نجات ملے گی۔

(۲۸) کسی بھی بیماری سے نجات حاصل کرنے کے لئے عامل یہ نقش لکھ کر مریض کو دے سکتا ہے، انشاءاللہ بڑی سے بیماری سے نجات حاصل ہوگی، بشرطیکہ عامل نے سورۂ اخلاص کی زکوٰۃ نکال رکھی ہو۔ یہ نقش ہر جسمانی اور روحانی بیماری سے اللہ کے فضل سے نجات دلاتا ہے۔

(۲۹) اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کرکے اگر کسی باغ میں لٹکا دیا جائے تو اس باغ کی فصل کو آسانی اور جانور کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے اور باغ ہرا بھرا اور ثمر یاب رہے گا۔

(۳۰) اگر کسی علاقہ میں طاعون اور کوئی وبا پھیل رہی ہو تو اس نقش کو لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کرکے اپنے گھر کے دروازے پر ٹانگ دیں، انشاءاللہ پورا گھر وبا کے اثر سے محفوظ رہے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادوٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے،ایک منہ والا ردراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔اصلی ایک منہ والا ردراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے۔جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے۔ایک منہ والا ردراکش گلے میں رکھنے سے گلا بھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔ اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے۔یہ اللہ کی ایک نعمت ہے اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہو۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہوجاتی ہے،دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دوراندیشی ہوگی۔

امداد روحانی

قسط:۲۹

بذریعہ آیاتِ ربّانی

حسن الہاشمی

قرآن حکیم کی ایک آیت ہے۔ اَللّٰہُ یَجْتَبِیْ اِلَیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَیَھْدِیْ اِلَیْہِ مَنْ یُّنِیْب. (سورہ شوریٰ)

اگر کوئی بچہ نافرمانی کرتا ہو، تعلیم سے بھاگتا ہو، اور اساتذہ کی اطاعت نہ کرتا ہو تو اس بچے پر اس آیت کو گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور اس عمل کو گیارہ دن تک جاری رکھیں، انشاء اللہ بچے میں سدھار پیدا ہوگا، تعلیم کا شوق ہو جائے گا، ماں باپ کی نافرمانی کرنے سے نجات ملے گی اور بچہ استادوں کی عزت واطاعت بھی کرنے لگے گا۔

بعض اکابرین نے یہ فرمایا ہے کہ اگر اس آیت کو چینی کی پلیٹ پر گلاب وزعفران سے لکھ کر پھر اس کو پانی سے دھوکر اس پانی میں آٹا گوندھ کر روٹی پکائیں یا اس پانی کو ہانڈی میں ڈال کر سالن پکائیں یا اس پانی کو کسی مشروب میں ملا کر بچے کو پلائیں تو اس سے بھی بچے کی طبیعت میں انقلاب پیدا ہوگا اور وہ راہ راست پر آجائے گا۔

اس آیت کا نقش بدشوق بچوں میں تعلیم کا شوق پیدا کرتا ہے اور اس نقش کی برکت سے بچے میں اطاعت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور بچہ لغو باتوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اس آیت کا نقش لڑکے اور لڑکیوں کے لئے مساوی طور پر مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

جن لڑکیوں اور لڑکوں کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ش، ف یا ذ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۰۸	۳۲۲	۳۱۸	۳۱۵
۳۱۹	۳۱۴	۳۰۹	۳۲۱
۳۱۳	۳۱۶	۳۲۴	۳۱۰
۳۲۳	۳۱۱	۳۱۲	۳۱۷

اس آیت کا نقش ذوالکتابت یہ ہے۔

۷۸۶

اللّٰہُ یَجْتَبِیْ اِلَیْہِ	مَنْ یَّشَآءُ	وَیَھْدِیْ اِلَیْہِ	مَنْ یُّنِیْب
۸۲	۳۳۲	۵۳۸	۴۰۱
۳۳۱	۷۹	۴۰۴	۵۳۹
۴۰۳	۵۴۰	۳۳۰	۸۰

مذکورہ بچوں اور بچیوں کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۴۲۴	۴۱۷	۴۲۲
۴۱۹	۴۲۱	۴۲۳
۴۲۰	۴۲۵	۴۱۸

جن لڑکوں اور لڑکیوں کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ت، ص، ن یا ض ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دوزانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۲۲	۳۱۴	۳۱۶	۳۱۱
۳۰۸	۳۱۹	۳۱۳	۳۲۳
۳۱۵	۳۲۱	۳۱۰	۳۱۷
۳۱۸	۳۰۹	۳۲۴	۳۱۲

مذکورہ بچوں اور بچیوں کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۱۸	۳۲۳	۳۲۲
۳۲۵	۳۲۱	۳۱۷
۳۲۰	۳۱۹	۳۲۴

جن لڑکوں اور لڑکیوں کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق یا ظ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۲۲	۳۰۸	۳۱۵	۳۱۸
۳۱۴	۳۱۹	۳۲۱	۳۰۹
۳۱۶	۳۱۳	۳۱۰	۳۲۴
۳۱۱	۳۲۳	۳۱۷	۳۱۲

مذکورہ بچوں اور بچیوں کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۲۲	۳۲۳	۳۱۸
۳۱۷	۳۲۱	۳۲۵
۳۲۴	۳۱۹	۳۲۰

جن لڑکوں اور لڑکیوں کے نام کا پہلا حرف د، ح، خ، ع، غ، ر یا ل ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۱۷	۳۱۲	۳۱۱	۳۲۳
۳۱۰	۳۲۴	۳۱۶	۳۱۳
۳۲۱	۳۰۹	۳۱۴	۳۱۹
۳۱۵	۳۱۸	۳۲۲	۳۰۸

مذکورہ بچوں اور بچیوں کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۲۰	۳۲۵	۳۱۸
۳۱۹	۳۲۱	۳۲۳
۳۲۴	۳۱۷	۳۲۲

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل مذکورہ آیت کو سو مرتبہ پڑھ کر ان پر دم کردے تو ان کی تاثیر وافادیت دگنی ہوجائے۔

قرآن حکیم کی ایک آیت ہے۔ وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهُ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ. (سورہ شوریٰ)

جو لوگ اولاد کی دولت سے محروم ہیں ان لوگوں کے لئے قرآن حکیم کی یہ آیت خوش خبری کا پیغام ثابت ہوتی ہے۔ دونوں میاں بیوی اگر اس آیت کا ورد روزانہ عشاء کے بعد سترہ سو مرتبہ کیا کریں تو انشاء اللہ ایک سال کے اندر اندر حمل قرار پائے گا اور وارث پیدا ہوگا۔ اس آیت کا ورد عورتوں کو اس زمانہ میں نہیں کرنا چاہئے جب وہ نماز نہیں پڑھ سکتیں، البتہ مردوں کا ورد پورے مہینے جاری رہنا چاہئے۔ حمل کو جب تین ماہ گزر جائیں تو پھر اس ورد کو ترک کردینا چاہئے۔

اس آیت کا نقش عورت اور مرد کو اولاد کی نعمت عطا کرنے میں مدد معاون ثابت ہوتا ہے۔

جن لڑکوں اور لڑکیوں کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، م، ش، ف، ط، یا ذ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰۳۴	۱۰۴۷	۱۰۴۴	۱۰۴۱
۱۰۴۵	۱۰۴۰	۱۰۳۵	۱۰۴۶
۱۰۳۹	۱۰۴۲	۱۰۴۹	۱۰۳۶
۱۰۴۸	۱۰۳۷	۱۰۳۸	۱۰۴۳

مذکورہ بچوں اور بچیوں کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

وَهُوَ الَّذِىْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ	مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا	وَيَنْشُرُ رَحْمَتَه	وَهُوَ الْوَلِىُّ الْحَمِيْد
۳۷۴	۱۸۶	۲۳۸۸	۱۲۱۸
۱۸۵	۳۷۱	۱۲۲۱	۲۳۸۹
۱۲۲۰	۲۳۹۰	۱۸۴	۳۷۲

مذکورہ بچوں اور بچیوں کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۳۹۲	۱۳۸۴	۱۳۹۰
۱۳۸۶	۱۳۸۹	۱۳۹۱
۱۳۸۸	۱۳۹۳	۱۳۸۵

جن لڑکوں اور لڑکیوں کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ت، ص، ن یا ض ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل کا رخ جانب مغرب ہو اور عامل دو زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

۷۸۶

۱۰۴۷	۱۰۴۰	۱۰۴۲	۱۰۳۷
۱۰۳۴	۱۰۴۵	۱۰۳۹	۱۰۴۸
۱۰۴۱	۱۰۴۶	۱۰۳۶	۱۰۴۳
۱۰۴۴	۱۰۳۵	۱۰۴۹	۱۰۳۸

مذکورہ بچوں اور بچیوں کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۳۹۰	۱۳۹۱	۱۳۵۸
۱۳۸۴	۱۳۸۹	۱۳۳۹
۱۳۹۲	۱۳۸۶	۱۳۸۸

جن حضرات و خواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ث، ق، ظ ہو ان کے گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کر لے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰۳۴	۱۰۴۱	۱۰۴۴	۱۰۴۷
۱۰۴۵	۱۰۴۶	۱۰۳۵	۱۰۴۰
۱۰۳۹	۱۰۳۶	۱۰۴۹	۱۰۴۲
۱۰۴۸	۱۰۴۳	۱۰۳۸	۱۰۳۷

مذکورہ بچوں اور بچیوں کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۳۸۵	۱۳۹۱	۱۳۹۰
۱۳۹۳	۱۳۸۹	۱۳۸۴
۱۳۸۸	۱۳۸۶	۱۳۹۲

جن حضرات و خواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، خ، ع، غ، ر یا ل ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کر لے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰۴۳	۱۰۳۸	۱۰۳۷	۱۰۴۸
۱۰۳۶	۱۰۴۹	۱۰۴۲	۱۰۳۹
۱۰۴۶	۱۰۳۵	۱۰۴۰	۱۰۴۵
۱۰۴۱	۱۰۴۴	۱۰۴۷	۱۰۳۴

مذکورہ بچوں اور بچیوں کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۳۸۸	۱۳۹۳	۱۳۸۵
۱۳۸۶	۱۳۸۹	۱۳۹۱
۱۳۹۲	۱۳۸۴	۱۳۹۰

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل مذکورہ آیت کو ۱۰۰ مرتبہ پڑھ کر ان پر دم کردے تو ان کی تاثیر وافادیت دگنی ہوجائے۔(باقی آئندہ)

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

روحانی ڈاک

روحانی ڈاک

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لیے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

کچھ باتیں عملیات سے متعلق

سوال از: کمالے رحیم ________ کولار

حضرت والا تبار، ولی کامل، رہبر انسانیت، رہنمائے روحانی وجسمانی صحت کے عامل کامل۔ باطل عاملین کے دھوکے کا سد باب کرنے کا سبق دینے والے استاد حق۔

حق کو عاملین کو شاگرد بنا کر لوٹ مار سے بچا کر مریضوں کو شفایابی کا صحیح در بتلانے والے مسیحا۔ صاحب کمال مولانا حسن الہاشمی صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

احقر قریباً پندرہ سال سے ہم سب کے محبوب ماہ نامہ گوہر نایاب طلسماتی دنیا کا قاری ہے۔ آپ کے مبارک ہاتھوں تحریر شدہ تمام روحانی کتابوں کا طالب علم ہو، ان مقدس کتابوں سے نکلے صحت مند فواروں سے فیض حاصل کر کے ایک عرصے سے مناسب حق محنت پر خدمت خلق انجام دے رہا ہوں۔ رب کعبہ اور آنجناب استاد عظیم کی دعا سے آپ کے ارشادات کے احکام کی پابندی کو مدنظر رکھ کر نقش اور تعویذات دیا کرتا ہوں۔ جس نے بچوں بڑوں کی روحانی اور جسمانی پریشانیاں اللہ رب العزت دور فرما رہے ہیں، نہ ہی اخباروں میں اشتہار دیتا ہوں اور نہ ہی کارڈ چھپوا کر تقسیم کرتا ہوں، بیمار ہی شفایابی کے بعد دوسروں کو رجوع کروایا کرتے ہیں۔ اس کے لئے ہر روز دوگانہ شکریہ ادا کرتا ہوں۔

مضمون آپ کے قیمتی اوقات کو برباد کرنے پر آمادہ ہے، جس کے لئے معذرت خواہ ہوں، میری عمر آپ کی دعا سے بہ صحت ۷۶ کو پہنچ رہی ہے، جس کی معافی چاہتا ہوں۔ تین سال پہلے فون پر آپ سے اجازت مانگی تھی، آپ شاگرد بننے کی بات عرض کئے۔ میں نے اپنی عمر کی بات بتائی تو آنجناب محترم اجازت ہے۔ اجازت کے الفاظ سے نواز کر ممنون فرمائے، شکریہ۔ اب اپنی اصلاح کی طرف آتا ہوں۔

ہر گھنٹہ ستارہ کے مطابق رجال الغیب کو پیچھے رکھ کر تحریر کرنا پڑتا ہے، اس کے لئے میں ایک چارٹ بنا کر ہر ستارے پر رخ بدل کر سلام بھیج کر بخورات وعطریات کا استعمال کرتے ہوئے لکھتا ہوں جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔ یہی چارٹ صحیح ہے تو اطلاع دیں، نہیں تو صحیح رہنمائی فرمائیں۔

ہر دن کے ۱۲ ساعتوں میں مجھے کس ستارے کے وقت کس طرف رخ کر کے لکھنا صحیح ہوتا ہے، تحریر فرمائیں۔ تحفۃ العاملین کے صفحہ ۲۹۲ پر رجال الغیب بہ مطابق نقشہ رجال الغیب شمال جانب رہتے ہیں، مجھے اول ساعت سے بارہویں ساعت تک ہر ستارے پر اسی رخ پر چہرہ کر کے لکھنا کیا صحیح ہوگا، اگر جواب نہیں میں ہے تو میرا چارٹ مندرجہ ذیل ہے اس پر نظر کرم ڈال کر رہنمائی فرمائیں۔

میں دن کے اوقات ہی میں لکھتا ہوں۔

ہفتہ: اول ساعت زحل کی ہے، جو شروع سورج نکلنے سے ہو کر ایک گھنٹہ تک رہتی ہے، اس وقت میں اپنا رخ مشرق کی طرف کر کے لکھتا ہوں۔

دوسری ساعت مشتری کی ہے، اس میں اپنا رخ جنوب کی طرف کر کے لکھتا ہوں۔

تیسری ساعت مریخ کی ہے، اس وقت میرا رخ مشرق کی طرف رہتا ہے۔
چوتھی ساعت شمس کی ہے، اس وقت میرا چہرہ مغرب کی طرف ہوتا ہے۔
پانچویں ساعت زہرہ کی ہے، اس وقت میں اپنا رخ شمال کی طرف پھیر کر لکھتا ہوں۔
چھٹی ساعت عطارد کی ہے، اس وقت میں جنوب کی طرف رخ کرکے لکھتا ہوں۔
ساتویں ساعت قمر کی ہے۔ اس وقت میں اپنا رخ مغرب کی طرف کرکے لکھتا ہوں۔
آٹھویں ساعت زحل کی ہے۔ اس وقت میں مشرق کی طرف رخ کرتا ہوں۔
نویں ساعت مشتری کی ہے۔ اس وقت میں جنوب کی طرف رخ کرکے لکھتا ہوں
دسویں سات مریخ کی ہے۔ اس وقت میں مشرق کی طرف رخ کرکے لکھتا ہوں۔
گیارہویں ساعت شمس کی ہے۔ اس میں وقت میں مغرب کی طرف رخ کرکے لکھتا ہوں۔
بارہویں ساعت زہرہ کی ہے۔ اس میں وقت میرا رخ شمال کی جانب ہوتا ہے۔
اس وقت کے ستارہ کی مناسبت سے ان ہی رخوں پر چہرہ کرکے ہر روز لکھتا ہوں، کیا یہ میرا رخ ہر دن کا ہر ساعت میں صحیح ہو رہا ہے کیا؟ مطلع فرما کر ممنون فرمائیں، احسان عظیم ہوگا۔
اس سال ہر دلعزیز جنتری میں آپ نے شرف قمر کے اوقات تحریر نہیں فرمائے جس سے بہت پریشانی جھیل رہا ہوں، پھر ہر ماہ بھی آپ شرف قمر کی تاریخ اور وقت تحریر نہیں فرمارہے ہیں، مدد فرمائیں۔
مرض کی تشخیص آپ کے بتلائے ہوئے طریقے سے ہمیشہ کرتا ہوں اور علاج اسی جواب پر کرتا ہوں، خالق کائنات اور آپ کی دعا سے شامل رہی ہے۔ میرے ایک بھائی ویٹرنری کے ریٹائرڈ اسسٹنٹ ڈائریکٹر ہیں جو ریاض میں کنگ عبداللہ صاحب کے جانوروں کے فارم میں ۵ سال علاج پر معمور رہ کر واپس آچکے ہیں۔ میری مندرجہ ذیل تشخیص کو شرک سے تعبیر کرتے ہیں۔ ایسا اعداد سے حساب نکال کر مریض کو کہنا غیب کی بات بتانے کے برابر ہے۔ اس سے مجھے عرش کا سایہ نصیب نہیں ہوتا ہے کرکے بدظن کرنے پر آمادہ ہیں۔
مریض کا نام مع والدہ کے اعداد پھر دن کے اعداد، ملا کر ۳ سے تقسیم کرکے مرض کی نوعیت آپ کے تحریر کردہ حساب سے بتلا کر علاج کرتا ہوں جو صد فی صد کامیاب ہو رہا ہے۔ کچھ دوست احباب کو گمان غالب ہے کہ اگر مسلمان فرد اپنا بنیان اور انڈر ویئر الٹا کرکے پہن لیا کرے تو اس پر جادو آسیب و دیگر اثرات کا اثر نہیں ہوتا کیا یہ کہاوت صحیح ہے؟ گستاخی معاف زیادہ وقت لینے پر دست بستہ معافی چاہتا ہوں۔ جہاں اس سے مجھے صحیح رہنمائی ہوگی وہیں آپ کے بہت سارے اجازت یافتہ شاگردوں کو بھی فائدہ ہوگا۔ قریبی اشاعت میں جواب سے سرفراز فرما کر ممنون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔
(نوٹ) تمبر کے طلسماتی دنیا کے صفحہ ۶۷ پر نقش اثرات آسیب جلانے کو دیا کرتا ہوں۔

۷۸۶

فرعون	ہامان
قارون	انیسواں
تیئسواں	چالیسواں

اپریل ۲۰۱۳ء کے صفحہ ۳۹ میں انتخاب عارف صدیق رقم طراز ہیں کہ جس کاغذ پر شیطانوں کے نام تحریر ہوتے ہیں، انہیں جلانا نہیں، یہ کاغذ کی بے ادبی ہوگی، جوتے مارنا، پیشاب کرنا بھی مکروہ ہے، کرکے تحریر کرتے ہیں۔ صحیح کیا ہے، تحریر فرما کر مدد فرمائیں۔

جواب

آپ کے خط سے اور اس طرح کے ڈاک میں آنے والے دوسرے خطوط سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ طلسماتی دنیا کی تحریک رنگ لارہی ہے اور ہمارے مسلک کے لوگ بھی اس روحانی عملیات کی لائن میں محنت کرنے لگے ہیں۔
جہاں تک تعویذ اور جھاڑ پھونک کا معاملہ ہے تو یہ کام تو سبھی لوگ کررہے ہیں، جو لوگ اس لائن کی الف بے سے بھی واقف نہیں ہے ان کو بھی تعویذ دیتے ہوئے پکڑا گیا ہے۔ ہر مسجد کا امام موذن، ہر مدرسہ کا

سفیر اور مہتمم یہ کام کرلیتا ہے، وہ الگ بات ہے کہ اسے اس لائن کی چھوٹی سی بھی کوئی ریاضت کرنے کی توفیق نہیں ہوئی ہو، وہ بھی طلب کرنے پر بلکہ آج کل تو بغیر طلب کئے ہوئے ہی وہ لوگوں کو تعویذ عطا کردیتے ہیں اور اس کے بدلے میں وہ کوئی دوسرا فائدہ ضرورت مندوں سے حاصل کرلیتے ہیں۔ یہ سب لوگ اس لائن کی شدھ بدھ سے ناواقف ہوتے ہوئے بھی قابل معافی ہیں، کیوں کہ یہ لوگ اس لائن کے مخالف نہیں ہیں لیکن ہماری دنیا میں ایسے لوگوں کی اور ایسے فنکاروں کی بھی کوئی کمی نہیں ہے جو اپنا تقویٰ بگھارنے سے اور خود کو توحید پرست اور سنت کا دلدادہ ثابت کرنے کے لئے تعویذ اور جھاڑ پھونک کی مخالفت میں چوبیس گھنٹے رطب اللسان رہتے ہیں، لیکن اگر کوئی ان سے تعویذ طلب کرلے تو خود کو بزرگ سمجھتے ہوئے تعویذ ایک دوبار کے انکار کے بعد دے ہی دیتے ہیں۔ ایسے لوگ قابل معافی نہیں ہیں، کیوں کہ یہ اللہ کے بندوں کو گمراہ کررہے ہیں، یہ دور وہ دور ہے جب نیکی اور تقوے کے نام پر زیادہ تر ڈرامے ایسے اسٹیج ہورہے ہیں جو دین اسلام کو اور دین اسلام کے متبعین کو زبردست نقصان پہنچارہے ہیں اور اس طرح کی حرکتوں سے دین اسلام کی ترویج واشاعت میں خلل پیدا ہورہا ہے، اس ناگفتہ بہ دور میں طلسماتی دنیا نے جو تحریک شروع کی تھی وہ آہستہ آہستہ اثر پذیر ہورہی ہے اور روحانی عملیات کی لائن میں جو افراط وتفریط پھیلی ہوئی ہے تھی لوگ بتدریج اس سے محتاط ہوتے جارہے ہیں۔ اللہ کا فضل وکرم ہے کہ طلسماتی دنیا کی تحریک آپ جیسے ہزاروں انسانوں پر اثر انداز ہوئی اور آپ کو حق تعالیٰ نے روحانی عملیات کے ذریعہ خدمت خلق کا سلیقہ اور شعور بخشا۔ ہم اپنے پروردگار کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے کہ اس نے ہمیں اندھیروں میں چراغ روشن کرنے کی توفیق عطا کی اور ہم نے مخالفتوں کی پرزور آندھیوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس سرزمین پر یہ چراغ روشن کیا جس سرزمین دیوبند کا ساری امت پر احسان عظیم ہے۔ اس سرزمین دیوبند پر حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ نے دارالعلوم دیوبند کے نام سے جو مدرسہ قائم کیا تھا آج اس کی روشنی چہاردانگ عالم میں پھیل چکی ہے اور اس مادر علمی کی کوکھ سے لاکھوں فرزندان توحید پیدا ہوکر دنیا بھر میں توحید وسنت کی تبلیغ کرنے میں مصروف ہیں۔ اسی سرزمین دیوبند سے ہم نے طلسماتی دنیا کے ذریعہ وہ تحریک شروع کی جو موجودہ وقت کا تقاضہ تھی۔ اللہ کے بندے روحانی عملیات کے نام پر گمراہ ہورہے تھے اور دوسروں کو بھی گمراہ کررہے تھے۔ جس وقت ہم نے یہ چراغ روشن کیا تھا اس وقت ہم اس بات کی امید نہیں کرسکتے تھے کہ اس چراغ کی روشنی ساری دنیا میں پھیل جائے گی اور گمراہی اور ضلالت کے اندھیروں سے یہ چھوٹا سا چراغ جنگ کرنے میں کامیاب رہے گا۔ آج جب ہم دور دور تک اس کی روشنی کو پھیلتے ہوئے دیکھ رہے ہیں تو ہمیں خود حیرت ہوتی ہے، کیوں کہ یہ اثر پذیری اور یہ کامیابی اس توقع سے کہیں زیادہ ہے جو ہم نے اس سے وابستہ کی تھیں اور یہ محض اس رب ذوالجلال کا فضل واحسان ہے کہ جس کی مرضی کے بغیر اس کائنات میں نہ آفتاب ومہتاب چمکتے ہیں نہ کسی اندھیرے کی کوکھ سے صبح کا نور پیدا ہوتا ہے اور اب ہماری دعا ہے کہ اللہ ہمیں اس چراغ کو باقی رکھنے کی ہمت اور صلاحیت عطا کرے، ہم جہالت کے اندھیروں کو ختم کرنے کے لئے مزید چراغ جلائیں اور ایک دن چراغ جلاتے جلاتے ہم مرجائیں۔

موت تو برحق ہے ایک دن آکر رہے گی، لیکن ہماری اللہ سے دعا یہ ہے کہ وہ ہمیں مزید حق وباطل کی کشمکش میں حق کا ساتھ دینے کی اور حق پر ثابت بہ قدم رہنے کی توفیق عطا کرے۔

ہم جانتے ہیں کہ ابھی منزل بہت دور ہے، ابھی جہالت اور گمراہی کی تاریکیاں گھر گھر میں پھیلی ہوئی ہیں، ابھی روحانی عملیات کے نام پر لوگ زبردست افراط وتفریط کا شکار ہیں اور ابھی تقوے اور پرہیزگاری کا جھانسہ دے کر لوگ مسلم معاشرے میں چاند ماری کرنے میں مصروف ہیں، لیکن ہمارا روحانی سفر اس وقت تک انشاءاللہ جاری رہے گا جب تک ہم یہ ثابت کرنے میں کامیاب نہ ہوجائیں کہ اس دنیا میں کامیابی اسی وقت ملتی ہے جب انسان اپنا سر اس کی بارگاہ میں ٹیک دے جو اس دنیا کا خالق بھی ہے، رازق بھی ہے اور اسی کے دست قدرت میں اس دنیا کا مکمل نظام بھی ہے، اس کی مرضی کے بغیر نہ بہاریں آتی ہیں، نہ خزاؤں کو نمودار ہونے کا موقع ملتا ہے، اس کی مرضی کے بغیر نہ چاند سورج چمکتے ہیں اور نہ ان پر گہن لگتا ہے۔ توحید یہی ہے کہ ہم اپنے دلوں میں یہ یقین جاگزیں کرلیں کہ دوا ہو، دعا ہو، تعویذ ہو، جھاڑ پھونک ہو، انجکشن ہو یا آپریشن ہو، انسان کو فائدہ جب ہی پہنچ سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی مرضی شامل حال ہو۔ ہوسپٹل زندگی دینے کے لئے ہوتے ہیں، لیکن ہم نے ہوسپٹل سے ہزاروں لاشیں بھی نکلتی دیکھی ہیں جو بجائے خود اس بات کا ثبوت ہیں کہ زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے، اگر اس کی مرضی نہ ہو

تو کوئی ڈاکٹر اور کوئی معالج کسی انسان کی زندگی کو برقرار رکھنے میں کامیاب نہیں ہوسکتا۔ اللہ کی قدرت کاملہ پر ایمان و یقین ہی ہمیں منزل حق تک پہنچا سکتا ہے اور جب تک ہم اور اللہ کے دوسرے بندے اس یقین سے بہرہ ور نہیں ہوجاتے، انشاءاللہ ہمارا یہ روحانی سفر جاری رہے گا اس دوران اگر ہم مر بھی جائیں تو کیا اللہ کے دوسرے بندے اور ہمارے شاگرد اور ہماری روحانی تحریک سے متاثر ہونے والے لوگ انشاءاللہ اس سفر کو جاری رکھیں گے اور جب چراغ سے چراغ جلتا رہے گا تو ایک دن پوری کائنات میں اُجالا پھیل جائے گا اور جہالت اور گمراہی کے اندھیروں کو اپنا منہ چھپانا پڑے گا، کیوں کہ ہمارا قرآن ہمیں یقین دلاتا ہے۔ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا. جب حق آجاتا ہے تو باطل کو تو رخصت ہونا ہی پڑتا ہے اور باطل تو ہے رخصت ہوجانے کے لئے۔ اہل حق کو یہ مژدہ کسی اور نے نہیں خود اس ذات باری تعالیٰ نے سنایا ہے جو حق اور باطل کا خالق ہے اور حق کو غالب رکھنے میں اہل حق کی ہر طرح کی مدد کرتا رہا ہے اور کرتا رہے گا۔

آپ اپنے مریضوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے جو محنت کر رہے ہیں ساعتوں کا چارٹ بنا کر صحیح روحانی فارمولہ تیار کرنے کی جس جدوجہد میں لگے ہوئے ہیں وہ قابل قدر ہے۔ اس دنیا کے تمام اسباب کا خالق اللہ اور ان اسباب کو اختیار کرنا تقوے اور دور اندیشی کی علامت ہے، ان سب کو اور ان کے علاوہ بھی اللہ دوسرے اسباب کو اختیار کرنا کامیابی کی دلیل ہے، لیکن یہ یقین تو دل میں موجود ہونا ہی چاہئے کہ ان اسباب کے بعد بھی کامیابی تو اسی وقت ہی ملے گی جب اللہ کا کرم شامل حال ہوجائے گا۔ گھر میں تالا لگانا، ایک طرح کا سبب اختیار کرنا ہے، تالا لگا کر اللہ پر بھروسہ کرنا حقیقی توکل ہے، لیکن سچ یہ ہے کہ گھر چوری سے تب ہی محفوظ رہ سکتا ہے جب اللہ اس گھر کی حفاظت کرے۔ جو لوگ گھر میں تالا نہ لگا کر توکل کرتے ہیں شاید وہ اسباب سے دامن بچا رہے ہیں جو توکل کے منافی ہے۔ اپنے جانوروں کو کھونٹے سے باندھ کر ہی اللہ پر بھروسہ کرنا چاہئے۔

آپ رجال الغیب کا اور ساعتوں کا اور تاریخ پیدائش کا جو لحاظ کر رہے ہیں یہ سب اسباب کے دائروں میں آتا ہے، لیکن اسباب ہی پر توکل کر لینا غلط ہوگا، آپ کو یہ یقین رکھنا چاہئے کہ جس ذات گرامی نے آپ کو یہ اسباب اختیار کرنے کی توفیق دی ہے اس کے فضل وکرم سے آپ کے مریضوں کو شفا نصیب ہوگی اور اسی کے فضل وکرم کی بنا پر ان کی کشتیاں کناروں سے جا کر لگیں گی۔ آپ نے جو اہتمام کر رکھا ہے وہ درست ہے اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ذہن میں رکھیں کہ جو اعمال بادی ہوتے ہیں ان میں عامل کو اپنا رخ جانب مغرب کرنا چاہئے، جو اعمال آبی ہوتے ہیں ان میں اپنا رخ جانب شمال کرنا چاہئے، جو خاکی ہوتے ہیں ان میں اپنا رخ جانب جنوب کرنا چاہئے اور جو اعمال آتشی ہوتے ہیں ان میں عامل کو اپنا رخ جانب مشرق کرنا چاہئے۔

یہ بات بھی یاد رکھیں کہ جو اعمال باموکل ہوتے ہیں بس ان ہی میں رجال الغیب کا خیال رکھنا چاہئے اور کوشش یہ کرنی چاہئے کہ عمل کے وقت رجال الغیب عامل کی پشت پر ہوں، روبرو نہ ہوں، ورنہ عمل میں رجعت کا خطرہ رہے گا۔ روزمرہ کی ساعتوں میں سمتوں کا لحاظ رکھنے کی ضرورت نہیں ہے، عمومی طور پر اپنا رخ جانب مغرب، یعنی بیت اللہ کی طرف ہی کرنا چاہئے۔ تحفۃ العاملین میں بہت سی باتوں کی نشاندہی کی گئی ہے، اس کتاب کو بغور پڑھیں اور عملیات کے دوران اس کتاب سے استفادہ کرتے رہیں۔

اس سال کی روحانی تقویم میں کسی بنا پر شرف قمر کا چارٹ نہیں دیا گیا تھا، آئندہ یہ غلطی انشاءاللہ نہیں ہوگی، لیکن یہ یاد رکھیں کہ جب چاند برج ثور میں ہوتا ہے تب اس کو شرف حاصل ہوتا ہے۔ تقویم میں دیکھ لیا کریں کہ چاند برج ثور میں کس تاریخ میں پڑ رہا ہے۔

مرض کی تشخیص کے جو طریقے ہم نے علم الاعداد کی کتابوں میں دیئے ہیں وہ تقریباً سب درست ہیں، اگر کوئی صاحب ان طریقوں کو علم غیب سے تعبیر کر رہے ہیں اور اس کو شرک بتا رہے ہیں تو ان کو توحید وسنت کے معانی اور مفہوم کی خبر نہیں ہے، محض مدینہ میں کچھ سالوں تک مقیم رہنا اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ انسان توحید اور سنت کی حقیقتوں سے واقف ہوگیا ہوگا۔ ان سے پوچھئے کہ حکیم نبض پر اپنی انگلی رکھ کر جب جگر اور گردوں کا حال بتاتا ہے تو کیا وہ علم غیب ہے؟ جب کہ حکیم صاحب کو نہ جگر نظر آرہا ہے اور نہ ہی گردے۔ حواس خمسہ اور دیگر ذریعوں کو اختیار کئے بغیر جو دعویٰ کیا جاتا ہے اس کو علم غیب کہتے ہیں اور اس طرح کا علم غیب اللہ کے سوا کسی کو بھی حاصل نہیں ہے۔ آج کے اس دور میں مشینوں

اور مختلف آلات سے یہ اندازہ ہو جاتا ہے کہ حاملہ کے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی۔ تو کیا اس کو علم غیب کہیں گے؟ تجربہ کار عورتیں تو حاملہ عورت کے چہرے کی افسردگی یا شگفتگی دیکھ کر یہ تاڑ لیتی ہیں کہ اس کے لڑکا پیدا ہوگا یا لڑکی تو کیا یہ علم غیب ہے؟ آج کل آلات کا سہارا لے کر یہ ادراک کر لیا جاتا ہے کہ اس ہفتے فلاں فلاں مقام پر بارش ہوگی، فلاں فلاں مقام پر اولے برسیں گے اور ایسا ہو بھی جاتا ہے تو کیا یہ علم غیب ہو گیا؟ نہیں، اور ہرگز نہیں۔ علم غیب اس کو کہتے ہیں کہ کسی بھی چیز کا سہارا لئے بغیر کسی بات کی نشاندہی اس یقین کے ساتھ کرنا کہ اس کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا، علم غیب کہلاتا ہے اور اس طرح کا علم غیب اللہ کے سوا کسی کو حاصل نہیں ہے؟

علم الاعداد میں تشخیص کے جو طریقے بتائے گئے ہیں کہ نام والدہ کا نام تاریخ پیدائش وغیرہ وغیرہ کے اعداد نکال کر پھر کسی عدد سے تقسیم کر کے جو حساب برآمد ہوتا ہے اس سے ایک علمی اندازہ کیا جاتا ہے، یہ اندازہ بسا اوقات درست ہوتا ہے اور کبھی کبھی غلط بھی ہو جاتا ہے۔ اس انسانی تجربہ کو علم غیب اور شرک سے تعبیر کرنا قطعاً غلط ہے اور یہ توحید اور پرہیزگاری نہیں، ایک طرح کی ضد اور ہٹ دھرمی ہے۔ جس سے فائدہ تو کچھ بھی نہیں ہے، صرف نقصان ہی نقصان ہے۔ اس طرح کی ہٹ دھرمیوں اور لن ترانیوں سے محفوظ رہنا چاہئے، یہ انسان کو گمراہی میں مبتلا کر دیتی ہیں جب کہ انسان اس خوش فہمی کا شکار رہتا ہے کہ وہ توحید وسنت کے حقوق ادا کر رہا ہے۔ شرک اللہ کی ذات میں کسی کو شریک کرنے کا نام ہے اور شرک کا شبہ تو بے شمار جگہوں پر پیدا ہوتا ہے، وہاں اس طرح کے لوگ زبان نہیں کھولتے بلکہ خود بھی شرک کی دلدلوں میں دھنستے رہتے ہیں۔ اگر کوئی شخص یہ سمجھے کہ فلاں دوا سے ہی مجھے فائدہ ہوتا ہے یا فلاں ڈاکٹر صاحب ہی میرا علاج کر سکتے ہیں یا فلاں خمیرہ ہی مجھے تقویت پہنچا سکتا ہے تو شرک تو یہ بھی ہے، جب کہ قرین توحید بات یہ ہے کہ اس دنیا کی ہر دوا، ہر معالج اور ہر خمیرہ اور وٹامن اسی وقت مفید اور ذریعہ رحمت بن سکتی ہے جب اللہ چاہے۔ ورنہ کتنے ہی ڈاکٹروں کے ہاتھوں سے مریض مرجاتے ہیں اور کتنے ہی دوائیں اور خمیرے کھا کر انسان کو ری ایکشن ہو جاتا ہے۔

معذرت کے ساتھ عرض ہے کہ اس دنیا میں جو لوگ نیم حکیم ہوتے ہیں وہ بے شک خطرۂ جان ہوتے ہیں اسی طرح جو نیم ملا ہوتے ہیں وہ خطرۂ ایمان ہوتے ہیں اور جو بے چارے نیم ملا بھی نہیں ہوتے ان کے بارے میں ہم اپنی زبان سے کیا کہیں۔ آپ خود ہی اندازہ کر لیں کہ وہ توحید وسنت کے غلط سلط دعوے کر کے خطرات سے خود کو اور اللہ کے سادہ لوح بندوں کو کس طرح دوچار کرتے ہیں۔

آپ یہ بات اپنے پلے سے باندھ لیں آپ کے پاس کتنے ہی مضبوط دلائل ہوں اور آپ کے پاس کتنا ہی ٹھوس علم ہو، آپ ساری دنیا کو مطمئن نہیں کر سکتے۔ آپ اپنا کام جاری رکھیں اور اس طرح کے لوگوں سے بحث کر کے اور انہیں مطمئن کرنے کے لئے دلیلوں کے انبار لگا کر اپنی زندگی کا قیمتی وقت ضائع نہ کریں۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم جو بیشک نباضِ وقت تھے اور جن کی زبان سے نکلنے والا ایک ایک حرف حقائق پر مبنی ہوتا تھا، لوگ تو ان سے بھی مطمئن نہ ہو سکے، ان کی باتوں کا مذاق اڑاتے رہے، پھر ہماری تمہاری تو بساط ہی کیا ہے۔

الٹا بنیان یا الٹا جانگیہ پہننے سے جادو اثر انداز نہیں کرتا، یہ محض ایک گمان ہے، اس گمان کی وجہ سے اگر کچھ لوگ کسی خوش فہمی میں مبتلا ہیں تو انہیں مبتلا رہنے دیجئے۔ آپ ایسے لوگوں سے مناظرہ یا مباحثہ کر کے اپنا قیمتی وقت ضائع نہ کریں۔ اس دنیا میں جتنی شکلیں ہیں اتنی ہی عقلیں ہیں اور جتنی عقلیں ہیں اتنی ہی خوش فہمیاں اور غلط فہمیاں ہیں، آپ کس کس نادان اور کم فہمی کے پیچھے لاٹھی لے کر دوڑیں گے۔ ہر شخص اپنی کھال میں مست ہے اور ہر شخص کو اپنی عقل کا اتباع کرنے کا حق حاصل ہے، ایسے لوگوں کی اصلاح کی خاطر کبھی کبھی کچھ سمجھانے کی کوشش جاری رہنی چاہئے، لیکن جو شخص ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرے اور صحیح بات سننے اور ماننے کے لئے تیار نہ ہو اس کو اس کے حال پر چھوڑ دینا چاہئے۔

ہم نے بعض ماہرین عملیات سے یہ تو سنا تھا کہ جب جادو کو اسی شخص پر پلٹنا ہو جس نے جادو کیا ہے تو بعض عزیمتیں پلٹنے کی نیت سے پڑھتے وقت الٹے کپڑے پہن لینے چاہئیں، لیکن اس نیت سے الٹے کپڑے پہنے رکھنا کہ کوئی جادو یا کوئی آسیب اثر انداز نہیں ہوگا محض ایک خام خیالی ہے۔

کسی بھی نقش پر پیشاب کرنا مناسب نہیں ہے، البتہ بعض تعویذوں کو جلانے میں یا اس پر جوتے مارنے میں بشرطیکہ اس پر ۷۸۶ یا اللہ کا نام لکھا نہ ہو، کوئی حرج نہیں ہے۔ ہر عامل اور ہر روحانی تجربہ کار کے الگ الگ طریقے علاج کے لئے رائج ہیں اور یہ طریقے اپنی اپنی جگہ سب مؤثر ہیں، کسی بھی طریقہ کو ایک دم غلط اور ناجائز سمجھنا ٹھیک نہیں ہے، البتہ بعض عاملین کے نزدیک بعض طریقے مناسب ہیں اور بعض نامناسب۔

یہ جائز و ناجائز کی بحث نہیں ہے جس میں الجھ کر اپنا وقت ضائع کیا جائے۔ راقم الحروف خود بعض تعویذوں کو مریضوں کے جسم پر ہل جلواتا ہے اور راقم الحروف کے نزدیک اس طریقے کو جاری رکھنے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ اور جو عاملین اس کو صحیح نہیں سمجھتے ان کو اپنی روش پر قائم رہنے دیجئے، کیوں کہ اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

ہماری آپ سے گزارش یہ ہے کہ آپ جس انداز سے خدمت خلق کر رہے ہیں اس میں خود کو مصروف رکھئے اور غیر ضروری بحثوں سے خود کو بچائیے، اسی میں آپ کی بھلائی ہے اور ایک بات یاد رکھئے کہ جب آپ کی نیت خدمت خلق کی اور لوگوں کو فائدہ پہنچانے کی ہے اور آپ کا یہ عقیدہ ہے کہ شفا اور تندرستی عطا کرنے والی ذات اللہ کی ہے تو اس سوچ وفکر اور اس عقیدے کے ہوتے ہوئے اگر آپ سے کوئی بھول چوک غیر دانستہ طور پر ہو بھی جائے تو انشاء اللہ آخرت میں آپ کی گرفت نہیں ہوگی۔ اس دنیا میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو خود کچھ کرتے نہیں اور دوسروں کو کرنے نہیں دیتے یا ان کے کارناموں میں غلطیاں تلاش کرنے میں مصروف ہوتے ہیں، ایسے لوگوں سے الجھنا اور انہیں مطمئن کرنے کے لئے اپنا وقت ضائع کرنا قطعاً غلط ہے، یہ لوگ مطمئن ہوں گے نہیں اور آپ کا قیمتی وقت ضائع ہو جائے گا۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کی خدمتوں کو شرف قبولیت عطا کرے اور آپ کی کوتاہیوں کو معاف کردے اور کامل احتیاط کے ساتھ علم وعمل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

آپ نے اپنے خط کی ابتدائی سطور میں ہمارے لئے جن کلمات کا اظہار کیا ہے اسے ہم مبالغہ سمجھتے ہیں اور اپنے لئے اور کسی اور کے لئے بھی ایسی تعریف اور ایسی تحسین کو جائز نہیں سمجھتے، جس میں مبالغہ کی خوبو موجود ہو۔ ہم جانتے ہیں کہ ہم کیا ہیں اور ایک دن میں کتنی خطائیں ہم سے سرزد ہوتی ہیں۔ اللہ سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہماری خطاؤں سے درگزر فرمائے، ہمیں حقیقتاً کسی قابل بنائے اور اُس حسن ظن کو قائم رکھے جو آپ جیسے لوگوں نے ہم سے وابستہ کر رکھا ہے۔ ہم گزشتہ پچاس سالوں سے روحانی عملیات کی لائن میں طالب علمانہ جدوجہد کر رہے ہیں اور اس جدوجہد کی بنا پر دور دور تک علم کی ایک روشنی بکھرتی اور پھیلتی نظر آرہی ہے، لیکن یہ سب محض اللہ کا فضل وکرم ہے، کیوں کہ اسی کی دی ہوئی توفیق سے ہم اس خدمت علم وعمل میں لگے ہوئے ہیں اور اسی کی عطا کردہ صلاحیتوں کی بنا پر ہم کامیابیوں سے ہمکنار ہیں۔ یہ سب اسی کا کرم ہے اسی کا احسان ہے اور اسی کی عطا ہے۔ ہمیں اس کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ اس نے ہمیں علم ومعرفت کے چراغ جلانے کی توفیق دی اور آپ جیسے مخلصین کو ہمارا شاگرد بنا کر چراغ سے چراغ جلانے کا اور دنیا اُجالے پھیلانے کا ہنر بخشا۔

ایک وظیفے کی بات

سوال از: عبدالرشید نوری ——— بھوپال

گزارش یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ میں اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن ہے۔ اس کا پڑھنے کا طریقہ کیا ہے، یہ کس کام کے لئے پڑھا جاتا ہے۔ براہ کرم مکمل طریقہ کے ساتھ ماہنامہ طلسماتی دنیا میں شائع کریں۔ نوازش وکرم ہوگا۔

جواب

یہ وظیفہ اس وقت پڑھا جاتا ہے جب انسان کے لئے تمام تدابیریں اور تمام اسباب مؤثر ثابت نہ ہوئے ہوں، اس وقت انسان کو صرف اور صرف اللہ سے رجوع کرنا چاہئے اور مکمل تنہائی میں اس یقین کے ساتھ یہ وظیفہ پڑھنا چاہئے کہ اللہ ہی کی ذات انسان کی مرادیں پوری کرسکتی ہیں، وہی مصائب سے نجات دلاسکتی ہے اور اسی کی قدرت انسان کی کشتی کو طوفانوں سے نکال کر کنارے تک پہنچاسکتی ہے۔ اس آیت کو روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ لگاتار ۴۰ دن پڑھیں اور یقین رکھیں کہ اللہ نے اگر کچھ دینے کا فیصلہ کرلیا تو ساری دنیا مل کر آپ کو محروم نہیں کرسکتیں اور اگر اللہ نہ دینے کا فیصلہ کرلیں تو دنیا کی تمام طاقتیں مل کر بھی آپ کو کچھ عطا نہیں کرسکتیں۔ یاد رکھیں کہ جب بندے کا یقین اللہ پر کامل ہو جاتا ہے تو پھر وظیفے پڑھنے کا مزہ ہی کچھ اور ہوتا ہے اور نتائج بھی ایسے برآمد ہوتے ہیں کہ اپنی عقل بھی حیران ہو جاتی ہے۔

طالب علمانہ باتیں

سوال از: علی شاہ (عبدالمنان) بن اسحاق مرشد

علوم ومعارف کے دبستاں علوم ومعارف کے مجسمہ فکر ونظر کے آسمان اخلاص والطاف کے گلستاں، اخلاق کریمانہ کے بوستاں گوناگوں

صفات کے جیلہ کے مہر تاباں حسن اطوار و خوش گفتار کے آئینہ۔ محسن ملت امام العاملین والکاملین محترم ومکرم استاد حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب زید مجدہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام مسنون!

امید کہ مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔ آپ کا شاگرد حقیر بخیریت اوراد و وظائف میں مصروف ہے، لیکن پھر بھی کچھ کوتاہی ہے، ہاں مشیت ایزدی اور توفیق خداوندی کے ساتھ آپ کی دعا سرمدی رہی تو انشاء اللہ سبحانہ وتعالیٰ حقیر اپنے مقاصد اور صبح نو کی تعمیر میں کوشاں اور رواں دواں رہے گا۔

عرض خدمت کہ فقیر کے وظائف کی مقدار اس طرح کہ سورۂ یٰسین کے چلوں میں علیحدہ علیحدہ (۱) مبین در مبین (۲) فاتحہ (۳) الم نشرح (۴) نصر (۵) قریش کی زکوٰۃ مکمل ہوئی اور اب (۶) اخلاص کے گیارہ دن ہوئے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی علیحدہ علیحدہ تینوں درود شریف کی زکوٰۃ ادا ہوئی اور اسی دوران رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا اور حصار کی زکوٰۃ اور ریاضت نمبر ۴ بھی الحمد للہ ادا ہوئی۔ روزانہ کے اور جمعہ کے معمولات اور اذکار کی بھی پابندی ہو رہی ہے اور نمازوں میں اللہ کے فضل وکرم اور توفیق سے خوب دھیان اور پابندی ہو رہی ہے۔

دیگر دریافت۔ حروف تہجی کی زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے شرطیں کیا ہیں معلوم کرنا تھا، اس کے لئے اس نمبر پر فون کیا تھا۔ 09634011636 انہوں نے آپ سے رابطہ کرنے کے لئے کہا، پھر اس نمبر پر فون کیا۔ 09358002992 اور کرتا رہا اور اب بھی کرتا ہوں لیکن کوئی فون اٹھاتا ہی نہیں، اس لئے سوچا کہ خط ہی سے معلوم کروں۔ گزشتہ بھی ایک خط لکھا تھا جس کا زیراکس اس میں بھیج رہا ہوں، اس کا کوئی جواب نہ ملا، اگر اس میں گستاخی ہو تو بصمیم قلب معافی چاہتا ہوں۔

حضرت اللہ کے واسطے ضرور ضرور جواب روانہ فرمائیں، اللہ آپ کی حفاظت فرمائے، ماتا لکھ کر بس کرتا ہوں۔

جواب

حق تعالیٰ کا فضل وکرم ہے کہ اس نے آپ کو روحانی عملیات میں مہارت حاصل کرنے کے لئے ریاضتیں ادا کرنے کی توفیق اور ہمت عطا فرمائی۔ اگر انسان کسی قابل بننا چاہتا ہے تو اور کچھ سیکھنے کے لئے کمر بستہ ہو جاتا ہے تو ہر مشکل اس کے لئے آسان ہو جاتی ہے۔ جو لوگ کچھ سیکھے بغیر اس لائن میں دندنا رہے ہیں اور الل ٹپ تعویذ اور جھاڑ پھونک کر رہے ہیں وہ دوسروں کو بھی دھوکہ دے رہے ہیں اور اپنے نفس کو بھی۔ ایک طویل مدت سے روحانی عملیات کی لائن میں جاہل لوگوں کی حکمرانی چلتی رہی اور صحیح لوگ چھپ چھپ کر چوروں کی طرح روحانی خدمات انجام دینے میں مصروف رہے، کیوں کہ اس لائن میں اتنی کثیر تعداد میں جاہلوں نے ڈیرہ جمالیا تھا کہ پڑھے لکھے اور شریف لوگوں کو یہ بتاتے ہوئے کہ وہ عامل ہیں شرم سی محسوس ہوتی تھی۔ اس کی کچھ اور وجوہات بھی تھیں لیکن اس کی ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ ہمارے بزرگوں کے عملیات کے اثاثے کو عوام سے پوشیدہ رکھا تھا۔ وہ روحانی عملیات کے خزانوں کو اپنے ہی ساتھ قبروں میں لے گئے تھے، ان کی نیت درست تھی، لیکن وہ اس علم کو عوام سے اس لئے پوشیدہ رکھتے تھے تا کہ نااہل لوگ اس سے غلط فائدہ نہ اٹھائیں، لیکن بزرگوں کے اس عمل سے اہل لوگوں کو نقصان پہنچا، وہ علم صحیح سے محروم ہو گئے اور ان پڑھ لوگوں نے غلط سلط طریقے اختیار کر کے روحانی عملیات کی ڈگر پر پوری طرح قبضہ کر لیا۔ اس سے اللہ کے بندوں کو بہت نقصانات اٹھانا پڑے، ان کی جیبیں بھی کٹیں، ان کی عزتیں بھی پامال ہوئیں اور ان عقائد سے بھی ضرب کاری کی گئی۔ اللہ کا فضل وکرم ہے کہ اب لوگوں کی آنکھیں کھل رہی ہیں اور وہ علوم جو پوشیدہ رکھے گئے تھے وہ رفتہ رفتہ منکشف ہو رہے ہیں اور اہل لوگ آہستہ آہستہ ان سے مستفیض ہو رہے ہیں اور اللہ کے بندوں کو فائدہ پہنچا رہے ہیں۔

طلسماتی دنیا کی تحریک سے بھی کافی فائدہ ہوا ہے، اچھے عاملین کی ایک کھیپ تیار ہو رہی ہے اور لوگ آہستہ آہستہ اس بات کے قائل ہوتے جا رہے ہیں کہ قرآنی عملیات کے ذریعہ ہر مشکل پر قابو پایا جا سکتا ہے اور ہر اثر اور مرض سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔ آپ نے دوران ریاضت خود یہ محسوس کیا ہوگا کہ آپ کا قرب اللہ سے بڑھ رہا ہے اور اس کے اس یقین میں اضافہ ہو رہا ہے کہ اس کائنات کا رکھوالا اللہ ہے، وہی زندگی دیتا ہے وہی موت، وہی شفا دیتا ہے اور وہی صحت عطا کرتا ہے، وہی طوفانوں سے نجات دیتا ہے اور وہی رنج وغم سے خلوص دلاتا ہے، یہی یقین توحید کی روح ہے۔ اگر یہ یقین کمزور پڑ جائے تو ایمان بھی بیمار ہو جاتا ہے اور جب ایمان بیمار ہو جاتا ہے تو انسان کی روح کیسے صحت مند رہ سکتی ہے۔

آپ کو دوران ریاضت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی، یہ زیارت بجائے خود اس بات کی دلیل ہے کہ آپ جن ریاضتوں میں لگے ہوئے ہیں ان سے آپ کا مالک راضی ہے۔

اس خط کے علاوہ آپ کا ایک خط بصورت نظم موصول ہوا تھا، لیکن اس میں ہماری تعریفوں کی بھرمار تھی، اس لئے ہم نے اس کو شائع کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ اس خط کے شروع میں بھی آپ بھی جن کلمات کو نوک قلم پر لائے ہیں ان میں مبالغہ موجود ہے۔ تاہم چونکہ آپ کے دل کی آواز ہے اس لئے آپ کی خوشی کی خاطر ہم نے جوں کے توں چھاپ دیا ہے ورنہ عام طور پر ہم خط کی ان سطور کو جو صرف ہماری تعریفوں پر مشتمل ہوتی ہیں حذف کر دیتے ہیں۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہماری کوتاہیوں کو معاف کردے اور لوگوں کے حسن ظن کو قائم رکھے اور ہمیں ایسا ہی بنادے جیسا لوگ ہمارے بارے میں گمان رکھتے ہیں۔

منزل شرطین کا وقت آپ کو فون پر بتا دیا تھا۔ اس سے آپ نے استفادہ کرلیا ہوگا، اللہ آپ کی ہر ریاضت کو قبول فرمائے اور ہر ریاضت میں ایک خاص اثر پیدا کرے آمین۔

آپ برابر رابطے میں رہیں، اگر جواب ملنے میں تاخیر ہوجائے تو ہماری مصروفیات کے پیش نظر حرف شکایت پر نہ لائیں۔ ہماری زندگی بہت مصروف زندگی ہے، اس مصروفیت کی وجہ سے بہت سی کوتاہیاں اور بہت سی دل شکنیاں بھی ہوجاتی ہیں۔

حروف تہجی کی زکوٰۃ کی شروعات

سوال از: محمد مناظر سہیل، ٹی نمبر 805/0 ـــــ بہار

میں خیریت سے رہ کر میں آپ کی خیریت کا خواہاں ہوں۔

لکھنا ضروری عرض یہ ہے کہ میں آپ کی شاگردی میں رہ کر حصار کی زکوٰۃ پوری کرچکا ہوں اور طریقہ زکوٰۃ ابجدی قمری کی اجازت دیں اور آپ اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

حضرت کو اطلاع یہ دینی ہے کہ میں کلکتہ چھوڑ کر اپنی آبائی وطن لوٹ گیا ہوں اور یہاں کوئلہ کی تجارت شروع کردیا ہوں۔ حضرت سے درخواست ہے کہ میرے لئے برکت کی دعا کردیں اور میری رہنمائی فرمائیں۔

جواب

امید ہے کہ سورہ یٰسین کے کوچلے آپ نے پورے کرلئے ہوں گے درود شریف اور حصار وغیرہ کی زکوٰۃ سے فارغ ہوکر آپ حروف تہجی کی زکوٰۃ ادا کریں، اس زکوٰۃ کی شروعات اس وقت کریں جب چاند منزل شرطین میں ہو۔ یہ دیکھنے کے لئے چاند منزل شرطین میں کب داخل ہوا ہے، روحانی تقویم ۲۰۱۳ء دیکھ لیں۔ آخر میں نقوش کی زکوٰۃ ادا کریں، مثلث کی پہلے ادا کریں اور مربع کے چاروں عناصر سے، اس کے بعد کوشش کریں کہ نقوش کی چالیں آپ کے ذہنوں میں بیٹھ جائیں اور بار بار نقش بھرنے کے لئے آپ کو کتاب دیکھنی نہ پڑے۔

آپ نے جو نیا کاروبار شروع کیا ہے اس کے لئے مبارک باد قبول کریں۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ آپ کی تمام روحانی ریاضتوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے اور آپ اس لائن کی مہارتیں عطا کرے، اس کے بعد آپ اللہ کے بندوں کی خدمت کریں، خدمت ایک ایسی عبادت ہے کہ جو انسان کو بندگی اور قبولیت کی اعلیٰ منزلیں عطا کراتی ہے اور انسان کا رتبہ اللہ کی نظروں میں بہت بلند ہوجاتا ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے کاروبار میں بھی ترقی اور عروج عطا کرے۔ اس دنیا میں باعزت زندگی گزارنے کے لئے عبادت، خدمت خلق اور دین داری کے ساتھ ساتھ اپنی دنیا کو مضبوط بنانا چاہئے تا کہ اپنا ہاتھ دوسروں کے سامنے نہ پھیلے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے تمام شاگرد خود کو دنیاوی طور پر بھی مضبوط کرنے کی کوشش کریں گے، تاکہ وہ ہمیشہ دینے والے بنیں، لینے والے نہ بنیں، اس کتابچے کی تکمیل کے بعد آپ روحانی عملیات کی دیگر کتب کا مطالعہ کرتے رہیں اور آہستہ آہستہ خدمت خلق کی شروعات کریں۔ نماز کی پابندی رکھیں، اللہ سے اپنے تعلق کو مضبوط کریں تب ہی آپ کی دعاؤں اور تعویذوں میں اثر پیدا ہوگا۔

آپ نے سنا ہوگا کہ

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

اس لئے خود کو مومن بلکہ مومن کامل بنانا ضروری ہے۔

ذاتی جانکاری

سوال از: محمد شمیم احمد کھگڑیا ـــــ بہار

میں طلسماتی دنیا تقریباً چھ ماہ سے مطالعہ کررہا ہوں، میں نے دو بار

آپ کی خدمت میں خط بھیجا لیکن ہنوز کسی خط کا جواب نہیں حاصل نہیں ہوسکا۔ بڑی امید کے ساتھ پھر کوشش کررہا ہوں امید قوی ہے کہ اس بار آپ مایوس نہیں کریں گے۔

میرا نام محمد شمیم احمد ہے، والدہ کا نام شہناز خاتون ہے۔ میری پیدائش کی تاریخ ۲۵/۱۲/۹۲ ہے۔ میں ابھی زیر تعلیم ہوں، میرے گھر کی حالت بہتر نہیں ہے، میرے والد کسی مستقبل ذرائع سے منسلک نہیں ہیں، پرائیویٹ کمپنی میں کام کرتے ہیں، میری خواہش اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی ہے، مگر صرف توکل علی اللہ پر بھروسہ کررہا ہوں۔

میرے نام کے اعداد، مبارک تاریخ اور مبارک رنگ، مبارک دن، مبارک پتھر اور وظیفہ بتادیں۔ امید ہے کہ مجھے ناامید نہیں کریں گے۔

جواب

آپ کے نام کا مفرد عدد ۴، مرکب عدد ۱۳ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۵۳۵ ہیں۔ جن لوگوں کو مفرد عدد ۴ ہوتا ہے وہ محنتی تو ہوتے ہیں لیکن ان میں بحث کرنے کی اور دوسروں سے الجھنے کی عادت ہوتی ہے اور اپنی اس عادت کی وجہ سے وہ اپنے اچھے دوستوں سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ آپ انتہا پسند بھی ہوں گے اور آپ کے مزاج میں ایک طرح کی ضد بھی ہوگی، ان عادتوں سے بچنا آپ کے لئے اور آپ کے اچھے مستقبل کے لئے ضروری ہے۔ آپ کے لئے مبارک تاریخیں ۴، ۱۳، ۲۲ اور ۳۱ ہیں۔ اپنے اہم کاموں کی شروعات ان ہی تاریخوں میں کیا کریں، انشاء اللہ کامیابی کے امکانات روشن رہیں گے۔

آپ کا لکی عدد ۸ ہے۔ اس عدد کی چیزیں اور شخصیتیں بطور خاص آپ کے لئے مفید ثابت ہوں گے۔ آپ کا برج جدی اور ستارہ زحل ہے۔ آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۷، ۱۶، ۲۳، ۲۵ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے خاص کام کرنے سے گریز کریں، پنا، فیروزہ اور ہیرا آپ کی راشی کے پتھر ہیں، ان پتھروں کا استعمال آپ کی زندگی میں اللہ کے حکم سے سنہرا انقلاب لاسکتا ہے۔

آپ کا اسم اعظم "یا عزیز" ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد ۹۴ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔

آپ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں، خوشی کی بات ہے، اپنی جدوجہد جاری رکھئے اور تعلیم کے ساتھ ساتھ کوئی ہنر بھی سیکھئے۔ آج کے دور میں مسلمانوں کو ہنر اور دستکاری میں مہارتیں پیدا کرلینی چاہئے، تاکہ روزگار کے مسائل میں آسانی پیدا ہوسکے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کے والد کا مستقبل روشن کرے، انہیں استحکام عطا کرے اور تمہاری خواہش بھی پوری کرے۔ آپ کا مبارک دن سنیچر ہے۔ سنیچر کو ہمیشہ اہمیت دیجئے، اتوار، پیر اور منگل آپ کے لئے ہمیشہ غیر مبارک ثابت ہوں گے، ان دنوں میں کسی نئے کام کی بنیاد نہ رکھیں ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔

ذاتی معلومات

سوال از: محمد امجد علی ــــــــــــ بہار

میں نے کئی بار آپ کی خدمت میں خط بھیجا لیکن اب تک آپ کی عنایت سے محروم ہی ہوں، قسمت اپنی اپنی۔

میرا نام محمد امجد علی، والدہ کا نام، افضل النساء ہے، میری پیدائش ۱۹۶۰/۳/۳ ہے۔ میں نے اونچی تعلیم حاصل کی مگر نوکری سے محروم رہا۔ ۲۰۰۳ء میں شادی ہوئی اور پھر جلد ہی ختم رشتہ ہوگیا۔ لوگوں کے اصرار پر پھر میں گھر بسانا چاہتا ہوں، کیا بہتر ہوگا۔ میں (Broker) کا کام کررہا ہوں، دیگر تجارت کی صلاحیت نہیں رکھتا ہوں اور اس میں پونجی بھی زیادہ لگتی ہے۔

میرے نام کے اعداد، اسم اعظم، مبارک تاریخ، خاص مبارک دن، لباس کا رنگ، خاص پتھر وغیرہ بتادیں، برائے کرم صاف صاف جواب بتادیں، مہربانی ہوگی۔

جواب

جب بھی کسی جگہ شادی کا پیغام بھیجیں تجربہ کار علماء کے ساتھ ساتھ ماہرین اعداد اور ماہرین علم نجوم سے بھی ضرور مشورہ کرلینا چاہئے۔ شادی ایسی لڑکی سے کرنی چاہئے جو دین دار ہو، پڑھی لکھی ہو، صوم وصلوٰۃ کی پابند ہو، گھریلو کاموں کی صلاحیت رکھتی ہو اور اس کے نام کا عدد اپنے نام کے عدد کے موافق ہو اور اس کے ستارے اپنی قسمت کے ستاروں سے ہم آہنگ ہوں۔ ان سب باتوں کا خیال کرکے پھر اللہ پر بھروسہ کرنا چاہئے، کیوں کہ ان کے فضل وکرم کے بغیر کوئی بیل منڈھے نہیں چڑھتی۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ۷ ہے۔ آپ کے اندر نفس کشی کی صلاحیت ہے، آپ ہر طرح کے حالات سے سمجھوتہ کرسکتے ہیں، لیکن آپ کے اندر ایک طرح کی احساس کمتری موجود ہے جو آپ کو بروقت کوئی اقدام نہیں

کرنے دیتی اور آپ اکثر اچھے چانس گنوا دیتے ہیں، تنقید مزاجی آپ کی فطرت ہے، بہت زیادہ حساس ہیں اس لئے جلدی لوگوں سے بدگمان ہو جاتے ہیں، بہت جلد مشتعل بھی ہو جاتے ہیں اور فرط اشتعال میں غلط فیصلے کر گزرتے ہیں، اپنے راز کو محفوظ نہیں رکھ پاتے، اس لئے اکثر نقصان اٹھاتے ہیں۔

آپ کے لئے مبارک تاریخیں: ۷، ۱۶، ۲۵ ہیں۔ اپنے اہم کام ہمیشہ ان ہی تاریخوں میں کریں، انشاء اللہ کامیابی کے امکانات روشن رہیں گے، آپ کا لکی عدد ۳ ہے۔ اس عدد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کے لئے بطور خاص مفید ثابت ہوں گی۔ ۹ آپ کا دشمن عدد ہے، اس عدد کی چیزوں اور لوگوں سے احتراز کریں۔

آپ کا برج حوت اور ستارہ مشتری ہے۔ آپ کی غیر مبارک تاریخیں ۱۳، ۱۴، ۲۸ ہیں، ان تاریخوں میں کسی کام کی شروعات نہ کریں، ورنہ ناکامی کا خطرہ رہے گا۔ پکھراج، پنا اور نیلم آپ کی راشی کے پتھر ہیں ان میں سے کسی بھی پتھر کے استعمال سے انشاء اللہ آپ کی زندگی میں اچھا انقلاب آئے گا اور آپ کو اللہ کے فضل و کرم سے ترقی ملے گی۔ جمعرات کا دن آپ کے لئے اہم ہے۔ اپنے اہم کاموں کے لئے اس دن کو فوقیت دیں، بدھ اور جمعہ کے کسی نئے کام کی شروعات نہ کریں۔ آپ کا اسم اعظم "یاحلیم" ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد ۸۸ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔

آئندہ جب آپ شادی کا ارادہ کریں تو اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ جس لڑکی کو آپ منتخب کریں، دوسری خوبیاں ہونے کے ساتھ ساتھ اس لڑکی کے نام کا عدد ۳ ہو، دوسرے اعداد کی لڑکیاں بھی آپ کے لئے ٹھیک رہیں گی، لیکن ایک اور نو عدد کی لڑکیاں آپ کے ساتھ نباہ نہیں کر سکیں گی اور اس بات کی بھی کوشش کریں کہ جس لڑکی کو آپ اپنی شریک حیات بنانا چاہیں اس کی تاریخ پیدائش ۲۰ رفروری سے ۲۰ رمارچ، ۲۱ راپریل سے ۲۱ رمئی اور ۲۳ راگست سے ۲۳ رنومبر کے درمیان کی ہو، یا یوں سمجھئے کہ جن لڑکیوں کا برج ثور، سنبلہ، میزان، عقرب یا حوت ہو وہ لڑکیاں آپ کے لئے موزوں ثابت ہوں گی۔

اس احتیاط کو ملحوظ رکھنے کے لئے ساتھ ساتھ آپ کو بوقت شادی اللہ سے یہ دعا بھی کرنی چاہئے کہ اے مالک میری یہ دوسری شادی بہر اعتبار کامیاب ثابت ہو۔ اور مجھے بیوی کی رفاقت سے وہ سکون دل میسر رہے جو ازدواجی زندگی کا اہم منشا ہے۔

ہم نے آپ کے نام کے اعداد وغیرہ پر جو روشنی ڈالی ہے مبارک اور غیر مبارک تاریخوں کی جو وضاحت کی ہے، یہ سب اسباب اور تدابیر سے تعلق رکھنے والی باتیں ہیں، لیکن اس دنیا میں ہوتا وہ ہے جو اللہ چاہتا ہے، اسباب و تدابیر کا لحاظ رکھنا دور اندیشی ہے اور قرین پرہیزگاری بھی ہے، لیکن ایک مسلمان کا عقیدہ بھی ہونا چاہئے کہ اس کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ کے حکم کا محتاج ہے، اس لئے اللہ سے دعا اور اللہ سے رجوع سب سے بڑی چیز ہے۔ اگرچہ اسباب اور تدابیر کو یکسر نظر انداز کر دینا بھی دین و شریعت کے منافی ہے۔

حسن قسمت اور نوشتۂ تقدیر الگ چیز ہے، لیکن اچھی زندگی گزارنے کے لئے صحیح طور پر اور صحیح موقع پر بھاگ دوڑ کرنا اور موقع شناسی کو بہر حال پیش نظر رکھنا بہت ضروری ہے۔ اگر ان تمام باتوں کو پیش نظر رکھ کر جدوجہد کرتے رہے تو انشاء اللہ ایک دن آپ کو اچھا روزگار بھی میسر آجائے گا اور آپ کو محبت کرنے والی ایک بیوی بھی نصیب ہو جائے گی، مایوسی کفر ہے، پچھلے حالات سے مایوس ہونے کی ضرورت نہیں، مناسب تدابیر کے ساتھ ساتھ اپنی جدوجہد جاری رکھیں اور اللہ سے اپنے تعلقات کو مضبوط اور مستحکم بنانے کے لئے صوم وصلوٰۃ سے مستقل وابستگی رکھیں، انشاء اللہ بہت جلد آپ کامرانیوں سے ہمکنار ہوں گے اور آپ کو وہ سب عطا ہوگا جس کے آپ خواہش مند ہیں۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کو اچھا روزگار عطا کرے اور ایسی بیوی عطا کرے جو آپ کے لئے ذریعہ سکون و راحت ثابت ہو۔

قسط نمبر:۲۹

مفتاح الارواح

حسن الہاشمی

دولت مند بننے کا لاجواب عمل

یہ عمل ہمیشہ تجربہ میں تیر بہدف ثابت ہوا ہے، جس نے بھی اس عمل کو شرائط کا پابند ہوکر انجام دیا اس کو زبردست کامیابی ملی اور نہ یہ کہ وہ اپنی تمام ضروریات کا خود کفیل ہوگیا بلکہ اس نے سیکڑوں غرباء کی پرورش بھی کی۔ اس عمل کے بعد کاروبار اس قدر ترقی کرتا ہے کہ عقلیں حیران ہوجاتی ہیں اور دیکھنے والے رشک کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔

یہ عمل اکیس دن کا ہے۔ دورانِ عمل ہر طرح کا گوشت، انڈا، مچھلی، بدبودار اشیاء جیسے کچی پیاز، لہسن، بیڑی سگریٹ اور حقہ وغیرہ۔ اگر شادی شدہ ہوں تو بیوی کے ساتھ مباشرت ان سب چیزوں کو چھوڑنا پڑے گا، ورنہ اس عمل میں کامیابی نہیں ملے گی۔

گلاب وزعفران سے مندرجہ ذیل نقش اکیس عدد لکھیں، سب سے پہلے والے نقش کو اٹھا کر حفاظت سے رکھ لیں، اس کے بعد دوسرے نقش کو سفید پٹی میں پیک کرکے اپنی پیشانی پر باندھ لیں، اس کے بعد انیس نقش مزید لکھ لیں اور ننگے سر اور ننگے پیر ویرانے کی طرف چل پڑیں، رات بارہ بجے ویرانے میں جاکر کھلے آسمان کے نیچے کھڑے ہوکر چار ہزار مرتبہ ''یالطیف'' پڑھیں، اس طرح کہ ہر سو کی تعداد کے بعد ایک بار یہ آیت پڑھیں: اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ. وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ.

اگلے دن انیس نقوش کو آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈال دیں اس کے بعد ہر رات کو اکیس نقش تیار کریں اور مذکورہ انداز میں عمل کریں اور اگلے دن ان نقوش کو آٹے میں گولی بنا کر دریا برد کردیں۔ ۲۱ویں دن سب سے آخر میں بنایا ہوا نقش اٹھا کر الگ رکھ دیں اور باقی نقوش کو دریا میں ڈال دیں۔ اس دوران ہر فرض نماز کے بعد ''یالطیف'' ۱۲۹ر مرتبہ اور مذکورہ آیت سات مرتبہ پڑھتے رہیں۔ ۲۱ر دن پورے ہوجانے پر فجر کی نماز جماعت سے پڑھنے کے بعد مسجد میں بیٹھ کر لاتعداد مرتبہ ''یالطیف'' پڑھیں، جب سورج نکل آئے اور اشراق کا وقت ہوجائے تو گیارہ مرتبہ مذکورہ آیت پڑھ کر چار رکعت نماز نفل بہ نیتِ اشراق پڑھ کر گھر آجائیں اور سب سے پہلے لکھا ہوا اور سب سے آخر میں لکھا ہوا نقش دونوں ایک جگہ کرکے موم جامہ کرلیں پھر ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے گلے میں ڈال لیں، یا سیدھے بازو پر باندھ لیں۔ پھر ہمیشہ نمازِ فجر اور نمازِ عشاء کے بعد ''یالطیف'' ۱۲۹ر مرتبہ پڑھتے رہیں۔ انشاء اللہ رزق حلال موسلا دھار بارش کی طرح برسے گا اور تمام آسائشیں میسر آجائیں گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۹	۷۷	۳۱
۶۴	یالطیف	۶۵
۲۶	۵۲	۵۱

بانجھ پن کا علاج

نوچندی جمعرات کو گلاب وزعفران سے ۳۳۶ ''یامصور'' کسی چینی کی ایک دو پلیٹوں پر لکھیں، پھر اس کو بارش کے پانی سے یا آب زمزم

سے دھو کر بوتل میں بھر لیں اور عورت کو تاکید کریں کہ ایام حیض سے فارغ ہونے کے بعد اس پانی کو تھوڑا سا روزانہ اپنے پیٹ پر لگایا کرے۔ پانی کو ایام حیض کا زمانہ چھوڑ کر تین ماہ تک لگاتار لگانا ہے اور عورت کو روزانہ عشاء کے بعد ۲۳۶ مرتبہ "یا مصور" پڑھنا ہے۔ اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف۔ انشاء اللہ نعمتِ اولاد سے بہرہ ور ہوگی۔

دولت مند بننے کے لئے بسم اللہ کا عمل

یہ عمل بھی عجیب و غریب تاثیر رکھتا ہے اور اس عمل کی یہ برکت ہے کہ انسان اس درجہ مال و دولت اپنے دامن میں سمیٹ لیتا ہے کہ اس کو حیرت ہوتی ہے اور دیکھنے والے بھی تعجب کرتے ہیں۔

اس عمل کا طریقہ یہ ہے کہ نوچندی جمعرات کو نماز فجر کے بعد نو نقش مندرجہ ذیل انداز میں گلاب و زعفران سے لکھ کر رکھ لیں اور رات کو بارہ بجے ان میں سے ایک نقش نکال کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے سر پر باندھ لیں اور دو رکعت نماز بہ نیت قضائے حاجت پڑھ کر مصلے پر بیٹھ کر ۷۸۲ مرتبہ یہ پڑھیں: صلی اللّٰہ علیہ وسلم بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم بحق بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم رات کو سر سے تعویذ کھول کر اپنے تکیہ کے نیچے رکھ لیں، صبح کو اٹھ کر اس تعویذ کو کہیں حفاظت سے رکھ لیں۔ دوسری رات دوسرے تعویذ کو اسی طرح سر پر باندھیں۔ مذکورہ عمل کو ایک عدد کا اضافہ کر کے پڑھیں، پھر تعویذ کو تکیہ میں رکھ کر سو جائیں اور صبح اٹھ کر اس تعویذ کو کہیں حفاظت سے رکھ لیں۔ یہ بات یاد رکھیں کہ روزانہ عمل کی تعداد میں ایک عدد کا اضافہ کر کے اس ترتیب سے پڑھتے رہیں۔

نویں رات	آٹھویں رات	ساتویں رات	چھٹی رات	پانچویں رات	چوتھی رات	تیسری رات	دوسری رات	پہلی رات
۷۹۰ مرتبہ	۷۸۹ مرتبہ	۷۸۸ مرتبہ	۷۸۷ مرتبہ	۷۸۶ مرتبہ	۷۸۵ مرتبہ	۷۸۴ مرتبہ	۷۸۳ مرتبہ	۷۸۲ مرتبہ

نویں رات گزر جانے کے بعد ایک کلو آٹے کی نو گولیاں بنائیں اور ان میں نو تعویذ کپڑے میں سے کھول کر ان میں رکھ دیں اور ان نو گولیوں کو دونوں ہاتھوں سے دریا میں ڈال دیں اور کپڑوں کو کسی پھل دار درخت کی جڑ میں دبا دیں۔

واضح رہے کہ مذکورہ عمل کو مکمل تنہائی میں اور نائٹ بلب جلا کر کرنا ہے، تیز روشنی میں عمل نہ پڑھیں۔ روزانہ سوتے وقت پاک صاف لباس پہن کر ہی سوئیں۔ انشاء اللہ اس عمل کے بعد رزق حلال ہر طرف سے آئے گا اور عامل کو دولت مند بنا دے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۸۳	۷۸۸	۷۸۷
۷۹۰	بسم اللہ الرحمن الرحیم	۷۸۲
۷۸۵	۷۸۴	۷۸۹

دشمنوں اور بدخواہوں کو زیر کرنے کے لئے

یہ عمل اپنی نوعیت کا عجیب و غریب عمل ہے، جس سے تمام دشمن، بدخواہ مغلوب ہو جاتے ہیں اور ان کی ریشہ دوانیاں اپنی موت آپ مر جاتی ہیں۔ اس عمل کو نوچندی جمعرات سے شروع کریں اور چالیس راتوں تک جاری رکھیں۔ مکمل تنہائی میں عشاء کے بعد گیارہ سو مرتبہ اس آیت کو پڑھیں: ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيعَةٍ أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا۔ اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ تصور یہ بنائے رکھیں کہ آپ ایک کرسی پر بیٹھے ہیں اور آپ کے تمام مخالفین اور حاسدین گردن جھکائے آپ کے سامنے بیٹھے ہیں اور اظہار شرمندگی کر رہے ہیں۔

اس عمل کے دوران پرہیز جلالی کریں، زبان سے متعلق تمام گناہ ترک کر دیں اور کم کھائیں، کم سوئیں اور کم بولیں۔ انشاء اللہ چالیس دن کے بعد آپ کے تمام دشمن آپ کی طرف سے غافل ہو جائیں گے ورنہ آپس کے جھگڑوں میں ایسا الجھیں گے کہ آپ کا خیال تک انہیں نہیں آئے گا۔

نقشِ دولتِ کشف والہام

ایک گتے پر سفید کاغذ چپکا کر اس پر یہ نقش کالی روشنائی سے لکھ لیں، یہ نقش نوچندی جمعرات کو ساعت مشتری میں لکھیں تو بہتر ہے لیکن اس دن چاند عقرب میں نہیں ہونا چاہئے۔ پھر اس نقش کو تقریباً تین فٹ کے فاصلے پر رکھ کر اس کے کالے دائرے پر اپنی نظریں جما کر ۳۱۲۵ مرتبہ یہ عزیمت پڑھیں، یَاخَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ مِنْ اَسْرَارِ الْغَیْبِ اول وآخیر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اس دوران پرہیز جلالی اور جمالی رکھیں، لگاتار چالیس دن تک عمل جاری رکھیں، چالیس دن میں زکوۃ ادا ہو جائے گی۔ اس کے بعد جب بھی کوئی معلومات کرنا ہو تو مکمل تنہائی میں مکمل اندھیرا کر کے اس نقش کو اپنے روبرو رکھ کر ۱۲۵ ارمرتبہ پڑھیں، اول وآخر ایک ایک مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ بھرپور کامیابی ملے گی اور موکل کالے دائرے میں حاضر ہو کر معلومات فراہم کرے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۰۱	۱۲	۱۹۸	۱
۱۹۷	ب	خ	۱۳
۳	ر	ی	۵۹۹
۱۱	۵۹۸	۴	۱۹۹

نقشِ کامرانی

یہ نقش انسان کو تمام کامیابیوں سے دوچار کراتا ہے، کسی بھی جائز مقصد کے لئے یہ نقش تیر بہدف ثابت ہوتا ہے، مثلاً مقدمہ میں کامیابی، جنگ میں کامیابی، انٹرویو میں کامیابی، حصولِ دولت میں کامیابی، سفر میں کامیابی، امتحان میں کامیابی وغیرہ، اس طرح کی اور بہت سی کامیابیاں حاصل کرنے کے لئے یہ نقش اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے نہایت موثر ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو اس وقت تیار کریں جب مریخ کو شرف یا اوج حاصل ہو۔

ایک ہفتے پہلے جلالی اور جمالی پرہیز شروع کریں، مندرجہ ذیل آیت کو روزانہ مغرب کی نماز کے بعد تین سو مرتبہ پڑھے، اول وآخر درود شریف ایک بار درود شریف پڑھیں، لایعنی اور فضول باتوں سے اپنی زبان کو محفوظ رکھیں۔ جس دن شرف یا اوج ہو اس دن روزہ رکھیں اور مریخ کی ساعت میں اس نقش کو مرتب کریں اور مندرجہ ذیل آیت کو ایک سو ایک مرتبہ پڑھ کر اس نقش پر دم کر دیں، اس کے بعد روزانہ مغرب کے بعد اس آیت کو ۲۱ رمرتبہ پڑھتے رہیں۔ انشاء اللہ کامیابیوں کے دروازے کھل جائیں گے۔ آیت یہ ہے: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم. اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا. نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۱۱۳	۲۱۱۶	۲۱۲۰	۲۱۰۶
۲۱۱۹	۲۱۰۷	۲۱۱۲	۲۱۱۷
۲۱۰۸	۲۱۲۲	۲۱۱۴	۲۱۱۱
۲۱۱۵	۲۱۱۰	۲۱۰۹	۲۱۲۱

تمام مشکلات سے نجات پانے کے لئے

کسی بھی جائز مراد پوری کرنے کے لئے اور کسی بھی مصیبت سے نجات حاصل کرنے کے لئے اس نقش کو استعمال میں لائیں اور اس نقش کو

مندرجہ ذیل عمل کے ساتھ تیار کریں، انشاء اللہ یہ نقش ہر مراد کی کلید ثابت ہوگا۔
نوچندی جمعرات کو روزہ رکھیں، افطار تین کھجوروں سے کرنے کے بعد ایک گلاس پانی پی لیں، مغرب کی نماز کے بعد سنتوں سے فارغ ہونے کے بعد دو رکعت نماز نفل بہ نیت قضائے حاجات پڑھیں، پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص چھ بار، دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پانچ بار پڑھیں، نماز سے فارغ ہونے کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر یہ عمل ایک سو ایک مرتبہ پڑھیں: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم انا للہ و انا الیہ راجعون. آخر میں پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔
یاد رکھیں کہ یہ آیت بسم اللہ سمیت پڑھنی ہے۔ اس عمل کے بعد اگلے دن نقش ہرے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈال لیں اور روزانہ مغرب کی نماز کے بعد اکیس مرتبہ یہ آیت مع بسم اللہ کے پڑھے، اس عمل سے انشاء اللہ ہر مصیبت سے نجات ملے گی اور ہر مراد پوری ہوگی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۷	۱۴۰	۱۴۴	۱۳۰
۱۴۳	۱۳۱	۱۳۶	۱۴۱
۱۳۲	۱۴۶	۱۳۸	۱۳۵
۱۳۹	۱۳۴	۱۳۳	۱۴۵

آیت کریمہ کا ہفتہ واری عمل

ہر مصیبت، ہر مشکل اور ہر الجھن سے نجات پانے کے لئے آیت کریمہ کا یہ عمل نہایت موثر اور مفید ثابت ہوتا ہے، اس عمل کو نوچندی سے شروع کرنا چاہئے۔ عمل کے دوران مکمل تنہائی ہو، اگر نصف شب کے بعد عمل شروع کریں تو افضل ہے۔ عمل سے فارغ ہونے کے بعد کسی سے بات کئے بغیر سو جائیں، دوران چلہ پرہیز صرف یہ ہے کہ ہر طرح کے گوشت سے، بدبودار چیزوں سے اور بیوی کے ساتھ مجامعت سے بچیں، روزانہ جگہ اور وقت کی پابندی رکھیں، روزمرہ کی تعداد ۳۶۰ رہے گی، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، روزانہ عمل اس طرح پڑھیں:

شبِ جمعرات : لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ يَا فَارِجُ كُلِّ مَفْرُوْجٍ
شبِ جمعہ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ يَا كَاشِفُ كُلِّ مَكْرُوْبٍ
شبِ ہفتہ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ يَا سَاتِرُ كُلِّ مَعْيُوْبٍ
شبِ اتوار : لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ يَا فَاتِحُ كُلِّ مَفْتُوْحٍ
شبِ پیر : لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ يَا قَالِبُ كُلِّ مَقْلُوْبٍ
شبِ منگل : لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ يَا غَالِبُ كُلِّ مَغْلُوْبٍ
شبِ بدھ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ يَا طَالِبُ كُلِّ مَطْلُوْبٍ

ایک ہفتہ میں اس عمل کی زکوٰۃ اصغر ادا ہو جائے گی، اگر لگاتار تین ہفتوں تک یہ عمل کر لیا جائے تو پھر زکوٰۃ اکبر ادا ہو جاتی ہے۔ زکوٰۃ اکبر کی ادائیگی کے بعد اگر کسی مریض پر پڑھ کر تین بار کسی بھی دن کے عمل کو پڑھ کر دم کریں گے تو مریض کو مرض سے چھٹکارا نصیب ہوگا، بہتر یہ ہے جس دن مریض پر دم کریں، اس دن کا عمل پڑھ کر یں، مثلاً اگر کسی مریض پر اتوار کے دن پڑھ کر دم کر رہے ہیں تو لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ. يَا فَاتِحُ كُلِّ مَفْتُوْحٍ تین مرتبہ پڑھ کر دم کریں، انشاء اللہ مریض کو آرام ملے گا۔ اس عمل کے عامل کی تمام مشکلیں اور تمام مصیبتیں ختم ہو جاتی ہیں اور عامل پر فتوحات کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

اکسیر قرآنی

بزرگوں نے قرآن حکیم کی اس آیت کو اکسیر قرآنی کا نام دیا ہے۔ آیت یہ ہے: وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ. اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا.

اس آیت کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ اس آیت کو نوچندی جمعرات سے شروع کریں، اکیس روز تک پڑھیں، روزانہ کی تعداد ایک سو اکیس بار پڑھنے کی رکھیں، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے زکوٰۃ کے بعد گلے میں ڈال لیں اور روزانہ اکیس بار پڑھتے رہیں۔ انشاء اللہ رزق میں زبردست اضافہ ہوگا۔ مرادیں پوری ہوں گی اور رزق موسلا دھار بارش کی طرح برسے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا	وَّ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ	وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ. اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ	قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا
۲۳۰۱	۹۶۸	۱۶۶۵	۱۴۳۶
۹۶۷	۲۲۹۸	۱۴۳۹	۱۶۶۶
۱۴۳۸	۱۶۶۷	۹۶۶	۲۲۹۹

حصولِ ملازمت اور تبادلہ کے لئے

حصولِ ملازمت اور تبادلہ کرانے یا رکھوانے کے لئے عروج ماہ میں اس عمل کو شروع کر کے اکیس روز تک جاری رکھیں، انشاء اللہ مقصد میں کامیابی ملے گی، روزانہ پڑھنے کی تعداد ایک سو ایک بار ہے۔ اول وآخر تین بار درود شریف پڑھیں، انشاء اللہ مراد برآئے گی۔ آیت یہ ہے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ. درمیان عمل میں کسی پرہیز کی ضرورت نہیں۔ لیکن اگر زبان سے متعلق گناہوں سے احتراز کریں تو بہتر ہے۔

حصولِ کامیابی کے لئے

حصولِ کامیابی کے لئے اس نقش کو نوچندی اتوار کو ساعتِ شمس میں لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لیں۔ لیکن اس نقش کو موثر بنانے کے لئے اس نقش کو لکھ کر گیارہ دن تک لکھ کر اپنے سامنے رکھ کر ستر مرتبہ اس آیت کی تلاوت کریں، اور نظر میں اسم "محمدؐ" پر جمائے رکھیں، گیارہ دن کے بعد اس نقش کو بند کر کے ہرے کپڑے میں پیک کریں۔ انشاء اللہ حیرتناک طور پر کامیابی سے ہم کنار ہوں گے۔

آیت یہ ہے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ. فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ. نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۶۸۷	۱۷۰۱	۱۶۹۸	۱۶۹۳
۱۶۹۹	۱۶۹۳	۱۶۸۸	۱۷۰۰
۱۶۹۲	۱۶۹۶	۱۷۰۳	۱۶۸۹
[illegible]	۱۶۹۰	۱۶۹۱	۱۶۹۷

بہ سلسلہ علم الاعداد

آپ کا مفرد عدد کیا کہتا ہے؟

قسط ۹۷

اپنے مکمل نام، عرفیت اور تخلص وغیرہ جو بھی آپ اپنے نام کے ساتھ لگاتے ہوں، سب کے اعداد نکال کر پھر مفرد عدد برآمد کریں، اس کے بعد اعداد کی تفصیل دیکھیں، مثلاً کسی کا نام محمد ابرار عرف منے میاں ہے، کل اعداد ہوئے: ۶۹۷، مفرد عدد ۴، اسی طرح اپنے نام کے اعداد نکال کر اندازہ کیجئے کہ آپ کی اپنی خصوصیات کیا ہیں۔

۹ کا عدد ستارہ مریخ سے وابستہ سمجھا جاتا ہے، ستارہ مریخ کا تعلق برج حمل اور برج عقرب سے ہے۔ مریخ کی حکومت ۲۱ر مارچ سے ۲۰ر اپریل اور ۲۳ر اکتوبر سے ۲۳ر نومبر کے درمیان ہوا کرتی ہے۔ ایسے افراد جن کا مفرد عدد ۹ ہو، جولانیٔ طبع کے مالک ہوتے ہیں، ان کی قوت ادراک بہت بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ ۹ عدد کے لوگ انتھک محنت اور جدوجہد کرنے والے ہوتے ہیں، ان میں محبت اور جاں نثاری جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوتا ہے، یہ اگر کسی سے محبت کرتا ہے تو عمر بھر کرتا رہتا ہے اگر یہ کہا جائے کہ محبت ان کی کمزوری ہوتی ہے تو قطعاً غلط نہیں ہوگا۔ ۹ عدد کے لوگ اپنی عقل کو ہی اپنا امام مانتے ہیں، یہ دوسروں کی ہاں میں ہاں ملانے کے قائل نہیں ہوتے۔ جس شخص کا عدد ۹ ہوتا ہے اس کے دشمنوں اور حاسدوں کی تعداد بہت زیادہ ہوتی ہے، یہ لوگ صاف گو ہوتے ہیں، صداقت سے انہیں لگاؤ ہوتا ہے، جھوٹ سے انہیں نفرت ہوتی ہے، صاف گوئی اور صداقت کی وجہ سے ان کو غصہ بھی بہت جلد آجاتا ہے، بے شمار دشمنوں اور حاسدوں کے باوجود ان کی زندگی عمومی طور پر آرام اور راحت کے ساتھ کٹتی ہے اور دشمن ان پر غلبہ حاصل کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔ ۹ عدد کے لوگوں کی آمدنی کے ذرائع بہت ہوتے ہیں، ایک کام چھوڑ کر دوسرے کام میں لگ جانا ان کا ذوق ہوتا ہے، یہ کوئی بھی کام اچانک شروع کردیتے ہیں اور اس میں کامیاب بھی ہوجاتے ہیں، یہ اچھی منصوبہ بندی کرسکتے ہیں، لیکن یہ لوگ اکثر کام بغیر منصوبہ بندی کے شروع کردیتے ہیں اور اس وجہ سے یہ ناکام ہوجاتے ہیں۔ ۹ عدد کے لوگوں سے دھوپ اور گرمی برداشت نہیں ہوتی، گرمی ان کی صحت پر برے اثرات بھی مرتب کرتی ہے۔ ان کی زندگی میں حادثوں کی بھرمار ہوتی ہے، لیکن ہر حال میں اور ہر صورت میں یہ خود کو مطمئن رکھنے کی کوشش کرتے ہیں، ان کی طبیعت میں ایک طرح کا اشتعال ہوتا ہے، یہ اچانک جھلا اٹھتے ہیں، اگرچہ دل سے بہت نرم ہوتے ہیں، لیکن ذرا سی بات پر مشتعل ہوجاتے ہیں اور ایسی حالت میں غلط فیصلے کر گزرتے ہیں، ان کی زندگی میں کئی بار عروج اور کئی بار زوال آجاتا ہے، زوال کے بعد عروج ان کی فطرت کا ایک حصہ ہے۔ ۹ عدد کے مرد اور عورتیں محبت کی بھوکی ہوتی ہیں، محبت کے بغیر ان کی زندگی ادھوری رہتی ہے، لیکن محبت کے نام پر یہ لوگ فریب بھی کھالیتے ہیں اور رسوائیوں سے بھی دوچار ہوجاتے ہیں، لاف زنی بھی ان کی خاص عادت ہوتی ہے، جب یہ بولنے پر آجاتے ہیں تو ان کو خاموش کرنا مشکل ہوتا ہے، اپنی غربت اور فضول خرچی کی خاطر یہ برے راستے بھی اختیار کرلیتے ہیں، ان میں ایک کمی یہ ہوتی ہے کہ یہ دوست اور دشمن میں تمیز نہیں کرپاتے اور اکثر اپنے دوستوں سے نقصان اٹھاتے ہیں جو ان کے ساتھ دوستی کرنے کے ہرگز ہرگز اہل نہیں ہوتے۔ جس خاتون کا عدد ۹ ہو وہ اچھی محبوبہ اور اچھی شریک حیات ثابت ہوتی ہے، یہ صاف دل ہوتی ہے اور اس میں قربانیاں دینے کا جذبہ ہوتا ہے، اس کا دل نازک سا ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوجاتے ہیں۔ ۹ عدد کے لوگوں کے لئے منگل کا دن اہم ہوتا ہے، یہ لوگ اگر اپنے کام منگل کے دن انجام دیں تو کامیابی کے امکانات روشن رہتے ہیں۔ ۹ عدد کے لوگوں میں عمومی طور پر یہ خوبیاں موجود ہوتی ہیں، جوش طبع، جرأت، پیش قدمی، عالی ہمت، اولوالعزمی، کامیاب زندگی، آزاد خیالی، غربا پروری اور ان میں یہ خامیاں بھی ہوتی ہیں۔ اشتعال، تباہی و بربادی، آوارہ مزاجی، طعن و تشنیع، کسی بھی کام کو درمیان میں چھوڑ دینا، لاف زنی، بے راہ روی۔ ۹ عدد کے لوگ چونکہ کسی کے پابند ہوکر زندگی نہیں گزار سکتے اس لئے ملازمت کرنا ان کے بس کی بات نہیں ہوتی، یہ لوگ تجارت میں یا اپنے کسی ذاتی کام میں کامیاب رہتے ہیں۔

۹ عدد کے لوگوں کے لئے "یاباسط" اسم اعظم کا درجہ رکھتا ہے، اگر روزانہ ۷۲ مرتبہ پڑھنے کی عادت ڈالیں تو بے شمار مسائل میں کامیابی سے ہمکنار ہوں اور مصائب سے حفاظت رہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

قسط نمبر: ۲۸

واقعات القرآن

حسن الہاشمی

اصحاب رس

اصحاب رس (حضرت سلیمانؑ ابن داؤدؑ کے بعد) اپنے زمانہ میں ایک بہت بڑے دریا کے کنارے آباد تھے۔ اس دریا کا نام "رس" تھا۔

وہ بڑا دریا کہ جس میں ہر وقت پانی کی فراوانی رہتی تھی، یہ دریا اس زمانہ کے لوگوں کے لئے زندگی اور خوش حالی کا سرچشمہ بنا ہوا تھا۔ اس دریا کے دونوں طرف ہرے بھرے درخت تھے۔ اس دریا کا پانی شہد اور خوش گوار تھا، اس دریا کی ٹھنڈک دور دور تک محسوس ہوتی تھی۔ دریا کے دونوں طرف بستیاں آباد تھیں، آبادی بہت زیادہ نہیں تھی، لیکن جتنی بھی آبادی تھی خوشیوں سے مالا مال تھی۔ اس دریا کے آس پاس کی زمین بہت زرخیز تھی، اناج خوب ہوتا تھا۔ جو انسان کی ضرورت سے زیادہ ہوتا تھا، مویشی بھی خوب پیٹ بھر کے کھاتے تھے، آب ہوا نہایت عمدہ اور روح پرور تھی، ان لوگوں کو جو اس دریا کے آس پاس آباد تمام راحتیں میسر تھیں۔ "رس" دریا کے کنارے ایک صنوبر کا درخت بھی تھا۔ جو عمدہ آب و ہوا کی وجہ سے خوب پھیل گیا تھا، اس کی بلندی کو دیکھ کر لوگ حیرت کیا کرتے تھے، کیوں کہ صنوبر کا درخت عام طور پر اتنا وسیع اور بلند نہیں ہوتا، لہٰذا اس کی وسعت اور بلندی کو دیکھ کر لوگوں کو حیرانی ہوا کرتی تھی، شیطان لعین نے جب یہ محسوس کیا کہ لوگ اس درخت کی وسعت اور رفعت سے متاثر ہیں تو اس نے لوگوں کو بہکانا شروع کیا اور اس نے لوگو کے دلوں میں یہ وسوسہ ڈالنا شروع کیا کہ یہ درخت، درخت نہیں، بلکہ تمہارا معبود ہے۔ اگر تم اس کی پرستش کروگے تو تمہاری دعائیں اور تمہاری منتیں قبول ہوں گی، لوگ شیطان کے چکمے میں آگئے اور آہستہ آہستہ لوگوں نے اس درخت کی پرستش شروع کردی، صرف یہی نہیں کہ لوگ اس درخت کے نیچے بیٹھ کر اس درخت کو سجدے کرنے لگے بلکہ اس درخت کی شاخیں دور دراز تک پہنچنے لگیں اور لوگوں نے اپنے گھروں میں ان شاخوں کو رکھ کر ان کی پوجا شروع کردی۔ رفتہ رفتہ اس درخت اور اس کی شاخوں پر ان کا عقیدہ اس قدر قوی ہوگیا کہ انہوں نے خدا کو بالکل ہی فراموش کردیا۔ وہ نہ صرف اس درخت کی پوجا کرتے تھے بلکہ اپنے جانوروں کی بھینٹ بھی اس درخت پر چڑھاتے اور جانوروں کا خون قربانی کے نام پر اس درخت کی جڑوں میں ڈالتے تھے۔

صرف یہی نہیں بلکہ آگے چل کر یہ لوگ ایک اور گمراہی میں مبتلا ہوگئے، انہوں نے "رس" دریا کے پانی کو اپنے اوپر حرام کرلیا، ان کی سوچ یہ ہوگئی کہ یہ دریا اس صنوبر کے درخت کے لئے بہہ رہا ہے، اس کا پانی اسی درخت کے لئے وقف ہے۔ یہ پانی پینا ہمارے لئے جائز نہیں ہے، چنانچہ پوری قوم نے اس پانی کو پینا ترک کردیا اور اپنے پینے کے لئے وہ دور دراز سے پانی لاتے رہے، لیکن دریا کے پانی کا استعمال انہوں نے مطلقاً بند کردیا۔ اسی طرح بستی کے لوگ پوری طرح گمراہی اور شرک میں مبتلا ہوگئے، اگر کوئی انسان یا کوئی جانور غلطی سے اس دریا کے پانی کو پی لیتا تو بستی کے لوگ نہایت بے دردی کے ساتھ اس کو قتل کردیا کرتے تھے، آہستہ آہستہ ان کا شرک ان کی گمراہی اور اللہ کے ساتھ ان کی نافرمانی اور غداری بڑھتی رہی۔ "اصحاب رس" سال کے سال ایک دن عید بھی مناتے تھے، عید کے دن ان کی خاص عبادت یہ ہوتی تھی کہ وہ نئے لباس پہن کر صنوبر کے درخت کو سجدہ کرتے، درخت کے نیچے اپنے جانوروں کی قربانیاں پیش کرتے، پھر ان کے مردہ جسموں میں آگ لگاتے تھے، اس وقت جب آگ کی لپٹیں آسمان کی طرف بڑھتیں اور ہر طرف جب دھواں پھیلتا تو وہ خوش ہوتے تھے اور شیطان لعین ان کی خوشیوں میں برابر کا شریک رہتا تھا اور انہیں یہ کہہ کر بہلاتا تھا کہ تمہاری قربانیاں قبول ہوگئی ہیں اور صنوبر کے درخت نے جو تمہارا معبود ہے تمہیں اپنا بندہ تسلیم کرلیا ہے۔ کئی سال تک یہ لوگ اسی طرح گمراہی اور ضلالت کا شکار رہے اور شیطان انہیں اپنی انگلیوں پر نچاتا رہا، اس کے بعد اللہ نے ان کی رہنمائی کے لئے آل یعقوب میں سے ایک شخص کو نامزد کیا تاکہ وہ ان کی رہبری کرسکے اور انہیں اس شرک اور نافرمانی سے نجات دلاسکے۔ چنانچہ ایک پیغمبر کی طرح انہوں نے اپنی ذمہ داری ادا کرنی شروع کی، انہوں نے دن رات اپنے مشن کو جاری رکھا اور وہ لوگوں کو یہ

سمجھاتے رہے کہ عبادت کی مستحق وہ ذات گرامی ہے جس نے یہ دنیا بنائی اور جس نے تمہیں پیدا کیا، یہ درخت جس کی تم پرستش کررہے ہو، یہ بھی اسی خدا کا پیدا کردہ ہے، اس درخت میں کسی کو نفع اور نقصان پہنچانے کی صلاحیت نہیں ہے، یہ درخت نہ کسی کو زندگی دے سکتا ہے، نہ موت۔ یہ درخت نہ کسی کو تندرستی عطا کرسکتا ہے نہ بیماری، یہ درخت ہم سب کی طرح اس خدا کی مرضی کا محتاج ہے، جس کے حکم کے بغیر نہ ہوائیں چلتی ہیں، نہ درختوں پر پھل آتے ہیں اور نہ آسمان سے پانی برستا ہے، لیکن ان کی کوئی دلیل کارگر نہیں ہوئی اور لوگوں نے ان کی باتیں ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے نکال دیں۔ وہ تبلیغ کرتے رہے لیکن لوگ ضلالت اور گمراہی کی دلدل میں دھنستے رہے، ان میں سے کسی نے اس دلدل سے نکلنے کی ادنیٰ کوشش بھی نہیں کی۔ اسی دوران عید کا دن بھی آگیا، پیغمبر وقت کے ہزار منع کرنے کے باوجود اصحاب رس نے بڑھ چڑھ کر اپنے جانوروں کی بھینٹ چڑھائی اور درخت کے سامنے بیٹھ کر سب نے حسب معمول سجدے کئے اور صنوبر کے درخت کے سامنے اپنے دامن پھیلائے، اس یقین کے ساتھ کہ وہ درخت ہی ان کا معبود ہے اور وہی ان کی سب ضرورتیں پوری کرسکتا ہے۔ اس عید پر یہ بھی ہوا کہ قوم کے ایک ایک شخص نے صنوبر کے درخت کے نیچے قربانی دی اور ضد اور ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کچھ اس انداز سے کیا کہ پیغمبروں کو اپنی ہتک سی محسوس ہونے لگی، یہ جوش وخروش اور ہٹ دھرمی اور بے حیائی دیکھ کر پیغمبر کو دکھ ہوا اور انہوں نے اپنے پروردگار سے یہ دعا کی کہ اے پروردگار اگر تو یہ چاہتا ہے کہ یہ لوگ اس درخت کی پرستش چھوڑ دیں اور شرک سے باز آجائیں تو اس درخت کی ہریالی ختم کردے، جب درخت خشک ہوجائے گا تو انہیں اندازہ ہوگا کہ یہ درخت معبود نہیں ہوسکتا۔ حق تعالیٰ شانہ نے پیغمبر کی یہ دعا قبول کرلی چند ہی دنوں میں درخت سوکھ گیا، اس کے پتے زرد پڑکر گرنے لگے اور اس کی شاخیں خشک ہوکر بے جان سی ہوگئیں۔ درخت کی یہ حالت دیکھ کر بھی اصحاب رس سرکشی سے باز نہیں آئے، ان کے دلوں میں شیطان نے یہ بات ڈالی کہ اس درخت پر پیغمبر نے جادو کرادیا ہے۔ کچھ لوگوں نے یہ بکواس کی کہ چونکہ یہ پیغمبر ہمارے معبود کی توہین کرتا تھا اور ہم نے اس کو اس کے گناہ کی کوئی سزا نہیں دی تھی اس لئے ہمارا معبود ہم سے ناراض ہوگیا ہے اور ہمارے معبود نے خودکشی کرلی ہے۔ اب ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم اس شخص کو قتل کردیں جس نے ہمارے معبود کو خودکشی کرنے پر مجبور کیا۔

پوری قوم چونکہ جہالت فاحشہ کا شکار تھی اس لئے اس نے یہ فیصلہ کرلیا کہ ہم اپنے معبود کی خودکشی کا انتقام لیں گے اور اس شخص کو قتل کردیں گے جس نے ہر طرف یہ بات پھیلا رکھی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ کے سوا کسی کی عبادت کرنا جائز نہیں ہے، چنانچہ سب نے مل کر یہ منصوبہ بنایا کہ پیغمبر کو جان سے ماردیا جائے تاکہ نہ بانس رہے گا نہ بجے گی بانسری۔ قوم کے بدنہاد لوگوں نے ایک کنواں تیار کیا اور ایک دن موقع دیکھ کر جب پیغمبر اس کنوئیں کے قریب سے گزررہے تھے، انہیں زور زبردستی کرکے کنوئیں میں گرادیا اور کنوئیں کے منہ پر ایک بھاری پتھر رکھ دیا۔ کچھ دنوں تک پیغمبر کی آواز کنوئیں سے آتی رہی، وہ کنوئیں میں بھی اللہ کا ذکر کرتے رہے، لیکن کب تک؟ ایک دن پیغمبر نے اپنی جان جاں آفریں کے سپرد کردی اور وہ اللہ کو پیارے ہوگئے۔

اس کے قوم کی سرکشیاں بڑھتی رہیں، انہوں نے پرستش کرنے کے لئے نت نئے بت تراش لئے، لیکن بدنصیب تھے اللہ کی وحدانیت پر ایمان نہ لاسکے، پھر پچھلی قوموں کی طرح ان پر اللہ کا عذاب آیا۔ سرخ رنگ کی آندھیاں چلیں، یہ آندھی جب چلتی تھی سارا آسمان سرخ ہوجاتا تھا، اس آندھی نے ایک ایک انسان کو اٹھا اٹھا کر زمین پر پٹخا اور ایک ایک گمراہ انسان کو ذلت کی موت کا سامنا کرنا پڑا۔ پیغمبر کی قربانی رنگ لائی اور اللہ رب العزت نے پیغمبر کی جان کے بدلے میں پوری بستی کو ہلاک کردیا اور اس طرح اصحاب رس جن کا ذکر قرآن حکیم میں پوری تفصیل کے ساتھ آیا ہے تاریخ انسانیت کی ایک عبرتناک داستان بن کر رہ گئے۔

قرآن حکیم میں ذکر کئے گئے یہ واقعات قیامت تک پیدا ہونے والے انسانوں کے لئے قابل عبرت واقعات ہیں، ان واقعات سے یہ سبق ملتا ہے کہ اللہ ظالموں کو ڈھیل دیتا ہے، اگر اس دوران وہ سنبھل گئے اور تائب ہوگئے تو ٹھیک ہے ورنہ پھر ان کو ایسی سزا دیتا ہے کہ وہ سزا ساری دنیا کے لئے ایک عبرتناک عذاب بن کر رہ جاتی ہے۔ تمام نافرمان قوموں کا حشر عبرتناک ہی ہوا ہے اور تمام نافرمان لوگوں کو قیامت تک اسی طرح کی سزائیں ملتی رہیں گی جو دوسروں کے لئے سبق آموز بن سکیں۔ بے شک اللہ غفور رحیم ہے لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ اللہ کی پکڑ بھی بہت سخت ہے اور وہ جب کسی قوم کو عذاب دینے کا فیصلہ کرلیتا ہے تو پھر کسی طرح کی کوئی رعایت نہیں کرتا اور جب اللہ کا قہر اہل زمین پر ٹوٹتا ہے تو پھر گیہوں کے ساتھ گھن بھی پس جاتا ہے۔

(باقی آئندہ)

اسلام الف سے یے تک

قسط نمبر:۲۵

حائے حطی (ح)

مختار بدری

ابن عبداللہ کو خبر ملی کہ ان کا پڑوسی اپنے قرضہ کی ادائیگی کے لئے اپنا گھر فروخت کررہا ہے۔ آپ اس کی دیوار کے سائے میں بیٹھا کرتے تھے۔ یہ خبر سن کر انہیں نے کہا کہ اس سایہ، دیوار کا حق بھی ہم سے ادا نہ ہوا، انہوں نے اسے مکان کے دام دیدئے اور کہا کہ مکان نہ بیچو۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں معلوم ہے کہ ہمسایہ کا حق کیا ہے، اگر وہ تم سے مدد کا طالب ہو تو اس کی مدد کرو، قرض دو، اس کا کوئی کام تم سے آپڑے تو اسے انجام دو، اس کی علالت پر عیادت کرو۔ اس کی موت پر جنازہ کے ساتھ چلو، اسے کوئی بھلائی پہنچے تو مبارکباد دو، اس پر مصیبت آپڑے تو تعزیت کرو اس کی اجازت کے بغیر اپنی عمارت کو بلند نہ کرو کہ اس کی ہوا رک نہ جائے، اگر کوئی میوہ لاؤ تو اس کو ہدیہ دو، ورنہ چھپا کر گھر میں لاؤ اور بچہ کو میوہ کے ساتھ باہر نہ جانے دو تا کہ اسے دیکھ کر اس کا بچہ رنجیدہ نہ ہوجائے۔ اپنی ہانڈی کی خوشبو اور بگھار سے اسے تکلیف نہ پہنچاؤ مگر اس صورت میں اس کے یہاں بھی ایک چمچہ بھیج دو۔ کیا تمہیں ہم سایہ کے حقوق معلوم ہیں اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ہمسائے کا حق اسی سے ادا ہوگا جس پر اللہ رحم فرمائے۔ ایک صحابی فرماتے ہیں کہ ہمسایہ کے حقوق کے بارے میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر زور دیتے تھے جس کی وجہ سے ہمیں اندیشہ لاحق ہوگیا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مال میں سے اس کو حق وارثت عطا کردیں گے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ مکارم اخلاق کی دس باتیں ہیں اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے عنایت فرماتا ہے ممکن ہے کہ کسی آدمی میں ہوں اور اس کے باپ میں نہ ہوں۔ غلام میں ہو مگر آقا میں نہ ہوں۔ اول راست بازی، دوم لوگوں سے راستی برتنی، سوم سائل کو دینا، چہارم سلوک کی مکافات کرنا، پنجم صلہ رحمی، ششم امانت کی حفاظت، ہفتم ہمسایہ کے حق کی رعایت، ہشتم ہم صحبتی کا پاس، نہم مہمان کی خاطر تواضع، دہم حیا جو سب کی اصل ہے۔

حقوق رضاعت: دودھ پلانے والی کے حقوق بھی وہی ہیں جو ماں کے ہیں اور جو رشتے نکاح میں حرام ہیں وہ دودھ کی شرکت سے بھی حرام ہیں۔

حقوق مسلمین: واثلہ بن خطابؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے، ایک شخص آیا آپ اسے جگہ دینے کے لئے ایک طرف سرک گئے، اس نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جگہ بہت ہے، آپؐ نے کیوں تکلیف فرمائی۔ فرمایا: کہ مسلمان کا حق ہے، جب اس کا بھائی ملاقات کے لئے آئے تو جگہ دینے کے لئے خود سرک جائے۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مسلمان پر مسلمان کے چھ حق ہیں، جب ملے تو سلام کرے، جب دعوت دے تو اس کی دعوت قبول کرے، جب چھینک آنے پر والحمد اللہ کہے تو یرحمك الله کہے، جب وہ علیل ہو تو عیادت کرے، جب مرے تو اس کے جنازے کے ساتھ جائے، جب اس سے غائب ہو تب بھی اس کی خیر خواہی کرے اور جب اس کے سامنے ہو تب بھی اس کا خیر خواہ رہے۔ (ترمذی)

حقوق یاراں: آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیک صحبت عطر فروش کی طرح ہے۔ اگر وہ تم کو عطر نہ دے گا تو خوشبو تو پہنچے گی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگتے تھے کہ اللہ، تیری پناہ مانگتا ہوں برے دن بری گھڑی بری رات سے یعنی رات دن کی اس گھڑی سے جس میں بدی واقع ہو، بدنشیں ہم صحبت سے اور بدہمسایہ سے۔

حقوق الناس: لوگوں کا حق، اسلام میں شریعت کی رو سے چار قسم کے حقوق انسان پر عائد ہوتے ہیں۔ ایک خدا کے حقوق ہیں کہ انسان صرف خدا کو مانے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔ اس کی اطاعت کرے، اس کی عبادت، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کو ادا کرے، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔

دوسرے خود اس کے نفس اور جسم کے حقوق ہیں کہ وہ اپنی خواہش

کی تکمیل کے لئے نکاح کرے اور آرام وآسائش اور زندگی کے لطف کو اپنے اوپر حرام نہ کرے۔ تیسرے بندوں کے حقوق ہیں۔ ہر انسان اپنے گھر والوں، اپنے دوستوں، رشتہ داروں اور پڑوسیوں کا خیال رکھے، چوری، لوٹ مار رشوت، خیانت، سودخوری، جعل سازی، غیبت، چغل خوری، مخالفت، فرقہ بندی، بہتان تراشی، فریب ودغا، قتل وخون اور فتنہ وفساد سے دور رہے۔ چوتھے تمام مخلوقات کے حقوق۔

اللہ نے انسان کو بے شمار مخلوق پر اختیارات دے دیئے ہیں۔ انسان ان سے کام لیتا ہے، فائدہ اٹھاتا ہے، جہاں زہریلے جانوروں اور درندوں کو مارنے کی اجازت ہے وہیں سواری اور بار برداری کے جانوروں کو بھوکا رکھنے، سخت مشقت کرانے اور انہیں مارنے پیٹنے سے منع کرتا ہے۔ پرندوں کو خوانخواہ قید کرنا بھی مکروہ ہے۔

(۱) جو اپنے لئے بہتر سمجھو وہی دوسروں کے لئے سمجھو (۲) ہر ایک کے ساتھ تواضع سے پیش آؤ (۳) بڑوں کی تعظیم کرو چھوٹوں پر شفقت کی نظر رکھو (۴) ہر شخص کے ساتھ خندہ روی سے پیش آؤ (۵) دو مسلمانوں میں رنجش ہوجائے تو صلح کرادو (۶) جو لوگ ایک کی دوسرے سے چغلی کرتے ہیں ان کی نہ سنو (۷) تمہاری کسی سے رنجش ہو تو تین دن سے زیادہ علیحدگی نہ رکھو (۸) سلوک کرتے وقت اہل اور نااہل مت دیکھو (۹) لوگوں سے ان کی حالت کے موافق برتاؤ کیا کرو یعنی جاہل میں وہ کمال اور تقویٰ نہ ڈھونڈو جو علماء میں ہوا کرتا ہے (۱۰) برتاؤ کے وقت لوگوں کے مرتبہ کا بھی لحاظ رکھو، یعنی اگر کوئی دنیادار باعزت آدمی تمہارے پاس آجائے تو اس کی عزت کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جب کسی قوم کا کوئی بڑا شخص (سردار) تمہارے پاس آیا کرے تو اس کی عزت کرو (۱۱) مسلمانوں کے عیب ظاہر نہ کرو (۱۲) تہمت کرنے سے بھی بچو ورنہ لوگ بدگمان ہوجائیں گے (۱۳) مسلمانوں کی حاجت روائی میں کوشش کیا کرو (۱۴) ہر مسلمان سے السلام علیکم اور مصافحہ میں پیش قدمی کیا کرو (۱۵) شریر لوگوں سے بھی اس نیت سے مدارات کرلیا کرو کہ اس طرح ان کی شرارت سے محفوظ رہو گے (۱۶) زیادہ تر مسکینوں کے پاس بیٹھو اور امراء کی صحبت سے پرہیز کرو (۱۷) مسلمانوں: بھائی کی عدم موجودگی میں بھی اس کی مدد کیا کرو (۱۸) حتی الامکان ایسے ہی لوگوں کے پاس اٹھو بیٹھو جنہیں کچھ دینی فائدہ پہنچا سکو یا ان سے کچھ حاصل کرسکو۔ (انسائیکلو پیڈیا آف اسلام)

حقوق والی الامر: ایسے امور میں جو شریعت ودین کے خلاف نہ ہوں، حاکم وقت، امیر لشکر اور امیر شہر کی اطاعت واجب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امیر کا حکم سننا اور اس کی اطاعت کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے خواہ وہ اس کو اچھا لگے یا برا تاکہ وہ گناہ کرنے کا حکم نہ دے۔

حقوق قاضی: کوئی قاضی از روئے شریعت کوئی حکم دے تو اسے تسلیم کرنا چاہئے، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قاضی تین قسم کے ہیں۔ ایک وہ جو عالم حق ہو اور حق کا حکم دے، وہ جنتی ہے۔ دوسرا وہ جو عالم تو ہے مگر حق کا حکم نہ کرے۔ تیسرا وہ جو (علم دین میں) جاہل ہو، یہ دونوں دوزخی ہیں۔

حقوق مالک: آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس بندہ کا حال اچھا ہے جو اچھی طرح خدا کی اطاعت کرے اور حال اس غلام کا اچھا ہے جو اپنے مالک کی فرماں برداری کرے۔

حقوق رعیت: آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان رعیت کا حاکم ہو اور رعیت کی خیر خواہی کئے بغیر مرگیا تو اس پر اللہ تعالیٰ بہشت حرام کردے گا۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک راعی ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا کہ اس کے حال کی اس نے نگرانی کی یا اس کو بے پروا چھوڑ دیا۔ بادشاہ عوام پر راعی ہے اس سے رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا اور مرد اپنے گھر کے افراد کا راعی ہے۔ اس سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا اور عورت اپنے خاوند اور اولاد کی راعی ہے۔ اس سے ان کا سوال ہوگا، غلام اپنے مالک کا نگہبان ہے اس سے اس کے بارے میں استفسار ہوگا۔

حقوق غلامان وملازمین: حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہارے بھائی ہیں۔ اللہ نے انہیں تمہارا اطاعت گزار بنایا، لہٰذا جس کو اللہ زبردست بنائے اس پر یہ حق ہے کہ جو خود کھائے وہی اس کو کھلائے، جو لباس خود پہنے وہ اس کو پہنائے اور جو کام گراں ہو وہ ان سے نہ کرائے اور اگر کوئی مشکل کام اسے سونپ دے تو خود بھی اس کام میں ہاتھ بٹائے۔ ابن مسعود سے روایت ہے کہ میں اپنے غلام کو مار رہا تھا کہ پیچھے سے آواز آئی اے مسعود اللہ تجھ پر اس سے زیادہ قدرت رکھتا ہے، جو تجھ کو اس غلام پر حاصل ہے، میں نے مڑ کر دیکھا تو وہاں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم تھے عرض کیا: "میں نے اللہ کے لئے اس کو

آزاد کر دیا۔ "فرمایا اگر ایسا نہ کرتا تجھ پر آگ پہنچ جاتی۔"

حقوق حاجت مندان: اسلام نے ایسے لوگوں کو جو صاحب استطاعت ہوں کمزور لوگوں، یتیموں، بیواؤں، مسکینوں، مفلسو اور مسافروں کی مدد کریں۔ بھوکوں کو کھانا کھلانے اور ننگوں کو کپڑا پہنانے کی تعلیم دی ہے تاکہ وہ اپنی دولت اور اپنی صلاحیتوں میں ایسے لوگوں کا بھی حصہ سمجھیں اور ان کی مدد کریں۔ قرآن مجید میں مختلف مقامات پر اس کی تاکید آئی ہے۔ وَاٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّهٖ ذَوِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَالسَّآئِلِیْنَ وَفِی الرِّقَابِ.

اور مال باوجود عزیز رکھنے کے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسافروں اور مانگنے والوں کو دیں اور گردنوں (کے چھڑانے یعنی غلاموں کو آزاد کرانے) میں (خرچ کرو) ۲:۱۷۷

قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَیْرٍ فَلِلْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ.

کہہ دو جو مال خرچ کرنا ہو وہ ماں باپ کو اور قریب کے رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں کو اور مسافروں کو (سب کو دو) ۲:۲۱۵

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "بیوہ عورتوں اور غریبوں اور محتاجوں کی خبر گیری اور مدد کے لئے دوڑ دھوپ کرنے والا آدمی راہ خدا میں جہاد کرنے والے کے درجہ پر ہے اور ثواب میں اس شخص کے برابر ہے جو ہمیشہ دن کو روزہ رکھتا ہو اور رات کو نفلوں میں گزارتا ہو۔"

حقوق راہ گزر: حضرت ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ راستوں میں بیٹھنے سے پرہیز کرو۔ لوگوں نے کہا کہ ہمیں اس سے مفر نہیں ہمارے وہیں تو بیٹھنے کے مقامات ہیں، ہم وہیں باہم بات چیت کرتے ہیں۔ فرمایا اچھا تم وہیں بیٹھنا چاہتے ہو تو راستہ کا حق ادا کرو۔ پوچھا کہ راستہ کا حق کیا ہے۔ فرمایا آنکھ کا (نامحرموں کو دیکھنے سے) بند رکھنا اور تکلیف دہی سے باز رہنا اور سلام کا جواب دینا اور (لوگوں) کو اچھی بات کا حکم دینا اور بری بات سے روکنا

(صحیح بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (۱) راستہ سے موذی چیز کو ہٹا دے یہ بھی ایک صدقہ ہے (۲) اس حال میں کہ ایک شخص راستہ میں جا رہا تھا، اس نے راستہ پر ایک کانٹوں دار شاخ دیکھی تو اس نے اس کو ہٹا دیا اللہ تعالیٰ نے اس کا یہ کام پسند کر لیا اور اسے بخش دیا۔ (صحیح بخاری)

حقہ: اونٹنی جب تین سال کی ہو جاتی ہے تو حقہ کہلاتی ہے۔ یہ وہ عمر ہے جب وہ زکوٰۃ یا خیرات کے لئے دی جا سکتی ہے۔ چھیالیس سے ساٹھ اونٹوں تک کی یہ زکوٰۃ ہے۔

حقیقت: سچائی، اصلی تصوف کی چھٹی منزل جہاں سچائی کی تہوں تک رسائی حاصل ہوتی ہے۔

حکم

حکومت، سزا، فیصلہ۔

وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا یَعِظُكُمْ بِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِیْعًا بَصِیْرًا.

اور جب لوگوں میں فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کیا کرو خدا تمہیں خوب نصیحت کرتا ہے۔ بے شک خدا سنتا ہے اور دیکھتا ہے۔ ۴:۵۸

حکم

منصف فیصلہ کرنے والا، قاضی جو مقدمات کی شنوائی کرے اور فیصلہ دے۔ کسی کافر، کسی بہتان تراش کسی ناعقل کو از روئے شریعت حکم نہیں بنایا جا سکتا۔

الحکم

فیصلہ کرنے والا، اسم الٰہی وَاتَّبِعْ مَا یُوْحٰۤی اِلَیْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰی یَحْكُمَ اللّٰهُ وَهُوَ خَیْرُ الْحٰكِمِیْنَ.

اور (اے پیغمبر) جو حکم تم کو بھیجا جاتا ہے اس کی پیروی کئے جاؤ اور صبر کرو یہاں تک کہ خدا فیصلہ کر دے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ ۱۰:۱۰۹

حکمت

علم، عقل، تدبر دانائی۔ حکمت کے معنی ہیں عقل اور علم کے ذریعے حقیقت کو پالینا۔ جب حکمت اللہ کی طرف نسبت کی جائے تو اس سے اشیاء کی معرفت اور ان کا بہترین طریقہ پر ایجاد کرنا مراد ہے اور جب بندہ کی طرف نسبت کی جائے تو اس سے موجودات کی معرفت اور نیک

کاموں کا انجام دینا مقصود ہے۔(مفردات) چونکہ قرآن مجید میں حکمت کی بات بیان کی گئی ہیں اس لئے اسے بھی حکمت کہا گیا ہے۔

وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا. اور خدا نے تم پر کتاب اور دانائی نازل فرمائی اور تمہیں وہ باتیں سکھائی ہیں جو تم جانتے نہیں تھے اور تم پر خدا کا بڑا فضل ہے۔۴:۱۱۳

صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ حکمت کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) **الحکمة المنطوقه:** کہی ہوئی حکمت یعنی وہ طریقہ جس کا قرآن مجید میں بیان ہے۔

(۲) **الحکمة المسقوطه:** وہ حکمت جو کہی نہ گئی ہو بلکہ سمجھی گئی ہو اور اس کے فہم کے لئے علم تصوف کی شرط ہے۔

(۳) **الحکمة المجهوله:** وہ حکمت جو نامعلوم ہے یعنی حکمت کے وہ پہلو جو مخلوق سے پوشیدہ ہیں، مثلاً نونہالوں کی اموات یا دوزخ کی دہکتی ہوئی آگ، ایسی چیزیں جن پر ہمارا اعتقاد تو ہے لیکن ہم سمجھ نہیں پاتے۔

(۴) **الحکمة والجامعه:** مشترکہ حکمت۔حق کا علم اور اس پر عمل کرنا اور باطل کی شناخت اور اس کی تردید کرنا۔

(۵) **الحکمة ضالة المومنين:** حکمت مومنوں کی گمشدہ شئے ہے وہ جہاں ملے اسے حاصل کرنا چاہئے۔

حکیم

علم طب کا ماہر۔فیلسوف۔عقل مند۔الحکیم: اسم الٰہی

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ. اے ہمارے پروردگار ان (لوگوں) میں انہیں میں سے ایک پیغمبر مبعوث کیجئے، جو ان کو تیری آیات پڑھ پڑھکر سنایا کرے اور کتاب اور دانائی سکھایا کرے اور ان کو پاک وصاف کیا کرے بے شک تو غالب اور حکمت والا ہے۔۲:۱۲۹

حلال

جائز ہروا، وہ جو حرام نہیں۔

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ. مومنو! جو پاک چیزیں خدا نے تمہارے لئے حلال کی ہیں ان کو حرام نہ کرو۔۵:۸۷

جو چیز حلال ہے اس کو استعمال نہ کرنے کی قسم کھائے یا زہد وریاضت کے طور پر چھوڑ دے۔تو پہلی صورت میں کفران نعمت ہے اور دوسری صورت میں رہبانیت جو غلو فی الدین ہے۔لھذا ناجائز ہے۔

حضرت عائشہؓ کی ایک روایت ہے کہ بعض صحابہؓ نے امہات المومنین سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تنہائی کی عبادت کے متعلق پوچھا۔بعض نے گوشت نہ کھانے اور بعض نے شادی نہ کرنے اور بعض نے فرش پر نہ سونے کی قسم کھا رکھی تھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگوں کو کیا ہوا میں روزہ بھی رکھتا ہوں، افطار بھی کرتا ہوں، سوتا بھی ہوں، گوشت بھی کھاتا ہوں اور شادی بیاہ بھی کرتا ہوں تو (سن لو) کہ جو شخص میری سنت سے انحراف کرے گا وہ مجھ سے بے تعلق ہوگا۔(بخاری و مسلم)

حلال مال: دین اسلام نے ایماندارانہ طریقہ سے روزی حاصل کرنے کی فضیلت بھی بیان کی ہے۔ایک حدیث میں ہے کہ حلال کی کمائی کی تلاش بھی دین کے مقررہ فرائض کے بعد ایک فریضہ ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچائی اور ایمانداری کے ساتھ کاروبار کرنے والا تاجر (قیامت میں) نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔　(انسائیکلوپیڈیا آف اسلام)

حلف بازی

حضرت ابوقتادہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خرید فروخت میں زیادہ قسم کھانے اور حلف اٹھانے سے پرہیز کرو اس لئے کہ یہ حلف بازی کاروبار تو چلا دیتی ہے اور برکت کو مٹا دیتی ہے۔

حلم: بردباری، غصہ کے وقت صبر سے کام لینا اور کسی کو سزا دینے میں تاخیر کرنا۔(مسلم)

حلم

بردباری، غصہ کے وقت صبر سے کام لینا اور کسی کو سزا دینے میں تاخیر کرنا۔آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ جس شخص کو کسی شخص پر غصہ آیا اور اس نے بردباری سے کام لیا اس پر غصہ کی محبت واجب ہوگئی۔واللہ

غَفُورٌ حَلِيمٌ. اور جان رکھو کہ خدا بخشنے والا ہے۔ ۲:۲۳۵

حلیتہ

اللہ تعالیٰ نے زیور کو عورت کے لئے ایک فطری چیز قرار دیا ہے۔ ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ریشم اور سونا میری امت کی عورتوں کے لئے حلال ہے اور مردوں کے لئے حرام (ترمذی) حضرت عمرو بن عاصؓ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ دو عورتیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں ان کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن دیکھ کر فرمایا کہ تم لوگ اس کے بدلے آگ کے کنگن پہننا پسند کروگی؟ انھوں نے نفی میں جواب دیا تو فرمایا کہ ان کا حق ادا کرو یعنی ان کی زکوٰۃ ادا کی جائے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے دور خلافت میں حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کو لکھا کہ تمہاری عملداری میں مسلمان عورتیں ان کو اپنے زیورات کی زکوٰۃ نکالنے کا حکم دو۔

حمائل شریف: چھوٹا قرآن شریف۔ بغل میں لٹکانے کی چیز۔

حمد

تعریف، ستائش، خدا کی تعریف۔ قرآن مجید کی ایک سورت الحمد ۔امام راغب اصفہانی نے لکھا ہے۔ حمد مداح سے خاص اور شکر سے عام ہے کیوں کہ مدح اس تعریف کو کہتے ہیں جو اوصاف اور اختیاری اور غیر اختیاری دونوں پر ہے۔ کسی شخص کے حسن و جمال کی تعریف بھی مدح ہے، اس کی سخاوت اور علم کی تعریف بھی مدح ہے۔ لیکن حمد اس تعریف کو کہیں گے جو اوصاف اختیاری پر ہو۔ اس میں نعت کا مقابلہ بھی ملحوظ ہو (مفردات) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''حمد بہترین شکر ہے'' جس نے اللہ کی حمد نہیں کی اس نے شکر کا حق ادا نہیں کیا۔ حمد کی تین قسمیں ہیں۔

الحمد القولی: وہ حمد جو زبان سے ادا کی جائے۔ الحمد الفعلی حمد جو فعل سے ادا کی جائے۔

الحمد الحالی: وہ حمد جو دل اور جان سے کی جائے۔

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا.

اور سورج کے نکلنے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے پروردگار کی تسبیح و تحمید کیا کر۔ (۲۰:۱۳۰)

وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ.

اور آسمانوں اور زمین میں اسی کی تعریف ہے۔

اور تیسرے پہر بھی اور جب دوپہر ہو اس وقت بھی نماز پڑھا کرو۔ (۳۰:۱۸)

حٰم سجدہ

قرآن کی اکتالیسویں سورت جو مکی ہے، چھ رکوع اور چون آیتوں پر مشتمل ہے۔ معتبر روایات کی رو سے اس کا زمانہ نزول حضرت حمزہؓ کے ایمان لانے کے بعد اور حضرت عمرؓ کے ایمان لانے سے پہلے ہے۔

عتبہ بن ربیعہ نے سرداران قریش کے مشورہ سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور کہا۔ ''بھتیجے تم نے جماعت میں تفرقہ ڈال دیا، قوم کے دین اور اس کے معبودوں کی برائی کی، اس میں اگر تمہارا مقصد مال حاصل کرنا ہے تو ہم تمہیں اتنا کچھ دیئے دیتے ہیں کہ تم سب سے زیادہ مال دار ہو، اگر اپنی بڑائی مطلوب ہے تو ہم تمہیں اپنا سردار بنالیتے ہیں، اگر بادشاہی مقصد ہے تو ہم اپنا بادشاہ تسلیم کرلیتے ہیں، اگر تم پر کوئی جن آتا ہے تو اپنے خرچ سے بہترین اطباء بلاکر تمہارا علاج کراتے ہیں۔''

اس کے جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورت کی تلاوت شروع کی اور آیت سجدہ (آیت:۳۸) پر پہنچ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا پھر سر اٹھا کر فرمایا۔ ''اے ابوالولید، میرا جواب آپ نے سن لیا اور اب آپ جانیں اور آپ کا کام۔'' عتبہ نے واپس جاکر لوگوں سے کہا۔ ''بخدا میں نے ایسا کلام اس سے پہلے کبھی نہیں سنا، خدا کی قسم، نہ یہ شعر ہے، نہ سحر ہے، نہ کہانت، میری بات مانو تو اس کو اس کے حال پر چھوڑ دو، اگر عرب اس پر غالب ہوگئے تو اپنے بھائی کے خلاف ہاتھ اٹھانے سے بچ جاؤگے اور دوسرے اس سے نمٹ لیں گے۔ لیکن وہ اگر عرب پر غالب آگیا تو اس کی بادشاہی اور تمہاری بادشاہی اور اس کی عزت تمہاری عزت ہوگی۔ میری جو رائے تھی وہ میں نے تمہیں بتادی، اب تمہارا جی جو چاہے کرتے رہو۔ (تفہیم القرآن)

حمٰی: ایک خطہ، زمین جو حاکم کی طرف سے چراگاہ کے طور پر مخصوص کی گئی ہو۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

آپ کا یہ مہینہ کیسے گذرے گا؟

برائے ماہ نومبر ۲۰۱۳ء کے لئے

جن حضرات یا خواتین کو اپنے ماہانہ حالات معلوم کرنے ہوں وہ اپنے نام کے پہلے حرف سے برج اور ستارہ معلوم کر کے مندرجہ ذیل حالات پڑھلیں جو کہ بفضلِ خدا کافی حد تک درست ثابت ہوں گے۔ یہ بھی وضاحت کی جاتی ہے کہ واقعات کا تعلق صرف سیارہ شمس سے ہی نہیں ہے بلکہ اس سلسلے میں قمری زائچہ اور منازل القمر کو خاص طور پر مدنظر رکھا جاتا ہے تاکہ حتی الامکان نتائج غلط نہ نکلیں اور آپ ان علوم سے حقیقی استفادہ بہ آسانی کر سکیں۔

عرصہ پیدائش ۲۱ مارچ سے ۲۰ اپریل کے درمیان	
برج حمل ☆	سیارہ مریخ
منسوبہ حروف ☆	الف، ع، ل، ی

اگر آپ کا تعلق سیاست وغیرہ سے ہے تو یہ مہینہ آپ کی دیرینہ آرزو کو پورا کردے گا۔ اور آپ حکومت سے کوئی اعلیٰ عہدہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ کسی بھی سلسلے میں چند بار سفر کرنا پڑے گا۔ بفضل خدا یہ سفر نتیجہ خیز ثابت ہوں گے، غیر ملکی سفر کے پروگرام کو بے خوف وخطر عملی شکل دیں، سفر خواہ کاروباری ہو یا ملازمت کے سلسلے میں کامیاب رہے گا۔ قریبی عزیزوں کے ساتھ کسی جائیداد کے سلسلے میں متنازعہ ہونے کا اندیشہ ہے۔

اپنے کاروبار میں کسی قسم کی تبدیلی ہرگز نہ کریں بلکہ موجودہ کاروبار میں خصوصی دلچسپی لے کر اسے بڑھانے کی کوشش کریں۔ ستارے یہ واضح کرتے ہیں کہ چند کاروباری الجھنوں کا سامنا لازمی کرنا پڑے گا۔ چند بڑے سودے کینسل ہونے کا اندیشہ ہے۔ لہٰذا آپ جو کچھ کرنا چاہتے ہیں ۱۵ تاریخ کے بعد ہی کیجئے۔ اگر آپ کی مالی پوزیشن مضبوط ہے تو پھر ایسے کاروبار میں سرمایہ کاری کیجئے جو کہ چالو ہو مثلاً ریشمی کپڑے، لوہے، اسٹیل اور المونیم کے برتن کی تجارت، کاغذ کی خرید وفروخت کا بزنس بھی مالی پوزیشن مضبوط کرسکتا ہے۔ اس ماہ بہ شکل قرض کسی کو رقم نہ دیں۔ جائیداد کے سلسلے میں بھی جھگڑا بڑھنے کا اندیشہ ہے اگر اس سلسلے میں کوئی قانونی کارروائی پہلے ہی سے جاری ہے تو پھر آپ کی ناکامی کا اندیشہ ہے۔ مطلوبہ پلاٹ وغیرہ بھی آپ کو نہ مل سکے گا۔ اس بھاگ دوڑ میں اپنا وقت خراب نہ کریں۔

کسی بزرگ عزیز کی موت کا صدمہ بھی برداشت کرنا پڑے گا۔

چند غیر متوقع واقعات وغیرہ کی بنا پر آپ کو موجودہ رہائش بدل دینی پڑے گی، تعلیمی سلسلے میں بھی کامیابی کے امکانات بہت کم ہیں لہٰذا اپنی تمام توجہ کاروبار ہی پر مرکوز کردیں تاکہ کچھ نہ کچھ بہتر نتیجہ برآمد ہو اور آپ کا

یہ سال ضائع نہ ہو جائے۔ شادی شدہ حضرات کے گھریلو حالات قدرے بہتر ہی رہیں گے۔ شریک حیات سے وابستہ توقعات تو پوری ہوں گی۔ البتہ اولاد کی جانب سے ذہن قدرے الجھا رہے گا آپ کی صحت بھی گاہے بہ گاہے خراب ہوگی۔ اپنے علاج کی جانب خصوصی توجہ دیتے رہئے تاکہ کوئی خطرناک مرض لاحق نہ ہو سکے۔

ملازمت کرنے والے حضرات ہر کام سوچ سمجھ کر کریں، خصوصاً پہلے دو ہفتوں کے دوران کسی غلطی کے سبب افسران کی ناراضگی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ محبت کے معاملات بھی الجھتے نظر آرہے ہیں۔ بدنامی کا خطرہ لاحق رہے گا۔ مناسب سمجھیں تو شرف شمس کا خاص نقش بنوا کر اپنے پاس رکھیں۔

خواتین: اس ماہ کسی سفر کی بدولت آپ کا کوئی اہم مسئلہ بہ آسانی حل ہو سکے گا۔ آمدنی کم ہونے کا امکان ہے لہٰذا آپ اپنے اخراجات میں مزید کمی کردیں تاکہ ضرورت کے مواقع پر کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلانا پڑے۔ دوسرے اور تیسرے ہفتے کے دوران آپ کی اور آپ کے شوہر کی صحت خاصی خراب ہوسکتی ہے۔ علاج کی جانب سے غفلت ہرگز نہ برتیں۔ ورنہ مرض خطرناک صورت اختیار کر جائے گا۔ آپ اپنی جوان اولاد پر بہت زیادہ سختی نہ کریں۔ لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ ان کی جانب سے بالکل ہی لاپرواہ ہو جائیں۔ اگر ایسے ہوا تو کوئی لڑکا اپنے بنائے ہوئے ہی غلط راستوں پر چل پڑے گا

جس کا کہ انجام غلط ہوگا۔ شادی شدہ اولاد سے علیحدگی کا اندیشہ بھی ہے اپنے چھوٹے بچوں کی خصوصی نگرانی رکھیں۔

کسی بچے کو حادثے سے دوچار ہونا پڑے گا۔ غیر شادی شدہ لڑکیوں کو چاہئے کہ اس ماہ وہ کسی شخص پر بھی بھروسہ نہ کریں کیونکہ پانچویں گھر پر گرم سیاروں کا غلبہ ہو جائے گا جو آپ کو فریب محبت کا شکار بنا کر تباہ کرسکتے ہیں۔ عقلمند را اشارہ کافی است۔ بسلسلہ تعلیم بھی رکاوٹ پڑنے کا اندیشہ ہے۔ مجموعی طور پر اس مہینہ کو ہم آپ کے لئے بہتر قرار نہیں دے سکتے۔ ہم یہ بھی مشورہ دیتے ہیں کہ آپ انسداد نحوست کے لئے نقش شرف زحل کسی عامل سے بنوالیں تاکہ بہت سارے خطرات سے محفوظ رہ سکیں۔

اس ماہ کی یکم۔۵۔۹۔۱۰۔۱۵۔۲۰۔۲۶۔۲۸، تاریخ کچھ زیادہ ہی منحوس ثابت ہوگی۔ لہٰذا بہت زیادہ محتاط رہتے ہوئے اہم کاموں کا انجام دیں کسی نئے کاروبار اور غیر ملکی سفر کا آغاز ان تاریخوں میں نہ کریں۔

عرصہ پیدائش ۲۱ ر اپریل سے ۲۰ ر مئی کے درمیان	
برج ثور ☆	سیارہ زہرہ
منسوبہ حروف ☆	ب، و

ملازمت کرنے والے احباب اس ماہ کچھ زیادہ ہی محتاط رہ کر اپنے فرائض انجام دیں تو نتائج اس قدر برے برآمد نہ ہوں گے۔ جتنے کے لاپرواہی کی بدولت نکل سکتے ہیں، جو بھی احتیاط ہو سکتی ہے کیجئے۔

ہم آپ کی ملازمت کو خطرے کی زد پر آتا دیکھ رہے ہیں۔ یہ کوئی اچھی علامت نہیں ہے۔ آپ کی توقعات جو آپ نے قریبی عزیزوں اور دوستوں سے وابستہ کر رکھی ہیں دم توڑ دیں گی۔ ہاں ایک صورت آپ کے بچاؤ کی نظر آتی ہے اور وہ ہے کسی حقیقی بزرگ کی روحانی امداد اور اللہ کا خصوصی کرم۔ آپ کے زائچے میں ساتواں گھر سیارہ مریخ سعد حالت میں قیام پزیر ہے جو پہلے گھر کا بھی مالک ہے۔ چنانچہ ہم پورے یقین کے ساتھ یہ کہہ سکتے ہیں کہ خدا کو راضی کرنے کی کوشش کریں۔ مذہب میں خصوصی دلچسپی لیجئے۔ نماز وغیرہ کی ادائیگی خلوص نیت کے ساتھ کرتے رہیئے اور اس کے ساتھ ساتھ کسی حقیقی بزرگ روحانی کی راہنمائی میں اسمائے مبارکہ یا آیات خصوصی کا ورد جاری رکھیں۔ انشاء اللہ آپ کے مصائب کا خاتمہ بڑی حد تک ہو سکے گا۔ اگر آپ کا مستقل طور پر یا وہاب یا لطیف کا ورد کم از کم تین سو چھپیں بار روزانہ رات کو کرتے رہیں تو نتائج بہت حد تک بہتر برآمد ہوں گے۔ اس ورد کی وجہ سے مخالفت میں بھی کمی ہوگی اور دیگر دشواریوں میں بھی کمی واقع ہوسکے گی۔

اور اگر آپ اس قدر پابندی نہیں کرسکتے تو پھر شرف زحل اور شرف مریخ کے موقع پر اسی ماہ خصوصی نقش بنوا لیجئے۔ یہ نقش بھی آپ کے لئے بڑا کارآمد ہوسکتا ہے۔

دوسرے گھر کا مالک عطارد بحالت رجعت گیارہویں گھر موجود ہے یہ سیارہ پانچویں گھر کا بھی مالک ہے۔ چنانچہ اس تیارے کی پوزیشن واضح کرتی ہے کہ آپ کو ماہ رواں کے دوران الجھنوں کا بھی سامنا رہے گا۔ جو کاروبار بھی گزشتہ چند مہینوں کے دوران شروع کیا ہے وہ زوال پذیر ہوگا۔ آپ تیار کردہ اشیاء کی مانگ خاصی کم ہوتی جائے گی۔ آمدنی میں غیر معمولی کمی ہو سکتی ہے۔ آپ جس مشترکہ بزنس کے آغاز کا پروگرام بنا رہے ہیں اسے سردست کینسل کردیں۔ نیا کاروبار مزید نقصان کا موجب بن سکتا ہے۔ اپنے ملازمین پر بھی خصوصی نظر رکھیں ان میں سے کوئی بھی فرد آپ کے کسی مخالف کے ساتھ مل کر اندرونی گڑبڑ کرسکتا ہے۔ بہ سلسلہ کاروبار غیر ملکی سفر اگر آپ آخری ہفتے کے دوران ہی کریں تو زیادہ بہتر نتائج برآمد ہوں گے، خصوصاً اس برج سے وابستہ ریکروٹنگ ایجنٹ اور ایکسپورٹ کرنے والے حضرات آخری ہفتے کے دوران بہت زیادہ محنت کرلیں تو آئندہ ہونے والے نقصان کی تلافی بہت حد تک ہو سکے گی، پہلے پندرھواڑے کے دوران گھریلو ماحول بھی کچھ کچھ الجھا رہے گا۔ والدین سے کسی خاص مسئلے کی وجہ سے اختلافات بڑھ جائیں گے۔ ہوسکتا ہے کہ بھائیوں کی بے جا مداخلت کے سبب آپ کو علیحدگی اختیار کرنی پڑ جائے۔ اگر ایسا ہوا تو اس کے نتائج آئندہ چل کر بہتر نکلیں گے، اہلیہ کو خواہ مخواہ ناراض نہ کریں۔ اگر کوئی بات خلاف منشا بھی ہو رہی ہے تو اسے نظرانداز کردینا ہی بہتر رہے گا۔

اگر آپ نے اس ماہ بھی کسی قسم کی جذباتیت کا مظاہرہ کیا تو نتائج خاصے پریشان کن برآمد ہوسکتے ہیں۔ قریبی عزیزوں سے بھی جدائی ہوگی۔ بہ سلسلہ جائیداد بھی مایوسی رہے گی۔ اولاد کی وجہ سے پریشانیوں میں اضافہ ہوسکتا ہے۔ غیر شادی شدہ افراد کی منگنی یا شادی کا امکان نہ ہونے کے برابر ہے۔ آپ عشق و محبت کے چکروں میں بھی نہ پڑیں۔ ورنہ مہینہ نہ صرف مایوس کردیگا بلکہ ممکن ہے کہ کسی کی شرارت کے سبب آپ کے خلاف کوئی قانونی کارروائی بھی ہوجائے۔

پہلے پندرواڑے کے دوران صحت خراب رہے گی۔ کوئی پرانا مرض

ت اختیار کرسکتا ہے۔ مجموعی طور پر یہ مہینہ آپ کے لئے زیادہ بہتر ں ہے۔

خواتین: اس ماہ کے دوران نہ صرف آپ کا مزاج خاصا گرم ہے گا بلکہ ایسی توقعات بھی پوری نہ ہوسکیں گی جو آپ نے سہیلیوں یا اپنے ہی عزیزوں سے وابستہ کررکھی ہیں۔ مکان یا پلاٹ کا تنازعہ بڑھ جائے اس معاملے میں سردست خاموش رہنا ہی زیادہ مناسب ہے۔ مقدمہ ی وغیرہ کے چکروں میں نہ پھنس کرخود کو مزید نہ الجھائیں اس طرح بھی پ کی کامیابی کا امکان نہیں ہے۔

مالی پوزیشن بھی کمزور رہے گی۔ اگر آپ کے پاس کچھ رقم پہلے ہی ے جمع شدہ موجود ہے تو اسے خرچ نہ کریں چیز وہی خریدیں جس کی بہت ضرورت ہے۔ اس ماہ اگر آپ اپنے شوہر کو ہرلحاظ سے خوش رکھنے کا م کرلیں تو کم ازکم گھریلو ماحول اذیت ناک نہ بن سکے گا، اس میں کوئی ک نہیں کہ بعض معاملات کے سلسلے میں آپ کے شوہر آپ سے اختلاف کریں گے۔ ممکن ہے کہ آپ کے ساتھ ان کا سلوک بھی قدرے بہتر نہ ہے۔ اس کے باوجود ہم یہی تلقین کریں گے کہ آپ درگزر کریں اور بالی نہ ہوں ورنہ خاصا نقصان ہوجائے گا۔ والدین کے ساتھ بھی تنازعہ ۔ ملازمت کرنے والی خواتین کی مشکلات میں غیر معمولی اضافہ ہوگا۔ آپ مناسب سمجھیں تو شرف زہرہ کے موقعہ پر اپنے لئے خصوصی نقش روحانی مرکز سے بنوالیں۔ تاکہ پریشانیوں میں کمی واقع ہوسکے۔ غیر ی شدہ لڑکیوں کو بہ سلسلہ محبت مایوسی سے دوچار ہونا پڑے گا، ان کا ہیلا فرد مجسم دھوکا ثابت ہوگا۔ شادی یا منگنی کا امکان نہیں ہے۔

ماہ رواں کی ۳۔۶۔۸۔۱۰۔۱۱۔۱۵۔۱۸۔۲۷ تاریخ قدرے ادی منحوس ثابت ہوں گی۔

ان تاریخوں میں غیر ملکی سفر یا کسی نئے کاروبار کا آغاز ہرگز نہ کریں۔

عرصہ پیدائش ۲۲ رمئی سے ۲۱ جون کے درمیان	
برج جوزا ☆	سیارہ عطارد
منسوبہ حروف ☆	ک، ق

آپ کی تمام جدوجہد خواہ آپ ملازمت کے سلسلے میں کریں یا کاروباری معاملات میں تقریباً رائیگاں ہی جائیں گی۔ آس پاس چکر کچھ اس طرح چلے گا کہ آپ چکرا کر رہ جائیں گے۔ احباب بھی بڑی دھوکہ دہی کریں گے۔ وعدے بھی ضرور ہوں گے اسکیمیں بھی کافی بن جائیں گی، لیکن عمل درآمد کسی پر بھی نہ ہوسکے گا۔ اور اگر کسی تجویز یا منصوبہ کو عملی شکل بصد دشواری دی بھی گئی تو انجام کچھ نہ نکلے گا۔ اور آخر کار آپ وہیں آپہنچیں گے جہاں سے کہ چلے تھے۔ آپ خود بھی تمام صورت حال کا جائزہ بہ نظر غور کرلیں اور قدم اٹھا کر بھی دیکھ لیں نتیجہ وہی ہوگا جس کا کہ اظہار ہم کررہے ہیں۔

ان حالات کی موجودگی میں صرف یہی ہوسکتا ہے کہ آپ جو کچھ اب کررہے ہیں وہی کرتے رہیں۔ کاروبار میں خصوصی دلچسپی لیں۔ محض ملازمین یا شریک کار پر ہی بھروسہ کرکے بیٹھے رہنے سے تو کچھ حاصل نہ ہوگا۔ آخری دس دنوں کے دوران کسی قریبی دوست کی سازش آپ کے ان مفادات کو بھی متاثر کردے گی جو کہ ملازمت سے تعلق رکھتے ہیں، کسی اعلیٰ آفیسر کے ساتھ تعلقات بگڑ جائیں گے۔ ترقی کی فائل کہیں نہ کہیں پھنس کر رہ جائے گی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ انتقاماً یا شرارتاً آپ کا تبادلہ کسی ایسی جگہ کردیا جائے جو کہ آپ کو پسند نہیں ہے۔

اس برج سے تعلق رکھنے والے سیاسی وسماجی کارکنوں کو بھی عجیب وغریب حالات وواقعات سے دوچار ہونا پڑے گا۔ نہ صرف عوام میں مقبولیت کم ہوگی بلکہ حکومتِ وقت کے ساتھ بھی اختلافات بڑھ جائیں گے۔ بہتر یہی ہے کہ اپنے عزائم وارادوں کو مصلحت کی چادر اڑھا کر کچھ عرصے کے لئے سلادیں۔ بصورت دیگر آپ کو کسی اندھیری کوٹھری میں راتیں گزارنے پر مجبور ہونا پڑ جائے گا۔ والدین کے ساتھ بھی تعلقات خاصے بگڑ جائیں گے۔

مکان کی تعمیر ومرمت کا منصوبہ بھی عملی شکل اختیار نہ کرسکے گا۔ اگر آپ کے زیرِ غور کوئی بڑی کاروباری تعمیراتی اسکیم ہے تو اسے ابھی کاغذوں پر ہی بکھری رہنے دیجئے ورنہ سارے کئے کرائے پر پانی پھر جائے گا۔ ہوسکتا ہے کہ اسی تعمیراتی چکر کے سلسلے میں آپ کے خلاف کوئی مقدمہ ہی بن جائے۔ قریبی عزیزوں کے ساتھ بھی اچھی خاصی ان بن رہے گی۔ دوسرے چندرواڑے میں مفت کی کوئی دولت تو ضرور ملے گی لیکن یہ بھی فضول کاموں کی نذر ہوجائے گی۔ یا یوں کہہ لیجئے کہ جو کچھ بھی ملے گا اس سے زیادہ ضائع ہوگا۔ خصوصاً وہ افراد جو ریکارڈنگ کا یا امپورٹ ایکسپورٹ کا بزنس کرتے ہیں کوئی بھی بڑا معاہدہ کرنے سے پرہیز کریں۔ اس ماہ کا کوئی غیرملکی ساتھی بھی بڑے نقصان سے دوچار کرسکتا ہے۔

مذہب سے دلچسپی بھی قدرے کم ہی رہے گی۔ اپنے مال واسباب کی حفاظت بھی کچھ زیادہ کرلیں چوری ہونے کا بھی اندیشہ زیادہ ہے۔

گھریلو معاملات کے سلسلے میں بھی گزشتہ ماہ کی طرح الجھنیں پیدا ہوتی رہیں گی۔ کسی نہ کسی بنا پر شریک حیات کو کسی مرض میں بھی مبتلا ہونا پڑیگا ان کے علاج کی طرف سے غفلت نہ برتیں ورنہ پریشانی میں اضافہ ہوگا، جوان اولاد کنٹرول سے باہر ہوتی نظر آرہی ہے۔ کسی چھوٹے بچے کی بیماری کے سبب بھی پریشانی رہے گی۔ غیر شادی شدہ افراد کا طے شدہ رشتہ ٹوٹ جائے گا۔ بہ سلسلہ تعلیم دشواریاں بڑھ جائیں گی۔

بہ لحاظ مجموعی اس ماہ کو ہم آپ کے لئے بہتر قرار نہیں دے سکتے۔ آپ چونکہ خود اپنی ذات کی بھلائی کے لئے کوئی روحانی عمل یا ورد نہ کرسکیں گے۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ اسی ماہ شرف زہرہ اور شرف زحل کے موقع پر خصوصی نقش کسی معتبر عامل سے بنوالیں تاکہ بہتری کی کوئی صورت نکل سکے۔ خواتین: گھریلو ماحول تو اس ماہ بھی خاصا الجھا ہوا ہی رہے گا۔ آپ کی پرخلوص کوشش بھی حالات کو بدلنے میں ناکام ثابت ہوگی۔ اس کا بڑا بنیادی سبب ناعاقبت اندیش رشتہ دار ہی ہیں جنہیں آپ اپنا سمجھ کر گزشتہ چند مہینوں کے دوران جذباتی قسم کے فیصلے کرتی رہی ہیں۔ آپ کی اپنی اولاد بھی خودسری اور ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کررہی ہے۔ بدنیت رشتہ دار انہیں سبز باغ دکھا کر آپ کے خلاف بہت کچھ کرنے پر اکسا رہے ہیں۔ لہذا تمام حالات کا ٹھنڈے دل ودماغ کے ساتھ جائزہ لیجئے۔

سیارہ مشتری کی سعدیت کسی نہ کسی طور پر آپ کی مددگار ثابت ہو سکتی ہے۔ آپ ایک باصلاحیت اور ذہین خاتون ہیں کسی بھی خلاف منشاء واقعہ سے مشتعل ہونے کی بجائے ایسا کوئی ذریعہ اختیار کیجئے جو آپ کے اپنوں کے ذہنوں کو صاف کرسکے۔ اگر جھگڑا کسی جائیداد کے سلسلے میں ہے تو وقتی طور پر اپنی شکست تسلیم کرلیجئے اور پیچھے ہٹ جایئے تاکہ مخالفانہ آدمی کا زور کچھ تو ٹوٹے۔ یقین کیجئے کہ آج ہونے والی یہ مصلحتی ہار آنے والی کل میں آپ کی جیت کا سبب بھی بن سکتی ہے۔ اپنے اخراجات گھٹانے کی کوشش کریں تاکہ مالی پوزیشن مزید کمزور نہ ہوسکے۔ شوہر کی ہر بات مان لیجئے کہ اسی میں آپ کی بھلائی اور خوشی پوشیدہ ہے۔ صحت گاہے بگاہے خراب رہے گی۔ بہ سلسلہ تعلیم مایوسی بڑھے گی۔ مذہب سے بھی دلچسپی کچھ کم رہے گی۔ غیر شادی شدہ لڑکیوں کی بدنامی کا اندیشہ ہے۔ من پسند فرد کے ساتھ شادی یا منگنی کا امکان ہرگز نہیں ہے۔ محتاط ہو جائیں۔ شرف زہرہ کا نقش بنوا کر پاس رکھیں۔

ماہ رواں کی یکم-۵-٦-۱۱-۲۰-۲۱-۲۸ تاریخ زیادہ نحس ہیں۔

عرصہ پیدائش-۲۲ر جون سے ۲۳ر جولائی کے درمیان	
برج سرطان ☆	سیارہ قمر
منسوبہ حروف ☆	ح،ہ

کاروبار نو کا آغاز اس ماہ میں ہرگز نہ کریں بلکہ اپنے موجو کاروبار ہی کو خصوصی دلچسپی لے کر وسعت دینے کی کوشش کریں سلسلے میں آخری دس دن آپ کے مددگار ثابت ہوسکتے ہیں۔ سیا مشتری کی سعدیت تعمیراتی ٹھیکیداروں کو کسی حد تک کامیاب کر ہے۔ خصوصاً سرکاری عمارات وغیرہ کا وہ ٹھیکہ لازمی مل جائے گا جس کے لئے آپ کافی عرصے سے کوشاں رہے ہیں۔ اگر مشترکہ بزنس ضروری ہے تو پھر ایسے شخص کو شامل کرلیجئے جس کا تعلق برج قوس ہو۔ برج قوس والا شریک کار کاروبار کے سلسلے میں آپ سے کافی تک تعاون کرسکتا ہے۔ لیکن شرط یہاں بھی وہی ہے کہ آپ خود کاربار میں خصوصی دلچسپی لیں۔ لاپرواہی کا مظاہرہ کسی بڑے نقص سے دوچار کرسکتا ہے۔

نئی ملازمت کے حصول کی کوشش بارآور ہوگی۔ اگر آپ بر ملازمت ہیں تو پھر ترقی لازمی ہوگی۔ افسران کے ساتھ مراسم مضبو ہوں گے۔ اگر آپ کسی بہتر جگہ تبادلہ کرانا چاہتے ہیں تو پھر دوسر پندرھواڑے میں کوشش کیجئے انشاءاللہ آپ کی خواہش پوری ہوسکے گی۔ اگر آپ سیاسی یا سماجی کارکن ہیں تو پھر خوش ہوجایئے کہ یہ مہینہ آپ مرادیں پوری کردے گا۔ اس میں کوئی شک ہی نہیں کہ سیارہ زحل آپ کے مخالفین کی تعداد میں اضافہ کردے گا۔ آپ کے خلاف سازش ہوگی۔ ممکن ہے کہ آپ کو خوف زدہ کرنے کی خاطر چند مخالف افراد گلی میں آپ پر حملہ بھی کردیں۔ لہذا احتیاطاً آپ دیر رات گئے تک گھر سے باہر تنہا نہ رہیں تو بہتر ہے۔ اپنے مال واسباب کی حفاظت کرتے رہیے۔ جیب میں زیادہ رقم بھی نہ رکھیں۔

اس ماہ کے دوسرے تیسرے ہفتے کے دوران رقم ضائع ہونے کا بھی اندیشہ ہے۔ قریبی رشتہ داروں کے ساتھ تنازعات میں اضافہ ہوگا۔ کسی بھائی یا بہن سے دائمی جدائی ہونے کا بھی اندیشہ ہے۔ پہلے پندرھواڑے میں نزدیکی سفر ہرگز نہ کریں بلکہ غیر ملکی سفر کا پروگرام بھی کینسل کردینا بہتر ثابت ہوگا۔ پہلے پندرھواڑے کے دوران

ے کی وجہ سے بھی آپ ذہنی طور پر کافی پریشان رہیں گے۔ ہو ہے کہ آپ کا کوئی دوست کسی قانونی چکر میں پھنس کر آپ سے مدد ب کرے۔ اگر ایسا ہو تو اس دوست کی مدد ضرور کریں۔ بفضل خدا ری دس دنوں کے دوران کسی دوست کی وجہ سے آپ کی کوئی آرزو ی پوری ہوگی۔ مقدمہ بازی سے مکمل پرہیز کریں۔ اس ماہ سوائے ی کے اور کچھ بھی حاصل نہ ہوگا۔

اگر مخالفین صلح پر آمادہ ہوں تو اسے اپنی کامیابی کی دلیل سمجھیں ورا صلح کرلیں۔ اس طرح آپ زیادہ فائدے میں رہیں گے۔ ہو ہے کہ اس صلح کی وجہ سے جائیداد متنازعہ کا کچھ حصہ فوری طور پر ل جائے۔ اس ماہ کے دوسرے پندرھواڑے میں آپ کو کچھ رقم ملے گی لیکن آپ اسے حفاظت سے رکھ نہ سکیں گے۔ آپ کا ریلو ماحول بہت زیادہ خوش گوار رہے گا۔ شریک حیات سے وابستہ قع پوری ہوگی اگر پہلے کوئی تنازعہ تھا بھی تو اس ماہ ختم ہو جائے گا۔ اولاد کی وجہ سے کوئی نہ کوئی پریشانی ضرور رہے گی۔ ممکن ہے کہ کسی بچے کی بیماری لاحق ہو جائے۔

بسلسلہ تعلیم مایوسی رہے گی۔ غیر شادی شدہ احباب کی منگنی یا دی کا امکان ہے لیکن یہ رشتہ ان کی مرضی کے خلاف طے پائے گا۔ نکہ ان کا من پسند فرد اپنے حالات کی بناء پر ساتھ دینے سے وری کا اظہار کرے گا۔ بہر حال رشتہ کہیں بھی طے پائے انجام ری برآمد ہوگا۔ دوسرے اور تیسرے ہفتے کے دوران آپ کی صحت ی خراب رہے گی۔ اس ماہ نقش شرف زہرہ لازمی بنوا کر پاس ں۔

خواتین :آپ کے خیالات قدرے بکھرے رہیں گے۔ ض گھریلو امور کے سلسلے میں آپ جلد بازی کا مظاہرہ بھی کریں گی۔ س کی وجہ سے قریبی رشتہ دار بدظن ہو سکتے ہیں جائیداد کے تنازعہ میں شش یہی کریں کہ بات زیادہ نہ بڑھے بلکہ ہو سکے تو صلح کا طریقہ ختیار کرلیں۔ تاکہ باعزت سمجھوتہ کی شکل میں کوئی ایسی صورت ہی نکل ئے جس کے نتیجے میں آپ کی دیرینہ آرزو پوری ہو جائے۔ یقین ہے کہ ایسی صورت میں آپ جائیداد کا کچھ حصہ بڑی آسانی کے ساتھ صل کرلیں گی۔ اور تعلقات بھی اپنوں وغیرہ کے ساتھ کسی حد تک قائم رہ سکیں گے۔ اس ماہ ملکی یا غیر ملکی سفر کا پروگرام ہرگز نہ بنائیں اگر پہلے سے کوئی پروگرام بن چکا ہے تو پھر کینسل کر دیں۔ دوران سفر کافی رقم

ضائع ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ گھریلو ماحول خاصا خوشگوار رہے گا۔ شریک حیات ہر معاملہ میں تعاون کرتے رہیں گے۔ البتہ اولاد کی وجہ سے پریشانی لازمی ہوگی۔ خصوصاً جوان اولاد کی غلطیاں رنگ لائیں گی اور آپ کو بے سکون کرتی رہیں گی۔ بہ سلسلہ تعلیم بھی دشواریاں بڑھتی نظر آ رہی ہیں۔

غیر شادی شدہ لڑکیوں کو چاہئے کہ وہ اپنے منہ زور جذبات کو مصلحت کا درس دے کر حدود میں ہی رکھیں، محبوب سے وابستہ توقعات پوری نہ ہوں گی بلکہ اس سلسلے میں بدنامی ہونے کا اندیشہ ہے۔ البتہ ان کا رشتہ کسی مناسب جگہ والدین کی پسند کے مطابق طے پائے جائے گا۔ جو کہ ہر لحاظ سے موزوں و مناسب رہے گا۔ اس ماہ شرف زہرہ کا نقش بنوا کر پاس رکھیں۔

اس ماہ کی ۲-۶-۸-۱۰-۱۱-۱۶-۲۰-۲۳-۲۸- تاریخ ناقص ثابت ہوگی۔ روزانہ کم از کم دو سو بار رات کو یا ذوالجلال کا ورد کرنا بہتر نتائج کا سبب بن سکتا ہے۔

عرصہ پیدائش ۲۴ رجولائی سے ۲۳ راگست کے درمیان	
برج اسد ☆	سیارہ شمس
منسوبہ حروف ☆	م

اس برج سے وابستہ وہ افراد جو کسی بھی قسم کا کاروبار کرتے ہیں بہت زیادہ محتاط رہ کر کاروبار کرتے رہیں۔ انہیں اپنی محنت کا کچھ نہ کچھ فائدہ حاصل ہوتا رہے گا۔ اس ماہ چھوٹی اسکیموں کو عملی جامہ پہنائیں تو بہتر ہے۔ اگر آپ کسی بڑے کاروبار کو شروع کرنا چاہتے ہیں تو پھر اسے ہم آپ کی ایک غلطی قرار دیں گے۔ کیونکہ اس ماہ کے ستارے کسی بھی قسم کے نئے کاروبار کی اجازت نہیں دیتے۔ لہٰذا اگر تھوڑی بہت رقم موجود ہے تو اسے احتیاط کے ساتھ خرچ کیجئے تاکہ گھریلو ضروریات کی تکمیل بہ آسانی ہوتی رہے اور آپ قرض کے چکر سے محفوظ رہ کر باعزت طریقے سے یہ منحوس دور گزار سکیں گے۔ اس دور میں تو آپ کو قرضہ بھی آسانی کے ساتھ نہ مل سکے گا۔ بلکہ اگر آپ پہلے ہی سے مقروض ہیں تو قرض رقم واپس لینے کے لئے شدت اختیار کر سکتا ہے۔ اگر ایسی کوئی صورتحال پیدا ہو جائے تو معاملات کو صلح آمیز طریقے سے طے کرنے کی کوشش کریں۔ اگر آپ نے گرم مزاجی کے تحت جذباتیت کا مظاہرہ کر دیا تو پھر لین دار خطرناک مخالف کا روپ دھار کر آپ کی پریشانیوں میں مزید اضافہ کر سکتا ہے اپنی ضروریات کی کچھ نہ کچھ تکمیل

کے لئے آپ حصول ملازمت کی کوشش بھی کریں۔ اچھی ملازمت ملنے کا بھی امکان دوسرے پندرھواڑے ہی میں ہے۔ یا پھر کسی چلے چلائے بزنس میں تھوڑا سا سرمایہ لگا کر فائدہ لازمی ہو سکے گا اگر آپ ملازمت کرتے ہیں تو پھر اس ماہ کے پہلے پندرھواڑے کے دوران بہت زیادہ محتاط رہیں آپ کا کوئی پرانا مخالف افسران کو بہکا رہا ہے آپ کا دوست بھی آپکا ساتھ نہ دے سکے گا۔ بہتر یہ ہی ہے کہ اپنے فرائض ہوشمندانہ طریقے سے انجام دیں اگر کوئی غلطی قبل ازیں ہو چکی ہے تو پھر اس کی حتی الامکان تلافی کیجئے۔ افسران کو کسی نہ کسی طور خوش بھی کر دیجئے تا کہ وہ آپ کو اپنی حاکمانہ شان وشوکت کا نشانہ نہ بنا سکیں۔

آخری دس دن بہ سلسلہ ملازمت بہتر ثابت ہوں گے۔ آپ کسی مقتدر سیاسی یا غیر سیاسی شخصیت کو اپنا ہمدرد بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ ممکن ہے کہ یہ ہی شخصیت سابقہ دور کے دوران آپ کے ساتھ ہونے والی ناانصافیوں کی تلافی بھی کرا دے۔ اس ماہ آپ کی صحت تو بہتر رہے گی۔ بلکہ کسی پرانے مرض سے بھی کلی طور پر نجات ملتی نظر آ رہی ہے۔ لیکن آپ کا کوئی قریبی عزیز خاصا بیمار ہو کر موت وزیست کی کشمکش میں مبتلا رہے گا۔ آپ کے گھر کا ماحول بھی خوشگوار رہے گا۔ شریک حیات کے ساتھ تنازعہ ہو سکتا ہے اور اگر پہلے ہی سے حالات الجھے ہوئے ہیں تو پھر کشیدگی بڑھے گی۔ اگر لڑائی جھگڑے کا کوئی چکر نہ چلا تو پھر ان کی صحت خراب ہو سکتی ہے کیونکہ زائچے کا ساتوں گھر ان ہی دو باتوں کی نشاندہی کرتا ہے۔ یعنی خاصہ جھگڑا ہوگا یا پھر اہلیہ کی صحت تشویشناک حد تک خراب رہے گی۔ اولاد بھی حسب سابق کنٹرول سے باہر ہوتی نظر آ رہی ہے۔ خصوصاً جوان اولاد کی وجہ سے پریشانیوں میں غیر معمولی اضافہ ہوگا۔

غیر شادی شدہ افراد کا طے شدہ رشتہ بھی ٹوٹ جائے گا۔ اس ماہ شادی یا منگنی کا امکان بھی نہیں ہے۔ بہ سلسلہ عشق و محبت سوائے مایوسی کے اور کچھ حاصل نہ ہوگا۔ بہ سلسلہ تعلیم بھی مایوسی رہے گی۔

مکان یا پلاٹ کا تنازعہ حسب سابق قائم رہے گا۔ بلکہ اس ماہ تو کسی نئی الجھن سے بھی دوچار ہونا پڑے گا۔ الغرض یہ کہ ماہ رواں تقریباً ہر معاملہ میں آپ کیلئے پریشانیاں پیدا کر دیگا۔ لہذا راہ خدا کچھ دیتے دلاتے رہئے۔ اللہ کی عبادت بھی کیجئے کہ اسی میں راہ نجات مضمر ہے۔ روزانہ رات کو سونے سے قبل کم از کم تین سو پچیس بار اسماء مبارکہ یا **کفیل یا رحمن یا وھاب**۔ کا ورد کیا کریں۔ تا کہ نحوست سیارگان میں کمی آ سکے۔ اور اگر ایسا کرنے سے آپ قاصر ہیں تو پھر کسی بزرگ روحانی کی خدمات حاصل کر لیجئے کہ وہی آپ کے لئے کچھ کر سکے شرف زہرہ و شرف مریخ کے موقع پر اپنے لئے خصوصی نقش بھی بنوا لیں تا کہ ستاروں کے بداثرات سے محفوظ رہ سکیں۔ آپ کے لئے پتھر یاقوت پہننا بھی مبارک ہے۔

خواتین: اس ماہ آپ کی گرم مزاجی نت نئے فتنے جگائے گی۔ قریبی رشتہ دار آپ کے جارحانہ انداز کی بدولت متنفر ہو چلے جائیں گے۔ اور الٹی سیدھی افواہیں بھی پھیلاتے رہیں گے۔ آپ کے شوہر جو پہلے ہی سے بہانوں کے متلاشی ہیں افواہوں وغیرہ پر خوب کان دھریں گے جو کہ آپ کے مخالف اڑائیں گے۔ آپ کا برتاؤ چونکہ شوہر کے ساتھ بھی قدرے نامناسب سا ہوگا اس لئے دونوں کے مابین نفرت کی دیوار کھڑی سکتی ہے۔ ہمیں تو حالات کچھ زیادہ ہی بگڑتے نظر آ رہے ہیں۔ خیر کرے اگر آپ نے فوری طور پر خود کو نہ بدلا اور بکھرے ہوئے تنکوں کو اکٹھا کرنے کی کوشش نہ کی تو پھر شوہر سے علیحدگی عارضی یا مستقل اس کا جواب تو آنے والا وقت ہی دے سکتا ہے۔

آپ کے اخراجات میں بھی غیر معمولی اضافہ ہوگا۔ ہم یہ بتا دیں کہ اگر شوہر سے کوئی تنازعہ نہ ہوا اور حالات پر سکون رہے تو ان کی صحت خراب ہو سکتی ہے۔ اولاد کی جانب سے بھی پریشانی بڑھ جائے گی، جائیداد کا مسئلہ مزید الجھے گا۔ سفر بھی اس مہینے کے دوران نہ کریں کہ انجام بخیر نہ ہوگا۔ غیر شادی شدہ لڑکیوں کی منگنی یا شادی کا امکان نہیں ہے بلکہ طے شدہ رشتہ بھی ٹوٹ سکتا ہے۔ بہ سلسلہ تعلیم مایوسی رہے گی۔ لہذا آپ کسی بزرگ روحانی کی خدمات حاصل کریں تا کہ پریشانیوں سے محفوظ رہ سکیں۔ نقش شرف زہرہ اسی ماہ بنوا کر پاس رکھیں۔

ماہ رواں کی یکم ۔۴۔۷۔۱۰۔۱۶۔۲۵۔۲۸ تاریخ زیادہ ثابت ہوگی۔

عرصہ پیدائش ۲۴ اگست سے ۲۳ ستمبر کے درمیان	
برج سنبلہ ☆	سیارہ عطارد
منسوبہ حروف ☆	غ

زائچہ نام کے ساتوں گھر میں شمس اور ستارہ زحل موجود ہے کے بداثرات آپ کو پریشان کریں گے۔ آپ کے اپنے لوگ

ئی سازشوں میں مصروف رہیں گے۔ خاص طور پر قریبی رشتہ دار مختلف امور کے سلسلے میں مخالفت کریں گے۔ وہ اسکیمیں جن کا تعلق کسی بھی قسم کے کاروبار سے ہوگا فیل ہوتی نظر آرہی ہیں۔ آپ خواہ کوئی کاروبار کرتے ہوں اسے اسی طرح جاری رکھیں۔ کسی بھی قسم کی تبدیلی کرنا سردست مناسب اور فائدہ مند ثابت نہ ہوگا۔ بلکہ تبدیلیوں کی وجہ سے رہی سہی پوزیشن بھی ختم ہوجائے گی اور غیر متوقع طور پر خاصا مالی نقصان ہوجائے گا۔

علاوہ ازیں سیارہ مشتری بھی اس پورے مہینے کے دوران رجعت پذیر حالت میں ہی رہے گا۔ گویا کاروبار انتہائی جدوجہد کے بعد بھی وسعت اختیار نہ کرسکے گا۔ ہاں آپ کی کوششوں کے نتیجے میں اس قدر آمدنی تو ضرور ہوتی رہے گی جو گھریلو اخراجات کی تکمیل کرتی رہے۔ اس ماہ آپ کے دوست بھی وبال جان بنے رہیں گے ان سے دور رہنا ہی آپ کے لئے مفید رہے گا۔ کسی بھی دوست یا رشتہ دار کی ضمانت وغیرہ دے کر خود کو نہ الجھائیے اس طرح آپ کے کسی قانونی گرفت میں آجانے کا بھی اندیشہ ہے۔ سیارہ زحل جائیداد کے سلسلے میں ان مسائل کو ابھارے گا جو کہ پہلے کسی نہ کسی ذریعہ سے آپ نے تقریباً ختم کردیئے تھے۔ مخالفانہ کوششوں کے سبب کوئی مکان یا پلاٹ آپ کے ہاتھ سے نکل جائے گا۔ اس سلسلے میں کسی سے لڑائی جھگڑا ہرگز نہ کریں ورنہ صورتحال مزید بگڑ جائے گی۔ آپ صرف قانونی کارروائی کا آغاز کردیں تاکہ چند ماہ بعد جب سیارہ زحل آمادہ مدد ہو آپ کا یہ الجھنے والا مسئلہ سلجھ سکے۔

رہائش کی تبدیلی بھی سردست فائدہ مند ثابت نہ ہوسکے گا۔ ملازمت کرنے والے احباب کے لئے پہلا ہفتہ قدرے پریشان کن ثابت ہوگا۔ اس کے بعد حالات درستگی اختیار کرتے جائیں گے۔ کسی افسر اعلیٰ کی خصوصی نظر کرم کے سبب ترقی کے بند دروازے بھی کھلتے نظر آرہے ہیں۔ کوشش کریں کہ آپ کا تبادلہ بھی ہوجائے۔ کیونکہ موجودہ جگہ آپ کے لئے اکثر جھگڑوں کا باعث بنتی رہے گی۔ اپنے والدین سے بھی اختلافات گھٹانے کی کوشش کریں۔ ان کا اگر کوئی مطالبہ آپ کے لئے نقصان کا موجب بھی بنتا ہے تو اسے مان لیجئے کہ یہی آپ کا فرض ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ کو اس نیکی کا اجر ضرور ملے گا۔ اس برج سے وابستہ سیاسی لیڈر صاحبان پہلا ہفتہ اس [redacted] اور خاموشی کے ساتھ گزاریں۔ دوسرے ہفتے کے دوران خود بخود ایسے حالات پیدا ہوں گے جس سے کہ انہیں استفادہ کرنے کا موقع ملے گا۔ حکومت کے ساتھ کوئی اہم معاہدہ ہوسکے گا اور اس طرح مقصد میں باسانی کامیابی حاصل کرسکیں گے۔

اس ماہ بھی آپ کی صحت گاہے بگاہے خراب رہے گی۔ بغرض علاج وغیرہ بھی اس ماہ سفر کرنا دوسرے ہفتے کے دوران ہی بہتر ثابت ہوگا۔ لیکن غیر ملکی سفر اس ماہ کسی بھی مقصد کے لئے نہ کیجئے آپ کا مقصد پورا نہ ہوسکے گا۔ گھریلو ماحول بھی قدرے الجھا ہوا رہے گا۔ اپنی شریک حیات سے سمجھوتہ ضرور کرلیں کہ اسی میں آپ کی بھلائی مضمر ہے۔ سسرال والوں کے ساتھ بھی کوئی بگاڑ پیدا کرنا بہتر ثابت نہ ہوسکے گا۔ اولاد سے وابستہ توقعات پوری ہوں گی۔ کسی بچے کی ولادت بھی خوشی میں اضافہ کا باعث بن جائے گی۔ بسلسلہ تعلیم رکاوٹوں کا خاتمہ ہوگا۔ کسی خاص امتحان میں کامیابی کا بھی امکان ہے۔ غیر شادی شدہ حضرات اپنے من پسند فرد کی ہمدردی میں اضافہ کرسکیں گے۔ اگر آپ اپنے لواحقین کی مدد اس معاملے میں حاصل کرلیں تو بہ فضل خدا من پسند فرد کے ساتھ ہی آپ کی منگنی ہوسکے گی۔ سردست شادی کا امکان نہیں ہے۔ روزانہ رات کو سونے سے قبل دوسو بار یا باسط یا وکیل کا ورد کرنا نتیجہ خیز ثابت ہوگا۔ نقش شرف زہرہ بھی بنوا کر پاس رکھیں۔

خواتین: آپ کے خیالات کافی حد تک بکھرے رہیں گے۔ معمولی معمولی باتوں کا بہانہ بنا کر آپ دوسروں سے الجھنے کی کوشش میں مصروف رہیں گی۔ اگر آپ نے اپنی ان عادتوں پر کنٹرول نہ کیا تو حالات خاصے بگڑ جائیں گے۔ آپ کے مزاج کی یہ خطرناک گرمی آپ ہی کو لے ڈوبے گی۔ لہذا فوری طور پر خود کو بدلنے کی کوشش کرلیں۔ خصوصاً شوہر اور سسرال والوں کے ساتھ کسی بھی معاملہ میں خلاف نہ کریں۔ یہ بات اپنی جگہ لاکھ درست سہی کہ زیادتی آپ کے شوہر کی ہے لیکن تقاضائے حالات بھی ہے کہ آپ جھک جائیں۔ تاکہ دوسروں کو من مانی کرنے کا موقعہ نہ مل سکے۔ اور یہ برا وقت کچھ لئے کرائے بغیر ہی ٹل جائے۔

حالات بہتر ہوجانے کی توقع زیادہ ہے لیکن شرط یہ ہے کہ آپ بھی بہتری کے سلسلے میں عملی طور پر کوشش کرتی رہیں۔ اولاد سے وابستہ توقعات پوری ہوں گی۔ کسی بچے کی ولادت کا بھی امکان ہے۔ شوہر کی صحت اکثر خراب رہے گی۔ غیر شادی شدہ لڑکیوں کی منگنی ان کے پسندیدہ فرد کے ساتھ ہونے کا امکان اس ماہ زیادہ ہے۔ بہ سلسلہ تعلیم

توقع کے مطابق کامیابی حاصل ہو سکے گی۔ سہیلیوں کی وجہ سے اس ماہ بھی بدنامی ہو سکتی ہے۔ نقش شرف زہرہ ہوا کر پاس رکھیں تا کہ پریشانیوں سے محفوظ رہ سکیں۔

ماہ رواں کی ۲۔۶۔۷۔۹۔۱۵۔۲۳۔۲۷ تاریخ زیادہ نقصان دہ ثابت ہوگی۔

عرصہ پیدائش ۲۴ر ستمبر سے ۲۳ر اکتوبر کے درمیان	
برج میزان ☆	سیارہ زہرہ
منسوبہ حروف ☆	ث

یہ ماہ آپ کی پریشانیوں میں اچانک اضافہ کر سکتا ہے کہ ستارہ زحل کی زائچہ نام کے ساتویں گھر میں موجودگی بہتر نہیں ہے۔ کاروباری حالات بھی زیادہ بہتر نہ رہ سکیں گے بلکہ آپکی جلد بازی اور غلط قسم کی منصوبہ بندی کے سبب کوئی اہم کاروباری معاہدہ بھی کینسل ہو سکتا ہے۔ لہذا بہت سوچ سمجھ کر کوئی قدم اٹھایئے تا کہ کسی بڑے نقصان سے دوچار نہ ہونا پڑے۔

سیارہ زہرہ کی سعدیت بہتر رنگ لائیگی اور چند نئی پارٹیوں کے ساتھ کاروباری مراسم پیدا ہوں گے۔ نتیجۃً گرتی ہوئی ساکھ دوبارہ قائم ہو سکے گی۔ نئے کاروبار کے پلان کو عملی شکل دیجئے انشاء اللہ یہ خاصا کامیاب ثابت ہوگا۔ تیسرے اور چوتھے ہفتے کے دوران کاروباری مراسم پیدا ہوں گے۔ نتیجۃً گرتی ہوئی ساکھ دوبارہ قائم ہو سکے گی۔ نئے کاروباری پلان کو عملی شکل دیجئے انشاء اللہ یہ خاصا کامیاب ثابت ہوگا۔ تیسرے اور چوتھے ہفتے کے دوران کاروباری پوزیشن توقع کے مطابق مضبوط ہوگی۔ آمدنی میں اضافہ ہوگا۔ ایسی رقومات بھی مل سکیں گی جو کسی نہ کسی بناء پر دوسروں کی تحویل میں تھیں۔ اس ملنے والی رقم کو ضائع نہ کیجئے بلکہ نئے کاروبار میں لگاتے جایئے تا کہ آمدنی میں مزید اضافے کی توقع پوری ہو سکے، آپ کو تعمیراتی منصوبوں پر سرمایہ کاری کرنا چاہئے کیونکہ سیارہ مشتری آپ کے تعمیراتی منصوبوں کو شاندار کامیابی سے سرفراز کر سکتا ہے۔

پلاٹوں کی خرید و فروخت کا بزنس خوب چل نکلے گا۔ گویا اس برج سے وابستہ پروپرٹی ڈیلر اور تعمیراتی پروجیکٹ کے مالکان ماہ رواں کے دوران اپنی دیرینہ خواہشات پوری کر سکیں گے۔ ان کا رکا ہوا کاروبار خوب چل نکلے گا۔ آپ اپنے ذاتی مکان کی تعمیر و مرمت بھی توقع کے مطابق کر سکیں گے۔ البتہ اس کام کے علاوہ دوسری قسم کا بزنس کرنے والے افراد زیادہ استفادہ نہ کر سکیں گے۔ لیکن کسی نقصان کا بھی اندیشہ نہیں ہے سیارہ زحل قریبی عزیزوں کے ساتھ اس ماہ بھی بگاڑ پیدا کئے رکھے گا۔

آخری دس دنوں کے دوران چند بزرگ رشتہ داروں کی مداخلت کے سبب حالات کا رخ پلٹ بھی سکتا ہے۔ اگر ایسا ہو جائے یہ ایک بہت اچھی بنیاد ثابت ہوگی۔ بفضل خدا بہت جلد اسی بنیاد پر آپ اپنی دیرینہ خواہشات کا ایک خوبصورت محل بھی کھڑا کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ والدہ اور ننھیال والوں سے وابستہ توقعات پوری ہوں گی۔ گھریلو ماحول بھی بفضل خدا شاندار رہے گا۔ شریک حیات اور سسرال والے ہر معاملے میں آپ سے غیر معمولی تعاون کرنے پر آمادہ ہوں گے لیکن شرط یہ ہے کہ آپ لاحاصل سوچوں کے دائروں سے خود کو نکال ڈالیں بہتر یہی ہے کہ اپنے دماغ سے کام لینے کی بجائے ایسے افراد کا سہارا لے لیں جو آپ کے حقیقی ہمدرد ہیں اور وہ خود بھی یہ خواہش رکھتے ہیں کہ آپ کو ان اندھیروں سے باہر نکالا جائے۔ جس میں آپ خود اپنی ذہنی غلطیوں کی بناء پر پھنسے ہوئے ہیں۔ لہذا آپ بھی ان حقیقی ہمدردوں پر بھروسہ کر لیجئے کہ اسی طرح آپ کی بہت ساری مشکلات کا خاتمہ ہو سکے گا۔

اس ماہ آپ کے مخالفین کی تعداد میں بھی غیر معمولی اضافہ ہوگا۔ ملازمت پیشہ حضرات کے لئے یہ مہینہ قدرے تکلیف دہ ثابت ہوگا۔ وہ اپنے فرائض کی جانب سے غفلت نہ برتیں۔ ستارے ان کی ملازمت کے لئے عظیم خطرہ اس مہینے کو قرار دیتے ہیں کسی قریبی عزیز کی موت کا صدمہ بھی پڑے گا۔ عشق و محبت کے حالات انتہائی غلط رخ اختیار کر جائیں گے۔ محبوب سے جدائی ہونے کا اندیشہ بھی ہے۔ آپ کی صحت بھی گاہے بہ گاہے خراب رہے گی۔ بہ سلسلہ تعلیم مایوسی ہوگی۔ شادی شدہ افراد کو اولاد کی وجہ سے کسی نئی پریشانی کا سامنا ہوگا۔ اخراجات بھی بہت زیادہ رہیں گے۔ چنانچہ اگر آپ روزانہ رات کو سونے سے قبل کم از کم تین سو گیارہ بار یا وھاب یا ودود کا ورد کر لیا کریں تو نحوست میں بہت حد تک کمی واقع ہو سکے گی۔ آپ کے لئے شرف زہرہ یا شرف مریخ کے موقع پر نقش خصوصی تیار کر کے استعمال کرنا بھی نتیجہ خیز ثابت ہوگا۔

خواتین: یہ مہینہ آپ کے گھریلو حالات و معاملات کے سلسلے میں تو آپ سے بھرپور تعاون کریگا لیکن ایسے واقعات بھی ضرور رونما

ہوں گے جس کی وجہ سے آپ کا ذہن اچھا خاصا الجھا رہے گا۔ قریبی رشتہ دار آپ کے خلاف سازشیں کریں گے ایسی سازشیں بھی کی جائیں گی جس کے نتیجے میں آپ کا گھریلو ماحول خراب ہو جائے۔ آپ کی اولاد تو پہلے ہی سے اپنی ان گنت خواہشوں کے بوجھ تلے دب کر آپ کے خلاف بغاوت پر آمادہ ہو چکی ہے ایسے موقعہ پر اگر قریبی عزیز بھی انہیں شہ دے دیں تو پھر یہ اندر ہی اندر سلگنے والی چنگاری بھڑک کر خطرناک شعلے کا روپ دھار سکتی ہے۔ اگر ایسا ہی ہوا جس کی کہ توقع زیادہ ہے تو پھر آپ کی مشکلات میں غیر معمولی اضافہ ہو جائے گا۔ بھائی بہنوں کے ساتھ بھی اختلافات بڑھ جائیں گے۔ والدین کی صحت بھی خراب ہو سکتی ہے۔ بہ سلسلہ تعلیم مایوسی رہے گی۔ صحت جسمانی بھی دوسرے پندرھواڑے کے دوران کچھ خراب رہے گی۔

ملازمت سے تعلق رکھنے والی خواتین کا غلط جگہ تبادلہ ہو سکتا ہے رہائش کا الجھا ہوا مسئلہ درشتگی اختیار کرے گا۔ مطلوبہ پلاٹ مل جانے کی توقع اس ماہ زیادہ ہے۔ سفر ہرگز نہ کیجئے۔ دورانِ سفر رقم ضائع ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی حادثہ پیش آ جائے۔

غیر شادی شدہ لڑکیوں کا من پسند فریق مخالفت پر آمدہ ہو جائے گا ممکن ہے کہ وہ آپکی کسی کمزوری سے ناجائز استفادہ کرنے کی کوشش بھی کر ڈالے۔ آپ کی منگنی کا امکان ہے لیکن یہ رشتہ آپ کے والدین کی پسند سے ہی طے پا سکے گا۔ آپ اس ماہ ذہنی طور پر بہت الجھن کا شکار رہیں گی۔

ماہ رواں کی ۲۔ ۷۔ ۹۔ ۱۶۔ ۲۱۔ ۲۸ تاریخیں نحس ثابت ہوں گی۔

عرصہ پیدائش ۲۴ر سے اکتوبر ۲۳ر نومبر کے درمیان	
برج عقرب ☆	سیارہ مریخ
منسوبہ حروف ☆	ز، ذ، ض، ظ، ن

جس کاروبار کو آپ نے انتھک محنت و جدوجہد کے بعد عروج دلایا ہے وہ قدرے زوال پذیر ہوگا۔ آپ کا کاروباری سلسلے میں اپنی کسی دوست (خواہ وہ کتنا ہی ذہین و عقلمند کیوں نہ ہو) کے مشوروں پر عمل پیرا نہ ہوں یہ اچھے مشورے بھی آپ کے لئے نقصان اور مزید برائی کا موجب بن جائیں گے۔ آپ کے دوست کی [illegible] کی لیکن وہ آپ کے ستاروں کی نحوست کو تو زائل کرنے کی قدرت نہیں رکھتا۔ البتہ آپ کے لئے ایسا کوئی کام ضرور فائدہ مند رہے گا جو کسی قریبی عزیز کی سرپرستی میں آپ کریں۔ کیونکہ آٹھویں گھر کے مالک مشتری کی پوزیشن کافی مضبوط ہے۔ چنانچہ بھائی بہنوں یا دیگر قریبی عزیزوں کی اعانت آپ کے لئے لازمی فائدے کا باعث بن سکتی ہے۔ اگر آپ کا بزنس مشترکہ ہے اور شریک کار آپ کے قریبی عزیز تو پھر فائدے کی توقع رکھی جا سکتی ہے۔ اگر نئے کاروبار کا ارادہ ہے تو پھر آپ ماہ رواں کے آخری دس دنوں میں کاروبار کا آغاز کیجئے۔ کیونکہ ان دس دنوں کے دوران سیارہ مریخ کی پوزیشن مضبوط ہوگی اور یہ آپ کو کافی حد تک فائدہ پہنچانے کی طاقت رکھتا ہے۔

اگر آپ نے گذشتہ ماہ کی طرح انتہائی جدوجہد اور سخت محنت کر ڈالی تو پھر آخری دس دن گذشتہ بیس دنوں کے دوران ہونے والے مالی نقصان کی بڑی حد تک تلافی کر سکیں گے۔ جو افراد جائیداد کی خرید فروخت کا بزنس کرتے ہیں وہ اس ماہ زیادہ محتاط رہ کر کاروبار کریں۔ فلیٹ کی بکنگ یا پلاٹو کی خرید فروخت کے سلسلے میں کسی بڑی پارٹی کے ساتھ ان کا اختلاف تشویشناک شکل اختیار کر جائے گا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی بااثر فرد آپ کی فرم کے خلاف مقدمہ بھی قائم کر دے کیونکہ بارہویں گھر کا مالک سیارہ زہرہ ہمراہ عطارد آپ کے اخراجات میں اضافے کے علاوہ مخالفانہ کوششوں کو بھی تقویت دینے کا باعث بن سکتا ہے۔ آپ کسی بھی وجہ سے قانونی گرفت میں آ سکتے ہیں۔

اگر آپ سیاسی یا سماجی کارکن ہیں تو پھر لا حاصل نقل و حرکت اور دھواں دھار تقریریں نہ کیجئے کیونکہ اس ماہ شہرت و عزت میں اضافے کا امکان نہیں ہے، کسی نزدیک سفر کی بدولت کوئی آرزو بھی پوری ہوگی لیکن یہ سفر ۲۰ر تاریخ کے بعد ہی کریں تو زیادہ مناسب ہے۔ رشتہ داروں سے اختلافات ختم ہوں گے۔ کسی نئی رشتہ داری کے قائم ہونے کا بھی امکان ہے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ اپنے کسی بھائی یا کسی بہن کا رشتہ من پسند جگہ طے کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ غیر ملکی سفر کسی بھی سلسلے میں نہ کریں۔ بزرگان روحانی سے تعلقات خراب ہونے کا بھی ڈر ہے۔ مذہب میں بھی آپ خصوصی دلچسپی نہ لے سکیں گے۔ چند برے اور خوفناک خواب بھی آپ کو ذہنی طور پر کافی پریشان کر سکتے ہیں۔

ملازمت کرنے والے احباب اپنے فرائض بہتر انداز سے انجام دینے کی کوشش کریں۔ ان کی غیر ذمہ دارانہ حرکات مخالفین کو استفادہ کرنے کا موقعہ فراہم کر سکتی ہے ترقی یا تبادلے کا کوئی امکان نہیں ہے آپ کی صحت اس ماہ خاصی بہتر رہے گی، کسی پرانی بیماری سے بھی کلی طور نجات مل سکے گی۔

ساتویں گھر کا مالک سیارہ چونکہ زہرہ ہے اس لئے ماہ رواں کے دوران گھریلو ماحول گزشتہ ماہ جتنا الجھا نہیں رہے گا البتہ شریک حیات کے ساتھ کسی گھریلو مسئلے کے سبب اختلافات بڑھ جائیں گے۔ ممکن ہے کہ اس تنازعہ کا حقیقی سبب آپ کی اولاد ہی ثابت ہو کیونکہ خانہ اولاد بھی اس ماہ خاصا کمزور نظر آرہا ہے۔ اپنی جوان اولاد کی کڑی نگرانی کرتے رہئے ورنہ ان کی غلطی آپ کے لئے عذاب جان بن کر رہ جائے گی۔ بہ سلسلہ تعلیم مایوسی رہے گی۔ عشق ومحبت کے میدان میں دوڑ نہ لگایئے کرنے کا زیادہ خطرہ ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ بظاہر حالات آپ کو بڑے خوبصورت نظر آئیں گے لیکن حقیقت اس کے بالکل برعکس ہوگی اس ماہ کے نحس ستاروں کے بداثرات سے کسی حدتک محفوظ رہنے کے لئے یا صمد یا بصیر کا ورد روزانہ رات کو کم ازکم دوسوساٹھ بار کرلیا کریں۔ اس کے علاوہ نقش شرف زہرہ یا شرف زحل بنوا کر اپنے پاس رکھیں۔

خواتین: یہ مہینہ بھی آپ کے گھریلو معاملات کو مزید الجھا سکتا ہے اگر آپ نے اپنے منصوبوں پر نظر ثانی نہ کی اور اختلافات نہ بدلے تو اندیشہ ہے کہ چند ماہ قبل ہونے والی کامیابیاں ناکامی کا روپ دھار کر آپ کو پریشانیوں کے گہرے سمندر میں دھکیل دیں گی۔ تمام اسکیمیں دھری رہیں گی اور آپ کے مخالفین اپنی غیر متوقع کامیابی کا جشن گھی کے چراغ جلا کر منا سکیں گے۔

پانچویں گھر میں موجود سیارے واضح کررہے ہیں کہ حسب سابق اس ماہ بھی آپ کی اولاد آپ سے اختلاف کرے گی اور آپ کے مفادات کو پس پردہ ڈال کر اپنے اغراض ومقاصد کے تکمیل کے سلسلے میں زیادہ جدوجہد کرتی رہے گی۔ ان سے وابستہ تمام توقعات کی تکمیل کے سلسلے میں زیادہ جدوجہد کرتی رہے گی۔ ان سے وابستہ تمام توقعات دم توڑ جائیں گی۔ لہذا اب بھی وقت ہے درست فیصلہ کرنے کا حالات جائزہ حقیقی نظروں سے لیجئے۔ اپنی اولاد پر اتنا ہی بھروسہ کریں جتنا کہ درکار ہے۔ آپ سب سے زیادہ توجہ اپنے شوہر پر دیجئے انہیں ہر ممکن طریقے سے مطمئن کر کے اپنا ہم نوا بنا لیجئے تاکہ آپ کا مستقبل سنور سکے۔ ان کی خدمت پرخلوص جذبوں کے تحت کیجئے تاکہ انہیں بھی آپ کی اہمیت کا احساس ہوسکے۔

مالی پوزیشن کمزور رہے گی۔ ملازمت ترقی کا امکان نہیں ہے۔ بہ سلسلہ تعلیم مایوسی رہے گی۔ غیر شادی شدہ لڑکیوں کی منگنی ان کے والدین کی مرضی وپسند کے مطابق ہوسکے گی۔ اپنے محبوب پر قطعی بھروسہ نہ کیجئے۔ ستاروں کے بداثرات اور مخالفین کی سازشوں سے محفوظ رہنے کے لئے نقش شرف زہرہ بنوا کر اپنے پاس رکھیں۔

ماہ رواں کی ۳۔۴۔۹۔۱۰۔۱۵۔۲۱۔۲۸۔تاریخ زیادہ منحوس ثابت ہوگی۔

عرصہ پیدائش ۲۲ر سے نومبر ۲۳ دسمبر کے درمیان	
برج قوس ☆	سیارہ مشتری
منسوبہ حروف ☆	ف

آپ کے وہ معاملات جن کا تعلق جائیداد کے ساتھ ہے کچھ زیادہ ہی الجھ جائیں گے۔ اگر گزشتہ ماہ اس سلسلے میں کوئی بہتر فیصلہ ہو بھی گیا ہے تو اس ماہ وہ بدل جائے گا۔ ممکن ہے کہ آپ کو موجودہ رہائش یا کاروباری جگہ مجبور ہوکر چھوڑنی پڑجائے۔ اگر آپ پلاٹوں کی خرید فروخت کا بزنس کرتے ہیں تو پھر انتہائی عقلمندی کے ساتھ سودے کیجئے۔ کسی مخالف کی شرارت کے سبب کوئی اچھی پارٹی آپ کے خلاف ہوجائے گی ممکن ہے کہ کوئی بڑا اہم سودا بھی آپ کے ہاتھ سے نکل جائے مکان کی تعمیر یا مرمت وغیرہ کا پروگرام سردست نہ بنایئے ان معاملات کے سلسلے میں یہ پورا مہینہ منحوس ثابت ہوگا۔

تعمیراتی بزنس کے علاوہ اگر آپ کوئی اور کاروبار کرتے ہیں تو بہ فضلِ خدا اس ماہ کافی ترقی ہوگی۔ نہ صرف کاروبار وسعت اختیار کرے گا بلکہ آمدنی لیں بھی غیر معمولی اضافہ ہوسکے گا۔ اگر آپ مشترکہ بزنس بھی کرتے ہیں تو یہ مہینہ آپ کو زرکثیر سے نوازے گا۔ اس برج سے وابستہ وکیل، ڈاکٹر، انجینئر جنرل ومیڈیکل اسٹور کے مالکان، فروٹ کے تاجر اور سونے چاندی کے بیوپاری غیر معمولی استفادہ کر سکیں گے۔ شیئرز مارکیٹ سے تعلق رکھنے والے افراد بھی اگر سمجھداری سے کام لے کر سودے کریں تو انہیں بھی یہ مہینہ بہت کچھ دے سکے گا۔ کا غذ مارکیٹ والے بھی اپنی آمدنی میں غیر معمولی اضافہ کرلیں گے۔ جو کچھ موجود ہے اسے فروخت کرتے جائیں سامان اسٹاک کرنا کسی بھی وقت نقصان کا موجب بھی بن سکتا ہے۔

بارہویں گھر زحل کی موجودگی آپ کو ذہنی طور پر کافی الجھا سکتی ہے۔ چند قریبی عزیز آپ کے خلاف نت نئی سازشیں بھی کریں گے۔ خاص طور پر کوئی عورت زیادہ پریشان کرسکتی ہے۔ اگر آپ نے کسی رشتہ دار سے کچھ رقم بطور قرض لی ہوئی ہے تو اس کی ادائیگی فوری طور پر

کر دیں ممکن ہے کہ کہ اس قرضے کی وجہ سے ہی آپ کے تعلقات چند خاص رشتہ داروں سے ٹوٹ جائیں۔ اس ماہ نزدیکی سفر بھی نہ کریں دوران سفر حادثہ پیش آسکتا ہے۔ آپ کوشش یہ بھی کریں کہ کسی نہ کسی طرح تبدیلی رہائش کا مسئلہ کم از کم اس ماہ ٹل جائے۔ کیونکہ اس ماہ رہائش بدلنا (جس کا امکان زیادہ ہے) کسی بھی لحاظ سے سودمند ثابت نہ ہوگا۔ سر درد یا آنکھوں کی کوئی بیماری پریشانی میں اضافہ کا باعث بن سکتی ہے کسی اچھے معالج سے فوری رجوع کریں ورنہ یہ خطرناک صورت اختیار کر جائے گا۔ بہ سلسلہ تعلیم کامیابی ہوگی۔ بہ سلسلہ عشق ومحبت حالات بہتر رخ اختیار کریں گے۔ محبوب سے وابستہ توقعات پوری ہوں گی۔

اگر آپ اپنے والدین کو متوجہ کرائیں تو یہی من پسند فرد شریک زندگی بن جائے گا۔ شادی شدہ افراد کے گھریلو حالات خاصے بہتر رہیں گے شریک حیات آپ سے بھرپور تعاون کریں گی۔ اور لاد کی وجہ سے بھی خوشیوں میں اضافہ ہوگا۔ کسی لڑکے یا لڑکی کا رشتہ آپ اپنی مرضی کے مطابق طے کرنے میں کامیابی حاصل کرلیں گے۔ ملازمت کرنے والے حضرات قدرے پریشان رہیں گے ان کی ترقی کے امکانات کم ہیں۔ کسی اعلیٰ افسر کے ناراضگی کے سبب ملازمت کے لئے خطرات پیدا ہو جائیں گے۔ اگر آپ نے کوئی غلطی کر ڈالی ہے تو اس کا فوری ازالہ کریں ورنہ یہ مہینہ آپ کی ملازمت کو لے ڈوبے گا۔

سیاسی لیڈر صاحبان اگر یہ مہینہ خاموش اور گمنام رہ کر ہی گزار دیں تو بہتر ہے۔ بصورت دیگر وہ اپنی موجودہ آزادی سے محروم ہو جائیں گے۔ اگر آپ روزانہ صبح بعد نماز فجر کم از کم چارسودس بار یا شکور یا فتاح کا ورد کرلیں تو کافی حد تک سکون رہے گا۔ یا پھر شرف زہرہ، شرف کے موقع پر اپنے لئے بنوالیں۔ بہ فضل خداوند تعالیٰ یہ مدتوں تک ہر پریشانی سے آپ کو محفوظ رکھ سکے گی۔

خواتین: جائیداد کے کسی تنازعہ میں آپ کے قریبی عزیزان ہی مخالفت کا بازار گرم کیے رکھیں گے چنانچہ ان سازشوں وغیرہ کی بناء پر آپ کے ہاتھوں سے کوئی پلاٹ یا مکان نکل جائے گا۔ اگر آپ کرایہ دار ہیں تو پھر لینڈ لارڈ کے ساتھ جھگڑا بڑھے گا، موجودہ رہائش ہرگز نہ چھوڑیں ورنہ پریشانیوں میں مزید اضافہ ہوگا۔ اس ماہ آپ کی مالی پوزیشن مضبوط ہوگی۔ اگر آپ نے کسی کا قرضہ دینا ہے تو پھر فوری ادائیگی کرکے اس عذاب سے اپنی جان چھڑالیں اگر آپ نے یہ قرضہ ادا نہ کیا تو پھر لین دار انتہائی ہتک آمیز سلوک کرسکتا ہے۔ آپ ذہنی طور پر بھی خاصی الجھی رہیں گی۔ ادھر ادھر کی لاحاصل باتوں کے چکر میں پڑ کر اپنا کافی وقت بھی ضائع کریں گی۔

عارضہ درد سر بھی پریشانی کا باعث بن جائے گا۔ آنکھوں کا کوئی مرض بھی لاحق ہوسکتا ہے۔ پہلے ہفتہ کے دوران شریک حیات کی صحت خراب رہے گی۔ اس ماہ آپ کا گھریلو ماحول بہت زیادہ خوشگوار رہے گا۔ بہ سلسلہ کامیابی اولاد سے وابستہ توقعات پوری ہوں گی۔ غیر شادی شدہ لڑکیوں کی شادی ان کے من پسند فرد کے ساتھ طے پاسکے گی۔ مجموعی طور پر یہ مہینہ بعض امور کے سلسلے میں خاصا پریشان کن بھی ثابت ہوگا۔ ان پریشانیوں سے محفوظ رہنے کے لئے نقش شرف زہراور شرف زحل بنوا کر اپنے پاس رکھیں۔

ماہ رواں کی یکم۔۵۔۱۰۔۱۳۔۱۵۔۲۳۔۲۷۔ تاریخ زیادہ ناقص رہے گی۔

عرصہ پیدائش ۲۲ر دسمبر سے ۲۰ر جنوری کے درمیان	
برج جدی ☆	سیارہ زحل
منسوبہ حروف ☆	ج، خ، گ،

اس ماہ مخالف کی ہر خطرناک سازش کا جواب آپ سیاسی انداز سے دے کر منشاء کے مطابق کامیاب ہوسکیں گے۔ سیارہ مشتری کی سعدیت اس قسم کے تمام معاملات میں آپ کی شاندار کامیابی کا اعلان پوری زور شور کے ساتھ کر رہی ہے۔ لیکن اس بات کو بھی ذہن نشین کر لیجئے کہ اگر آپ نے مشتری کی سعدیت کا گھیرا توڑ کر سیارہ زحل کے منحوس دائرے میں خود کو داخل کر دیا تو پھر آپ بھی اپنے مزاج کو مشتعل ہونے سے نہ روک سکیں گے اور اگر ایسا ہوا تو پھر خود کو قانونی گرفت میں بھی پھنسانے کے لئے تیار رکھیں۔

گیارہویں گھر کا مالک سیارہ زحل موجود ہے۔ سیارہ شمس کی پوزیشن بھی کمزور رہے گی اس کا واضح مطلب یہی ہے کہ آپ کے کاروبار پر بھی ناکامی ومایوسی کے بادل لازمی چھائے رہیں گے۔ اب یہ آپ پر منحصر ہے کہ اپنی خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر کامیابی کے سورج کو ابھارنے میں کس حد تک کامیابی حاصل کرتے ہیں۔ ہم نے تو پہلے ہی یہ حقیقت گوش گذار کر دی ہے کہ منحوس ستارے آپ کو ہر طرف سے گھیرنے کی کوشش ضرور کریں گے۔

جیسا کہ آپ نے کسی بھی کھیل کے میدان میں یہ بات ضرور

دیکھی ہوگی کہ اچھے کھلاڑی کچھ زیادہ ہی کرتے ہیں۔ تاکہ بوکھلا کر ایسا کوئی قدم اٹھادے جس سے کہ کھیل کا سارا نقشہ ہی بدل جائے۔ لیکن اچھا کھلاڑی بھی مخالفانہ ٹیم کی ہر کوشش کو نظروں کے سامنے رکھتے ہوئے انتہائی خطرناک مگر اچھے کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے کامیابی حاصل کر ہی لیتا ہے۔ گویا یہ مہینہ بھی آپ کے ساتھ بھی کچھ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ سیارہ مشتری کی طاقتور پوزیشن آپ کو بھی بہ شکل ایک اچھا کھلاڑی میدان عمل میں لا چکی ہے۔ مخالف سیارے بھی آپ کو ہر معاملے میں مایوس اور ناکام کرنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا اچھے کھیل کا مظاہر کیجئے۔ یہ عمل زندگی کا میدان بہ فضل خدا آپ ہی کے ہاتھ رہے گا۔

بہ سلسلہ کاروبار آپ کسی دوسرے کے بنائے ہوئے پلان کو عملی شکل دینے کی غلطی نہ کریں۔ جو کچھ بھی کرنا ہے خود کریں اپنی ذاتی اسکیم (خواہ اس میں آپ کو خامی ہی کچھ نظر آئے) کو ہی عملی شکل دینے کوشش کریں۔ اس معاملہ میں کسی کا مشورہ بھی قبول نہ کیجئے۔ انشاء اللہ آپ کامیاب وکامران ہوں گے۔ اگر بزنس مشترکہ ہے تو پھر اپنے شریک کار کو چند دن آرام کرنے کا مشورہ دیں تاکہ آپ تنہا رہ کر اس کاروبار کی ساکھ بحال رکھ سکیں جو کہ منحوس ستاروں کے اثرات بد کی وجہ سے کسی بھی لمحے گر سکتی ہے۔

اس ماہ آپ کے دوستوں کی تعداد میں بھی غیر معمولی اضافہ ہوگا لیکن ان کے ہمراہ کسی جگہ بغرض سیر وتفریح ہرگز نہ جایئے۔ خصوصاً اپنے شہر یا گاؤں سے اس ماہ باہر نہ نکلیں ورنہ دورانِ سفر کسی حادثہ کی وجہ سے آپ کے زخمی ہونے کا اندیشہ موجود ہے۔

اپنے ایک دوست سے محتاط بھی رہیں۔ اس کی وجہ سے مالی نقصان پہنچ سکتا ہے۔ قریبی رشتہ داروں کے ساتھ تعلق باوجود انتہائی کوشش کے مضبوط نہ ہو سکے گا۔ خاص طور پر سسرال والے آپ کی مخالف پر کمربستہ رہیں گے۔ اس معاملہ میں جذباتی نہ ہوں بلکہ صبر واستقامت سے کام لیں۔ یہ ساری صورتحال عارضی ہے۔ اولاد سے وابستہ توقعات پوری ہوں گی۔ محبوب کی جانب سے بھی اکتاہٹ کا ہی اظہار ہوگا۔ منگنی یا شادی کا امکان نہیں ہے۔ تعلیمی پوزیشن کمزور رہے گی۔ ملازمت میں تبدیلی یا ترقی کا امکان بھی نہیں ہے۔ آپ روزانہ بعد نماز عشاء یا کریم یا رشید کا ورد کم ازکم تین سو بار کرلیا کریں۔ اس کے علاوہ نقش شرف زہرہ اور شرف مریخ بھی بنوا کر پاس رکھیں۔

خواتین: اپنی آنکھیں کھول کر اپنے اطراف بکھرے ہوئے حالات اور انسانوں کا جائزہ ضرور لیجئے جنہیں آپ اپنا سمجھ رہی ہیں وہ تو اپنے نہیں ہیں۔ اپنی معمولی خواہشوں کی تکمیل کے لئے وہ آپ کے پرسکون آشیانے کو بھی جلا دینے سے گریز نہیں کریں گے۔ یہ قریبی رشتہ دار جن کی خاطر آپ نے ماضی میں بڑی بڑی قربانیاں دی ہیں۔ ان کی تمام ضرورتیں پوری کیں شریک حیات کی بھی اس سلسلے میں آپ نے پرواہ نہیں کی آج آپ ہی کے لئے گڑھے کھود رہے ہیں۔ آپ کے خلاف ایسی سازشیں بھی کی جارہی ہیں جس کی وجہ سے شوہر صاحب بھی بدظن ہو سکتے ہیں۔ بہر حال اس اندھیرے راستے پر بھی روشنی کا ایک مینار آپ کی راہنمائی کے لئے موجود ہے۔ یعنی آپ کا دوست ستارہ مشتری۔ جو اپنی بے پناہ طاقت کے ذریعہ آپ کو ایسی بصیرت وصلاحیتوں سے مالامال رکھے گا جنہیں آپ بروئے کار لا کر مخالفانہ سازشوں کے بخئے ادھیڑ سکیں گی۔ مختصر یہ کہ آپ کوشش کریں تو حالات آپ کی گرفت میں رہ سکتے ہیں۔

شوہر صاحب پر غالب رہنے کے لئے یہ ضروری ہے انہیں خود پر غالب آنے دیجئے یہی تقاضۂ وقت وسیاست ہے۔ مالی پوزیشن درمیانہ رہے گی۔ دیگر تمام حالات بھی تقریباً بہتر ہی رہیں گے۔ اولاد سے وابستہ توقعات پوری ہوں گی۔ غیر شادی شدہ لڑکیاں تعلیم اور گھریلو امور میں دلچسپی لیں۔ منگنی یا شادی کا امکان نہیں ہے۔ اس ماہ آپ نقش شرف زہرہ بنوا کر پاس رکھیں۔

اس ماہ کی ۴-۶-۹-۱۶-۲۳-۲۸- تاریخ زیادہ منحوس ثابت ہوں گی۔

عرصہ پیدائش ۲۱ رجنوری سے ۱۹ رفروری کے درمیان	
برج دلو ☆	سیارہ زحل
منسوبہ حروف ☆	س۔ش۔ص۔ث

آپ کا کوئی دوست اگر کسی غیر قانونی کام میں ملوث ہے تو اس کا ساتھ ہرگز نہ دیں ورنہ آپ بھی پھنس جائیں گے۔ کوئی عورت بھی آپ کی پریشانی اور بدنامی کا باعث بن سکتی ہے۔ لہٰذا خود کو عشق ومحبت کے لاحاصل چکروں سے دور رکھیں تاکہ مدتوں کی بنی بنائی نیک نامی کا خاتمہ چند لمحوں میں ہی نہ ہوجائے۔ آپ کا مزاج بھی سیارہ شمس کے نویں گھر میں ہونے کی وجہ سے خاصا گرم ومشتعل رہے گا۔ چند افراد کسی بھی سلسلے میں آپ سے الجھنے کی کوشش کریں گے آپ خود کو ٹھنڈا ہی رکھیں ورنہ کسی کے ساتھ تشویشناک حد تک تعلقات خراب ہوں گے۔

سلسلہ کاروبار بنائی ہوئی کاروباری اسکیمیں بری طرح ناکام ہوں گی۔ اپنے موجودہ کاروبار میں خصوصی دلچسپی لیں۔

اس ماہ کے پہلے پندرواڑے کے دوران غیر متوقع طور پر مالی نقصان ہونے کا اندیشہ ہے۔ کاروبار نو آغاز بھی اس ماہ ہرگز نہ کریں ورنہ بجائے فائدے کے نقصان ہوجائے گا۔ البتہ کسی مشترکہ چالوں بزنس میں شمولیت اختیار کرنا چاہیں تو بہ شوق کریں لیکن اس بات کا لحاظ رکھیں کہ شریک کار کا تعلق سیارہ زحل سے ہرگز نہ ہو ورنہ دونوں ہی فریق انتہائی کوشش کے بعد بھی نقصان سے دوچار ہوسکتے ہیں۔ اس ماہ آپ کے قریبی عزیز خصوصی مدد کرنے پر آمادہ رہیں گے۔ ان کی گزشتہ غلطیوں اور خامیوں کو بھلا کر انہیں قریب آنے کا موقعہ ضرور دیجئے۔ خاص طور پر کاروباری سلسلے میں ان کی مدد آپ کے لئے انتہائی اہم اور نتیجہ خیز ثابت ہوسکتی ہے۔

اپنے اخراجات بھی بہت زیادہ گھٹا دیجئے تاکہ کچھ رقم پس انداز ہوسکے۔ حسابات سے یہ واضح ہے کہ آخری ہفتے کے دوران کسی خاص کام کے سلسلے میں آپ کو خاصی رقم کی ضرورت پڑے گی۔ اس وقت یہ جمع شدہ پونجی ہی ایک مضبوط سہارا بن کر آپ کے ساتھ دے گی۔ ہوسکتا ہے چند وجوہات کی بنا پر آپ کو قرض نہ ملے اور آپ کے خصوصی کام میں رکاوٹ پڑجائے۔ اور اگر ایسا ہوا تو آنے والا وقت آپ کو اس کوتاہی کے سلسلے میں کبھی معاف نہیں کریگا۔

آپ خواہ کوئی کاروبار کرتے ہوں اس میں الجھنیں لازمی پیدا ہونگی۔ اگر آپ کا تعلق شئرز مارکیٹ یا فلم انڈسٹری سے ہے تو بڑی سودا یا بڑا پلان ہرگز نہ بنائیں۔ ورنہ بہت زیادہ مایوسی ہوگی۔ اور اتنا بڑا نقصان ہوجائے گا جس کی کبھی آپ کو توقع بھی نہیں ہوگی۔ سونے چاندی کے بیوپاری بھی انتہائی عقل مندی اور سوچ بچار کے بعد خرید وفروخت کریں۔ اس ماہ انہیں کسی بڑے نقصان سے دوچار ہونا پڑ جائے گا۔ رشتہ داروں سے تعلقات بہتر ہوسکیں گے۔ کسی بھائی یا بہن کا رشتہ آپ کی مرضی کے مطابق بہتر جگہ طے پاسکے گا۔ بہ سلسلہ تعلیم جزوی کامیابی ہوگی۔ متعلقہ شعبہ میں داخلہ بڑی جدوجہد اور کوشش کے بعد حاصل ہوسکے گا۔ اس ماہ غیر متوقع طور پر جائیداد کا کوئی مسئلہ بہتر طریقے سے سلجھ جائے گا۔ اگر آپ ملازمت کرتے ہیں تو پھر اپنے فرائض سے غفلت نہ برتیں۔ یہ مہینہ آپ کے مخالفوں کو خوش ہونے کا موقعہ فراہم کرسکتا ہے۔ اس برج سے تعلق رکھنے والے سیاسی لیڈر صاحبان کو بھی مایوسی کا سامنا کرنا پڑے گا والدین کے ساتھ بھی اختلافات میں اضافہ ہوگا۔

شادی شدہ افراد کے گھریلو حالات کسی حد تک بہتر ہی رہیں گے۔ شریک حیات ہر معاملے میں آپ سے تعاون کریں گی۔ البتہ آپ کا اپنا مزاج اکثر اوقات گرم رہے گا۔ آپ کے غلط قسم کے احکامات ومطالبات کی وجہ سے گھریلو فضا خراب بھی ہوسکتی ہے۔ لہٰذا خود کو کنٹرول میں رکھنے کی کوشش کرتے رہیں۔ تاکہ کم از کم گھریلو خوشیاں تو آپ کو توقع کے مطابق حاصل ہوتی رہیں۔

شریک حیات کی صحت بھی خراب رہے گی۔ آپ بھی گاہے بگاہے علیل رہیں گے۔ دماغی مرض بھی لاحق ہوسکتا ہے۔ راہ چلتے یا گاڑی چلاتے ہوئے کوئی حادثہ بھی پیش آسکتا ہے۔ غیر شادی شدہ افراد کی منگنی کا امکان ہے۔ مجموعی طور پر یہ مہینہ آپ کے لئے زیادہ بہتر ثابت نہ ہوسکے گا۔ روزانہ رات کو یا وکیل یا عزیز کا ورد کم از کم تین سو ساٹھ بار کرلیا کریں۔ اس کے علاوہ اس ماہ نقش شرف زہرہ اور شرف زحل بنوا کر پاس رکھیں۔

خواتین: اگر کوئی شخص آپ سے کچھ رقم بطور قرض مانگے تو ہرگز نہ دیجئے ورنہ یہ چھوٹی سی بات افسانے کا روپ دھار کر آپ کی بدنامی کا باعث بن جائیگی۔ اپنی سہیلیوں سے بھی دور رہنے کی کوشش کرلیں۔ اس ماہ آپ کی کوئی سہیلی ہی اندرونی مخالف بن کر آپ کے خلاف نت نئی افواہیں پھیلائے گی۔ ہوسکتا ہے کہ وہ آپ کو بلیک میل بھی کرنے کی کوشش کرے۔ اگر ایسا ہوا تو خاموشی کے ساتھ اس کا غلط مطالبہ تسلیم کرنے کی بجائے تمام حالات سے اپنے سرپرستوں کو آگاہ کردیجئے تاکہ اس مصیبت سے ہمیشہ کے لئے آپ کا پیچھا چھوٹ جائے۔ قریبی رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات مزید مضبوط ہوں گے۔

کسی بھائی کی مدد سے آپ اپنا کوئی اہم الجھا ہوا مسئلہ بہ آسانی حل کرسکیں گی۔ مالی فائدہ حاصل ہونے کی بھی توقع ہے۔ گھریلو ماحول خاصہ بہتر رہے گا۔ شریک حیات ہر معاملے میں آپ سے تعاون کرنا چاہیں گے البتہ آپ کی جانب سے سرد مہری کا مظاہرہ ہوسکتا ہے۔ کیونکہ سیارہ شمس کی نویں گھر موجودگی آپ کے مزاج کو وقتاً فوقتاً گرم رکھے گی۔ اپنے مزاج کی تلخی کو ختم کردیں۔ تاکہ گھریلو خوشیوں میں کمی نہ آسکے۔ اولاد کی وجہ سے خوشی حاصل رہے گی۔ اپنے اخراجات کم کریں ورنہ مقروض ہوجائیں گی۔ صحت خراب رہنے کا اندیشہ ہے۔

غیر شادی شدہ لڑکیوں کی منگنی کا اس ماہ امکان ہے۔اس ماہ نقش شرف زہرہ لازمی بنوالیں۔

ماہ رواں کی یکم۔۴۔۵۔۶۔۱۰۔۲۱۔۲۴۔۲۷ تاریخ زیادہ نحس ہیں۔

عرصہ پیدائش ۲۰ر سے فروری، ۲۰ر مارچ کے درمیان	
برج حوت ☆	سیارہ مشتری
منسوبہ حروف ☆	د، چ

ستارے آپ کو اس ماہ کے دوران کوئی غیر ملکی سروس بھی دلا رہے ہیں۔یہ غیر ملکی سروس آگے جا کر کس حد تک آپ کیلئے فائدہ مند ثابت ہوگی اس بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے ہاشمی روحانی مرکز سے مقررہ فیس ادا کر کے زائچہ بنوالیجئے۔اس برج سے تعلق رکھنے والے سیاسی یا سماجی کارکن بھی عقل و ہوش کا قائم رکھ کر اپنے فرائض انجام دیں اس ماہ کے پہلے بیس دنوں کے دوران سرزد ہونے والی چند عقلی غلطیاں ماضی میں ہونے چند اچھے کاموں کو بھی داغدار کر دیں گی۔ہوسکتا ہے کہ کسی مقتدر شخصیت کے ساتھ اختلاف ہو جانے کے سبب آپ سے وہ مقام بھی چھن جائے جس پر کہ آپ فائز ہیں۔اندھا دھن بے ربط بیان بازی کر کے اپنی وقعت عوامی نظروں میں بھی نہ گرجائیے اس طرح آپ اپنا سیاسی وسماجی مستقبل بھی تاریک کر بیٹھیں گے۔بہتر یہی ہے کہ ماہ رواں خاموش رہ کر حالات جائزہ لیتے ہوئے ہی گزار دیں اسی میں آپ کی بھلائی ہے۔

پیٹ یا سینے کی کوئی بیماری پریشانی کا سبب بن سکتی ہے اپنے علاج کی جانب سے غفلت نہ برتیں ورنہ مرض شدت اختیار کرتا چلا جائے گا۔اس برج سے وابستہ کاروباری لوگ بہت فائدے میں رہیں گے۔پہلے گھر کا مالک مشتری اچھی پوزیشن رکھتے ہوئے نویں گھر براجمان ہے چنانچہ پورے یقین کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ آپ کا کاروبار بہت زیادہ وسعت اختیار کر جائے گا۔آپ کی تیار کردہ اشیا کی مانگ میں غیر معمولی اضافہ ہوگا۔اگر یہ سلسلہ کاروبار کوئی غیر ملکی فرم معاہدہ کرنا چاہے تو بہ شوق آمادہ ہوجائیں کہ یہی وہ بہترین چانس ہے جس کا آپ مدتوں سے انتظار کر رہے ہیں۔

اس برج سے تعلق رکھنے والے ریکارڈنگ ایجنٹوں کو کوئی خاصی بڑی ڈیمانڈ ملے گی جس کی بدولت وہ اپنے بنک بیلنس میں غیر معمولی اضافہ کرسکیں گے۔مشترکہ بزنس بھی بہ فضل خدا بہتر نتائج کی بنیاد ہو سکتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ آپ کے شریک کار کا تعلق بھی اسی برج حوت سے ہو۔زحل اس ماہ کے دوران آپ کی کمائی ہوئی دولت فضول کاموں کی نذر کر دے گا۔کسی مقدمہ کی وجہ سے بھی نہ صرف اخراجات میں اضافہ ہوگا بلکہ شہرت بھی متاثر ہوجائے گی۔مخالفین کی تعداد بھی بڑھے گی۔کسی پرخلوص دوست کی مدد سے آپ کو الجھا ہوا اہم مسئلہ بھی حل کرسکیں گے۔مکان یا پلاٹ کے سلسلے میں بنایا ہوا کوئی پلان عملی شکل اختیار کرے گا۔اس سلسلے میں آپ کی دیرینہ آرزو لازمی پوری ہوگی۔رشتہ داروں سے تعلقات بدستور حسب سابق رہیں گے۔کسی بھائی سے بھی فائدہ حاصل ہوگا۔بہ سلسلہ تعلیم معیار بلند نہ ہوسکے گا۔شادی شدہ افراد کے گھریلو حالات تو قدرے بہتر رہیں گے البتہ رشتہ داروں کی زیادہ آمد ورفت یا شریک حیات کی بیماری کے سبب اخراجات میں غیر معمولی اضافہ ہوسکتا ہے۔اولاد کی وجہ سے پریشانی بدستور حسب سابق لاحق رہے گی۔عشق ومحبت کے کسی چکر میں انتہائی بدنامی کا اندیشہ ہے۔محبوب کی جانب سے بھلائی کی کوئی توقع نہ رکھیں آخری ہفتے منگنی کا امکان تو ہے لیکن منگنی خلاف منشاء ہوگی۔دیگر حالات بھی تقریباً گزشتہ ماہ کی طرح ہی رہیں گے۔روزانہ صبح بعد نماز فجر یا رزاق یافتاح کا ورد کم از کم چار سو دس بار کرنا بہتر ثابت ہوگا۔اگر مناسب سمجھیں تو شرف زہر یا شرف زحل کے مبارک موقعہ پر نقش خاص بنوالیجئے۔

خواتین :آپ کی سہیلیوں کی تعداد میں کسی سہیلی کی پرخلوص مدد کے سبب آپ کا کوئی اہم گھریلو مسئلہ حل ہوسکے گا۔ہوسکتا ہے کہ کسی سہیلی کی کوششوں کے سبب آپ کو زر کثیر بھی حاصل ہوجائے۔اگر آپ کا کوئی ذاتی کاروبار ہے تو پھر یہ مہینہ سابقہ ہونے والے نقصان کی تلافی کر سکے گا۔کاروبار نو کا آغاز اس ماہ بہت زیادہ فائدے کا سبب بن سکتا ہے۔خصوصاً گارمنٹ یا بیوٹی سینٹر وغیرہ کا بزنس نتیجہ خیز ثابت ہوسکتا ہے آمدنی تو بہت زیادہ ہوگی لیکن اخراجات بھی خاصے بڑھ جائیں۔رشتہ داروں کے ساتھ توازن بن ہی رہے گی۔کسی نئی رشتہ داری کے قائم ہونے کا بھی امکان ہے۔گھریلو ماحول قدرے بہتر ہی رہے گا۔لیکن شوہر کی صحت گاہے بہ گاہے خراب رہے گی۔آپ اپنا مزاج بھی ٹھنڈا رکھنے کی کوشش کریں۔جذباتی نقطۂ نظر کے تحت گھریلو امور کا کوئی فیصلہ آپ کے لئے ہی تکلیف کا سبب بن سکتا ہے۔شوہر کے ساتھ اپنا برتاؤ درست رکھیں اولاد کی جانب سے کوئی نہ کوئی پریشانی ضرور رہے گی۔

راہِ طریقت

تصوف وسلوک

قسط نمبر:۸

ازقلم: حضرت مولانا پیر ذوالفقار علی نقش بندی مدظلہ العالی

خانقاہوں کا قیام

انسان کی ظاہری آنکھ کی بینائی کو بصارت کہتے ہیں اور باطنی آنکھ کی بینائی کو بصیرت کہتے ہیں۔ خواہشات نفسانی کی پیروی کرنے سے انسان کی بصیرت چھن جاتی ہے اور دل اندھا ہوجاتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِیْ فِی الصُّدُوْرِ.

بے شک آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ سینوں میں دل اندھے ہوجاتے ہیں۔

امام نسفیؒ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

ای فما عمیت ابصارهم عن الابصار بل قلوبهم عن الاعتبار، ولكل انسان اربع اعين. عينان فی الرء س وعينان فی القلب. فاذا ابصر ما فی القلب وعمی ما فی الراس لم يضره. وان ابصر ما فی الراس وعمی ما فی القلب لم ينفعه.

(تفسیر نسفی جلد دوم، صفحہ:۱۰۷۹، آیت نمبر:۴۶)

پس ان کی آنکھیں دیکھنے سے اندھی نہیں ہوئیں بلکہ دل عبرت حاصل کرنے سے اندھے ہوئے اور ہر انسان کی چار آنکھیں ہیں، دو سر میں اور دو دل میں۔ جب دل کی آنکھیں بینا ہوں تو سر کی آنکھوں کا اندھا پن نقصان دہ نہیں ہوتا اور اگر سر کی آنکھیں بینا ہوں اور دل کی اندھی ہوں تو یہ نقصان دہ ہے۔ سچ ہے کہ دل اندھا ہو تو چمک دار آنکھیں کچھ فائدہ نہیں دیتیں۔ بقول شخصے۔

دل بینا بھی کر خدا سے طلب
آنکھ کا نور دل کا نور نہیں

ذکر اللہ ایسا تریاق ہے جو اندھے دلوں کو بینا بلکہ مردہ دلوں کو زندہ کردیتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اِعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ یُحْیِ الارض بَعْدَ مَوْتِهَا قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ. (سورۃ الحدید: آیت نمبر:۱۷)

جان لو کہ بے شک اللہ تعالیٰ زندہ کرتا ہے زمین کو اس کے خشک ہونے کے بعد، تحقیق ہم نے بیان کردی ہیں، تمہارے لئے نشانیاں تاکہ تم سمجھو۔

اس آیت کی تفسیر میں امام نسفیؒ لکھتے ہیں۔

قيل هذا تمثيل لاثر الذكر فی القلوب وانه يحييها كما يحی الغيث الارض. (تفسیر نسفی جلد سوم، صفحہ:۱۶۱۷)

کہا گیا ہے کہ اس آیت میں ایک تمثیل بیان کی جارہی ہے کہ ذکر کا دل پر اثر ہوتا ہے اور ذکر سے دل اسی طرح زندہ ہوجاتے ہیں، جس طرح بارش کے پانی سے زمین زندہ ہوجاتی ہے۔

وہ جگہیں جہاں خوابیدہ دلوں کو جگانے کے لئے یعنی اندھے دلوں کو بینا کرنے کے لئے اور مردہ دلوں کو زندہ کرنے کے لئے ذکر اللہ کی تعلیم دی جاتی ہے وہ خانقاہیں کہلاتی ہیں، کتاب وسنت سے ان خانقاہوں کے قیام کے دلائل بیان کئے جاتے ہیں۔

قرآن مجید سے دلائل

دلیل نمبر۱: ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَیُذْكَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ یُسَبِّحُ لَهٗ فِیْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ رِجَالٌ لَّا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ. (سورۂ نور، آیت:۳۷)

☆ اس آیت کا ربط ماقبل آیت سے بیان کرتے ہوئے حضرت

مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ لکھتے ہیں۔

"اب آگے یہ بتلاتے ہیں کہ وہ اہل ہدایت کون لوگ ہیں اور نور ہدایت یعنی کہ وہ روشنی کہاں ملتی ہے؟ سوجتلاتے ہیں کہ روشنی مسجدوں اور خانقاہوں میں ملتی ہے، جہاں صبح وشام اللہ کا ذکر ہوتا ہے۔"

(معارف القرآن جلد۵، صفحہ:۱۳۲)

☆چند سطور کے بعد لکھتے ہیں۔

"وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ" (ان گھروں میں اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے) اس میں تسبیح وتہلیل اور تلاوت قرآن پاک اور دیگر اذکار سب داخل ہیں۔ان گھروں سے مسجدیں اور خانقاہیں مراد ہیں۔

(معارف القرآن جلد۵ صفحہ:۱۳۲)

دلیل نمبر۲: ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِى سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِى الْاَرْضِ. (سورۂ بقرہ: آیت نمبر:۲۷۳)

مفسرین اس آیت کی وضاحت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"الذین احصروا فی سبیل اللّٰہ" ھو الذین احصرھم الجھاد فمنعھم من التصرف، لا یستطیعون، لاشتغالھم بہ، ضربا فی الارض للکسب وقیل ھم اصحاب الصفۃ"

(تفسیر نسفی جلد اول، صفحہ ۱۹۰)

☆شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ لکھتے ہیں کہ:

"احصروا فی سبیل اللّٰہ" جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلیم پائے اور شب وروز یاد الٰہی میں بہت سے صحابی گھر بار چھوڑ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہتے تھے، جن کے فیض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام عالم کو منور کیا۔

(تفسیر حقانی جلد دوم، صفحہ ۱۸)

☆حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ لکھتے ہیں کہ:

"احصروا فی سبیل اللّٰہ" جو خدا کی راہ میں مقید اور پابند ہیں یعنی دین کی خدمت اور علوم ظاہری اور باطنی کے حاصل کرنے میں مشغول ہیں۔قرآن کریم حفظ کرتے ہیں اور علم دین سیکھتے ہیں اور ظاہری اور باطنی دشمنوں کے جہاد میں لگے ہوئے ہیں۔ظاہری دشمن سے کفار مراد ہیں اور باطنی دشمن سے نفس امارہ مراد ہے۔جس طرح کافروں کی گردن کشی کے لئے جہاد وقتال بزرگ ترین عبادت ہے، اسی طرح نفس کشی کے لئے مجاہدات اور ریاضات بھی عظیم ترین عبادت ہے۔حدیث میں ہے۔"المجاھد من جاھد نفسہ"

(معارف القرآن جلد اول، صفحہ:۳۱۴)

☆حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ لکھتے ہیں۔

"احصروا فی سبیل اللّٰہ" (ان فقراء کے لئے جن کو راہ خدا میں روک دیا گیا ہے، یعنی ظاہری اور باطنی علوم کی تحصیل یا جہاد میں مشغول ہیں)(تفسیر مظہری جلد دوم، صفحہ:۷۷)

☆سید امیر علی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

"عرائس میں کہا کہ "قولہ للفقراء اللذین احصروا فی سبیل اللّٰہ" اس میں ایسے لوگ بھی شامل ہیں جنہوں نے اللہ عزوجل کی مجلس مراقبہ میں اپنے نفسوں کو روک رکھا ہے۔لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِى الْاَرْضِ. "یعنی اپنی معاش وحوائج ضروریہ تلاش کرنے کے واسطے اپنی مجالس مراقبہ سے جدا نہیں ہوتے ہیں۔اس جہت سے کہ ان پر حال کا زور ہے اور ذکر الٰہی ان پر غالب ہے اور اپنے مولیٰ کے مشاہدہ میں مستغرق ہیں اور محبت ان پر شدت سے اور عشق کثرت سے طاری ہے کہ ان کو کمائی میں مشقت کی استطاعت نہیں رہی۔"

(مواہب الرحمٰن جلد اول، صفحہ:۹۰)

دلیل نمبر۳: ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا.

(سورۂ کہف، آیت نمبر:۲۸)

آپ اپنے کو ان لوگوں کے ساتھ مقید رکھا کیجئے جو صبح وشام (یعنی علی الدوام) اپنے رب کی عبادت محض اس کی رضا جوئی کے لئے کرتے ہیں اور دنیا کی زندگی کی رونق کے خیال سے آپ کی آنکھیں (یعنی توجہات) ان سے نہ ہٹنے پائیں اور آپ اس شخص کی اطاعت نہ کریں جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہشات کی پیروی کرتا ہے اور اس کا معاملہ حد سے بڑھ چکا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ اصحاب صفہ جیسے درویشان اسلام اور اہل خرقہ یعنی گدڑی اور کمبل پوشوں کی مجالست، مدارات اور خاطر داری کا حکم دیتے ہیں، یہ درویشان اسلام صبح وشام اللہ کے ذکر اور دعا میں مشغول ہیں

اور ہمارے مخلص بندے ہیں اور اصحاب کہف کا نمونہ ہیں۔

عن عبدالرحمن بن سهل ابن حنيفؓ قال نزلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو فى بعض ابياته واصبر نفسك مع الذين يدعون ربهم بالغدة والعشى. فخرج يلتمسهم فوجد قوما يذكرون الله فيهم ثائر الراس وجاف الجلد وذو الثوب الواحد فلما راهم جلس وقال الحمد الله الذى جعل فى امتى من امرنى ان اصبر نفسى معهم.

(اخرجہ ابن جریر والطبرانی وابن مردویہ کذا فی الدر)

حضرت عبدالرحمٰن بن سہلؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم دولت کدہ میں تھے کہ آیت "واصبر نفسك" نازل ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کے نازل ہونے پر ان لوگوں کی تلاش میں نکلے۔ ایک جماعت کو دیکھا کہ اللہ کے ذکر میں مشغول ہے۔ بعض لوگ ان میں بکھرے ہوئے بالوں والے ہیں اور خشک کھالوں والے اور صرف ایک کپڑے والے ہیں۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو ان کے پاس بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے میری امت میں ایسے لوگ پیدا فرمائے کہ خود مجھے ان کے پاس بیٹھنے کا حکم ہے۔

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ فرمایا۔ "تم ہی لوگوں کے ساتھ زندگی ہے اور تمہارے ہی ساتھ مرنا ہے یعنی مرنے جینے کے رفیق اور ساتھی تم ہی لوگ ہو۔" ایک حدیث میں ہے کہ حضرت سلمان فارسیؓ وغیرہ حضرات صحابہ کرامؓ کی جماعت ذکر اللہ میں مشغول تھی کہ نبی علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا میں نے دیکھا کہ رحمت الٰہی تم لوگوں پر اتر رہی ہے تو میرا بھی جی چاہا کہ آ کر تمہارے ساتھ شرکت کروں۔ ان ہی جیسے احکام سے صوفیہ نے استنباط کیا ہے کہ خانقاہیں قائم کی جائیں جہاں سالکین اسی طرح بیٹھ کر ذکر کر سکیں، جس طرح اصحاب صفہ کیا کرتے تھے۔ حضرت عباسؓ سے روایت ہے۔

"وقف رسول الله صلى الله عليه وسلم على اصحاب الصفه فراى فقرهم وجهدهم وطيب قلوبهم فقال ابشروا يا اصحاب الصفه فمن بقى من امتى على النعت الذى انتم عليه راضيا بما فيه فانه من رفقائى فى الجنة." (کشف المحجوب)

ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب صفہ پر تشریف لائے۔ آپ نے ان کے فقر اور مشقت کو محسوس کیا تو فرمایا۔ اے اہل صفہ خوش ہو جاؤ جو شخص میری امت میں سے تمہاری صفت پر رہنا پسند کرے گا وہ بہشت میں میرا ساتھی ہوگا۔

خانقاہوں میں رہ کر اصحاب صفہ کی طرز پر زندگی گزارنے والے "اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ" پر عمل پیرا ہونے والے اور "وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا" کا مصداق بننے والے ذاکرین کے لئے مبارک باد ہے۔ درحقیقت قلوب کے اجتماع کو اللہ جل جلالہ کی رحمت اور رأفت کے متوجہ کرنے میں خاص دخل ہے، اسی وجہ سے جماعت کی نماز مشروع ہوئی اور یہی بڑی وجہ ہے کہ عرفات کے میدان سب حجاج بیک حال ایک میدان میں اللہ کی طرف متوجہ کئے جاتے ہیں۔ اسی لئے مشائخ کو حکم دیا گیا کہ وہ ایسے عاملین کے ساتھ بیٹھنے میں کوتاہی نہ کریں۔ حضرت کاندھلویؒ آیت کریمہ "واصبر نفسك" کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

"عالم شریعت اور شیخ طریقت پر لازم ہے کہ فقراء کی صحبت اور مجالست کو نعمت سمجھے اور اپنی مجلس کو عام رکھے۔"

(معارف القرآن جلد ۴، صفحہ ۴۱۴)

پس ثابت ہوا کہ خانقاہوں کے قیام کا مقصد انہی احکام پر عمل پیرا ہونا ہے۔

خوشا مسجد و مدرسہ خانقاہے
کہ در وے بود قیل وقال محمدؐ

احادیث سے دلائل

دلیل نمبر۱: ایک حدیث پاک میں وارد ہے۔

"عن ابى هريرة وابى سعيدؓ انهما شهدا على رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال لا يقعد قوم يذكرون الله الا حفتهم الملائكة وغشيتهم الرحمة ونزلت عليهم السكينة وذكرهم الله فيمن عنده" (اخرجہ احمد و مسلم والترمذی)

حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت ابوسعیدؓ دونوں حضرات اس کی گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ارشاد فرماتے تھے کہ جو جماعت اللہ کے ذکر میں مشغول ہو، فرشتے اس جماعت کو سب طرف سے گھیر لیتے ہیں۔ رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور سکینہ ان پر

نازل ہوتی ہے اور اللہ جل شانہ ان کا تذکرہ اپنی مجلس میں (تفاخر کے طور پر) فرماتے ہیں۔

دلیل نمبر ۲: ایک حدیث پاک میں وارد ہے۔

"عن انسؓ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من قوم اجتمعوا یذکرون اللہ لا یریدون بذلک الا وجھہ الا ناداھم مناد من السماء ان قوموا مغفورا لکم قد بدلت سیاتکم حسنات." (رواہ احمد والطبرانی)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو لوگ اللہ کے ذکر کے لئے مجتمع ہوں اور ان کا مقصود صرف اللہ ہی کی رضا ہو تو آسمان سے ایک فرشتہ ندا کرتا ہے کہ تم لوگ بخش دیئے گئے اور تمہاری برائیاں نیکیوں سے بدل دی گئیں۔

خانقاہی ماحول میں رہنے والے لوگوں کے لئے یہ حدیث عظیم خوشخبری ہے۔

دلیل نمبر ۳: ایک حدیث پاک میں وارد ہے۔

"عن ابی الدرداءؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیبعثن اللہ اقواما یوم القیمۃ فی وجوھھم النور علی منابر اللؤلؤ یغبطھم الناس لیسوا بانبیاء ولا شھداء فقال اعرابی حلھم لنا نعرفھم قال ھم المتحابون فی اللہ من قبائل شتی وبلاد شتی یجتمعون علی ذکر اللہ یذکرونہ"

(اخرجہ الطبرانی باسناد حسن)

حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بعض قوموں کا حشر ایسی طرح فرمائیں گے کہ ان کے چہروں پر نور چمکتا ہوگا۔ وہ موتیوں کے منبروں پر ہوں گے لوگ ان پر رشک کرتے ہوں گے۔ وہ انبیاء اور شہدا نہیں ہوں گے۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ان کا حال بیان کر دیجئے کہ ہم ان کو پہچان لیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ لوگ ہوں گے جو (دنیا میں) اللہ کی محبت میں مختلف جگہوں اور خاندانوں سے آ کر ایک جگہ جمع ہو گئے ہوں اور اللہ کے ذکر میں مشغول ہوں۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریاؒ اس حدیث کے حوالے سے لکھتے ہیں۔ "آج خانقاہوں کے بیٹھنے والوں پر ہر طرح کا الزام ہے، ہر طرف سے فقرے کسے جاتے ہیں، آج انہیں جتنا دل چاہے برا بھلا کہہ لیں، کل جب آنکھ کھلے گی اس وقت حقیقت معلوم ہوگی کہ یہ بوریوں پر بیٹھنے والے کیا کچھ کما کر لے گئے۔ جب وہ ان منبروں اور بالا خانوں پر ہوں گے۔" (فضائل ذکر، صفحہ ۳۴)

فسوف تری اذا انکشف الغبار
الفرس تحت رجلک او حمار

(عنقریب جب غبار ہٹ جائے گا تو معلوم ہوگا کہ آپ گھوڑے پر سوار تھے یا گدھے پر)

عقلی دلیل: اگر دنیا میں طب جسمانی کی تعلیم نہ ہو اور نہ کوئی اس کی درسگاہ ہو تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ دنیا جسمانی بیماریوں سے پر ہو جائے گی اور کوئی طبیب اور معالج نہیں ملے گا۔ اسی طرح اگر طب روحانی کی کوئی درسگاہ نہ ہو تو دنیا روحانی مریضوں یعنی کفر و الحاد اور معصیت والے لوگوں سے بھر جائے گی۔ خانقاہیں ان ہی روحانی امراض کے شفا خانے ہیں۔ ان شفا خانوں سے دوائے دل ملتی ہے، دل کی بیماریوں کا علاج ہی تمام پریشانیوں کا حل ہے۔

بقول شخصے ؂

دل مردہ دل نہیں ہے اسے زندہ کر دوبارہ
کہ یہی ہے کہ امتوں کے مرض کہن کا چارہ

رہی یہ بات کہ کوئی شخص کفر و معصیت کو بیماری ہی نہ سمجھتا ہو تو اس سے ہمارا خطاب نہیں۔ ایسے شخص کے لئے دفتروں کے دفتر بیکار ہیں۔

ان اہل اللہ کو اللہ تعالیٰ اجر عظیم عطا فرمائے، جنہوں نے آج کے ظلمت و معصیت کے دور میں بھی صحیح خانقاہی نظام کو زندہ رکھا ہوا ہے۔

اللّٰھُمَّ ثبتنا علی طریقتھم وارزقنا من برکتھم واحشرنا فی زمرتھم۔

اے اللہ! ہمیں ان کے طریقہ پر ثابت قدم رکھیں، اور ان کی برکات سے ہمیں نوازیں اور ان ہی کے ساتھ ہمارا حشر و نشر فرمائیے۔

اس ماہ کی شخصیت

ادارہ

از: نظام آباد

زبیر احمد قاسمی

والدین: شریفہ بی، جنید احمد

قابلیت: دارالعلوم دیوبند سے فراغت

تاریخ پیدائش: ۱۸؍ ستمبر ۱۹۸۲ء

آپ کا نام ۸ حروف پر مشتمل ہے، ان میں سے ۵ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں اور ۳ حروف نقطے والے ہیں۔ عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں ایک حرف آبی ۲ حرف بادی۔ تین حرف خاکی اور دو حرف آتشی ہیں۔ بہ اعتبار اعداد اور بہ اعتبار تعداد آپ کے نام میں خاکی حروف کو غلبہ حاصل ہے۔

آپ کا نام دو جزء پر مشتمل ہے۔ نام کا پہلا جزء آبی حرف سے شروع ہوتا ہے اور نام کا دوسرا جزء آتشی حرف سے شروع ہوتا ہے اور آب اور آتش میں زبردست دشمنی ہے۔ اس لئے آپ کی زندگی میں ہمیشہ نشیب و فراز کا شکار رہے گی، کبھی آپ کا جوش و خروش آگ کے مثل ہو جائے گا جس کی تپش دوسرے بھی محسوس کریں گے اور کبھی آپ برف کی طرح ٹھنڈے ہو جائیں گے۔

آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۲۷۲، مرکب عدد ۱۱ اور آپ کے نام کا مفرد عدد ۲ ہے۔ ۲ کا عدد حیا اور وفا کا آئینہ دار مانا گیا ہے، یعنی جس کا عدد ۲ ہوگا اس میں وفا بھی ہوگی اور حیا بھی۔ ۲ عدد کے لوگ ساتھ نبھانے کی صلاحیت رکھتے ہیں، یہ جس کا دامن پکڑتے ہیں بس پکڑ ہی لیتے ہیں، ان سے وابستگی کے بعد پیچھا چھڑانا آسان نہیں ہوتا، ان میں شرم ہوتی ہے یہ بے حیائی اور بے غیرتی سے حتی الامکان محفوظ رہتے ہیں۔ دو عدد کے لوگ آرٹ اور فنون لطیفہ کے شوقین ہوتے ہیں، انہیں قدرتی مناظر سے بہت دلچسپی ہوتی ہے، انہیں کسی قدر موسیقی سے بھی لگاؤ ہوتا ہے، انہیں سیر و تفریح کا شوق ہوتا ہے، لیکن یہ اپنے ہر ذوق اور اپنے ہر رجحان میں راہِ اعتدال پر قائم رہتے ہیں۔ ان کے دشمنوں اور حاسدین کی تعداد بہت ہوتی ہے، لیکن اپنی خاموشی اور سنجیدگی کو بروئے کار لا کر سب سے بچ بچا کر گزر جاتے ہیں، انہیں بچوں سے بہت پیار ہوتا ہے، بچہ کسی کا بھی ہو یہ اس کو بہ نظر شفقت دیکھتے ہیں۔

۲ عدد کے لوگوں میں صبر و تحمل ہوتا ہے، اس لئے پیش آنے والی مشکلات پر بہ آسانی قابو پالیتے ہیں، چونکہ ۲ عدد کے لوگ دور اندیش اور حکمت عملی سے پوری طرح بہرہ ور ہوتے ہیں، اس لئے یہ اپنی زندگی کو شریفانہ طریقے سے گزارنے کو پسند نہیں کرتے ہیں اور بے وجہ کے اختلافات سے خود کو حتی الامکان دور رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ۲ کا عدد دوستی اور اپنائیت کا مظہر ہوتا ہے۔ ۲ عدد کے لوگوں کی صحت میں تغیر پیدا ہوتا رہتا ہے، یہ کبھی جسمانی طور پر ایک جیسے نہیں رہتے، کبھی تندرست محسوس ہوتے ہیں اور کبھی مختلف بیماریوں میں مبتلا نظر آتے ہیں۔ حد تو یہ ہے کہ ۲ عدد کے لوگ کبھی تو اسے ہشاش بشاش دکھائی دیتے ہیں کہ جیسے کبھی انہیں کسی بیماری نے چھوا ہی نہ ہو اور کبھی ایسے نظر آتے ہیں کہ جیسے صدیوں سے بیمار ہوں، یہ حساس بھی بہت ہوتے ہیں اور ان کی بڑھی ہوئی حس انہیں حالات سے اور واقعات سے متاثر ہونے پر مجبور کرتی ہے۔ یہ لوگ اگرچہ تنہائی پسند ہوتے ہیں، لیکن ان کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ یہ ہر جگہ نمایاں نظر آئیں اور لوگ ان کو منفرد تسلیم کریں، اگرچہ شرمیلے ہوتے ہیں، لیکن لوگوں کا منظورِ نظر بننے کی خواہش رکھتے ہیں۔

۲ عدد کے لوگ کسی کے احسان تلے دبنے کو پسند نہیں کرتے، البتہ دوسروں پر احسان کرنا ان کی عادت ہوتی ہے اور یہ چاہتے ہیں کہ لوگ ان کے ممنون و مشکور رہیں، یہ ان کی ایک ادا ہوتی ہے۔ ان کی زندگی میں اکثر یہ بھی ہوتا ہے کہ کام یہ خود کرتے ہیں اور ان کا سہرا یہ دوسرے لوگوں کے سروں پر باندھ دیتے ہیں۔

۲ عدد کے لوگ مہمان نواز ہوتے ہیں، ان کی مہمان نوازی ضرب المثل ہوتی ہے، چونکہ آپ کا مفرد عدد ۲ ہے، اس لئے یہ تمام خصوصیات کم بیش آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی، آپ کے دل و دماغ میں ایک طرح کا اضطراب اور بے چینی رہتی ہے جو آپ کو پرسکون رہنے نہیں دیتی، آپ

جھگڑوں سے بہت نفرت کرتے ہیں، لیکن جھگڑوں میں مبتلا ہوجانا آپ کی تقدیر کا ایک حصہ ہوتا ہے، آپ اچھے دوست ثابت ہوتے ہیں، آپ کا کردار بھی معیاری ہے لیکن چونکہ آپ حد سے زیادہ حساس واقع ہوئے ہیں، اس لئے ہر بات کا اثر قبول کرلینا آپ کی مجبوری ہے۔

۲ عدد کی ایک خاصیت عروج وترقی بھی ہے، یعنی آپ عروج وترقی میں سب سے آگے نکل سکتے ہیں، لیکن آپ سب سے آگے نکل نہیں پاتے، کیوں کہ آپ کی بڑھی ہوئی حس اور آپ کا قوی ترین لاشعور آپ کو بڑھنے نہیں دیتا، آپ کو بے چین اور مضطرب مزاج آپ کو اونچی پرواز کرنے سے روکتا ہے۔ آپ کو میدان ترقی میں گھوڑے دوڑانے کے لئے اپنے مزاج میں تبدیلی پیدا کرنی چاہئے۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۲، ۱۱، ۲۰ اور ۲۹ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام انجام دینے کی کوشش کیجئے، انشاء اللہ کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔ آپ کا لکی عدد ۸ ہے، اس عدد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو بطور خاص فائدہ پہنچائیں گی، آپ کی دوستی ۷ اور ۹ عدد کے لوگوں کے ساتھ بھی خوب جمے گی، جب کہ ایک، ۳، ۴ اور ۶ عدد کے لوگ آپ کے لئے عام سے ثابت ہوں گے، یہ وقت اور حالات کے ساتھ ساتھ آپ کے لئے مفید یا مضر ثابت ہوں گے، لیکن عمر کے کسی بھی حصے میں آپ کے لئے نہ بہت زیادہ مفید ہوں گے اور نہ بہت زیادہ مضر، البتہ ۵ عدد کے لوگ آپ کو غیر معمولی نقصان پہنچا سکتے ہیں، اس لئے دوراندیشی کا تقاضہ یہ ہے کہ آپ ۵ عدد کی چیزوں اور شخصیتوں سے حتی الامکان محترز رہیں، اسی میں آپ کی بھلائی ہے۔ آپ کا مرکب عدد ۱۱ ہے، یہ غیر موافق عدد ہے، اس عدد کی وجہ سے آپ دوسروں سے فریب کھاسکتے ہیں اور آپ کی زندگی میں ایسی مشکلات بھی کھڑی ہوسکتی ہیں جو جان لیوا ثابت ہوں، زندگی کے نشیب وفراز پر قابو پانے کے لئے آپ کو اپنے اسم اعظم کا ورد رکھنا چاہئے۔

آپ کا اسم اعظم "یاواسع" ہے۔ ۱۲۷ مرتبہ عشاء کے بعد پڑھنے کا معمول بنائیں، انشاء اللہ زندگی کی بے شمار الجھنوں سے نجات ملے گی۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۶، ۱۲ اور ۱۷ ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں، کیوں کہ اگر آپ ان تاریخوں میں کوئی اہم کام کریں گے تو ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔

آپ کا برج سنبلہ اور ستارہ عطارد ہے۔ بدھ کا دن آپ کے لئے اہمیت رکھتا ہے، جمعہ اور اتوار بھی آپ کے لئے مبارک ثابت ہوں گے، البتہ پیر کا دن آپ کے لئے موافق نہیں ہے۔

پکھراج، نیلم اور پنا آپ کی راشی کے پتھر ہیں، ان پتھروں کے استعمال سے آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب آسکتا ہے، ان میں سے کسی بھی پتھر کو ساڑھے ۴ ماشہ کی چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر اپنے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی میں پہن لیں اور یہ یقین رکھیں کہ یہ پتھر اللہ کے حکم سے آپ کو فائدہ پہنچائے گا۔

جنوری، فروری اور جولائی میں اپنی صحت کا خیال بطور خاص رکھیں، ان مہینوں میں اگر کوئی معمولی درجہ کی بیماری بھی لاحق ہو تو فوراً اس کے علاج کی طرف دھیان دیں، ہرگز ہرگز غفلت نہ برتیں۔

عمر کے کسی بھی دور میں خدانخواستہ آپ کو السر، پھیپھڑوں کے امراض، معدے کی بیماریاں، جوڑوں کا درد، شانوں کا درد، امراض کمر، پتے اور گردے کے امراض لاحق ہوسکتے ہیں۔

سبز اور آسمانی رنگ آپ کے لئے مبارک ہیں، ان رنگوں کو لباس اور گھر کے پردوں کے معاملے میں فوقیت دیں، اس سے آپ کو انشاء اللہ فائدہ پہنچے گا۔

آپ کے نام میں ۵ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے مجموعی اعداد ۱۵۳ ہیں، اگر ان میں اسم ذات کے اعداد بھی شامل کرلئے جائیں تو کل اعداد ۲۱۹ ہوجاتے ہیں۔

ان کا نقش مربع اس طرح بنے گا اور یہ نقش انشاء اللہ بہت جلد سارے امور میں آپ کے لئے مفید ثابت ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۹	۸۲	۸۶	۷۲
۸۵	۷۳	۷۸	۸۳
۷۴	۸۸	۸۰	۷۷
۸۱	۷۶	۷۵	۸۷

آپ کے مبارک حروف پ اور غ ہیں، ان حروف سے شروع ہونے والی ہر چیز اور ہر جگہ آپ کے لئے انشاء اللہ مفید ثابت ہوگی۔

آپ کا مفرد عدد یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ کے اندر ساتھ نبھانے کی زبردست صلاحیت موجود ہے، وفا اور حیا سے آپ کے قدرتی رشتے ہیں جو کسی بھی دور میں کسی بھی حال میں پامال نہیں ہوتے، آپ کے اندر رشک ورقابت کے جذبات بھی پائے جاتے ہیں جو آپ کو دوسروں سے ممتاز رکھتے ہیں، آپ کے اندر غور وخوض کی صلاحیتیں بھی موجود ہیں، آپ سادہ مزاج اور سادہ لوح ہیں، سادگی آپ کی زندگی اور مزاج کا ایک حصہ ہے، شرمیلا پن بھی آپ کی فطرت کا ایک حصہ ہے، آپ کے دل ودماغ میں ایک طرح کی بے چینی ہمیشہ رہتی ہے، آپ دوسروں کی طرف جلد مائل ہوجاتے ہیں، آپ دوسروں پر جلد بھروسہ کرلیتے ہیں، جو ایک طرح کی نادانی ہے۔

آپ کے اندر تعمیری خوبیاں یہ ہیں: جذبۂ رفاقت، دوسروں پر بھروسہ، قوت صبر وضبط، مزاج کی سادگی، تحمل، باریک بینی، ہمدردی، وفاداری، حیا اور مقبولیت عام۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں: دوسروں پر جلد یقین کرلینا، کسی تاثر کی وجہ سے بدل جانا، معمولی درجہ کا حسد، بے وجہ کا شرمیلا پن، خواہ مخواہ کی بے چینی، مزاج میں سکون، ٹال مٹول کی فطرت، ہر وقت کا فکر وتردد۔

ہر انسان کے اندر خوبیاں اور خامیاں دونوں ہی موجود ہوتی ہیں، لیکن اچھے انسان وہ ہوتے ہیں جو مسلسل اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کی کوشش کرتے رہیں اور اپنی خامیوں سے پیچھا چھڑانے کی جدوجہد بھی جاری رکھیں۔ آپ کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ انسان کی پہچان اس کی خوبیوں اور خامیوں ہی کی بنا پر ہوتی ہے، کچھ لوگ اپنی برائیوں کی وجہ سے پہچانے جاتے ہیں اور کچھ لوگوں کی پہچان ان کی اچھائیاں بنتی ہیں۔ آپ اس بات کی کوشش کریں کہ آپ کو آپ کی زندگی میں اور آپ کے فوت ہونے کے بعد آپ کی اچھائیوں اور خوبیوں کی وجہ سے یاد رکھا جائے اور خوبیوں کی وجہ سے آپ دوسروں سے ممتاز رہیں۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

۷۸۶

		۹۹
	۲	۸۸
	۱۱	

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک دو بار آیا ہے، جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ اپنے خیالات کا اظہار اچھی طریقہ سے کرسکتے ہیں، آپ بزنس اور پبلک کو تفریحات تک پہنچانے میں اچھی مہارت رکھتے ہیں اور خشک ماحول کو اپنی صلاحیتوں سے سنجیدگی کے ساتھ تر کرسکتے ہیں۔

اس چارٹ میں دو کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کے اندر قوت فہم وادراک خاصی حد تک موجود ہے، لیکن آپ حد سے زیادہ حساس بھی ہیں اور یہ آپ کے لئے بسا اوقات اذیت ناک ثابت ہوسکتا ہے، کیوں کہ ہر بات کی گہرائی میں جانے سے اذیت کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ ۳ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کبھی کبھی تخیل سے لاپرواہ ہوجاتے ہیں، ریاضی اور حساب سے معاملے میں آپ کمزور ہیں، یہ کمزوری آپ کو کئی بار خسارے سے دوچار کرچکی ہے، آپ کے چارٹ میں ۴، ۵، ۶ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ روزمرہ کے کاموں میں آپ تساہل سے کام لیتے ہیں، اپنی تمناؤں کا اظہار کرتے ہوئے ہچکچاتے ہیں، گھریلو کاموں سے آپ کی لاپرواہی آپ کے لئے نئے نئے مسئلے کھڑی کرسکتی ہے، اس لئے آپ گھریلو ذمہ داریوں سے کبھی نظریں چرانے کی غلطی نہ کریں۔

۷ کی غیر موجودگی یہ بتاتی ہے کہ آپ خود اعتمادی کی دولت سے پوری طرح بہرہ ور نہیں ہیں، آپ اکثر کاموں میں دوسرے کی مدد اور سہارے کا انتظار کرتے ہیں۔ آپ کے چارٹ میں ۸ دو بار آیا ہے، جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ دوسروں کی صلاحیتوں کو جانچنے کی مہارت رکھتے ہیں۔ آپ کے چارٹ میں ۹ بھی دو بار آیا ہے جو یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ کے مزاج میں ڈرامائی اور تخلیقی استعداد موجود ہے اور آپ اکثر جذباتیت کا شکار ہوجاتے ہیں جس سے گریز کرنا آپ کے لئے ضروری ہے۔ آپ کے چارٹ کی درمیانی لائن بالکل خالی ہے، یہ لائن خالی ہونے کی وجہ سے قوت ارادی کے فقدان کو ظاہر کرتی ہے، گھریلو زندگی میں مسائل کھڑے ہوسکتے ہیں، دوسروں سے بہت سی توقعات وابستہ کرنے کا رجحان زیادہ پایا جاتا ہے، آپ کے دستخط آپ کی احساس کمتری کی چغلی کھاتے ہیں، جب کہ آپ کا فوٹو آپ کی محرومی کا احساس دلا رہا ہے۔ یہ ایک علمی اندازہ ہے، امید ہے کہ آپ اس سے بھرپور استفادہ کریں گے۔

☆☆☆☆☆

طب و صحت

ایک مفید سلسلہ

ایک نظر ادھر بھی

حکیم امام الدین ذکائی

خارش

(ITCH)

خارش، کھجلی میں نمک کا استعمال نقصان دہ ہے۔ اس میں پھل اور سبزیاں مفید ہیں۔ پھلوں، سبزیوں کے استعمال سے خون کا کھار عنصر بڑھ جاتا ہے۔ کھار عنصر کا بڑھنا اچھی صحت عطا کرتا ہے۔ خارش، کھجلی کے مریض کا نمک بند کر کے پھل، سبزیاں بغیر ذائقہ بڑھائے یعنی ان میں کچھ بھی نہ ڈالیں، کچا ہی کھائیں، بہت فائدہ ہوگا۔

غذا سے علاج

لیموں: لیموں چوسیں اور ناریل کے تیل میں لیموں کا رس ملا کر مالش کریں، خارش میں بہت فائدہ ہوگا۔

ہرڑ: پسی ہوئی ہرڑ دو چمچ دو گلاس پانی میں اُبال کر چھان لیں، اس کے گرم پانی سے جہاں خارش ہوتی ہو، اس کو دھوئیں، رومال بھگو کر پونچھ لیں، اس سے خارش ہونا بند ہو جائے گی۔

چمیلی کا تیل: اس میں لیموں کا رس برابر مقدار میں ملا کر مالش کرنے سے خشک خارش میں بہت فائدہ ہوتا ہے۔ چمیلی کے تیل میں کافور ملا کر مالش کرنے سے خارش مٹ جاتی ہے۔

لہسن: لہسن کو تیل میں اُبال کر مالش کرنے سے خارش میں فائدہ ہوتا ہے، یہ خون کو بھی صاف کرتا ہے۔

گیہوں: گیہوں کا آٹے کا لیپ کرنے سے جلد کے امراض، داد، خارش، ٹیس والا پھوڑا، پھنسی اور آگ میں جلے ہوئے زخموں میں فائدہ ہوتا ہے۔

اڑد کی دال: اڑد کی دال کو دہی کے ساتھ پیس کر لگانا خارش میں مفید ہے۔

چنا: چنے کے آٹے کے بغیر نمک کی روٹی ۲۴ دن تک کھانے سے داد، خارش دور ہو جاتے ہیں۔

دودھ: دودھ میں پانی ملا کر روئی کے پھاہے سے جسم پر لگائیں، تھوڑی دیر بعد غسل کر لیں، اس سے خارش مٹ جاتی ہے۔

ناریل: ناریل کے تیل میں لیموں کا رس ملا کر مالش کرنے سے خارش کم ہو جاتی ہے۔

زیرہ: زیرے کو پانی میں اُبال کر اس پانی سے نہانے سے بدن کی خارش اور پت دور ہو جاتی ہے، یہ آزمودہ ہے۔

سیاہ مرچ: سیاہ مرچ پیس کر گائے کے دودھ کے ساتھ لینے سے ہر طرح کی خارش یا زہر کا اثر دور ہو جاتا ہے۔

نیم: اس کے استعمال سے خون صاف ہوتا ہے۔ صبح ۲۵ گرام نیم کے پانی کا رس لینا مفید ہے۔

دوب: تل کے تیل میں دوب کا رس ملا کر مالش کرنے سے خارش دور ہوتی ہے۔ ایک پاؤ تل کے تیل میں ۲۴ گرام دوب کا رس ملا کر آگ پر پکا کر ٹھنڈا ہونے پر چھان کر اگر ایک ہفتہ تک مالش کی جائے تو جسم پر کوئی بھی جلد کا مرض ہو اس سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔

سرخ مرچ: خارش اور جلد کے امراض میں سرخ مرچ میں پکایا تیل لگانا مفید ہوتا ہے۔

تلسی: خارش پر تلسی کے پتوں کا رس اور لیموں کا رس ہم وزن ملا کر لگانے سے وہ ٹھیک ہو جاتی ہے۔

تلسی کے پتوں کا رس ۱۲۵ گرام، ناریل کا تیل ۱۲۵ گرام۔ دونوں کو ملا کر ہلکی آنچ پر گرم کریں، جب تیل رہ جائے تو گرم تیل میں ہی ۱۲ گرام موم ڈال کر ہلائیں۔ بس مرہم تیار ہے۔ پھنسی، خارش پر لگانے سے اس میں بہت فائدہ ہوتا ہے۔

سونف: سونف اور دھنیا برابر مقدار میں پیس لیں، اس میں ڈیڑھ گنا گھی اور دو گنی چینی ملا کر رکھ لیں، صبح و شام تیس تیس گرام کھائیں، ہر قسم کی خارش میں اس سے فائدہ ہوتا ہے۔

پھٹکڑی: تولیدی اعضاء پر خارش ہو، تو گرم پانی میں پھٹکڑی ملا کر اس سے دھوئیں۔

ٹماٹر: ٹماٹر کا رس ایک چمچ، ناریل کا تیل دو چمچ ملا کر مالش کریں، پھر گرم پانی سے غسل کریں، خارش مٹ جائے گی۔

جمیقند: خارش جمیقند کی سبزی کھانے سے ٹھیک ہو جاتی ہے، اسے لمبے عرصے تک کھائیں۔ بتھوا ساگ: روزانہ بتھوا ساگ اُبال کر نچوڑ کر اس کا رس پئیں اور سبزی کھائیں۔ بتھوے کے اُبلے ہوئے پانی سے زخم دھوئیں۔ کچے بتھوے کا رس چار حصے، ایک حصہ تل ملا کر گرم کرکے پانی جلا کر تیل کی مالش کریں۔

مونگ: چھلکے سمیت مونگ کی دال اتنے پانی میں بھگوئیں کہ وہ اس پانی کو جذب کر لے۔ دو گھنٹے بھگونے کے بعد اسے پیس کر خارش پر لگائیں، فائدہ ہوگا۔

گڑ: خون خرابی کے مریضوں کو چینی کی جگہ گڑ کی چائے، دودھ، لسی میں لیں، اس سے خون صاف ہو کر خارش دور ہوگی۔

اجوائن: خارش ہونے پر اجوائن پیس کر لیپ کریں، اجوائن کو پانی میں اُبال کر اس پانی سے دھوئیں۔

شکر: جن کو کھجلی ہو، وہ چینی یا چینی سے بنی چیزیں، مٹھائی، کافی وغیرہ نہ کھائیں، کھجلی ٹھیک ہو جائے گی۔

کافور: ۱۰ گرام کافور کو ۱۰۰ گرام ناریل کے تیل میں ملا کر لگانے سے خارش میں فائدہ ہوتا ہے، تیل کو تھوڑا سا گرم کرکے کافور ملائیں، کافور میں جلد کو بے حس کرنے کی خوبی ہے، جس سے خارش جلدی بند ہو جاتی ہے۔

نیم: کھجلی ہونے پر نیم کا تیل یا پانی نمولی میں پیس کر لگائیں۔ ۲۵ گرام نیم کی پتیوں کا رس پینے سے فائدہ ہوتا ہے، یہ کچھ دن روزانہ کریں۔

کیل، مہاسے

(ACNES)

زیادہ تر جوانی میں چہرے پر چھوٹی چھوٹی پھنسیاں نکلتی ہیں، اس سے چہرہ بدصورت ہو جاتا ہے، اسے کیل، مہاسے کہتے ہیں، مہاسے ہارمونز کی خرابی، پیٹ کی خرابی، جلد کی صفائی میں کمی سے ہوتے ہیں۔ مہاسے چکنی جلد پر نکلتے ہیں۔ اس لئے چہرے پر چکنی کریم، تیل نہیں لگانے چاہئیں۔ مہاسوں کو ہاتھ سے پھوڑنے سے نشان بن جاتے ہیں۔ علاج کے دوران پیٹ صاف رکھیں، قبض نہ ہونے دیں تو جلدی فائدہ ہوگا۔

مہاسوں کا تعلق کھانے پینے کی غلط عادات سے ہے، جیسے بے قاعدہ غذا، غیر مطلوبہ غذا، اسٹارچ آمیز غذا یا پھر چینی یا چکنی خوردنی اشیاء کی زیادتی۔ اگر پیٹ اپنا کام صحیح طریقے سے نہیں کرتا، تو بیکار چیزوں کو جتنی جلدی باہر آ جانا چاہئے، وہ اتنی جلدی باہر نہیں آتیں اور خون میں زہریلے عناصر پھیل جاتے ہیں۔ زائد کوشش کی صورت میں جلد کی ایک کوشش یہ بھی رہتی ہے کہ بیکار چیزوں کو جسم سے باہر نکالے، اور جب یہ عمل بند ہو جاتا ہے، تو ایسی حالت کا نتیجہ ہے، مہاسے۔

مہاسوں کی دوسری وجوہات: زیادہ مقدار میں چائے، کافی، شراب، تمباکو، ذہنی تناؤ، ماہواری کی خرابی وغیرہ۔

غذا سے علاج

مہاسے دور کرنے کے لئے شروع میں ایک ہفتہ پھلوں کا استعمال کرنا چاہئے۔ اس دوران دن میں تین بار کھانا کھانا چاہئے۔ کھانے کی صورت میں انگور، اناناس، انار وغیرہ موسم کے مطابق پھل کھانے چاہئیں، کیلا سائیٹرک کھار والے پھل، ڈبہ بند پھل وغیرہ ممنوع ہیں۔ پانی میں لیموں نچوڑ کر (بغیر چینی) پینا چاہئے، اس دوران کم از کم دو بار گرم پانی پینا چاہئے۔ ایک ہفتے بعد مریض کو متوازن غذا کھانی چاہئے۔ ہر ماہ تین دنوں تک صرف پھلوں کو ہی کھانا چاہئے۔

کھانے، جن میں اسٹارچ یا چکنائی زیادہ ہو، ان سے بچنا چاہئے۔ ساتھ ہی ساتھ گوشت، چینی، تیز چائے یا کافی، اچار، ریفائنڈ، پروسیڈ غذا، سافٹ ڈرنکس، آئس کریم، سفید چینی اور میدے سے بنی چیزیں نہیں کھانی چاہئیں۔ مہاسوں کے علاج کے لئے ''وٹامن اے'' کا کامیابی سے استعمال کیا گیا ہے۔

کیل مہاسوں کے داغ نہ ہوں اور پرانے داغوں کو مٹانے کے لئے ''وٹامن ای'' کا استعمال ضروری ہے۔ جہاں تک مقامی علاج کا تعلق ہے، سب سے پہلے جلد کے چھیدوں کو کھولنے کے لئے گرم پانی سے جلد کو پونچھنا چاہئے اور بعد میں ٹھنڈے پانی سے، دھوپ اور ہوا کے

غسل سے خاص فائدہ ہوتا ہے، لیموں کے رس سے متاثرہ حصوں کو صاف کرنے سے خاص فائدہ دیکھا گیا ہے۔

پودینہ: اگر چہرہ داغ، مہاسوں سے بگڑ گیا ہے، تو روزانہ پودینے کو پیس کر اس کا لیپ کریں، ایک ماہ میں چہرہ خوبصورت ہو جائے گا۔

چھاچھ: بیسن کو چھاچھ میں گوندکر چہرے پر لیپ کریں، مہاسے ٹھیک ہو جائیں گے۔

سیاہ مرچ: ۲۰ سیاہ مرچ، گلاب کے پانی میں پیس کر رات کو چہرے پر لگائیں اور صبح کو گرم پانی سے دھوئیں، اس سے کیل، مہاسے، جھائیاں صاف ہو کر چہرہ چمکنے لگتا ہے۔

ٹماٹر: ملتانی مٹی پیس کر ٹماٹر کے رس میں گوندھ کر پیسٹ بنالیں، چہرے پر اس کا لیپ کر کے تیس منٹ تک رہنے دیں، اس کے بعد گرم پانی سے دھوئیں۔

ٹماٹر کا رس ایک گلاس روزانہ پینے سے مہاسے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

نیم: نیم جلد کے تیل کو نکالتی ہے، چہرے کو نیم کے صابن سے دھوئیں۔

نیم کے پتے اُبال کر اس سے بھی چہرہ دھو سکتے ہیں، اس سے جلد چکنی نہ ہونے سے مہاسے نکلنا کم ہو جاتے ہیں۔

بادام: چہرے پر خاص کر آنکھوں کے آس پاس بادام کا تیل ملیں، اس سے چہرے پر جھریاں نہیں پڑیں گی۔

دو بادام پیس کر آدھا چمچ شہد اور دو چمچ ہلکے گرم دودھ میں ملا کر چہرے اور ہاتھوں پر ملیں، بیس منٹ بعد دھوئیں، جلد ملائم ہو جائے گی۔

نارنگی: نارنگی کے خشک چھلکے پانی میں پیس کر چہرے پر ملنے سے مہاسے دور ہو جاتے ہیں۔

لیموں: گرم دودھ پر جمنے والی ملائی ایک چمچ پر لیموں نچوڑ کر چہرے پر ملنے سے مہاسے مٹ جاتے ہیں۔

لیموں کے رس کو چار گنا گلیسرین میں ملا کر چہرے پر رگڑنے سے کیل، مہاسے مٹ جاتے ہیں، چہرہ خوبصورت نکل آتا ہے۔ سارے جسم پر رگڑنے سے جلد ملائم اور چکنی ہو جاتی ہے۔

مسور کی دال: مسور کی دال اتنے پانی میں بھگوئیں کہ وہ بھیگ کے اس پانی کو جذب کرلے، پھر اسے پیس کر دودھ میں ملا کر صبح و شام دو بار چہرے پر لگائیں، ملیں۔ رات کو سوتے وقت جائفل اور سیاہ مرچ، دونوں کچے دودھ میں پیس کر چہرے پر لگائیں۔

اجوائن: ۳۰ گرام اجوائن باریک پیس کر ۲۵ گرام دہی میں ملا کر پھر پیس کر رات کو مہاسوں پر لگائیں، صبح گرم پانی سے چہرہ دھوئیں، مہاسے مٹ جاتے ہیں۔

تلسی: تلسی کے پتوں کا رس اور لیموں کا رس برابر مقدار میں ملا کر لگانے سے جھائیاں، سیاہ دھبے اور مہاسے ٹھیک ہو جاتے ہیں، اس کے تین گھنٹے بعد تلسی کے پتے پیس کر مکھن میں ملا کر چہرے پر ملیں۔

جائفل: چہرے پر سیاہ دھبے یا مہاسے ہونے پر جائفل کو دودھ میں گھسا کر مکھن میں ملا کر چہرے پر لگائیں۔ پانی: صبح گھاس پر پڑا پانی اوس لگانے سے مہاسے نکلنے بند ہو جاتے ہیں۔

زیرہ: زیرے کو اُبال کر اس پانی سے چہرے دھونے سے چہرہ خوبصورت ہو جاتا ہے۔

خسرہ

(MEASLES)

یہ بچوں کو ہونے والی چھوت کی بیماری ہے، ایک بچے سے دوسرے بچے تک تیزی سے پھیلتی ہے۔ اس کی وجہ ایک قسم کا وائرس تسلیم کیا گیا ہے، جو سانس کے عمل کے ذریعہ ایک سے دوسرے تک پھیلتا ہے، اس کی خاص علامات میں بچے کو چھینکیں، ناک سے پانی بہنا، آنکھیں سرخ، لگاتار کھس کھس کی آواز سے خشک تیز کھانسی ہوتی ہے۔ لگاتار کھانسی سے بچہ کھانستا رہتا ہے۔ بخار ۱۰۳ سے ۱۰۴ تک پہنچ جاتا ہے۔ بخار شروع ہونے کے تیسرے دن سے چہرے چھاتی پر سرخ دانے دکھائی دینے لگتے ہیں۔ دانے نکل آنے کے بعد جیسے جیسے دانے ختم ہونے لگتے ہیں، بخار کھانسی بھی کم ہونے لگتی ہے۔ خسرہ میں کبھی کبھی نمونیہ بھی ہو جاتا ہے۔ مریض بچے کے پاس دوسرے بچوں کو نہیں آنے دینا چاہئے۔

غذا سے علاج

لونگ: خسرہ نکلنے پر لونگ کو گھسا کر شہد کے ساتھ دینے سے خسرہ ٹھیک ہو جاتا ہے۔ یہ نسخہ خاص پر اثر ہے۔

آنولہ: خسرہ نکلنے کے بعد جسم میں جلن، خارش ہو تو خشک آنولے

کو پانی میں اُبال کر ٹھنڈا ہونے پر روزانہ جسم دھوئیں۔ خسرہ کی جلن، خارش دور ہو جائے گی۔

مکھن: خسرے سے جسم میں گرمی ہو، تو مکھن اور مصری برابر مقدار میں ملا کر دو چمچ صبح روزانہ چٹائیں۔

ہکلانا، تتلانا، لکنت

(STAMMERING)

بولتے وقت کچھ حروف کو ٹھیک طرح سے ادا نہ کر پانا ہکلانا یا تتلانا کہلاتا ہے۔ بولنے میں کام آنے والے پٹھوں کے اعصابوں کا کنٹرول خراب ہونے سے حروف کو ادا کرنے میں فوراً رکاوٹ ہو جاتی ہے اور یہ بار بار ہوتی رہتی ہے۔ زبان اور ہونٹوں کی ضروری رفتار جو بولنے میں ہوتی ہے، مشکل سے مکمل ہوتی ہے اور ساتھ ہی گلے میں آواز پیدا ہو جاتی ہے، جس سے تتلانا پڑتا ہے، یہ مشکل زیادہ تر کچھ ہی حروف جیسے الف، ب، ٹ، ڈ، گ، ک کے لفظ کے شروع ہوتے ہیں، تو ان کو ادا کرنے میں ہوتی ہے۔ ان کی تتلائی ہوئی آواز جیسے کبوتر کا تبوتر ادا ہوتا ہے۔ یہ حرف لفظ کے درمیان ہوتا ہے، تو ٹھیک بولے جا سکتے ہیں۔ تتلانے والے کو ان الفاظ کی صحیح ادا کرنے کے لئے سکھانے کی باقاعدہ مشق کرائیں اور سانس کو روکنے کی مشق کرانی چاہئے۔ آہستہ آہستہ بولنے اور بغیر گھبراہٹ کے بولنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

غذا سے علاج

آنولہ: بچوں کا ہکلانا، تتلانا آنولہ چبانے سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔ زبان پتلی ہو کر بولی صاف ہو جاتی ہے۔

بادام: روزانہ بارہ بادام بھگو کر، چھیل کر، پیس کر آدھی چھٹانک مکھن کے ساتھ کچھ ماہ کھانے سے تتلانا، ہکلانا ٹھیک ہو جاتا ہے۔

دس بادام کی گری، دس سیاہ مرچ، حسب ذائقہ مصری۔ سب کو بہت باریک پیس کر چاٹنے سے ہکلانا، تتلانا ٹھیک ہوتا ہے۔

دارچینی: دارچینی چبانے، چوسنے سے تتلانا ٹھیک ہوتا ہے۔

چھوہارہ: سوتے وقت چھوہارا دودھ میں اُبال کر کھائیں، اسے کھانے کے دو گھنٹے بعد تک پانی نہ پئیں، اس سے تیکھی، بھونڈی آواز صاف ہو جائے گی۔

طنزیہ مضمون

اذانِ بت کدہ

ابوالخیال فرضی

اگرچہ بت ہیں اماموں کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

صوفی اذا جاہ کے برادر خورد صوفی ہل من مزید تقریبات میں شرکت کرنے کے بڑے ہی شوقین ہیں۔ یہ کسی تقریب میں بغیر دعوت نامے کے تو نہیں جاتے لیکن یہ دعوت نامے کسی نہ کسی تکڑم سے وصول ضرور کرلیتے ہیں۔ چونکہ ضرورت سے زیادہ دوراندیش ہیں اس لئے اپنی خداداد حکمتوں کو بروئے کار لاکر اس طرح دعوت نامے اینٹھ لیتے ہیں کہ جو لوگ انہیں اپنے دائیں ہاتھ سے دعوت نامہ دیتے ہیں تو ان کے بائیں ہاتھ کو خبر نہیں ہوتی۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نہ تو ان ہی کی کوئی رسوائی ہوتی ہے ورنہ ہی دعوت نامہ تھمانے والے پر کوئی حرف آتا ہے۔ اللہ کی قسم ایسے ایسے طریقوں سے دعوت نامہ حاصل کرتے ہیں کہ مجھ جیسے افلاطون لوگوں کو بھی ایک دعوت نامہ حاصل کرلینے پر کئی کئی بار رشک آتا ہے۔ دو چار ہفتے پہلے کی بات ہے کہ صوفی ہل من مزید میرے گھر آئے اور فرمانے لگے کہ جمن قریشی کے صاحب زادے کی عوت ہے، بھئی بہت دھوم دھام سے شادی کررہا ہے، سنا ہے کہ ستر قسم کی ڈشیں کھانے میں ہوں گی، بھئی جب سے یہ خبر کانوں میں پڑی ہے دل ودماغ مضطرب اور بے چین ہیں۔

آخر کیوں؟ میں نے انہیں حیرت سے گھورا تھا۔

بھائی ایسے ایسے مزیدار کھانے بنیں اور ہم محروم رہیں، بھائی یہ تو ہم سے نہیں ہوسکے گا، یہ کہہ کر انہوں نے ایک عجیب انکشاف کیا۔

اور ہم نے تو یہاں تک سنا ہے کہ کئی فرشتوں تک کو مدعو کیا جارہا ہے، وہ اللہ میاں کی اجازت سے ان کی دعوت میں شرکت کررہے ہیں اور ان کی زیارت سے فیض یاب ہونے کے لئے دور دراز سے جوق در جوق آنے کے لئے پرتول رہے ہیں۔

آپ صبر کریں۔'' میں نے انہیں تسلی دی۔''

اس خوشی کے موقع پر صبر نہیں ہوسکتا، صبر تو رنج وغم کے موقع پر ہوتا ہے اور پھر صبر کرنا کیا ہمارے ہی نصیب میں لکھا ہوا ہے۔ صوفی آؤں تو جاؤں کہاں، صوفی دل پھینک، مولوی تو چل میں آیا، صوفی الم ترکیف وغیرہ جیسے اولیاء وقت اور مشائخ زمانہ بیوی بچوں سمیت پدھار رہے ہیں، آپ ان لوگوں کو صبر وضبط کی تلقین کیوں نہیں کرتے۔ یہ سب تو اللہ والے ہیں، یہ تو کھائے پیئے بغیر بھی صحت مند رہ سکتے ہیں، لیکن مجھ جیسے فنافی الطعام جیسے لوگ جو کلوواشربوا کے بغیر سانس لینا بھی حرام سمجھتے ہیں ہم کو اس طرح کی تقریبات میں مدعو کیوں نہیں کیا جاتا۔

آپ مجھ سے کیوں مناظرہ کررہے ہیں۔'' میں نے جھلاتے ہوئے کہا۔'' آپ ان لوگوں کے گھروں پر چڑھائی کیوں نہیں کرتے جو اپنی تقریبات میں آپ جیسے صوفیائے وقت کو دانستہ نظر انداز کردیتے ہیں، میں نے سنا ہے کہ آپ کی دعوت تو ایک بار سونیا گاندھی نے بھی کی تھی؟

جی ہاں۔ اور مجھے بلانے کے لئے لال بتی کی گاڑی بھی بھیجی تھی۔

ماشاء اللہ۔ تو کیا آپ گئے تھے۔

جب انہوں نے اتنے پیار سے بلایا تھا تو جانا تو پڑتا، میں گیا بھی اور خوب سیر ہوکر کھایا بھی چلتے ہوئے انہوں نے کچھ نذرانہ بھی عطا کیا تھا، لیکن.........

لیکن کیا؟

لیکن یہ تو ایک سچے خواب کی بات ہے، یہ خواب ہم نے ماہ مبارک میں سحر سے پہلے دیکھا تھا۔

اس خواب کی تعبیر صوفی قلزم میاں نے یہ دی تھی کہ اس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ ایک دن تمہاری دعوت سونیا گاندھی کے گھر ہوگی اور آپ کو اعزاز واکرام کے ساتھ بلایا جائے گا، آپ تعبیر کا انتظار کریں۔

مگر صوفی جی۔'' میں نے اپنی بے نور داڑھی پر ہاتھ پھیرتے

ہوئے کہا۔" بعض بزرگوں کی رائے یہ ہے کہ اس طرح کے خوابوں کی تعبیر مرنے کے بیس سال کے بعد ظاہر ہوتی ہے۔

کیوں یہ بے شگونی کی باتیں کر رہے ہو۔ صوفی مل من مزید خفا سے ہو گئے۔

پھر میں نے ان کے موڈ کو فریش کرنے کی نیت سے کہا۔ آپ کیا چاہتے ہیں؟ آپ یہ بتایئے۔

آپ جو چاہیں گے میں آپ کی خوشی کے لئے وہ کروں گا اور آپ کی مدد کروں گا، خواہ مجھے کتنے ہی پاپڑ بیلنے پڑیں۔

اس وقت صرف ایک عدد دعوت نامہ اور آپ مجھے جمن قریشی کے گھر تک پہنچا دیجئے، انشاء اللہ دعوت نامہ تو میں اچھی طرح وصول کرلوں گا۔

چلئے آپ بھی کیا یاد رکھیں گے۔ میں نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ میں آپ کے ساتھ چلتا ہوں، وہ خوش ہو گئے اور میں نے دیکھا ان کی داڑھی کا ایک ایک بال خوشی سے تھرتھرانے لگا۔

لیکن آپ جمن قریشی کے گھر جا کر کہیں گے کیا؟

کچھ بھی کہہ دیں گے۔ جب منہ میں زبان ہے، تو انسان کچھ بھی بول سکتا ہے، آپ بتائیں کہ آپ کس طرح دعوت نامہ وصول کریں گے؟

وہ بولے، میری صلاحیتوں کا اندازہ آپ موقع پر کیجئے۔

تھوڑی دیر کے بعد ہم دونوں جمن قریشی کے گھر پہنچ گئے، جمن قریشی کی حویلی میں شادی کی تیاریاں چل رہی تھیں۔ ہر طرف قہقہے اُبل رہے تھے، عورتیں بھی پردے اور حیا سے بے پرواہ ہو کر اِدھر اُدھر سرگشت کر رہی تھیں، بے شمار نابالغ بچے اس طرح شور وغل مچا رہے تھے جیسے وہ شادی کا مطلب سمجھنے کی کوشش کر رہے ہوں، کچھ بوڑھے بھی براجمان تھے وہ حسرت بھری نظروں سے اِدھر اُدھر کچھ اس طرح دیکھ رہے تھے جیسے انہیں یہ افسوس کھائے جا رہا ہو کہ ہمارے دور میں یہ رنگ رلیاں کیوں نہیں تھیں۔ کچھ بوڑھے تو بے چارے اس طرح ہنس رہے تھے جس طرح ان سے جوانی کا سود وصول کیا جا رہا ہو، میں سب کو معنی خیز نظروں سے دیکھتا ہوا اس طرف چل دیا جہاں غیر متوقع طور پر کچھ پڑھے لکھے لوگ سنجیدگی سے بیٹھے ہوئے تھے اور کسی کاغذ پر کچھ کانٹ چھانٹ کر رہے تھے۔ دراصل یہاں دعوت ناموں کی ترتیب دی جا رہی تھی۔

کارڈ پر لکھا تھا النکاح من سنتی۔ میں نے کارڈ اٹھا کر کہا۔

کم سے کم مسلمانوں کے چھاپے ہوئے کارڈ دیکھ کر تھوڑی دیر کے لئے سہی یہ احساس ہو جاتا ہے کہ ہم کوئی سنت ادا کرنے جا رہے ہیں۔ ورنہ کسی شادی میں آغاز سے لے کر انجام تک کوئی سنت دکھائی نہیں دیتی۔

کیا فرمایا؟ ایک نوجوان نے جو کارڈ کو لفافے میں داخل کرنے کی ذمہ داریاں ادا کر رہا تھا اور دوسرے ہاتھ میں اس کے سگریٹ تھی، جس سے وہ لطف اندوز ہو رہا تھا، چونک کر بولا۔

میں نے اس کی بات سن کر کہا۔

میں یہ فرما رہا ہوں کہ کارڈ تو بہت خوبصورت چھاپا گیا ہے، لیکن ایک کارڈ کی طباعت میں اتنے بہت سارے رنگ، اور اتنے بہت سارے گل بوٹے ملت کی سنجیدگی کو کھنڈی چھری سے ذبح کرتے ہوئے محسوس ہو رہے ہیں اور دوسری بات مجھے یہ عرض کرنی تھی کہ اگر ہمارے لائق کوئی خدمت ہو تو بتاؤ۔

لیکن آپ ہیں کون؟ ایک اور نوجوان نے چونچ کھولی۔

میں ہوں ابوالخیال فرضی، بدنام زمانہ۔ لیکن تم مجھے نہیں جانتے اگر تمہارے باپ دادا میں سے کوئی ہوتا تو مجھے بیٹھنے کے لئے ضرور کہتا۔

سوری۔ نوجوان نے سگریٹ کا کش لگاتے ہوئے کہا۔ آپ بیٹھ جائیں، ہم آپ کے لئے چائے منگاتے ہیں۔

شکریہ۔ ہم تو بس اسی طرح ایک جائزہ سا لینے آ گئے تھے، ابھی میری بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ صوفی مل من مزید نے ایک سادہ کارڈ جس پر ابھی کسی کا نام نہیں لکھا ہوا تھا اٹھا کر کہا۔ نمونے کے طور پر اس کارڈ کو ہم رکھ لیتے ہیں، کل کلاں کو جب ہمارے پوتے نواسوں کی شادیاں ہوں گی تو ہم بھی ایسا ہی کارڈ چھاپیں گے۔

ابا جی ایک کیا دو رکھ لیجئے ——— یہ کہہ کر ایک لڑکے نے صوفی مل من مزید کو دو کارڈ تھما دیئے۔

واپس آتے ہوئے صوفی مل من مزید بولے۔ ہفتوں سے ایک گھٹن تھی، آج دور ہو گئی، میں اس کارڈ پر کسی اچھے کاتب سے اپنا نام لکھواؤں گا مع اہل و عیال اور ان کی ستر قسم کی ڈشوں سے استفادہ کرنے کے لئے شادی میں ضرور شرکت کروں گا اور اگر چاہو تو فرضی صاحب کی آپ بھی کر سکتے ہو۔ یہ دوسرا دعوت نامہ تم رکھ لو۔

مجھے دعوتیں کھانے کا اتنا شوق نہیں ہے۔ ہاں آپ سے آ کر اتنا

ضرور پوچھوں گا کہ شادی میں کیا کیا کارنامے انجام دیئے گئے اور آپ نے کس طرح یہ دعوت اڑائی۔ اور وہاں آج بھی آپ نے جس ٹیکنک سے دعوت نامہ حاصل کیا ہے تو اس ٹیکنک کو اگر لاجواب نہیں تو بے مثال ضرور کہیں گے۔

آپ یقین کریں۔" صوفی بل من مزید داڑھی سمیت ہنس کر بولے" دعوت نامہ حاصل کرنے کے لئے کئی بار پریس والوں سے بھی دوستی کرنی پڑی ہے۔ اس تدبیر سے یہ ہوتا ہے کہ دعوت نامہ اہل شادی کے ہاتھوں میں جانے سے پہلے ہمارے ہی ہاتھوں میں آجاتا ہے، لیکن آپ اس بات کا بھی یقین کریں محترم فرضی صاحب ہم اتنے کم ظرف اور بے غیرت بھی نہیں کہ ہم نے کسی تقریب میں دعوت نامے کے بغیر کوئی دعوت کھائی ہو۔

صوفی جی۔ جب آپ اِدھر اُدھر سے دعوت نامہ وصول کرلیتے ہیں تو تقریب میں پہنچ کر آپ کو شرمندگی نہیں ہوتی...... میرا مطلب یہ ہے کہ آپ کو یہ خیال نہیں آتا جب آپ سے ارباب شادی کا کوئی رشتہ نہیں ہے تو آپ بے جھجک کس طرح میدان اکل وشرب میں چھلانگ لگادیتے ہیں۔

اماں یار۔ شادی کی دعوتوں میں ہوتا یہ ہے کہ لڑکے والے یہ سمجھتے ہیں کہ یہ صوفی لڑکی والوں کا مہمان ہوگا اور لڑکی والے اس خوش فہمی میں مبتلا رہتے ہیں کہ ہم لڑکے والوں کی طرف سے آئے ہوں گے۔ قسم خدا کی کھانے پینے کے ساتھ ساتھ عزت بھی اچھی خاصی حاصل ہوجاتی ہے۔ اتنی بار تو عید کے دن عیدگاہ میں لوگ سلام نہیں کرتے جتنی بار تقریبات میں سلام پھینکے جاتے ہیں۔ وہ اپنے کارنامے بتاتے ہوئے اتنے خوش تھے کہ مجھے یہ یقین کرنا پڑا کہ اللہ میاں نے اس کائنات میں ایسے ایسے لوگ بھی پیدا کئے ہیں، جنہیں دیکھ کر دانایاں بھی تعجب کرتی ہیں۔

اور ایک دن اس شادی کی دعوت اڑانے کے بعد وہ سیدھے ہمارے گھر آگئے، ان کی باچھیں کھلی ہوئی تھیں۔ داڑھی کا ایک ایک بال بھی کھلا ہوا تھا، کھانا کھاتے ہوئے انہیں کئی گھنٹے گزر گئے تھے، لیکن ڈکاریں انہیں بدستور آرہی تھیں اور ہر ڈکار حلق کی گہرائی سے نکلتے ہوئے کچھ اس طرح کا تاثر چھوڑ رہی تھی کہ جیسے جی ابھی بھرا نہیں۔ ان کی دونوں انگلیاں تر بہ تر تھیں، ایسا لگتا تھا کہ جیسے انہوں نے دونوں ہاتھوں سے کھانا تناول کیا ہو۔ میں نے انہیں اس قدر مسرور دیکھ کر کہا۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے وارے کے نیارے ہوگئے ہوں۔ صوفی جی کھانا کھاکر آئے ہو یا ہفت اقلیم فتح کرکے آئے ہوں۔

فرضی صاحب مزہ آگیا، ہر ہر لقمے پر تمہاری کمی محسوس ہورہی تھی۔ اتنی ساری ڈشیں اللہ کی پناہ، ہر ڈش پر نظر پڑتی تو روح یہ پکار اٹھتی فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَان اور واقعی حسن قریشی صاحب نے دعوت کا حق ادا کردیا۔

کتنے لوگ آئے تھے؟ میں نے پوچھا۔

حضرت! پنڈال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا، لوگ کھانے پر اس طرح ٹوٹ رہے تھے جیسے سو سال کے بعد انہیں کھانا نصیب ہوا ہو۔ اب آپ سے کیا پردہ میں تو دو مرتبہ گر بھی پڑا، دراصل بیچ کی کبابوں کی لائن بہت لمبی تھی ایسے ایسے علماء وقت کبابوں کی فکر میں قطار در قطار کھڑے تھے کہ بس جیسے جنت کے ٹکٹ تقسیم ہورہے ہوں۔ میں ہوں منحنی قسم کا انسان، ایک دو علماء سنڈے مسنڈے اس طرح مجھ پر چڑھے کہ میں تو چاروں خانہ چت زمین پر گر گیا، لیکن فرضی صاحب میں نے ہمت نہیں ہاری، میں پھر کھڑا ہوگیا اور ایک درجن کباب لے کر ہی چھوڑے۔

ماشاء اللہ۔ کیا ایک درجن کباب آپ نے کھالئے۔

کہاں بھائی، مشکل سے گیارہ کباب ہی کھاسکا، ایک کباب تو مجھے پھینکنا پڑا، کیوں کہ مجھے اشٹو کی خوشبو پریشان کررہی تھی۔ حلیم کی ۶ پلیٹیں میں کھاچکا تھا اور چکن سے تو میں سب سے پہلے ہی ہر تقریب میں نمٹ لیتا ہوں کیوں کہ مجھے یہ تجربہ ہے کہ شرفاء کی موجودگی میں مرغ کی ٹانگیں جلد ہی غائب ہوجاتی ہیں اور ٹانگوں کے بغیر مرغ مسور کی دال محسوس ہوتا ہے۔

اور کیا کیا کھایا؟

کئی ڈشوں کو تو کھانے کے بعد بھی اندازہ نہیں ہوسکا کہ وہ کیا تھیں، ان ڈشوں میں بین الاقوامی قسم کی لذت تھی۔ ان ڈشوں کی تین تین پلیٹیں کھائیں، لیکن یہ سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ کیا ہے۔ ایک صاحب شکل سے وکیل اور حلئے سے داروغہ محسوس ہورہے تھے میں نے ان سے پوچھا کہ سر! یہ جو ڈش میں لے رہا ہوں یہ کیا چیز ہے، انہوں نے مجھے اس طرح گھور کر دیکھا جس طرح آج کل کے خاکی وردی والے جن کا انکاؤنٹر کرنا ہو ان کو گھور کر دیکھتے ہیں، پھر وہ بولے ہڑپ رہے ہو خود اور پوچھتے ہم سے یہ کیا ہے؟

میں نے ایک دوسرے شخص سے پوچھا جو میری بغل میں کھڑا مرغ کی ٹانگ کو لپٹا ہوا تھا کہ بھئی یہ جو میں کھا رہا ہوں یہ کیا چیز ہے؟ بھائی بتادو مہربانی ہوگی۔ وہ صاحب بولے میں یہاں کا رہنے والا نہیں ہوں، مجھے یہاں کی ڈشوں کے بارے میں کچھ بھی اندازہ نہیں ہے۔

اس طرح کی تحقیقات میں تو آپ کا کافی وقت برباد ہو گیا ہوگا۔

"میں نے کہا۔" پھر پیٹ آپ کا کیسے بھرا؟

بھیا جی اس معاملے میں ہم بہت ہوشیار ہیں، گفتگو لوگوں سے جاری رکھتے ہیں اور سلسلہ کھانے پینے کو متاثر نہیں ہونے دیتے، اس تحقیق کے دوران بھی ہم نے ایک درجن ڈشوں پر ہاتھ صاف کر لیا تھا۔ اور بعض ڈشوں کے بارے میں تو ہمیں یہ اندازہ ہی نہیں ہو سکا کہ ہم ان سے کس وقت مستفیض ہوئے۔ کھانے کے دوران میں نے بڑے بڑے جید حفاظ اور علماء کو کھڑے کھڑے کھاتا دیکھا اور میری اس خام خیالی کا بھی تیا پانچہ ہو گیا کہ کھڑے ہو کر کھانا کھانا بری بات ہے، اگر بری بات ہوتی تو اتنے بہت سارے علماء حق داڑھی اور عربی رومال سمیت کھڑے ہو کر کھانا کھاتے نظر نہیں آتے۔ ایک معتبر قسم کے عالم دین تو اس قدر خشوع اور خضوع کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے کہ ان بے چاروں کو یہ اندازہ ہی نہیں تھا کہ ان کی پوری داڑھی قورمے سے تربہ تر ہو چکی ہے اور ان کی شیروانی تک پر سالن کی چھینٹیں کافی دور تک بکھر گئی تھیں۔ میں نے ان کے قریب جا کر کہا تھا۔ عالی جناب، کھانے سے فارغ ہونے کے بعد آئینہ دیکھ لیجئے۔

کیوں؟ وہ تو بگڑ گئے۔ مرغے کی ٹانگ کے ساتھ دھینگا مشتی کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔

کیا ہماری شکل پر ۱۲ بج رہے ہیں، ہم آئینہ کیوں دیکھیں، جاؤ تم بھی کھاتے رہو اور دوسروں کو بھی کھانے دو۔

آج کا دور ایسا ہی ہے۔ "میں بولا" کسی کو بھی آئینہ دکھانے کی بات کرو گے تو بگڑ جائے گا۔ کیوں کہ اس دور میں کوئی بھی شخص آئینہ دیکھنے سے چڑتا ہے، کیوں کہ آئینہ ہی انسان کو اس کی اصلیت سے روشناس کراتا ہے اور آئینہ دیکھ کر ہی انسان کو اندازہ ہوتا ہے کہ اس چہرے پر ۱۲ بج رہے ہیں یا چہرے کی گھڑی بالکل ہی بند ہو چکی ہے۔

اس تقریب کی ایک خاص بات اور بھی ہے۔" یہ کہتے ہوئے وہ اس طرح شرمائے" جیسے شادی کے دن دولہا خواہ مخواہ بھی شرماتا رہتا ہے۔

میں سمجھ گیا کہ وہ اب خواتین کے بارے میں کچھ بولنے والے ہیں۔ میں نے کہا۔ بولئے میں خود خاص بات سننے کے لئے بے تاب ہوں۔

چھوڑیئے جانے دیجئے۔ نہ جانے کیوں مجھے ایک شاعر کا ایک شعر یاد آ گیا، جو وہ بروز محشر اللہ میاں کے روبرو پڑھے گا۔ یہ کہہ کر انہوں نے اپنے حلق کی اندرونی کیفیت کو درست کرتے ہوئے کہا۔

داور حشر میرا نامۂ اعمال نہ دیکھ
اس میں کچھ پردہ نشینوں کے بھی نام آتے ہیں

وہ ہم جانتے ہیں کہ آج کل کے صوفیاء اور مشائخ کتنے بھی اللہ والے ہو جائیں وہ خواتین کے دائرۂ مکر و فریب سے محفوظ نہیں رہ پاتے۔

"میں نے شوشہ چھوڑا" اور صوفی ہل من مزید صاحب آپ تو پھر ان صوفیوں میں سے ہیں جو رنگ رلیوں سے مرنے کے بعد بھی تائب نہیں ہوتے، آپ ہی جیسے ایک صوفی نے مرنے کے بعد اپنی قوم کو یہ اطلاع دی تھی۔

چند تصویر بتاں چند حسینوں کے خطوط
بعد مرنے کے میرے گھر سے یہ ساماں نکلا

ہم جیسے لوگ جو کسی دور میں حسن و عشق کی گلیوں کا طویل ترین سفر پاپیادہ کر چکے ہیں شکل دیکھ کر بتا دیتے ہیں کہ چہرے پر آنکھ مچولی کھیلنے والی شرم قلب و جگر کے کس محلے سے ابھر کر نمودار ہوئی ہے، آپ بے تکلف بتائیے کہ وہ خاص بات جس کا ذکر کرتے ہوئے آپ شرم سے لال پیلے ہو رہے ہیں کیا ہے؟ میں بھی آج موڈ میں ہوں، آپ سے سن کر ہی رہوں گا۔ مجھے بھی تو اپنی عمر رفتہ سے چھیڑ چھاڑ کرنے کا موقع دیجئے۔

ماشاء اللہ۔ آپ بہت دور اندیش ہیں۔" وہ کسی بکری کی طرح منمنائے پھر کسی بیمار فاختہ کی طرح بولے۔" کھانے کے دوران اتنے بہت سارے نظارے دیکھنے کو مل رہے تھے کہ روح جسم کے اندر رقص کرنے پر مجبور ہو گئی تھی۔

فرضی صاحب! اب تو کپڑے بھی ایسے ایسے ایجاد ہو گئے ہیں کہ آنکھیں بند بھی کر لیں تو جب بھی سب کچھ نظر آ جاتا ہے۔

کیا مطلب؟

مطلب یہ ہے کہ اگر آنکھیں بند کر لیں تو گھنٹوں وہ منظر بند آنکھوں میں بھی گردش کرتا ہی رہتا ہے۔ آپ میرا یقین کریں کہ ایک عورت ٹانگوں پر ایسا لباس پہن رہی تھی کہ نہ اس کو شلوار کہہ سکتے ہیں

پیجامہ، نہ غرارہ، نہ شرارہ، نہ کچھ اور۔ میں اس کے لباس کے بارے میں گھنٹوں غور وفکر کرتا رہا، لیکن اس لباس کی الف بے میرے سمجھ میں نہ آسکی۔

وہ لگ کیسی رہی تھی؟" میں نے صوفی ھل من مزید سے پوچھا۔"

میرے اس سوال پر میرے بالکل قریب آ کر بیٹھ گئے۔ کیا بتاؤں، ایسا لگ رہا تھا کہ قدرت نے قیامت کو ایک جسم عطا کر دیا ہے۔ آپ کو یقین نہیں آئے گا اس کا حلیہ دیکھ کر کئی مادر زاد شریف لوگوں کی پلیٹیں ہاتھ سے چھوٹ گئیں، پھر انہیں دوبارہ لائن میں لگنا پڑا۔

اور اسکے علاوہ؟

اور بہت کچھ ہر عمر کی اور ہر قسم کی خواتین اس تقریب میں موجود تھیں اور چونکہ پردے اور شرم کی دور دور کہیں پتہ نہیں تھا اس لئے لوگ منہ سے کھانا کھا رہے تھے اور آنکھوں سے اللہ میاں کی قدرتوں کا مشاہدہ کر رہے تھے۔ مولانا بلیغ الدین تک جن کے تقوے کی دھوم عالم برزخ تک ہے وہ بھی خواتین سے اس طرح لطف اندوز ہو رہے تھے جیسے وہ اس ماحول سے مطمئن نہیں ہیں۔ اس رنگین ماحول میں نہ جانے کیوں ہمیں بار بار آپ کی یاد آ رہی تھی، کھانے سے فارغ ہو کر جب ہم پانی لے رہے تھے تو ایک خاتون جو برقع میں تھیں ہمارے قریب آ کر بولیں، سلام مسنون۔

یہ سن کر ہمارا رونگٹا کھڑا ہو گیا۔ ہمیں محسوس ہوا کہ ہم پسینے سے شرابور ہو گئے ہیں، اس سے پہلے کہ ہماری ٹانگیں لڑکھڑا تیں اور اوندھے منہ زمین پر گر جاتے ہم نے قریب کی ایک دیوار کا سہارا لے لیا اور ہم نے مری ہوئی آواز میں جواب دیا۔ ہماری طرف سے بھی سلام مسنون قبول کریں۔

ہمیں آپ سے پوچھنا یہ ہے۔" وہ اپنی ہوش ربا آواز میں بولیں" اس تقریب میں ابوالخیال فرضی نظر نہیں آ رہے۔

آج کل وہ تقریبات میں شرکت نہیں کر رہے ہیں۔

آخر کیوں؟

جب سے پیر ذوالفقار مدظلہ سے بیعت ہوئے ہیں، بہت نیک ہو گئے ہیں، اب تو وہ اپنی بیوی سے بھی آمنے سامنے بات کرتے ہوئے ہچکچاتے ہیں اور رات کو بیوی کے پاس بھی تنہا نہیں سوتے۔

وہ بولیں۔ یہ سن کر افسوس ہوا، ایسے اچھے خاصے لوگ بھی اگر پرہیزگاری کے صحراؤں میں بھٹک گئے تو اس دنیا کا کیا ہوگا۔ یہ بے چاری تو غیر طبعی موت مر جائے گی۔

گستاخی معاف۔ آپ کون ہیں؟ آپ کا کوئی پیغام ہو تو میں ان تک پہنچاؤں۔

انہوں نے میری بات کا کوئی جواب نہیں دیا اور وہ پیر پٹختی ہوئی وہاں سے نو دو گیارہ ہو گئیں۔

فرضی صاحب بھلا یہ کون ہوں گی، یہ تو مجھے رضیہ سلطانہ محسوس ہو رہی تھیں، ہو سکتا ہے اللہ میاں سے اجازت لے کر اس تقریب میں آ گئی ہوں گی۔

آپ تو جانتے ہی ہیں ھل من مزید صاحب میں تو خواتین میں بہت مقبول رہا ہوں، کتنے ہی خواتین کے من پسند جگہوں پر رشتے کرائے، کتنے ہی شوہروں اور بیویوں کے جھگڑے نمٹائے اور کتنی ہی خواتین کو ان کی مرادوں کی منڈیروں تک پہنچایا۔ مجھے خواتین کے زمرے میں بدنامی کی حد تک مقبولیت ملی۔ بے چاری کوئی دل جلی ہو گی جو مجھ سے کوئی مسئلہ حل کرانا چاہتی ہو گی، اس کے بعد میں نے عرض کیا۔

میں تو تقریبات کا امام مانا جاتا تھا۔ لیکن جب سے ہمارے ماحول میں دکھاوا، منافقت، کذب، استہزاء، بے حیائی اور یہ کھڑے کھڑے کھانے پینے کے سلسلے عام ہوئے، میں نے تو ان تقریبات میں شرکت کرنے سے توبہ کر لی۔ دل میں اللہ کا ڈر ہو اور آنکھوں میں دنیا کی شرم ہو تو گناہ بھی اچھا لگتا ہے، اس بے حیائی اور بے خوفی کے دور میں گناہوں میں بھی لذت نہیں رہی، اس لئے اب کوئی گناہ کرنے کو بھی دل نہیں چاہتا۔ ایک عرصہ سے اپنے ہی گھر میں اور اپنی ہی کھال میں مقیم ہوں۔

فرضی صاحب تو گناہوں کی بات ہوئی اور نیکیاں؟

نیکیاں تو انسان اللہ کی توفیق سے کرتا ہے، لیکن جب نیکی کرنے میں بھی اخلاص نہیں رہا تو نیکیاں بھی پھیکی پھیکی سی ہو کر رہ گئی ہیں، جیسے پت جھڑ کے زمانہ میں کسی درخت کا زرد پتہ!

لیکن ابھی تو آپ کی عمر کھیلنے کودنے کی تھی۔

وہ ٹھیک ہے، لیکن اب دنیا میں ہر طرف تباہی ہے، ہر طرف خ. خرابہ ہے، ہر طرف ظلم وستم ہے، ہر طرف لوٹ مار اور قتل و..ت مری ہے، ایسے عالم میں دل بجھا بجھا رہتا ہے اور خوشیوں کی تقریبات میں روح کسی یتیم کی طرح اداس رہتی ہے اور جب دل ہی خوش اور مطمئن نہ ہو تو تقریبات میں جانے سے کیا فائدہ اور ڈشیں اڑنے سے کیا حاصل؟

صوفی مل من مرید میری باتوں کو غور سے سن رہے تھے اور میں بولے چلا جا رہا تھا۔

مجھے بھی اپنا وہ زمانہ یاد ہے جب میں نے ایک ایک دن میں دو دو عشق کیے تھے اور ایک ایک وقت میں کئی عورتوں سے محبت کی تھی، بدنام بھی بہت ہوا تھا اور شہرت بھی دور دور تک ہوگئی تھی، شہرت کی وجہ سے خوبصورت اور بد احتیاط عورتوں کے چانس مل جاتے تھے اور بدنامی کی وجہ سے وہ عورتیں بھی مجھ سے پردہ کرنے لگی تھیں، جن کا دعوت نامہ اللہ میاں کے گھر سے آچکا تھا کہ بس اب آجاؤ، وہ بے چاری ڈر جاتی تھیں کہ اس آخری وقت میں اگر اس نے ہم سے اظہار محبت کر دیا تو ہم کیا کریں گے، نہ اس کا دل توڑ سکیں گے اور اپنے ولولوں کا قتل عام کر سکیں گے، بس عاقبت اسی میں ہے کہ اس سے شرعی پردہ کر لیا جائے اور اس کو اپنا نامحرم سمجھ کر اس سے دور رہا جائے۔

اور اب تو میرا حال یہ ہے کہ ان تمام باتوں پر تائب ہو چکا ہوں، ساری ہی عورتوں کو اپنی ماں، بہن سمجھنے لگا ہوں یہ سوچ کر اس قدر بڑھ چکی ہے کہ اپنی بیوی سے بھی اب ہنسی مذاق کرنے کو دل نہیں چاہتا۔

لیکن فرضی صاحب۔ دنیا آپ کی کمی کو محسوس کرتی ہے۔ صوفی البلاغ بھی فرما رہے تھے کہ فرضی صاحب تو محفلوں کی جان تھے اور تقریبات کی روح رواں تھے لیکن نہ جانے انہیں کیا ہوگیا ہے کہ انہیں دیکھ کر بے اختیار اپنی قبر یاد آجاتی ہے۔

صوفی جی دعا کیجئے کہ ہمارے ملک میں مسلمانوں کا قتل عام بند ہو، اور بے قصور مسلمانوں کو جیلوں سے رہائی نصیب ہو، ہم پھر زندہ اور تابندہ ہو جائیں گے۔ یاد رکھیں کہ کوئی انسان ایک بار بوڑھا ہو کر پھر جوان نہیں ہو سکتا، لیکن دل کئی بار بوڑھا ہو کر پھر کئی بار جوان ہو جاتا ہے، بس حالات سدھر جائیں اور دیکھیے یہ دل جو اس وقت مردہ سا ہو گیا ہے سینے میں بلیوں اچھلے گا اور صرف اپنے سینے میں نہیں بلکہ دوسروں کے سینے میں بھی دھڑکنے لگے گا، کیوں کہ یہ تو ہے ہی ایسا، یہ باز کہاں آتا ہے!

ماں

باپ بے اعتنائی کر سکتا ہے، بھائی دشمن بن سکتا ہے، زن و شوہر میں عداوت پیدا ہو سکتی ہے، دوستی، دشمنی میں تبدیل ہو سکتی ہے، لیکن ماں کی محبت میں کبھی کمی نہیں آسکتی۔

ایک ایسے خاندان کی ہولناک سچی داستان جو جنات کی انتقامی کارروائی کا شکار ہوگیا

خوفناک حویلی

اس داستان کا ایک ایک حرف پڑھیے، دوران مطالعہ آپ ڈریں گے بھی، روئیں گے بھی، خوف ودہشت سے لرزیں گے بھی، لیکن آپ کی دلچسپی داستان ختم ہونے تک برقرار رہے گی



قسط نمبر ۱۸

از قلم: رابعہ بانو شیریں

سب سے پہلے مجھ بدنصیب ہی کو ہوش آیا تھا۔ میں نے ہوش میں آتے ہی سب پر نظر ڈالی، سبھی بے ہوش اور بے سدھ پڑے تھے۔ مجھے ہوش تو آ گیا تھا لیکن میرا پورا بدن دکھ رہا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے مجھے کسی نے بے تحاشہ مار لگائی ہو۔ بالکل بدن چور چور تھا اور میری نس نس ایک عجیب طرح کا درد اور کسک محسوس کر رہی تھی لیکن میں نے ہمت کر کے اٹھنے کی کوشش کی اور اسی وقت میری نظر کوکب کے جسم پر پڑی جو مردہ تھا اور اس کی گردن اس طرح ڈھلکی ہوئی تھی جس طرح ذبح ہونے کے بعد بکرے کی گردن ایک طرف کو ڈھلک جاتی ہے۔ میں ایک بھیانک اور لرزا دینے والی چیخ کے ساتھ بالکل بے ہوش ہوگئی۔ میری ہولناک چیخ سے شاید گھر کے دوسرے افراد ہوش میں آگئے تھے اور میں پھر بے ہوش ہوگئی تھی۔ جب مجھے دوبارہ ہوش آیا تو میں نے گھر کے ماحول کو بے حد سوگوار پایا۔ کوکب کے والدین بلک بلک کر رو رہے تھے۔ کوکب کی امی تو اپنا سینہ پیٹ رہی تھیں اور گھر کے سبھی افراد کچھ اس طرح بیٹھے تھے جیسے مہمان کی موت کے وہی سب ذمہ دار ہوں۔ میں نے دیکھا کہ سب سے زیادہ خالو نیسن بجھے بجھے تھے اور کچھ اس طرح بیٹھے تھے جیسے انہوں نے ہی کوکب کو قتل کیا ہو۔ عجیب طرح کی ندامت اور شرمندگی ان کے چہرے سے ٹپک رہی تھی۔

آہ! کتنے مجبور اور بے بس ہو چکے تھے ہم سب۔ یہ لاچاری بھی کیسی لاچاری تھی۔ ہم سب پوری طرح نسلوں میں برباد ہو چکے تھے اور کچھ بھی نہیں کر پا رہے تھے۔

کوکب کی موت کے چند دن بعد یوسف ابراہیم اور ان کی بیوی ہمارے گھر سے روانہ ہوتے وقت دھاڑیں مار مار کر رو رہے تھے اور کہہ رہے تھے دیکھو ہم تو اپنا سرمایہ لٹا کر جا رہے ہیں لیکن تم سب لوگوں سے یہ کہہ کر رخصت ہو رہے ہیں کہ آئندہ اس حویلی میں ہم کبھی نہیں آئیں گے اور تمہیں بھی اس بات کی قسم دیں گے کہ جتنی جلدی ہو سکے یہاں سے نکل جاؤ۔ ورنہ کوئی ایک فرد بھی باقی نہیں رہے گا۔

کوکب کے حادثے کے بعد ہمارے گھر مہمانوں کے آنے کا سلسلہ ایک لخت بند ہوگیا۔ مقامی لوگوں نے بھی آنا بالکل چھوڑ دیا۔ ہر شخص خوف زدہ ہوگیا تھا اور حویلی کو مذبح خانہ سمجھنے لگا تھا یہاں انسانوں کا بے دریغ قتل ہوتا ہے۔

کوکب کی موت کے بعد گھر کا ماحول بالکل ہی سونا ہوگیا تھا اب کوئی کسی سے ہنسی کی بات بھی کرتے ہوئے ڈرتا تھا۔ ہر وقت گھر میں موت کی سی خاموشی رہا کرتی تھی اور ہر شخص یہ سوچا کرتا تھا کہ شاید اس بار اس کا نمبر ہے۔ بچوں کا بچپن بھی پامال ہو چکا تھا۔ بچے بھی افسردہ اور سہمے سہمے رہا کرتے تھے ـــــ اسی طرح پندرہ روز گزر گئے اچانک نانی اماں کی بینائی واپس آ گئی۔ انہیں نظر آنے لگا۔ ان کی بینائی کے واپس آنے سے گھر میں پھر خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

لیکن یہ بات ہمارے نزدیک قابل دکھ تھی کہ آپریشن کرنے والا ڈاکٹر پون کمار جین آپریشن کے ایک ہفتے کے بعد اچانک ایکسیڈینٹ کا شکار ہوگیا تھا۔ پہلے اس کی آنکھیں ختم ہوئیں۔ وہ تقریباً پندرہ دن اسی حالت میں زندہ رہا اور اس کے بعد وہ دنیا سے رخصت ہوگیا۔ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کا حادثہ اسی سلسلہ کی ایک کڑی تھی یا محض ایک اتفاق تھا۔ لیکن اس کا حادثہ بھی ایک اعتبار سے ہماری داستان بربادی سے جڑا ہوا لگتا تھا۔ اسی لئے مجھے یہ حادثہ بھی اب تک یاد ہے اور اسی لئے میں نے

اس کا ذکر بھی اپنی داستان کا ایک حصہ سمجھ کر نقل کیا ہے۔
نانی اماں کی بینائی کے واپس آنے کے بعد کچھ دنوں تک گھر میں خوشی کا ماحول رہا اور کسی طرح کا کوئی حادثہ گھر میں رونما نہیں ہوا۔ پھر ایک دن یہ ہوا کہ پٹواری اصغر کسی عامل کو لے کر آئے اور انہوں نے بتایا کہ یہ بنگال سے آئے ہوئے کوئی پہنچے ہوئے عامل ہیں اور ان کا دعویٰ یہ ہے کہ یہ حویلی کے مسائل کنٹرول کرلیں گے اور تمام جنات کو اپنے قابو میں کرلیں گے۔
اندھے کو کیا چاہئے دو آنکھیں۔ ہم نے خوشی خوشی یہ بات مان لی اور مولانا بنگالی صاحب نے جن کا نام ذہن پر زور ڈالنے کے بعد مجھے یاد نہیں آرہا ہے۔ کچھ سامان ہم سے منگانے کے لئے کہا۔ پوری طرح یاد نہیں کہ کیا کیا منگایا تھا۔ البتہ یہ یاد ہے کہ ایک کوری ہانڈی منگائی تھی۔ دوسو سے زیادہ لوہے کی کیلیں منگائی تھیں۔ ایک کلو سرسوں کا تیل منگایا تھا اور بھی کچھ سامان تھا، کچھ یاد نہیں رہا اور کچھ کے بارے میں مجھے معلوم نہیں تھا کہ ان چیزوں کے نام کیا ہیں کیوں کہ سامان تین افراد جا کر لائے تھے۔ خالو نیسین، پٹواری اصغر اور ماماں زبیر، اس نے تو ایک کمرے میں کچھ پڑیا اور کچھ تھیلے رکھے دیکھتے تھے۔ بہرحال جنات کو مار بھگانے کے جو بھی طور طریقے ہوتے ہوں گے ان کی پوری تیاری کرلی گئی تھی اور عامل صاحب نے کہا تھا کہ عصر کے بعد صاعقہ پر حاضرات کرکے اور جلانے بھگانے کا کام کریں گے۔
مجھے یاد ہے کہ اس وقت گھر کے افراد سراسیمہ بھی تھے اور ایک طرح شوق بھی تھا کہ دیکھیں عامل صاحب کیا کارنامہ انجام دیتے ہیں اور کیسے جنوں سے نمٹتے ہیں۔
عصر کے بعد عامل صاحب نے صاعقہ کو ایک سفید چادر پر بٹھادیا، اس کے دونوں بازوؤں میں ایک ایک تعویذ باندھ دیا۔ اس کے سامنے ایک چراغ جلادیا اور پھر کچھ پڑھنے کے بعد عامل صاحب نے صاعقہ کے بالوں میں ایک گرہ لگادی اور پھر کچھ پڑھنا شروع کیا۔
ہم سب نے دیکھا کہ صاعقہ پر کچھ غنودگی طاری ہوئی اور اس کے بعد اس نے بڑبڑانا شروع کیا۔
کون ہے تو کمبخت —— تو نے کیوں ہمیں باندھا ہے۔ کیا چاہتا ہے تو؟ یہ سن کر عامل صاحب بولے۔
تو کس گروہ سے تعلق رکھتا ہے؟ اور تم لوگ کیا چاہتے ہو؟
ہم چاہتے ہیں کہ اس حویلی کو قبرستان بنادیں۔ صاعقہ بول رہی تھی۔
اور ہم ایسا ہی کرکے رہیں گے۔ تو ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ ہمارے اوپر پانچ ولیوں کا سایہ ہے۔ ہم بدایوں کے رہنے والے ہیں۔ ہم سلیمان کی امت میں ہیں۔
تم سلیمان علیہ السلام کو بدنام کرتے ہو؟ —— عامل صاحب بولے۔ تم اپنی قوم کو بھی بدنام کرتے ہو۔ کسی کو ستانا اچھی بات نہیں ہے۔
تو بکواس کرتا ہے۔ صاعقہ چیخی۔ ظلم ہمارے ساتھ ہوا ہے۔ ہمارے گھروں کو مسمار کرکے یہ حویلی بنی ہے۔
حویلی بنانے والا مجرم ہوگا۔ ان لوگوں کا کیا قصور ہے۔" عامل نے کہا"
ان لوگوں کو منع کیا گیا تھا کہ اس حویلی کو مت خریدو۔ انہوں نے ہمارا مذاق اڑایا۔ ہماری بات نہیں مانی اور ہمیں بدنام کرنے کے لئے سب سے ہماری برائی کی۔
دیکھ ایک بات سن لے۔ عامل صاحب نے غصے سے کہا۔ اگر تم لوگوں نے یہاں سے بھاگ جانے کا فیصلہ نہیں کیا تو میں سب کو جلا کر بھسم کردوں گا اور تمہارے سارے کنبے کو تباہ کردوں گا۔ میں مولاعلی کے علم کا عامل ہوں۔
ذلیل —— آدم کی اولاد۔ ناپاک تو ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ ہم خود عامل ہیں۔ ہم سورۂ جن کے عامل ہیں۔ ہم بھی آیت الکرسی کا عمل جانتے ہیں —— سن اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ......
اور اس نے پوری آیت الکرسی پڑھ ڈالی۔ حالاں کہ صاعقہ کو آیت الکرسی یاد نہیں تھی لیکن اس وقت سب نے سنا کہ صاعقہ آیت الکرسی صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھتی چلی گئی۔
اگر تو بہادر ہے تو تو اپنا نام بتا؟
ہمارا نام عبدالصمد ہے۔
تو جھوٹ بولتا ہے۔
اچھا تو ہمارا نام احمد پاشا ہے۔
تو اب بھی جھوٹ بول رہا ہے۔
تو پھر ہمارا نام کچھ بھی نہیں ہے۔
تیرا تو باپ بھی اپنا نام بتائے گا۔ یہ کہہ کر عامل صاحب نے ارنڈ کی لکڑی سے ہلکی سی چوٹ صاعقہ کے لگائی۔ یہ چوٹ کھا کر صاعقہ بہت چیخی اور اس نے اول فول بکنا شروع کیا۔ بولا۔ اچھا مجھے آزاد کردو۔ کل میں سب کچھ بتادوں گا۔ نام بھی بتاؤں گا۔ اپنے بھائیوں کے نام بھی

بتاؤں گا۔ تم اس وقت مجھے آزاد کردو۔

عامل صاحب نے کہا ــــــ میں تجھے نہیں چھوڑوں گا ــــــ تجھے میں جلاؤں گا۔ اسی طرح تیرے ساتھیوں کو جلا کر راکھ کردوں گا۔

تو اگر ایسا کرے گا۔ تو تیرا خاندان تباہ ہوجائے گا ــــــ صاعقہ پرزور آواز میں چیخی۔ اور اس کے بعد وہ کچھ نڈھال سی ہونے لگی۔

عامل صاحب نے ایک فتیلے کو روئی میں پیک کرکے بتی بنانی شروع کی اور بولے۔ اب تیرا تماشہ بناتا ہوں ــــــ تو نے اس بچی کو بہت پریشان کیا ہے۔ اب تیرا خون کروں گا۔

ذلیل ــ کتے ــ منحوس ـ ہمیں مت جلا ـ ہم سید ہیں۔

سید کبھی کسی کو پریشان نہیں کرتا ــــــ عامل صاحب نے جواب دیا۔ تو کسی ذلیل برادری سے تعلق رکھتا ہے۔ میں تجھے جانے نہیں دوں گا۔

اور عامل صاحب نے اُس کے گڑگڑانے کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ اس نے ہاتھ بھی جوڑے اور فریادیں بھی کیں۔ گالیاں بھی دیں لیکن بنگالی عامل صاحب نے فتیلہ جلانا شروع کیا اور تھوڑی دیر کی بکواس کے بعد صاعقہ نڈھال ہوتی چلی گئی اور ہم سب نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ چراغ میں تیل کا خون بن گیا تھا۔

عامل صاحب نے بتایا کہ اب یہ مرچکا ہے۔ اب یہ کبھی صاعقہ پر نہیں چڑھے گا ــــــ اسی وقت زرّیں ایک چیخ مار کر بے ہوش گئی۔

عامل صاحب نے اس پر پڑھ کر دم کیا۔ وہ ہوش میں تو آگئی لیکن اس نے بولنا شروع کیا ــــــ تو کتنوں کو مارے گا۔

ہم ہزاروں کی تعداد میں ہیں۔

تو اگر بہادر ہے تو آج کی رات اسی حویلی میں رہنا۔

اتنا کہنے کے بعد زرّیں پھر بے ہوش ہوئی اور وہ جب ہوش میں آئی تو بالکل ٹھیک تھی۔ ہم سب پہلے سے زیادہ خوف زدہ تھے اور ہمیں اندیشہ پیدا ہوگیا تھا کہ آج کی رات عامل صاحب پر کوئی زبردست جناتی حملہ ہوگا۔ رحم وکرم کا تقاضہ تھا کہ انہیں واپس جانے کا مشورہ دیں لیکن ہم نے سوچا کہ اگر عامل صاحب چلے گئے تو ہم پر کیا گزرے گی۔ اسی لئے ہم نے انہیں روکے رکھا اور وہ خود بھی اسی پر مصر رہے کہ میں رات کو حویلی میں رہ کر ان جنات سے نمٹوں گا، اس کے بعد کیا ہوا اُف میرے خدا!!

☆☆☆☆☆☆☆☆

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

قسط نمبر: ۱۳۳

جونہی یہ کارروائی مکمل ہوئی معبد کے اندر جمع لوگ خوشی اور مسرت کا اظہار کرتے ہوئے شمس دیوتا اور ملکہ کے حق میں نعرے بلند کرنے لگے، پھر بڑے پجاری کے ہی اشارے پر چند کڑیل وتوانا جوان آگے بڑھے اور سونے کے اس تخت کو ملکہ سمیت اٹھا کر انہوں نے شمس دیوتا کے معبد سے باہر کھڑی اس بگھی میں رکھ دیا جس میں بیٹھ کر بلقیس بنت ہداد وہاں تک آئی تھی، بڑا پجاری بھی اس بگھی میں اس جگہ بیٹھ گیا جو بگھی ہانکنے والوں کے پیچھے خالی پڑی تھی اور پھر اس کے اشارے پر بگھی کے گھوڑوں کو ہانک دیا گیا۔ لوگوں کا ایک جم غفیر جس میں اراکین سلطنت، پجاری، مرد، عورت، بوڑھے بچے بھی شامل تھے، بگھی کے ساتھ ہولیا تھا۔ ملکہ بلقیس کو لے کر یہ بگھی اب مآرب شہر کی مختلف سڑکوں سے گزرتی ہوئی پورے شہر کا چکر لگانے لگی۔ جہاں جہاں سے بھی وہ گزرتی جھروکوں میں کھڑی عورتیں اور بچے بچیاں اس پر پھول پتیاں پھینکنے لگتے تھے اور حالت یہ ہوگئی تھی کہ بگھی ایک طرح سے ان پھینکے جانے والے پھولوں سے بھر گئی تھی۔

یوناف بھی اسی ہجوم میں چل رہا تھا کہ اچانک اس کی نگاہ عارب، بیوسا اور عبیلہ پر پڑی، وہ اسی ہجوم میں اس سے تھوڑا آگے آگے جا رہے تھے، انہیں دیکھتے ہی یوناف کی حالت غضب وغصے میں ظلمت کے زمہاں، نفرتوں کی کڑی دھوپ اور سلگتی ریت کا صحرا جیسی ہوکر رہ گئی تھی۔ اس کی آنکھوں کے اندر تلخیاں وتاریکیاں اور خزاں کی پیاس رقص کرنے لگی تھی۔ اس ہجوم کے اندر چلتے چلتے یوناف کی نگاہ دفعتاً شاہراہ کے کنارے ایک آہن گر کے مکان کے سامنے رکھی، ایک بڑی اور بھاری وزنی لوہے کی زنجیر پر پڑی۔

یوناف نے لپک کر وہ زنجیر اٹھالی، پھر وہ چنگھاڑتے طوفان اور زہریلی ہواؤں کی مار کی طرح عارب، بیوسا اور عبیلہ کی طرف بڑھا اور ان کی پشت کی طرف سے جا کر ایسے انداز میں زنجیر ماری کہ وہ تینوں جو اس وقت ایک ہی سیدھ میں چل رہے تھے، زنجیر ان تینوں کی پیٹھ پر لگی اور تینوں انتہائی بے بسی کے عالم میں زمین پر گر گئے۔ یوناف کے اس حملے کے ملکہ کے جلوس میں شامل لوگوں کے اندر ایک ہلچل، بھگدڑ اور خوف وہراس سا پھیل گیا۔ زنجیر کھانے اور زمین پر گرنے کے بعد عارب، بیوسا اور عبیلہ تینوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ یوناف کو دیکھ کر وہاں سے چلے جانے کے بجائے شاید یوناف کے ساتھ مقابلے کی ٹھان لی تھی۔ اسی بنا پر تینوں نے پہلے اپنے کپڑے جھاڑے، پھر عارب نے یوناف کو مخاطب کر کے کہا۔ "اے دشمن قدیم! اب جب کہ ابلیکا تیرے پاس نہیں رہی تو تیری اہمیت ہماری نگاہوں سے گر گئی ہے اور نہ ہی اب تو ہمارے لئے خوف وہراس کا باعث ہے کہ اب ہم ہر جگہ، ہر مقام پر تیرا مقابلہ کرنے کو تیار ومستعد ہو سکتے ہیں۔"

اس کے ساتھ ہی عارب نے آگے بڑھ کر اس زنجیر کا دوسرا سرا پکڑ لیا، جو یوناف نے ان تینوں کو دے ماری تھی۔ اس موقع پر یوناف نے غور سے عارب کی طرف دیکھا، پھر طنزیہ انداز میں بولا۔ "تو تم میرا مقابلہ کرو گے؟ اے بدی کے گماشتے! آدم سے لے کر اب تک تو میرے ہاتھوں پٹتا ہی رہا ہے، پر نہ جانے تیرا خمیر کس پلید مٹی سے اٹھا ہے کہ تو اپنی شکست اور اپنی ہار تسلیم ہی نہیں کرتا۔ میں سمجھتا ہوں تم تینوں کے مقدر میں بدبختی اور شقاوت کے سوا کچھ نہیں لکھا اور اپنی زندگی کے آخری سانسوں تک تم تینوں یوں ہی ذلیل وخوار ہوتے رہو گے۔"

تو تم تینوں نے عزازیل کو اپنا آقا ومالک تسلیم کر رکھا ہے، جو خود خداوند کے حضور مردود اور مغضوب ہے اور اپنے ساتھ اس نے تم تینوں کو بھی مردود بنا کر رکھ دیا ہے۔ اگر فلاح چاہتے ہو تو خدائے واحد کی طرف پلٹو، اسی کی بندگی اور عبادت کرو، اسی کو مدد اور اعانت کے لئے پکارو۔"

یوناف کہتے کہتے رک گیا کیوں کہ بیوسا اور عبیلہ نے بھی آگے بڑھ کر عارب کے ساتھ زنجیر کو پکڑ لیا تھا اور وہ تینوں مل کر زور لگانے لگے

تھے تاکہ یوناف کو اپنی طرف کھینچ کر اس پر ضرب لگائیں۔ یوناف نے بھی زنجیر پر اپنی گرفت مضبوط کرلی اور اسے اپنی طرف کھینچنے لگا تھا اور جب اس نے اندازہ لگالیا کہ اب عارب، بیوسا اور عبیطہ زنجیر پر اپنا پورا زور اور قوت صرف کررہے ہیں تو اس نے ایک دم زنجیر کو چھوڑ دیا، جس پر وہ تینوں بڑی بے بسی کے عالم میں زمین پر گرگئے۔

یوناف پھر تیزی سے آگے بڑھا۔ زنجیر جوان تینوں کے ہاتھوں سے بھی چھوٹ چکی تھی وہ اس نے اٹھالی اور پھر اس نے وہ زنجیر گھما گھما کر ان تینوں پر چند ایسی زوردار ضربیں لگائیں کہ وہ تینوں چیختے چلاتے وہاں سے غائب ہوگئے، پھر یوناف نے زنجیر پھینک دی۔ اس کے ساتھ ہی کچھ مسلح جوان بھاگتے ہوئے آئے۔ یوناف کو انہوں نے پکڑلیا اور پھر ان میں سے ایک نے یوناف کو مخاطب کرکے کہا۔ "تم نے ملکہ کے تخت نشینی کے جلوس میں چند لوگوں پر حملہ آور ہوکر جلوس کے اندر ایک کھلبلی اور افراتفری پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ تمہارا معاملہ ہم ملکہ کے سامنے پیش کریں گے، پھر وہ جو چاہے تم جیسے انسان کے خلاف فیصلہ صادر کرے۔"

یوناف نے نہ ہی مزاحمت کی اور نہ ہی انہیں جواب میں کچھ کہا، بلکہ وہ چپ چاپ ان مسلح نوجوانوں کے ساتھ ہولیا تاکہ دیکھے ان کی ملکہ اس کے لئے کیا سزا تجویز کرتی ہے۔

جلوس کی صورت میں سارے مآرب شہر میں چکر لگانے کے بعد ملکہ کی سواری پہلے محل میں داخل ہوئی، پھر ملکہ کا دربار لگایا گیا اور ایک مجرم کی حیثیت سے یوناف کو ملکہ کے سامنے پیش کیا گیا، پھر ملکہ نے یوناف کو مخاطب کرکے قدرے بلند آواز میں کہا۔ "اے نوجوان! تم پر الزام ہے کہ تم نے ہمارے جلوس میں تین افراد پر حملہ آور ہوکر جلوس میں شامل لوگوں کے اندر بدحواسی اور خوف وہراس برپا کرنے کی کوشش کی ہے۔ آخر ان تینوں سے تمہاری کیا دشمنی تھی، جو تم جلوس میں ہی ان پر حملہ آور ہوگئے اور صبر نہ کرسکے اور پھر ان سرزمینوں میں تم اجنبی لگتے ہو۔ تم کون ہو اور کہاں سے وارد ہوئے ہو؟ اس لحاظ سے تم بدقسمت ہو کہ ہماری تخت نشینی کے بعد تم پہلے نوجوان ہو، جو ایک مجرم کی حیثیت سے ہمارے سامنے پیش کئے گئے ہو تاکہ تمہارے لئے سزا تجویز کی جائے۔"

ملکہ بلقیس کے خاموش ہونے پر یوناف بولا۔ "اے بنت ہداد میں ان سرزمینوں میں اجنبی نہیں ہوں، میں پہلے بھی یہاں آتا رہا ہوں۔ میرا تعلق مصر سے ہے۔ جلوس کے دوران میں جن تین افراد پر حملہ آور ہوا وہ تینوں پرانے اور بدنام مجرم ہیں اور ایک عرصے سے میری ان کی دشمنی چلی آرہی ہے، زیادتی ان کی تھی، میری نہیں۔ اگر وہ معصوم اور بے گناہ ہوتے تو بھاگ کیوں جاتے اور میں اگر مجرم ہوتا تو یوں خاموشی کے ساتھ آپ کے سامنے کیوں حاضر ہوجاتا۔" میں بھی ان کی طرح بھاگ کر اس معاملے سے بچ سکتا تھا۔"

یوناف کے اس جواز پر ملکہ بلقیس نے اپنے قریب کھڑے اپنے مسلح نوجوانوں کی طرف دیکھا اور کہا۔ "یہ نوجوان ٹھیک کہتا ہے، اگر وہ مجرم نہ ہوتے تو کیوں بھاگ جاتے اور اگر یہ مجرم ہوتا تو کیوں یوں شرافت کا مظاہرہ کرتا ہوا تمہارے ہاتھ لگ جاتا؟" ملکہ بلقیس کہتے کہتے خاموش ہوگئی، کیوں کہ اس کا ایک انتہائی بوڑھا مشیر جس کی داڑھی اور سر کے بال چاندی ہورہے تھے اپنی لاٹھی ٹیکتا ہوا ملکہ کے قریب آیا اور یوناف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کچھ کہا۔ جس کے جواب میں اس نوجوان ونوخیز ملکہ کے شاداب وپرکشش چہرے پر حسن ورعنائی سے بھرپور مسکراہٹوں کی ایک تابکاری سی پھیل گئی، پھر جب وہ بوڑھا اپنی بات ختم کرکے دوبارہ اپنی نشست پر بیٹھ گیا تو ملکہ بلقیس نے محافظوں کو اشارہ کرکے انہیں پیچھے ہٹ جانے کو کہا اور جب وہ محافظ وہاں سے ہٹ گئے، تب ملکہ بلقیس نے یوناف کو مخاطب کرکے کہا۔

"اے اجنبی! کیا تمہارا نام یوناف ہے اور کیا تم افریقش کے دور حکومت میں یہاں اس شاہی محل میں اپنی بیوی کے ساتھ رہتے رہے ہو۔؟"

گزرے ہوئے دنوں کی یاد پر یوناف کی گردن جھک گئی اور اس نے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ "بنت ہداد! آپ کے بوڑھے مشیر نے سچ کہا ہے۔ افریقش کے دور میں اپنی بیوی قرطیسہ کے ساتھ اسی محل میں رہتا رہا ہوں۔"

ملکہ بلقیس نے اس بار بڑے شوق اور تجسس سے پوچھا۔ "میرے مشیر نے تمہاری بیوی کے متعلق بھی تفصیل بتائی ہے، تمہاری بیوی اس وقت کہاں ہے؟"

یوناف نے پھر لرزتی اور دکھیاسی آواز میں کہا۔ "اے بنت ہداد میری بیوی ماری جاچکی ہے اور اسے مارنے والے وہی لوگ ہیں جن پر آپ کے جلوس کے دوران میں حملہ آور ہوا تھا۔ کاش میں ان سے اپنی بیوی کا انتقام لے سکتا اور......

یوناف کہتے کہتے رک گیا، کیوں کہ ملکہ بلقیس نے پھر اسے مخاطب

کر کے کہا۔ ''اے یوناف! میرے مشیر نے مجھے تفصیل سے تمہارے متعلق بتایا ہے کہ تم ایک مافوق الفطرت انسان ہو اور اس مشیر کا کہنا ہے کہ افریقش کے دور میں جس طرح تم جوان و توانا اور تر و تازہ تھے ایسے ہی تم اب بھی ہو۔ تم کہاں چلے گئے تھے اور اب کہاں سے دوبارہ ان سرزمینوں میں وارد ہوئے ہو؟''

یوناف پھر بولا۔ ''اے بنت ہداد یہاں سے نکل کر میں ارض فلسطین کی طرف چلا گیا تھا۔ ایک عرصہ میں وہاں رہا، اب میں اپنے دشمنوں سے نمٹنے کے لئے حضرموت کی طرف آیا تھا اور اس کام سے فارغ ہونے کے بعد آپ کے اس مآرب شہر چلا آیا کہ اس شہر سے میری کافی یادیں وابستہ ہیں۔ اے یمن کی عظیم ملکہ! میں آپ کو آپ کی تخت نشینی پر مبارک باد دیتا ہوں۔''

ملکہ بلقیس نے اس بار بڑے شوق اور بڑی جستجو کے سے انداز میں کہا۔ ''کیا ایسا ممکن نہیں کہ تم اب مستقل طور پر مآرب شہر میں رہو۔ تمہارے یہاں رہنے سے نہ صرف یہ کہ مجھے تقویت حاصل ہوگی بلکہ میں یہ بھی جان سکوں گی کہ تم کس قدر طاقت ور اور کس طرح کی مافوق البشریت قوتوں کے مالک ہو۔''

یوناف نے معذرت طلب انداز میں کہا۔ ''اے عظیم ملکہ! میرا خمیر اور میری فطرت ایسی ہے کہ میں کسی بھی جگہ مستقل طور پر نہیں رہ سکتا۔ میری زندگی ایک شاہین کی سی ہے جو اپنے لئے کوئی گھر نہیں بناتا۔''

یوناف کے اس جواب پر ملکہ بلقیس نے کمال مسرت اور خوش طبعی سے پھر کہا۔ ''اگر تم مستقل طور پر یہاں نہیں رہنا چاہتے تو نہ سہی پر کیا تم ایک معزز اور قابل احترام مہمان کی حیثیت سے چند روز مآرب شہر میں قیام نہ کرو گے؟''

یوناف نے اپنے سر کو خم کرتے ہوئے کہا۔ ''میں آپ کی اس پیش کش کو کیسے اور کیوں کر ٹھکرا سکتا ہوں۔ میں چند روز ضرور یہاں قیام کروں گا۔''

یوناف کے اس جواب پر ملکہ خوش ہوگئی اور بلند آواز میں اس نے اپنے اسی بوڑھے مشیر کو مخاطب کر کے کہا۔ ''مآرب شہر کے شاہی محل میں یوناف کی رہائش کا ایسا ہی انتظام و انصرام کیا جائے جس طرح افریقش کے دور میں یہاں اس کی رہائش کا بندوبست کیا گیا تھا۔''

اس کے ساتھ ہی ملکہ وہاں سے اندر چلی گئی جب کہ وہ بوڑھا مشیر یوناف کو محل کے اسی حصے کی طرف لے جا رہا تھا جہاں کبھی وہ پہلے قرطیسہ کے ساتھ رہا کرتا تھا۔

☆☆☆☆☆

حضرت سلیمانؑ نے فرعون مصر کی بیٹی سے شادی کر لی تھی اور یروشلم شہر میں انہوں نے ان جنات کی مدد سے جو خداوند نے ان کے لئے مطیع و فرمانبردار کر دیئے تھے، ہیکل اور دیگر عمارتیں بنانا شروع کر دی تھیں۔ ان عمارتوں میں دس دس اور آٹھ آٹھ ہاتھ لمبے اور تراشے ہوئے پتھر جنات کی مدد سے استعمال کئے گئے تھے اور ان عمارتوں کے اندر لکڑی کی ضروریات پوری کرنے کے لئے سلیمانؑ نے صور کے بادشاہ حیرام کے ساتھ معاہدہ کیا۔ حیرام بادشاہ کو سلیمان علیہ السلام نے اپنے کارکن مہیا کئے جو لبنان کے جنگلات سے دیوار کی لکڑی کاٹتے تھے اور پھر ان بڑے بڑے اور دیو پیکر دیودار کے درختوں کو کھینچ کر سمندر کے کنارے لایا جاتا تھا، پھر ان کے گٹھے باندھ کر انہیں سمندر میں ڈال دیا جاتا تھا اور کشتیوں کی طرح دیودار کے ان گٹھوں کو حرکت میں لا کر ارض فلسطین پہنچا دیا جاتا تھا اور دیودار کے ان درختوں کے بدلے سلیمانؑ صور کے بادشاہ حیرام کو گیہوں، تیل اور دوسری اشیاء مہیا کیا کرتے تھے۔

اسی طرح سلیمان علیہ السلام نے یروشلم کے اندر بڑی بڑی اور فلک بوس عمارتوں کی تعمیر کا کام شروع کر دیا تھا۔ اس کے علاوہ انہوں نے صور شہر سے ایک ٹھٹھیرے کو بلوایا اور یہ ٹھٹھیرا پیتل کے سب کام کی خوب مہارت اور ہنرمندی رکھتا تھا۔ اس نے عمارتوں کے لئے اٹھارہ اٹھارہ ہاتھ اونچے پیتل کے ستون بنائے، اس کے علاوہ اس نے عمارتوں کے اندر استعمال ہونے والی لکڑی پر پیتل چڑھانے کا کام شروع کر دیا تھا۔

ایک روز جب کہ سلیمان علیہ السلام لوگوں کے فیصلے کر رہے تھے تو آپ کے سامنے دو عورتوں کا مقدمہ پیش کیا گیا۔ ان دو عورتوں میں سے ایک کے پاس بچہ تھا اور دوسری خالی تھی، پھر جب سلیمانؑ نے ان دونوں عورتوں سے ان کے مقدمے کی نوعیت پوچھی تو جو عورت خالی ہاتھ تھی۔ اس نے سلیمانؑ کو مخاطب کر کے کہا۔ ''اے آقا! میں اور میرے یہ ساتھ والی عورت ایک ہی گھر میں رہتی ہیں اور دونوں کے ہاں ایک ساتھ بچے پیدا ہوئے، پھر اے آقا! ایسا ہوا کہ ایک رات اس عورت کا بچہ مر گیا، کیوں کہ بھولے سے اس کے اوپر لیٹ گئی تھی۔''

وہ عورت دم لینے کو ذرا رکی، پھر وہ دوبارہ بولی۔ ''اے آقا! اپنے بچے کے مرجانے پر اس عورت نے صبر نہ کیا اور ظلم و تعدی سے کام لیتے

ہوئے رات کے وقت جب کہ میں گہری نیند سو رہی تھی اپنا مرا ہوا بچہ میرے آگے ڈال دیا اور میرا بچہ اٹھا کر لے گئی اور اب یہ میرے بچے کو اپنا کہتی ہے اور اس پر اپنا حق جتاتی ہے۔ اب میرا دعویٰ ہے کہ اس عورت سے میرا بچہ مجھے واپس دلایا جائے۔"

جب وہ عورت خاموش ہوئی، تب سلیمانؑ نے دوسری عورت کو مخاطب کر کے پوچھا۔ "کیا ثبوت ہے کہ یہ بچہ تیرا ہے؟"

اس عورت نے بڑی سنجیدگی اور متانت سے کہا۔ "اے آقا! یہ بچہ واقعی میرا ہے۔ یہ عورت خود جھوٹی اور فریب کار ہے اور ایسا ہی الزام مجھ پر عائد کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ یہ بچہ میرا ہے اور یہ عورت ہر ممکن و ناممکن طریقے سے میرے اس بچے کو مجھ سے چھین لینا چاہتی ہے۔"

سلیمانؑ کچھ دیر تک گردن جھکا کر سوچتے رہے، پھر آپ نے ایک تلوار طلب کی اور جب آپ کے پاس تلوار لائی گئی تو آپ نے اپنے ایک خادم کو مخاطب کر کے کہا۔ "یہ تلوار مار کر اس بچے کے دو ٹکڑے کر دو اور پھر ایک ایک ٹکڑا ان دونوں عورتوں میں بانٹ دو۔"

پھر انہوں نے جو عورت خالی ہاتھ تھی، اسے مخاطب کر کے پوچھا۔ تمہارا اس فیصلے سے متعلق کیا خیال ہے؟

اس عورت نے کہا۔ "یہ فیصلہ درست ہے، اس بچے کو کاٹ دیا جائے، تا کہ اگر یہ میرا نہیں رہا تو اس دوسری عورت کا بھی نہ رہے۔"

پھر سلیمانؑ نے دوسری عورت کو مخاطب کر کے پوچھا۔ "تمہارا اس بارے میں کیا خیال ہے؟"

دوسری عورت روتے اور بین کرتے ہوئے کہنے لگی۔ "اے آقا! اس بچے کو قتل نہ کیجئے بلکہ اسے زندہ سلامت اس دوسری عورت کے حوالے کر دیجئے، میں اس سے دست بردار ہوتی ہوں اور صبر کر لوں گی۔"

طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

خانہ کعبہ کے تالے کی تبدیلی سے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ

الحرمین شریفین کے نگراں ادارے نے کہ قفل کعبہ کی تبدیلی کا فیصلہ بنی شیبہ کی مشاورت سے کیا ہے۔

مکہ مکرمہ (ایجنسی) الحرمین شریفین کے نگراں ادارے نے سعودی عرب میں خانہ کعبہ شریف کے قفل کی تبدیلی سے متعلق پائی جانے والی بعض غلط فہمیوں اور عوامی حلقوں میں ہونے والی چہ میگوئیوں کا ازالہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ قفل کعبہ کی تبدیلی بنی شیبہ کی مشاورت سے کیا گیا ہے۔ ذرائع کے مطابق الحرمین شریفین کے نگراں ادارے کی جانب سے جاری ایک مفصل بیان میں بتایا گیا ہے کہ قفل خانہ کعبہ کی تبدیلی کے معاملے میں کلید کعبہ کے مالک بنی شیبہ خاندان (سدانہ) کو نظر انداز نہیں کیا گیا بلکہ کعبہ شریف کے سنہری تالے کے لئے تجویز بنی شیبہ قبیلے کی جانب سے چھ سال قبل دی گئی تھی۔ اسی تجویز پر عمل درآمد کرتے ہوئے خانہ کعبہ کا نیا تیار کردہ قفل لگایا گیا ہے۔ خیال رہے کہ سعودی عرب میں کچھ دنوں سے یہ خبریں گشت کررہی تھیں کہ حکومت نے سدانہ کو اعتماد میں لئے بغیر خانہ کعبہ کے دروازے کا قفل تبدیل کردیا ہے، جس پر بنی شیبہ خاندان ناراض ہے۔ بیت اللہ کے شایان شان قفل کی تیاری الحرمین انتظامیہ کی جانب سے دس نکات پر مشتمل ایک طویل وضاحتی بیان میں بتایا گیا ہے کہ انہیں قفل کعبہ کی تبدیلی کی ضرورت کیوں کر پیش آئی تھی۔ بیان میں بتایا گیا ہے کہ سابقہ قفل ٹھیک سے کام نہیں کررہا تھا۔ اس کے علاوہ خادم الحرمین شریفین شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کے حکم پر ایک سنہری قفل پہلے سے تیار کرلیا گیا تھا۔ نئے سنہر تالے کے ڈیزائن اور اس کی تیاری کے تمام مراحل میں کلید کعبہ کے متولی خاندان بنی شیبہ کو مشاورت میں شریک رکھا گیا ہے۔ بیان میں بتایا گیا ہے کہ نئے سنہری تالے کو نصب کئے جانے کے بعد اس کے کھلنے اور بند ہونے میں بھی دقت کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا، جیسے شاہ عبد العزیز سائنس وٹیکنالوجی سٹی کے ماہرین کی مدد سے ٹھیک کرلیا گیا۔ اس کی چابیاں اب بھی بنی شیبہ خاندان ہی کے پاس ہیں اور حکومت ا سنت رسول کو تبدیل کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

یاد رہے فتح مکہ کے بعد خاندان بنی شیبہ کو خانہ کعبہ کی چابیاں ا کے رسول ﷺ نے (دوبارہ) مرحمت فرمائی تھیں اور فرمایا تھا ک قیامت تک یہ چابیاں آپ کے خاندان میں رہیں گی۔

مظفر نگر: ۲۰ ہلاک شدہ گان کے ورثاء کو مختلف محکموں میں سرکاری نوکری دی گئی

لکھنؤ (ایجنسی) حکومت اتر پردیش کی جانب سے مظفر نگر کے فساد متاثرہ جن ۵۶ رلوگوں کو نوکری دینے کا اعلان کیا گیا ہے اس میں سے ۲۰ رافراد کے ناموں اور ان کو دی جانے والی نوکری کا اعلان سرکار کی طرف سے کردیا گیا ہے۔ مظفر نگر کے ایڈیشنل ضلع مجسٹریٹ مالیات وریونیو رراجیش کمار شرواستو نے بتایا کہ ۲۰ رکے لواحقین کو تقرری نامے جاری کردیئے گئے ہیں اور ان سبھی نے اپنے محکموں میں جوائنگ رپورٹ دے دی ہے۔ ایڈیشنل ضلع مجسٹریٹ نے بتایا کہ آج ۲۰ رمیں سے ۱۷ رلوگوں نے کلکٹریٹ نظارت میں اور تین لوگوں نے ضلع پنچایت راج افسران میں اپنی جوائنگ رپورٹ دے دی ہے۔ نظارت میں نوکری پانے والے زاہد، انمید، منور، شاہ رخ، محمد حسین، فرقان، سارنش ورما، ارجن کمار، کیلاش چند، سرجیت سنگھ، سنجیو کمار اور سے دین شامل ہیں، ان سب لوگوں نے مالی، چپراسی، چوکیدار، کے عہدہ پر اپنی جوئنگ رپورٹ دی ہے

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

مکمل سیٹ 2013

ایڈیٹر

شیخ حسن الھاشمی فاضل

دارالعلوم دیوبند

مولانا سے رابطہ کا نمبر...

+919358002992

کتاب کیلئے رابطہ نمبر...

+919756726786

محمد اجمل مفتاحی مئو ناتھ بھنجن یوپی انڈیا

حضرت مولانا **حسن الهاشمی** صاحب

مدظلہ العالی کا فون بے حد مصروف رہتا ہے، آپ اپنے

مسائل اس ای میل آئی ڈی پر ڈالیں۔

HRMARKAZ19@gmail.com

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

دسمبر سنہ ۲۰۱۳ء

DECEMBER.2013

حیرتناک روحانی فارمولے

دولتِ تسخیر حاصل کیجئے

خوفناک حویلی میں جنّات کی دہشت گردیاں

RS.25\=

کیا اور کہاں

اداریہ

شاید کہ اتر جائے کسی دل میں میری بات

بقلم خاص

مظفرنگر اوراس کے آس پاس کے مضافات میں جو شرمناک دنگا ہوا تھا اور جس میں ایک ہی فرقہ کے جان ومال کو نقصان پہنچا تھا اس کی چنگاریاں ابھی تک برقرار ہیں، یہ چنگاریاں کسی بھی وقت شعلوں کی صورت اختیار کرسکتی ہیں۔ اگرچہ برموقعہ سوئی ہوئی سرکار نے بعد میں اپنی ایک آنکھ برائے نام کھولی تھی اوراس نے برائے نام سی کچھ چستی بھی دکھائی تھی، لیکن قانون اور ظالموں کو ابھی تک سزا نہیں مل سکی۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ ایک مسلمان کوئی غلطی کرتا ہے تو اس کا شور پورے ملک میں مچ جاتا ہے اور درجنوں فرقہ پرست ہندو سیکڑوں مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیتے ہیں تو بھی ارباب قانون کے سروں میں جوں نہیں رینگتی۔ مسلمانوں کے خون سے پھاگ کھیلنے کا سلسلہ آزادی کے بعد ہی سے چل رہا ہے۔ آر ایس ایس اور جن سنگھ جیسی فاشسٹ جماعتوں کے وجود کا مقصد ہی مسلمانوں کو بے دریغ قتل کرنا ہے اور وہ اپنی وحشتوں کا اظہار وقتاً فوقتاً ملک کے مختلف شہروں میں کرتے رہے ہیں — مرادآباد کا ہولناک فساد ہو یا میرٹھ ملیانہ کی خونریزیوں کا مظاہرہ، جمشید پور کا فرقہ وارانہ فساد ہو یا بھیونڈی کی شیطنیت، جبل پور کی نازیبا حرکتیں ہو یا آسام کے مسلمانوں پر کھلی زیادتیاں یہ سب ہندوستان کی سیکولرازم کو شرمندہ کرتے ہیں اور یہ ثابت کرتے ہیں کہ اس ملک میں انسانوں کے روپ میں کچھ ایسے بھیڑیئے بھی رہتے ہیں جو دھرم کے نام پر انسانیت کا قتل عام کرتے ہیں اور پھر بھی زعفرانی کپڑے پہن کر خود کو بھگوان کا اوتار سمجھنے کی حماقتوں میں مبتلا ہیں۔ گجرات میں مسلمانوں کو جس بے دردی سے آتش زنی کیا گیا تھا وہ بھی انسانیت کے چہرے پر کالک ملنے کے مترادف تھا، افسوس کی بات یہ ہے کہ وہ مودی جس نے آج تک اپنی غلطی کو غلطی اور ظلم کو ظلم نہیں مانا آج وزیر اعظم بننے کی خواہش میں پاگل سا ہوا جارہا ہے۔ میڈیا اس شخص کو ایسی شخصیت بنا کر پیش کررہا ہے کہ ہندوستان میں جس سے بڑی شخصیت کا تصور نہیں کیا جاسکتا اوراس سے بھی زیادہ افسوس کی بات یہ ہے کہ مسلمانوں میں بھی کچھ ایسے لوگ موجود ہیں جو اس مودی کی تعریف کرنے میں رطب اللسان نظر آرہے ہیں کہ جس مودی نے مسلمانوں کو انتہائی بے دردی کے ساتھ جلایا تھا — کرسی کی بھوک انسان کو بہرہ، اندھا، گونگا بنادیتی ہے اور اچھے خاصے لوگ بھی شیطان لعین کے بہکانے کی وجہ سے فاسقوں اور ظالموں کی کھلم کھلا تائید کرنے لگتے ہیں اور صرف چند روزہ اقتدار کی خاطر ٹی وی پر ایسی ایسی کرتب بازیاں کرتے ہیں کہ سرکس کے جوکروں کو بھی شرم آنے لگتی ہے۔ فرشتے لعنت بھیجتے ہوں گے ان لوگوں پر جو اپنی پانچوں انگلیاں تر کرنے کے لئے شیاطین کی ہم نوائی کرتے ہیں اور ظالموں اور قاتلوں کو سلامیاں دینے کی اسکیمیں مرتب کرتے ہیں، کتنے افسوس کی بات ہے! اور اس سے زیادہ افسوس کی بات یہ ہے کہ آج تک بلکہ ابھی تک مسلمانوں کی جانوں کے تحفظ کے بارے میں نہ سرکاریں سوچ رہی ہیں اور نہ ہی مسلم رہنما۔ جن لوگوں کے گھر برباد ہوگئے ان کے دوبارہ گھر بنانے کی جدوجہد جاری ہے۔ کیمپوں میں پناہ گزینوں کی شادیاں بھی ہورہی ہیں، لیکن جو لوگ مرچکے ہیں بھلا وہ کیسے واپس آئیں گے۔ چلئے ان کی موت پر تو صبر کے سوا کوئی چارہ ہی نہیں ہے، لیکن جو لوگ زندہ ہیں ان کے جانوں کا تحفظ کون کرے گا۔ ہمارے رہنما اپنی جان کی حفاظت کے لئے سرکاروں سے سیکورٹی لے رہے ہیں اور رائفل اور پستول کے لائسنس بھی حاصل کررہے ہیں، کیوں کہ انہیں خطرہ ہے کہ کوئی انہیں صاف نہ کردے حالانکہ یہ سوچ صرف ایک وہم ہے، لیکن یہ بات وہ اپنی قوم کے لئے کیوں نہیں سوچتے۔ انہیں مسلمانوں کی جانوں کی حفاظت کا خیال کیوں نہیں آتا، جب کہ محسن انسانیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے پندرہ سو برس پہلے یہ فرمایا تھا کہ اے مسلمانوں جو چیز اپنے لئے پسند کرو وہی چیز اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے بھی پسند کرو۔ ہمارے رہنماؤں کو چاہئے کہ مسلمانوں کے اندر اپنی حفاظت خود کرنے کا جذبہ پیدا کریں اور سرکار سے گزارش کریں کہ وہ جائز قسم کے ہتھیار مسلمانوں کو فراہم کرے۔ سکھ تلوار رکھ سکتے ہیں تو مسلمان اپنے پاس ریوالور کیوں نہیں رکھ سکتے، جب کہ برائے حفاظت ہتھیار اپنے پاس رکھنا ہمارے مذہب کی تعلیم ہے اور سعودی عرب کا وہ جھنڈا جس پر کلمہ طیبہ کے ساتھ تلواریں بنی ہوئی ہیں ہمارے مذہب کی اسی تعلیم کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ہم صرف سرکاروں پر بھی تبرے بازی نہیں کرسکتے، یہ تو ہمارے رہنماؤں کی غلطی ہے، بلکہ ان کی خودغرضی ہے کہ وہ اپنی حفاظت کے لئے پولیس کو اپنے دائیں بائیں رکھتے ہیں، حکومت سے ریوالور منظور کراتے ہیں، لیکن عامۃ المسلمین کی جانوں کی حفاظت کا انہیں خیال نہیں آتا۔ اگر حکومت سے اصرار کیا جاتا تو مسلمانوں کو اپنی حفاظت کے لئے ہتھیار مہیا ہوسکتے تھے — کسی کے لئے گھر بنانا، روزگار مہیا کرنا اور کسی کی شادی کرانا مشکل نہیں ہے، مشکل یہ ہے کہ ہم مسلمانوں کی جانوں کی حفاظت کا پروگرام مرتب کریں، آج مسلمانوں کو گاجر مولی کی طرح کاٹا جارہا ہے اور ہم انسداد فرقہ پرستی کا قانون بنوانے میں ابھی تک ناکام ہیں، محض اس لئے کہ ہم مسلمانوں کی حفاظت کرنے میں مخلص نہیں ہیں، ہماری بھاگ دوڑ محض اپنا قد اونچا کرنے کے لئے ہے۔

مختلف پھول

حدیث مبارکہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"بدگمانی سے بچو کیوں کہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے اور نہ چھپ کر دوسروں کی باتیں سنو، نہ ٹوہ لگاؤ، نہ دوسرے کے سودے پر محض دھوکا دینے کے لئے بڑھ کر قیمت لگاؤ، نہ آپس میں ایک دوسرے سے حسد کرو، نہ باہم بغض رکھو نہ آپس میں بول چال بند کرو اور سب اللہ کے بندے آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔"

اچھی باتیں

☆ خدا کی نظر میں وہ عظیم ہے جس کا کردار عظیم ہے۔

☆ کامیاب انسان بننے کے لئے وقت کی دہلیز کو عبور کرنا پڑتا ہے۔

☆ سچ بولو، سچ لکھو، سچ سنو اور سچ سناؤ۔

☆ خوبصورت تحفہ محبت ہے اور اپنے دوست کی پسند کا خیال رکھو، یہ تحفہ پیار کی کنجی ہے۔

☆ اللہ کی بہترین نعمت مخلص دوست ہے۔

☆ دولت کی نمائش صرف وہ لوگ کرتے ہیں جن کے پاس دولت کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔

پھول جیسی باتیں

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ مال کے علاوہ آپ دوسروں کو ایسا کیا دیں کہ آپ کو پیسے خرچ کئے بغیر صدقے کا ثواب ملے؟

سنئے: دعا، علم، مشورہ مسکراہٹ، بروقت مدد، مشکلات کے وقت حوصلہ افزائی، نیکی کا علم، برائی سے روکنا، معاف کرنا، عزت دینا، خوشیوں میں شامل ہونا، تیمارداری کرنا، راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا۔

انداز فکر

☆ جاہل دماغ سے زیادہ زبان کا استعمال کرتا ہے۔

☆ موت کے سامنے کوئی حکمت نہیں چلتی۔

☆ اگر نفس کو نیکی میں نہیں لگاؤ گے تو یہ تمہیں برائی میں لگا دے گا۔

☆ تحریر ایک خاموش آواز ہے اور قلم ہاتھ کی زبان ہے۔

☆ امیدوں کے سہارے جینا خود کو دھوکہ دینا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ ان چیزوں کو ناپسند کرتا ہے، اونچی آنکھیں، جھوٹی زبان، وہ ہاتھ جو بے گناہ کو آزار پہنچائے، وہ دل جو برے منصوبے باندھے، وہ پاؤں جو جلد برائی کی طرف دوڑیں اور وہ شخص جو دو بھائیوں کے درمیان جھگڑے برپا کرے۔

☆ غریب وہ ہے جس کا کوئی دوست نہ ہو۔ (حضرت علیؓ)

☆ جو شخص خواہ مخواہ اپنے آپ کو محتاج بناتا ہے وہ محتاج ہی رہتا ہے۔ (حضرت علیؓ)

☆ شرافت عقل و ادب سے ہے نہ کہ مال و نسب سے ہے۔ (حضرت علیؓ)

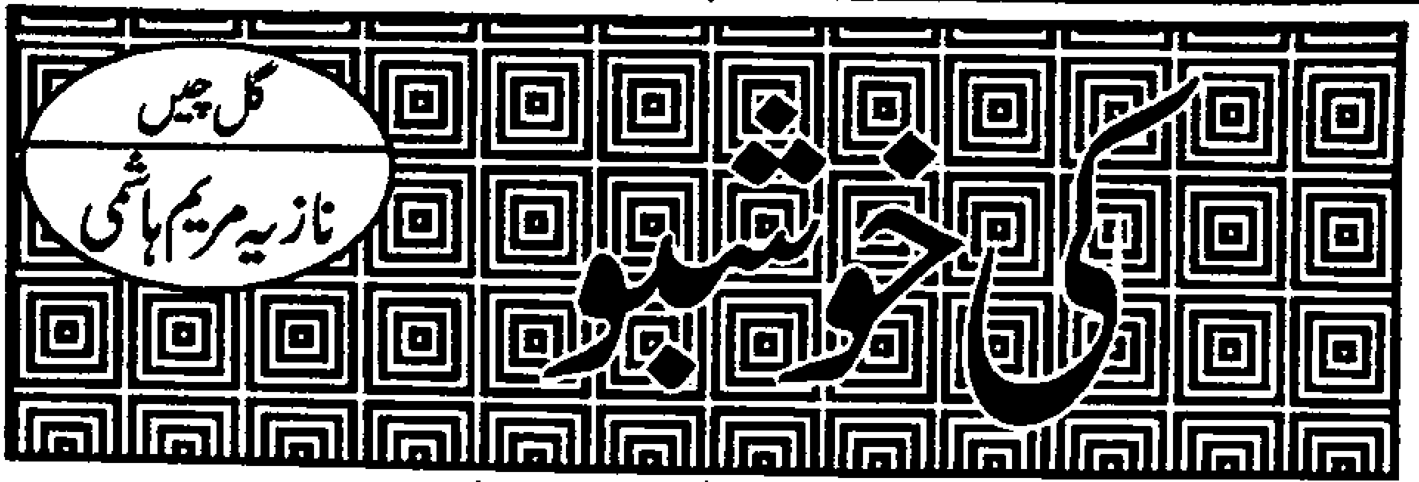
☆ میانہ روی نصف روزی ہے اور حسن اخلاق نصف دین ہے۔ (شیخ عبدالقادر جیلانیؒ)

☆ اللہ کا خوف بڑی عبادت ہے۔

☆ بیکار ہے وہ پھول جس میں خوشبو نہ ہو۔

☆ بیکار ہے وہ خوشی جو کل مشکل پیدا کردے۔

☆ دل ایک آئینہ ہے، اگر وہ بدی سے پاک ہو تو اس میں خدا بھی



نظر آسکتا ہے۔

☆ اگر کچھ بننا چاہتے ہو تو ایک لمحہ بھی ضائع نہ کرو۔

☆ دانا وہ ہے جو کم بولے اور زیادہ سنے۔

روشنی

☆ خوش مزاج انسان ٹوٹتے ہوئے دل کی دوا ہے۔

☆ اکثر انسان معمولی سی قیمت پر مل جاتے ہیں، بعض کافی مہنگے ہوتے ہیں، جب کہ چند کسی قیمت پر بھی نہیں ملتے۔

☆ جب انسان اللہ پاک سے دور ہو جائے تو سکون انسان سے دور ہو جاتا ہے۔

☆ خدا کے آگے جھکنے سے آدمی کے لئے دوسروں کے سامنے کھڑا ہونا بڑا آسان ہو جاتا ہے۔

اندازِ بیان اور

☆ اپنے دوست کو سب کچھ دیدو مگر اپنا راز کبھی نہ دو۔

☆ اللہ تعالیٰ پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

☆ دعا تقدیر کو بدل دیتی ہے۔

ایک اچھا مسلمان وہی ہے جو حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ بندوں کے حقوق بھی ادا کرتا ہے۔

☆ دنیا کو آزماؤ کیوں کہ یہ دنیا تمہارے لئے ہے تم دنیا کے لئے نہیں ہو۔

☆ کسی کو بھی ہمراز نہ بناؤ کیوں کہ اپنے راز اپنوں کے ذریعہ ہی کھل جاتے ہیں۔

☆ کسی چیز پر اپنا زور نہ جتاؤ کیوں کہ اگر وہ چیز تمہارے نصیب میں ہے تو ضرور ملے گی۔

☆ دل کا حسن چہرے کو بھی خوبصورت بنا دیتا ہے۔

☆ دنیا میں تمام چیزوں کی حد ہے، سوائے علم کے۔

☆ زیادہ باتیں وہ لوگ کرتے ہیں جن کے پاس کرنے کو کچھ نہیں ہوتا۔

☆ بدترین شخص وہ ہے جس کے ڈر سے لوگ اس کی عزت کرنے پر مجبور ہو جائیں۔

☆ دنیا کے بازار میں زندگی کا سب سے قیمتی سکہ حوصلہ ہے۔

☆ محنت کے بغیر کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

☆ جو تم سے چھینے اسے عطا کرو۔

☆ جو تم سے تعلق توڑے، اس سے تعلق جوڑو۔

☆ رشتوں اور انسانوں سے بڑھ کر کچھ اہم نہیں ہوتا، بشرطیکہ وہ ہمارے ساتھ مخلص اور پر خلوص ہوں۔

☆ اگر تم دنیا بھر میں بھی مشہور ہونا چاہتے ہو تو اپنے وعدے کی پاس داری کرو۔

ریشمی باتیں

☆ غرور سے آدمی کا دین ضائع ہوتا ہے۔

☆ توبہ کرنا آسان اور گناہ چھوڑنا مشکل ہے۔

☆ برے لوگوں کے ساتھ بیٹھنے سے تنہائی بہتر ہے۔

☆ علم وہ خزانہ ہے جس کا ذخیرہ بڑھتا رہتا ہے۔

☆ مصیبت کی شکایت نہ کرو، اس سے خدا ناراض، دوست غمگین اور دشمن خوش ہوتا ہے۔

☆ جس سے تمہیں نفرت ہے اس سے ڈرتے رہو۔

☆دولت سرا اونچا کئے بغیر نہیں رہتی۔

☆جو شخص برائی سے بالکل واقف نہیں، وہ برائی میں مبتلا ہوگا۔

☆محبت ایک ایسی شئے ہے جو سیکھنے اور کسی کے بتانے سے نہیں آتی۔

بزرگان دین کے نکات فکر

☆جس شخص نے اپنے لئے آداب شریعت کو لازم کرلیا، اللہ تعالیٰ اس کا قلب نور معرفت سے بھردے گا، کوئی مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام، افعال اور اخلاق کی تابعداری کے مقام سے بڑھ کر نہیں۔ (حضرت ابن عطاؒ)

☆حسن فکر کو علم کے جنگل میں تلاش کرو، اگر وہاں نہ ملے تو حکومت کے میدان میں ڈھونڈو، اگر وہاں بھی نہ ملے تو توحید کی میزان میں تولو اور اگر ان تینوں مقامات میں نہ ملے تو اسے شیطان کے منہ پر دے مارو۔
(حضرت ابن عطاؒ)

☆میں اللہ تعالیٰ سے اپنے قیام گناہوں ساتھ ملنا زیادہ پسند کرتا ہوں بہ نسبت اس کے کہ میں ذرہ برابر بھی تصنع کے ساتھ ملوں۔
(یوسف بن الحسین جبالؒ)

☆جو شخص اپنے باطن کو مراقبے اور اخلاق سے درست کرلیتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ظاہر کو مجاہدے اور اتباع سنت سے سنوار دیتا ہے۔

مہکتے اقوال

☆یہ جو رحمٰن کے ذکر سے بیزار ہوجاتے ہیں، ان کے ساتھ ہم ایک شیطان مقرر کردیتے ہیں جو ہر وقت ان کے ساتھ رہتا ہے اور اچھے کاموں سے روکتا ہے۔ (القرآن)

☆شریف الطبع لوگ عورت کی عزت کرتے اور رذیل ان کی اہانت کرتے ہیں۔ (الحدیث)

☆اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑی عبادت مسلمان بھائی کا دل خوش کرنا ہے۔ (الحدیث)

☆کسی قوم میں بے حیائی پھیل جائے تو اللہ تعالیٰ اس پر بلائیں عام کردیتا ہے۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ)

☆جو شخص میرے عیب مجھے بتاتا ہے وہ مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔ (حضرت عمر فاروقؓ)

☆جنت کے اندر رونا عجیب ہے اور دنیا میں ہنسنا اس سے بھی عجیب ہے۔ (حضرت عثمانؓ)

☆دولت محدود ہے، اس کا حساب رکھنا ممکن مگر علم لامحدود ہے، اس کی کوئی انتہا نہیں، اور اس کا حساب رکھنا ممکن ہے۔ (حضرت علیؓ)

☆سنگ دل کو وعظ نہ کرو کیوں کہ پتھر میں لوہے کی سلاخ نہیں دھنستی (شیخ سعدی شیرازیؒ)

☆زیادہ سنو اور کم بولو۔ (حضرت لقمان)

☆کسی انسان کی دل آزاری نہ کرو، کفر کے بعد یہ سب سے بڑا گناہ ہے۔ (حضرت مجدد الف ثانیؒ)

عارف عالم بھی ہوتا ہے مگر یہ ضروری نہیں کہ عالم بھی عارف ہو۔
(حضرت علی ہجویریؒ)

شمع فروزاں

☆جھوٹے دوست سے سچا دشمن بہتر ہے۔

☆دوستی میں کبھی غرور کو جگہ نہ دو۔

☆علم کے ساتھ عمل بھی ضروری ہے۔

☆انسان عقل سے پہچانا جاتا ہے۔

☆اللہ سے مانگو لیکن عاجزی کے ساتھ۔

☆غریبوں کی سنو، ہمدردی کے ساتھ۔

☆بڑوں سے ملو، ادب کے ساتھ۔

☆علم سیکھو، شوق کے ساتھ۔

☆برائی سے بچو، خوف کے ساتھ۔

☆چھوٹوں سے ملو، شفقت کے ساتھ۔

☆تمہارے ساتھ کوئی برائی کرے تو تم اس کے ساتھ نیکی کرو۔

سنہری کلمات

☆جو عقل مند جاہلوں سے لڑے وہ ان سے عزت کی توقع نہ کرے۔

☆جو شخص خود کو قابو نہیں رکھ سکتا، وہ کسی کو قابو نہیں کرسکتا۔

☆کامیابی کے دو اہم زینے ہیں، لگن اور خود اعتمادی۔

☆محبت کچھ نہیں دیتی محبت کے سوا، اور نہ محبت کچھ لیتی ہے محبت کے سوا۔

☆ دنیا کی چیزوں کے ملنے پر خوش اور چھن جانے پر غمگین نہیں ہونا چاہئے۔

سنہرے موتی

☆ غم کا بہترین علاج مصروفیت ہے۔
☆ دوسروں کا دل توڑنے سے بہتر ہے تم اپنی خواہشات کا گلا گھونٹ لو۔
☆ آزادی کا مطلب یہ نہیں کہ مذہب اور اخلاق کی پابندی نہ کی جائے۔
☆ انسان کو عمل پر اختیار ہے مگر اس کے نتیجے پر نہیں۔
☆ خوبصورت ہونے کا معیار ہر جگہ بدل جاتا ہے، لیکن خوب سیرتی کا معیار کبھی نہیں بدلتا۔

ایک آنسو کا مقام

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا۔ جس بندے کی آنکھیں خوف خدا سے بھر جائیں، اللہ تعالیٰ اس کے جسم پر جہنم حرام کردیتا ہے پھر اگر وہ اس کے رخساروں پر بہہ پڑے تو اس کے چہرے کو کوئی تکلیف پہنچے گی نہ ذلت اور اگر کوئی بندہ جماعتوں میں سے کسی جماعت میں رو پڑے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کے رونے کی خاطر اسے جہنم سے نجات دے گا، لیکن آنسو کے ثواب کا کوئی حساب نہیں یہ تو جہنم کی آگ کے شعلوں کو بجھا کے رکھ دیتا ہے۔

رہنما باتیں

☆ اگر دنیا میں عزت اور مرتبہ چاہتے ہو تو تمہیں سلام میں ہمیشہ پہل کرنی چاہئے۔
☆ دعا عبادت کی جان ہے۔
☆ خاموشی گفتگو کا حسن ہے۔
☆ اولاد کے لئے ماں باپ کا سب سے اچھا تحفہ ان کی بہتر تعلیم و تربیت ہے۔
☆ تم میں سب سے اچھا انسان وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہے۔
☆ مسکراہٹ زندگی کا انمول تحفہ ہے۔

☆ امانت میں خیانت سخت گناہ ہے۔
☆ ماں کے بغیر گھر ایک قبرستان ہے۔
☆ وہ علم ضائع ہوگیا، جس پر عمل نہ کیا جائے۔
☆ عاجزی انسان کے وقار میں اضافہ کرتی ہے۔
☆ لوگوں میں بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔
☆ علم مومن کا گمشدہ مال ہے جہاں ملے لے لو۔
☆ آج کا کام کل پر مت چھوڑو۔

یقین کرو

☆ جاہل کے آگے عقل کی دلیل نہیں چلتی۔
☆ انسان اپنی توہین معاف کرسکتا ہے، لیکن بھول نہیں سکتا۔
☆ ہر مسئلہ حل ہونے کے بعد ایک نئے مسئلے کو جنم دیتا ہے۔
☆ جہاں سے بھی گزرو، پھول برساؤ، تاکہ واپسی پر تمہیں ایک بہت بڑا باغ ملے۔
☆ کسی کا دل نہ دکھاؤ کہ انسان کے دل میں خدا رہتا ہے۔
☆ کسی کو حقیر مت سمجھو کہ خدا کے ولی انہی انسانوں میں ہوتے ہیں۔
☆ کتاب انسان کی بہترین ساتھی ہے۔

لقمان حکیم کی ایک عجیب نصیحت

حکیم لقمان سے پوچھا گیا۔ آپ نے ادب کس سے سیکھا؟ انہوں نے فرمایا: بے ادبوں سے کیوں جو فعل ان کا مجھ کو پسند نہ آیا اس سے میں نے پرہیز کیا۔ (عقل مند کے سامنے اگر کھیل اور دل لگی کے طور پر بھی کوئی بات کہی جائے تو وہ اس سے بھی نصیحت حاصل کرلیتا ہے اور نادان کم فہم کے سامنے حکمت کی سیکڑوں باتیں پیش کی جائیں تو وہ ان کو کھیل مذاق سمجھے گا اور کوئی فائدہ حاصل نہ کرے گا)

فائدہ: عقل مند وہ ہے جو کہ نادان کی باتوں میں بھی غور کرے اور اس سے فائدہ حاصل کرے اور ان کے انجام سے عبرت حاصل کرے۔

زندگی

☆ زندگی ایک مسئلہ ہے، اسے حل کیجئے۔

☆زندگی ایک امتحان ہے، کامیابی حاصل کیجئے۔
☆زندگی ایک سفر ہے اسے طے کیجئے۔
☆زندگی ایک وعدہ ہے اسے پورا کیجئے۔

مصائب سے مت گھبرائیں

☆برائی کا بدلہ برائی سے دینا آسان ہے، مگر جوانمردی یہ ہے کہ بدی کا بدلہ نیکی سے دیا جائے۔
☆تکبر علم کا اور غصہ عقل کا دشمن ہے۔
☆زندگی کے سفر میں کچھ نہ کچھ بکھیرے جاؤ تا کہ جب واپس پلٹو تو ایک باغ پاؤ۔
☆تم جس سے متنفر ہو جاؤ پھر اس سے ڈرتے رہو۔
☆جو شخص منزل سے ایک قدم پیچھے ہٹا وہ کبھی آگے نہیں بڑھ سکتا۔
☆ظالموں کو معاف کرنا مظلوموں پر ظلم کرنے کے مترادف ہے۔

وقت

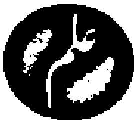
☆وقت انسان کو اٹھاتا بھی ہے گراتا بھی ہے۔
☆وقت خدا کی امانت ہے۔
☆جو لوگ وقت کو ضائع کر دیتے ہیں وقت انہیں ضائع کر دیتا ہے۔
☆وقت کی باگ ڈور اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

ماں کے نام

☆دنیا کی سب سے خوب صورت اور شیریں شئے ماں کا پیار ہے۔
☆میری ہر تکلیف اور ہر غم میں میری ماں کا تصور میرے لئے فرشتہ نجات بن کر آتا ہے۔
☆ہر شخص انسانیت کی حقیقی تصویر اپنی ماں کے چہرے میں دیکھ سکتا ہے۔
☆ماں کے قدموں کی خاک چوم لو دونوں جہانوں میں شہرت نصیب ہوگی۔
☆ماں کی چاہت میں اپنی انا کو بھول جاؤ تمہارا دامن خوشیوں سے بھر جائے گا۔
☆ماں کے قدموں میں جھک جاؤ، رفعت و بلندی ملے گی۔

عشق الٰہی کا ثبوت عقلی دلیل سے

اے برادر! تیرا اپنے جیسے مٹی کے بنے ہوئے سے عشق کرنا تیرے صبر اور دل کی راحت کو اڑا دیتا ہے، بیداری میں تو اس کے رخسار اور تل پر فریفتہ ہے، سونے میں اس کا خیال آتا رہتا ہے تو اس کے پیر پر خلوص سے سر رکھنے کو تیار ہو جاتا ہے، اس کے وجود کے سامنے دنیا کو معدوم سمجھتا ہے۔ جب تیرا روپیہ معشوق کی نظر میں نہیں آتا ہے تو تجھے سونا چاندی اور مٹی یکساں معلوم ہوتا ہے تو اس کی جگہ آنکھ میں سمجھتا ہے اور اگر تو آنکھ بند کرتا ہے تو وہ دل میں ہے اس کے ہوتے ہوئے دوسرے کی گنجائش نہیں رہتی دوسرے سے دل نہیں لگتا ہے۔



علم

☆علم عزت ہے، اس کی حفاظت کیجئے۔
☆علم دولت ہے، اس کو حاصل کیجئے۔
☆علم دوستی ہے، اس کو پھیلایئے۔
☆علم عافیت ہے، اس کو بڑھنے دیجئے۔
☆علم دین ہے، اس کو سیکھئے۔

خاص باتیں

☆ایک پھول کو پروان چڑھانے کے لئے ہزاروں کانٹوں کی پرورش کرنی پڑتی ہے۔
☆خاموشی الفاظ کی نسبت قوت گویائی زیادہ رکھتی ہے۔
☆اگر دنیا کو ہرانا چاہتے ہو تو پہلے خود کو تسخیر کرو۔
☆معاملات میں خوش خلقی سے زیادہ مؤثر کوئی چیز نہیں۔
☆شبنم کے قطرے صبح کی مسکراہٹ بھی ہیں اور رات کے آنسو بھی۔

مسلمانوں کی آبرو کا حق

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ "جو شخص کسی مسلمان کو ایسے موقع پر ذلیل و بے آبرو کرے گا جہاں اس کی ہتک ہو یا اس کی عزت میں کچھ کمی آئے تو اللہ تعالیٰ اسے ایسے

مقام میں ذلیل و بے آبرو کرے گا جہاں وہ اللہ کی مدد کا طلب گار ہوگا اور جو شخص کسی ایسی جگہ کسی مسلمان کی مدد کرے گا جہاں اس کی بے عزتی اور ہتک ہوتی ہو تو اللہ ایسے مقام پر اس کی مدد کرے گا جہاں اسے اللہ کی مدد درکار ہوگی۔

کیا بات ہے

☆ باپ بیٹے سے تم نے تاریخ کے پرچے میں اتنے کم نمبر کیوں لئے؟ بیٹا، ابو تاریخ کے پرچے میں زیادہ تر سوالات ایسے پوچھے گئے تھے جو میری پیدائش سے پہلے کے تھے۔

☆ استاد، بچو! اگر ہم مغرب کی طرف چلتے جائیں تو ہم کہاں پہنچیں گے؟ شاگرد، ہم غروب ہو جائیں گے۔

☆ ناصر۔ یار تم اس برف کے ٹکڑے کو کیوں گھور رہے ہو؟ ارشد "میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ یہ کہاں سے "لیک" ہو رہا ہے۔

☆ امجد میرے دانت دیکھو، یہ چاندی کی طرح سفید ہیں؟ اختر یہ کونسی بڑی بات ہے، میرے دانت تو سونے کی طرح پیلے ہیں۔

☆ ایک دیہاتی نے پہلی بار فٹ بال کا میچ دیکھا۔ اس نے حیرانی سے پوچھا۔ یہ سب کیا کر رہے ہیں؟ اسے بتایا گیا کہ یہ گول کر رہے ہیں۔ دیہاتی نے پھر حیرانی سے کہا، یہ تو پہلے ہی گول ہے۔

☆ تین پاگلوں کو چیک کرنے کے لئے ڈاکٹر نے دیوار پر چاک سے تین دروازے بنائے اور ان سے کہا۔

ان میں سے گزر کر دکھاؤ۔ دو پاگلوں نے تو دیوار پر زور لگانا شروع کر دیا مگر تیسرا ہنسنے لگا۔ ڈاکٹر کو خیال ہوا کہ شاید یہ ٹھیک ہو گیا ہے۔ اس نے مسکرا کر پوچھا۔ ہاں میاں تم کیوں ہنس رہے ہو؟ وہ ہاتھ اونچا کر کے بولا یہ پاگل بے کار زور لگا رہے ہیں۔ ان دروازوں کی چابیاں تو میرے پاس ہیں۔

☆ ایک بچہ دوڑتا ہوا گھر آیا اور ماں سے بولا، امی! ہمارے پڑوسی کتنے غریب ہیں، ان کے بچے نے صرف ایک روپے کا سکہ نگلا ہے لیکن وہ سب رو رہے ہیں۔

☆ ایک دوست (دوسرے سے) آج میرا لکی ڈے تھا۔ آج سات تاریخ ہے، میں صبح سات بجے سو کر اٹھا، دوپہر کو سات سو روپے کا دوستوں کو کھانا کھلایا اور شام سات بجے سات گھوڑوں کی ریس دیکھنے گیا۔ دوسرا دوست، تو یقیناً تمہارا گھوڑا ریس جیت گیا ہوگا۔ پہلا دوست نہیں وہ ساتویں نمبر پر آیا۔

منتخب اشعار

تو اپنے دل کی سیاہی صاف کر پہلے
نگاہ میرے گریباں پہ ڈالنے والے

☆

میرے نصیب میں اگر درد و غم اتنے تھے
دل بھی یارب مجھے کئی دیئے ہوتے

☆

نہیں نگاہ میں منزل تو جستجو ہی سہی
نہیں وصال میسر تو آرزو ہی سہی

☆

مجھ سے مری نگاہ کی قیمت نہ پوچھئے
دیکھا نہیں کسی کو حقارت سے آج تک

☆

خدا حافظ کوئی کہتا ہوا جب دور ہوتا ہے
نگاہیں تکتی رہ جاتی ہیں دل مجبور ہوتا ہے

☆

انکساری سے سدا انسان پاتا ہے عروج
خود پرستی سے کبھی بندہ خدا ہوتا نہیں

اشتہار

مجھے پیار کرنے کے لئے
ایک ایسی لڑکی کی ضرورت ہے
جو مجھے نہ جانتی ہو
کیوں!!
جو لڑکیاں!
مجھے جانتی ہیں
وہ اپنا ذہنی توازن کھو چکی ہیں
یا!
کسی کی ہو چکی ہیں۔

☆☆

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا

''خوفناک واقعات نمبر''

❁ طلسماتی دنیا کا یہ نمبر ایسے واقعات اور ایسی داستانوں پر مشتمل ہوگا جو دلوں کو لرزا دینے والی اور رونگٹے کھڑے کردینے والی ہوں گی۔

❁ اگر بھیانک آپ بیتی اور کوئی خوفناک داستان آپ کے علم میں بھی ہو تو فوراً ہمیں روانہ کریں۔ ہم اس کو بھی اس نمبر میں جگہ دینے کی کوشش کریں گے۔

❁ اس نمبر میں جنات اور بھوت پریت جیسی مخلوقات سے بچنے، محفوظ رہنے کے فارمولے بھی نقل کئے جائیں گے تاکہ جنوں کے شر اور فتنے سے محفوظ رہا جاسکے۔

❁ ہمارا مشورہ ہوگا کہ اس نمبر کو کمزور دل کے حضرات نہ پڑھیں، کیوں کہ اس میں درج شدہ واقعات، خوف زدہ کرنے والے ہوں گے اور قارئین کی نیند اڑا دینے والے بھی ہوں گے۔

❁ البتہ مضبوط دل رکھنے والے لوگوں کیلئے یہ نمبر بہت اہمیت کا حامل ہوگا۔ ان کی معلومات میں اضافہ ہوگا اور یہ اندازہ ہوجائے گا کہ جنات اور جادو کی کارروائیاں کیسے پُر ہول مناظر پیدا کرتی ہیں اور جنات کی دہشت گردی انسانوں کو کس طرح خون کے آنسو رلاتی ہے۔

❁ قارئین کو یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ آج کل اسی فیصد مکانات جنات کی لپیٹ میں ہیں۔

❁ جنات سے کیسے پیچھا چھڑائیں؟ جنات سے کس طرح اپنے مکانات کو محفوظ رکھیں؟ اپنے بچوں اور عورتوں کو کس طرح آسیبی اثرات سے نجات دلائیں؟ اس طرح کے سینکڑوں سوالوں کے اطمینان بخش جوابات ''خوفناک واقعات نمبر'' میں جمع کئے جائیں گے۔

❁ یہ نمبر امریکہ، برطانیہ، پاکستان، کناڈا، افغانستان، سعودی عرب اور خلیج ممالک میں رہنے والے ہزاروں قارئین کی فرمائش پر مرتب کیا جارہا ہے۔ آپ بھی پہلے ہی اپنے ایجنٹ کے یہاں اپنی کاپی بک کرالیں تاکہ بروقت آپ اس نمبر سے استفادہ کرسکیں۔ **قیمت -/60 روپئے**

اعلان کنندہ : (ابوسفیان عثمانی) منیجر: ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند

فون نمبر 09756726786

قسط نمبر:۱۶۶

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

سورۂ فلق

قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے حساب سے سورۂ فلق قرآن حکیم کی ۱۱۳ویں سورت ہے۔اس سورت کے بارے میں نبی برحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جوکوئی اس سورت کو پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو ایک ایک آیت کے بدلے میں بیس بیس سال تک عبادت کرنے کا ثواب دے گا۔اس طرح ایک بار یہ سورۃ پڑھنے پر سو سال تک عبادت کرنے کا ثواب عطا ہوگا۔اگر کسی شخص کو شیاطین یا برے انسانوں کے شر سے خطرہ ہو تو اس کو چاہئے کہ ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ سورۂ فلق کی تلاوت کرلے۔اگر رات کو برے خواب آتے ہوں یا وساوس پریشان کرتے ہوں تو تب بھی اس سورت کو نماز فرض سے فارغ ہونے کے بعد ایک بار پڑھ لے،انشاءاللہ وسوسوں سے اور برے خوابوں سے نجات ملے گی۔

اگر کسی پر ناحق مقدمہ کسی نے قائم کردیا یا کوئی ناحق جیل میں ڈال دیا گیا ہو تو اس کو بھی ہر فرض نماز کے بعد صرف ایک بار یہ سورت پڑھ لینی چاہئے اور مندرجہ ذیل نقش کو کالے کپڑے میں پیک کرکے اپنے گلے میں ڈال لینا چاہئے۔بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کسی کو جنون یا دیوانگی کا مرض لاحق ہوگیا ہو یا کسی کو کسی بھی طرح کے دورے پڑتے ہوں تو اس نقش کو گلے میں ڈالیں اور اسی نقش کو چینی کی پلیٹ پر گلاب وزعفران سے لکھ کر تازہ پانی سے دھوکر مریض کو دن میں صبح شام پلادیں، انشاءاللہ دیوانگی سے جنون سے اور ہر طرح کے دوروں سے نجات مل جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۶	۲۶۰	۲۵۷	۲۵۴
۲۵۸	۲۵۳	۲۳۷	۲۵۹
۲۵۲	۲۵۵	۲۶۲	۲۳۸
۲۶۱	۲۳۹	۲۵۱	۲۵۶

تسہیل ولادت کے لئے دردزہ شروع ہونے کے بعد اس نقش کو حاملہ کی کمر میں باندھ دیں، انشاءاللہ بہت جلد عورت فارغ ہوجائے گی اور زچہ بچہ دونوں محفوظ رہیں گے۔

۷۸۶

قل اعوذ	برب الفلق	من شر ماخلق	ومن شر
غاسق	اذا وقب	ومن شر	النّفٰثٰت
فی العقد	ومن شر	حاسد	اذا حسد
فلاں	بنت فلاں	حاملہ	خلاص شود

اگر کوئی شخص حاسدوں کے حسد کا شکار ہو اور وہ یہ سمجھتا ہو کہ لوگوں کی ہائے ہائے کی وجہ سے اس کا کاروبار متاثر ہورہا ہے تو اس کو چاہئے کہ ۴۰ دن تک روزانہ چالیس مرتبہ سورۂ فلق کی تلاوت کرے اور روزانہ ایک بوتل پانی پر دم کرکے دن اور رات میں اس پانی کو چار مرتبہ پی لیا کرے۔صبح ناشتہ کے بعد شام کو عصر کے بعد، رات کو سوتے وقت اور صبح کو نہار منہ انشاءاللہ چالیس دن کے بعد اس کو محسوس ہوگا کہ اس کی رکاوٹیں ختم ہورہی ہیں اور اس کو ہائے ہائے سے اور حسد سے نجات مل رہی ہے، اس سورت کی برکت سے ہر طرح کے جادو، حسد اور لوگوں کی ہائے ہائے سے چھٹکارا مل جائے گا اور گھر میں سکون وعافیت پیدا ہوگی۔ سورۂ فلق کے پہلے والے نقش کو گھر میں لٹکانے سے بھی حسد اور نظر بد سے نجات ملتی ہے، اگر کوئی شخص کسی مہلک مرض میں مبتلا ہوگیا ہو تو اس کو چاہئے کہ عشاء کے بعد دو رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سات مرتبہ سورۂ فلق پڑھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد سجدے میں جاکر ۱۲ مرتبہ سورۂ فلق پڑھے اور اپنے اوپر دم کرلے اور اللہ سے بیماری سے نجات کی دعا کرے۔ اس عمل کو سات راتوں تک جاری رکھے،انشاءاللہ کتنا بھی مہلک مرض ہوگا اس سے نجات مل جائے گی۔صبح شام اس سورت کو سات بار پڑھنے والا تمام آفات، تمام امراض نظر بد، وساوس شیطانی، جادو ٹونے اور اثرات آسیب سے اللہ کے فضل سے محفوظ رہتا ہے۔

ایک منہ والا رودراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا رودراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے رودراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا رودراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے بھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا رودراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا رودراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا رودراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادوٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے۔ ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے۔ ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔ اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے۔ یہ اللہ کی ایک نعمت ہے اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہو۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دوبارہ تسلی ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند

شائقین اس نمبر پر رابطہ قائم کریں۔ 8937937990-9897648829

امداد روحانی

قسط: ۳۰

بذریعہ آیاتِ ربّانی

حسن الہاشمی

قرآن حکیم کی ایک آیت ہے۔ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّاهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ٥ (سورۂ نمل)

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ قرآن حکیم کی یہ آیت اسم اعظم کا درجہ رکھتی ہے۔ بزرگوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جس عورت کے اولاد نہ ہوتی ہو اس کو چاہئے کہ ایام حیض سے فارغ ہونے کے بعد ایک ہزار مرتبہ اس آیت کو ایک ہزار مرتبہ عشاء کے بعد روزانہ پڑھے اور ایام کے دنوں کی ناغہ کر کے تین ماہ تک اس عمل کو جاری رکھے، انشاء اللہ حمل ٹھہر جائے گا اور اللہ تعالیٰ فرزند صالح عطا کریں گے۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو مرض لاعلاج ہو اور اس کا علاج کرنے سے اطبا عاجز آچکے ہوں تو مریض کو چاہئے کہ اس آیت کو سات ہزار مرتبہ روزانہ ۲۱ دن تک پڑھے، انشاء اللہ کیسا بھی مرض ہوگا نجات مل جائے گی۔

اگر کوئی شخص ناحق کسی مقدمہ میں پھنسا ہوا ہو تو اس آیت کو ننگے سر اور ننگے پاؤں کھلے آسمان کے نیچے نو ہزار مرتبہ پڑھے اور اس عمل کو ۹ راتوں تک جاری رکھے، انشاء اللہ مقدمہ میں کامیابی ملے گی۔

اگر شہر میں طاعون کی وبا پھیلی ہوئی ہو تو اس آیت کو روزانہ تین ہزار مرتبہ تین دن تک جس گھر میں پڑھا جائے گا وہ گھر طاعون سے محفوظ رہے گا۔ یہ نقش اولاد کی نعمت سے سرفراز ہونے کے لئے مقدمہ میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے مہلک بیماریوں سے محفوظ رہنے اور ان سے نجات حاصل کرنے کے لئے تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ش، ف یا ذ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کر لے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۰۷	۵۱۰	۵۱۳	۵۰۰
۵۱۲	۵۰۱	۵۰۶	۵۱۱
۵۰۲	۵۱۵	۵۰۸	۵۰۵
۵۰۹	۵۰۴	۵۰۳	۵۱۴

اس آیت کا نقش ذوالکتابت یہ ہے۔

۷۸۶

اَلْعَرْشِ الْعَظِيْمِ	رَبُّ	لَا اِلٰهَ اِلَّاهُوَ	اَللّٰه
۱۰۹	۶۷	۱۶۵۱	۲۰۳
۶۸	۱۱۲	۲۰۰	۱۶۵۰
۲۰۱	۱۶۴۹	۶۹	۱۱۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۶۷۸	۶۷۲	۶۸۰
۶۷۹	۶۷۷	۶۷۴
۶۷۳	۶۸۱	۶۷۶

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ص، ت، ض یا ض ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کر لے اور دو زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۱۳	۵۰۶	۵۰۸	۵۰۳
۵۰۰	۵۱۱	۵۰۵	۵۱۴.
۵۰۷	۵۱۲	۵۰۲	۵۰۹
۵۱۰	۵۰۱	۵۱۵	۵۰۴

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۶۷۸	۶۷۹	۶۷۳
۶۷۲	۶۷۷	۶۸۱
۶۸۰	۶۷۴	۶۷۶

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۱۰	۵۰۷	۵۰۰	۵۱۳
۵۰۱	۵۱۲	۵۱۱	۵۰۶
۵۱۵	۵۰۲	۵۰۵	۵۰۸
۵۰۴	۵۰۹	۵۱۴	۵۰۳

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۶۷۳	۶۷۹	۶۷۸
۶۸۱	۶۷۷	۶۷۲
۶۷۶	۶۷۴	۶۸۰

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ع، غ، خ، ر یا ل ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۱۴	۵۰۳	۵۰۴	۵۰۹
۵۰۵	۵۰۸	۵۱۵	۵۰۲
۵۱۱	۵۰۶	۵۰۱	۵۱۲
۵۰۰	۵۱۳	۵۱۰	۵۰۷

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۶۷۳	۶۸۱	۶۷۶
۶۷۹	۶۷۷	۶۷۴
۶۷۸	۶۷۲	۶۸۰

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل مذکورہ آیت سو مرتبہ پڑھ کر ان پر دم کردے تو ان نقوش کی تاثیر وافادیت دگنی ہوجائے۔

قرآن حکیم کی ایک آیت ہے۔اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ۝ (سورۂ نمل) یہ آیت جنات کو دفع کرنے میں بہت مؤثر ثابت ہوتی ہے۔اگر کسی شخص پر جن چڑھا ہوا ہو اور اس کو پریشان کرتا ہو تو اس آیت کو ایک کاغذ پر سات مرتبہ لکھ کر اس کے گلے میں ڈالیں اور ایک طشتری پر گلاب وزعفران سے اس آیت کو تین مرتبہ لکھ کر تازہ پانی سے طشتری کو دھو کر مریض کو اس کا پانی دن میں تین بار پلائیں اور ۲۱ روز تک اس عمل کو جاری رکھیں، انشاء اللہ جنات کے اثرات سے نجات مل جائے گی۔

اگر کسی گھر میں جنات ہوں اور ان کو وہاں سے بھگانا مقصود ہو تو غسل کرنے کے بعد اس مکان میں پہلے دو رکعت نماز نفل پڑھیں، پھر اس آیت کو ۳۱۳ مرتبہ پڑھ کر ایک بالٹی پانی پر دم کرلیں اور اس پانی کو

پورے گھر میں کونوں میں اور دیواروں پر چھڑک دیں اور اس آیت کو سات مرتبہ لکھ کر گھر میں لٹکا دیں، انشاء اللہ اسی دن جنات یہ مکان چھوڑ دیں گے۔

اس آیت کا نقش جنات اور آسیب سے نجات دلانے میں تیر کی طرح کام کرتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ش، ف یا ذ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۱۵	۵۱۹	۵۲۲	۵۰۸
۵۲۱	۵۰۹	۵۱۴	۵۲۰
۵۱۰	۵۲۴	۵۱۷	۵۱۳
۵۱۸	۵۱۲	۵۱۱	۵۲۳

اس آیت کا نقش ذوالکتابت یہ ہے۔

۷۸۶

وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ	أَلَّا تَعْلُوا عَلَيَّ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	إِنَّهُ مِن سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ
۷۸۵	۴۰۰	۲۲۹	۶۵۰
۴۰۱	۷۸۸	۶۴۷	۲۲۸
۶۴۸	۲۲۷	۴۰۲	۷۸۷

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۶۸۹	۶۸۴	۶۹۱
۶۹۰	۶۸۸	۶۸۶
۶۸۵	۶۹۲	۶۸۷

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ت، ن یا ض ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دو زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۱۱	۵۱۷	۵۱۴	۵۲۲
۵۲۳	۵۱۳	۵۲۰	۵۰۸
۵۱۸	۵۱۰	۵۲۱	۵۱۵
۵۱۲	۵۲۴	۵۰۹	۵۱۹

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۶۸۵	۶۹۰	۶۸۹
۶۹۲	۶۸۸	۶۸۴
۶۸۷	۶۸۶	۶۹۱

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۲۲	۵۰۸	۵۱۵	۵۱۹
۵۱۴	۵۲۰	۵۲۱	۵۰۹
۵۱۷	۵۱۳	۵۱۰	۵۲۴
۵۱۱	۵۲۳	۵۱۸	۵۱۲

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۶۸۵	۶۹۰	۶۸۹
۶۹۲	۶۸۸	۶۸۴
۶۸۷	۶۸۶	۶۹۱

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، خ، ع، غ، ر یا ل ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۲۳	۵۱۱	۵۱۲	۵۱۸
۵۱۳	۵۱۷	۵۲۴	۵۱۰
۵۲۰	۵۱۴	۵۰۹	۵۲۱
۵۰۸	۵۲۲	۵۱۹	۵۱۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۶۸۵	۶۹۲	۶۸۷
۶۹۰	۶۸۸	۶۸۶
۶۸۹	۶۸۴	۶۹۱

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل سو مرتبہ مذکورہ آیت کو پڑھ کر ان پر دم کردے تو ان کی تاثیر وافادیت دگنی ہوجائے۔ ان نقوش کو ہرے کپڑے میں پیک کرکے استعمال کرنا چاہئے اور پینے والے نقوش گلاب وزعفران سے تیار کرنے چاہئیں۔ ان نقوش کو کبھی بے وضو لکھنے کی غلطی نہ کریں۔ (باقی آئندہ)

☆☆☆☆☆☆

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

مستقل عنوان





ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔(ایڈیٹر)

کیا قیامت قریب ہے؟

سوال از: حبیب اللہ ——————— حیدرآباد

عرض یہ ہے کہ میں اخبار سیاست بتاریخ ۲۰۱۲-۱۱-۲ سے یہ مضمون تراش کر روانہ کر رہا ہوں، آپ بتائیں کہ توبہ کرنے کے بعد ہم کیا پڑھیں اور استغفار و درود وتلاوت کلام پاک کرتے رہیں اور دعا کریں کہ اللہ پاک اپنی رحمت خاص "سبقت رحمتی عَلٰی غضبی" اور لاَ تَقْنَطُوامِنْ رَّحْمَةِ اللّٰه کے صدقہ میں اور شفیع الامم کے وسیلے سے بخش دے اور شفاعت نبی نصیب کردے اور بے عذاب اور بے حساب جنت الفردوس میں داخل کردے آمین، ثم آمین برحمتك یا ارحم الراحمین ویا واسع المغفرہ۔

دوسری بات یہ کہ پورے محلے کے گھروں میں طرح طرح کی بدبو خوشبو آتی ہے، لوگوں کو یہ گمان ہے کہ "زسو" کا پھیرا ہے جو شیطان ہے، مگر میں نے جادوگر سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ جادو کرایا ہے۔ اب بو آئی تو آپ باندھ کا منتر پڑھ کر کاغذ پر تیل لگا کر پھونک کر جلا دو، میں نے ایسا ہی کیا، پانچ منٹ کے بعد رات ساڑھے بارہ بجے زور زور پھاٹک دھکیلتے رہے، چار پانچ آدمی آئے، سمجھ گیا کہ جادو اتر گیا۔ پھر دوسرے دن دوسرا جادوگر آکر دوسری گیس سلنڈر کی بدبو چھوڑا پھر جلا دیا، تیسرے دن گھر کے پاس لیموں وغیرہ کی ہنڈی چوراہا پر چھوڑ کر چلے گئے۔

چوتھے دن ایک بڑا گاؤتکیہ پیلا رنگ کا اور ایک تکیہ سفید رنگ کا اور ایک کالے رنگ کا تین راستوں پر ڈال دیئے، اس طرح نئے نئے واقعات ہوتے رہتے ہیں، پورا محلہ انجان بن کے دیکھتا ہے، بولتے رہتے ہیں کہ بدبو آئی وغیرہ۔

اب الحمدللہ بدبو ختم ہوگئی۔ جسم سے سوئیاں کوڑیاں اور تعویذ پیٹ پیٹھ اور گردوں، گلے میں سے نکلے ہیں، ابھی جل رہا ہے، خیر آئندہ۔

مگر میں نے ہدیٰ ڈائجسٹ میں پڑھا تھا کہ چھ ماہ دن چھ ماہ رات رہے گی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے حساب سے نمازوں کا وقت مقرر کرلیں اور پڑھتے رہیں۔ اللہ اپنا فضل وکرم فرمائے، ہر خوف وڈر اور دونوں جہاں کی مصیبتوں سے بچائے رکھے، آمین۔

آپ کے پاس سوال کے ساتھ ساتھ اخبار سیاست کی وہ کٹنگ بھی نقل کی جارہی ہے جو آپ نے اپنے سوال کے ساتھ نتھی کرکے بھجوائی ہے، اس کا عنوان ہے، قرب قیامت کی ایک علامت —— اس عنوان کے تحت محی الدین احمد جاوید لکھتے ہیں۔

قرب قیامت کی ایک علامت یہ بتائی گئی ہے کہ "سورج مغرب سے طلوع ہوگا" آج کے سائنس داں اس امکان کو مسترد نہیں کررہے ہیں۔ سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ ۲۱ر دسمبر ۲۰۱۲ء کو سورج نہیں اُگے گا (یعنی نہیں نکلے گا) ۲۱ر دسمبر جمعہ کا دن ہے۔ جب سورج نہیں نکلے گا تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کتنی راتوں یا کتنے گھنٹوں تک نہیں نکلے گا، ظاہر ہے کہ جب سورج کئی راتوں تک نہیں نکلے گا تو کیلنڈر کس طرح بنے گا؟

عام لوگوں کا خیال ہے کہ یہ قرب قیامت کی علامت ہے، جو کئی سال بعد رونما ہوگا۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے، لیکن وہ دن دور نہیں ہے، کیوں کہ جب مریخ پر اس کا ظہور ہوچکا ہے تو زمین کی باری کبھی بھی

آسکتی ہے جو قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے ایک ہے۔

ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے کہ "قرب قیامت کی علامتوں میں سے ایک یہ ہے کہ قریب قیامت سورج مغرب سے طلوع ہوگا، اس کے بعد توبہ کا دروازہ بند کردیا جائے گا اور کسی کافر کا ایمان قابل قبول نہ ہوگا۔" علماء کرام اس حدیث پاک کی تشریح اس طرح کرتے ہیں کہ "قیامت کے قریب صرف ایک دن کے لئے سورج مغرب سے طلوع ہوگا اور پھر اس کے بعد وہ حسب معمول طلوع اور غروب ہوتا رہے گا، جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔" یہ ایسا ہی ہوگا جیسا کہ مریخ پر ہوکر رک گیا ہے، جس کے بارے میں محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو برس قبل ہی ہمیں آگاہ کردیا تھا۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "کس بات کے انتظار میں ہیں، مگر یہ آئیں ان کے پاس فرشتے یا تمہارے رب کا عذاب یا تمہارے رب کی ایک نشانی آئے گی (اس کے بعد) کسی جان کا ایمان لانا کام نہ دے گا، جو پہلے ایمان نہ لائے تھے یا ایمان میں کوئی بھلائی نہ کمائی تھی۔ تم فرماؤ! راستہ دیکھو، ہم بھی دیکھتے ہیں۔"

(سورۃ الانعام، ۱۵۸)

جمہور مفسرین کے نزدیک اس نشانی سے آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا مراد ہے۔ ترمذی شریف کی حدیث میں بھی ایسا ہی وارد ہے اور بخاری و مسلم کی روایت میں بھی یہی ہے۔ فتح الباری میں ایک حدیث شریف نقل کی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "مغرب سے آفتاب طلوع ہونے کے بعد ایک سو بیس سال تک انسان زندہ رہیں گے، پھر قیامت واقع ہوگی۔" ہمیں چاہئے کہ موت سے پہلے زندگی کو غنیمت سمجھیں، مصروفیت سے پہلے فرصت کو غنیمت جانیں، بیماری سے پہلے صحت کو غنیمت سمجھیں اور توبہ و استغفار کرکے اپنے رب کو راضی کرلیں۔

جواب

گزشتہ سال ۲۰۱۲ء میں ہر طرف یہ شور مچا ہوا تھا کہ اس سال کے آخر تک قیامت آجائے گی۔ ٹی وی چینلوں نے اس بات کو ہوا دینے میں پوری ایڑی چوٹی کا زور لگایا تھا اور اخبارات بھی اس موضوع پر مضامین لکھ کر اپنا فرض منصبی ادا کررہے تھے، لیکن قیامت آنے سے پہلے جو خوف، جو ہراس اور اپنے حساب و کتاب کی فکر جو ہونی چاہئے تھی وہ کہیں بھی نظر نہیں آرہی تھی۔ قیامت کا تذکرہ ایک مذاق سا بنا ہوا تھا، خدا خدا کرکے ایک دن وہ تاریخ بھی آگئی، جس کے بارے میں یہ یقین کیا جارہا تھا کہ یہ قیامت کا دن ہوگا اور یہ دنیا جس کی رنگینیاں پورے شباب پر ہیں، اچانک نیست و نابود ہوجائے گی، شور و غل کرنے والے لوگ یہ ثابت کررہے تھے کہ ۲۱ ر دسمبر ۲۰۱۲ء کو قیامت آجائے گی۔ یہ سراغ شور مچانے والوں کو کہاں سے ملا کہ قیامت آنے والی ہے، اللہ ہی جانے لیکن ہم اہل ایمان کا کہنا یہ ہے کہ قیامت آنے سے پہلے جن باتوں کا ظہور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے وہ ابھی رونما نہیں ہوا ہے۔ بے شک قیامت کی بہت سی نشانیاں جن کا ذکر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا وہ پوری ہوچکی ہیں، مثلاً عورت اپنی ماں کو جنے گی، یعنی عورت کے پیٹ سے اس کی بیٹی نہیں ماں پیدا ہوگی۔ یہ بات پندرہ سو سال پہلے کسی کی سمجھ میں نہیں آئی تھی، لیکن آج جب ہم اپنی آنکھوں سے یہ دیکھتے ہیں کہ بیٹی اپنی ماں سے اس طرح بات کرتی ہے جیسے وہ اس کی بیٹی نہیں ماں ہو، تو یہ بات سمجھ میں آجاتی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا تھا وہ مبنی برحق تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشینگوئی کہ ہر چیز الٹ جائے گی وہ بھی آج ہماری آنکھوں کے سامنے ہے، کسی دور میں اولاد اپنے ماں باپ سے ڈرتی تھی آج اپنی اولاد کے سامنے ماں باپ خوف زدہ سے محسوس ہوتے ہیں۔ پہلے اسکول کے بچے اپنے استادوں سے خوف کھاتے تھے، آج اساتذہ اپنے شاگردوں سے خوفزدہ رہتے ہیں۔ پہلے جھوٹ سے فتنہ پھیلتا تھا، آج سچ بولنے سے فتنہ پھیلتا ہے۔ پہلے شریفوں کی عزت کی جاتی تھی، آج لوگ کمینوں کی عزت کرتے ہیں تاکہ ان کی کم ظرفی کا نشانہ نہ بن سکیں، پہلے عورتیں اپنے شوہروں کی پابند رہتی تھیں آج مردوں کی اکثریت اپنی بیویوں کے خیالات اور رجحانات کی پابند نظر آتی ہیں وغیرہ، اس طرح کی باتوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی دنیا الٹ کر رہ جائے گی، لفظ بہ لفظ ثابت ہوچکی ہے اور آج ہر حقیقت کے معانی بدل چکے ہیں اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت ساری پیش گوئیاں کہ گھر میں ناچ گانا ہوگا، گھر گھر میں جادو ٹونا ہوگا، گھر گھر میں آسیبی اثرات ہوں گے، جن لوگوں کے پیروں میں جوتے نہیں ہوتے تھے وہ تخت و تاج کے مالک بن جائیں گے وغیرہ، پوری ہوچکی ہیں، لیکن کچھ خاص نشانیاں، جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی کا ظہور کا تذکرہ

ہے اور دنیا میں اسلام کے غالب ہوجانے کی پیش گوئی ہے وہ ابھی پوری نہیں ہوسکی ہیں اس لئے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ابھی قیامت نہیں آئے گی۔

۲۱ر دسمبر ۲۰۱۲ء کو جمعہ کا دن تھا ممکن ہے کہ قیامت کا شور مچانے والوں نے کہیں سے یہ سن لیا ہو کہ قیامت جمعہ کے دن آئے گی، اس لئے انہوں نے اس بات کو ہوا دیدی ہو۔

احادیث رسولؐ سے یہ ثابت ہے کہ اس کائنات کا آغاز جمعہ کے دن سے ہوا۔ جمعہ ہی کو حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی، جمعہ ہی کے دن حضرت آدمؑ کو نبوت سے سرفراز کیا گیا اور بعض روایات کی بنا پر قیامت جمعہ کے دن آئے گی اور محرم کی ۱۰ تاریخ کو آئے گی، لیکن ہم نے اپنے بزرگوں سے سنا ہے کہ قیامت اس دنیا میں ایک ہی نہیں آئے گی بلکہ اس دنیا میں بہت سی قیامتیں رونما ہوں گی۔ اس لئے یہ اصطلاح اپنے بچپن سے سنتے آئے ہیں کہ قیامت صغریٰ یعنی چھوٹی قیامت اور قیامت کبریٰ، بڑی قیامت۔ چھوٹی قیامتیں اس دنیا میں کئی بار آچکی ہیں اور یہ چھوٹی قیامتیں جنہیں قیامت صغریٰ کا نام دیا جاتا ہے، ابھی اور بھی آسکتی ہیں۔ ۱۰ ر محرم کو جس دن نواسۂ رسول سیدنا امام حسینؓ کو انتہائی بے دردی کے ساتھ میدان کربلا میں شہید کیا گیا تھا وہ بھی ایک طرح کی قیامت ہی تھی اور ملک کی آزادی سے پہلے پنجاب میں جب مسلمانوں کا قتل عام ہوا وہ بھی ایک قیامت ہی تھی۔

نریندر مودی نے جب گجرات کو جلایا اور ابھی حال ہی میں ساج وادی سرکار کے ہوتے ہوئے مظفر نگر اور اس کے نواحی علاقوں میں مسلمانوں پر جو ظلم وستم ہوا، اس کو بھی قیامت ہی کہا جائے گا، لیکن یہ قیامتیں، قیامت کے صغریٰ کے ہم معانی ہیں اور وہ بڑی قیامت کہ جس کے آنے کے بعد ساری کائنات کا نظام درہم برہم ہوجائے گا اور مردہ لوگ بھی اس بھونچال کی وجہ سے اپنی اپنی قبروں سے نکل کھڑے ہوں گے، اس کے آنے میں ابھی دیر ہے۔

اخبار سیاست یا ہدیٰ میں جو چھپا ہے کہ سورج مغرب سے طلوع ہوگا، چھ ماہ دن رہے گا اور چھ ماہ رات۔ ان باتوں کو بھی بلفظہٖ درست مانا جاسکتا ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ رسول برحق صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کی باتیں عرض کرنے کے بعد ان کے معانی کچھ اور مراد لئے ہوں، ہمیں ان باتوں کی گہرائی میں جاکر غور وفکر کرنا چاہئے اور قیامت آنے سے پہلے اپنا اپنا احتساب کرنا چاہئے اور یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ جو شخص مرگیا اس کی قیامت تو سمجھو آہی گئی۔ چلو اللہ کا فضل ہے کہ ۲۰۱۲ء گزر گیا اور یہ دنیا قیامت کا شکار نہ ہوسکی، لیکن اس دنیا میں ہر دن کسی نہ کسی قیامت کا ظہور ہورہا ہے۔ اس دنیا میں جہاں جہاں ظلم وستم کا بازار گرم ہے، جہاں جہاں ارباب حق کی گردنیں کٹ رہی ہیں جہاں جہاں جھوٹ اور نفاق کی چودھراہٹ قائم ہے اور جہاں جہاں مظلومین کی خونریزی ہورہی وہاں وہاں قیامت قائم ہورہی ہے اور انسانوں کے نامۂ اعمال میں قاتل ومقتول کی آپ بیتی درج ہورہی ہے۔ ہمیں ہر قیامت کے موقع پر خود کو ثابت قدم رکھنا چاہئے اور ارباب حق کا ساتھ دینا چاہئے۔ قاتل کی تعریف کرنے سے عرش الٰہی کانپتا ہے اور آسمان سے فرشتوں کی لعنتیں برستی ہیں۔

آپ نے پوچھا ہے کہ ایسے موقع پر کونسا استغفار پڑھنا چاہئے، اہل حق کا ساتھ دینا، دامے درمے قدمے سخنے سب سے بڑا استغفار ہے، لیکن اگر اس کی جرأت وہمت اور وسائل میسر نہ ہو تو پھر تیسرے کلمے کا ورد رکھنا چاہئے۔ اور قیامت صغریٰ سے متاثر حضرات کے لئے دل سے دعا کرنی چاہئے کہ اللہ ان کا رتبہ دونوں جہاں میں بلند کرے اور ان کے ایک ایک زخم کے بدلے میں ایک ایک ہزار نعمتوں سے انہیں بہرہ ور کرے۔

گھر میں خوشبو اور بدبو کا آنا اس بات کی علامت ہے کہ آپ کا گھر آسیبی اثرات کا شکار ہے، اس گھر کو کسی معتبر عامل سے کلوالیں اور اس گھر میں کم سے کم چالیس دن تک سورۂ بقرہ کا ختم کرائیں، انشاء اللہ اثرات سے کافی حد تک نجات مل جائے گی۔ حیدرآباد میں نرسو کا بہت چرچا ہے، نرسو کسی دیوی، دیوتا کا نام ہے لوگ اس سے بہت خوف زدہ ہیں اور بیشمار عقیدے کے کمزور لوگ اس کی پوجا کرتے ہیں، لیکن جو لوگ صاحب ایمان ہیں اور جن کا یہ عقیدہ ہے کہ اس دنیا میں سب سے بڑا اللہ ہے اور سب سے بڑی اللہ کی طاقت ہے وہ اس نرسو کو کوئی اہمیت نہیں دیتے، نہ اس کی پوجا کرتے ہیں اور نہ اس سے ڈرتے ہیں یہ ایک مسلمہ اصول ہے کہ اللہ کا ڈر دل سے ہر ڈر کو نکال پھینکتا ہے اور کوئی اللہ سے نہیں ڈرتا تو وہ دنیا کی ہر چیز سے ڈرتا ہے اور کچھ بزدل لوگ تو اپنے سائے سے بھی ڈر جاتے ہیں۔

یاد کیجئے اس وقت کو جب غار ثور میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنوں سے ڈرنے کا اظہار کیا تھا تو آپؐ نے برملا یہ فرمایا تھا، لَا تَحۡزَنۡ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا۔ کسی سے مت ڈرو،

اللہ ہمارے ساتھ ہے۔جن لوگوں کا یہ عقیدہ ہو کہ اللہ ان کے ساتھ ہے اوران کی شہ رگ سے بھی زیادہ ان کے قریب ہے وہ کسی نرسو درسوں سے نہیں ڈرتے اور نہ ڈرنا چاہئے۔

اپنے گھر کی حفاظت کے لئے گھر میں یہ نقش لکھ کر لٹکائیں۔

۷۸۶

۶۱۵	۶۱۸	۶۲۲	۶۰۸
۶۲۱	۶۰۹	۶۱۴	۶۱۹
۶۱۰	۶۲۴	۶۱۶	۶۱۳
۶۱۷	۶۱۲	۶۱۱	۶۲۳

اوراوپری اثرات کے لئے خواہ وہ سحر کے ہوں، آسیب کے ہوں یا نرسو وغیرہ کا شبہ ہو تو اس نقش کو گھر میں لٹکالیں اوران دونوں نقش کو کالے کپڑے میں پیک کرلیں، انشاء اللہ ہر مصیبت سے نجات ملے گی۔سورۂ بقرہ کے عمل کے بعد ایک بوتل پانی پر دم کرلیا کریں اوراس پانی کو گھر کے سبھی افراد کو روزانہ پلادیا کریں، انشاء اللہ حیرتناک فائدے محسوس کریں گےاور ہر طرح کےاثرات سے چھٹکارا ملے گا۔

دوسرا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۹۱۶	۹۹۱۹	۹۹۲۳	۹۹۰۹
۹۹۲۱	۹۹۱۰	۹۹۱۵	۹۹۲۰
۹۹۱۱	۹۹۲۴	۹۹۱۷	۹۹۱۴
۹۹۱۸	۹۹۱۳	۹۹۱۲	۹۹۲۳

ہر بلا دفع شود

گھر کے آس پاس اگر لیموں وغیرہ پڑے ہوں تو ان کو دیکھ کر توہمات میں مبتلا نہ ہوجایا کریں، بعض لوگ کسی کو ذہنی پریشانی میں مبتلا کرنے کے لئے ایسی چیزیں ڈال دیتے ہیں اور بازاری عامل کو اگر یہ چیزیں دکھائیں تو وہ آنکھیں بند کرکے سفلی جادو بتادیتے ہیں اوران کا دھندہ شروع ہوجاتا ہے اگر اس طرح کی چیزیں نظر آئیں تو اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر ان کو اٹھا کر تالاب وغیرہ میں پھینک دیں اور آیت الکرسی پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلیں، جو اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں وہ اس طرح کی چیزوں سے متاثر نہیں ہوتے، جادو اور سحر کی ایک حقیقت ہے، لیکن آج کل وہم بھی سر چڑھ کر بول رہا ہے اور بازاری عاملین اس وہم کو بڑھاوا دے کر اپنی چاندی بنارہے ہیں۔

فن عملیات کی جانکاری

سوال از: مولوی سید اسد الدین ——— حیدرآباد

امید کہ آپ بخیر وعافیت سے ہوں گے، اللہ پاک کا شکر ہے روحانی ڈاک کے توسط سے آپ سے میرا رابطہ ہوگیا، پچھلی بار آپ نے میری رہنمائی فرمائی اس کے لئے میں آپ کا بھی شکرگزار ہوں، پچھلی بار مجھے بارہ سوالوں کے جواب مطلوب تھے وہ جوابات آپ نے تفصیل سے اگست وستمبر کے شمارے میں عطا فرمائے تھے۔الحمد للہ ان میں سے تقریباً ۹ جوابات میں سے مطمئن ہوگیا، مگر ان میں سے چند سوالات ابھی بھی سوالیہ نشان لے کر کھڑے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں، آپ ان سوالوں کے جواب عطا فرمائیں گے تو آپ کی ذرہ نوازی ہوگی ویسے میں "روحانی ڈاک" کا مطالعہ از اول تا آخر کرتا ہوں، ماشاء اللہ آپ عوام وخواص کی الجھنوں کو بڑے اچھے انداز سے سلجھاتے ہیں۔اللہ پاک آپ کی تحریروں میں مزید نکھار پیدا فرمائے، آمین۔

سوالات

(۱) حروف تہجی کی زکوٰۃ اکبر ادا کرنے کے بعد مداومت کتنی تعداد میں کرتے رہنا ہوگا، یہ تو پڑھا تھا کہ طاق عدد میں مداومت رکھنی چاہئے، اس سلسلے میں آپ کتنی تعداد میں مداومت کرنے کا حکم دیتے ہیں، جاننا چاہتا ہوں؟ حصار سے متعلق میں مکمل جانکاری چاہتا ہوں اگر اس موضوع پر آپ کی کوئی کتاب یا کتابچہ ہو تو رہنمائی فرمائیں۔

(۲) عامل اگر موکل تابع کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ بیٹھنے کے لئے کونسی جگہ منتخب کرے؟ (الحمد للہ یہ تو پتہ ہے کہ تنہائی شرط ہے) پوچھنا یہ ہے کہ کیا عامل مٹی پر بیٹھے، یعنی کچی زمین پر یا عامل چٹائی وغیرہ پر بیٹھے؟ کیوں کہ اگر مٹی پر بیٹھ کر حصار باندھتا ہے تو حصار کا دائرہ نظر بھی آتا ہے اوراطمینان بھی رہتا ہے اس کے برعکس چٹائی وغیرہ پر دائرہ حصار نظر نہیں آتا۔اوراگر چٹائی وغیرہ پر حصار باندھنا ہو تو کس طرح باندھنا چاہئے؟ اور کس چیز سے حصار باندھنا چاہئے؟ اور حصار باندھنے کے بعد عامل کو اس بات کا یقین کیسے ہو کہ اب اس کا حصار ہو چکا ہے، مثلاً ہم اپنے ہاتھوں سے خود جب دروازہ بند کرتے ہیں تو خود بخود یقین ہو جاتا ہے کہ

واقتشاب دروازہ بند ہو چکا ہے، اسی طرح حصار باندھنے کے بعد عامل کو اس بات کا یقین کیسے ہو کہ واقتشاب اس کا حصار ہو چکا ہے، اب وہ پوری طرح محفوظ ہے، اس بات کا یقین کیسے ہو؟ یہ بات واضح فرمائیں۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ یہ بات بھی بتلائیں کہ حصار باندھنے کا طریقہ کیا ہے؟ نیز عمل کے اختتام کے بعد حصار سے باہر آنے کا طریقہ بھی واضح فرمائیں؟ اس کے علاوہ یہ بھی جاننا چاہتا ہوں کہ کیا حاضرات کے اعمال میں حصار کرنا ضروری ہے؟

(۳) ۲۸ حروف ابجد مع اسمائے مؤکلات کی ایک فہرست بااعراب چھاپ دیں تاکہ حروف ابجد کے اسمائے مؤکلات کا صحیح تلفظ معلوم ہو جائے کیوں کہ صحیح تلفظ یہ بنیادی چیز ہے، جس کے بغیر کامیابی ممکن نہیں، چونکہ آپ بھی الفاظ کے صحیح تلفظ پر بڑا زور دیتے ہیں اگرچہ اتنی بڑی فہرست کو چھاپنا جگہ کی گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے مشکل ہو، مگر اس فہرست کو براہ مہربانی اگر چھاپ دیں گے تو میرے ساتھ ساتھ ہزاروں قارئین کا فائدہ ہو جائے گا، لہٰذا آپ ضرور چھاپ دیں؟

(۴) میں نے پڑھا تھا کہ سوالاکھ کی تعداد زکوٰۃ اکبر کی ہے، لہٰذا اگر ایک حرف کو روزانہ ۴۴۴۴ بار ۲۸ یوم تک پڑھیں گے تو ایک حرف کی زکوٰۃ اکبر ادا ہو جائے گی، مگر پوچھنا یہ ہے کہ مذکورہ تعداد کو ۲۸ ایام تک پڑھنے سے جملہ تعداد ۱۲۴۴۳۲ ہی ہو رہی ہے۔ سوالاکھ کہاں ہوئی؟ تو کیا آخری دن ۵۶۸ بار مزید ملا کر مکمل سوالاکھ کرنا ہوگا یا پھر ۱۲۴۴۳۲ کی تعداد پر ہی اکتفا کرنا ہوگا؟ برائے کرم یہ نکتہ بھی سمجھا دیں۔

جواب

حروف تہجی کی زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد اس کی مداومت رکھنا ضروری نہیں ہے۔ ارباب فن کی رائے یہ ہے کہ ایک حرف کو ۴۴۴۴ مرتبہ پڑھ کر جو زکوٰۃ ادا کی جاتی ہے وہ زکوٰۃ صغیر ہوتی ہے اور زکوٰۃ صغیر کا اثر ایک سال تک باقی رہتا ہے، اگر لگاتار ۳ سالوں تک یہ زکوٰۃ ادا کر دی جائے یا پے درپے تین ماہ تک یہ زکوٰۃ ادا کی جائے تو پھر یہ زکوٰۃ کبیر بن جاتی ہے، اس کے بعد زکوٰۃ کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ ہر عمل کی زکوٰۃ کی تعداد سوالاکھ مرتبہ نہیں ہے۔ قرآن حکیم کی آیات یا اسماء حسنیٰ کی زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے بزرگوں نے سوالاکھ کی تعداد مقرر کی ہے۔ اگر روزانہ کسی آیت کو ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھیں گے تو ۴۰ دن میں سوالاکھ کی تعداد پوری ہوگی۔ اور آیات قرآنی وغیرہ کی زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد کم سے کم ایک سو ایک مرتبہ اس آیت کا پڑھنا ضروری ہے۔

حروف تہجی کی زکوٰۃ ادا کرتے وقت ایک حرف کو روزانہ ۴۴۴۴ مرتبہ پڑھیں گے، اگر روزانہ ایک حرف کو ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھتے اور چالیس دن تک اسی حرف کو ۳۱۲۵ مرتبہ روزانہ پڑھتے رہتے تب تعداد سوالاکھ کی ہوتی۔ آپ نے جو حساب پیش کیا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ حروف تہجی کی زکوٰۃ روزانہ ایک حرف کو پڑھ کر ہی ادا کی جا سکتی ہے، اگر آپ اس کی تعداد میں اضافہ کریں گے تو پھر روزانہ پڑھنا دشوار ہوگا اور حروف تہجی کی زکوٰۃ ادا کرتے وقت ایک حرف کا سوالاکھ مرتبہ پڑھنا ممکن نہیں ہے۔ یہ بات یاد رکھئے کہ حرف الف کا تعلق چاند کی پہلی منزل، منزل شرطین سے ہے، اس حرف کی زکوٰۃ اسی وقت ادا کی جائے گی جب چاند منزل شرطین میں ہو۔ اس حرف کا مؤکل اسرافیل ہے، اس لئے پڑھنے کا طریقہ یہ ہوگا۔ اَجِبْ یَا اِسْرَافِیْلُ بِحَقِّ اَلِف. حرف ب کا تعلق منزل بطین سے ہے، چاند جب منزل بطین میں ہو تو اس وقت حرف با کی زکوٰۃ نکالنی چاہئے اور ۴۴۴۴ مرتبہ اس طرح پڑھا جائے اَجِبْ یَا جِبْرَائِیْلُ بِحَقِّ بَا. اگر ایک حرف کو روزانہ ۴۴۴۴ مرتبہ پڑھ کر ۲۸ دن میں زکوٰۃ پوری کر لی جائے اور اسی طرح تین بار زکوٰۃ ادا کر لی جائے تو پھر زکوٰۃ اکبر ادا ہو جاتی ہے جو دائمی ہوتی ہے۔

حروف تہجی کی زکوٰۃ کی شروعات اس وقت کرنی چاہئے جب چاند منزل شرطین میں ہو، اور چاند جب برج حمل میں ہوتا ہے تب وہ منزل شرطین میں ہوتا ہے۔ شرطین چاند کی پہلی منزل ہے، اس کے بعد بالترتیب روزانہ حروف کی زکوٰۃ ادا کرتے رہیں گے تو حساب خود بخود درست رہے گا لیکن اگر ایک دن بھی درمیان میں ناغہ ہو گیا تو حساب غلط ہو جائے گا۔

حصار کا طریقہ سیدھا سادا یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ، چاروں قل اور آیت الکرسی ایک ایک مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیں اور اگر دائرہ والا حصار کرنا چاہیں تو مذکورہ سورتیں اور آیت الکرسی پڑھ کر پاک صاف چھری پر یا پاک صاف لکڑی کی ڈنڈی پر پڑھیں اور دائرہ مرکز سے بائیں طرف کھینچ لیں، اب آپ اس حصار میں محصور ہو جائیں گے کوئی بھی موذی چیز اور کوئی بھی نظر نہ آنے والی مخلوق اس دائرہ کے اندر انشاء اللہ داخل نہیں ہو سکے گی، آپ اللہ کے فضل و کرم سے پوری طرح محفوظ رہیں گے، آپ جب حصار کھولنا چاہیں تو مذکورہ عمل دوبارہ پڑھ کر چھری یا لکڑی پر دم کر کے مرکز

سے دائیں طرف، پھر دائرہ بنالیں، اب آپ حصار سے باہر آسکتے ہیں۔ ایسا کرنے سے آپ رجعت سے محفوظ رہیں گے۔ بہت سے عاملین عمل کرتے وقت حصار کا دائرہ کھینچ لیتے ہیں اور عمل کے اختتام پر یوں ہی حصار کے دائرے سے باہر آجاتے ہیں ایسے عاملین اکثر و بیشتر رجعت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ عامل کے لئے ضروری ہے کہ وہ عمل سے پہلے حصار باندھ لے اور عمل کے بعد حصار کھول دے۔ آپ دیکھتے ہوں گے کہ تالہ لگاتے وقت بائیں طرف چابی کو گھمایا جاتا ہے اور تالہ کھولتے وقت چابی کو دائیں طرف گھمایا جاتا ہے، بس اسی طریقے کو حصار باندھتے وقت اور کھولتے وقت ذہن میں رکھیں۔

حصار قطبی سب سے زیادہ مضبوط ترین حصار مانا جاتا ہے۔ جنات نمبر میں ہم نے اس کی زکوٰۃ کا طریقہ نقل کیا ہے، اس حصار کی زکوٰۃ کے بعد کسی دوسرے حصار کی عامل کو ضرورت نہیں ہے۔

عمل، دوران عمل چٹائی پر کسی سفید یا ہرے کپڑے پر یا کچی زمین پر بیٹھ کر عمل کرسکتا ہے۔ بس یہ یاد رکھیں کہ جن عملیات میں ترک حیوانات کی قید ہو ان میں چٹائی وغیرہ پر نہ بیٹھیں۔

عامل کو حصار کا دائرہ نظر آنا ضروری نہیں ہے، مرکز کی جگہ کوئی کیل گاڑ کر یا کوئی چیز رکھ کر اس سے دائرہ کا اندازہ کرلیں، کیوں کہ جس نظر نہ آنے والی مخلوق کی شرارتوں سے محفوظ رہنے کے لئے حصار باندھا گیا ہے، اس مخلوق کو یہ دائرہ نظر آتا ہے۔ عامل کو اپنے علم و عمل پر کامل یقین ہونا چاہئے۔ کراماً کاتبین ہمیں نظر نہیں آتے لیکن اگر ہمارا ایمان اور یقین مضبوط ہو تو اس شک میں ہرگز ہرگز مبتلا نہیں ہو سکتے کہ ہمارے مونڈھوں پر فرشتے ہیں بھی یا نہیں۔ ایک صاحب ایمان آدمی جس کی قوت یقین بڑھی ہوئی ہو وہ نماز ادا کرنے کے بعد یہ یقین رکھتا ہے کہ اس کی نماز بارگاہ خداوندی میں قبول ہوگئی ہے اور یہی یقین اس کو پانچوں وقت سجدے کرنے پر اکساتا ہے۔ اسی طرح ایک عامل جب حصار کا دائرہ اپنے چاروں طرف کھینچ لیتا ہے تو اس کو یہ یقین ہوتا ہے کہ وہ آیات قرآنی کی برکتوں کی وجہ سے ہر مخلوق کی شرارتوں سے محفوظ ہو گیا ہے، یہ تردد اور یہ تذبذب کہ حصار ہو گیا یا نہیں یہ ایمان و یقین کی کمزوری کی علامت ہے، جو عامل کے لئے ضرر رساں ہے۔

عامل دوسروں کو یقین جب ہی دلا سکتا ہے جب وہ خود بھی صاحب یقین ہو، جو عامل اپنے عمل یا حصار کے بارے میں خود ہی وہم یا تشکیک کا شکار ہوگا وہ کسی کو دولت یقین سے کس طرح بہرہ ور کرسکتا ہے۔ ایمان کامل ان ہی چیزوں پر یقین کرنے ہی کو کہتے ہیں جو دکھائی نہیں دیتیں جیسے اللہ کی ذات گرامی کسی کو نظر نہیں آتی، لیکن ایک صاحب ایمان انسان اپنے وجود سے زیادہ اللہ کے وجود کا قائل ہوتا ہے۔ کسی چیز کو آنکھوں سے دیکھنے کے بعد اس کے وجود کو تسلیم کرنا کمال نہیں ہے کیوں کہ دیکھنے کے بعد تو کوئی بھی کسی بھی چیز پر یقین کرسکتا ہے۔ عامل کو اپنے حصار کی قوت کا اندازہ اتنا ہی ہونا چاہئے جتنا چاند اور سورج کو دیکھ کر ہم ان کی کرنوں کا یقین کرتے ہیں۔ حصار باندھتے ہی عامل کو یہ یقین سو فی صد کرلینا چاہئے کہ میں ایک قلعہ میں محفوظ ہو چکا ہوں، اب کوئی جن، کوئی بھوت، کوئی جادو اور کوئی دوسری مخلوق مجھے کوئی گزند نہیں پہنچا سکتی۔

مؤکل، ہمزاد، جنات اور حاضرات کے اعمال میں دائرہ والا حصار کرنا ضروری ہے، باقی دوسرے اعمال میں اور حد تو یہ ہے کوئی بھی عبادت کرنے سے پہلے اپنا حصار کرلینا چاہئے۔ مثلاً نماز سے پہلے اگر کوئی آیت الکرسی پڑھ کر اپنے سینے پر دم کرلے تو وہ شیطانی وسوسوں سے محفوظ رہے گا اور نماز میں شیاطین خلل ڈالنے میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔ حصار نظر نہ آنے والی مخلوق کو نظر نہ آنے والی شرارتوں سے محفوظ رہنے کے لئے کیا جاتا ہے، لہٰذا حصار کسی بھی کام کسی بھی سفر اور کسی بھی عبادت اور ریاضت وغیرہ کو شروع کرنے سے پہلے کرلینا چاہئے۔ دور اندیشی اور حکمت عملی کا تقاضہ یہی ہے۔

آپ کی فرمائش پر حروف تہجی کی مکمل فہرست با مؤکل چاند کی منزلوں کی وضاحت کے ساتھ نقل کی جارہی ہے۔ امید ہے کہ آپ کے ساتھ ساتھ ہمارے دوسرے قارئین بھی اس سے استفادہ کریں گے۔

اللہ کا شکر ہے کہ آپ یہ محسوس کر رہے ہیں کہ ماہنامہ طلسماتی دنیا عوام کی گتھیاں بھی سلجھا رہا ہے اور دین اور عملیات کے بارے میں لوگوں کی رہنمائی بھی کر رہا ہے۔ آج کل اسلام کا شور ہر جگہ لیکن آپ دیکھ رہے ہوں کہ اسلام مکمل کہیں بھی نظر نہیں آتا، کہیں وضع قطع ہے تو کردار غائب، کہیں کردار ہے تو وضع قطع ندارد۔ عبادتوں اور ریاضتوں کا غلغلہ بھی ہر جگہ دکھائی دیتا ہے، لیکن صحابہ جیسے لوگ اب خوابوں میں بھی دیکھنے کو نہیں ملتے۔ توحید باری تعالیٰ کے چرچے ہر طرف ہیں، لیکن شرک مبین اور شرک جلی کے نظارے بھی مسلم سماج میں ہر طرف دیکھنے کو مل رہے ہیں،

کوئی تعویذ گنڈوں ہی کو سب کچھ سمجھ رہا ہے اور کوئی تعویذ گنڈوں کے پیچھے لاٹھیاں اٹھائے دوڑ رہا ہے۔ اعتدال نہ عبادت میں ہے، نہ سوچ وفکر میں اور نہ دین میں، نہ دنیاداری میں اور معاملات کی دنیا تو بالکل ہی سونی پڑی ہے، اخوت اور محبت کے دیار میں بھی عرصہ دراز سے سناٹے چھائے ہوئے ہیں، لیکن اللہ کا فضل وکرم ہے کہ طلسماتی دنیا اپنی بساط کے مطابق اللہ کے بندوں کی رہنمائی کررہا ہے اور اس کی رہنمائی کو اللہ کی طرف سے اور اس کے بندوں کی طرف سے پذیرائی مل رہی ہے۔

حروف تہجی کی تفصیل یہ ہے۔

شمار	حروف	منازل قمر	عزیمت
۱	الف	شرطین	اَجِبْ یَا اِسرَافِیلُ بِحَقِ اَلِفْ
۲	ب	بطین	اَجِبْ یَا جِبرَائِیلُ بِحَقِ بَا
۳	ج	ثریا	اَجِبْ یَا کَلکَائِیلُ بِحَقِ جِیم
۴	د	دبران	اَجِبْ یَادَردَائِیلُ بِحَقِ دَالْ
۵	ہ	ہقعہ	اَجِبْ یَا دَوربَائِیلُ بِحَقِ ھَا
۶	و	ہنعہ	اَجِبْ یَا رَفتَمَائِیلُ بِحَقِ وَاؤ
۷	ز	ذراعہ	اَجِبْ یَا شَرفَائِیلُ بِحَقِ زَا
۸	ح	نثرہ	اَجِبْ یَا تَنکَفِیلُ بِحَقِ حَا
۹	ط	طرفہ	اَجِبْ یَااِسمَائِیلُ بِحَقِ طَا
۱۰	ی	جبہ	اَجِبْ یَا سَرَاکِیطَائِیلُ بِحَقِ یَا
۱۱	ک	زبرہ	اَجِبْ یَا حَرُوزَائِیلُ بِحَقِ کَاف
۱۲	ل	صرفہ	اَجِبْ یَا طَاطَائِیلُ بِحَقِ لَام
۱۳	م	عوا	اَجِبْ یَا رُومَائِیلُ بِحَقِ مِیم
۱۴	ن	سماک	اَجِبْ یَا حَولَائِیلُ بِحَقِ نُون
۱۵	س	غفرہ	اَجِبْ یَا ھَموَاکِیلُ بِحَقِ سِین
۱۶	ع	زبانا	اَجِبْ یَا لَومَائِیلُ بِحَقِ عِین
۱۷	ف	اکلیل	اَجِبْ یَا سَرحَماکِیلُ بِحَقِ فَا
۱۸	ص	قلب	اَجِبْ یَا اَھْمَمَائِیلُ بِحَقِ صَادْ
۱۹	ق	شولہ	اَجِبْ یَا عِطرَائِیلُ بِحَقِ قَاف
۲۰	ر	نعائم	اَجِبْ یَا اَموَاکِیلُ بِحَقِ رَا
۲۱	ش	بلدہ	اَجِبْ یَا ھَمزَائِیلُ بِحَقِ شِین
۲۲	ت	ذابح	اَجِبْ یَا عِزرَائِیلُ بِحَقِ تَا
۲۳	ث	بلعہ	اَجِبْ یَا مِیکَائِیلُ بِحَقِ ثَا
۲۴	خ	سعود	اَجِبْ یَا مَھکَائِیلُ بِحَقِ خَا ۰
۲۵	ذ	اخبیہ	اَجِبْ یَا اَھرَائِیلُ بِحَقِ ذَال
۲۶	ض	مقدم	اَجِبْ یَا عَطکَائِیلُ بِحَقِ ضَادْ
۲۷	ظ	موخر	اَجِبْ یَا لَوزَائِیلُ بِحَقِ ظَا
۲۸	غ	رشا	اَجِبْ یَا لَوخَائِیلُ بِحَقِ غین

فن کی معلومات

سوال از: محمد فخر الدین ـــــــــ گلبرگہ

نواں چلہ قریب الختم ہے، سورۂ یٰسین کے چلوں کے ساتھ درود شریف وحصار کی زکوٰۃ بھی ادا کرچکا ہوں۔

عرض گزارش یہ ہے کہ سورۂ یٰسین کے ۹ چلوں کے بعد کیا ''حصار'' کی زکوٰۃ کی ادائیگی دوبارہ کرنی ہوگی یا وہ پہلی ہی کافی ہے۔

مثلث کی زکوٰۃ کے لئے روز ایک عنصر کے ۱۵ نقش لکھیں یا چاروں عناصر کے ۱۵، ۱۵ نقش لکھیں، وضاحت فرمائیں۔

حصار کی عبارت میں ''عندنا'' لفظ شامل نہیں ہے، کیا یہ درست ہے یا طباعت کی غلطی ہے؟

جواب

حصار کی زکوٰۃ اگر آپ ادا کرچکے ہیں تو زکوٰۃ دوبارہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں، لیکن افضل یہی ہے تھا کہ آپ سورۂ یٰسین کے جو نو چلے کررہے ہیں ان ہی کے دوران حصار کی زکوٰۃ ادا کی جاتی۔ اب جب ادا آپ پہلے ہی کرچکے تھے تو دوبارہ زکوٰۃ ادا نہ کریں۔

مثلث کے نقوش کی زکوٰۃ کا افضل طریقہ تو یہی ہے کہ ایک ایک نقش کی زکوٰۃ ادا کی جائے، ایک دم چاروں عناصر کی زکوٰۃ ادا نہ کریں، مثلاً سب سے پہلے آبی نقش کی زکوٰۃ ادا کریں، روزانہ ۱۵ نقش آبی چال

سے لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر روزانہ دریا میں ڈالیں اور اس عمل کو ۱۵ دن تک جاری رکھیں۔ نقش مثلث آبی چال کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ اس کے بعد بادی نقش کی زکوٰۃ ادا کریں۔ ۱۵ نقش روزانہ بادی چال سے لکھیں اور روزانہ ہرے کپڑے میں پیک کرکے کسی ہرے بھرے درخت پر لٹکا دیں۔ اس عمل کو ۱۵ دن تک جاری رکھیں، انشاء اللہ مثلث بادی نقش کی بھی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، اگر آپ وقت بچانے کے لئے کئی کئی نقوش کی زکوٰۃ ایک ساتھ ادا کریں گے تو زکوٰۃ میں کمزوری رہے گی، ادا تو ہو جائے گی لیکن ایک طرح کا نقص باقی رہے گا، تاہم تجربہ کار عاملین نے یہ فرمایا ہے کہ ناگزیر حالات میں اگر وقت بچانا ہی ہو تو بادی اور آبی نقوش کی زکوٰۃ ایک ساتھ اور آتشی اور خاکی نقوش کی زکوٰۃ ایک ساتھ ادا کی جانی چاہئے۔ اس طرح آپ کو روزانہ تیس نقش مثلث کے بنانے ہوں گے۔ پندرہ نقش آتشی چال سے اور پندرہ خاکی چال سے، انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی لیکن افضل ترین طریقہ یہی ہے کہ زکوٰۃ ایک ایک نقش کی ادا کریں، وقت زیادہ لگے گا، لیکن مطلوبہ قوت اور تاثیر ہمیشہ حاصل رہے گی۔

مربع کی زکوٰۃ نکالتے ہوئے بھی اس تفصیل کو ذہن میں رکھیں، مربع کی زکوٰۃ کے لئے روزانہ ایک عنصر کے نقش ۳۴ مرتبہ لکھتے ہیں اور لگاتار ۳۴ دن تک لکھتے ہیں۔ (قس علیٰ ھذا)

یہ تو آپ جانتے ہی ہوں گے کہ آبی نقوش آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالے جاتے ہیں، بادی نقوش ہرے کپڑے میں درخت پر لٹکائے جاتے ہیں، آتشی نقوش آگ میں ڈالے جاتے ہیں اور خاکی نقوش کو زمین میں دبایا جاتا ہے۔ ان نقوش کو اگر کسی پھل دار درخت کی جڑ میں دبائیں تو اچھا ہے۔ نقوش کو ٹھکانہ لگانا اگر روزانہ ممکن نہ ہو تو ہفتے بھر کے نقوش کو ٹھکانے لگایا جاسکتا ہے، مثلاً آبی نقوش ہفتے بھر کے ایک ساتھ آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالے جاسکتے ہیں اور بادی نقوش ہفتے بھر کے ایک ساتھ کسی درخت پر لٹکائے جاسکتے ہیں، لیکن بزرگوں نے یہ فرمایا ہے کہ اگر روز کے روز نقوش کو ان کے ٹھکانے لگاتے رہیں گے تو بہتر ہوگا۔

شاگردی کے پرانے کتابچے میں آیت الکرسی نقل کرتے ہوئے "عندہٗ" کتابت کی غلطی کی وجہ سے چھوٹ گیا تھا، اس کی اصلاح کرلیں۔ اب جو نیا کتابچہ شاگردوں کو جاری کیا جارہا ہے اس میں اس کی تصحیح کردی گئی ہے۔

امید کرتے ہیں کہ آپ تمام ریاضتوں کو اسی ترتیب سے جاری رکھیں گے جو ترتیب کتابچے میں دی گئی ہے اور سب سے آخر میں نقوش کی زکوٰۃ ادا کریں گے اس کے بعد تحفۃ العاملین کا مطالعہ کرکے روحانی عملیات کے تمام قیود و شرائط کی معلومات حاصل کیجئے اور دو سو روپے کا منی آرڈر کرکے سورۂ یٰسین کے چلوں کا دوسرا کتابچہ ہاشمی روحانی مرکز سے طلب کرلیجئے۔ یہ کتابچہ بھی صرف شاگردوں کے لئے مرتب کیا گیا ہے، اس کے چلّے آپ کو جنات اور ملائکہ سے ملاقات کرنے کا اہل بناسکتے ہیں، اس میں بہت آسان ریاضتیں دی گئی ہیں جو آپ کو عمر بھر جاری رکھنی ہیں۔ ان ریاضتوں سے آپ کے اندر ایسی روحانیت پیدا ہوگی جو یقیناً قابل رشک ہوگی اور انشاء اللہ روحانی طور پر آپ قوی ہیکل بن جائیں گے اور اللہ کے بندوں کی روحانی خدمات کی زبردست اہلیت آپ کے اندر پیدا ہو جائے گی۔ اس کتابچے کو طلب کرتے وقت اپنے ٹی نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کو احساس ذمہ داری کے ساتھ اپنے بندوں کی خدمت کی توفیق بخشے، آمین۔

مسئلہ آیت کریمہ کا

سوال از: عبدالرشید نوری ــــــــــــ بھوپال

حضرت السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دیگر احوال یہ ہے کہ آیت کریمہ پڑھنے کا آسان طریقہ کیا ہے، حاجت کے لئے، کس طرح پڑھا جاتا ہے، کیا آیت کریمہ پڑھنے سے گھر برباد ہو جاتا ہے۔ اور جس گھر میں آیت کریمہ پڑھی جاتی ہے اس گھر میں آگ لگ جاتی ہے۔

جواب

بزرگوں نے آیت کریمہ پڑھنے کے بہت سے طریقے نقل کئے ہیں، لیکن آیت کریمہ پڑھنے کا معروف طریقہ یہ ہے کہ روزانہ گیارہ سو مرتبہ پڑھیں، اس سے زیادہ نہ پڑھیں۔ آیت کریمہ ایک جلالی آیت ہے، اس کا ایک وقت میں ایک فرد کا زیادہ پڑھنا ٹھیک نہیں ہے۔ مصائب کے وقت آیت کریمہ سوا لاکھ مرتبہ پڑھی جاتی ہے، لیکن سوا لاکھ کی تعداد بہت سے لوگ پڑھ کر پوری کرتے ہیں، اگر سوا لاکھ کو پڑھتے وقت ایک بالٹی میں پانی بھر کر سب کے درمیان رکھ دیں تو ورد کے وقت

یہ پانی گرم ہوسکتا ہے اور اس میں کھدے اس طرح پڑ سکتے ہیں جس طرح چولہے پر پانی رکھنے سے پڑتے ہیں، لیکن اس کے پڑھنے سے گھر میں آگ نہیں لگتی۔ آیت کریمہ کی حدت کو کم کرنے کے لئے اول وآخر درود شریف زیادہ سے زیادہ مقدار میں پڑھنا چاہئے۔ درود شریف کی ٹھنڈک آیت کریمہ کی گرمی کو کنٹرول میں رکھتی ہے۔

آیت کریمہ کے ورد سے کوئی گھر برباد نہیں ہوتا، بلکہ گھر آباد ہوتا ہے اور مصائب سے نجات ملتی ہے۔ (واللہ اعلم)

ذاتی پریشانیاں

سوال از: محمد اقبال ———— بنگلور

(۱) میری بیٹی سکینہ کوثر کی عمر ۲۲ سال ہے۔ B. C. A ڈگری ختم کرکے (۲) مہینہ ہوئے تمام امتحانوں میں پاس ہوگئی۔ ان کی شادی کے رشتے کے لئے لوگ آکر دیکھ کر چلے جاتے ہیں، رشتہ نہیں ہورہا ہے۔ آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ میری بیٹی سکینہ کوثر کی شادی ہونے کے لئے تعویذ روانہ کریں، سکینہ کوثر کی ماں کا نام R عاصیہ سلطانہ ہے۔ باپ کا نام محمد اقبال ہے۔ تاریخ پیدائش ۱۹۹۲/۷/۱۷ بروز جمعہ دوپہر ۳ بجے۔

میرے بیٹے نے ایک کار خریدی ہے، وہ کام پر جاتے ہیں، کار چلانے وقت نہیں ملتا، اس کار کو فروخت کرنا ہے، گاہک آتے ہیں اور دیکھ کر چلے جاتے ہیں، کار بہت اچھی ہے۔ کار فروخت ہونے کی دعا کریں اور کچھ روانہ کریں، میرے بیٹے کا نام عبدالماجد منصور ہے۔ تاریخ پیدائش ۱۹۸۶/۹/۲۳ ہے۔

میرے گھر میں ایک کھجور کا جھاڑ ہے، یہ جھاڑ ۱۰ سال پرانا ہے، اس میں پھول کھلتے ہیں، لیکن کھجور نہیں لگتے، اس جھاڑ کی جڑیں زمین سے باہر اوپر آگئی ہیں، شاید اس جھاڑ کے نیچے پتھر آگیا ہوگیا۔ اس لئے جڑیں اوپر آگئی ہیں، یہ جھاڑ اوپر سے بہت بڑا اور وزن ہوگیا ہے، اگر یہ گرگیا تو نقصان ہوتا ہے، کیا ہم اس جھاڑ کو کاٹ کر نکال سکتے ہیں، اگر اس جھاڑ کو کاٹ کر نکال دیں تو کیا ہمیں نقصان اٹھانا پڑے گا، کیوں کہ میں پہلے ہی ۱۹ سال سے بے روزگار ہوں، میرے رشتے دار مجھے جادو کراکر میری حلال روزی بند کرادیتے ہیں، مجھے ڈر لگتا ہے کہ اس جھاڑ کو کاٹ کر اور زیادہ نقصان میں پڑ نہ جاؤں۔

جواب

آپ کی بیٹی کی شادی کے لئے نقش روانہ کردیا گیا ہے، جو اس خط کا جواب پڑھنے سے پہلے انشاء اللہ آپ کو مل جائے گا۔ اس نقش کی برکت سے بھی انشاء اللہ تین ماہ کے اندر اندر اچھے پیغامات آپ کو موصول ہوں گے، اچھے رشتے کا انتخاب آپ خود اپنی صوابدید پر کریں، لیکن یہ یاد رکھیں کہ تعویذ اور دعا کے بعد جو بھی رشتے آتے ہیں وہ مناسب ہی ہوتے ہیں اور ان میں اللہ کا فضل وکرم شامل رہتا ہے، اگر سکینہ کوثر ہر بدھ کو عصر کے بعد سورۂ یوسف کی تلاوت کرلیا کرے تو بہتر ہوگا۔ اس تلاوت سے اس نقش کے اندر ایک تقویت رہے گی جو ہم نے سکینہ پروین کے لئے روانہ کیا ہے۔ جن دنوں میں عورتیں نماز نہیں پڑھتیں ان دنوں میں سورۂ یوسف کی تلاوت نہیں کرنی چاہئے، اگر سکینہ خود تلاوت نہ کرسکے تو گھر میں کوئی بھی بدھ کے دن سورۂ یوسف کی تلاوت کرکے سکینہ کوثر کی شادی کی دعا کرسکتا ہے۔ کار فروخت کرنے کے لئے بھی ایک نقش روانہ کردیا ہے، اس کو کار میں رکھ دیں، انشاء اللہ جلد ہی اس کار کا گراہک لگ جائے گا۔ اپنے صاحبزادے کو تاکید کریں کہ روزگار ملنے اور اس میں جان پیدا کرنے کے لئے وہ روزانہ "یاواسع" ۱۳۷ مرتبہ عشاء کے بعد پڑھا کرے، میں اس کے کاروبار کی ترقی کے لئے دعا کروں گا، لیکن ہمارا رب ہم سے اس وقت خوش ہوتا ہے جب ہم اپنا دامن اس کے سامنے خود بھی پھیلائیں۔ دوسروں سے دعا کے لئے کہہ کر خود ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جانا ٹھیک نہیں ہے۔ جس درخت کو آپ کاٹنا چاہتے ہیں۔ اس درخت کی جڑ میں پہلے یہ تعویذ لکھ کر دبادیں اور پندرہ دن کے بعد درخت کاٹیں، یہ عمل کرنے کے بعد آپ انشاء اللہ جنات وغیرہ کے انتقام سے محفوظ رہیں گے، لیکن درخت اسی وقت کاٹنا چاہئے جب وہ سوکھ گیا ہو، ہرے بھرے درخت کو کاٹنا از روئے سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم مناسب نہیں ہے۔ جو نقش درخت کی جڑ میں دبے گا وہ یہ ہے۔

۷۸۶

۳۵۵۹	۳۵۶۲	۳۵۶۶	۳۵۵۲
۳۵۶۵	۳۵۵۳	۳۵۵۸	۳۵۶۳
۳۵۵۴	۳۵۶۸	۳۵۶۰	۳۵۵۷
۳۵۶۱	۳۵۵۶	۳۵۵۵	۳۵۶۷

ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کو جادو اور جنات کے اثرات سے نجات

دے اور آسندہ دشمنوں اور بدخواہوں کی ہر کارروائی سے محفوظ رکھے، آمین۔

ایک عمل کا تذکرہ

سوال از: محبوب پاشا قادری ـــــــــ حیدرآباد

رب العالمین کا فضل وکرم ہے کہ میں نماز کا پابند ہوں۔ مولانا صاحب میں زندگی میں ترقی کرنے کے لئے آپ سے مدد کا طلب گار ہوں۔ اس کے لئے طلسماتی دنیا کا ماہنامہ دسمبر ۲۰۱۰ء صفحہ نمبر: ۳۴ پر دولت مند بننے کے لئے جو عمل یالطیف یاطائل اور یالطیف الطفی یا لطفک یالطیف کے عم میں۔

ہر روز غسل کرنا ضروری ہے۔

یا پے درپے کر سکتے ہیں کیا۔ مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ میرے سوال کا جواب ضرور دیں گے۔ آپ نے دسمبر کے شمارے میں لکھا تھا۔

دولت مند بننے کا عمل: نوچندی جمعرات کو غسل کرے، اس کے بعد دو رکعت نفل نماز ادا کرے، اسکے بعد تنہائی میں بیٹھ کر ۷۸۶ مرتبہ چہل کاف مع بسم اللہ پڑھے آخر میں سو مرتبہ "یالطیف، یاطاطائل" پڑھے، اس کے بعد ۱۰ مرتبہ یہ کلمات ادا کرے۔ یَا لَطِیْفُ الْطِفِی بِلُطْفِكَ اور دس مرتبہ یہ کلمات زبان سے ادا کرتے وقت اس نقش پر نظر رہے، اس نقش کو باوضو ہو کر اپنے سامنے کھلا رکھ لے، اس کے بعد ہمیشہ "یالطیف، یاطاطائل" سو مرتبہ اور یَا لَطِیْفُ الْطِفِی بِلُطْفِكَ یَا لَطِیْفُ" دس مرتبہ پڑھتا رہے اور نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھ لے۔ عمل کے شروع کے آخر میں ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ل	ط	ی	ف
ف	ی	ط	ل
ط	ل	ف	ی
ی	ف	ل	ط

چہل کاف یہ ہیں۔ کَفَاكَ رَبُّكَ كَمْ يَكْفِيْكَ وَاكِفَةٌ كِفْكِفُهَا كَكَمِيْنَ كَانَ مِنْ لَكَكٍ تَكِرُّ كَرًّا كَكَرِّ الْكَرِّ فِى كَبَدٍ تَحْكِى مُشَكْشَكَةً كَلُكْلُكٍ لَكَكٍ كَفَاكَ مَا بِىْ كَفَاكِ الْكَافِ كُرْبَتَهُ يَا كَوْكَبًا كَانَ يَحْكِى كَوْكَبَ الْفَلَكِ.

جواب

آپ کا خط پڑھ کر آپ کے انداز تحریر سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کا مطالعہ بہت محدود ہے اور آپ اپنا مدعا صحیح طور پر بیان کرنے سے قاصر ہیں، لیکن آپ ایک بڑے عمل کو کرنے کے خواہش مند ہیں، یہ عمل بظاہر آسان ہے، لیکن یہ عمل بہت مشکل عمل ہے اور یہ عمل ہر کس وناکس کے بس کی بات نہیں ہے۔

عزیزم! آپ کچھ دنوں تک ابھی اور سنجیدگی کے ساتھ طلسماتی دنیا کا مطالعہ جاری رکھیں، اس کے بعد بھی کچھ چھوٹے آسان عمل کریں، پھر اس عمل کا ارادہ کریں۔ روزانہ ۷۸۶ مرتبہ چہل کاف صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھنا بہت مشکل کام ہے۔ ہماری تحریر سے یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ یہ عمل کتنے دنوں تک جاری رکھنا ہے اور جب بھی اندازہ نہیں کہ عمل کتنے دن کا ہے تو یہ کیسے کہہ دیں کہ غسل ایک ہی بار کرنا ہے یا روزانہ کرنا ہے۔

عزیزم! ہماری تحریر کو غور وفکر کے ساتھ پڑھیں اور اگر پھر بھی آپ کو یہ یقین ہو کہ آپ اس کو کرلیں گے تو ہماری طرف سے اجازت ہے۔ ایمان ویقین کے ساتھ اس عمل کو کریں۔ ہم اللہ سے دعا کریں گے کہ اللہ آپ کو کامیابیوں سے ہمکنار کرے۔

☆☆☆☆☆☆

روحانی ڈاک

کے کالم میں شامل ہونے کے لئے ان باتوں کا خیال رکھیں۔

● خط صاف صاف لکھیں۔ ● خط مختصر لکھیں۔ ایک مرتبہ میں ۳ سوالوں سے زیادہ نہ کریں۔ ● احتیاطاً جوابی لفافہ پتہ لکھا ہوا بھی ساتھ رکھ دیں۔ ● اگر تین ماہ تک جواب نہ ملے تو دوبارہ خط روانہ کریں۔

● اپنی پریشانیوں کا حل پہلے طلسماتی دنیا میں تلاش کریں اس کے بعد ہم سے رجوع کریں۔

(ادارہ)

قسط نمبر: ۳۰

مفتاح الارواح

حسن الہاشمی

حاجت مندی کے لئے مجرب فارمولہ

کوئی بھی حاجت ہو اس کے لئے ذیل میں دیئے گئے اسماءِ حسنیٰ کا ورد تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔ اپنی حاجت کے مطابق اسم الٰہی اور ان کا انتخاب کریں اور مندرجہ ذیل تعداد کے مطابق ہی ورد کریں۔ انشاء اللہ مقصد میں کامیابی ملے گی۔ اس ورد کو تین ماہ تک جاری رکھنا چاہئے، مثلاً جمعرات کو کوئی ورد کرتا ہے تو تین ماہ میں جتنی بھی جمعرات آئیں ان میں اپنا ورد جاری رکھنا چاہئے۔ ایک ساتھ کئی حاجتوں کے لئے بھی اسماءِ الٰہی کے ورد کئے جاسکتے ہیں۔ دن اور تعداد کو ملحوظ رکھیں۔ ذیل میں اسماءِ الٰہی کے ورد دیئے جارہے ہیں۔ یہ تمام امور میں مفید اور موثر ثابت ہوں گے اور مطلوبہ مقاصد میں بھرپور کامیابی ملے گی، کم سے کم تین ماہ تک ان اوراد کو جاری رکھیں اور اگر مستقلاً پڑھتے رہیں تو افضل ہے۔

نمبر شمار	اسماءِ الٰہی	تعداد	مقصد و حاجت	متعلقہ دن
۱	یا کافیُ	۱۱۱	تحفظ اور امور دنیا میں کامیابی کے لئے	بدھ
۲	یا غنیُ	۱۰۶۰	دولت مند بننے کے لئے	جمعرات
۳	یا فتاحُ	۴۸۹	تمام مقاصد میں کامیابی کے لئے	ہفتہ
۴	یا رزاقُ	۳۰۸	روزگار حاصل کرنے کے لئے	جمعہ
۵	یا ودودُ	۲۰	تسخیر و محبت کے لئے	جمعہ
۶	یا لطیفُ	۱۲۹	حکام، افسران اور رشتہ داروں کی محبت کے لئے	جمعرات
۷	یا واسعُ	۱۳۷	روزگار میں اضافہ کے لئے	بدھ
۸	یا شہیدُ	۳۱۹	رعب اور دبدبہ حاصل کرنے کے لئے	منگل
۹	یا شافیُ	۳۹۱	تمام امراض سے شفا حاصل کرنے کے لئے	بدھ
۱۰	نعم المولیٰ و نعم النصر	۸۲۴	کسی بھی جائز حاجت کی تکمیل کے لئے	اتوار

برائے عداوت ومفارقت

اگر دو دشمنوں میں عداوت اور مفارقت پیدا کرنی ہو تو بلی کی دُم کے تین بال اور چوہے کی دُم کے تین بال لے کر الگ الگ کاغذ میں پڑیا بنا کر رکھیں، سنیچر کے دن سورج نکلنے سے پہلے ایک کاغذ پر ایک شخص کا نام مع والدہ اور دوسرے کاغذ پر دوسرے شخص کا نام مع والدہ جھاڑو کی سینک سے کالی روشنائی سے لکھیں، اس کے بعد دونوں کاغذ دائیں بائیں رکھ کر درمیان میں بیٹھ جائیں۔ ایک پڑیا پر نناوے مرتبہ "یامُعِزُّ" اور دوسری پڑیا پر دفنا نوے مرتبہ پڑھیں اور دم کریں، اس کے بعد ان دونوں پڑیوں کو کسی بھی چولہے کے دائیں بائیں دبادیں۔ اگر چولہا نہ ہو تو پھر ایک ہی قبر میں اوپر نیچے دبادیں۔ انشاء اللہ دونوں میں عداوت اور مفارقت پیدا ہوگی۔ یہ عمل جائز امور میں کریں۔ ناجائز تعلقات کو ختم کرنے کے لئے

کریں، ناحق کسی کو ستانے کیلئے ہرگز ہرگز نہ کریں ورنہ گنہگار رہوں گے۔

کسی چیز کی دریافت کے لئے

اگر کسی بھی سلسلہ میں غیبی معلومات حاصل کرنی ہو تو پیر، بدھ یا جمعرات کی شب میں اس نقش کو اپنے تکیہ میں رکھ کر سو جائیں اور سوتے وقت سومرتبہ "یاخبیر" پڑھ لیں، انشاء اللہ خواب میں معلومات حاصل ہوں گی۔

۷۸۶

۹	۶	۵	۷
۵	۷	۹	۶
۷	یاخبیر	۹	۸
۶	۸	۸	۵

خواب میں رہنمائی حاصل کرنے کے لئے

اگر کسی کے بارے میں غیبی رہنمائی حاصل کرنی ہو تو سونے سے پہلے سومرتبہ درود شریف پڑھیں، پھر تین مرتبہ اِھدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ پڑھ کر پھر سومرتبہ درود شریف پڑھیں، اپنے مقصد کو ذہن میں رکھیں اور کسی سے بات چیت کئے بغیر پاک صاف بستر پر سو جائیں، ماشاء اللہ ضرور رہنمائی حاصل ہوگی، اس عمل میں کامیابی کے لئے باوضو سونا چاہئے۔

رزق اور فتوحات کے لئے عجیب وغریب عمل

گلاب وزعفران سے مندرجہ ذیل نقش ۴۸۹ مرتبہ کی تعداد میں لکھیں اور آٹے میں ان کی ۴۸۹ گولیاں بنا کر دریا میں ڈالیں، آخری دن ۴۸۸ نقش دریا میں ڈالیں اور ایک نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لیں۔ یہ عمل لگاتار چالیس دن کرنا ہے۔ انشاء اللہ زبردست فتوحات حاصل ہوں گی اور رزق کے دروازے ہر طرف سے کھل جائیں گے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ح	ا	ت	ف
ف	ت	ا	ح
ا	رزق ازغیب رساند	ف	ت
ت	ف	ح	ا

دماغی کمزوری کا علاج

اگر کسی شخص کا دماغ کمزور ہو تو اس کے گلے میں یہ نقش ڈالیں اور اسی نقش کو چینی کی پلیٹ پر لکھ کر تازہ پانی سے دھو کر اکیس دن تک مریض کو پلائیں۔ انشاء اللہ دماغی کمزوری سے نجات ملے گی۔ اگر پوری طرح اس کمزوری سے نجات نہ ملے تو مزید اکیس دن اور پلائیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۸	۳۴	۴۰	۱۴
۳۸	۱۶	۲۶	۳۶
۱۸	۴۴	۳۰	۲۴
۳۲	۲۲	۲۰	۴۲

ذوق تعلیم اور امتحان میں کامیابی کے لئے

جو بچے کند ذہن ہوں یا تعلیم سے بھاگتے ہوں یا محنت کرنے کے بعد بھی امتحان میں فیل ہو جاتے ہوں تو ایسے بچوں کی کامیابی کے لئے اس نقش کو لکھ کر ان کے گلے میں ڈالیں اور نقش کو موم جامہ کرنے کے بعد ہرے کپڑے میں پیک کرالیں اور روزانہ اس آیت کو اکیس مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلادیا کریں۔ انشاء اللہ زبردست تاثیر ظاہر ہوگی۔ آیت یہ ہے: نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ.
نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

یَسْطُرُوْنَ	وَمَا	وَالْقَلَمِ	ن
ن	یَسْطُرُوْنَ	وَمَا	وَالْقَلَمِ
وَالْقَلَمِ	ن	یَسْطُرُوْنَ	وَمَا
وَمَا	وَالْقَلَمِ	ن	یَسْطُرُوْنَ

مفرور اور گمشدہ کی واپسی کے لئے

اگر کوئی شخص گھر سے فرار ہو کر گمشدہ ہو گیا ہو تو اس نقش کو لکھ کر بھاری پتھر کے نیچے جس کا وزن کم سے کم پانچ کلو ہو دبا دیں، انشاء اللہ جہاں بھی ہوگا وہاں سے اِدھر اُدھر بھی نہ ہو سکے گا اور بہت جلد واپس آ جائے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

بستم راہِ مغرب

بستم راہِ جنوب (بائیں جانب) — بستم راہِ شمال (دائیں جانب)

و	بدوح	ا
بدوح	فلاں ابن فلاں واپس شود	بدوح
ح	بدوح	۹

ڈراؤنے خواب سے نجات

اگر کسی کو ڈراؤنے خواب آتے ہوں تو اس نقش کو لکھ کر گلے میں ڈال لیں اور ایک نقش لکھ کر تکیہ کے نیچے رکھ لیں، انشاء اللہ بے تکے اور ڈراؤنے خوابوں سے نجات مل جائے گی۔

۷۸۶

بملیخا	مکسلمینا	کشفوطط
اذرفطیونس	ولو شاء لھداکم اجمعین	کشافطیونس
تیبونس	یوانس بوس	و کلبھم قطمیر

امراضِ دل سے نجات کے لئے

دل کی کوئی بھی بیماری ہو، اختلاج ہو، گھبراہٹ رہتا ہو، دل زور سے دھڑکتا ہو، یا دل کی کوئی نس بلاک ہوگئی ہو ان جیسی تمام صورتوں میں اس نقش کو لکھ کر گلے میں ڈالیں اور ہر جمعرات کو اس نقش کو چینی کی پلیٹ پر لکھ کر اس پر تھوڑا سا شہد ملا کر پھر نیم گرم پانی سے دھو کر مریض کو پلایا کریں۔ انشاء اللہ امراض قلب سے نجات ملے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۸۲۱	۲۸۲۴	۲۸۲۷	۲۸۱۴
۲۸۲۶	۲۸۱۵	۲۸۲۰	۲۸۲۵
۲۸۱۶	۲۸۲۹	۲۸۲۲	۲۸۱۹
۲۸۲۳	۲۸۱۸	۲۸۱۷	۸۲۸۲۸

بری عادتیں چھڑانے کے لئے

اگر کوئی شخص بری عادتوں میں مبتلا ہو، شراب، جوا، سٹے بازی اور چوری وغیرہ جیسے جرائم کا عادی ہو اس کو ان برائیوں سے نجات دلانے کے لئے مندرجہ ذیل اسماء الٰہی روزانہ سو مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلائیں اور ایک نقش کالے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈال دیں، انشاء اللہ کچھ ہی دنوں میں تمام بری عادتوں سے چھٹکارا نصیب ہوگا۔ اسماء الٰہی یہ ہیں: یاعلیم، یاکریم، یاحسیب، یارقیب، یاواسع، یاحفیظ یارشید یارقیب یارفیق۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۰۰	۷۰۳	۷۰۶	۶۹۳
۷۰۵	۶۹۴	۶۹۹	۷۰۴
۶۹۵	۷۰۸	۷۰۱	۶۹۸
۷۰۲	۶۹۷	۶۹۶	۷۰۷

چوہوں کو دفع کرنے کے لئے

کسی دکان، مکان یا کھیت وغیرہ میں اگر چوہے پیدا ہو گئے ہوں اور نقصان پہنچا رہے ہوں تو ان کو دفع کرنے کے لئے اس نقش کو گھر، دکان یا کھیت وغیرہ کے چاروں کونوں میں دبا دیں۔
انشاء اللہ چوہے وہاں سے بھاگ جائیں گے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ب	ع	حد	۴
۵	۲۲	د	ص
س	ا	الہ	ا
ملہ	ح	ر	الا

شادی کے پیغام کے لئے

اگرلڑکا یالڑکی کے شادی کے پیغامات نہ آتے ہوں یا پیغام تو آتے ہوں لیکن رشتہ طے ہونے میں رکاوٹیں کھڑی ہوتی ہوں یا رشتہ طے ہونے کے بعد ٹوٹ جاتا ہو اس طرح کے امور میں اور شادی کی بے جا رکاوٹوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے اس دعا کو جو ذیل میں نقل کی جارہی ہے گلاب وزعفران سے یا پھر ہری پنسل سے نقل کر کے لڑکا یا لڑکی کے گلے میں ڈالدیں۔ اس نقش کو موم جامہ کر کے یا مضبوط پلاسٹک میں پیک کر کے پھر ہرا کپڑا اس پر چڑھائیں، تاکہ پانی کا اثر تعویذ کو نقصان نہ پہنچا سکے، انشاء اللہ اس تعویذ کے استعمال کرنے کے بعد زیادہ سے زیادہ چار مہینوں میں رشتہ طے ہوجائے گا۔

دعا یہ ہے: **بسم اللہ الرحمن الرحیم یا حلیمُ لا یعجل یا کریم لا یبخل (یعجل) یا ذالجبروت و یا ذوالجود والقوۃ یاذالرحمۃ والواسعۃ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ محمد کریم موجود وھو الغفور الودود ومن کل شیء خلقنا زوجین لعلکم تذکرون اللھم بحق آیہ ھذا و بحرمۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان ترزق ھذاہ المرأۃ** (اس جگہ لڑکی اور ماں کا نام لکھیں) **زوجا موافقا غیر مخالف بحرمۃ محمدٍ و آلہ اجمعین.**

اگر تعویذ لڑکے کے لئے لکھیں تو **ھذاہ المرأۃ** کے بجائے یہ لکھے **ان ترزق ھذا الرجل** (لڑکے کا نام مع والدہ) **زوجہ موافقۃ غیر مخالفۃ الی آخرہ.**

اس دعا کو لکھتے وقت یہ لحاظ رکھنا چاہئے کہ جن حروف کے دائرے کھلے ہوئے ہوں ان کو کھلا ہی رہنا چاہئے، جیسے **و، ف، ق، ہ،** وغیرہ۔

یہ دعا کسی غیر مسلم کو لکھ کر نہیں دینی چاہئے۔ لیکن اگر کوئی غیر مسلم یہ شکایت لے کر آئے تو اس کے بچوں کی شادی نہیں ہورہی ہے تو اس کو یہ نقش دینا چاہئے۔

اگر لڑکی کی شادی کے لئے دیں تو یہ نقش دیں۔

۷۸۶

۳۵۸۵	۳۵۸۸	۳۵۹۲	۳۵۷۸
۳۵۹۱	۳۵۷۹	۳۵۸۴	۳۵۸۹
۳۵۸۰	۳۵۹۴	۳۵۸۶	۳۵۸۳
۳۵۸۷	۳۵۸۲	۳۵۸۱	۳۵۹۳

ان ترزق ھذا المرأۃ (لڑکی کا نام مع والدہ)

زوجا موافقا غیر مخالف

اگر لڑکے کی شادی کے لئے نقش دیں تو یہ نقش دیں۔

۷۸۶

۳۵۸۵	۳۵۸۸	۳۵۹۲	۳۵۷۸
۳۵۹۱	۳۵۷۹	۳۵۸۴	۳۵۸۹
۳۵۸۰	۳۵۹۴	۳۵۸۶	۳۵۸۳
۳۵۸۷	۳۵۸۲	۳۵۸۱	۳۵۹۳

ان ترزق هذا الرجل (لڑکے کا نام مع والدہ)

زوجة موافقة غير مخالة

ختم خواجگان

کسی بھی بڑی سے بڑی حاجت کے لئے یہ ختم تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔عشاء کے بعد پڑھنے کا معمول بنائیں۔چالیس دن تک پڑھیں اور اللہ کی رحمتوں کا انتظار کریں۔انشاء اللہ زبردست کامیابی ملے گی اور غیب سے ایسی مدد ہوگی کہ عقلیں حیران ہوں گی۔نیچے ہر عزیمت کی تعداد لکھ دی ہے۔تعداد کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

تعوذ وتسمیہ کے ساتھ سورۂ فاتحہ ۷۰/بار

سورۂ الم نشرح،درود شریف ۱۰۰/بار

اَللّٰھُم یاقاضیُ الحاجات ۱۰۰/بار

اَللّٰھُم یادافعُ الدرجات ۱۰۰/بار

اَللّٰھُم یامجیبُ الدعوات ۱۰۰/بار

اَللّٰھُم یاحلُّ المشکلات ۱۰۰/بار

اَللّٰھُم یاکافیُ المھمّات ۱۰۰/بار

اَللّٰھُم یاشافیُ الاَمراض ۱۰۰/بار

اَللّٰھُم یادافعُ السیِّئَات ۱۰۰/بار

اَللّٰھُم یامسببُ الاسباب ۱۰۰/بار

اَللّٰھُم یامقلب القلوب والابصار ۱۰۰/بار

اَللّٰھُم یادلیل المتحیرین ۱۰۰/بار

اَللّٰھُم یاغیاث المستغیثین ۱۰۰/بار

اَللّٰھُم یاخیر الناصرین ۱۰۰/بار

لَا حولَ ولا قوۃَ اِلَّا باللّٰہ العلی العظیم ۱۰۰/بار

لَا مَلْجَاءَ وَلَامَنْجَاءَ اِلَّا اِلَیْہِ ۱۰۰/بار

اَللّٰھُم آمین برحمتك یا ارحم الرحمین ۱۰۰/بار

آخر میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ لیں۔

تسخیر قلوب کا عمل

اس عمل کی برکت سے دنیا مسخر ہوتی ہے اور لوگوں کے قلوب اپنی مٹھی میں آجاتے ہیں، یہ عمل بھی چالیس دن کا ہے۔ دورانِ عمل اگر پرہیز جمالی اور پرہیز جلالی کرلیں تو بہتر ہے ورنہ زبان سے متعلق جو گناہ ہیں جیسے جھوٹ، غیبت، تہمت وغیرہ ان سے مکمل طور پر اجتناب کریں۔

عمل یہ ہے: یالومالیلُ، یا شرفیالیلُ ، یاسرا کیطاٹیلُ بحق یا عزیزُ و سخرلی قلوب جمیع الناس.

ایک وقت مقرر کرکے مکمل تنہائی میں ۲۷۰ مرتبہ پڑھنا چاہئے۔ اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ زبردست کامیابی ملے گی، دنیا مسخر ہوگی اور جس سے جو بھی کہیں گے انشاء اللہ وہ مانے گا۔

قضاءِ حاجت کے لئے

کوئی بھی حاجت ہو یہ عمل کامیابی سے ہمکنار کرتا ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد یہ عزیمت روزانہ ایک ہزار مرتبہ پڑھیں، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، انشاء اللہ ایک ہی ہفتے میں حاجت پوری ہوگی اور تمام مشکلات سے نجات ملیگی۔

شب سنیچر ——— یا قاضیُ الحاجات

شب اتوار ——— یا مفتحَ الابواب

شب پیر ——— یا مسبب الاسباب

شب منگل ——— یا حیُ یا قیوم برحمتك استغیث

شب بدھ ——— یابدیع السمٰوٰت والارض

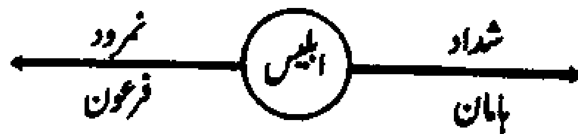
شب جمعرات ——— یاذالجلال والاکرام

شب جمعہ ——— لآ اِلٰہ الا انت سبحانك انی کنت من الظٰلمین.

نحوست دور کرنے کے لئے

اگر کوئی شخص نحوست کا شکار ہو اور ہر وقت اس پر سستی اور کاہلی سوار رہتی ہو تو اس کو چاہئے کہ روزانہ اس طلسم کو اپنے بدن پر مل کر جلادے اور اس عمل کو لگاتار تیرہ دن تک کرے۔ انشاء اللہ نحوست سے نجات ملے گی۔

طلسم یہ ہے۔



جگہ خالی کرانے کا عمل

آدھی رات گذرنے کے بعد باوضو مصلے پر بیٹھ کر انیس مرتبہ سورۂ تبت یدا پڑھ کر آنکھیں بند کرے، قابض کا تصور کرے، سجدے میں چلا جائے اور جگہ خالی کردینے کی دعا کرے۔ اس عمل کو لگاتار تیرہ راتوں تک کرے۔ انشاء اللہ جگہ خالی ہوجائے گی۔

اس عمل کے اول وآخر میں درود شریف نہیں پڑھنی چاہئے۔

☆☆☆

اسلام الف سے یے تک

حائے حطی (ح)

قسط نمبر:۲۶

مختار بدری

حمیم

کسی شخص کا ایسا دوست جو اس کو پٹتے دیکھ کر جوش میں آئے اور اسے بچانے کے لئے دوڑے۔

وَاَنْذِرْهُمْ یَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَی الْحَنَاجِرِ کٰظِمِیْنَ مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ حَمِیْمٍ وَّلَا شَفِیْعٍ یُّطَاعُ۝

ان کو قریب آنے والے دن سے ڈراؤ جب کہ دل غم سے بھر کر گلے تک آ رہے ہوں گے اور ظالموں کا کوئی دوست نہیں ہوگا اور نہ کوئی سفارشی جس کی بات قبول کی جائے۔(۱۸:۴۰)

حنا: مہندی کی پتی جس سے ہاتھ اور پیروں پر گل بوٹے بنائے جاتے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی داڑھی پر لگایا اور لوگوں سے بھی اس کی سفارش کی۔

حنبلی: سنی مسلمانوں کی ایک جماعت جو امام احمد بن حنبلؒ کی پیروی کرتی ہے۔

حنفی: سنی مسلمانوں کی ایک جماعت جو امام ابوحنیفہؒ کی فقہ پر عمل کرتی ہے۔

حنیف

ہر طرف سے منہ پھیر کر ایک خاص راستہ پر جو شخص چل پڑے اسے حنیف کہتے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ کا دین ماننے والا، دین میں سچا، جو باطل سے حق کی طرف مائل ہو۔

مَا کَانَ اِبْرٰهِیْمُ یَهُوْدِیًّا وَّلَا نَصْرَانِیًّا وَّلٰکِنْ کَانَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۝

ابراہیم نہ تو یہودی تھے اور نہ عیسائی بلکہ سب سے بے تعلق ہو کر ایک (خدا) کے ہو رہے تھے اور اسی کی فرمانبرداری کرتے تھے اور مشرکوں میں نہ تھے۔(۶۷:۳)

حنین: مکہ اور طائف کے درمیان ایک مقام جہاں شوال ۸ھ ہجری میں قبیلہ ہوازن سے خوں ریز جنگ ہوئی۔ ابتدا میں مسلمانوں کو اپنی کثرت پر غرور تھا اس لئے ان کے پیر اکھڑ گئے، مگر بعد میں انہیں فتح حاصل ہوئی۔

حوا: دنیا کی پہلی عورت حضرت حوا علیہ السلام۔

حواری

مخلص ساتھی، برگزیدہ، سفید پوش، قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ان بارہ ساتھیوں کو حواری کہا گیا ہے جنہوں نے سب سے پہلے ان کی دعوت پر لبیک کہا تھا۔ اس سلسلے میں کہ انہیں حواری کیوں کہا گیا، مختلف اقوال ہیں۔

(۱) ان کے دل کو آلودگی کفر میں ملوث نہیں تھے اور داغ ہائے نفاق سے پاک تھے (۲) یہ لوگوں کے دلوں کو اپنی تبلیغ سے پاک کرتے تھے (۳) یہ لوگ امراء و اشراف تھے، سفید لباس زیب تن کرتے تھے (۴) یہ لوگ دھوبی تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا۔ ”کپڑے کیا دھوتے ہو، میرے پاس آؤ میں تمہیں دل دھونا سکھاؤں گا۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ کَمَا قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ لِلْحَوَارِیّٖنَ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَی اللّٰهِ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ وَکَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ط

اے ایمان والو! تم اللہ کی دین کے مددگار ہو جاؤ جیسا کہ عیسیٰؑ ابن مریم نے حواریوں سے کہا کہ اللہ کے واسطے میرا کون مددگار ہوتا ہے، وہ حواری کہنے لگے کہ ہم اللہ کے دین کے مددگار ہیں۔ پس بنی اسرائیل میں سے کچھ لوگ ایمان لائے اور کچھ منکر رہے۔(۶۱:۴۱)

حواس خمسہ: حواس خمسہ انسان کے اندر ودیعت کی

گئی، وہ پانچ قوتیں ہیں جن کی مدد سے انسان کسی چیز کو محسوس کرتا ہے۔ وہ قوتیں یہ ہیں، قوتِ ذائقہ، قوتِ باصرہ، قوتِ سامعہ، قوتِ شامہ اور قوت لامسہ۔ باطنی حواس خمسہ یہ ہیں: حس مشترک، خیال، متفرقہ واہمہ اور حافظہ۔

حوالہ

اپنی ذمہ داری کو کسی دوسرے پر ڈالنے کا نام حوالہ ہے۔ شریعت اسلامیہ میں سے اپنے قرض کی ذمہ داری کو دوسروں کی طرف منتقل کرنے کو حوالہ کہتے ہیں۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی اپنے قرض کی ذمہ داری کسی آسودہ حال فرد کے سر ڈالے تو اس کو یہ ذمہ داری قبول کرنی چاہئے۔
(ابوداؤد)

حوت: مچھلی، ایک برج آسمانی کا نام، صاحب الحوت سے حضرت یونس علیہ السلام مراد ہیں۔

حور

جنت کی عورت، واحد، حوراء، حوراء اس حسینہ کو کہتے ہیں جس کی آنکھ کی پتلیاں اور بال بالکل سیاہ ہوں۔

حُوْرٌ مَقْصُوْرَاتٌ فِي الْخِيَامِ. جنت کی حوریں جو گوری رنگت کی ہوں گی خیموں میں محفوظ ہوں گی۔ (۵۵:۷۲) اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَنَعِيْمٍ ○ فٰكِهِيْنَ بِمَا اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ وَوَقٰهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ○ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ○ بے شک متقی جنتوں میں اور نعمتوں میں ہیں، میوے کھاتے ہوئے جو انہیں ان کے رب نے دیئے اور ان کو ان کے رب نے دوزخ کی آگ سے بچالیا، کھاؤ پیو ان کاموں کے بدلے جو تم کرتے تھے، تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے جو قطار باندھ کر برابر بچھے ہوئے ہیں اور ہم نے تمہاری زوجیت میں دیں، ان حوروں کو جو بڑی بڑی آنکھوں والیاں ہیں۔ (۵۲:۱۷،۲۰)

حوض کوثر

بہشت کی ایک نہر کا نام، جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا،

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ○ بے شک ہم نے آپ کو کوثر عطا کی ہے۔ ابوالبشر نے سعید بن جبیر سے اور انہوں نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ کوثر کے معنی وہ خیر کثیر ہے جو اللہ جل شانہ نے خاص طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشی ہے۔ ابوالبشر کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر سے کہا کہ لوگوں کا گمان تو یہ ہے کہ کوثر نام ہے جنت کی ایک نہر کا، تو سعید نے جواب دیا۔ وہ جنت کی نہر بھی اسی خیر کثیر میں شامل ہے۔ (بخاری)

حیا

شرم، لاج، خجالت، حیا ایک ایسی صفت ہے جس کے باعث انسان بڑی بڑی برائیوں سے بچ جاتا ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حیا اور ایمان ساتھ ساتھ ہیں۔ جب ایک اٹھ جاتا ہے تو دوسرا بھی اٹھ جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے حیائی ہر شئے کو بدنما بنادیتی ہے، حیا ہر چیز کو آراستہ کرتی ہے۔
(ترمذی)

جب آدمی میں حیا باقی نہ ہو تو وہ اپنی خواہشات کی پیروی کرنے لگتا ہے اور اچھے کاموں سے دور ہوجاتا ہے۔ بزرگان دین نے حیا کے تین درجے لکھے ہیں۔

(۱) پابندی سے نیک کام کرنا اور برائیوں سے گریز کرنا (۲) خواہشات پر قابو رکھنا اور موت کو یاد کرکے برے کاموں سے بچنا (۳) خود انسان کا تنہائی میں اپنے آپ سے حیا کرنا اور ہر حالت میں خدا کو حاضر وناظر جان کر جملہ گناہوں سے اجتناب کرنا۔

حیات

زندگی، حیوۃ الدنیا، دنیا کی زندگی۔ قرآن مجید میں آیا ہے وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ○

اور دنیا کی زندگی تو دھوکہ کا سامان ہے۔ (۳:۱۸۵)

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○

اور دنیا کی زندگی تو ایک کھیل اور مشغلہ ہے اور بہت اچھا گھر تو آخرت کا گھر ہے (یعنی) ان کے لئے جو خوف (خدا) کرتے ہیں، کیا تم

سمجھتے نہیں؟ (۳۲:۶)

فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ.

دنیا کی زندگی کے فائدے تو آخرت کے مقابلے میں کم ہیں۔

(۳۸:۹)

حیات بعد الممات، یعنی مرنے کے بعد جی اٹھنا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حیات بعد الممات کے متعلق اللہ جل شانہ سے سوال کیا کہ وہ کس طرح ایسا کرے گا۔ اللہ نے فرمایا کیا تم اس مسئلہ پر یقین اور ایمان نہیں رکھتے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا۔ بلاشبہ میں اس پر ایمان رکھتا ہوں، بس علم الیقین کے ساتھ عین الیقین اور حق الیقین کا خواستگار ہوں، میری خواہش تو یہ ہے کہ حیات بعد الممات کا مشاہدہ کروں۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ۝

اور جب ابراہیمؑ نے کہا اے پروردگار مجھے دکھا کہ تو مردوں کو کیوں کر زندہ کرے گا، خدا نے فرمایا کیا تم نے باور نہیں کیا، تو انہوں نے کہا کہ کیوں نہیں، لیکن اس لئے (دیکھنا چاہتا ہوں) کہ میرا دل اطمینان کامل حاصل کرے، خدا نے فرمایا کہ چار جانور پکڑوا کے اپنے پاس منگالو (اور ٹکڑے ٹکڑے کرادو) پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا ہر ایک پہاڑ پر رکھوا دو پھر ان کو بلاؤ وہ تمہارے پاس دوڑتے چلے آئیں گے اور جان رکھو کہ خدا غالب اور حکمت والا ہے۔ (۲۶:۲)

حیض

حیض اس خون کو کہتے ہیں جو عورت کو ہر مہینہ تین دن سے لے کر دس دن تک آتا ہے۔ اذیٰ کے معنی گندگی اور بیماری کے ہیں۔

حیض صرف گندگی ہی نہیں بلکہ اس حالت میں عورت تندرست بھی نہیں رہتی۔ حیض کی حالت میں مرد عورت کے ساتھ بیٹھ کر کھا پی تو سکتا ہے مگر اس سے جماع نہیں کرسکتا۔ حیض ونفاس کی حالت میں نماز، روزہ اور تلاوت قرآن وغیرہ منع ہیں، البتہ ذکر اور دعائیں پڑھی جاسکتی ہیں۔ حیض کی حالت میں جو نمازیں چھوٹ جائیں ان کی قضا نہیں ہے وہ معاف ہوجاتی ہیں، مگر پاک ہونے کے بعد روزہ کی قضا ضروری ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ (حیض) ایک چیز ہے جو اللہ نے آدم کی بیٹیوں پر لکھدی ہے۔ (بخاری)

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ

اور تم سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں کہہ دو کہ وہ تو نجاست ہے، سو ایام حیض میں عورتوں سے کنارہ کش رہو اور جب تک پاک نہ ہوجائیں ان سے مقاربت نہ کرو، ہاں جب پاک ہوجائیں تو جس طریق سے خدا نے تمہیں ارشاد فرمایا ہے ان کے پاس جاؤ۔

(۲۲۲:۲)

حیض کی حالت میں ذکر اور دعا کی جاسکتی ہے، درود شریف بھی پڑھا جاسکتا ہے۔ قرآن میں جو دعائیں ہیں دعا کے ارادے سے ان کو بھی وہ پڑھ سکتی ہیں۔ حیض کی مدت میں سرخ، زرد، سبز یا میلا جس رنگ کا بھی خون آئے وہ سب حیض کا خون سمجھا جائے گا۔

قسط نمبر: ۲۹

واقعات القرآن

حسن الہاشمی

اصحاب سبت

حضرت موسیٰ علیہ السلام ابن عمران نے بنی اسرائیل کو یہ تاکید کی تھی کہ وہ سات دنوں میں سے ایک دن خدا کی عبادت کے لئے مخصوص کردیں اور اس دن خرید وفروخت اور دنیا کے دیگر کاموں سے باز رہیں۔

جو دن ان کے لئے مقرر کیا گیا تھا وہ جمعہ کا دن تھا لیکن بنی اسرائیل نے اس بات کی خواہش کی کہ ان کے لئے ہفتہ کا دن عبادت کے لئے خاص کردیا جائے، ان کی خواہش پوری کردی گئی اور ان کے لئے ہفتہ کا دن عبادت کے لئے متعین کردیا گیا، چنانچہ ہفتے کا دن بنی اسرائیل کا اجتماع منعقد ہوتا۔ اس دن قوم کے سبھی لوگ دنیاوی کاموں سے الگ تھلگ ہوکر مکمل یکسوئی کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وعظ سنتے اور خدا کی عبادت میں مشغول رہتے تھے۔

اسی طرح کئی سال گزر گئے اور بنی اسرائیل ہفتے کے دن اللہ کی عبادت کرتے رہے، وہ اس دن دنیاوی مشاغل سے دور رہتے تھے اور نہایت خشوع خضوع کے ساتھ اپنے رب کی طرف متوجہ رہتے تھے۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات ہوگئی تو آہستہ آہستہ بنی اسرائیل کی زندگی میں تبدیلیاں شروع ہوگئیں، لیکن ہفتے کے دن کو وہ قابل احترام ہی سمجھتے رہے۔ عام طور پر جو لوگ اللہ کی عبادت سے اور اس کی فرمانبرداریوں سے دور ہوگئے تھے وہ بھی ہفتے کے دن کو قابل احترام ہی سمجھتے رہے اور کم سے کم اس دن کی حد تک وہ اپنے پیغمبر کے مطیع رہے، جب حضرت داؤد علیہ السلام کا دور آیا تو بنی اسرائیل کا وہ گروہ جو سمندر کے کناروں پر آباد تھا اس نے ہفتے کے دن مچھلیوں کا شکار شروع کردیا اور اس نے اس دن کی عظمت کو نظر انداز کردیا۔

ہفتے کا دن یعنی جس دن بنی اسرائیل کے لئے ان کی شریعت کے مطابق مچھلیوں کا شکار کرنا حرام تھا اس دن سمندر کے کنارے بہت سی مچھلیاں نظر آتی تھیں لیکن دوسرے دنوں میں وہ ساحل سے دور رہتی تھیں اور سمندر کی گہرائیوں میں چلی جاتی تھیں۔ یہ دیکھ کر بنی اسرائیل کے وہ لوگ جن کو دنیا کمانے کی ہوس تھی، پریشان ہوگئے اور انہوں نے باہمی مشورے سے آپس میں یہ طے کرلیا کہ ہم ان مچھلیوں کو سبق سکھائیں گے جو ہفتے کے دن ہی ساحل پر آتی ہیں اور باقی دنوں میں غائب ہوجاتی ہیں، چنانچہ انہوں نے مچھلیاں پکڑنے کی ایک تدبیر نکالی کہ ان مچھلیوں کو ہفتے کے دن کسی جال میں سمیٹ لیا جائے اور اگلے دن انہیں پکڑ لیا جائے اور انہوں نے اس تدبیر پر عمل شروع کردیا۔ یہ ایک طرح کا حیلہ تھا جو ہرگز ہرگز جائز نہیں تھا کیوں کہ جب مچھلیاں جال میں سمٹ گئیں تو ایک طرح سے ان کا شکار ہفتے ہی کے دن ہوگیا۔ بنی اسرائیل کے بعض افراد نے جن پر تقویٰ اور پرہیزگاری غالب تھی اس حیلے کی مخالفت کی اور ان کو سمجھایا کہ اس تدبیر کو بروئے کار لاکر جو تم مچھلیوں کا شکار کررہے ہو یہ جائز نہیں ہے، یہ خدا اور اس کے پیغمبر کی اطاعت کی خلاف ورزی ہے تم لوگوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرنا چاہئے اور ان قوموں کا انجام یاد رکھنا چاہئے جو اللہ کے عذاب کا شکار ہوکر برباد ہوگئیں، لیکن بنی اسرائیل کے سرکش لوگوں نے ان نصیحتوں کا کوئی اثر قبول نہیں کیا۔ ایک طویل عرصہ تک یہ سلسلہ چلتا رہا، نیک لوگ وعظ ونصیحت کرتے رہے اور بدطینت لوگ ان نصیحتوں کو یکسر نظر انداز کرتے رہے اور اپنی من مانیوں میں مبتلا رہے۔ یہاں تک کہ نیک لوگوں کی ایک جماعت یہ کہنے پر مجبور ہوگئی کہ ان نافرمان لوگوں کو نصیحت کرنا بے سود ہے، یہ شاید ایک دن اللہ کے عذاب کا شکار ہوکر رہیں گے اور ان کے ساتھ ساتھ ہم بھی مارے جائیں گے، کیوں کہ جب اللہ کا عذاب آتا ہے تو گیہوں کے ساتھ ساتھ گھن بھی پس جاتا ہے، لیکن کچھ لوگوں کا کہنا یہ تھا کہ ہم جانتے ہیں کہ انہیں نیک کاموں کی توفیق نصیب نہیں ہوسکتی، کیوں کہ ان کے دل سیاہ ہوچکے ہیں اور ان میں نیکیوں کی صلاحیت ہی باقی نہیں رہی ہے۔ ہماری نصیحت ان پر ہرگز ہرگز اثر انداز نہیں ہوسکتی، لیکن ہم انہیں آخری وقت تک نصیحت کرتے رہیں گے تاکہ ہم اللہ کے روبرو جاکر یہ کہہ سکیں کہ ہم نے ہر ممکن

طور پر اپنا فریضہ ادا کیا اور ان کی اصلاح ہونا نہ ہونا ان کی اپنی تقدیر کی بات تھی، اس طرح ہم ایک ذمہ داری سے بری الذمہ ہو جائیں گے اور اللہ کی گرفت سے بچ جائیں گے۔

لیکن ان دور اندیش اور خدا ترس لوگوں کی اچھی باتوں کا سرکش لوگوں پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ اور وہ اپنی عادت کے مطابق اللہ کی نافرمانی میں مصروف رہے۔ انہوں نے ہفتے کے دن کی عظمت کو تو نظر انداز کر ہی دیا تھا، آہستہ آہستہ وہ بتوں کی پرستش میں بھی مبتلا ہو گئے اور انہوں نے کھلم کھلا شرک کے راستے کو اختیار کر لیا۔

بدنصیبی کی بات یہ تھی کہ جب ہفتے کے دن ان کے جالوں میں مچھلیاں پھنس جاتیں تو وہ اتراتے تھے اور نیک لوگوں کا مذاق اڑاتے تھے کہ دیکھو ہماری تدبیر کامیاب رہی، ہم نے مچھلیوں کو اور خدا کو دھوکہ دے کر اپنا مقصد پورا کر لیا ہے، جب کہ حقیقت یہ تھی کہ وہ خود کو اپنے نفس کو دھوکہ دے رہے تھے۔

اس دنیا میں ہمیشہ ہی ہوتا ہے کہ نیک لوگوں کے حصے میں محرومی آتی ہے اور بدکردار لوگوں کی پانچوں انگلیاں تر بہ تر رہتی ہیں، لیکن اس عارضی دنیا کی خوشیاں اپنے دامن میں سمیٹ لینا اصل کامیابی نہیں ہے، جو لوگ اس دنیا کی خوشیاں عارضی طور پر اپنے دامن میں سمیٹ لینے میں کامیاب ہوتے ہیں، ہمیشہ رہنے والی زندگی میں وہ محروم ہی رہیں گے اور انہیں عذاب خدا کے سوا کچھ ہاتھ لگنے والا نہیں ہے۔ اس کے برعکس وہ لوگ جو جائز و ناجائز کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس دنیا کی بے شمار نعمتوں سے دانستہ محروم ہو جاتے ہیں اور اس دنیا کی حد تک وہ روکھی سوکھی کھا کر اپنی زندگی کے دن رات کاٹتے ہیں، وہ ہمیشہ رہنے والی زندگی میں سرخرو رہیں گے اور اللہ انہیں وہ آسائشیں عطا کرے گا جو نافرمان لوگوں کے حصے میں ہرگز ہرگز نہیں آسکتیں۔

دنیا کی تاریخ گواہ ہے کہ جن لوگوں نے اللہ کی نافرمانی کی اس کی وحدانیت کا انکار کیا اور جن کے سر ان کے بنائے ہوئے بتوں کے سامنے جھکے وہ بالآخر تباہی اور بربادی کا شکار ہوئے۔ بے شک اللہ غفور رحیم ہے وہ اپنے بندوں پر ایک دم کوئی سزا مسلط نہیں کرتا وہ ڈھیل دیتا ہے، توبہ کرنے کی مہلت عطا کرتا ہے، اپنے پیغمبروں اور اپنے نیک بندوں کی معرفت سرکش اور نافرمان لوگوں کو متنبہ کرتا ہے، لیکن جب قوم گناہوں سے اور نافرمانیوں سے باز ہی نہیں آتی پھر ان پر اپنا عذاب روانہ کرتا ہے اور جب عذاب کا فیصلہ ہو جاتا ہے پھر کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوتی، ہزاروں نافرمان قومیں اسی طرح تباہ و برباد ہو گئیں، کسی قوم کو سمندر میں غرق ہونا پڑا، کسی قوم پر آگ کے شعلے برسے، کسی پر سرخ آندھیاں آئیں، کسی پر پتھر برسائے گئے، کوئی قوم زلزلوں کی آفتوں کا شکار ہوئی اور کوئی قوم زمین میں دھنس کر رہ گئی۔ موسیٰ علیہ السلام کی اس قوم کا حشر دوسروں قوموں سے کچھ مختلف رہا۔ بالآخر ان کی شکلیں بدل گئیں، ان کو اللہ نے مسخ صورت کے عذاب میں مبتلا کر دیا، کسی کی شکل بندر کی سی ہو گئی، کسی کی شکل خنزیر جیسی ہو گئی، کوئی گدھا بن گیا اور کسی شخص کی ریچھ کی صورت میں ڈھال دیا گیا۔ یہ سب انسان ہی تھے اور انسانوں ہی کی طرح بولتے اور کھاتے پیتے تھے، لیکن ان کی صورتیں جانوروں جیسی بنادی گئیں، جو اس قوم کے لئے نہایت بدنصیبی کی بات تھی اور پھر وہی ہوا جو نافرمان قوموں کے ساتھ ہوتا رہا ہے، یہ سب ہلاک ہو گئے اور اللہ کے عذاب کا شکار ہو گئے۔

عذاب وثواب کا سلسلہ آج بھی جاری ہے جو لوگ اللہ کے فرمانبردار ہیں، اس کی وحدانیت کو مانتے ہیں، اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں وہ آج بھی سرخرو ہیں اور یہ لوگ آخرت میں بھی سرخرو رہیں گے، انہیں جنت کی ہزاروں نعمتوں کے ساتھ ساتھ اللہ کا قرب بھی میسر رہے گا جو تمام نعمتوں سے بڑی نعمت ہے اور ابھی تک اس دنیا میں ایسے لوگوں کی کوئی کمی نہیں ہے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کو یکسر نظر انداز کر دیا ہے، یہ لوگ دنیا کی عیش وعشرت میں مگن ہیں، لیکن یہ لوگ جب اس دنیا سے رخصت ہو کر میدان حشر میں اپنے کئے کا حساب وکتاب دیں گے تو اس وقت انہیں خود اندازہ ہو جائے گا کہ یہ سراسر غلطی پر تھے، یہ اپنے رب سے آنکھیں نہیں ملا سکیں گے اور عذاب کے فرشتے انہیں ایسی ایسی سزائیں دیں گے اور دوزخ کے دہکتے ہوئے انگارے ان پر اس طرح حملہ آور ہوں گے کہ بس الامان الحفیظ۔

اللہ ہم سب کو اپنی نافرمانیوں سے محفوظ رکھے اور ہمیں اس دنیا میں رہتے ہوئے اس دنیا کی فکر عطا کرے جو ہمیشہ رہنے والی ہوگی اور جس کی خوشیاں اور جس کے غم کبھی ختم ہونے والے نہیں ہوں گے۔

(باقی آئندہ)

☆☆☆☆☆☆☆

دعائے نور کبیر سے مشکلات کا حل

بے حد درود و سلام محمد ﷺ و آل محمد ﷺ پر جنہوں نے ہمیں دعا کرنے کا سلیقہ بتایا اور لاتعداد حمد و ثناء اس رب رحیم و کریم کی جو ہماری دعاؤں کو بطفیل محمد ﷺ و آل محمد ﷺ شرف اجابت بخشتا ہے، قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ. ترجمہ: پالنے والا ارشاد فرماتا ہے کہ تم مجھ سے دعا کرو میں قبولت کا شرف عطا کروں گا۔

اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤمِنِیْنَ۔ دعا مومن کا اسلحہ ہے

اس سے قبل دعائے جوشن کبیر کے مختصر اعمال آپ کی خدمت میں پیش کئے جا چکے ہیں جس سے بلاشبہ ہزاروں افراد مستفید ہو چکے ہیں، اس دفعہ آپ کے استفادہ کے لئے دعائے نور کبیر سے مختصر اعمال ضبط تحریر کئے جا رہے ہیں۔ آج جو دعا آپ کو بتائی جا رہی ہے یہ دعا ایک عام انسان سے متعلقہ تقریباً تمام مسائل کا حل رکھتی ہے، اس دعا کی فضیلت کے ضمن میں جو روایات ہم تک پہنچی ہیں ان سے اس دعا کی فضیلت اور افادیت دونوں عیاں ہیں، اس دعا کا شان نزول کچھ یوں ہے کہ ایک روز جناب رسول خدا ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ حضرت جبرائیلؑ تشریف لائے اور کہا آپ پر درود و سلام ہو یا رسول اللہ ﷺ پروردگار عالم فرماتا ہے کہ ہم نے یہ تحفہ آپ کی امت کے لئے بھیجا ہے جو کوئی بھی اس دعا کو اپنے وظائف میں شامل رکھے گا۔ (یعنی روزانہ باقاعدگی سے پڑھے گا) وہ ہر بلا و آفت سے امان میں رہے گا۔ تیر و شمشیر کا وار اس پر اثر نہ کرے گا، حاسدوں اور غمازوں کی فتنہ گری سے محفوظ رہے گا بلکہ یہاں تک ہے کہ اگر کوئی شخص اس دعا کو نہ پڑھ سکتا ہو تو روزانہ اس دعا کو ہاتھوں پر بلند کر کے کہے پروردگار اس دعا کی برکت سے میری دعا بر لا اور بہت جلد اس کی دعا بر آئیگی یعنی قبول ہوگی، یعنی اگر سفر کے وقت پڑھے گا یا اپنے پاس رکھے تو بخیر و عافیت واپس آئے گا یہ دعا مردے کے ہاتھ میں دے دی جائے تو دفن کے بعد حساب و کتاب اور عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔ اور اس دعا کی برکت سے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور اس کا قاری چشم خلائق میں عزیز ہوگا۔ (جسے عاملین تسخیر خلائق بھی کہتے ہیں) اور ہمارے مشاہدے کے مطابق رزق روزی کشادہ ہوگی، فتح و کامرانی، حل مشکلات، بچیوں کی بخت کشائی، حفظ و امان، علم میں اضافہ، دشمنوں سے تحفظ، قطع بندش رزق و مال، عزت و تکریم، حب، برے اعمال سے چھٹکارا، حکمت و دانائی، شفاءِ امراض، امداد ربی، اولاد و بلندیٔ درجات، موافقت زوجین الغرض انسانی ضرورت کی وہ کیا چیز ہے جو اس دعا میں نہیں، اس دعا کو اگر لکھنا بھی چاہو تو ممکن نہیں، اگر آپ اس دعا کو باترجمہ پڑھیں تو شاید آپ کو کچھ اندازہ ہو سکے۔ آیئے آپ کو اس کے مختصر اعمال بتاتے ہیں جس سے مومنین مستفید ہونگے۔ انسانی زندگی میں چند اعمال ایک مسائل ایسے ہیں جو ہر تقریباً دوسرے تیسرے شخص سے وابستہ ہیں اس میں ایسی تمام مشکلات کا جامع حل موجود ہے مثلاً رزق میں ترقی و کشائش کے لئے آپ۔ اَللّٰهُمَّ يَارَزْقُ تَرَزَّقْتَ بَالرِّزْقِ وَالرِّزْقُ فِي رِزْقِ رِزْقِكَ يَارَزَّاقُ. یہ پڑھنا یا نقش بنا کر پاس رکھنا انتہائی مفید ہے اسی طرح دوسری حاجت کے لئے درج ذیل اعمال استعمال کریں۔

ہر قسم کی بندش کھولنے اور فتوحات کے لئے

اس عبارت کا نقش شرف قمر، شرف شمس اور قمر و زحل کی سعد نظرات میں لکھیں۔

اَللّٰهُمَّ يَا فِتَّاحُ تَفَتَّحْتَ بَالْفَتْحِ وَالْفَتْحُ فِي فَتْحِ فَتْحِكَ يَافَتَّاحُ.

تمام مصیبتوں سے امان اور صحت کے لئے شرف واوج قمر یا مشتری قمر کی نظرات میں لکھیں۔

اَللّٰهُمَّ يَاسَلَامُ تَسَلَّمْتَ بِالسَّلَامِ وَالسَّلَامُ فِي سَلَامِ سَلَامِكَ يَاسَلَامُ.

ہر قسم کے عیب اور نقصانات سے بچاؤ کے لئے شرف واوج مریخ

میں لکھیں۔

اَللّٰهُمَّ یَا قُدُّوْسُ یَا تَقَدَّسْتَ بِالْقُدْسِ وَالْقُدْسُ فِیْ قُدْسِ قُدْسِكَ یَا قُدُّوْسُ.

ہر کام میں امداد ربانی اور کامیابی اور کامرانی کے لئے شرف واوج شمس یا شمس کی سعد نظرات میں لکھیں۔

اَللّٰهُمَّ یَانَصِیْرُ تَنَصَّرْتَ بِالنُّصْرَةِ وَالنُّصْرَةُ فِیْ نُصْرَةِ نُصْرَتِكَ یَا نَصِیْرُ.

بچیوں کی بخت کشائی کے لئے شرف واوج زہرہ یا زہرہ کی سعد نظرات میں بنائیں۔

اَللّٰهُمَّ یَاجَمِیْلُ تَجَمَّلْتَ بِالْجَمَالِ وَالْجَمَالُ فِیْ جَمَالِ جَمَالِكَ یَاجَمِیْلُ.

مزاج کی تلخی اور طبیعت میں ٹھہراؤ اور بردباری کے لئے شرف واوج یا سعد نظرات عطارد میں لکھیں۔

اَللّٰهُمَّ یَاحَلِیْمُ تَحَلَّمْتَ بِالْحِلْمِ وَالْحِلْمُ فِیْ حِلْمِ حِلْمِكَ یَاحَلِیْمُ.

دشمن سے تحفظ اور تباہی کے لئے یہ ورد کریں یا نقش لکھیں مگر اس اسم کا استعمال ناجائز ہرگز ہرگز نہ کریں وگرنہ اپنے عمل کے خود ذمہ دار ہونگے۔ رجعت بھی ہو سکتی ہے یہ نقش شرف مریخ یا ہبوط قمر میں لکھیں۔

اَللّٰهُمَّ یَاقَهَّارُ تَقَهَّرْتَ بِالْقَهْرِ وَالْقَهْرُ فِیْ قَهْرِ قَهْرِكَ یَاقَهَّارُ.

روحانی ودینی مدارج میں ترقی وسرفرازی کے لئے اور کالے علم کی کاٹ شرف واوج قمر یا مشتری میں لکھیں۔

اَللّٰهُمَّ یَانُوْرَ النُّوْرِ تَنَوَّرْ تَنَوَّرْتَ بِالنُّوْرِ وَالنُّوْرُ فِیْ نُوْرِكَ یَانُوْرُ.

تسخیر خلائق اور عوام وخواص میں مقبولیت کے لئے یا وہ حضرات جو کسی بھی حوالہ سے پبلک ڈیلنگ سے متعلق ہیں مثلاً سلز مین وکلاء انشورنس ایجنٹ، ٹریڈرز، روحانی علوم رکھنے والے، بیوروکریٹس، سیاسی وسماجی خدمات انجام دینے والے وغیرہ وغیرہ ان تمام حضرات کے لئے یہ ورد انتہائی سودمند ثابت ہوگا، اس کا نقش شرف واوج زہرہ، مشتری اور قمر میں لکھنا بہتر ہوگا۔

مصائب سے نجات اور جان ومال کے حفظ وامان کے لئے کسی بھی سعد ستارے کے اوج وشرف ونظرات میں لکھا جا سکتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ یَاحَفِیْظُ تَحَفَّظْتَ بِالْحِفْظِ وَالْحِفْظُ فِیْ حِفْظِ حِفْظِكَ یَاحَفِیْظُ.

علم وذہانت میں ترقی اور تعلیمی رکاوٹوں کو دور کرنے کے لئے اس ورد کا نقش شرف واوج عطارد یا عطارد وقمر سعد نظرات میں لکھیں۔

آیئے اب آپ کو طریقہ استعمال بتاتا ہوں سب سے پہلے اپنے مقصد کے مطابق ورد کا انتخاب کریں، اس کے بعد اس ورد کے اعداد ابجد قمری سے نکال کر ایک عدد نقش مربع آتشی چال سے پر کریں، نقش اس لئے بنوایا جاتا ہے تاکہ آپ جب ورد کریں تو وہ انتاہی ذود اثر ہو آج کے اس تیز رفتار ترین دور میں جب کسی کو ورد بتایا جاتا ہے تو اس کا سب سے پہلا سوال یہ ہوتا ہے کہ پڑھنے کے لئے بیٹھنا کتنی دیر پڑیگا؟ جب آپ نقش بنالیں گے تو آپ کو کم از کم تعداد پڑھنی پڑے گی۔ وہ احباب جو نقش نہ بنانا چاہیں وہ ورد کے اعداد کے مطابق پڑھیں اور اگر اعداد بہت زیادہ ہوں تو جس اسم سے منسوب ہے اس اسم کے اعداد کے برابر ورد کریں اور اگر یہ اعداد بھی زیادہ ہوں تو ان اعداد کو مدخل وسط میں تبدیل کرلیں۔ مثلاً ہم رزق کے لئے اَللّٰهُمَّ یَارَزَّاقُ سے منسوبہ ورد کا انتخاب کرتے ہیں جس کے کل اعداد ۳۲۵۹ر نکلے اب اس میں سے ۳۰ر عدد قانون کے نفی کئے تو ۳۲۲۹ر بچے اس کو چار پر تقسیم کیا تو ۲۵۔۸۰۷ بچے یعنی ۸۰۷ نقش پر کیا جائے گا اور کسر خانہ نمبر ۱۳ر میں دیں گے۔ وہ احباب جو نقش بنا کر ورد کریں گے ان کے لئے ورد کی تعداد ۹+۵+۲+۳=۱۹ ہے جو کہ آپ صبح شام اول وآخر ۱۹۔۱۹ مرتبہ درود پاک کے ساتھ پڑھیں گے وہ احباب جو بغیر نقش کے پڑھنا چاہیں وہ مدخل وسط کرلیں یعنی کل اعداد کے دائیں طرف کے دو ہندسوں کو آپس میں جمع کرلیں۔ مثلاً ۳۲/۵۹ = ۹+۵ = ۱۴ = ۴+۱ = ۵ آپ ۳۲۵۹ کی بجائے ۳۲۵ر مرتبہ ورد کرلیں نقش لکھتے وقت متعلقہ ستاروں کی نظرات۔ اوقات اور صدقات وبخورات کا خاص خیال رکھیں جس ستارے سے کام لیں اس سے منسوبہ دن سے عمل شروع کریں مگر قمر در عقرب نہ ہو اور نہ ہی چاند ناقص النور ہو، روز اول ۲ر رکعت نماز حاجات ہدیہ چہاردہ معصومینؑ اور نیاز دلوا کر عمل شروع کریں اگر کسی بات کی سمجھ نہ آئے یا نقش بنانے میں مشکل محسوس کریں تو فون پر پوچھ سکتے ہیں۔

۷۸۶

۸۱۴	۸۱۷	۸۲۱	۸۰۷
۸۲۰	۸۰۸	۸۱۳	۸۱۸
۸۰۹	۸۲۳	۸۱۵	۸۱۲
۸۱۶	۸۱۱	۸۱۰	۸۲۲

علامہ حکیم پیر غلام سرور شباب

ہماری نئی شائع ہونے والی کتاب

کلید رموز مخفی کا ایک باب

آج کی نشست میں ہم چند اعمال اپنی طبع شدہ کتاب ''کلید رموز مخفی'' سے دے رہے ہیں۔ ان اعمال سے کماحقہ مستفیض ہونے کے لئے مذکورہ بالا کتاب کا مطالعہ کریں۔ کیوں کہ اعمال کی تمام تر شرائط اگر یہ رسالہ میں تفصیلاً تحریر کی جائیں تو کافی صفحات درکار ہوں گے۔ میں تمام تر قواعد وضوابط تفصیلاً تحریر کردیے ہیں۔ اس کتاب کے چودہ باب ہیں اور ہر باب نایاب اعمال کا خزانہ ہے۔

ارسال ہاتف

اگر آپ کسی انسان پر ہاتف بھیجنا چاہیں تاکہ وہ ظاہر کے عجائبات اور قضا کرے تمہاری حاجت اور اس انسان کو عاجز اور ذلیل کرکے تمہارے پاس حاضر کرے۔ تو اس مقصد کے حصول کے لئے روزہ رکھیں اس حال میں کہ لباس جگہ پاک وصاف ہو۔ اب نماز عشاء کے بعد خلوت میں داخل ہوکر وہاں دو رکعت نماز نفل ادا کریں کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ سورہ الھمزہ اور دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ فیل تلاوت کریں۔ نفل نماز کے بعد ان اسماء کو ایک ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ تلاوت کریں۔

اسماء شریف یہ ہیں۔ تُکُوْش. کَمْلَمُوْشٍ. کَمْلَمُوْشٍ. اَھِیْشٍ اَلْفَشٍ. جب ایک سو (۱۰۰) مرتبہ اسماء کو پڑھ چکیں تو پھر سات مرتبہ یہ توکیل تلاوت کریں۔

تَوَکَّلُوْا یَا خُدَّامُ ھٰذِہِ الْاَسْمَاءِ وَادْخُلُوْ اَعَلٰی (اس فرد کا نام مع والدہ) لِیْ صِفَتِیْ وَھَیْبَتِیْ وَعَرِّفُوْہُ بِاِسْمِیْ وَکُنْیَتِیْ وَمَحَلِّیْ وَاضْرِبُوْہُ وَاَعْجِزُوْہُ وَاَقْلِقُوْہُ حَتّٰی اِنَّہٗ یُصْبِحُ وَیَقْضِیْ حَاجَتِیْ خَاضِعًا ذَلِیْلًا.

اسی طرح ہر سو کے بعد سات مرتبہ یہ توکیل کو پڑھتے ہوئے ایک ہزار کی تعداد کو پورا کریں۔ عمل پڑھتے وقت ان اشیاء کا بخور روشن کریں۔ کیوں کہ ہاتف ان کی خوشبو کو پسند کرتا ہے۔ مثلاً لوبان، جاوی، کزبرہ، سندروس وغیرہ۔ اگر آپ کا تصور کامل اور پختہ ہوا تو صبح ہوتے ہی وہ فرد تمہارے پاس عاجز اور ذلیل ہوکر حاضر ہوجائے گا۔ اگر تصور بھٹکتا رہے تو پھر دوبارہ پختہ تصور سے عمل کو حسب سابق اگلی رات بجالا۔ سات راتوں میں عمل بجالانے سے دلی مراد پوری ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کیونکہ ان اسماء کے خدام زبردست طاقت ور ہیں۔ مطلوبہ فرد کو آپ کے لئے مرعوب کرکے زبردستی مارپیٹ کر حاضر کردیں گے۔ اور وہ فرد عاجز ہوکر تمہاری حاجت پوری کرے گا۔ اس عمل کا اصراف سورہ کافرون ہے۔

کسی ظالم جابر پر ہاتف بھیجنا

جب کسی جابر ظالم پر ہاتف بھیجنے کا ارادہ کریں تو جمعہ کو روزہ رکھیں۔ اور افطار کریں انگور، کشمش، انجیر وغیرہ سے اور ایسی چیز سے افطار کریں جو ذی روح سے نکلی ہو۔ مثلاً گوشت انڈہ، مچھلی وغیرہ پھر بعد از نماز عشاء پاک وصاف خلوت کی جگہ میں پاکیزہ ومعطر سفید لباس زیب تن کرکے دو رکعت نماز نفل ادا کریں کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ کافروں اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص تلاوت کریں۔ بعد نماز نفل ایک ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ مندرجہ ذیل اسماء کی تلاوت کریں۔

اسماء شریفہ یہ ہیں۔ یَا سَطِیْعُ النُّوْرِ اَنْتَ الَّذِیْ وَضَعْتَ الْمَذِلَّۃَ فِیْ قُلُوْبِ الْجَبَابِرَۃِ یَا سَطِیْعُ مگر ہر سو مرتبہ کے بعد سات مرتبہ یہ توکیل تلاوت کریں۔ تَوَکَّلُوْا یَا خُدَّامُ ھٰذِہِ الْاَسْمَاءِ الشَّرِیْفَۃِ وَادْخُلُوْ اَعَلٰی (نام فرد مع والدہ) لِیْ صِفَتِیْ وَھَیْبَتِیْ وَعَرِّفُوْہُ بِاِسْمِیْ وَخُلْقِیْ وَضْرِبُوْہُ وَاَعْجِزُوْہُ وَاَقْلِقُوْہُ حَتّٰی اِنَّہٗ یُصْبِحُ وَیَقْضِیْ حَاجَتِیْ خَاضِعًا ذَلِیْلًا.

جب تم ایسا کرو گے تو خدام اس اسم شریف کے اُس فرد پر مسلط ہو جائیں گے۔ اور اُس سے کہیں گے کہ ہمیں قسم ہے حق کی جس نے بھیجا ہے، ہم تو تیری طرف اگر نہ پوری کرے گا تو حاجت (فلاں بن فلاں) کی تو لوٹیں ہم تیری طرف اور غائب کریں گے ہم تجھ کو اس دنیا سے۔ پس تحقیق وہ صبح ہوتے ہی آئے گا تمہارے پاس عاجز و ذلیل ہوکر اور اور تمہاری حاجت پوری کرے گا۔ اس عمل کا بخور لوبان، جاوی، مصطگی ہے۔ اور اصرف سورہ الجمعہ آخری رکوع ہے۔

حاضری مرد سیاہ فام

روزانہ ایک ہزار مرتبہ مندرجہ ذیل اسماء کی تلاوت کریں۔ آٹھ رواتوں تک مسلسل مگر آٹھویں رات کو دو ہزار مرتبہ تلاوت کریں۔ آٹھوی رات کسی وقت ایک سیاہ فام آدمی چیخ مارے گا اور آپ کے سامنے حاضر ہو جائے گا۔ آپ تو ہرگز ڈر خوف نہ کھائیں۔ بلکہ کہیں کہ آپ کے ہاتھ میں جو انگوٹھی ہے۔ وہ مجھے دے دیں۔ پس وہ کچھ شرائط پر آپ کو انگوٹھی دیدے گا۔ وہ انگوٹھی خالص سونے کی منقش ہوگی۔ جب اُس مرد سیاہ فام کو حاضر کرنا چاہیں تو اس انگوٹھی کو آگ کے قریب کردیں۔ اور اسماء کی تلاوت کریں۔ پس مرد سیاہ فام چیخ مار کر حاضر ہوگا۔ اور خیر و شر کے کاموں میں مدد کرے گا۔ اسماء جو روزانہ آٹھ راتوں تک پڑھنے ہیں وہ یہ ہیں۔

"کَرْنَمُوْ شَلَخْ. جَلَنَمُوْ شَلَخْ."

عفریت کے ذریعے کوئی چیز اُچک لینا

مندرجہ ذیل عزیمت ہر نماز کے بعد پانچ سو (۵۰۰) مرتبہ تلاوت کریں اور چالیس یوم تک مسلسل ریاضت کو جاری رکھیں۔ عمل کے دوران بخور (اگر سیاہ لکڑی) اور لوبان کا روشن کریں۔ چالیسویں یا اکتالیسویں روز اس عمل کی عفاریت تمہارے سامنے حاضر ہوگی۔ پس اُس سے چیزیں اُچک لینے کے عہد لیں۔ جب ضرورت ہو سات مرتبہ عزیمت پڑھ اور اپنا مقصد عفاریت کو بتادے جو چیز چاہیں گے تمہارے لئے عفاریت وہی چیز اُچک لائے گی۔ عزیمت یہ ہے۔

يَا مَيْمُوْنُ الْاَسْوَدُ وَيَا مَيْمُوْنُ الْاَزْرَقُ اِعْمَلُوْا اَيُّهَا الْعَفَارِيْتُ يَخْطَفُ (مقصد) بِحَقِّ نَوْهُ نَمُوْهُ. نَمُوْشَلَخْ وَعِيْرُ وُ دُوْطِلْفُوْ. يَا هَوْ نِهَا وَمُسْلِمْ سَخِّرْلِىْ هٰذِهِ الْمُلُوْكَ.

کسی دشمن پر ہاتف بشکل چیتا بھیجنا

ہاتف کے اس عمل کے قوی اثرات ہیں اور خوب کام کرتا ہے جب کسی پر ہاتف ارسال کرنے کا ارادہ ہو تو سات یوم ریاضت کریں اور ریاضت کی ابتداء اتوار کے رات سے کریں۔ ہر رات دعوت کو (۷۰) مرتبہ تلاوت کریں اور ریاضت شروع کرنے سے قبل ایک نیا کپڑا سفید لے کر اور اسے چار تہوں میں کر لیں اور اس پر سورہ عادیات الگ الگ حرفوں میں لکھ کر نئی انگیٹھی اپنے پاس رکھ لیں۔ اور انگیٹھی میں انگور کی بیل کے کوئلے ہوں اس عمل کا بخور سرخ صندل انگیٹھی میں ڈال کر عمل کی ریاضت شروع کریں۔ اور اپنا ارادہ پختہ کریں۔ اس لئے کہ یہ بہت زیادہ مددگار ہے۔ ہاتف کے حاضر ہونے کی علامت یہ ہے کہ انگیٹھی گھومنے لگی گی۔ جس وقت حرکت کرے اس کے اوپر لکھے ہوئے کپڑے کو رکھ دیں۔ اور اپنے مقصد اور ارادے پر کامل یقین رکھیں۔ اور جان لیں کہ پہلی علامت ریاضت کے بعد تمہارے لئے زرد رنگ کا دھواں شتون کی شکل میں ظاہر ہوگا۔ زمین سے آسمان کی طرف اور تیرے مکان میں زلزلہ آئے گا۔ اور اس کے بعد تو نہیں دیکھے گا کبھی ایسی حرکت لیکن انگیٹھی حرکت کرے گی۔ اور وہ جواب کی جلدی کے لئے تصرف کرے گا۔ پس جو نہیں انگیٹھی میں حرکت پیدا ہو تو اپنے مقصد کا اظہار کریں۔ ہاتف مطلوب فرد پر مسلط ہو جائے گا۔ بخار کی شکل میں یا زخم پیدا کردے گا اُس کے جسم پر یا بیمار کردے گا۔ یا ہلاک کردے گا۔ مگر جیسا تمہارا ارادہ ہوگا ہاتف ویسا ہی کریگا۔ یہی اس کا تصرف ہے۔ دعوت یہ ہے۔

سَرِيْعُ. رَفِيْعُ. بِخَلْقَشِ. اِيْكَمُوْشِ. اَسْغَطِ. رَغْمِيَاخْ. اَجِبْ يَا نَمُوْرُ وَتَوَكُّلُ (بکذا) دَيْمُوْجِ. اَنْزِلُوْا اَبَامَلَائِكَةُ الْغَضَبُ عَلٰى مَنْ عَصَى اللّٰهُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ اَوْ تَهْوِىْ بِهِ الرِّيْحُ فِىْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ اَجِبْ يَا نَمُوْرُ وَتَوَكُّلُوْ (کذا)

سخت دل مطلوب کو مسخر کرنے کے لئے

جمعرات کے دن ریاضت شروع کریں روزہ کی شرط کے ساتھ جب جمعہ کی رات ہو تو عشا کی نماز کے بعد وتروں سے پہلے دو رکعتیں پڑھیں۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ البروج اور دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ الم نشرح اس شرط کے ساتھ کہ قیام

جلسے اور رکوع سجود میں مقررہ تسبیح کے بعد یاوُدُودُ بیس، بیس مرتبہ پڑھیں۔اور اس کے بعد بھنے ہوئے چنے بیس عدد لے کر ہر دانے پر ایک ہزار مرتبہ یاوُدُود پڑھیں۔اور پڑھنے کے بعد دانوں پر دم کریں اور ہر بینگڑے کے بعد سات مرتبہ یہ دعا پڑھیں۔دعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاِسْمِكَ الْوُدُوْدُ اَنْ تُسَخِّرَلِيْ قَلْبَ (فلاں بن فلاں) بِالْمُحَبَّةِ وَالْمَوَدَّةِ وَالْعَطْفِ وَالطَّاعَةِ وَالْقَبُوْلِ وَالتَّسْخِيْرِ وَالْهِدَايَةِ وَالْمُحَبَّةِ الدَّائِمَهِ الْمُحْرِقَةِ الشَّدِيْدَةِ وَاَنْ تَجْعَلْ نَاصِيَتَهٗ بِيَدِيْ وَعَلٰى مُرَادِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ.

پھر ان کو ایک کپڑے میں رکھیں اور اس پر سورہ اخلاص چالیس مرتبہ اور سورہ یٰسین سات مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔پھر اسے آگ جلنے کی جگہ کے قریب دفن کردیں مقصد پورہ ہوگا۔

ظالم دشمن کا بدن پھولانے کے لئے

چمڑے کی چھوٹی سی مشک لے کر اس کی گردن پر ظالم کا نام مع والدہ لکھیں اور باقی مشک پر یہ عبارت تحریر کریں۔عبارت یہ ہے۔

طَخُوْبَ. طَوْبَ. كَمْشِ. طَيْطَمُوْشِ. قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَا اَكْفَرَهٗ مِنْ اَيِّ شَيْئٍ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ثُمَّ اَمَاتَهٗ. پھر یہ عزیمت اکیس مرتبہ تلاوت کرکے مشک میں پھونک ماریں اور اس کا منہ کسی ڈوری سے اچھی طرح باندھ دیں۔پس ظالم دشمن کا بدن پھول جائے گا۔عزیمت یہ ہے۔

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ اَيَّتُهَا الْاَرْهَاطُ التِّسْعَةُ الْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ اَجِيْبُوْا يَاهَوْشِ. لَكَوْشِ. كَكَوْشِ. كَمَوْشِ. بِعَزِيْزِ. بَهَيْلُوْنَ. اَنَا بَرُوْ. اَنَا بِيْلَ. طُوْبَ. اَيُوَابَ. بَرْهَفَ. بِحَقِّ مُلْكِ بَاشَمْخَ. شَمَاخَ.

ترقی رزق اور خیر و برکت

ہر قسم کی دوکان مثلاً جنرل اسٹور، میڈیکل اسٹور، کلاتھ مرچینٹ، بک ڈپو، کریانہ مرچینٹ غرض کہ تمام قسم کے کاروبار جہاں لوگ مختلف چیزیں خریدا کرتے ہوں تمام کاروبار میں گاہکوں کو کشش کرنے کے لئے یہ عمل اپنی مثال آپ ہے۔جس دکان، دفتر یا فیکٹری میں یہ طلسم آویزاں ہوگا۔وہاں خریدار مکھیوں کی طرح جمع ہوتے ہیں اور سامان خوب خریدتے ہیں اس طرح کاروبار اور روزگار میں خوب برکت ہوتی ہے۔عروج ماہ میں بروز خمیس سفید کاغذ جلی قلم سے سیاہ روشنائی سے تحریر کریں اور اس پر حرف ایک ایک مرتبہ دعائے برہتیہ پڑھ کر دم کردیں اور اسے کاروبار کی جگہ پر آویزاں کریں کہ آنے والے کی نظر پڑے۔انشاء اللہ تعالیٰ گاہک خوب آئیں گے اور ترقی رزق اور خیر برکت بہت زیادہ ہوگی۔طلسم یہ ہے۔

٧٨٦.٩١٤٨دبح١١١١٩١١١٤٩١١١١٣٤٩١

و ط٨٨٩٤١١١٤٨١١طانره م مهما٤ ٤ ١ ١ ١ ١

١٨٤ الا هو واَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ اَجِيْبُوْا خُدَّامَ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ مِنْ آدَمَ وَبَنَاتِ حَوَّاءَ بِجَلْبِ الذُّبُوْنَ اِلٰى هٰذَا الدُّكَّانِ كَمْشِ. دَمْمَشِ. كَرْكُوْشِ. غَرْشُوْشِ. حَوَالَشِ. جِبْرَالِبسِ. خَفْطَمَسِ. كَنَا عُوْلَشِ. اَلْعَرْشِ. كَاخَ. هَبَاخَ. هَبُرُوْخَ. اَجِيْبُوْا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ وَعَلَيْكُمْ.

عمل کشف القبور

اس عمل کو عروج ماہ کی پہلی جمعرات کو قبرستان میں رات کو شروع کریں۔تین ہزار پچاس مرتبہ قبروں کے درمیان بروئے شمال بیٹھ کر پڑھیں۔آنکھیں بند رکھیں۔اکتالیس روز مسلسل عمل جاری رکھیں۔پرہیز جمالی وجلالی کے ساتھ اور اول آخر درود پاک گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھیں۔انشاء اللہ تعالیٰ مردوں کے ساتھ بخوبی باتیں ہوں گی۔اگر کسی صاحب مزار سے چاہیں تو اس کے مزار پر اسی طریقہ پر عمل کریں۔بات بھی ہوگی اور روحانی فیض بھی حاصل ہوگا۔عمل یہ ہے۔

"بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ."

آیت قطب اور آیت غوث کا عمل

آیت قطب یہ ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ يُخْفُوْنَ فِيْ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ

عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ
(سورہ آل عمران آیت ۱۵٤)

آیت غوثیہ یہ ہے

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا. (سورہ الفتح آیت ۲۹)

عاملین اوکاملین نے ان آیات مبارکہ کی خاصیتیں بیان فرمائی ہیں یہاں پرہم چند خاصیتوں کا ذکر کرتے ہیں۔ جوکہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ جوکوئی آیت قطب اور آیت غوث کو ہر روز چالیس مرتبہ فجر کے بعد پڑھے اور جو اللہ تعالیٰ سے مراد مانگے گا انشاء اللہ چالیس روز کے اندر اندر پوری ہوگی۔

۲۔ جس کسی کو بادشاہ یا کسی امیر حاکم آفیسر سے کوئی کام ہو۔ اور مشکل نظر آتا ہو۔ تو دو رکعت نفل پڑھ کر ان آیات کو تین بار پڑھے اور اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کرے اور منہ پر پھیر لے اور پھر اس کے پاس جائے تو انشاء اللہ مراد پوری ہوگی۔

۳۔ جس کسی کو دیو پری نے پکڑا ہو اس کے بائیں کان میں یہ دونوں آیات پڑھ کر دم کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ صحت ہوگی۔

۴۔ جس کسی کو کسی زہریلے جانور بچھو وغیرہ نے کاٹ لیا ہو تو اس کے دائیں کان میں پڑھ کر دم کریں انشاء اللہ آرام آجائے گا۔

۵۔ جس کسی کو کوئی مشکل مہم پڑ جاتا ہو تو اور دونوں آیات کو پندرہ بار پڑھ کر دم کرے تو فتح حاصل ہوگی۔

۶۔ جو کوئی دشمن کے گھر پر چار مرتبہ پڑھ کر دم کریں تو دشمن کا گھر خراب ہو جائے گا۔

۷۔ جو کوئی دشمن کو مطیع کرنا چاہے تو پندرہ مرتبہ دونوں آیات کو پڑھے اور اس کے سامنے جائے تو وہ مطیع وفرمابردار ہو جائے گا۔

۸۔ جو کوئی سات مرتبہ ان آیات مبارکہ کو پڑھے اور اپنے اوپر دم کر کے کسی مجلس میں جائے تو اہل مجلس عزت واحترام سے پیش آئیں گے۔

۹۔ جو جوئی شہد اور لونگ پر تین مرتبہ پڑھ کر دم کرے اور کھائے تو اس کا دل قوی ہوگا۔

۱۰۔ اگر کوئی ہلاکی دشمن کی نیت سے روزانہ نو مرتبہ ان آیات کو پڑھے اور نو روز تک مسلسل پڑھے تو انشاء اللہ دشمن ہلاک ہوگا۔

۱۱۔ مشکلات کے حل کے لئے چالیس یوم روزانہ چالیس مرتبہ پڑھے تو مشکلات حل ہو جائیں گی۔

۱۲۔ اگر تنگ دست ہو۔ تو ان آیات کو روزانہ دس مرتبہ دس یوم تک پڑھے انشاء اللہ اس ل ورزق میں اضافہ فرمادے گا۔

۱۳۔ اگر کسی کو سر درد ہو تو ان آیات کو سات مرتبہ پڑھ کر دم کرے انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہوگی۔

۱۴۔ اگر کسی کو بخار ہو تو ان آیات مبارکہ کو لکھ کر دھو کر پلادیں انشاء اللہ صحت ہوگی۔

۱۵۔ اگر کوئی چاہے کہ جان ومال کی حفاظت رہے تو ان آیات مبارکہ کو لکھ کر مال ودولت یا سامان تجارت پر آویزاں کردیں۔

۱۶۔ اگر کسی دشمن سے مقابلہ ہو تو پانچ مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کریں انشاء اللہ فتح ہوگی۔ اور دشمن کبھی غالب نہ آئے گا۔

۱۷۔ مہمات اور مشکلات کے لئے روزانہ تین مرتبہ پڑھیں۔ انشاء اللہ آسانیاں پیدا ہو جائیں گی۔

چور کا بدن پھولانے کا خاص عمل

چمڑے کی چھوٹی سی مشک لے کر اس کے درمیان میں آیت الکرسی الگ الگ حروف میں لکھیں اور سات انبیا کرام کے نام بھی تحریر کریں۔ جو مندرجہ ذیل ہیں۔

نوح علیه السلام. لوط علیه السلام. صالح علیه السلام. ابراهیم علیه السلام. موسیٰ علیه السلام. عیسیٰ علیه السلام. حضرت محمد صلی الله علیه وسلم.

پھر سات مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر کہیں۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰذَا النَّبِیِّ (اور اشارہ کریں اپنی انگلی سے حضرت نوح علیہ السلام کے نام کی طرف) وَبِمَا اَرْسَلْتَ بِهٖ هٰذَا النَّبِیِّ اَنْ تَنْفَخَ طَعْنَ سَارِقِ مَتَاعِ مَتَاعِ (فلاں بن فلاں) یعنی جس کا مال چوری ہوا ہے اس کا نام بمعہ والدہ لیں۔ پھر مشک میں تھوڑا سا پھونک ماریں۔

پھر آیت الکرسی پڑھیں۔ اور حسب سابق دوسرے نبی علیہ السلام کے نام کی طرف اشارہ کریں۔ یہاں تک کہ ساتوں انبیاء کرام کے نام مکمل ہو جائیں۔ اور ہر نبی کے نام کے ساتھ تھوڑا سا پھونک ماریں۔ اور مٹک بند کریں اور اسے کسی دیوار کے ساتھ رکھ دیں۔ پس چور کا پیٹ پھول جائے گا۔ اور وہ مجبور ہو کر چوری شدہ مال واپس کر دیگا۔ جب وہ مال واپس کردے تو آپ مٹک کا منہ کھول دیں۔ اللہ تعالیٰ اسے صحت مند کردے گا۔

تسخیر محبوب

"بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ یَا حَنَّانُ اَللّٰہُ الصَّمَدُ یَا مَنَّانُ وَ لَمْ یُوْلَدْ یَا کَرِیْمُ وَلَمْ یُوْلَدْ یَا رَحِیْمُ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا یَا عَزِیْزُ یَا وَدُوْدُ۔"

بعد نماز عشاء اکتالیس مرچ سیاہ لیں ہر ایک مرچ پر اکتالیس مرتبہ مندرجہ بالا عمل تلاوت کریں۔ اور دن کے وقت سوئی میں ایک ایک مرچ سیاہ پرو کر آگ پر جلائیں۔ اور مرچ جلاتے وقت یہ کہیں کہ۔

"میں فلاں بن فلاں کے دل کو اپنے عشق کی آگ میں جلاتا ہوں"

اکتالیس دن بعد محبوب سات کوٹھریوں میں بھی بند ہوگا تو عامل کے قدموں میں حاضر ہوگا۔ صرف جائز اور حلال ضرورت کے لئے کریں ورنہ نقصان ہوگا۔

کچھ مفید باتیں

☆انگور خام کا عرق آگ پر جوش کیا جائے یہاں تک کہ ایک تہائی رہ جائے پھر برابر کی شکر ڈال کر اور پکایا جائے کہ شربت قوام ہو جائے، پھر اتار کر رکھ لیا جائے۔ اس کے استعمال سے پٹھے مضبوط اور پیاس دور ہوتی ہے، تے رک جاتی ہے اور گرم بخار میں فائدہ ملتا ہے۔

☆مویز منقی حافظے کو تیز کرتا ہے۔ دبلے بدن والے پر گوشت لاتا ہے اور جگر کے تمام امراض کا نافع ہے۔

☆زیتون کے استعمال سے بواسیر دور ہوتی ہے۔ اس کا تیل لگانا بالوں اور بدن کو تقویت بخشتا ہے اور اس کا پینا زہروں کا نافع ہے۔

☆اگر کان میں درد ہو تو اس میں مولی کا عرق روغن بادام شیریں کے ہمراہ آگ پر گرم کر کے ڈالنے سے درد دور ہو جاتا ہے۔

☆آنکھ میں سوائے آشوب چشم کے اگر کوئی مرض ہو تو زرد خربوزوں کے چھلکے یا اخروٹ کے چھلکے خشک کر کے پیس کر پیشانی پر لگا لیے جائیں۔

☆گائے کا گرم گرم دوہا ہوا دودھ پینا چہرے کی زردی کو دور کرتا ہے۔

☆لہسن چھیل کر آگ پر رکھا جائے اور پھر گرم گرم داڑھ میں دبا لیا جائے تو فوراً درد دور ہو جاتا ہے۔

☆اگر زیتون کا گوند ناک یا داڑھ کے درد میں لگایا جائے تو اس سے درد دور ہو جاتا ہے۔ اس طرح نمک یا سیاہ مرچ بھی لگانا نافع ہے۔

☆اگر کیل آگ میں گرم کر کے دودھ میں بجھائی جائے اور پھر اس دودھ کو پینے سے پرانی کھانسی دور ہو جاتی ہے۔

☆مہندی کے پھول کپڑوں میں رکھے جائیں تو کپڑے کیڑا لگنے سے محفوظ رہتے ہیں۔

☆انجیر شیریں کو اخروٹ اور بادام کے ساتھ کھانا درد پشت اور عرق النساء کو مفید ہے۔

☆کوئلہ پیس کر موم اور روغن گل میں ملا کر آگ سے جلے ہوئے پر لگانا فائدہ بخش ہے۔

☆بالوں کی جڑوں کو چقندر کے عرق سے دھونے سے جوؤں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

☆مولی کھانے سے آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے، پرانی کھانسی دور ہو جاتی ہے، اگر اس کے چھلکے گھر میں ڈال دیے جائیں تو بچھو بھاگ جاتے ہیں۔

☆گیہوں کی بھوسی کو پانی میں جوش دے کر جہاں بچھو نے کاٹا ہو وہاں لگانے سے فوراً درد کو تسکین دیتا ہے۔

☆نہار منہ مولی کا عرق پینا سنگ مثانہ کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے۔

التجا

ماہنامہ طلسماتی دنیا کو گھر گھر پہنچا کر تبلیغ دین اور اصلاح معاشرہ کا فرض ادا کیجئے انشاء اللہ آپ کا شمار اللہ کے اچھے بندوں میں ہوگا۔

اس ماہ کی شخصیت

ادارہ

از سلطان پور

نام: عذرا بانو

نام والدین: انجمن آراء، شیخ فرید

تاریخ پیدائش: ۱۹ مارچ ۱۹۹۱ء

تعلیمی قابلیت: بی اے

آپ کا نام ۸ حروف پر مشتمل ہے، ان میں سے ۳ حروف نقطے والے ہیں اور پانچ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں۔ عنصر کے اعتبار سے ۳ حروف بادی، ۲ حروف آتشی، ۲ حروف خاکی اور ایک حرف آبی ہے۔ آپ کے نام میں چاروں عناصر کے حروف موجود ہیں، لیکن باعتبار تعداد بادی حروف غالب ہیں اور باعتبار اعداد آپ کے نام میں خاکی حروف کو غلبہ حاصل ہے۔

آپ کا نام دو جزوں پر مشتمل ہے، پہلا جزو خاکی حرف سے شروع ہوتا ہے اور دوسرا جزو بادی حرف سے شروع ہوتا ہے، خاکی اور بادی حروف میں کوئی مخاصمت نہیں ہے، اس لئے آپ کی زندگی نشیب و فراز سے کافی حد تک محفوظ رہے گی۔

آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۷۳۳، مرکب عدد ۱۳ اور آپ کے نام کا مفرد عدد ۴ ہے۔ ۴ کے عدد کو مادی ترقی کی علامت مانا گیا ہے، یعنی جس کا عدد ۴ ہوگا وہ اپنی زندگی میں مادی ترقی کرتا رہے گا۔

۴ عدد کے لوگوں کو خوش طبع اور پرلطف بھی گردانا گیا ہے، یعنی جن کا عدد ۴ ہوتا ہے وہ بہت باتونی ہوتے ہیں، ان کی طبیعت میں مزاح بھی ہوتا ہے اور یہ لوگ محفلوں پر چھائے رہتے ہیں، ان کی لچھے دار باتیں سامعین کو ان کا گرویدہ بنادیتی ہے۔ ۴ عدد کے لوگ اپنی گفتگو میں دلائل کا انبار لگانے کی کوشش کرتے ہیں اور سامنے والے کو خاموش کرنے کے لئے پورا زور لگادیتے ہیں، ان میں بحث ومباحثہ کی عادت ہوتی ہے اور بحث ومباحثہ کی وجہ سے یہ اپنے کئی اچھے دوستوں کو گنوادیتے ہیں۔

۴ عدد کی خواتین بھی دوسروں پر اپنے نظریات تھوپنا چاہتے ہیں اور دوسروں کو قائل کرنے کے لئے اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگاتی ہیں، ان کی ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے ان کی کئی سہیلیاں ان سے بیزار ہوجاتی ہیں اور ان سے ملنا ترک کردیتی ہیں، ایسا نہیں ہے کہ ۴ عدد کی خواتین کے نظریات غلط ہوتے ہیں یا ان کی گفتگو بے معنی ہوتی ہے، سچ تو یہ ہے کہ ان کے خیالات اور سوچ وفکر بہت مضبوط ہوتی ہے اور حق وانصاف کو برقرار رکھنے کے لئے دوسروں سے الجھتی ہیں، لیکن ان کے مزاج میں بحث کرنے کا مادّہ ہوتا ہے اور ہر مادّہ انہیں ضد اور ہٹ دھرمی میں مبتلا کردیتا ہے اور اسی وجہ سے ان کی ہم جولیاں ان سے کنارہ کشی اختیار کرلیتی ہیں۔

۴ عدد کی خواتین مروجہ قوانین سے اور مروجہ رسم ورواج سے اکثر ٹکراتی ہیں اور برملا سچ بولنے کی جرأت کا مظاہرہ کرتی ہیں اور سچ ہمیشہ کڑوا ہوتا ہے اور سچ کو بہت کم لوگ برداشت کرتے ہیں۔ ۴ عدد کی خواتین میں صبر وضبط کی صفت بھی ہوتی ہے، یہ حد سے زیادہ متحمل ہوتی ہیں، اکثر وبیشتر یہ اپنی قوت صبر وضبط کی بنا پر معاشرے میں ایک مثال بن جاتی ہیں، معمولی پریشانیوں سے یہ کبھی متاثر نہیں ہوتیں، بس ان سے ظلم اور ناانصافی برداشت نہیں ہوتی، جب یہ کسی جگہ ظلم وستم کو سر اُبھارتے ہوئے دیکھتی ہیں تو ان کا پارہ چڑھ جاتا ہے اور ان کی زبان کھل جاتی ہے۔ باقی ذاتی رنج وغم میں یہ اُف تک نہیں کرتیں۔

۴ عدد کی خواتین خوش گفتار ہوتی ہیں، محفلوں میں اپنے حسن کلام کی وجہ سے چھائی رہتی ہیں، لیکن جب کوئی کسی جگہ غلط بیانی کرتا ہے تو ان کا پیمانۂ ضبط لبریز ہوجاتا ہے اور اس وقت یہ چھلک بھی جاتا ہے۔

۴ عدد کی خواتین محنتی ہوتی ہیں اور یہ آخری حد تک قابل بھروسہ بھی ہوتی ہیں، انہیں اپنے شوہر سے بے مثال محبت ہوتی ہے اور یہ اپنے شوہر کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی دینے سے دریغ نہیں کرتیں۔ چونکہ آپ کا مفرد عدد ۴ ہے، اس لئے یہ تمام خصوصیات کم وبیش آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی، آپ حد سے زیادہ جفاکش اور حد سے زیادہ محنت کرنے والی ہیں، آپ خود بھی قابل بھروسہ ہیں اور آپ کی خاص صفت یہ ہے کہ آپ دوسروں پر بھی بھروسہ کرتی ہیں، خواہ مخواہ کی بدگمانی اور بدظنی آپ کی

فطرت سے میل نہیں کھاتی۔ آپ کی طبیعت میں فیاضی فطری طور پر موجود ہے، بلکہ آپ فضول خرچ واقع ہوئی ہیں، جہاں ۴ پیسے خرچ کرنے چاہئیں وہاں آپ بے تکلف ۸ پیسے خرچ کرکے ہی مطمئن ہوتی ہیں، آپ شوہر کے لئے تو ہر قربانی دے ہی سکتی ہیں، لیکن آپ سسرال والوں سے بھی بھرپور طریقے سے نباہ کرتی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ آپ کی سسرال والے بھی آپ کی قدر و قیمت کو پہنچانتے ہیں اور آپ سے محبت کرنے پر مجبور ہیں، لیکن آپ کو دیگر رشتے داروں سے بھلائی کا بدلہ برائی سے ملتا ہوگا، جس کی آپ پرواہ نہیں کرتیں، دراصل آپ جس ڈگر پر چلنے کی عادی ہیں اس ڈگر پر چلنے سے آپ کو کوئی روک نہیں سکتا۔ دشمنوں اور بدخواہوں کی بے جا مخالفتوں کے باوجود بھی آپ کا چال چلن معیاری ہوتا ہے اور برا چاہنے والوں کو بھی بری نظر سے نہیں دیکھتیں، بلکہ بسا اوقات آپ ان کی بدتمیزیوں کو نظر انداز کردیتی ہیں۔

آپ بے شک بے شمار خوبیوں کی مالک ہیں، آپ جرأت مند بھی ہیں اور صداقت پرستی آپ کا شیوہ ہے، لیکن اگر بحث ومباحثہ سے گریز کریں تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا اور آپ کا حلقۂ احباب بے حد وسیع ہوجائے گا، آپ کی مبارک تاریخیں: ۴، ۱۳، ۲۲ اور ۳۱ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کیا کریں، انشاء اللہ کامیابی کے امکانات روشن رہیں گے، آپ کا لکی عدد ۶ ہے، اس عدد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو ہمیشہ راس آئیں گی، آپ کی دوستی ایک اور ۸ والے مردوں اور عورتوں سے خوب جمے گی، جب کہ ۲، ۷ اور ۹ عدد والے لوگ آپ کے لئے عام سے لوگ ثابت ہوں گے، ان سے نہ آپ کو قابل ذکر نقصان ہوگا اور نہ قابل ذکر فائدہ، البتہ ۳ اور ۵ کا عدد آپ کا دشمن عدد ہے، اس لئے ان اعداد کی چیزوں اور شخصیتوں سے آپ گریز ہی کریں تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا، اگر آپ کی شادی نہیں ہوئی ہے تو آپ ایسے لڑکے سے شادی نہ کریں جس کے نام کا مفرد عدد ۳ یا ۵ ہو، کیوں کہ یہ لوگ آپ کے لئے ضرر رساں ثابت ہوں گے اور ان سے آپ کا نباہ نہ ہوسکے گا۔

زندگی نشیب وفراز پر قابو پانے کے لئے آپ کو اپنے اسم اعظم کا ورد کرنا چاہئے، آپ کا اسم اعظم "یاعزیز" ہے، عشاء کی نماز کے بعد ۹۴ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں، انشاء اللہ تمام رکاوٹوں پر عبور حاصل ہوگا اور مصائب ومسائل سے نجات ملے گی۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۱۳، ۱۴، ۲۸ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں، کیوں کہ اگر آپ ان تاریخوں [میں] کوئی اہم کام کریں گے تو ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔

آپ کا برج حوت اور ستارہ مشتری ہے۔ جمعرات کا دن آپ [کے] لئے اہمیت کا حامل ہے۔ اتوار، پیر اور منگل بھی آپ کے لئے اہم [ہیں] البتہ بدھ اور جمعہ آپ کے لئے غیر مبارک ہیں۔

پکھراج، نیلم اور پنا آپ کی راشی کے پتھر ہیں، ان پتھروں [کے] استعمال سے آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب آئے گا اور آپ کے [لئے] ترقی اور کامیابی کی راہیں کھلیں گی۔ ۴ گرام سونے کی انگوٹھی میں ان پتھروں میں سے کسی بھی پتھر کو جڑوا کر دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی میں پہنیں، پتھر کا وزن کم سے کم ۴ ماشہ ہونا چاہئے۔

جنوری، فروری، جولائی، اگست میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھیں، ان مہینوں میں اگر کوئی معمولی بیماری بھی حملہ آور ہو تو اس کے خلاف غفلت نہ برتیں۔ عمر کے کسی بھی دور میں آپ کو امراض چشم، امراض جگر، پھیپھڑوں اور آنتوں کی بیماریوں کا خدانخواستہ سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔

سفید، نیلا اور سبز رنگ آپ کے لئے مبارک ہے، اپنی زندگی میں ان رنگوں کو اہمیت دیجئے، انشاء اللہ آپ کو فائدہ پہنچے گا۔

آپ کے نام میں ۵ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے مجموعی اعداد ۲۵۸ ہیں، اگر ان اعداد میں اسم ذات الٰہی کے اعداد ۶۶ شامل کرلئے جائیں تو کل اعداد ۳۵۱ ہوجاتے ہیں، ان کا نقش مربع اس طرح بنے گا اور یہ نقش آپ کے لئے بے حد مفید ثابت ہوں گے۔

۷۸۶

۸۷	۹۰	۹۴	۸۰
۹۳	۸۱	۸۶	۹۱
۸۲	۹۶	۸۸	۸۵
۸۹	۸۴	۸۳	۹۵

آپ کے مبارک حروف د اور چ ہیں، ان حروف سے شروع ہونے والی ہر چیز اور ہر جگہ آپ کے لئے نفع بخش ثابت ہوگی۔

آپ کا مفرد عدد یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ انتھک محنت کرنے والی ہیں، آپ احتیاط کے ساتھ زندگی کا ہر قدم اٹھاتی ہیں ـــــ آپ بہت دوراندیش ہیں، آپ کے اندر صلح صفائی کا جذبہ موجود ہے، مشکلات کا

مقابلہ کرنے کی آپ کے اندر صلاحیت ہے، آپ جرأت مند بھی ہیں، صداقت پسندی آپ کی ذات کا ایک حصہ ہے، جھوٹ اور فریب سے آپ کو نفرت ہے اور ظلم وستم کے خلاف آپ اپنی زندگی میں کئی بار اقدامات کریں گی، آپ میں تنقید کرنے کی عادت ہے، دراصل آپ ہر بات کو مخالفانہ نقطۂ نظر سے دیکھتی ہیں، مروجہ قانون اور مروجہ رسم ورواج سے ٹکرانا آپ کے مزاج کا ایک حصہ ہے، آپ فضول خرچ بھی ہیں اور اس فضول خرچی کی وجہ سے آپ اکثر مقروض بھی ہو جاتی ہوں گی، انتہا پسندی بھی آپ کے مزاج کا ایک جزء ہے۔ آپ کے اندر تعمیری خوبیاں یہ ہیں۔ صبر وتحمل، اعتماد، احتیاط، حق پرستی، صداقت نوازی، بہترین سوچ، کشادہ مزاجی وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں، تعصب، جذباتیت، مشتعل ہو جانا، ضد، ہٹ دھرمی وغیرہ۔ خامیاں اور خوبیاں سبھی خواتین میں ہوتی ہیں، لیکن جن خواتین میں خوبیاں زیادہ ہوں وہ خواتین اچھی مانی جاتی ہیں اور جن خواتین میں خامیاں زیادہ ہوتی ہیں ان کو برا سمجھا جاتا ہے ـــــ وہ خواتین دوراندیش ہوتی ہیں جو رفتہ رفتہ اپنی خوبیوں میں اضافہ کریں اور آہستہ آہستہ اپنی خامیوں سے نجات حاصل کریں۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

۷۸۶

۳		۹۹۹
۱۱۱		

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک ۳ بار آیا ہے، جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے اندر اظہار خیال کی زبردست قوت موجود ہے، آپ طبعاً خوش اخلاق ہیں، لیکن آپ ضدی بھی ہیں، آپ کو اپنی بات منوانے کی زبردست صلاحیت حاصل ہے۔ آپ کے چارٹ میں ۲ کی غیر موجودگی آپ کی غیر ذمہ داری کو ثابت کرتی ہے کہ آپ کبھی کبھی گھریلو ذمہ داریوں سے بیزاری ہو جاتی ہیں، جب کہ آپ کو ان ذمہ داریوں کو پورا کرنے ہی سے عزت وعظمت مل سکتی ہے۔

۳ کی موجودگی آپ کی قوت متخیلہ کو واضح کرتی ہے، آپ کے اندر جذبۂ ہمدردی موجود ہے اور آپ لوگوں کی مدد کر کے قلبی سکون محسوس کرتی ہیں۔ ۴، ۵، ۶ کی غیر موجودگی آپ کی بہت ساری غفلتوں کی نشاندہی کرتی ہے، آپ باشعور ہوتے ہوئے بھی کبھی اپنے گرد وپیش کے حالات سے غافل ہو جاتی ہیں اور نقصان اٹھاتی ہیں، اکثر آپ گھریلو ذمہ داریوں سے گریزاں ہو جاتی ہیں اور آپ اپنی شخصیت کو پامال کر دیتی ہیں۔ ۷ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کو تنہائی سے ایک طرح کا خوف ہوتا ہے اور اکثر آپ ڈر بھی جاتی ہیں لیکن اس کے باوجود آپ تنہائی سے اپنا رشتہ ختم نہیں کرتیں۔

۸ کی غیر موجودگی آپ کی کاہلی، سستی اور لاپرواہی کی طرف اشارہ کرتی ہے، محنت، احتیاط، چوکنا رہنا آپ کی ذات کی خصوصیات میں ہے، لیکن تاریخ پیدائش کے چارٹ کی وجہ سے آپ کے اندر یہ خرابیاں لامحالہ پیدا ہو جاتی ہوں گی۔

آپ کی پیدائش کے چارٹ میں کوئی بھی سطر مکمل نہیں ہے جو زندگی کے ادھورے پن کو ظاہر کرتی ہے، درمیان کی لکیر پوری خالی ہے، جو اس بات کی علامت ہے آپ کے اندر ایک طرح کا احساس کمتری، سستی اور نکماپن موجود ہے اور اس کی اصلاح ضروری ہے۔

آپ کے دستخط آپ کی خود اعتمادی کا پتہ دیتے ہیں، لیکن آپ کی تصویر آپ کی مایوسیوں اور محرومیوں کی شکایت کرتی ہے۔ مجموعی اعتبار سے آپ کی شخصیت میں کمالات زیادہ ہیں، لیکن اس خاکے کو پڑھنے کے بعد اگر آپ اپنی خوبیوں میں مزید اضافہ کرنے کی کوشش کریں اور اپنی خامیوں سے نجات حاصل کرنے کی کوشش جاری رکھیں تو آپ کی شخصیت اور زیادہ نکھر جائے گی اور آپ کو ایک طویل زمانہ تک یاد رکھا جائے گا اور خاندان بھر میں بلکہ ساری دنیا میں آپ کی اچھائیوں کے تذکرے ہوں گے۔

☆☆☆☆☆

رہے نام اللہ کا

۱۶ ہجری کے ابتدائی مہینے ہیں۔(۱) مسلمان مدائن پر قابض پر قابض ہیں، آج کسریٰ کے سفید محل میں سلطنت عجم کے مالکوں کے خدم وحشم کا اعلان سننے میں نہیں آتا بلکہ اب تو اس کے ایوان عام میں باجماعت نماز پڑھی جاتی ہے ہر طرف مسلمان دکھائی دیتے ہیں محل کے اندر بھی محل کے باہر بھی!

یہی وہ قصر تھا جہاں سے عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نکال دیئے گئے تھے(۲)۔ یہ ٦ھ کی بات ہے، خسرو پرویز کی خدمت میں اطلاع دی گئی کہ مدینہ سے ایک قاصد آیا ہے آپ سے ملنے! نوشیراں کے پوتے نے بڑے تعجب سے پوچھا؟ مدینہ سے!

شہنشاہوں کے دربار میں سفیر، شہنشاہ ہوں، بادشاہوں اور امیروں کی طرف سے آتے ہیں یہ مدینہ میں کون سی نئی سلطنت ہوئی ہے جہاں سے اب سفیر بھی آنے لگے، یہ بات خسرو پرویز کے پلے نہ پڑی حکم دیا: ''اچھا اس قاصد کو ہمارے حضور پیش کیا جائے!'' عبداللہ بن حذافہؓ پیش ہوئے۔ عرب کے صحرانشینوں کا حلیہ، ڈھیلے ڈھالے کپڑے، پیوند زدہ جوتیاں! شان وطمطراق کا کوئی شائبہ بھی عبداللہ کو چھو کر نہ گیا تھا۔(۳) یہ سفیر تھا یا فقیر! دربار عجم کے حاضر باش بھی ان کی اس ہیئت سے کچھ خوش نہ تھے اور شہنشاہ کے غصے کا تو کچھ ٹھکانا ہی نہیں تھا پہلی ہی نظر میں بے شمار سلوٹین اس کے ماتھے پر ابھر آئیں۔ شہنشاہ نے اپنے ایک درباری سے مخاطب ہو کر کہا: ''پوچھو کیا عرض کرنا چاہتا ہے؟'' خسرو پرویز کے منہ سے رعونت بول رہی تھی درباری نے وہی الفاظ دہرائے: ''کیا عرض کرنا چاہتے ہو؟''

عبداللہ بن حذافہ خسرو پرویز کی ذہنی کشمکش سے بالکل لاپروا آگے بڑھے اور رسول کریم ﷺ کا نامۂ مبارک اس کے حوالے کیا: کیا ہے؟ خسرو نے پوچھا، بتایا گیا۔ ''عرب میں ایک نبی (ﷺ) مبعوث ہوئے ہیں انہوں نے آپ کے نام ایک خط بھیجا ہے!''

''کیا لکھا ہے اس میں؟''

خط پڑھ کر سنایا گیا: ''اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے محمد (ﷺ) پیغمبر کی طرف سے کسریٰ والی فارس کے نام سلام!''

(۱) بمطابق ۶۳۷ء۔ (۲) حضرت عبداللہؓ ابتدائی مسلمانوں میں سے ہیں، حبشہ یثرب کے بالکل ابتدائی دنوں میں لوٹ آئے کیوں کہ حضرت ابوسعیدؓ کی روایت ہے کہ وہ بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے تھے ویسے اس معاملے میں اختلاف رائے ہے، بڑے بہادر اور بڑے مستقل مزاج آدمی تھے عہد فاروقی میں ایک بار رومیوں کے ہاتھوں پکڑے گئے انہیں عیسائی مذہب قبول کرنے کے لئے ترغیب وترہیب دونوں سے کام لیا گیا لیکن انہوں نے انکار کردیا، ان کے انکار پر ایک مسلمان کو کھولتے تیل میں ڈال دیا گیا اور ان سے کہا گیا کہ یہی حشر تمہارا بھی ہوگا، انہیں نے کہا: منظور ہے! تھوڑی دیر میں آنکھوں سے آنسو نکل آئے، رومیوں نے کہا: ڈر گئے! بولے کون نامراد ڈرتا ہے؟ روتا ہوں اس لئے کہ زندگی ایک ہی بار ہے، کاش سو بار ہوتی اور میں ہر مرتبہ اسے اللہ کی راہ میں لٹا دیتا۔ رومی ان کی یہ بات سن کر دنگ رہ گئے، آخر انہوں نے کہا تمہاری جان ایک طرح چھوٹ سکتی ہے، قیصر روم کی پیشانی کا بوسہ لو! کہا: میں حق پرست وہ تثلیث پسند یہ بھی ممکن نہیں، کہا گیا: حسن ودولت جو چاہو پا سکتے ہو ہماری بات مان لو! انہوں ہر پیشکش ٹھکرا دی، رومی بہر حال بہر حال آمادہ کرنا چاہتے تھے بولے، تم نے ہماری بات مان لی تو تمام مسلمان قیدی رہا کر دیئے جائیں گے، جواب دیا اس قیمت پر میں تیار ہوں، میری جان کوئی چیز نہیں، لیکن مسلمانوں کی جانیں بہت قیمتی ہیں۔ اسد الغابہ میں ہے اتنی جانوں کو بچا کر لوٹے تو یہ واقعہ سن بے اختیار حضرت عمرؓ نے ان کی پیشانی چوم لی۔ طبقات میں ہے حضرت عمر نے قسطنطنیہ کو ان کی رہائی کے لئے لکھا تھا تو اس نے چھوڑ دیا، انہی کے بھائی حنیس سے حضرت حفصہ بنت عمرؓ کی پہلی شادی ہوئی تھی، مصر میں وفات ہوئی اس وقت حضرت عثمانؓ امیر المومنین تھے۔ (۳) حضرت عبداللہ بن حذافہؓ نے ایک چادر کے دو حصے کئے کفنی بنا کر اسے گلے میں پہن لیا بازوؤں پر جہاں چادر کھلی تھی ببول کے کانٹے لگا دیئے کمر میں ایک رسی باندھ کر اس میں اپنی تلوار لٹکائی نیام بھی ٹوٹی پھوٹی تھی پیر ننگے تھے البتہ سر پر عمامہ تھا۔ (۴) برافروختہ ہونے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ ابن حذافہؓ جب دربار میں حاضر ہوئے تو ان سے کہا گیا کہ دستور کے مطابق شہنشاہ کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤ! انہیں نے کہا: غیر اللہ کو سجدہ نہیں ہو سکتا یہ حلیہ اور وہ انداز شہنشاہ عجم کے لئے یہ صورت حال ناقابل برداشت ہوگئی اور ایک دو جملوں ہی میں پھٹ پڑا۔ اس نے ایک موقع پر

یہاں تک خط پڑھا جا سکا تھا کہ خسرو کا چہرہ تمتما اٹھا اور غصے سے کانپنے لگا (۴) "شہنشاہ فارس کا نام اپنے نام کے بعد! ہم سے یہ گستاخی! شہنشاہ عجم کی یہ تحقیر! ہمارے دست نگر، یوں ہمارے منہ آنے لگے!"

حالانکہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ عرب میں خط لکھنے کا یہی طریقہ ہر جگہ رائج تھا مگر اس وقت وہ خدائی خوار تو ادھار کھائے بیٹھا تھا کہ کسی طرح مسلمان سفیر کو شکوہ سلطانی کا جلوہ دکھائے، بولا:

باذام (۱) بادشاہ یمن کو آج ہی حکم بھیجا جائے کہ ان پیغمبر صاحب (ﷺ) کو جنہوں نے ہمیں یہ خط بھیجنے کی جرأت کی ہے فوراً ہمارے دربار میں پیش کیا جائے۔

نامۂ مبارک اس نے اپنے ہاتھ میں لے کر چاک کر دیا اور اس کے پرزے اڑا دیئے (۲) ملائک نے ان پرزوں کو آنکھوں سے لگایا اور قصر کسریٰ کی فضائیں جن میں نامۂ مبارک کے یہ پرزے اڑے تھے دھل کر پاک ہوگئیں، تھوڑے ہی دنوں میں دنیا نے دیکھ لیا کہ پیغام حق کس قدر قوت والا تھا؟ دس برس سے بھی کم عرصے میں عظیم سلطنت عجم کے پرزے اڑ گئے خسرو پرویز کو قدرت کی طرف سے سزا ملی کہ چند ہی دنوں میں اس کے بیٹے شرویہ نے اسے تخت سے اتار کر قتل کر دیا۔

(۳) شاہان کسریٰ کے اسی قلعہ سفید کے قیمتی فرش کو اب ابن حذافہؓ کے بھائی بند اپنے پیوند زدہ جوتوں سے روند رہے تھے۔ نہ وہ تخت رہا تھا نہ وہ تاج اور نہ وہ ان پر اترانے والے! اللہ کا نام جب بھی باقی تھا اللہ کا نام اب بھی باقی ہے۔

شہنشاہ یزدگرد اور اس کے ساتھ عورتوں اور بچوں کے ساتھ حلوان بھاگ گئے تھے حضرت سعدؓ نے حکم دیا: ان کا پیچھا کیا جائے! حکم کی دیر تھی کہ شاہی قافلے کی تلاش شروع ہوئی یزدجرد تو بچ نکلنے میں کامیاب ہوگیا لیکن کچھ لوگ پکڑے ہوئے آئے ان کے ساتھ جو ساز و سامان اور نادر چیزیں تھیں ان کی قیمت محل کے ساز و سامان سے بھی زیادہ تھی اس میں موتیوں اور جواہرات سے مرصع ایک بہت ہی قیمتی تاج تھا، زرکار ریشمی ملبوسات تھے جن میں جا بجا جوہرات ٹکے ہوئے تھے نفیس زرہیں اور اعلیٰ درجے کے جڑاؤ ہتھیار تھے۔ قعقاع بن عمرو تمیمیؒ نے ایک عجمی کا پیچھا کر کے اسے قتل کر دیا اس کے پاس سے دو تھیلے ملے جن میں کسریٰ، ہرقل خاقان ترک، نعمان اور دوسرے بادشاہوں کی زرہیں اور تلواریں تھیں، (۳) حضرت عصمہ بن خالدؓ ایک بھگوڑے سے دو پٹارے چھین لائے اور عمرو بن مقرن کو پیش کیا جو غنیمت کے نگراں کار تھے۔ انہیں کھولا گیا تو ان میں سے ایک میں سونے کا ایک گھوڑا تھا۔ جس پر چاندی کی زین کسی ہوئی تھی گھوڑے کا ساز چاندی کا تھا جس میں یاقوت و زمرد جڑے تھے سوار بھی چاندی سے بنایا گیا تھا اس کے سر پر جوہرات کا تاج تھا دوسری ٹوکری میں چاندی کی اونٹنی تھی اس کا پالان اور سامان سونے کا تھا، اور مہار میں موتی پروئے ہوئے تھے سارا بان سونے کا بنا ہوا تھا اور سر سے پاؤں تک جواہرات میں ڈوبا ہوا تھا۔

مال غنیمت کے ڈھیر حضرت سعدؓ کے سامنے لگائے جا رہے تھے کہ ایک عجیب و غریب فرش پیش کیا گیا جس کی ساری دنیا میں شہرت تھی یہ دو سو ستر فٹ لمبا اور ایک سو اسی فٹ چوڑا تھا اسے قالین بہار کہا جاتا تھا، (۴) شہان کسریٰ موسم بہار میں اس پر بیٹھ کر رنگ رلیاں مناتے تھے۔ اس کے چاروں طرف حاشیہ تھا اور درمیاں میں صحن چمن کا منظر!

قیصر روم کو خط لکھا تو نہایت حقارت آمیز الفاظ سے مخاطب کیا اس نے ہرقل کی تخت نشینی سے پہلے بیت المقدس پر قبضہ کر لیا تھا اس موقع پر اس نے بڑا کشت وخون کیا اور انسانیت سوز مظالم توڑے کلیساؤں کو ڈھایا، پادریوں کو مروا دیا، صلیب اپنے ساتھ لے گیا، کہا جاتا ہے کہ یہ خسرو وہی ہے جس کے حرم میں شیریں تھی، فرہاد اس کا ملازم اور بیٹا شیرویہ دونوں اس عورت کے عشق میں مبتلا تھے، اخر شیرویہ نے اس کی خاطر اپنے باپ کو قتل کر دیا اور اسے اپنے حرم میں داخل کر لیا اس کے قتل کی اور بھی روایتیں ہیں۔ (۱) باذان بھی لکھا گیا لیکن مسعودی نے تنبیہ و شراف میں لکھا ہے کہ باذام صحیح ہے۔ (۲) اخبار الطوال۔

(۳) بھرے دربار میں سجدہ نہ کرنے کا جرم عجمی فرمانروا کی نظر میں نا قابل معافی کہاں تھا؟ نامۂ مبارک کے ساتھ بے ادبی کرنے کے بعد اس نے چوبداروں کو حکم دیا کہ اس گستاخ کو یہاں سے لے جاؤ اور کان ناک کاٹ کر باہر نکال دو ایک اور روایت میں ہے کہ اس نے ان کے ہونٹ کٹوا دیئے۔

(۴) طبری نے لکھا ہے، یہ فرش ساٹھ مربع گز تھا اسے تمام فوج کی منظوری سے امیر المومنین کے پاس بھجوا دیا گیا، کیونکہ مال غنیمت میں یہ فرش تقسیم نہ ہو سکا یہ مدینہ آیا تو حضرت عمرؓ نے مسلمانوں کو جمع کیا اور ان سے پوچھا کہ بتاؤ اس فرش کا کیا کیا جائے؟ کچھ لوگوں نے کہا: کہ اسے آپ رکھ لیں حضرت عمرؓ اس کے لئے تیار نہ ہوئے حضرت علیؓ کے مشورے سے کاٹ کر مسلمانوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ حضرت علیؓ کو اس کا جو ٹکڑا ملا تھا وہ بیس ہزار درہم میں گیا۔ دوسرے ٹکڑے اس سے بھی زیادہ خوبصورت تھے۔

صناعوں نے اس قالین کی زمین سے اور سبزہ زمرد کا بنایا تھا، پکھراج کے حاشئے، موتیوں کی نہریں، سونے چاندی کے درخت، حریر کے پتے اور جواہرات کے پھل تھے! ایسی اور بھی کئی قیمتی چیزیں تھیں، صرف خزانہ شاہی سے تین کھرب دینار نقد ملے۔(۵)

ایک مسلمان سپاہی جواہرات کا ایک ڈبہ لے آیا جسے دیکھ کر بے اختیار سب کی زبان سے نکل گیا: ''جتنا کچھ سامان اب تک جمع ہو چکا ہے اس میں ایک چیز بھی ایسی نہیں ہے جسے اس کے مقابل میں رکھا جائے۔'' جب اس سے پوچھا گیا کہ تم نے اسے رکھ کیوں نہ لیا؟ تو اللہ کے نیک بندے نے جواب دیا: ''وجہ بتاؤں تو سن کر میری تعریف کروگے لیکن اللہ کی تعریف کرتا ہوں اور اس اجر پر مطمئن ہوں جو ایمانداری کے صلے میں مجھے اللہ کے پاس سے ملے گا۔''

حضرت سعدؓ بے اختیار بولے: ''واللہ! لشکر کا لشکر ایمان دار ہے!'' اگر اصحاب بدر کو ایک خاص فضیلت حاصل نہ ہوتی تو میں کہتا کہ یہ لوگ جنگ بدر میں شریک ہونے والوں کے ہم مرتبہ ہیں۔ جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں: ''اللہ کی قسم! ہمیں قادسیہ کے مجاہدین میں ایک شخص بھی ایسا نہیں ملا جس نے آخرت کے ساتھ دنیا بھی طلب کی ہو!''

جب مدینہ میں حضرت عمرؓ کے سامنے یہ سامان چنا گیا تو سب نے فوج کی دیانت اور امانت کی تعریف کی تھی کہ اللہ کے وہ سرفروش بندے جنھوں نے دنیا کو پائے حقارت سے ٹھکرایا اور نیک اعمال کے ذریعے اللہ سے قریب ہونے کی کوشش کی یہی کردار تھا کہ وہ میدان جنگ میں ہمت وجواں مردی کی منہ بولتی تصویر بن جاتے تھے اور دشمن بڑی سے بڑی قوت لے کر ان کے سامنے آتا تو ہار کر جاتا تھا۔(۷)

(۱) نو ارب درہم بحوالہ طبری، فلپ حتی۔(۲) جنگ قادسیہ میں مسلمانوں کی فتح وظفر میں منجملہ اور وجوہات کے ذیل کے اسباب کا زیادہ حصہ تھا(۳) مسلمان اسلامی مملکت کو بچانے اور مملکت اسلامیہ کی سرحدات پر عجمی تاخت وتاراج روکنے نکلے تھے۔(ب) مقصد نیک اور سب ایک تھے۔(ج) میدان رزم کا انتخاب مسلمانوں نے خود کیا تھا۔(د) عسکری قیادت دشمن کے تین حصے تھے۔ (۱) منصوبہ بندی جو فاروق اعظمؓ نے اپنے ذمے لے رکھی تھی۔(۲) نظم وضبط، لشکر کا انصرام اور اقدامات جو حضرت سعدؓ کے ذمے تھے۔(۳) جنگی چالیں جو حضرت قعقاع کے تدبر کا نتیجہ تھیں،(ہ) مجاہدوں کی شجاعت(ر) صبر وثبات اور تقویٰ،(ز) دشمن پر اللہ والوں کا رعب۔

راہِ طریقت

تصوف وسلوک

قسط نمبر: ۹

ازقلم: حضرت مولانا پیر ذوالفقار علی نقش بندی مدظلہ العالی

اعتقادات برائے مریدین

(۱) **مسئلہ** : اہل اللہ کی شان گھٹانا ان میں نقص نکالنا اور آداب نہ بجالانا حرام ہے۔

فائدہ: جو حضرات تقویٰ وطہارت اور ذکر وعبادت کی بنا پر قرب کی منزلیں طے کرکے مقبولین بارگاہ الٰہی میں شامل ہوجاتے ہیں وہ حضرات باخدا اولیاء اللہ یا اہل اللہ کہلاتے ہیں۔ ان حضرات کو راحت پہنچانا اللہ تعالیٰ کو خوش کرنا اور ان حضرات کو ایذا پہنچانا اللہ تعالیٰ کو ایذا پہنچانے کے مترادف ہے۔ اہل اللہ کے آداب کی رعایت کرنا اور ان سے عقیدت ومحبت سے پیش آنے کی تین دلیلیں دی جاتی ہیں۔

☆ مفسرین نے شعائر اللہ کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلام اللہ، بیت اللہ جہاں شعائر اللہ میں شامل ہیں وہاں کاملین اولیاء اللہ بھی شعائر اللہ ہوتے ہیں بلکہ ان کاملین کے یہاں قدم لگ جاتے ہیں وہ جگہیں بھی شعائر اللہ میں شامل ہوجاتی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰه.

(سورۂ بقرہ: آیت، ۱۵۷)

حالانکہ صفا اور مروہ کی پہاڑیاں تو اس وقت سے موجود ہیں جب سے دنیا بنی، مگر یہ شعائر اللہ میں تب شمار کی گئیں جب ایک نیک بندی ہاجرہ صابرہ، کے قدوم میمنت لزوم ان پر لگے۔ معلوم ہوا کہ کاملین مقبولین کے جہاں قدم پڑ جائیں وہ جگہیں شعائر اللہ بن جاتی ہیں تو خود یہ ہستیاں تو بدرجہ اولیٰ شعائر اللہ ہوتی ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْب. (سورۂ الحج: آیت ۳۲)

اور جو شعائر اللہ کی تعظیم کرے یہ اس کے دل کے تقویٰ کی بنا پر ہے۔ لہٰذا اہل اللہ کی تعظیم کرنا اور آداب کی رعایت کرنا حکم الٰہی ہے۔

☆ حدیث پاک میں آتا ہے کہ جو بندہ نوافل کے ذریعے قرب الٰہی حاصل کرلیتا ہے تو ایسی کیفیت ہوجاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں۔

”کنت سمعه الذی یسمع به وبصره الذی یبصر به ورجله التی یمشی بها“

میں اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں، جن سے وہ چلتا ہے۔

جن حضرات کی شان میں اللہ رب العزت یوں ارشاد فرماتے ہوں ان کی عزت کرنا اللہ تعالیٰ کے احکام کی عزت کرنا ہے۔

☆ اہل اللہ کی شان میں نقص نکالنا ناپسندیدہ فعل ہے اور ان کو ایذا پہنچانا قبیح عمل ہے۔

حدیث قدسی میں ہے۔

”من عادیٰ لی ولیاً فقد آذنته بالحرب“ ، جس نے میرے ولی سے دشمنی کی اس کے ساتھ میرا اعلان جنگ ہے۔

بس اولیاء اللہ کو ایذا پہنچانا اللہ تعالیٰ سے اعلان جنگ کرنے کے مترادف ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی سے ناراض ہوتے ہیں تو پگڑیاں سر سے اتر جاتی ہیں، دوپٹے اچھل جاتے ہیں، انسان گھر بیٹھے بٹھائے ذلیل وخوار ہوکر کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہتا۔

”اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْه“

وہ ملائے خشک وناہموار جو اہل اللہ کو اپنے پر قیاس کرتے ہیں اور جنہیں بدگمانی اور بدزبانی سے فرصت نہیں ان کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

اسکی توحید کہ ادب کا دامن ہاتھ سے چھوٹ جائے یا ایسا ادب کہ توحید کا دامن چھوٹ جائے، افراط وتفریط میں داخل ہے۔ موحد ہونے کے ساتھ ساتھ مؤدب ہونا ہی کمال کی دلیل ہے۔

(۲) مسئلہ: اہل اللہ کی شان حد سے بڑھانا بھی گناہ ہے۔

فائدہ: بعض لوگ مشائخ کے ادب واحترام میں اتنا غلو کرنا شروع کردیتے ہیں کہ ان کو تعظیمی سجدہ کرتے ہیں، یہ عمل حرام ہے اور شرک میں داخل ہے۔ عیسائیوں اور یہودیوں نے غلبہ محبت میں اپنے پیغمبروں کو اللہ کا بیٹا بنالیا تھا، جس کی قباحت وشناعت پر قرآن پاک میں جابجا مہر لگائی گئی ہے۔ بعض لوگ اپنے پیر کو چھوٹا سا خدا بنالیتے ہیں اور اسے نفع نقصان کا مالک سمجھتے ہیں۔ حدیث پاک میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے فرمایا۔

"یاغلام انی اعلمك كلمات. احفظ الله يحفظك احفظ الله تجده تجاهك اذا سئلت فاسئل الله واذا سمعت فاستعن بالله واعلم ان الامة لو اجتمعت على ان ينفعوك بشئی لم ينفعوك الا بشئی قد كتبه الله لك وان اجتمعوا على ان يضروك بشئی لم يضروك الا بشئی قد كتبه الله عليك رفعت الاقلام وجفت الصحف۔"

اے لڑکے! میں تمہیں چند کلمات سکھاتا ہوں۔ حق تعالیٰ (کے حقوق کا) خیال رکھو، حق تعالیٰ تمہاری حفاظت فرمائیں گے۔ حق تعالیٰ میں دھیان رکھو پھر ہر وقت حق تعالیٰ کو سامنے پاؤ گے، جب کوئی شے مانگو تو اللہ سے مانگو، جب امداد مانگو تو اللہ تعالیٰ سے اور جان لو کہ اگر ساری مخلوق تمہیں نفع پہنچانے کے لئے جمع ہوجائے تو وہ صرف اسی چیز کا نفع پہنچاسکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے لکھ رکھی ہے اور اگر وہ تمہارے نقصان پر مجتمع ہوجائیں تو تمہیں نقصان نہیں پہنچاسکتے مگر اس قدر جتنا تمہارے لئے لکھا گیا ہے، قلم لکھ کر خشک ہوچکا اور دفتر سمیٹ دیئے گئے۔

اہل اللہ کی شان حد سے بڑھانے سے متعلق ایک مثال سے وضاحت کرنا مناسب ہے۔ ایک آدمی اپنی بیوی سے کہتا ہے کہ میرے والد صاحب کی خدمت کرو، ان کا خیال رکھا کرو۔ اب وہ بیوی جس قدر والد صاحب کی خدمت کرے گی خاوند خوش ہوگا، لیکن بیوی خدمت کرتے کرتے اس سے وہی معاملہ کرنے لگے جو بیوی خاوند سے کرتی ہے تو یہ بات خاوند کو کبھی گوارا نہ ہوگی۔ خاوند بیوی کے اس گناہ کو معاف نہیں کرے گا، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء کا ادب کرنے کا حکم دیا، مگر اس کی حدود وقیود ہیں۔ اگر ایک آدمی ان اولیاء کی شان حد سے بڑھائے گا تو سزا پائے گا، اللہ تعالیٰ ناراض ہوں گے۔

(۳) مسئلہ: وہ طریقت جسے شریعت رد کرے، زندقہ اور الحاد ہے۔

فائدہ: شریعت اور طریقت کو جدا جدا سمجھنا جائز نہیں۔ درحقیقت طریقت شریعت کی لونڈی ہے، بعض جاہل پیر اپنے برے اعمال پر پردہ ڈالنے کے لئے شریعت اور طریقت کو جدا جدا ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں، یہ خود تو گمراہ ہوتے ہی ہیں، اپنے متعلقین کو بھی گمراہ کردیتے ہیں۔ ان میں سے بعض نماز نہیں پڑھتے اور کہتے ہیں۔ "تھاڈی پنج ویلے ساڈی ہر ویلے" (تمہاری پانچ وقت نماز ہے ہماری ہر وقت نماز ہے)

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادیؒ سے کہا گیا کہ بعض جاہل صوفیوں کی جماعت کہتی ہے۔

"نحن وصلنا فلا حاجة لنا الى الصلوة والصيام"

ہم تو واصل ہوگئے اب ہمیں روزہ نماز کی حاجت نہیں۔

حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا:

"صدقوا فی الوصول ولکن الی سقر"

سچ کہتے ہیں واصل ہوگئے مگر جہنم میں۔

(۴) مسئلہ: اولیاء اللہ کو بعض باتیں خلاف عادت کشف اور الہام سے معلوم ہوجاتی ہیں۔

فائدہ: اس کا یہ معنی نہیں ہے کہ اولیاء اللہ کو علم غیب حاصل ہوتا ہے۔ علم غیب فقط اللہ تعالیٰ کو ہے۔ وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ. (سورۃ الانعام: آیت ۵۹)

اور اس کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں، ان کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

البتہ "أَنْبَاءُ الْغَيْبِ" (غیب کی خبریں) اللہ تعالیٰ جب چاہے، جسے چاہے اپنے انبیاء اور اولیاء کو معلوم کروادیتے ہیں، یہ سمجھنا کہ پیر کو ہر بات کا پتہ ہوتا ہے، صریح گمراہی ہے۔ آج جہالت کی انتہا ہوچکی کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے پیر خانے کی بلیاں بھی غیب جانتی ہیں۔ حالانکہ جن حضرات کو کشف القلوب نصیب ہوتا ہے ان پر بھی ہر وقت ہر بات

نہیں کھلتی بلکہ اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے پردے ہٹادیتا ہے۔ مزید برآں ضروری نہیں کہ کشف ہمیشہ صحیح ہوں، اس میں غلطی کا امکان بھی ہوتا ہے۔ حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ ایک مرتبہ اپنے ایک خادم کے ہمراہ کہیں جارہے تھے کہ اس نے سوال پوچھا۔ "حضرت کشف انبیاء کو بھی ہوتا ہے مگر بالکل ٹھیک، کشف اولیاء کو بھی ہوتا ہے کبھی ٹھیک کبھی غلط۔ ایسا کیوں ہے؟" حضرتؒ جس طرف چل رہے تھے اسی طرف سامنے ایک مکان کی طرف اشارہ کرکے کہنے لگے کہ وہ مکان ہم سے کتنے قدم کے فاصلے پر ہوگا؟ اس نے کہا پندرہ قدم۔ جب چلے تو فاصلہ کم وبیش نکلا، قریب پہنچ کر حضرتؒ نے "پوچھا اب کتنا فاصلہ ہوگا؟" اس نے کہا، حضرتؒ اب تو صرف چار قدم فاصلہ ہے، جواب بالکل ٹھیک تھا۔ حضرتؒ نے فرمایا۔ یہی فرق ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو بھی ایک چیز دکھائی جاتی ہے مگر قریب سے۔ اولیاء کو چیز دکھائی جاتی ہے مگر دور سے۔ اس لئے انبیاء کے کشف یقینی ٹھیک ہوتے ہیں، جب کہ اولیاء کے کشف ظنی ہوتے ہیں، کبھی ٹھیک کبھی غلط۔"

(۵) مسئلہ: غیر اللہ کی عبادت حرام ہے، ان سے مدد طلب کرنا جائز نہیں۔

فائدہ: غیر اللہ کی عبادت کرنا حرام ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.

(سورۂ محمد صلی اللہ علیہ وسلم: آیت ۱۹)

جان لو کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے۔

اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات میں کسی کو شریک کرنا شرک کہلاتا ہے جو ناقابل معافی جرم ہے۔ فرمایا گیا۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ. (سورۃ النساء: آیت ۴۸)

اللہ اس کو معاف نہیں کرے گا جس نے شرک کیا، اس کے علاوہ جو چاہے گا معاف کردے گا۔

حضرت حسن بصریؒ فرمایا کرتے تھے کہ ہم نے توحید ایک دھوبن سے سیکھی، کسی نے پوچھا، حضرت! وہ کیسے؟ فرمایا کہ ایک دن میں چھت پر بیٹھا عبادت میں مشغول تھا کہ ہمسائے میں رہنے والے دھوبی اور دھوبن میں بحث ہورہی تھی۔ دھوبی دوسری شادی کرنا چاہتا تھا جس کے جواب میں دھوبن کہہ رہی تھی۔ "میں نے تمہاری خاطر اس گھر میں تنگی برداشت کی، سختی برداشت کی، کھانے کو ملا تو کھالیا ورنہ صبر کیا۔ ہر تکلیف میں نے برداشت کرلی اور تمہاری خاطر میں اس سے بھی زیادہ تکالیف برداشت کرسکتی ہوں، لیکن اگر میری محبت میں کسی اور کو شریک کروگے تو یہ میں کبھی برداشت نہیں کروں گی۔" حضرت حسن بصریؒ فرمانے لگے، جب میں نے قرآن میں نظر ڈالی تو یہی آیت سامنے آئی۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ.

ایک بزرگ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ہم نے توحید ایک عورت سے سیکھی۔ کسی نے پوچھا حضرت وہ کیسے؟ فرمایا: "ایک مرتبہ ایک عورت مسئلہ دریافت کرنے آئی اور کہنے لگی کہ مجھے لکھ کردیں کہ میرا خاوند دوسری شادی نہیں کرسکتا۔ میں نے اسے سمجھایا کہ جب شریعت نے ایک سے زیادہ کی گنجائش رکھی ہے تو میں کیسے لکھ کردے سکتا ہوں، وہ بڑی دیر اصرار کرتی رہی، میں انکار کرتا رہا۔ بالآخر اس نے ٹھنڈی سانس لی اور کہا۔ حضرت! شریعت کا حکم مانع ہے۔ ورنہ میں اگر اپنا چہرہ آپ کے سامنے کھولتی اور آپ میرے حسن وجمال کو دیکھتے تو دیکھتے تو لکھنے پر مجبور ہوجاتے کہ جس شخص کی بیوی اتنی خوبصورت ہو اسے دوسری بیوی کرنے کی اجازت نہیں۔" یہ کہہ کر وہ عورت تو چلی گئی، لیکن مجھے توحید سکھا گئی۔ میں حیران ہوا کہ اگر ایک عورت کو اپنے عارضی حسن پر اتنا ناز ہے کہ وہ اپنے ساتھ کسی دوسری عورت کو برداشت نہیں کرسکتی تو پھر اللہ تعالیٰ جو مالک الملک اور احکم الحاکمین ہیں وہ کیسے پسند کریں گے کہ اس کی ذات وصفات میں کسی اور کو شریک کیا جائے۔

غیر سے مدد مانگنا جائز نہیں اسی لئے دن میں کئی مرتبہ 'اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ' (تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے ہم مدد چاہتے ہیں) کا اقرار لیا گیا۔ 'اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ' (سورۃ الزمر: آیت ۳۶) (کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں)

ایمان والوں کو چاہئے کہ ڈنکے کی چوٹ کہا کریں۔

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ. نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ.

اللہ ہمیں کافی ہے اور کتنا بہترین کارساز ہے، کتنا اچھا مولیٰ اور کتنا اچھا مددگار ہے۔

(۶) مسئلہ: قبروں کو سجدہ کرنا، ماتھا ٹیکنا یا قبروں کا طواف کرنا شرک ہے۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ نے چرندوں، پرندوں، درندوں وغیرہ

جانوروں کی ساخت ایسی بنائی ہے کہ انہیں غذا کھانے کے لئے سر جھکانا پڑتا ہے، اس کے برعکس اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات یعنی انسان کی ساخت ایسی بنائی ہے کہ غذا خود بخود اس کے ہاتھوں کے ذریعے منہ تک پہنچتی ہے اسے سر جھکانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ یہ اس لئے کیا کہ جو پیشانی میرے سامنے جھکنے کے لئے بنائی گئی ہے وہ غیر کے سامنے نہ جھکے۔ اس لئے غیر اللہ کو تعظیمی سجدہ کرنا شریعت محمدیہ میں منع کیا گیا۔ قبروں کو سجدہ کرنا، ماتھا ٹیکنا بھی اسی لئے منع ہے۔ بعض لوگ مزاروں کی جالیوں کو چومتے ہیں، یہ ناجائز ہے۔ سیدنا عمر بن الخطابؓ ایک مرتبہ طواف کرنے کے بعد حجر اسود کو چومنے لگے تو فرمایا کہ اے حجر اسود تو ایک پتھر ہے، میں تجھے اس لئے بوسہ دے رہا ہوں کہ نبی علیہ السلام نے تجھے بوسہ دیا۔ کسی شاعر نے اس مضمون کو اس طرح بیان کیا۔

ترے بوسے کو ہم دیتے ہیں بوسہ حجر اسود پر
وگرنہ کام کیا تھا ہم مسلمانوں کو پتھر سے

(۷) **مسئلہ:** بزرگوں کے واسطے سے دعا مانگنا جائز ہے۔

فائدہ: دعا ان الفاظ سے مانگنی چاہئے، مثلاً الٰہی! خواجہ حبیبؒ کے طفیل میری فلاں حاجت پوری فرما۔ یوں بھی دعا کی جاسکتی ہے الٰہی! حضرت خواجہ غلام حبیبؒ آپ کے مقبول بندے ہیں، مجھے ان سے محبت ہے، اس محبت کے صدقے میری فلاں حاجت پوری فرما۔ توسل جائز ہے، تعبد جائز نہیں۔ عوام الناس کا یہ حال ہے کہ شرک کو بھی توسل سمجھتے ہیں، جب کہ علمائے خشک کا یہ حال کہ توسل کو بھی شرک سمجھتے ہیں، حقیقت تو اہل اللہ کی صحبت میں بیٹھ کر ہی سمجھ آتی ہے۔

(۸) **مسئلہ:** زندہ یا فوت شدہ اولیاء سے دعا (مراد) مانگنا جائز نہیں۔

فائدہ: مرادیں فقط اللہ تعالیٰ ہی سے مانگنی چاہئیں، بعض لوگ مزاروں پر جاکر بیٹے مانگتے ہیں اور کہتے ہیں "ساڈی تھاڈی اگے تھاڈی رب اگے" (ہماری تمہارے سامنے اور تمہاری اللہ کے سامنے) بعض جہلاء نے تو گھروں میں اپنے پیر کی تصویر لگائی ہوتی ہے اور صبح سویرے اٹھ کر اس کے سامنے سلام کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ "باباجی تھاڈا ای دتا کھانڈے آں" (ہم آپ ہی کا دیا کھا رہے ہیں) ایسے جہلا کے متعلق فرمایا گیا۔ وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا.

(سورۃ الفرقان: آیت ۶۳)

اور جب ان سے جاہل مخاطب ہوتے ہیں تو وہ کہتے ہیں سلام سلام۔

(۹) **مسئلہ:** ولی خواہ کتنا ہی بڑھ جائے کسی نبی کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا۔

فائدہ: ولایت کسبی چیز ہے یعنی ریاضت سے حاصل کی جاسکتی ہے، جب کہ نبوت وہبی اور عطائی چیز ہے۔ محبوب کی عطا اپنی کمائی سے افضل ہوتی ہے، پس نبوت افضل ہے ولایت سے چاہے اس نبیؑ کی اپنی ولایت ہی کیوں نہ ہو۔

(۱۰) **مسئلہ:** کوئی ولی شرع کے کاموں سے مستثنیٰ نہیں ہوسکتا، سوائے مجذوب کے کہ اس سے عقل لے لی جاتی ہے۔

فائدہ: ولایت کی منزلوں میں کوئی بھی ایسا مقام نہیں آتا کہ انسان بقائمی ہوش وحواس شرع شریف کے حکموں سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔ خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا جارہا ہے کہ "وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ" (سورۃ الحجر: آیت ۹۹) آپ رب کی عبادت کیجئے حتیٰ کہ موت آجائے۔ آج تو ایسا وقت ہے کہ آدھا ننگا آدھا ولی، پورا ننگا پورا ولی کہلاتا ہے۔ بعض جاہل پیر تو اپنے مریدوں کو یہ سبق پڑھاتے ہیں کہ ہم بے عمل ہی سہی مگر قیامت کے دن تمہیں بخشوائیں گے اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ پیشاب اگرچہ ناپاک ہوتا ہے، مگر آگ کو بجھا دیتا ہے، یہ بھول جاتے ہیں کہ جب خود ہی بدعملی کی وجہ سے زنجیروں میں باندھ کر پیش کئے جائیں گے تو اوروں کو کیا بخشوائیں گے۔

ایک مرتبہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ جنگل میں بیٹھے مراقبہ کررہے تھے کہ ایک روشنی ظاہر ہوئی۔ آواز آئی کہ ہم تمہاری عبادت سے خوش ہیں، ہم نے تمہارے اگلے پچھلے گناہوں کو معاف کردیا، اب تم عمل کرو یا نہ کرو تمہارے لئے برابر ہے۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے دل میں فوراً یہ بات آئی کہ یہ حکم ابوبکرؓ و عمرؓ جیسے حضرات کے لئے نہ اترا میرے لئے کیسے ہوسکتا ہے، ہو نہ ہو یہ شیطان ہے، چنانچہ آپ نے پڑھا۔ "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" یہ سنتے ہی شیطان بھاگ کر جاتے جاتے دوسرا وار کرگیا۔ کہنے لگا کہ عبدالقادر جیلانیؒ! میں نے اس فریب سے کئی لوگوں کو بہکایا مگر تو اپنے علم کی وجہ سے بچ گیا۔ حضرت نے فوراً "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" پڑھا اور کہا مردود! میں اپنے علم کی وجہ سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بچا ہوں۔ جب اچھے بڑے کامل شیخ

بھی شیطان کے وار سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں تو پھر کوئی کیسے دعویٰ کر سکتا ہے کہ مجھ سے شریعت کی پابندی اٹھالی گئی۔ رہی بات مجذوب کی تو وہ مثل دیوانہ کے ہے اس سے تو قلم اٹھالی جاتی ہے، مگر عام لوگوں کو شریعت منع کرتی ہے کہ دیوانوں اور مجذوبوں کی اتباع نہ کریں، لہٰذا مجذوبوں کے پیچھے لگنے والے حضرات کو سوچنا چاہئے کہ دنیا داری میں کسی پاگل کے پیچھے لگ کر منزل پہ نہیں پہنچ سکتے تو پھر آخرت والے راستے پر مجذوب کے پیچھے لگ کر منزل پہ کیسے پہنچے گے۔

ع این خیال است ومحال است وجنوں

(۱۱) **مسئلہ**: انبیاء گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں، اولیاء گناہوں سے محفوظ ہوتے ہیں۔

(۱۲) **مسئلہ**: صحابہ کرامؓ امت کے تمام اولیاء سے افضل ہیں۔

فائدہ: یہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کی چنی ہوئی جماعت تھی، جن کے بارے میں فرمایا گیا۔ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا. (سورۃ الفتح: آیت، ۲۶)

اور ان کو مضبوط کیا تقویٰ کی بات پر اور وہ اسی کے اہل تھے۔

اسی جماعت کے متعلق فرمایا گیا۔ "رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ" (سورۃ البینۃ: آیت، ۸)

اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔

☆ اسی جماعت کی نشانیاں تورات اور انجیل میں تھیں۔ "ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ" (سورۃ الفتح: آیت، ۲۹)

ان کی نشانیاں تھیں تورات میں اور انجیل میں۔

☆ اسی جماعت کو یہ شرف نصیب تھا کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کہتے تھے، تو وہ اس کے جواب میں "رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" کہا کرتے تھے۔

☆ اسی جماعت کے متعلق جب کفار نے "سُفَهَآءُ" کا لفظ استعمال کیا۔ "قَالُوْا اَنُؤْمِنُ كَمَا اٰمَنَ السُّفَهَآءُ" (کہتے ہیں کہ کیا ہم ایمان لے آئیں جیسے یہ بے وقوف ایمان لے آئے) تو جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ "اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ" (جان لو کہ یہی خود بیوقوف ہیں)

اسی جماعت کی تعریف میں اللہ رب العزت نے فرمایا۔

رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا. (سورۃ الاحزاب: آیت، ۲۳)

وہ بندے جنہوں نے اللہ سے کیا ہوا عہد سچ کر دکھایا ان میں سے وہ بھی ہیں جو قربانی دے چکے اور وہ بھی ہیں جو قربانی دینے کے لئے منتظر ہیں اور وہ ذرہ برابر نہیں بدلے۔

☆ اسی جماعت کے بارے میں نبی علیہ السلام نے فرمایا "الصحابۃ کلھم عدول" (صحابہ سب کے سب عدل والے ہیں)

☆ اسی جماعت کے افراد کو خوش خبری ملی کہ "اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم" (میرے صحابہؓ ستاروں کے مانند ہیں ان میں سے جس کی بھی اقتدا کروگے ہدایت پاؤگے)

(۱۳) **مسئلہ**: مشاجرات صحابہؓ کے بارے میں یہ عقیدہ رہے کہ ہر دو فریق حق پر تھے ان کی خطا در اصل خطائے اجتہادی تھی۔

فائدہ: مشاجرات صحابہؓ کے بارے میں حضرت امام شافعیؒ سے سوال کیا گیا تو فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہاتھوں کو ان کے خون سے آلودہ نہیں ہونے دیا تو ہم اپنی زبانوں کو اس معاملے میں کیوں آلودہ کریں۔ بقول جناب عبدالستار نجم صاحب دامت برکاتہم۔

صحابہؓ باہم جنگ بھی کریں تو وہ سعید ہیں
ادھر کے بھی شہید ہیں ادھر کے بھی شہید ہیں

☆ نبی علیہ السلام کا فرمان ہر وقت پیش نظر رہنا چاہئے۔

اَللّٰهَ اللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ مِنْ بَعْدِيْ غَرَضًا فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ اَبْغَضَهُمْ.

میرے صحابہؓ کے بارے میں خدا سے ڈرو، میرے بعد ان کو نشانہ نہ بنانا، جو ان سے محبت کرے گا وہ مجھ سے محبت کرے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا وہ مجھ سے بغض رکھے گا۔

(۱۴) **مسئلہ**: بعض صوفیا کا مقولہ ہے کہ پیر کا باطن ہر جگہ ہوتا ہے۔

فائدہ: اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ پیر ہر جگہ حاضر وناظر ہوتا ہے، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ مرید جہاں کہیں بھی ہو پیر کی توجہات وہاں بھی اسے پہنچتی ہیں۔

(۱۵) **مسئلہ**: کسی ولی کی کرامات اس کی فضیلت کی دلیل نہیں ہیں۔

☆☆☆☆☆☆

اگر آپ تقدیر و تدبیر پر یقین رکھتے ہیں تو

اپنا روحانی زائچہ بنوائیے

یہ زائچہ زندگی کے ہر موڑ پر آپ کے لئے انشاء اللہ رہنما و مشیر ثابت ہوگا

اس کی مدد سے آپ بے شمار حادثات، ناگہانی آفتوں اور کاروباری نقصانات سے محفوظ رہیں گے اور انشاء اللہ آپ کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھے گا۔

- آپ کا مزاج کیا ہے؟
- آپ کا مفرد عدد کیا ہے؟
- آپ کا مرکب عدد کیا ہے؟
- آپ کے لئے کون سا عدد لکی ہے؟
- آپ کے لئے نقصان دہ اعداد کون سے ہیں؟
- آپ کو مصائب سے نجات دلانے والے صدقات؟
- آپ کے لئے کون سی تاریخیں مبارک ہیں؟
- آپ کے لئے کون سا دن اہم ہے؟
- آپ کو کون سے رنگ اور پتھر راس آئیں گے؟
- آپ پر کون سی بیماریاں حملہ آور ہو سکتی ہیں؟
- آپ کے لئے موزوں تسبیحات؟
- آپ کا اسم اعظم کیا ہے؟ (وغیرہ)

اللہ کی بنائی ہوئی اسباب سے بھری اس دنیا میں اللہ ہی کے پیدا کردہ اسباب کو ملحوظ رکھ کر اپنے قدم اٹھائیے ــــــ

پھر دیکھئے کہ تدبیر اور تقدیر کس طرح گلے ملتی ہیں؟ **ہدیہ -/600 روپے**

خواہش مند حضرات اپنا نام والدہ کا نام اگر شادی ہوگئی ہو تو بیوی کا نام، تاریخ پیدائش یاد ہو تو وقت پیدائش، یوم پیدائش ورنہ اپنی عمر لکھیں۔

طلب کرنے پر آپ کا **شخصیت نامہ** بھی بھیجا جاتا ہے، جس میں آپ کے تعمیری اور تخریبی اوصاف کی تفصیل ہوتی ہے، اس کو پڑھ کر آپ اپنی خوبیوں اور کمزوریوں سے واقف ہو کر اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔ ہدیہ -/400 روپے

ہدیہ پیشگی آنا ضروری ہے

خواہش مند حضرات خط و کتابت کریں

اعلان کنندہ : ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554 فون نمبر 01336-224748

طب و صحت

ایک مفید سلسلہ

ایک نظر اِدھر بھی

حکیم امام الدین ذکائی

بے خوابی
(INSOMNIA)

کہتے ہیں کہ شیکسپیئر کے کردار ہیزی چتورتھ کو بے خوابی کی شکایت تھی۔اس کا کہنا تھا "جوتاج حاصل کرتا ہے،اس کے ذہن میں بے سکونی موجود رہتی ہے۔" بے خوابی کے مریضوں کو سات درجوں میں تقسیم کیا جاتا ہے، پہلے اور سب سب بڑے درجے میں وہ لوگ شامل ہیں، جو رات کو جاگتے رہتے ہیں، جن کو نیند نہیں آپاتی، یا ایک بار اگر نیند میں رکاوٹ پڑ جائے، تو وہ دوبارہ سو نہیں سکتے۔ دوسرا درجہ ایسے مریضوں کا ہے، جو شراب پیتے ہیں، نیند کی گولیوں کا استعمال کرتے ہیں یا اسی طرح کی دوسری دوائیوں کا استعمال کرتے ہیں۔ تیسرے درجے میں مریض بچپن ہی سے نیند کی گڑبڑ کی شکایت سے پریشان ہوتے ہیں۔ چوتھے درجے کے مریض شدید رنج یا پریشانی میں مبتلا ہوتے ہیں۔ پانچویں درجے کے مریض خوب سونا پسند کرتے ہیں اور ہر وقت سوتے رہتے ہیں، چاہے وہ کچھ بھی کر رہے ہوں، اور کوئی بھی وقت ہو، بس سونا ہی چاہتے ہیں۔ چھٹے درجے کے مریضوں کو نیند میں سانس کی خرابی کے باعث متواتر خلل پہنچتا ہے۔ ساتویں درجے کے مریضوں کو نیند میں چلنے،سوتے وقت دانت چبانے یا پٹھوں کی بیماری ہوتی ہے۔

مریضوں کو نیند لانے والی گولیوں کے استعمال کی حوصلہ افزائی نہیں کرنی چاہئے۔ دوسرے طریقوں سے ان بیماریوں پر قابو پایا جاسکتا ہے اور مریض کو شام کے وقت کافی پینے کے لئے منع کیا جانا چاہئے، انہیں باقاعدہ ورزش اور وقت پر سونے کے لئے راغب کیا جانا چاہئے۔ ساتھ ہی انہیں دوپہر کے وقت سونے سے روکنا چاہئے، پٹھوں کو آرام پہنچانے والی تکنیکوں اور نیند لانے والی نیز آرام پہنچانے والی ورزشیں سکھانی چاہئیں۔

بے خوابی کے مریضوں کو علاج کے دوران دیکھنے کے بعد یہ خاصیت ملی ہے کہ بے خوابی کے مریض سوتے وقت سوچتے زیادہ ہیں، اس لئے نیند نہیں آتی۔ ہومیو پیتھک دوا "کیلکیر یا کارب ۲۰۰" لینے سے زیادہ مریضوں کو نیند آنے لگتی ہے۔

سوتے وقت خدا کے نام کا ورد کرتے رہیں اس سے نیند اچھی تازگی دینے والی آتی ہے۔

مالش: سونے سے پہلے گردن، ریڑھ کی ہڈی اور کنپٹی کی مالش اچھی طرح دبا کر لگا تار دس منٹ کریں، ریڑھ کی ہڈی پر نیچے سے اوپر اور اوپر سے نیچے دونوں طرف مالش کریں، سونے سے پہلے ٹہلیں، پیشاب کر کے سوئیں، اس سے اچھی نیند آتی ہے۔ اگر سوتے وقت نیند نہ آئے تو کچھ بھی غور وفکر نہ کریں، یہ آرام کا اچھا موقع ہوتا ہے، آرام کے بعد اچھی نیند آتی ہے۔

سونے کا وقت مقرر کریں، وقت پر نہ سونے سے بعد میں نیند نہیں آتی، جب نیند آنے لگے، تب بستر پر اکیلے سوئیں، سوتے وقت سانس پر توجہ رکھتے ہوئے الٹی گنتی ۱۰۰، ۹۹، ۹۸ گنیں۔

غذا سے علاج

مندرجہ ذیل خوردنی اشیاء کے استعمال سے نیند آنے لگتی ہے۔

(۱) سیب کا مربہ کھانے سے (۲) گاجر کا رس پینے سے۔

پیاز: اگر نیند نہ آتی ہو تو کچا پیاز یا پکا یا ہوا پیاز یا گرم راکھ میں پیاز سینک کر اس کا رس چار چمچ پئیں، اس سے نیند اچھی آئے گی۔

سرسوں کا تیل: پاؤں کے تلوؤں میں تیل کی مالش کرنے سے سکون ملتا ہے اور نیند گہری آتی ہے۔

سونف: ۱۰ گرام سونف، آدھا کلو پانی میں اُبالیں، چوتھائی پانی رہنے پر چھان کر ۲۵۰ گرام دودھ اور ۱۵ گرام گھی اور چینی ملا کر سوتے وقت پئیں۔

آم: رات کو آم کھائیں اور دودھ پئیں، اس سے نیند اچھی آتی ہے۔

گاجر: گاجر میں متوازن غذا کے عناصر ہوتے ہیں، اس سے بے خوابی دور ہوتی ہے، روزانہ ایک گلاس گاجر کا رس پئیں۔

بند گوبھی: نیند کی کمی میں بند گوبھی مفید ہے، اس کی سبزی گھی میں بگھار کر کھائیں۔

دودھ: رات کو سوتے وقت دودھ سے بنا کھویا ۵۰ گرام کھانے سے نیند اچھی آتی ہے۔

رات کو سوتے وقت ایک گلاس دودھ میں چینی اور ایک چمچ گھی ملا کر پئیں، نیند جلدی آئے گی۔

جائفل: اسے پانی میں گھسا کر پلکوں پر لگانے سے نیند جلدی آجاتی ہے۔

چائے: بے خوابی میں چائے نقصان دیتی ہے، رات کو چائے پینے سے نیند نہیں آتی۔

دھنیا: نیند کم آنے پر ثابت دھنیا پیس کر چینی اور پانی ملا کر پئیں، اس سے اچھی نیند آتی ہے، آنکھوں کے آگے اندھیرا آنا اور سر درد بند ہو جاتا ہے۔

دہی: دہی میں سیاہ مرچ، سونف اور چینی ملا کر کھانے سے نیند آجائے گی۔

شہد: ایک چمچ شہد، ایک چمچ لیموں کا رس ملا کر رات کو یہ دو چمچ پینے سے نیند آجاتی ہے، نیند کھل جانے پر دوبارہ دو چمچ سے نیند پھر آجاتی ہے۔ لیموں نہ ہو تو پانی کے گلاس میں شہد کے دو چمچ ڈال کر پینے سے نیند آجاتی ہے۔

پانی: نیند نہ آنے پر سونے سے پہلے دس منٹ تک گرم پانی میں پنڈلیوں تک دونوں پاؤں رکھنے چاہئیں۔

اگر چکر آتے ہوں تو سر پر گیلا رومال رکھنا چاہئے، گرمیوں میں ٹھنڈے پانی سے پاؤں دھو کر سونے سے نیند اچھی آتی ہے۔

زیادہ نیند آنا

غذا سے علاج

سونف: جسے نیند زیادہ آئے، ہر وقت نیند، سستی رہے اسے ۱۰ گرام سونف کو آدھا کلو پانی میں اُبال کر چوتھائی رہنے پر تھوڑا سا نمک ملا کر صبح وشام پانچ دن پلائیں، اس سے نیند کم آئے گی۔

سرخ مرچ: ہومیوپیتھی میں سرخ مرچ سے تیار کی گئی دوائی "کیپسکم انیم" ہے، اس کے مدر ٹنکچر کی پانچ پانچ بوندیں صبح وشام ایک چمچ پانی میں ملا کر پئیں، اس سے نیند آئے گی۔

پاگل پن کا غذا سے علاج

(INSANITY)

انار: ۱۵ گرام انار کے تازے سبز پتے، ۱۵ گرام گلاب کے تازے پھول ۵۰۰ گرام پانی میں اُبالیں، چوتھائی پانی رہنے پر چھان کر ۲۵ گرام دیسی گھی میں ملا کر روزانہ پئیں، اس سے پاگل پن کے دورے میں فائدہ ملتا ہے۔

امرود: میٹھے ۲۵۰ گرام صبح اور شام کو ۵ بجے روزانہ ۲۱ دن کھائیں۔ لیموں، سیاہ مرچ، نمک ذائقے کے لئے امرود پر ڈال سکتے ہیں، اس سے دماغ کے پٹھوں کو قوت ملتی ہے، گرمی نکل جائے گی۔ پاگل پن دور ہو جائے گا، ذہنی تفکرات امرود کھانے سے دور ہوتے ہیں۔

چنا: پت (گرمی) کے باعث پاگل پن ہو تو شام کو ایک چھٹانک چنے کی دال پانی میں بھگو دیں، صبح پیس کر چینی اور پانی ملا کر ایک گلاس بھر کر پینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ چنے کی بھیگی ہوئی دال کا پانی پلانے سے بھی پاگل پن ٹھیک ہو جاتا ہے۔

سرخ مرچ: ہومیوپیتھی میں سرخ سے بنی دوا "کیپسیکم انیم" مدر ٹنکچر کی کچھ بوندیں پاگل پن کے دورے میں ناک میں ڈالنے سے ہوش آجاتا ہے۔

سیاہ مرچ: ۱۲ سیاہ مرچ، ۳ گرام برہمی کی چھال پیس کر آدھا گلاس پانی میں چھان کر روزانہ دو بار پئیں۔

تربوز: تربوز کے رس کا ایک کپ، دودھ ایک کپ، مصری تین گرام ملا کر ایک سفید بوتل میں بھر کر رات کو صحن میں چاندنی میں رکھ دیں، صبح بھوکے پیٹ مریض کو پلا دیں، ایسا ۲۱ دن کریں، پاگل پن دور ہو جائے گا۔

جنسی بیماریاں

(SEXUALDISEASES)

جنسی بیماریاں، جنسی علم کے فقدان سے روزانہ بڑی تیزی سے

بڑھتی جارہی ہیں۔ جنسی بیماریوں کا آغاز نوجوانی کے شروع میں بارہ سال کی عمر سے ہی ہونے لگتا ہے، اور جوانی کی پختگی کی حالت، یعنی پچیس تیس برس کی عمر تک پہنچتے پہنچتے تو نوجوان مایوس اور ناامید ہوجاتا ہے۔ جنسی بیماریوں کی بنیادی وجہ "مشت زنی" ہے۔ نوجوان خود اس عادت سے اتنا کمزور کرلیتا ہے کہ آئندہ چل کر ازدواجی زندگی دکھی بن جاتی ہے۔ بری صحبت سے ہونے والی اس بیماری کے آگے احتلام ہوکر کپڑے گیلے ہونا، مادہ منویہ پتلا ہوجانا، جس سے شادی ہونے پر سرعت انزال کے باعث نامردی پیدا ہوجاتی ہے۔ یہ بیماری پوشیدہ ہونے سے مریض معالج کو بتانہیں پاتے اور امساک کی دوائیاں، اشتہاروں کے چکر میں پھنس کر نوجوان ساری صحت اور زندگی دوزخ جیسی بنالیتے ہیں۔ تمام قوت باہ، امساک وغیرہ دوائیاں، نشیلی چیزوں، بھنگ، افیون وغیرہ سے تیار کی جاتی ہیں۔ جو مباشرت کی طرف زیادہ مائل کرکے صحت کو برباد کرتی ہوئیں کئی خرابیاں پیدا کرتی ہیں۔ ہر ایک نوجوان کو یاد رکھنا چاہئے کہ بناوٹی پن سے کوئی کام کامیاب نہیں ہوگا۔ قدرتی چیزوں کے استعمال سے ہی تندرستی کی طرف بڑھتے ہوئے جنسی بیماریوں سے چھٹکارا حاصل کرسکیں گے۔

اپنی بیوی کے علاوہ دوسری عورت سے جنسی تعلق قائم رکھنے سے جنسی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں، یہ بیماریاں نفرت انگیز ہیں، جو شخص جنسی مریض کو دیکھتا ہے، یا اسے معلوم ہوتا ہے کہ فلاں شخص جنسی بیماریوں میں مبتلا ہے تو وہ اس سے نفرت کرنے لگے گا۔ جنسی مریض آہستہ آہستہ زندگی سے مایوس ہوتا ہوا موت کے دروازے تک پہنچ جاتا ہے۔ جنسی مرض سے بچنا اور دوسرے کو بچانا ہی بہترین نیکی کا کام ہے اور خوبصورت صحت مند سماج بنائے رکھنے کا بنیادی کام ہے۔ یہاں بتائی گئی بیماریوں کا تعارف کرکے مناسب علاج کے ذریعے نئی زندگی حاصل کریں اور آئندہ غلط کام کبھی نہ کریں۔

آتشک: یہ چھوت کی بیماری ہے، جو کئی عورتوں سے جنسی تعلق قائم رکھنے سے ہوتی ہے۔ جنسی تعلق سے اس بیماری کے جراثیم جسم میں داخل ہوجاتے ہیں، اس کے نتیجے میں اپنی بیوی کو ایسی موذی بیماری میں مبتلا کردیتا ہے۔

اس کے جراثیم دو تین ہفتوں میں ہی اپنا اثر دکھاتے ہیں۔ مرد کے تولیدی اعضاء پر زخم ہوجاتے ہیں، ان زخموں میں کسی قسم کا درد یا کھجلی نہیں ہوتی، بغیر درد کے زخم ہونا آتشک کی پہلی علامت ہے، ایسا زخم دیکھتے ہی فوراً علاج کرالینا چاہئے۔ علاج نہ کرانے پر یہ زخم خود ٹھیک ہوجاتے ہیں اور مریض سمجھتا ہے کہ وہ ٹھیک ہوگیا ہے، لیکن ایسا سوچنا غلط ہے اور یہ بیماری اندر ہی اندر بڑھتی ہوئی پورے جسم پر اپنا اثر جمالیتی ہے۔

دو تین ہفتوں میں اس کے جراثیم دوبارہ اپنا اثر دکھاتے ہیں، مریض کے سارے جسم میں دھدریاں ابھرنے لگتی ہیں، ان دھدریوں میں بھی درد یا کھجلی نہیں ہوتی، یہ بیماری کی دوسری علامت ہے۔ اگر اس وقت بھی علاج کرایا جائے تو یہ بیماری ٹھیک ہوجاتی ہے، آہستہ آہستہ یہ دھدریاں بھی از خود ٹھیک ہوجاتی ہیں، پھر ایک مہینے میں چھاتی پر زخم اُبھرنے لگتے ہیں، مریض لگاتار بیمار رہنے لگتا ہے، یہ اس بیماری کی تیسری اور آخری علامت ہے، اب بھی اگر علاج کرایا جائے تو مریض ٹھیک ہوجاتا ہے۔

علاج نہ کرانے سے یہ بیماری مستقل ہوجاتی ہے اور مستقل ہونے پر اس کا علاج ممکن نہیں ہوتا۔ اس حالت میں مریض کے کسی بھی خاص عضو کو نقصان پہنچ سکتا ہے، مریض کو دل کی بیماری، اندھاپن، بہرہ پن، پاگل پن، نامردی، یہاں تک کہ موت تک ہوسکتی ہے۔

اس بیماری میں مبتلا عورتوں کی ہتھیلیوں اور تلووں پر سیاہ دھبے پڑجاتے ہیں، اس حالت میں پیدا ہوئے بچوں میں بھی جراثیم اپنا اثر دکھاتے ہیں۔ نوزائیدہ بچوں کے پوشیدہ اعضاء پر موجود چھالوں سے اس بیماری کو پہچانا جاسکتا ہے۔

سوزاک: پیشاب کرتے وقت درد محسوس کرنا اور پوشیدہ اعضا سے پیپ رسنا سوزاک کہلاتا ہے۔ سوزاک میں مبتلا عورتوں کے ذریعے پیدا کئے گئے نوزائیدہ بچوں کو اس بیماری کی بیرونی علامت آنکھوں کا سرخ ہونا ہے۔

جنسی زخم: پوشیدہ اعضا پر کوئی زخم اور رانوں میں درد دینے والی سوجن پیدا کرنے والی بیماری کو جنسی زخم کہتے ہیں۔

چھوت دار مسے: پوشیدہ اعضا پر گلابی رنگ کے مسے آہستہ آہستہ مسلسل بڑھتے رہتے ہیں اور ان میں درد محسوس نہیں ہوتا۔

گینو وینوسس: پوشیدہ اعضا پر گلابی رنگ کی مسلسل بڑھنے والی بیماری کو "گینو وینوسس" کہتے ہیں۔ علاج نہ کرانے پر یہ بڑھ کر کینسر کی صورت بھی اختیار کرسکتی ہے۔ رانوں میں درد آمیز سوجن

ہونے پر جنسی زخم بھی ہو سکتے ہیں۔

کینڈی ڈایا سس: اگر پوشیدہ اعضاء کی جلد چلکوں کی صورت میں چیخ کران میں جلن محسوس ہوتی ہے اور پوشیدہ اعضاء میں سے مکھن جیسا سفید گاڑھا مواد رستا ہو، تو اس بیماری کو "کینڈی ڈایا سس" کہتے ہیں۔ ذیابیطس کے مریض مباشرت کے ذریعے اس بیماری کو جلدی قبول کرلیتے ہیں۔ یہ ایک فیصد "جنیس وائیلٹ" لگانے سے ٹھیک ہوجاتا ہے۔

ٹرائیکو مونیوسس: پوشیدہ اعضاء سے بدبودار زرد رنگ کا رقیق مواد رستا ہو اور جلن بھی ہوتی ہو تو اس بیماری کو "ٹرائیکو مونیوسس" بیماری کہتے ہیں۔

جنسی بیماریوں سے محفوظ رہنے کا بہترین علاج ہے کہ مرد اپنی بیوی کے علاوہ کسی دوسرے عورت سے جسمانی تعلق قائم نہ کرے۔

احتلام کا غذا سے علاج

جامن: چار گرام جامن کی گٹھلی کا چورن، صبح شام پانی کے ساتھ لینے سے احتلام آنا بند ہوجاتا ہے۔

آنولہ: ایک مربے کا آنولہ روزانہ کھانے سے احتلام میں فائدہ ملتا ہے۔

کانچ کے گلاس میں ۲۰ گرام پسا ہوا خشک آنولہ ڈالیں، اس میں ۶۰ گرام پانی بھریں اور پھر بارہ گھنٹے بھیگنے دیں، پھر اس کو چھان کر اس پانی میں ایک گرام پسی ہوئی ہلدی ڈال کر پئیں، یہ نوجوانوں کے احتلام کے لئے اچھی دوا ہے۔ آنولہ منی کی کمزوری کو دور کرتا ہے۔

انار: پسے ہوئے انار کے چھلکے پانچ گرام صبح، پانچ گرام شام کو پانی کے ساتھ لینے سے احتلام نہیں ہوتا۔

کیلا: کیلا احتلام اور جریان میں مفید ہے، دو کیلے کھا کر اوپر سے ایک پاؤ گرم دودھ تین ماہ روزانہ پئیں۔

پیاز: دس گرام سفید پیاز کا رس، ادرک کا رس آٹھ گرام، شہد پانچ گرام، گھی تین گرام ملا کر رات کو سوتے وقت پینے سے احتلام نہیں ہوتا۔

دھنیا: دھنئے کو پیس کر اس میں مصری ملا کر ٹھنڈے پانی کے ساتھ لینے سے احتلام، پیشاب کی جلن، سوزاک میں فائدہ ہوتا ہے۔ جو لوگ چاہتے ہیں، کہ جنسی خواہش نہ ستائے، وہ بارہ گرام خشک دھنیا پیس کر پانی میں ملا کر کچھ دن پئیں۔

خشک دھنیا پیس کر چھان لیں، اس میں برابر مقدار میں پسی ہوئی چینی ملائیں، صبح بھوکے پیٹ رات کے باسی پانی سے ایک چائے کے چمچ کے برابر پھانک لیں اور ایک گھنٹے تک کچھ نہ کھائیں پئیں۔ اسی طرح ایک ایک خوراک شام کو پانچ بجے صبح کے پانی سے لیں، اگر قبض ہو تو رات کو سوتے وقت دو چمچ اسبغول کا چھلکا گرم دودھ سے لیں، اس سے احتلام ہونا بہت جلد بند ہوجاتا ہے۔

رات کو گرم دودھ نہ پئیں، سیدھے چت نہ لیٹیں، کسی کروٹ کے بل سوئیں اور سوتے وقت ہاتھ منہ دھو کر سوئیں، صبح جلدی اٹھیں، برے دوستوں اور خراب عادات سے بچیں، غسل کرتے وقت پوشیدہ اعضاء کو اچھی طرح دھو کر صاف رکھیں، احتلام والوں کو ہلکا گرم دودھ رات کو سونے سے تین گھنٹے پہلے پینا چاہئے۔ دودھ پی کر فوراً نہیں سونا چاہئے۔

طنزیہ مضمون

اذانِ بت کدہ

ابوالخیال فرضی

اگرچہ بت ہیں اماموں کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الہ الا اللہ

خالہ طمطراق کے بیٹے شدو میاں آج کل محفلوں میں بہت چہک رہے ہیں، کھدر کا لباس پہن کر ان میں کس کی شباہت آتی ہے، اس کا اندازہ تو آج تک کسی سائنس داں کو نہیں ہوسکا لیکن ان کا دعویٰ یہ ہے کہ وہ سیاسی لباس پہن کر سبھاش چندر بوس جیسے لگتے ہیں، اندھے اور بہرے لوگ بھی جب ان سے ملاقات کرتے ہیں تو ان کا حلیہ دیکھ کر اور ان کی لچھے دار باتیں سن کر انہیں یہ اندازہ ہوجاتا ہے کہ وہ کسی نیتا سے ہمکلام ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ نیتا بننے کی تمام تر صلاحیتیں ان کے اندر موجود ہیں، بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ وہ مادرزاد قسم کے نیتا ہیں تو ہرگز ہرگز یہ بات غلط نہیں ہوگی۔ ویسے بھی وہ خالہ طمطراق کے بیٹے ہیں، خالہ طمطراق ایک زبردست قسم کی بہت باتونی عورت ہیں۔ خالہ طمطراق خواتین کی مجلسوں میں چھائی رہتی ہیں۔ جھوٹ اور غیبت میں ان کا مقابلہ کرنا آسان نہیں ہے۔ ایسے ایسے جھوٹ گھڑتی ہیں کہ سچ بولنے والوں کو پسینے چھوٹ جاتے ہیں۔ سچ بولنے والے لوگ ان کے سامنے شرمندہ ہوجاتے ہیں اور انہیں اس بات کا احساس ہوجاتا ہے کہ سچ بولنا اس دور سائنس میں ہرجگہ ٹھیک نہیں ہے اور خالہ طمطراق جیسی عورتوں کے سامنے تو سچ بول کر اپنی حیثیت کا تحفظ کرنا مشکل ہوجاتا ہے۔ وہ ایک سچ کو ناقابل اعتبار ثابت کرنے کے لئے جھوٹ کے اتنے طومار کھڑے کردیتی ہیں کہ بے چارہ سچ بھی بغلیں جھانکنے پر مجبور ہوجاتا ہے اور سچ بولنے والا سر سے پیر تک پسینے میں شرابور ہوجاتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ جیسے سورج ایک نیزے پر آگیا ہو اور سچ بولنے والوں کا میدان حشر قائم ہوگیا ہو۔ غیبتیں کرنے میں وہ اپنی مثال آپ ہیں، ان کا اندازِ غیبت بھی اس قدر ہوش ربا ہوتا ہے کہ غیبت پر ہر وقت لعنت والے لوگ بھی اس سے مستفیض ہوتے ہیں اور اس کی چرب زبانی کے مزے لیتے ہیں، سوچئے ان کی تربیت سے جو بچے پروان چڑھے ہوں ان کو کامیاب لیڈر بننے سے کون روک سکتا ہے۔ چنانچہ شدو میاں جب اسٹیج پر ہوتے ہیں تو ایسی ایسی چھوڑتے ہیں کہ پبلک انہیں اپنا رہنما ماننے پر مجبور ہوجاتی ہے۔ وہ اکثر یہ ثابت کرنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں کہ ان کے آباؤ اجداد کی قربانیوں کی وجہ سے ہی ہندوستان انگریزوں سے آزاد ہوا ہے۔ ایک بار انہوں نے دوران تقریر بتایا کہ ان کے پرنانا کے پردادا کئی سال تک جیل میں رہے۔ جیلر انہیں چھوڑنا چاہتا تھا لیکن انہوں نے کہا میں اس وقت تک جیل میں چکی پیستا رہوں گا جب تک ہندوستان آزاد نہیں ہوگا، اس طرح کی باتیں سن کر سرکار ان کے خاندان کے بارے میں کیا سوچتی ہے یہ تو خدا ہی جانے لیکن بے چاری سیدھی سادی قوم ان کو اور ان کے خاندان کو قوم کا اور ملک کا ہمدرد سمجھنے پر مجبور سی ہوجاتی ہے۔ سنا ہے شدو میاں کی تقریروں سے فرشتے بھی بہت متاثر ہوجاتے ہیں اور مجھ جیسے حقیر فقیر بھی۔ ایک بار انہوں نے جب کہ وہ نگر پالیکا کا ممبری الیکشن لڑ رہے تھے، اسپیچ دیتے ہوئے یہ دعویٰ کیا کہ اگر وہ ممبر بن گئے تو دیوبند میں ۲۶ گھنٹے لائٹ رہے گی، یعنی ۲۴ گھنٹے سے بھی ۲ گھنٹے ایکسٹرا ان کا یہ دعویٰ سن کر وہ لوگ جن کی عقل کسی وجہ سے ابھی تک محفوظ ہے، بولے تھے کہ یہ کیسے ممکن ہے؟ ہر قوم کے سمجھ دار لوگوں نے انہیں سمجھایا کہ یہ اکیسویں صدی ہے اور اکیسویں صدی میں کچھ بھی ممکن ہے۔ اتفاقاً میں بھی ان کی تقریر میں تھا، کچھ لوگوں نے مجھے بھی سوالیہ نظروں سے اس طرح دیکھا تھا جیسے یہ پوچھ رہے ہوں کہ میرا اس بارے میں کیا کہنا ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ قوم جب جھوٹ ہی سے متاثر ہوتی ہے تو بے چارہ لیڈر بھی جھوٹ بولنے پر مجبور ہے۔ میں نے سمجھایا کہ یہ دور جھوٹ کا دور ہے، سچ پرانے زمانہ کا سکہ ہے۔ جو اس وقت سماج میں نہیں چل رہا ہے تو دوراندیشی یہی ہے کہ ہمارے نیتا اس دور میں وہی سکہ بازاروں میں لے کر آئیں جو سکہ چل رہا ہو۔ سچ تو اصحاب کہف کے دور کا سکہ ہے جو اب چل نہیں سکتا۔

میرا یہ فلسفہ سن کر درجنوں لوگ مطمئن ہو گئے تھے اور جو مطمئن نہیں ہوئے تھے انہیں بھی لب کشائی کرتے ہوئے ایک طرح کی شرمندگی سی ہو رہی تھی۔

یہ شدو میاں جن کا ذکر خیر چل رہا ہے وہ ابھی گزشتہ اتوار کو میرے غریب خانہ پر تشریف لائے اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ انہوں نے اس بار الیکشن لڑنے کا فیصلہ کرلیا ہے، انہوں نے بتایا کہ ملک کے حالات اچھے نہیں ہیں اور قوم مسلم بے چاری لاوارثوں کی طرح بھٹک رہی ہے۔ اس وقت میدان سیاست میں کودنا بہت ضروری ہے، ورنہ ملک اور قوم دونوں کا انجام خراب ہوگا اور ہم خواہ مخواہ قیامت کے دن دھر لئے جائیں گے۔

لیکن ”برخوردار“ میں نے انہیں گھورتے ہوئے کہا“ تم اس سے پہلے بھی تین بار الیکشن لڑ چکے ہو، دو بار تمہاری ضمانت ضبط ہو چکی ہے اور ایک بار تم اتنے زیادہ ووٹوں سے ہارے تھے کہ تمہارے دشمنوں کو بھی تم پر رحم آ گیا تھا۔

حضرت! گڑے مردے کیوں اکھاڑتے ہو۔ اگر میں چند بار ہار گیا تو اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ میں ہمیشہ ہارتا ہی رہوں گا، آپ میری ہمت دیکھئے اور میرا حوصلہ دیکھئے، پھر اپنا ہاتھ بڑھایئے۔

ہمت! حوصلہ؟ میں نے انہیں معنی خیز نظروں سے دیکھا۔

شدو میاں بولے۔ میری جیب میں ایک پھوٹی کوڑی نہیں، دو سمجھدار قسم کے انسان میرے ساتھ نہیں۔ بیوی بھی ہمنوائی کرنے کے لئے تیار نہیں، لیکن میں الیکشن میں کھڑے ہونے کا ارادہ کر رہا ہوں آپ کو آپ کی جان کی قسم ہے کہ آپ میرے ہمت افزائی کیجئے اور ایسی نصیحتیں مت کیجئے کہ جن سے میرا ذائقہ خراب ہو جائے اور میرے ولولے انفلوئنزے کا شکار ہو کر رہ جائیں۔

آپ جانتے ہیں کہ میں خالہ طمطراق کا بیٹا ہوں، جن کے سامنے نہ کوئی فلسفہ کھڑا رہتا ہے اور نہ کوئی صغریٰ اور کبریٰ۔

یہ کہہ کر شدو میاں نے میرے دونوں ہاتھ پکڑ کر خود ہی اپنے سر پر رکھ دیئے اور بولے مجھے آپ کی سرپرستی چاہئے، اگر یہ مجھے دی گئی تو میں حکومت وقت سے براہ راست ٹکرا جاؤں گا اور حکومت کی چولیں ہلا دوں گا۔

ان کا یہ جوش و خروش دیکھ کر میں ان کے ارادوں پر بادل نخواستہ ایمان لے آیا اور میں نے وعدہ کیا کہ میں ان کے لئے کچھ نہ کچھ کوشش ضرور کروں گا اور کم سے کم دعائیں تو کروں گا ہی۔

وہ بولے۔ خالی دعاؤں سے کیا ہوگا۔ کسی سے چندہ تو دلوایئے، چندے کے بغیر تو اس دورِ کشمکش میں سانس لینا بھی مشکل ہے۔

دیکھو میاں۔ ”میں بولا“ میں تمہاری ہر طرح کی مدد کر سکتا ہوں، لیکن چندے کے لئے تمہارے لئے مارا مارا نہیں پھر سکتا اور ہاتھ پھیلانا میرے بس کا روگ نہیں۔

آپ کس طرح کے انسان ہیں۔ ”شدو میاں اکڑ کر بولے“ چندہ کرنا تو اس دور کا فیشن ہے، بڑے بڑے جید قسم کے علماء دنیاداروں کے سامنے صف بہ صف کھڑے ہیں اور خوب وصول کر رہے ہیں، کیا ان کی سنجیدگی اور شان تقویٰ پر کوئی حرف آرہا ہے، پھر آپ کیوں چندے کے نام سے بدکتے ہیں۔ صوفی بلغم کہہ رہے تھے کہ اگر ابوالخیال فرضی اپنے حلقے میں ایک گشت کرلیں تو پیسہ بے موسم برسات کی طرح برسنے لگے گا۔

یہ صرف خوش فہمی ہے۔ ”میں نے کہا“ من آنم کہ من دانم۔ مجھے تو لوگ کچھ بھی دیتے ہوئے تین بار سوچتے ہیں کیوں کہ میں حلال و حرام کو ملحوظ رکھ کر ہی کچھ لیتا ہوں۔

الیکشن لڑنے میں کیا حلال اور کیا حرام؟

یہ تمہاری سوچ ہوگی۔ ”میں نے کہا“ میری سوچ تو یہ ہے کہ اگر ہم ڈھپل سے پیسے سے الیکشن لڑیں گے تو ہم الیکشن ہار جائیں گے۔ کیوں کہ حرام کا پیسہ انسان کو اُبھرنے نہیں دیتا۔

فرضی صاحب۔ آپ کونسے دور کی بات کر رہے ہیں، اس دور میں تو یہ دیکھنے میں آرہا ہے کہ جن لوگوں کے پاس حرام کی دولت ہے وہی آسمان پر اُڑے اُڑے پھر رہے ہیں اور ہم تو کارِ خیر کے لئے چندہ کریں گے اور کسی بھی کارِ خیر کے لئے چندہ کرنا گناہ تھوڑی ہے۔

کارِ خیر!؟ میں نے انہیں ایک بار پھر گھور کر دیکھا۔

جی ہاں کارِ خیر۔ ملک کی بھلائی کے لئے اور اپنی قوم کی قسمت سدھارنے کے لئے جو بھی بھاگ دوڑ ہوگی۔ وہ کارِ خیر ہی تو ہوگا۔ اس بھاگ دوڑ میں ہمارا کیا فائدہ ہے۔ ہم تو قوم و ملک کے لئے ہی اپنے دن رات کا چین ختم کریں گے اور قوم کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ ہمیں پیسوں میں تولے اور ہماری دال روٹی کا انتظام کرے۔ اتنا کہہ کر وہ ایک منٹ کے لئے چپ ہوئے پھر بولے۔ خدا کی قسم اگر آپ نے دل سے میرے ساتھ تعاون کرلیا تو میں صاحب عقل لوگوں سے بہت کچھ لینے میں

کامیاب ہو جاؤں گا۔ خدا کے لئے آپ کرتا پہن لیجئے اور میرے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلنے کے لئے تیار ہو جائیں۔

جی ہاں، اس وقت میں لنگی اور بنیان ہی میں تھا اور قیلولے کا ارادہ ہی کر رہا تھا کہ شدو میاں آدھمکے اور انہوں نے میری دوپہر کا بیڑہ غرق کر دیا۔

ان کے پیہم اصرار پر میں نے کرتا پاجامہ تو پہن لیا، لیکن میں چندہ کرنے کے لئے تیار نہیں ہوا، میں نے ان سے کہا کہ اس کام کے لئے میں شاندار حلئے کا ایک مولوی انہیں دوں گا جس کو دیکھتے ہی ہر انسان اپنی جیب میں ہاتھ ڈال دے گا اور کچھ نہ کچھ بخش دے گا۔

وہ بولے۔ پھر بھی ایک آدھ جگہ تو آپ کو ساتھ چلنا پڑے گا، کیوں کہ بعض مقامات ایسے ہیں جہاں صرف آپ کی دال ہی گل سکتی ہے۔

مثلاً؟

مثلاً مولانا حسن الہاشمی۔ وہ صرف آپ کی سفارش ہی پر کچھ عطا کر سکتے ہیں، کسی اور کی ان کے پاس جانے کی ہمت نہیں ہو سکتی۔

کیا تم میرے ساتھ کوئی سازش رچ رہے ہو۔ میں نے شپٹا کر ان سے کہا، کیا تمہیں نہیں معلوم کہ وہ اس طرح کے کاموں میں دلچسپی نہیں لیتے اور ان کی طرف سے یہ پابندی ہم سب پر عائد ہے کہ ان کے اسٹاف کا کوئی بھی شخص کسی بھی طرح کی سیاست میں حصہ نہیں لے سکتا۔

مروجہ سیاست کے تو ہم بھی مخالف ہیں۔ شدو میاں نے مجھے سمجھاتے ہوئے کہا۔ "لیکن ہم تو قوم وملت کے لئے میدان میں کودرہے ہیں اور اگر اس دور خباثت میں ہم جیسے شریف لوگ میدان میں نہیں آئے تو ہمارے ملک میں پیاز پانچ سو روپے کلو بکے گی اور ہماری قوم کے لئے گجرات اور مظفرنگر جیسے خونی ڈرامے اسٹیج ہوتے رہیں گے۔ فرضی بھائی آپ ہمت کرو ہاشمی صاحب کو تو میں چٹکی بجاتے ہی رام کر لوں گا، انہوں نے ہمارا دیکھتے ہی دھیمے لہجے میں کہا۔ میں نے سنا ہے کہ وہ بیوقوف جلدی بن جاتے ہیں۔ صوفی نمکین کا سالا کہہ رہا تھا کہ اس نے جا کر ایک دن ہاشمی صاحب سے کہا کہ کل میری بہن کی بارات آرہی ہے اور بارات کے کھانے پینے کا انتظام نہیں ہے اور اگر بارات ہمارا یہ حشر دیکھ کر لوٹ گئی تو میری بہن کا مستقبل تباہ ہو جائے گا۔ میرے والد آپ کے پاس خود آتے لیکن ان کی ریڑھ میں مچھر نے کاٹ لیا ہے جس کی وجہ سے وہ کروٹ بھی نہیں لے پا رہے ہیں۔ ہاشمی صاحب نے یہ سن کر جھٹ سے دس ہزار کی گڈی نکال کر اس کے ہاتھوں پر رکھ دی اور یہ بھی کہا کہ شرمندہ ہوں اس وقت اس سے زیادہ نہیں کر سکتا۔ صوفی نمکین کا سالا کہہ رہا تھا کہ مجھے گھوڑے کی ریس میں پیسے لگانے کے لئے رقم چاہئے تھی اور اس کی تو کوئی بہن ہی نہیں ہے اور ان کے والد تو اس قدر بوڑھے ہیں کہ ان کے والد کی کمر میں تو ریڑھ کی ہڈی ہی باقی نہیں ہے کہ کسی مچھر کو کاٹنے کی زحمت اٹھانی پڑتی۔ جب ہاشمی صاحب کسی کے جھوٹ سے متاثر ہو سکتے ہیں اور دس ہزار کی گڈی جیب سے نکال کر دے سکتے ہیں تو کیا ہمارے سچ کا اثر قبول نہیں کریں گے، ہمارے لئے تو وہ بڑے سے بڑا چیک کاٹ سکتے ہیں۔

شدو میاں ہاشمی صاحب کو میں تم لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں، تم ان کے آفس کے دس چکر لگاؤ گے جب وہ تمہاری بات سنیں گے پھر تم سے دوبارہ آنے کے لئے بولیں گے۔ ایک دو بار ہوائی وعدہ کریں گے، پھر کہیں جا کر ان کو کچھ دینے کی توفیق ہوگی اور اتنے میں الیکشن نمٹ چکا ہوگا اور عزیزم شدو میاں میرے تو وہ ویسے ہی پیچھے پڑے رہتے ہیں۔ میں تمہارے ساتھ جاؤں گا تو وہ تمہیں دیں گے تو کیا تم سے ہی کچھ وصول کر لیں گے۔

ہم سے کیا لیں گے۔ اگر وہ ہماری جیب بھی پھاڑ دیں گے تو دس گرام کپڑا ان کے ہاتھ لگنے والا نہیں، ہم تو ایک روپے کا سکہ جیب میں ڈالے بغیر ایک ہفتے سے گھوم رہے ہیں۔

میری ایک بات سنو۔" میں نے ایک بار پھر جان بچانے کی کوشش"

اب میں کچھ نہیں سنوں گا۔ آپ کو ابھی اسی وقت میرے ساتھ چلنا ہوگا اور اصحاب خیر لوگوں سے میرے لئے کچھ مانگنا ہوگا۔ ایک ہاشمی صاحب ہی نہیں اس شہر میں اور بھی بہت سے امیر الہند اور فدائے ملت جیسے لوگ موجود ہیں۔ آج ان سب کو کنگھال کر دیکھیں گے، کسی بھینس کے تھنوں میں سے تو دودھ نکلے گا۔

مختصر یہ کہ انہوں نے میری ایک نہیں سنی اور مجھے ان کے ساتھ چلنا ہی پڑا، چندے کا تجربہ مجھے اس سے پہلے بھی بہت تلخ ہوا تھا، زیادہ تر لوگوں نے صرف تسلیاں ہی دی تھیں اور بعض حضرات نے ایسے کھردرے جملے کسے تھے کہ روح بھی بے چاری زخمی ہو کر رہ گئی تھی اور ضمیر چلو بھر پانی میں ڈبکی لگانے کے لئے اپنی آستین چڑھانے لگا تھا، لیکن مرتا کیا نہیں کرتا مجھے شدو میاں کے ساتھ کپڑے بدل کر گھر سے نکلنا پڑا۔ ان کے اصرار پر سب سے پہلے ہم مولانا حسن الہاشمی کے گھر ہی پہنچے، حسن قسمت سے وہ اپنی بیٹھک ہی میں مل گئے۔ انہوں نے مجھے دیکھتے ہی کہا۔

خیریت تو ہے؟ دال میں کچھ کالا تو نہیں؟

اس وقت آنے کی وجہ؟

میں نے نہایت ادب اور شائستگی کے ساتھ عرض کیا۔ آپ تو جانتے ہی ہیں کہ خدمت خلق کا جذبہ میری نس نس میں کوٹ کوٹ کر سمایا ہوا ہے اور جب کوئی شریف النسل قسم کا انسان خدمت کا جذبہ لے کر انسانیت کے کسی بھی سمندر سے آندھی اور طوفان بن کر اٹھتا ہے تو میں بے قرار ہو کر اس کا ساتھ دینا شروع کر دیتا ہوں۔ بس آج بھی جذبہ مجھے آپ کے پاس کھینچ لایا ہے ماانہیں تو آپ جانتے ہی ہوں گے۔ میں نے شدو میاں کی طرف اشارہ کیا، یہ خالہ طمطراق کے بھلے صاحب زادے ہیں، یہ قوم وملت کو ظالم اور فاسق لوگوں سے بچانے کے لئے ننگ دھڑنگ میدان راج نیتی میں کود پڑے ہیں۔ ازراہ شرافت ان کی مدد کرنا سوان کی سرپرستی کرنا ہم سب کا ملی اور دینی فریضہ ہے۔ آپ ان کے سر پر اپنا ہاتھ رکھ دیں اور ان کو ہاشمی روحانی مرکز کا ایک چیک عطا کر دیں، اللہ کو حاضر و ناظر جان کر میں عرض کر رہا ہوں کہ یہ پوری ایمانداری سے الیکشن لڑیں گے اور یہ جیت گئے تو یہ سر کے بل آپ کا شکریہ ادا کرنے آئیں گے۔

وہ مجھے گھورے جا رہے تھے اور کبھی کبھی شدو میاں کی طرف بھی معنی خیز نظروں سے دیکھ لیتے تھے، میں نے پسینے کا گلا بہ مشکل تمام گھونٹ رکھا تھا کیوں کہ اگر میرا پسینہ آپے سے باہر ہو جاتا تو ہم سب ڈوب جاتے اور یہ دنیا ہی ختم ہو جاتی، چند منٹ کی خاموشی کے بعد وہ پہلے مجھ سے ہی مخاطب ہوئے اور بولے۔

آخر تمہیں اس طرح کے کاموں کے لئے وقت کیسے مل جاتا ہے، آج پہلی تاریخ ہوگئی، رسالہ پریس جانے کے لئے تیار ہے، لیکن تمہارا اذان بت کدہ ابھی تک کاتبوں کو موصول نہیں ہوا ہے۔ میں تمہیں دس بار یہ بات سمجھا چکا ہوں کہ اپنی ذمہ داریاں سنجیدگی کے ساتھ ادا کرو، آج کل تم دفتر میں بھی بہت لیٹ آ رہے ہو اور یہاں آ کر بھی کام کرنے کے بجائے الٹی سیدھی حرکتیں کرتے رہتے ہو۔ تم نے خریداری کے رجسٹر پر لیلیٰ مجنوں کی ایک کہانی ہی لکھ ماری ہے۔ آخر ان بچکانہ حرکتوں سے کب باز آؤ گے، اتنی ساری باتیں وہ ایک ہی سانس میں کہہ گئے اور میں ایک مجرم کی طرح سر جھکائے بیٹھا رہا۔

واقعی اس دور میں شریف ہونا کس قدر مشکل کام ہے، نہ جوابی کارروائی ہو سکتی ہے نہ آنکھیں اٹھا کر دیکھ سکتے ہیں کیوں کہ اگر میں ایسا کروں گا تو بے چاری شرافت خودکشی کرنے پر مجبور ہو جائے گی اور مجھے بے ادب اور گستاخ ہونے کے طعنے سننے پڑیں گے۔

اس لیکچر کے بعد وہ شدو میاں کی طرف مخاطب ہوئے، کہنے لگے۔

اچھے بھلے نوجوان لگتے ہو، اس واہیات کام کی طرف دھیان کیوں گیا۔ آج کل نیتا وہ بنتا ہے جو کچھ اور نہیں بن سکتا۔ تم نے سنا نہیں ہمارے دیوبند میں ایک صاحب ایسے تھے کہ جو ساری زندگی نیتا گری کرتے رہے۔ بیچارے نیتا تو کیا بنتے پولیس کے مخبر بن کر رہ گئے، ان کے اس سیاسی سفر کی یہ آخری منزل تھی، جب تک زندہ رہے مسلمانوں کی چغلیاں پولیس سے کھاتے رہے اور پولیس کے بھی وارے کے نیارے رہے اور وہ بھی اپنا محنتانہ وصول کرتے رہے، لیکن جب مر رہے تھے تو کلمہ پڑھنے کے بجائے یہ کلمات ان کی زبان پر تھے۔ اس مخبری میں عزت ماں باپ بھی گئی۔

اور تم اس سے پہلے بھی ایک بار الیکشن میں کھڑے ہوئے تھے، تب کیا ہوا تھا؟'' انہوں نے شدو سے پوچھا۔''

ضمانت ضبط ہوگئی تھی۔

اس کا نتیجہ تم نے کیا نکالا تھا۔

میں اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ کوئی بھی سچ مچ کا شریف آدمی الیکشن نہیں جیت سکتا۔

آخر کیوں؟

حضرت جیتنے کے لئے جتنے پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں اس کے لئے بیسن اور تیل کی ضرورت پڑتی ہے اور جتنے جھوٹ بولنے پڑتے ہیں اس کے لئے ایسی زبان درکار ہوتی ہے جو بولنے سے پہلے اور بولنے کے بعد سوچنے کی غلطی نہ کرے۔

سبحان اللہ۔'' انہوں نے طنز سے بھرے لہجے میں کہا۔''

تو کیا تم نے اس بار الیکشن کی پوری تیاری کر لی ہے، کیا کہیں سے ایسی زبان اٹھا لائے ہو جو لاف وگزاف کے بعد کچھ بھی سوچنے کی حماقت نہ کر سکے۔

جی ہاں۔ پچھلے کئی سالوں سے جھوٹ بولنے کی مشق کر رہا ہوں، عیاری اور مکاری کا سارٹیفکٹ بھی مجھے میرے ہی دوستوں کی طرف سے باضابطہ مل گیا ہے۔ اور جمعیۃ الجہلاء بھارت نے مجھے ''غریب الہند'' کا خطاب بھی ادا کر دیا ہے اور اس خطاب ہی سے میں حالیہ الیکشن کو کیش کرنے کی کوشش کروں گا۔

دیکھ رہے ہو، ان کی لن ترانیاں۔ ہاشمی صاحب نے میری طرف دیکھ کر کہا۔ ذرا دیکھو میرے سامنے بھی بے جھجک زبان چلا رہے ہیں اور میں ایک بات پوچھوں۔ ہاشمی صاحب نے شدو میاں کی طرف دیکھ کر کہا۔ "امیر الہند" خطاب تو عقل میں آتا ہے، یہ غریب الہند کا مطلب کیا ہے؟

محترم۔ میرے خیال سے امیر الہند کا مطلب ہندوستان کا سب سے زیادہ امیر آدمی اور غریب الہند کا مطلب ہندوستان کا سب سے زیادہ غریب آدمی۔ حضرت، ہماری پارٹی غریبوں کی پارٹی ہے اور غریبوں سے اس دنیا میں ہمیشہ انقلاب آیا ہے اس لئے میرے چاہنے والوں نے مجھے غریب الہند کا خطاب عطا کیا۔ میرے چاہنے والوں نے جس خوبصورت انداز سے میرے غریب ہونے کی تصدیق کی ہے اس کے لئے میں ان کا ممنون ہوں۔

حضور! میں نے نہایت ادب واحترام کے ساتھ ہاشمی صاحب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ بحث ومباحثہ سے کیا حاصل، آپ اپنی شایان شان انہیں کچھ مرحمت فرمادیں۔ اگر یہ دوران الیکشن مر بھی گئے تو ان کی خاک قبر کا ایک ایک ذرہ آپ کی مغفرت کی دعائیں کرتا رہے گا۔

ہاشمی صاحب نے مجھے عجیب انداز سے گھورا، پھر بولے چلو، میرے ساتھ گھر میں چلو۔

اُف میرے باپ کے اللہ تعالیٰ۔ مجھے ایسا لگا کہ اب اندر جاکر یہ شخص میری روح نکالے گا۔ میں نے خاتمہ بالخیر کے لئے جلتو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو پڑھنا شروع کردیا۔ اندر جاکر انہوں نے اپنی زوجہ کے قریب جاکر کہا۔ لو اس ابوالخیال سے سنو، تم ایک دن اعلان کررہی تھیں کہ یہ سدھر گئے ہیں اور ان کے اندر سنجیدگی، ذمہ داری پیدا ہوتی جارہی ہے۔

کیوں! آخر کیا کیا اس نے؟

خالہ طمطراق تو تم جانتی ہی ہو، وہی بدنام زمانہ خاتون، جن کی غیبتوں سے فرشتے بھی محفوظ نہیں ہیں۔ تم ہی ایک دن بتارہی تھیں کہ خالہ طمطراق سے تو حد ہی ہوگئی وہ ایک دن حضرت عزرائیل کی غیبت ان الفاظ کے ساتھ کررہی تھیں کہ جان کنی کرنے میں آج کل لوگوں کو بہت تکلیف دے رہے ہیں۔ یاد آیا تمہیں؟ ان ہی خالہ طمطراق کے صاحبزادے شدو جو شکل سے اچھے خاصے گدھے بلکہ گدھے محسوس ہوتے ہیں انہیں پکڑ کر لے آئے، وہ الیکشن لڑیں گے اور یہ برخوردار ان کے لئے چندے کی تحریک چلائیں گے۔ سب سے پہلے مجھے ہی بے وقوف بنانے کے لئے آئے ہیں۔

چھوڑیئے۔ آپ غصہ تھوک دیجئے۔ شدو میاں شکل اور عقل کے اعتبار سے جیسے کیسے بھی ہوں ان کی نیت اگر درست ہے تو ان کی کچھ نہ کچھ مدد کردیجئے اور رہی چندے کی بات یہ تو وہ مشن ہے جس میں بڑے بڑے صاحب تقویٰ لوگ معروف ہیں۔ فرق اتنا ہے بعض لوگوں کو رسید کے ساتھ مل رہا ہے اور بعض لوگوں کو بغیر رسید کے۔

بیگم تم بھی حد کرتی ہو۔ بجائے اس کو سمجھانے کے اور اس کی اور اس کے دوستوں کی ہمنوائی کررہی ہو۔ آپ سمجھتے کیوں نہیں، الیکشن لڑنا کوئی گناہ نہیں ہے اور الیکشن لڑنے کے لئے کسی صلاحیت کی بھی ضرورت نہیں ہے، نہ جانے کتنے انگوٹھا ٹیک لوگ الیکشن لڑ کر دن دھاڑے سنسد میں پہنچ رہے ہیں۔ شدو میاں کیسے بھی سہی کم سے کم اپنے سائن تو کرلیتے ہیں۔ جس دور جہالت میں ان پڑھ لوگ قوم کے ہیرو بن رہے ہوں، اس دور جہالت میں شدو میاں کی کمر تھپتھپانا نادانی نہیں ہوسکتی۔ آپ دیدیجئے جو کچھ دینا ہو۔

اور بیٹا لو۔ ایک ہزار روپے میری طرف سے انہیں دیدینا۔

مولانا حسن الہاشمی صاحب جو اپنی ناک پر مکھی کو بھی بیٹھنے کی اجازت نہیں دیتے اور جن کے سر کے بالوں میں اگر ایک پل کے لئے بھی کوئی جوں کھسر پھسر کرنے لگتی ہے تو وہ فرط غضب میں اپنا سر ہی کٹوانے کی فکر میں لگ جاتے ہیں، جو ہم جیسے مادر زاد عقل مندوں کی بات بھی دھیان سے نہیں سنتے اور جو شرفاءِ وقت اور معزز ترین زمانہ کی رائے پر بھول کر بھی لبیک نہیں کہہ سکتے وہ بیوی کے سامنے اس طرح ہاتھ باندھے کھڑے تھے جیسے حسن بصری فرض نماز ادا کررہے ہوں۔ واقعتاً انسان کتنا ہی بڑا بہادر اور کتنا ہی تیس مار خاں ہو، بیوی کے سامنے ایسا ہوجاتا ہے کہ جیسے اس کو بالغ ہونے میں ابھی کئی صدیاں لگیں گی۔ انہوں نے بیوی کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے اور پانچ ہزار روپے اپنی جیب سے نکال ہی لئے۔ میں نے جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

حضور! کچھ تو کرم کیجئے۔ پانچ ہزار آپ کی شایان شان نہیں ہیں، لوگ آپ کو کروڑ پتی سمجھتے ہیں، اگر لوگوں کو معلوم ہوا کہ آپ نے صرف پانچ ہزار روپے دیئے ہیں تو ان کی خوش فہمی کو اپنے ہی ہاتھوں سے اپنا گلا گھونٹنا پڑے گا۔ حضور! واللہ اگر میری بیوی بانو اس انداز سے مجھے سمجھائے جس طرح محترمہ آپا جی نے ابھی آپ کو ترغیب دلائی تو میں تو اپنا دل نکال کر مانگنے والے کے قدموں میں رکھ دوں اور مرنے کے بعد

برملا یہ شعر بھی پڑھ دوں۔

جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

نہ جانے کیوں وہ مسکرائے اور اس کے بعد انہوں نے پانچ ہزار اور جیب سے نکال کر کہا۔ بس دس ہزار سے زیادہ کسی حالت میں نہیں دوں گا اور تم اذان بت کدہ کل تک ضرور پہنچادو۔ ورنہ............ ورنہ کے بعد کچھ نہ کہیں۔ میں جانتا ہوں کہ آپ تنخواہ کاٹنے کی دھمکی دیں گے اور مجھے یہ بھی اندازہ ہے کہ آپ کی دھمکی بس برائے دھمکی ہی ہوتی ہے، لیکن آپ یقین کریں کہ میں کل اذان بت کدہ ضرور آپ تک پہنچادوں گا۔

بیٹا شدو میاں اور تمہارے لئے میں چائے بنا رہی ہوں۔ ہاشمی صاحب کی کی اہلیہ نے کہا۔ چائے پی کر جانا، سچ تو یہ ہے کہ میرے پیارے قارئین اس دور میں عورتیں ہی رشتے نباہ رہی ہیں، اگر عورتیں نہ ہوتیں تو قرابت داریوں کو مارے شرم کے اپنا منہ چھپانا پڑتا۔ ہاشمی صاحب کتنے بڑے آدمی ہیں، لیکن ہم جیسے شریف النسل لوگوں کی بھی اور برائے دکھاوا بھی تواضع نہیں کرتے، ایک ان کی بیوی ہیں وہ بغیر چائے کے مجھے آنے نہیں دیتیں۔

ہاشمی صاحب اندر ہی رہے اور میں نے بیٹھک میں آکر شدو میاں کو یہ خوش خبری سنائی۔ لو بھئی دس ہزار روپے اینٹھ لئے۔

ماشاء اللہ، سبحان اللہ۔ شدو میاں چہک کر بولے۔ میں کہہ رہا تھا نا فرضی صاحب آپ کھڑے ہوں گے تو سارا زمانہ ہمارے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلنے لگے گا اور ہاں ان سے یہ بھی کہہ دیا کہ یہ اور ان کے گھر والے ووٹ مجھے ہی دیں۔

ارے، ووٹ ملیں نہ ملیں نوٹ تو مل گئے اور اس وقت تو ہمیں نوٹ ہی چاہئیں۔ ووٹ لینے کا جب وقت آئے گا تو ووٹ بھی لے ہی لیں گے۔ اور بھائی دیکھو دس ہزار روپے ہاتھ لگ گئے ہیں، سب سے پہلے تم کھادی کے دو جوڑے سلوالو شکل سے نیتا نہیں محسوس ہوں گے تو نہ کوئی نمستے کہے گا اور نہ پیسے دے گا۔ کھادی کے جوڑوں کے ساتھ ایک دو گاندھیائی ٹوپی بھی سلوالو تاکہ کراما کاتبین بھی تمہیں لیڈر سمجھنے لگیں۔ آج کل انسان لباس ہی سے پہچانا جاتا ہے۔ پولیس والے کتنے ہی چور اور ڈاکو ہوں لیکن جب وہ خاکی وردی پہن لیتے ہیں تو پولیس والے ہی سمجھے جاتے ہیں اور لوگ ان کے سامنے ہاتھ جوڑنے پر مجبور ہوتے ہیں۔

شدو میاں میری ہاں میں ہاں ملاتے رہے اور دس ہزار روپے کی گڈی جیب میں رکھ کر ان کے چہرے کا رنگ ہی بدل گیا۔ اچانک وہ سرخ سفید ہوگئے اور ان کی آنکھوں میں ایسی چمک پیدا ہوگئی کہ میں خود بھی خواہ مخواہ ان سے متاثر ہونے لگا۔ واقعی یہ پیسہ بھی کیا چیز ہے، اگر یہ جیب میں ہو تو بے کیف لوگ بھی پرکشش محسوس ہونے لگتے ہیں۔

اب کس کے گھر دھاوا بولیں گے؟" انہوں نے مجھ سے پوچھا"

اب چلیں گے فدائے قوم کے گھر۔ انہیں ابھی تازہ تازہ امیر الہند کا خطاب ملا ہے، اب ان ہی کو بلو کے دیکھیں گے، انشاءاللہ دودھ کے دو چار قطرے تو ضرور ہاتھ لگیں گے۔

ہاشمی صاحب کے گھر سے ہم فدائے قوم کے دولت کدے پر پہنچ گئے، خوش نصیبی تھی کہ وہ پہلی گھنٹی پر بہ نفس نفیس خود ہی باہر آگئے اور مجھے دیکھ کر تڑپ کر بولے، ماشاءاللہ زہے نصیب، ابوالخیال صاحب آئے ہیں۔

آپ سے ملاقات کرنے کے لئے دل بے قرار تھا۔" میں نے جھوٹ بولا" آج کل بار بار آپ میرے خوابوں میں بھی آرہے تھے۔

میں خود بھی تمہیں کئی دن سے یاد کررہا تھا۔" ظاہر ہے کہ وہ بھی جھوٹ ہی بول رہے تھے" یہ ہمارے سماج کی مجبوری ہے کہ ہم جھوٹ بولے بغیر ایک دوسرے کو متاثر نہیں کرسکتے۔

حضرت آنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔" میں نے بغیر تمہید کے کہا" برخوردار شدو میاں الیکشن میں لڑنے کی تیاری کررہے ہیں اور بطور تبرک اکابرین سے برائے برکت پیسے لیتے پھر رہے ہیں۔ اس شہر میں آپ سے بڑا بابرکت کون ہوگا، آپ اگر توجہ دے لیں اور ان کے لئے اپنی تجوری کا دروازہ کھول دیں تو یہ آپ کے مرید بن جائیں گے اور ساری دنیا میں آپ کی بزرگی کا شور مچاتے پھریں گے اور میں تائید کروں گا۔

یہ سن کر وہ ایسے ہوگئے جیسے انہیں سانپ سونگھ گیا ہو۔

پھر بولے۔ فرضی صاحب، میں خود اپنے بھتیجے کو الیکشن لڑا رہا ہوں اور میں تو خود اس بات کا امیدوار ہوں کہ اس وقت کوئی میری بھرپور مدد کرے تاکہ میں اس لاوارث قوم کو ایک بہترین وارث عطا کرسکوں۔

میں نے دلائل و براہین کے ڈھیر لگادیے۔ لیکن پیارے قارئین آپ تو جانتے ہی ہیں، ہمارے مولوی حضرات صرف ان ہی دلیلوں سے متاثر ہوتے ہیں جو یہ خود اپنے پٹارے میں سے نکالتے ہیں۔ انہوں نے ایک روپیہ بھی ہمیں نہیں دیا اور ہم ناکام و نامراد ہوکر فدائے قوم کے دولت کدہ سے باہر آگئے، پھر اس کے بعد کیا ہوا؟ اگلے شمارے میں پڑھئے۔ (یار زندہ صحبت باقی)

ایک ایسے خاندان کی ہولناک سچی داستان جو جنات کی انتقامی کارروائی کا شکار ہو گیا

خوفناک حویلی

قسط نمبر ۱۹

اس داستان کا ایک ایک حرف پڑھئے، دوران مطالعہ آپ ڈریں گے بھی، روئیں گے بھی، خوف ودہشت سے لرزیں گے بھی، لیکن آپ کی دلچسپی داستان ختم ہونے تک برقرار رہے گی

از قلم: رابعہ بانو شیریں

عامل صاحب بلاشبہ بہادر بھی تھے اور یقینی طور پر وہ روحانی عملیات کے کامیاب فن کار بھی تھے۔ وہ رات گئے تک جنوں اور بھوتوں کے خوف ناک واقعات سناتے رہے اور اپنے ان کارناموں پر روشنی ڈالتے رہے جو انہوں نے مختلف علاقوں میں انجام دیئے تھے۔ ان کی باتیں سن کر ہم سب کو ایک طرح کا اطمینان نصیب ہوا تھا اور ایسا لگتا تھا کہ جیسے اب ہمارے ساتھ کوئی نئی ورگھٹنا پیش نہیں آئے گی۔

رات کے تین حصے باتوں میں گزر گئے۔ تقریباً تین بجے سب لوگ سونے کے ارادے سے اپنے اپنے بستروں پر دراز ہو گئے۔ باقی رات آرام وسکون کے ساتھ کٹ گئی۔ رات کو کسی بھی طرح کا کوئی حادثہ پیش نہیں آیا۔

دورانِ ناشتہ عامل صاحب نے دعویٰ کرنے کے انداز میں کہا کہ اب آپ لوگ اطمینان رکھیں۔ میں نے تمہاری حویلی کا حصار کر دیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ تم لوگ نہیں دیکھ سکتے لیکن میں اپنی آنکھوں سے یہ منظر صاف دیکھ رہا ہوں کہ جنات اپنا بوریہ بستر یہاں سے باندھ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا تھا کہ آج کے بعد تم لوگ کسی بھی طرح کی الجھن اور مصیبت کا شکار نہیں ہوں گے۔ میں نے اس حویلی کا پوری طرح سے حصار کر دیا ہے، لیکن ناشتے کے فوراً ہی بعد عامل صاحب کو خون کی قے ہوئی اور وہ نڈھال ہو گئے۔ وہ اگرچہ بے ہوش نہیں تھے لیکن ہم نے دیکھا کہ ان پر عجیب طرح کی وحشت تھی۔ آنکھیں سرخ اور ڈراؤنی ہو گئی تھیں اور وہ سبھی گھر والوں کو حسرت ناک نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔ ہماری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ ہم لوگ کیا کریں۔ عجیب سی صورت حال تھی جو ڈاکٹر علاج کرانے آیا تھا وہ خود بیماری کا شکار ہو گیا تھا۔ عامل صاحب کی

یہ حالت دیکھ کر سبھی کے اوسان خطا تھے۔ خالو یٰسین پر گھبراہٹ طاری تھی۔ ماماں زبیر بالکل چپ تھے اور نانی اماں کا حال بھی اچھا نہیں تھا۔ خالہ نجمہ پر اداسی طاری تھی اور پورا ہی گھر سوگوار تھا اور فکر وتشویش کے دریاؤں میں ڈوبا ہوا تھا۔ شام ۶ بجے تک عامل صاحب اسی طرح کی صورت حال سے دوچار رہے۔ چھ بجے اچانک وہ بالکل ٹھیک ہو گئے لیکن ٹھیک ہونے کے بعد انہوں نے ہمارے ساتھ رہنے کا فیصلہ بدل دیا اور بہ شدت اصرار یہ مشورہ دینے لگے کہ دو تین دن کے بعد ہم سب کو یہ حویلی چھوڑ دینی چاہئے۔ ان کے تمام دعوے اور حوصلے کافور بن کر فضا میں اڑ گئے۔ سات بجے تک انہوں نے حویلی چھوڑ دینے کا مکمل فیصلہ کر لیا۔ دراصل وہ رات آنے سے پہلے وہاں سے بھاگ جانا چاہتے تھے۔ صاف طور پر محسوس ہو رہا تھا کہ وہ ڈر گئے ہیں اور انہوں نے سمجھ لیا کہ حویلی کے جنات سے نمٹنا آسان نہیں ہے لیکن تمام گھر والوں کے اصرار کی وجہ سے انہوں نے ایک رات اور ہمارے ساتھ گزارنے کا ارادہ کر لیا لیکن اگلی رات ان کی شوخی اور شگفتگی بالکل نہ ہونے کے برابر تھی۔ پہلی رات وہ چھوٹے کمرے میں تنہا سوئے تھے اور دوسری رات انہوں نے اپنا نہ کوئی واقعہ سنایا اور نہ ہی کوئی دعویٰ کیا۔ بلکہ وہ دوسرے موضوعات پر بات چیت کرتے رہے۔ اس رات گھر کے سبھی افراد دس بجے تک سو گئے تھے۔ تقریباً رات کے دو بجے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے گھر میں چور گھس آئے ہوں۔ گھر کے مختلف گوشوں میں چلنے پھرنے اور سرگوشیاں کرنے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ تشویشناک بات یہ تھی کہ بجلی بھاگ گئی تھی۔ حویلی میں بھیانک اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ ہر شخص خوف زدہ تھا اور کسی کی مجال نہیں تھی کہ اپنی جگہ سے اِدھر اُدھر جانے کی ہمت کر سکے۔ سب سے پہلے نانی

اماں نے آواز دی کہ بچو ڈرنا نہیں۔ اپنے اللہ سے دعا کرو۔ جس کے جو دعا یاد تھی وہ اُسے پڑھ رہا تھا۔ چھوٹے بچے غالباً بے خبر سو رہے تھے۔ باقی سبھی لوگ جاگ گئے تھے۔ ایک دو بار ایسا بھی لگا جیسے بھیانک زلزلہ آگیا ہو۔ پوری حویلی ہل کر رہ گئی۔ ان زلزلوں کے جھٹکوں سے وحشت کھا کر میں تو اپنے بستر سے کود کر نانی اماں کے پلنگ پر پہنچ گئی اور پھر رفتہ رفتہ گھر کے سب افراد ایک ہی جگہ پر آگئے۔ ہر شخص پر خوف وحشت کی نشان دہی کر رہی تھی۔ کمال کی بات یہ تھی کہ اس عالم میں ایک بار بھی عامل صاحب کی آواز نہیں سنائی اور نہ ہی یہ انداز ہو رہا تھا کہ وہ جاگ رہے ہیں یا سو رہے ہیں۔ کسی کی اتنی ہمت نہیں تھی کہ اس بھیانک اندھیرے میں جب کہ نامعلوم سی چلنے پھرنے اور بولنے کی آوازیں آرہی ہوں۔ اِدھر اُدھر جاتا۔ نانی اماں نے بھی سختی سے سب کو منع کر دیا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ بس ایک جگہ بیٹھ کر اللہ سے فریاد کرو وہ ہی ہمیں اس مصیبت سے نجات دے سکتا ہے۔

اسی دوران خالہ نجمہ کے جسم میں کپکپی طاری ہوئی اور انہوں نے بے اختیار وحشت ناک انداز میں رونا بھی شروع کیا۔ نانی اماں اور خالو یٰسین انہیں دبائے بیٹھے رہے اُن پر کمبل وغیرہ ڈالتے رہے لیکن وہ بری طرح رو رہی تھیں اور نہ جانے کیا بول رہی تھی، ان کی کوئی بات کسی کے سمجھ میں نہیں آرہی تھی۔ اس وقت ماماں زبیر نے پرزور آواز میں "مولوی صاحب مولوی صاحب" کہہ کر عامل صاحب کو آوازیں دیں۔ لیکن عامل صاحب کی طرف سے ہاں، ہوں کا بھی کوئی جواب نہیں آیا۔ مجبوراً زبیر ماماں اُس گوشے کی طرف چلے گئے۔ جہاں عامل صاحب سوئے تھے حویلی کا یہ ہال کمرہ کافی بڑا تھا۔ اس زمانہ میں تو اتنی جگہ میں پورا مکان بن جاتا ہے۔ خصوصاً وہاں کے علاقے میں یہ کمرہ پچیس گز لمبا اور تین گز چوڑا تھا۔ درمیان میں لکڑی کا پارٹیشن تھا۔ عامل صاحب پارٹیشن کے دوسری طرف آرام فرماتے۔ ہم لوگ یہ سمجھ رہے تھے کہ یا تو عامل صاحب گہری نیند سو رہے ہیں یا پھر ان کے ساتھ کوئی حادثہ پیش آگیا ہے۔ خوف و دہشت کی وجہ سے ابھی تک انہیں کوئی جگانے نہیں گیا تھا۔ کیوں کہ کمرے میں اندھیرا ابھی طاری تھا۔ دوسرے جنات کی چلت پھرت بھی محسوس کی جارہی تھی لیکن خالہ نجمہ کی حالت دیکھ کر بے اختیار ماماں زبیر کو عامل صاحب کی طرف جانا پڑا لیکن اس کے بعد جو ہم پر گزری وہ ناقابل بیان ہے۔ زبیر ماماں کے وہاں جانے کے بعد حسب معمول بالکل سناٹا چھایا رہا۔ اُدھر خالہ نجمہ بھی بے سدھ ہوگئیں۔ اُن پر بے ہوشی طاری ہوگئی۔ البتہ بے ہوش ہونے کے بعد بھی ان کے جسم پر کپکپی طاری رہی ـــــ خالو یٰسین نے چند منٹ کے بعد ماماں زبیر کو آوازیں لگائیں لیکن ماماں زبیر کا کوئی جواب نہیں آیا۔ یہ داستان پڑھنے والے ہماری اس وقت کی کیفیت کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ اُس رات جو ہم پر گزری تھی ویسی اگر کسی شخص پر نہ گزرے تو اچھا ہے۔ ماماں زبیر کے اُدھر جانے اور پھر واپس نہ آنے سے ہم یہ یقین کر چکے تھے کہ حادثہ کچھ نہ کچھ ہو چکا ہے۔ لیکن اس کے بعد کسی بھی فرد کے منہ سے کوئی آواز نہیں نکل پا رہی تھی۔ ہر شخص سہما ہوا تھا اور ایسا محسوس کر رہا تھا جیسے وہ مر چکا ہے اور قبر کے کنارے بیٹھا اپنے جسم کے دفن ہونے کا منتظر ہے۔

تقریباً پندرہ منٹ تک ہم سب لوگوں کی حالت مردوں سے بدتر رہی۔ نانی اماں پر سکتہ طاری ہوگیا تھا ـــ زبیر ماماں کے واپس نہ آنے کی وجہ سے اور ہال کمرے میں موت کی سی خاموشی کی وجہ سے رگوں میں دوڑنے والا خون بالکل ہی منجمد ہو کر رہ گیا تھا۔ خالو یٰسین جو عام زندگی میں یقیناً بہادر تھے اور کسی زمانہ میں جنوں اور بھوتوں کے قائل بھی نہیں تھے۔ وہ بھی سہمے ہوئے تھے اور اپنی غلطیوں پر پچھتا رہے تھے۔ وہ اکثر کہا کرتے تھے کہ اصل قصوروار میں ہوں۔ میں نے ہی اس گھر کے افراد کو خودکشی کرنے پر مجبور کیا ہے۔ کاش میں اس حویلی کو خریدنے سے باز آجاتا اور اس وقت تو وہ خاص طور پر سراسیمہ تھے۔ کیوں کہ عامل اور ماما زبیر کی نہ سمجھ میں آنے والی پرہول خاموشی نے انہیں یہ سوچنے پر مجبور کر دیا تھا کہ ہمارے گھر میں پھر کوئی حادثہ ہو گیا ہے اور آج کی کوئی واردات میں زبیر ماماں بھی کام آگئے ہیں۔ اندازاً میں کہتی ہوں کہ لگ بھگ پندرہ منٹ کے بعد ماماں زبیر کی نیم مردہ سی آواز آئی، نانی اماں جان ان کی آواز سن کر بے اختیار نانی ماں کے منہ سے نکلا۔ بیٹا زبیر۔ اس وقت خالو یٰسین سے نہیں رہا گیا اور وہ بھی بے اختیار اور بے بس سے ہو کر اسی گوشے کی طرف پہنچ گئے اور اسی اثناء میں لائٹ آگئی۔ کمرے کی ہر چیز اب ہماری نظروں کے سامنے تھی لیکن اس گوشے میں چوں کہ لکڑی کا پارٹیشن تھا اس لئے کمرے کا وہ کونہ ہماری نظروں سے اوجھل تھا لیکن لائٹ آنے کے بعد کسی سے صبر نہ ہو سکا اور سبھی لوگ اٹھ کر اس کونے کی طرف چلے گئے۔ وہاں عجیب منظر تھا۔ ماماں زبیر نیم مردنی کی حالت میں نیم برہنہ پڑے ہوئے تھے۔ اُن کے کپڑوں پر خون کے دھبے تھے۔ چہرے پر خراشیں

تھیں۔ حالت اُس زخمی انسان کی سی تھی جس پر کافی دیر تک کئی لوگوں نے ایک ساتھ لاٹھیاں برسائی ہوں۔ وہ بڑبڑا رہے تھے اور ان کی کیفیت قطعی طور پر اس انسان کی سی تھی جو دم توڑنے والا ہو۔ انہیں اس حالت میں دیکھ کر نانی اماں کی چیخیں نکل گئیں۔ خالہ نجمہ پر اسی وقت ایک بھیانک قسم کا دورہ پڑ گیا۔ وہ بھیا بھیا کہہ کر رونے لگیں اور اس کے بعد بے ہوش ہوگئیں۔ میں بھی روتے روتے بے قابو ہو چکی تھی لیکن مجھے تو اللہ نے نہ جانے کس مٹی سے بنایا ہے کہ میں اتنے سارے حادثات دیکھ کر زندہ ہی رہی۔ ورنہ مجھے دہشت اور خوف کی وجہ سے اسی وقت مر جانا چاہئے تھا۔ جب ماماں زبیر کو میں نے ڈوبتے ہوئے سورج کی طرح بے نور دیکھا۔ خالو جان ماماں زبیر سے کچھ پوچھنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن ماماں زبیر پر عجیب طرح کی غشی تھی۔ وہ کراہ بھی رہے تھے اور حیرت کی بات یہ تھی کہ یہ سب کچھ منٹوں سکنڈوں میں ہوا تھا اور عامل صاحب کا تو کہیں پتہ ہی نہیں تھا۔ وہ تو نہ جانے کہاں غائب تھے۔ خدا جانے انہیں زمین نگل گئی تھی یا آسمان۔ حیرتناک بات یہ تھی کہ عامل صاحب کے کپڑے اترے پڑے تھے۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ انہیں جنات ننگا کر کے لے گئے تھے۔ ان کا سامان بے ترتیب پڑا ہوا تھا۔ تسبیح ٹوٹ گئی تھی۔ اس کے دانے بکھرے ہوئے تھے۔

کیسی کیسی آفتیں ہم پر گزری ہیں۔ میں جو یہ بھیانک آپ بیتی بیان کر رہی ہوں۔ یہ حرف بحرف درست ہے مگر اس آپ بیتی کے بعض اجزا ایسے ہیں کہ پڑھنے والے ان کا یقین نہیں کریں گے۔ وہ اس داستان کو من گھڑت داستان سمجھیں گے۔ دنیا کو کسی بھی حقیقت کی یقین دہانی کرانا میری ذمہ داری نہیں ہے پھر بھی میں اس داستان کے اختتام پر کچھ ثبوت ایسے پیش کروں گی کہ "طلسماتی دنیا" کے قارئین اس داستان کی حقانیت کے قائل ہو جائیں گے اور ہر شخص میری آپ بیتی کے ایک ایک لفظ پر یقین کرنے پر مجبور ہوگا۔

یہ بدنصیب رابعہ ہزار بار خدا سے پناہ چاہتی ہے اس بات کی کہ اس کا شمار جھوٹے لوگوں میں ہو۔ یہ خطاکار اس بات سے واقف ہے کہ کذب بیانی ایک بہت بڑا گناہ ہے اور اس سے سماج میں ہزار فتنے کھڑے ہوتے ہیں۔ میں خوفناک حویلی کی قسطیں قلم بند کرتے وقت کوشش کرتی ہوں کہ غلط بیانی کا جرم مجھ سے سرزد نہ ہو۔ البتہ ضعف دماغ کی وجہ سے واقعات آگے پیچھے ہو جاتے ہیں اور اس کے لئے میں اپنے اللہ سے اور اپنے قارئین سے معافی کی طلب گار ہوں۔ پھر بھی میں کوشش کر رہی ہوں کہ واقعات کی ترتیب حتی الامکان قائم رہے۔ معافی چاہوں گی میں خوامخواہ دوسری تفصیلات میں چلی گئی۔ میں بتا رہی تھی کہ عامل صاحب تو لاپتہ تھے اور ماماں زبیر پر مردنی چھائی ہوئی تھی۔ وہ نہ کسی کی بات سمجھ رہے تھے اور نہ ہی اپنے اوپر بیتی ہوئی کسی بات کو بتانے پر قادر تھے۔ خالو یٰسین نے انہیں گود میں اٹھا کر بڑی مسہری پر لٹا دیا۔ نانی اماں ان کے چہرے پر پڑی ہوئی خراشوں کو اپنے دوپٹے کے آنچل سے صاف کرنے لگیں۔ بچے بھی رونے بلکنے کی آوازیں سن کر جاگ گئے تھے اور ہال کمرہ ہچکیوں اور سسکیوں سے گونج رہا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد خالہ نجمہ کو ہوش آ گیا۔ وہ بھیا بھیا کر کہہ رہی تھیں۔ تم ہی ہمارے قاتل ہو۔ میں تم سے ایک ایک مرنے والے کا خون بہالوں گی۔ یہ ساری مصیبت تمہاری وجہ سے ہمیں برداشت کرنی پڑی۔ تم خود کو سب سے زیادہ عقلمند کہتے ہو۔

نجمہ پاگل ہوگئی ہے۔ نانی اماں نے خالہ نجمہ کو ایک طرف دھکا دیتے ہوئے کہا۔ یہ تیرا شوہر ہے۔ اس کی توہین کرے گی تو سیدھی دوزخ میں جائے گی۔ نہ دنیا کی رہے گی نہ دین کی۔

ہم تو اس وقت بھی دوزخ ہی میں ہیں۔ یہ کہہ کر خالہ نجمہ ایک دیوار سے لپٹ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں۔ انہیں روتا دیکھ کر سب بچے بھی رونے لگے۔ گھر کا سارا ماحول آنسوؤں میں ڈوب گیا۔

خالو نے خالہ نجمہ کو تسلی دیتے ہوئے کہا، بہار بیگم! اگر تم اس طرح ہمت ہار جاؤ گی تو میرا کیا ہوگا۔ تم میری طاقت ہو۔ خود کو سنبھالو مجھے اپنی غلطی کا پوری طرح احساس ہے لیکن اس وقت اس غلطی پر پچھتانے کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔ ہم اگر اس طرح آپس میں الجھیں گے تو بربادیوں کی رہی سہی کسر بھی پوری ہو جائے گی اور ہم وقت ہی سے پہلے نیست و نابود ہو جائیں گے۔

خالہ نجمہ خالو یٰسین کو لپٹ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں اور ہاتھ جوڑ کر خالو سے کہنے لگیں۔ مجھے معاف کر دو۔ خدارا مجھے معاف کر دو۔ میں پاگل ہوگئی ہوں ـــــ معاف کر دوں گا پہلے تم اپنے آنسو پونچھو اور زبیر کو دیکھو۔ میں کسی ڈاکٹر کو لاتا ہوں

اسی وقت صاعقہ نے ایک زہریلے قسم کا قہقہہ لگایا ـــــ اور مردانہ آواز میں بولی۔

ڈاکٹر کیا کرے گا ـــــ عامل نے کیا کیا ہے ـــــ خالوئیسین نے پوچھا۔

ہم لوگ اپنے خاندان کا بدلہ لیں گے۔ ہمارا کنبہ تباہ کیا گیا تھا۔ ہم بھی تم سب کو ختم کردیں گے۔

آپ چاہیں تو ہم یہاں سے چلے جائیں؟'' خالوئیسین نے پوچھا۔''

تم یہاں سے جہاں بھی جاؤ گے وہیں تمہارے ساتھ یہی ہوگا۔ تم ہمارے انتقام سے بچ نہیں سکتے۔ تمام باتیں تو اب مجھے یاد نہیں رہی ہیں۔ ہاں اتنا تو بہرحال یاد ہے کہ مکالمے بازیوں کے بعد صاعقہ بے ہوش کرزمین پر گرگئی تھی اور رونے دھونے کا کہرام مچھا اور زیادہ ہوگیا تھا۔

صاعقہ تو کچھ دیر بعد ہوش میں آگئی لیکن ماماں زبیر کی نبضیں تھم گئیں اور وہ اللہ کو پیارے ہوگئے۔ دس بجے انہیں ڈاکٹر نے مردہ قرار دے دیا۔ یہ زبیر ماماں کی پہلی موت تھی۔ (باقی آئندہ)

☆☆☆☆☆☆

اسلم راہی

انسان اور شیطان کی کشمکش

قسط نمبر: ۱۳۴

پھر سلیمان علیہ السلام نے اپنا تاریخی فیصلہ دیتے ہوئے کہا۔ ''جس عورت کے پاس اس وقت بچہ ہے، یہی اس کی اصل ماں ہے۔ بچے کو اسی کے پاس رہنے دیا جائے، کیوں کہ یہ ماں ہے، لہٰذا بچے کو دوسری عورت کے حوالے کردینے کا غم تو برداشت کر رہی ہے، پر بچے کو قتل ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی، دوسری عورت جھوٹی اور فریب کار ہے اور اسے یہاں سے نکال باہر کیا جائے۔'' اس طرح آپ نے اپنی فراست سے ایک عمدہ اور بہترین فیصلہ کیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

عارب، بیوسا اور نبیطہ ایک روز ٹرائے شہر کی بندرگاہ پر نمودار ہوئے، یہ شہر ایک طرف دریائے کمانڈر کی بلندیوں پر اور دوسری طرف بحیرہ انجین کے کنارے تھا، انہوں نے دیکھا کہ بندرگاہ کے کنارے بڑے بڑے مستولوں والے ان گنت جہاز کھڑے تھے اور ان میں مسلح جوان سوار ہو رہے تھے۔ ان جہازوں کے قریب ہی ساحل پر آگ کا ایک بہت بڑا الاؤ روشن تھا، اس الاؤ کے اردگرد بہت سے لوگ بیٹھے تھے اور ان لوگوں کے بیچ میں الاؤ کے پاس ایک داستان گو بیٹھا لوگوں کو قدیم اور پرانی داستانیں سنا سنا کر محظوظ کر رہا تھا۔ عارب، بیوسا اور نبیطہ بھی اس داستان گو کے پاس جا کر بیٹھ گئے اور اس سے داستان سننے لگے تھے۔

جب وہ داستان گو اپنی داستان کہہ چکا اور اس کے پاس بیٹھے لوگ ادھر ادھر چھٹنے لگے تو عارب، بیوسا اور نبیطہ تینوں اس کے قریب آئے، پھر عارب نے اس داستان گو کو مخاطب کر کے پوچھا۔ ''اے میرے بزرگ! ہم تینوں بہن بھائی ہیں اور اس شہر میں اجنبی ہیں۔ کیا آپ ہمیں اس شہر اور بندرگاہ کے کنارے بڑے بڑے جہازوں پر سوار ہوتے مسلح جوانوں سے متعلق کچھ تفصیل نہ بتائیں گے؟''

داستان گو چند ساعتوں تک ان تینوں کو غور سے دیکھتا رہا، پھر اس نے کہنا شروع کیا۔

''اے میرے عزیزو! پہلے مجھ سے اپنے نام تو کہو۔''

عارب نے فوراً اس سے اپنا اور بیوسا اور نبیطہ کا تعارف کرا دیا۔

داستان گو نے کہا۔ ''اے عزیزو! اس شہر اور اس کی سرزمینوں کے اندر جو لوگ آباد ہیں انہیں ٹروجن کہہ کر پکارا جاتا ہے، اس ٹروجن قوم کا جد امجد ایک شخص وردانوس تھا۔ یہ وردانوس ہیلس پانٹ کی طرف سے آیا تھا اور ملیسینا شہر میں داخل ہوا اور وہاں اس نے ملیسینا کے چرواہے بادشاہ ٹومسر کی بیٹی سے شادی کرلی۔ اس وردانوس کے پوتے کا نام ترا س تھا اور اسی ترا س کے بیٹے آلوس نے دریائے کمانڈر کی بلندیوں پر یہ ٹرائے شہر آباد کیا۔

اسی آلوس نے اس شہر میں زیوس دیوتا کا ایک بہت بڑا معبد بھی تعمیر کیا جو اب بھی موجود ہے۔ اس آلوس کے بعد لومدان ٹرائے کا بادشاہ بنا۔ اس لومدان نے ٹرائے کو اس کی موجودہ شکل و صورت دی، اس شہر کے گرد اس نے اس قدر مضبوط اور پتھروں کی ایسی چوڑی فصیل تعمیر کی کہ ٹرائے شہر کی فصیل پر بیک وقت کئی گھوڑے اپنی پوری رفتار سے دوڑ سکتے ہیں۔

اے اجنبیو سنو! اس لومدان بادشاہ کے عہد میں سمندر سے کوئی ایسی عفریت نکلنے لگی، جو ٹرائے شہر کے لوگوں کی تباہی اور بربادی کا باعث بننے لگی اور اس عفریت نے ان گنت لوگوں کا خاتمہ کر کے رکھ دیا۔ آخر ٹرائے کے بادشاہ لومدان نے اپنے نجومیوں اور رمل شناسوں کو طلب کیا۔ ٹرائے اور دوسرے شہروں کے بڑے بڑے ساحروں کو جمع کیا اور سمندر سے نکلنے اور نقصان پہنچانے والی اس عفریت سے متعلق جب مشورہ طلب کیا تو ان سب لوگوں نے خوب غور و خوض کے بعد لومدان کو یہ مشورہ دیا کہ بادشاہ اپنی بیٹیوں میں سے جو سب سے زیادہ حسین اور خوبصورت بیٹی ہے اور جس سے بادشاہ بہت زیادہ محبت کرتا ہے، اس شہزادی کو اگر سمندر کے کنارے چٹانوں کے ساتھ زنجیروں سے باندھ دیا جائے اور وہ عفریت اگر سمندر سے نکل کر شہزادی کا خاتمہ کر جائے یا اسے اپنے ساتھ

لے جائے تو صرف اس صورت میں ہی ٹرائے کے لوگوں کو اس سمندری عفریت سے نجات مل سکتی ہے۔

بادشاہ لومدان نے اپنے ساحروں اور نجومیوں کے اس مشورے کو قبول کرلیا اور اپنی سب سے خوبصورت اور حسین بیٹی اور جسے وہ بہت زیادہ چاہتا تھا اور جس کا نام میسوئین تھا، اسے قربان کرنے کے لئے تیار ہوگیا۔ آخر حسین اور نازک اندام میسوئین کو سمندر کے کنارے زنجیروں میں جکڑ کر چٹانوں سے باندھ دیا گیا، لیکن اہل ٹرائے اور شہزادی میسوئین کی خوش قسمتی کہ ان ہی دنوں یونان سے دنیا کا طاقت ور ترین انسان ہر کولیس ٹرائے شہر میں پہنچ گیا۔ ہرکولیس نے نہ صرف یہ کہ شہزادی میسوئین کو اس کی زنجیر کھول کر نجات دی، بلکہ بادشاہ کے کہنے پر اس نے اس عفریت کا خاتمہ بھی کر دیا۔

اس سمندری عفریت کو ختم کرنے کے صلے میں بادشاہ لومدان نے ہرکولیس سے وعدہ کیا تھا کہ وہ ہرکولیس کو ٹرائے کے عمدہ اور بے مثل گھوڑے مہیا کرے گا، لیکن ہرکولیس نے جب اس سمندری عفریت کا خاتمہ کردیا تو بادشاہ لومدان نے ہرکولیس کو گھوڑے دینے سے انکار کردیا۔ جس پر ہرکولیس خفا ہوکر واپس یونان چلا گیا۔ کچھ عرصہ بعد ایک لشکر کے ساتھ ہرکولیس پھر لوٹا۔ اس نے ٹرائے کے بادشاہ لومدان کو قتل کر دیا۔ ہرکولیس چونکہ شہزادی میسوئین کو پسند کرنے لگا تھا اور میسوئین بھی اسے چاہتی تھی، لہٰذا میسوئین کے کہنے پر ہرکولیس نے میسوئین کے بھائی پرسیام کو ٹرائے کا بادشاہ بنادیا۔

میسوئین سے ہرکولیس نے شادی کرلی اور اسے اپنے ساتھ یونان لے گیا۔ نئے بادشاہ پرسیام کے ہاں کافی لڑکے اور لڑکیاں پیدا ہوئیں، پھر بادشاہ کے ہاں ایک بیٹا ہوا جس کا نام پارس رکھا گیا۔ اسی پارس کی پیدائش سے قبل ٹرائے شہر کے ساحروں اور نجومیوں نے پرسیام اور اس کی بیوی حیقوبا کو خبر کی کہ ان کے ہاں جو بیٹا پیدا ہوگا وہ ٹرائے کی تباہی و بربادی کا باعث بنے گا۔ ساحروں اور نجومیوں کے اس مشورے کو بادشاہ اور ملکہ نے کوئی زیادہ اہمیت نہ دی، پھر ان کے ہاں ایک لڑکا ہوا، جس کا نام انہوں نے پارس رکھا اور اس پارس کی پیدائش کے بعد بادشاہ اور ملکہ دونوں نے ایک ہی وقت میں پارس سے متعلق ایک خواب دیکھا کہ ان کے ہاں آگ کا ایک ہالہ پیدا ہوا ہے، جس کے باعث ٹرائے شہر تباہ و برباد ہوگیا ہے۔

یہ خواب دیکھنے اور اپنے ساحروں اور نجومیوں کی کہی ہوئی پیش گوئی کے مطابق بادشاہ پرسیام اور اس کی ملکہ حیقوبا نے فیصلہ کرلیا کہ ٹرائے شہر کو بچانے اور اپنی سلطنت کی حفاظت کے لئے وہ اپنے پارس نام کے نوزائیدہ بچے کا خاتمہ کرکے رکھ دیں گے۔ ایسا فیصلہ کرنے کے بعد بادشاہ اور ملکہ نے اپنا بچہ جس کا نام پارس رکھا گیا تھا، قابل اعتماد غلام کے حوالے کردیا۔ اور انہیں بڑی رازداری کے ساتھ ہدایت جاری کردی گئی کہ وہ انتہائی خفیہ انداز میں اس بچے کو جبل عیدا کی چوٹی سے نیچے گرادیں تاکہ اس کا خاتمہ ہوجائے اور اس طرح اس بچے کی پیدائش کے باعث ٹرائے کی سلطنت کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔

بادشاہ اور ملکہ کی ہدایت کے مطابق وہ غلام بچے کو جبل عیدا کی چوٹی پر لے گئے اور وہاں سے اس بچے کو نیچے گرادیا، لیکن حیرت انگیز بات یہ ہوئی کہ اس قدر بلندی سے گرنے کے باوجود پارس نام کا وہ بچہ مرا نہیں، بلکہ زندہ رہا اور ایک گڈریئے کے ہاتھ لگ گیا۔ اس گڈریئے نے اس بچے کی پرورش کی، یہاں تک کہ وہ ایک گڈریئے کی حیثیت سے ٹرائے کے مضافات کی کھلی فضاؤں میں پل کر جوان ہوگیا اور جس گڈریئے نے اس کی پرورش کی تھی۔ اس نے اس جوان پارس کی جینان نام کی ایک دیہاتی لڑکی سے شادی کردی۔ اب پارس کو یہ خبر نہ تھی کہ وہ بادشاہ کا بیٹا ہے۔ دوسری طرف بادشاہ اور ملکہ بھی اس بچے کو بھول چکے تھے، کیوں کہ انہوں نے تو اپنی دانست میں اس بچے کو جبل عیدا سے گرا کر ختم کردیا تھا۔

پارس نام کا یہ شہزادہ ایسا بہادر اور دلیر ثابت ہوا کہ اس نے کوہستان عیدا کی پناگاہوں کے اندر بسنے والے چوروں اور راہزنوں سے جنگ کی اور ایک مختصر سی مدت میں اس نے ان تمام راہزنوں کا خاتمہ کردیا، یہاں تک کہ دور و نزدیک کے سب لوگ اسے انسانوں کا نجات دہندہ کہہ کر پکارنے لگے۔ اس طرح پارس اپنی بیوی کے ساتھ ٹرائے کے مضافات میں خوش گوار زندگی بسر کررہا تھا کہ ایک روز اس نے ٹرائے شہر کا رخ کیا اور ان مقابلوں میں حصہ لینے کا ارادہ کیا جو اس کا باپ اور ٹرائے کا بادشاہ پرسیام اکثر ٹرائے شہر میں منعقد کرایا کرتا تھا اور جو، جوان تیغ زنی کے ان مقابلوں میں کامیاب رہتے تھے۔ انہیں بادشاہ کی طرف سے بڑے بڑے انعامات سے نوازا جاتا تھا۔

ان مقابلوں میں پارس نے بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور اس نے سارے مقابلے جیت لئے اور بادشاہ کے علاوہ ٹرائے کے دوسرے

لوگوں کی توجہ کا مرکز بن گیا۔ ان ہی مقابلوں کے دوران پارس کی بڑی بہن کسترا نے پارس کو پہچان لیا کہ یہ اس کا وہی بھائی ہے جسے جبل عیدا سے گرادیا گیا تھا، کیوں کہ پارس کے جسم پر کچھ ایسی نشانیاں تھیں جو وہ جانتی تھی اور جنہیں مقابلے کے دوران اس نے دیکھ لیا تھا۔

کسترا نے اس انکشاف کا ذکر جب اپنے ماں باپ سے کیا تو وہ بے حد خوش ہوئے کہ ان کا وہ بچہ جسے جبل عیدا سے گرادیا گیا تھا زندہ ہے اور یہ کہ اس کی وجہ سے ٹرائے شہر پر کوئی مصیبت بھی نہیں آئی۔ بادشاہ اور ملکہ نے نہ صرف یہ کہ اپنے خواب کو غلط جانا بلکہ ساحروں اور نجومیوں کی پیش گوئی کو بھی بے بنیاد قرار دیا۔ لہٰذا اس چرواہے کو طلب کیا گیا جس نے پارس کی پرورش کی تھی اور جب اس چرواہے نے تصدیق کردی کہ یہ بچہ فلاں دنوں میں اسے جبل عیدا کی گہرائیوں میں پڑا ہوا ملا تھا اور اس نے اس کی پرورش کی تو بادشاہ اور ملکہ نے اپنے بیٹے پارس کو ایک ہر دلعزیز شہزادے کی حیثیت سے اپنے پاس رکھ لیا۔

جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں کہ موجودہ بادشاہ پریسام کی بہن کو ہرکولیس اپنے ساتھ یونان لے گیا تھا، اب ہرکولیس مر چکا ہے تو ہمارے بادشاہ پریسام نے ایک لشکر تیار کیا ہے، اس لشکر کا سالار اعلیٰ بادشاہ نے اپنے بیٹے پارس کو بنایا ہے اور اسے حکم دیا ہے کہ اس لشکر کے ساتھ وہ یونان کے علاقے ٹائرن پر حملہ کرکے جہاں کا ہرکولیس رہنے والا تھا اور وہاں سے بادشاہ کی بہن اور اپنی پھوپھی میسوئین کو واپس ٹرائے لے کر آئے۔ اب جس لشکر کے ساتھ پارس نے یونان پر حملہ آور ہونا ہے، یہ وہی لشکر تم لوگوں کے سامنے جہازوں پر سوار ہورہا ہے۔ پارس بھی اس وقت اس بندرگاہ پر موجود ہے اور سارے انتظامات اور کوچ کی نگرانی کررہا ہے۔ تھوڑی دیر تک پارس کی سرکردگی میں یہ لشکر یونان کی طرف روانہ ہوگا اور میں بھی اس لشکر میں شامل ہوں گا۔"

جب وہ داستان گو خاموش ہوا تو عارب نے پوچھا۔ "کیا ہم تینوں بھی اس لشکر میں شامل ہوسکتے ہیں، جو پارس کی سرکردگی میں یونان کے علاقے ٹائرن پر حملہ آور ہونے، روانہ ہونے والا ہے؟"

داستان گو نے بڑی فراخ دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔ "کیوں نہیں، تم تینوں بہن بھائی بھی اسی لشکر میں شامل ہوسکتے ہو، تم میرے ساتھ ہی رہنا، میں تمہیں خود ساتھ لے کر چلوں گا اور تم تینوں سے پارس کا بھی تعارف کرادوں گا۔ سنو میرے عزیزو! میرا نام آردیم ہے اور شہزادہ پارس میرا بہت خیال رکھتا ہے۔"

جب وہ آردیم نام کا داستان گو خاموش ہوا تو عارب نے پھر اسے مخاطب کرکے کہا۔ "اے آردیم! تم نے ہرکولیس کا ذکر کرکے اس کے متعلق ہماری جستجو اور اشتیاق کو بڑھادیا ہے، کیا تم ہمیں یہ نہ بتاؤ گے کہ یہ کولیس کون تھا؟ کس کا بیٹا تھا؟ کہاں پیدا ہوا اور اس نے کیا کارہائے نمایاں سرانجام دیئے؟"

داستان گو کہنے لگا۔ "اے میرے عزیزو! سفر کے دوران وقت نکال کر میں تم تینوں کو ہرکولیس کے حالات تفصیل سے سناؤں گا۔" پھر آردیم نے جہازوں کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ "تم تینوں اُدھر دیکھو شہزادہ پارس ادھر ہماری طرف آرہا ہے۔" تھوڑی دیر بعد ایک بہت حسین و جفاکش اور لمبے لمبے بالوں والا نوجوان ان کے قریب آیا۔ وہ شہزادہ پارس تھا، جب وہ قریب آیا تو آردیم نے عارب، بیوسا اور نبیطہ کا تعارف کرایا اور لشکر میں شامل کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ ان تینوں سے مل کر پارس خوش ہوا اور انہیں اپنے لشکر میں شامل ہونے کی بھی اجازت دیدی، پھر اس نے داستان گو کو مخاطب کرکے کہا۔ "آردیم! میرے بزرگ! وہ اپنے جہازوں کے بائیں طرف دیکھو کچھ کشتیاں ابھی ابھی لنگر انداز ہوئی ہیں، شاید یہ تاجر لوگ ہیں اور مغربی سرزمینوں کی طرف سے آئے ہیں، ہوسکتا ہے یہ یونان ہی کی طرف سے آئے ہوں، تم ان کی طرف جاؤ اور ان کے کسی سرکردہ آدمی کو لے کر میرے پاس آؤ۔ میں اس سے مغربی سرزمینوں سے متعلق معلومات حاصل کروں گا، ہوسکتا ہے وہ کچھ ایسی باتیں بتاسکے جس سے میری راہنمائی ہو۔" داستان گو چپ چاپ اس طرف چلا گیا، جدھر پارس نے اسے اشارہ کیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ داستان گو لوٹ کر پھر شہزادہ پارس کے پاس آیا، اس کے ساتھ ایک ادھیڑ عمر کا شخص بھی تھا، جسے پارس نے مخاطب کرکے پوچھا۔ "تم لوگ کون ہو اور کہاں سے وارد ہوئے ہو؟"

اس شخص نے کہا۔ "ہمارا تعلق تو وینس سے ہے، لیکن چند ماہ تک سپارٹا میں رہ کر آرہے ہیں اور اس سپارٹا شہر میں ایک ایسی شئے ہے کہ اس جیسی زمین کے کسی اور خطے میں نہیں پائی جاتی۔"

پارس نے دلچسپی اور جستجو کا اظہار کرتے ہوئے پوچھا۔ "وہ کونسی ایسی شئے ہے جس سے تم اس قدر متاثر ہو اور جو صرف سپارٹا میں پائی جاتی ہے اور دنیا کے کسی اور خطے میں نہیں ہوتی۔"

اس شخص نے کہا۔" وہ نایاب شئے جس کا میں نے ذکر کیا ہے، سپارٹا کے بادشاہ مینلاؤس کی بیوی ہیلن ہے۔

اے ٹرائے کے شہزادے پارس، ہیلن اس وقت دنیا کی حسین ترین عورت ہے۔ مینلاؤس سے اس کی شادی ہوئے ابھی چند ماہ ہی ہوئے ہیں اور مینلاؤس سے اس ہیلن کی ایک بیٹی بھی ہے، جس کا نام ہرمون ہے۔ اے ٹرائے کے شہزادے! یہ ہیلن اُجالوں کے زمزموں اور صبح کے روپ جیسی حسین، کیفِ شراب و شعر اور آئینۂ فطرت جیسی پرکشش ہے۔ اس کے جسم کا رنگ شام کے نارنجی بادلوں جیسا ہے، اس کے شہد میں ڈوبے گلگوں ہونٹوں میں ایک مٹھاس جھلکتی ہے، اس کے دہکتے اور سلگتے رنگین رخسار پارسا و رند دونوں کو اپنے سامنے جھکنے پر مجبور کردیتے ہیں۔ اس کی مخمور چشم مے خوار میں ایک شوخ چمک ہے، اس کی قامت کا تناسب بے نظیر و بے مثال ہے، اس کے خم دار ابرو، تیکھی نظریں قدم قدم فردوس کھڑی کردیتی ہیں، اس کے بدن کی خوشبو اور اس کے چشم و ابرو کے اشارے سے پھول مہک اٹھتے ہیں۔

مجموعی طور پر ہیلن ایک موجۂ نکہت، جام بکف، رنگوں کے پیراہن، محبت کا تحفہ، حسن مصر، مستی لبنان سپارٹا کے اوج و عروج اور یونان کے حسن کا جاہ و جلال ہے۔"

وینس کے اس سوداگر سے ہیلن کی اس قدر تعریف سن کر پارس کہیں ڈوب کر رہ گیا۔ کافی دیر بعد وہ سنبھلا اور داستان گو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔" اے آردیم! یہاں سے روانگی کے بعد ہم سیدھے سپارٹا کا رخ کریں گے اور وہاں ہیلن کو دیکھنے کے بعد پھر کسی اور سمت کی طرف جایا جائے گا۔"

جواب میں اس داستان گو نے اپنے سر کو خم کردیا، پھر پارس نے اس وینس تاجر کو مخاطب کر کے خوش گوار لہجے میں کہا۔" اب تم جاؤ اور جاکر اپنا کام کرو، تم نے مجھے سپارٹا اور ہیلن سے متعلق جو معلومات فراہم کردی ہیں میرے لئے یہی کافی ہیں، اب میں تم سے کوئی مزید معلومات حاصل نہیں کرنا چاہتا۔"

جب وہ وینسی تاجر وہاں سے چلا گیا، تب پارس نے اس داستان گو کو مخاطب کر کے پوچھا۔" اے آردیم! کیا تم نے سپارٹا کی سرزمین دیکھی ہوئی ہے اور کیا تم سمندر میں اس سرزمین تک ہماری راہنمائی کرسکو گے؟"

سبق آموز سچی حکایات

فرشتوں کی بولی

حافظ الحدیث عامر بن شرجیل متوفی ۱۰۹ھ جو امام شعبی کے لقب سے مشہور ہیں۔ بہت ہی عظیم الشان تابعی محدث ہیں۔ ان کی علمی جلالت اور عظمت شان کے لئے یہی کافی ہے کہ امام زہری بابانگ دہل فرمایا کرتے تھے کہ عالم حدیث کہلانے کے مستحق صرف چار ہی شخص ہیں۔ امام شعبی کوفہ میں، حسن بصری بصرہ میں، سعید بن مسیب مدینہ میں مکحول شام میں۔

امام شعبی اپنی عظمت اور عالمانہ وجاہت کے باوجود بہت ہی متواضع اور منکسر المزاج تھے۔ ایک مرتبہ کسی نے آپ سے کوئی مسئلہ پوچھا تو آپ نے جواب میں لَا اَعلَمُ فرمایا، یعنی میں "میں نہیں جانتا" سائل نے طیش میں آکر کہا کہ تمہیں شرم نہیں آتی کہ فقیہ عراق ہوکر کہتے ہو کہ "میں نہیں جانتا"

آپ نے نہایت متانت سے فرمایا کہ میں ایسی بات کہنے سے کیوں شرم کروں گا جس بات کے کہنے سے فرشتے بھی نہیں شرماتے۔

کیا تمہیں معلوم نہیں؟ کہ جب باری تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا کہ اَنبِئُونِی بِاَسمَآءِ هٰؤُلَآءِ۔ یعنی تم سب ان چیزوں کے نام بتاؤ؟ تو فرشتوں نے بھی یہی کہا تھا کہ لَا عِلمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمتَنَا. یعنی ہم نہیں جانتے بجز ان چیزوں کے جن کا علم تو نے ہمیں دیا ہے۔ سائل آپ کے جواب سے شرمندہ ہوکر خاموش ہوگیا۔ (روح البیان، جلد۳، صفحہ۹۱)

نتیجہ: عالم کو چاہئے کہ اسے جس مسئلہ کا علم نہ ہو بلا جھجک اس کے بارے میں یہ کہہ دے کہ مجھے علم نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ جو شخص بغیر علم کے فتویٰ دیتا ہے اس پر زمین وآسمان کے تمام فرشتے لعنت کرتے ہیں اور سلف صالحین کا بھی یہی طریقہ ہے۔ چنانچہ ہیثم بن جمیل کا بیان ہے کہ میں امام مالک کی مجلس میں حاضر تھا۔ لوگوں نے آپ سے اس مجلس میں اڑتالیس مسائل دریافت کئے تو آپ نے بتیس سوالوں کے جواب میں یہی فرمایا کہ لَا اَعلَمُ یعنی "میں نہیں جانتا۔" (المستطرف صفحہ۲۰)

سبحان اللہ! سچ ہے۔

موج دریا سے یہ کہتا ہے سمندر کا سکوت
جس کا جتنا ظرف ہے اتنا ہی وہ خاموش ہے

عالمانہ فراست

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ دونوں جامع مسجد میں تھے کہ ناگہانی ایک اجنبی مسجد میں داخل ہوا تو حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ میری فراست یہ کہتی ہے کہ یہ شخص "لوہار" ہے اور میری فراست یہ کہتی ہے کہ یہ شخص "بڑھئی" ہے۔ امام شافعی علیہ الرحمہ نے کہا۔

یہ شخص جب نماز سے فارغ ہوگیا تو لوگوں نے اس سے دریافت کہ تمہارا پیشہ کیا ہے تو اس نے بتایا کہ سال گزشتہ تک تو بڑھئی کا کام کرتا رہا، مگر اس سال سے میں نے "لوہاری" کا پیشہ اختیار کرلیا ہے۔

(نزہۃ المجالس، صفحہ۱۲۰)

نتیجہ: یہ وہی نور علم کی فراست ہے، جس کا تذکرہ آپ نے پڑھا۔ تاریخ اسلام میں ایسے سیکڑوں واقعات ملیں گے کہ وہ انسانوں کی صورت دیکھتے ہی پیشہ اور اعمال وافعال تو کیا؟ ان کے دلوں کے اندر چھپے ہوئے خطرات اور خیالات کو بھی اپنے نور فراست سے بھانپ لیتے رہے ہیں؟ اس لئے کہ۔

دل زندہ وبیدار اگر ہو تو بتدریج
بندے کو عطا کرتے ہیں چشم نگراں اور
احوال ومقامات پہ موقوف ہے سب کچھ
ہر لحظہ ہے سالک کا زماں اور مکاں اور

مفلسی کا علاج

مشہور محدث ہدبہ بن خالد کو خلیفہ بغداد مامون الرشید نے اپنے

دسترخوان پر مدعو کیا، کھانے سے فارغ ہونے کے بعد جب دسترخوان اٹھایا گیا تو طعام کے دو ٹکڑے جو زمین پر گر گئے تھے۔ محدث موصوف نے اٹھا اٹھا کر کھانا شروع کر دیئے، مامون نے حیران ہو کر کہا کہ اے شیخ! کیا آپ ابھی آسودہ نہیں ہوئے؟ آپ نے فرمایا کہ کیوں نہیں! لیکن مجھ سے حماد بن سلمہ نے ایک حدیث بیان فرمائی ہے۔ ”قَالَ سَمِعْتُ عن انس بن مالك سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من لتقط ما تحتَ مَائِدَتِه اَمِنَ الْفقرَ“ یعنی جو شخص دسترخوان کے نیچے گرے ہوئے ٹکڑوں کو چن چن کر کھائے گا وہ فاقہ کشی سے بے خوف ہو جائے گا۔ میں اسی فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کر رہا ہوں۔ یہ سن کر مامون بے حد متاثر ہوا اور اپنے خادم کی طرف اشارہ کیا تو اچانک ایک ہزار دینار رومال میں باندھ کر لایا۔ مامون نے اس کو ہدبہ بن خالد کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کر دیا۔ ہدبہ بن خالد نے فرمایا کہ یہ اسی حدیث پر عمل کی برکت ہے۔ (ثمرات الاوراق جلد ا، صفحہ ۸)

نتیجہ: بعض وہ سنتیں جن کو مغرب زدہ ذہنیت والے مالدار اپنی فرعونیت سے خلاف تہذیب سمجھتے ہیں۔ مثلاً کھانے کے بعد برتن صاف کرنا، انگلیاں چاٹنا، ڈھیلوں سے استنجا کرنا، دین دار مسلمان خصوصاً علمائے مشائخ کو چاہئے کہ وہ پابندی کے ساتھ ان سنتوں پر عمل کریں اور ہرگز ہرگز متکبرین سے مرعوب ہو کر ان سنتوں کو ترک نہ کریں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس سنتوں پر عمل کرنے سے صرف آخرت کا ہی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ ثواب آخرت کے ساتھ ساتھ کبھی کبھی خداوند عالم اس کو دنیاوی منفعت کا ذریعہ بھی بنا دیتا ہے۔ جیسا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ہدبہ بن خالد نے ایک بادشاہ کے دربار میں بھی ایک ایسی سنت پر عمل کرنے کو ترک نہیں فرمایا کہ جس کو اہل دنیا اپنی جہالت وحماقت سے خلاف تہذیب سمجھتے رہے ہیں۔ مولیٰ عزوجل نے ان کے اس سنت پر عمل کو ان کی مالداری کا ذریعہ بنا دیا کہ انہیں ایک ہزار دینار مل گئے، سچ ہے۔

ہمیں کرنی ہے شہنشاہ بطحا صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا جوئی
وہ اپنے ہو گئے تو رحمت پروردگار اپنی

علم کے لئے مالی قربانی

مسند العراق ”علی بن عاصم“ جب علم حدیث پڑھنے کے لئے چلے تو ان کے والد نے ایک لاکھ درہم دے کر فرمایا کہ نور نظر! یہ ایک لاکھ درہم لے لو اور علم کی طلب میں یہ سب خرچ کر ڈالو! مگر یاد رکھو کہ ان ایک لاکھ درہم کا معاوضہ تم کو اس طرح ادا کرنا ہوگا کہ ان کے بدلے ایک لاکھ حدیثیں اپنے سینے میں محفوظ کر کے مجھے منہ دکھانا۔ ہونہار اور اطاعت شعار بیٹے نے اپنے باپ کی امیدوں کو برباد نہیں کیا، بلکہ اتنی محنت اور عرق ریزی سے علم حاصل کیا کہ ایک لاکھ سے زیادہ حدیثوں کو زبانی یاد کر لیا اور اپنے محدثانہ علمی کمال کی بدولت تمام دنیائے اسلام سے خراج تحسین حاصل کیا اور مسند العراق کے معزز لقب سے سرفراز ہوئے۔

(تذکرۃ الحفاظ، جلد ا، صفحہ ۱۸۹)

اسی طرح ہشام بن عبداللہ محدث نے علم حدیث کی تحصیل میں بڑے لمبے لمبے سفر کئے اور مشہور مشہور درسگاہوں کے شیوخ سے علم حدیث پڑھا اور اپنی طالب علمی میں سات لاکھ درہم خرچ کئے۔ اسی طرح حافظ کبیر الدین سنجر نے نو ہزار اشرفیاں اور حافظ ابن رستم نے تین لاکھ درہم اور امام ذہبی نے ڈیڑھ لاکھ درہم علم حدیث کی طلب میں صرف کئے۔ (تذکرۃ الحفاظ وغیرہ)

نتیجہ: علم دین کی طلب میں علمائے سلف کی مالی قربانی کا یہ ریکارڈ زمانہ حال کے مسلمانوں کے لئے قابل عبرت ہے جو مال دار ہونے کے باوجود یہی چاہتے ہیں کہ مدارس اسلامیہ میں ان بچوں کے خورد نوش کا بار مدرسہ ہی کے سر ڈالا جائے اور درسی کتابیں بھی مدرسہ ہی کی طرف سے فراہم کی جائیں اور مدارس اسلامیہ میں یہ ساری سہولتیں ہونے کے باوجود بھی مسلمان اپنے بچوں کو علم دین پڑھانے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ ہائے افسوس! مسلمانو! تمہاری ذہنیت کے اس انقلاب عظیم پر رونے کے لئے کہاں سے آنسو لاؤں؟ اور کس کس طرح سے ماتم کروں؟ تم کل کیا تھے؟ اور آج کیا ہو گئے؟ آہ

قلب میں سوز نہیں روح میں احساس نہیں
کچھ بھی پیغام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تمہیں پاس نہیں

نسیان کا علاج

حضرت وکیع بن الجراح محدث سے کسی نے عرض کیا کہ حضرت! میرا حافظہ بے حد خراب ہے جو کچھ پڑھتا ہوں بھول جاتا ہوں۔ میں نسیان کی بیماری سے تنگ آچکا ہوں، اس کا کوئی علاج بتایئے؟ آپ نے

فرمایا تم چھوٹے بڑے ہر قسم کے گناہوں سے بچو۔ تمہارا نسیان جاتا رہے گا اور قوت حافظہ قوی ہو جائے گا۔ اس شخص نے فوراً ہی وکیع کی اس نصیحت کو دو شعروں میں قلم بند کر دیا۔

شَکَوْتُ اِلٰی وَکِیْعٍ سُوْءَ حِفْظِیْ
فَاَوْصَانِیْ اِلٰی تَرْکِ الْمَعَاصِیْ
وَذٰلِکَ اَنَّ حِفْظَ الْعِلْمِ فَضْلٌ
وَفَضْلُ اللّٰہِ لَا یُعْطٰی لِعَاصِیْ

"یعنی میں نے حافظہ خراب ہونے کی حضرت وکیع سے شکایت کی تو انہوں نے مجھے یہ وصیت فرمائی کہ تم گناہوں کو چھوڑ دو کیوں کہ علم کو حفظ کرنا یہ فضل خداوندی ہے اور اللہ کا فضل نافرمان کو نہیں عطا کیا جاتا۔"

(مستطرف جلد ۱، صفحہ ۲۱)

قلم کا بادشاہ اور شاہی عطیہ

امام العلوم حافظ محمد بن جریر طبری جن کی تصنیفات "الکتاب الکبیر، کتاب التفسیر، کتاب تہذیب الآثار" وغیرہ کی تمام دنیا میں مثال نہیں ملتی۔ علوم وفنون کی سلطانی کے ساتھ ساتھ خداوند عالم نے ان کو ملک قناعت کی بادشاہی بھی عطا فرمائی تھی۔ خلیفہ بغداد مکتفی باللہ نے ان سے ایک کتاب یعنی کتاب الوقف لکھنے کی فرمائش کی۔ چنانچہ آپ نے کتاب تصنیف فرمادی۔ خلیفہ کتاب پڑھ کر خوش ہو گیا اور ایک بہت ہی گراں قدر انعام پیش کیا، مگر آپ نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ جب خلیفہ نے بہت زیادہ اصرار کیا کہ میں آپ کی کوئی نہ کوئی حاجت تو ضرور ہی پوری کروں گا تو آپ نے فرمایا کہ میری ایک حاجت یہ ہے کہ آپ بھیک مانگنے والوں کو جمعہ کے دن بھیک مانگنے سے شاہی فرمان کے ذریعہ ممانعت کر دیں، اسی طرح بادشاہ کے وزیر نے علم فقہ میں ایک کتاب تصنیف کرنے کی آپ سے فرمائش کی تو آپ نے کتاب لکھ دی۔ وزیر نے خوش ہو کر ایک ہزار اشرفی انعام میں پیش کی تو آپ نے صاف انکار فرمادیا۔ محمد بن جریر طبری بہت زیادہ لکھتے تھے، چالیس برس تک روزانہ چالیس ورق لکھتے رہے، آپ کے شاگرد ابو محمد فرغانی کا بیان ہے کہ محمد بن جریر طبری کے وقت بلوغت سے ان کی وفات تک کی تصنیفات کا حساب لگایا گیا تو روزانہ چودہ ورق کا حساب پڑتا تھا۔ شوال ۳۱۰ھ میں یہ فضل وکمال کا آفتاب غروب ہو گیا اور اپنے گھر کے اندر ہی دفن ہوئے۔ دفن کے بعد کئی ماہ تک آپ کی قبر پر خلق خدا نماز جنازہ پڑھتی رہی۔

(تذکرۃ الحفاظ، جلد ۲، صفحہ ۲۵۴)

نتیجہ: اللہ اکبر، علمائے حق نے استغناء اور بے نیازی کے لئے ایسے ایسے شاہکار پیش کر دیئے کہ اس دور میں اس کی نظیر ملنی ناممکن ہے۔ کاش اہل دنیا علمائے حق کے ان انمول شاہکاروں پر نظر ڈالتے اور ان خوبیوں کا اعتراف کر کے ان بزرگان سلف کے طرز عمل کی اقتدا کر کے دونوں جہاں میں سر بلند ہوتے، مگر افسوس! کہ آج تو اختلاف کے ظالم ہاتھوں نے علمائے سلف کے ان شاہکاروں کے محلات کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔ آنکھیں انتہائی بے قراری کے ساتھ علم وعمل کے ان بلند اور روشن مناروں کو تلاش کرتی ہیں، مگر زمین کا ذرہ ذرہ زبان حال سے یہ مرثیہ پڑھتا ہوا نظر آتا ہے۔

مدارس وہ تعلیم دیں کہ کہاں ہیں　　وہ ارکان شرع متیں کے کہاں ہیں
مراحل وہ علم ویقیں کے کہاں ہیں　　وہ وارث رسول امیں کے کہاں ہیں
رہا کوئی امت کا ملجا نہ ماویٰ　　نہ قاضی نہ مفتی نہ صوفی نہ ملا

لوگوں نے آپ کو بتایا کہ فلاں مقام پر ایک نہایت بزرگ شیخ ہے۔ آپ اس کو دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے، جب آپ اس کے قریب پہنچے تو اس مرد نے تھوک قبلہ کی طرف پھینکی، یہ دیکھ کر آپ اسی وقت واپس ہو گئے اور فرمایا کہ اگر اسے کچھ بھی طریقت میں دخل ہوتا تو شریعت کے خلاف عمل نہ کرتا۔ (حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ)

طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

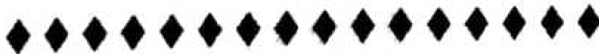
مودی کو ہندوستان کبھی وزیر اعظم تسلیم نہیں کرے گا

آزاد رکن پالیمنٹ محمد ادیب کا امریکہ میں ہندوستانیوں سے خطاب

نئی دہلی: بی جے پی کے وزیر اعظم کے امیدوار اور گجرات کے وزیر اعلی نریندر مودی کے خلاف مضبوطی سے آواز بلند کرنے والے آزاد رکن پالیمنٹ محمد ادیب نے امریکہ میں رہنے والے ہندوستانیوں سے خطاب کرتے ہوئے انھیں یقین دلایا ہے کہ ہندوستان ایک سیکولر ملک ہے جہاں فرقہ پرستوں کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ لہذا ہم ہندوستان کے سیکولر عوام کی طرف سے آپ لوگوں کو یہ یقین دلاتے ہیں کہ ۲۰۱۴ء میں نریندر مودی کو شکست ہوگی اور ملک میں سیکولر نظریہ کی حکومت قائم ہوگی۔ واضح رہے کہ محمد ادیب گزشتہ ۲۰ر اکتوبر سے ۱۵ر دنوں کے لئے امریکہ کے دور پر ہیں اور ۵ر نومبر کو واپس وطن لوٹیں گے۔ وہ ہندوستانی نمائندہ کی حیثیت سے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں شرکت کرنے کے لئے گئے ہیں۔

اس دوران انھوں نے یواین او کی جنرل اسمبلی خطاب کیا اور کیوبا پر لگائی گئی پابندی کو اٹھائے جانے کا مطالبہ کیا۔ محمد ادیب نے امریکہ سے انقلاب بیورو سے فون پر خصوصی گفتگو کی۔ انھوں نے اقوام متحدہ کے علاوہ دیگر اجلاس میں شرکت کا ذکر کیا۔ انھوں نے کہا کہ امریکہ میں رہنے والے ہندوستانیوں کو اس بات کی فکر ہے کہ گر نریندر مودی جیسے شخص کو ہندوستان کی ذمہ داری سونپ دی گئی تو اس سیکولر ملک کا کیا ہوگا۔ انھوں نے کہا کہ یہاں کے لوگوں کا کہنا تھا کہ ہندوستان کے سیکولر نظریہ رکھنے والے شہری کو بہت سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا چاہئے۔ محمد ادیب نے کہا کہ ہم نے سب سے پہلے اقوام متحدہ کے اجلاس کو خطاب کیا۔ انھوں نے کہا کہ کیوبا پر امریکہ نے ایران کی طرز پر گزشتہ ۲۱ر برس سے پابندی لگا رکھی ہے جس کی وجہ سے وہاں کی معیشت بد حالت میں ہے۔ انھوں نے کہا کہ امریکہ کی طرف سے لگائی گئی پابندی غلط ہے لہذا اسے ختم کیا جائے۔ انھوں نے کہا کہ ہندوستان کے اس موقف کی ۱۸۸ر ملکوں نے حمایت کی اور کیوبا کے حق میں ووٹ کیا جبکہ امریکہ اور اسرائیل نے اس کے خلاف ووٹنگ کی۔ ایک سوال کے جواب میں کہا کہ ایران پر چونکہ امریکہ کے ساتھ ساتھ یواین او نے بھی پابندی لگا رکھی ہے لہذا کیوبا کے معاملہ سے یہ ذرا مختلف ہے تاہم اب وہاں کے نئے صدر روحانی ہیں جن کا کافی نرم رویہ ہے لہذا ایران کا مسئلہ بھی جلد حل ہونے کے امید ہے۔

محمد ادیب نے کہا کہ یواین او سے خطاب کے بعد ہندوستانی امریکیوں کی جانب سے کئی اجلاس منعقد کئے گئے جس میں ہم نے شرکت کی۔ انہوں نے کہا کہ ڈیلس، مشی گن، نارتھ ریلے میں جلسے منعقد کئے گئے تھے جبکہ نیوجرسی اور بالٹی مور میں بھی جلسے منعقد ہوں گے جس میں ہمیں شرکت کرنی ہے۔ اس کے بعد ہم ۵ر نومبر کو ہندوستان لوٹ آئیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ان اجلاس میں ہندوستانی شرکت کرتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ چونکہ ہم نے امریکہ سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ نریندر مودی کو امریکہ آنے کی اجازت نہ دے۔ جس کی بنیاد پر ہمیں ان اجلاس میں مدعو کیا گیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ تمام لوگوں نے ہمیں اس بات کی مبارک بادی اور کہا کہ یہ سچ ہے کہ مودی اس لائق نہیں کہ اسے ہندوستان کا وزیر اعظم بنایا جائے۔



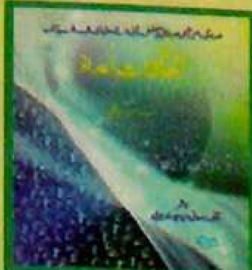
TILISMATI DUNYA
(MONTHLY)
ABULMALI.DEOBAND-247554'U.P

ماہنامہ
طلسماتی دُنیا
دیوبند

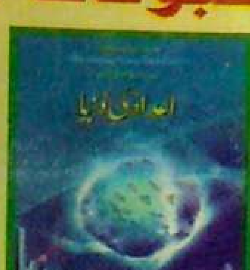
R.N.I.66796/92
RNP/SHN/61
2012-14

مطبوعات مکتبہ روحانی دنیا


اعداد بولتے ہیں -/120


تعلقات اعداد -/40


سورہ مزمل کی عظمت وافادیت -/45


اعداد کی دنیا -/55


علم الاسرار -/75


آیت الکرسی کی عظمت وافادیت [illegible]


بسم اللہ کی عظمت وافادیت -/30


اعداد کا جادو -/45


کرشمۂ اعداد -/45


علم الاعداد -/85


علم الحروف -/60


مجموعۂ آیاتِ قرآنی -/20


سورہ یٰسین کی عظمت وافادیت -/25


سورہ فاتحہ کی عظمت وافادیت -/50


سورہ رحمٰن کی عظمت وافادیت -/60


جانوروں کے طبی فائدے [illegible]


کشکول عملیات -/80


تحفۃ العاملین -/120


اسمائے حسنیٰ کے ذریعہ علاج -/250


پتھروں کی خصوصیات -/55


مختلف پھولوں کی خوشبو -/100


اذانِ بت کدہ -/90


اعمال حزب البحر -/20


[illegible] -/20


بچوں کے نام [illegible]

مکتبہ روحانی دنیا، محلہ ابوالمعالی، دیوبند

حضرت مولانا **حسن الہاشمی** صاحب

مدظلہ العالی کا فون بے حد مصروف رہتا ہے، آپ اپنے

مسائل اس ای میل آئی ڈی پر ڈالیں۔

HRMARKAZ19@gmail.com

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

مکمل سیٹ 2013

ایڈیٹر

شیخ حسن الہاشمی فاضل

دارالعلوم دیوبند

مولانا سے رابطہ کا نمبر...

+919358002992

محسنِ ملت استاذ العالمین ایڈیٹر ماہنامہ طلسماتی دنیا حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب مدظلہ العالی کا شاگرد بننے کیلئے مندرجہ ذیل معلومات اور چیزیں نیچے دیئے ہوئے پتے پر بھیجیں۔

(1) اپنا نام (2) اپنے والد کا نام (3) اپنی والدہ کا نام (4) تاریخ پیدائش یا عمر
(5) مکمل پتہ (6) اپنا موبائل نمبر (7) گھر کا موبائل نمبر یا فون نمبر
(8) تعلیمی لیاقت کی وضاحت (9) 4/عدد پاسپورٹ سائز فوٹو
(10) HASHMI ROOHANI MARKAZ کے نام =/1000 روپئے کا ڈرافٹ

مطلوبہ معلومات اور چیزیں بھیجنے کا پتہ

HASHMI ROOHANI MARKAZ , NEAR ALI MASJID

MOHALLA ABULMALI , DEOBAND , U.P.

PIN CODE NO. 247554

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل موبائل نمبروں پر رابطہ کریں !

مولانا حسن الہاشمی:- **9358002992**

حسان عثمانی:- **9634011163** ، وقاص (مولانا کے بیٹے):- **9557554338**